عنوان	مضمون نگار	صفحہ
اشغال و وظائف	حکیم عبدالحمید صاحب	۲۶
پستان	"	۲۹
باب دوم (بعض جنسی امتیازات)		
حیض	حکیم عبدالحمید صاحب	۳۲
استقرار حمل	"	۴۰
دودھ کی پیدائش	"	۴۶
باب سوم (تشخیص)		
تشخیص امراض نسواں	حکیم مولوی فضل الرحمن صاحب	۴۸
کثرت طمث	ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب	۵۴
چند تشخیصی علامات و نکات	حکیم فضل الٰہی صاحب اکمل	۵۶
باب چہارم (معالجات)		
فصل اول امراض نسواں میں علاج کا طریقہ	حکیم عبدالحمید صاحب	۶۱
فصل دوم بیرونی اعضائے تناسل کے امراض	"	۶۷
ورم الفرج	"	۶۸
حکۃ الفرج	"	۶۹
بثور الفرج	"	۷۰
سلعۃ الفرج	"	۷۱
فصل سوم مہبل کے امراض		۷۳
استرخائے مہبل		۷۳
التہاب مہبل		۷۴
حکۃ المہبل		۷۶
قروح المہبل		۷۷
فصل چہارم امراض رحم	حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں	۷۸
اورام رحم	"	۸۰
دبیلۂ رحم	"	۸۲
سرطان رحم	"	۸۲
قروح رحم	"	۸۳
ناصور رحم	"	۸۵
اجتماع آب در رحم	"	۸۶
میلان رحم	"	۸۷
انقلاب رحم	"	۸۸
سلعۃ الرحم	حکیم سید علی اکبر آزاد	۸۹
حاملہ کا علاج	حکیم مولوی فرید احمد عباسی	۹۳
فصل پنجم فعلی امراض		۹۸
احتباس طمث و عسر الطمث	حکیم انوار الحق صاحب	۹۸
سیلان الرحم	حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین	۱۰۳
کثرت نفاس	شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب	۱۰۹
عقم	ڈاکٹر محمد عثمان صاحب	۱۱۱
فصل ششم زنانہ اعضائے تناسل کا تعدیہ	حکیم عبدالحمید صاحب	۱۲۰
تعدیہ کے ذرائع	"	۱۲

عنوان	مضمون نگار	صفحہ
باب پنجم (مجربات)		
مجربات نسواں	نوابزادہ حکیم مولوی ناصر الدین احمد	۱۲۹
"	خانبہادر حکیم سید محمد صاحب	"
"	خانصاحب حکیم محمد سلیمان صاحب	۱۳۰
"	حکیم فضل الٰہی صاحب صدیقی	"
"	حکیم مولوی حاجی عبداللطیف صاحب	۱۳۱
"	حکیم اکبر حسین صاحب	۱۳۲
"	حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر صاحب آزاد	"
"	حکیم ناظر الدین احمد صاحب	"
"	حکیم محمد احسن صاحب	۱۳۳
"	حکیم محمد حیات صاحب	۱۳۴
"	حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب	۱۳۵
"	حکیم حکیم اللہ صاحب	"
مجربات سراجیہ	خانصاحب حکیم سراج الدین احمد	۱۳۶
امراض نسواں اور سفر دادویہ	حکیم محمد فضل الٰہی صاحب	۱۳۷
مجربات طب جدید	ڈاکٹر عبدالمجید صاحب چغتائی	۱۳۹
امراض نسواں کا ہومیوپیتھک علاج	"	۱۴۲
باب ششم (امراض نسواں اور ویدک)		
ویدک اور اعضائے مخصوصہ کی تشریح و منافع	حکیم حبیب اللہ صاحب ہوا[illegible]	۱۴۶
بادھک روگ اور اس کا علاج	پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب	۱۵۳
یونی روگ	ویدراج کرشن دیال وید شاستری	۱۵۳
مجربات ویدک	کویراج امرناتھ صاحب گرگ	۱۵۸
ویدک کے بال صفا نسخے	"	۱۶۰
باب ہفتم (جدید مباحث)		
عورتوں میں اعادۂ شباب	لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق صاحب	۱۶۱
امتناع استقرار حمل اور ضبط تولید	ڈاکٹر محمد عثمان صاحب	۱۶۸
باب ہشتم (حفظ صحت)		
تولید کی بھول بھلیوں میں عورت کی حیثیت	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر	۱۷۲
حفظ صحت نسوانی	حکیم ڈاکٹر محمد عظیم اللہ صاحب	۱۷۸
عورتوں کے پستان	حکیم کریم بخش صاحب	۱۸۶
عورت منزل کہولت میں	حکیم محمد اسمعیل صاحب [illegible]	۱۸۸
عورت اور مرحلۂ ولادت	حکیم عبداللطیف صاحب	۱۹۰
دنیا کی نسواں کے عام حالات		
تعلیم نسواں اور مختلف ممالک (حکومت ہند کی رپورٹوں کے خلاصے)	ادارہ	۱۹۴
شادی بیاہ	"	۱۹۷
عورت (نظم)	مولانا ابو الحسن فکر	۲۰۲
عصمت	حکیم امجد علی صاحب	۲۰۳
بیوی — ماں	ڈاکٹر [illegible] برلن	۲۰۴
بچپن کی یاد	ڈاکٹر [illegible] برلن	۲۰۶
عورت پر میرا مضمون	ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۲۱۰

اشارات

اشاعت خاص

کتابت کے مہتمم صاحب نے ابھی اطلاع دی ہے۔ کہ چند مضامین کی قطع و برید اور بعض کی اشاعت ملتوی کر دینے کے باوجود اشاعت خاص کے طبی حصہ کی ضخامت ۹۰ صفحات تک پہنچ گئی ہے۔ اور رسالہ کی مقررہ ضخامت کے پیش نظر غیر طبی حصے کے لئے محض دس صفحات باقی ہیں۔ اِنّا للہ۔

اس مرتبہ غیر طبی حصہ پر توجہ ہی کس نے صرف کی ہے۔ لیکن دنیائے نسواں کے عام حالات پر حکومت ہند کی بعض رپوٹوں کے خلاصے اور چند اہم اور مفید مضامین جو اس وقت موجود ہیں، ہمدرد صحت کی روایات اور عام ضروریات کو پیش کر کر کے اشاعت کا پیہم تقاضا کر رہے ہیں مجبوراً بعض موانع کے باوجود مہتمم صاحب سے کہدیا گیا۔ کہ سولہ صفحات کا اضافہ کر کے اس تمام مواد کو اُس میں کھپا دیں جو انکو دیا جا چکا ہے لیکن ہمیں یقین ہو کہ انکو اسمیں ناکامی ہوگی۔ غالباً مزید آٹھ صفحات کا اضافہ مفید مقصد ہو۔ بہر حال جو کچھ بھی ہو۔ ناظرین کے سامنے آنے ہی والا ہے

طبی حصے کے ۹۰ صفحات کی ضخامت کے متعلق اگر ہم کو یہ معلوم ہوتا کہ وہ تمام ضروری معلومات اور معالجوں کے لئے ایک مکمل دستور العمل پر حاوی ہے تو یہ صورت حال ہمارے لئے باعث اطمینان ہو جاتی۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ معالجات کے سلسلہ میں عورتوں کے متعلق ایک ضخیم اشاعت خاص، امراض جسیتین الرحم امراض قاذفین اور امراض پستان کے تذکرہ سے بالکل خالی ہے تو ہم کو اپنی کوششوں اور کاوشوں اور انکے نتائج کیطرف سے شبہ سا ہو جاتا ہے۔ مزید برآں دیگر امراض نسواں کا بیان بھی اکثر مواقع پر بالکل مختصر اور بعض صورتوں میں ناکافی اور تشنہ ہے بعض مذکورات کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ ذرا مفصل اور واضح ہیں لیکن یاد رکھیے کہ "ضبط اختصار" کا تقریباً ہر مضمون نگار شکار رہا ہے۔ کیونکہ ہمارے دعوت نامہ میں "اختصار" اور "جامعیت" کے الفاظ کا استعمال کسی نہ کسی صورت میں ضرور موجود ہوتا تھا۔ اگر ان تمام تدابیر اور پیش بندیوں کے باوجود اس اشاعت کی غیر مکمل صورت کی ذمہ داری بعض ناظرین یا سب ناظرین ہم پر عائد کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم کو اعتراف تقصیر میں ذرا پس و پیش نہیں +

صدائے بے ہنگام

لیکن اس موقع پر اگر اس صورت حال کے دوسرے پہلو پر بھی نظر ڈال لیجائے تو کوئی حرج نہیں، ہمدرد صحت کی اشاعت کی تحریک اور اسکی ابتداء دراصل اس اقتصادی اطمینان کیوجہ سے ہوئی تھی جو ایک کامیاب طبی ادارہ یعنی ہمدرد دواخانہ نے ایک معینہ صورت میں اسکے لئے مہیا کر دیا تھا۔ یہ اطمینان اب بھی موجود ہے اور انشاء اللہ موجود رہیگا۔ ابتدا میں دواخانہ کے اشتہارات کی رقم ہمدرد صحت کے اخراجات کی بہت حد تک کفیل ہو جاتی تھی۔ لیکن رسالہ کے کاروبار کی بہت حد تک ہماری ہی طرف سے پیدا کردہ زیادتی کیساتھ ساتھ اخراجات کی رقم بھی زیادہ ہونے لگی، بارہا ایسا موقع آیا کہ منیجر صاحب نے ہمدرد صحت کے خلوئے کیسہ کی شکایت کی۔ لیکن ہم نے اپنی طرف سے اس شکایت کو رفع دفع کر دیا +

ہمدرد صحت کے متعلق ہماری سب سے بڑی خواہش یہ تھی! اور اب بھی ہے۔ کہ اسکو کسی نہ کسی طرح اپنے ہی پاؤں پر کھڑا کر دیا جائے اور وہ اپنے موجودہ اور ضروری اخراجات اپنی ہی آمدنی سے پورا کرے۔ اسکے بعد ہمدرد دواخانہ کے اشتہارات کی رقم ہمدرد صحت کی مزید ترقی و تہذیب میں صرف کیجائے لیکن یہ خواہش ابھی تک خواہش ہی ہے۔ اسکے تکمیل کے سامان کا ابھی بہت دور تک پتہ نہیں۔ جس رفتار سے اسکی ابتدا ہوئی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مزید آٹھ دس سال میں ہم کو منزل مقصود تک پہنچا دے۔ مگر کیا یہ تعویق فنی ضروریات کے مناسب حال ہے؟ اس کا جواب ناظرین ہمدرد صحت ہی دے سکتے ہیں +

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ، ہمدرد صحت غالباً موجودہ طبی رسالوں میں سب سے زیادہ شائع ہوتا ہے اور شاید کچھ صاحب اسکے بھی معترف ہونگے کہ کچھ نہ کچھ فنی خدمت اسکے ذریعہ سے انجام پا ہی جاتی ہے۔ لیکن نہ یہ وہ خدمت ہے جو ہمارے دل و دماغ میں جذبات و تخیل کی کیفیت ختیار کئے ہوئے ہے۔ اور نہ یہ وہ تعداد اشاعت ہے جسکی ہمدرد صحت جیسے کم قیمت رسالہ کے لئے واقعی ضرورت ہے۔ ہمارے تعجب کی کوئی انتہا نہیں رہتی جب ہم بعض مواقع

پر افسوس کرتے لگتے ہیں کہ ہندوستان کی تمام آبادی طبیب وید اور ڈاکٹر بن چکی ہے یا آئندہ بننے ہی والی ہے لیکن جب فنی خدمت کا ذرا سا سوال بھی سامنے آتا ہے تو یہ المناک حقیقت واضح ہونا چاہتی ہے کہ خدانخواستہ انکی تعداد گھٹ گھٹا کر محض دو تین ہزار رہ گئی ہے جو ہمدرد صحت کے طبابت پیشہ ناظرین کی تعداد شاید اتنی ہی ہے حالانکہ حقیقت نہ یہ ہے نہ وہ ــــ اگر ہندوستان کے لاکھوں معالجین زندگی اور ترقی کے صحیح احساس سے بہرہ ور ہو جائیں تو اپنی اہمیت کو دنیا کے سامنے حقیقت بنا کر پیش کر دیں۔ یا اگر وہ حضرات ہی جو طب قدیم کے نام لیوا اور علمبردار ہیں ایک مرکز پر جمع ہو جائیں۔ تو کیا کچھ نہ کر دکھائیں یا اگر وہ اپنا ہی حفاظت اور صیانت کے لئے اپنی صحافت کی طرف متوجہ ہو جائے تو فن اور ملک کی کیسی کیسی بیش بہا خدمات انجام نہ پا جائیں اور کتنے ہی مفید صحیفوں کے تحفظ و ترقی کا سامان نہ مہیا ہو جائے معلوم نہیں۔ کہ یہ درجہ ہماری صحافت کو کب نصیب ہوتا ہے۔ بہر حال خدمت کرنیوالے اپنا کام کرتے ہی رہینگے خواہ خدمت لینے والے اسکو سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ اور ہمدرد صحت کسی نہ کسی طرح انشاءاللہ نکلتا ہی رہیگا خواہ ناظرین اسکی واقعی ضروریات کا خیال کریں یا نہ کریں۔

پھر وہی اشاعت خاص اب ہم ان صدائے ہنگام کو بند کرکے پھر اشاعت خاص کیطرف آتے ہیں۔ یہ اشاعت آپکے ہاتھوں میں ہے اسکی ترتیب سے پہلے ہمارا خیال تھا کہ جو مواد اسکے لئے سینکڑوں روپے خرچ کرکے جمع کیا گیا ہے۔ اسکو ہم کسی نہ کسی طرح مختصر طور پر اپنے ناظرین کے سامنے پیش کر سکیں گے لیکن افسوس فرصت اور رسالہ کی ضخامت نے راہ نہ دی۔ اور یہ تمام انبار ویسا کا ویسا ہی رکھا رہا۔ صرف ایک کتاب "وومن مصنفہ پلوس اینڈ بارٹلز" میں سے چند تصاویر لی گئی ہیں۔ یہ کتاب بھی اسی اشاعت خاص کیلئے منگائی گئی تھی جو تین ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے اور ایکسو پچیس روپے اسکی قیمت ہے۔ اب ہمیں اندازہ ہو رہا ہے کہ جو مواد اس اشاعت کے لئے جمع کیا گیا تھا اسکو پیش کرنے کیلئے کم سے کم ایسی ایسی چار پانچ ضخیم اشاعتوں کی ضرورت ہے۔ بہر حال اس "جمع" میں سے مفید اور ضروری حصہ ہم آئندہ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے رہیں گے، اور آئندہ ماہ کے رسالہ کو اس اشاعت کا ضمیمہ قرار دیکر ان مضامین کو شائع کر دینگے۔ جو ہم کو وصول ہو چکے ہیں۔ اور جنمیں بعض اہم اور مفید مضامین بھی شامل ہیں ایسی حالت میں ہم ان قلمی معاونین سے اظہار تاسف اور معذرت کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں جنہوں نے ازراہ کرم ہمدرد صحت پر توجہ فرمائی لیکن انکے نتائج افکار مندرجہ بالا وجوہ سے شائع نہیں ہو سکے انشاءاللہ آئندہ اسکی تلافی ہو جائیگی،

اشاعت خاص کی ترتیب و تبویب کے مجوزہ خاکہ میں کسی قدر ترمیم و اصلاح کی ضرورت واقع ہوئی۔ خاکہ میں امراض لنسواں کی تشخیص کو نظر انداز کر دیا گیا تھا لیکن اب اسکو ایک مستقل باب کی حیثیت میں پیش کیا گیا ہے اسی طرح معالجات کے باب کی فصلوں میں کچھ ترمیم و تنسیخ کرنا پڑی۔ معالجات میں سب سے پہلے علاج کے اصول کلی پر ایک فصل بڑھائی گئی اور جو امراض فعلیات سے تعلق رکھتے تھے انکو فعلی امراض کی سرخی دیکر ایک علیحدہ فصل میں پیش کیا گیا ہے، اور ویدک مضامین کو یونانی معالجات کے باب سے علیحدہ ایک مستقل باب کے تحت درج کیا گیا ہے اسکے علاوہ اور بھی کچھ جزوی ترمیمیں ناظرین کی سہولت کے خیال سے کی گئی ہے۔ غیر طبی حصے کیلئے اس مرتبہ کچھ کیا ہی نہیں جا سکا۔ لیکن جو کچھ بھی شائع ہو رہا ہے اسکو باب و فصل بندی کے بغیر ہی درج کرا دیا گیا ہے۔ دنیائے نسواں کے عام حالات میں جو کچھ درج کیا گیا ہو۔ وہ جمعیۃ الاقوام اور حکومت ہند کی بعض رپورٹوں سے ماخوذ ہے امید ہے کہ ناظرین ان سے مستفید ہوں گے ◆

بیرون ہند کے مضمون نگار مضامین کے لئے بیرون ہندوستان جن مضمون نگار عورتوں کو لکھا گیا تھا افسوس کہ وقت کی قلت نے اس مرحلہ میں زیادہ کامیابی کا موقع نہیں دیا۔ تاہم جرمنی کی تین مضمون نگار عورتوں نے اسطرف توجہ فرمائی ان میں سے دو کے مضامین جرمنی زبان میں تھے ایک کا ترجمہ شریک اشاعت ہے دوسرے مضمون کے ترجمہ کا بندوبست نہیں ہو سکا۔ ایک صاحبہ نے براہ عنایت اپنے مضمون کا ترجمہ انگریزی زبان میں کرا کے بھیجا تھا وہ بھی درج کر دیا گیا ہے ہم ان تینوں صاحبات کے نہایت ہی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہماری درخواست کو قبول فرمایا۔ باقی دس بارہ صاحبات نے قلت وقت کی وجہ سے معذرت کے خطوط ارسال فرمائے۔ واقعی وقت بہت قلیل تھا ڈیڑھ مہینے کی مدت جسمیں خطوط کی آمد و رفت کا زمانہ بھی شامل ہے لکھنے کا موقع کیلئے تھا ہی کیا ؟

خیر مقدم اب ہم ان معاونین کرام کا مسرت و ابتہاج کیساتھ پرجوش خیر مقدم کرتے ہیں جنہوں نے ہماری حقیر درخواست پر ہمدرد صحت کی اس بزم خاص میں شرکت فرمائی۔ اور اسکی رونق کا سامان بنے۔ جناب حکیم حاجی امجد علی خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی۔ شفاء الملک جناب حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی لاہور۔ جناب حکیم ڈاکٹر مولوی فضل الرحمٰن صاحب رئیس الجامعہ الطبیہ، مولانا مولوی حکیم فرید احمد صاحب عباسی۔ جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب

حاذق پرنسپل طبیہ کالج دہلی، "خانصاحب" حکیم سراج الدین احمد خانصاحب دہلی، جناب خان بہادر حکیم سید محمد صاحب وڈیو نگر(؟)، "خانصاحب" جناب حکیم محمود علی خانصاحب ماہر معالجات حکیم محمد عبد اللطیف صاحب طبیب خاص ریاست رامگڈھ، جناب پنڈت کرشن لال ویدا ڈیڈیٹر رسالہ "گھر کا وید" امرتسر، جناب کویراج امرناتھ صاحب گرگ، اور جناب مولنا سید ارتضیٰ حسین ... ایڈیٹر تیج ڈیلی دہلی، وغیرہم سب ہی حضرات کیلئے ہمارا دل تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو بعض اصحاب نے اپنی شدید مصروفیتوں کے باوجود ہماری اور ہمارے ناظرین ہمدرد صحت کی خواہشات کو جس طرح پورا کیا ہے اسکا ہمیں ذاتی علم ہے اور بعض حضرات نے خدمت خلق کے جذبات سے سرشار ہوکر اپنا قیمتی وقت اس طرح بے دریغ صرف کیا ہے کہ وہ رسمی تشکر یوں سے حقیقتاً بالاتر ہے ہمیں امید ہے کہ یہ معاونین کرام آئندہ بھی وقتاً فوقتاً ناظرین ہمدرد صحت کو استفادہ کا موقع دیتے رہیں گے

قدیم معاونین ہمارے قدیم معاونین میں سے چند صاحب کے قدم رنجہ فرمانے میں بعض معذوریاں یا مجبوریاں مانع رہیں انکے علاوہ تقریباً سب ہی حضرات زونق افزائے مجلس ہیں۔ ہمدرد صحت کے مخلص کرمفرما جناب ڈاکٹر محمد عثمان خانصاحب رکن دار الترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن نے جو توجہ اور محنت صرف کی ہے اسکا اندازہ انکے گراں بہا مضامین سے ہو سکتا ہے جو "حمل" اور "امتناع استقرار اور ضبط تولید" کے عنوان سے ۱۵، ۱۶ صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس قسم کے مضامین کی تیاری میں جو دقتیں پیش آتی ہیں اسکا اندازہ کچھ وہی اصحاب لگا سکتے ہیں جنکو حقائق فن کی جستجو اکثر کہیں سے کہیں پہنچا دیا کرتی ہے۔ مولوی محمد نور الدین صاحب مہتمم تجنیسی ہمدرد دواخانہ واقع حیدرآباد نے ہم کو ایک خط میں اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹر عثمان صاحب اور حکیم مولوی حبیب اللہ صاحب سدہوری نے مسلسل مضامین راتوں کو جاگ جاگ کر تیار کئے ہیں، ان حضرات کے خلوص کا اندازہ اس سے لگائیے کہ انہوں نے اپنے کسی خط میں اس حقیقت کا اشارہ تک نہیں کیا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدہوری کا مضمون جو بیک نقطہ نظر سے اعضاء مخصوصہ نسواں کی تشریح و منافع کا حامل ہے بڑی کوشش اور تلاش سے لکھا گیا ہے۔

لفٹننٹ کرنل جناب ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب نے عورتوں کے تجدید شباب پر تفصیل کیساتھ اظہار خیال فرمایا ہے حضرت نیر اورنگ آبادی نے علالت اور شدت گرما کے باوجود ایک عام فہم مضمون ادبی رنگ میں شروع کیا ہے، ناظرین دیکھینگے کہ یہ مضمون کسقدر شگفتہ انداز میں لکھا گیا ہے امید ہے کہ موصوف اسکو بااقساط پورا کر دینگے۔ ہمارے مخلصین کی جماعت میں سے جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر رہٹی نے سیلان الرحم پر ایک مبسوط اور وقیع مضمون تحریر فرمایا ہے، اور جناب حکیم سید علی کوثر صاحب چاندپوری نے ایک دلچسپ اور نتیجہ خیز افسانہ ارسال فرمایا ہے اور جناب حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب مصنف طبیب النساء نے عورتوں کی حفظ صحت پر اپنے مضمون میں کافی روشنی ڈالی ہے۔ ہر باب میں یہ مضمون قابل مطالعہ ہے، جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی کا مضمون "عورت پر میرا مضمون" تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والوں کے لئے شاید بہت ہی احتیاط سے رکھنے کی چیز ہے، جناب حکیم فضل الٰہی صاحب صدیقی۔ جناب حکیم انوار الحق صاحب۔ جناب حکیم ہمایوں لاٹلپوری جناب حکیم سید علی اکبر صاحب آزاد چاندپوری اور جناب پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی، اور راج وید دھنوا انچارج ویدک شفاخانہ نئی دہلی اور جناب حکیم کریم بخش صاحب وغیرہم کے مضامین قابل مطالعہ اور مفید ہیں۔ جناب حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب ایڈیٹر رسالہ تندرستی اور حکیم محمد حسن صاحب باڑی دھولپور، حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی اور ناظرین محمد صاحب دہلوی اور حکیم ... صاحب، وغیرہم نے عربی کی فصل کو کارآمد مفید بنایا ہے حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب کی عنایت سے ہمکو دہلی کے مضمون نگاروں کیطرف سے بےفکری رہتی ہے اور موصوف کا ہم احسان خوبی سے انجام دیتے ہیں کہ وہ شاید ہم سے بھی نہ ہو سکے۔ جزاک اللہ

تصاویر اس اشاعت خاص میں بھی حسب معمول تصاویر کا اہتمام کیا گیا ہے بعض دلچسپ تصاویر کیساتھ مضمون نگار کی تصویر لگانے کا بھی التزام ہے جدید معاونین میں سے اکثر کے فوٹو حاصل کر کے بلاک بنوائے گئے ہیں لیکن بعض مواقع پر ہمکو کامیابی نہیں ہو سکی اور بعض نازک صورتیں غیب سے ہوئی یعنی حکیم حبیب اللہ صاحب سدہوری عمر بھر میں پہلی مرتبہ ہماری خاطر سے کیمرے کے سامنے آئے۔ اور ڈاکٹر عثمان صاحب بڑھاپے کا عذر فرما کر عرصے سے بچتے رہے تھے لیکن اس مرتبہ انہوں نے بھی ہتھیار ڈالدیے۔ دستی تصاویر کا اس اشاعت میں خاص انتظام کیا گیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائینگے کہ یہ تصاویر کسقدر نزاکت اور لطافت کیساتھ بنائی گئی ہیں۔ یہ ہمارے عزیز منشی اخلاق احمد صاحب آرٹسٹ خلف الرشید منشی محمد احمد صاحب خوشنویس کے زور قلم اور فنی انہماک کا نتیجہ ہیں۔ افسوس ہے کہ اس مرتبہ سمیع صاحب آرٹسٹ کی عدم موجودگی کیوجہ سے کارٹونوں کا انتظام نہیں ہو سکا اور انکے بنائے ہوئے خوبصورت ٹائٹل کا بلاک بھی وقت کی قلت کیوجہ سے نہیں بن سکا خدا کرے سمیع صاحب جلد دہلی تشریف لے آئیں تاکہ انکے قلمی کمالات سے ناظرین ہمدرد صحت پھر محظوظ ہو سکیں

اشاعت خاص کی کتابت کے سلسلہ میں ہمیں دہلی کے مشہور خوشنویس منشی حاجی محمد احمد صاحب کا شکریہ خاص طور پر ادا کرنا چاہیئے جنکے اہتمام سے اتنا وسیع کام محض دس پندرہ روز میں بحسن و خوبی انجام کو پہنچ گیا اور رسالہ کے ٹھیک وقت پر شائع ہو جانیکا سہرا تین سال سے لالہ شمبھو ناتھ صاحب مالک ملی پرنٹنگ ورکس دہلی کے سر رہا ہے اور اب بھی انہیں کے سر ہے۔

عبد الحمید
۲۰ جولائی سنہ

طبِ قدیم اور طبِ جدید کے درمیانی علاقہ کا سقوط

ڈاکٹر مختار احمد انصاری کی وفات

ہمدرد صحت کے تقریباً سب ہی ناظرین کو گذشتہ ۹ - ۱۰ مئی کی درمیانی رات کے عظیم فنی اور قومی حادثہ کی اطلاع مل گئی ہوگی۔ اِسکے بعد حسب معمول اخبارات و رسائل نے سیاہ جدولوں کے ساتھ ان کا ماتم بھی کرلیا۔ بڑے بڑے اور چھوٹے چھوٹے لیڈروں کے ماتمی بیانات بھی شائع ہو چکے۔ انجمنوں اور جلسوں نے تعزیت کی قرار دادیں منظور کردیں اور بیرون ہند سے بھی غم کو تازہ کردینے والے پیغامات وصول ہو چکے۔ لیکن آہ، اس شور ماتم اور ہنگامۂ غم کے باوجود وہ لعل درخشاں اور گوہر گرانمایہ جو اس رات میں ہم سے گم ہو گیا تھا۔ نہ مل سکا اگر ہم بھی ان صفحات کو اپنے غم دل اور نالہ و شیون کا مظہر بنادیں تو کیا ڈاکٹر انصاری اس خاکدان میں پھر آجائیں گے؟ افسوس عادت الٰہیہ نے اس چیز کو بالکل روا ہی نہیں رکھا۔

یہ موقع نہ تو ڈاکٹر صاحب مرحوم کے اخلاق و شمائل کی فضیلت بیان کرنے کا ہے۔ اور نہ اِس وقت ان کی فنی تحصیل کی بلند پائگی پر اظہار خیال مقصود ہے۔ اور نہ ان کی خدمات خلق کی برتری کا تذکرہ مدنظر ہے اور نہ ان کے جذبہ حب وطن اور ان کی سیاسی خدمات کی توصیف و تعریف کی ضرورت ہے۔ ہم کو تو رہ رہ کر ان کی اُن ٹھوس فنی خدمات کا خیال آرہا ہے۔ جو انہوں نے طبِ جدید کے حامل ہونیکے باوجود طب قدیم کی انجام دی ہیں۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاںؒ کے اثرِ صحبت نے ان کے فنی خیالات میں اِس قسم کی تعدیل کردی تھی۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے طِب قدیم کے حامی ہو گئے تھے۔ اور پھر اپنی عادت و فطرت کے مُطابق اُس تحریک احیا، و تجدید کے سرگرم خادم بن گئے تھے جو مسیح الملکؒ کی قیادت میں شروع ہوئی تھی۔ ان خدمات کی نوعیتوں اور ان کی مقدار کا صحیح علم شاید عام طور پر نہیں ہے لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ اہم اور دُوررس نتائج ظاہر کرنیوالی طبی خدمات میں مسیح الملکؒ کے بعد ان کا پایہ کس قدر بلند تھا۔ صد افسوس۔ کہ طب قدیم کی مملکت کی تاراجی کے بعد طب جدید و طب قدیم کے اِس اہم علاقہ کا سقوط بھی ہو گیا۔ ع

گری تھی جس پہ کل بجلی ہمارا آشیاں کیوں ہو

"مدیر" ہمدرد صحت

نالۂ چند از نیّرِ دردمند

تا دست را بتارِ گریباں رسانده‌ام — اشکِ دگر بگوشۂ داماں رسانده‌ام

دردِ دگر فزود بہ بیماریٔ دلم — تا نبضِ خود بدست طبیباں رسانده‌ام

سالے نشد ہنوز محمدؐ رضا نماند — دل را ازیں بہ تلخیِ دوراں رسانده‌ام

در ہند نوحہ ایست کہ انصاریم برفت — ایں نوحہ را بعالم امکاں رسانده‌ام

[illegible] طبیب بود   نیز گر [illegible] سازم

...جا کہ داغ جگر سوختن خورد   بوئے کباب دل بگلستاں سازم

...تش کہ سوز درون آتشے بزد   خود لختِ دل بشعلہ پیچاں سازم

اے خامہ چوں بہ ہجر ترا درمیاں برم

سینہ شگافتہ برم و خوں چکاں برم

...بجال بادہ پرستاں نگاہ کن   مستانہ جلوہ ساز و بہ مستاں نگاہ کن

...ئے ناز تو گل پیرہن درید   خوں خورد غنچہ را بگلستاں نگاہ کن

...داں" ز رفتنِ تو در غم فراق   تصویرِ حسرتست بہ بستاں نگاہ کن

...سن حسنِ چہرہ عالم فریب تو   دیوانہ شد پری بہ پرستاں نگاہ کن

...کہ بر تو عاشق و معشوق سوختند   پروانہ بیں بہ شمع شبستاں نگاہ کن

...مہریتِ دل تیر فسردہ گشت   بر برہنہ بفصلِ زمستاں نگاہ کن

من چہ میکشی ز گریباں دریدہ   بر تیرے گدائے دبستاں نگاہ کن

ایں رحلتے کہ دورِ سرائے سپنج دید

در یک ہزار و سہ صد و پنجاہ و پنج دید

(حکیم مولوی محمد یوسف صاحب تمیز [illegible] آبادی)

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
"Woman Number"
July 1936.

ہمدرد صحت - دہلی
اشاعت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ء

مرحوم ڈاکٹر مختار احمد انصاری
Late Dr. M. A. Ansari.

باب اوّل

اعضائے مخصوصہ نسواں کی تشریح ومنافع

جوف عانہ

اعضائے مخصوصہ نسوان کی تشریح اور ان کے افعال ومنافع کے متعلق مندرجہ ذیل سطور میں جو کچھ لکھا جانیوالا ہے۔ اس کو اچھی طرح سمجھنے کیلئے نہایت ضروری ہے کہ سب سے پہلے کئی ہڈیوں سے مرکب اور بہت سے رباطات وعضلات سے بنے ہوئے اس خاص جوف کا تذکرہ اختصار ے ساتھ کر دیا جائے جس کو جوف عانہ یا پیڑو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا تھوڑا سا تذکرہ اس وجہ سے بھی ضروری ہے۔ کہ مردانہ اور زنانہ پیڑو ں کئی باتیں مختلف ہیں۔ مثلاً

(۱) جوف عانہ کی تکمیل میں جو ہڈیاں شامل ہیں۔ وہ عورتوں میں مردوں کی نسبت پتلی اور نازک ہوتی ہیں۔

(۲) زنانہ جوف عانہ کی ہڈیوں میں عضلات کے لگنے کے نشانات کم نمایاں ہوتے ہیں۔

(۳) مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کے جوف عانہ کی گہرائی کھڑے طور پر کم اور آڑے طور پر زیادہ ہوتی ہے اور یہ جوف بحیثیت مجموعی زیادہ کشادہ ہوتا ہے۔

(۴) کولھے کی دونوں ہڈیاں زیادہ پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔

(۵) عورتوں میں جوف عانہ کا بالائی محیط تقریباً گول ہوتا ہے۔ اور زاویہ عجزیہ قطنیہ اندر کی طرف کم نمایاں ہوتا ہے اور اس کا آڑا قطر اس قطر سے بڑا ہوتا ہے۔ جو آگے سے پیچھے کی طرف ہے۔

(۶) دونوں عظم العانہ کے مقام اتصال کی گہرائی کم ہوتی ہے اور انکے ملنے سے جو قوس عانی پیدا ہوتا ہے وہ نہایت کشادہ ہوتا ہے۔

(۷) دونوں حدبہ ورکیہ کا درمیانی فاصلہ مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

(۸) عورتوں میں عظم العجز چھوٹی اور چوڑی ہوتی ہے اور

(۹) ثقبہ سادہ مثلث اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ (۱۰) زیریں محیط بڑا اور عظم العصعص زیادہ متحرک ہوتی ہے۔

(۱۱) زنانہ پیڑو میں ثلمہ ورکیہ چوڑے اور بڑے ہوتے ہیں

(۱۲) سطح اذنی جو عجز سے ملتی ہے۔ عورتوں میں صرف دو مہروں سے اور مردوں میں ڈھائی یا تین مہروں سے حاصل ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ

ان امتیازات کے علاوہ جوف عانہ کے بیان کو اس وجہ سے بھی اہمیت حاصل ہے کہ اعضائے مخصوصۂ زنان کا اس سے خاص تعلق ہے یعنی وہ
اسی جوف میں قیام پذیر ہیں۔ در اصل جوف عانہ کے ان امتیازات کا سبب ہی عورتوں کے اعضائے تناسل کی خصوصیات ہیں۔

جوف عانہ ایک بیندول سا جوف ہے۔ جو پیٹ کے نیچے اور دونوں کولھوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ جوف ایک ابھرے ہوئے بیضوی خط
کے ذریعہ دو غیر مساوی حصوں میں تقسیم ہوجاتا ہے۔ اس خط سے اوپر والے حصے کو جوف عانہ کاذب یا حوض کاذب کہتے ہیں، اور خط سے نیچے
والے تنگ حصے کو جوف عانہ صادق یا حوض صادق کہتے ہیں اسی جوف کے وسط میں عورت کے اندرونی اعضائے تناسل سکونت رکھتے ہیں۔

جوف عانہ کی دیواریں چار ہڈیوں سے بنتی ہیں۔ ان میں سے عظم العجز اور عظم العصعص اس جوف کے پچھلے حصے کو بناتی
ہیں۔ اور دو بڑی ہڈیاں دائیں اور بائیں دونوں جانب سے گھیرتی ہوئی اور سامنے کو خم کھا کر جوف کو مکمل کرتی ہیں۔ یہ بڑی ہڈی جس کو عام طور
سے کولھے کی ہڈی کہا جاتا ہے۔ اور جس کا طبی نام عظم لا اسم لہٗ ہے در اصل تین ہڈیوں سے مل کر بنی ہے۔ ابتداء عمر میں یہ تینوں ہڈیاں غضروفوں
(کرّیوں) سے جڑی رہتی ہیں۔ پھر جوانی میں سب ملکر ایک ہڈی بنجاتی ہے۔ عظم لا اسم لہٗ (کولھے کی ہڈی) کے بالائی کشادہ حصہ کا پھیلا رخ کسی
قدر باہر کو اور سامنے والا رخ کسی قدر اندر کو مائل رہتا ہے۔ اس حصے کو عظم الخاصرہ کہتے ہیں یہی حصہ جوف عانہ کاذب بناتا ہے۔
زیریں کشادہ حصہ اندر کو خم کھا کر اپنے مقابل کی جانب کی ہمنام ہڈی سے آکر ملتا ہے اور یہ حصہ جوف عانہ صادق بناتا ہے۔ یہ حصہ دو ہڈیوں سے ملکر
بنتا ہے پچھلی اور بیرونی ہڈی کو عظم الورک اور اگلی اور درمیانی ہڈی کو عظم العانہ کہتے ہیں۔ ان آخر الذکر دونوں ہڈیوں کے ملنے سے ایک بڑا سوراخ
بنتا ہے۔ جس کو ثقبہ درقیہ یا ثقبہ سادہ کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا بیان سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ جوف عانہ عظم العجز اور عظم العصعص اور دونوں جانب کی دونوں عظم لا اسم لہٗ سے مل کر بنا ہے،
اگر عظم لا اسم لہٗ (کولھے کی ہڈی) کے تینوں حصوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کر لیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ جوف عانہ آٹھ ہڈیوں سے ملکر بنا ہے یعنی (۱) عظم العجز
(۲) عظم العصعص (۳ و ۴) دونوں طرف کی عظم الخاصرہ (۵ و ۶) دونوں عظم الورک (۷ و ۸) دونوں عظم العانہ +
عام طور پر تشریحی کتب میں اس جوف کو چار ہڈیوں سے مل کر بنا ہوا بیان کیا جاتا ہے۔ یعنی (۱) عظم العجز (۲) عظم العصعص (۳ و ۴) دونوں طرف کی
عظم لا اسم لہٗ +

جوف عانہ کی پشت

جوف عانہ کے مفاصل و رباطات
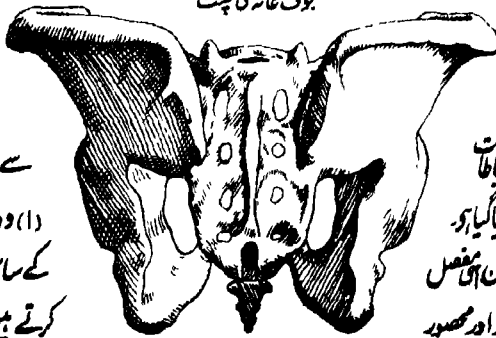
جوف عانہ کی تمام ہڈیوں کے باہمی ملنے سے چار مفاصل حاصل ہوتے ہیں۔ جو نہایت مضبوطی کے ساتھ رباطات سے بندھے رہتے ہیں۔ کتب تشریح میں ان رباطات کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) وہ رباطات جو کسی مفصل کی دو ہڈیوں کو باہم ملاتے ہیں۔ ان رباطات کا بیان اسی مفصل کے ساتھ کر دیا جاتا ہے۔ (۲) وہ رباطات جو کہ جوف کو اپنی بندش سے مضبوط اور محصور کرتے ہیں۔ یہاں ہمارا مقصد جوف عانہ
کی مفصل تشریح بیان کرنا نہیں ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل سطور میں مفاصل و رباطات کے صرف ناموں پر اکتفا کیا جاتا ہے +

جوف عانہ کی ہڈیوں کی بندش میں چار مفاصل شامل ہیں۔ ہر مفصل کے ساتھ انکے رباطات کے نام بھی لکھے جاتے ہیں:-

(۱) **مفصل عجزی حرقفی** - یہ جوڑ عظم العجز اور عظم الخاصرہ کے ملنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کے جوڑنے میں تین رباطات کام میں
آتے ہیں، سامنے والا رباط (رباط عجزی حرقفی قدامی) اور پچھلے رباط کو (رباط عجزی حرقفی خلفی) اور تیسرے رباط کو (رباط عجزی
حرقفی موربٌ) کہتے ہیں +

(۲) **مفصل قطنی عجزی** - یہ مفصل کمر کے آخری مہرے اور عظم العجز کے ملاپ سے حاصل ہوتا ہے۔ ان سات رباطات کے علاوہ جو مہروں
کے مفاصل کی طرح اس جگہ بھی موجود ہوتے ہیں۔ اس مفصل میں دو مثلث رباط اور پائے جاتے ہیں یعنی رباط قطنی عجزی اور رباط قطنی حرقفی

(۳) **مفصل عجزی عصعصی** - جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ جوڑ عظم العجز اور عصعص کے ملنے سے بنتا ہے۔ اس جوڑ میں درمیانی غضروف
(کری) کے علاوہ دو رباط اس کو سامنے اور پیچھے سے باندھتے ہیں۔ پہلے رباط کا نام رباط عجزی عصعصی مقدم اور دوسرے کا نام

رباط عجزی عصعصی مؤخر ہے +

(۴) **مفصل عانیین**۔ یہ جوڑ دونوں عظم العانہ کے ملنے سے بنتا ہے۔ اس میں غضروف لیفی متوسط موجود ہوتا ہے۔ جس سے یہ جوڑ متحرک ہوتا ہے۔ زنانہ جوف عانہ میں یہ حرکت مردانہ جوف عانہ کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ خصوصاً وضع حمل کے وقت اس حرکت سے بچے کے نکلنے کا راستہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ اس جوڑ میں چاروں طرف چار رباط ہوتے ہیں۔ پہلا رباط عانی مقدم دوسرا رباط عانی مؤخر تیسرا رباط عانی اعلیٰ اور چوتھا رباط عانی اسفل کہلاتا ہے۔

دوسری قسم کے رباطات جو جوف عانہ کو مضبوط کرنے کے علاوہ اسکو محصور بھی کرتے ہیں۔ تین ہیں۔ پہلے رباط کا نام رباط الاربیہ اور دوسرے کا نام رباط عجزی ورکی کبیر اور تیسرے کا رباط عجزی ورکی صغیر ہے۔ اسکے علاوہ ایک ریشہ دار اور مضبوط جھلی پائی جاتی ہے جو ثقبہ ورقیہ کے کناروں سے چسپاں رہتی ہے اور اس سوراخ کو تقریباً بند کر دیتی ہے۔ یہ جھلی جوف عانہ کو سامنے سے محدود کرتی ہے اور اسکی دونو سطحوں سے عضلات سادہ شروع ہوتے ہیں۔

جوف عانہ کاذب اوپر بیان کیا گیا ہے کہ جوف عانہ ایک اُبھرے ہوئے بیضوی خط کے ذریعہ دو غیر مساوی حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اس خط کے اوپر والے حصہ کو جوف عانہ کاذب یا حوض کاذب اور نیچے والے تنگ حصے کو جوف عانہ صادق یا حوض صادق کہتے ہیں +

جوف عانہ کاذب، جوف عانہ صادق کے محیط کے اوپر ہوتا ہے۔ اس کے حدود میں جانبین پر عظم الخاصرہ ہوتی ہے۔ اور اس جوف کو سامنے کی طرف دیوار شکم مکمل کرتی ہے۔ اور اس میں امعاء کا زیرین حصہ رہتا ہے +

جوف عانہ صادق جوف عانہ صادق یا حوض صادق کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ سامنے کے پیڑو کی دونوں ہڈیاں اور ان کا اتصالی مقام۔ پیچھے عظم العجز اور عصعص اور جانبین پر عظم الورک کی اندرونی سطحیں ہوتی ہیں۔ اس جوف کی اگلی دیوار پچھلی دیوار سے چھوٹی ہوتی ہے۔ اسکے اندر قولون سینی، معاء مستقیم، مثانہ، اور عورتوں کے اندرونی اعضائے تناسل ہوتے ہیں۔

اس جوف کے بالائی محیط کو **مدخل** کہتے ہیں۔ اور زیرین محیط کو **مخرج**۔ ان دونوں کے بیچ میں جوف ہوتا ہے۔ بالائی محیط یعنی مدخل کے تین بڑے قطر ہوتے ہیں۔

قطر قدامی خلفی (اگلا پچھلا قطر) زاویہ عجزیہ فقریہ سے لحام عانی تک بڑھتا ہے اسکی لمبائی معمولی حالت میں ۴½ انچ تک ہوتی ہے

قطر مورب ایمن یعنی دائیں طرف کی ترچھی ناپ۔ یہ قطر دائیں جانب کے مفصل عجزی حرقفی سے بائیں جانب کے نتو حرقفی مشطی تک لیا جاتا ہے۔ عورتوں میں اس کی لمبائی کا اوسط ۵½ انچ ہے +

قطر مورب ایسر یعنی بائیں طرف کا ترچھی ناپ۔ یہ قطر بائیں جانب کے مفصل عجزی حرقفی سے دائیں جانب کے نتو حرقفی مشطی تک ہے اسکی لمبائی بھی اوسطاً پانچ انچ ہوتی ہے۔ لیکن اکثر دایاں قطر بائیں قطر کی نسبت کسی قدر لمبا ہوتا ہے۔ شاید دائیں ٹانگ کے زیادہ استعمال سے اس جانب کی پرداش زیادہ ہوتی ہے۔

زیرین محیط یعنی **مخرج** بہت بیڈول ہوتا ہے۔ اس کا رُخ قدرے پیچھے اور نیچے ہوتا ہے۔ اس کے حدود حسب ذیل ہیں:- سامنے کی طرف قوس عانی کا زیرین کنارہ پیچھے عظم العصعص کی نوک اور رباط عجزی ورکی کبیر اور دائیں بائیں طرف حدبات ورکیہ ہوتے ہیں۔ اس کے دو قطر لئے جاتے ہیں۔ اوّل قطر قدامی خلفی یعنی آگے سے پیچھے کی جانب کی ناپ۔ یہ ناپ قوس عانی کے وسط سے عظم العصعص کی نوک تک لیجاتی ہے اس کی پیمائش تقریباً ۴ انچ ہوتی ہے۔ لیکن وضع حمل کے وقت اس کا قطر بڑھکر ۵ انچ کے قریب ہو جاتا ہے۔ دوسرا قطر عرضی ہے۔ یہ ناپ ایک طرف کے حدبہ ورکیہ سے دوسری جانب کے حدبہ ورکیہ تک لی جاتی ہے اور عموماً اس کا فاصلہ ۴ - ۴½ انچ تک ہوتا ہے۔

تجویف حوضی یعنی جوف عانہ صادق یا حوض صادق کا جوف۔ اسکی شکل پیالہ نما اور نالی کی طرح خمدار ہوتی ہے۔ کیونکہ اسکے بالائی اور زیرین دونوں محیط (مدخل و مخرج) کسی قدر سامنے کو جھکے ہوئے اور اس کا درمیانی حصہ پیچھے کو نکلا رہتا ہے اس کے حدود حسب ذیل ہیں۔ سامنے کی طرف عظم عانہ کی پچھلی سطح اور پیچھے عظم العجز کی سامنے والی مقعر اور چکنی سطح اور دائیں بائیں دونوں طرف عظم الورک

کی اندرونی سطح (اس تجویف کے اقطار یہ ہیں۔ اول قطر قدامی خلفی یعنی آگے سے پیچھے کی جانب کی پیمائش۔ یہ قطر مفصل عانی کی پچھلی سطح کے درمیان سے عظم العجز کی مقعر سطح کے ٹھیک وسط سے لیا جاتا ہے۔ اسکی پیمائش ۴½ انچ سے ۵ انچ تک ہوتی ہے۔ دوسرا قطر عرضی یہ قطر ایک طرف کے حق الورک کے وسطی مقام کے مقابل کولھے کی ہڈی کی اندرونی سطح سے دوسری طرف کی اسی سطح تک لیا جاتا ہے۔ اس کا درمیانی فاصلہ بھی ۴¾ انچ سے ۵.۱ انچ تک ہوتا ہے۔ تیسرا قطر مورب ایمن یعنی دائیں طرف کی پچھلی پیمائش۔ یہ قطر دائیں جانب کے ثقبۂ سادہ کے وسط سے بائیں طرف کے مفصل عجزی ورکی کبیر (عظم العجز اور عظم الورک کے درمیان کا بڑا کھنڈانہ) کے درمیان تک لیا جاتا ہے۔ چوتھا قطر مورب الیسر یعنی بائیں طرف کی پچھلی پیمائش۔ یہ قطر بائیں طرف کے ثقبۂ سادہ کے وسط سے دائیں طرف بڑے کھنڈانہ کے درمیان تک لیا جاتا ہے۔ ان دونوں قطروں کی پیمائش ۵۔ انچ سے ½ ۵۔ انچ تک ہوتی ہے۔

محور عانہ محور عانہ وہ خیالی یا فرضی راستہ ہے۔ جس کو جنین کے سر کا مرکز پیدائش کے وقت عبور کرتا ہے۔ عانہ کی سطحیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں ان میں سے ہر ایک کے بیچ میں اگر ایک عمودی خط کھینچا جائے۔ وہ اس کا محور ظاہر کرتا ہے اور تمام تجویف عانہ کا محور اس قسم کے کئی خطوں کے ملنے سے بنتا ہے۔ مدخل کے محور کو اگر اوپر کھینچا جائے۔ تو ناف میں اور عجز کی چوٹی میں گذرے گا۔ اور سب سے چھوٹی سطح کے محور کو اگر اوپر کھینچا جائے۔ تو زاویہ عجزیہ میں سے گذرے گا +

بیرونی اعضائے تناسل

ان سے مراد عورتوں کے وہ اعضا ہیں جو باہر ہی سے دکھائی دیں۔ یا دکھائی دے سکیں انکی اوپر سے نیچے تک سلسلہ وار تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) رکب یا جبل زہرہ (۲) دونوں شفر کبیر (۳) دونوں شفر صغیر (۴) بظر (۵) دہلیز الفرج (۶) بصلۃ الدہلیز (۷) ثقبہ مجری بول (۸) ثقبہ مہبل (۹) پردہ بکارت (۱۰) غدد ودی (۱۱) حفرہ زورقیہ +

اب ہم ان اعضاء کی تشریح و وظائف لکھتے ہیں۔

رکب اگر عورت کو کھڑا کر کے اس کے اعضائے تناسل کا معائنہ کیا جائے تو رکب کے سوا اور کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ رکب کو حدبہ عانیہ اور جبل الزہرہ بھی کہتے ہیں۔ جبل الزہرہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ قدیم یونانی و رومی علم الاصنام میں زہرہ (وینس) کو عشق و محبت کی دیوی مانا جاتا تھا اور اُس وقت دیوی دیوتاؤں کی طرف اپنی چیزوں کے انتساب کا میلان بھی طبعی تھا۔ اس لئے انہوں نے عورت کے جسم کے اس خاص حصے کو زھرہ کی طرف منسوب کرنا مناسب سمجھا۔ جبل الزہرہ کے لغوی معنی زہرہ کی پہاڑی کے ہیں۔ ڈاکٹری کتابوں میں بھی اس کا یہ نسبتی نام یعنی مونس وینرس Mons, Venerus ہی لکھا جاتا ہے +

یہ ایک گول سی بلندی ہے۔ جو عظم العانہ کے اتصال کے سامنے واقع ہے۔ اور تقریباً تین انچ چوڑی اور نصف انچ موٹی ہوتی ہے۔ بلوغ کے ساتھ اس پر بال پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسکی ساخت میں سب سے اوپر جلد ہے۔ جس میں تین قسم کے چھوٹے چھوٹے غدود بکثرت پائے جاتے ہیں (۱) غدد دھنیہ یعنی وہ غدود جن میں ایک خاص قسم کی چکنی رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ یہ رطوبت اس جگہ کی جلد کو چکنا اور نرم رکھتی ہے۔ (۲) غدد عرقیہ یعنی پسینہ لانیوالے غدود (۳) غدد شعریہ یعنی وہ غدود جو بالوں کی پیدائش کے لئے بالوں کا مادہ پیدا کرتے ہیں۔

جلد کے نیچے ایک خانہ دار جھلی میں بہت سی چربی بھری رہتی ہے۔ جسکی وجہ سے اس مقام پر چربی کی ایک گدی سی بن جاتی ہے۔

منافع اس بلندی کا فائدہ یہ ہے کہ یہ اپنے قریب والے اعضا کو خارجی اثرات یا صدمات سے محفوظ رکھتی ہے۔ اور چربی کی موجودگی اسلئے ضروری تھی۔ تاکہ اندرونی اعضائے تناسل سردی وغیرہ کے مضر اثرات سے مامون رہیں +

دونوں شفر کبیر شفر عربی میں لب کو کہتے ہیں۔ عورتوں کے اعضائے تناسل میں اس عضو کی شکل بھی لب جیسی ہے۔ اسلئے اسکو شفر کہدیا گیا ہے۔ یہ دائیں اور بائیں دونوں طرف ہوتے ہیں۔ ان سے متصل اور اندر کو دو اور چھوٹے لب بھی پائے

بل الزہرہ ہی کا بڑھاؤ ہے۔ اور اپنی ساخت اور منافع میں بہت کچھ اسی سے ملتی جلتی ہے۔ یہ جبل الزہرہ سے شروع ہو کر نیچے اور پیچھے کو گذرتی ہوئی مقعد سے تقریباً ایک انچ اوپر سیون (عجان) کی اگلی حد پر ملکر ختم ہوتی ہو نیچے والے مقام اتصال کو اصطلاحاً مجمع موخر اور دونوں لبوں کے اوپر والے مقام اتصال کو مجمع مقدم کہتے ہیں۔ مجمع موخر کے سامنے غشار مخاطی کی ایک ہلالی چنٹ پائی جاتی ہو جسکو قید الفرج کہتے ہیں۔ اور جو عموماً پہلی ولادت کے وقت پھٹ جاتی ہو۔ مجمع موخر اور مقعد کے مابین کی وسعت کو جو تقریباً ایک انچ ہوتی ہے۔ عجان (سیون) کہتے ہیں۔ دونوں لب ایام طفلی اور زچگی کی حالت میں چند روز کے لئے ایک دوسرے سے جُدا رہتے ہیں۔ لیکن جوانی میں عموماً ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں۔ تقریباً تیس سال تک کی عمر یا فربہی میں یہ لب نسبتاً موٹے ہوتے ہیں۔ اور لاغری میں کچھ پتلے اور بڑھاپے میں تقریباً معدوم ہوتے ہیں اور یہ آگے اور سامنے موٹے اور نیچے اور اندرونی جانب پتلے ہوتے ہیں۔ انکی لمبائی بالعموم ۴۔ انچ تک ہوتی ہو۔

ہر ایک لب کی ساخت میں بیرونی سطح پر معمولی جلد (جس پر بال ہوتے ہیں) اور اندرونی جانب غشار مخاطی کا استر ہوتا ہو انکے مابین ربی اور نسیج واصل اور عروق و اعصاب کے علاوہ غدد دھنیہ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ نیز ایک ایسی ساخت بھی پائی جاتی ہے جو صفن کے طبقہ عضلیہ سے مشابہت رکھتی ہے۔ اور اس میں کسی قدر عضلاتی ریشے بھی موجود ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ لب خواہش نفسانی یا سردی وغیرہ کی تحریک سے سکڑ جاتے ہیں۔ ان کو مردوں کے صفن کے قائم مقام سمجھنا چاہیئے +

منافع جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ کہ ان دونوں لبوں کے منافع بھی تقریباً وہی ہیں جو رکب کے ہیں۔ یہ چھوٹے لبوں اور ثقبۃ البول اور ثقبۃ المہبل کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ اندرونی اعضائے تناسل کی حرارت کی حفاظت اور اسکو اعتدال پر رکھنے کا کام بھی انجام دیتے ہیں

دونوں شفر صغیر یعنی فرج کے دونوں چھوٹے لب۔ یہ غشار مخاطی کی دو چنٹیں ہیں جو بڑے لبوں کی اندرونی جانب واقع ہیں سن نمو اور جوانی کے زمانے میں اور خصوصاً فربہی کی حالت میں یہ دونوں بڑے لبوں میں تقریباً پوشیدہ رہتے ہیں۔ لیکن بچپن میں اور بچہ پیدا ہو جانے کے بعد اور بڑھاپے میں مستقل طور پر بڑے لبوں سے باہر نکلے ہوئے نظر آتے ہیں انکی لمبائی ۲ انچ تک ہوتی ہے۔ اور یہ بظر کے بالائی حصے سے شروع ہو کر سوراخ فرج کے نیچے اور بیرونی جانب گزر کر دونوں شفر کبیر میں ختم ہو جاتے ہیں۔ بالائی حصہ دو شاخہ ہو کر مقابل کی دونوں شاخوں سے ملتا ہے۔ اوپر والی ملی ہوئی شاخ بظر کا غلاف بناتی ہے جسکو قلفۃ البظر کہتے ہیں اور اس سے نیچے دونوں طرف کی شاخیں ملکر حشفۃ البظر کے نیچے اسکی لگام بناتی ہیں جسکو قید الحشفہ کہلاتے ہیں۔ یہ دونوں چھوٹے لب ہمیشہ فرج سے باہر نکلے ہوئے رہتے ہیں۔ افریقہ کے بعض مقامات کی عورتوں کے لب بہت بڑے اور موٹے ہوتے ہیں۔ انکی یہ غیر معمولی حالت فعل جماع میں حارج ہو سکتی ہو۔ اسی لئے اس پر عمل جراحی کی ضرورت پیش آتی ہو سو افریقہ میں انکو کٹوانے کا رواج پایا جاتا ہے۔ جوانی میں انکا رنگ عموماً سرخ سیاہی مائل اور سطح نرم اور چکنی ہوتی ہو لیکن بڑھاپے میں رنگ تبدیل ہو کر سیاہی مائل اور سطح خشک ہو جاتی ہے ان لبوں پر بال نہیں ہوتے +

مجمع مقدم
قلفۃ البظر
دہلیز الفرج
ثقبۃ البول
فوہۃ المہبل
حفرہ زورقیہ
مجمع موخر
بظر
قید البظر
شفر کبیر
شفر صغیر
قید فرجی
مبرز

ان کی ساخت میں غشار مخاطی کے علاوہ عروق و اعصاب کے جال اور غدد دھنیہ اور غدد عرقیہ کے علاوہ عضلی ریشے بھی پائے جاتے ہیں۔ عصبی ریشوں کی زیادتی کی وجہ سے ان میں حس بھی زیادہ ہوتی ہے +

منافع ان لبوں کی جسامت کا جسم کی فربہی اور لاغری یا طول و عرض سے کوئی خاص تعلق قائم کرنا مشکل ہو البتہ ان لبوں کی خوردی یا بزرگی شہوت کی کمی یا زیادتی پر ضرور کچھ دلالت کرتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہو کہ طویل الشفر (لمبے لب والی) عورت نسبتاً زیادہ پر شہوت ہوتی ہے۔ اسی

طرح جس عورت کے لب چھوٹے ہوں اس میں شہوت ذرا کم پائی جاتی ہے۔ ان لبوں کی غشاء مخاطی میں سے ایک خاص قسم کی بودار چکنی رطوبت نکلتی رہتی ہے۔ جو اندرونی سطح کو نرم اور چکنا رکھتی ہے۔ اور دونوں لبوں کو چپکنے بھی نہیں دیتی۔ عضلی ریشوں کی موجودگی ان میں سکڑنے اور پھیلنے کی قوت پیدا کرتی ہے +

بظر یہ ایک چھوٹا سا مستطیل شکل کا عضو ہے۔ جو جبل زہرہ سے تقریباً نصف انچ نیچے اور چھوٹے لبوں کی دونوں بالائی شاخوں کے درمیان اور ان سے پوشیدہ ہوتا ہے۔ اور بڑے لبوں کے ملاپ سے تقریباً آدھ انچ نیچے واقع ہے۔

یہ عضو مردانہ عضو تناسل کے قائم مقام ہے اور اسی کی طرح اپنی ساق یا جڑ کے ذریعہ عظم الورک اور عظم العانہ کے شعبوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اسکی اگلی بلندی کو جو گول اور آزاد ہوتی ہے حشفة البظر کہتے ہیں۔ بظر عموماً اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ وہ دونوں لبوں میں چھپا رہتا ہے لیکن بعض خاص نسل کی یا گرم ممالک کی بعض عورتوں میں یہ ایک دو انچ تک لمبا ہوتا ہے۔ بلکہ افریقہ کی عورتوں میں شاذ و نادر یہ پانچ چھ انچ تک لمبا پایا جاتا ہے۔ افریقہ میں یہ عضو عموماً بڑا ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں اسپر ختنہ کا عام رواج ہے یعنی اسکو کاٹ کر چھوٹا کر دیا جاتا ہے۔ یہ عضو عورتوں میں شہوانی لذات کا مرکز ہوتا ہے۔ اور اسکو چھونے یا رگڑنے سے اس میں خیزش پیدا ہوتی ہے۔

اسکی ساخت میں مردانہ عضو کی طرح ایک پھولنے والا جسم ہوتا ہے جس کو جسم اجوف کہتے ہیں۔ اور اسی کی طرح حشفہ اور حشفہ کا غلاف جس کو قلفہ کہتے ہیں پائے جاتے ہیں۔ حشفہ میں اسفنجی اور اعصابی ساخت موجود ہوتی ہے۔ بظر میں ذکر کی طرح ایک رباط معلق اور دو چھوٹے چھوٹے عضلے جنکو عضلہ ناصبة البظر کہتے ہیں موجود ہوتے ہیں۔ بظر کا حشفہ عصبی سروں سے بھرا ہوتا ہے جسمیں بہت زیادہ حس پائی جاتی ہے۔

دہلیز الفرج بظر کے نیچے اور ثقبہ المہبل کے اوپر اور دونوں چھوٹے لبوں کے درمیان ایک سہ گوشہ چکنی سطح جسکی وسعت تقریباً ایک انچ ہوتی ہے۔ دہلیز الفرج کہلاتی ہے۔ اس کے دونوں جانب بصلة الدہلیز یا غدد دہلیز ہوتے ہیں۔ اسی کے درمیان سوراخ بول دکھائی دیتا ہے۔ جو بظر سے تقریباً نصف انچ نیچے واقع ہے۔

اسکی ساخت میں اوپر جلد کی بجائے غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے۔ اور اس میں رطوبات پیدا کرنے والے غدد بکثرت پائے جاتے ہیں۔

بصلة الدہلیز یا غدد دہلیز دہلیز فرج پر دونوں طرف فرج سے لیکر بظر تک چھوٹے لبوں سے کچھ پیچھے جونک کی شکل کے دو جسم ہیں۔ جو عضلات بصلی اسفنجی سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ انکی لمبائی تقریباً ایک انچ ہوتی ہے۔ اس کا پتلا سرا بظر کی طرف اور چوڑا مدور سرا نیچے کو مائل رہتا ہے۔

اسکی ساخت میں وریدی جال کے علاوہ شریانیں اور اعصاب بھی شامل ہیں اور ان پر غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے اور پھولنے اور سکڑنے کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اسکو اصطلاحاً غدہ کہدیا جاتا ہے۔ ورنہ حقیقتاً یہ غدہ نہیں ہے بلکہ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ یہ ایک وریدی ساخت ہے اور عورت میں وہی حیثیت رکھتی ہے جو مرد کے قضیب میں جسم اسفنجی کو حاصل ہے۔ وضع حمل کے موقع پر کبھی کبھی ان کے پچھلے سرے پھٹ جاتے ہیں۔ جن سے شدید جریان خون ہوتا ہے۔

ثقبہ مجری بول یعنی پیشاب کے خارج ہونے کا سوراخ۔ یہ سوراخ دہلیز فرج کے درمیان اندام نہانی کے سوراخ سے تقریباً ½ انچ اوپر اور بظر سے تقریباً ایک انچ نیچے واقع ہے۔ اس سوراخ کے دونوں لب آپس میں ملے رہتے ہیں جسکی وجہ سے یہ سامنے سے پیچھے کی طرف ایک لمبی سی درز کی طرح نظر آتا ہے۔ اور غشاء مخاطی جو اس کے چاروں طرف پھیلتی ہے اس میں شکنیں پڑی ہوئی اور کچھ ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ ان چینٹوں کا وجود ان گول عضلی ریشوں سے ہوتا ہے جو اسکی ساخت میں پائے جاتے ہیں۔ اس سوراخ کے دونوں طرف کی دیواروں میں دو نالیاں سی آکر کھلتی ہیں جنکو مجاری ثقبة البول کہتے ہیں۔

عورتوں کے مرض سوزاک میں پچکاری سے دوا پہنچانے کے لئے یا پیشاب بند ہو جانیکی حالت میں سلائی اسی سوراخ میں داخل کی جاتی ہے +

ثقبہ مہبل یعنی اندام نہانی کا سوراخ۔ یہ سوراخ پیشاب کی نالی کے سوراخ سے تہائی انچ نیچے ہوتا ہے اور پیچھے اور پہلوؤں پر عموماً پردہ بکارت سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔ آگے یا اوپر کی جانب دہلیز فرج کا قاعدہ ہوتا ہے۔ غیر شادی شدہ

عورت میں یہ سوراخ تقریباً گول اور تنگ ہوتا ہے۔ لیکن پہلی مرتبہ جماع کے بعد اسکی گولائی کچھ کم ہو جاتی ہے۔ اور بچہ کی پیدائش کے بعد ایک لمبی درز کی طرح بادامی شکل کا نظر آتا ہے۔ اوپر سے اس سوراخ کو فرج کے دونوں چھوٹے لب کم و بیش بند رکھتے ہیں۔ اسی سوراخ کی راہ حیض و نفاس کا خون آیا کرتا ہے۔ اور بچہ کی پیدائش بھی اسی سوراخ سے ہوتی ہے۔

پردۂ بکارت

یہ غشاء مخاطی اور نسیج واصل سے بنی ہوئی ایک پتلی سی اور عموماً ہلالی شکل کی جھلی ہوتی ہے۔ اس کا بالائی مقعر کنارہ اوپر عانہ کی طرف آزاد ہوتا ہے۔ اور زیرین محدب کنارہ سوراخ فرج کے نیچے والے حصے سے ملا رہتا ہے۔ اسکی شکل عموماً ہلالی ہوتی ہے۔ جس سے ثقبہ مہبل کا تقریباً ایک تہائی حصہ کھلا رہتا ہے۔ اور باقی دو تہائی بند رہتا ہے۔ اسی سوراخ کے راستہ سے ازالہ بکارت سے پہلے حیض کا خون جاری رہتا ہے۔ ہلالی شکل کے علاوہ اسکی اور شکلیں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً بعض عورتوں میں یہ پردہ تمام ثقبہ مہبل پر لگا ہوا ہوتا ہے لیکن حیض کی آمد کے لئے اس کے بیچ میں ایک چھوٹا سوراخ ہوتا ہے۔ بعض عورتیں ایسی بھی دیکھی گئی ہیں جن میں ایک بڑے سوراخ کی بجائے متعدد چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔ عموماً یہ سوراخ تین چار ہوتے ہیں۔ اور شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ پردہ تمام ثقبہ مہبل پر لگا ہوا ہوتا ہو۔ اور اس میں کوئی سوراخ نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں خون حیض خارج نہیں ہوتا۔ لیکن اکثر اوقات یہ پردہ جماع سے پھٹ جاتا ہے۔ اور پھر خون حیض کا اجرا کے علاوہ تمام طبعی وظائف بھی طرح حسب معمول پورے ہونے لگتے ہیں لیکن بہت ہی کم ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس پردہ میں نسیج واصل کے ایسے سخت اجزا شامل ہوجاتے ہیں کہ وہ جماع سے بھی نہیں پھٹتا۔ ایسی صورت میں اس پر عمل جراحی کر کے پھاڑ دیا جاتا ہے۔

یہ پردہ ایام طفولیت میں دیگر اعضا کی مناسبت سے چھوٹا ہوتا ہے۔ لیکن جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے۔ یہ پردہ بھی دوسرے اعضا کی نشو و نما کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے۔ نیز ابتدا عمر میں فرج کے دونوں بڑے لب ایک دوسرے سے دور رہتے ہیں۔ اس لئے یہ پردہ بھی کھنچا ہوا رہتا ہے لیکن جب بلوغ کے قریب اعضائے تناسل کے مجاور اعضا میں غیر معمولی نشو و نما ہو جاتا ہے۔ اور اُن کا دباؤ اعضائے تناسل ظاہری پر پڑتا ہے۔ تو اُس وقت دونوں بڑے لب اور چھوٹے لب ایک دوسرے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں لبوں کا دباؤ کم ہو جانے کی وجہ سے پردہ بکارت ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ شاذ و نادر یہاں تک ڈھیلا ہو جاتا ہے کہ جماع کے باوجود بھی اس میں انشقاق واقع نہیں ہوتا۔ لیکن بچہ کی پیدائش کے بعد بہر حال یہ صورت باقی نہیں رہتی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مجامعت سے پہلے ہی جریان خون یا سیلان الرحم یا کسی غیر معمولی جسمانی حرکت سے یہ پردہ پھٹ جاتا ہے

اس بیان سے یہ بات تو واضح ہوگئی ہوگی کہ پردہ بکارت کی موجودگی یا عدم موجودگی بکارت اور عصمت کا قطعی ثبوت نہیں۔ اگرچہ پردہ بکارت کے متعلق عوام کا جو تصور ہے وہ اکثری طور پر صحیح ہے لیکن کبھی کبھی اسکے خلاف بھی واقع ہوتا ہے جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ ایسی حالت میں اگر معالج یا معالجہ کو کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی ضرورت پیش آئے تو مذکورہ بالا بیان کے علاوہ اعضائے تناسل کے دوسرے حالات کو بھی سامنے رکھنا چاہیئے

اس پردہ کی ساخت میں وریدوں اور شریانوں کے علاوہ اعصاب کی باریک باریک شاخیں بھی بکثرت ہوتی ہیں۔ اس لئے اسکے پھٹنے کے وقت جریان خون ہوتا ہے۔ اور عورت کو تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور اس پھٹے ہوئے پردہ کے کنارے مندمل ہو کر چھوٹے اُبھاروں کی شکل میں سوراخ فرج کے گرد باقی رہ جاتے ہیں۔ ان ابھاروں کی تعداد عموماً تین سے پانچ چھ تک ہوتی ہے۔ ان ابھاروں کو اصطلاحاً الجسیمات الآسیہ کہتے ہیں۔

غدد وَدی

دونوں چھوٹے لبوں کے اندرونی اور زیرین جانب یہ دو غدی اجسام پائے جاتے ہیں۔ جنکو مصر و شام کی جدید طبی کتب میں بارتھولائن گلینڈز کی مناسبت سے غدد برتولین کہا گیا ہے۔ انکی نالیاں جو تقریباً آدھ انچ لمبی ہوتی ہیں پردۂ بکارت سے ذرا پیچھے اور سامنے چھوٹے لبوں کی اندرونی جانب کھلتی ہیں۔ انکی شکل گول یا کچھ بیضوی ہوتی ہے۔ جسامت کم و بیش چنے کے برابر، رنگ سُرخ زردی مائل ہوتا ہے۔ اور ان سے شہوت کے وقت ایک قسم کی زردی مائل چکنی رطوبت پیدا ہو کر خارج ہوتی ہے۔ اور فرج کو تر رکھتی ہے نیز سوزاک ہو جانے کی صورت میں سوزاک کے جراثیم کی چھوت بھی ان میں لگ جاتی ہے۔

حفرہ زورقیہ

یعنی کشتی نما نشیب۔ یہ دہلیز الفرج کا وہ نشیبی حصہ ہے۔ جو اندام نہانی ذ ثقبہ مہبل کے سوراخ کے پیچھے اور مجمع موخر کے آگے واقع ہے۔ اگر قید فرجی مجمع موخر کی اندرونی سطح کی ہلالی جھلی کو کسی آلہ سے باہر کی طرف کھینچا جائے تو یہ حفرہ زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

عام بیان اور منافع

زنانہ ظاہری اعضائے تناسل کے جن اجزا کی تفصیلات اُوپر دی گئی ہیں۔ انکے علاوہ ضروری ہے کہ سیون (عجان) کے متعلق بھی کچھ بیان لکھدیا جائے۔ اگرچہ سیون اعضائے تناسل میں داخل نہیں ہے اور نہ وہ براہ راست توالد و تناسل میں کچھ دخل رکھتی ہے۔ لیکن اس مقام کے متعلق کچھ نہ کچھ معلوم کرلینا اس کیوجہ بھی ضروری ہے کہ یہ اعضائے تناسل ظاہری کے عروق و اعصاب و عضلات سے تعلق رکھتی ہے یعنی یہ چیزیں اس مقام (عجان) ہی کو عبور کرکے اعضائے تناسل ظاہری تک پہنچتی ہیں۔

سیون اس مقام کو کہتے ہیں جو بڑے لبوں کے مجمع موخر اور سوراخ مقعد کے درمیان واقع ہے۔ یہ جگہ تقریباً ۱½ انچ لمبی ہوتی ہے اس جگہ کی جلد کے نیچے ایک مخروطی شکل کا جسم ہوتا ہے۔ جسکو جسم عجانی کہتے ہیں یہ جسم مضبوط جوڑنے والی اور پھیلنے والی ساختوں اور چربی سے بنتا ہے۔ ان کے علاوہ اس میں عضلات اور عروق و اعصاب بھی موجود ہوتے ہیں۔ جو مہبل (اندام نہانی) اور بظر و مجری بول سے تعلق رکھتے ہیں۔

افسوس ہے کہ یہ بیان رسالہ کی مختصر گنجائش کے پیش نظر طوالت پکڑتا جاتا ہے۔ ورنہ اس موقع پر ضرورت تھی کہ ان اعصاب وارابطہ اور عروق اور عضلات کا مفصل بیان کیا جاتا۔ جو مذکورہ بالا تمام مقامات سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ابھی اعضائے تناسل کی تشریح کا ایک بڑا حصہ باقی ہے اس لئے ہم اس بیان کو یہیں ختم کرتے ہیں۔ لیکن مختصراً اتنا اور بتا دینا ضروری ہے۔ کہ تمام مذکورۂ بالا اعضائے تناسل ظاہری میں جو شریانیں شاخ در شاخ ہو کر پھیلی ہوئی ہیں وہ سب شریان استحیائی ظاہر اور شریان استحیائی غائر سے اتصال رکھتی ہیں اور ان اعضا میں سے بظر اور چھوٹے لبوں کی وریدیں، ورید ظہر البظر میں تمام ہوتی ہیں۔ اور غدد دہلیز اور دہلیز فرج کی وریدیں ضفیرۂ مہبلیہ کے ذریعہ ورید حرقفی ظاہر میں جا ملتی ہیں۔ اور انکے اعصاب، اعصاب شرکیہ اور عصب تناسلی فخذی اور عصب استحیائی اسفل اور عصب استحیائی انسی سے آتے ہیں۔ ان کے علاوہ عضلات میں سب سے اہم عاصرۃ المہبل اور عضلات ناصبۃ البظر اور عضلات عجانیہ مستعرضہ غائرہ وغیرہ ہیں۔ اول الذکر عضلہ کا فعل یہ ہے۔ کہ وہ ثقبۂ مہبل کو تنگ رکھتا ہے اور عضلات ناصبۃ البظر کا فعل یہ ہے کہ وہ خواہش جماع کے وقت بظر کی خیزش کو قائم رکھتے ہیں۔ اور عضلات مستعرضہ غائرہ عجان کے وتر مرکزی کو اس کی جگہ قائم رکھتے ہیں۔ اور مہبل کو اوپر اٹھاتے ہیں۔ اور مخرج عانہ کو بند کرنے میں شریک ہیں +

ناظرین یہ بھی محسوس کر رہے ہوں گے۔ کہ ابتدا میں ہم اعضائے تناسل ظاہری کی تشریح کے ساتھ منافع الاعضا کا بھی کچھ بیان لکھ رہے تھے۔ لیکن رکب، دونوں شفر کبیر اور دونوں شفر صغیر کے بعد ہم نے دانستہ اس کو ترک کر دیا تھا۔ کیونکہ جن جن چیزوں کی تشریح بسلسلہ اعضائے تناسل ظاہری کی گئی ہے۔ ان میں کچھ تو عضو کی مستقل کی حیثیت نہیں رکھتیں۔ بلکہ وہ بعض مستقل اعضا کے حصے ہیں۔ مثلاً دہلیز الفرج اور حفرہ زورقیہ، ظاہر ہے کہ منافع الاعضا کا کوئی خاص اور اہم بیان ان سے وابستہ نہیں ہے۔

اور بعض چیزیں ایسی ہیں۔ کہ جنکے افعال و وظائف کو شاید بچہ بھی بہ آسانی سمجھ سکتا ہے۔ مثلاً ثقبۃ البول اور ثقبۃ المہبل۔ اب رہا ان کے عضلات، اعصاب اور عروق کا بیان تو وہ تشریح میں آچکا ہے۔

بظر کے متعلق بھی یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ زنانہ اعضائے تناسل میں وہی درجہ رکھتا ہے۔ جو مردوں میں قضیب کو حاصل ہے اور اس میں قضیب کی طرح ایک پھولنے والی ساخت ہوتی ہے۔ جسکو جسم اجوف کہتے ہیں۔ جسم اجوف ایک مضبوط جھلی سے ملفوف ہوتا ہے جسکے اندرونی جانب درخت کی طرح شاخیں اور زائدے نکلتے ہیں جو جسم اجوف کو خانوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ ان خانوں میں نسیج انتصابی ہوتی ہے جس میں ایک خاص قسم کی رگوں کا جال ہوتا ہے۔ بظر کی ایستادگی کے وقت نسیج انتصابی سکڑ کر اس جال پر دباؤ ڈالتی ہے جسکی وجہ سے خون واپس نہیں جا سکتا۔ اور بظر کا حجم کچھ بڑھ جاتا ہے۔ اور اس میں خیزش قائم رہتی ہے۔ خیزش کو قائم رکھنے کے لئے عضلہ ناصبۃ البظر کو اہمیت حاصل ہے +

بصلۃ الدہلیز کے افعال کو بھی بظر ہی کے ضمن میں سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ انکی حیثیت مرد کے جسم اسفنجی سے ملتی ہوئی ہے اور ان کا تعلق بظر سے ہے۔ بظر کی خیزش کے وقت ان میں خون کافی مقدار میں جمع ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ خون سے بٹے ہوئی جوکوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں یہ ایک وریدی ساخت ہے۔ اور اس پر غشا مخاطی کا اثر ہوتا ہے۔ جس سے رطوبت ترا وش پاکر اس جگہ کو تر رکھتی ہے +

پردہ بکارت کا وظیفہ کچھ مجہول سا ہے ممکن ہے کہ بلوغ سے قبل آس پاس کی ساختوں کی حفاظت کا کچھ کام کرتے ہیں شیر دہ مہبل

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
"Woman Number"
July 1936.

درد صحت - دھلی
اعت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ ء

شہیدِ فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید بانی ہمدرد دواخانہ

Late Hakim Hafiz Abdul Majid,
Founder of the Hamdard Dawakhana,
Delhi.

حاجی حافظ محمد سعید (برادر عزیز مدیر)
جو آجکل تحصیل علم میں مصروف ہیں اور انشاءاللہ چار
پانچ سال میں فارغ ہوکر موجودہ مدیر کو خالص علمی
مصروفیات کے لئے "ہمدرد صحت" کی ترتیب سے سبکسر
اور ہمدرد دواخانہ کی نگرانی سے سبکدوش کر دینگے۔

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
"Woman Number"
July 1936.

ہمدرد صحت ۔ دہلی
اشاعت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ء

امریکہ کا بچہ اپنی ماں کے ایثار سے فائدہ اٹھا رہا ہے

اروکدما کی ایک عورت نے چشمہ رقص جاری کر رکھا ہے

ماں کے مختلف مظاہرے

سیام کی صاحبہ ایثار

حبش کی عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے

لہنا مشکل ہے کہ اگر پیدائشی طور پر پردہ بکارت موجود نہ ہو۔ تو عورت کے اعضائے تناسل میں کیا کیا نقائص واقع ہو جائیں گے لیکن ماہرین افعال اعضاء کا بیان ہے کہ اس کو تشریح وافعال الاعضاء کے نقطہ نظر سے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے۔ اکثر و بیشتر اسکا افادہ کو معاشری و اخلاقی حیثیت سے واضح کیا جا سکتا ہے۔ غدودی دو بادامی شکل کے غدود ہیں۔ جو مردوں کے غدودی کے قائم مقام ہیں ان غدودوں کی رطوبت ان نالیوں کے راستہ سے تھوڑی تھوڑی ہر وقت خارج ہوتی رہتی ہے۔ جس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ اور وہ شفاف اور لیسدار ہوتی ہے رطوبت فرج کے لبوں اور مہبل کو نرم و تر رکھتی ہے جماع کے وقت اسکا فعل معمول سے بڑھ جاتا ہے۔ بڑھاپے کے زمانہ میں اور کمزور لاغر عورتوں کے غدودی سے عموماً رطوبت کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ کبھی کبھی جماع کے موقع کے علاوہ بھی اس رطوبت کے غیر معمولی اخراج کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور ناواقف اسکو سیلان الرحم سمجھنے لگتے ہیں +

اندرونی اعضائے تناسل!

عورتوں کے بیرونی اعضائے تناسل کی تشریح اور منافع آپنے مندرجہ بالا صفحات میں ملاحظہ فرمائے۔ اب مندرجہ ذیل سطور میں آپ اندرونی اعضائے تناسل کی تشریح وافعال دیکھیں گے۔ ان اعضا کو اندرونی اس وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ یہ عورت کے جسم کے اندر واقع ہیں۔ باہر نمایاں نہیں ہیں۔

اعضاء چار ہیں۔ (۱) مہبل (۲) رحم (۳) دونوں قاذف نالیاں (۴) دونوں خصیۃ الرحم

مہبل

یعنی اندام نہانی۔ یہ ایک غشائی اور عضلی نالی ہے۔ جو مجموعی طور پر ۵-۶ انچ لمبی ہوتی ہے۔ یہ سوراخ فرج سے شروع ہو کر رحم کی گردن کے گرد ختم ہوتی ہے۔ بعض لوگ اس تمام لمبائی کو رحم کی گردن کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ رحم کی گردن وہی ہے۔ جس کا ذکر رحم کی تشریح میں آنیوالا ہے۔ یہ نالی سیدھی واقع نہیں ہے۔ بلکہ اسمیں کچھ ٹیڑھا پن ہے یہ پیچھے اور اوپر کو ٹیڑھی ہو کر چڑھتی ہوئی ہوتی ہے اسکی اگلی دیوار عموماً ۳-۴ انچ اور پچھلی دیوار کی لمبائی تقریباً ۵-۶ انچ ہوتی ہے۔ بالعموم اگلی اور پچھلی دیواریں ایک دوسرے سے ملی رہتی ہیں۔ نالی کا درمیانی حصہ کشادہ ہوتا ہے۔ اور ابتدائی (سوراخ مہبل والا) اور آخری حصہ جو عنق الرحم سے ملتا ہے۔ ذرا تنگ ہوتا ہے۔ اس کے آخری حصہ کو جہاں اس میں رحم کی گردن داخل ہوتی ہے۔ چار محرابوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ سامنے کی محراب سب سے زیادہ اتھلی ہوتی ہے۔ اور پیچھے کی محراب سب سے زیادہ گہری ہے۔ اور دائیں بائیں کی دونوں محرابیں آگے کی طرف اپنی رفتار کے ساتھ اتھلی ہوتی چلی جاتی ہیں۔ مہبل کا سرا جو فرج سے لگتا ہے۔ وہ کنواری عورتوں میں پردہ بکارت سے کم و بیش بند ہوتا ہے۔

مہبل کے مجاورات

اندام نہانی سے جو جو اعضا تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں زیرین حصے کے سامنے پیشاب کی نالی اور بالائی حصے کے سامنے مثانہ واقع ہے اور اسکے زیرین تین چوتھائی حصے کی پچھلی سطح معاء مستقیم سے متعلق ہے۔ اس تعلق میں بیچ خلوی کام آتی ہے۔ لیکن اس کا بالائی حصہ معاء مستقیم سے جڑا ہوا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس پر صفاق بطن کی ایک دوہری جھلی آتی ہے جسکا ایک پرت مستقیم کی اگلی سطح پر استر کرتا ہے۔ مہبل کے پہلوی جانب اوپر رباط عریض اور نیچے عضلہ رافعۃ المقعد ہوتا ہے۔

مہبل کی ساخت

اسکی ساخت میں تین قسم کے طبقات پائے جاتے ہیں۔

(۱) **اندرونی طبقہ**۔ اول سے آخر تک غشاء مخاطی کا ہوتا ہے۔ اور مہبل کی تمام نالی میں اسی کا استر ہے۔ اور باہر کی طرف چھوٹے لبوں کی غشاء مخاطی سے ملتا ہے اور اندر کی طرف اس کا الحاق رحم کی اندرونی جھلی سے ہوتا ہے۔ اور اندام نہانی سامنے والی دیوار کے درمیان اس طبقہ کی ایک چنٹ ہوتی ہے اور پچھلی دیوار کی سطح میں سامنے کے رخ دو کھڑی چنٹیں پائی جاتی ہیں یہ چنٹیں ابھری ہوئی لکیر کی طرح نظر آتی ہیں۔ اسی لئے ان کو عمود مہبلی کہتے ہیں۔ ان ابھری ہوئی لکیروں کے ہر دو جانب یعنی دائیں بائیں اسی طبقہ کی بہت سی آڑی آڑی چنٹیں ہوتی ہیں جنکو اصطلاح میں خمل کہتے ہیں یہ خمل خصوصاً مہبل کے قریب زیادہ تعداد میں پائے جاتے ہیں اور ان عورتوں کے اندام نہانی میں کافی نمایاں ہوتے ہیں جنکے ابھی بچہ نہ پیدا ہوا ہو۔ بچہ کی پیدائش کے بعد یہ چنٹیں بہت کم نمایاں رہتی ہیں۔ اسی طرح عمود مہبلی بھی کم نمایاں ہوتے ہیں +

(۲) درمیانی طبقہ۔ جو انسجہ انقباضی سے بنتا ہے۔ اور کسی قدر موٹا ہے اسکی ساخت میں اعصاب و شرائین کے علاوہ وریدی اور عضلی ریشوں کا جال بھی ہوتا ہے۔ عضلی ریشے وضع کے لحاظ سے دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ اندرونی ریشے گول چھلوں کی طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے رہتے ہیں یہ ریشے غشاء مخاطی کی اندرونی سطح سے پیوست ہوتے ہیں۔ اور بیرونی سوراخ (ثقبہ مہبل) کے قریب یہ گول ریشے ایک مدور عضلہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ جسکو عضلہ عاصرۃ المہبل کہتے ہیں (۲) بیرونی ریشے۔ جو لمبے اور باہر سے شروع ہو کر اندر تک ہوتے ہیں اور پھر رحم کی ساخت کے لمبوترے عضلی ریشوں سے مل جاتے ہیں +

ان عضلی ریشوں میں اکثر تو غیر ارادی طور پر متحرک ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں اعصاب مشترکیہ کے جال میں سے شاخیں آتی ہیں۔ جنکی حرکت ارادہ کے تابع نہیں ہوتی۔ اور بعض عضلی ریشے ارادہ کے تابع ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں اعصاب عجزیہ کے چوتھے عصب کی شاخیں آتی ہیں۔ عضلہ عاصرۃ المہبل میں بھی جس کا ذکر ابھی ہوا ہے۔ قوت ارادی کو کافی دخل ہوتا ہے کیونکہ اس عضلہ کے اعصاب کا تعلق بھی مذکورہ اعصاب عجزیہ سے ہوتا ہے +

(۳) بیرونی طبقہ۔ جو الیاف عضلیہ اور لچک دار مادہ سے بنتا ہے۔ اور اسمیں عروقی جال بھی ہوتا ہے۔ یہ لچکدار مادہ مہبل کے زیرین حصہ میں جو رحم سے متصل ہے بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی مادہ کی وجہ سے مہبل کی تنگ سا بچہ کی پیدائش کے وقت خوب پھیل جاتی ہے اور پھر اپنی حالت پر لوٹ آتی ہے +

مہبل کی ساخت کے یہ تینوں طبقات نسیج وصل اور ایک قسم کے چپکدار مادہ کے ذریعہ ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں۔ جب مادہ کی کثرت یا رحم کی بے وضعی یا عام جسمانی کمزوری کی وجہ سے ان کا باہمی اتصال کمزور ہو جاتا ہے۔ تو ایسی حالت میں سب سے زیادہ اثر اندرونی طبقہ (غشاء مخاطی) پر پڑتا ہے۔ اور وہ بہت زیادہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ دوسرے طبقہ (نسیج انقباضی) سے اس کا تعلق پہلے ہی کمزور ہوتا ہے۔ مزید برآں اگر اس پر خاص رگڑ یا صدمہ پہنچ جائے تو اسکے بعض مقامات یا مسلسل ایک بڑا حصہ اتصالی مقام سے علیحدہ ہو کر ثقبہ مہبل میں لٹکا ہوا نظر آنے لگتا ہے۔ اگر اس کو انگلی سے چھو کر دیکھا جائے تو یہ ایک نرم پھیپھڑا سا معلوم ہوتا ہے۔ ناواقف اصحاب اسکو انقلاب الرحم کہدیتے ہیں لیکن تشریح جاننے والے اسکی غایت کو اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں۔

مہبل کے عروق و اعصاب

مہبل کی شریانیں تین راستوں سے آتی ہیں۔ مہبل کے اوپر والے حصہ میں جو عنق الرحم سے متصل ہوتا ہے شریان الرحم کی عنق الرحم والی شاخیں آگے بڑھکر آتی ہیں اور وسط مہبل میں شریان مہبل شاخ در شاخ ہو کر پھیلتی ہیں۔ اور مہبل کے ابتدائی حصے میں شریان باسوری متوسط اور شریان استحیائی غائر کی شاخیں آتی ہیں۔ مہبل کی وریدیں ضفیرہ مہبلیہ میں ختم ہوتی ہیں اور اسکی عروق جاذبہ مہبل کے ابتدائی حصے کے فضلات کو کنج ران کی گلٹیوں میں پہنچاتی ہیں۔ اور مہبل کے آخری حصے کے فضلات کو عانی خثلی اور غدد حرقفی تک پہنچاتی ہیں۔ اور مہبل کے اعصاب کا تعلق ضفیرہ حثلیہ عجز کے چوتھے عصب اور عصب استحیائی سے ہوتا ہے +

عام بیان

یہ بتایا جاچکا ہے کہ مہبل کی پچھلی دیوار پر صفاق کا استر ہوتا ہے اس لئے مہبل کی پچھلی دیوار کے زخم خطرناک ہوتے ہیں اور ان زخموں کی اہمیت کا اثر صفاق کے ذریعہ جوف شکم تک پہنچ جاتا ہے۔ نیز مہبل میں شریانوں اور وریدوں کا جال بھی پیچیدہ ہوتا ہے اس لئے مہبل کے زخم گاہے غیر معمولی جریان خون کی وجہ سے مہلک ثابت ہوتے ہیں مہبل کی رفتار بھی ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اور اس کا خم سامنے مقعر اور پیچھے محدب ہوتا ہے اسکی اگلی اور پچھلی دیواریں معمولی حالات میں ملی رہتی ہیں۔ اس لئے اس میں انگلی یا کوئی آلہ ڈالتے وقت اسکی رفتار کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور چونکہ مہبل کی پچھلی دیوار کا آخری حصہ معاء مستقیم سے چسپاں رہتا ہے۔ اس لئے اس مقام کا زخم معاء مستقیم کی طرف پھوٹ سکتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس معاء مستقیم کے متصل حصے کا زخم بھی مہبل کے مذکورۂ بالا حصے میں بڑھ سکتا ہے اسی طرح مہبل کے سامنے والی دیوار

ی بول اور مثانہ سے متصل ہے۔ اس لئے ان مقامات کا زخم۔ یا سوزش و ورم کا اثر مہبل میں پہنچ سکتا ہے۔ ان ہی اتصالوں کی وجہ سے مثانہ کی پتھری۔ مثانہ
ہری بول کا ورم اور معاء مستقیم اور خصیۃ الرحم اور رحم کے رباط عریض وغیرہ کی کیفیات وغیرہ کا علم مہبل کی راہ انگلی یا آلہ کے ذریعہ ہوسکتا ہے +

مہبل کے اندر غشاء مخاطی کی بہت سی چینٹیں ہوتی ہیں اور اُن کے نشیبوں میں فاسد رطوبات کا اجتماع زیادہ ہوسکتا ہے۔ اس لئے سوزاک عورتوں
لئے بہت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے +

رحم

عورتوں کے اعضائے مخصوصہ میں رحم ہی سب سے اہم عضو ہے۔ بقائے نسل کی ذمہ داریوں کا بڑا حصہ اسی سے متعلق ہے۔ اسی میں نطفہ قرار
ہے اور پھر جنین کی شکل اختیار کرکے مقررہ وقت پر عالم وجود میں آجاتا ہے۔ بقائے نسل کی ذمہ داریوں کے علاوہ عورت کی صحت بھی بہت کچھ
عضو کی صحت سے متعلق ہے۔ اسی عضو سے ہر مہینے خون کی ایک مقدار مقررہ وقت میں آتی رہتی ہے جس کو حیض کہتے ہیں +

تندرست اور نوجوان عورت میں اس عضو کی شکل کشمیری ناشپاتی کی طرح مثلث مخروطی ہوتی ہے۔ بعض عورتوں میں اس کا مخروطی حصہ کم
اں ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہ تقریباً گول نارنگی کی طرح معلوم ہوتا ہے لیکن بچپن میں تو اسکی شکل بہرحال گول ہوتی ہے۔ ادھیڑ عمر میں اسکی شکل لمبی کدا
ی ہوجاتی ہے۔ اور اس کا منہ اور لب تقریباً معدوم ہوجاتے ہیں۔ اسکی شکل میں سب سے نمایاں فرق جس حالت میں پڑتا ہے وہ حالت حمل ہے اس وقت وہ
مقدار میں ٹبر یکر دہلوی خربوزے کی طرح لمبا اور گول ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایام حیض میں بھی رحم کی جسامت معمول سے کسی قدر بڑھ جاتی ہے جنینی
ن میں رحم کا جسم بس برائے نام ہی ہوتا ہے لیکن اسکی ساخت میں وہ تمام اجزا پائے جاتے ہیں جو ابتدائے عمر اور نوجوانی کی عمر میں موجود پائے جاتے ہیں۔ بچپن
رحم کے جسم کی افزائش دیگر
کی نسبت ذرا سست ہوتی
ں سن بلوغ میں اسکی جسامت
ا تیزی سے بڑھ جاتی ہے،
حت کی حالت میں نوجوان
کے رحم کی لمبائی تقریباً
انچ اور چوڑائی دو انچ اور
ت ایک انچ ہوتی ہے اور
وزن تین تولہ تک ہوتا ہے۔

کا مقام اور
ع قیام

نوجوان اور غیر حاملہ عورت
رحم کا اصلی مقام جوف عانہ کا
ں صادق ہے۔ اسی حوض کے
یا وسط میں رحم قیام پذیر
ہے اسکے سامنے مثانہ اور
ی بول پیچھے معاء مستقیم
ائیں و بائیں خصیۃ الرحم اور
؛ ذال الرحم وغیرہ ہوتے ہیں۔
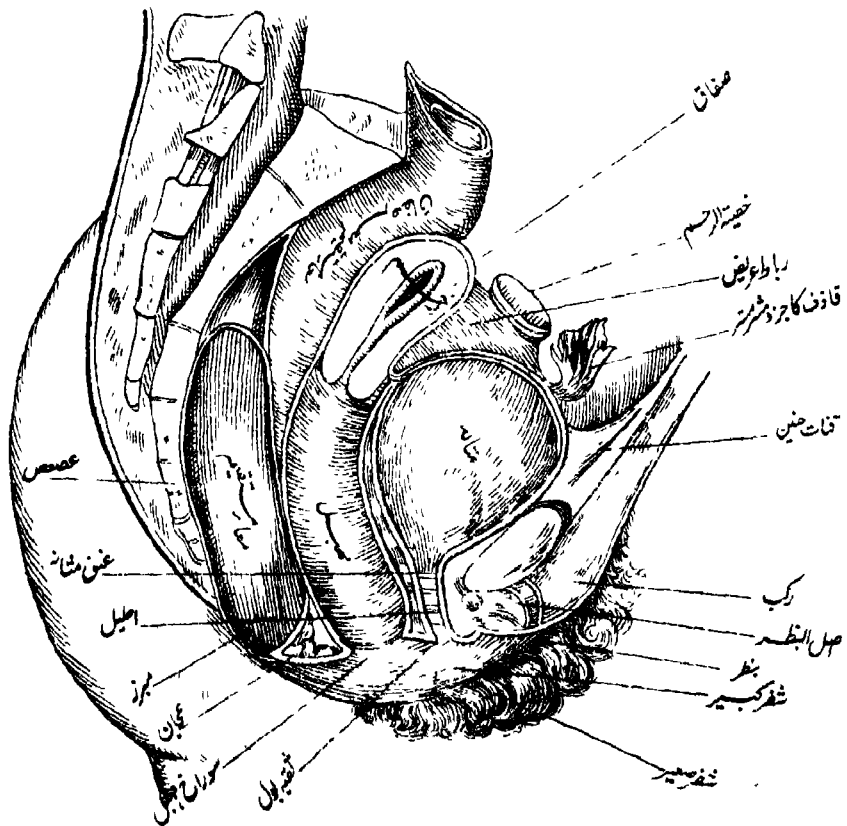
حاملہ عورت کا رحم جنین کی افزائش کے ساتھ ساتھ بڑھتا جاتا ہے اور جب اس کے لئے تجویف حوضی کی تنگنائے ناکافی ہو جاتی ہے۔ تو وہ اپنے اصلی مقام سے متجاوز ہو کر جوف شکم کی طرف اٹھتا جاتا ہے۔ اور وضع حمل تک کیلئے جوف شکم کے اعضا سے اپنے لئے کچھ جگہ عارضی طور پر لے لیتا ہے۔ جوف شکم کے احشار کے لئے یہ صورت کوئی نئی نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ابتدا ہی سے اس قسم کے مخلصانہ روابط کے عادی ہوتے ہیں۔ چنانچہ جنین کا رحم گو وہ برائے نام ہی ہوتا ہے لیکن اولاً جوف شکم ہی میں سکونت پذیر ہوتا ہے اسکے بعد جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو جسم کے ساتھ جب رحم کی بھی افزائش ہوتی ہے تو وہ بتدریج نیچے اتر کر بالآخر جوانی کی عمر میں اپنے اصلی مقام (حوض صادق) میں آ جاتا ہے +

رحم کی وضع قیام یہ ہے کہ قاع الرحم (رحم کا پیندا) اوپر ہوتا ہے جوف عانہ صادق کی بالائی حد سے کسی قدر نیچا رہتا ہے۔ اس کا رُخ اوپر اور سامنے کو رہتا ہے رحم کا جسم نیچے اور پیچھے کی طرف مائل ہے۔ اور رحم کی گردن (عنق الرحم) اور فم رحم کا رخ بھی نیچے اور پیچھے کو ہوتا ہے۔ رحم کی گردن اندام نہانی میں چاروں طرف سے پیوست رہتی ہے۔ اور رحم کا جسم گرد و پیش کے اعضا سے ڈھیلے رباطات کے ذریعہ بندھنوں میں رہتا ہے۔ یہ بندشیں رحم کو بالکل ہی جکڑ نہیں دیتیں۔ بلکہ رحم اچھی طرح حرکت کرتا رہتا ہے۔ اگر یہ حرکت موجود نہ ہو تو حمل وغیرہ کی حالت میں کافی پیچیدگی پیدا ہو جائے۔ رحم کی وضع قیام میں مثانہ اور معا مستقیم کے خالی اور بھرا ہونے سے اثر پڑتا ہے۔ اگر مثانہ خالی ہو اور آنت بھری ہوئی ہو تو رحم معمول سے کچھ آگے کو ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر آنت خالی ہو اور مثانہ بھرا ہوا ہو۔ تو رحم کچھ پیچھے ہو جاتا ہے۔ اگر دونوں ہی اعضا مملو ہوں تو رحم کچھ اوپر کو ہو جاتا ہے۔ جہاں اسکے لئے پہلے ہی سے انتظام موجود ہے۔ اور دونوں اعضا کے خالی ہونیکی صورت میں کم و بیش اپنی جگہ پر ہوتا ہے۔ یا کچھ نیچے کو مائل رہتا ہے +

رحم کے حصے

رحم کی تشریح۔ اس کو چار حصوں میں تقسیم کرکے بیان کرتے ہیں

(۱) شفتہ الرحم (رحم کے لب) (۲) عنق الرحم (رحم کی گردن) (۳) جسم رحم (۴) قاع الرحم (رحم کا پیندا)

شفتہ الرحم

یہ عنق الرحم کے دو اگلے بڑھاؤ ہیں۔ بالائی لب چھوٹا اور موٹا اور زیرین لب لمبا اور پتلا ہوتا ہے۔ اگر اندام نہانی میں انگلی یا کوئی آلہ داخل کیا جائے تو مہبل کی حد کے بعد انگلی ان ہی لبوں پر لگتی ہے۔ یہ لب باکرہ عورت میں چکنے اور بچہ پیدا ہو جانے کے بعد ناہموار ہو جاتے ہیں۔ اس کے درمیان خلا پایا جاتا ہے۔ اس کو فم رحم کہتے ہیں۔ جو باکرہ عورتوں میں گول اور بچہ والی عورتوں میں کسی قدر فراخ اور ایک آڑے شگاف کی طرح ہو جاتا ہے +

عنق الرحم

شفتہ الرحم سے ملحق اور فم رحم کے بعد عنق الرحم (رحم کی گردن) ہوتی ہے۔ اس کا آخری حصہ جسم رحم سے ملحق ہے۔ عنق الرحم تقریباً نصف انچ لمبی اور گول تنگ ہوتی ہے۔ اور مہبل کے آخری حصہ میں چاروں طرف پھنسی ہوئی ہوتی ہے۔ اسکی شکل بندوق کی نالی سے مشابہ ہے ابتدائی اور آخری حصہ تنگ اور درمیانی ذرا کشادہ ہوتا ہے۔ آخری تنگ حصے کو فم رحم باطن کہتے ہیں۔ عنق الرحم اور جسم رحم کے درمیان کا ایک حصہ تنگ ہوتا ہے۔ جو حالت حمل میں پتلا اور چوڑا ہو کر رحم کا زیرین حصہ بنجاتا ہے۔ اسی کو اسمس Asthmus کہتے ہیں۔ رحم کی گردن بڑھاپے میں مرجھا کر چھوٹی ہو جاتی ہے

جسم رحم

جسم رحم، عنق الرحم اور قاع الرحم کے درمیانی کشادہ حصے کو کہتے ہیں۔ اسکی اگلی سطح چپٹی ہوتی ہے۔ اور بالائی تین چوتھائی پر پردہ صفاق جو جنتوں کی شکل میں رحم کے رباطات کے نام سے موسوم ہے پایا جاتا ہے۔ اس کا زیرین ایک چوتھائی حصہ مثانے کے پیچھے اس سے لگا رہتا ہے۔ جسم رحم کی پچھلی سطح محدب ہوتی ہے اور سب کی سب صفاق سے پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور معا مستقیم سے چھوٹی آنتوں کے درمیان میں حائل ہو جانیکی وجہ سے علیحدہ رہتی ہے۔ اسی طرح جسم کی اگلی سطح چھوٹی آنتوں کے ذریعہ مثانہ سے بالکل ملحق نہیں ہونے پاتی۔ جسم رحم کے دونوں پہلوی کنارے مقعر ہوتے ہیں۔ ان کے بالائی حصے میں قاذف اسکے زیرین اور سامنے کے حصے میں رباط مستدیر اور ان دونوں کے درمیان خصیۃ الرحم کا رباط چسپاں ہوتا ہے۔

قاع الرحم

رحم کے بالائی اور چوڑے، محدب اور سامنے کو جھکے ہوئے سرے کو قاع الرحم (رحم کا پیندا) کہتے ہیں۔ جو نیچے جسم الرحم سے متصل ہے۔ اور جوف عانہ کے بالائی دائرے سے قدرے نیچا ہوتا ہے۔ اور چاروں طرف صفاق سے پوشیدہ رہتا ہے +

جوف رحم

اگر رحم کو مع گردن کھڑا کاٹا جائے تو وہ اگلی اور پچھلی دو سطحوں پر منقسم ہو جاتا ہے۔ ان دونوں کٹے ہوئے حصوں کو اگر دیکھا جائے تو ان میں دو گہرائیاں نظر آئیں گی۔ اوپر والی گہرائی جوف رحم، اور نیچے والی گہرائی جو عنق الرحم کہلائی ہے۔ رحم کے جوف کو جب دیکھا جاتا ہے تو اسکے اختصار پر تعجب ہوتا ہے۔ اور مزید تعجب اُس وقت ہوتا ہے جب غور کیا جائے کہ اتنا سا جوف کس طرح اپنی ساختوں کی بدولت پھیل کر جنین کیلئے جگہ کت کر دیتا ہے۔ اس جوف کے اختصار کی وجہ رحم کی دیواروں کا کافی دبیز ہونا ہے۔ یہ جوف غیر شادی شدہ عورت میں خلت اور عنق الرحم کے جوف سے طولاً چھوٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس عمر میں رحم کی دیواریں چاروں طرف سے سمٹی ہوئی اور مرکز کے قریب ہوتی ہیں لیکن جب پہلی مرتبہ بچہ

ہوتا ہے تو یہ تکونہ جوف کسی قدر لمبا اور وسیع ہو جاتا ہے۔ اسکا مثلث زاویہ (تنگ سرا) رحم کی گردن کے جوف سے ملتا ہے۔ ان ہی دونوں کے مقام اتصال کو فم رحم داخل کہتے ہیں۔ اور مثلث کا قاعدہ (چوڑا سرا) اوپر کی طرف ہوتا ہے اور اسکے دائیں بائیں طرف کے کنارے مقعر ہوتے ہیں اور ان میں قاذف کے سوراخ ہوتے ہیں۔ رحم کی گردن کا جوف اوپر اور نیچے تنگ ہوتا ہے۔ اور درمیان میں نسبتًا کشادہ ہوتا ہے۔ یہ اوپر تو رحم کے جسم کے جوف سے ملتا ہے۔ اور نیچے مہبل کی نالی سے۔ اگر کسی ایک ایسی عورت کے جوف کا معائنہ کیا جائے جس کے بچّہ پیدا ہو چکا ہو تو رحم کی گردن کا جوف بھی کافی کشادہ اور وسیع ملے گا +

رحم کے جوف کی اگلی اور پچھلی سطحوں کے درمیان اوپر سے نیچے تک ایک ابھری ہوئی لکیر پائی جاتی ہے۔ اس لکیر کے دونوں جانب بہت سی لکیریں شاخ در شاخ ہو کر رحم کے تمام جوف میں پھیلتی ہیں جنکو تشبیہًا شجرِ رحمیہ کہتے ہیں۔ یہ حقیقتًا رحم کی غشاء مخاطی کی چنٹیں ہیں جنکو خمل رحم بھی کہتے ہیں۔ ولادت سے پہلے یہ چنٹیں خوب نمایاں رہتی ہیں اور کثرت ولادت کے ساتھ ساتھ یہ خمل اور غیر معدوم سے ہوتے جاتے ہیں

رحم کی ساخت

رحم کی ساخت میں تین قسم کے طبقات کے علاوہ شریانی اور وریدی جال اور اعصاب وغیرہ شامل ہیں۔ فی الحال ہم تینوں طبقات کی تشریح کرتے ہیں۔ اسکے بعد ہم شریانوں وغیرہ کا مختصر حال بیان کر کے رحم کی تشریح کو ختم کر دینگے +

تینوں طبقوں میں اندرونی طبقہ غشاء مخاطی کا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو طبقہ مخاطیہ کہتے ہیں۔ اور درمیانی طبقہ بھی اپنی ساخت کی نسبت سے طبقہ عضلیہ اور بیرونی طبقہ صفاقیہ کہلاتا ہے +

(۱) **طبقہ مخاطیہ** ۔ یہ وہی طبقہ ہے۔ جو جسم کے تقریبًا تمام احشاء پر استر کرتا ہے اور ہر جگہ کی ضرورت کے لحاظ سے وہاں کے لئے رطوبت پیدا کرکے احشاء کے افعال میں سہولتیں اور آسانیاں بہم پہنچاتا ہے۔ چنانچہ مہبل کی نالی کی طرح جسمیں غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے۔ جوف عنق رحم اور جوف رحم میں بھی یہ غشاء موجود ہوتی ہے +

خوردبین سے جب اس طبقہ مخاطیہ کا معائنہ و مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تو واضح ہوتا ہے کہ یہ طبقہ سادہ غشاء مخاطی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں سب سے اوپر ذرات سے بنا ہوا اور روئیں دار ایک اور پرت ہوتا ہے جسکو اصطلاح میں بشرہ ھدبیہ کہتے ہیں۔ روئیں دار بشرہ کی حرکت قاع الرحم (رحم کا پیندا) سے عنق الرحم کیطرف ہوتی ہے۔ اس حرکت کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ قاع الرحم میں پڑی ہوئی چیز اسکی رفتار سے عنق الرحم کی طرف آسکتی ہے۔ بشرہ کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ اور اس سے ایک رقیق اور شفاف رطوبت مترشح ہوتی رہتی ہے جو تمام سطح کو تر و چکنا رکھتی ہے۔ یہ بشرہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اور ایام حیض کے موقع پر خون حیض کی تیزابی کیفیت سے متاثر ہو کر حیض کے خون کے ساتھ اسکا بہت سا حصہ خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر فورًا ہی دوسرا بشرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

بشرہ ہدبیہ کے علاوہ تجویف رحم میں جو غدود نما اجسام خوردبین سے دکھائی دیتے ہیں۔ وہ بھی حقیقت میں سادہ نالیدار جھول ہوتے ہیں جو طبقہ مخاطیہ میں بشرہ ہدبیہ کے داخل ہو جانے سے بن جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان نالیوں میں بشرہ ہدبیہ کا استر ہوتا ہے ہاں یہ بات ضرور ہے کہ ان غدود نما اجسام میں جو بشرہ استر کرتا ہے۔ اسمیں رواں نہیں ہوتا۔ ان غدودی اجسام کی تعداد دس ہزار تک شمار کی گئی ہے۔ اور طبقہ مخاطیہ کی پوری دبازت میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ بعض غدد کے بند سرے رحم کے عضلی طبقہ (درمیانی طبقہ) میں داخل ہو جاتے ہیں۔ یہ غدود ایک قسم کی شفاف لیسدار اور کھاری رطوبت پیدا کرتے ہیں۔ جو جوف رحم کی تمام سطح کو تر و تازہ رکھتی ہے +

ان غدد کے علاوہ طبقہ مخاطیہ کی دبازت میں بیشمار کھڑی نالیاں ایک دوسرے سے متوازی پائی جاتی ہیں جنکے دہانے بشرہ کی سطح پر چھوٹے چھوٹے گڑھوں یا نقطوں کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ یہ گڑھے حقیقت میں رحم کے مذکورہ بالا غدد کی نالیوں کے سوراخ ہیں۔ ان گڑھوں کو نُقرُ الرّحم کہتے ہیں +

طبقہ مخاطیہ رحم کے جوف میں دوسرے طبقہ (طبقہ عضلیہ) سے اچھی طرح ملا رہتا ہے۔ اور اوپر قاذف کی نالیوں میں جو طبقہ مخاطیہ ہوتا ہے۔ وہ بھی اس سے متصل ہوتا ہے۔ رحم کے جوف میں یہ طبقہ سُرخ اور اس قدر موٹا ہوتا ہے کہ رحم کی دبازت کا چوتھائی حصہ اسی سے بنتا ہے لیکن عنق الرحم میں اس کی دبازت اتنی نہیں ہوتی۔ بلکہ یہاں یہ پتلا اور گلابی رنگ کا ہوتا ہے +

(۲) طبقہ عضلیہ ۔ یہ طبقہ، صفاقی طبقے اور طبقہ مخاطیہ کے درمیان واقع ہے۔ جو عضلی ریشوں اور عصبی الیاف سے مرکب ہوتا ہے۔ رحم کی ساخت کا اکثر حصہ اسی طبقہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے رحم کی دبازت اسی طبقہ کے حجم پر موقوف ہے۔ حالت حمل کے علاوہ دیگر اوقات میں اس کا رنگ خاکی ہوتا ہے۔ اور گری کی طرح سخت ہوتا ہے۔ اس طبقہ کی دبازت جسم الرحم اور قاع الرحم میں زیادہ ہوتی ہے۔ اور قاذف نالیوں کے سوراخ کے پاس کم ہوجاتی ہے اس طبقہ میں عروق دمویہ اور عروق جاذبہ اور اعصا مخلوط ہوتے ہیں۔

طبقہ عضلیہ تین قسم کے ریشوں سے مرکب ہوتا ہے۔ **بیرونی ریشے** لمبے ہوتے ہیں۔ اور باہر کیطرف طبقہ صفاقیہ سے ملے رہتے ہیں اور قاع الرحم پر سے گذر کر بالائی دونوں کونوں کے پاس جمع ہوتے ہیں اور دونوں قاذف اور دونوں رباط مستدیر اور دونوں رباط الخصیہ کی طرف بڑھتے ہیں یہی ریشے رحم کے درمیانی حصے میں مجتمع ہو کر ایک لمبا رباط بنا دیتے ہیں۔ جسکو رحم کا رباط مستدیرہ کہتے ہیں۔ ان ریشوں کی وجہ سے رحم بلا تکلف گھٹ بڑھ جاتا ہے **درمیانی ریشے** ترچھے ہوتے ہیں اور وہ ایک ترتیب میں نہیں ہوتے۔ ان میں سے بعض ریشے گہرائی میں شروع ہو کر آخر میں اتھلے ہوجاتے ہیں اور بعض ریشے ابتدا میں اتھلے ہوتے ہیں اور آخر میں موٹے ہو کر ختم ہوتے ہیں۔ **اندرونی ریشے** چھلوں کی طرح گول ہوتے ہیں جو اوپر کیطرف دو مجوف مخروطوں کی طرح ہیں جنکے زاویے قاذف کے دہانے پر محیط ہوتے ہیں اور قاعدے جسم رحم کے وسط میں مل جاتے ہیں۔

عنق الرحم کے ریشوں کی وضع کچھ آڑی ہوتی ہے۔ اور وہ یہاں عاصرۃ الرحم نامی عضلہ بناتے ہیں۔

(۳) طبقہ صفاقیہ ۔ یہ رحم کی ساخت کا اصلی طبقہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ پردہ صفاق کا ایک حصہ ہے جو جسم کے اکثر احشا پر استر کرتا ہے۔ اگر ہم شکم کے سامنے کی دیوار سے صفاق کی رفتار کا پتہ لگائیں تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ شکم سے نیچے اتر مثانے کی سامنے والی سطح پر استر کرتا ہوا اسکی بالائی اور پچھلی سطح پر پہونچکر وہاں سے رحم کی سامنے والی سطح پر لوٹتا ہے۔ اور اس سطح کی بالائی تین چوتھائی حصہ پر استر کرکے قاع الرحم پر پہنچتا ہے۔ پھر وہاں سے رحم کی پچھلی تمام سطح پر استر کرکے مہبل کے بالائی تہائی حصے کو ڈھکتا ہے اور پھر معاء مستقیم پر منعکس ہوتا ہے۔ یہ صفاقی طبقہ چپٹے خلیات سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ اور طبقہ عضلیہ سے بہت اچھی طرح چسپاں رہتا ہے۔ اس طبقہ کے مسامات سے ایک رقیق اور شفاف رطوبت بہت کم مقدار میں مترشح ہوتی رہتی ہے۔ جو اسکی تمام ظاہری سطح کو تر اور چکنا رکھتی ہے۔ اسی طبقہ کی مختلف چنٹیں رحم کے رباطات کہلاتی ہیں۔ جو رحم کو مجاور اعضا سے باندھے رکھتی ہے۔

رحم کے رباطات

رحم کے رباطات کے چار جوڑے ہوتے ہیں۔ جو رحم کی وضع قیام کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ان میں ایک جوڑا رحم کے سامنے ہوتا ہے جن میں ہر ایک کو رباط مثانی رحمی کہتے ہیں۔ اور ایک جوڑا رحم کے پیچھے ہوتا ہے۔ ان دونوں کو رباط مستقیمی رحمی کہتے ہیں۔ اور ہر ایک جوڑا دائیں بائیں ہوتا ہے۔ جو رباط عریض کہلاتا ہے۔ یہ تینوں جوڑے طبقہ صفاقیہ کی چنٹوں سے جس کا ذکر ابھی ہوا ہے حاصل ہوتے ہیں۔ باقی اور رباط جن میں سے ہر ایک کو رباط مستدیر کہتے ہیں۔ رحم کے بالائی گوشوں سے شروع ہو کر اپنی طرف کے رباط عریض کی دو صفاقی تہوں ہیں، کی دونوں تہوں کے درمیان قاذف نالیوں سے نیچے اور قدرے سامنے رہتے ہیں۔ اور مجری اربیہ کی راہ شکم کے بیرونی سوراخ سے باہر آکر رکب میں اور فرج کے بڑے لبوں میں ختم ہوجاتے ہیں ان دونوں رباطوں کی ساخت میں عضلی اور رباطی ریشے پائے جاتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ عروق اعصاب اور خانہ دار ساخت بھی موجود ہوتی ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان دونوں رباطوں کے گرد صفاقی طبقہ کا ایک بڑھاؤ ایک قسم کا غلاف بنا دیتا ہے جس کو برزخ الاربیہ کہتے ہیں اس غلاف کا سوراخ ابتدا عمر میں کھلا رہتا ہے۔ لیکن جوانی میں عموماً بند ہوجاتا ہے۔ اگر یہ سوراخ کبھی کھلا رہ جائے یا کسی مرض سے دوبارہ کھل جائے۔ تو ایسی حالت میں عورت کو فتق کی شکایت لاحق ہوجاتی ہے جسکو فتق استحیائی کہتے ہیں +

رحم کے عروق و اعصاب

شریان رحم۔ شریان حرقفی باطن کی شاخ ہے۔ خصیۃ الرحم کی شریاں، شریان اعظم سے آتی ہے۔ رحم میں شریانوں کا جال بہت پیچیدہ رہتا ہے۔ اور ان میں کھچنے کی غیر معمولی قوت موجود ہوتی ہے مگر یہ بات

ورنہ ہو تو حمل کی حالت میں رحم کے پھٹ جانے یا ٹوٹ جانے کا قطعی اندیشہ ہوسکتا ہے۔

رحم کی وریدیں شریانوں کے مقابلہ میں بڑی ہوتی ہیں۔ اور وہ سب ضفیرۂ رحمیہ میں تمام ہوتی ہیں۔ ان وریدوں کو حالت حمل میں جیوب رحمیہ ہیں۔ انکی عروق جاذبہ کا تعلق عانہ اور کمر کی گلٹیوں سے ہوتا ہے۔ رحم کے اعصاب زیرین ضفیرہ خثلیہ اور خصیۃ الرحم کے ضفیرہ سے نکلتے ہیں۔ اور کچھ نیں عجز کے تیسرے اور چوتھے عصاب آتی ہیں ÷

قاذِف

یہ دو پتلی پتلی نالیاں ہیں۔ جو رحم کے اُوپر سے دونوں طرف شروع ہوکر پہلے سیدھی اور پھر آگے اور باہر کی طرف رباط عریض کی دونوں ں میں سے گزرتی ہوئی بالآخر پیچھے اور اندر کی طرف بل کھاتی ہیں۔ اور خصیۃ الرحم سے قدرے اُوپر اور آگے جاکر ختم ہوتی ہیں۔ یہ دونوں نالیاں تین راپنج تک لمبی ہوتی ہیں۔ اس کا وہ سرا جو رحم کی دبازت میں بقدر نصف انچ داخل ہوتا ہے۔ بہت پتلا ہے۔ اور اس کے اندر کا سوراخ تو اتنا باریک ہوتا ہے کہ اسمیں بمشکل ایک بال داخل ہوسکتا ہے۔ اس نالی کا وہ حصہ جو رحم کے باہر واقع ہے۔ وہ اگرچہ اول الذکر داخلی حصہ کی طرح بالکل ہی پتلا تو نہیں ہوتا مگر درمیانی حصے کے مقابلہ میں یہ حصہ بھی بہت پتلا ہے۔ قاذف نالی کا درمیانی حصہ اس کا سب سے وسیع حصہ ہے۔ اسکی دبازت ¼ انچ ہوتی ہے آخری پھیلا ہوا چوڑا سرا جو پیچھے کو رخ کئے ہوئے ہوتا ہے۔ صفاق کے جوف میں کھلتا ہے۔ نالی کا یہ چوڑا حصہ خصیۃ الرحم کے گرد بخوبی متحرک رہتا ہے۔ اور اس کے درمیان حسب معمول ایک گول سوراخ ہوتا ہے جسکو ثقبہ بطنیہ کہتے ہیں۔ اس ثقبہ کے چاروں طرف بہت سے لمبے لمبے باریک ریشے

جھالر کی طرح لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس سرے کو جزو مشر مشر کہتے ہیں۔ ان لمبے ریشوں میں سے ایک ریشہ خصیۃ الرحم کی بیرونی طرف متصل رہتا ہے۔ جزو مشر مشر خصیۃ الرحم پر پوری طرح اس وقت احاطہ کرتا ہے۔ جبکہ بیضیۃ النسا (عورت کا (انڈا) اس سے گر کر قاذف میں آجاتا ہے

قاذِف کی سَاخت

قاذِف کی ساخت میں رحم اور نبل کی طرح تین طبقات پائے جاتے ہیں۔ بیرونی طبقہ وہی طبقہ صفاقیہ ہے جو شکم کے صفاق سے تعلق رکھتا ہے۔ درمیانی عضلی طبقہ دو قسم کے ریشوں سے بنتا ہے۔ بیرونی ریشے جو طبقہ صفاقیہ سے ملے رہتے ہیں۔ لمبوترے ہوتے ہیں۔ اور ان کا تعلق رحم کے عضلی ریشوں سے ہوتا ہے۔ اور اندرونی ریشے گول ہوتے ہیں اندرونی طبقہ غشاء مخاطی کا ہوتا ہے۔ یہ طبقہ رحم کے طبقہ مخاطیہ سے ملا رہتا ہے۔ اور اس میں رحم کی طرح رواں بھی پایا جاتا ہے جسکی رفتار خصیۃ الرحم سے رحم کی طرف ہوتی ہے۔ اسی راستہ سے بیضیۃ النسا سفر کرکے رحم میں پہنچ جاتا ہے۔ قاذِف کی غشاء مخاطی میں غدود نہیں پائے جاتے لیکن اسکی لمبائی میں بہت سی چنٹیں پائی جاتی ہیں۔ جو رحم والے سرے شروع ہوتی ہیں اور جیسے جیسے قاذِف آگے بڑھتی ہے۔ یہ چنٹیں زیادہ ہوتی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ قاذِف کے درمیانی حصے میں جو سب سے زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ یہ چنٹیں بہت زیادہ ہو جاتی ہیں۔

قاذِف میں کبھی کبھی طبقہ مخاطیہ کے جھول بھی دیکھے گئے ہیں جو بعض اوقات پیدائشی ہوتے ہیں۔ اور کبھی کبھی کسی مرض (مثلاً ورم وغیرہ) کے نتیجے کے طور پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان ہی جھولوں میں کبھی باردار بیضیۃ النسا رک جاتا ہے۔ اور وہاں نشوونما پانے لگتا ہے۔ یہ صورت بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ یہ حمل قاذِفی کہلاتا ہے +
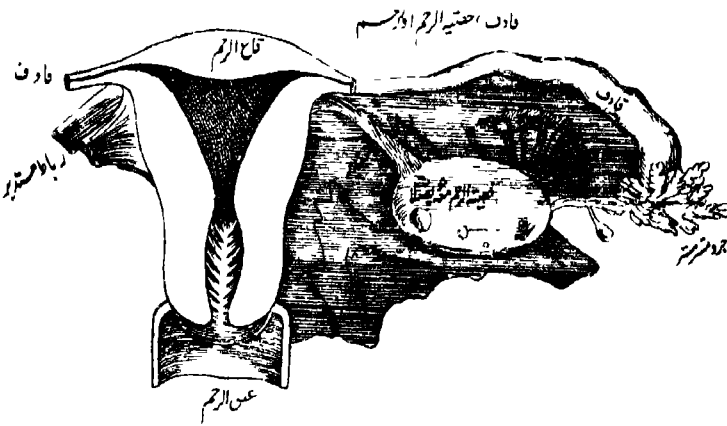
خصیۃ الرحم

یہ دو چھوٹی چھوٹی بادامی شکل کی گلٹیاں ہیں جن کا طول جوانی کی عمر میں ایک انچ سے ڈیڑھ انچ اور عرض تقریباً پون انچ اور دبازت تہائی انچ سے نصف انچ تک ہوتی ہے۔ اور وزن ۷۔۸ ماشہ ہوتا ہے۔

ہر خصیۃ الرحم کے رباط عریض کے پچھلے حصے کے اندر اور قاذف کے بیرونی سرے کے پیچھے اور قدرے نیچے واقع ہے۔ اور اندرونی جانب ایک ڈیڑھ انچ لمبے رباط کے ذریعہ رحم سے بندھا رہتا ہے۔ اور بیرونی جانب ایک چھوٹی سی ڈوری کے ذریعہ قاذِف کے جھالر دار جزو سے ملتا ہے اس کا اگلا کنارہ رباط عریض کی اگلی جھلی کی پچھلی سطح سے اتصال رکھتا ہے۔ اور پچھلا محدب کنارہ اور بالائی زیرین سطح آزاد ہوتی ہے۔

جوانی کی عمر میں خصیۃ الرحم جوف عانہ صادق کے اندر اور رحم کے دائیں بائیں اس طرح قیام پذیر ہوتے ہیں۔ کہ بایاں خصیہ چھوٹی آنتوں کے چند پیچوں کے پیچھے رہتا ہے۔ اور بایاں خصیہ معاء مستقیم کے سامنے ہوتا ہے۔ لیکن یہ وضع قیام ہمیشہ یکساں نہیں رہتی۔ حمل کے دنوں میں رحم کی جسامت کی بڑھوتری کے ساتھ یہ جانبین کی طرف سرک جاتے ہیں اور حمل کے آخری مہینوں میں جب رحم جوف عانہ صادق سے نکل کر اوپر جوف شکم میں اپنے لئے مستعار جگہ حاصل کرتا ہے۔ اس وقت اس کے ساتھ خصیۃ الرحم بھی اوپر پہنچ جاتے ہیں +

۷۲ سالہ عورت کا خصیۃ الرحم

ایک ۱۹ سالہ لڑکی کا خصیۃ الرحم
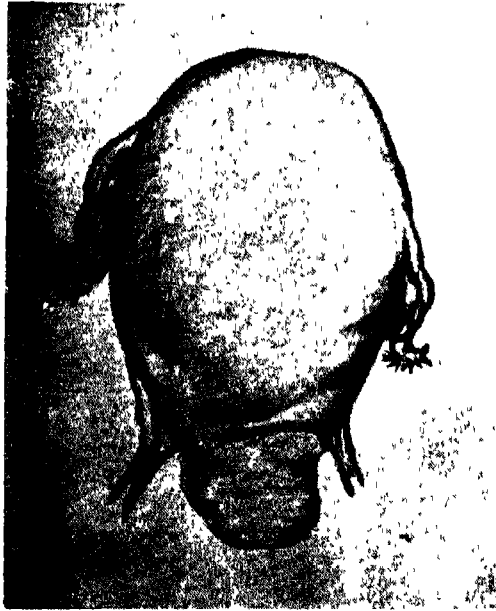
رحم حمل کی حالت میں

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
"Woman Number"
July 1936.

ہمدرد صحت - دہلی
اشاعت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ء

یورپ کی ایک داڑھی والی عورت

مسز ٹفلر جو ۱۸۳۲ء میں بمقام انڈولن (امریکہ) پیدا ہوئی تھیں

مرد یا عورت ؟

نیٹال (جنوبی افریقہ) کی ایک عورت

عظم پسدان کی ایک مرد صم

خصیۃ الرحم کی ساخت

ہر ایک خصیۃ الرحم دو غلافوں سے بنتا ہے۔ اُوپر کا پہلا غلاف صفاقی ہے۔ جو اس جگہ بہت باریک اور شفاف پرت کی صورت میں ہوتا ہے۔ بظاہر یہ غلاف دھندلا زردی مائل نظر آتا ہے۔ لیکن یہ رنگ اس غلاف کا نہیں ہے۔ بلکہ خصیۃ الرحم کے دوسرے اور اصلی غلاف کا رنگ ہے۔ جو صفاقی غلاف کی شفافیت کی وجہ سے دکھائی دیتا ہے۔ صفاقی غلاف کے نیچے دُوسرا مخصوص غلاف ہے۔ یہ غلاف سخت اور کثیف ساخت کا ہوتا ہے۔ اس کو اصطلاح میں طبقہ بیضاء بھی کہتے ہیں۔ طبقہ بیضاء کے نیچے ریشوں کی نرم جالیدار ساخت ہوتی ہے جس میں عروق شعریہ کا باریک جال پایا جاتا ہے۔ اس جالیدار ساخت کے خانوں میں بہت سی صاف شفاف چھوٹی بڑی تھیلیاں ہوتی ہیں جنکو حویصلات بیضہ کہتے ہیں۔ انکی تعداد ہر خصیۃ میں سن بلوغ سے پہلے دس ہزار سے بیس ہزار تک معلوم کی گئی ہے۔ جوانی سے پہلے بچپن میں خصیۃ الرحم چونکہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں اسی لئے یہ حویصلات بھی اس قدر چھوٹے ہیں۔ کہ بڑی قوت کی خوردبین کے بغیر نظر بھی نہیں آسکتے لیکن سن بلوغ میں تمام اعضائے تناسل کی طرف خون کی غیر معمولی آمد کی وجہ سے خصیۃ الرحم بھی خوب نشوونما پا جاتے ہیں پھر حویصلات بھی اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ معمولی خوردبین کے ذریعہ خشخاش اور باجرہ کے دانوں کے برابر دکھائی دیتے ہیں۔

زنانہ جنین میں خصیۃ الرحم مردانہ جنین کے خصیوں کی طرح گردہ کے قریب جوف شکم کے کمر والے حصہ میں ہوتا ہے۔ پھر پیدائش کے بعد بتدریج نیچے اتر کر رحم کے قریب اپنی مخصوص جگہ پہنچ جاتا ہے۔

عروق خصیۃ الرحم

اورطی کی شاخیں جو دونوں خصیۃ الرحم سے تعلق رکھتی ہیں اور اسی وجہ سے شرائین خصیۃ الرحم کہلاتی ہیں۔ یہ پہلے تو رحم کی شرائین سے ملتی ہیں۔ اس کے بعد خصیۃ الرحم میں متصلہ کنارے سے داخل ہوتی ہیں۔ اور وہاں عروق کا بہت باریک جال بناتی ہیں۔ ان ہی شریانوں کی ایک ایک شاخ قاذفین میں بھی پہنچتی ہے۔

وریدیں بھی اپنی ہمنام شریانوں کے ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ بائیں طرف کی وریدیں بائیں گردے کی وریدوں سے اتصال رکھتی ہیں۔ اور دائیں جانب کی وریدیں بعض شاخوں کے ذریعہ اجوف نازل میں جا ملتی ہیں۔

خصیۃ الرحم اور قاذف نالیوں میں اعصاب ضفیرہ خثلیہ اور ضفیر مبیضہ سے آتے ہیں۔

حویصلات بیضہ

ان کا کچھ ذکر تو مندرجہ بالا سطور میں ہو چکا ہے لیکن تشریحی نقطہ نظر سے ضروری ہے کہ ان کا کچھ بیان اور کیا جائے۔

یہ تو معلوم ہی ہو چکا ہے۔ کہ حویصلات خصیۃ الرحم کے طبقہ بیضاء کی اندرونی اسفنجی یا جالیدار ساخت کے خانوں میں ہوتے ہیں۔ اور انکی مقدار اور تعداد بھی ایک نہیں ہوتی۔ بچپن میں یہ بہت ہی چھوٹے ہوتے ہیں لیکن جب عورت بالغ ہو جاتی ہے تو ان حویصلات کی جسامت میں بڑھوتری کا سلسلہ خاص اہتمام سے شروع ہو جاتا ہے۔ ابتدائے بلوغ سے سن یاس تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ عمر کے اس زمانہ میں خصیۃ الرحم کے اندر ہر درجہ کے نشوونما یافتہ حویصلات موجود ہوتے ہیں۔ کچھ تو پورے قد و قامت کے اور پختہ ہوتے ہیں۔ اور بعض نیم پختہ اور کچھ کچے اور کچھ بالکل ہی چھوٹے اور ابتدائی حالت میں۔ یہ آخر الذکر قسم کے حویصلات طبقہ بیضاء کے خانوں میں خصیۃ الرحم کی ساخت کے اندر ہوتے ہیں۔ اور حویصلہ بڑھکر پختہ ہو جاتا ہے۔ وہ خصیۃ الرحم کی بیرونی سطح پر صفاق سے نیچے ایک بلندی بنا لیتا ہے۔ پھر اندرونی یا خارجی تحریک سے اس بلندی کی صفاقی ساخت اور حویصلہ پھٹ کر اسکی رطوبت بیضہ مع بیضۃ النساء (بیضہ انثیٰ)، قاذف نالیوں کے ذریعہ رحم میں پہنچ جاتی ہے۔ خصیۃ الرحم کے جس مقام سے وہ حویصلہ پھٹ کر نکلتا ہے۔ اس جگہ زرد رنگ کا نقطہ داغ کی طرح نظر آنے لگتا ہے۔ جسکو جسم (صفر) کہتے ہیں۔ اسکے بعد یکے بعد دیگرے حویصلات پختہ ہو ہو کر خصیۃ الرحم کی سطح پر آتے رہتے اور پھٹتے رہتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ سن یاس تک قائم رہتا ہے۔ قدرت کے عالمگیر قوانین کے مطابق یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر حویصلہ بڑھکر اور پختہ ہو کر ہی سب منزلیں طے کرے۔ جو حویصلات اپنی طبعی کمزوری یا ماحول کی غیر مناسبت سے پختہ اور کارآمد نہیں بن سکتے۔ وہ وہیں مرجھا کر ضائع ہو جاتے ہیں اور انکی ساخت اسی سرزمین میں جذب ہو جاتی ہے۔

پختہ حویصلہ کی ساخت

جب ہم پختہ حویصلہ بیضہ کی ساخت اور اسکے تمام اندرونی اجزا کو قوی خوردبین کے ذریعہ دیکھتے ہیں تو اوپر سے اندر کی طرف وہ مندرجہ ذیل اجزا پر مشتمل ہوتا ہے (۱) سب سے اُوپر ایک نہایت نازک اور باریک جھلی نما غلاف ہوتا ہے جس کو غلاف حویصلہ Theca Folliculii کہتے ہیں۔ اور اس کے دو پرت ہوتے ہیں۔ پہلا پرت بیرونی پرت Tunica externa اور دوسرا اندرونی پرت Tunica interna کہلاتا ہے۔

Membrana granulosa [illegible]

غشاء حبابی حویصلہ کے چاروں طرف محیط ہوتی ہے لیکن ایک جگہ اسکے بہت سے ذرات اکھٹے ہوکر ایک تہ سی بن گئی ہے۔ جو حویصلہ کے بیچ میں اُبھری ہوئی ہوتی ہے اسکو قرص مولد بیضہ Discus proligerus کہتے ہیں۔ اس غشاء حبابی کے اندر ایک شفاف رطوبت اُبھری ہوئی ہوتی ہے جسکو رطوبت جبیہ Liquor follieuli کہتے ہیں۔ قرص مولد جبیہ کے اندر ایک باریک پرت ہو۔ جو غشاء غائر Zona Pellucida کہلاتا ہے۔ اس کے بعد ایک بہت باریک Perivitelline Space مقام ہے۔ جو خلاء حول المح ہے بعد ازاں بیضۃ النساء کا غلاف ہوتا ہے جسکو غشائی Vitelline membrane ہوتا ہے۔
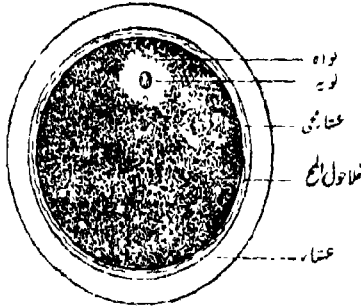
بیضۃ النساء کا قطر تقریبا ۱/۱۲۰ انچ بیرونی حصہ نسبتاً صاف ہوتا ہے۔ اور بہت باریک دانوں پر مشتمل ہوتا ہے جسکو حصہ مغذیہ کہتے ہیں۔ اسی حصہ کے اندر بیضہ کی نواۃ کے اندر بیضہ کی نویہ ان تمام اجزاء پر مشتمل ہو۔ وہی بچہ

ہوتا ہے۔ بیضہ کے مادہ حیات کا محیطی یعنی اس کا مرکزی حصہ رطوبت زلالیہ کے Deutoplasm of the yolk اور اس نواۃ Nucleus ہوتی ہے۔ جو حویصلہ Nucleolus حویصلہ ہوتا ہے +

بیضۃ النساء

اندرونی اعضائے تناسل کے افعال و وظائف

مہبل یا اندام نہانی کی تشریح میں یہ معلوم ہوچکا ہو۔ کہ یہ ایک پانچ چھ انچ لمبی نالی ہے۔ جو سُوراخ فرج سے شروع ہوتی ہے۔ اور رحم کے منہ کے گرد حلقہ کرکے اور کچھ آگے جاکے ختم ہوجاتی ہے۔ یہی نالی مردانہ عضو کے لئے ہے اور اسی کے راستہ مرد کا مادہ منویہ عورت کے اندرونی اعضائے تناسل میں پہنچتا ہے اور اسی کی راہ عورت کا خون حیض اور دوسری خارج ہونیوالی رطوبات آتی رہتی ہیں۔ اور جنین بھی اسی راہ کو طے کرکے اس دنیا کی فضا میں سانس لینا شروع کردیتا ہے۔ جب ہم اس نالی کی وضع قیام پر غور کرتے ہیں تو ہم کو بہت سی مفید باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اگر یہ نالی بالکل سیدھی ہوتی اور اس میں موجودہ پیچ و خم نہ ہوتے۔ تو اندر کی رطوبات بلا کسی تکلف سے باہر آجایا کرتیں۔ اسکے علاوہ اندرونی ساختوں میں سے کسی ساخت یا عضو کے ذرا سے استرخا سے بھی وہ ساخت بلا روک ٹوک باہر نکل آیا کرتی۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ اندرونی اعضاء کا قدرت نے معقول انتظام کر رکھا ہے۔ تاہم اسکو قدرت کی مزید احتیاطی تدبیر کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے اس بیان مزید کی تائید اندام نہانی کی ساخت پر غور کرنے سے حاصل ہوجاتی ہے۔

مہبل کا اندرونی طبقہ جو غشاء مخاطی کا ہوتا ہو۔ وہ اس میں سیدھا استر نہیں کرتا ہے۔ بلکہ اس میں غشاء کی لمبی اور آڑی چنٹیں موجود ہوتی ہیں۔ لمبی اور کھڑی چنٹیں تین ہوتی ہیں۔ ایک مہبل کی اگلی دیوار میں اور دو پچھلی دیوار میں۔ یہ چنٹیں ذرا دبیز اور مضبوط ہوتی ہیں۔ اسکے علاوہ آڑی اور گول چنٹیں تو بے شمار ہوتی ہیں۔ لمبی اور کھڑی اور مضبوط چنٹیں آخر الذکر چھوٹی چنٹوں کے لئے دیوار کے سہارے کی طرح ہیں۔ اگر اول الذکر چنٹیں موجود نہ ہوتیں تو یقیناً چھوٹی گول چنٹیں ان صدمات کو برداشت کرنیکے قابل نہ ہوتیں۔ جن کا ان کو بعض اوقات مقابلہ کرنا پڑتا ہو۔ چھوٹی چنٹیں مہبل کے اندر ہر حصہ میں موجود ہیں لیکن سُوراخ مہبل کے قریب اُنکی تعداد معمول سے زیادہ ہوتی ہو۔ اسمیں حکمت یہ ہے کہ کسی غیر معمولی ضخامت کی چیز کے اخراج یا ادخال کے وقت سُوراخ مہبل ان چنٹوں کی زیادتی کی وجہ سے نالی کے اندرونی حصوں کی طرح بلکہ شاید ان سے بھی کچھ زیادہ پھیل جاتا ہے۔ اگر مہبل میں غشاء مخاطی کی لچکدار چنٹیں نہ ہوتیں۔ تو جنین کی ولادت کے وقت اس نالی کی ساختوں کی شکست و ریخت یقینی تھی۔ کیونکہ اس غشاء اور اسکی چنٹوں کے علاوہ وہاں اور کوئی ساخت ایسی نہیں ہے۔ جو ضرورت کے وقت وہاں کی فضا کو خاطر خواہ وسیع کردے، اسکے علاوہ یہ چنٹیں مادہ منویہ کے دفعتًا خارج ہونے بھی حارج ہوتی ہیں۔ اور جماع میں ایک خاص لذت بھی اُن سے حاصل ہوتی ہو۔

مہبل کے درمیانی طبقہ کے عضلی ریشے اس نالی کی مضبوطی کے بہت حد تک ذمہ دار ہیں اور اس میں سکڑنے اور پھیلنے کی صلاحیت عضلی طبقہ کے گول ریشوں سے وابستہ ہے۔ لمبے ریشوں کی حرکت زیادہ تر اندر اور باہر کی طرف ہوتی ہو۔ یہ عضلی ریشے اکثر تو غیر ارادی طور پر متحرک ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں اعصاب مشترکہ کے جال میں سے اکثر شاخیں آتی ہیں۔ اور وہ ارادہ کے تابع نہیں ہوتیں۔ اور بعض ریشے ارادہ کے

موافق متحرک ہوتے ہیں۔ اس قسم کے ریشوں میں اعصاب عجزیہ کی شاخیں ہوتی ہیں۔

عضلہ عاصرۃ المبہل جو گول ریشوں سے بنتا ہے۔ وہ بھی بہت حد تک قوت ارادی کا تابع ہے۔ مبہل کا بیرونی طبقہ الیاف عضلیہ اور لچکدار مادہ سے بنتا ہے۔ اسمیں بھی غشار مخاطی طرح پھیلنے اور سکڑنے کی قوت ہوتی ہے۔

رحم | عورتوں کے اعضائے تناسل میں رحم اور خصیۃ الرحم کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ دونوں عورت کے وجود کے اصل مقصد (جو لید و قیام جنس سے تعلق رکھتا ہے) کے سب سے بڑے خدمتگار ہیں۔ رحم خصیۃ الرحم کے بھیجے ہوئے اہم اجزا کو قبول کرتا ہے۔ اسکے بعد وہ ان کو فطرت کی ودیعت کی ہوئی استعداد سے پرورش کر کے بالآخر ایک معینہ مدت میں ایک جاندار اور متحرک وجود ہمارے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ یہ تو ہوا رحم کا بین الاقوامی فعل یا وظیفہ ورعورت کے جسم کی قومی سلطنت میں بھی یہ وزیر حفظانِ صحت کے عہدہ پر ممتاز ہے۔ ان دوگونہ امتیازات نے اسکی اہمیت کو بالکل واضح کر دیا ہے۔

رحم کے تشریحی بیان میں ہمارا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا۔ کہ اس میں علم وظائف الاعضا کے مسائل کو داخل کیا جائے۔ لیکن بعض اوقات نہیں بلکہ اکثر اوقات قابل فہم تشریح و تفصیل کے لئے اناٹمی کے حدود سے فزیالوجی کے حدود میں داخل ہونا پڑتا ہے۔ خصوصاً تشریح دقیق میں تو یہ چیز کچھ ناگزیر سی ہو جاتی ہے

لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ ان علوم کے حدود علیحدہ علیحدہ اور ممتاز بھی ہیں۔ یہ احساس کوئی نیا احساس نہیں ہے بلکہ بعض مصنفین نے اس طرف اشارات بھی کئے ہیں۔ اسی بنا پر یہ بات تو بالکل مسلم قرار دی جا چکی ہے کہ علم التشریح اور علم وظائف الاعضاء کا مطالعہ لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے ہم رحم کے وظائف و افعال سے واقفیت حاصل کرنیکی خواہش رکھنے والوں سے گذارش کرینگے کہ وہ گذشتہ صفحات میں پہلے رحم کی تشریح پڑھ لیں۔ جسمیں معمول سے کچھ زیادہ وظائف الاعضاء کا بیان بھی آگیا ہے۔ اسکے علاوہ بعض ضروری بیانات کو ہم مندرجہ ذیل سطور میں پیش کئے دیتے ہیں:۔

رحم کی ساخت کے زیر عنوان بتایا گیا ہے کہ اسکی ساخت تین بڑے طبقات سے بنتی ہے۔ بیرونی طبقہ تو صفاقی طبقہ ہے جو باہر کیطرف رحم کے بیشتر حصہ پر استر کرتا ہے۔ اور درمیانی طبقہ عضلیہ ہے۔ جو عضلی ریشوں اور عصبی الیاف سے مرکب ہے۔ رحم کی ساخت کا اکثر حصہ اسی عضلی طبقہ سے بنتا ہے اس طبقہ میں تین قسم کے ریشے پائے جاتے ہیں۔ جو نیچے اوپر باہم ملکر ایک ذات ہو جاتے ہیں +

بیرونی ریشے لمبے ہوتے ہیں۔ جو عنق الرحم کے پاس مبہل کے لمبے ریشوں سے اتصال رکھتے ہیں۔ اور خاص رحم پر اوپر سے نیچے تک یعنی قاع الرحم (رحم کا پیندا) سے عنق الرحم تک ہوتے ہیں۔ یہی ریشے رحم کے درمیانی حصے میں زیادہ ضخیم ہو کر رباط مستدیر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جو رحم کا سب سے اہم ثانی رباط ہے۔ اور رحم کو نہایت مضبوطی کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم رکھتا ہے۔ اسکے علاوہ پرورش جنین کے دوران میں رحم کی ضخامت اور اس کے وزن کی زیادتی کا بار زیادہ تر ان ہی لمبے ریشوں پر پڑتا ہے۔

عضلی طبقے کے درمیانی ریشے آڑے اور ترچھے ہوتے ہیں۔ اور ان کی رفتار اس قدر اختلاف رکھتی ہے کہ ان میں سے بعض ریشے گہرائی میں شروع ہوتے ہیں اور مقام اختتام پر جا کر نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اور بعض ابتداءً نمایاں ہوتے ہیں۔ لیکن آخر میں جا کر یا درمیان میں گہرے چلے جاتے ہیں۔ ان ریشوں کے اس اختلاف کی وجہ سے شرائین اور اوردہ کا جال جو اس میں پھیلتا ہے اسکی رفتار بھی اسی مناسبت سے پیچیدہ ہوتی چلی جاتی ہے اس پیچیدگی سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کہ رحم کے سکڑنے اور پھیلنے سے ان پر اس قدر اور یکساں دباؤ نہیں پڑتا۔ کہ دوران خون رکجائے بلکہ اس سکڑنے اور پھیلنے کی حرکت کے باوجود ان عروق میں دورانِ خون کا سلسلہ قائم رہتا ہے۔

تیسری قسم کے ریشے جو گول ہوتے ہیں وہ فم رحم اور قاذف نالیوں کے داخل ہونے کے مقام پر زیادہ موجود ہوتے ہیں۔ ان ریشوں کی گولائی ان مذکور مقامات کی گولائی کا باعث ہوتی ہے۔ عروق کا جال ان تینوں قسم کے ریشوں میں موجود ہوتا ہے۔ اور بحیثیت مجموعی ان ریشوں کیوجہ سے عضلی طبقہ میں اسقدر خوش اسلوبی کے ساتھ بنتا ہے کہ رحم کی انبساطی اور انقباضی حرکات سے دوران خون میں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اسکے علاوہ یہ قدرتی سامانِ حفاظت ان کو پھٹنے اور ٹوٹنے سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اس موقعہ پر ایک دلچسپ حقیقت کیطرف اشارہ کر دینا ضروری ہے اور وہ اس سوال سے منکشف ہوتی ہے رحم کے معمولی انبساط و انقباض کے وقت دوران خون میں رکاوٹ ڈال دینے والے اثرات سے تحفظ کیلئے تو قدرت نے اس طرح حفاظتی سامان مہیا کر دیا ہے،

[illegible]

طور پر زیادہ ہو۔ تو اس کا قدرت کی طرف سے کیا بند وبست کیا گیا ہے۔ قیاس تو یہ کہتا ہے کہ حالت حمل میں عروق دمویہ ضخامت کے دباؤ سے بالکل بند ہو جانی چاہئیں۔ حالانکہ یہ واقعہ ہے کہ دوران خون وہاں زیادہ ہی ہوتا ہے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ واقعی مذکورہ بالا حالت میں رحم کے طبقات میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ اور اسکو یقیناً تیز ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن حمل کے دباؤ سے نہ صرف یہ کہ عروق دمویہ پر کوئی دباؤ نہیں پڑتا۔ بلکہ وہ اپنی طبعی لچکدار ساخت کیوجہ سے ایک حد تک کشادہ ہو کر خون کی زیادہ مقدار حاصل کرتی ہیں۔ کیونکہ عروق دمویہ پر اصل دباؤ عضلی طبقہ کا ہے نہ کہ کسی اور ساخت کا۔ جب حمل کا دباؤ عضلی طبقہ کے ریشوں پر پڑتا ہے۔ تو وہ ریشے دباؤ کے تناسب سے بتدریج پھیلنے لگتے ہیں۔ اور اسکے اسی پھیلاؤ سے وہ دباؤ جو عروق دمویہ پر طبعی حالت میں موجود تھا۔ کم ہو جاتا ہے۔ اور دباؤ سے ایک حد تک آزاد عروق دمویہ میں خون کی زیادہ مقدار کو آنیکا موقع ملجاتا ہے جسکی حالت حمل میں ضرورت ہوتی ہے،

بعض اوقات عضلی ریشوں میں لچکدار مادہ کی کمی یا عصبی ساخت میں کسی خاص نقص کی وجہ سے وضع حمل کے بعد عضلی طبقہ اپنی اصلی حالت پر جلد نہیں لوٹتا۔ اس وقت معالج کو خطرناک جریان خون سے واسطہ پڑتا ہے۔ اگر جلد ہی موانع دُور نہیں کئے جاسکیں تو مریضہ جریان خون کی زیادتی سے جاں بحق ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا مہلک جریان خون عمر رسیدہ عورتوں میں واقع ہو جاتا ہے جسکی شرائین لچکدار مادہ سے محروم ہو رہی ہوتی ہیں۔

عضلی طبقے کے مذکورہ بالا تینوں قسم کے ریشوں کا سکڑنا اور پھیلنا قوت ارادی کے تابع نہیں ہے۔ ان ریشوں میں اعصاب مشرکیہ کا جال ہوتا ہے اسی لئے حالت حمل میں غیر ارادی طور پر خود ہی بقدر ضرورت پھیلتا ہے اور پھر وضع حمل کے بعد خود ہی سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔

رحم کا تیسرا اندرونی طبقہ غشا مخاطی کا ہوتا ہے اور اس غشا مخاطی کے اوپر ایک نہایت نازک جھلی موجود ہوتی ہے۔ جسکو غشا حبابی کہتے ہیں اس جھلی کی سطح پر روئیں دار حلیمات معزوش و متحرک رہتے ہیں۔ اسی حرکت سے اس جھلی کے مسامات میں سے ایک رقیق اور شفاف رطوبت ہر وقت مترشح ہوتی رہتی ہے۔ جو تمام سطح کو چکنا اور تر رکھتی ہے۔ اسکے علاوہ اس نازک جھلی کا بڑا حصہ خون حیض وغیرہ کے اخراج اور بہاؤ سے شکستہ ہو کر خون حیض کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن اسکے بعد ہی جلد دُوسری غشا حبابی پیدا ہو جاتی ہے +

یہ طبقات جن جوڑنے والی ساخت سے آپس میں جڑے رہتے ہیں۔ اسکو نسیج واصل کہتے ہیں۔ یہ نسیج رحم کے طبقات میں چاروں طرف پائی جاتی ہے۔ اس نسیج میں جوڑنے والی ساخت کے لچکدار ریشے اور کچھ بے لئیہ عضلی ریشے اور عروق جاذبہ کا جال بھی ہوتا ہے۔ نسیج واصل مندرجہ ذیل مقامات پر بہت زیادہ موجود رہتی ہے۔ کیونکہ ان ہی جگہ مضبوطی کیلئے اسکی زیادہ ضرورت تھی (۱) رباط عریض کے دونوں پرتوں کے درمیان خصوصاً اسکے چوڑے حصے میں (۲) رحم کی عروق کے چاروں طرف (۳) عنق الرحم اور مثانہ کے درمیان (۴) رحمی عجزی سکیڑوں میں (۵) عنق الرحم اور معاء مستقیم کے درمیان۔

چونکہ نسیج واصل کا تعلق عنق الرحم کے چاروں طرف ہے۔ اس لئے اگر رحم کی گردن میں کسی طرح شگاف پڑ کر اس میں چھوت لگ جائے تو اسکے اثر سے رحم کی نسیج واصل میں التہابی کیفیت نمایاں ہو جاتی ہے۔

رحم اپنی وضع پر اپنے رباطات خصوصاً رباط مستعرض اور رباط مستدیر سے قائم رہتا ہے۔ رباط مستدیر کا فعل یہ بھی ہے کہ وہ جماع کے وقت رحم کو نیچے اور سامنے کیطرف کھینچتا ہے۔ تاکہ رحم ذرا قریب آجائے۔ اسکے علاوہ جوف عانہ صادق اور عضلات رافعۃ الاست اور انکا لفافہ اور پیٹ کے اندر کا دباؤ۔ یہ سب چیزیں رحم کو اپنی وضع پر قائم رکھے ہوئے ہیں۔

خصیۃ الرحم اور قاذف

دونوں خصیۃ الرحم کا فعل یہ ہے۔ کہ یہ عورت کی رطوبت بیضہ اور اسکے خاص جوہر مولدہ جسکو بیضۃ النسا کہتے ہیں۔ پیدا کرتے ہیں۔ یہ رطوبت بیضۃ النسا حویصلات بیضہ میں محفوظ ہوتی ہے۔ یہ حویصلہ پختہ ہو جانے پر پھٹ جاتا ہے۔ اور رطوبت و بیضہ قاذف نالیوں کے ذریعہ رحم میں پہنچ جاتے ہیں۔

جب عورت بلوغ کے قریب آپہنچتی ہے اور حیض آنے کی تیاریاں ہونے لگتی ہیں تو اس وقت اس تیاری میں خصیۃ الرحم سب سے نمایاں حصّہ لیتا ہے۔ چنانچہ یہ اپنی خانہ دار ساختوں میں سے حویصلات کی خاصی تعداد (۱۵ - ۲۰) اپنی سطح پر بالائی طبقہ (جو صفاق کے باریک پردے سے بنتا ہے) کے نیچے پہنچا دیتا ہے۔ لیکن ان حویصلات کی مقدار و جسامت یکساں نہیں ہوتی۔ ان میں ایک دو تو پختہ اور بعض نیم پختہ اور کچھ کچے ہوتے ہیں آخر الذکر کی حیثیت حویصلوں کے لئے سیاہ محفوظ کی سی ہوتی ہے۔ حویصلات خصیۃ الرحم کی اصلی ساخت سے بالکل ہی پختہ اور تیار ہو کر نہیں نکلتے۔ بلکہ بیرونی طبقے کے نیچے بھی ان میں تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ پختہ حویصلہ اُوپر آجاتا ہے تو بیرونی طبقہ کے نیچے ایک بلندی

بنالیتا ہے۔ اس ابھار سے وہاں اس کے آس پاس دوران خون زیادہ ہونے لگتا ہے۔ لیکن ابھار والی جگہ کمزور ہونے لگتی ہے۔ اسکے علاوہ حویصلہ کی رطوبت بیضیہ بھی خصیۃ الرحم سے تعلق کیوجہ سے برابر بڑھتی رہتی ہے۔ اس رطوبت کے گرد کی نازک جھلی یعنی غشار حابی (یہ حویصلہ کی بیرونی غلافی جھلی نہیں ہے۔ بلکہ حویصلہ کی اندر کی جھلی ہے) رطوبت کی زیادتی کی وجہ سے بہت تن جاتی ہے۔ یہانتک کہ اس غشار کی بعض عروق جو انتہائی باریک ہوتی ہیں۔ پھٹ جاتی ہیں۔ اور پھر ان عروق کا سیال مادہ رطوبت بیضیہ میں شامل ہوکر اسکی مقدار اور بڑھا دیتا ہے۔ حویصلہ کی پختگی کے اس آخری درجہ پر قاذف نالی کا جھالردار سرا اضطراری تحریک سے خصیۃ الرحم کی اس سطح پر آکر چمٹ جاتا ہے۔ جہاں حویصلہ پختہ ہوکر پھٹنے کو تیار بیٹھا ہے۔ قاذف کے جھالردار سرے میں جذب کرنیکی قدرتی صلاحیت ہوتی ہے۔ اور وہ حویصلہ کو جذب کرکے قاذف نالی کے ذریعہ رحم میں پہنچا دینے کے لئے بے چین ہوتا ہے۔ اسی کشمکش میں خصیۃ الرحم کا بیرونی غلاف کا وہ حصہ جو پہلے ہی حویصلہ کے ابھار سے کمزور ہوچکتا ہے پھٹ جاتا ہے۔ اسکے بعد حویصلہ کا اصل غلاف پھٹ پڑتا ہے۔ رطوبت بیضیہ کی غشار حابی پہلے ہی پھٹ چکی ہوتی ہے۔ جھالردار سرے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔ اور وہ رطوبت بیضیہ اور بیضۃ النسار کو جو اس رطوبت میں ہوتا ہے جذب کرکے قاذف نالی کے سپرد کردیتا ہے۔ اور قاذف نالی اس گوہر گراں مایہ کو بحفاظت لیتے ہیں لیکر ان کو منزل مقصود پر پہنچانے کا بندوبست شروع کردیتی ہے۔ یہاں اس رطوبت اور بیضہ کی حیثیت بالکل ایک شکستہ حال اور درماندہ مسافر کی سی ہوتی ہے۔ اور قاذف نالی بھی ایک بااخلاق اور مسافر نواز کی حیثیت سے انکا استقبال کرتی ہے۔ یہاں یہ کچھ دیر آرام کرتے ہیں۔ اور شاید رطوبت بیضیہ کا کچھ حصہ اپنی عجلت پسندی کی وجہ سے جلد ہی اپنا باقی ماندہ قاذفی سفر شروع کردیتی ہے۔ اور منزل مقصود (رحم) میں پہنچ جاتی ہے۔ لیکن بیضۃ النسار اس عظیم الشان سفر کو نہایت اطمینان سے منزل بمنزل طے کرتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ بیضہ کا یہ سفر آٹھ دس روز میں طے ہوجاتا ہے۔ دوران سفر میں یہ اپنے کسی طالب (مرد کا حیوان منویہ) پر بھی نگاہ رکھتا ہے۔ اگر کہیں میل ہوگیا تو پرجوش ملاقات کے بعد یک قالب ویکجان ہوجاتے ہیں۔ پھر دونوں باقی سفر طے کرکے منزل مقصود (رحم) میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور وہاں مستقل طور پر نو مہینے یا اس سے کچھ زیادہ دن کے لئے اپنے ڈیرے خیمے گاڑ دیتے ہیں۔ اگر بدقسمتی سے بیضہ کو تمام قاذفی سفر میں اپنے کسی مطلوب سے ملاقات کا موقع نہیں ملا۔ تو وہ منزل مقصود پر پہنچ تو جاتا ہے۔ لیکن ناکامی اور نامرادی کے اس سفر کے بعد یہاں اس کا کوئی شاندار استقبال نہیں کیا جاتا بلکہ اس کو جلد ہی دوسرے سفر کا بندوبست شروع کردینا پڑتا ہے۔ یعنی زیادہ سے زیادہ چار پانچ روز میں رحم سے خارج ہوکر مہبل کی راہ باہر خارج ہوجاتا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے سفر رحم میں اسکو حیوان منویہ سے ملاقات کا موقع ملجاتا ہے تو اس وقت بھی اسکو مملکت رحم میں قیام کی اجازت ملجاتی ہے۔ ورنہ ناکام ونامراد سفر آخرت کرجاتا ہے۔

بیضۃ النسار کے اخراج کے بعد حویصلہ کے پھٹے ہوئے مقام کے کنارے وہاں کی رطوبت سے ملنے شروع ہوجاتے ہیں اور اندرونی خلا خصیۃ الرحم کے عضلی ریشوں کے دباؤ سے سکڑ جاتی ہے۔ اور خلا کی اندرونی جھلی میں شکنیں سی پڑجاتی ہیں۔ کچھ دن کے بعد ان شکنوں میں کچھ چربی دار کیسے جم جاتے ہیں۔ اس لیئے اس مقام کا رنگ زرد ہوجاتا ہے۔ اس نشان کا نام جسم اصفر ہے۔ بعد میں اس نشان کی دو حالتیں ہوتی ہیں (۱) اگر بیضۃ النسا خارج ہونے کے بعد حمل قرار پاجائے تو یہ داغ مزید گھٹنے کی بجائے تیسرے چوتھے مہینے تک بڑھتا جاتا ہے۔ اس داغ کی افزائش اس خون سے ہوتی ہے جو استقرار حمل کیوجہ سے خصیۃ الرحم اور دوسرے اعضار تناسل میں بہت زیادہ پہنچتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں یہ داغ ایک انچ تک چوڑا ہوجاتا ہے۔ اسکے لئے اندر ایک جوف ہوتا ہے اور اس میں ایک سفید ریشہ دار ساخت پائی جاتی ہے یہ داغ وضع حمل کے بعد ایک دو مہینے میں غائب ہوجاتا ہے ایسی حالت میں اسکو جسم اصفر صادق کہتے ہیں۔

بصورت دیگر اگر حمل قرار نہ پائے تو یہ داغ بتدریج گھٹتا جاتا ہے۔ چنانچہ دوسرے حویصلہ کے پختہ ہونے تک یہ داغ برائے نام رہجاتا ہے۔ پھر چالیس دن کے بعد داغ تقریباً غائب ہی ہوجاتا ہے۔ لیکن اپنے مقام پر ایک بہت چھوٹا سا بھورے رنگ کا گڑھا چھوڑ جاتا ہے۔ ایسی حالتیں اس داغ کو جسم اصفر کاذب کہتے ہیں۔

کسی عورت کے خصیۃ الرحم کو خوردبین کے ذریعہ بغور دیکھکر ایک حد تک یہ بتایا جاسکتا ہے کہ اسکو کتنی مرتبہ حیض آچکا ہے۔ یا کتنی مرتبہ حاملہ ہوئی۔

پستان

یہ دو غدودی اُبھار ہیں۔ جو آدھے آدھے کروں کی طرح سینے کے دائیں بائیں حصوں میں موجود ہوتے ہیں۔ اگرچہ پستانوں کی موجودگی صرف عورتوں ہی کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ مردوں میں بھی ان کا وجود پایا جاتا ہے۔ لیکن عورتوں میں پرورش اولاد جیسے اہم مقصد کے سلئے پستانوں میں جن امتیازات اور تغیرات کی ضرورت تھی۔ مرد اُن سے محرُوم ہیں +

پستان اگرچہ براٰراست اعضائے تناسل کی صف میں شامل نہیں ہیں۔ لیکن آخر الذکر اعضا کے تغیرات جو ان میں بچپن کی عُمر سے لیکر سن بلوغ

تک، اور پھر سن بلوغ سے شادی ہونے تک، اور شادی کے بعد استقرار حمل پھر وضع حمل اسکے بعد ایام رضاعت سے لیکر دودھ چھڑانے تک، مزید براں سن یاس تک واقع ہوتے رہتے ہیں۔ ان سب تغیرات کا اثر بالواسطہ پستانوں پر پڑتا رہتا ہے اسی لئے ان کو اعضائے تناسل کے اجزا اضافی کہہ سکتے ہیں۔

پستان کی شکل نصف کرے کی طرح مخروطی ہوتی ہے۔ اس کا قاعدہ (جڑ) چوڑا اور چپٹا ہوتا ہے۔ اور سینے کے عضلہ صدریہ کبیرہ سے ایک رقیق طبقہ کے ذریعہ علیحدہ رہتا ہے۔ پستان کا پتلا سرا (زاویہ) سامنے کو ابھرا ہوا آزاد ہوتا ہے۔ اسکے درمیان میں پستان ایک گول ابھار کی صورت میں ہوتا ہے جسکو سر پستان یا حلمہ کہتے ہیں۔ حلمہ کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور اسکے گرد ایک حلقہ ہوتا ہے۔ جسکو ھالہ کہتے ہیں۔ جس کا رنگ باکرہ یا محروم الحمل عورتوں میں گلابی ہوتا ہے لیکن پہلے حمل کے دوسرے مہینے سے اس کا رنگ بھی سیاہی مائل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ اس حالت میں یہ ہالہ کسیقدر بڑھ بھی جاتا ہے۔

بچپن میں پستان بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ سن بلوغ میں اعضائے تناسل کی طرف دوران خون کی زیادتی کے ساتھ ساتھ انکی طرف بھی دوران خون زیادہ ہونے لگتا ہے اور یہ جسامت میں بڑھ جاتے ہیں۔ اور جوانی کی عمر تک مناسبت کے ساتھ بڑھتے رہتے ہیں۔ اسکے بعد پہلی مرتبہ استقرار حمل کے دوسرے مہینے سے ان میں غیر معمولی افزائش شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس کا سلسلہ وضع حمل کے بعد تک قائم رہتا ہے۔ ایام رضاعت میں یہ پورے طور پر بڑھے ہوئے ہوتے ہیں پھر دودھ چھڑانے سے پہلے ہی یا اسکے بعد کچھ چھوٹے ہو جاتے ہیں۔

پستان کی ساخت

پستان کی ترکیب میں غددی لحم اور انسجہ لیفیہ شامل ہیں۔ انسجہ لیفیہ لحمی غدود کو باہم جوڑے رکھتے ہیں اس کے علاوہ کچھ چکنا مادہ ہوتا ہے۔ جو غدد کی درمیانی فضاؤں کو بھرتا ہے۔ غددی لحم بہت سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں منقسم ہوتا ہے۔ ان ٹکڑوں کو فصوص (لوتھڑے) کہتے ہیں۔ ہر لوتھڑے میں اور چھوٹے چھوٹے لوتھڑے پائے جاتے ہیں۔ ان چھوٹے لوتھڑوں کو فصیصات کہتے ہیں۔ اگر ان فصیصوں کو خوردبین کے ذریعہ بغور دیکھا جائے تو یہ بھی بہت باریک ذرات سے بنے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ ان ذرات کو خلیات کہتے ہیں۔ یہ خلیات اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں اور ان میں دودھ پیدا ہوتا ہے ہر خلیہ کی آزاد سطح پر ایک باریک جھلی کا استر ہوتا ہے۔ جس پر عروق و اعصاب کی انتہائی شاخوں کا جال پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ ان ہی عروق کے ذریعہ پستان کی تمام ساخت کا تغذیہ ہوتا ہے۔ اور ان ہی کے ذریعہ دودھ کی شکل میں مبدل ہو جانے والے سیالات خلیات میں پہنچتے ہیں۔

ہر چھوٹے لوتھڑے (فصیص) کے درمیان میں ایک باریک نالی شروع ہو کر رواں ہوتی ہے۔ جس کا سرا حلمہ کیطرف ہوتا ہے۔ اور ہر فصیص کے خلیات کے جوفوں کا رخ اسی
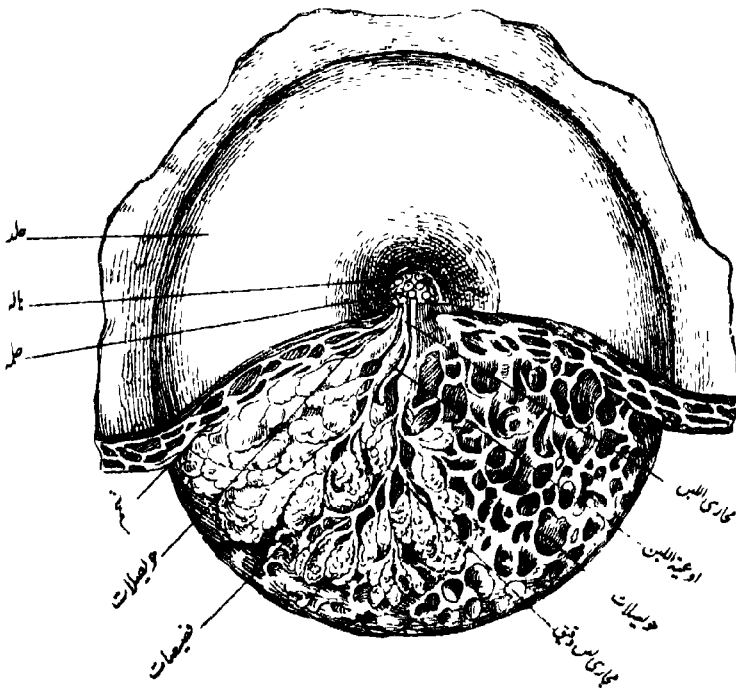
باریک نالی کی طرف ہوتا ہی۔ پھر ہر بڑے لوتھڑے سے متعلق جس قدر چھوٹے لوتھڑے ہوتے ہیں ان سب کی باریک نالیاں آپس میں ملکر ایک بڑی نالی بنالیتی ہیں۔ یہ بڑی نالی گویا بڑے لوتھڑے کی آخری بڑی نالی ہے۔ اسی طرح ہر بڑے لوتھڑے کی بڑی نالیاں حلمہ کیطرف بڑھتی ہیں لیکن حلمہ میں ختم ہونے سے پہلے کچھ فراخ اور کشادہ ہوجاتی ہیں۔ تاکہ جو دودھ بڑی نالیوں کے ذریعہ لوتھڑوں سے آرہا ہی وہ یہاں ذرا زیادہ مقدار میں جمع ہوجائے اس کے بعد ان نالیوں کی فراخی معمول سے بھی کم ہوجاتی ہے۔ اور یہ حلمہ میں ختم ہوجاتی ہیں۔ نالیوں کے ان آخری حصّوں کو فوہات کہتے ہیں۔ (فوہات جمع فوہ (منہ یا دہانہ) ان دہانوں کو ہم حلمہ میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر بڑے لوتھڑے سے متعلق ایک ہی بڑی نالی ہوتی ہے۔ اور وہی آکر سرپستان میں کھل جاتی ہے۔ تمام پستان میں بڑے لوتھڑوں کی تعداد پندرہ سے بیس تک ہوتی ہے۔ اتنی ہی تعداد میں بڑی نالیاں ہوتی ہیں۔

اگر پستانوں کو اُوپر سے دیکھا جائے۔ تو سب سے پہلے نہایت نرم جلد کا غلاف ملتا ہی۔ اسکے بعد سینے کی جھلی میں (جسکے دو پرت ہوتے ہیں) یہ غدوی جسم لپٹا ہوا ہوتا ہی۔ اس جھلی کا چوڑا اسرالالحاقی مادہ کے ذریعہ سینے کے عضلات سے چسپاں ہے۔ اگر پستان کو اس جھلی اور سینے کے عضلات سے علیحدہ کرکے دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس جھلی اور چربی دار مادے کے علاوہ پستان کے غددی جسم پر ریشہ دار جھلی کا ایک باریک غلاف اور ہوتا ہے۔ جواسکے تمام لوتھڑوں پر اور ان لوتھڑوں کو علیحدہ کرنیوالی خلاؤں میں پہنچا ہوا ہوتا ہی۔ اس غلاف کی لوتھڑوں میں دوہری جنتیں ہوتی ہیں

عروق و اعصاب

پستان کی شریانیں اُوپر سے تو شرائین بین الاضلاع آتی ہیں اور نیچے سو شریان پھیلتی ہیں اور اسکی بناتی ہیں اور ان کا تعلق سے ہوتا ہی اسکے اعصاب بعض شاخوں سے اور شاخوں سے آتے ہیں اور سامنے کی جلد میں اعصاب شرکیہ بھی ہیں۔ اس کی عروق جاذبہ کے بالائی کنارے پر گلٹیوں میں تمام
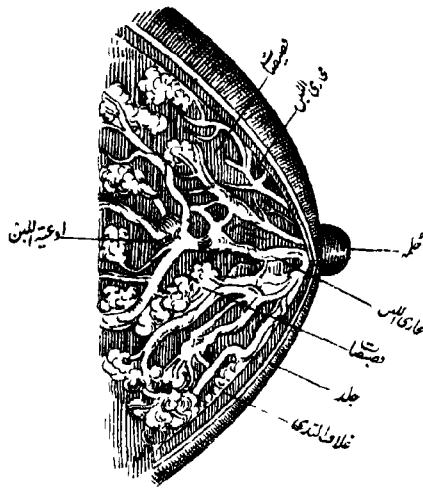
اور شریان ثدیٔ باطن سے عظم لطنی شروع ہوکر اسمیں وریدیں حلمہ کے گرد جال ورید لطنی اور ثدیٔ باطن اعصاب بین الاضلاع کی ضفیرۃ عضدیہ کی ان جو سینے کی پہلوی اور پھیلتی ہیں اسکے علاوہ پستان میں آتے سینے کے بڑے عضلے چل کر بغل اور گردہ کی ہوتی ہیں۔

افعال و وظائف

جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے کہ پستان بھی جسم کے اور غدد کی طرح ایک غدہ ہی۔ پستانوں کی ساخت اور ان کے افعال بھی دوسری گلٹیوں سے بالکل ہی مختلف نہیں ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر گلٹی سے ایک ہی قسم کی رطوبت پیدا نہیں ہوتی۔ جسم کے ہر حصے میں وہاں کی گلٹیوں کی رطوبات وہاں کے ماحول اور ان سے متعلقہ افعال کی مناسبت سے رنگ، قوام اور مقدار میں مختلف ہوتی ہیں +

عبدالحمید

باب دوم

عورتوں کے بعض جنسی امتیازات

حیض

حیض ایک ایسا وسیع اور پیچیدہ عمل ہے۔ جو خاص اوقات میں عورت کے تمام اعضائے تناسل پر کم و بیش اثر انداز ہوتا ہے۔ انکی ساختوں میں عظیم تغیرات رونما ہوتے ہیں۔ خصوصاً رحم ان تغیرات کے مظاہروں کا مرکز ہوتا ہے۔ ان تغیرات کا حاصل یہ ہوتا ہو کہ تمام اعضائے تناسل میں ایک قسم کی تجدید ہو جاتی ہے۔ اور ان میں اپنے فرائض کو انجام دینے کی از سر نو صلاحیت و استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ جسم کی تمام ساختوں اور اسکے تمام اعضا میں تجدید و صلاحیت کا حاصل کرنے کے لئے جو مختلف نوعیتوں کے طریقے جاری ہیں ان ہی میں سے ایک طریقہ "حیض" ہے۔ جو عورتوں کے اعضا تناسل کے لئے مخصوص ہے۔

بادی النظر میں یہ طریقہ کچھ مصرفانہ معلوم ہوتا ہو۔ کیونکہ اس میں خون جیسے مفید اور بیش بہا سیال کو بے تکلف نکل جانے کا موقع دیدیا جاتا ہو اور وہ ساری عمر میں ایک دو دفعہ کیلئے نہیں۔ بلکہ ہر مہینے کی مقررہ تاریخوں میں یہ "اصراف" عمل میں آتا ہو اور وہ بھی دس پانچ قطروں یا تولہ دو تولہ کا صرف نہیں۔ بلکہ آدھ آدھ پاؤ اور پاؤ پاؤ بھر جیتا جاگتا خون آنکھوں کے سامنے نکل جاتا ہو۔ اسکے بعد عورت بھی مطمئن ہوتی ہو کہ اچھا ہوا گندہ خون نکل گیا' عوام کا بھی یہی خیال ہوتا ہو اور اکثر معالجین کے نتائج افکار بھی یہی ہوتے ہیں۔ کہ "حیض سے ہر مہینے خون کی صفائی ہو جاتی ہو" "فساد خون کے اکثر امراض سے نجات ملتی ہے" "خون صاف ہو کر جسم کی پرورش کے قابل ہو جاتا ہو" "اگر یہ گندہ خون نہ نکلتا تو نہ معلوم کیا کیا مصیبتیں ڈھاتا" وغیرہ۔

اگر ان تمام بیانات کو بجنسہٖ و بکیفیتہٖ تسلیم کر لیا جائے تو لازماً ماننا پڑے گا کہ عورت کے جسم میں کسی جگہ یا اعضائے تناسل کے قریب کوئی چھلنی یا فلٹر لگا ہوا ہے۔ جس کا کام یہ ہے کہ وہ ہر لحظہ عروق دمویہ میں سے خون کے خراب اور ناکارہ اجزا کو جذب کرتا رہتا ہو۔ اور بیس بائیس روز با احتیاط تمام اپنے میں جمع رکھتا ہو اور جب حیض کا زمانہ آتا ہو اس وقت ان خراب اجزا کو خون حیض کی صورت میں خارج کر دینے کیلئے اعضا تناسل یا رحم کے سپرد کر دیتا ہے،

تشریح و افعال الاعضا کے جاننے والے بتا سکتے ہیں۔ کہ عورت کے جسم میں یا اسکے اعضائے تناسل میں اس قسم کا کوئی علیٰحدہ یا امتیازی نظام موجود نہیں ہے۔ اعضائے تناسل میں بھی اور اعضا کی طرح عروق و اعصاب اور غدود کا جال پھیلا ہوا ہو اور ان کا فعل بھی مخصوص زمانوں کے علاوہ یکساں طور پر جاری رہتا ہو۔ اگر دم حیض' خراب اجزا خون ہی کا نام ہو تو پھر لازم ہے کہ حیض کو دوران خون کی طرح کم و بیش ہر وقت جاری رہنا چاہیئے۔ کیونکہ خون خراب اجزا سے کبھی بھی بالکل پاک نہیں ہو سکتا۔ داخلی اسباب کے علاوہ خارجی اسباب بھی خون کے اجزا میں اچھا برا تغیر پیدا کرتے رہتے ہیں اگر خون حیض کو فضلات جسم یا فضلات خون کا نام دیدیا جائے تو پھر یہ بھی ضروری ہو۔ کہ دم حیض مردوں میں بھی جاری ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مردوں کا جسم یا ان کا خون فضلات سے پاک کیوں ہو؟ جو اسباب عورتوں کے خون میں فضلات کی موجودگی کو ثابت کرنے کے لئے گنائے جا سکتے ہیں۔ بعینہٖ وہی اسباب مردوں میں بھی موجود ہونے چاہئیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ خون کو خراب اجزا سے پاک کرنیکا جو طریقہ قدرت نے تجویز کیا ہو وہ مرد اور عورت دونوں میں مشترک ہو اور وہ یہ ہو کہ خاص قسم کی گلٹیاں جسم انسان میں بطور پاسبان یا بطور فلٹر موجود ہیں۔ دوران خون میں سے بیکار یا نقصان رساں چیزوں کو پکڑتی رہتی ہیں اور پھر انکی تخریب و تحلیل کا کام بخوبی انجام دیتی رہتی ہیں۔ جب یہ نظام غددی واقعتاً مرد و عورت دونوں میں موجود ہو تو پھر عورت کے لئے اس نئے نظام کی ضرورت کیوں واقع ہوئی؟

ہمارا خیال یہ ہے۔ کہ خون کو صاف و پاک کرنے کے لئے جو نظام دونوں اصناف میں پایا جاتا ہے۔ وہ تصفیہ خون کے لئے بالکل کافی اور مناسب حال ہے اور اس سلسلہ میں کسی مزید اہتمام کی حاجت نہیں۔ اب رہا خون ...... حیض کا مسئلہ تو اسکے متعلق بدیہی طور پر ثابت ہے کہ دوران حیض میں عروق دمویہ سے جو خون تجویف رحم میں خارج ہونے کے لئے رستا ہے وہ اس خون سے مختلف نہیں ہوتا۔ جو اور عضائے سے حاصل کیا جائے خون حیض میں بھی خون کے سرخ و سفید دانے، رطوبت لیفیہ (فائبرین) اور دیگر اجزا موجود ہوتے ہیں۔ ایک محقق صاحب نے بہت زور مار کر یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ خون حیض میں رطوبت لیفیہ (فائبرین) کم ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ نہیں جمتا اور اسی وجہ سے وہ جسم کے اور خون سے مختلف ہے۔ حالانکہ اگر محقق موصوف رحم کی غشائے مخاطی کی رطوبت اور اس کی تاثیر۔ اسکے علاوہ ان تمام راستوں کی ساختوں اور ان سے مترشح ہونے والی رطوبات اور خواص کو سامنے رکھ لیتے۔ تو خون حیض کے نہ جمنے کا سبب بآسانی انکی سمجھ میں آجاتا۔ اور وہ اتنی پیچیدگی کے بعد اس مسئلہ کو حل کرنیکی کوشش نہ کرتے جسکے تسلیم کر لینے کے بعد بہت سے نئے نئے لاینحل سوالات سامنے آجاتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ ہمارے لئے اس امر کو ثابت کرنا نہایت مشکل ہے۔ کہ وہ خون جو عروق دمویہ سے خارج ہوتے ہی رحم کی تجویف میں حاصل ہوتا ہے۔ وہ جسم کے اور خون سے مختلف و ممتاز ہے۔ اسی وجہ سے اس کا ثبوت بھی ہم نہیں پہنچ سکتا۔ کہ اس خون میں تمام جسم کے، یا جسم کے کسی حصے کے یا خون ہی کے ناکارہ اجزا شامل ہوتے ہیں۔

ہم کو یہاں تمام جسم کے خون کی کسی خاص خرابی سے بحث نہیں۔ اس وقت سوال صرف دم حیض کے فضول یا غیر فضول ہونے کا ہے علم التشریح و افعال الاعضاء کا مبتدی بھی یہ بتا سکتا ہے کہ خون جس طرح کسی عورت کے دماغ جگر، معدہ، ہاتھ پاؤں اور دوسرے احشاء و اعضاء میں بذریعہ دوران ہر وقت پہنچتا ہے۔ اسی طرح رحم اور دوسرے اعضائے تناسل میں اسکی آمد و رفت ہر وقت جاری رہتی ہے۔ اگر یہ سلسلہ ذرا بھی منقطع ہو جائے تو ان میں عظیم تغیرات واقع ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی تغیرات جیسے کہ ہم ظاہری اعضاء میں بصورت زخم یا چوٹ وغیرہ دیکھتے ہیں یا ایسے ہی تغیرات جو احشاء میں بصورت ورم یا کسی غیر جنس کے داخل ہونے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ یا اسی قسم کے تبدلات جو خود رحم کی ساخت میں ایک خاص تحریک کی وجہ سے رحم اور اسکی ساختوں میں داخل ہو کر جریان خون کا باعث بنتے ہیں۔

موجودہ زمانہ کی تہذیب نے عورت کے متعلق خواہ کیسے ہی خیالات پیدا کر دیئے ہوں۔ اور خود عورت بھی "بچہ بنانیکی ایک مشین" کے الفاظ سے خواہ کتنی ہی چڑے لیکن علم تشریح اور افعال الاعضاء کا مطالعہ ہم کو یہی بتاتا ہے کہ عورت کی پیدائش اور وجود کا مقصد محض تولید اور بقاء جنس ہے اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے قدرت نے عورت کے جسم میں عجیب غریب انتظامات کئے ہیں۔ اور یہ مقصد قدرت کو اسقدر عزیز معلوم ہوتا ہے کہ اسکے خلاف کوئی عمل وہ گوارا نہیں کرتی۔ بلکہ اسکی موافقت میں ہر قسم کے اعمال کو جاری رکھتی ہے۔ اور ہر لحظہ ان اعضاء کی تجدید کرتی رہتی ہے۔ جو توالد و تناسل سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ اس معاملہ میں اسکو اتنا غلو ہے کہ وہ خون جیسی عزیز متاع جسم کو بھی بہانے سے دریغ نہیں کرتی۔ تاکہ اس سے ایک طرف تو رحم وغیرہ اعضائے تناسل میں عمل تجدید ہو جائے اور دوسری طرف ان میں وہ صلاحیت کار نوبت بنوبت بیدار ہوتی رہے کہ جب تک حرارت غریزی ہی میں کمی واقع نہ ہو جائے رحم جیسے اہم عضو تولید میں اسکی صلاحیت مفقود یا کمزور نہ ہو۔ رحم کی سب سے بڑی خصوصیت جو اسکو دوسرے تمام اعضاء سے ممتاز کرتی ہے۔ جریان وسیلان الدم ہے۔ اور اسکی یہ خصوصیت سن بلوغ سے شروع ہو کر سن یاس تک برابر جاری رہتی ہے۔ اگر رحم میں حمل موجود ہے تو وہ جریان خون کی صلاحیت جنین کی پرورش میں صرف ہوتی ہے۔

ایام رضاعت میں یہ صلاحیت دودھ کی پیدائش میں صرف ہوتی ہے۔ اسکے بعد خالی دنوں میں رحم اور اعضائے تناسل اپنی صلاحیت کو زندہ رکھنے کیلئے اس عمل (یعنی جریان خون) کو جاری رکھتے ہیں۔ اگر یہ سیلان یا جریان خون بند کر دیا جائے تو اسکے یہ معنی ہیں کہ ہم اسکی صلاحیت کار کو ختم کرنیکی کوشش کریں گے۔ اسکی یہ صورت اسی طرح واقع ہوگی۔ جس طرح کسی عضو کے دوران خون بند کر دینے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ کہ پہلے اسکی تر و تازگی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر اسکے بعد حس و حرکت کی قوتیں جواب دیدیتی ہیں۔ بالآخر اس میں ذبول پیدا ہو کر اس عضو کی صلاحیت جسکے لئے اسکی پیدائش ہوئی تھی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

اگر تجدید و صلاحیت کار کا یہ عمل جاری نہ ہوتا۔ تو شاید رحم میں نطفہ یا جنین کی حیثیت غیر جنس کی سی ہوتی۔ یعنی جس طرح کوئی غیر متعلق

چیز جسم کے اعضاء یا احشاء میں داخل ہو جائے تو اس وقت تمام جسم کے نظام میں ایک ہل چل مچ جاتی ہے اور اس چیز کو دفع کرنے کے لئے مدافعانہ تدابیر کا ایک غیر مختتم سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور وہ اس وقت تک جاری رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ غیر جنس دفع نہ ہو جائے۔

ہم چاہتے ہیں کہ ایک اہم اعتراض کا جواب اس جگہ دیدیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب ہم بداہتہً دیکھتے ہیں کہ حیض کی تمام خرابیاں عورت کے لئے نہایت مضر ثابت ہوتی ہیں۔ حیض کا نہ ہونا طرح طرح کے امراض کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ اور اسکی کمی بیشی نتائج پیدا کرتی ہے۔ برخلاف اس کے حیض کا وقت پر ہونا اور صحیح مقدار میں ہونا صحت پر نہایت مفید اثرات ظاہر کرتا ہے۔ ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ خون حیض پاک و صاف نہیں ہوتا اسی لئے جسم میں اسکی رکاوٹ امراض و آلام پیدا کر دیتی ہے۔ اگر وہ پاک و صاف ہوتا تو یقیناً ان آفات کا باعث نہ ہوتا؟

افسوس ہے کہ اس اہم اعتراض سے بھی ہمارے موجودہ خیالات میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہم یہ مانتے ہیں کہ جس طرح کسی تندرست عضو کا جریان خون بالخصوص اس عضو کے لئے اور بالعموم تمام جسم کے لئے مضر و نقصان رساں ہوتا ہے۔ اسی طرح رحم اور تمام جسم بھی ان نقصانات کو برداشت کرتے ہیں۔ جو اچھا خاصہ خون بصورت حیض خارج ہونے کی وجہ سے ان کو لازماً پہنچتا ہے۔ لیکن خون کی اس قربانی سے جو عظیم الشان فوائد رحم اور تمام جسم کو حاصل ہو جاتے ہیں۔ وہ اس نکل جانے والے خون کی قیمت سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ فوائد افرازی غدد سے تعلق رکھتے ہیں یوں تو یہ غدد کم و بیش ہر وقت ہی مصروف کار رہتے ہیں اور انکی افرازی رطوبات دوران خون میں شامل ہو ہو کر تمام نظام جسم کیلئے آب حیات کا کام دیتی رہتی ہیں۔ لیکن اس تازہ ہلچل کے دوران میں اور اسکے بعد جو ایام حیض کے وقوعہ سے تمام جسم میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ افرازی غدد غیر معمولی طور پر متنبہ ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے مفوضہ کاموں کو انتہائی سرگرمی سے انجام دینا شروع کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم خون کے اس ایثار سے ایک طرف تو اپنے میں صلاحیت عمل کی تجدید کر لیتا ہے اور دوسری طرف اسکے عوض میں بہترین بدل ما یتحلل حاصل کر لیتا ہے۔ اور جو جو معاونین رحم کو اس نیک کام میں ہاتھ بٹاتے ہیں ان کے لئے بھی بدل اور معاوضہ کی کمی نہیں ہوتی۔

ایک اور اعتراض کا جواب ہم ضمناً پہلے دے چکے ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ خون حیض جب اندام نہانی کے سوراخ سے باہر نکلتا ہے۔ اس وقت وہ جسم کے اور حصوں کے خون سے رنگ اور قوام میں مختلف ہوتا ہے۔ اور اس میں عام خون کی طرح جمنے کی صلاحیت بھی نہیں ہوتی۔ غالباً ان ہی وجوہ سے عوام اس کو خراب خون سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور بخیال خود اسکے نکل جانے کو بیسیوں تکلیفوں سے نجات کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں۔ لیکن تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ یہ خون جب رگوں (رحم کی غشاء مخاطی کی باریک جھلی کی عروق شعریہ) سے خارج ہوتا ہے تو اس میں اور عام خون میں کسی لحاظ سے بھی فرق نہیں ہوتا۔ اور فرق بھی کیسے ہو سکتا ہے جب کہ وہاں حسب معمول ایکطرف سے خون آ رہا ہے اور دوسری طرف سے برابر جا رہا ہے۔ یعنی دوران خون کا سلسلہ قائم ہے۔ رگوں سے نکلنے کے بعد خون جب تجویف رحم میں آتا ہے۔ اس وقت اسکو پہلی مرتبہ بیرونی حوادث کا شکار ہونا پڑتا ہے رحم کی غشاء مخاطی سے ایک تیز اور کھاری رطوبت جو وہاں کی ساخت کی حفاظت کے لئے نکلتی رہتی ہے۔ وہ اس خون میں شامل ہو جاتی ہے اور خون کی انجمادی شان کو ختم کر دیتی ہے اسکے بعد عنق الرحم، فم رحم اور مہبل کے طول طویل راستے طے کر کے یہ خون جسم سے باہر خارج ہوتا ہے۔ اور ہر جگہ اس کو ایسی ہی ساختوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جہانتک مختلف قسم کی رطوبات کی تراوش کا انتظام ضرورتاً موجود ہے۔ اور وہ سب اس خون میں لازماً شامل ہو جاتی ہیں۔ نقبۂ مہبل سے نکلنے والے خون کے متعلق آپ جو رائے چاہیں قائم کریں۔ لیکن خون کے اصل ظروف (عروق) سے جو خون خارج ہوا وہ جسم کے اور خون کی طرح یقیناً کار آمد و مفید تھا۔

اب ہم اس بحث کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتے۔ ہمارے مطالب کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) عوام یا نا واقف اصحاب نے حیض کی افادی حیثیت کے متعلق جو خیالات قائم کر رکھے ہیں۔ وہ ایک حد تک نتیجہ کے اعتبار سے صحیح ہیں۔ لیکن (۲) اسکے اسباب کے متعلق جو تصورات انہوں نے قائم کر رکھے ہیں۔ وہ صحیح نہیں ہیں۔ (۳) خون حیض رحم کی تجویف میں اپنے قدرتی ظروف سے جو دوران کی حالت میں خارج ہوتا ہے اُس وقت وہ جسم کیلئے اسی طرح مفید تھا جس طرح جسم کا اور خون (۴) اس جریان خون کا مقصد یا نتیجہ اعضائے تناسل کی ساختوں میں تجدید اور صلاحیت عمل کا حصول ہے (۵) جن جسمانی فائدوں کو خون حیض کے نکل جانے کی طرف براہِ راست منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ بھی صحیح نہیں بلکہ یہ فائدے نظام غددی کے انعکاسی تاثر سے حاصل ہوتے ہیں +

اب تک ہماری توجہ حیض کی افادی حیثیت پر رہی۔ اب ہم اسکے اسباب کیطرف اپنی توجہ منعطف کرتے ہیں۔ موقع یہ ہے کہ اُن اسباب و عوامل کی تلاش کیجائے۔ جس کا نتیجہ حیض کی شکل میں سامنے آتا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ اس مرحلہ میں بھی تحریر کو طوالت دے دینے کے لئے اختلافات موجود ہیں۔ لیکن ہم اس بیان کو جلد ہی ختم کرنے کی کوشش کرینگے۔

اسباب حیض کے متعلق کچھ عرصے پہلے تک یہ خیال اچھی طرح جڑ پکڑ چکا تھا۔ کہ یہ اعصاب کے انعکاسی عمل سے واقع ہوتا ہے یعنی یہ کہ جسم کے کسی حصہ کی مجہول الحقیقت کیفیت متعلقہ اعصاب کو متاثر کرتی ہے اور عصبی مراکز میں پہنچکر بطور ردعمل اعضائے تناسل بالخصوص رحم میں منعکس ہوتی ہے اور وہاں کی ساختوں میں اس تحریک سے ہلچل مچ جاتی ہے۔ دوران خون زیادہ ہوجاتا ہے۔ اور ساختوں میں امتلائی کیفیت پیدا ہوکر انشقاق واقع ہوجاتا ہے۔ اور خون آنے لگتا ہے اس گورکھ دھندے کو بجنسہٖ تسلیم کر لینے کے بعد بھی عقل کو ابتدائی تحریک کی نوعیت اور مقام وقوع اور پھر اس تحریک کے اصلی سبب کی تلاش باقی تھی۔ کبھی خیال آتا تھا۔ کہ شاید وہ تحریک دماغ سے تعلق رکھتی ہو۔ کیونکہ دماغ عقل کا مخزن ہے۔ کبھی دل اور جگر کی طرف دھیان جاتا تھا۔ کیونکہ یہ بھی اس مملکت میں اعاظم رجال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کبھی غور کے بعد سمجھ میں آجاتا تھا۔ کہ ممکن ہے وہ تحریک خود اعضائے تناسل یا رحم کی اندرونی تحریک ہو۔ جو منعکس ہوکر وہیں آجاتی ہو۔ اور وہاں یہ علامات پیدا کر دیتی ہو۔ اس مسئلہ کی جو جدید تحقیقاتیں ہوئی ہیں۔ انہوں نے اگرچہ ڈور کے اس الجھے کے بہت سے پیچ وخم کھول دیئے ہیں۔ لیکن اسکے سرے کا اب تک بھی پتہ نہیں۔ تاہم اب تک جو کچھ سامنے آچکا ہے اسکو طالب علم تشریح وافعال الاعضاء کی تشفی وتسکین کے لئے کافی کہا جاسکتا ہے۔ بہرحال اس خالص "عصبی تخیل" نے تو اسی وقت دم توڑ دیا جب کہ بہت سے حیوانات کے ان اعصاب کو جو اعضائے تناسل سے تعلق رکھتے تھے۔ کاٹ دیا گیا۔ لیکن حیض ان میں بھی واقع ہوا۔ اسکے بعد یہ خیال کرکے کہ بالواسطہ کسی اور طرف سے عصبی تحریک پہنچ جاتی ہو تو اس قسم کے اعصاب کے مرکز یعنی نخاع ہی کو کاٹ کر پھینکدیا۔ لیکن حیض کو اس وقت بھی نہ رکنا تھا اور نہ رکا۔ جب اس طرف بھی ناکامی ہوئی تو محققوں نے فیصلہ کیا کہ حیض کے اسباب کی جستجو میں ہم کو دور نہیں جانا چاہیئے۔ بلکہ ان کو خود رحم یا اسکے مجاور اعضا میں تلاش کرنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز ان ہی اعضاء کو بنالیا۔ بالآخر بہت سے تجربات کے بعد یہ بات معلوم کرلی کہ خصیتین الرحم ہی اس مسئلہ کو حل کرسکتے ہیں۔ کیونکہ خصیۃ الرحم کو بالکل نکال دینے کے بعد حیض آنا موقوف ہوگیا۔ اس معاملہ میں خصیۃ الرحم کی حیثیت کو اس تجربے نے اور بھی واضح کر دیا۔ کہ اگر خصیۃ الرحم کا ذرا سا ٹکڑا بھی جسم میں چھوڑ دیا گیا۔ جب بھی حیض موقوف نہ ہوا اس ذرا سے ٹکڑے ہی نے پورے خصیہ کی قائم مقامی کرلی۔ ایک جماعت نے دعویٰ کیا کہ خصیۃ الرحم کے اندر سے خارج ہونیوالی کوئی خاص قسم کی رطوبت ہے جو قاذفین کے راستہ سے رحم میں پہنچ جاتی ہے۔ اور وہاں جاکر علامات حیض پیدا کر دیتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس رطوبت کی نوعیت فعل کیا ہوتی ہے۔ اور اسکی پیدائش خصیۃ الرحم کے کس حصہ میں ہوتی ہے؟ اور اسکی پیدائش کے محرکات کیا ہیں؟ افسوس ہے کہ اس قسم کے سوالات کے تشفی بخش جوابات ہم اپنی موجودہ معلومات سے نہیں دیسکتے لیکن رحم اور مجاورات رحم کے تمام افعال پر ایک متجسسانہ نگاہ ڈالنے کے بعد ہم اس قسم کی رطوبت کے وجود کو تسلیم کرنے پر مجبور رہیں۔

اگر بعض خاص قسم کے مظاہرے ہمارے سامنے نہ آجاتے۔ تو اسباب حیض کی تلاش میں ہم کو چنداں تشویش کی ضرورت نہیں تھی۔ اور ہم اعضائے تناسل کے افعال پر ذرا سے غور وتامل کے بعد یہ نتیجہ نکال لیتے۔ کہ حیض کے اجرا کا تعلق ضرور حویصلہ بیضہ سے ہے۔ کیونکہ یہ صریح طور پر معلوم ہے کہ حویصلہ بیضہ جب پختہ ہوکر پھٹنے کے قریب ہوتا ہے۔ اس وقت وہ ضخامت اور حجم میں دوسرے نیم پختہ حویصلوں سے بڑا ہوتا ہے۔ تو خصیۃ الرحم کے بیرونی طبقہ کی ساخت (جو پردہ صفاق کی باریک شکل خصیہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے) کا وہ حصہ حویصلہ کے اوپر ہے اسباب تغذیہ میں خلل پڑجانے کی وجہ سے کمزور ہوجاتا ہے۔ پھر کسی خاص تحریک (مثلاً تحریک جماعی یا قاذفین کی قوت جاذبہ) سے وہ کمزور صفاقی حصہ پھٹ جاتا ہے۔ اسکے بعد اسکے نیچے کا پختہ حویصلۂ بیضہ جو پہلے ہی پھٹنے کو تیار بیٹھا تھا۔ پھٹ جاتا ہے۔ پھر قاذف نالی کے جھالردار حصہ کی ایک نالی حویصلہ سے نکلی ہوئی رطوبت بیضہ اور بیضۃ النساء کو جذب کرکے قاذف نالی میں پہنچا دیتی ہے۔

خصیتین الرحم، قاذفین اور حویصلہ بیضہ کے ان تمام افعال اور تغیرات کو سامنے رکھکر اگر ہم حیض کے متعلقہ تغیرات پر بھی غور کرنا شروع کردیں۔ تو ان دونوں میں ایک قابل فہم رابطہ موجود پایا جاتا ہے۔ اگر ہم یہ کہدیں۔ کہ حویصلہ وغیرہ کے تغیرات چونکہ غیر معمولی محرکات کا نتیجہ ہوتے ہیں اسی لئے ان تحریکات کا اثر رحم تک پہنچ جانا بالکل قرین قیاس وعقل ہے۔ اور رحم میں ان ہی محرک اثرات کے کشا زمانہ قبل از حیض کے سے تغیرات

واقع ہونے لگتے ہیں یعنی رحم کی غشاء مخاطی پھولنے لگتی ہے۔ دوران خون بڑھ جاتا ہے مزید برآں رحم کے یہ تغیرات بیضۃ النساء کے سفر قاذفی کے ساتھ ساتھ بڑھتے
رہتے ہیں۔ اور ان تغیرات کو قاذف نالی کی غشاء مخاطی کے۔ مدبات اپنی حرکت سے جو رحم ہی کی طرف ہوتی ہے۔ قائم رکھتے ہیں اور بیضۃ النساء اپنے سفر کو
طے کرکے رحم سے جس قدر قریب ہوتا جاتا ہے اسی قدر ہدبی تحریک زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ رحم میں اس مسلسل تحریک سے زمانہ حیض شروع ہوتا
ہے۔ ادھر بیضۃ النساء بھی اپنا سفر طے کرکرکے رحم کے قریب پہنچ جاتا ہے اور ہدبی تحریک میں اس سے مزید اضافہ ہوجاتا ہے ادھر حیض بھی پوری قوت سے جاری
ہونے لگتا ہے۔ بالآخر بیضۃ النساء کا سفر قاذفی ختم ہوجاتا ہے۔ اسکے ساتھ زمانہ حیض بھی۔

اسکے ساتھ اس مسئلہ کو بھی خیال میں۔ رکھنا چاہیئے۔ کہ حویصلہ کے پھٹنے کے بعد بیضہ کو رحم تک پہنچنے میں نو دس روز لگ جاتے ہیں۔ اور یہ بھی
معلوم ہے کہ حیض کی تغیرات کی ابتداء سے انتہا تک کا زمانہ بھی نو دس ہی روز ہوتا ہے اس صاف و صحیح رابطہ کو جان لینے کے بعد بظاہر اطمینان ہوجاتا
ہے اور کوئی بات خلاف عقل و قیاس بھی نظر نہیں آتی۔ لیکن اس مسئلہ میں مزید غور و فکر ہمارے سامنے بعض اعتراضات پیش کردیتا ہے۔

اگر مندرجہ بالا تصریحات کو بجنسہ تسلیم کرلیا جائے تو حویصلہ کے پھٹنے اور اسکے بعد کے تغیرات سے حیض کا آنا لازم ہوجاتا ہے۔ حالانکہ اس کے
خلاف صورتیں شاذ و نادر نہیں بلکہ اکثر دیکھنے میں آتی ہیں مثلاً حیض آنے کی عمر سے پہلے ہی بعض عورتوں کو استقرار حمل ہوگیا یا ایسی ہی صورت حیض
کے موقوف ہوجانے کی عمر میں بھی واقع ہوئی۔ یا ایام رضاعت میں جن عورتوں کے ایام بھی بند تھے وہ حاملہ ہوگئیں

ان ہی وجوہ کی بنا پر ہم مجبور ہیں کہ خصیتین الرحم کی کسی ایسی رطوبت کا وجود تسلیم کرلیں۔ جو حیض کا باعث ہوتی ہے۔ اسکے ساتھ ہم حویصلہ کے
انشقاق اور اسکے بعد افعال کو بطور ضمیمہ یا مددگار سامنے رکھ لیں۔ تو بحیثیت موجودہ تسلی و تشفی کا کافی سامان بہم پہنچ جاتا ہے۔

دورِ حیض کے تغیرات

دورِ حیض سے مراد وہ زمانہ ہے جو ایک حیض کی ابتداء سے دوسرے حیض کی ابتداء تک پایا جاتا ہے۔ اسکو سہولت بیان کے لئے چار زمانوں
میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) زمانہ وقفہ (۲) زمانہ قبل از حیض (۳) زمانہ حیض (۴) زمانہ بعد از حیض

زمانہ وقفہ

پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ گویا رحم
کے سکون کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ
طبعی حالت میں ہوتی ہے۔ غشاء
کا اخراج بھی بقدر مناسب و
وقت کوئی غیر معمولی تحریک
غشاء مخاطی کی سطح چکنی اور رنگ
$\frac{1}{16}$ انچ سے $\frac{1}{4}$ انچ تک ہوتی
کی جسمانی ساخت پر موقوف
عورتوں کے رحم اور اسکی غشاء
غشاء مخاطی رحم کے ہر حصہ میں
ہوتی ہے۔ لیکن کبھی ایسا بھی
دبیز ہوجاتی ہے۔ اور بعض جگہ

زمانہ وقفہ میں رحم کی غشاء مخاطی کی حالت

یہ زمانہ قبل از حیض سے پہلے
کا زمانہ ہے۔ جو تقریباً بارہ روز
اور دوسرے اعضائے تناسل
میں رحم وغیرہ کی غشاء مخاطی
مخاطی اور رحم کے غددی رطوبت
ضرورت ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ اس
کارفرما نہیں ہوتی۔
ہلکا گلابی ہوتا ہے اور اسکی دبازت
ہے۔ دبازت کا اختلاف عورتوں
ہوتا ہے۔ عموماً موٹی اور فربہ
کی دبازت بھی زیادہ ہوتی ہے
طبعی طور پر استر کئے ہوئے
ہوتا ہے کہ بعض جگہ یہ زیادہ
کم لیکن اس قسم کا اختلاف

پہلی ولادت کے بعد ہی ہوا کرتا ہے۔

نہ قبل از حیض یہ زمانہ وقفہ اور زمانہ حیض کے درمیان واقع ہے۔ اور عموماً چار روز تک رہتا ہے۔ اس زمانہ میں غشاء مخاطی کی دبازت ½ انچ سے ¼ انچ تک ہو جاتی ہے۔ دبازت میں اضافہ کا سبب یہ ہوتا ہے کہ وہاں کے خلیات کی تعداد بڑھ جاتی اور گلٹیاں پھول کر لمبی ہو جاتی ہیں۔ باریک رگیں بھی پھول کر حجم میں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں اگر گلٹیوں کو تراش کر دیکھا جائے۔ تو انکی ت پیچدار معلوم ہوتی ہے۔ جو خلیات گلٹیوں کے اندر استر کرتے ہیں۔ وہ بھی پھول جاتے ہیں۔ باریک رگوں میں خون کا دوران بڑھ جاتا ہے لئے وہ خون سے پر نظر آتی ہیں۔ اس زمانہ کے تیسرے روز الدم خارج ہونے لگتا ہے۔ جو اپنے طبعی راستے سے ثقبہ مہبل ہر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ چوتھے روز خون کے کچھ ذرات بھی لگتے ہیں۔ اب گویا اصل زمانہ حیض کی ابتدا ہو جاتی ہے۔
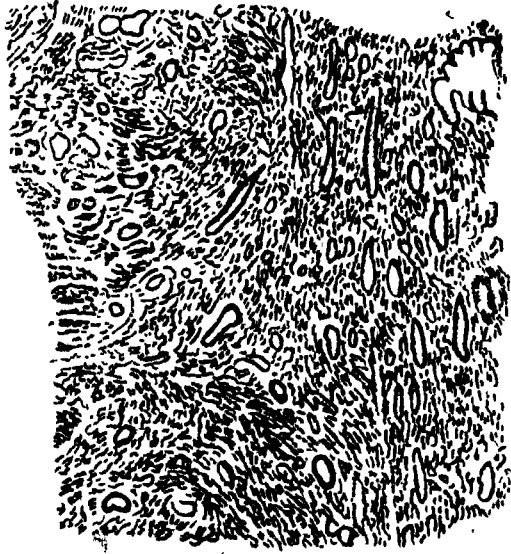
زمانہ ابتدائے حیض میں رحم کی غشاء مخاطی کی حالت

نہ حیض اس زمانہ کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ہمیں عروق شعریہ سے مسلسل فی مقدار میں خون خارج ہوتا رہتا ہے۔ اس خون کے خارج صورت یہ ہوتی ہے۔ کہ رحم کی غشاء مخاطی اور بشرہ نیز اسکے کی ساختوں کے خلیات محرکات حیض کی وجہ سے ایک رے سے ذرا علیحدہ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان لا واقع ہو جاتا ہے۔ غشاء مخاطی اور بشرہ میں اس خلا کا ہوتا ہے کہ ان میں آنیوالی عروق شعریہ خون کی زیادہ رجمع کر دیتی ہیں۔ اور عروق شعریہ سے خون کے نکلنے میں خاص رکاوٹ بھی اس کی وجہ سے واقع نہیں ہوتی۔ کہ شعریہ کے بنانے والے خلیات بھی بہت حد تک ایک مرے سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور خون کے بہاؤ کی زیادتی سے وہ پھٹ بھی جاتی ہیں۔ عروق شعریہ کے اس انشقاق کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون میں عموماً اور بشرہ کے نیچے خصوصاً جمع ہو جاتا ہے۔ بشرہ کے نیچے خون کے اس اجتماع سے اسکے تغذیہ میں فرق واقع ہونے لگتا ہے۔ بالآخر بھی کمزور ہو کر پھٹ جاتا ہے۔ اسکے بعد تجویف رحم میں کوئی ایسی رکاوٹ باقی نہیں رہتی جو خون کو روک سکے۔ اکثر خون حیض کے اخراج کی یہی بت ہوتی ہے۔ بشرہ کے نیچے قیام رکھنے والی گلٹیوں پر یا ان کے قریب بھی یہ اجتماع خون ہوتا ہے اس وقت کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون رحم کی گلٹیوں کی نالیوں کے راستے آ جاتا ہے۔ لیکن ایسا کم ہی ہوتا ہے کیونکہ گلٹیوں کے اوپر یا اس کے قریب خون کو جمع ہونے میں سطح پر جمع ہونے کے مقابلہ میں دقت ہوتی ہے۔

خون حیض جب خارج ہو کر رحم کی تجویف میں پہنچتا ہے۔ اسوقت وہ جسم کے معمولی خون کے مطابق ہوتا ہے۔ اس میں جمنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ اور اس کا رنگ گہرا سرخ ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ مہبل کے سوراخ سے باہر آتا ہے تو اس میں جسم کی مخاطی اور رحم کی گلٹیوں اور تمام راستے کی رطوبت شامل ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے اس کا رنگ طبعی خون کے رنگ سے کچھ مختلف اور ہلکا ہوتا۔ رحم کی کھاری رطوبات کی آمیزش کی وجہ سے اس میں سے جمنے کی صلاحیت بھی ایسی مفقود ہو جاتی ہے کہ اگر وہ ایک عرصہ تک بھی جسم کی فضا میں جمع رہ جائے جب بھی نہیں جمتا۔ اور عورت کے اندام نہانی سے جما ہوا خون ایسی حالت میں خارج ہوتا ہے۔ جب کہ اس میں رحم کی بات کی آمیزش کا موقع نہیں ملتا۔ اور وہ بمقدار کثیر خارج ہو چکا ہوتا ہے یا خارج ہو رہا ہوتا ہے۔

زمانہ حیض کو تین درجوں میں تقسیم کرنا چاہیئے۔ ابتدائی درجہ میں خون کا مصل الدم (آب خون) خارج ہوتا ہے۔ لیکن یہ درجہ چند

گھٹتی ہی رہتا ہے۔ اس کے بعد اور پھر زیادتی شروع ہو جاتی ہے
جس میں خون خارج ہونے لگتا ہے۔ اور تقریباً چار روز تک
ماحول کی مناسبت سے کم و بیش جاری رہتا ہے۔ اسی درجہ
میں بعض عورتوں کے پستانوں میں تھوڑا سا خون جمع ہو کر
عارضی طور پر ان کے حجم کو بڑھا دیتا ہے۔ اور تمام جسم میں
ایک قسم کی تکان محسوس ہونے لگتی ہے۔ نظام اعصاب زیادہ حساس
ہو جاتا ہے اور حرکت اتنی ہی تو لازماً ہر عورت میں بڑھ جاتی
ہے۔ اگر عورت پہلے کسی مرض میں مبتلا ہو۔ تو علامات اور
عوارض میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ حرارت کا درجہ اس درجہ
میں کچھ کم ہو جاتا ہے۔ پیشاب میں یوریا کی مقدار اور خون میں
کیلسیم کے مرکبات کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔ عموماً پانچویں
روز روز بہ انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔ جس میں خون کی آمد
کم ہوتی ہے۔ اور ایک دو روز یہ حالت رہ کر زمانہ حیض
ختم ہو جاتا ہے۔

زمانہ حیض میں غشاء مخاطی کی حالت

کچھ عرصہ پہلے تک یہ خیال کیا جاتا تھا کہ خون حیض کے
ساتھ رحم کی غشاء مخاطی سب کی سب خارج ہو جاتی
ہے۔ کیونکہ اس خون میں واقعی جھلی کے اجزا پائے جاتے ہیں
لیکن بعد کی تحقیق سے ثابت ہو گیا ہے کہ جھلی کے وہ خلیات
جو خارج ہوتے ہیں۔ وہ غشاء مخاطی کے نہیں۔ بلکہ
بشرہ کے ہوتے ہیں۔ اور معمولی حالت میں بشرہ بھی
تمام ضائع نہیں ہوتا بلکہ اس کے وہی اجزا اس حادثہ کی نذر ہوتے ہیں۔ جہاں خون عروق شعریہ سے نکل کر جمع ہو گیا تھا۔ زمانہ حیض کے بعد
یہ بشرہ پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اور اپنا معمولی کام از سر نو انجام دینے لگتا ہے۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ رحم کی غشاء مخاطی سب کی سب
یا اس کا بہت سا حصہ ضائع بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسا یا تو بچہ کی پیدائش کے موقع پر ہوتا ہے یا بعض اوقات شدید جریان خون اس کا باعث
ہوتا ہے۔ کبھی بعض قسم کے حادثات رحم سے جریان خون کا باعث ہو جاتے ہیں۔
بعض اصحاب کا یہ خیال ہے کہ خون حیض میں رحم کی ساخت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔ لیکن اس خیال کی تردید کیلئے معمولی مشاہدہ
کے علاوہ خورد بینی مشاہدہ بالکل کافی ہوگا۔

زمانہ بعد از حیض

حیض کا زمانہ ختم ہو جانے کے بعد یہ زمانہ تقریباً چھ سات روز رہتا ہے۔ اس میں رحم کی غشاء مخاطی سکڑ جاتی ہے
بشرہ کا جو حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی جگہ دوسرے خلیات بڑھ کر بشرہ بنا دیتے ہیں۔ عروق و گلٹیاں بھی سکڑ کر
اپنی طبعی جسامت پر آ جاتی ہیں۔ اور جو خون رحم کی ساختوں میں بچا رہ جاتا ہے۔ وہ پھر جذب ہو کر خون میں شامل ہو جاتا ہے۔

عام بیان

ابتداء حیض

لڑکیوں میں حیض کی ابتداء کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس معاملہ میں مزاج، قومیت، طرز معاشرت
ملک، آب و ہوا۔ وغیرہ کے اختلافات اپنا اپنا اثر کرتے ہیں۔ چنانچہ سرد مزاج والی لڑکیوں کو عموماً حیض

ے شروع ہوتا ہے ۔اور گرم مزاج والی
اس میں اثر انداز ہوتی ہے مثلاً
مقابلہ میں جلد حیض آنے لگتا ہے یہودی
معاشرت کو حیض کی آمد و شد میں کافی
الحس، اور عیش و آرام میں زندگی بسر
برخلاف گاؤں اور دیہاتوں کی مضبوط
۔ اور امیر لڑکی کو غریب لڑکی کے مقابلہ
بلہ میں ایام جلد ہوتے ہیں۔ ملکوں اور
ت نمایاں ہوتے ہیں ۔ چنانچہ گرم ممالک میں
د ممالک میں بہت دیر سے آتا ہے ایشیا
یض آجانے کی عمر کا اوسط گیارہ ، بارہ
ں کی عمر میں یا اس سے بھی پہلے حیض آنے
ز کی عمر کا اوسط ۱۵۔ ۱۶ سال ہے۔
ل کی عمر میں حیض آتا ہے۔
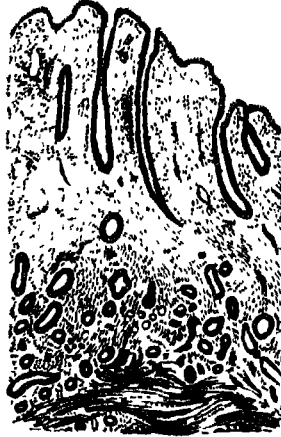
غشائے مخاطی زمانہ بعد از حیض میں

جلد حیض والی ہوجاتی ہیں۔ اسی طرح قومیت
ہندوستان کی مسلمان لڑکیوں کو ہندو لڑکیوں
لڑکیوں کو عموماً تیرہویں سال حیض آتا ہے'
دخل ہے۔ شہر میں رہنے والی نازک اندام'
کرنے والی لڑکی کو جلدی حیض آنے لگتا ہے
جسم والی اور محنتی لڑکی کو دیر میں حیض آتا
میں اور تعلیم یافتہ لڑکی کو جاہل لڑکی کے
آب و ہوا کے اختلافات حیض کے سلسلہ میں
لڑکیوں کو حیض بہت جلد آنے لگتا ہے۔ اور
کے اکثر ممالک اور افریقہ میں عموماً لڑکیوں
سال ہے بعض خاص مواقع پر سات آٹھ
لگتا ہے ۔ یورپ کے اکثر ممالک میں حیض
بعض بہت سرد ممالک میں ۱۹ - ۲۰

مقدار خون حیض

حیض کے خون کی مقدار بھی بہت سی مختلف باتوں کی وجہ سے کم و بیش ہوا کرتی ہے۔ گرم ممالک کی عورتوں میں خون حیض کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اور سرد ممالک کی عورتوں میں کم۔ اسی طرح کام کاج کرنے
اور مزدوریاں کرنے والی عورتوں کو حیض کم آتا ہے ۔ اور آرام طلب اور خوش باش عورتوں کو زیادہ آتا ہے۔ عموماً اسکی مقدار
ت صحت اوسطاً دس تولہ سے پچیس تولہ تک ہوتی ہے۔ ہر عورت کی مقدار خون تقریباً معین ہوتی ہے۔ اس سے کم و بیشی مرض پر
دت کرتی ہے ۔

دور حیض

دور حیض سے مراد وہ زمانہ ہے۔ جو ایک حیض سے شروع ہوکر دوسرے حیض کی ابتدا تک واقع ہے۔ عام طور سے اس
دور کو ۲۸ دن کا مانا جاتا ہے ۔ لیکن ان دنوں میں کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے۔ گرم ممالک میں یہ دور بعض اوقات ۲۱
۔ یا اس سے زیادہ پایا گیا ہے۔ اور سرد ممالک میں یہ دور بڑھکر ۳۰ - ۳۲ دن تک ہوجاتا ہے۔ اندازہ یہی ہے کہ عموماً ۷۵ فی صدی عورتوں
یہ دور ۲۸ روز کا ہوتا ہے ۔ اور ۱۴ فی صدی عورتوں میں ۳۰ دن اور ۲ فیصدی عورتوں میں ۲۷ روز کا اور ½ ا فی صدی
وں میں ۲۱ روز کا ہوتا ہے ۔

اختتام حیض

اختتام سے مراد وہ زمانہ ہے کہ جب عورتوں میں حیض کی آمد طبعی طور پر بند ہوجاتی ہے۔ عموماً تندرست
عورتوں میں ۴۰ - ۴۵ سال کے درمیان یہ صورت واقع ہو تی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ۔ کہ
یس سال کی عمر سے پہلے ہی زمانہ یاس آجاتا ہے ۔ اور کہیں کہیں ۴۵ سال کے بعد بھی امید قائم رہتی ہے ۔ لیکن ۵۰ سال کی عمر
بعد یہ بات شاذ و نادر ہی پائی جاتی ہے ۔ اسکے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جس عورت کو خون حیض جلدی آنے لگے اسکے لئے
ری نہیں ہے ۔ کہ وہ اسی مناسبت سے جلد ہی اس سے فارغ بھی ہوجائے ۔

استقرار حمل

اس سے پہلے کہ ہم استقرار حمل کی کچھ کیفیت قلمبند کریں۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیضۃ النساء کی طرح مرد کے حوینات منویہ کا بھی کچھ ذکر کردیں یہی حوینات مرد کے مادہ تولید کے اہم اجزا ہوتے ہیں اور ان ہی میں سے ایک عورت کے انڈے بارور کردیتا ہے یہی کیفیت استقرار حمل کی اولین بنیاد ہوتی ہے اس حوینہ کا جسم تین بڑے اجزا پر مشتمل ہوتا ہے۔ (۱) سر (۲) جسم (۳) دم اور اسکی کل لمبائی ۱/۵۰۰ انچ ہوتی ہے۔ اس کا سر اس کے اہم ترین اجزا میں سے ہے! اور اسکی لمبائی حوینہ کی کل لمبائی کا ۱/۱۰ ہوتی ہے۔ سر میں ہی نواۃ (نیوکلیاس) ہوتی ہے۔ جو بیضۃ النساء کی نواۃ کے ساتھ مل جاتی ہے۔ حوینہ کا سر چپٹا اور نیزہ کی طرح نوکدار ہوتا ہے جسکے ذریعہ یہ بیضۃ النساء کے اوپر کے غلاف کو پھاڑ کر اندر گھس جاتا ہے۔ سر کے نیچے ڈنڈے
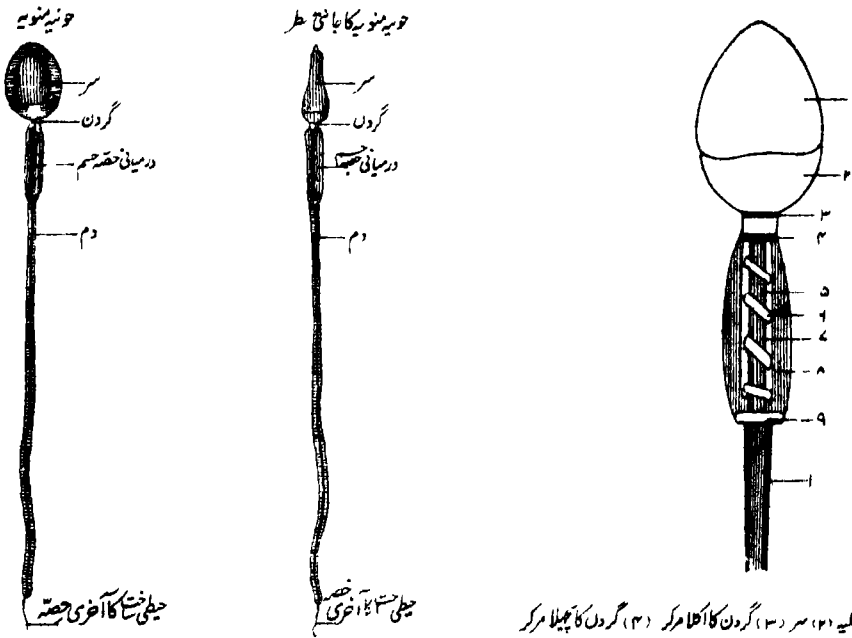
(۱) سر کے اجزا اصلیہ (۲) سر (۳) گردن کا اگلا مرکز (۴) گردن کا پچھلا مرکز
(۵) محوری خیطی ساخت (۶) پیچدار غلاف (۷) خیطی ساخت کا غلاف
(۸) خلوی غلاف (۹) مدور حلقہ (۱۰) خیطی ساخت کا آخری حصہ

کی شکل کا جسم ہوتا ہے۔ جو ایک لمبی دم میں ختم ہوتا ہے۔ دم اتنی لمبی ہوتی ہے کہ پورے حوینہ کا ۴/۵ حصہ اس سے بنتا ہے۔ حوینہ حرکت کرتے وقت گھوم کر اپنی دم کو تیزی سے ہلاتا ہے۔ اس طرح حرکت کرکے آگے بڑھتا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ یہ ایک منٹ میں ۱/۸ انچ مسافت طے کرلیتا ہے۔ تیزابوں اور تیز کھاری چیزوں کے اثر سے مرجاتا ہے۔ زیادہ گرمی بھی اسکے موافق نہیں آتی۔ انسان کے جسم کی معمولی حرارت میں اور ہلکی کھاری رطوبت کے اندر جو رحم اور قاذفین میں ہوتی ہے۔ یہ کم از کم دو ہفتہ تک زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن ایسی طویل العمری میں اسمیں بیضۃ النساء کو باردار کرنیکی سکت نہیں رہتی۔

بیضۃ النساء کی مفصل تشریح ہم نے خصیۃ الرحم کی تشریح میں کی ہے۔ اسی میں بیضہ کی پیدائش کے مفصل حالات اور حویصلہ کے انشقاق اور سفر قاذفی کی تفصیلات موجود ہیں۔ جو صاحب اس سلسلہ میں پوری واقفیت حاصل کرنا چاہیں انکو مندرجۂ بالا مقامات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

حاملہ ہونے کے بعد بیضۃ النساء میں عمل تکاثر شروع ہوجاتا ہے۔ خوردبینی مشاہدہ نے واضح کردیا ہے کہ حاملہ ہوتے ہی بیضۃ النساء میں تبدیلیاں شروع ہوجاتی ہیں۔ اور یہ عمل ۱۵۔۲۰ گھنٹے کے بعد سے شروع ہوجاتا ہے۔ عمل تکاثر سے مراد یہ ہے کہ بیضہ کی نواۃ میں یکسانیت کے

شکست وریخت شروع ہوجاتی ہے۔ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بیضہ کے بیرونی غلاف میں اس عمل کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بیضہ کا غلاف اسی طرح قائم ۔لیکن نواۃ کی تقسیم در تقسیم اور پھر انکی ایک مستقل حیثیت میں افزائش کی وجہ سے غلاف بیضہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حاملہ نواۃ کے پہلے ایک دو وجاتے ہیں۔ اور پھر ان دونوں میں استقلال کی تکمیل کے بعد یہ عمل واقع ہوتا ہے۔ اور ان کے بھی ایک ایک دو دو مستقل خلیات بن جاتے ہیں۔ لہ برابر جاری رہتا ہے۔ اور کچھ ہی دن میں ایک خلیہ کے سینکڑوں ہزاروں خلیات بنجاتے ہیں۔ اگر حمل قاذف نالی میں واقع ہوا ہے جیسا کہ اکثر ہوتا دیہ تمام مذکورہ تبدیلیاں قاذف ہی میں شروع ہوجاتی ہیں۔ یہاں تک کہ رحم میں پہنچنے تک حاملہ بیضۃ النسار کی شکل شہتوت کے دانے دانہ دار ہوتی ہے اور وہ سینکڑوں مستقل خلیات میں تقسیم ہوچکا ہوتا ہے۔ اس شہتوت نما جسم کو انگریزی میں ماریولا Morula ں۔ یہاں اتنا اور سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ تقسیم شدہ خلیات ان ہی ساختوں اور ان ہی خواص کے حامل ہوتے ہیں جو حاملہ بیضہ میں موجود ہوتے ہیں'

شہتوت نما جسم

حاملہ بیضہ میں خود بیضہ کے اجزا اصلیہ کروموسوز Choromosomes اور دیہ کے اجزاء اصلیہ موجود ہوتے ہیں۔ اسی طرح منقسم تمام تر خلیات میں یہ اجزا موجود ہوتے ہیں۔ اور زاء اصلیہ کی تعداد بھی مساوی ہوتی ہے۔ جب شہتوت نما جسم رحم میں پہنچ جاتا ہے یا رحم ہی میں حاملہ شکل اختیار کر لیتا ہے تو اس میں نکا فرادو تقسیم کے علاوہ اور تبدیلیاں بھی شروع ہوجاتی ہیں۔ اور لیاں رحم کی ساخت میں پیوست ہونے سے پہلے اور حاملہ ہونے کے تقریباً بیس پچیس روز کے بعد ع ہوتی ہیں۔ شہتوت نما جسم میں پہلی تبدیلی یہ ہوتی ہے کہ اسکے اندر کے کچھ خلیات کسی خاص تحریک کی نوعیت کا صحیح علم ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ چھپٹے ہونا شروع ہوتے ہیں۔ ان کے سکڑنے سے شہتوت نما جسم میں ایک گول سا خلا پیدا ہے۔ اور اس خلا میں ایک قسم کی رطوبت بھر جاتی ہے۔ اس رطوبت کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ان ہی اجزا غذائیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ جو قدرت نے ت نما جسم کی پرورش کے لئے اس کے گرد وپیش مہیا کردیئے ہیں۔ اس تبدیلی کے بعد ت نما جسم کو جو پہلے ٹھوس تھا۔ اب ٹھوس رہتا۔ بلکہ اسکی شکل کیسہ کی سی ہوجاتی ہے۔ اسی ہیں اس مختصر سے مجموعہ خلیات کو کیسہ نما جسم Blastocyst کہتے ہیں' ماجسم میں جو خلیات ہوتے ہیں وہ ایک تکمہ کی طرح رطوبت بھرے کیسے میں ابھرے ہوتے ہیں۔ اور جو خلیات رطوبت اور تکمہ کے چاروں طرف چپٹے ہوکر ایک طبقہ کی ت میں اس تمام کیسہ نما جسم کو گویا گھیرے رہتے ہیں طبقۂ غذائیہ کہلاتے ہیں کیسے کو غذا پہنچانے کا کام اسی کے سپرد ہوتا ہے۔ لیکن یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اس جنین کے اصلی طبقات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن جو خلیات مجتمعہ رطوبت کے طرف موجود ہوتے ہیں اور چپٹے ہوجاتے ہیں ایسی حالت میں یہ ایک طبقہ بناتے ہیں جسکو اندرونی طبقہ Entoderm کہتے ہیں قہ اور اس رطوبت کی وجہ سے بند تھیلی بن جاتی ہے۔ اسی تھیلی کو اصطلاح میں کیسۂ محیہ yolk sac کہتے ہیں۔ اس کے بعد کے اوپر اور تکمہ کے خلیات میں اسی نوعیت کی ایک اور تبدیلی ہوتی ہے۔ اسی تبدیلی کا نتیجہ تکمہ میں ایک اور گہرائی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس
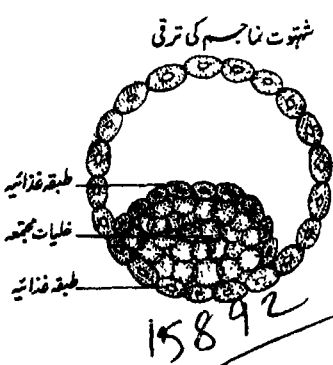
شہتوت نما جسم کی ترقی

طبقہ غذائیہ

خلیات مجتمعہ

طبقہ غذائیہ

1589

و تجویف کیسہ Amniotic cavity کہتے ہیں کیسہ کے اندر جن خلیات کا استر ہوتا ہے۔ وہ بھی کیسہ محیہ کے خلیات کی طرح لیتے ہیں اور ایک اہم طبقہ بنا لیتے ہیں۔ یہی طبقہ بیرونی طبقہ Ectoderm ہے۔ کیونکہ جنین کے جسم کا بیرونی حصہ اور اسکے متعلقات اسی طبقہ سے بنتے ہیں' تجویف کیسہ میں بہت نمایاں ہوتا ہے' یہ دونوں اندرونی اور بیرونی طبقے جنین کے ساخت میں بہت اہمیت رکھتے ہیں اسکے علاوہ تیسرا یا درمیانی اہم طبقہ جو جنین کے عضلات، ہڈیاں، احشاء، عروق و اعصاب اور اعضائے تناسل وغیرہ
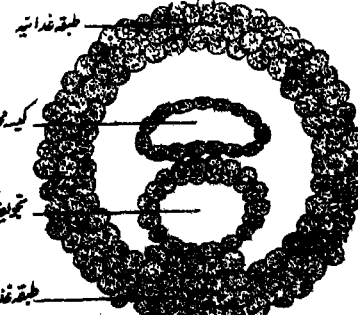
شہتوت نما جسم میں مزید نشوونما

بنتا ہے۔ان ہی اندرونی اور بیرونی طبقوں کے بڑھاؤسے بنتا ہے۔ تجویف کیسہ کا طبقہ (بیرونی طبقہ) کیسہ محیہ کی طرف بڑھتا ہے۔ اور کیسہ محیہ کا اندرونی طبقہ، تجویف کیسہ کی طرف بڑھتا ہے۔ اسی طرح دونوں کی نہ بر تہ فزائش سے درمیانی دو پرتہ طبقہ Mesoderm عالم وجود میں آجاتا ہے۔ درمیانی طبقہ کے دو پرتوں میں سے ایک پرت تو کیسہ محیہ کے اندرونی پرت پر پھیل جاتا ہے۔ اور دوسرا پرت طبقہ غذائیہ کے اندرونی جانب مفروش ہوتا ہے، اس طرح ان دونوں پرتوں میں سے ایک کا تعلق احشاء سے ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو طبقہ احشائی Splanchnopleure کہتے ہیں۔ اور دوسرا پرت جسم کے بیرونی اعضاء سے متعلق ہو کر طبقہ جسمانی Somatopleure کہلاتا ہے۔ اور جب جنین کی جھلیاں پورے طور پر نشو و نما پا جاتی ہیں تو ان میں یہ پرت نسیج وصل کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ یہ دوسرا پرت جو طبقہ غذائیہ کے اندرونی جانب لگتا ہے مع طبقہ غذائیہ

جنین کے نشو و نما کے ابتدائی درجات

کیسہ محیہ
تجویف کیسہ
(۱)
(۲)
کیسہ محیہ
تجویف کیسہ
کیسۃ البول
(۳)
کیسہ محیہ
تجویف کیسہ
کیسۃ البول
(۴)
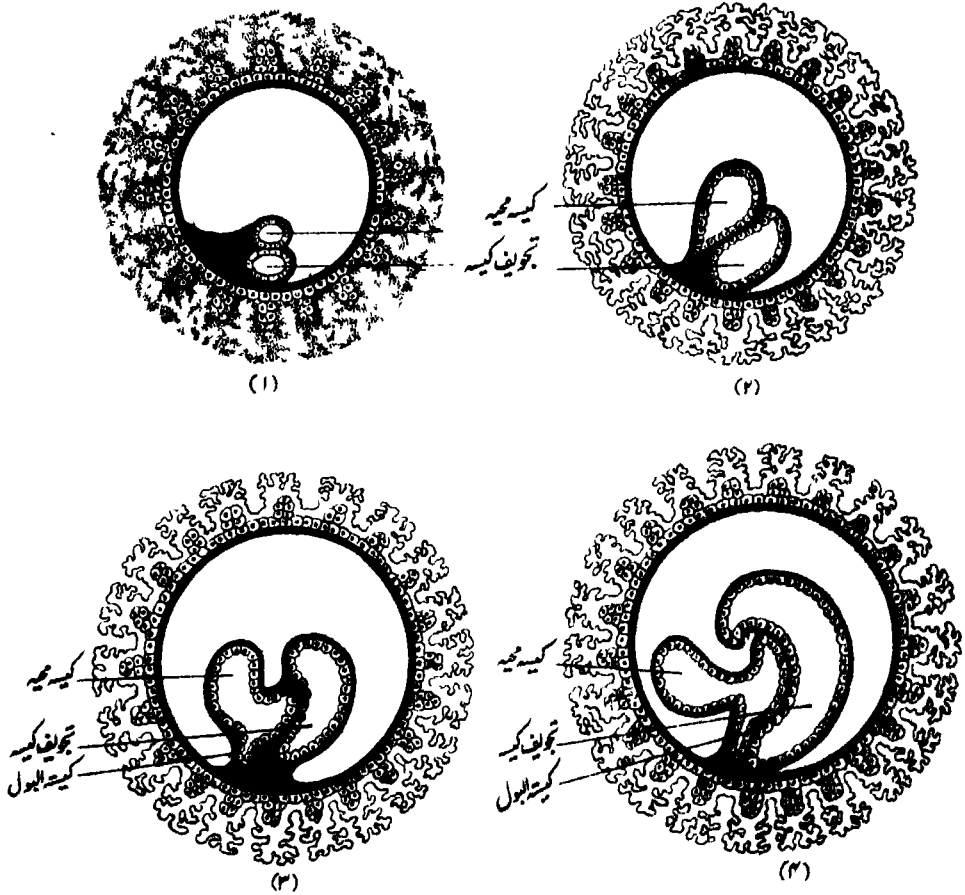
کے کہلاتا ہے۔ اور درمیانی طبقہ کے دونوں تہوں کے درمیان جو جگہ ہوتی ہے۔ اس سے جسم کی تجویفیں بن جاتی ہیں۔ درمیانی طبقہ جنین کے پچھلے سرے اور طبقہ غذائیہ کے درمیان ایک مضبوط ساخت بناتا ہے۔ جو بعد میں قمع بطنی Belly stalk کہلاتی ہے۔ یہ دبیز ساخت، جنین کی نال بنانے میں بڑا حصہ لیتی ہے۔ کیونکہ جنین کی رگیں جو بعد میں نال بنجاتی ہیں اسی قمع بطنی میں نشو و نما پاتی ہیں۔

تجویف کیسہ میں بھی طبقہ غذائیہ موجود ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق بھی بہرحال بیرونی طبقہ غذائیہ سے ہے۔ اسکے علاوہ درمیانی طبقہ کا پھیلاؤ بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس تجویف میں یہ غذائی طبقہ اور مذکورہ پرت اس طرح واقع ہوتے ہیں کہ درمیانی طبقہ کا پرت اس کے اوپر کا پرت بناتا ہے اور

طبقہ غذائیہ اسکے اندر رکابرت بناتا ہے۔ اور جب جنین کی جھلیاں پورے طور پر نشو و نما پا جاتی ہیں۔ تو ان میں تجویف کیسہ کا پرت ملتی نسیج و صل کی صورت میں موجود ہوتا ہے۔ اور جنین کی بیرونی جھلی یہی طبقہ غذائیہ ہوتا ہے۔

رحم کی ساختیں

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر جب کہ جنین کے ابتدائی نشو و نما پر ایک نگاہ ڈال رہے ہیں۔ رحم اور اسکی ساختوں کے تغیرات پر بھی کچھ روشنی ڈالیں۔ تاکہ متوازی طور پر ہم قریبی حالات کا مطالعہ کر سکیں۔

جب حاملہ بیضۃ النساء قاذف نالی کی مسافت بعیدہ طے کرکے آٹھ دس روز میں منزل مقصود (رحم) میں پہنچتا ہے تو اس سے پہلے ہی وہاں کافی تغیرات ہو چکے ہیں۔ رحم کی اندرونی جھلی یعنی غشاء مخاطی اس خاص تحریک سے جو انشقاق بیضہ اور باروری بیضہ اور سفر بیضہ وغیرہ کی وجہ سے عام آلات تناسل میں عموماً اور خصیۃ الرحم اور قاذفین اور رحم میں خصوصاً پیدا ہو جاتی ہے۔ خون کی غیر معمولی آمد کی وجہ سے اچھی خاصی موٹی ہو جاتی ہو اغشاء مخاطی شرائین اور وریدیں بھی پھول جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ یہ اپنی موجودہ ضخامت کی وجہ سے باہم ملکر جوف رحم کو بھر دیتی ہے۔ جوف رحم کے یہ تغیرات تقریباً اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ جو ہر ماہ حیض کے وقت ہوا کرتے ہیں۔ مگر اب بیضۃ النساء کے حاملہ ہو جانے کی وجہ سے یہ تغیرات اور بھی نمایاں ہوتے ہیں۔ اور جسم کے جس مقام پر حاملہ بیضہ آکر قیام پذیر ہوتا ہے۔ اس جگہ کی غشاء مخاطی اور بھی پھول کر دبیز ہو جاتی ہے۔ اور جب تک جنین کا تعلق نال کے ذریعہ براہ راست دوران خون سے نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک اسکی پرورش غشاء مخاطی سے ہی وابستہ رہتی ہے۔

جنین کا ابتدائی نشو و نما

اس مختصر سی ضروری گفت گو کے بعد اب ہم پھر جنین کے ابتدائی نشو و نما کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ بیضۃ النساء کو ہم نے تقریباً پچیس روز میں کیسہ محیہ اور تجویف کیسہ اور جنین کے جسم کے تین اہم طبقات پر مشتمل چھوڑا تھا۔ اعضاء کی ساخت اور انکی تقسیم کے لحاظ سے موجودہ علقہ کی بیرونی اور اندرونی طبقات کے درمیانی خلا کو مقام جنین کہتے ہیں۔ اس مرحلہ میں اگر مقام جنین کا خوردبینی معائنہ کیا جائے تو وہ ایک بیضوی شکل کا معلوم ہوگا۔ جسکے اندر رنگین نقاط پائے جاتے ہیں۔ کہیں یہ رنگ بالکل ہلکا ہوتا ہے کہیں ذرا گہرا اور ایک جگہ بہت زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ رنگ کا اختلاف اس مقام پر خلیات کے کم و بیش اجتماع پر دلالت کرتا ہے ہلکے رنگ میں خلیات کا اجتماع بے رنگ مقامات کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ ذرا گہری جگہوں میں ایک جگہ بیرونی درمیانی اور اندرونی طبقات سب کے سب مل جاتے ہیں۔ آخر الذکر سب گہرے نقطے پر نشو و نما یافتہ خلیات انتہائی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ اس گہری نقطے سے ایک دھاری سی بنکر آگے کو بڑھتی ہے جسکو جنین کی ابتدائی لکیر Primitive streak کہتے ہیں۔ اس ابتدائی لکیر کے درمیان میں ایک گہرے رنگ کی پتلی سی لائن ہوتی ہے۔ جسکو ابتدائی خط Primitive groove کہا جاتا ہے۔ اس ابتدائی خط کے سرے پر سامنے اور اوپر کی طرف ایک گہرا سا نقطہ ہوتا ہے۔ یہ نقطہ ہن سن Hensen's node ہے۔ نقطہ ہن سن سے ایک اور لکیر اوپر کو جاتی معلوم ہوتی ہے۔ یہ سر کا ابھار Head process ہے۔ ابتدائی لکیر کے سامنے جنین کے بیرونی طبقہ کا دبیز حصہ آجاتا ہے۔ جو پیچھے کی طرف تو چوڑا ہوتا ہے اور ذرا اوپر چڑھکر یہ طبقہ دو پرت بنالیتا ہے۔ یہ دونوں پرت سامنے کی طرف پھر ملجاتے ہیں۔ ان کے درمیان کی نالی حرام مغز کی نالی Medullary groove کہلاتی ہے۔ ابتدائی لکیر کے قریب والے رنگین نقطہ کی گہرائی میں
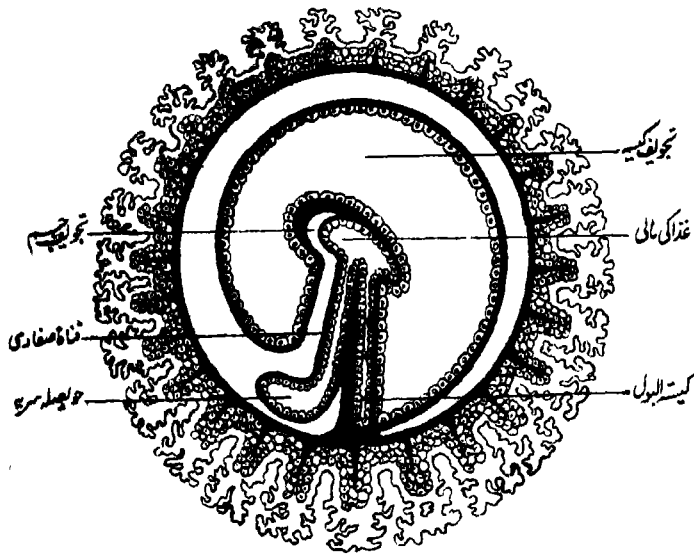
جنین کے تینوں مستقل طبقے ملے رہتے ہیں۔ اسکے نیچے توکیسہ محیہ ہوتا ہے اور اوپر تجویف کیسہ ہوتی ہے۔ مقام جنین کے علاوہ اور تمام اجزا کا تعلق جنین کے نشوونما سے بلاواسطہ ہوتی ہے۔

جنین اس درجہ میں ایک چپٹی سی ٹکیہ کی شکل میں ہوتا ہے۔ جو کیسہ محیہ کی رطوبت والی سطح پر تیرتا ہے۔ اس سے آگے جو درجہ شروع ہوتا ہے اس میں جنین کے اندر خمیدگی شروع ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت میں تجویف کیسہ بڑھنے لگتی ہے۔ اور جنین کے اوپر اور نیچے کے دونوں سروں تک وسیع ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد یہ تجویف جنین کو چاروں طرف سے اچھی طرح گھیر لیتی ہے۔ لیکن نیچے نالی کی طرح ایک حصہ کھلا رہتا ہے۔ اس نالی کا اندرونی حصہ کیسہ محیہ سے بنتا ہے۔ جو اسکے باقی حصے سے ڈرکر علیٰحدہ ہوجاتا ہے۔ جنین کی خمیدگی کا سلسلہ ابھی قائم رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس سے جنین کے پیٹ کی طرف کی سطح بالکل بند ہوجاتی ہے۔ لیکن جنین کی نالی کا وہ حصہ جو کیسہ محیہ سے ملا ہوا ہے باقی رہتا ہے۔ یہی حصہ جنین کی غذا کی نالی ہوتا ہے۔ اس درجہ میں کیسہ محیہ حویصلہ سریہ Umbilical Vesicle ہوجاتا ہے۔ اور جو نالی حویصلہ سریہ کو جنین کی غذا کی نالی سے ملاتی ہے۔ وہ قناۃ صفاری Vitelline duct کہلاتی ہے۔ قناۃ صفاری کے پچھلے حصے میں ایک چھوٹی سی نالی اور پیدا ہوجاتی ہے جسکو کیسہ بول Allentois کہتے ہیں۔ یہ نالی جنین کے اندرونی طبقہ سے بنتی ہے۔ پرندوں اور رینگنے والے جانوروں کا کیسہ بول بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ان کی مشیمہ اس کیسے سے بنتی ہے۔ لیکن جنین کے نشوونما میں اسکو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک بند نالی کی شکل میں قمع بطنی کے اندر پڑا رہتا ہے۔ لیکن اس کا وہ حصہ جو جنین کے اندر ہوتا ہے۔ جنین کا مثانہ بناتا ہے۔

تجویف کیسہ جو اس طرح بڑھکر جنین کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔ اسکی وجہ اسمیں رطوبت کی غیر معمولی اجتماع ہوجاتا ہے اس رطوبت کو رطوبت تجویفی Liquor amnii کہتے ہیں۔ یہ رطوبت تجویف کے پیدا ہوتے ہی اسمیں آجاتی ہے۔ ابتداءً معمولی مقدار میں بڑھتی رہتی ہے۔ لیکن حمل کے دوسرے مہینے سے اسکی مقدار بہت بڑھنے لگتی ہے۔ اس حالت میں اس رطوبت کی مقدار جنین کے جسم کی نسبت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ جنین کے نشوونما اور افزائش کے ساتھ ساتھ یہ رطوبت بھی بڑھتی رہتی ہے۔ لیکن جنین اور رطوبت میں جو تناسب ابتداً میں پایا جاتا ہے وہ اب قائم نہیں رہتا۔ پھر بھی رطوبت برابر بڑھتی رہتی ہے۔ یہاں کہ حمل کے آخری ایام میں اس رطوبت کی مقدار ماحول اور عورتوں کی جسمانی کیفیات کے پیش نظر ڈھائی پاؤ سے ڈیڑھ سیر تک ہوتی ہے۔ اس رطوبت کی اس مقدار سے بھی کمی یا زیادتی حالت مرض میں شمار کیجاتی ہے۔ اس رطوبت کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔ اور اس کا وزن مخصوص پانی کے وزن سے کچھ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ یعنی ۱۰۱۰ ہوتا ہے اسکی کیفیت کھاری ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر کلورائڈ اور فاسفیٹ وغیرہ نمکیات بھی موجود ہوتے ہیں۔ اور کچھ البیومن بھی ہوتی ہے۔ اور جنین کی گلیٹو نکا مادہ۔ اور اسکی جلد کے چھلکے بھوسی اور رواں وغیرہ موجود ہوتا ہے۔ اس رطوبت سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جنین بیرونی صدمات سے اور چوٹوں سے بہت تک محفوظ ہوتا ہے اور اندرونی طور پر متصلہ اعضاء کا دباؤ براہ راست جنین پر نہیں پڑتا اور وضع حمل کے وقت اسی کے دباؤ سے رحم کی گردن پھیلکر جنین کے نکلنے کا راستہ فراخ کردیتی ہے۔ اور بچے کے اخراج میں اس رطوبت سے بہت آسانیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

تجویف کیسہ جب جنین کے چاروں طرف بڑھ چکتی ہے۔ تو قناۃ صفاری اور کیسہ محیہ ملکر قمع بطنی کے کٹتا الگ جاتے ہیں آخر میں یہ سب ملکر نال بنالیتے ہیں۔ اور درمیانی طبقہ کے دونوں پرتوں کے درمیان میں جو جگہہ بند ہوجاتی ہے وہ آیندہ صفاق اور غشاء رالریہ کی تجویف بناتی ہے۔

اب تک ہم جنین کے نشوونما پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے رہے۔ اور ہماری کوشش یہ بھی رہی۔ اس دقیق اور اہم مضمون کو حتی الامکان صاف وسلیس زبان میں بیان کیا جائے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ مضمون کی دقت نے نہ تو ہم کو آخر الذکر مقصد میں پورے طور پر کامیاب ہونے دیا اور نہ اسکی وسعت ہمارے لئے سمٹ سمٹا کر محدود ہوئی۔ اگر اس سلسلہ میں بیان وتفصیل کا یہی طرز انداز رہا۔ تو ایک مستقل علم یعنی علم الجنین کی تشریح کی اختصار کے ساتھ فراہمی اور ترتیب کے لئے ہمدرد صحت کے کم سے پچاس صفحات کی ضرورت ہوگی۔ ظاہر ہے کہ فی الحال نہ تو ہم کو اس قدر فرصت ہے اور نہ ناظرین ہمدرد صحت میں معدودے چند کے سوا اس اختصاری تفصیل کو برداشت کرسکیں گے۔ اور نہ ہمدرد صحت کی موجودہ اشاعت خاص کا مقصد علم الجنین کی تفصیلات پر بحث کرنا ہے۔ اسلئے اب ہم اس سلسلہ میں ان اعضاء وحشاء کے نام گنا دینا چاہتے ہیں۔ جو جنین کے تینوں مذکورہ بالا اہم طبقات سے بنتے ہیں۔ چنانچہ بیرونی طبقہ سے جسم کا بیرونی حصہ یعنی جلد اور اسکے ملحقات۔

یعنی بال اور ناخن وغیرہ بنتے ہیں اور مغز و حرام مغز آنکھ، ناک، کان وغیرہ آلات حواس خمسہ کے حسی پرت اور معاء مستقیم کے زیریں حصے کے اندر ہتر کرنیوالی غشاء مخاطی بنتی ہے۔ اندرونی طبقہ سے جسم کے حشاء کے غدد، غذا کی نالی کا استر (جو منہ سے مبرز تک ہے) اور حنجرہ، قصبۃ الریہ اور ہوائی کیسوں اور مثانہ اور مجری بول کا استر بنتا ہے۔

درمیانی طبقہ سے عضلات۔ ہڈیاں۔ کریاں، احشاء، خون، اعضائے تولید و اعضاء بول بنتے ہیں اسکے علاوہ رحم کے اندر جنین میں جو مسلسل نشو و نما اور تغیرات واقع ہوتے رہتے ہیں۔ انکا بھی اختصار کے ساتھ کاہے گاہے مطالعہ مناسب معلوم ہوتا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ

پہلے ہفتہ میں جنین اکثر قاذف نالی میں ہوتا ہے۔ اور وہیں اس میں انکا شر شروع ہو جاتا ہے۔

دوسرے ہفتہ میں جنین کی لمبائی ۱/۱۵ انچ ہوتی ہے نقطہ قلب پیدا ہو جاتا ہے۔ جنین کے اوپر کے غلاف بننے لگتے ہیں۔

تیسرے ہفتہ میں جنین کی لمبائی محض ۱/۱۰ انچ ہوتی ہے اور بل کھاکر ترچھا ہو جاتا ہے۔ دماغ آنکھ ناک کان کے نقاط ظاہر ہو جاتے ہیں۔

چوتھے ہفتہ میں اسکی لمبائی ۱/۲ انچ۔ وزن تقریباً ایکماشہ یا کچھ زیادہ۔ جسامت چھوٹی مکھی کے برابر ہوتی ہے شکل گاؤ دم اور سر بڑا اور دم چھوٹی باریک، آنکھوں کے مقام پر دو سیاہ نقطے پڑ جاتے ہیں۔ اور دل کے دو حصے ہو جاتے ہیں پھیپھڑے اور بانقراس (لبلبہ) بھی نمایاں ہونے لگتے ہیں اور منہ (دہن) کے مقام پر ایک گہرا نشان ہوتا ہے۔

پانچویں ہفتے میں ہاتھ پاؤں بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ ہنسلی اور نیچے کے جبڑے کی ہڈی میں مرکزی نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور شریان عظیم اور شریان الریہ بھی نمایاں ہو جاتی ہے۔

چھٹے ہفتہ میں آنکھ، ناک، کان کے سوراخ نمایاں ہو جاتے ہیں۔ ریڑھ کا ستون۔ کھوپری اور پسلیاں سب نرم ساخت کی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ دماغ کے غلاف۔ مثانہ، گردے، اور زبان وغیرہ کے ابھار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ سر و دھڑ علیحدہ نظر آتے ہیں۔ وزن تقریباً ۲ ماشہ ہوتا ہے۔

ساتویں ہفتہ میں عضلات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور بازو۔ ران، پنڈلی، بالائی جبڑے، اور شانہ وغیرہ کی ہڈیوں میں استخوانی مراکز پیدا ہو جاتے ہیں۔

آٹھویں ہفتہ میں کلائی اور کولھے کی ہڈیوں میں مراکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور تھوک کے غدود، کلاہ گردہ اور تلی بننے لگتی ہے اور پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیوں میں تمیز کیجا سکتی ہے۔

نویں ہفتہ میں جنین کی لمبائی ایک انچ ہوتی ہے اور وزن ۲۰ ماشہ ہوتا ہے۔ اور غلاف قلب، پتہ اور خصیے نمایاں ہو جاتے ہیں۔

تیسرے مہینے میں لمبائی ڈھائی یا تین انچ، وزن سوا یا ڈیڑھ تولہ، اسی عرصہ میں بال و ناخن بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور جنسیت کا امتیاز بھی ہو سکتا ہے۔ اور نال بھی بن جاتی ہے۔

چوتھے مہینے میں طول اندازاً چھ انچ۔ وزن دو ڈھائی چھٹانک، دماغ کی لپٹیں بننی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور جلد کے نیچے چربی پیدا ہوتی ہے۔

پانچویں مہینے میں جنین کی لمبائی کم و بیش دس انچ اور وزن سوا پاؤ کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ سر پر بال نظر آنے لگتے ہیں۔ پسینہ کے غدد اور غدد لمفاویہ نمایاں ہو جاتے ہیں اور دانتوں کے مراکز پیدا ہو جاتے ہیں۔

چھٹے مہینے لمبائی بارہ انچ اور وزن آدھ سیر کے قریب ہوتا ہے آنکھیں بند ہوتی ہیں اور پلکیں بن جاتی ہیں۔

ساتویں مہینے میں لمبائی سولہ انچ وزن پونے دو سیر ہوتا ہے۔ سر پر بال خوب گھنے ہو جاتے ہیں۔ ناخن انگلیوں کے سروں تک نہیں پہنچے دماغی لپٹیں خوب ظاہر ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ خصیے فوطوں میں آ جاتے ہیں۔

آٹھویں مہینے۔ لمبائی ۱۷۔۱۸ انچ اور وزن کم و بیش ڈھائی سیر۔ جلد کے نیچے چربی کی مقدار بڑھ چکی ہے۔ چہرہ کی جھریاں کم ہو جاتی ہیں۔ جسم گول ہو جاتا ہے۔ ناخن انگلیوں تک آ جاتے ہیں۔

نویں مہینے میں لمبائی ۱۸۔۲۰ انچ وزن ساڑھے تین سیر یا کچھ کم و زیادہ۔ جلد کا رنگ گلابی ہوتا ہے اور اسکی سطح چکنی ہوتی ہے جلد پر روواں کم ہو جاتا ہے۔ اگر جنین لڑکا ہے۔ تو لڑکی کی بنسبت زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ اعداد و شمار سے ثابت ہوا ہے کہ لڑکیوں کی نسبت لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں ۱۰۰ اور ۱۰۶ کا تناسب ہوتا ہے۔ اگر عورت کی عمر زیادہ ہو اور اس وقت بچے پیدا ہونا شروع ہوں تو لڑکوں کی پیدائش

کا تناسب ۳۰ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور بچے کا وزنی یا کم وزنی ہونا ماں باپ کے قد و قامت اور انکے طرز معاشرت پر موقوف ہوتا ہے۔ چنانچہ غریبوں کے بچے امیروں کے بچوں کے مقابلہ میں کم وزنی ہوتے ہیں۔ اور ہر دوسرے حمل کا بچہ پہلے حمل کے بچے سے کچھ وزنی ہوتا ہے۔ اور یہ صورت عورت کی عمر کے پینتیس سال تک رہتی ہے۔ بشرطیکہ عورت جلد جلد حاملہ نہو۔

دُودھ کی پیدائش

پستان ایک نالی دار غدہ ہے۔ جس میں اسکے تغذیہ و تنمیہ اور اسکی رطوبت کی پیدائش کے لئے شریانوں اور وریدوں اور عروق جاذبہ وغیرہ تمام ضروری اجزا کا بہت ہی پیچیدہ جال پھیلا ہوا ہے۔ بے نالی کے غدد کی طرح اسکے غذائی اجزاء ساختوں کے ذریعہ جذب ہوکر کام میں نہیں آتے اور نہ آخرالذکر غدد کی طرح ان کی پیدا کی ہوئی رطوبت نکلنے کے لئے دوسری متصلہ ساختوں کی محض قوت جاذبہ کی محتاج ہوتی ہیں۔ بلکہ پستان کی رطوبت (دودھ) کے اخراج کیلئے بہت سی مقررہ نالیاں موجود ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ رطوبت ضرورت کے وقت خارج ہوجایا کرتی ہے۔

پستان کی تشریح میں بتایا جاچکا ہے کہ ہر پستان لاکھوں کروڑوں خلیات سے بنتا ہے۔ اور ہزاروں خلیات سے ایک چھوٹا لوتھڑا بنتا ہے اور بہت سے چھوٹے چھوٹے ملکر ایک بڑا لوتھڑا بناتے ہیں۔ اور ان پندرہ بیس بڑے لوتھڑوں سے مل کر پستان بنتا ہے۔ اسی طرح شریانوں کا بہت باریک جال باہر کے اندرونی لوتھڑوں اور ان لوتھڑوں کو ملفوف کرنے والی باریک جھلی پر اور پستانی خلیات کو محصور کرنیوالی باریک ترین جھلی پر پھیلتا ہے۔ اسی طرح وریدوں کا جال اندرونی لوتھڑوں سے باہر کی طرف آکر باقی ماندہ اور غیر صاف خون ورید ابطی اور ورید تحت الترقوہ کے ذریعہ دل اور پھیپھڑوں میں جاکر صاف ہوجاتا ہے۔ دوران خون کا یہی نظام ہے جو جسم کے ہر عضو میں جاری ہے۔ اس کے علاوہ خون کی رطوبت لمفاویہ عروق جاذبہ کے ذریعہ جذب ہوکر غدد لمفاویہ میں پہنچتی رہتی ہے۔ پھر وہاں کیمیاوی استحالات کے بعد خون میں شامل ہوتی رہتی ہے۔

سن نمو ایک ایسا زمانہ ہے جس میں خون تمام اعضاء کی طرف جاکر ان کے نشو و نما کا باعث ہوتا ہے۔ دس بارہ سال کی عمر تک تمام اعضا مناسبت کے ساتھ بڑھتے رہتے ہیں۔ لیکن بلوغ کی عمر تک پہنچنے کے بعد مردوں اور عورتوں کے اعضائے تناسل میں بعض اہم نشو و نمائی تغیرات واقع ہوتے ہیں۔ چنانچہ عورتوں میں بلوغ کے ساتھ ہی ان کے پستان غیر معمولی طور پر بڑھنے لگتے ہیں ان میں دوران خون زیادہ ہوجاتا ہے۔ ان کی عروق جاذبہ اپنا فعل تیزی سے انجام دینے لگتی ہیں۔ پستان میں یہ تغیرات عصبی مشارکت سے رحم کے تغیرات کے تابع رہتے ہیں چنانچہ رحم میں جب حمل وغیرہ کی وجہ سے غیر معمولی تغیرات پیدا ہوجاتے ہیں تو پستان بھی تغیرات کا مرکز بنجاتے ہیں۔ اس حالت میں پستان کے خلیات میں ذاتی پرورش و افزائش کے علاوہ ایک خاص فعل یعنی دُودھ پیدا کرنیکی قابلیت پیدا ہوجاتی ہے۔

پستان کے خلیات خون کے ایک حصہ کو جو وہاں تغذیہ کے لئے آتا رہتا ہے۔ حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اور انکی ذاتی ضرورت سے جو چیز بچ رہتی ہے۔ اسکو لوتھڑوں کی چھوٹی نالیوں کے سپرد کردیتے ہیں۔ اسکے بعد یہ بڑی نالیوں میں پہنچ جاتی ہے۔ پھر وہاں سے اوعیۃ اللبن میں یہ باقی ماندہ حصہ (دودھ) کافی مقدار میں جمع رہتا ہے۔ اور ضرورت کے وقت خارج ہوجاتا ہے۔ یہی خارج ہونیوالی چیز دودھ ہے خون یا اجزائے خون کا دودھ کی شکل میں تبدل عروق جاذبہ کی نالیوں میں شروع ہوجاتا ہے۔ اور اس تغیر میں پستان کے خلیات نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ حمل کے زمانہ میں پستان دودھ دینے کی تیاری میں بڑھتا رہتا ہے۔ اور اس دوران میں اس میں سے ایک لیسدار زرد رطوبت بھی خارج ہوتی ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ ابھی خلیات خالص دودھ پیدا کرنیکی قابلیت سے محروم ہیں۔ لیکن انہوں نے اپنا کام شروع کردیا ہے۔ اور جب ضرورت واقع ہوگی وہ خالص دودھ کافی مقدار میں فراہم کرسکیں گے۔ اس زرد رطوبت کو عوام کھیس Colostrum کہتے ہیں۔ اس میں خون کے سفید دانوں کی کافی تعداد ہوتی ہے۔ اور یہ خلیات چربی کے چھوٹے چھوٹے ذروں سے پھولے ہوئے ہوتے ہیں۔ برخلاف اسکے خالص دودھ میں چربی کے ان ذرات کا نہایت عمدہ قوام سا بنا ہوا ملتا ہے اور غذائی مواد بھی اس میں حل ہوتے ہیں۔ روشنی کے انعکاس سے اس کا رنگ سفید معلوم ہوتا ہے۔ دودھ کے متعلق بالفاظ دیگر کہا جاسکتا ہے کہ یہ پستان کے خلیات کی رطوبت ہے جسکے اجزا یہی خلیات تیار کرکے دُودھ کی نالیوں میں چھوڑتے ہیں ✽

زچگی کے پہلے یا دوسرے دن تک پستانوں میں کوئی زیادہ تغیر نہیں ہوتا۔ لیکن عموماً تیسرے دن ان میں زیادہ اجتماع خون ہوجاتا ہے' اور وہ بالکل بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس حالت میں انکی حس بھی بڑھ جاتی ہے۔ اب انکے اندر سے کھیس کی بجائے خالص دودھ آنے لگتا ہے۔ اور اسکی مقدار تیزی سے بڑھے جاتی ہے۔ تاکہ بچہ کی غذا کا کافی سامان بن سکے۔

دودھ کی مقدار تمام عورتوں میں یکساں نہیں ہوتی۔ بلکہ مختلف عورتوں میں اسکی مقدار عورتوں کی عمر' انکے مزاج' لاغری دفربہی' جسمانی قوت۔ انہضام کی کیفیت' خوردنی غذا کی نوعیت اور نسل وغیرہ کے اثرات کے ماتحت ہوتی ہے۔ لیکن اندازہ لگایا گیا ہے کہ عام طور پر ایک تندرست نوجوان متوسط اندام' عورت کے پستانوں میں چوبیس گھنٹے کے اندر تقریباً دو سیر دودھ پیدا ہوتا ہے۔

عورت کے دودھ کا اصلی رنگ سفید خفیف زردی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اس کا ذائقہ شیریں قوام معتدل ہوتا ہے۔ یعنی بکری کے دودھ کی طرح پتلا اور نہ بھینس کے دودھ کی طرح گاڑھا۔

اگر دودھ کا قوام اور رنگ یا ذائقہ طبعی حالت سے بدلا ہوا ہو۔ تو ایسا دودھ خراب اور فاسد ہوتا ہے۔ بچے کو ایسا دودھ ہرگز نہیں دینا چاہیئے۔ اگرچہ دودھ کی خرابیوں کا حال بعض اوقات مجوزہ طرق امتحان سے بھی معلوم نہیں ہوتا اور وہ بظاہر صحیح القوام۔ اور صحیح اللون اور صحیح الذائقہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کا اصلی امتحان یہی ہے کہ وہ بچے کے موافق آئے۔ دودھ کے پینے سے ہکو رقے۔ قبض یا اسہال وغیرہ کی شکایت نہ پیدا ہو۔ اگر بچے کی تندرستی صحیح نہیں رہتی تو سمجھ لینا چاہیئے کہ دودھ کی خرابی ہی اس کا باعث ہے۔ خواہ بظاہر اس خرابی کا پتہ نہ چلے۔ لیکن کیمیاوی امتحان سے اس کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ دودھ کی کیفیات میں جو چیز سب سے زیادہ موثر ہوتی ہے وہ دودھ پلانے والی کی غذا ہے۔ غذا کے تمام اچھے یا برے تغیرات کا اثر برابر دودھ کی کیفیات پر پڑتا ہے +

عبد الحمید

باب سوم

تشخیص امراض نسواں

ازجناب حکیم مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب رئیس الجامعہ طبیہ دہلی

طب جدید میں عورتوں کے امراض کو دو شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک شعبہ میں ان امراض اور حالات سے بحث کیجاتی ہے۔ جن کا تعلق حمل، وضع حمل، کی تدابیر یا ان امراض سے ہے جو حاملہ یا زچہ کو لاحق ہوتے ہیں، اسی شعبہ میں بچہ کے رکھ رکھاؤ اور اس کے ان امراض کو بھی معرض بحث میں لایا جاتا ہے۔ جو وضع حمل کی حالت میں یا وضع حمل کے فوراً بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اس شعبہ کو اصطلاحاً "فن الولادت" یا "علم القابلہ" (مڈوائفری) کہتے ہیں۔ دوسرا شعبہ جس میں عورتوں کے اعضا مخصوصہ کے امراض خاصہ سے بحث کیجاتی ہے۔ اسکو "فن امراض نسواں" (گائنے کالوجی) کہتے ہیں۔ اس میں اس قسم کے مریض ہیں جو عورتوں کے اعضا مخصوصہ میں پیدا ہوتے ہیں مثلاً ورم رحم، سیلان الرحم، ورم قاذف، ورم خصیۃ الرحم اور انکی رسولیاں وغیرہ۔

مذکورہ بالا دونوں اصطلاحوں میں اکثر اطبا فرق نہیں کرتے، اور امراض نسواں اور علم القابلہ کو مترادف سمجھتے ہیں لیکن طب جدید میں یہ دونوں فن بالکل علیحدہ اور ممتاز ہیں۔ چنانچہ جو کتابیں علم القابلہ میں لکھی گئی ہیں۔ ان میں ورم رحم کی علامات و علاج نہیں ملیں گے۔ اسی طرح فن امراض نسواں میں زچہ یا حاملہ کے امراض کے متعلق کوئی بحث نہیں ہوگی۔

امراض نسواں کی اہمیت } امراض نسواں اگرچہ مقامی ہوتے ہیں۔ یعنی عورتوں کے اعضا مخصوصہ کو لاحق ہوتے ہیں لیکن ان کا اثر اتنا دور رس ہوتا ہے اور ان کے عوارض و علامات اتنے عام ہوتے ہیں کہ جسم کا کوئی نظام ان سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ نظام اعصاب کے مختلف عوارض، نظام ہضم کی مختلف شکایات، اور نظام دوران خون کی مختلف علامات عورتوں کے مخصوص امراض کے سبب سے پیدا ہوسکتی ہیں۔ نظام اعصاب امراض نسواں سے خاص طور پر متاثر ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں اس حد تک متاثر ہوتا ہے کہ جو عوارض رحمی امراض کے سبب سے نظام اعصاب میں پیدا ہوتے ہیں وہ ایسی شدید صورت اختیار کر لیتے ہیں کہ ناتجربہ کار طبیب ان عوارض کو غلطی سے امراض نظام اعصاب سمجھ لیتا ہے۔ یعنے عوارض کو امراض سمجھ لیتا ہے۔ اور بجائے سبب کے عرض کا علاج کرتا ہے مثلاً بعض رحمی شکایات کی سبب سے شدید درد سر ہوتا ہے۔ ضعف اعصاب اور طبیعت میں کچھ مراق سا پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ شکایات کبھی ایسی صورت اختیار کر لیتی ہیں کہ طبیب کا ذہن اصل مرض کی طرف منتقل نہیں ہوتا ہے بلکہ ان عوارض کی شدت کے سبب ان کو مستقل مرض خیال کرکے ان کا علاج شروع کر دیتا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہو جاتا ہے کہ امراض نسواں کی اہمیت نہ صرف مقامی لحاظ سے ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی ہے کہ انکے اثر سے انسانی جسم کا کوئی نظام بھی محفوظ نہیں رہتا ہے۔ اس لئے عورتوں کے مخصوص امراض کی تشخیص اطبا کی خاص توجہ اور غور و خوض کی مستحق ہے۔ اور ان امراض کے علاج میں نہایت احتیاط اور تجربہ کی ضرورت ہے۔

تشخیص امراض کے ذرائع :- عورتوں کے مخصوص امراض کی تشخیص میں جو دقتیں ہندوستان میں اطبا کو پیش آتی ہیں۔ یورپ میں انکے عشر عشیر سے بھی ڈاکٹروں کو سابقہ نہیں پڑتا ہے۔ یورپ میں عورت خواہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ضرورت کیوقت مرد ڈاکٹر سے تشخیص امراض کے سلسلہ میں اپنے اعضا مخصوصہ کا امتحان کرا لیتی ہے اسلئے ڈاکٹر براہ راست اور بذریعہ آلات امراض کی تشخیص بآسانی کر لیتا ہے۔ لیکن ہندوستان میں کسی مریضہ کا مرد طبیب یا ڈاکٹر سے امتحان کرانا بہت ہی نادر الوقوع ہے۔ صرف

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
"Women Number"
July 1936.

ہمدرد صحت - دہلی
اشاعت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ء

حکیم ڈاکٹر مولوی محمد فضل الرحمان صاحب رئیس الجامعہ طبیہ دہلی

Hakim Dr Fazal-ul- Rahman, Jamia Tibbia, Delhi.

"Hamdard-i-Sehat," Delhi
"Women Number"
July 1936

ت - دهلی
ب "عورت"
۱۹۳۶ء
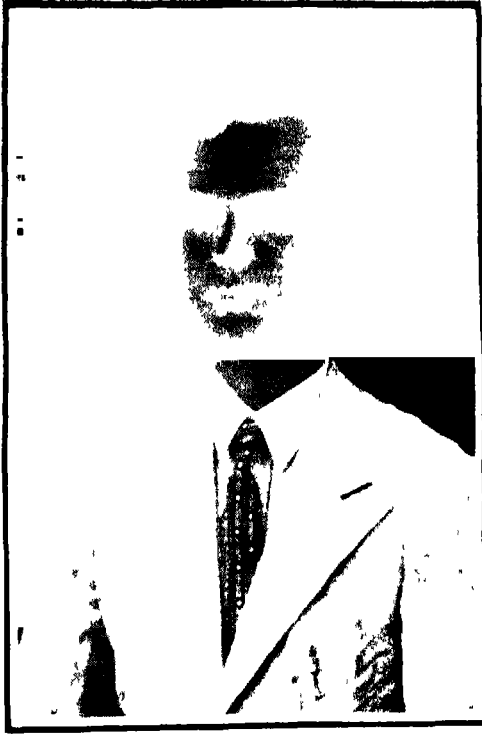
ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب - ایم - بی - بی - ایس - دہلی

Dr. Syed Nasir Abbas, M.B.B.S., Delhi

مدراس میں عموماً نیچ ذات کی ہندو عورتیں مرد ڈاکٹر سے امتحان کرا لیتی ہیں اور بچے بھی جنوا لیتی ہیں۔ لیکن مدراس کے علاوہ ہندوستان کے باقی حصوں میں مسلمان عورتیں خصوصاً اور ہندو عورتیں عموماً اسکی اجازت نہیں دیتیں ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر عورتوں کے امراض کی تشخیص میں لیڈی ڈاکٹر سے مدد لیتے ہیں۔ اور بدرجۂ مجبوری کبھی کبھی نرسوں سے بھی امتحان کرا لیتے ہیں۔ اور اطبا عموماً دائیوں سے تشخیص کرا کر علاج کرتے ہیں۔

لیڈی ڈاکٹر، نرسوں اور دائیوں کی تشخیص

عورتوں کے امراض مخصوصہ اتنے پیچیدہ ہوا کرتے ہیں کہ بعض صورتوں میں قابل سے قابل لیڈی ڈاکٹر بھی انکی تشخیص میں غلطی کر جاتی ہے۔ باوجودیکہ لیڈی ڈاکٹر کے لئے مریضہ کے امتحان کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اور جدید آلات کی مدد بھی اس کے لئے بہت مفید ہوتی ہے۔ پھر بھی بعض صورتوں میں یا تو انکو شبہ رہتا ہے اور یا تشخیص میں صریح غلطی کی مرتکب ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر حمل اور مرض سرطان کو لیجئے۔ حمل کے ابتدائی تین مہینے کے اندر اندر اسکی قطعی تشخیص تقریباً بہت مشکل ہے۔ اور بڑی بڑی قابل لیڈی ڈاکٹر اور ڈاکٹر اسکی تشخیص میں بعض اوقات غلطی کرتے ہیں۔ اسی طرح مرض سرطان خواہ رحم میں ہو یا اس کے متعلقات میں اگر وہ ابتدائی حالت میں ہے تو اسکی بھی یقینی تشخیص بہت مشکل ہے۔ البتہ اگر حمل چار مہینہ کا ہو جائے یا سرطان زیادہ ترقی کر جائے تو انکی تشخیص چنداں مشکل نہیں ہوتی۔ لیکن یہ تشخیص جو بعد از وقت اور مرض کے بڑھ جانیکی حالت میں ہوا کرتی ہے۔ ہمارے لئے مفید نہیں ہے۔ کیونکہ مرض ترقی پکڑ جانیکے بعد لاعلاج ہو جاتا ہے۔ اور بالکل ابتدائی حالت میں عمل جراحی کے ذریعے قابل علاج ہوتا ہے۔ اسی طرح اور بہت سے امراض ہیں جنکی تشخیص میں بڑے بڑے ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کو مشکلات پیش آتی ہیں۔

نرسیں اور دائیاں فن امراض نسواں سے بالکل بے بہرہ ہوتی ہیں اور انکی تشخیص تقریباً ۹۵ فی صدی غلط اور گمراہ کن ہوتی ہے۔ البتہ نرسیں صرف وضع حمل کرانیکا کام ایک حد تک اصول و قواعد کی پابندی کے ساتھ انجام دے سکتی ہیں۔ اور دائیں عموماً اس کام کی بھی اہلیت سے بے بہرہ ہوتی ہیں۔ ذیل میں نرسوں اور دائیوں کی جہالت کے چند واقعات درج ذیل کئے جاتے ہیں جن سے ایک حد تک اس امر کا اندازہ ہو جائے گا کہ ان کی تشخیص کتنی گمراہ کن اور خطرناک ہوتی ہے۔

(۱) ایک مریضہ کو مجھے دکھایا گیا جو حاملہ تھی اور اس کے پیڑو میں شدید درد تھا۔ میں نے ایک نرس کو جو تقریباً ایک ہزار بچے جنا چکی تھی۔ بلا کر مریضہ کو دکھایا۔ نرس نے کہا کہ اسقاط ہونے والا ہے اور یہ درد اسقاط ہی کا پیش خیمہ ہے۔ میں نے مریضہ سے دریافت کیا کہ درد کس جگہ سے شروع ہوتا ہے اور کس طرف آتا ہے۔ اس نے بیان کیا کہ صرف پیڑو میں ایک جگہ پر قائم ہے۔ کسی جگہ سے شروع ہو کر دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا۔ میں نے سوال کیا کہ کمر سے شروع ہو کر پیڑو کی طرف تو نہیں آتا۔ مریضہ نے جواب نفی میں دیا۔ اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ درد اسقاط کا نہیں ہے۔ کیونکہ اسقاط کا درد یا وضع حمل کا درد کمر سے شروع ہو کر پیڑو کی طرف آتا ہے اور دورہ سے ہوتا ہے، یہاں دونوں صورتیں نہیں ہیں۔ اب دوسرا خیال یہ پیدا ہوا کہ حیض یا ریاح کی وجہ سے تو درد نہیں ہے اسکے لئے میں نے روغن بید انجیر دیکر مریضہ کی آنتوں کو صاف کر دیا۔ لیکن درد پھر بھی باقی رہا۔ اب مجکو یہ شبہ ہوا کہ کہیں پیشاب تو نہیں رک گیا ہے۔ چنانچہ پیشاب کے متعلق یہ سوال کرنے پر معلوم ہوا کہ اس کو چوبیس گھنٹے سے زیادہ عرصہ ہو گیا کہ پیشاب نہیں ہوا ہے۔ تب مجھ کو یقین ہو گیا کہ یہ درد مثانہ کے پیشاب سے پُر ہونے کے سبب سے ہے میں نے اسی نرس سے قثاطیر منگا کر اسکے ذریعے سے مثانہ کا پیشاب نکلوا دیا۔ پیشاب نکلواتے ہی مریضہ کا درد غائب ہو گیا۔

(۲) ایک زچہ کے پیڑو میں درد تھا۔ ایک قابل نرس بلائی گئی اور اس نے امتحان کرنے کے بعد تشخیص کیا کہ رحم کے اندر بہت بڑا ٹکڑا آنول کا رہ گیا ہے۔ اسکی وجہ سے درد ہے۔ وہ آنول کا ٹکڑا ہاتھ کو بالکل نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے۔ لیکن میں اسکی تشخیص سے مطمئن نہیں ہوا کیونکہ آنول کے ٹکڑے رحم میں رک جائیں تو ان سے شدید علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو اس مریضہ میں موجود نہیں تھیں۔ میں نے سوال کیا کہ آنول کا ٹکڑا رک جانیکی حالت میں بخار ہو جاتا ہے۔ بخار اس کو نہیں ہے۔ جریان خون ہونا چاہیئے وہ بھی اس کو نہیں ہے۔ اس لئے یہ چیز جو آپ کی انگلیوں کو محسوس ہوتی ہے آنول نہیں ہے۔ اس نے کہا تو پھر کیا ہے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ غالباً رحم منقلب ہو کر نیچے آ گیا ہے۔ اس نے کہا علاج کیا ہے۔ میں نے اس کو ہدایت کی کہ رحم کو اپنی جگہ پر کر کے مہبل میں گاز بھر دو۔ نرس نے اس تدبیر پر عمل کیا اور زچہ کا درد جاتا رہا۔

(۳) ایک تربیت یافتہ دائی جو میونسپل کمیٹی میں بچہ جنانے کے کام پر ملازم تھی۔ اسکی بہن کے دردِ زہ شروع ہوا۔ چنانچہ پہلا وضع حمل تھا۔ اس لئے حسب قاعدہ معمول سے کچھ زیادہ عرصہ تک درد ہوتا رہا اور بچہ پیدا نہیں ہوا۔ لیکن پہلے وضع حمل کے موقع پر جتنا وقت

صرف ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ وقت کبھی نہیں ہوا تھا۔ دائی نے میرے پاس آدمی بھیجا کہ ارگٹ کی ایک خوراک لے آؤ۔ جس سے فوراً وضع حمل ہو جائیگا میں نے اس آدمی سے کہا کہ دائی کو میرے پاس بھیجدو۔ جب دائی آئی تو میں نے اس سے کہا کہ بچہ پیدا ہونے سے پہلے تم ارگٹ دیکر تم عورت کو مارنا چاہتی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ ارگٹ سے درد بڑھ کر بچہ جلد پیدا ہو جائیگا اور کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ تب میں نے اس کو سمجھایا کہ ارگٹ اس وقت دیا جاتا ہے۔ جبکہ بچہ پیدا ہونیکے بعد آنول بھی خارج ہو جائے۔ اگر بچہ پیدا ہو جائے اور آنول خارج نہ ہو تب بھی ارگٹ کا استعمال ناجائز ہے۔ اگر بچہ پیدا ہونے سے قبل ارگٹ دیا جائے تو بعض اوقات اس شدت سے رحم میں انقباض ہوتا ہے کہ عورت کی جان کے لالے پڑجاتے ہیں۔ اگر جنین کے سر کے اقطار عورت کے اقطار عانہ کی رفتار سے بڑے ہوں یا جنین غیر طبعی وضع پر ہو تو رحم پھٹ کر فوری موت کا باعث ہوتا ہے۔ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد اور آنول کے خارج ہونیسے پہلے ارگٹ دیا جائے تو بعض اوقات رحم میں اس شدت سے انقباضی تشنج ہوتا ہے کہ آنول رحم کے اندر بھنچ کر رہ جاتی ہے اور مختلف قسم کے تسممی عوارض کا سبب بن جاتی ہے۔

اس قسم کے بہت سے واقعات میرے ذہن میں ہیں۔ جن کو تطویل کے خوف سے نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ان واقعات سے ایک حد تک اندازہ ہو سکتا ہے کہ نرسیں اور دائیاں اسکی بالکل اہلیت نہیں رکھتی ہیں۔ کہ ان سے امراض نسواں کی تشخیص میں مدد لیجائے۔ یورپ میں نہیں ہندوستان کے ہسپتالوں میں بھی نرسوں سے صرف تیمارداری کا کام لیا جاتا ہے اور وضع حمل کے موقع پر لیڈی ڈاکٹر کی مددگار کے طور پر کام کرتی ہیں۔ انکو صرف اسکی اجازت دیجاتی ہے کہ وہ طبعی وضع حمل خود کرا سکیں۔ اگر وضع حمل غیر طبعی ہو یا اس میں کسی قسم کی پیچیدگی ہو تو ان کا فرض ہے کہ فوراً لیڈی ڈاکٹر کو بلوائیں یا ہسپتال پہنچنے کی ہدایت کردیں۔ اور دائیں تو طبعی وضع کرانیکی عموماً اہلیت نہیں رکھتی ہیں۔ کیونکہ یہ پیشہ عموماً وہ عورتیں اختیار کرلیتی ہیں جنہوں نے اسکی تعلیم کہیں نہ پائی ہو اور صرف افلاس اور تنگدستی نے اس پیشہ پر مجبور کردیا ہو۔ البتہ تربیت یافتہ دائیاں تربیت یافتہ نرسوں سے کم نہیں ہوتی ہیں۔ لیکن ایسی دائیاں بہت کم تعداد میں ہیں +

ہندوستان میں بدقسمتی سے دائیوں اور نرسوں کو امراض نسواں کا ماہر سمجھ لیا گیا ہے اور اکثر اطبا اور ڈاکٹر ان سے تشخیص امراض مخصوصہ میں مدد لیتے ہیں۔ حالانکہ نرسوں اور دائیوں کے کورس میں امراض نسواں کا نام تک نہیں ہے۔ اور یہ ایک بدیہی بات ہے کہ جب انہوں نے امراض نسواں کی تعلیم ہی نہیں پائی ہے تو ان امراض کی تشخیص کس طرح کر سکتی ہیں۔ اس لئے ان کی تشخیص پر بھروسہ کرنا عموماً خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ جب انکی تشخیص غلط ہوگی تو ہمارا علاج بھی غلط ہوگا۔ اور ہمارے غلط علاج سے مریضہ کو نقصان پہنچیگا۔ اس کا نہ صرف جانی نقصان ہوگا بلکہ مالی نقصان بھی ہوگا۔ اور معالج کی شہرت پر بُرا اثر پڑیگا۔ اس لئے امراض نسواں کی تشخیص میں اگر مندرجہ ذیل اصول پر عمل کیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔

۱۔ اگر مریضہ کی مالی حالت اسبات کی اجازت دیتی ہے کہ کسی قابل لیڈی ڈاکٹر سے اس کا امتحان کرایا جاسکے تو طبیب کے لئے یہ مناسب ہے کہ پہلے خود مریضہ کے ملاحظہ اور تشخیصی سوالات کرنے کے بعد اس کو کسی قابل لیڈی ڈاکٹر کے پاس بھیجدے اور یہ ہدایت کردے کہ لیڈی ڈاکٹر سے امتحان کراکر اسکی رپورٹ اپنے ساتھ لائے۔ طبیب اس رپورٹ کو پڑھنے کے بعد عموماً صحیح تشخیص تک پہنچ جائے گا۔

۲۔ اگر مریضہ کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ کسی قابل لیڈی ڈاکٹر کی فیس ادا کرسکے تو طبیب خود اس کا ملاحظہ کرے اور اس سے تشخیصی سوالات کرنے کے بعد اسکے جو جوابات ہوں اُن پر غور و خوض کرنے کے بعد جس نتیجہ پر پہونچے اسکے مطابق علاج شروع کردے۔ اور اگر مریضہ یا اسکے تیماردار کسی دائی یا نرس سے امتحان کرانا بھی ضروری سمجھیں تو جو تشخیص دائی یا نرس کی ہو اس پر اندھا دھند بھروسہ کرکے علاج نہ شروع کیا جائے بلکہ اسکی تشخیص کو تشخیصی علامات کے متعلق سوالات کرکے جانچ لیا جائے۔ اگر اسکی تشخیص اور طبیب کی تشخیص باہم مطابق ہوں تو اس کا مناسب علاج شروع کردیا جائے اور اگر طبیب اور دائی کی تشخیص میں اختلاف پیدا ہو تو طبیب کے لئے یہ زیادہ مناسب ہے کہ وہ اپنی تشخیص کو دائی یا نرس کی تشخیص سے زیادہ قابل اعتماد سمجھے +

اسباب عورتوں کے امراض مخصوصہ کا نہایت اہم سبب وضع حمل کے موقع پر سوءِ تدبیر دایہ یا قابلہ کی بے احتیاطی اور جنین کا غیر طبعی وضع پر پیدا ہونا ہے۔ تقریباً عورتوں کے ۶۰ فی صدی امراض مذکورہ بالا سبب سے ہوا کرتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مثال سے ایک حد تک اس کا اندازہ ہوسکے گا کہ وضع حمل کے موقعہ پر خفیف سی بے احتیاطی کے نتائج کتنے خطرناک ہوتے ہیں۔

اگر قابلہ یا دائی کی بے احتیاطی یا جہالت کیوجہ سے وضع حمل کے موقع پر عورت کی سیون میں شگاف پیدا ہوجائے تو اسکے لئے

سب سے پہلا خطرہ یہ ہوتا ہے کہ اگر اس شگاف میں جراثیم کی تعدی ہو جائے تو زچہ کو تسمم الدم ہو جائے گا جسکو عوام پرسوت کا بخار کہتے ہیں۔ اگر زچہ حسن اتفاق سے یا قابلہ کی احتیاط اور ضروری تدابیر سے تسمم الدم سے بچ جائے۔ تب بھی سیون کے شگاف کے دیگر عوارض و امراض سے بچنا بہت مشکل ہو۔ چنانچہ سیون کے شگاف کی وجہ سے مہبل اپنی جگہ پر نہیں رہ سکتی، اس کے بے جگہ ہونے کے سبب سے رحم بھی اپنی اصلی جگہ چھوڑ دے گا۔ جس سے وہ بیماری پیدا ہو جائیگی جسکو عورتیں بے کلی کی بیماری کہتی ہیں۔ بے کلی کی بیماری کے سبب سے رحم میں اجتماع خون ہو جائیگا اور پھر اجتماع خون کے بعد ورم رحم ہو جائے گا اور اگر ترقی کر جائے تو ورم صفاق ہو جائیگا۔ اور اگر ورم صفاق زیادہ عام ہو جائے اور شدید صورت اختیار کرلے تو فوری موت کا سبب ہو سکتا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے واضح ہو گیا کہ وضع حمل کے موقعہ پر نہایت معمولی بے احتیاطی سے کتنے دور رس اور خطرناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور نہ صرف زچگی کے زمانہ میں بلکہ عورت کی پوری زندگی میں اسکے لئے مستقل مصائب اور تکالیف بن سکتے ہیں۔

مرض سوزاک اور آتشک بھی عورتوں کے مخصوص امراض کے نہایت اہم اسباب میں سے ہے۔ گھر کی بیویاں اور شریف عورتوں کو آتشک اور سوزاک اپنے شوہر کے ذریعہ سے پہنچتے ہیں۔

آتشک سوزاک کی نسبت قلیل الوقوع ہو۔ لیکن آتشک کے عوارض و نتائج (اگر علاج نہ کیا جائے) نسلاً بعد نسل چلتے ہیں اور نہایت خطرناک ہوتے ہیں۔ کیونکہ جسم کا کوئی نظام ایسا نہیں ہے کہ اسکے اثر سے محفوظ رہ سکے۔ مرض سوزاک کے عوارض اگرچہ نسلاً بعد نسل نہیں چلتے لیکن چونکہ یہ مرض کثیر الوقوع ہے۔ اس لئے اس کے عوارض بھی کثیر الوقوع ہوتے ہیں۔ عورتوں کے اعضائے مخصوصہ میں سے کوئی عضو ایسا نہیں ہو جو اسکے اثر سے محفوظ رہ سکتا ہو۔ چنانچہ سوزاک کی وجہ سے ورم مہبل، ورم رحم، ورم قاذف، ورم خصیۃ الرحم، وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ عقر (بانجھ پن) بھی عموماً سوزاک کی وجہ سے ہوا کرتا ہو۔ کیونکہ عقر کے اسباب میں سے سب سے زیادہ کثیر الوقوع سبب قاذف نالی کا بند ہو جانا ہو جسکی وجہ سے حیوان منوی بیضۂ انثیٰ سے نہیں مل سکتا ہو اور نتیجہ عقر ہوتا ہے۔ لیکن قاذف نالی کے بند ہونے کا کثیر الوقوع سبب وہ التہاب قاذف ہے جو سوزاک کے مادے سے ہوا کرتا ہے۔ اسلئے عورتوں کے امراض مخصوصہ کی تشخیص کے موقعہ پر مرض آتشک اور سوزاک کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے اور اسکے متعلق شوہر سے تخلیہ میں ضرور دریافت کرنا چاہیئے۔ مرض آتشک کے متعلق ایک بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے وہ یہ کہ اگر کسی عورت کا حمل بار بار ساقط ہو جاتا ہو یا اسکے بچے پیدا ہونیکے بعد عموماً ۸ ا ماہ کے اندر اندر انتقال کر جاتے ہوں تو مرض آتشک کا شبہ کرنا چاہیئے کیونکہ عموماً آتشک اس کا سبب ہوا کرتی ہیں۔ ایسی عورتوں کے شوہروں سے دریافت کیا جائے اگر وہ مرض آتشک کا اقرار کریں۔ تو انکا مناسب علاج کیا جائے۔ اور اگر وہ اقرار نہ کریں تو ان کے خون کا امتحان کرا کر اطمینان کر لینا چاہیئے۔

اس موقع پر ایک چیز اور قابل ذکر اور قابل توجہ ہے۔ وہ مرض سل و دق ہے۔ جس میں عموماً عورتیں وضع حمل کے موقعہ پر مبتلا ہو جاتی ہیں۔ مرض سل و دق اگرچہ ان امراض میں سے ہے۔ جس میں مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے سب ہی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ لیکن وضع حمل کے موقعہ پر جس کثرت سے عورتیں اس میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اگر اسکو بیان کیا جائے تو مبالغہ آمیزی کا شبہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ وضع حمل کا وقت عورت کے لئے نہایت خطرناک وقت ہے اور اس وقت کی تکلیف اور جریان خون کی سبب سے عورت کی قوت مدافعت بہت ہی کمزور ہو جاتی ہے۔ اگر وہ پہلے بھی کمزور ہو اور حمل کے زمانہ میں حفظان صحت کے اصول کی پابندی بھی نہ کی گئی ہو اور ایسی فضا میں ہو جس میں سل و دق کے جراثیم کی تعدی بسہولت ہو سکتی ہو تو اسکو کسی نہ کسی شکل میں اس بیماری کا حملہ ہو جائیگا۔ مثلاً اگر پھیپھڑے کمزور ہیں تو اسکو سل ہو جائیگی اور اگر آنتیں کمزور ہیں تو اسکو دق معوی (آنتوں کی دق) ہو جائیگی۔ یا دق کی گلٹیاں اسکی گردن میں نمایاں ہو جائیں گی۔ اس لئے جب کبھی کسی مریضہ کو خفیف بخار رہتا ہو یا کھانسی اور بخار ہو یا گردن کی گلٹیوں کے ساتھ بخار رہتا ہو اور ان بیماریوں کی ابتداء وضع حمل سے ہوئی ہو تو دق و سل کا شبہ کرنا چاہیئے +

وضع حمل کی بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوا ہو کہ سل و دق کا نہایت شدید حملہ ہو کر چند روز میں زچہ انتقال کر گئی ہے اس لئے ان امراض سے حفظ ماتقدم کی تدابیر پر نہایت پابندی سے عمل کرنا چاہیئے۔ اور وضع حمل کے موقع پر ان امراض کے خطرات سے حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے کہ حمل کی پوری مدت میں حاملہ کی صحت کو بہتر حالت میں رکھنے کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیئے

اور جملہ تدابیر کو کام میں لانا چاہیئے۔

طریقہ تشخیص عورتوں کے مخصوص امراض کی تشخیص میں مندرجہ ذیل سوالات سے بہت مدد ملتی ہے۔ اگر مریضہ ان سوالات کے جوابات صحیح طور پر دیدے تو اصل مرض تک پہنچنے میں بہت کم دقت پیش آتی ہے۔ اور عموماً تشخیص صحیح ثابت ہوتی ہے +

(۱) مریضہ کی سب سے بڑی شکایت کیا ہو؟

(۲) یہ شکایت کب سے شروع ہوئی؟ اور کس طرح شروع ہوئی؟

(۳) مریضہ کی عمر کیا ہے؟ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ؟

(۴) اگر شادی شدہ ہے تو شادی کو کتنا عرصہ ہوا؟ اب تک کتنے بچے ہو چکے ہیں؟ پچھلا وضع حمل کب ہوا تھا؟ - وضع حمل آسانی سے ہوتے رہے۔ یا دقت اور تکلیف سے؟ کوئی اسقاط یا وضع حمل قبل از وقت تو نہیں ہوا۔ وضع حمل ہونے کے کتنے عرصہ تک بستر سے نہیں اٹھیں؟

(۵) ایام کس عمر سے شروع ہوئے۔ باقاعدہ ہیں یا بے قاعدہ؟ ۲۸ روز میں ہوتے ہیں یا تیس روز میں؟ کتنے عرصے تک جاری رہتے ہیں۔ تین روز یا پانچ روز۔ یا سات روز۔؟ ایام تکلیف سے ہوتے ہیں یا بغیر تکلیف کے؟ اگر درد سے ہوتے ہیں تو کیا کسی خاص تاریخ سے درد ہو جاتا ہے یا شروع ہی میں درد ہونے لگتا ہے۔ درد کمر کے اندر ہوتا ہے یا نیچے پھیل کر ایک یا دونوں پیروں تک پہونچتا ہے؟ درد خصیۃ الرحم کے مقام پر تو نہیں ہوتا ہے۔ درد دورہ سے ہوتا ہے یا مسلسل رہتا ہے اور ایام شروع ہو جانے سے درد میں افاقہ ہو جاتا ہے یا نہیں ہوتا۔

(۶) ایام کے وقفہ کے زمانہ میں یعنے جب ایام نہیں ہوتے ہیں تو کیا کوئی رطوبت خارج ہوتی ہے؟ اگر ہوتی ہے تو کتنے عرصہ تک خارج ہوتی رہتی ہے۔ اس کا رنگ کیسا ہو زرد یا سفید۔ گاڑھی یا پتلی۔ مکدر یا شفاف؟ اور اسکی مقدار کیا ہوتی ہے؟ اس میں بدبو ہوتی ہے یا نہیں؟ اس میں خون کی آمیزش تو نہیں ہوتی؟

(۷) قارورہ کی کیا حالت ہے۔ پیشاب تکلیف سے ہوتا ہے یا نہیں؟ قطرہ قطرہ تو نہیں ٹپکتا؟ بار بار تو نہیں ہوتا؟ یعنے تعداد میں تو زیادہ نہیں ہوتا ہے؟ قبض ہے یا نہیں؟ اجابت ہوتے وقت کچھ تکلیف تو محسوس نہیں ہوتی ہے؟

(۸) مریضہ کی عام صحت کو بھی غور سے دیکھنا چاہیئے کہ اس کی کیا حالت ہے۔ اور اسپر کیا اثر پڑا ہے۔ نظام اعصاب، اور نظام اعضاء ہضم کس حالت میں ہیں؟

مذکورہ بالا سوالات کے جوابات سے طبیب صرف اسوقت فائدہ اٹھا سکتا ہو اور صحیح تشخیص تک پہنچ سکتا ہے جبکہ اسکو مندرجہ ذیل علامات خاصہ وعامہ کا علم ہو اور انکے اسباب سے پوری واقفیت ہو۔ یہ علامات وعوارض اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں کہ جو عورت امراض نسواں میں سے کسی مرض میں مبتلا ہو گی ان علامات میں سے کوئی نہ کوئی علامت اس میں ضرور پائی جائیگی۔ یہی وہ علامات ہیں جن کو طبیب اس سوال سے معلوم کرتا ہو "کہ تم کو سب سے بڑی شکایت کیا ہے" اس سوال کے جواب میں مریضہ ان علامات میں سے کسی نہ کسی علامت کو بتاتی ہے۔ پھر اس علامت کے اسباب کے متعلق مریضہ سے سوالات کرنے سے عموماً مرض کی صحیح تشخیص ہو جاتی ہے۔

یہ علامات دو قسموں میں تقسیم کی گئی ہیں (الف) علامات موضعی یا مقامی (ب) علامات عمومی۔

(الف) علامات مقامی وہ ہیں جو اندام نہانی یا اسکے گرد و پیش میں ہوتی ہیں۔ اور مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی صورت میں پائی جاتی ہیں۔

(۱) اندام نہانی سے کسی قسم کی رطوبت کا اخراج جسکو سیلان الرحم کہتے ہیں۔

(۲) ایام کا تکلیف سے ہونا جسکو عسر الطمث کہتے ہیں۔

(۳) ایام زیادہ مقدار میں ہونا جسکو کثرت الطمث کہتے ہیں۔

(۴) ایام کم مقدار میں ہونا جسکو قلت الطمث کہتے ہیں۔

(۵) اندام نہانی یا اسکے گردو پیش میں درد

(۶) پیشاب میں تکلیف ہونا یا جماع کے وقت درد محسوس کرنا۔ اور رسولیاں وغیرہ۔

(ب) علامات عمومی وہ ہیں جو مریضہ کے جسم سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور جن کا اثر تقریباً تمام جسم میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل صورتوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱) عام کمزوری اور جسمانی صحت کی خرابی۔ یہ عام کمزوری نظام اعصاب میں خصوصیت کے ساتھ نمایاں ہوتی ہیں اسی وجہ سے بعض طبیب اسکو عصبی بیماری سمجھکر اس کا علاج شروع کر دیتے ہیں اور اصل مرض انکی نظر سے پوشیدہ ہو جاتا ہے۔

(۲) سوء ہضم کی علامات عورتوں کے امراض مخصوصہ کے سلسلہ میں ہمیشہ موجود ہوتی ہیں مثلاً پیٹ میں درد۔ جلن۔ متلی۔ کھٹی یا دوسری قسم کی ڈکاریں آنا۔ پیٹ کا پھولنا وغیرہ۔ ان علامات میں سے بعض یا سب کی سب مختلف عورتوں میں مختلف حالات کے لحاظ موجود ہوتی ہیں۔

(۳) نقص الدم یعنے خون کی کمی۔ مریضہ کا صاحب فراش ہونا یا جریان خون بھی بعض صورتوں میں خون کی کمی میں مدد دیتے ہیں۔

(۴) مختلف قسم کے عصبی درد۔ اور عام ذکاوت حس جسکے سبب سے معمولی تکلیف بھی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا علامات میں سے ہر ایک علامت پر تفصیلی بحث انشاءاللہ تعالیٰ کسی آیندہ اشاعت میں کیجائیگی +

علم اور حکمت کے خزانے

اردو کی طبی صحافت میں "ہمدرد صحت" وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور باطنی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے، اسی لئے اسکا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان ہی کے طبی اور علمی طبقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ غیر ممالک کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اسقدر کامیابی کے ساتھ منازل ترقی طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جسنے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے۔ اور جسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

گذشتہ سال ہمدرد صحت کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کیجا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں بھی گذشتہ سال کی صرف دو ہی جلدیں لطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے طبع کرائے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلد کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کیجا سکیں اور شائقین اس سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب اس جلد کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں یہ جلدیں مکمل کرا لی گئی ہیں جو جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں اسمیں ہمدرد صحت کی گذشتہ اشاعتہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور جو تجدید و اعادۂ شباب و درازی عمر، نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جسکے پشتے پر رسالہ کا نام مع سنہ ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اسکا جواب اتنا مختصر نہیں ہے کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۵-۳۴ء جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادۂ شباب و درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ ہمدرد صحت کے گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جنہیں ہر علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۶-۱۹۳۵ء کی جلد میں ہمدرد صحت کے گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جسمیں بچوں کی پرورش، انکی تربیت، انکی تعلیم، انکے کھیل، انکے عادات و اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر نمانہ مضامین ہیں کہ جنکی نظیر آپکو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ ان بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں آپکو اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے، جو آپکو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم صرف دو روپیہ فی جلد ہے محصولڈاک علاوہ۔ +

(مینیجر ہمدرد صحت" دہلی)

کثرت طمث

ازجناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب۔ ایم۔ بی۔ ایس سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی

"مکرمی حکیم صاحب

سلام مسنون۔ تعمیل ارشاد کے سلسلہ یہ چند سطور پیشکش ہیں۔ اس کی میں نے کوئی نقل نہیں رکھی ہے۔ مجھے خوف ہے کہ آپ کے صرف طبیب قارئین اس مضمون کو پسند فرمائیں گے۔

نوٹ:۔ اس مضمون میں صرف تشخیصی نقطۂ نگاہ سے بحث کی گئی ہو طوالت کے خیال سے معالجات چھوڑ دیا گیا ہے"

سید ناصر عباس

یہ علامت ماہواری ایام کے زمانہ میں بھی پیدا ہوسکتی ہے اور درمیانی وقفہ میں بھی بے قاعدگی کے ساتھ ظاہر ہوسکتی ہے۔ اور جریان خون ارحم کے علاوہ بیرونی آلات جیسے یعنی (مہبل وفرج) سے بھی متعلق ہو سکتا ہے آخرالذکر قسم کا جریان عموماً خفیف ہوتا ہے۔ اور اس کا سبب بیرونی معائنہ سے بہ آسانی دریافت کیا جا سکتا ہے۔

ان مریضات میں مندرجہ ذیل سوالات کر کے صحیح جوابات حاصل کرنے ضروری ہیں جو خصوصیت کے ساتھ جنسی امراض سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۱) مریضہ شادی شدہ ہے یا نہیں۔ شادی ہوئے کتنا عرصہ ہوا؟ کتنے بچے پیدا ہوئے۔ ان کی عمریں کیا ہیں۔ وضع حمل طبعی ہوتا ہے یا غیر طبعی۔ وضع حمل کے بعد صحت کیسی رہی ہے۔ کوئی اسقاط ہوا یا نہیں کب ہوا اور اس سے صحت پر کیا اثر پڑا۔

(۲) حیض کس عمر میں شروع ہوا۔ باقاعدہ ہے یا بے قاعدہ۔ کتنے عرصہ میں ہوتا ہے کتنے دن تک جاری رہتا ہے۔ کثرت سے ہوتا ہے تو کیا اس میں خون کے لوتھڑے پائے جاتے ہیں؟ کیا درد ہوتا ہے ایام سے قبل ہوتا ہے یا دوران ایام میں جاری رہتا ہے۔ کیا یہ درد ہمیشہ ہوتا رہا ہے یہ درد کس جگہ محسوس ہوتا ہے کمر میں ٹانگوں میں یا زیر ناف دونوں طرف یا ایک طرف کے نلوں میں۔

(۳) کیا ایام حیض کے درمیانی وقفہ میں بھی سیلان رطوبت رہتا ہے اس رطوبت کی مقدار، رنگ، قوام اور بو کیسی ہے۔

(۴) پیشاب میں درد یا چلنگ ہے دن رات میں کتنی مرتبہ آتا ہے۔ اجابت کا کیا حال ہے اجابت کے وقت درد ہوتا ہے یا نہیں۔

اسباب

(۱) عمومی مزاجی کیفیات — مثلاً بعض دموی مزاج کی عورتیں یعنی بھاری جسم اور چکیلے سرخ چہرے والی عورتیں ساری عمر اس علامت میں مبتلا رہتی ہیں اور کثرت طمث ان کے لئے طبعی ہے۔ اسی طرح زیادہ عرصہ تک دودھ پلانے سے اور بار بار اور جلدی جلدی حاملہ ہونے سے بھی کثرت جریان خون کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے بعض حمیات حادہ اور دماغی اشغال کی کثرت کے ساتھ ساتھ اگر گوشہ نشینی (قلت ورزش جسمانی) بھی شریک حال ہو تو بے قاعدہ اور بہ کثرت جریان خون ہو سکتا ہے۔ نیز مرض ہسٹیریا میں کبھی کبھی کثرت جریان خون کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ قلب جگر اور پھیپھڑوں کے بعض امراض میں جبکہ دور دراز مقامات پر احتقان دموی پیدا ہونے لگتا ہے تب بھی جریان خون کی کثرت پائی جاتی ہے اخیر میں یہ بھی ملحوظ رہے کہ ایام حیض کی ابتدا میں کبھی کبھی اور اس عمل کے اختتام پر عموماً جریان خون کی بے قاعدگی اور کثرت دیکھنے میں آتی ہے۔

ان تمام مزاجی اسباب کی خصوصیات یہ ہیں کہ (۱) ایام حیض ایک ہفتہ میں یا دو ہفتے اور تین ہفتے میں واپس آتے رہتے ہیں۔ خواہ ان کی مقدار میں زیادتی ہو یا نہ ہو لیکن معمولی غیر اہم اسباب سے جریان خون ہونے لگتا ہے۔ مثلاً زیادہ تیز چلنا

یا گرم پانی سے نہالینا وغیرہ (ب) کچھ عرصہ تک علامات جاری رہنے کے بعد قلت الدم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں اور مذکورہ بالا مزاجی اسباب کی دوسری علامتیں مسلط ہو کر انکشاف حال کر دیتی ہیں۔

(۲) مقامی کیفیات — مثلاً (۱) التہابات رحم (ب) سلعات رحم (ج) رحم کی وضع قیام کے تغیرات (د) اتساع الرحم (ہ) حمل بیرون رحم (و) زمانۂ یاس۔ نہایت اہم اسباب ہیں جو وقتاً فوقتاً کثرت جریان خون کا باعث ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کا تذکرہ بالتفصیل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ایک دوسرے کے درمیان تشخیص کرنا آسان ہو جائے۔

(۱) التہابات الرحم۔ عنق الرحم اور شکم رحم کی غشائے مخاطی کے التہابات میں کثرت طمث کی علامت پائی جاتی ہے۔

(۲) عنق الرحم کی غشار مخاطی کے التہابات میں دیگر علامات حسب ذیل پائی جاتی ہیں ایک شفاف لیس دار رطوبت مثل انڈے کی سپیدی کے مسلسل طور پر خارج ہوتی رہتی ہے کبھی کبھی اس میں پیپ کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ عنق الرحم متورم ہوتی ہے۔ اور فم رحم پر خراش یا چھوٹے چھوٹے قروح نظر آتے ہیں جن پر دباؤ پڑنے سے خون کا ارتشاح ہونے لگتا ہے۔ کثرت طمث Menorrhagia عسر الطمث Dysmenorrhea اور درد کمر کی شکایات اکثر پیدا ہوا کرتی ہیں۔ عنق الرحم کے التہاب اور عنق الرحم کے سرطان کے مابین تشخیص کرنے میں دقت پیدا ہو سکتی ہے خصوصاً اس لئے کہ عنق الرحم کا سرطان ۲۵ سال کی عمر میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن احتیاط سے معائنہ کیا جائے تو دقت نہ ہو گی۔ سرطان ہاتھ لگانے سے سخت محسوس ہوتا ہے اور ذرا سا دباؤ پڑنے سے ٹوٹ جاتا ہے اور خون نکلنے لگتا ہے۔ نیز رطوبت جو خارج ہوتی رہتی ہے خون کی آمیزش کی وجہ سے سرخ رنگ کی اور بدبودار ہوتی ہے مشتبہ حصہ کا ذرا سا ٹکڑا تراش کر زیر خوردبین رکھا جائے تو تشخیص میں کوئی دقت باقی نہ رہے گی

(۲) جسم رحم کی غشائے مخاطی کے التہابات میں جب مریضہ کھڑی ہو یا چلے پھرے تو رطوبت ابل ابل کر خارج ہوتی ہے کثرت طمث اور عسر الطمث کے علاوہ پیڑو میں عام بے چینی اور درد بھی محسوس ہوتا ہے۔ امتحان دو دستی (یعنی سیدھے ہاتھ کی انگوٹھے کے برابر والی انگلیاں دونوں مہبل میں داخل کر کے بایاں ہاتھ زیر ناف پیٹ پر رکھنا اور پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان رحم کو لیکر محسوس کرنا) کے ذریعہ سے رحم کی جسامت بڑھی ہوئی پائی جاتی ہے۔ مریضہ کی عام صحت خراب ہوتی ہے اور یا تو اس کو حمل کا استقرار ہی نہیں ہوتا یا استقرار ہوتا بھی ہے تو اسقاط ہو جایا کرتا ہے۔ اگر رطوبت جو ترشح ہوتی رہتی ہے خون کی آمیزش سے سرخ رنگ کی ہو تو اندرونی جھلی کو کھرچنے کا آپریشن فوراً کرانا چاہیئے اور مادہ جو خارج ہو اس کو خوردبینی مشاہدہ کے لئے فوراً بھیجنا چاہیئے تاکہ سرطان کی تشخیص میں دیر ہو جانے کا امکان باقی نہ رہے۔

(ب) سلعات رحم (یعنی رحم کی رسولیاں) یہ رسولیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ غیر خبیث، پالی پس، فائبرائیڈ، اور خبیث یعنی سرطان، سارکوما۔

(۱) رحم کا پالی پس۔ جس طرح دوسرے مقامات کی غشائے مخاطی میں پالی پس نام کا اور منسہ کی شکل کا ابھار پیدا ہوتا ہے ویسا ہی رحم میں بھی پیدا ہوتا ہے غشا میں التہابی کیفیت پہلے سے موجود ہوتی ہے اور وہی اس کا باعث ہوا کرتی ہے اگر پالی پس بہت چھوٹا ہو تو تشخیص کے لئے فم رحم کو کشادہ کر کے اندرونی سطح کو انگلی سے محسوس کیا جائے گا لیکن کچھ عرصہ میں پالی پس بڑھ کر رسہ کی طرح فم رحم کے اندر سے لٹکتا ہوا نظر آنے لگتا ہے اور معمولی اسپیکولم (آلہ رحم بیں) کی مدد سے دکھائی دینے لگتا ہے۔

(۲) رحم کا فائبرائڈ۔ اپنی جائے قیام کی وجہ سے اس کی تین قسمیں کی جاتی ہیں اگر غشار مخاطی اور عضلی طبقہ کے درمیان ہو تو تحت الغشائے مخاطیہ کہلاتا ہے اگر بیرونی غشار مائی اور عضلی طبقہ کے درمیان ہو تو تحت الغشائے مائیہ کہلاتا ہے اگر عضلی طبقہ میں ہو تو اس کو درمیانی کہا جاتا ہے۔ ان میں سے اول الذکر زیادہ اہم ہے اس کی وجہ سے جریان خون کی کثرت ایام حیض میں ہی پائی جاتی ہے اور درمیانی وقفہ میں بھی دورے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے سیلان الرحم ہمیشہ ہی رہتا ہے اور ایام حیض درد انگیز ہوتے ہیں۔ ساؤنڈ کے ذریعہ سے تجویف رحم زیادہ کشادہ پائی جاتی ہے اور امتحان دو دستی کے ذریعہ سے

قبض رہتا ہے اور اجابت کے وقت درد ہوتا ہے اور اگر استقرار حمل ہوجائے تو صبح کی متلی ابتدائی مہینوں میں بہت تکلیف دہ رہتی ہے اور چوتھے مہینے کے بعد سے پیشاب خارج ہونے میں دقت ہوتی ہے۔

(د) اتساع الرحم یا سب انوولیوشن یہ وہ کیفیت ہے جو بعد وضع حمل یا بعد اسقاط حمل پیدا ہوتی ہے۔ رحم طبعاً خالی ہونے کے بعد تقریباً ۲ ماہ کے عرصہ میں اپنی طبعی جسامت پر واپس آجاتا ہے لیکن بعض اوقات وہ ایسا کرنے سے قاصر رہتا ہے اور کم و بیش پھیلا ہوا رہ جاتا ہے زیادہ ضخیم اور نرم ہونے کی وجہ سے پیچھے کی طرف گرا رہتا ہے اور نیچے کی طرف دباؤ ڈالتا ہے بے قاعدگی کے ساتھ جریان خون کے دورے پڑتے ہیں درد کمر اور درد زیر ناف کی اکثر شکایت رہتی ہے عام صحت خراب ہوجاتی ہے۔ سستی اور کمزوری بڑھتی چلی جاتی ہے یہ کیفیت اکثر ان عورتوں میں پائی جاتی ہے جو اپنے بچے کو خود دودھ نہیں پلاتیں اس لئے کہ دودھ پلانے سے انعکاسی طور پر رحم میں انقباض پیدا ہوتا رہتا ہے۔

(ہ) استقرار حمل بیرون رحم۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ استقرار حمل بجائے تجویف رحم کے رحم سے بالکل باہر قاذف نالی میں یا خصیۃ الرحم کے اندر واقع ہوتا ہے ابتدائی علامات حمل کی سی پیدا ہوتی ہیں۔ شروع ہی سے زیر ناف دائیں جانب یا بائیں جانب درد کے دورے اٹھتے ہیں دو دستی امتحان کرنے سے عنق الرحم کے ایک جانب ایک گٹھلی سی محسوس ہوتی ہے عنق الرحم حسب معمول نرم محسوس ہوتی ہے۔ زیادہ تر مریض اس وقت طبیب سے مشورہ کرتے ہیں جبکہ قاذف نالی پھٹ چکتی ہے اور سخت درد کے ساتھ جریان خون شروع ہوچکتا ہے۔

(و) زمانۂ یاس۔ وہ وقت ہے جبکہ عورت کے مخصوص جنسی افعال ختم ہونے پر آتے ہیں اور حیض جوکہ ان افعال کے جاری رہنے کی علامت ہے ہمیشہ کے لئے بند ہونیوالا ہوتا ہے۔

حیض کے بند ہونے کی تین صورتیں ہیں (۱) حیض بتدریج بالکل بند ہوجائے اور عام صحت میں کوئی تغیر ظاہر نہ ہو۔ (۲) حیض یک لخت بند ہوجائے اور عام صحت میں ایک ہیجان پیدا ہوکر رفتہ رفتہ زائل ہوجائے۔ (۳) حیض کے بند ہونے سے قبل متعدد بار کثرت جریان خون کے دورے پڑیں۔ ان میں سے آخر الذکر صورت سے ہی ہم کو سروکار ہے۔ لیکن کثرت طمث کا سبب زمانۂ یاس کو قرار دینے کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں پر غور کرنا ضروری ہے۔

زمانۂ یاس ۳۵ سال سے ۵۵ سال تک کی عمر میں کسی وقت شروع ہوسکتا ہے عموماً ۴۵ یا ۴۶ سال کی عمر میں ہوا کرتا ہے۔

زمانۂ یاس میں بعض عصبی مظاہرے رونما ہوا کرتے ہیں مثلاً جسم کا دفعتاً گرم ہوجانا یا ٹھنڈا ہوجانا اور کثرت کے ساتھ پسینہ آنا۔ لیکن ان علامات میں ملیریا کی سی پابندی نہیں پائی جاتی نہ خون میں ملیریا کے جراثیم ملتے ہیں۔ مزاج میں سخت چڑچڑا پن پیدا ہوجاتا ہے۔ بے چینی حد درجہ کی ہوتی ہے طبیعت سست اور نڈھال رہتی ہے اگر خاندان میں دماغی فتور یا عصبیت کی استعداد موجود ہو تو بسا اوقات مالیخولیا کی تمام و کمال علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔ اس زمانہ میں غیر طبعی اور غیر فطری جنسی خواہشات اور ہر قسم کی بے اعتدالیاں پائی جاسکتی ہیں۔

امراض نسواں کے متعلق چند تشخیصی علامات و نکات

از جناب محمد فضل الٰہی صاحب کمل صدیقی سیالکوٹ

اختناق الرحم۔ یہ مرض صرع اور غشی کے مانند دورہ کے ساتھ لاحق ہونے والا نہایت تکلیف دہ مرض ہے۔ فرق اس میں صرف یہ ہوتا ہے کہ مریضۂ اختناق الرحم، عقل و خرد اور ہوش و حواس سے بالکل بیگانہ نہیں ہوجاتی بلکہ وہ حالت بے ہوشی

رحم کا حجم بڑھا ہوا پایا جاتا ہے اگر فائبرائیڈ ایک سے زیادہ ہوں جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہے تو رحم کی ناہموار سطح بھی محسوس ہو سکتی ہے۔ تحت الغشائے مخاطیہ فائبرائیڈ اگر چھوٹا ہو تو ممکن ہے کہ آگے چلکر پالی پس کی شکل اختیار کرلے اور محض ایک پتلی سی اور لمبی جڑ کے ذریعہ سے لٹکتا ہوا رہ جائے۔

درمیانی اور تحت الغشائے مائیہ اقسام کے فائبرائیڈ بہت عرصہ تک علامات پیدا ہی نہیں کرتے نہ جریان خون کی زیادتی کبھی پائی جاتی ہے بلکہ ممکن ہے ایام بالکل بند ہی ہو جائیں لیکن یہ رسولیاں بھی برابر بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ اعصاب اور دیگر قریب کے اعضاء پر دباؤ ڈالکر ثانوی علامات پیدا کریں جن کی وجہ سے توجہ اس اصل سبب کی طرف منعطف ہو۔ یہ ثانوی علامات حسب ذیل ہیں ٹانگوں اور کمر کا درد بار بار پیشاب آنا وریدوں کی دوالی کیفیت سوء ہضم۔ تنفس کی دقت اور کیسئہ کلیہ وغیرہ شاذ و نادر آخر الذکر اقسام کی رسولیاں خبیث نوعیت اختیار کرکے سارکو ماءمین تبدیل ہو جاتی ہیں اور دوسرے مقامات پر منتقل ہو ہو کر مہلک ثابت ہوتی ہیں۔

(۳) رحم کا سرطان۔ یہ خبیث رسولی عنق الرحم میں بھی ہو سکتی ہے اور جسم رحم میں بھی (۱) عنق الرحم کا سرطان ان عورتوں کو ہوا کرتا ہے جو متعدد بار حاملہ ہو چکی ہوں ۲۵ اور ۷۰ سال کے مابین ہر عمر میں پیدا ہو سکتا ہے ابتدائی حالت میں مہبلی معائنہ کرنے سے فم رحم سخت خستہ اور قدرے ناہموار محسوس ہوتا ہے۔ اور یہ محسوسات اس کیفیت کے لئے اسقدر مخصوص ہیں کہ ان محسوسات کے ساتھ اگر معائنہ کرنے والی انگلی پر خون بھی لگ جائے تو تجربہ کار لوگوں کے لئے یقینی تشخیص قائم کرنے کے لئے بالکل کافی وجہ بن جاتے ہیں جیسے جیسے وقت گذرتا جاتا ہے رسولی تیزی کے ساتھ حجم میں بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ شلگم کی طرح پھیل کر مہبل میں اتری ہوئی معلوم ہونے لگتی ہے۔ ایسی حالت میں انگلی کا یا کسی اوزار کا ذرا سا بھی دباؤ پڑے تو رسولی کی سطح فوراً ٹوٹ جاتی ہے اور خون کا ارتشاح شروع ہو جاتا ہے۔ اس رسولی میں اور گرد کی ساختوں میں اور مہبلی دیواروں میں پھیلنے کی اور سرایت کرنے کی بڑی استعداد ہوتی ہے جس کی وجہ سے رحم میں صلابت آجاتی ہے اور اس کی حرکات محدود ہو جاتی ہیں ایام حیض میں نیز درمیانی وقفہ میں وقتاً فوقتاً جریان خون ظاہر ہوتا رہتا ہے اور جب جریان خون نہ ہو تو سرخ رنگ کی بدبودار مائی رطوبت کا سیلان ہوتا رہتا ہے۔ مریضہ دبلی اور کمزور ہوتی چلی جاتی ہے۔ جلد یا بدیر مقامی درد بھی پیدا ہو جاتا ہے جو اس کی تکلیفوں میں اضافہ کرکے اس کے اضمحلال کو کہیں سے کہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پہونچا دیتا ہے۔

(ب) جسم رحم کا سرطان۔ عموماً ان عورتوں کو ہوا کرتا ہے جن کے بچے پیدا نہ ہوئے ہوں اور عام طور سے ۵۰ سال کی عمر میں یا اس کے بعد پیدا ہوتا ہے اور جریان خون بھی رسولی پیدا ہونے کے زیادہ دیر بعد ظاہر ہوتا ہے اس رسولی کی علامات یہ ہیں کہ جریان خون کے دورے پڑتے ہیں اور درمیانی وقفہ میں سرخ رنگ کا نرم پیلا مادہ دماغ کی مادہ کی شکل کا خارج ہوتا رہتا ہے۔ معائنہ دو دستی سے رحم کی جسامت بڑھی ہوئی پائی جاتی ہے اور ساؤنڈ ڈالا جائے تو جریان خون کثرت کے ساتھ ہونے لگتا ہے۔ اس لئے مشتبہ حالات میں ساؤنڈ ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ آگے چلکر جب رسولی آس پاس کی ساختوں میں سرایت کر چکتی ہے تو رحم کی حرکات مفقود ہو جاتی ہیں دبلاپن کمزوری اضمحلال اور دوسری عمومی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ممکن ہے کہ رحم کی غشائے مخاطی کے مزمن التہاب کا گمان کرکے بہت سا قیمتی وقت رائیگاں ہو جائے اس لئے مشتبہ حالات میں سرطان کی موجودگی کا امکان مدنظر رکھتے ہوئے رطوبات کا خوردبینی امتحان۔ ۔ ۔ ۔ ہمیشہ کرا لیا جائے۔

(ج) رحم کی وضع قیام کے تغیرات میں سب سے زیادہ اہم رحم کا پشت کی طرف ٹل جانا ہے۔ اس صورت میں اگر عانہ کے اندر قبل سے التصاقات بھی موجود رہے ہوں تو علامتیں زیادہ شدید ہوتی ہیں درد کمر اور درد زیر ناف محسوس ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی چیز نیچے کی طرف کھنچی چلی جاتی ہے درد کے ساتھ حیض کی کثرت ظاہر ہوتی ہے۔

میں بھی اپنے ارد گرد کے ماحول کو پہچانتی اور پاس والے لوگوں کی گفتگو کو کماحقہ سنتی رہتی ہے۔ اور افاقہ کے بعد بالعموم وہ تمام باتیں کہہ سناتی ہے۔ اس کے برعکس غشی او رصرع میں قطعی طور پر بے ہوشی اور بے خبری ہوا کرتی ہے۔ اور منہ سے کف کا آنا ممتاز تشخیصی علامات میں سے ایک علامت ہوتی ہے۔ اس مرض کی ابتدا رحم سے ہوتی ہے۔ مگر دل اور دماغ بھی اعصاب کے توسط سے اس مرض کی اذیت سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ احتقان رطوبات یا احتباس حیض سے رحم میں تکلیف کے باعث تشنج و تقلص لاحق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے ردی اور فاسد بخارات کا صعود دل و دماغ کی طرف ہوتا ہے۔ اسی تبخیری اثرات سے قلب و دماغ متاثر ہو کر غشی کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔

سیلان الرحم ۔ جب رحم کی قوت غاذیہ کے ضعف سے یہ مرض لاحق ہوتا ہو تو تمام جسم کی زردی اور قوت کی کمی اور رطوبات کا دورہ کے ساتھ اخراج تشخیص کا سبب بن جاتا ہے۔ جب عام بدن میں رطوبات فضلیہ کے غلبہ وکثرت سے یہ مرض عارض ہو، تو اخلاط اربعہ میں سے کسی نہ کسی خلط کا غلبہ ظاہر ہوتا ہے۔ جس کی تشخیص اندام نہانی میں صاف روئی رکھکر نکالنے اور خشک کرنے کے بعد اس کے رنگ سے ہو جایا کرتی ہے۔ مرض کی مزمن صورت میں مریضہ کی صحت عامہ بہت ناقص ہو جاتی ہے۔

ضیق النفس (تنفس کی تنگی) اور قلت اشتہا۔ رنگ کا نقص اور آنکھ کے پپوٹوں اور رخساروں میں تہبج (بھربھرا) نمایاں ہوتی ہے۔ اور ضعف کمر اور دردکمر بھی اکثر شریک حال رہتا ہے۔

نوٹ :۔ اس موقع پر سیلان رحمی اور سیلان مہبلی میں فرق کر لینا چاہیئے۔ اگرچہ دونوں قسم کے سیلان نتائج کے اعتبار تقریباً یکساں ہیں۔ لیکن سیلان رطوبت اور سیلان منی میں فرق کر کے تشخیص کریں۔ سیلان رحمی بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ رحم کی رطوبات کا رنگ عموماً سرخی مائل ہوتا ہے۔ اور بہت زیادہ کھاری ہوتی ہیں اور مہبل کی رطوبات زردی مائل ہوتی ہیں اور ان میں کھاری پن کم ہوتا ہے۔

عقر :۔ شیخ الرئیس علیہ الرحمۃ نے اس کا کثیر الوقوع سبب برودت و رطوبت رحم بتلایا ہے۔ علامہ خجندی نے لکھا ہے کہ بعض اوقات بانجھ پن مرد و عورت میں خلقی و پیدائشی ہوتا ہے۔ اور یہ کچھ انسان و حیوان کے لئے محدود نہیں۔ بلکہ بعض اشجار بھی عاقر ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سرسبزی و شادابی موجود ہوتی ہے لیکن پھلوں کی نعمت سے محروم رہتے ہیں اور یہی عقر خلقی، کہلاتا، اور لاعلاج ہوتا ہے مرض عقر کی تشخیص کہ آیا اس کا نقص حقیقتاً مرد میں ہے۔ یا عورت میں۔ رحم کے امراض اور سوء مزاج رحم کے حالات پر غور کر کے معلوم کر سکتے ہیں۔

نیز یہ معلوم کرنے کیلئے کہ یہ مرض مرد و عورت میں سے کس کی طرف منسوب کیا جائے۔ اس کے متعلق حضرات اطبائے کرام نے مادہ منویہ کے امتحان کے مختلف اور متعدد طریقے بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے حسب ذیل امتحانی طریقے نہایت سہل و آسان ہیں۔

پہلا یہ کہ مرد و عورت کی رطوبات لے کر ان کو الگ الگ پانی میں ڈالیں جسکی رطوبت پانی کے اوپر تیرتی رہے اور تہ نشیں نہ ہو اسی کی طرف یہ مرض تصور کریں۔

دوسرا امتحانی طریق قارورہ سے متعلق ہے۔ لیکن نتیجۃً اس سے منی اور آلات منویہ کے نقص و صحت پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دو بڑے ظرف گلی لے کر ان میں مٹی بھر دیں ان میں سات دانے گیہوں اور سات دانے جو، سات دانے باقلا لیکر علیحدہ علیحدہ بو دیں۔ اب ان ہر دو برتنوں میں عورت و مرد کو جدا جدا پیشاب کرنے کی ہدایت کریں۔ سات دن کے بعد معائنہ کریں۔ جس کے ظرف میں دانے اگ آئیں اسکو صحیح سمجھیں اور جسکے برتن میں دانے نہ اگیں۔ اس کی طرف بانجھ پن منسوب کریں۔ (ان طریق تشخیص پر موجودہ معلومات کی بنا پر بہت کچھ معقول اعتراض ہو سکتے ہیں "ہمدرد") اگر عورت کی طرف اس مرض کا ہونا یقینی ثابت ہو جائے۔ تو مندرجہ ذیل

نکات و تشخیصی علامات کو بھی ملحوظ رکھیں۔
رطوبت و برودت جیساکہ شیخ الرئیسؒ نے لکھا ہے۔ اس کے علاوہ صاحب طب اکبر نے اس کو حرارت و یبوست کے ساتھ بھی عارض ہوتے لکھا ہے۔
عقر "حرارت رحم کی وجہ سے ہو۔ تو گرمی، غلظت اور سیاہی خون حیض اس کی تشخیصی نشانیاں ہیں۔ برودت کی وجہ سے ہو تو حیض سوزش کے بغیر اور دیر میں ظاہر ہوتا ہے۔ یبوست کی وجہ سے ہو تو فرج میں یبوست خشکی کا غلبہ اور خون حیض کی کمی ہے۔ اگر بانجھ پن رطوبت کی کثرت سے ہو۔ تو رحم سے رطوبات کا جاری رہنا وغیرہ نمایاں علامات ہوتی ہیں۔
اگر اس قسم کی بانجھ عورت کو حمل قرار بھی پا جائے۔ تو دو تین ماہ سے زیادہ حاملہ نہیں رہ سکتی اور جو عقر کہ مادہ سے ہو اس کی شناخت رحمی مادہ کے رنگ وغیرہ سے ہو سکتی ہے جو رحم و فرج سے اکثر جاری رہتا ہے۔ بعض اوقات زیادہ مٹاپا بھی مانع حمل ہو جاتا ہے اور گاہے زائد لاغری بھی بانجھ پن کی وجہ بن سکتی ہے۔ احتباس حیض سے رحم میں فتور واقع ہونا۔ یا اس کے منہ کا بند ہو جانا۔ میلان رحم، انقلاب رحم، اور ورم رحم وغیرہ یا اعضاء رئیسہ و شریفہ کے ضعف سے بھی اس کی تشخیص آسان ہو جاتی ہے۔
ورم رحم ۔ اس مرض کی کمی بیشی کے ساتھ عوارض و علامات تشخیصیہ بھی مختلف ہوتی ہیں۔ حیض کی خرابیاں، دردکمر اور سیلان الرحم وغیرہ شکایات قریباً تمام اقسام ورم رحم میں پائی جاتی ہیں۔ ورم رحم حاد اور ورم رحم گرم میں پیڑو میں غیر معمولی طور پر جلن اور ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔ پیشاب و براز کم اور بار بار درد کے ساتھ آتا ہے۔ نبض تیز اور تنفس میں تواتر تشخیصی علامات ہیں ورم اگر رحم کے سامنے ہو تو پیڑو میں درد ہوتا ہے پیشاب تنگی سے آتا ہے۔ اکثر حرارت بھی ہو جاتی ہے جس کے ساتھ درد سر، قلت اشتہا، تشنگی، تخمہ، متلی، و ابکائی، وغیرہ عوارض پائے جاتے ہیں۔ سیون اور کنج ران میں شدید درد جس کی ٹیسیں رانوں اور سرین تک محسوس ہوتی ہیں۔ کبھی رحم اور پنڈلی میں تشنج کی شکایت ہو جاتی ہے۔ گاہے ایک پنڈلی اور کبھی ہر دو پنڈلیوں میں تشنجی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔
اگر ورم، رحم کے پچھلی جانب ہو۔ تو کمر میں سخت درد ہوتا ہے اور پاخانہ بہت مشکل سے آتا ہے جب ورم رحم کے ساتھ ہی طبقہ مخاطیہ میں بھی پہنچ جائے تو سیلان الرحم، اور جب صفاق میں ورم عارض ہو جائے تو ورم صفاق رحمی کی مخصوص علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔
رحم کے ورم بلغمی میں پیڑو کے گرد اگرد گرانی اور سختی زیادہ ہوتی ہے۔ حرارت و تہیج بہت کم۔ مقامی طور پر رحم نرم اور پھولا ہوا ہوتا ہے۔
ورم صلب سوداوی میں رحم کی جگہ سخت ہوتی ہے گرانی زیادہ، درد بالکل معمولی ہوتا ہے۔ گاہے بول و براز میں بھی دشواری ہو جاتی ہے۔ بدن میں خشکی و لاغری اور حرکات ساقین میں سستی و کاہلی ہو جاتی ہے۔ گاہے ہاتھ اور پاؤں متورم ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی شکم میں بھی استسقا کی سی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔
احتباس طمث و عسر الطمث ۔ مختلف اسباب کے ماتحت اس کی بھی مختلف تشخیصی علامات ہوتی ہیں۔ پیڑو خصوصاً رحم اور اس کے متعلقات میں خون کا اجتماع اور ورم کی کیفیت اس کے مظاہر میں سے ہے اس قسم کے مرض کو عسر الطمث ورمی کہتے ہیں۔
اگر مرض رحم کے تشنج کی وجہ سے ہو۔ تو اسے عسر الطمث تشنجی گاہے اس کو عصبی بھی کہہ لیتے ہیں۔ اگر یہ کیفیت رحم یا اندام نہانی میں سدے یا کسی رکاوٹ کی وجہ سے ہو جیسے عسر الطمث سددی کہا جاتا ہے۔
اور اگر رحم کے اندر استر کرنے والی جھلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کے اخراج کی وجہ ہو تو اس کو

عسر الطمث غشائی کہتے ہیں۔

گاہے یہ مرض خصیۃ الرحم کے افعال میں فتور یا پیڑو کے دیگر عضلات و اعصاب کی ذکاوت حس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس وقت اسے عسر الطمث عصبی یا مبیضی کہتے ہیں۔ عسر الطمث و احتباس حیض اکثر مندرجہ بالا وجوہ کے ماتحت ہی عارض ہوتا ہے۔ لہذا ان باتوں کو زیر نظر رکھنے سے عموماً تشخیص صحیح ہو جاتی ہے۔ مریضہ حالت مرض میں بے حد درد و کرب کا اظہار کرتی ہے۔ ماہواری کے ایام اس کے لئے نہایت مصیبت ناک ہو جاتے ہیں۔ پہلے دو تین دن تو شکایت اس قدر شدید ہوتی ہے کہ مریضہ بالکل صاحب فراش ہو جاتی ہے۔

قلت خون اور غلبۂ برودت اگر احتباس حیض کے اسباب ہوں تو اس میں پیشاب سفید بار بار اور بکثرت آتا ہے۔ بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے اور سستی نمودار ہوتی ہے۔ کثرت لعاب دہن رگوں کی سبزی وغیرہ برودت اور کثرتِ بلغم کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر حرارت کی وجہ سے ہو تو کرب، التہاب، خفقان، خشکی اور دیگر علامات حرارت نمایاں ہوتی ہیں۔

اگر عام بدن میں ضعف و لاغری اور زردی ظاہر ہو تو مرض قلت دم سے عارض ہوتا ہے۔ ورنہ مٹاپے کی صورت میں اسی کو احتباس حیض کا سبب تصور کرتے ہوئے تشخیص مرض میں امداد لیں۔

نوٹ۔ شیخ جیسے اطبا نے لکھا ہے کہ جب عرصہ دراز تک احتباس حیض کا عارضہ لاحق رہتا ہے۔ تو عام بدن میں امراض رحم کے علاوہ بہت سی بیماریاں مثلاً ورم احشار اختناق الرحم استسقا اور دیگر امراض معدہ وجگر پیدا ہو جاتے ہیں۔

پس جہاں تک ممکن ہو سکے اس کے علاج میں تغافل نہ برتیں بلکہ غیر معمولی توجہ اور غور و فکر سے علاج کریں۔ علاج سے قبل صحیح تشخیص معالجات میں بہت سہولت پیدا کر دیتی ہے۔

باب چہارم

فصل اوّل

امراضِ نسواں میں علاج کے طریقے

عورتوں کے مخصوص امراض کے علاج کئی مختلف طریقوں سے کئے جاتے ہیں۔ یہ مختصر سا مضمون ان تمام تفصیلات کا حامل نہ ہوسکیگا۔ اس لئے مجمل طور پر ان طریقوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) **جسمانی آرام** - ہندوستان میں کچھ ایسا دستور پڑگیا ہے کہ مریض کیلئے کامل سکون اور آرام کی کوئی خاص ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ اکثر مریض خود ہی اس کو پسند نہیں کرتے کہ بستر پر چپکے پڑے رہیں۔ اور اگر شدت مرض یا معالج کے حکم کی وجہ سے مریض اسے گوارا بھی کرلے تو اسکے اعزا اور احباب اسے چین نہیں لینے دیتے مریض کو بخار چڑھا ہوا ہے۔ لیکن احباب کا یہی اصرار ہے کہ "ذرا اُٹھ کے بیٹھو، لیٹے لیٹے تو طبیعت اور بھی خراب ہوجاتی ہے" یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔ رحم اور ملحقات رحم میں جب شدید التہاب اور ورم موجود ہو تو مریضہ کو بالکل حرکت نہ کرنی چاہیئے، اور ایک دو دن جب تک کہ مرض کی شدت باقی رہے اسے تاحد امکان پیشاب پاخانہ کے لئے بھی بستر سے نہ اُٹھانا چاہیئے۔

مزمن امراض میں بھی جبکہ درد کی شدت اور ورم کی کثرت نہ ہو۔ مریضہ کو تھکا دینے والے کاموں سے پرہیز رکھنا ضروری ہے معمولی طور پر تھوڑا بہت چلنے پھرنے یا بہت ہی ہلکا کوئی کام کرلینے کی اجازت دیجا سکتی ہے۔

معمولی جسمانی آرام کے علاوہ عورتوں کو مجامعت سے پرہیز کرانا بھی اکثر حالات میں ضروری ہوتا ہے۔ شدید التہاب اور درد کی حالت میں مجامعت سے بہت کچھ نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ شوہر کو مناسب ہدایات دیجائیں۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ عورت کی اندام نہانی میں شیاف یا فرزجہ ہر وقت رکھے رہیں۔ تاکہ ایک طرف تو ان سے دوا کا فائدہ حاصل ہو اور دوسری طرف شوہر کی دست درازیوں سے بھی وہ محفوظ رہ سکے۔

(۲) **علاج کی مقامی تدابیر**۔ اس طریق علاج کے دو حصے ہیں۔ بیرونی اور اندرونی۔ بیرونی مقامی تدابیر یہ ہیں۔ (۱) **گرم تر معالجات**۔ جن میں گرم تر تکور، گرم نطولات، گرم تر ضمادات، گرم پلٹیس اور گرم آب زن شامل ہیں (۲) **سرد معالجات** جن میں برف کی تھیلیاں رکھنا۔ سرد پانی سے تکور کرنا، اور سرد آب زن شامل ہیں۔

(۳) **عملیات امالہ** جن میں رائی کی پلٹس اور پلستر، تیلنی مکھی کا پلستر، اور کلوڈین اور ٹنکچر آیوڈین کا استعمال شامل ہیں

اندرونی مقامی تدابیر حسب ذیل ہیں۔ (۱) **مہبلی غسولات** (ڈیجائنل ڈوشیز) جن میں معقم غسول، قابض غسول، دافع عفونت غسول اور طویل گرم غسول شامل ہیں (۲) **طلا** جن میں دافع عفونت، قابض، جلا دینے والے، معرق، اور مخدر و مسکن طلا شامل ہیں۔ (۳) **سفوف** جن میں دافع عفونت، زخموں پر خشکی لانے والے، اور مخدر و مسکن سفوف شامل ہیں۔ (۴) **قرص**۔ جن میں دافع عفونت، قابض، اور مخدر و مسکن ادویہ کے قرص شامل ہیں (۵) مرہم جن میں ہر قسم کے مندمل اور مسکن مرہم شامل ہیں۔ (۶) شیاف، مخروط، حمول، اور فرزجے، ربر کے چھلّے کی یعنی داغنا۔

مذکورہ بالا معالجات صرف اندرون مہبل یا بیرونی فم رحم کے متعلق تھے۔ اندرونی مقامی تدابیر میں رحم کے اندر استعمال کئے جانے

والے معالجات بھی شامل ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) **مقامی ادویہ** جن میں قابض، دافع عفونت اور مخدر ادویہ شامل ہیں (۲) **غسل اندرون رحم** (۳) **رحم کی اندرونی سطح کو کھرچنا یا داغنا** (۴) **فم رحم کو پھیلانا۔**

پیٹ کے زیریں حصے، اور پیڑو کے اندر کے معالجات بھی جن میں پیڑو کی گہری مالش اور پارسے کے ذریعہ دباؤ ڈالنا شامل ہیں۔ انہی مقامی اندرونی تدابیر میں داخل ہیں۔

(۳) **عام جسمانی معالجات۔** ان میں غسل رگڑ کر مالش کرنا معمولی مالش۔ اور لباس کی اصلاح شامل ہیں۔

(۴) **ورزشیں اور مختلف اقسام کے معالجات۔** عام ورزشیں، خاص ورزشیں، اور مریضہ کو مختلف بیٹھکوں میں رکھنا۔

دوسرا طریق علاج **داخلی** ہے۔ اس میں۔ دوائیں، غذائیں۔ اور روحانی علاج شامل ہیں۔

ان طریقہائے علاج کے علاوہ ریڈیم، عکس ریز شعاع، اور اعمال جراحی کے ذریعہ بھی معالجات کئے جاتے ہیں۔

طریقہائے علاج کا مجمل ذکر کر دینے کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طریقے پر ہر طرز علاج کی کسی قدر تفصیل بھی کر دی جائے۔

بیرونی مقامی تدابیر

گرم تر معالجات۔ گرم تر ٹکور کا طریقہ یہ ہے کہ فلالین یا روئیں دار تولئے کی گدی سی بنا کر اسے کھولتے ہوئے پانی میں ڈالیں اور پھر جلدی سے اچھی طرح نچوڑ کر گرم گرم پیٹ اور پیڑو پر رکھدیں تاکہ سینک پہونچے۔ اس گدی کے اوپر موم جامے کا کپڑا ڈھک دیا جائے۔ ایک گدی جب ٹھنڈی ہونے لگے تو فوراً دوسری گدی کو اسی طرح کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر نچوڑیں۔ اور ٹھنڈی گدی کو ہٹا کر اس کی جگہ گرم گدی رکھدیں۔ اس طرح کچھ عرصہ تک مسلسل ٹکور کرنے سے درد اور ورم میں بہت جلد کمی آجاتی ہے۔

گرم نطولات۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کپڑے کو کھولتے ہوئے پانی میں تر کرنے کی بجائے دوا کا جوشاندہ یا گرم پانی لوٹے کے ذریعہ کسی قدر بلندی سے پیٹ کے پچھلے حصے اور پیڑو پر دھار سے ڈالا جاتا ہے۔ یہ عمل کسی بند کمرے میں کرنا چاہیئے تاکہ مریضہ کو سرد ہوا سے نقصان نہ پہونچے۔ اس سے بھی درد اور ورم میں کمی آجاتی ہے۔

گرم ضمادات۔ لیپ کے طور پر لگانے کی مختلف دوائیں کیولین یا گلیسرین کے ساتھ ملا کر تیار کر لی جاتی ہیں۔ اس قسم کی ایک مشہور دوا اینٹی فلوجسٹین یا اینٹی فلیمین ہے۔ دوا کو گرم کر کے اسکی نصف انچہ موٹی تہ مقام ماؤف پر پھیلا دیتے ہیں۔ اور اوپر سے فلالین یا کوئی اور کپڑا لگا دیتے ہیں۔ اسے اگر ہر وقت گرم رکھنا ہو تو اوپر سے گرم پانی کی تھیلی یا جاپانی چولہے کی مدد سے ٹکور جاری رکھتے ہیں۔ ۲۴ چوبیس گھنٹے کے بعد لیپ بدل دینا چاہیئے۔ درد اور ورم کو اس سے بھی بہت نفع پہونچتا ہے۔

گرم پلٹیسیں۔ پلٹیسیں السی سے بھی بنائی جاتی ہیں اور آٹے سے بھی درد اور ورم کے دور کرنے میں ان سے بھی مدد ملتی ہے لیکن ضماد کی بہ نسبت کم۔ کیونکہ ان کا بار بار تیار کرنا دقت سے خالی نہیں۔ اور یہ زیادہ دیر تک گرم بھی نہیں رہتیں۔ جہاں دوسری چیزیں میسر نہ آئیں وہاں انہی سے کام نکالا جا سکتا ہے۔

گرم آب زن۔ مریضہ کو ایک ٹب یا ناند میں گرم پانی بھر کر اسکے اندر اس طرح بٹھائیں کہ اسکے کولہے، پیڑو، پیٹ کا زیریں حصہ اور اعضائے مخصوصہ پانی کے اندر رہیں۔ اور پاؤں ٹب سے باہر ایک دوسرے ٹب میں رکھوائے جائیں۔ اور اس میں بھی گرم پانی بھر دیا جائے۔ اس پانی یا جوشاندہ کا درجہ حرارت جس میں مریضہ کو بٹھایا گیا ہے ۱۰۵ سے ۱۱۵ درجہ فارن ہائٹ تک ہونا چاہیئے مریضہ کو اس میں پندرہ یا بیس منٹ بیٹھنا چاہیئے۔ مریضہ کے باقی جسم کو جو پانی سے باہر ہے کمبل میں لپیٹ دینا چاہیئے۔ اور اسکی پیشانی پر سرد پانی کا کپڑا رکھدیا جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ آب زن سے نکلنے کے بعد مریضہ کا جسم فوراً پونچھ کر خشک کر دینا چاہیئے اور اسے کمبل سے ڈھک دینا چاہیئے۔ آب زن کا اثر مسکن ہوتا ہے۔ عسر الطمث اور احتباس الطمث میں بھی یہ طریق علاج بہت مفید ہوتا ہے۔ بشرطیکہ دن میں کئی مرتبہ ایسا کیا جا سکے۔

گرم خشک معالجات ۔ ان معالجات میں سینک ایسی چیزوں سے پہونچائی جاتی ہے جن میں پانی استعمال نہ ہوتا ہو۔ اس قسم کی ٹکور کا بڑا فائدہ یہی ہے کہ مریضہ کا بستر وغیرہ بھیگنے سے محفوظ رہتا ہے۔ نمک سے، اینٹ یا پتھر سے، ربڑ کی تھیلی میں گرم پانی بھر کر، بوتلوں میں پانی بھر کر، جاپانی چولہوں سے، گرم پانی کی نلکیوں سے، گرم ہوا کے ڈبوں سے، غرضکہ کسی ایسی چیز سے پیڑو کے مقام پر گرمی پہونچانا جو خشک ہو اس طریقے میں داخل ہے۔ جاپانی چولہے چھوٹے چھوٹے چپٹے برتن سے ہوتے ہیں۔ جن میں کوئلے کی طرح ایک سفوف جلتا ہے۔ زیادہ مہنگی چیز نہیں ہے اور ٹکور کے لئے بہت کارآمد ہے۔ بجلی کے ذریعہ بھی گرمی پہونچا کر ٹکور کیجا سکتی ہے

سرد معالجات ۔ گرم معالجات سے فائدہ نہ ہونے کی صورت میں سرد معالجات سے کام لینا چاہیئے۔ برف، سرد پانی، اور سرد آب زن اس قسم کے معالجات ہیں۔ برف کو ربر کی تھیلی میں بھر کر پیڑو پر رکھیں اور مسلسل سردی پہونچاتے رہیں۔ برف نہ ہو تو یہی کام ٹھنڈے پانی سے لیا جا سکتا ہے۔

سرد آب زن اکثر احتباس حیض میں گرم کی بہ نسبت زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔

عملیات امالہ ۔ ان عملیات کی مدد سے مواد کو گہرے اعضاء سے ہٹا کر جلد کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ **رائی کا پلستر یا پلٹس** پیٹ کے نچلے حصہ پر مقام درد پر اور اُسکے آس پاس کی جگہ پر لگاتے ہیں۔ یہ پلستر یا پلٹس صرف اتنی دیر تک لگانی چاہیئے کہ مریضہ کی جلد بالکل سُرخ ہو جائے اور اسے اس قدر جلن محسوس ہو کہ گویا آگ پیڑو پر رکھی ہوئی ہے۔ جب ایسی حالت ہو تو پلستر ہٹا کر اس جگہ ذرا سا گھی یا وسلین لگا دیں۔ اس سے زیادہ دیر رکھنے میں آبلہ پڑ جائیگا۔

تیلنی مکھی کا پلستر یا کلوڈین ۔ یہ پلستر آبلہ اُٹھانے کیلئے لگایا جاتا ہے۔ اگر سوزش بہت مزمن ہو تو اسکی ضرورت پڑتی ہے۔ آبلہ زیادہ بڑا نہ اُٹھانا چاہیئے۔ ایک چونی کے برابر کافی ہے۔ آبلہ کو کاٹ کر اور اس کا پانی نکال کر دافع تعفن دواؤں کا کوئی مرہم اس پر لگا کر پٹی باندھ دینی چاہیئے۔ **ٹنکچر آیوڈین** ۔ خصیۃ الرحم کے مزمن ورم میں یہ ٹنکچر اوپر سے لگانا اکثر مفید ہوتا ہے۔

اندرونی مقامی تدابیر

مہبلی غسولات ۔ سادہ مصفی غسول ۔ ان غسول میں سادہ پانی اُبال کر اور ٹھنڈا کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ پانی کا درجہ حرارت ۱۰۰ سے ۱۰۵ درجہ فارن ہائٹ تک ہونا چاہیئے۔ اس سے صرف ظاہری اعضائے تناسل مہبل اور فم رحم کا غسل مقصود ہے اور یہ احتیاط ضروری ہے کہ پانی رحم کے اندر نہ چلا جائے۔ معمولی ڈوش (غسالہ) کے ذریعہ یہ پانی مہبل میں داخل کیا جاتا ہے۔ ڈوش کی نلی کا وہ سرا جو مہبل میں داخل کیا جاتا ہے پون انچہ سے زیادہ موٹا نہ ہونا چاہیئے۔ **قابض غسول** ۔ ان غسول کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب کہ مہبل کی دیواریں کمزور اور ڈھیلی پڑ جاتی ہیں، یا جب کہ فم رحم یا مہبل سے جریان خون ہوتا ہے۔ قابض ادویہ پانی میں ملا کر نیم گرم حالت میں غسالہ کے ذریعہ دیجاتی ہیں۔ مریضہ چت لیٹی رہے اور اُسکے کولہے کسی قدر اونچے کر دیئے جائیں۔ **دافع عفونت غسول** ۔ مہبل سے پیپ کا اخراج ہوتا ہو تو ان غسولات سے فائدہ پہونچتا ہے۔ لائسول یا اسی قسم کی اور دافع عفونت دوائیں پانی میں ملا کر استعمال کیجاتی ہیں۔ **طویل گرم غسول** ۔ ان میں بالعموم سادہ گرم پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ ان کا مقصد مہبل اور فم رحم کو سینکنا ہوتا ہے۔ شروع میں نیمگرم پانی دینا چاہیئے اور بتدریج اسے زیادہ گرم کرتے جائیں۔ یہانتک کہ اچھا تیز گرم ہو جائے۔ اس طرح تقریباً بیس پچیس منٹ تک کوئی بارہ چودہ سیر پانی سے مہبل کو غسل دیدیا جائے۔ غسل کے بعد مریضہ دو گھنٹے تک بستر پر آرام سے لیٹی رہے

طلاء ۔ **قابض اور دافع تعفن طلاء** ۔ مختلف قابض دواؤں کے محلول اس غرض سے کام میں لائے جاتے ہیں۔ مہبل کو آلات کے ذریعہ کشادہ کر کے اسکی اندرونی دیواروں پر پھریری سے لگائے جاتے ہیں۔ **جلانے والے طلاء** جب مہبل میں یا فم رحم پر خراب قسم کے زخم ہوں تو انہیں جلانے کے لئے کاربالک ایسڈ یا اسی قسم کی اور دوائیں استعمال کی جاتی ہیں **معرق طلاء** ۔ یہ پیڑو کے اندر کی التہابی کیفیتوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ گلیسرین کے ہمراہ کاربالک ایسڈ یا اکتھیال وغیرہ ملا کر اور روئی کی بتی سی بنا کر مہبل کے بالائی حصے میں فم رحم کے قریب رکھدیتے ہیں۔ **مخدر و مسکن طلاء** اسکے لئے مسکن دوائیں

پانی میں ملا کر استعمال کیجاتی ہیں۔ کوکین کا ۱۰ فیصدی طاقت کا محلول بہت کار آمد ہے۔

سفوف!

زخموں کو خشک یا درد کو رفع کرنے کی غرض سے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور طریق استعمال یہ ہے کہ روئی کے پھائے پر یا بار یک ململ کے شافے پر سفوف چھڑک کر اسے مہبل کے بالائی حصے میں پہونچا دیا جاتا ہے۔ **دافع عفونت اور زخموں کو خشک کرنے والے سفوف**۔ سہاگہ، بورک ایسڈ، بسمتھ سب نائٹریٹ وغیرہ۔ **مخدر و مسکن سفوف**۔ آرتھوفارم، زیرو فارم۔ وغیرہ۔

قرص

ان میں بھی بالعموم دافع عفونت مسکن، یا مخدر دوائیں ہوتی ہیں۔ ایک دو یا زیادہ قرص مہبل کے اندر رکھ دیئے جاتے ہیں۔

مرہم

مرہم بھی اکثر دافع عفونت مسکن درد، اور محلل اورام ادویہ سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اور مہبل کے اندر لگائے جاتے ہیں۔

شیاف اور مخروط

ان سے مراد وہ بتیاں یا مخروطی شکل کے قرص ہیں جو مختلف دواؤں سے تیار کئے جاتے ہیں اور جو اندام نہانی میں رکھے جانے پر جسم کی حرارت سے پگھل جاتے ہیں۔ ان کا فائدہ بھی قرص ہی کی طرح ہے۔

حمول اور فرزجے

روئی یا گاز کی مخروطی شکل کی گدی سی بنا کر اندام نہانی کے اندر رکھتے ہیں۔ ان میں ایک سرے پر ایک تاگا بندھا رہتا ہے اور اندام نہانی میں رکھنے سے پہلے انہیں حسب ضرورت مختلف قسم کی دواؤں میں تر کر لیا جاتا ہے۔ تاگا باہر کی جانب لٹکتا رہتا ہے تاکہ جب فرزجہ کو بدلنا ہو تو تاگا پکڑ کر کھینچ لیا جائے۔

ربڑ کے چھلّے

یہ سخت بھی ہوتے ہیں اور نرم بھی۔ اندام نہانی کے اندر ان کے رکھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مہبل کی دیواریں اپنی اصلی ہیئت پر قائم رہ سکیں۔ ان کا استعمال سیلان الرحم اور انقلاب الرحم میں ہوا کرتا ہے۔

کَیّ یعنی داغنا

فم رحم کے سرطان یا مزمن ورم میں بعض اوقات اسے داغا جاتا ہے۔ اس طرح خراب اور خبیث گوشت جل کر زخم اندمال پذیر ہو جاتا ہے۔

رحم کے اندر استعمال ہونیوالے معالجات

سلائیوں کے ذریعہ رحم کے اندر دوا پہونچانا۔ رحم کو اندر سے دھونا اور اسی نوع کے دیگر اعمال اس میں شامل ہیں لیکن چونکہ یہ سب اعمال ایسے ہیں کہ جو گھر پر نہیں کئے جا سکتے اس لئے انکی تفصیل اس جگہ بیکار ہے۔

پیٹ کے نچلے حصے اور پیڑو کے اندر کے معالجات

پیڑو کی گہری مالش۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پیڑو کے اندرونی اعضا کی مالش کیجائے۔ رحم یا قاذف نالیاں جگہ سے ہٹی ہوئی ہوں۔ تو اس سے فائدہ پہونچتا ہے۔ اسکے اثر سے مزمن افرازات بھی جذب ہو جاتے ہیں۔ مالش کسی ہوشیار دائی سے کرانی چاہیئے۔ **پارے کا دباؤ ڈالنا**۔ یہ دو ربڑ کی تھیلیوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے جو مہبل کو پھیلا دیتی ہیں۔ مریضہ کے کولہوں کو اونچا کر کے ایک تھیلی کو مہبل میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ اور دوسری تھیلی میں تقریبًا ایک سیر پارہ بھر کر اسکی نالی مہبل کے اندر والی تھیلی سے ملا دی جاتی ہے۔ پارہ آہستہ آہستہ اندر والی تھیلی میں جاتا اور بوجھ ڈالتا ہے۔ اتنا بوجھ نہ ڈالنا چاہیئے کہ جس سے درد ہونے لگے اس وزن کو ابتدا میں نصف گھنٹے اور بتدریج بڑھا کر ایک گھنٹے تک رکھیں۔

عام جسمانی معالجات

غسل۔ مریضہ کو روزانہ غسل کرنا چاہیئے۔ خاص خاص حالات میں خاص قسم کے ٹھنڈے یا گرم غسل دئے جاتے ہیں۔ جن سے تحریک یا تقویت پہنچتی ہے **رگڑ والی مالش**۔ نمک، الکحل، برش۔ یا سخت اور کھردرے تولئے سے تمام جسم کو رگڑنا عصبی کمزوری میں بہت فائدہ پہونچاتا ہے۔ **معمولی مالش**۔ معمولی مالش سے بھی عضلات پر اور دوران خون کے نظام پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

لباس کی اصلاح۔ مریضہ کو ایسے تمام کپڑوں کے پہننے سے روک دیا جاتا ہے جن سے کمر کے مقام پر دباؤ پڑے۔ پیٹیاں ازاربند یا دھوتیاں اور ساڑیاں کس کر نہ باندھنی چاہئیں۔ کمر پر دباؤ پہونچنے سے مختلف امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ ایسی پیٹیوں کا استعمال مفید ہوتا ہے جو پیڑو کے سامنے کی دیوار کو سہارا دسکیں۔

ورزش اور مختلف جسمانی ہیئتوں کے معالجات

عام ورزش۔ احتباس الطمث اور ایسے دوسرے امراض ہیں کہ جن پر عام جسمانی صحت کا اثر پڑتا ہے۔ ورزشیں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ سیر۔ سواری۔ تیرنا، اور میدانی کھیل سب عمدہ اور مفید ورزشیں ہیں

خاص ورزش۔ پیٹ کے عضلات کی ورزشیں ایسی صورتوں میں مفید ہوتی ہیں۔ جب وضع حمل کے بعد پیٹ ڈھیلا ہو کر لٹک جائے۔ یا دائمی قبض رہتا ہو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مریضہ فرش پر یا تخت پر چت لیٹ جائے اور پھر آہستہ آہستہ سر اور کندھوں کو پیٹ کے عضلات کے زور سے اُٹھائے اور نیم نشست کی حالت میں بیٹھ جائے۔ پھر اسی طرح آہستہ آہستہ دھڑ کو پیچھے لیجا کر لیٹ جائے۔ اپنی قوت کے مطابق تین چار مرتبہ یہ عمل کرنے سے شروع کیا جاؤ اور بتدریج تعداد بڑھائی جائے۔ **وضع رضفی صدری**۔ مریضہ تقریبًا ۱۰ منٹ روزانہ اس مخصوص وضع میں اوندھی لیٹتی ہے کہ اس کا سر ایک نرم تکیہ پر رکھا ہو اور چھاتیاں بستر سے ملی ہوئی رہیں۔ گھٹنوں کو سکیڑ کر کمر اور کولہوں کو اوپر اُٹھا دیا جائے۔ تا آنکہ رانیں بالکل عمودی طور پر کھڑی ہو جائیں۔ اس ورزش کے دوران میں اگر مہبل کو ہاتھوں سے یا منظار مہبل کے ذریعہ کھلا رکھا جائے تو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ **وضع ٹرینڈلین برگ** اس وضع میں مریضہ چت لیٹ کر کولہوں کو اُٹھائے رکھتی ہے۔

داخلی معالجات

ادویہ۔ جریان خون کو بند کرنے کیلئے **قابضات رحم** کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان میں شیلم، گیاہ زریں، جوہر جالسی لدم جوہر غدہ نخامیہ، دم الاخوین۔ گیرو، اور سنگ جراحت وغیرہ شامل ہیں۔ **ملینات و مسہلات**۔ قبض کو دفع کرنے اور جسم سے فاسد مادوں کے اخراج کے لئے مسہل اور ملین دوائیں دیجاتی ہیں۔ اطریفل، کیسکرا سیگریڈا، یا سوڈا اور میگنیشیا کے نمکوں کا

استعمال کیا جاتا ہے **مدرات حیض**۔ ان میں ہینگ، مر، خشب الانبیاء، فدانج، تخم کرفس، ابہل، اسارون، افخوان، انیسون، برنجاسف، بابونہ، پوست بیخ کاسنی پرشیاؤشاں، تخم گذر، تخم کاسنی، تخم خیارین۔ جندبیدستر، عود غرقی، مرزنجوش، اور گل خیرو وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بعض دوائیں ایسی ہیں جو بالواسطہ طریقہ پر حیض کے جاری ہونے میں مدد دیتی ہیں۔ مثلاً فولاد اور روغن جگر ماہی جو خون کی حالت اور کیفیت کو درست کر کے حیض کے ادرار میں ممد ہوتی ہیں، یا نظام عصبی کو تحریک پہونچا کر ادرار پیدا کرتی ہیں جیسے کہ کچلہ اور اس کا جوہر بعض دوائیں رحم میں دوران خون کو تیز کر کے اور بعض اسکے اعضاء متصلہ میں خراش پیدا کر کے اپنا اثر کرتی ہیں۔ رائی کا آب زن یا پلٹس اول قسم میں داخل ہے اور صبر زرد دوسری قسم میں۔ **مسکنات رحم**۔ درد اور بے چینی کو کم کرنے کیلئے۔ اکثر مسکن اور خواب آور ادویہ استعمال کیجاتی ہیں۔ بزرالبنج بہت تسکین پہونچاتی ہے کسی طرح فائدہ نہ ہو تو افیون اور اُسکے جوہر مارفیا کی بالعموم زیر جلد پچکاری لگائی جاتی ہے۔ **مقویات**۔ مریضہ کے جسم میں خون کی مقدار زیادہ اور اُسکے جسم میں طاقت پیدا کرنے کیلئے فولاد، سنکھیا، کچلہ وغیرہ استعمال کئے جاتے ہیں۔ **عضوی مرکبات**۔ جانوروں کے غددوں کے ست آج کل امراض نسواں میں بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں۔ غدہ نخامیہ، غدہ درقیہ، کلاہ گردہ۔ اور خصیۃ الرحم وغیرہ کے ست اس کام میں آتے ہیں۔ **جراثیمی مرکبات**۔ پرسوت کے بخار اور عفونت الدم میں ان مرکبات کے زیر جلد ٹیکے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ **مواد لحمیہ (پروٹین)** عضلات کے درمیان مطہر دودھ کا ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ اور خیال ہے کہ امراض رحم میں اس سے بہت نفع پہونچتا ہے۔

اغذیہ

علاج میں غذا اور پرہیز بہت ہی ضروری چیزیں ہیں۔ مریضہ کو ایسی غذائیں دیجائیں جنہیں وہ بآسانی ہضم بھی کرے اور جن سے اسکی قوت جسمانی میں زیادتی ہو۔ گوشت، دودھ، مکھن، گھی، بیضۂ مرغ، پرندوں کا گوشت، سبز ترکاریاں۔ اور پھل سب عمدہ غذائیں ہیں۔ مریضہ کے حالات کی مناسبت سے یہ سب چیزیں اسے کھلائی جاسکتی ہیں۔

روحانی معالجات

مریضہ کے خیالات کو متاثر کر کے علاج کرنے سے اکثر بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ اختناق الرحم میں اسکی سب سے زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔

ریڈیم

سرطان الرحم میں اکثر ریڈیم کی شعاعوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ لیکن ابھی تک اس کا یقینی طور پر مفید ہونا ثابت نہیں ہوسکا ہے۔

عکس ریز شعاعیں

سرطان اور رحم کی دوسری رسولیوں میں ان شعاعوں کے ذریعہ بھی علاج کیا جاتا ہے۔ سرطان کے علاوہ دیگر حالتوں میں بھی مفید ثابت ہوچکا ہے۔

اعمال جرّاحی

رحم اور ملحقات رحم کے بہت سے امراض میں اعمال جراحی ضروری ہو جاتے ہیں۔ لیکن انکی تفصیل کی اس مضمون میں گنجائش نہیں ہے +

فصل دوم

بیرونی اعضائے تناسل کے امراض

اگر بحیثیت مجموعی ان امراض پر نظر کیجائے تو بعض ایسے مشترک امراض سامنے آئینگے جو کسی خاص عضو کی تقسیم امراض میں نہیں آسکتے۔ مثلاً مجری البول فرج اور مقعد کا مشترک ہونا، یا مثانہ و رحم کا مشترک ہونا۔ انعدام مہبل۔ یا زنانہ مردانہ دونوں اعضا کا ناقص طور سے یکجا پایا جانا۔ اگرچہ اس قسم کے نقائص بہت کم پائے جاتے ہیں۔ اور یہ تمام پیدائشی ہوتے ہیں اسلئے وہ اکثر لاعلاج ہیں۔ البتہ بعض خاص صورتوں میں اگر صحت کی کچھ امید بھی ہوسکتی ہے تو ان کا تعلق اعمال جراحیہ سے ہے۔

اب ہم بیرونی اعضائے تناسل کے مرضوں کے نام بالترتیب لکھتے ہیں۔ اسکے بعد ان میں سے بعض کثیر الوقوع امراض کے اسباب و علامات اور علاج وغیرہ کا بیان اختصار کے ساتھ کرینگے۔

لبوں کے امراض

(۱) **فتق**۔ اس مرض میں آنت یا پردۂ ثرب یا جوف شکم اور جوف عانہ کی دوسری ساختیں۔ مثلاً رحم خصیۃ الرحم۔ قاذف وغیرہ کا کچھ حصہ کسی لب میں ابھر آتا ہے۔

(۲) **لبوں کا ورم**۔ اس مرض میں لبوں کے اندر اجتماع خون ہوکر ورم پیدا ہوجاتا ہے۔

(۳) **لبوں کی افزائش**۔ اس مرض میں دونوں چھوٹے لبوں اور دونوں بڑے لبوں کی ساخت غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے اور وہ نمایاں طور پر لٹک جاتے ہیں۔

(۴) **لبوں کا التصاق**۔ اس مرض میں خلقی یا اکتسابی طور پر دونوں چھوٹے لب باہم جڑ جاتے ہیں لیکن اکثر یہ مرض خلقی ہوتا ہے

(۵) **لبوں کی رسولیاں**۔ ایسی حالت میں چھوٹے یا بڑے لبوں کی ساختوں میں بعض اوقات نرم یا سخت گلٹیاں یا ایک قسم کی کیسہ دار ساخت یا لحمی یا سرطانی رسولیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

فرج کے امراض

(۱) **حکۃ الفرج**۔ اس مرض میں مریضہ کی شرمگاہ میں خارش ہوتی ہے جو بعض اوقات مسلسل اور کبھی کبھی دورے سے شروع ہوتی ہے۔

(۲) **ورم الفرج**۔ اس مرض میں فرج پر کم و بیش التہابی کیفیت نمایاں ہوتی ہے جس کے بہت سے اسباب ہیں۔

(۳) **قروح الفرج**۔ اس مرض میں فرج کے مقام پر زخم پیدا ہوجاتے ہیں کبھی تو یہ زخم سادہ ہوتے ہیں اور کبھی آتشک اور سوزاک وغیرہ کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اور کبھی ان کے اصلی اسباب سل یا غانغرانا اور خبیث اور مہلک قسم کے زخم یا آکلۃ الفرج ہوتے ہیں۔

(۴) **بثور الفرج** اس مرض میں فرج پر خون کی حدت یا سوزاک و آتشک وغیرہ کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آتی ہیں

(۵) **سلعۃ الفرج**۔ اس میں فرج اور اسکے متعلقہ حصوں میں غیر طبعی ساختیں پیدا ہوجاتی ہیں جو رسولیاں کہلاتی ہیں اور بہت سی قسموں میں منقسم ہیں۔

(۶) **انشقاق الفرج**۔ یہ صورت اکثر اوقات بچہ کی پیدائش کے بعد لبوں کے قید مؤخر میں واقع ہوجاتی ہے۔

بظر کے امراض

(۱) **عدم البظر**۔ اس صورت میں عورتوں کا بظر پیدائشی طور پر غائب ہوتا ہے۔

(۲) **عظم البظر**۔ یہ صورت بعض ملکوں میں وہاں کی خصوصیات کے طور سے موجود ہوتی ہے لیکن بعض اوقات فساد خون اور احتقان دموی وغیرہ کی وجہ سے بھی اس کا حجم بڑھ جاتا ہے۔

(۳) **قریسموس**۔ اس مرض میں مقامی ذکاوت حس یا خارش یا چٹکی کھیلنے کی عادت کی وجہ سے بے وقت جنبش کی

شکایت ہوجاتی ہے۔

پردۂ بکارت کے امراض

(۱) **انشقاق البکارت** : ایسی صورت میں پردۂ بکارت کمزوری کی وجہ سے معمولی کوشش یا کھانسنے کی حرکت سے شق ہوجاتا ہے۔

(۲) **انسداد البکارت** : اس مرض میں پردہ بکارت ثقبہ مہبل کو پورے طور سے ڈھک دیتا ہے اور اس میں کوئی سوراخ نہیں پایا جاتا۔ جو طبعی طور پر پردۂ بکارت کے بیچ میں موجود ہوتا ہے۔

(۳) **صلابتہ البکارت** : اس مرض میں پردۂ بکارت بالعموم پیدائشی طور پر سخت اور دبیز ہوتا ہے اور جماع کے وقت عورت کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

غدد ودی کے امراض

(۱) **سلعات غدد ودی** ۔ یہ رسولیاں غدد ودی کے اندر سرطانی یا سلی مادہ کی وجہ سے پیدا ہوجاتی ہیں۔

(۲) **ورم غدد ودی** ۔ اس مرض میں سوزاک کی سمیت یا کسی غیر معمولی ضرب سے ایک یا دونوں غدد ودی میں ورم پیدا ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات انکی نالیاں بھی ورم میں شریک ہوتی ہیں

(۳) **ناصور غدد ودی** : کبھی پرانا پھوڑا ناصور کی شکل اختیار کرجاتا ہے۔

(۴) **خراج غدد ودی** ۔ ورم میں جب پیپ پڑجاتی ہے تو پھوڑا بن جاتا ہے۔

ثقبۃ البول کے امراض

(۱) **ورم ثقبہ** ۔ اس ثقبہ میں سمیت سوزاک یا کبھی کبھی پتھری کی وجہ سے ورم پیدا ہوجاتا ہے۔

(۲) **خراج احلیل** ۔ ورم کی کیفیت زیادہ عرصہ تک قائم رہنے سے اس میں پیپ پڑجاتی ہے اور وہ پھوڑا بن جاتا ہے۔

(۳) **نتوء الاحلیل** : اس میں احلیل کی غشاء مخاطی ڈھیلی ہوکر باہر نکل آتی ہے۔

(۴) **سلعۃ الاحلیل** ۔ اس مرض میں ثقبہ بول کے اندر یا اسکے ارد گرد رسولیاں پیدا ہوجاتی ہیں خواہ ان کا مادہ کیسا ہی ہو لیکن یہ بہت زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ اندر کی رسولیوں کی وجہ سے پیشاب رک جاتا ہے۔ لیفی، دموی، لحمی اور کیسی سب ہی قسم کی رسولیاں پائی جاسکتی ہیں۔

اب ہم ان تمام مذکورہ بالا امراض میں سے یہاں صرف ورم الفرج، حکۃ الفرج، بثور الفرج اور سلعۃ الفرج کا مختصر بیان درج کرتے ہیں۔ یہ امراض عورتوں میں اکثری طور پر پائے جاتے ہیں باقی امراض کی تفصیل کیلئے مطول کتابوں کا مطالعہ مناسب ہوگا۔ ہمدرد صحت کی اس اشاعت کے صفحات ان کی تفصیلات کے متحمل نہیں ہوسکتے۔

ورم الفرج

بعض اوقات ورم کی کیفیت عورتوں کے تمام ظاہری اعضائے تناسل میں پیدا ہوجاتی ہے لیکن اکثر چھوٹے یا بڑے ب اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ کبھی سوجن کی زیادتی مریضہ کو صاحب فراش بنادیتی ہے۔ مقام ماؤف میں جلن اور خارش ی پائی جاتی ہے۔ عام طور سے ورم کی کیفیت غیر معمولی اسباب کی بنا پر اجتماع خون کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اور اسباب بھی ں میں بطور معاون شریک ہوتے ہیں۔

اسباب ۔ شرمگاہ کا خفیف ورم جو شادی کے ابتدائی زمانہ میں کثرت مباشرت کی وجہ سے پیدا ہوجاتا ہے۔ یا جب بچہ یدا ہوتا ہے۔ اس وقت بھی معمولی ورم کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔

بعض اوقات فرج میں دفعتاً ورم کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے جس کا سبب فتور ہضم یا حاد بخارات ہوتے ہیں کبھی ورم ا ایک قسم کا ڈھیلا پن پایا جاتا ہے۔ ایسے ورم کو ورم رخو یا تہیج کہتے ہیں۔ اس کا سبب رقت خون یا کثرت رطوبت یا عروق جاذبہ

کا ضعف ہوتا ہے۔ کبھی فرج کی معمولی رطوبت میں تیزابی کیفیت پیدا ہوجانے کی وجہ سے عورتوں میں ورم کی کیفیت ظاہر ہوجاتی ہے۔ اور اسکے معاون اسباب میں غسل یا طہارت سے لاپروائی ہوتی ہے۔ کبھی خون اور اس میں تیزابی کیفیت کی زیادتی سے ورم پیدا ہوجاتا ہے۔

بعض اوقات یہ ورم ان غدودوں سے شروع ہوتا ہے جو مہبل وغیرہ کی غشائے مخاطی میں پائے جاتے ہیں۔ گاہے یہ ورم آتشک یا سوزاک کے ان اثرات کا نتیجہ ہوتا ہے جو اندرونی اعضائے تناسل کو متاثر کئے ہوئے ہوتے ہیں۔

علامات ۔ ورم خواہ کسی قسم کا ہو اس میں دیگر اعضا کے ورم کیطرح کھنچاؤ۔ بھربھراہٹ موجود ہوتی ہے۔ خارش اور جلن کے ساتھ جلد سرخ ہوتی ہے۔ مریضہ بے چین رہتی ہے بعض اوقات ورم کی زیادتی بخار وغیرہ بھی پیدا کردیتی ہے

علاج ۔ اگر ورم کی کیفیت ضرب و صدمہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو اور اُسکے نتیجہ کے طور پر پیشاب میں جلن اور سوزش اور قبض وغیرہ بھی موجود ہو تو مربہ ہلیلہ ایک عدد چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اوپر سے عرق بادیان اور عرق گذر چھ چھ تولہ شربت بزوری چار تولہ ملاکر پلائیں۔ رفع قبض کیلئے دیگر ملینات سے بھی کام لے سکتے ہیں۔ مقامی طور پر تسکین کے لئے مرہم جدوار کی مالش کریں اگر خارش بھی موجود ہو تو مرہم کافور کی مالش مفید ہوگی۔ اگر ضرورت ہو تو پوست خشخاش کو پانی میں گرم کرکے ٹکور کرسکتے ہیں۔ یا گل بابونہ گل خطمی سنبل الطیب، اکلیل الملک، مکوہ خشک، پوست خشخاش، گلنار فارسی، یہ تمام چیزیں بقدر ضرورت لیکر پانی میں جوشدیں۔ اور اس پانی میں مریضہ کو بٹھائیں۔ اگر وضع حمل کے بعد یہ شکایت لاحق ہوئی ہو تو دو تین روز میں خود ہی رفع ہوجاتی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو سبوس گندم۔ گل بابونہ، اور قدرے نمک لاہوری پانی میں جوشدیکر ٹکور کرنا کافی ہوتا ہے۔

خون کی حدت اور تیزابی کیفیت کے ہجوم کی صورت میں مصفیات و مبردات کا استعمال کرانا چاہیئے۔ شیرہ عناب۔ شیرہ مغز کدو شیرہ مویز منقے عرق شاہترہ یا عرق مرکب میں نکال کر شربت عناب ملاکر استعمال کرائیں۔ اگر ضرورت ہو تو لعاب گاؤزباں و لعاب بہدانہ کا اضافہ کرسکتے ہیں۔ اگر مریضہ کمزور ہو تو عام تقویت کیلئے خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا بڑھادینا چاہیئے۔ خارجی طور پر اگر ضرورت ہو تو زنجبیل جدوار اور صبر زرد ہری مکوہ کے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔ ایسی صورت میں اگر ان تدابیر سے چار پانچ روز میں بھی تخفیف نہ ہو تو صبح کو مندرجہ ذیل نسخہ دینا چاہیئے۔ نسخہ:۔ گل بنفشہ ۷ ماشہ، مویز منقیٰ ۹ دانہ، عناب ۵ دانہ، بادیان ۷ ماشہ، تخم خیارین ۷ ماشہ، شاہترہ گل سرخ عنب الثعلب ہر ایک ۵ ماشہ، سب چیزیں رات کو پانی میں بھگودیں اور صبح مل چھان کر شربت عناب چار تولہ ملاکر پلائیں۔ شام کو بادیان عنب الثعلب، تخم خیارین تخم کاسنی ہر ایک تین ماشہ۔ پانی میں پیس کر شربت بزوری دو تولہ ملاکر پلائیں مسکن اور محلل ادوام نطول کا استعمال بھی جاری رکھیں۔ اگر نسخہ کے دوران میں بھی کچھ قبض کی شکایت ہو تو ہفتہ میں ایک دو مرتبہ ملینات سے کام لیں۔

اگر ورم کا باعث مہبل وغیرہ کی رطوبت کی تیزابیت ہو تو صفائی و طہارت کے انتظام کے ساتھ مصفیات اور مسکنات کا استعمال جاری رکھیں قبض نہ ہونے دیں۔ اگر رطوبات زیادہ مقدار میں آرہی ہوں تو خارجی طور پر قابضات کا استعمال کرنا چاہیئے۔ ورم کی جگہ پر مندرجہ بالا لیپ کے نسخوں میں سے کوئی ایک لیپ استعمال کریں۔

تبخیر اور نفخ وغیرہ کی صورت میں محلل ریاح چیزیں دینی چاہئیں۔ جوارش کمونی کبیر ۹ ماشہ ہمراہ عرق بادیان دن میں دو مرتبہ دیں۔ قبض ہو تو جوارش کمونی مسہل استعمال کرائیں۔ اور سبوس گندم، گل بابونہ، مکوہ خشک وغیرہ کے جوشاندہ کا نطول کرائیں۔ روغن گل اور روغن بابونہ ملاکر دن میں دو مرتبہ مقام ورم پر ہلکے ہاتھ سے مالش کرنیکی ہدایت کریں۔

پرہیز و غذا ۔ اس دوران میں محنت و مشقت کم کرنی چاہیئے۔ بلکہ اگر خارش وغیرہ بھی موجود ہو تو احتیاطاً کامل آرام کریں اغذیہ میں گوبھی، باقلہ، گڑ، تیل اور کھٹی چیزیں استعمال نہ کرائیں۔ دودھ ساگودانہ، آش جو۔ کدو دراز، ٹنڈے پالک وغیرہ کھلائیں۔ فواکہات میں سے انار، انگور، سیب خربزہ وغیرہ کی حسب موقعہ نوش کرنے کی اجازت دینی چاہیئے۔

حکتہ الفرج

اس مرض میں مریضہ کی شرمگاہ کی خارش اور جلن کی وجہ سے ہر وقت کھجلانے پر مجبور ہوتی ہے اور اسکی وجہ سے رات کو نیند

بھی نہیں آتی بعض اوقات خارش مسلسل طور پر پیدا ہوتی رہتی ہے کبھی دورے کی شکل میں ہر روز کسی خاص وقت یا کسی خاص دن بھی دیکھی گئی ہے یہ مرض کبھی تو مقام خارش کی جلد میں کوئی خرابی پیدا ہوجانیکی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور خون کی گرمی اور حدت موجود ہوتی ہے اور کبھی یہ مرض کسی دوسرے مرض کے اعراض میں سے ہوتا ہے۔

پہلی قسم کی خارش اگرچہ عمر کے ہر حصہ میں پیدا ہو سکتی ہے لیکن اکثر بڑھاپے میں جب کہ خون حیض کی آمد بند ہونے لگتی ہے زیادہ واقع ہوتی ہے۔ دوسری قسم کی خارش اکثر ورم فرج یا ورم رحم یا ورم مثانہ سوزاک، حرقت البول، کرم امعاء اور سیلان الرحم وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب - جو عورتیں صفائی کا کافی خیال نہیں رکھتیں وہ اس مرض میں عموماً مبتلا ہوتی ہیں۔ گرم اشیاء کا زیادتی کے ساتھ استعمال خون حیض کی خرابیاں، اور نظام عصبی کا اختلال جو عموماً سن یاس یا کبھی کبھی حمل کے دنوں میں ہوتا ہے اور مقامی غدد جاذبہ اور غدد دُہنیہ کی خرابی، جوؤں کی پیدائش، یا چھوٹی لڑکیوں میں آنتوں کے کیڑے یا مزمن احتقان دموی۔ غیر طبعی رگڑ۔ چھوٹے لبوں کے اندر نوکدار بالوں کی پیدائش۔ پیشاب میں شکر اور صفرا وغیرہ کی زیادتی، یہ تمام امور حکۃ الفرج کا باعث ہو سکتے ہیں۔

علامات - مریضہ شرمگاہ کو ہر وقت کھجاتی رہتی ہے کبھی یہ شکایت دونوں لبوں یا بظر اور دہلیز فرج تک محدود رہتی ہے کبھی تمام فرج کے علاوہ اندام نہانی اور چڈھوں اور رانوں تک بڑھ جاتی ہے۔ گرم اشیاء کا استعمال، بستر کا زیادہ گرم ہونا۔ اور جماع وغیرہ سے اس میں نمایاں زیادتی ہو جاتی ہے۔ شدت مرض کی حالت میں مریضہ فرج کو کھجاتے کھجاتے چھیل ڈالتی ہے اور بیجا شرم و حیا بھی اسکو پاگل بنا دینے کیلئے کافی ہوتی ہے

علاج - سب سے پہلے خون کی خرابیوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ مندرجہ ذیل نقوع چند روز تک پلائیں۔ مویز منقیٰ نو دانہ، عناب ۵ دانہ، گل بنفشہ، تخم کاسنی، شاہترہ، منڈی، گل نیلوفر، تخم خطمی، گاؤزبان ہر ایک پانچ ماشہ، شربت عناب ۴ تولہ۔ اور سہ پہر کو معجون عشبہ ہمراہ عرق شاہترہ و عرق شیر و شربت عناب دیں۔ اگر مانع موجود نہ ہو تو ہفتہ میں دو مرتبہ تلیین بھی دیدینی چاہیئے۔ خارجی طور پر فرج کو روزانہ نیم کے پانی سے دھو کر مرہم کافور لگا دینا چاہیئے۔ ان چیزوں کا استعمال اس حالت میں بھی مفید ہوگا جب کہ مریضہ نے کھجاتے کھجاتے زخم ڈال لئے ہوں۔ اگر مذکورہ بالا تدابیر سے افاقہ نہ ہو تو منضج کا مندرجہ ذیل نسخہ سات آٹھ روز پلا کر مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل دیدینا چاہیئے۔ نسخہ منضج شاہترہ۔ منڈی، ہلیلہ سیاہ، ہر ایک ۵ ماشہ، سرپھوکہ، صندل سرخ، برہم ڈنڈی ہلیلہ کنٹھی، برادہ شیشم ہر ایک، ماشہ، عناب ۵ دانہ، مویز منقیٰ ۹ دانہ، شربت عناب چار تولہ۔ منضج و مسہل کے دوران میں خارجی طور پر مذکورہ بالا ادویہ کا استعمال جاری رکھیں۔ مسہل کے بعد معجون عشبہ یا تقویت عامہ کے لئے مفرح بارد وغیرہ کا استعمال کچھ عرصہ تک جاری رکھنے کی ہدایت کریں۔ دوران مسہل میں مویز منقیٰ اور عناب اور لعاب گاؤزبان، یا لعاب ریشہ خطمی وغیرہ اجزا کی تبرید دیتے رہنا چاہیئے۔ جوؤں کی پیدائش کی صورت میں بالوں کو صاف کرکے نکھکنی تخم ترب رائی اور قسط تلخ روغن گل میں پکائیں۔ اسکے بعد صاف کرکے دن میں دو تین مرتبہ مقام خارش پر لگا دینا چاہیئے۔ اور عام جسمانی صفائی کے علاوہ فرج کی صفائی کا اہتمام خاص طور پر جاری رکھنا چاہیئے۔

پرہیز - ثقیل بادی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے چٹ پٹی چیزیں اس مرض کو بڑھا دینے میں کافی امداد کرتی ہیں۔ غذا میں چاول دودھ، معمولی روٹی یا نان پاؤ بسکٹ اور کدو، ٹنڈہ، توری، خرفہ پالک وغیرہ کالی مرچ و نمک ڈال کھلائیں۔ مسہل کے دوران میں مونگ کی کھچڑی سہ پہر کو حسب قاعدہ کہانیکی ہدایت کریں۔ فواکہات میں سے سوائے غیر معمولی ترش چیزوں کے باقی تمام موسمی پھل بے تکلف استعمال کرنیکی اجازت دیدینی چاہیئے۔

بثور الفرج

یہ مرض اکثر عورتوں کو لاحق ہوتا رہتا ہے۔ اسمیں فرج پر چھوٹی بڑی پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ یہ پھنسیاں معمولی قسم کی ہوتی ہیں جو چھوٹی چھوٹی اور سرخ رنگ کی ہوتی ہیں۔ ان میں گرمی اور جلن پائی جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ پھنسیاں کافی بڑی اور پیپ دار ہوتی ہیں ان میں جلن اور درد بہت زیادہ ہوتا ہے اور کبھی جرب کی پھنسیاں جو جسم کے دیگر مقامات میں موجود ہوتی ہیں۔ فرج پر بھی پیدا ہو جاتی

ہیں۔ اس قسم کی پھنسیاں خارش کے ساتھ یا خارش کے بعد نمودار ہوتی ہیں۔ اور زیادہ کھجانے سے تیزابی کیفیت کی رقیق رطوبت اس سے خارج ہوتی ہے۔ اور جہاں جہاں یہ رطوبت لگتی ہے وہیں دوسرے دانے نکل آتے ہیں۔ اور یہ دانے بڑھ بڑھکر پھنسیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں کبھی یہ پھنسیاں آتشک کے مادہ کی وجہ سے ہوتی ہیں جن کا رنگ کالا اور لمس خشک اور سخت ہوتا ہے۔ اس قسم کی پھنسیوں میں جلن بہت سخت ہوتی ہے۔ آتشک کی علامات مہبل وغیرہ اندرونی اعضائے تناسل میں موجود ہوتی ہیں اس قسم کی پھنسیوں کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان میں پیپ بہت کم پیدا ہوتی ہے کبھی پھنسیوں کے اوپر سے جلد کا چھلکا اتر کر سرخ رنگ کا زخم نکل آتا ہے۔ جس کے کنارے کسی قدر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

علامات معمولی پھنسیوں کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور وہ چھوٹی ہوتی ہیں۔ دوسری قسم کی پھنسیوں کی علامتیں لکھی جا چکی ہیں اسکے علاوہ عام طور سے مریضہ اس مرض سے پریشان نظر آتی ہے، پیشاب میں جلن موجود ہوتی ہے۔ بھوک کم لگتی ہے بعض اوقات شدت مرض میں حرارت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہاتھ پاؤں کے تلوے بھڑکتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کبھی کبھی سر میں درد بھی ہو جاتا ہے۔ نظام ہضم کی خرابی کی وجہ سے قبض کی شکایت اکثر پائی جاتی ہے۔

علاج - ہر حال میں تصفیہ خون اور تسکین حرارت کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ اسکے لئے شیرۂ عناب شیرۂ خیارین شیرۂ تخم خرفہ، شیرۂ تخم کاہو، شیرۂ مویز منقے، لعاب گاؤزبان در عرق شاہترہ برآوردہ ہمراہ شربت نیلوفر وغیرہ مناسب ہے۔ مقامی طور پر نیم کے پتوں کو پانی میں جوش دیکر اور اس میں قدرے سہاگہ ملا کر دن میں دو مرتبہ دھونے کی ہدایت کریں۔ اُسکے بعد رسوت جدوار، صندل اور کافور وغیرہ ہری کاسنی کے پانی میں پیس کر پھنسیوں پر لگوائیں۔ یا کافور کتھہ اور گندھک روغن چنبیلی میں خوب اچھی طرح حل کر کے کام میں لائیں۔ یا روغن صندل عرق گلاب میں حل کر کے دن میں دو چار مرتبہ لگانے کی ہدایت کریں۔ یا مرہم کافور استعمال کریں۔ اگر پھنسیاں سفید اور بڑی ہوں اور ان میں پیپ بھی بھری ہوئی ہو تو اس صورت میں حکتہ الفرج والا نقوع دینا چاہیئے اور قبض ہرگز نہ ہونے دیں۔ اور نیم کے پانی سے پھنسیوں دھوکر مرہم کافوری لگائیں۔ نمایاں فائدہ نہونے کی صورت میں بھی اگر مریضہ کمزور اور نحیف الجثہ ہو اور موسم بھی مناسب نہ ہو تو انہی چیزوں کو کچھ تغیر و تبدل کیساتھ متواتر استعمال کراتے رہنا چاہیئے۔ اس قسم کا تواتر اکثر اوقات کامیابی تک پہونچا دیتا ہے لیکن اگر موانع موجود نہوں تو حکتہ الفرج میں بیان کئے ہوئے منضج و مسہل کا استعمال حسب قاعدہ کرا دینا چاہیئے۔ اگر اسباب سابقہ میں آتشک و سوزاک وغیرہ کی شکایات موجود ہوں تو ان امراض کا مناسب تدارک کرنا چاہیئے۔

پرہیز - گرم تیز اور چٹ پٹی چیزوں سے پرہیز کریں۔ قابض چیزیں بھی نہ کھائیں۔ اسکے علاوہ سب قسم کی معمولی چیزیں دیکتے ہیں۔

سلعۃ الفرج

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرج کے لبوں پر یا ثقبہ مہبل پر چند قسم کی رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن عموماً بڑھاپے کی عمر انکیلئے زیادہ موافق ہے۔ جوانی میں بہت کم دیکھی جاتی ہیں۔ فرج کے لبوں میں پیدا ہونے والی رسولیاں اکثر اندر ہی اندر بڑھتی رہتی ہیں۔ اور مریضہ ان سے بے خبر رہتی ہے۔ اور جب کسی قدر بڑھ جاتی ہیں۔ اس وقت مریضہ کو چلنے پھرنے میں کچھ تکلف پیدا ہوتا ہے، اور اگر فرج کے لبوں کو چٹکی سے دبا کر دیکھا جائے تو اسکی ساخت میں رسولی محسوس ہوتی ہے اس قسم کی رسولیوں میں سے کچھ تو ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے دبانے سے درد کچھ محسوس نہیں ہوتا۔ اور نہ اس مقام کی جلد کے رنگ میں کچھ تفاوت ہوتا ہے۔ لیکن اگر شگاف دیکر دیکھا جائے تو رسولیاں ملتی ہیں اور اُنکے اندر سے ایک قسم کا منجمد مادہ نکلتا ہے بعض کے اندر زرد رنگ کا گاڑھا سا مواد موجود ہوتا ہے بعض میں چربی دار مادہ نکلتا ہے۔ اور کبھی رقیق لیسدار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ بعض رسولیوں کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور بعض خاکی رنگ کی ہوتی ہیں۔ اول الذکر میں بدبودار تیزابی خاصیت کا مادہ نکلتا ہے۔ ان میں کبھی کبھی درد بھی ہوتا ہے۔ اگر زخم ہو جائے تو خون بھی کافی نکلتا ہے۔ خاکی رنگ کی رسولیوں میں خارش زیادہ ہوتی ہے اور وہ بے رطوبت ہوتی ہیں۔ ان رسولیوں کے علاوہ ثقبہ مہبل کے دہانہ پر پیدا ہونے والی رسولیاں بھی بہت سی قسم کی ہوتی ہیں۔ ان کی جسامت بھی مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ ابتدا میں مٹر کے برابر ہوتی ہیں۔ لیکن اگر مناسب تدابیر تدارک اختیار نہ کیجائیں تو وہ مرغ کے انڈے کے برابر یا اس سے

بھی زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ان میں سے بعض تو چربی کی طرح نرم ہوتی ہیں اور بعض سخت ریشے دار ساخت کی ہوتی ہیں۔ سرطانی رسولیوں میں سخت خارش ہوتی ہے اور کھجانے سے زخم ہو جاتے ہیں اور زخموں سے رقیق رطوبت بہنے لگتی ہے۔ان میں سے بعض قسم کی رسولیاں جلد بڑھ جاتی ہیں۔اور بعض آہستہ آہستہ اپنے حجم میں اضافہ کرتی ہیں۔

اسباب۔ اکثر یہ رسولیاں آتشکی مادہ کے زہر سے پیدا ہوتی ہیں اور بڑھاپے میں خون کی غلظت اور غلیظ بلغم کی پیدائش اس کا سبب قرار دیجا سکتی ہے۔ اسکے علاوہ سوداویت اور احتراقی خون کی موجودگی کو بھی اسکے اسباب میں شمار کرنا چاہیئے۔

علامات۔ چلنے پھرنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔مقامی طور پر رسولیوں کی موجودگی ثابت ہوتی ہے ان میں بعض اوقات دبانے سے درد محسوس ہوتا ہے اسکے علاوہ آتشکی اور سوزاکی رسولیوں میں ان مرضوں کے مظاہرے اندرونی اعضائے تناسل میں موجود ہوتے ہیں

علاج۔ اگر بدن میں آتشک کے زہر کا وجود ثابت ہو جائے تو اس مرض کے مناسب علاج کی طرف متوجہ ہوں اگر بلغم غلیظ یا خون کی خرابی اس کا باعث ہو تو مندرجہ ذیل منضج کا نسخہ دس پندرہ روز پلائیں۔

نسخہ:۔ شاہترہ۔ منڈی، برہم ڈنڈی، بادیان، سطوخودوس، بادرنجبویہ، افتیمون ولایتی۔ بسفائج فستقی ہر ایک چار ماشہ، مویز منقےٰ ۹ دانہ شربت عناب چار تولہ۔ مسہل کیلئے پوست ہلیلہ کابلی، گل سرخ، سنا رکمی کا اضافہ کردیں۔ تبرید کیلئے شیرہ بادیان۔ شیرہ عناب شیرہ مویز منقےٰ درعرق مصفی خون وبہ اضافہ شربت عناب وتخم ریحاں کا استعمال مناسب ہے۔ تین چار مسہلوں کے بعد مریضہ کو اطریفل شاہترہ وغیرہ کھانیکی ہدایت کریں۔ اسکے علاوہ بکری کا تازہ دودھ ہمراہ شربت عناب پینے کی تاکید کریں۔ ان جملہ تدابیر سے رسولیوں کی آئندہ پرورش اور انکی افزائش کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ مقامی طور پر چند روز مرہم اشق یا مرہم جدوار وغیرہ استعمال کریں۔ اور اگر اس علاج سے نفع نہ ہو تو شگاف دیکر رسولیوں کو نکالدینا چاہیئے۔

مہبل کے امراض کی تقسیم حسب ذیل ہے

(۱) **تضییق مہبل**۔ اس مرض میں اندام نہانی کی نالی کے عضلی ریشے سکڑ جاتے ہیں اور وہاں تنگی پیدا کردیتے ہیں۔

(۲) **رتق**۔ اس مرض میں مہبل پیدائشی طور پر بالکل بند ہوتا ہے۔ یا وہ اس قدر تنگ ہوتا ہے کہ عورت جماع کے بالکل ناقابل ہوتی ہے

(۳) **استرخائے مہبل**۔ اس مرض میں عضلہ عاصرۃ المہبل معمول سے بہت زیادہ ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

(۴) **التہاب مہبل**۔ اس مرض میں اندام نہانی کی غشاء مخاطی میں سوزش اور سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکو بعض طبی کتابوں میں حمرۃ الفرج کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے۔

(۵) **خروج مہبل**۔ اس مرض میں اندام نہانی کی غشاء مخاطی یا بعض اوقات تمام مہبل کی ساخت اپنے انفصالی مقامات سے جدا ہو کر کم و بیش لٹک پڑتی ہے اور فرج سے باہر دکھائی دیتی ہے۔

(۶) **حکۃ المہبل**۔ اس مرض میں مہبل کے اندر خارش محسوس ہوتی ہے بعض اوقات اسکی شدت مریضہ کو بے چین کر دیتی ہے

(۷) **قروح المہبل**۔ اس مرض میں اندام نہانی کے اندر معمولی زخم مختلف قسم کے جراثیمی اعمال سے پیدا ہو جاتے ہیں۔

(۸) **ناصور المہبل**۔ اگر اندام نہانی کے زخموں کی پوری احتیاط نہ کیجائے تو زخموں پر خراب گوشت پیدا ہو کر ان کا منہ چھوٹا ہو جاتا ہے اور وہ ناصور کی شکل اختیار کر کے رسنے لگتے ہیں۔

(۹) **قروح آتشکی**۔ اس قسم کے زخم آتشک کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو عموماً آتشک زدہ مرد کی مقاربت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ہم آئندہ کسی فصل میں اس پر ایک تفصیلی نظر ڈالنے والے ہیں۔

(۱۰) **قروح سوزاکی**۔ اس قسم کے زخم بھی سوزاک کے نتائج میں سے ہوتے ہیں تفصیلات کیلئے آئندہ صفحات میں گنجائش نکالی جائیگی۔

مہبل کے ان تمام امراض کی اس مختصر کیفیت کے بعد ہم چاہتے ہیں کہ بعض اہم اور کثیر الوقوع امراض کا تذکرہ اس طرح کر دیں جس طرح بیرونی اعضائے تناسل کے امراض میں ہمنے کیا ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں حسب ذیل امراض کے اسباب علامات اور ان کے مناسب علاج اختصار کیساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

استرخائے مہبل

اس مرض میں مہبل کی ساخت کے عضلی ریشے مبتلا ہوتے ہیں۔ ان میں استرخا واقع ہو جاتا ہے۔ عضلہ عاصرۃ المہبل جو مہبل کو سکیڑنے کا ذمہ دار ہے۔ عضلاتی ریشوں کے ضعف وغیرہ سے کمزور پڑ جاتا ہے۔ اگر اسکے علاج کی طرف مناسب توجہ صرف نہ کیجائے تو اکثر اوقات اس کا اثر رحم تک پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر مرض انزلاق الرحم واقع ہو سکتا ہے۔ اسکے علاوہ مہبل کی ساخت کے تناؤ سے جو ایک خاص قسم کی لذت جماع سے متعلق ہے وہ بھی طرفین کو حاصل نہیں ہوتی۔

اسباب۔ اس مرض کے اسباب بہت سے ہو سکتے ہیں عموماً یہ مرض بڑھاپے میں واقع ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر

اوقات استرخائی کیفیت طبعی ہوتی ہے کیونکہ بڑھاپے میں جسمانی ساختوں کی عام کمزوری کی وجہ سے عضلات کے ریشے بھی ضعیف ہو جاتے ہیں اور ان کا ضعف لازماً استرخا پر منتج ہوتا ہے اسکے بعد اس کا سب سے بڑا سبب کثرت جماع ہے۔ غیر معمولی حرکات جماعی سے مہبل کے عصبی ریشے حِس ہو جاتے ہیں اور عضلی ریشوں کے سکڑنے یا اپنی حالت کو قائم رکھنے میں ان کے افعال کمزور پڑ جاتے ہیں نتیجہ استرخا کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ وضع حمل کے بعد بھی یہ صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ وضع حمل میں عام ساختوں کے غیر معمولی تناؤ کی وجہ سے عضلی ریشے پھیل جاتے ہیں۔ اس وقت اگر ان کے طبعی طور پر سکڑنے میں کوئی مانع پیش آ جائے۔ تب بھی مہبل کی استرخائی کیفیت ظاہر ہو جاتی ہے اگر ان تینوں اسباب میں سے کوئی سبب بھی نہ پایا جائے تو اسکے بعد عام جسمانی کمزوری بھی اس کا سبب قرار دی جا سکتی ہے۔

علامات۔ اندام نہانی معمول سے زیادہ فراخ اور ڈھیلا ہوتا ہے بعض اوقات اسکی ساختیں دونوں چھوٹے لبوں کے درمیان کچھ نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر استرخا بہت زیادہ موجود ہو تو یہ کیفیت زیادہ نمایاں ہوتی ہے۔ مباشرت کے وقت عضو مخصوص پر اندام نہانی کے عضلی ریشوں کا دباؤ جاتا رہتا ہے۔

علاج۔ اگر عمر کی زیادتی اس کا سبب ہو تو ایسے موقعوں پر اسکے علاج کی کوشش بے سود ثابت ہوتی ہے لیکن پھر بھی اگر قابضات کا استعمال کیا جائے تو وہ کچھ نہ کچھ اثر انداز ضرور ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کا یہ نفع عارضی ہوتا ہے، کثرت جماع کی وجہ سے جو استرخا واقع ہوا ہو اسکے لئے سب سے ضروری تدبیر یہ ہے کہ کافی عرصہ تک مریضہ کو جماع کی ممانعت کر دی جائے۔ اسکے بعد قابضات کا استعمال مناسب طریقوں سے کرنا چاہیئے۔ مازو سبز، مائیں خورد، گلنار، پوست انار، جفت بلوط، پھٹکری، آملہ خشک، تخم حماض، گل سرخ، زرورد، عود عرقی وغیرہ قابض ادویہ کا مناسب طریقہ سے اور مناسب اوزان کے ساتھ استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ آملہ خشک، گلنار، پوست انار اور پھٹکری کو جوش دیکر اسکے پانی سے طہارت نفع بخش ہوتی ہے۔ یا مازو، جفت بلوط، پھٹکری اور گلنار کا باریک سفوف پوٹلی بناکر اندام نہانی میں رکھنے سے استرخائی کیفیت نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے۔ داخلی طور پر اگر کوئی مانع موجود نہ ہو تو قابضات کا استعمال کرانا چاہیئے۔ اگر مریضہ سیلان الرحم میں مبتلا ہو تو مناسب بدرقہ و احتیاط کے ساتھ قابضات کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض مرکبات مثلاً معجون سپاری پاک، معجون موچرس وغیرہ کا استعمال اچھا نفع دکھاتا ہے ــ وضع حمل کے بعد جو استرخائی کیفیت پائی جاتی ہے اسکو رفع کرنے کیلئے عموماً قابضات کا استعمال کرا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا ادویہ کو کافی مقدار میں جوش دیکر کسی ٹب میں جوش کیا ہوا پانی ڈالیں اور زچہ کو اسمیں بٹھائیں لیکن اس قسم کی قابض ادویہ کا استعمال اس وقت کرانا چاہیئے جب کہ نفاس کا خون بالکل بند ہو چکا ہو، اور رحم قابل اخراج رطوبات سے پاک ہو۔ ایسے موقعہ پر بعض عمدہ فرزجے کبھی مفید اثرات دکھلاتے ہیں مندرجہ ذیل فرزجہ کا نسخہ کم قیمت ہونیکے علاوہ مفید بھی ہے ایسے موقع پر اسکو استعمال کرایا جا سکتا ہے نسخہ۔ مازو سبز، جوز السرو، آملہ خشک، سنبل الطیب ہر ایک چار ماشہ، خبث الحدید مدبر تین ماشہ، زعفران ایک ماشہ، گل سرخ ۶ ماشہ تمام چیزوں کو بہت باریک پیس لیں اور گلنار و پوست انار کے پانی میں سفید نرم کپڑا تر کر کے اور پسی ہوئی دوا اس پر چھڑک کر فرزجہ کریں۔

پرہیز۔ جو اسباب اس قسم کی کیفیت کا باعث ہوں ان سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیئے۔ اسکے علاوہ جب استرخا موجود ہو تو جماع کے علاوہ عام حرکات جسمانی میں بھی احتیاط مدنظر رکھنی چاہیے اگر قبض کی شکایت موجود ہو تو اس کا مناسب تدارک ضروری ہے

التہاب مہبل

اس مرض میں اندام نہانی کی غشاء مخاطی میں سوزش اور سرخی پیدا ہو جاتی ہے اور اس سے کم و بیش ہر وقت تیز قسم کی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) حاد (۲) مزمن۔

التہاب مہبل حاد:۔ عموماً جوان لڑکیوں میں واقع ہوتا ہے بعض اوقات ابتدائی مباشرت اس کا محرک اول بن جاتی ہے یا مجامعت کی زیادتی یا سوزاک وغیرہ میں مبتلا مردوں سے مقاربت یا عام اصول حفظان صحت سے لاپروائی یا خون میں بعض تیزابی قسم کے مادوں کی موجودگی یا بچہ پیدا ہونے میں دشواری اسکے اہم اسباب ہیں۔

علامات:۔ اندام نہانی کی غشاء مخاطی کچھ متورم ہوتی ہے اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ اگر مریضہ دفعتاً کھڑی ہو جائے یا کچھ

دیر بیٹھی رہے تو سیون (عجان) میں اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ مریضہ اسکو برداشت نہیں کر سکتی، پیشاب جلن کے ساتھ اور تھوڑا تھوڑا آتا ہے خفیف سی حرارت بھی کبھی کبھی محسوس ہوتی ہے۔ کمر اور پنڈلیوں میں درد محسوس ہوتا ہے جب کسی علاج سے یا طبعی طور پر ان علامات میں کمی ہونے لگتی ہے تو اندام نہانی سے ایک سفید گاڑھی رطوبت آنے لگتی ہے اور مدت تک اس کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ایسی حالت میں یہ مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے یا بصورت دیگر اندام نہانی میں ورم کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالآخر اگر مناسب فوری علاج نہ کیا جائے تو پھوڑا پیدا ہو کر پیپ خارج ہونے لگتی ہے۔

علاج۔ شدت عوارض کی صورت میں سب سے پہلے مسکن حرارت اور مفرح ادویہ کا استعمال کرانا چاہیئے، شیرہ عناب شیرہ منقی مویز لعاب گاؤزبان عرق شاہترہ میں نکال کر شربت نیلوفر شامل کر کے دیں۔ تقویت کیلئے خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا یا مفرح شیخ وغیرہ دیکتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ محلل اورام دواؤں کا ضماد شرمگاہ اور سیون کے مقام پر کرنا چاہیئے۔ مکوہ خشک املتاس۔ آرد جو، گل بابونہ سنبل الطیب، گل سرخ، صندل سفید ہری مکوہ کے پانی میں پیس کر ضماد کریں، یا سبوس گندم پوست خشخاش کے جوشاندہ سے اسفنج کے ربعہ تکمید کرنا چاہیئے۔ اگر ان تدابیر سے کام نہ نکلے تو مندرجہ ذیل منضج کا نسخہ چند روز پلا کر دو تین مسہل دیدینے چاہییں۔ نسخہ منضج۔ گل بنفشہ گل سرخ، منڈی، تخم خیارین، تخم کاسنی برگ گاؤزبان ہر ایک چھ ماشہ، عناب ۵ دانہ، آلو بخارہ سات دانہ، تمام چیزوں کو پانی میں بھگو کر صبح شربت عناب چار تولہ ملا کر پلائیں۔ اور مسہل کیلئے سنا مکی تمرہندی اور ترنجبین کا اضافہ کر دینا چاہیئے تسکین التہاب اور جلن کو کم کرنے کیلئے پوست خشخاش کا جوشاندہ یا اسپغول ریشہ خطمی بہدانہ وغیرہ کے لعابات کی پچکاریاں کرنی چاہییں جب مریضہ کو افاقہ ہو جائے تو عام تقویت کیلئے دواء المسک معتدل جواہر والی ہمراہ مناسب بدرقانہ استعمال کریں۔

التہاب مزمن:- اکثر اوقات بوڑھی اور کمزور عورتوں کو لاحق ہوتا ہے خصوصاً اسوقت جب کہ معمولی صفائی کا بھی اہتمام نہ کیا جائے کبھی کبھی التہاب مہبل شدید بھی مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے۔

علامات۔ اس مرض میں مریضہ کو غیر معمولی قسم کی بے چینی نہیں ہوتی نہ اندام نہانی میں سوزش و جلن ہوتی ہے۔ البتہ کبھی کبھی ایسا دیکھا جاتا ہے کہ مہبل کی غشاء مخاطی کا وہ حصہ جو عنق الرحم سے متصل ہے ملتہب اور دردناک ہوتا ہے۔ سب سے نمایاں علامت اس سلسلہ میں یہ ہوتی ہے کہ مہبل سے ہر وقت ایک سفید گاڑھی رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے اور وہ مریضہ کے ضعف کا باعث بنتی رہتی ہے۔ مریضہ ادنی ادنی مشقت کا کام بھی نہیں کر سکتی چہرہ اترا ہوا معلوم ہوتا ہے جسم کا رنگ زرد، ہاضمہ میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں نفخ اور ڈکار کے علاوہ قبض کی شکایت بھی موجود ہوتی ہے۔ کمر میں خفیف درد ہر وقت محسوس ہوتا ہے کبھی کبھی اس میں شدت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج اس سلسلہ میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ مریضہ کو عام اصول حفظان صحت کی پابندی کے علاوہ مہبل وغیرہ کی صفائی پر بطور خاص متوجہ کریں اور جماع سے بھی روک دینا چاہیئے۔ اسکے بعد مقوی اور قابض ادویہ کا استعمال مناسب ہوتا ہے موچرس، سپاری دکھنی، طباشیر، گل سرخ، موصلی سفید، موصلی سیاہ ہر ایک ۱ ماشہ، بیج بند، آملہ خشک مصطگی رومی، زیرہ سفید، دانہ الائچی خورد، کہربائے شمعی ہر ایک نو ماشہ تمام چیزوں کو کوٹ چھان کر نبات سفید کے قوام میں معجون بنائیں۔ اور بقدر نو ماشہ ہمراہ شربت انار شیریں استعمال کرائیں یا معجون موچرس و معجون سپاری پاک کا استعمال مناسب بدرقہ کے ساتھ کرائیں۔ مندرجہ ذیل سفوف کا نسخہ اس مرض کیلئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ نسخہ:- طباشیر سائیدہ، زہر مہرہ سائیدہ، یشب سائیدہ ہر ایک چھ ماشہ مصطگی رومی، گل دھاوا مائین خورد، موصلی سینبل، دانہ الائچی کلاں، صمغ سرخ ہر ایک نو ماشہ، نبات سفید ہموزن ادویہ، اسکے علاوہ مازو گلنار جفت بلوط، پھٹکری وغیرہ قابض ادویہ کو باریک پسوا کر اسکی پوٹلیاں اندام نہانی میں رکھوانا نفع بخش ہے۔ پھٹکری بقدر مناسب عرق گلاب میں حل کر کے بذریعہ پچکاری پہونچانے سے بھی بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے

پرہیز۔ اس قسم کی مریضہ کو قابض اور نفاخ چیزیں استعمال نہ کرائیں بلکہ سریع الہضم اور مقوی غذائیں منتخب کریں۔ مثلاً بکری کا شوربہ، یا مرغ کا شوربہ، پلاؤ وغیرہ اطمینان سے دے سکتے ہیں۔

حکتہ المہبل

حکتہ المہبل یعنی اندام نہانی کی خارش۔ جو بعض اوقات نہایت شدید قسم کی ہوتی ہے۔ اسکے اسباب میں کبھی تو مہبل میں کسی تیز رطوبت کی پیدائش یا رحم سے کسی غیر معمولی قسم کی شور رطوبت کا اخراج یا آنتوں میں کیڑوں کی موجودگی یا مہبل کی غشا مخاطی میں التہاب خفیف اور کسی کسی عورت میں چپٹی کی عادت وغیرہ شامل ہیں۔

علامات:- اسباب کے اختلاف کی وجہ سے علامات میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ اندام نہانی یا رحم کی رطوبات میں غیر معمولی مرضی تغیر علی العموم خون کی خرابیوں سے واقع ہوتا ہے۔ اگر مہبل کی غشا مخاطی میں خفیف التہاب موجود ہو تو اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ آنتوں میں اگر کیڑے ہوں تو پاخانہ کے امتحان سے اسکی وضاحت ہو سکتی ہے۔ اسکے علاوہ کیڑوں کی صورت میں مریضہ کی مقعد میں ایک قسم کی خارش اس کا بین ثبوت ہوگی۔

علاج:- اسباب مرض کو رفع کریں۔ اگر رطوبات میں غیر معمولی تغیر ہو تو خون کی صفائی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ ابتداءً معجون عشبہ ہمراہ عرق عشبہ و شربت عناب دیں۔ اور اندام نہانی کو نیم کے پانی سے دھونے کی ہدایت کریں۔ زیادہ احتیاط کیلئے مرہم کافور کپڑے میں لگا کر مہبل میں رکھیں۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو مروجہ نقوع شاہترہ چند روز پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو تلین کیلئے نقوع میں تیسرے چوتھے روز سنا مکی اور گل سرخ کا اضافہ کر دیں۔ اکثر اوقات یہ تدابیر حکتہ الفرج کیلئے کامیاب ثابت ہوتی ہیں۔ مرہم کافور وغیرہ کا استعمال ہر مرحلہ میں مناسب ہے مہبل کی غشا مخاطی کے التہاب میں مسکن اور قدرے قابض ادویہ کا استعمال داخلی و خارجی طور پر ضروری ہوتا ہے تفصیل کیلئے التہاب مہبل کے بیان کو سامنے رکھیں۔ دیدان امعا کی صورت میں اس کا مناسب تدارک کرنا چاہیئے۔ اگر مریضہ ناشائستہ حرکات میں مبتلا ہو تو اُسکو واضح طور پر اسکے خطرناک نتائج سے آگاہ کر دینا چاہیئے۔

پرہیز:- مریضہ کو اروی، بھنڈی، مٹر لوبیا، ماش کی دال وغیرہ ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ اور اسکی غذا میں مقوی اغذیہ شامل کریں۔ فواکہات میں سے مناسب موسمی پھلوں کے کھانیکی اجازت دینی چاہیئے۔

قروح المہبل

مہبل میں بہت سی قسم کے زخم موجود ہو سکتے ہیں۔ مثلاً آتشک کے زخم، سوزاک کے زخم لیکن اس عنوان کا مقصد بعض سادہ قسم کے زخموں پر مختصر اظہار خیال ہے، جو اکثر اوقات غیر معمولی رگڑ سے یا کسی صدمہ سے پیدا ہو جاتے ہیں کبھی کبھی مستقل طور سے ورم کی موجودگی بھی ان کا باعث بنتی ہے۔ اسکے علاوہ بعض تیز قسم کی رطوبات کا مسلسل خراش پہونچاتے رہنا بھی اسکے اسباب میں شامل ہے۔

علامات:- اسباب کے پیش نظر قروح کی کیفیت بھی جُداگانہ ہوتی ہے۔ اگر رگڑ کی وجہ سے قرحہ پیدا ہو گیا ہے تو وہ عموماً کسی خاص جگہ محدود ہوتا ہے۔ لیکن اگر رگڑ شدید اور مسلسل ہو تو ممکن ہے کہ وہ مہبل کے بہت سے حصہ کو متقرح کر دے۔ رگڑ مجامعی حرکات سے بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ اسکے علاوہ بعض خاص قسم کے آلات بے احتیاطی سے استعمال کرنیکا نتیجہ بھی قرحہ کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے۔ علی ہذا القیاس ضرب کی بھی یہی کیفیت ہے خفیف ضرب میں تقرح واقع نہیں ہوتا لیکن شدید ضرب میں یہ کیفیت پیدا ہو سکتی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ بیرونی ضرب مہبل کے اندر اسوقت تک تقرح نہیں پیدا کر سکتی جب تک کہ باہر بھی زخم پیدا نہ ہو جائے۔ بعض اوقات معمولی اورام کی طرف سے بے اعتنائی بھی تقرح پر منتج ہوتی ہے۔ بہر حال تقرح خواہ کسی وجہ سے پیدا ہوا ہو اسمیں خون یا آب خون اور پیپ وغیرہ کا کم بیش اخراج موجود ہوتا ہے۔

علاج:- چونکہ اندام نہانی کی تجویف پیچ در پیچ واقع ہوئی ہے اور اسکے بیرونی حصہ کے قریب ثقبۃ البول بھی واقع ہے اسوجہ سے پیشاب وغیرہ کی کیفیت سے مہبل کے زخموں کا اثر انداز ہونا یقینی ہے، اسکے علاوہ بعض رطوبات کا مسلسل اخراج بھی زخموں کی صفائی اور ان کو مندمل کرنے والی ادویہ ٹھہراؤ میں حارج ہوتا ہے۔ اور بیرونی ہوا بھی ان زخموں کو نہیں لگتی۔ اس لئے یہاں کے زخم بہت عرصہ تک

قائم رہتے ہیں۔ اوران کا اندمال بھی مشکل سے ہوتا ہے۔ تاہم اگر زخم سادہ ہوں اور ان میں کسی قسم کی سمیت کا اثر موجود نہ ہو توان کے لئے صرف نیم وغیرہ کے پانی سے صاف کرکے مرہم لگا دینا ہی کافی ہوتا ہے۔ اور اگر ان میں سوزش اور جلن بھی موجود ہوا ور پیپ بھی بہ رہی ہو تو قاتل جراثیم سیال سے زخموں کو پچکاری وغیرہ سے صاف کرکے مرہم کافوری یا مرہم مازو وغیرہ لگائیں۔ اگر تیز قسم کی رطوبت کا بہاؤ زخموں کے مندمل ہونے میں حارج ہورہا ہو توان کی پیدائش کو روکنا بھی ضروری ہے۔ اسکے علاوہ ان کی تیزی کو رفع کرنیکے لئے مسکن ومصفی خون ادویہ کا استعمال کرانا چاہیئے۔ بڑھے ہوئے زخموں کیلئے ضروری ہے کہ ان کو دن میں دو تین مرتبہ قاتل جراثیم سیالات سے صاف کیا جائے۔ اور جو مرہم بھی استعمال کیا جائے اس کے متعلق ہدایت کردینی چاہیئے کہ وہ مقام زخم تک پہنچ جائے مہبل کے زخموں کیلئے عموماً شیافوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جن پر مرہم وغیرہ لگاکر مہبل میں رکھدیا جاتا ہے۔ کپڑا نرم ہونا چاہیئے اور میلے کچیلے کپڑے کا استعمال انتہائی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے جو مرہم اس سلسلہ میں استعمال کئے جائیں۔ ان میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ وہ اندمالی قوت کے علاوہ جلاء اور صاف کرنیکی تاثیر بھی رکھتے ہوں۔ اوران مرہموں میں روغن، چربی وموم وغیرہ کا جز بھی کافی ہونا چاہیئے۔ تاکہ بڑے زخم کے اندمال کے بعد مہبل کی ساخت سکڑنے سے محفوظ رہے۔ اگر زخم مہبل کے آخری حصہ میں ہوں اور وہ نظر نہ آئیں تو آلہ مفتاح الفرج سے ان کا پتہ لگانا چاہیئے۔ اگر زخم بڑا اور بہت متعفن ہوا وراس سے فاسد رطوبات زیادہ مقدار میں خارج ہورہی ہوں تو ایسی حالت میں چاندی کی ونلیاں جنکے قطر ایک انچ کے قریب ہوں بنوالینی چاہئیں۔ اوراُسکے گرد صاف کپڑا لپیٹ کر مجوزہ مرہم لگا دینا چاہیئے۔ پھر اس نلی احتیاط کیساتھ پکے بعد دیگرے جراثیم سے صاف کرکے مہبل میں رکھ دینا چاہیئے۔ اس تدبیر سے اندام نہانی کی رطوبات اسکے اندر جمع نہ رہ سکیں گی۔ اور زخم کے مقام تک تھوڑی بہت ہوا بھی جاسکیگی +

فصل چہارم

امراض رحم

مرتبہ:- جناب حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایونی

(۱) ورم رحم

اقسام:- ورم رحم کبھی تو تمام رحم میں اور گاہے فم رحم میں اور کبھی اسکے اگلے یا پچھلے حصہ میں اور بعض اوقات دائیں یا بائیں جانب اور کبھی صرف قعر رحم میں ہوتا ہے۔ علی ہذا لحاظ مادہ یہ ورم کبھی حار یعنی دموی و صفراوی اور گاہے بارد یعنی بلغمی و سوداوی ہوتا ہے۔

اسباب خارجی:- رحم پر چوٹ و صدمہ کا پہنچنا۔ یا جماع کی کثرت، پردۂ بکارت کا زائل ہونا۔ اسقاط حمل یا سخت سردی کے باعث رحم میں فاسد مواد کا رک جانا وغیرہ

اسباب داخلی:- حیض و نفاس کا رحم میں رک جانا، یا مادہ منویہ کا اسمیں رک کر فاسد ہو جانا، خون یا صفرا کا رحم کی طرف رجوع کرنا یا مادۂ سوداوی کا اسمیں پیدا ہو جانا لیکن بالعموم رحم کا ورم صلب سوداوی ورم حار ہی کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

علامات:- رحم کے ورم حار (گرم) میں بخار کی تیزی کمر اور پیڑو میں ٹیس، درد کی شدت، پیاس کی زیادتی، نبض و سانس کا تواتر تشخیصی علامت ہوتا ہے۔

ورم بلغمی میں پیڑو کے گرد گرانی زیادہ لیکن درد و بخار خفیف ہوتا ہے۔ اور رحم کا مقام چھونے سے نرم اور پھولا ہوا معلوم ہوتا ہے اور ورم صلب سوداوی میں رحم کے مقام پر سختی معلوم ہوتی ہے۔ گرانی زیادہ اور درد خفیف ہوتا ہے۔ اور کبھی بول و براز میں بھی دشواری لاحق ہوتی ہے۔ بدن میں خشکی لاغری اور حرکات۔ خصوصاً حرکات ساقین میں سستی اور کاہلی اور کبھی ہاتھ پیروں میں ورم۔ گاہے شکم میں استسقاء کی سی کلانی ظاہر ہوتی ہے۔ پھر اگر یہ اورام مقدم رحم میں ہوں تو ناف اور پیڑو کے درمیان درد و گرانی اور ٹیس وغیرہ محسوس ہوتی ہے۔ اور اگر مؤخر رحم میں ہوں تو کمر میں اور سرین کے پچھلے حصہ میں درد ہوتا ہے۔ اسیطرح دوسری جانبیں بھی مقام درد و گرانی سے شناخت کی جاتی ہیں اب ہم ہر قسم کے ورم رحم کا علاج درج کرتے ہیں۔

ورم رحم حار (رحم کا گرم ورم)

اصول علاج:- بشرط قوت و غلبۂ خون باسلیق اور صافن کی فصد کھولیں۔ یا تنقیہ کیلئے منضج صفرا پلا کر مسہل صفرا استعمال کرائیں اور تبرید و تسکین حرارت کے لئے سرد دواؤں کے شیرے اور لعابات پلائیں۔ اور غذا اور پانی کم مقدار میں دیں۔ ابتدا میں سرد و مسکن ضمادات و حمولات کام میں لائیں۔ بعد میں محللات استعمال کریں۔ اور ورم تحلیل نہ ہو اور بخار و لرزہ اور دیگر شدید عوارض سے ورم میں پیپ پڑنے کے علامات نمایاں ہوں تو پھر دُبیلہ رحم کی تدابیر نضج و انفجار سے کام لیں۔ اور اگر صلب (سخت) ہو جائے تو ورم صلب کی تدبیر کریں۔

علاج خارجی:- ابتدائے ورم حار میں آرد جو، گل خطمی ہموزن لیکر اور آب مکوہ سبز میں پیس کر پیڑو پر ضماد کریں۔

دیگر:- آرد جو، تخم خطمی، گل خطمی، صندل سرخ، رسوت ہر ایک چھ ماشہ، مغز فلوس خیار شنبر نو ماشہ، آب مکوہ سبز۔ آب کاسنی سبز میں پیس کر ضماد کریں۔ اگر ضرورت شدید ہو تو کافور ایک ماشہ اضافہ کریں۔ اور اسی ضماد میں ایک ململ کا کپڑا لت کر حمول کریں۔

دیگر:- برگ مکوہ سبز بھرتہ کر کے تولہ بھر۔ رسوت تخم خطمی، گل خطمی، مردار سنگ ہر ایک دو ماشہ پیس کر اور روغن گل ۲ ماشہ اضافہ کر کے

بدستور مذکور حمول کریں۔

دیگر۔ رسوت، مردار سنگ ہر ایک تین ماشہ۔ آب مکوہ سبز، آب خطمی سبز، آب کاسنی سبز میں پیس کر اور روغن گل نو ماشہ، سفیدی بیضۂ مرغ ایکعدد اضافہ کرکے اور ایک کپڑا اسمیں آلودہ کرکے اندام نہانی میں رکھیں اور انتہا مرض میں ملین و محلل دوائیں مثلاً بابونہ گل بابونہ، اکلیل الملک خطمی۔ زعفران، موم و روغنگل وغیرہ مندرجہ بالا ضمادات و حمولات میں اضافہ کریں۔ اور اسی قسم کی محلل دوائیں پانی میں جوش دیکر اور پیڑو پر نطول (دھار) کرائیں یا آبزن کریں۔ اور مرہم داخلیون کا استعمال کریں۔ اور یہ ضماد بھی ورم حار کی انتہا میں اور ورم بلغمی میں مفید ہوتا ہے

نسخہ ضماد محلل ۔ جو ورم رحم کو تحلیل کرتا ہے۔ آرد جو، گل خطمی، گل بابونہ ہر ایک چار ماشہ، گل سرخ، تخم کتاں، اکلیل الملک تخم خطمی مکوہ خشک ہر ایک سات ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر اور گائے کے دودھ میں پکا کر روغنگل ڈیڑھ تولہ۔ سفیدی بیضۂ مرغ ایکعدد اضافہ کرکے پیڑو پر ضماد کریں۔ اور اسی میں ایک کپڑا لت کرکے بطور حمول دایہ کے ذریعہ استعمال کرائیں۔

فرزجہ ۔ جو ورم حار کی انتہا میں مفید ہے اور ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ مصطگی تین ماشہ، زعفران ایک ماشہ، روغنگل روغن بنفشہ، موم سفید، مغز ساق گاؤ ہر ایک ایکتولہ، زردی بیضۂ مرغ دو عدد۔ پہلے موم اور روغنوں و مغز کو باہم پگھلا کر اور مصطگی و زعفران پیس کر اسمیں اضافہ کریں۔ بعدہٗ زردی بیضۂ مرغ اور قدرے آب مکوہ سبز بڑھا کر مثل مرہم کے تیار کریں۔ اور ایک کپڑے میں لت کرکے بدستور فرزجہ کریں۔

ضماد۔ جو ورم کو تحلیل کرتا اور درد کی تکلیف سے نجات دلاتا ہے۔ زعفران، افیون، بزرالبنج، مُرغ کی چربی ہر ایک ۷ ماشہ، تخم خطمی ڈیڑھ تولہ، زردی بیضۂ مرغ نیمبرشت ایکعدد، تخم کتاں ۵ ماشہ سب کو پیس کر اور روغنگل تولہ بھر میں مخلوط کرکے پیڑو پر ضماد کریں۔

نطول۔ جو شدت درد میں مفید ہے، پوست خشخاش دو تولہ کو دو سیر پانی میں جوش دیکر اور صاف کرکے پیڑو پر دھاریں یا اس جوشاندہ میں ایک موٹا چارتہ کپڑا تر کرکے نیمگرم بار بار تکمید کریں۔

ضماد۔ ورم حار کی ابتدا میں بعد فصد باسلیق مفید ہے۔ آرد جو، صندل سرخ، صندل سفید، گل ارمنی۔ مکو خشک، رسوت جدوار خطائی ہر ایک چھ ماشہ، سب کو آب مکوہ سبز، آب کاسنی سبز میں پیس کر ضماد کریں اور اسی میں تھوڑی سی روئی لتھیڑ کر حمول کریں۔

علاج داخلی ۔ ابتدا ورم میں چند روز یہ تبرید پلائیں۔

نسخہ تبرید۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ، شیرہ تخم کاہو۔ شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک ۶ ماشہ عرق مکوہ، عرق کاسنی ہر ایک ۶ تولہ میں نکالکر شربت نیلوفر دو تولہ اضافہ کرکے پلائیں۔

دیگر۔ آب کاسنی سبز مروق، آب مکوہ سبز مروق ہر ایک چار تولہ، شربت بزوری دو تولہ ملا کر پلائیں۔ اور رفع قبض کے لئے سے مغز فلوس خیار شنبر چار تولہ کاسنی و مکوہ کے تازہ غیر مروق پانی میں مل چھان کر اور خمیرہ بنفشہ سادہ ۴ تولہ ملا کر اور روغن بادام ۶ ماشہ اضافہ کرکے پلائیں۔

اگر ضرورت ہو تو منضج دیکر مسہل بارد سے تنقیہ کریں۔

نسخہ منضج۔ گل بنفشہ، تخم کاسنی، تخم خیارین۔ تخم خطمی، تخم خبازی گل نیلوفر۔ مکوہ خشک ہر ایک ۶ ماشہ گاؤزبان ۵ ماشہ عناب ۵ عدد سب کو نیمگرم پانی میں رات کو بھگوئیں۔ صبح مل چھان کر گلقند چار تولہ یا شربت بزوری بارد ۴ تولہ ملا کر پلائیں مسہل کے روز مغز فلوس خیار شنبر چار تولہ، گل سرخ ۶ ماشہ، برگ سنا مکی، بادیان ہر ایک ۶ ماشہ، ترنجبین خراسانی، شیرخشت ہر ایک تین تولہ، روغن بادام نو ماشہ، یا شیرہ مغز بادام شیریں ۷ عدد اضافہ کرکے پلائیں۔

نسخہ ۱۔ جو رحم کے ورم گرم میں معمول ہے۔ لعاب گل خطمی ۳ ماشہ، شیرہ مکوہ خشک ۴ ماشہ، شیرہ مغز تخم تربوز ۶ ماشہ، عرق مکوہ میں نکال کر شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر، خاکسی پانچ ماشہ اضافہ کرکے پلائیں۔ ضرورت ہو تو شیرۂ عناب پانچ عدد بھی اضافہ کریں اگر ورم رحم کیساتھ کھانسی بھی ہو تو ربّ السوس پانچ ماشہ اضافہ کریں اور ہچکی کی صورت میں یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ۔ جو ورم رحم اور پیچش میں مفید ہے۔ لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ خرفہ پانچ ماشہ۔ شیرہ تخم خیارین۔ لعاب ریشہ خطمی ہر ایک ۳ ماشہ عرق گاؤزباں میں نکال کر، شربت بنفشہ دو تولہ۔ تخم ریحاں، تخم کنوچہ ہر ایک تین ماشہ اضافہ کرکے پلائیں۔

دیگر۔ رحم کے گرم ورم کے ساتھ جب کہ مرض بخار بھی ہو معمول و مفید ہے۔ قرص طباشیر کافوری ۴ ماشہ پہلے کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ عنب الثعلب ۶ شیرہ تخم خطمی ہر ایک چار ماشہ، شیرہ تخم کاسنی ۶ ماشہ، عرق مکوہ ۶ تولہ میں نکالکر شربت بزوری بارد دو تولہ ملاکر باضافہ خاکسی پلائیں

اغذیہ۔ غذا میں کمی کردیں۔ اور ابتدا مرض میں آش جو، آش مونگ وغیرہ پر قناعت کریں۔ کچھ افاقہ کے بعد مونگ کی دال کے ساتھ چپاتی کھلائیں۔

پرہیز۔ زیادہ چلنے پھرنے اور تیز وگرم وثقیل اشیا، اور جماع سے قطعاً پرہیز رہنا چاہیئے۔

ورم رحم بلغمی

علاج خارجی۔ پہلے تنقیہ کیلئے مقیأت بلغم (بلغمی قے لانیوالی ادویات) دیکر قے کرائیں۔ اور حقنہ حادہ سے امعار کا تنقیہ کریں اور مقامی طور پر مندرجہ ذیل محلل ضمادات وحمولات و آبزن استعمال کرائیں۔

نسخہ ضماد محلل۔ سنبل الطیب تین ماشہ، مصطگی رومی پانچ ماشہ، صبر زرد ۶ ماشہ، پانی میں پیس کر روغن چنبیلی تولہ بھر اور موم کی قیروطی میں مخلوط کرکے نیم گرم پیڑو پر ضماد کریں۔

دیگر:۔ ملبہ، تخم ترہ تیزک، تخم کتاں ہر ایک چھ ماشہ پیس کر اور روغن بید انجیر دو تولہ اضافہ کرکے بدستور ضماد کریں۔

حمول:۔ جو ورم بلغمی میں معمول و مفید ہے۔ مرہم باسلیقون، یا مرہم داخلیون ۶ ماشہ، زعفران تولہ بھر میں ملاکر بدستور حمول کریں۔

آبزن:۔ جو اس ورم میں معمول ہے اور نہایت مفید ہے۔ بابونہ، اکلیل الملک، گل بابونہ، مکوہ خشک ہر ایک ایک تولہ، اذخر، برگ سنبھالو، برگ جھاؤ، ہر ایک چھ تولہ پانی میں جوش دیکر مریضہ کو آبزن میں بٹھائیں اور ثفل یعنی پھوک پیس کر پیڑو پر نیم گرم ضماد کریں

نطول:۔ جو ورم اور درد رحم کے لئے نہایت مفید ہے۔ برگ سنبھالو، گل ٹیسو، امر بیل، برگ مکوہ سبز ہر ایک چھ تولہ، پوست خشخاش ایک تولہ۔ سب کو ڈھائی سیر پانی میں جوش دیکر اور صاف کرکے پیڑو اور کمر پر دھاریں اور پھوک کو پیس کر باندھیں۔

علاج داخلی:۔ داخلی طور پر یہ نسخے پلاتے رہیں۔

نسخہ۔ گل بنفشہ، بادیان ہر ایک ۶ ماشہ، مویز منقیٰ نو دانہ، بیخ کاسنی، مکوہ خشک، تخم خطمی، تخم قرطم ہر ایک ۶ ماشہ سب کو پانی میں جوش دیکر صاف کریں۔ اور شربت بزوری دو تولہ ملاکر پلائیں۔ بحالت قبض شربت بزوری کی بجائے گلقند کر دینا چاہیئے۔

اغذیہ۔ آش مونگ، گیہوں کا دلیہ، چوزہ مرغ کا شوربا چپاتی کیساتھ کھلائیں اور پانی بہت کم پلائیں۔ بلکہ بہتر ہو کہ اسکی جگہ عرق مکوہ عرق بادیان دیں۔

ورم صلب سوداوی رحم (رحم کا سخت سوداوی ورم)

نوٹ:۔ اس قسم کا ورم بالعموم ورم حار کا نتیجہ ہوتا ہے اور اسکے علاج میں بے توجہی کرنے سے مرض استسقا پیدا ہوجاتا ہے یا یہ ورم سرطان کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔

اصول علاج:۔ بشرط قوت باسلیق کی فصد کھولیں۔ بعدہٗ اگر ضرورت ہو تو صافن اور باسلیق کی بھی فصد کریں اور جیسا کہ مالیخولیا میں دستور ہے منضج سودا پلاکر مسہل سودا اور مطبوخ افتیمون سے تنقیہ کریں۔ بعدہٗ ماء الجبن کا استعمال کرائیں۔ اور مقامی طور پر ملین اور محلل یعنی ورم کو نرم اور تحلیل کرنے والے ضمادات وحمولات و آبزن استعمال کرائیں۔ اور اس بارہ میں مرہم داخلیون، مرہم باسلیقون، مرہم رسل اور قیروطیوں کے استعمال کو خاص طور پر مفید سمجھیں۔

علاج خارجی:۔ بقول علامہ سویدی (۱) روغن شبت یا روغن خیری۔ روغن بابونہ، یا روغن حنا ۲ تولہ

میں موم زرد پگھلا کر اور اس میں ایک کپڑا الت کر کے حمول کرنا (۲) مرغ یا مرغابی یا بط کی چربی موم کے ساتھ بدستور قیروطی بنا کر ضماد فرزجہ کرنا یا (۳) مغز ساق گاؤ اور موم کو بدستور کام میں لانا (۴) مرکی کو روغن سوسن میں حل کر کے حمول کرنا ہر ایک ورم صلب کو نرم اور تحلیل کرتا ہے۔ علیٰ ہذا (۵) گندنا یا اشنہ برنجاسف یا تخم سنبھالو یا برگ سنبھالو کے جوشاندہ میں مریضہ کو کمر تک بٹھانا اور اسی جوشاندہ سے پیڑو کو دھار نا مفید ہوتا ہے۔

فرزجہ۔ جو رحم کے ورم حار اور ورم صلب سوداوی میں معمول و مفید ہے۔ مرہم داخلیون ایکتولہ میں آب مکوہ سبز ۳ تولہ روغن گل دو تولہ، سفیدی بیضۂ مرغ ایکعدد اضافہ کر کے حسب معمول فرزجہ کریں۔ اور اسی کو پیڑو پر ضماداً استعمال کریں۔

دیگر:۔ چربی بط، چربی مرغ، مقل ازرق ہر ایک نو ماشہ، تخم کتان، گل خطمی ہر ایک سوا تولہ، پیس کر شہد خالص، آب مکوہ سبز ہر ایک ۲ تولہ میں ملا کر اور کپڑا الت کر کے استعمال کریں۔

دیگر:۔ جو صلابت اور رحم کے مزمن ورم میں مفید ہے، موم زرد مغز ساق گاؤ ہر ایک ایکتولہ روغن زیت اور روغن بیدانجیر ہر ایک دو تولہ میں پگھلا کر، گل بابونہ، گل خطمی، اکلیل الملک ہر ایک تین ماشہ، تخم کتان، تخم حلبہ، مرکی، مقل ازرق، زعفران ہر ایک تین ماشہ کوٹ چھان کر زردی بیضۂ مرغ ایکعدد اضافہ کر کے بدستور استعمال کریں

مرہم۔ جو صلابت رحم میں مفید ہے۔ موم زرد تولہ بھر، مغز ساق گاؤ دو تولہ۔ دونوں کو روغن زیتون ۲ تولہ میں پگھلا کر زعفران ۳ ماشہ پیس کر ملائیں اور بدستور فرزجہ کریں۔ اور کپڑے پر لگا کر پیڑو پر بھی چپکائیں

دیگر:۔ بادآورد مقشر ۶ ماشہ، مویز منقے، مغز خستہ شفتالو، پوست خرما، مغز بادام ہر ایک دو تولہ، سب ادویہ کو کھرل میں خوب پیس کر مثل مرہم تیار کریں۔ اور بدستور استعمال کریں

نطول:۔ جو رحم کے ورم صلب میں مفید ہے۔ گل بابونہ، اکلیل الملک، مرزنجوش، برگ کرنب، تخم خطمی، سنبل الطیب، گل بنفشہ، تخم ثعلب ہر ایک ایکتولہ، پانی میں جوش دیکر اور روغن بیدانجیر دو تولہ اضافہ کر کے دن میں دو مرتبہ پیڑو پر نطول کریں۔ یا اس جوشاندہ میں مریضہ کو کمر تک کچھ دیر بٹھائیں۔

ضماد:۔ مغز فلوس خیار شنبر ۹ ماشہ، مرزنجوش، گل بابونہ، تخم خطمی ہر ایک ۶ ماشہ، سب کو عرق مکوہ میں پیس کر بدستور پیڑو پر لیپ کریں اور اسی میں کپڑا الت کر کے فرزجہ کریں۔

حمول:۔ جو ورم اور صلابت رحم کے لئے مفید ہے۔ تخم خشخاش، کنجد مقشر ہر ایک دو تولہ نیم کوب کر کے شیر گاؤ میں جوش دیں اور کھرل کریں بعدہٗ زعفران، کتیرا، ہر ایک ایک ماشہ، صمغ عربی، گل خطمی ہر ایک دو ماشہ، کوٹ چھان کر ملالیں۔ اور زردی بیضۂ مرغ دو عدد، روغن گل ۲ تولہ اضافہ کر کے استعمال کریں۔

علاج داخلی:۔ ابتدا میں چند روز یہ منضج پلائیں۔

نسخہ منضج:۔ جو بخار اور صلابت رحم میں مفید ہے۔ اصل السوس مقشر چار ماشہ، شاہترہ، خیارین نیم کوفتہ، مکو خشک ہر ایک ۶ ماشہ، بادیان، گل سرخ، پرسیاوشاں ہر ایک چار ماشہ، گل خطمی چار ماشہ۔ مویز منقی ۱۰ دانہ، سپستان ۲۰ دانہ، رات کو گرم پانی میں بھگو کر اور صبح کو جوش دیں اور گلقند تین تولہ مل چھان کر پلائیں۔ پانچ روز کے بعد اسی نسخہ میں مغز فلوس خیار شنبر ۷ تولہ سنا مکی ایکتولہ، ترنجبین خراسانی چار تولہ، روغن بادام شیریں نو ماشہ اضافہ کر کے مسہل دیں۔ اسکے بعد بغرض تبرید یہ نسخہ پلائیں

نسخہ۔ خاکسی چار ماشہ کو عرق مکوہ ۱۰ تولہ میں خفیف سا جوش دیں، اور چھان کر اس پانی میں شیرہ تخم کاسنی ۶ ماشہ نکال کر اور شربت بنفشہ دو تولہ ملا کر پلائیں۔

دیگر۔ گل خطمی، مکو خشک، گل نیلوفر ہر ایک چار ماشہ، عرق بادیان عرق مکوہ ہر ایک پانچ تولہ میں خفیف جوش دیکر اور مل چھان کر شیرہ مغز تخم تربوز ۶ ماشہ، شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر اور خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

اغذیہ۔ بکری، چوزۂ مرغ، تیہو یا تیتر کے گوشت کا شوربا۔ یا مونگ کی دال چپاتی کیساتھ کھلائیں۔ اور ترکاریوں میں میتھی پالک

کا ساگ پکا کر دیں۔

پرہیز۔ تمام ثقیل۔ دیر ہضم۔ اور بادی اشیاء اور مولد سودا غذاؤں سے پرہیز کریں۔

دبیلۂ رحم (رحم کا پھوڑا)

نوٹ:۔ بالعموم رحم کا ورم حار ہی کبھی پیپ پڑکر دبیلہ یعنی پھوڑا بن جاتا ہے۔ اور اس کے اسباب بھی وہی ہوتے ہیں جو ورم حار پیدا کرتے ہیں۔ ہمایوں

علامات:۔ جب ورم میں پیپ پڑکر دبیلہ بنتا ہے تو ورم مذکورہ کے عوارض مثلاً درد ٹیس، اور بخار وغیرہ شدید ہو جاتے ہیں۔ بخار کے دورے مختلف ہوتے ہیں۔ اور اسکے ساتھ لرزہ ہوا کرتا ہے، دست و پیشاب کے ذریعہ مریضہ کو راحت معلوم ہوتی ہے۔ اور جب دبیلہ کمال پختگی حاصل کر لیتا ہے تو مذکورہ عوارض میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اسکے علاوہ جب دبیلہ فم رحم پر لاحق ہوتا ہے تو اس کا دیکھنا ممکن ہوتا ہے۔ لیکن جب قعر رحم میں ہو تو صرف مذکورہ علامات و عوارض ہی تشخیص کیا جا سکتا ہے۔

علاج خارجی:۔ جب ورم رحم میں پیپ پڑنے اور دبیلہ بننے کی علامتیں نمایاں ہوں تو جلد از جلد اسکے نضج (پکانے) اور انفجار (پھوٹنے) کی تدبیر کریں۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے منضج دواؤں کے ضمادات اور پچکاریاں کام میں لائیں۔ اور مدرات کا جوشاندہ بنا کر پلائیں۔ اور ورم کی پختگی کے لئے مریضہ کو گرم پانی میں کچھ دیر بٹھائیں۔ اور منضج دواؤں کو پانی میں جوش دیکر اس پانی سے پیڑو پر نطول کریں۔

نسخہ پچکاری:۔ تخم خطمی، تخم حلبہ، تخم کتان ہر ایک ایک تولہ کا لعاب پانی میں نکال کر نیم گرم رحم میں پچکاری کریں۔

ضماد:۔ جو ورم کو پکاتا ہے۔ تخم حلبہ، تخم کتان، تخم خطمی، بنفشہ، آرد گندم ہر ایک ایک تولہ، انجیر زرد تین عدد سب کو شیر گاؤ میں پکا کر پیڑو پر نیم گرم ضماد کریں۔ اگر انفجار یعنی پھوٹنے میں دیر لگے تو تخم کنوچہ، بیخ خطمی ہر ایک ایک تولہ، اور سرگین کبوتر ۳ ماشہ اضافہ کریں۔ یا اگر دبیلہ فم رحم میں ہو تو شگاف دیکر پیپ خارج کریں۔ یا یہ ضماد جو جلد نضج دیکر ورم کو منفجر کرتا ہے کام میں لائیں۔

نسخہ ضماد:۔ انجیر زرد دس عدد، مغز تخم بیدانجیر ڈیڑھ تولہ کوٹ کر ایک پیالہ بھر پانی میں اس قدر جوش دیں کہ نصف رہ جائے، پھر خوب ملیں اور خردل ڈیڑھ تولہ کوٹ کر روغن گل، روغن بابونہ ہر ایک ایک تولہ سب کو باہم ملا کر اور ایک کپڑے پر لگائیں۔ اور پیڑو پر دن میں تین مرتبہ چپکائیں۔ ایک دن میں ورم کو منفجر کرتا ہے۔ جب ورم پھوٹ جائے تو ماء العسل (آب شہد) سے پچکاری کریں۔ تاکہ پیپ جلد خارج ہو جائے۔ لیکن اگر دبیلۂ رحم امعاء مستقیم کی طرف پھوٹے اور پیپ امعاء کی طرف متوجہ ہو تو پہلے تنقیہ کے لئے کوئی خفیف مسہل دیں، تاکہ آنتوں میں سحج و خراش پیدا نہ ہو جائے پھر قابض چیزوں مثلاً مدس، گل سرخ، گل نار، وغیرہ کے جوشاندہ سے باضافہ روغن گل و زردی بیضہ حقنہ کریں۔ اور اگر فرج کی طرف پھوٹے تو مرہم باسلیقون اور روغن گل کا فرزجہ کریں۔ اور اگر مثانہ کی راہ پیپ خارج ہو تو خفیف مدرات لعابات کے ہمراہ پلائیں جب پیپ بخوبی نکل جائے تو اندمال کیلئے جو تدابیر کہ قروح رحم میں آئندہ کام میں لائیں۔

علاج داخلی:۔ نسخہ جو دبیلۂ رحم میں دیا جاتا ہے۔ تخم خربزہ، تخم خیارین، تخم کاسنی، خار خسک ہر ایک ایک تولہ کا جوشاندہ چند روز پلائیں اور جب ورم رحم پھوٹ جائے تو یہ نسخہ استعمال کرائیں

نسخہ:۔ شیرہ تخم خیارین ۹ ماشہ، عرق کاسنی، عرق مکوہ، عرق گاؤزبان ہر ایک چار تولہ میں نکال کر شربت انار شیریں۔ دو تولہ ملا کر پلائیں، اور گائے کا دودھ معری ملا کر پلائیں۔ اور بطور غذا خیارین و تخم خربزہ، صمغ عربی و نشاستہ، کتیرا اور دودھ و شکر کا حریرہ بنا کر دیتے رہیں۔ اور تیز گرم اشیاء نمک اور مرچ سے پرہیز رکھیں۔

سرطان رحم

ماہیت:۔ یہ بھی ایک قسم کا خبیث اور سخت ورم ہے۔ جو کبھی ورم حار یا ورم صلب کے تحلیل نہ ہونے اور نہ پھوٹنے سے سرطانی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور بالعموم رحم میں مادہ سوداوی کے پیدا ہونے سے لاحق ہوتا ہے۔ پھر کبھی تو یہ متقرح یعنی زخم بن جاتا ہے اور گاہے

بغیر تقرح ورم ہی کی صورت میں عرصہ تک قائم رہا کرتا ہے۔ اور بالعموم لا علاج ہوتا ہو۔

علامات۔ اس قسم کا ورم اگر ہاتھ و نظر وغیرہ کے ذریعہ سے معلوم ہو سکے تو سخت و نا ہموار اور سرخ یا سبزی و سیاہی مائل ہوا کرتا ہے اور اگر اس پر رگیں اُبھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ ورنہ رحم میں گرمی، سختی، اور ٹیس کا ہونا۔ اور سینہ کے پردہ تک درد کا محسوس ہونا کبھی کبھی ورم چشم درد شقیقہ، پنڈلیوں میں کمزوری۔ اور پیروں پر ورم کا عارض ہونا اس مرض کی تشخیصی علامت ہوتا ہے۔ اور جب سرطان میں زخم ہو جاتا ہو تو پیڑو، پیٹھ اور کنجران میں سخت درد ہوتا ہے۔ اور زخم سے سرخی و سیاہی مائل رطوبت خارج ہوتی ہے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس مرض کے نتیجہ میں مریضہ کو استسقاء پیدا ہو جاتا ہو۔ اور کبھی اسکے ساتھ نرم بخار اور گاہے اختلال عقل بھی لاحق ہوتا ہو۔

علاج۔ اگرچہ یہ مرض لا علاج ہی ہوتا ہے لیکن اس خیال سے کہ مرض کے درد و تکلیف اور شدت سے دوسرے آفات و عوارض نہ پیدا ہو جائیں۔ اسکی اصلاح اور تسکین درد میں کوشش کریں۔ مثلاً جسوقت درد و حرارت اور ٹیس میں شدت ہو تو سرد دواؤں کے لعابات مثلاً لعاب اسپغول وغیرہ اور مسکن درد مرہم استعمال کرائیں۔ اور جب درد و حرارت میں تسکین و تخفیف ہو۔ تو محلل و ملین (ورم نرم و تحلیل کرنیوالی) دوائیں مثلاً مرہم داخلیون وغیرہ بطور فرزجہ استعمال کرائیں یا بطور نطول کام میں لائیں۔

نسخہ نطول۔ تخم حلبہ، بابونہ، سبز کتاں۔ برگ کرنب مساوی لیکر اور پانی میں جوش دیکر پیڑو پر نطول کریں۔ مریضہ اگر قوی ہو۔ اور اُسکے بدن میں سوداوی مواد کا غلبہ ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ یا مسہل سودا سے تنقیہ کریں۔ اور ماء الجبن پلائیں۔ اور ہمیشہ عام بدن کی ترطیب میں کوشش کرتے رہیں۔

اور جب سرطان پھوٹکر قرحہ پیدا ہو جائے تو یہ آبزن استعمال کرائیں۔

نسخہ آبزن۔ گل بنفشہ، برگ خطمی، برگ کرنب، تخم کتاں مساوی الوزن لیکر پانی میں جوش دیں اگر مریضہ کو اسمیں کر تک بٹھائیں اور تسکین درد کیلئے شیاف ابیض افیونی کو عورت کے دودھ میں گھسکر اور قدرے زعفران ملا کر بطور فرزجہ کام میں لائیں۔ یا سفیدہ کاشغری تین ماشہ توتیائے مغسول ایک ماشہ پیس کر اور روغن گل ۲ تولہ میں ملا کر معمول کریں۔ اور مرہم رسل بدستور کام میں لائیں۔

ضماد۔ جو سرطان رحم میں مفید ہے۔ اور درد و حرارت اور ٹیس کو رفع کرتا ہے۔ تخم خشخاش سفید دو تولہ کو آب کشنیز سبز آب مکوہ سبز میں پیس کر روغن گل دو تولہ، سفیدی بیضۂ مرغ ایکعدد اضافہ کرکے پیڑو پر ضماد کریں۔

فرزجہ۔ جو بہی فائدہ رکھتا ہو۔ اسرب دھسے، کو آب کاسنی سبز یا آب کشنیز سبز میں خوب گھسکر بقدر ۳ ماشہ حل کریں۔ اور روغن گل ۲ تولہ اضافہ کرکے بطور فرزجہ استعمال کریں۔ یا بطور حقنہ و پچکاری کام میں لائیں۔ اسکے علاوہ مرہم سفیدہ سے حقنہ یا فرزجہ کرنا اور جریان خون کی صورت میں مرہم جدوار کا بدستور کام میں لانا اور عام بدن کے لئے سرطان کی تدابیر پر عمل درآمد کرنا مفید ہوتا ہے۔

فائدہ۔ بقراط کا مقولہ ہے کہ ایسے مخفی سرطان کا علاج دستکاری یا اپریشن کے ذریعہ کرنا عموماً مہلک ہی ہوتا ہے۔ اور اس سے جلد رشتۂ حیات کے منقطع ہونیکی نوبت آپہنچتی ہے، ورنہ ترک علاج دستکاری سے مریضہ کچھ عرصہ تک زندہ رہ سکتی ہے۔

جروح و قروح رحم (رحم کے زخم)

نوٹ۔ یہ زخم کبھی تو سادہ اور معمولی ہوتے ہیں اور گاہے اکال (کھانے اور گلانے والے) ہوا کرتے ہیں۔ ہمایوں

اسباب خارجی۔ رحم کے مقام پر چوٹ و صدمہ کا پہنچنا اور کسی عروق (رگوں) اور غشاء (جھلی) کا پھٹ جانا کسی تیز دوا کا معمول کرنا۔

اسباب داخلی۔ بچہ کی پیدائش میں دشواری کا ہونا، رحم کے اورام و بثور (پھنسیوں) کا پھوٹنا، خلط حاد صفراوی کا رحم کیطرف انصباب

علامات۔ پیڑو اور رحم میں ہمیشہ درد رہتا ہے اور اس سے خالص خون یا پیپ یا دونوں مخلوط ہو کر نکلتے رہتے ہیں۔ رنگ کی زردی پیاس کی زیادتی، اور بخار وغیرہ علامتیں موجود ہوتی ہیں

امتیاز۔ سرطان رحم اور آکلہ رحم میں امتیاز ضروری ہے۔ پس یاد رہے کہ آکلہ میں صلابت، رگوں کا اُبھار وغیرہ نہیں ہوتا اور نہیں درد بعض اوقات خصوصاً پیپ و رطوبت خارج ہونیکے بعد بہت ہی خفیف رہا کرتا ہے۔ اور بعض اوقات بالکل نہیں رہتا۔ لیکن سرطان میں

یہ تمام علامات یعنی درد ٹیس اور صلابت وغیرہ ہمیشہ قائم رہا کرتی ہے۔ آکلہ رحم جلد پھیلتا اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور جلد ہی مہلک ثابت ہوتا ہے
لیکن سرطان رحم موافق و مناسب علاج سے عرصہ تک زندگی کی مہلت دیتا ہے۔

علاج۔ اگر زخم میں پیپ نہ پڑی ہو اور صرف خون خارج ہوتا ہو، اور بدن قوت اور خون کا غلبہ ہو تو باسلیق فصد کھولیں اور منضج
منفوا پلاکر مسہل منفوا سے تنقیہ کریں اور قابض ادویہ مثلاً کہربا ۴ ماشہ داخلی طور پر اور انزروت۔ دم الاخوین۔ جوز السرو، پوست انار، شب یمانی
گل سرخ ہموزن آب بارتنگ میں پیس کر بطور فرزجہ مقامی طور پر استعمال کریں لیکن اگر زخم میں پیپ پڑگئی ہو تو اسکے اخراج کیلئے پہلے روغن گل
روغن بنفشہ اور ماء العسل (آب شہد) باہم ملاکر حقنہ کریں۔ اسکے بعد مرہم باسلیقون ایک تولہ روغن گل دو تولہ ملاکر بطور فرزجہ استعمال کریں۔ اگر قرحہ کہنہ
رحم میں ہو تو مرہم سفیدہ کافوری بدستور استعمال کریں۔ اور شدت درد میں کوئی مخدر دوا مثلاً افیون وغیرہ تھوڑی سی مقدار میں اضافہ کردینی چاہئے
یا یہ دوا استعمال کریں۔

دوا:۔ جو تسکین درد میں مفید ہے۔ افیون زعفران ہر ایک دو ماشہ عورت کے دودھ میں گھسکر حمول کریں۔ یا نیم گرم پانی میں قدرے
روغن گل ملاکر فرج میں حقنہ کریں۔ اگر رحم میں آکلہ پیدا ہوگیا ہو تو مطلق آکلہ کا علاج و تدبیر اختیار کریں۔

حمول:۔ جو قرحہ رحم کو چرک اور پیپ سے پاک کرتا اور صلابت رحم اور حرارت مزاج کو دور کرتا ہے اور اندمال زخم میں مدد دیتا ہے۔ آرد جو۔
آرد باقلا، گل خطمی، تخم کتاں، تخم حلبہ، اکلیل الملک، خباری گل بنفشہ، مردار سنگ ہر ایک چار ماشہ، کافور ایک ماشہ، دم الاخوین۔ سفیدہ
کاشغری ہر ایک چار ماشہ، سفیدی و زردی بیضہ مرغ دو عدد، روغن گل ۲ تولہ۔ بدستور مرتب کرکے حمول کریں۔

شیاف:۔ جو قرحہ رحم سے چرک و پیپ کو صاف کرتا ہے۔ صبر زرد، جندبیدستر (؟) مغسول ۱ ماشہ، مردار سنگ۔ سنگ بصری، کندر، کندر۔ گلنار ہر ایک
دو ماشہ، پوست کدوئے تلخ سوختہ ایک ماشہ، سب کو سرکہ کیطرح باریک کرکے اور آب کشنیز سبز میں گوندھکر چھوٹی ہڑ کے برابر فتیلے (بتیاں) بنائیں
اور روزانہ دو فتیلہ رحم میں رکھیں۔

فرزجہ:۔ جو زخم کو مندمل کرتا اور خون و پیپ کو بند کرتا ہے۔ گل سرخ کندر انزروت۔ دم الاخوین۔ شب یمانی پوست انار، جوز السرو
ہر ایک تین ماشہ آب بارتنگ میں پیس کر بدستور فرزجہ کریں۔ اور مرہم سفیدہ بدستور کام میں لائیں

دیگر: جو تسکین درد کیلئے معمول ہے۔ مردار سنگ ۳ ماشہ، آب کاسنی سبز ۲ تولہ میں پیس کر، چربی مرغ، موم سفید ہر ایک ۲ تولہ کو
روغن گل پانچ تولہ میں پگھلاکر اور سب کو باہم مخلوط کرکے فرزجہ کریں اور مندرجہ ذیل نسخے داخلی طور پر استعمال کرائیں۔

نسخہ:۔ جو درد اور قرحہ رحم میں مفید ہے گل خطمی تین ماشہ مویز منقی دس دانہ۔ دونوں کو عرق مکوہ ۱۰ تولہ میں جوش دیکر صاف کریں
اور شیرہ تخم کاکنج چار ماشہ، شربت خشخاش دو تولہ، بارتنگ تخم ریحاں ہر ایک تین ماشہ اضافہ کرکے منضج و مسہل تنقیہ کے بعد پلائیں۔

دیگر:۔ جو قرحہ سے ریم و پیپ بہنے کی حالت میں مفید ہے خمیرہ صندل ایک تولہ پہلے کھائیں۔ اوپر سے شیرہ سروالی، شیرہ بیج بند۔ شیرہ تخم خشخاش
سفید، شیرہ تخم کاہو، تالمکھانہ ہر ایک چار ماشہ، عرق مکوہ ۱۲ تولہ میں نکال کر اوپر سے دو تولہ ملاکر پلائیں چند روز کے بعد یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ:۔ خمیرہ صندل بدستور کھلاکر اوپر سے شیرہ خارخسک، شیرہ تخم خیارین۔ شیرہ تخم خربزہ، شیرہ کاکنج، شیرہ تخم خشخاش ہر ایک چار ماشہ
گل شاہترہ۔ عرق گلاب ہر ایک چھ تولہ میں نکال کر بدستور پلائیں۔ اور تنقیہ کے بعد یہ دوا استعمال کرائیں۔

دوا:۔ جو رحم کو مندمل اور صاف کرتی ہے سروالی، بیج بند، طباشیر، دم الاخوین بیخ انجبار، زہر مہرہ ہموزن سفوف بناکر ۲ ماشہ پہلے
کھلائیں۔ اوپر سے تخم خربزہ، خارخسک، بیخ انجبار ہر ایک ۶ ماشہ کا شیرہ نکال کر اور شربت انجبار دو تولہ ملاکر پلائیں۔

اغذیہ:۔ آش جو، گیہوں کا دلیہ خشخاش و مغز بادام و نشاستہ کے حریرے شیر گاؤ۔ آب مونگ وغیرہ دیں۔

پرہیز:۔ تیز گرم اشیاء، مرچ، نمک، ترشی، زیادہ شیرینی اور گوشت وغیرہ سے پرہیز کریں۔

فائدہ: **علامہ سویدی** کا مقولہ ہے کہ مسکہ کا حمول کرنا قروح رحم میں میرا مجرب ہے۔ علاوہ ہذا تازہ دودھ خصوصاً گدھی کے
دودھ سے فرج میں حقنہ کرنا اور روغن حنا و سوت سے فرزجہ کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

ہمایوں

بثور رحم (رحم کی پھنسیاں)

یہ بالعموم خون حیض کی ردأت اور اسمیں صفراء حاد کی آمیزش کے سبب عموماً خصوصاً فم رحم میں بالعموم عارض ہوا کرتی ہیں. جو لب آگے اندام نہانی کو کھول کر دیکھنے یا اس کے سامنے آئینہ رکھنے سے بالعموم نظر آجایا کرتی ہیں۔ اور انگلی کے ذریعہ چھونے سے اسمیں درد و سوزش ہوا کرتی ہے. بعض اوقات ان کے ساتھ خارش بھی ہوتی ہے

علاج:۔ بشرط غلبہ خون باسلیق یا صافن کی فصد کھولیں. یا مسہل صفرا سے تنقیہ کریں۔ اسکے بعد تسکین حرارت کے لئے معمولی ٹھنڈائیاں مثلاً شیرہ تخم خرفہ ہمراہ شربت نارنج یا شربت نیلوفر دو تولہ پلائیں۔ اور آش جو میں شربت عناب شربت نیلوفر ملا کر دیں۔ اور ٹھنڈی خرفہ، پالک، کدو، وغیرہ کھلائیں۔ اور گوشت وغیرہ گرم غذاؤں اور شیرینی اور تمام چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ اور مقامی طور پر مرہم سفیدہ کافوری مفید ہوتا ہے. یا یہ مرہم جو تسکین سوزش میں نہایت مفید ہے. کام میں لائیں۔

نسخہ مرہم:۔ جو بثور رحم میں مفید ہے. گل سرخ. گل قیمولیا ہر ایک آٹھ ماشہ اقلیمیائے نقرہ (چاندی کا میل) مردار سنگ شادنج مغسول، سفیدہ ارزیز ہر ایک چار ماشہ باریک پیس کر موم ۱۴ ماشہ، روغن گل ۲. تولہ باہم پگھلا کر بدستور مرہم تیار کرکے کام میں لائیں اگر بثور قعر رحم میں ہوں تو پھر مذکورہ بالا ادویہ آب بارتنگ میں پیس کر روغن گل اور عورتوں کا دودھ اضافہ کرکے بذریعہ پچکاری رحم میں پہنچائیں

دیگر۔ رسوت، مردار سنگ، سفیدہ کاشغری، گل ارمنی ہر ایک تین ماشہ گلاب میں پیس کر سفیدی بیضۂ مرغ ایک عدد روغن گل ۶ ماشہ اضافہ کرکے حمول یا پچکاری کریں۔

ناصور رحم

ماہیت:۔ یہ رحم کا مزمن (پرانا) اور خبیث قرحہ ہے جو مندمل نہیں ہوتا اور ہمیشہ اس سے پیپ اور زرد آب جاری رہا کرتا ہے۔ اور کبھی اعضاء مجاورہ مثلاً پیڑو، مقعد، مثانہ کی طرف بڑھ کر ان کو بھی مبتلا کر دیتا ہے. یہاں تک کہ کبھی اس مقام کی ہڈیوں کو بوسیدہ کرتا اور گلا دیتا ہے۔ اور جب گردن رحم میں عارض ہوتا ہے. تو وہ بالعموم لا علاج ہی ہوتا ہے۔ اور مزمن قروح کا پہلے سے پایا جانا، اور ہر وقت کم و بیش درد کا رہنا اور پیپ و زرد آب کا بہتے رہنا اسکی علامت ہے۔

علاج:۔ جو منقی و مجفف (قرحہ کو صاف و خشک کرنے والی) دوائیں کہ قروح رحم میں مذکور ہوئیں. مقامی طور پر یہاں بھی استعمال کرائیں. ضرورت ہو تو فصد اور مسہل سودا سے تنقیہ کریں۔

شیخ نے لکھا ہے کہ اگرچہ عام نواصیر میں بعض وقت عمل بالید یعنی شگاف وغیرہ سے فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن رحم چونکہ عضو عصبی ہے اور نظر سے بھی پوشیدہ ہے. اس لئے اس قسم کا علاج اسمیں دشوار و مضر اور بعض اوقات. کزاز اختلال عقل اور غشی وغیرہ عوارض کا موجب ہوتا ہے۔ پس مناسب ہے کہ پہلے کوئی اکال مرہم جو مردہ ساخت کو کھا جائے مثلاً مرہم زنگار بعدہٗ مرہم مدمل (بھرنے والا) مثلاً مرہم جدوار اور مرہم رسل وغیرہ استعمال کرائیں۔ اور قروح رحم اور عام نواصیر کی تدابیر و علاج سامنے رکھیں

شقاق الرحم و فرج (یعنی رحم اور فرج کا پھٹنا)

اسباب:۔ کثرت جماع۔ ازالۂ بکارت (پردۂ بکارت کا پھٹنا) عسر ولادت اور دردزہ کی شدت باعث مرض ہوتی ہے لیکن بالعموم یبوست رحم کے سبب یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے. اسکی تشخیص بھی بثور رحم کی طرح ہو جاتی ہے اور جماع کے وقت درد و تکلیف کا ہونا۔ اور ذکر کا خون آلود نکلنا بھی اسکی علامت ہوتا ہے۔

علاج:۔ مقامی طور پر جو علاج کہ شقاق مقعد میں لازم ہے کام میں لائیں، اور مرہم سفیدہ کافوری یا مرہم باسلیقون قدسے چربی بیضۂ مرغ اور روغن گل اضافہ کرکے بطور حمول و طلاء استعمال کریں یا یہ مرہم تیار کرکے کام میں لائیں۔

نسخہ مرہم: چربی مرغ، چربی بط، مغز ساق گاؤ، روغن بنفشہ، موم ہر ایک چھ ماشہ بدستور مرہم بنا کر استعمال کریں۔

اگر ازالۂ بکارت کے سبب فرج میں شقاق پیدا ہو جائے اور خون جاری ہو تو فوراً قابض ادویہ مثلاً مازو، شاہ بلوط، گلنار، گل سرخ مساوی پانی میں جوش دیکر اس پانی سے استنجا کرائیں۔ اور مقام شقاق کو ہر وقت روغن گل سے چرب رکھیں۔ اور خاکستر چوب انگور کو چھڑک کر اوپر سے گدی باندھ دیں۔ اور جب پیپ پڑ جائے، تو قروح رحم کیطرح علاج کریں۔

اگر عسر ولادت یا ازالۂ بکارت کے سبب وہ پردہ جو قبل و دُبر کے درمیان حائل ہے پھٹ جائے اور آگا پیچھا ایک ہو جائے تو ایسی حالت میں مغز ساق گاؤ، پیہ گردۂ بز، موم سفید ہر ایک ایکتولہ باہم پگھلائیں۔ اور سنگ جراحت، مردار سنگ ہر ایک چھ ماشہ پیس کر مخلوط کریں اور کپڑے پر لگا کر چپکائیں۔ یا یہ مرہم جو مجرب ہے، استعمال کریں۔

نسخہ مرہم: موم زرد تین تولہ، پیہ گردہ بز دو تولہ، روغن گل نو تولہ باہم ملا کر پگھلائیں۔ بعدہٗ دم الاخوین، سفیدہ کاشغری ہر ایک ۱ ماشہ مردار سنگ، سبوس چتر سوختہ، ہر ایک نو ماشہ، سفیدی بیضۂ مرغ دو عدد بدستور اضافہ کر کے مرہم طیار کریں اور کام میں لائیں۔ اور داخلی طور پر تسکین کے لئے شربت بنفشہ یا شربت خشخاش تین تولہ کی مقدار میں دیتے رہیں۔ اور سوائے مونگ کی دال آش جو اور حریروں کے اور کوئی تیز و گرم چیز نہ کھلائیں۔

اجتماع آب در رحم (رحم میں پانی کا جمع ہو جانا)

اسباب: اس کے اسباب بھی استسقاء زقی کے اسباب کے مطابق ہیں۔

علامات: اس مرض کیساتھ حیض بند ہو جاتا ہے اور حرکت کرنے کے وقت شکم میں قراقر ہوتا ہے۔ اور استسقاء زقی کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور پیڑو اور شکم میں اُبھار معلوم ہوتا ہے جس سے بعض اوقات حمل کا شبہ ہوتا ہے۔

علاج: عام بدن خصوصاً رحم کا تنقیہ کریں۔ اور مدرات حیض (حیض جاری کرنے والی دوائیں) پلائیں۔ اور محلل و جاذب رطوبات ضماد جو استسقائے زقی میں مذکور ہوئے استعمال کرائیں۔ اور تنقیہ و تقلیل کیلئے قے و ریاضت سے کام لیں حقنہ کریں۔ اور ممکن ہو تو مریضہ کو بھوکا رکھیں اور پانی کم دیں۔ اور تنقیہ رحم کیلئے جاذب رطوبات فرزجے اور جھاڑ کے نسخے استعمال کرائیں۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے کشکی سفید کا حمول کرنا اور ترنفل کلاہدار ہموزن کوٹ چھان اور پوٹلی میں باندھ کر فم رحم کے قریب صبح و شام رکھنا نہایت مفید ہوتا ہے۔ اور مندرجہ ذیل نسخے بھی معمول و مفید ہیں۔

فرزجہ: جو رحم کا تنقیہ کرتا اور نافض رطوبات کو جذب کرتا ہے، نرکچور، بادکھنہ، بادیان۔ باؤبڑنگ، تخم شبت، نمک سنگ، نمک طعام سہاگہ ہموزن کوٹ چھان کر محفوظ رکھیں، اور بوقت ضرورت پوٹلی باندھ کر فرج میں رکھیں۔

نسخہ جھاڑ: جو رحم سے گندہ رطوبت کو جذب کرتا اور درد رحم کو دور کرتا ہے۔ باؤبڑنگ، کف دریا ہر ایک چھ ماشہ، بہروزہ خشک، نمک لاہوری ہر ایک ایک تولہ۔ کوٹ چھان کر تین حصے کر کے تین پوٹلیاں باندھیں، اور ایک پوٹلی فم رحم کے نیچے اور دو اسکے بائیں دائیں کروٹ میں رکھیں۔

دیگر: جو رحم کا تنقیہ کرتا ہے۔ نمک لاہوری، سہاگہ، نبات سفید ہر ایک چھ ماشہ باریک پیس کر اور پوٹلی باندھ کر فم رحم میں رکھیں۔

دیگر: جو رحم کا تنقیہ کرتا اور صلابت رحم کو دور کرتا ہے۔ باؤبڑنگ، بہروزہ خشک، اجمود ہر ایک ۳ ماشہ، تخم شبت، نمک لاہوری ۱ ماشہ کوٹ چھان کر اور نیم گرم شہد میں ملا کر کپڑا آلودہ کر کے فرزجہ کریں۔ اور داخلی طور پر مدر حیض گرم نسخے جو آئندہ احتباس طمث میں مذکور ہیں پلائیں۔

اغذیہ و پرہیز: گرم و خشک اور مجفف رطوبات غذائیں جو استسقاء میں مذکور ہوئیں۔ مثلاً بھنے ہوئے گوشت۔ نخود آب کھلائیں۔ اور مرطوب اشیاء سبزی، ترکاری، میووں اور دودھ دہی سے پرہیز رکھیں۔

نفخہ رحم

ماہیت: اس مرض میں رحم کے اندر غلیظ ریاح کے جمع ہو جانے سے پیڑو میں نفخ شکم کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ ریاح کبھی

تو نضا رحم میں اور گاہے جرم رحم میں ہوتے ہیں

اسباب :- رحم پر ضربہ و سقطہ یعنی چوٹ و صدمہ کا پہنچنا۔ عسر ولادت دیعنی بچہ کی پیدائش میں دشواری کا ہونا، انقلاب رحم استقاط و رحم میں سوء مزاج بارد کا پیدا ہونا اور ان وجوہ سے رحم اور اسکی حرارت کا ضعیف ہو جانا۔

علامات :- پیڑو میں درد و تمدد ہوتا ہے جو کبھی کبھی ان اور قم معدہ تک پہنچتا ہے شکم میں صلابت یعنی سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور استسقاء طبلی کی سی حالت نمایاں ہوتی ہے اور چونکہ درد ریاحی ہوتا ہے۔ لہذا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا ہے۔ پیڑو میں ابھار کیا تھ بہانے سے قراقر ہوا کرتا ہے

علاج :- پہلے منضج پلا کر مسہل بلغم او حب ایارج سے بدن کا تنقیہ کریں۔ بعدہٗ تحلیل ریاح اور اصلاح مزاج کے لئے محلل ریاح دوائیں مثلاً جوارش کمونی یا جوارش جالینوس وغیرہ نو ماشہ کی مقدار میں استعمال کرائیں۔ اور ماء الاصول پلائیں۔ اور مقامی طور پر تحلیل ریاح کیلئے باجرہ اور کلونجی کی پوٹلی سے تکمید دسینک کریں اور جو ضمادات و کمادات کہ استسقاء طبلی اور ریح الکلیہ میں کار آمد ہیں۔ یہاں بھی کام میں لائیں۔ اور روغن بابونہ، روغن ناردین۔ روغن شبت نیمگرم پیڑو پر مالش کریں اور یہ ضماد بھی مفید ہے

نسخہ ضماد :- بابونہ، اکلیل الملک، مرزنجوش، تخم شبت، مصطگی رومی، پودینہ، سداب، تخم کرفس، بادیان، برنجاسف، زیرہ سفید، نانخواہ، مساوی پانی میں پیس کر ضماد کریں۔ اور اسی میں کپڑا آلودہ کر کے فرزجہ کریں۔

نسخہ شیاف :- جو ریاح اور نفخہ کو زائل کرتا ہے اور نہایت مفید ہے۔ بادیان، انیسون، تخم کرفس، سداب، صعتر ہموزن کوٹ چھان کر اور پانی سے چھوٹی ہڑ کے برابر شیاف بنائیں اور رحم میں رکھیں اور داخلی طور پر تنقیہ کے بعد مندرجہ ذیل نسخے پلائیں۔

نسخہ :- جو نفخہ رحم اور کلانی شکم میں نہایت مفید ہے۔ جوارش کمونی ۷ ماشہ پہلے کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان ۶ ماشہ، عرق مکوہ ۱۰ تولہ میں نکال کر گلقند ۲ تولہ داخل کر کے پلائیں

دیگر :- تخم کرفس، بادیان، انیسون ہر ایک ۳ ماشہ، عرق مکوہ عرق بادیان ہر ایک چھ تولہ میں جوشدیکر گلقند دو تولہ ملا کر پلائیں، اور ماء الاصول ۸ تولہ، شکر سفید دو تولہ ملا کر پلانا بھی مفید ہے۔

سفوف :- جو نفخہ رحم میں نہایت مفید ہے، معدہ و جگر کو قوت دیتا اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ پودینہ، بادیان ہر ایک ۵ ماشہ۔ عقرقرحا۔ صدف صادق ہر ایک، ماشہ۔ زرنباد، درونج عقربی، تخم کرفس، وج ترکی۔ جوزبوا، دارفلفل، دارچینی، دانہ ہیل ہر ایک نو ماشہ، زنجبیل، مصطگی رومی ہر ایک ڈیڑھ تولہ، شکر سفید، سب کے برابر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور سات ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق بادیان ۶ تولہ کھایا کریں۔

اغذیہ :- مرغ۔ تیتر، بٹیر و بکری کے شوربے گرم مصالحوں کے ساتھ پکا کر کھلائیں۔ یا نخود آب وغیرہ گرم اور محلل ریاح غذائیں دیں۔

پرہیز:- تمام مرطوب اور بادی اشیا مثلاً سبز ترکاری، تر میوے، اُرد کی دال، گوبھی، مسور اور دودھ دہی وغیرہ سے اجتناب کریں۔

میلانِ رحم (رحم کا کسی ایک طرف مائل ہو جانا)

اسمیں رحم دائیں یا بائیں جانب مائل ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے فم رحم بھی فرج کے مقابل نہیں رہتا۔

اسباب :- رحم کی کسی ایک جانب میں ورم صلب کا عارض ہونا یا کسی جانب میں سردی یا خشکی سے قبض و تکاثف کا لاحق ہونا۔ یا اسکی عروق درگوں میں احتباس حیض وغیرہ سے امتلا کا پیدا ہونا۔ اخلاط غلیظہ کا جانب رحم جمع ہو کر اپنے ثقل و گرانی سے اسکو ایک جانب مائل کر دینا۔ لیکن کبھی یہ مرض زیادہ بوجھ کھینچنے یا اٹھانے اور کودنے پھاندنے اور دوڑنے سے بھی لاحق ہو جاتا ہے۔

علامات :- دایہ کو انگلی ڈال کر دیکھنے سے رحم کا میلان ہونا اور جماع کے وقت درد کا ہونا اور بعض وقت بول و براز کا بند ہو جانا اور کبھی ہسٹیریا کا لاحق ہو جانا اس مرض کی علامتیں ہیں۔

علاج :- پہل سبب کو رفع کریں۔ چنانچہ اگر امتلا اور زیادتی خون کی وجہ سے رگوں میں کشیدگی پیدا ہو کر میلان رحم پیدا ہوا ہو تو مقابل جانب کی فصد صافن کھلوائیں۔ اور اگر ورم صلب باعث مرض ہو تو اس کا علاج کریں اور اگر سردی و خشکی کے سبب تکاثف پیدا ہو کر میلان رحم ہوا ہو تو مرطب آبزن کرائیں۔ اور ملین فرزجے استعمال کرائیں۔ چنانچہ انجیر، ملیٹھی، مغز قرطم، تخم کتاں ہموزن کے جوشاندہ میں روغن کنجد ملا کر فرزجہ بھی

بطور حقنہ و فرزجہ استعمال کرنا اور روغن بابونہ، مرغ و بطک کی چربی باہم پگھلا کر فم رحم پر لگانا مفید ہوتا ہے۔

اور اگر سیلان رحم رطوبات غلیظہ کے سبب ہو تو مسہل بلغم اور حب ایارج سے تنقیہ کریں۔ یا روغن بید انجیر ہمتور سے مسہل دیں اور مقامی طور پر جذب رطوبت کیلئے منقی رحم فرزجے جو (اجتماع آب در رحم کے ذیل میں لکھے گئے ہیں کام میں لائیں۔ اگر زوال سبب کے بعد بھی میلان باقی ہے۔ مثلاً بوجہ اُٹھانے اور کودنے پھاندنے کا نتیجہ ہو تو مریضہ کو آرام لٹائے رکھیں۔ اور دایہ کو ہدایت کردیں کہ وہ انگلی کو کسی قیروطی یا چربی میں آلودہ کر کے رحم کو اپنی جگہ قائم اور سیدھا کرے۔

فائدہ:- بعض اطبا کا قول ہے کہ زوال سبب کے بعد اگر رحم سیدھا نہ ہو تو خوشبودار اشیا مثلاً روغن چنبیلی روغن خلوق تنہا یا اسمیں قدرے مشک وغیرہ حل کر کے اور اسمیں کپڑا آلودہ کر کے جس طرف سے رحم ہٹ گیا ہو، اس جانب رکھیں۔ تاکہ اسکی خوشبو سے رحم بالطبع اس جانب مائل ہو کر سیدھا ہو جائے۔

انقلاب رحم (رحم کا لوٹ جانا)

مترادفات:- اس کو نتوالرحم، خروج الرحم، برز رحم، زلق رحم۔ اور عقل سے بھی موسوم کرتے ہیں۔

ماہیت:- اس مرض میں کبھی تو رحم تھیلی کی طرح بالکل لوٹ کر نیچے اُتر آتا ہے اور اسکی اندرونی سطح باہر اور بیرونی اندر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ انقلاب رحم اپنے حقیقی معنیٰ میں اسی حالت میں بولا جاتا ہے۔ لیکن گاہے رحم کا اپنی اصلی ہیئت و شکل پر بالکل باہر نکل آنا، یا صرف گردن رحم کا فرج سے باہر آنا بھی مجازاً انقلاب رحم سے موسوم کیا جاتا ہے لیکن خروج رحم و نتوالرحم کا اطلاق ان آخرالذکر حالات پر حقیقی ہوتا ہے۔

اسباب:- اس مرض کے اسباب کبھی تو خارجی اور گاہے ولادتی (جو جننے سے متعلق ہیں) اور بعض وقت داخلی ہوا کرتے ہیں

اسباب خارجی:- عورت کا بلند مقام سے سرین کے بل گرنا، بھاری بوجھ کھینچنا یا اٹھانا یا کودنا پھاندنا۔ رحم پر چوٹ و صدمہ کا پہنچنا دفعتاً خوف زدہ ہو جانا۔ سخت آواز کرنا یا زور سے چھینک لینا۔ اور ان وجوہ سے رحم کے رباطات (بندھنوں) کا ڈھیلا یا منقطع ہو جانا۔

اسباب ولادتی:- بچہ کا گران اور بڑا ہونا۔ اسکی پیدائش میں دشواری اور تکلیف کا لاحق ہونا۔ دایہ کا مردہ بچے یا مشیمہ کو زور اور سختی کے ساتھ کھینچنا۔ بچہ کا دفعتاً پیدا ہونا اور ان وجوہ سے بچے اور مشیمہ کیساتھ رحم کا ہیئت اصلی پر یا منقلب ہو کر نکل آنا۔

نوٹ:- چونکہ مشیمہ کا رحم سے بذریعہ عروق تعلق ہوتا ہے۔ اسلئے بیقاعدہ یا قبل از وقت بچہ اور مشیمہ کے اخراج و پیدائش سے رحم بھی کھنچ آیا کرتا ہے۔ ہمادہ

اسباب داخلی:- رباطات رحم میں بلغمی رطوبات کے آجانے استرخا (ڈھیلا پن) کا پیدا ہو جانا جیسا کہ بالعموم بوڑھی اور مرطوب مزاج عورتوں میں ہوتا ہو قروح رحم کے باعث رباطات رحم کا بوسیدہ ہو جانا اور ان وجوہ سے رحم کا مطلق العنان ہو کر نیچے اُتر آنا۔ **علامات:-** جب اسباب مذکورہ یہ مرض عارض ہوتا ہو اور رحم اپنی جگہ سے نیچے اُتر آتا ہو تو پیڑو۔ مقعد، تہیگاہ اور پشت میں سخت درد لاحق ہوتا ہے اور کبھی بخار رعشہ، کزاز اور گاہے بلا سبب خوف عارض ہوتا ہو اور عموماً اسمیں پیشاب و پاخانہ بند ہو جایا کرتا ہے اور پیڑو اور فرج میں کوئی چیز اُتری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ پس اگر منقلب ہو کر اُترے، تو رحم کا منہ اور سوراخ غائب ہوا کرتا ہے، ورنہ دکھلائی دیتا ہے۔ پس اگر اسباب خارجی و ولادتی سے ہو تو وہ مقدم ہوتے ہیں۔ اور اگر کثرت رطوبت سے واقع ہو تو پہلے سے رطوبت کی کثرت اور سیلان کا ہونا اس پر گواہی دیتا ہے **علاج:-** اصل سبب کو رفع کریں۔ اگر رحم بغیر انقلاب نیچے اُتر آتا ہو اور اسکی گردن فرج سے نمایاں ہو تو روغن چنبیلی میں قدرے روغن زعفران یا تھوڑی سی غالیہ (خوشبودار مرکب دوا) مخلوط کر کے فم رحم میں ٹپکائیں۔ اور اگر منقلب ہو گیا ہو، اور سوراخ رحم نمایاں نہ ہو۔ تو خاص رحم پر طلا کریں۔ اور پھر رحم کو اپنے مقام پر لیجانے کیلئے مندرجہ ذیل تدبیر کام میں لائیں

تدبیر:- دایہ کو ہدایت کریں کہ وہ نرم پشم سے چھوٹی گیند کی طرح گول ایک فرزجہ تیار کرے۔ بعدہٗ اقاقیا، مرکی، کندر، لادن، گلنار برگ آس، گل سرخ، مدس مقشر، مازو سبز ہموزن کوٹ چھان کر شراب تازہ یا جو شاندہ مازو میں ملا کر مذکورہ فرزجہ اسمیں آلودہ کرے بعدہٗ روغن گل یا روغن مورد میں تر کر کے اور مریضہ کو چت لٹا کر اس فرزجہ کے ذریعہ رفتہ رفتہ رحم کو دبا کر اپنی جگہ قائم کرلے۔ اس تدبیر سے جب رحم اپنی جگہ عود کر جائے تو مذکورہ بالا قابض دواؤں سے فرج پر ضماد کریں۔ اور ایک ململ کی چار تہ گدی فرج پر رکھکر پٹی اور لنگوٹ وغیرہ کے ذریعہ مضبوط باندھ دیں اور دو روز تک مریضہ کو مستو چت لٹائے رکھیں۔ اور حرکت سے منع کریں، تاکہ احشا پر گرانی اور دباؤ پیدا نہ ہو۔ غذا بھی نہ دیں۔ لیکن اگر صبر نہ ہو سکے تو کوئی ہلکی اور...

سلعۃ الرحم

ازجناب حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر صاحب آزاد چاندپوری

بعض اوقات رحم کی ساخت میں رسولی پیدا ہوجاتی ہے ۔اس مرض کو طبِّ جدید کی اصطلاح میں یوٹرائن ٹیومر۔ Uterinetumor کہتے ہیں۔ اولاد بہ کثرت پیدا ہونے یا کسی دوسری وجہ سے عورتوں کے رحم کی ساخت کمزور ہوجاتی ہے اور خون میں گاڑھی رطوبتیں زیادہ ہوجاتی ہیں یا سوداویت بڑھ جاتی ہے تو ایسی صورت میں بعض اوقات رحم میں رسولیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ ان کے پیدا ہونے کا زمانہ تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کا ہوتا ہے۔ یہ رسولیاں اکثر رحم کے عضلی طبقہ میں ہوتی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ بڑھتی رہتی ہیں۔ ان کی جسامت کبوتر کے انڈے سے لیکر چھوٹے تربوز تک ہوتی ہے بعض اوقات اس سے بھی بڑھ جاتی ہے اور وزن دس سیر اور کبھی تیس سیر تک ہوجاتا ہے۔ رسولی جس قدر بڑھتی جاتی ہے۔ مریضہ کے پیٹ میں سختی اور کلانی کا بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اور مرض استسقا کا گمان ہونے لگتا ہے۔ ابتداءً رسولیوں کی تشخیص دشوار ہوتی ہے کبھی رسولی کے بڑھنے سے پیٹ بڑھنے لگتا ہے اور حمل کا شبہ رہتا ہے۔ مگر یہ شبہات تھوڑے ہی دنوں میں رفع ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ مریضہ کو پیڑو میں گرمی درتناؤ کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اور درد بھی پیدا ہوجاتا ہے، پھر سخت درد کے ساتھ خون حیض جاری ہوجاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ سقاط ہوگیا! ایسی حالت میں خون حیض بند کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اگر خون بند ہوجاتا ہے تو مریضہ کا پیٹ زیادہ بڑا ہوجاتا ہے بار پانچ دن میں یہ خون خود بخود کم ہوکر رُک جاتا ہے۔ اس کے بعد پیڑو کا درد، گرمی اور تناؤ کم ہوجاتا ہے۔ مگر تھوڑے دنوں میں خلاف عادت پھر خون آنے لگتا ہے۔ خون آنے سے ہر مرتبہ پیٹ کی کلانی کم ہوجاتی ہے۔

رسولیوں کی ساخت ۔ یہ رسولی زیادہ تر ریشہ دار عضلی ساخت کی ہوتی ہے اسکو فائبرائڈ ٹیومر Fibroid tumor کہتے ہیں۔ کبھی رسولی میں ایک قسم کا دانہ دار چربیلا مادہ بھرا رہتا ہے۔ اور ریشہ دار ساخت بھی ہوتی ہے۔ اسے سلعہ لیفیہ مرکبہ (مائی اوسارکوما) Myosar coma کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے اقسام کی رسولیاں بھی ہوتی ہیں۔ بعض اوقات تو رسولی بہت جلد بڑھ جاتی ہے، اور اسکی جسامت سے مریضہ کو تکلیف ہونے لگتی ہے۔ کبھی بہت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور مدت تک ایک ہی حالت پر قائم رہتی ہے۔ ایسی صورت میں رسولی سے تکلیف نہیں ہوتی۔

مقامات ۔ کبھی یہ رسولیاں رحم کی گردن کے پاس کبھی اسکے جسم والے حصہ میں ہوتی ہیں، کبھی ایک رسولی ایک ہی طرف ہوتی ہے۔ اور کبھی متعدد رسولیاں رحم کے اگلے حصہ میں نیز پیچھے اور اوپر کی جانب ہوتی ہیں کبھی رسولی رحم کے عضلی طبقہ میں اندر کی طرف طبقہ مخاطیہ (میوکس کوٹ Mucus coat کے نیچے ہوتی ہے اس کو سلعۂ تحت الغشائیہ (سب میوکس ٹیومر Sub Muscus tumor کہتے ہیں۔ اسی نوع کی رسولی رحم کے جوف کی طرف بڑھکر اسے گھیر لیتی ہے، کبھی اسکے اندر لٹک جاتی ہے، اور اسکے وزن سے رحم کی ساخت اندر کو پلٹ کر انقلاب الرحم کا باعث ہوجاتی ہے کبھی رسولیاں رحم کے عضلی پرت میں باہر کی طرف طبقۂ مصلیہ (سیرس کوٹ serouscoat کے نیچے ہوتی ہیں اس قسم کی رسولیوں کو سلعۂ تحت الصفاقیہ (سب پے ری ٹونیل ٹیومر Subperitoneal tumour) کہتے ہیں۔ اسی قسم کی رسولی رحم کے باہر بڑھکر اسکی ساخت کو دباتی ہے۔ اس لئے اسکی تجویف تنگ یا بالکل بند ہوجاتی ہے۔ یہ رسولیاں کبھی تو رحم کو دھکیل کر دوسری جانب دھکا دیتی ہیں اور میلان الرحم کا سبب بن جاتی ہیں کبھی ان کے دباؤ سے رحم کی ساخت اندر کو لٹک کر اسکے جوف میں پلٹ آتی ہے اور انقلاب الرحم کا مرض ہوجاتا ہے۔

اسباب ۔ خون میں بلغم یا سودا کے غلبہ سے گاڑھا پن پیدا ہوجانا۔ یا خون میں کوئی دوسرا ایسا فساد عارض ہوجانا جس میں

رسولیوں کے پیدا کرنے کی استعداد موجود ہو، زیادہ اولاد ہونے کی وجہ سے رحم کی ساخت کا کمزور ہو جانا، اقتضائے سن یا کسی اور سبب سے رحم کی طرف دوران خون زیادہ ہونا، رحم کا کمزور ہو جانا، اور اس سبب سے فضلات کو دفع نہ کرنا۔ رحم کی ساخت پر دباؤ پڑنے سے وہاں اجتماع خون ہو جانا۔

علامات ۔مریضہ کا پیٹ آہستہ آہستہ حاملہ کے پیٹ کی طرح بڑھنے لگتا ہے اور رسولی کے دباؤ سے انقلاب الرحم یا میلان الرحم کا مرض ہو جاتا ہے۔ رحم کی ساخت میں اجتماع خون ہونے کی وجہ سے مریضہ کو اپنے پیڑو میں غیر معمولی گرمی اور تناؤ کا درد محسوس ہوتا ہے حیض زیادہ اور درد کے ساتھ آتا ہے اور مقررہ وقت پر نہیں ہوتا۔ حمل اگر ہو جائے تو ساقط ہو جاتا ہے۔ رسولی رحم کی ساخت کے پچھلے حصہ میں ہوتی ہے تو آخری آنت (معا مستقیم) پر اس کا دباؤ پڑنے سے قبض یا پیچش کی شکایت ہو جاتی ہے۔ رسولی اگر رحم کی ساخت کے اگلے حصہ میں ہوتی ہے تو مثانہ پر بوجھ پڑنے سے بار بار پیشاب کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ پیڑو میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اسلئے پیشاب سرخ اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔ بعض اوقات احتباس بول کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اندام نہانی یا رحم میں انگلی ڈال کر دیکھا جائے تو رحم کے ماؤف حصہ میں سختی معلوم ہوتی ہے اور فم رحم رسولی پر پھیلتا ہے۔ بخار نہیں ہوتا اور دفعتہً مریضہ لاغر بھی نہیں ہوتی۔

علاج چند روز تک منضج دیکر مسہل دیا جائے۔ تاکہ رسولیوں کا بڑھنا بند ہو جائے۔ اور مقامی ادویہ سے رسولیاں تحلیل ہونے لگیں مسہل کے بعد مریضہ کو روزانہ آبزن کرانا چاہیے۔ یا پیٹ پر نطول کرنا چاہیے۔ مادے کو تحلیل کرنے کی غرض سے محلل روغنیات کی مالش کرنی چاہیے اور محلل ضماد لگانے چاہئیں۔ حمولا بھی محلل مرہموں کا استعمال کرنا چاہیئے

منضج ۔گل بنفشہ، بادیان، شاہترہ، گل منڈی، گل سرخ، مکوہ خشک ہر ایک ۵ ماشہ تخم خربزہ، پرسیاؤشاں، گاؤزبان تخم کشوث بعشر بستہ پانی میں پکا کر گلقند تین تولہ ڈال کر پلائیں، پھر حب ایارج یا مطبوخ افتیمون سے حسب قاعدہ تنقیہ کریں، مریضہ کی قوت کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

نطول ۔گل بابونہ، ناخونہ، مرزنجوش، بیخ سوسن، زوفا خشک، تخم سویا، تخم قرطم، خطمی، تخم السی ہر ایک دو تولہ سب کو بیس سیر پانی میں پکا کر صاف کریں اور باریک ٹونٹی سے پیڑو پر دھاریں۔

آبزن اور نطول کے بعد پیڑو پر روغن بابونہ، روغن نرگس یا روغن شبت، روغن قسط وغیرہ کی مالش کریں۔ مرہم رسل مرہم باسلیقون، مرہم داخلیون بطور فرزجہ استعمال کریں۔

مریضہ کو آرام سے رکھیں، ہلکی زود ہضم غذا کھلائیں۔ بادی اور نفخ انگیز چیزوں سے پرہیز کرائیں

انجام کبھی یہ رسولیاں خود بخود یا علاج کرنے سے تحلیل ہو جاتی ہیں کبھی ان کا بڑھنا بند ہو جاتا ہے اور برسوں تک باقی رہتی ہیں۔ مریضہ کو ان سے تکلیف نہیں ہوتی کبھی ان میں خون کم ہو کر چربی سی بن جاتی ہے کبھی چونہ کا سا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اور رحم کی ساخت میں اس مقام پر سختی موجود رہتی ہے کبھی رسولی کی جڑ پتلی ہو جاتی ہے اور رسولی جوف رحم سے اندام نہانی تک لٹک آتی ہے کبھی جڑ ٹوٹ جاتی ہے۔ اور رسولی اندام نہانی سے خارج ہو جاتی ہے بعض اوقات ورم ہو جاتا ہے اور پک جاتا ہے جس سے رحم میں زخم ہو جاتا ہے کبھی زخم سے مواد اور چھیچڑے خارج ہو کر آرام ہو جاتا ہے کبھی سرطان ہو جاتا ہے۔ اور اس سے زرد رنگ کی سڑی ہوئی رطوبت بہتی رہتی ہے کبھی زخم کی وجہ سے رحم کی ساخت مردار ہو جاتی ہے اور اس میں سوراخ ہو جاتا ہے کبھی ورم الصفاق ہو جاتا ہے یا زخم اور پیپ کا زہر خون میں شامل ہو کر سپٹے سی می آ Septicæmia ہو جاتا ہے۔ اور مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔

رموز مطب

میں نے اسی سال سلعۃ الرحم کا ایک کامیاب علاج کیا ہے اور حقیقتاً یہی امر اس مضمون کے قلمبند کرنیکا محرک ہوا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ایک مرض کے تمام حالات معلوم ہو جائیں پھر اسکے علمی پہلو واضح ہو جائیں۔

جولائی ۱۹۳۵ء میں ایک مریضہ جو سلعتہ الرحم میں مبتلا تھی زیر علاج ہوئی۔ اسوقت مریضہ نہایت کمزور اور نشست و برخاست سے مجبور تھی، بخار بھی تھا، دن میں دو تین مرتبہ اختلاج کے سخت دورے پڑتے تھے، اور ہر مرتبہ دم نکلجانے کا شبہ ہوتا تھا، کمزوری اس لئے زیادہ ہوگئی تھی کہ مریضہ نے تین ماہ قبل بھوپال کے لیڈی لینسڈون ہاسپٹل میں پیٹر و پر آپریشن کرایا تھا۔ لیڈی ڈاکٹر نے ایک فٹ بلکہ اس سے کچھ بڑا استطیل شگاف دیا تھا، شگاف دینے پر معلوم ہوا کہ فائبرائڈ ٹیومر ہے جس کے نکالنے میں چند گھنٹے صرف ہونگے کیونکہ ٹیومر کو نکال کر اسکے ریشوں کو بجلی سے جلایا جائیگا۔ اور حال یہ تھا کہ اپریشن کے دوران ہی میں مریضہ کی نبض ساقط ہوگئی تھی اور میز پر مرجانے کا خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ چنانچہ فوراً انجکشن دیا گیا اور پیٹ کو یونہی بغیر رسولی نکالے ہوئے سی دیا گیا۔ کچھ دنوں میں اپریشن کا زخم اچھا ہوگیا۔ لیکن مریضہ کو یہ معلوم کر کے کہ اپریشن بھی ہوا، اور رسولی بھی نہ نکل سکی، سخت وحشت اور بیقراری ہوئی اسکے بعد ڈاکٹری علاج تین ماہ تک جاری رہا۔ پھر مریضہ کے شوہر کا تبادلہ...... ہوگیا۔ اور چونکہ ان کو مجھ سے حسن عقیدت تھی وہ مریضہ کو ایسی حالت میں میرے پاس لے آئے۔ اسوقت علاوہ عوارض مذکورۂ مریضہ کو زیادہ شکایت اس امر کی تھی کہ بار بار پیٹ میں درد اور مروڑ ہوتا تھا اور ذرا ذرا سی اجابت ہوتی تھی بعض اوقات اجابت کے دوران ہی میں سر چکرا کر غشی ہوجاتی تھی۔ پیٹ بہت زیادہ ابھرا ہوا تھا اور رسولی کی جسامت چھوٹے تربوز کی برابر تھی وزن غالباً دو سیر ہوگا چھونے سے اچھی طرح محسوس ہوتی تھی اور دونوں ہاتھوں سے اسکے اطراف کو دبانے سے اس کا دور اچھی طرح معلوم ہوتا تھا۔ غذا بالکل نہ ہوتی تھی۔

اس حالت میں مروڑ کی تکلیف کے خیال سے لعاب گاؤزبان ۵ ماشہ، نبات سفید دو تولہ، تخم کنوچہ چار ماشہ تجویز کیا گیا رات کو سوتے وقت چہار تخم دیے گئے۔ طاقت کے لیے خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا صبح کو اور شام کو دوالمسک معتدل جواہر والی دو ماشہ، مفرح شیخ الرئیس تین ماشہ کا استعمال کیا گیا۔ رسولی کا علاج ابھی بالکل نہیں کیا گیا، چونکہ غذا نہ ہونے سے بھی کمزوری بڑھ رہی تھی اس لئے آش جو چند بار پلانے کو کہا گیا، تقریباً ایک ہفتہ میں پیچش اور مروڑ کی تکلیف رفع ہوگئی۔ اختلاج کے دورے کم ہوگئے لیکن بخار رہا لعاب اور چہار تخم کو موقوف کر کے یہ نسخہ دیا گیا۔

نسخہ۔ خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا تین ماشہ، پہلے کہائیں۔ اوپر سے مویز منقےٰ، دانہ کدو خشک ۵ ماشہ۔ تخم خربزہ نیمکوفتہ ۵ تخم خیارین تین ماشہ گل بنفشہ ۵ ماشہ ہلکا سا جوشدیکر خمیرہ بنفشہ دو تولہ ڈال کر پلائیں۔

شام کو تین بجے دوالمسک معتدل جواہر والی تین ماشہ، مفرح شیخ الرئیس تین ماشہ، عرق گاؤزبان ۷ ماشہ کے ساتھ دیں، رات کو نسخہ کا ثفل جوشدیکر خاکسی پانچ ماشہ چھڑک پلائیں۔

معمولی تغیر و تبدل کے ساتھ یہ نسخہ عرصہ تک دیا جاتا رہا اور عوارض کا حسب ضرورت علاج ہوتا رہا، ایک مہینہ کے بعد بخار رفع ہوگیا اور قدرے طاقت بھی مریضہ کے جسم میں آگئی، چنانچہ اب اصل مرض کا علاج اس طرح شروع ہوا۔

(۱) مقویات بدستور دیئے جائیں۔
(۲) منضج کا نسخہ صبح و شام دیا جائے۔
(۳) نطول کا استعمال کیا جائے اور انہی دواؤں سے آبزن کیا جائے۔
(۴) کنجد سیاہ دو تولہ، ناریل کہنہ دو تولہ، مغز تخم ارنڈی دو تولہ، باریک کوٹ کر پوٹلی میں باندھیں اور مقام ماؤف پر تکمید کریں
(۵) ہلدی، سہاگہ، دار ہلد تینوں مساوی لے کر خوب باریک پیس لیں اور اس میں تھوڑی سی دوا لیکر گھیکوار کے گودے پر رکھکر گرم کر کے رات کو سوتے وقت رسولی پر باندھیں۔

نسخہ ۵ کے استعمال سے پسینہ بہت زیادہ خارج ہوا، جاڑوں کا زمانہ تھا، پسینہ کپڑوں سے نکل کر بستر تک پہونچ گیا جسکی وجہ سے کپڑے ٹھنڈے ہوگئے اور مریضہ کی کمر میں سخت درد پیدا ہوگیا۔ صرف تین روز اس نسخہ کا استعمال ہوا، پھر کمزوری اور درد کمر کے خیال سے اسکو بند کردیا گیا۔ کمر پر روغن سرخ کی مالش کی گئی۔

نطول اور آبزن سے تکلیف ہوتی تھی۔ اس لئے انہی دواؤں کے جوشاندے میں تولیہ بھگو کر مقام ماؤف پر سینک کی گئی۔

سینک کے بعد۔

(۶) روغن بابونہ، روغن نرگس، روغن شبت روغن قسط کو ملا کر ملا گیا، سات آٹھ روز کے بعد سینک کرنے سے اپریشن کی جگہ پر سوزش ہونے لگی۔ اسلئے سینک بند کر دیگئی۔ اس کی جگہ۔

(۷) مرہم اشق، مرہم رسل اُوپر کے تیلوں میں ملا کر ملے گئے

(۸) مرہم داخلیون ۶ ماشہ، مرہم باسلیقون ۶ ماشہ، روغن زیتون ۶ ماشہ، روغن گل ۶ ماشہ، سفیدی بیضہ مرغ یک، سب کو ملا کر حمول کیا گیا۔

تقریباً ڈیڑھ مہینے تک یہ سب تدابیر ہوتی رہیں اور چھٹے ساتویں روز مریضہ کو روغن بیدانجیر ولایتی دیا جاتا رہا، اس عرصہ میں ایک قسم کی سفید لیسدار رطوبت کبھی کم اور کبھی زیادہ پاخانہ کی راہ سے خارج ہوتی رہی جس کے نکلجانے سے مریضہ کو آرام محسوس ہوتا تھا جب یہ رطوبت بند ہو جاتی تھی تو تکلیف ہوتی تھی۔ ڈیڑھ یا دو ماہ کے بعد پینے کا نسخہ بدل دیا گیا۔ خارجی استعمال کے نسخے اور حمول کا نسخہ بدستور رہا۔

(۹) لاجورد مغسول دو سرخ مویز منقے میں رکھکر اول کہائیں۔ اوپر سے بسفائج فستقی، افتیمون ولایتی بصرۂ بستہ ہر ایک ۵ ماشہ بادآورد تین ماشہ، مویز منقے ۹ دانہ، پوست بیخ کاسنی ۶ ماشہ، تخم خرفہ، نیلوفر ۶ ماشہ پانی میں جوش دیکر صاف کر کے شربت ورد مکرر دو تولہ شیر خشت انگریزی دو تولہ، روغن بادام شیریں تین ماشہ ڈال کر پلائیں

ایک ہفتہ کے بعد اسی نسخہ میں آب برگ شبت سبز مروق، آب برگ کاسنی سبز مروق ملایا گیا۔ لیکن چھ سات روز کے بعد بند کر دیا گیا۔

اس نسخہ کے استعمال سے بہت زیادہ فائدہ ہوا جو رطوبت خارج ہو رہی تھی اس میں اضافہ ہو گیا اور رسولی نرم ہو کر بتدریج گھٹنے لگی میں نے اس فائدہ کو بہت غنیمت سمجھا اور بلا ضرورت نسخہ میں کوئی ترمیم جائز نہیں رکھی دو مہینے تک اسی نسخہ کا استعمال ہوتا رہا۔ رسولی اس عرصہ میں کم ہو کر مرغی کے انڈے کے برابر رہ گئی۔ اس کے ساتھ تمام اور نسخے بھی خارجی طور پر جاری رہے۔ چھٹے ساتویں روز روغن بیدانجیر دیا جاتا رہا۔ اب خدا کے فضل سے رسولی بالکل تحلیل ہو گئی۔ پیٹ کو دبانے پر قطعی محسوس نہیں ہوتی چونکہ جب تک رسولی کا حجم مرغی کے انڈے کی برابر تھا۔ مجھے بھی چھونے اور ٹٹولنے سے محسوس ہوتی تھی۔ مگر اب نہیں ہوتی۔ لہذا سمجھا گیا کہ رسولی قطعی تحلیل ہو گئی لیکن احتیاطاً خارجی نسخے اور حمول کا سلسلہ جاری ہے۔ مقویات بھی دیئے جا رہے ہیں، مریضہ کی تندرستی نہایت اچھی ہے۔ چہرے پر سرخی بھی ہے۔ غذا صحیح طور پر ہضم ہو رہی ہے۔ بھوک تندرستی کی سی معلوم ہوتی ہے، پہلے بدن پر جو پیلا پن تہا وہ اب نہیں رہا ناخن بھی پیلے ہو گئے تھے۔ اب اصل رنگ پر آ گئے ہیں۔ تندرستی کی تصدیق اس امر سے بھی ہو سکتی ہے کہ مریضہ کو حیض بھی آتا ہے اور مقررہ وقت پر اور دیکھنے والوں کو اب یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ مریضہ کسی طویل اور تکلیف دہ مرض میں کبھی مبتلا ہوئی تھی۔ سلسلۂ علاج میں جس قدر مرکب نسخے لکھے گئے ہیں وہ سب قرابادینوں میں موجود ہیں میں نے ہمدرد دواخانہ سے منگا کر استعمال کئے تھے اور میں اس کامیابی میں ہمدرد دواخانہ کو بھی برابر کا شریک سمجھتا ہوں۔ اور اس مہذب ترقی یافتہ طبی ادارے کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس کی بدولت ضرورت کے وقت اچھی اور قابل اعتماد دوائیں دستیاب ہو جاتی ہیں

بقیہ مضمون صفحہ ۸۸ مقوی غذا مثلاً زردی بیضہ مرغ نیم برشت وغیرہ تھوڑی مقدار میں کھلائیں۔ اگر بدن میں رطوبات کا غلبہ ہو تو پہلے مسہل بلغم یا حقنہ کے ذریعہ ان کا تنقیہ کریں، اگر پیشاب نہ آتا ہو تو مدرات پلائیں۔ دو روز کے بعد لنگوٹ کھول کر بدستور دوسرا فرزجہ تبدیل کریں۔ اور اگر مریضہ کی خواہش ہو تو اسکو کبھی کبھی گاؤ تکیہ سے لگا کر بٹھائیں اور قابض دواؤں کے جوشاندہ سے فرج پر نطول کرائیں، اور خوشبودار چیزیں سنگھاتے رہیں کمزوری ہو تو کوئی مقوی دوا مثلاً دواء المسک وغیرہ دیتے رہیں۔ اور جب تک رحم اپنی جگہ پر اچھی طرح قائم نہ ہو جائے۔ اور ہفتہ عشرہ نہ گذر سے۔ اسوقت تک یہ تمام علاج اور احتیاطیں نہایت اہتمام و انتظام کیساتھ قائم رکھیں ۔

ھمایوں، لائل پور

"Hamdard-i-Sehat," Delhi,
"Woman Number"
July 1936.

ہمدرد صحت - دہلی
اشاعت خاص ''عورت''
جولائی ۱۹۳۶ء

منی سوٹا (امریکہ) کی بڑھیا

ترکستان کی بڑھیا

عورت کا بڑھاپا

کیلفورنیا کی بڑھیا

ہندوستان کی بڑھیا

حکیم مولوی فرید احمد صاحب عباسی
طبیہ کالج دہلی

Hakim Molvi Farid Ahmed Abbasi,
A. & U. Tibbi College, Delhi

حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر صاحب آزاد
چاند پوری

Hakim Dr. Syed Ali Akbar Azad.

حاملہ کا علاج

(لکچر استاد الاطبا حکیم مولوی فرید احمد صاحب عباسی ہاؤس فزیشن طبیہ کالج دہلی)

مرتبہ حکیم حسن احمد عباسی

طبیب کے لئے سب سے زیادہ مشکل کام حاملہ کا علاج ہے کیونکہ ذراسی غلطی سے حاملہ اور جنین کی جانوں کے ضائع ہوجانے کا احتمال پیدا ہوجاتا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے ہم حمل کی علامات بتاتے ہیں جن کے ظہور کے بعد طبیب کا فرض ہے کہ وہ تمام محرکات ملینات و مدرات کا استعمال نہایت احتیاط سے کرے۔

علامات حمل

حمل کی یقینی علامتیں صرف تین ہیں (۱) جنین کے قلب کی آواز سنائی دینا (۲) جنین کی ذاتی حرکات کا ہاتھ سے محسوس ہونا (۳) جنین کے مختلف اعضا اور راس کے حدود کا ہاتھ سے ٹٹولنے پر محسوس کرنا ان کے علاوہ حیض کا بند ہوجانا۔ سر اور سینہ پر سیاہی کا پیدا ہوجانا قارورہ میں رسوب کا زیادہ نظر آنا آنکھ کی سفیدی کا مائل بہ کدورت ہونا، متلی کا ہونا، بری چیزوں مثل مٹی وغیرہ کے کھانے کی خواہش پیدا ہونا یہ سب ایسی علامات ہیں جن کے ظہور کے بعد حمل کا یقینی ہوجانا چاہیئے۔

حاملہ کی نبض

حاملہ کی نبض کا ادراک خصوصاً ابتدائی ایام میں کافی مشکل ہے ابتدا میں نبض عظیم سریع اور متواتر ہوتی ہے۔ لیکن چھٹے مہینہ میں ضعیف ہوجاتی ہے۔

دستور العلاج

(اب ہم مختلف امراض کے دستور العلاج لکھتے ہیں)

تپ و نزلہ

نقوع معتدل کی جگہ گل گاؤزبان، اصل سوس مقشر۔ برگ بادرنجبویہ، نبات سفید استعمال کریں اور گل بنفشہ، سپستان، تخم خطمی، تخم خبازی وغیرہ استعمال نہ کریں کیونکہ بنفشہ مُضعف قلب ہے اور آخر الذکر دوائیں مزلقات میں سے ہیں۔ اور اگر نسخہ بالا میں مفرح اور مقوی قلب دوائیں مثلاً کوئیہ ابریشم، گل نیلوفر۔ گل سیوتی صندل سفید وغیرہ کا اضافہ کریں تو کوئی حرج نہیں۔ فصد اور مسہلات سے پرہیز کرنا چاہیئے خصوصاً چوتھے مہینے سے قبل اور ساتویں مہینہ کے بعد کیونکہ پہلی صورت جنین خام اور غیر مستقر ہوتا ہے اور دوائے تحریک سے اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے اور دوسری صورت میں جنین پختہ ہوکر نکلنے کیلئے مستعد ہی ہوتا ہے اس لئے اسقاط کا اندیشہ رہتا ہے۔

مسہلات کا استعمال

اگر مسہلات کے بغیر کوئی چارہ ہی نہ ہو تو ہلکے ملینات ہی پر اکتفا کرنا چاہیئے، مثلاً شیرخشت۔ ترنجبین۔ گلاب۔ لیکن ان کے استعمال میں بھی پیچش کا خیال اور اسکی رعایت رکھنا ضروری ہے کیونکہ حاملہ کو پیچش کا اندیشہ ہوتا ہے اس کے امعا اور رحم میں مجاورت ہے اور پیچش کی صورت میں رحم پر اثر ہونا ضروری ہے اس سلسلہ میں سب سے بہتر تلین یہ ہے

گل سرخ تازہ رات کو گلاب میں بھگو کر صبح پیسیں اور نبات سفید ملاکر پلائیں گل سرخ جنین کی حفاظت اور اعضائے باطنیہ کو تقویت پہونچانے کے لئے نہایت مفید شے ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس سے تلین بھی بہت اچھی ہوتی ہے اور اگر تلین کو زیادہ قوی کرنا مقصود ہو تو نبات سفید کی بجائے گلقند آفتابی استعمال کریں۔

کبھی آب زلال مغز فلوس خیارشنبر کو روغن بادام شیریں میں چرب کرکے استعمال کرتے ہیں اس سے بھی

اچھا فائدہ مرتب ہوتا ہے۔

اغذیہ و ادویہ کے استعمال میں یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ زیادہ قابض یا زیادہ ملین نہ ہوں اگر زیادہ قابض ہونگی تو بھوک زائل ہوجائے گی اور اگر زیادہ ملین ہونگی تو ضعف طاری ہوجائے گا تمام مزلقات مثلاً لعابات وغیرہ اور قبض کو نقصان پہونچانیوالی ادویہ سے ہر حالت میں پرہیز کرنا ضروری اور اگر مزلقات کی ضرورت آپڑے تو ان کو بریاں کرکے یا ان کی مناسب اصلاح کرکے استعمال کریں مدرات مثلاً تخم خطمی۔ خیارین۔ خبازی۔ خارخسک۔ بیخ کاسنی وغیرہ ہرگز استعمال کرنے کی جرات نہ کرنی چاہئے۔

قوانین حجامت فصد و علق

فصد خصوصاً اوائل و اواخر ایام میں ہرگز نہ کرائیں لیکن بعض اوقات فصد کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً بعض امراض دمویہ میں (خناق یا شرا یا غلیان خون کی حالت میں) ایسی صورتوں میں بھی جہاں تک ممکن ہو فصد سے پرہیز کیا جائے اور حتی الامکان ادویہ ملینہ پر ہی اکتفا کیا جائے۔ لیکن اگر فصد کے بغیر چارہ بھی نہ ہو تو خون کم نکالنا چاہئے لیکن وہ بھی درمیانی ایام میں کیونکہ اوائل و اواخر میں بہر حال اسقاط کا اندیشہ ہوتا ہے مگر چونکہ طبیب کا فرض ہے کہ ماں کی جان کی حفاظت کرے اس لئے اشد ترین ضرورت کیوقت جنین کی حفاظت کے خیال کو مؤخر کیا جاسکتا ہے۔

حجامت جب تک حجامت بے شرط سے کام چلے تو حجامت با شرط سے پرہیز کریں اور جب تک حجامت با شرط سے کام چل سکے فصد نہ کرائی جائے اسی طرح اگر علق سے کام چلے تو مجمہ ناری سے پرہیز کریں کیونکہ مجمہ ناری میں وہ خون جو جنین کی پرورش کرتا ہے جلد کی طرف آجاتا ہے اور اسقاط کا خوف ہوتا ہے۔

قوانین قے و جماع

قے اور جماع سے احتراز کیا جائے کیونکہ یہ دونوں چیزیں قوی محرک ہیں۔ لہذا اسقاط کا موجب ہوتی ہیں۔

ابتدائے حمل میں اگر متلی ہو تو قے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ ایک طبعی چیز ہے لیکن اگر قے بہت زیادہ ہونے لگے تو مناسب اصلاح کے بعد حابسات کا استعمال نہایت ضروری ہے متلی کی حالت میں یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

ھوالشافی:۔ زرشک، انار دانہ، زرورد، تخم حماض، تخم کشنیز خشک، مصطگی رومی۔ عود خام، پوست بیرون پستہ پوست ترنج، زہر مہرہ، طباشیر ہر یک ڈیڑھ ماشہ۔ سکنجبین لیموں ۲ تولہ، اور شربت غورہ ۲ تولہ ملا کر استعمال کرائیں۔ اور اسی چٹنی کو ایک کپڑے پر لگا کر فم معدہ پر لگادیں۔ میرے دوست حکیم مقصود علی خاں ناظر الاطبا ریاست حیدرآباد بیان کرتے تھے کہ قے کے روکنے کے لئے میں نے سب تدبیریں کریں مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر پوست پیپل کو جلا کر اس کی راکھ کو پانی میں بھگو کر جرعہ جرعہ پلانے سے قے رک گئی۔ یہ میں ہندوستان کی بوٹیوں اور درختوں کے عجائب جن کی طرف اطبا کو متوجہ ہونا چاہئے۔

دوسرا نسخہ یہ ہے ھوالشافی:۔ زرشک۔ گیرو۔ سماق۔ زہر مہرہ خطائی۔ طباشیر سفید سب کو پیس کر شربت انار ترش ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ اگر کھانا کھانے کے بعد متلی ہو تو حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔ ھوالشافی:۔ سفرجل مشوی میں عود ہندی سائیدہ ملا کر کھلائیں اسی طرح جوارش عود ترش۔ دوا المسک استعمال کرا سکتے ہیں حسب ذیل نسخہ میرا معمول مطب ہے۔ ھوالشافی:۔ زہر مہرہ۔ طباشیر، انار دانہ، گرد سماق۔ پودینہ خشک ہر یک ماشہ پیسکر شربت انار ترش ۲ تولہ میں ملا کر چٹائیں اور فم معدہ پر بھی اسی کا ضماد کریں۔

خفقان و توحش

کبھی کبھی حاملہ کو خفقان عارض ہوجاتا ہے جس کا سبب یا تو بخارات ردیئہ کا دماغ کی طرف صعود ہوتا ہے جو رحم میں جمع ہوجاتے ہیں یا ضعف قلب اس کا سبب ہوتا ہے اگر بخارات ردیہ کی وجہ سے ہو تو نیم گرم پانی جرعہ جرعہ پلانا بہت مفید ہے۔ اگر ضعف قلب ہو تو مفرحات یا قوتیہ مثلاً خمیرہ گاؤزبان۔ خمیرہ زہر مہرہ۔ خمیرہ صندل۔ خمیرہ مروارید اور دوا المسک معتدل شربت غورہ شربت انار شیریں۔ شربت سیب و دیگر مفرح شربت استعمال کریں۔

اس نسخہ کو میں نے بہت مفید پایا ہے۔ ھو الشافی:۔ گل چاندنی ۳ ماشہ، گل سیوتی ۳ ماشہ، گل گاؤزبان ۳ ماشہ برگ بادرنجبویہ ۳ ماشہ، گل منڈی ۳ ماشہ پانی میں جوش دے کر نبات سفید ۲ تولہ حل کرکے پلائیں۔

اور جناب حکیم حاجی ظفر احمد خاں صاحب پرنسپل طبیہ کالج دہلی کا معمول یہ ہے۔ ھو الشافی:۔ چاندی کو عرق گاؤزبان میں سات بار بجھاؤ دیکر تھوڑا تھوڑا پلانا بہت مفید ہے اور خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا۔ نیز آب چقندر آب گذر گلقند گل چاندنی بھی خفقان کے لئے بہت مفید ہیں۔

درد کمر، درد پہلو اور درد شکم

اگر کمر میں یا پہلو میں یا شکم میں درد ہو تو روغن مصطگی خالص اور روغن عجیب، ملاکر ہلکی ہلکی مالش کریں فوری فائدہ ہوگا۔ اور ایسی ادویہ استعمال کریں جو محلل ریاح ہونے کے ساتھ ساتھ مقوی حمل بھی ہوں مثلاً جوارش مصطگی۔ گلقند افتابی۔ انوشدارو معتدل تریاق اربعہ۔ یا تریاق فاروق یا عرق گاؤزبان کے ساتھ کھلانا بہت مفید ہے۔

اشتہا کاذب اور اشتہار دیہ

اکثر حاملہ کو جھوٹی بھوک لگتی ہے اور بُری بُری چیزوں مثلاً ملتانی، مٹی وغیرہ کھانے کی خواہش ہوتی ہے ایسی صورت میں اول تو ان کو ایسی اشیاء کھانے سے روکا جاوے لیکن اگر ممکن نہ ہو تو اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ نشاستہ میں تھوڑا سا نمک اور تھوڑی سی کالی مرچیں ملائیں اور اقراص بنالیں۔ اور طباشیر چبوائیں۔

خارش

کبھی حاملہ کو خارش ہوجاتی ہے اس کے لئے۔ ھو الشافی:۔ لعاب ریشہ خطمی ۲ تولہ گل ملتانی ایک تولہ ملتانی ا تولہ، شرمگاہ کے باہر طلا کریں۔ ایضاً۔ گل ملتانی ا تولہ دہی کے پانی یا آب مکوہ سبز یا آب تربوز یا آب کاسنی میں حل کرکے ایک ٹب میں ڈالکر مریضہ کو اسمیں بٹھادیں۔

جریان خون

حاملہ کو کبھی جریان خون بھی ہوجاتا ہے اس کا روکنا بہت ضروری ہے۔ اس کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں۔ ھو الشافی:۔ عدس مسلم گلنار، پوست انار۔ انجیر خشک ہلیلہ ہموزن پانی اور سرکہ میں جوشدیں، اور مریضہ کو اس میں بٹھائیں اور اس کا ثفل عانہ پہ طلا کریں۔ یا گل ملتانی کو پانی میں بھگو دیں اور تھوڑا تھوڑا پانی پلاتے رہیں اس مرض میں قرص کہربا شربت حب الاس شربت بیخ انجبار بہت مفید ہیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔ ھو الشافی:۔ طباشیر سفید ا ماشہ، زہر مہرہ خطائی ا ماشہ، کہربائے شمعی ا ماشہ، سنگجراحت ا ماشہ دم الاخوین ا ماشہ، بیخ انجبار ا ماشہ، سب کو باریک پیس کر خمیرہ خشخاش ا تولہ یا شربت خشخاش میں ملاکر اول کھلائیں اس کے اوپر سے شیرۂ حب الاس ۳ ماشہ، شیرۂ بیخ انجبار ۳ ماشہ، شیرۂ عناب ۵ دانہ، لعاب بہدانہ ۳ ماشہ، شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۲ ماشہ، پانی میں نکال کر صاف کرکے شربت نیلوفر ۲ تولہ یا شربت عناب ۲ تولہ ملاکر پلائیں۔

نوٹ:۔ نسخہ کی تمام ادویہ چونکہ حابس الدم ہیں اس لئے ان کی خشکی رفع کرنے کے واسطے لعاب بہدانہ شامل کردیا گیا ہے۔ ورنہ بہدانہ سے احتیاط ضروری ہے۔

ورم جگر

ورم جگر کے علاج میں جو حاملہ عورتوں کو لاحق ہو نہایت احتیاط برتنی چاہیئے اگر صرف ضمادات سے فائدہ ہوجائے تو پلانے کی دوائیں نہ استعمال کرائیں ضماد میں ادویہ محللہ حارہ نہیں ہونی چاہئیں۔ مفید ضماد کا نسخہ یہ ہے:۔ ھو الشافی رسوت زرورد، سعد کوفی، اذخر مکی، گل سرخ، گل خطمی ہموزن گلاب میں یا آب مکوہ سبز میں پیس کر ضماد کریں۔ بشرط ضرورت یہ نسخہ پلائیں۔ ھو الشافی:۔ (صبح) گل گاؤزبان ۵ ماشہ برگ بادرنجبویہ ۵ ماشہ، کو یہ ابریشم خام ۵ ماشہ، بیخ کاسنی ۵ ماشہ، مویز منقے ۹ دانہ، مکوہ خشک ۵ ماشہ، آب گرم میں بھگودیں صبح کو گلقند ۲ تولہ ڈال کر پلائیں۔ اور سہ پہر کو آب مکوہ سبز مروق آب کاسنی سبز مروق میں گلقند شامل کرکے پلائیں۔ اگر ورم مقعر جگر میں ہو اور قبض شدید ہو تو یہ نسخہ پلائیں۔

ھو الشافی:- مغز فلوس خیار شنبر و آب مکوہ سبز گلاب میں حل کرکے اور صاف کرکے شیر خشت اور گلقند آفتابی ملا کر پلائیں جب ورم تحلیل ہو جائے تو دواء المسک معتدل اور نوشدارو کا استعمال کرائیں۔

پیچش

اول یہ معلوم کریں کہ پیچش سدی ہے یا غیر سدی۔ اگر سدی ہو تو ملین مبارک سے تلین دیں اور اگر غیر سدی ہو تو بارتنگ عرق گاؤزبان میں جوش کرکے اور شربت بنفشہ حل کرکے پلائیں۔

یہ سفوف معمول مطب ہے۔ ھو الشافی:- طباشیر سفید ۴ ماشہ، زرد رد ۲ ماشہ، دانہ ہیل ۲ ماشہ مصطگی رومی ۲ ماشہ، تخم خشخاش سفید ۲ ماشہ، نشاستہ ۲ ماشہ، صمغ عربی ۲ ماشہ کوٹ پیس کر اسپغول مسلم ۲ ماشہ ملا کر سفوف بنالیں۔ چار ماشہ اس سفوف میں سے لیکر عرق گاؤزبان کے ساتھ کھلائیں۔ اگر زیر ناف درد شدید ہو تو سفیدی بیضۂ مرغ روغن گل باہم ملا کر مصطگی رومی حل کرکے زیر ناف ضماد کریں۔ اور یہ نسخہ میرا معمول مطب ہے۔ ھو الشافی:- افیون ا تولہ پھٹکری ۱۰ تولہ، پھٹکری کو پیس کر نصف نیچے رکھیں اس پر افیون رکھیں اور نصف پھٹکری اس پر ڈال کر ایک ہنڈیا میں رکھیں اور گل حکمت کرکے پانچ سیر اپلوں کی آنچ دیں یہ ایک نہایت عمدہ سفوف تیار ہو جائے گا۔ مقدار خوراک ۲ رتی ہمراہ شربت عناب یا مربہ بہی یا شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ سفوف امراض چشم اور سرعت انزال کے لئے بھی مفید ہے۔

اگر پاخانہ کے ساتھ خون آرہا ہو تو شیرہ بیخ انجبار، شیرہ حب الآس شیرہ تخم خرفہ سیاہ استعمال کرائیں۔

اسقاط

بعض عورتوں کو ہمیشہ اسقاط ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب معلوم کیا جائے۔ اگر اس کی وجہ رطوبات طمثیہ یا بلغمیہ سے انزلاق الرحم ہو تو ایسی دوائیں استعمال کریں جو ان رطوبات کو نکالدیں اور ایسی حالت میں مجفف غذائیں جیسے کباب اور قلیئے استعمال کریں حکیم علویخاں صاحب کی معجون حافظ الصحت استعمال کریں اور مفرحات مقویہ جیسے خمیرہ مروارید خمیرہ زہر مہرہ خمیرہ صندل جوارش یا معجون مصطگی استعمال کریں۔

یہ سفوف بھی بہت مفید ہے۔ ھو الشافی:- ابریشم خام مقرض ۲ تولہ، بیخ انجبار ۲ تولہ، گل ارمنی ۲ تولہ تخم خرفہ سیاہ ۲ تولہ، مغز تخم تربوز ۲ تولہ، درونج عقربی ۲ تولہ، عود صلیب ۲ تولہ، طباشیر سفید ۲ تولہ، بسد محرق مغسول ۲ تولہ کہربائے شمعی ۲ تولہ، ان سب کو کھرل کرکے نبات سفید ہموزن شامل کریں اور بیس چاندی کے ورق ملا کر سفوف بنالیں اور ۳ ماشہ شربت غورہ کے ساتھ استعمال کریں۔

ضعف جنین

اگر جنین کمزور ہو اور اس کی حرکت کم محسوس ہوتی ہو تو یہ سفوف مقوی جنین استعمال کریں۔

ھو الشافی:- درونج عقربی ۴ ماشہ، مصطگی رومی، سنبل الطیب دانہ الائچی کلاں، بہمن سفید ہلیلہ ۳ ماشہ زنجبیل ۳ ماشہ گل گاؤزبان ۳ ماشہ، صندل سفید، طباشیر سفید، گل ارمنی، تخم کشنیز خشک مقشر، گل سرخ بیخ انجبار ۳ ماشہ، کوٹ پیس کر نبات سفید ملا کر سفوف تیار کریں۔

جنین کی موت

حاملہ کے عوارض اور امراض کی وجہ سے کبھی بچہ مر جاتا ہے اور موت کے بعد سخت پتھر کی طرح ہو جاتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ جنین کی حرکات موقوف ہو جاتی ہیں۔ حاملہ کی نبض میں صغر پیدا ہو جاتا ہے اور حاملہ کے چہرہ پر مردنی چھا جاتی ہے۔ ایسی صورت میں جنین کے اخراج کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

یہ سفوف احتباس دم حیض و نفاس اور برائے اخراج مردہ جنین بہت مفید ہے۔ زرد بھڑ کا چھتا لے کر جلائیں پانچ ماشہ دم حیض و نفاس کے لئے اور اگر جنین مر جائے تو چھ ماشہ نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔

احتباس نفاس

اگر نفاس جاری نہ ہو تو یہ کاڑھ استعمال کرائیں۔ ھو الشافی:- پوست سیاہ الطاس ۲ تولہ، ابہل ۹ ماشہ، پوست اخروٹ ۹ ماشہ، تخم خربزہ ۹ ماشہ، پرسیاؤشان طراشیع ۹ ماشہ، بیخ کرفس ۹ ماشہ، تخم خطمی ۶ ماشہ، پانی میں جوش دیں اس میں سے نیم پاؤ لے کر

شربت بزوری ۲ تولہ کے ساتھ پلائیں۔

عام طور پر تقویت حاملہ اور جذب رطوبات رحم اور قے کے روکنے لئے مندرجہ ذیل نسخہ بہت مفید ہے۔

ھو الشافی:- ورق نقرہ ۱۰ عدد، کہربائے شمعی ۱ ماشہ، طباشیر ۱ ماشہ، دانہ ہیل ۱ ماشہ، زہرمہرہ ۱ ماشہ، سب کو پیکر سیب مربیٰ ۱ تولہ، شربت نیلوفر ۲ تولہ، شربت انار ۲ تولہ، باہم ملاکر رکھ لیں اور قدرے قدرے چٹاتے رہیں۔

عموماً حاملہ عورتوں کو تبخیر۔ اور حرارت۔ اختلاج ہو جاتا ہے اس کے لئے یہ نسخہ مفید ہے۔

ھو الشافی:- ورق نقرہ ۱۰ عدد، ورق طلا ۱۰ عدد دونوں کو کپڑے میں چھانکر اور ست گلو طباشیر الائچی خورد کے سفوف میں ملاکر رکھیں اور ایک رتی اس میں سے لے کر آملہ مربہ میں رکھکر کھلادیا کریں۔

خوبصورت بچہ پیدا کرنے کیلئے

جب حمل تین مہینہ کا ہو تو چاند کی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ تاریخوں میں حاملہ کو سفید فرش پر بٹھا کر سفید پھول چاروں طرف ان پر ڈالدیں اور ایک گلاس سفید بلوری میں دودھ اور نبات سفید ملاکر اور پانچ ورق چاندی کے اس میں حل کرکے دیں اور خوب تفریح کی باتیں کرتے رہیں۔ ہر مہینہ میں تین روز تک یہ عمل کرنا چاہیئے۔ انشاءاللہ بچہ بہت خوبصورت پیدا ہوگا۔ حاملہ کے آرام پہونچانے میں اور اس کی تفریح کے لئے بہت کوشش کرنی چاہیئے اور جو عوارض وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے ہیں ان کے تدارک کی فوری تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور یہ سب تدابیر طبیب حاذق کے مشورہ سے ہونی چاہئیں۔

فصل پنجم

زنانہ اعضائے تناسل کے فعلی امراض

احتباس الطمث و عسر الطمث

(از جناب حکیم انوار الحق صاحب انوار تھانوی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹشنر و طبیب خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون)

احتباس الطمت (حیض کا رک جانا) اور عسر الطمث (حیض کا مشکل سے آنا) دونو صنف نازک کے اعضاء تناسل کے فعلی امراض میں سے ہیں۔ احتباس الطمث کی وجہ سے عورتوں کو بیشمار موذی اور مہلک امراض سے دوچار ہونا پڑتا ہے اس مرض میں عام طور پر گھروں میں رہنے والی شریف الطبع اور نازک مزاج عورتیں مبتلا ہوتی ہیں۔ اور اپنی فطری شرم و حیا کی وجہ سے اس مرض کا نامہ اعمال کی طرح اخفا کرتی ہیں جس کے نتیجہ میں عام طور پر سیلان الرحم اور دق وغیرہ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ان کے گلاب کے مانند رخسار گُلا کر پژمردہ اور زرد پڑ جاتے ہیں۔ آنکھوں میں حلقے۔ چہرے پر بدرونقی اور طبیعت چڑچڑی ہو جاتی ہے۔ چونکہ احتباس الطمث زیر بحث ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تسہیل بیان کے لئے حیض کی ماہیت اور اس کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ لہذا اصل مضمون سے پیشتر حیض کی حقیقت کو بیان کیا جاتا ہے۔

ماہیت حیض

حیض دراصل اُس زائد خون کا نام ہے جو عورتوں کے مادہ تولید کو آسانی کے ساتھ پختہ کرنے کے لئے ہر اٹھائیس یوم یا ماہ قمری میں اعضاء تناسل کے اندرونی جانب جمع ہوتا ہے اور حیض جاری ہونے سے چند روز قبل خصیۃ الرحم کے حویصلات میں سے ایک حویصلہ کی اندرونی رطوبت بڑھنے لگتی ہے جس سے وہ پھول کر پھٹ جاتا ہے اور اس سے بیضۂ انثے جدا ہو جاتا ہے اس وقت قاذف اور رحم کی اندرونی استر کرنے والی جھلی (میوکس ممبرین) میں خون جمع ہو کر بہنے لگتا ہے۔ یہ خون سرخ یا سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔ اور چونکہ اس میں رطوبات لمفادیہ کم ہوتی ہے اس لئے یہ خارج ہونے کے بعد جمتا نہیں۔ اور اندام نہانی کی دیگر رطوبات ملنے کی وجہ سے اس میں کسی قدر تغیر اور بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔

بعض اطباء کا خیال ہے کہ حیض ایک رطوبت آبی ہے جو رحم سے سرخ رنگ میں تبدیل ہو کر نکلتی ہے۔ نیز چند متقدمین کہتے ہیں کہ عورت کے جسم میں غلبۂ برودت کے سبب سے فضلات بدنی زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور ٹھیک طریقہ پر خارج نہیں ہوتے لہذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں جسم کے اندر جمع ہوتے رہتے ہیں۔ جنکو طبیعت مدبرہ بدن ہر مہینہ حیض کی شکل میں خارج کرتی رہتی ہے۔ بہرحال حیض عورتوں کے سن بلوغ اور قابلیت تولید کی ایک معتبر علامت ہے جو معتدل مزاج عورتوں میں ہر چوتھے ہفتہ چاند کی پہلی تاریخوں میں مقررہ اوقات پر ظاہر ہوتا ہے اور مختلف امزجہ میں تین یوم سے سات یوم تک حسب عادت جاری رہتا ہے یہاں پر یہ واضح کرنا بھی ضروری ہے کہ حیض کا وقوع استقرار حمل کے لئے لازمی نہیں ہے کیونکہ کتب معتبرہ سے ثابت ہے کہ شاذ و نادر بعض نوجوان لڑکیوں میں حیض آنے سے پیشتر استقرار حمل ہو گیا۔ اور بعض ایسی بھی عورتیں دیکھی گئی ہیں کہ انہیں کبھی حیض نہیں آیا لیکن وہ صاحب اولاد ہوئیں

سرد ممالک میں عام طور پر سولہ سال کی عمر میں حیض آنا شروع ہو جاتا ہے لیکن گرم ملکوں میں بارہ سال کی عمر میں اور بعض اوقات اس سے بھی پیشتر آنے لگتا ہے اور بالعموم ۴۵ سال اور شاذ و نادر ستاون سال کی عمر تک بند ہو جاتا ہے حالت حمل اور ایام رضاعت میں یہ خون جنین کی پرورش کرتا ہے اس لئے زمانہ حمل میں ماہواری ایام نہیں ہوتے نیز اس دوران میں جو خون جنین کے تغذیہ سے بچ جاتا ہے وہ جمع ہوتا رہتا ہے اور وضع حمل کے وقت بشکل نفاس خارج ہو جاتا ہے اس کے بعد اس خون کا بیشتر حصہ بچے کے تغذیہ کے لئے

ررت کے پستانوں میں پہونچکر دودھ کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔

کیفیت و ماہیت مرض

اس سے بیشتر بتایا جاچکا کہ خون حیض ایک قسم کا فضلہ ہے جو عورتوں میں پایا جاتا ہے لہذا جس وقت مندرجہ بالا تغیرات کے علاوہ کسی دوسری صورت ے اس کے نظام میں خلل واقع ہوتا ہے تو مختلف اقسام وانواع کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

سباب مرض

کمی خون۔ غلبہ بلغم۔ سیلان الرحم۔ ورم رحم۔ ضعف اعصاب۔ رقت وغلظت وخون اگرد اور جگر کی پرانی بیماریاں۔ سوزش خصیۃ الرحم۔ سمن مفرط۔ کثرت مجامعت مزمن اور دیر پا راض میں عرصہ تک مبتلا رہنا۔ سوزاک آتشک میں گرفتار ہونا نیز کسی رنجدہ حادثہ کا پیش آجانا اس کے اسباب سویدہ ہیں ض اوقات زمانہ حیض میں ٹھنڈی ہوا یا ٹھنڈا پانی لگنے سے بھی یہ شکایت ہوجاتی ہے کبھی غلیظ اور ثقیل غذائیں بکثرت استعمال رنے سے سودا اور بلغم زیادہ پیدا ہوکر خون غلیظ ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے احتباس یا عسر کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ ردع سن بلوغت میں بھی دقت کے ساتھ حیض آتا ہے جو کچھ عرصہ کے بعد خود بخود درست ہوجاتا ہے۔ نیز طبعی طور پر زمانہ حمل رایام رضاعت میں بند ہوجاتا ہے۔

علامات مرض

اسباب کے لحاظ سے علامات بھی مختلف ہوتی ہیں چنانچہ اگر کمی خون کی وجہ سے ہو تو دل دھڑکتا ہے بدن کمزور اور لاغر، چہرے کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ کبھی نکسیر یا بواسیری خون کے اخراج کی بعد تباس کی شکایت ہوجاتی ہے۔

اگر سیلان الرحم یا ورم رحم کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو ان کی مخصوص علامات پائی جاتی ہیں اگر غلظت خون کی وجہ ے ہو تو بدن ڈھیلا اور جسم کا رنگ سفید ہوتا ہے پیشاب بکثرت آتا ہے پاخانہ میں بلغم ملا ہوا پایا جاتا ہے مریض کی طبیعت زیادہ دیر تک دنے کو چاہتی ہے۔ بعض اوقات عروق رحم کے سدہ کی وجہ سے بھی حیض بند ہوجاتا ہے چنانچہ اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ سخت رمی کیوجہ سے رحم کی رطوبت تحلیل ہوکر خشکی حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہے نبض میں بھی خشکی محسوس ہوتی ہے اور دقفہ کے ساتھ حرکت رتی ہے۔ بدن لاغر اور رگیں خالی معلوم ہوتی ہیں بہر حال یہ مرض جس سبب سے بھی ہو اس کی مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں۔ لیکن ن کی تمام صورتوں میں پیڑو بھاری ہوتا ہے۔ اور اس میں تناؤ پایا جاتا ہے طبیعت کمزور کسلمند اور سست رہتی ہے اعضاء لمنی بیچینی اور کولہوں میں درد ہوتا ہے اگر سردی یا پانی میں بھیگنے کی وجہ سے احتباس کی شکایت ہوئی ہو تو تھوڑا سا خون آکر نعتاً بند ہوجاتا ہے اسی طرح اچانک کسی حادثہ سے متأثر ہونے میں بھی یہی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔

علاج

اصل سبب کو معلوم کرکے مناسب علاج کریں (۱) **کمی خون**۔ اگر کمی خون کی وجہ سے شکایت ہو تو مقوی دوائیں اور غذائیں مثلاً دودھ۔ گھی۔ انڈے۔ چوزۂ مرغ۔ اور فولاد کے مرکبات استعمال کرائیں۔ نیز اس قصد کے لئے حسب ذیل حبوب مفید ثابت ہوتی ہیں۔ صفت۔ ہیراکسیس فلفل سیاہ مساوی الوزن باریک پیس کر ہد میں چنے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح اور شام دودھ کے ساتھ کھلائیں (۲) **غلبۂ بلغم**۔ کشتۂ فولاد چاول ارش جالینوس میں ملاکر عرق بادیان ۶ تولہ، عرق گاؤزبان ۶ تولہ کے ساتھ صبح کے وقت کھلائیں اور شام کو دواء المسک عتدل جواہر والی کھلاکر اوپر سے عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت دینار پلائیں۔ (۳) **سیلان الرحم وورم رحم** اگر رحم کی ھلیوں میں ورم ہو تو چرائتہ شیریں، ماشہ بیخ بادیان، ماشہ بنڈال ڈوڈہ، ماشہ عنب الثعلب خشک پانی میں شدیکر صاف کریں اور شربت بزوری معتدل ۲ تولہ ملاکر صبح وشام پلائیں۔ (۴) **ضعف اعصاب** جواہر مہرہ ۲ ہر بیخ یرہ ابریشم حکیم ارشد والا میں ملاکر اول کھلائیں اوپر سے شربت فولاد ۱ تولہ اور ماء اللحم عنبری ملاکر صبح وشام پلائیں۔ براکسیس ۱ تولہ، صبر زرد ۱ تولہ، دارچینی ۲ تولہ سب کو کوٹ چھان کر شہد میں چنے کی برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک دلی تازہ پانی سے غذا کے آدھ گھنٹے بعد دیں (۵) **رقت خون**۔ حب قرلم۔ گاؤزبان بادیان پرسیاوشان

تخم خربزہ ہر ایک چھ ماشہ پوست خربزہ ۱ تولہ سب کو پانی میں جوشدیکر صاف کریں اور شربت بزوری معتدل ملاکر پلائیں۔

(۶) **غلظت خون** اگر یہ مرض غلبۂ سودا کی وجہ سے ہو تو نقوع شاہترہ پلاکر مطبوخ ہفت روزہ کے مسہل دیں۔

(۷) **خرابی گردہ وجگر** گل سرخ ۵ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، مویز منقے ۹ دانہ، تخم کاسنی ۳ ماشہ، انجیر زرد ۳ دانہ، تخم کشوث ۵ بصروبستہ تخم خیارین ۵ ماشہ، پرسیاوشاں ، ماشہ، رات کو گرم پانی میں بھگوکر صاف کریں اور شربت بزوری ۳ تولہ معتدل ملا کرکے پلائیں۔ (۸) **سوزش خصیۃ الرحم**۔ تخم کرفس ۳ ماشہ، تخم خربزہ ۵ ماشہ، خارخسک خورد ، ماشہ، بیخ کاسنی ، ماشہ، عرق شاہترہ ۶ تولہ، عرق عنب الثعلب ۶ تولہ میں جوشدیکر صاف کریں اور شربت دینار ۲ تولہ ملاکر صبح وشام پلائیں۔ یا لعاب بہدانہ ۳ ماشہ، شیرہ عناب ۵ دانہ، عرق بادیان ۱۲ تولہ میں نکال کر بعد اضافہ شربت بزوری ۲ تولہ پلائیں۔

(۹) **سمن مفرط**۔ ایام ماہواری سے چند روز پہلے ملح فرنگی (مگنیشیا) تازہ پانی میں ملاکر پلائیں اس سے فارغ ہونیکے بعد زیرہ کرمانی ۳ ماشہ، افسنتین رومی ۲ ماشہ، تخم خربزہ ۶ ماشہ، شاہترہ ۶ ماشہ، پوست خیارشنبر ۱ تولہ، بیخ نے .... خارخشک ۹ ماشہ، بیخ بادیان ۹ ماشہ، پانی میں جوشدیکر صاف کریں اور شربت بزوری ۳ تولہ معتدل ملاکر صبح وشام پلائیں۔

ایام سے فارغ ہونے کے بعد لک مغسول خاکستر، پاچکد شتی ۱۔ ۱ ماشہ عسل خالص ۱ تولہ میں ملاکر ایسی ایک خوراک صبح وشام کھلاویا کریں اور ۱ تولہ رائی کو پانی میں جوشدیکر ٹب میں ڈالیں اور مریضہ کو دس منٹ تک روزانہ اس میں بٹھائیں۔

اگر کسی خاص سبب کا پتہ نہ چلے تو مرکی ابہل ترمس برگ سداب ہر ایک چھ ماشہ پوست املتاس ایک تولہ پانی میں جوشدیکر صاف کریں اور شربت بزوری معتدل ۳ تولہ ملاکر پلائیں۔ یا پوست املتاس ۱ تولہ، مشکطرامشیع ۹ ماشہ، پرسیاوشاں ۹ ماشہ، گل بزمہ باڑی، پوست خربزہ ۱ تولہ پانی میں جوشدیکر صاف کریں اور شربت بزوری معتدل ۳ تولہ ملاکر استعمال کرائیں۔

(نکتہ) اگر موسم سرما ہو تو نسخوں میں شربت بزوری کی بجائے قند سیاہ چار تولہ دینا چاہیئے۔

خارجی استعمال کے لئے ست بہروزہ ۱۰ ماشہ، کف دریا ۱۰ ماشہ، باؤبڑنگ ۱۰ ماشہ، نمک لاہوری ۱۰ ماشہ، اجمود ۱۰ ماشہ باریک پیس کر کپڑچھان کرکے شہد ۲ تولہ ملائیں اور اس میں روئی ترکرکے بطور فرزجہ استعمال کریں۔ اگر رحم کے تصفیہ کی ضرورت ہو تو گل بابونہ، عنب الثعلب خشک ۱ تولہ، برگ نیم سبز ۱ تولہ. گل خطمی ۱ تولہ پانی میں جوشدیکر صاف کریں اور بذریعہ پچکاری رحم کی صفائی کریں۔

مجربات مطب

(۱) **حب مدر**۔ احتباس اور عسر طمث کے لئے مفید ہے۔ صفتہ۔ صبر سقوطری ۱ تولہ ابہل ۱ تولہ، زعفران ۶ ماشہ، ہیراکسیس ۶ ماشہ، تخم سداب ، .... سب کو کوٹ چھانکر پانی کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور دو دو گولیاں صبح وشام عرق بادیان ۵ تولہ، عرق عنب الثعلب ۵ تولہ نیم گرم کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (۲) **شیاف مدر**۔ حیض جاری کرنے میں نہایت مفید ہے۔ مغز تخم مہوہ، صبر زرد قسط تلخ، مرکی، ہر ایک چار ماشہ پھٹکری ۲ ماشہ، ہیجی ۱ ماشہ پانی میں پیس کر چھوارے کی گٹھلی کے برابر لمبے اور نصف گٹھلی کے برابر موٹے شیاف بنائیں۔ ضرورت کے وقت روغن بیدانجیر سے چرب کرکے رحم کے منہ میں رکھیں (۳) **شربت مدر** اسم باسمٰی ہے۔ صفتہ۔ تخم کاسنی، پوست بیخ کاسنی، پوست بیخ کپاس، تخم کرفس، تخم کشوث، بصرہ بستہ، تخم خربزہ تخم خیارین، تخم خطمی، تخم گذر، خارخشک خورد، عنب الثعلب خشک، مجیٹھ، کلتھی ہر ایک ایک تولہ سب ادویہ کو جوکوب کرکے ڈیڑھ سیر پانی میں بھگودیں۔ صبح کو جوشدیکر جب نصف پانی رہ جائے اس میں ڈھائی پاؤ شکر سفید ملاکر قوام کریں خوراک ۳ تولہ ہمراہ عرق بادیان ۶ تولہ، عرق عنب الثعلب ۶ تولہ نیم گرم۔ (۴) **قرص مر**۔ ادرار طمث کے لئے مستعمل ہے تسہیل ولادت کیلئے بھی مفید ہے۔ حلتیت، سکبینج، جاؤشیر، برگ سداب، پودینہ، مشکطرامشیع۔ قردمانا مجیٹھ ہر ایک دو ماشہ مرکی تین ماشہ ترمس پانچ ماشہ، سب کو کوٹ چھانکر پانی سے ٹکیاں بنائیں اور تین ماشہ کی مقدار میں مطبوخ قرطم کے ساتھ استعمال کریں۔ (۵) **مطبوخ قرطم**۔ حیض جاری کرنے کے لئے مستعمل ہے۔ صفتہ۔ حب قرطم. گاؤزبان

یان، تخم خربزہ ہرایک ۶ ماشہ کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب پانی ایک پاؤ رہجائے تو صاف کرکے شربت بزوری ۳ تولہ ملاکر ئیں۔ اضافہ۔ بعض اوقات نسخہ کو قوی کرنے کیلئے پرسیاوشاں ۹ ماشہ اضافہ کی جاتی ہے۔

لاج ڈاکٹری

اصول مندرجہ بالا کو مدنظر رکھیں اگر کمی خون کی وجہ سے ہوتو سلفیٹ آف آئرن ½۲ گرین۔ بائیکاربونیٹ آف پوٹاشیم ½۲ گرین دونوں کو باہم ملاکر ایسی ایک ایک گولی دن میں دو مرتبہ کھانے بعد دیں۔ اگر ورم وغیرہ کی وجہ سے ہوتو آیوڈائڈ آف پوٹاس ۲ گرین۔ ٹنکچر آیوڈین ۵ منم پانی میں حل کرکے پلائیں۔ اگر ف رحم کی وجہ سے ہوتو ارگٹ ۱۲ گرین، فلوئڈ ایکسٹریکٹ آف ارگٹ ۲۰ منم، ایکسٹریکٹ ارگٹ کو تین تین گرین، سب کو کے ساتھ کھلائیں اگر فربہی یا چربی کی زیادتی سے ہو تو منگنیشیا ۲ اونس پانی میں ملاکر ایام ماہواری سے چار یوم پیشتر پلائیں میں دوسری دوائیں استعمال کریں۔ خارجی طور پر گلیسرین کا فرزجہ بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مندرجہ ذیل نسخہ جات باس طمث کے لئے مفید ہیں۔

(۱) اگر کمزوری کی وجہ سے احتباس کی شکایت ہوتو نسخہ استعمال کریں۔

سنٹ آف آئرن	⅛ گرین
لفیٹ آف آئرن	۴ گرین
ٹریکٹ نکسوامیکا	½ گرین

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں۔

(۲) اگر احتباس کے ساتھ درد کی بھی شکایت ہوتو ں کے لئے فائدہ مند ہو۔

یکوار ایمونیا ایسی ٹیٹس	۱ ڈرام
رٹس ایتھر نائٹروسائی	۲۰ منم
بورا ہائیوسائمائی	۱۵ منم
وڈیانی سیلی سلاس	۱۵ گرین
سی برومائڈ	۱۰ گرین
لنیشیا سلفاس	۱ ڈرام
واکیمفر	۱ اونس

ایسی ایک خوراک ہر چہار گھنٹہ بعد دیں۔

(۳) اگر تشنج کی وجہ سے احتباس کی شکایت ہوتو اس کے لئے یہ نسخہ نافع ہو۔

ایمونیا برومائڈ	۱۰ گرین
پٹاسیم برومائڈ	۲۰ گرین
سپرٹس ایمونیا ایرومیٹک	۳۰ منم
ایکوا کیمفورا	۱ اونس

ایسی ایک خوراک ہر چار گھنٹہ کے بعد دن میں تین مرتبہ دیں۔

(۴) کثرت مباشرت یا غم وغصہ یا سردی لگنے کی وجہ سے احتباس ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔

کلورل ہائیڈریٹ	۵ گرین
پٹاسی برومائڈ	۵ گرین
لائیکوار مارفائنی ہائیڈروکلور	۱۰ منم
ایکوا کلوروفارمائی	۱ اونس

ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں۔

غذا۔ سبز ترکاریاں پالک، کدو، شلغم، گذر، چقندر، خرفہ، مونگ کی دال، ارہر کی دال، بکری کا شوربہ، دودھ ن، بسکٹ خشکہ وغیرہ استعمال کریں۔ پھلوں میں سنگترہ، انار، سیب وغیرہ کھلائیں۔

پرہیز۔ انڈا، چائے، مچھلی، بیگن، مسور کی دال، وغیرہ سے پرہیز کریں۔ غم وغصہ ریاضت نیز مجامعت سے احتراز ریں۔

(نوٹ) غذا اور پرہیز کا دارومدار اسباب مرض پر موقوف ہے اس لئے مذکورہ بالا ہدایات اکثر اسباب مرض مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اور بعض جگہ حسب حال ترمیم کرنی چاہیئے۔

سیلان الرحم

از جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب ارشد ارنئی

تعریف سیلان الرحم جس کو سیلان ابیض، پانی بہنا، یا سفید پانی آنا، وہائٹس Whites اور فلور البس Fluoralbus بھی کہا جاتا ہے ایک عام اور ہٹیلا مرض ہے جس میں اندام نہانی سے سفید زردی مائل رطوبت بہا کرتی ہے اور عورتیں دن بدن کمزور ہوتی جاتی ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مرض ایک مستقل مرض ہوتا ہے اور تقریباً لا علاج۔ لیکن یہ خیال غلط ہے۔ یہ مرض کوئی مستقل بیماری نہیں ہے، بلکہ امراض رحمی کی ایک مخصوص علامت ہے جس طرح کہ یرقان (پیلیا) کو امراض جگر کی علامت مانا گیا ہے۔

اور اگر لا علاج ہے بھی تو صرف اس وجہ سے کہ عورتیں شرم و حیا کے سبب سے ابتداً اس کا اظہار نہیں کرتی ہیں۔ جب مرض ترقی کر کے مستحکم ہو جاتا ہے اور چہرہ و جسم پر آثار ضعف نمایاں ہو جاتے ہیں تب بمشکل اس کا پتہ چلتا ہے۔ اور معالجین بھی کچھ اس ذہنیت کے واقع ہوئے ہیں، جو سبب مرض کا خیال نہ کرتے ہوئے جریان کا علاج مغلظات سے شروع کر دیتے ہیں۔ اور کبھی اس وہم کو بھی دل میں نہیں لاتے کہ سیلان الرحم ایک جداگانہ چیز ہے۔ اور جریان کوئی دوسرا مرض۔

اقسام مرض یہ مرض عموماً چار قسم کا ہوتا ہے۔ (الف) سیلان فرجی۔ اسمیں اندام نہانی کے بیرونی حصہ سے رطوبت خارج ہوتی ہے (ب) سیلان مہبلی۔ اسمیں اندام نہانی کے اندرونی حصہ سے رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔ (ج) سیلان عنقی۔ اسمیں عنق الرحم سے رطوبت اخراج پاتی ہے۔ (د) سیلان رحمی اس میں رحم سے رطوبت بہتی ہے۔

اندام نہانی کے بیرونی حصہ سے اخراج رطوبت زیادہ تر نوجوان عورتوں کو ہوتا ہے۔ چنانچہ لیسدار اور چکدار رطوبت کے بہنے سے بیرونی لب چپک جاتے ہیں، اور کبھی ران کے بالائی حصہ پر رطوبت جم جایا کرتی ہے۔ لیکن اندام نہانی کے اندرونی حصہ سے سیلان رطوبت زیادہ تر نئی دلہنوں میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ سفید زردی مائل ترش رطوبت خارج ہوتی ہے اور اندام نہانی میں سوزش و خراش پائی جاتی ہے۔

یہ امر بھی لائق لحاظ ہے کہ بڑھاپے میں اکثر اندام نہانی سے پنیر جیسی رطوبت بہنے لگتی ہے لیکن وہ قابل اعتنا نہیں ہوتی البتہ نوجوان یا جوان عورتوں میں اندام نہانی سے رقیق و سیال رطوبت کا اخراج زیادہ ہو تو اُسکو سرطان الرحم کا پیش خیمہ سمجھنا چاہیئے۔ اسی طرح جب بوڑھی عورتوں کے اندام نہانی سے سفید زردی مائل رطوبت آتی ہو تو اُسکے علاج میں بھی غفلت کرنا غیر مناسب ہے۔

سیلان عنقی اُن عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے جنکی چند اولادیں ہو چکی ہوں۔ اس قسم میں انڈے کی سفیدی کی طرح لیسدار اور گاڑھی رطوبت اندام نہانی اور عنق الرحم سے بہتی ہے جسمیں خون یا پیپ کی آمیزش سے سُرخی یا کسی قدر زردی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ قسم اکثر سوزاک سے لاحق ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن سیلان رحمی میں کنواری نوجوان لڑکیاں، نئی دلہنیں یا وہ عورتیں جن کا زمانہ حیض قریب الختم ہو، مبتلا ہوتی ہیں۔ اس قسم کے سیلان میں انڈے کی سفیدی کی طرح رطوبت خارج ہوتی ہے لیکن زیادہ لیسدار نہیں ہوتی۔ ہاں اگر زیادہ عرصہ تک اسکی شکایت رہے تو البتہ رطوبت کی رنگت گہری اور زردی مائل ہو جاتی ہے۔

اسباب مرض (۱) جرم رحم کے اندر رحم کی قوت غاذیہ کے ضعف کے باعث رطوبات کی غیر معمولی پیدائش یا بوجہ ضعف رحم تمام جسم سے رطوبات کی رحم میں انتقال اور اجتماع (۲) قلت الدم جب کہ اُسکے ساتھ ضعف رحم بھی ہو۔ (۳) عام کمزوری (۴) اوائل عمری میں استقرار حمل (۵) رحم کا اپنی جگہ سے ٹلجانا جسکی کئی صورتیں ہیں (الف) سامنے کی جانب جُھکنا یا کسی قدر ٹیڑھا ہو جانا (ب) سامنے کی طرف کو خم کھا جانا۔ (ج) پیچھے کی جانب رحم کا مائل ہونا (د) پیچھے کو خم کھا جانا (ہ) دائیں یا بائیں جانب مائل ہو جانا۔

ان جملہ صورتوں میں سیلان الرحم کی شکایت لازماً ہو جایا کرتی ہے

رحم واندام نہانی کا ورم۔ (۷) احتباس الطمث (۸) سوزاک۔ نقرس، آتشک، سل، خنازیر۔ وغیرہ میں سے کسی مرض میں مبتلا
ابھی سیلان الرحم کا باعث ہو سکتا ہے (۹) بثور الرحم (۱۰) غشاء رحم کا مزمن ورم (۱۱) ورم غشاء الرحم (۱۲) سرطان الرحم یا آکلہ رحم
(۱) بواسیر الرحم وغیرہ امراض میں سیلان ایک لازمی علامت ہے جب کبھی یہ شکایت محسوس ہو تو فوراً مذکورہ بالا امراض میں متجسسانہ نظر ڈالنی چاہئے۔

ات مرض سفید رقیق یا قدرے گاڑھی رطوبت ہمیشہ جاری رہا کرتی ہے عام کمزوری بڑھتی جاتی ہے ضعف ہضم اور قبض کی عموماً
یت رہتی ہے، درد کمر، کسلمندی۔ کاہلی۔ درد سر، دوران سر، ایام ماہواری سے قبل ان عوارض میں زیادتی۔ پھر ایام ماہواری کے متعاقب
بعد ان تکالیف میں کسی قدر تخفیف ہو جانا۔ دم طمث کا قلت سے اور بے قاعدہ آنا۔ زیر ناف رحم کے مقام پر سختی کا احساس۔ جسم میں خون
ام کمی اس مرض کی مخصوص علامات ہیں۔

اگر رطوبات کی زیادتی سے سیلان پیدا ہو تو جسم میں رطوبت کا غلبہ پایا جائیگا۔ سوء مزاج رطب کی علامات نمایاں ہونگی۔
رحم کے اندر غلبۂ رطوبت کی حالت میں جوف عانہ میں بھاری پن اور بوجھ معلوم ہوگا، رطوبت کی نوع کی تکالیف اور علامات کا
۔ فقر الدم (انیمیا) کی صورت میں عام کمزوری، خون کی کمی۔ جلد اور چہرے کا رنگ خاص قسم کا زردی مائل ہوگا۔
اوائل عمری کا استقرار حمل اگر اس کا سبب ہوگا تو اسکے واقعات سے ثبوت ہو سکتا ہے۔ دیگر علامات اور اسباب اس میں کچھ
ں پائے جائینگے۔

رحم کے ٹلجانے کی صورت میں جوف عانہ (پیڑو) کے اندر رحم کے مقام پر درد و تکلیف کا احساس ہوگا۔ اور رحم کے ٹلنے کی تمام علامات
جائینگی۔ جو بذریعہ قابلہ یقینی طور پر تحقیق ہو سکتی ہیں۔

رحم اور اندام نہانی کے ورم کی حالت میں، ورم کی موجودگی اور اسکے متعلقہ اسباب پائے جائینگے۔ احتباس طمث میں حیض کی
ں۔ ایام کی بے قاعدگی۔ پیڑو میں درد وغیرہ باتیں پائی جائینگی۔ سوزاک آتشک، نقرس، خنازیر (کنٹھ مالا) اور سل کی بیماری اگر باعث مرض
ں تو ان میں سے کوئی مرض نمایاں طور پر پایا جائیگا۔

بثور رحمی اور ورم غشاء الرحم میں رحم کے اندر سوزش اور کھجلی ہوگی۔ اگر پھنسیاں فم رحم کے قریب ہونگی تو انگلی ڈالنے سے ان کا احساس
لیگا۔ اور زیادہ دوری کی حالت میں آلہ مفتاح الرحم Uterine speculum سے اندام نہانی کو کشادہ کر کے دیکھنے
ضرورت پیش آتی ہے۔ سرطان الرحم کی صورت میں ابتداً رحم میں درد، سوزش۔ اور سیلان خون ہوتا ہے۔ پیڑو کے مقام پر ایک سخت
ا نمودار ہوتا ہے۔ فم رحم پر پھنسیاں نکل آتی ہیں اور وہاں بھی سختی محسوس ہوتی ہے۔ آلہ مفتاح الرحم سے اندام نہانی کو کشادہ کرکے
ہ سے فم رحم اپنی اصلی شکل پر نظر نہ آئیگا۔ مقام ماؤف سرخ و متورم سیاہی مائل دکھائی دیگا۔ پھنسیاں مثل چھتہ کے نظر آئینگی۔ ورم کیساتھ
قہ پیڑو کا ابھار بھی بڑھتا جائیگا۔ بے قاعدہ طور پر کبھی کبھی رحم سے سیلان خون بھی ہو جایا کریگا۔ زخم کے مقام کا گوشت گل کر سیاہ
ے خارج ہونگے۔ معمولی رگڑ سے زخم سے جریان خون ہونے لگیگا۔ بعض اوقات اُس میں اسقدر زیادتی ہو جاتی ہے کہ خون حیض کا
ا پر شبہ ہو جاتا ہے۔ زخم میں ہر وقت درد و چبھن زیادتی کے ساتھ محسوس ہوگی۔ مریضہ ہر وقت مضطرب و بےچین رہیگی۔ بھوک کی
ہاضمہ کی خرابی، رات کو نیند نہ آنا۔ کثرت ریاح۔ قراقر۔ نفخ شکم، ضعف و نقاہت۔ کبھی پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا، اور کبھی بالکل بند ہو جانا۔
۔ یا اسہال کی شکایت۔ انجذاب سمیت کے باعث بخار اور درد سر کی شکایت قابل غور علامات ہیں۔

آکلۂ رحم کی حالت میں، رحم کے اندر غیر معمولی سوزش و درد۔ زخم کے قریب کا گوشت نرم پھولا ہوا، سفید یا سُرخی مائل۔ رطوبت
دتی کے ساتھ اخراج۔ خون حیض کی مقدار میں زیادتی۔ ضعف و نقاہت بدرجہ اتم۔ روزافزوں زخم کی زیادتی اور فم رحم کا گلتے جانا
امتیاز علامتیں ہیں۔

بواسیر الرحم میں، فم رحم کے اندر خارش۔ تناؤ۔ درد۔ اور بواسیری مسّے کی موجودگی۔ کبھی کبھی بواسیر کا خون ملکر کثرت حیض کی کیفیت
ا کیفیات ہیں۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ کثرت حیض میں اور اس سے قبل فم رحم میں خارش تناؤ اور درد ایسا نہیں ہوتا جیسا بواسیر الرحم میں

ہوتا ہے۔ بواسیر الرحم کے لئے تناؤ سے پہلے خارش اور درد کا شدت سے ہونا ضروری ہے، چند روز رطوبت کا اخراج ہوکر عوارض میں کمی ہوجانا۔ ایام حیض میں درد۔ تناؤ اور سوزش وغیرہ زیادہ ہونا۔ ضروری امور ہیں۔

قروح الرحم میں پھنسیاں اور جلن ہونا۔ پیپ پیدا ہونے سے پہلے بخار اور ٹیس کا درد۔ پھر رحم سے پیپ آنا۔

سرطان الرحم کے متقرح ہونیکے بعد رحم میں سوزش۔ شدید درد۔ سیاہی مائل غلیظ اور متعفن مواد کا اخراج بھی ضروری ہے۔

سوزاک کے تقدم سے سوزاکی قرحہ سمجھنا چاہیئے۔ آتشکی زخم میں مرض آتشک کی علامات ملینگی۔ علاوہ ازیں زخم کی دوسری علامتیں سیلان ریم۔ عفونت درد سر، خفیف بخار ہر وقت کراور پنڈلیوں میں درد، ہاضمہ کی خرابی۔ ایام کی بیقاعدگی۔ اور گاہے گاہے جریان خون وغیرہ بھی پائے جائینگے۔

عوارض | طویل مدت تک اس مرض کی شکایت رہنے سے عام کمزوری، فتور ہضم قبض۔ فساد خون، چہرے کی بے رونقی کسلمندی اضمحلال کرب و بےچینی مستقل طور پر پیدا ہوجاتی ہیں۔ کمر و پنڈلیوں میں درد اور اینٹھن۔ اکثر درد سر، نیند کا نہ آنا، خون کا کم پیدا ہونا اور پھیکا پڑجانا، رحم کے اندر میٹھی میٹھی خارش۔ کبھی سوزش اور ورم۔ مہبل (اندام نہانی) میں ہلکی ہلکی گدگداہٹ۔ جوف عانہ سے رحم کا تدریجاً اونچا ہوتے جانا بعض اوقات استسقاء الرحم Hydrometra کی صورت پیدا ہوجانا۔ یا انزلاق الرحم Prolapsusuteri لاحق ہوجانا، حمل قرار نہ پانا وغیرہ اس مرض کے لازمی نتائج ہیں۔

انجام مرض | اگر بروقت اور مکمل علاج ہوجائے تو خیر۔ ورنہ غفلت و لاپروائی برتنے سے مذکورہ بالا عوارض اور انہیں سے متعلقہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں جن کا اکثر نتیجہ نہایت درجہ خراب برآمد ہوتا ہے۔

تشخیص مرض | ضعف قوت۔ زرد رنگت۔ دورہ کے ساتھ اخراج رطوبت، رحم کی قوت غاذیہ کے ضعف پر دلالت کرتی ہیں۔ اسی طرح اگر اخلاط اربعہ میں سے کسی خلط کے غلبہ کی علامات پائی جائیں تو سمجھنا چاہیئے کہ عام جسم سے فضلات کا انصاب سبب مرض ہے۔ مثلاً غلبہ خون کی حالت میں رطوبت کا رنگ سرخی مائل ہوگا۔ قارورہ میں سرخی اور حرارت محسوس ہوگی اور غلبہ صفرا کی صورت میں رطوبت کا رنگ زرد ہوگا۔ بدبودار ہوگی۔ پیاس کی زیادتی ہوگی، غلبہ بلغم کے وقت رطوبت سفید رنگ کی ہوگی۔ اور غلبہ بلغم کی دیگر علامات بھی پائی جائینگی اور غلبہ سوداکی شکل میں رطوبت غلیظ و سیاہی مائل خارج ہوگی جسم خشک و لاغر ہوگا۔

غلبۂ خلط کے صحیح علم حاصل کرنیکا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مریضہ نئی روئی لیکر رحم میں رکھے۔ جب وہ خوب تر ہوجائے تو اُسکو خشک کرکے دیکھا جائے۔ پس جس خلط کا غلبہ ہوگا روئی وہی رنگ اختیار کرلیگی۔

ایسے سیلان الرحم کی مریضہ کو تنگی تنفس۔ سقوط اشتہا، کی شکایت ہوتی ہے۔ رنگ بدن متغیر ہوجاتا ہے۔ آنکھوں کے پچھلے حصہ میں ورم اور درد کی تکلیف محسوس ہوتی ہے

اگر عام جسم میں رطوبت فضلیہ کے زیادتی کے سبب سے رحم میں انصاب رطوبت ہوکر یہ مرض پیدا ہوا ہوگا تو غلبۂ رطوبات کے اثرات حالت بدن۔ چہرہ اور مزاج کے معائنہ سے معلوم ہوسکیں گے۔ عیش و آرام کی زندگی۔ ریاضت کی کمی۔ بیفکری پائی جائیگی۔ خون کی کمی سے اگر رطوبات کی زیادتی ہوکر یہ شکایت لاحق ہوئی ہوگی تو قلت الدم کے علامات تمام جسم سے ہویدا ہونگی۔ رنج و محنت کی زندگی بسر ہوتی ہوگی۔ عام کمزوری کی صورت میں ضعف و نقاہت کی زیادتی ہوگی۔ اور دوسرا کوئی سبب محسوس نہ ہوگا۔ اوائل عمری میں استقرار حمل کے سبب سے جب یہ مرض پیدا ہوتا ہے تو اسکے واقعات گذشتہ اور سیلان کے دیگر اسباب کی عدم موجودگی واضح طور پر رہبری کردیتے ہیں۔ رحم کے ٹلجانے کی صورت میں مریضہ کو جماع سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اگر ایک ہاتھ مریضہ کے پیڑو پر رکھکر دوسرے ہاتھ کی انگلی اندام نہانی میں داخل کیجائے تو قابلہ کو رحم کی خمیدگی بخوبی معلوم ہوجاتی ہے۔ رحم کے سامنے کی طرف جھک جانیکی حالت میں احتباس بول، یا تقطیر البول کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور جب رحم پیچھے کی جانب جھک جاتا ہے تو قبض یا پیچش پیدا ہوجاتی ہے اور رفع حاجت میں مریضہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ داہنی یا بائیں جانب کے سیلان الرحم میں جدہر کا میلان ہوگا اُسی جانب کی کنج ران میں اور پنڈلیوں میں شدید درد ہوگا۔

شدت مرض کے وقت احتباس الطمث اور اختناق الرحم کا ہوجانا بھی ممکنات سے ہے۔ اگر سیلان کا سبب رحم کا ورم ہوگا تو کسی قدر بخار اور درد سر کی بھی شکایت ہوگی۔ بحالت حمل اسقاط حمل کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ حوض خانہ میں بوجھ اور ورم معلوم ہوگا۔ اور احتباس الطمث میں، اگر یہ احتباس اعضاء تناسل کی بدوضعی اور تشنج سے لاحق ہوا ہے تو اسکی علامات۔ اور اگر مرض کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے تو اُسکے واقعات وعلامات مثلاً رعاف (نکسیر) بواسیر، وغیرہ میں ضعف ونقاہت۔ کمیٔ خون۔ یہ چیزیں دلالت کرینگی۔ نبض میں صلابت وضعف پایا جائیگا۔ اور جب کسی خلط غلیظ مثلاً سودا یا بلغم کی زیادتی کی وجہ سے خون میں غلظت پیدا ہوکر احتباس طمث ہوا ہو اور پھر وہ سیلان کا باعث بنا ہو تو اس خلط کے غلبہ کی علامات معاینہ میں آئینگی۔ مثلاً غلبہ سودا کی حالت میں نفخ وقراقر کھٹی ڈکاریں۔ جسم کی لاغری اور خشکی، رنگت کا مٹیالا ہونا۔ غذا کے بعد تبخیر یا اختلاج کی شکایت۔ افکار فاسدہ۔ خوف وتوحش۔ فصد کھولنے پر سیاہی مائل خون نکلنا.........

.......یا غلبہ بلغم کی صورت میں جسم کا ڈھیلا وسست ہونا۔ نبض عریض لین اور ضعیف کسلمندی۔ بلادت حواس۔ نیند کا غلبہ۔ پیاس کی قلت منہ کا مزہ پھیکا ہونا۔ فصد میں گاڑھے اور قلیل الحمرت خون کا اخراج وغیرہ علامات ملینگی۔

لیکن جب عروق رحم کے انسداد سے یہ شکایت لاحق ہوئی ہوگی تو اس حالت میں بلغم غلیظا ورکیمیاوی امتحان میں شحمی اجزا کی زیادتی پائی جائیگی۔

رحمی ساختوں کے ضمور کی حالت میں رحم کے اندر حرارت مخفی برودت و یبوست کا غلبہ ہوگا۔ سوزش وجلن ہوگی۔ پیشاب میں سوزش۔ بھوک کی کمی۔ پیشاب کا سُرخ یا زرد ہونا۔ نبض میں سرعت تواتر وضعف۔ قبض وخشکی براز وغیرہ علامات پائی جائینگی۔

اسی طرح برودت والی حالت میں پیشاب میں ہلکی سرخی، پیاس کی کمی۔ نبض میں ضعف وبطوءپایا جائیگا۔ خشکی (ڈیبس) کی صورت میں اعضاء تناسل پر خشکی کا غلبہ ہوگا۔ چہرے پر خشکی کے اثرات نمایاں ہونگے۔ نبض میں صلابت موجود ہوگی۔

زیادہ فربہ ہونا بھی اس مرض کا سبب ہوسکتا ہے لیکن اسکی علامات بھی ممتاز ہوتی ہیں۔ سوزاک آتشک، نقرس، سل غنازیر۔ جیسے امراض میں ان کے اثرات وعلامات اتنے زیادہ اور نمایاں ہوتے ہیں کہ ان کے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔

بثور الرحم اور ورم غشاء الرحم میں التہابی کیفیت نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ رحم کے اندر خارش۔ پھنسیوں کی موجودگی۔ رقیق نیز ابی رطوبت کا اخراج۔ ایام ماہواری میں غیر معمولی تکلیف۔ خون حیض کی قلت۔ نظام حیض میں خلل زیر ناف درد وسختی کا احساس۔ رحم کی اندرونی غشاء (جھلی) کا سُرخ ومتورم ہونا مخصوص علامات ہیں۔

اب رہے سرطان الرحم۔ بواسیر الرحم آکلۃ الرحم اور قرحۃ الرحم۔ تو

سرطان الرحم میں رحم کے اندر ورم۔ ضربانی احساس۔ سوزش۔ سرطان کی موجودگی۔ پیڑو کے اُبھار میں سرطان کی ترقی کے ساتھ زیادتی۔ بیقاعدہ طور پر کبھی کبھی جریان خون۔

آکلۃ الرحم میں زخم کے آس پاس کا گوشت پلپلا۔ اور گلا ہوا۔ سفید سرخی مائل رطوبت کا اخراج۔ سوزش جلن۔ کی زیادتی۔ آکلہ کی موجودگی۔ یعنی زخم سُرخ خشک۔ اور بلا درد کے ہوگا۔

بواسیر الرحم میں تناؤ۔ درد۔ خارش۔ اور بواسیری مسّے کی موجودگی۔

قروح الرحم میں، پیپ پیدا ہونیکے آثار، پھنسیوں کا موجود ہونا۔ درد۔ ٹیس۔ سوزاک یا آتشک کا تقدم۔ بخار۔ کمزوری۔ لاغری زردی وغیرہ علامات پائی جائینگی۔

تشخیص امتیازی | سیلان الرحم کو مندرجہ ذیل امراض سے ممیز کرنا ضروری ہے۔

(۱) بواسیر الرحم (۲) بثور الرحم (۳) سرطان الرحم (۴) قروح رحم (۵) سوزاکی مواد (۶) سیلان فرجی (۷) جریان یا سیلان منی۔

ملہ۔ بواسیر الرحم میں بہنے والی رطوبت سرخی مائل یا سیاہی مائل ہوتی ہے۔ اور بواسیر کی دوسری علامات مثلاً بواسیری مسّے

بڑہ بھی موجود ہوتے ہیں اور سیلان الرحم کی رطوبت سفید و رقیق ہوتی ہے۔ بواسیری علامات نہیں پائی جاتی ہیں۔

۲۔ غبور رحم میں رطوبت قلیل مقدار میں اور زردی مائل یا سرخی مائل رقیق، سوزش کے ساتھ خارج ہوتی ہے اور سیلان الرحم میں رطوبت مقدار میں زیادہ۔ رنگ میں سفید ہوتی ہے۔ اور اُس کا اخراج بلا سوزش یا خارش کے ہوتا ہے۔ اور اُسکے خوردبینی امتحان میں پیپ کے کرّیات بھی اُس میں نظر آتے۔

۳۔ سرطان الرحم میں خارج ہونے والی رطوبت، گوشت کے دھوون کے مانند یا سیاہ گاد کیطرح اور سخت بدبودار ہوتی ہے اور درد شدید ہوتا ہے۔ لیکن سیلان الرحم میں رطوبت بلا درد کے سفید اور رقیق اور بلا بدبو کے خارج ہوتی ہے۔

۴۔ قروح الرحم میں قرحہ کی موجودگی کے ساتھ سفید۔ گاڑہی پیپ کا اخراج ہوتا ہے۔ اور اُس میں تعفن بھی کافی ہوتی ہے اور درد بھی اُسکے ساتھ کسی قدر ہوتا ہے لیکن سیلان الرحم اسکے بالکل برعکس ہوتا ہے۔

۵۔ جب سوزاک کے باعث مواد کا اخراج ہوتا ہو تو مجرے بول کو انگلی سے دبانے پر سفید رطوبت غلظت لئے ہوئے بر آمد ہوتی ہے۔ قرحہ بھی معائنہ کیا جا سکتا ہے۔ درد، سوزش پیشاب میں جلن اور تکلیف بھی ہوتی ہے۔ رطوبت میں "جراثیم سوزاک گونوکوکس" (Gonococcus) بذریعہ خوردبین دیکھے جاسکتے ہیں۔

سیلان الرحم میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ علاوہ ازیں اگر سوزاک کی شکایت کچھ عرصہ تک باقی رہے تو وجع مفاصل اور اُسکے انفکشن (تعدیہ) کے سبب سے آشوب چشم سوزاکی وغیرہ عوارض بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

۶۔ اندام نہانی سے آنیوالی رطوبت سفید اور گاڑھی ہوتی ہے اور اس کا ردِ عمل تیزابی ہوتا ہے۔ مگر سیلان الرحم میں جو رطوبت آتی ہے وہ قوام میں رقیق ہوتی ہے۔ اور اس کا ردعمل قلوی ہوتا ہے۔

۷۔ سیلان منی یا جریان میں رطوبت کا رنگ سفید۔ اور قوام غلیظ ہوتا ہے اور اسمیں کسی قسم کی عفونت نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے۔ خوردبینی امتحان سے اسکے اندر "بیضۂ انثیٰ" (Ovum) کی موجودگی ثابت ہوتی ہے۔ لیکن سیلان الرحم کے اندر یہ اُمور نہیں ہوتے۔

اُصول علاج

مریضہ کو نہایت آرام و سکون سے رکھا جائے۔ غذائیں مقوی قابض اور حابس تجویز کیجائیں۔ اندام نہانی کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ اگر جسم میں عام طور پر رطوبات کا غلبہ ہو تو حسب ضرورت وحاجت فصد یا مسہلات سے تنقیہ کریں۔ بعد میں تنقیہ رحم کے لئے مناسب حقنہ جات استعمال میں لائے جائیں۔ بصورت حرارت حقنہ اور پینے کی ادویہ میں مُدِرّ ادویہ ضرور شامل کرنی چاہئیں۔

جب رحم کا تنقیہ ہوچکے تب رحم کو قوت پہنچانے کیلئے قابض اور حابس حقنے یا فرزجہ جات کام میں لائیں۔ اگر سیلان کا سبب میلان الرحم ہو تو اسکی کئی صورتیں ہیں۔ جن کے لئے حسب ضرورت تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ چنانچہ اگر سیلان زیادہ عرصہ سے ہو یا رباطات کے کھنچ جانے سے پیدا ہوا ہو تو ان کو نرم کرنے کیلئے کچھ دیر گرم پانی میں بٹھائیں۔ اگر ایسے پانی میں تخم خطمی تخم حلبہ، گل بابونہ، سبوس گندم، نمک طعام وغیرہ جیسی محلل و مرخی ادویہ بقدر ضرورت ڈال کر جوش دیدی جائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ اسیطرح انجیر زرد ۵ عدد، تخم حلبہ ۷ عدد، تخم کتاں نو ماشہ، تخم قرطم نو ماشہ پانی میں جوش دیکر روغن کنجد ایک تولہ ملا کر اُس کا رحم میں بذریعہ ڈوش پہونچانا۔ اور روغن بابونہ چھ ماشہ، چربی بطخ چربی گردہ بز چھ ماشہ، مغز ساق گاؤ چھ ماشہ، آب کوہ سبز مروق ۵ تولہ۔ مرہم داخلیون چار تولہ کو باہم حل ملا کر روئی لت کرکے حمول کرنا اور اسی قسم کی مناسب ادویہ کا پیڑو پر ضماد کرنا اس ضرورت کیلئے بہت نفع بخش تدابیر ہیں۔ جب رحم کے رباطات وغیرہ بخوبی نرم ہوجائیں تب دستکاری کے ذریعہ رحم کو درست کردیا جائے۔ اور روئی کی گدی رکھکر اچھی طرح بندش کردیں۔ تاکہ دوبارہ میلان نہ ہو سکے۔

اور اگر رباطات کا استرخا میلان الرحم کا سبب ہو تو محللات اور مجففات استعمال کرائیں۔ منضج و مسہل بلغمی سے تنقیہ عام بخاص کریں۔

اور جب ورم رحم اس کا سبب ہو تو مقدم طور پر ورم کا علاج کریں۔ اگر کوئی وزنی چیز وغیرہ کے اُٹھانے سے یہ صورت رُونما ہوئی ہو

تو پھر دستکاری سے رحم کو درست کر کے قابض اور حابس ادویہ کا چند روز استعمال کرانا مناسب ہے۔ لیکن آئندہ کیلئے احتیاط کی بھی تاکید کر دی جائے۔

اگرچہ بعض اوقات بعض صورتوں میں ٹانکہ لگا کر رحم کو درست کرنیکی ضرورت پیش آجاتی ہے لیکن عموماً مناسب حال فرزجہ کے استعمال سے کاربرآری ہو جایا کرتی ہے۔

اس ضرورت کے لئے "وسادہ پلفریز" Palfreys prineal Pad یا "زہر عانی تسمہ" ightpelvic strap اورکا ہے مختلف قسم کے چھلے Pessary بھی کام میں لائے جاتے ہیں۔ مثلاً apiers Prolapee Pessary جس کے ساتھ پیٹی بھی ہوتی ہے یا Cuttersprolapse Pessary اور Infiating pessary uterine cancer جس میں پائپ کے ذریعہ ہوا بھری جاتی ہے انکے استعمال سے بہت کافی فائدہ پہونچتا ہے۔

ورم رحم اور احتباس طمث کی صورت میں گل سرخ، تخم کتان، تخم خطمی، تخم حلبہ، ریوند زرد جیسی محلل ورم۔ اور تخم کثوث، تخم کاسنی، خارخسک خورد، تخم خیارین، صعتر فارسی جیسی مدر ادویہ استعمال کرائیں۔

سوزاک، نقرس، آتشک، خنازیر، سل وغیرہ امراض کی حالت میں خاص طور پر ان امراض کے ازالہ کی کوشش کیجائے اور ساتھ ہی اسکے سیلان الرحم کا بھی لحاظ رکھیں۔

رحم کی غشاء مخاطی کے مزمن ورم کی صورت میں ادویہ مغریہ۔ مُدملہ (بھرنے والی) اور محللہ استعمال کرانی چاہئیں۔ عام اس سے کہ وہ نوشیدنی ہوں یا احتقانی۔

سرطان الرحم کی صورت میں عام اس سے کہ وہ متقرح ہو یا غیر متقرح منقی رحم دوائیں استعمال کرائیں۔ درد و سوزش کم کرنے کیلئے قدرے افیون اور زعفران عورت کے دودھ میں حل کر کے اس کا شیاف بنا کر یا ایسی ہی دوسری مسکن اور مخدر ادویہ بطور حمول استعمال کراتے رہیں۔ اور سب سے بہتر یہ ہے کہ عمل جراحی کرا دیں۔ یا اکس ریز یا ریڈیم اور بجلی کی شعاعیں کام میں لائی جائیں

آکلۃ الرحم میں مصفی خون دوائیں پلائی جائیں۔ تنقیہ کی ضرورت ہو تو فصد اور مسہل سے تنقیہ کریں۔ درد و سوزش کم کرنے کیلئے مخدر و مسکن دوائیں بطور حمول استعمال میں لائیں۔ صفائی زخم کے بعد مُدملات (زخم بھرنے والی ادویہ) استعمال کرائیں لیکن اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ صرف مدملات کا استعمال اتنا نفع بخش نہیں ہوتا جتنا کہ ان کے ساتھ مجلی اور اکال ادویہ کی آمیزش فائدہ بخش ہوتی ہے۔ روزانہ رحم کو منقی رحم ادویہ کے جوشاندہ سے دھوتے رہنا چاہئے۔ اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو پھر بجلی اور اکس رے کا استعمال کرایا جائے۔

لعاب بہدانہ، مردار سنگ، موم خام۔ سنگجراحت گلیسرین اور ویسلین مرہم کے لئے بہترین اجزا ہیں۔

بواسیر الرحم میں آکلۃ الرحم کے علاجی اصول پیش نظر رکھیں۔ مقامی طور پر روغن سوسن، روغن نرگس وغیرہ اور محلل ادویہ کے شافے اور مسوں کو تحلیل کرنے والے مراہم۔ اور تقرح کی صورت میں مُدمل ادویہ حسب ضرورت و حاجت کام میں لائیں یا مسوں کو کسی خاص آلہ یا دوا سے داغ دیں۔ اور پھر مرہم استعمال کریں

سیلان کا علاج دن میں تین چار مرتبہ گرم پانی یا کسی مناسب جوشاندہ سے بذریعہ ڈوش (زنانہ پچکاری) رحم کو دھوتے رہنا چاہئے اس ضرورت کیلئے مازو سوختہ۔ شب یمانی۔ گرم پانی ۱۰ تولہ میں حل کر کے ڈوش کے ذریعہ رحم میں پہونچائیں تنقیہ بدن کیلئے کوئی نسخہ غلبۂ اخلاط کے لحاظ سے تجویز کر کے استعمال کرائیں تنقیہ رحم کے لئے اصل السوس۔ بیخ اذخر، فراسیون۔ تخم کاسنی، خارخسک خورد، ایارج فیقرا وغیرہ جیسی مدر اور بار دادویہ کام میں لائیں رحم کی قوت غاذیہ کی تقویت و اصلاح کیلئے علاوہ مقوی غذاؤں کے مازو سبز بریاں، تخم حماض، جوز السرو، خبث الحدید، جفت بلوط گلنار فارسی۔ وغیرہ جیسی دواؤں کا حمول کرایا جائے۔ اگر پشت و پہلو اور کمر میں درد ہو، اور بخار کی بھی شکایت ہو تو ادویہ حارہ یابسہ (گرم و خشک) ادویہ کے استعمال سے احتراز واجب ہے۔ ایسی صورت میں خمیرہ گاؤزباں سات ماشہ عرق بید سادہ پانچ تولہ اور شربت بزوری دو تولہ دیا جائے۔ اور تخم خشخاش دو تولہ۔ کنجد سیاہ دو تولہ باریک پیس کر پانی میں پکا کر روغن گل ایک تولہ سفید

بیضۂ مرغ ایکعدد، زعفران ایک ماشہ۔ لک مغسول چار ماشہ پیس کر حل کر کے اسمیں روئی لتھیڑ کر استعمال کرائیں۔

تنقیہ رطوبات رحم کے لئے برنگ کابلی تین ماشہ، تخم شبت تین ماشہ، مرکی ۱۰ ماشہ، نمک سنگ ڈیڑھ ماشہ۔ کف دریا ڈیڑھ ماشہ باریک پیس کر شہد خالص میں حل کر کے اُس میں روئی صاف لتھیڑ کر حمول کریں۔

یا مازو سبز چار ماشہ۔ عود غرقی دو ماشہ، حب الاس تین ماشہ، فقاح اذخر تین ماشہ، مشک خالص یک سرخ، زعفران ایک ماشہ قرنفل ۳ عدد کوٹ پیس کر باریک کپڑے میں پوٹلی باندھکر حمول کرائیں۔

یا اقاقیا تین ماشہ، گلنار فارسی تین ماشہ، مازو سبز بریاں تین ماشہ، شب یمانی ۱۰ ماشہ، سنبل الطیب پانچ ماشہ کوٹ پیس کر پوٹلی باندھکر استعمال کریں۔

یا جفت بلوط، خرنوب شامی۔ مازو سبز چار ماشہ، اظفار الطیب چار ماشہ، اقاقیا چار ماشہ، برادہ صندل سفید چار ماشہ، برگ مورد ۴ ماشہ باریک پیس کر روغن عود ہندی ایکتولہ، روغنگل ایکتولہ میں حل کر کے استعمال کرائیں۔

یا مصطگی رومی ۶ ماشہ، تخم شبت چھ ماشہ، کندر ۶ ماشہ، کوٹ پیس کر موم خالص چھ ماشہ، مغز ساق گاؤ چھ ماشہ، چربی گردہ بز ۶ ماشہ باہم پگھلا کر سفوف ملا کر حمول کرائیں

سفوف دافع سیلان | تالمکھانہ چھ ماشہ، بیج بند گجراتی ۶ ماشہ، موچرس چھ ماشہ، گل پستہ ۶ ماشہ، پوست بیرون پستہ چھ ماشہ مجیٹھ چھ ماشہ، گل دھاوا چھ ماشہ، ثعلب مصری ایک تولہ، آرد مونگ بریاں ایکتولہ، مغز خستہ تمر ہندی ۱ تولہ مصطگی رومی تین ماشہ نبات سفید ہموزن ادویہ کوٹ پیس کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزباں۔ ۵ ماشہ شربت بزوری معتدل ۲ تولہ

معجون دافع سیلان الرحم | موچرس ۶ ماشہ، چکنی چھالیہ ۶ ماشہ، طباشیر ۶ ماشہ، نشاستہ گندم ۶ ماشہ، گل مختوم ۶ ماشہ، مازو سبز ۶ ماشہ گل سرخ چھ ماشہ۔ حب الاس ۶ ماشہ، بلیلہ ۶ ماشہ۔ آملہ ۶ ماشہ، ہلیلہ زرد ۶ ماشہ، موصلی سیاہ ایکتولہ، موصلی سفید ۱ تولہ، پوست انار ۹ ماشہ۔ آب بہی ۵ مار آب انار شیریں ۵ مار نبات سفید ۱ تولہ شہد خالص ۱ تولہ باہم قوام کر کے ادویہ مسحوقہ ملا کر معجون تیار کرلیں۔ خوراک ایکتولہ ہمراہ بدرقہ مناسب

قرص سیلان | شادنج عدسی مغسول ۶ ماشہ، دم الاخوین ۶ ماشہ، کہربائے شمعی ۶ ماشہ، بسد احمر ۶ ماشہ، شب یمانی ۶ ماشہ گلنار فارسی ۶ ماشہ، تخم خرفہ سیاہ چھ ماشہ، گل شیرازی چھ ماشہ، گل ارمنی ۶ ماشہ، باریک پیس کر آب سماق میں حل کر کے ٹکیاں بنائی جائیں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق بارتنگ

ضماد :- قشار کندر تین تولہ، پوست انار تین تولہ، زیرہ سیاہ تین تولہ۔ کوٹ پیس کر آب جوار میں حل کر کے پکا کر نیمگرم پشت اور پیڑو پر ضماد کریں۔

حبوب سیلان | شنگرف رومی نو ماشہ۔ بھلاواں ۹ ماشہ، تخم دھتورہ ۹ ماشہ، باریک پیس کر پانی کے ساتھ خشخاش کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور دو گولیاں روز استعمال کریں۔

مجرّبات!

سفوف سیلان | لودھ پٹھانی ۶ ماشہ، مائیں خورد ۶ ماشہ۔ گوند ڈھنیا ۶ ماشہ، کندر ۶ ماشہ، سنگجراحت ۶ ماشہ، گل پستہ ۶ ماشہ، گل نوفل ۶ ماشہ، تخم قلبی ۶ ماشہ مصطگی رومی ۶ ماشہ، الائچی سفید ۶ ماشہ، ستاور ۶ ماشہ، طباشیر ۶ ماشہ، ثعلب مصری ۶ ماشہ، موصلی سفید ۶ ماشہ کوٹ پیس کر نبات سفید ۱۲ تولہ پیسکر ملا کر سفوف بنائیں۔ خوراک ایکتولہ صبح، ایکتولہ شام ہمراہ بدرقہ مناسب۔

سفوف سیلان بحالت حمل | صدف مروارید ڈیڑھ تولہ، طباشیر ۶ ماشہ، تالمکھانہ ۶ ماشہ، دانہ سیل خرد ۶ ماشہ، کوٹ پیسکر سفوف بنائیں۔ اور نبات سفید ہموزن ادویہ ملا کر کام میں لائیں۔

خوراک ۶ ماشہ صبح ۶ ماشہ شام۔

سفوف دیگر | اظفار الطیب ڈنکہ سفید، ۱ مار، چکنی چھالیہ ۱ مار، سنگھاڑا خشک ۱ مار، خار خسک خورد ایکتولہ، تودری سفید

"Hamdard-i-Sehat," Delhi,
"Women Number"
July 1936.

مدرد صحت - دهلی
ا نت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ء

حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی - لاهور

Hakim Syed Ali Ahmad Sahib Nayyar Wasti, Lahore.

"شفاء الملک" حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی لاہور

"Shifa-ul-Mulk" Hakim Faqir Mohd Chishti Nizami,
Lahore.

سمندر سوکھ سات ماشہ، کنوار گندل ۹ ماشہ، زنجبیل ایک تولہ، اسپند ا تولہ، کھیلی ایک تولہ، مائیں خورد ایک تولہ، مائیں کلاں ایک تولہ، اکرکرا ایک تولہ موصلی سفید ایک تولہ، موصلی سیاہ ایک تولہ، لودہ پٹھانی ۹ ماشہ، تخم سویا ایک تولہ، صمغ عربی ایک تولہ، بیج بند گجراتی ا تولہ، موچرس ایک تولہ عقرقرحا نو ماشہ، پھلی ببول خام ایک تولہ، مغز پستہ ایک تولہ، مغز بادام شیریں دو تولہ، نارجیل گولا چار تولہ (از کدوکش باریک کردہ) چھوہارے ایک تولہ، ثعلب مصری ایک تولہ، مغز خستہ تر ہندی ایک تولہ، اسگند ناگوری ایک تولہ، تالمکھانہ ایک تولہ، مکھانہ خشک ا تولہ، طباشیر سفید ۶ ماشہ، طباشیر کبود ۶ ماشہ، مصطگی رومی ایک تولہ، سب کو باریک پیس کر کشتہ قلعی چھ ماشہ، کشتہ مرجان قسم اعلیٰ ۶ ماشہ، کشتہ پوست بیضہ مرغ چھ ماشہ اضافہ کر کے سفوف بنائیں۔ بعد ازاں قند سفید ملا کر بقدر ایک تولہ بوقت صبح ہمراہ آب تازہ یا شیر گاؤ۔ مارٹ

غذا و پرہیز:۔ کھٹائی۔ تیل، گڑ، مرچ سرخ اور بادی و ثقیل غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ معمولاً غذا میں ایسی کھلائی جائے جو مقوی معدہ، مقوی قلب، مقوی جسم، اور سریع الہضم و لطیف ہوں۔

کثرت نفاس

از جناب شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی شفا منزل لاہور

ایک زچہ کو بچہ پیدا ہونے کے بعد تیسرے روز اس کثرت سے نفاس خارج ہوا کہ تمام بدن زرد ہو کر رہ گیا جب موت کی زردی چہرے پر چھا گئی تو غریب کو اپنی دم کی مہمان نظر آتی تھی اس انتہائے ضعف و سقوط نبض اور انطباق الفکین کی حالت میں اس پر ایک عالم سکرات طاری تھا۔

استیلائے برد کی حالت میں ان کجلائی ہوئی چنگاریوں میں جو عنقریب ایک آرزوؤں کی ڈھیری ہونے والی تھیں۔ طاقت کی دواؤں سے شعلۂ حیات کو روشن تو کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اس تشویشناک صورت حالات میں یہ خطرہ بھی پیہم دامن تخیل کو کھینچتا تھا کہ کہیں مقویات کی حرارت خون میں رقت پیدا کر کے از دیاد اخراج کا موجب نہ ہو جائے۔ پھر بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ طبیعت خود بخود ادرار کی جانب بشدت تمام مائل ہے۔ ایسے آڑے وقت میں خدانخواستہ اگر ذرا سا بھی سیلان دم ہو گیا تو پھر اس کا نتیجہ یقینی موت ہو گا۔

کمیٔ خون کو البتہ مولد دم ادویہ یا اغذیہ سے پورا کیا جا سکتا تھا۔ مگر جب افعال الاعضاء میں نقصان واقع ہو کر ایک سکون و جمود کی سی کیفیت طاری ہو رہی ہو۔ تو پھر بتایئے کہ فوری طور سے کونسی ایسی چیز ہو سکتی ہے جو اپنی برق جولانیوں کے ساتھ آناً فاناً تو فر دم کر کے اس یاس کو مبدل بامید کر دے؟ رہ گئے حابسات و مسکنات دم تو یہ سیلان نفاس کو تو البتہ روک سکتے ہیں لیکن اس ٹھٹھرے ہوئے جسم میں پہلے ہی کیا رکھا تھا جو لطفائے حرارت سے اسے اور بھی ٹھنڈا کر دیا جاتا۔ موجودہ حالات میں تو انتعاش کی ضرورت ہے نہ کہ اطفاء کی۔

میں اس وقت خود خلجان میں تھا کہ یا الٰہی اس حالت درماندگی میں کیا جائے۔ آخر سر کو جو زانوئے تفکر پر رکھا تو یہ نکتہ سجھائی دیا کہ سیلان دم کے بعد جو بلغمی رطوبتیں کسی قدر ٹھٹھر کر جسم میں منشبث ہو گئی ہیں انہیں تلطیف تدبیر سے اگر مستحیل الی الدم کیا جائے تو وہ رقیق و سیال ہو کر شرائین اور اوردہ کے خلا کو اپنے اختلاط سے پُر کر دینگی، نیز اپنی غلظت طبعی سے خون کی سیلانی قابلیت کو بھی کھو دینگی جسکا خطرہ ہر دم مریضہ کی آہ سرد اور تیمارداروں کے نالۂ گرم میں موجود تھا۔

اس تخیل میں اگر کوئی انوکھی بات تھی تو وہ یہ تھی کہ اس نہج پر اگر تلطیف کی گئی تو باوجود انتعاش حرارت غریزی کے ان رطوبات

[1] یہ رطوبتیں اعتدال قوام پر رہیں تو زچہ کے جسم سے ایک چلّے تک بتدریج تلیین اور ادرار کے ذریعہ صاف ہوتی رہتی ہیں۔ اگر زچہ کا مکان سرد ہو سرد پانی سے غسل کر لیا ئے یا ٹھنڈی ہوا لگ جائے یا ماکول و مشروب میں بارد اشیا کا استعمال ہو جائے یا معالج سے دوران علاج میں تغلیظ تدبیر ہو جائے زچہ کو باوجود نفاس کے باقاعدہ اخراج بھی بخار ہو جایا کرتا ہے اسی وجہ سے بڑی بوڑھیاں اکثر کہا کرتی ہیں کہ زچہ کو ٹھنڈی اشیاء نہ دینی چاہئیں یہی رطوبات اگر غلیظ ہو کے رگوں میں سُدے پیدا کر کے ٹانگ میں رک جائیں تو ایک عسیر العلاج مرض ران کا سفید ورم (وائٹ لیگ) ہو جایا کرتا ہے جسکا ایک مستقل علیحدہ علاج ہے۔

...سے تغلیظ تدبیر بنادیگا۔ فھوالمراد۔ اور پھر ماشاء اللہ ایک عظیم اور اہم کام اس نکمی چیز سے نکل آئیگا جو خود مریضہ کے بدن میں تو موجود ہے۔ لیکن اس کی عدم استعداد کی وجہ سے جسم ناتواں اس سے استفادہ نہیں کر سکتا۔

اس خیال کا آنا تھا کہ میرے دل کو ایک ڈھارس سی بندھ گئی اور توکلت علی اللہ ہوالشافی لکھ کر ایک نسخہ تجویز کیا جس کے ... کے دو گھنٹہ بعد ہی نبض میں حرکت محسوس ہونے لگی اور مریضہ نے کروٹ بدلی۔ گھر والوں میں ایک شادمانی کی لہر سی دوڑ گئی ؎

طالع خفتہ سر از بالش غفلت برداشت
بخت بیدار عناں تاب تغافل آمد

سبحان اللہ اس چارہ ساز غیبی کی کارفرمائیاں۔ اس حکیم مطلق اور شافی برحق کی راہ نمائیاں جس نے اس الجھی ہوئی گتھی ... سلجھا کر صحت کے خزانہ کو اپنے دست کرم سے عطا کیا ؎

خون دل ہو کے عجب قدر بڑھی آنکھوں کی
جو گرا اشک وہی لعل بنا رمانی

علاج جاری رہا۔ ضعف روز بروز کم ہوتا گیا۔ خون مطلق نہیں آیا۔ چند دن بعد طبیعت جادہ اعتدال پر آگئی۔ بمقتضیات ... کو مدنظر رکھتے ہوئے اور بھی مناسب تدابیر شامل حال رہیں جن کا تذکرہ اطبائے کرام کے لئے کوئی خاص اہمیت رکھتا۔ صبح و شام کے مجوزہ ... ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ھوالشافی

(صبح) زنجبیل ایک ماشہ پیس کر خمیرہ گاؤزباں عنبری عود صلیب والا پانچ ماشہ میں ملا کر پہلے کھلائیں اور بعد میں گاؤزباں گل گاؤزبان ... کوئیہ ابریشم عود صلیب پانچ پانچ ماشہ، عناب ۵ دانہ، خوب کلاں سات ماشہ کو پانی میں جوش دیکر مل چھان کر دو تولہ شہد خالص ملا کر پلائیں۔

ھوالشافی

(شام) دوالمسک معتدل جواہر والی پانچ ماشہ، عرق عنبر ۲ تولہ کے ہمراہ کھلائیں۔

عقم

ازجناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب رکن دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

ریف عقم کی اصطلاح مختلف مصنفین نے دو جداگانہ معنوں میں استعمال کی ہے۔ اوّلاً اُس حالت کے لئے جس میں عورت حاملہ ہوکر حمل کی پوری مدت ختم کرلے مگر اسکے زندہ بچہ پیدا نہ ہو۔ ایسی حالت میں وہ عقیم سمجھی جاتی ہے۔ درحقیقت یہ تعریف ت نہیں، کیونکہ اس صورت میں یہ تو ضرور ہے کہ وہ اخصاب (باروری) کی قابلیت رکھتی ہے اور بارور ہوتی ہے۔ دوئم۔ اس حالت کیلئے ں عورت میں اخصاب کی قابلیت بالکل مفقود ہو۔ عقم کے یہی معنے صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ امراضیاتی نقطہ نظر سے بھی یہی مفہوم درست ہے، ہے کہ جب ایک بار بیضہ کا اخصاب ہوچکا تو بارور شدہ بیضہ کو خواہ کوئی حالت پیش آئے اسکی حامل عورت کو عقیم یعنے بانجھ نہیں کہا جاسکتا۔ بن شک نہیں کہ متواتر اسقاط ہونا عملی طور پر ایک بڑا عیب ہے، لیکن یہ صورت اُس حالت سے بالکل جدا ہے جس میں ایک تندرست عورت سے دہی نہ ہوسکتی ہو۔ یہاں عقم سے صرف وہی حالت مراد ہے جسمیں قابلیتِ خصاب کا فقدان ہو۔ نسوانی عقم کے اسباب کی مکمل تحقیقات ندر نامرد کی حالت پر بھی نظر ڈالنا ضروری ہے۔ کیونکہ طبیب کو اس امر کا یقین ہونا چاہیئے کہ آیا شوہر میں تندرست حُوَینات منویہ پیدا کرنیکی ت موجود ہے یا نہیں۔ اگر اسکی منی میں تندرست حوینات موجود نہ ہوں تو عورت کے عقم کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا، اور معالج کو مرد نی حالت کی طرف توجہ کرنا چاہیئے۔

خصاب کی قابلیت کا انحصار اس امر پر ہے کہ تندرست حوینات منویہ ایک طبعی مہبل میں داخل ہوں عنق الرحم اور رحم کی ن حوینات منویہ کے انتقال کے لئے موزوں اور درست ہو، غشائے رحم کی حالت بیضہ کے استقرار یا جاگزینی کے لئے مناسب اور موید ہو۔ مقامات میں سے کسی ایک نقطہ پر خرابی یا نقص موجود ہو تو اس سے عقم پیدا ہوسکتا ہے اور اس کے تدارک کی کوشش میں ان میں سے ہر ایک کی ے کے متعلق باقاعدہ تلاش و جستجو ضروری ہے۔ **وظیفی یا فعلیاتی عقم** بلوغ سے پہلے (جب کہ مبیضین غیر پختہ ہوتے ہیں) اور سن ں کے بعد (جب کہ مبیضین میں طبعی وظیفہ انجام دینے کی قابلیت مفقود ہو جاتی ہے۔) واقع ہوتا ہے۔ **عارضی وظیفی عقم**۔ دوران حمل م رضاعت میں واقع ہوتا ہے۔ زمانہ خصاب عموماً زندگی کے اسی زمانہ تک محدود ہوتا ہے۔ جس میں عورت کو حیض آتا رہتا ہے لیکن بعض نائی حالت میں بھی دیکھی گئی ہیں جن میں سن الایاس کے عرصہ دراز کے بعد بھی بعض عورتوں کے بچے پیدا ہوئے ہیں۔ اسی طرح استقرار حمل کیلئے ، کا آنا بھی ضروری نہیں کیونکہ بہت سی عورتوں کو دورانِ رضاعت میں بھی حمل ہوگیا ہے۔

اعت بندی عقم کی جماعت بندی دو موٹی قسموں میں کی جاسکتی ہے۔ (۱) **عقم مطلق** (۲) **عقم اضافی**۔ مگر آگے چلکر اس میں کسی قدر ترمیم کی ضرورت ہوگی۔

(۱) **عقم مطلق**۔ جس میں عورت کی عدم قابلیت خصاب کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کے ضروری اعضائے تناسل بالکل غیر موجود ہوں یا مکمل نشوونما نہ ہوا ہو۔ یا وہ کسی رسولی یا جراحی عملیہ کے باعث تلف ہوگئے ہوں۔ علاج کے نقطہ نظر سے یہ حالت کوئی دلچسپی نہیں رکھتی مارج از بحث ہے۔

(۲) **عقم اضافی**۔ وہ حالت ہے جس میں عورت اپنی طبعی ازدواجی زندگی بسر کرتی ہے۔ اسکے ضروری اعضائے تناسل بھی موجود ہیں۔ مگر بایں ہمہ وہ عقیم ہوتی ہے۔ اضافی عقم کی ذیلی تقسیم دو گروہوں میں کیجاسکتی ہے۔

(الف) وہ حالتیں جن میں کوئی ایسا ضرر یا نقص دستیاب ہوسکے جو عقم کا سبب ہو اور جس نے عقم پیدا کر دیا ہو۔

(ب) وہ حالتیں جو طبعی امتحان سے بظاہر طبعی نظر آتی ہیں۔

پہلے گروہ میں خفیف نقص نشوونما کی ایسی تمام حالتیں شامل ہیں جیسے کہ حاد خمیدگیاں۔ صغر عنق الرحم، تنگی مہبل۔ غشائی تددد

وغیرہ، اور زیادہ خطرناک اضرار رحم، انبوبات رحم، یا مبیضین کی سرایت اور سلعات کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ ان میں سے وہ حالتیں جن میں خفیف خرابیاں موجود ہوں۔ اکثر علاج پذیر ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان میں انذار امید افزا ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ خطرناک اضرار موجود ہونیکی حالت میں گو اکثر اوقات مرض میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ مگر یہ خفت صرف تشریحی حیثیت سے ہوتی ہے۔ طبعی وظیفہ کی قابلیت کبھی دوبارہ حاصل نہیں ہوتی۔

دوسرا گروہ زیادہ دلچسپ ہے، اگرچہ ان میں سے بیشتر کے ساتھ بالآخر عضوی ضرر یا خرابی پائی جاتی ہے۔ تاہم اقل حالتوں میں متعدد ایسی ہوتی ہیں، جن میں عقم کی توجیہ دستیاب نہیں ہو سکتی۔ ان مریضوں میں سے کچھ تعداد ایسی ہوتی ہے جن میں رحم اور انبوبات کی تنفیخ Insufflation or Inflation سے آرام ہو جاتا ہے۔ کچھ تعداد ایسی ہوتی ہے جن میں لپائڈال کے اشراب Injection of Lipoidol سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور باقی ماندہ حالتیں غالباً مرد اور عورت دونوں میں اضافی عقم کی مثالیں ہوتی ہیں۔ چند مثالوں میں لاشعاعوں X Rays کے ذریعہ مبیضین یا غدہ نخامیہ کو تحریک پہنچانے سے استقرار حمل واقع ہو جاتا ہے بعض حالتوں میں درون افرازی غدد (غدد باطنیہ) کے حل پذیر حاصلات یا خلاصہ جات نفع بخش ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن بالآخر ہم مریضوں کی ایک مختصر باقی ماندہ تعداد سے دوچار ہوتے ہیں۔ جنکو ہم کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے اور وہ عقیم ہی رہتے ہیں۔

عقم کی اہمیت عقم ایک جاذب توجہ حالت ہے۔ جو نہ صرف انفرادی حیثیت سے بلکہ قومی نقطہ نظر سے بھی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ انفرادی حیثیت سے یہ حالت تمام مسرتوں اور تمناؤں کا خون اور یاس والم کا سرچشمہ ہو سکتی ہے جس کا نتیجہ اکثر ازدواجی نجاد اور کامرانیوں کا انفکاک اور خاتمہ ہوتا ہے۔ ایسی صورتوں میں اکثر بیچاری عورت ہدف ملامت بنائی جاتی ہے۔ اور اس الزام کے آگے کہ نقص یا خرابی اُسی میں ہے۔ وہ اکثر سر تسلیم خم کرتی ہے۔ اس داغ کو مٹانے کے لئے وہ ہر تدبیر، ہر علاج، اور ہر چھوٹے یا بڑے جراحی عملیہ کی صعوبتیں جھیلنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے۔ مرد اکثر خود کو بے عیب سمجھتا ہے اور عقم کی ذمہ داری اپنی طرف منسوب نہیں ہونے دیتا۔ اور ممکن ہے کہ اپنا طبی امتحان کرانے سے بھی گریز کرے۔ اسکے گھر کی عورتیں بھی عقیدہ راسخ رکھتی ہیں کہ "بیوی بانجھ ہے" اور وہ بیچاری بالآخر اپنی بدقسمتی کا اعتراف کرلیتی ہے۔ اور انتہائی بےبسی اور لاچاری کے عالم میں یاس و حرماں کیحالت میں سسکتی ہوئی زندگی بسر کرتی ہے ان میں سے کتنی بدنصیبوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے فطری مادری جذبات کی فیاضانہ بارش پالتو جانوروں پر کرتی ہیں۔ جب مرد اپنی دلچسپی کا سامان کسی اور جگہ تلاش کرتا رہتا ہے!! عقم کے علاج میں کامیابی سے جو مسرت اور شادکامی حاصل ہوتی ہے وہ کسی دوسرے علاج یا جراحی عملیہ سے بدرجہا زیادہ ہوتی ہے۔ لہٰذا اس مسئلہ کے حل کرنے میں ہر ممکن کوشش و کاوش سے کام لینا چاہیئے۔

وظیفہ تناسلی کی فعلیات

یہاں اس موضوع کی تفصیلی بحث کی گنجائش نہیں لیکن عدم قابلیت اخصاب کے اسباب اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لئے بعض اہم امور کا بیان ضروری ہے۔

اخصاب کے شرائط اخصاب (باروری) کا انحصار اس امر پر ہے کہ مرد کے طبعی جو نیہ منی کا اتصال تندرست نسوانی بیضہ کے ساتھ ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لئے نہ صرف یہ ضروری ہے کہ خصیہ میں حوینات منویہ پیدا ہوں بلکہ یہ بھی کہ ان حوینات کو نسوانی تناسلی گذرگاہوں میں پہنچانے یا داخل کرنے کی قابلیت موجود ہو۔ مزید برآں یہ کہ عورت نہ صرف تندرست بیضے پیدا کرتی ہو۔ بلکہ اسکی تناسلی گذرگاہوں میں کوئی ایسی خرابی یا مزاحمت موجود نہ ہو جس سے حوینات منویہ اور بیضوں کے گذرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش آتے +

بیضہ بیضہ بیض کے اندر بنتا ہے۔ اور اس کے خروج کے لئے جو تغیرات جراب گرافی کے اندر واقع ہوتے ہیں ان کا مجموعی نام تبویض ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حیض اور تبویض دونوں بیک وقت واقع ہوتے ہیں۔ کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ استقرار حمل بالعموم عام طور پر زمانہ حیض سے پہلے یا اس کے بعد واقع ہوتا ہے۔ اس کے برعکس یہ یقینی ہے کہ تبویض حیض سے علیحدہ بھی واقع ہو سکتی ہے۔ مثلاً استقرار حمل کی وہ حالتیں جو عدم طمث کے زمانوں میں واقع ہو جاتی ہیں۔ ان میں ممتاز ترین وہ استقرار ہے جو دوران رضاعت میں ہو جاتا ہے

بھی یقین ہے کہ سیلانِ حیض ایسی حالتوں میں بھی ہوتا ہے جن میں تبویض نہیں واقع ہوتی ہے مثلاً عقم کی وہ حالتیں جن میں مبیضین ایک دبیز لیفی طبقہ ابیض کے اندر ملفوف ہوتے ہیں جسکے باہر سے جرابات گرانی کے چھوٹے چھوٹے دو بیرے محسوس کئے جا سکتے ہیں۔ (ایسے مبیض میں بیضوں کو خارج کرنے کا وظیفہ کبھی تکمیل کو نہیں پہنچتا)

جرابِ گرانی کے اندر سے خارج ہونے کے بعد بیضہ ابنوبات رحم کی جھالروں یا مقصلہ باریطون پر گرتا ہے۔ دونوں صورتوں میں وہ ملبثا ہدبی فعل کے تھپیڑوں سے آگے بڑھتا ہوا فلوپی اُنبوبہ کے اندر داخل ہو کر ایک حوینہ منوی سے دوچار ہوتا ہے۔ اور وہاں ان دونوں کا اقتران یا سنجوگ واقع ہوتا ہے۔

بیضہ کے کامیاب نقلِ مکان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں:۔ اُنبوبۂ فلوپی کے فتحہ بطنیہ کا منفتح یعنے غیر مسدود ہونا اور ان انبوبات کی غشائے مخاطی کا تندرست ہونا۔ اقتران یا سنجوگ کی تکمیل کے بعد بارور بیضہ نیچے کیطرف حرکت کرتا ہوا کہفہ رحم کے اندر جا پہنچتا ہے، اور رحم کی غشائے مخاطی میں استقرار یا تنصیب حاصل کرتا ہے۔ تنصیب بیضہ کے لئے ضروری ہے کہ بطانۂ رحم طبعی اور تندرست حالت میں ہو جب ان دو میں سے کوئی حالت غیر طبعی ہو تو ممکن ہے کہ استقرارِ حمل واقع نہ ہونے پائے۔ بیضہ فلوپی انبوبہ میں باریاب نہ ہو سکے یا غیر طبعی انبوبہ بیضہ کو محبوس کرلے اور اسے آگے نہ بڑھنے دے (جس کا نتیجہ خارج الرحم حمل ہوتا ہے) یا زیادہ امکان اس کا ہوتا ہے کہ بیضہ کی موت واقع ہو جائے یہ تمام اعمال ہماری نظر سے پوشیدہ ہیں۔ اور اگرچہ ہم اس پر قدرت رکھتے ہیں کہ مجری تناسلی کے انفتاح (غیر مسدود ہونے) کو شناخت کر سکیں اور اسکی حالت کو ایک حد تک معلوم کر سکیں، تاہم ہمارے پاس سوائے عملیہ "بطن شگافی" کے اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے جسکی مدد سے ہم یہ معلوم کر سکیں کہ آیا مبیض بیضہ کو برابر خارج کرتا ہے یا نہیں۔ جہانتک مرد کا تعلق ہے ہم یہ سکتے ہیں کہ اسکے تیار کردہ حوینات منویہ طبعی ہیں یا نہیں۔ اور دوئم کہ وہ انہیں نسوانی مجری تناسلی میں پہنچا دینے کی قابلیت رکھتا ہے یا نہیں۔

حوینات منویہ حُوَینات منوّیہ خصیئے کے اندر بنتے ہیں۔ جب وہ پختہ ہو جاتے ہیں تو وہاں سے نکلکر بربخ (اغدیدوس) کی نالیوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان نالیوں میں ان کا ذخیرہ تعداد کثیر میں جمع رہتا ہے۔ یہانتک کہ قذف Egaculation واقع ہو جائے۔ ہر حوینۂ منی ایک سر، ایک گردن، ایک جسم اور ایک دُم پر مشتمل ہوتا ہے۔ دم کے سرے پر ایک منتہائی ٹکڑا ہوتا ہے۔ حُوینۂ منی کا طول $\frac{1}{500}$ انچ ہوتا ہے۔ سر چپٹا یا بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔ اور اس پر ایک کلاہ یا ٹوپی چڑھی ہوتی ہے۔ جو ایک نوکدار سرا بنا دیتی ہے۔ گردن کوتاہ ہوتی ہے۔ اور اس میں دو اجسام مرکزی موجود ہوتے ہیں۔ جسم کا طول تقریباً سر کے برابر ہوتا ہے اور اس میں ایک محوری رشتہ گذرتا ہے جو مسلسل ہو کر دم کے اندر بھی چلا جاتا ہے۔ دم حوینۂ منی سب سے زیادہ لمبا حصہ ہے اور جب اسے تازہ حالت میں خوردبین کے ذریعہ دیکھا جائے تو اس میں متواتر ارتعاشی حرکت پائی جاتی ہے۔ جو ہدبی حرکت سے مشابہ ہوتی ہے۔ حونیہ کی نقل و حرکت دراصل اسی ارتعاش کی وجہ سے عمل میں آتی ہے۔ مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہوگا کہ حوینۂ منی کی ساخت کس قدر پیچیدہ ہے مگر اس ساخت کے ہر حصہ کا خاص وظیفہ یا فعل ابتک معلوم نہیں ہوا ہے۔ کسی خاص نمونہ کے متعلق ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اسکی ساخت طبعی حالت کے مقابلہ میں کسی قدر مختلف ہے۔ جب قذف واقع ہوتا ہے تو حوینۂ منی جو خصیتین کے افراز میں تیر رہا ہے۔ قناتِ ناقل المنی اور مجری البول میں داخل ہو کر وہاں افرازات کے اس مجموعہ کے ساتھ مخلوط ہو جاتا ہے جو حویصلاتِ منویہ، غدۂ قدامیہ، غدد کاؤپر اور مجری البول (مبال) کے چھوٹے مخاطی غدد کے افرازات کے آمیزہ سے تیار ہوتا ہے۔ افرازات کے اسی مجموعہ یا آمیزہ کو سیال منوی (منی) کہتے ہیں۔ اس سیال کا تعامل تعدیلی یا قلوی ہوتا ہے۔ یہ کسی قدر غیر شفاف ہوتا ہے اور اس میں ایک خفیف سی بو ہوتی ہے۔ جو مخصوص قسم کی ہوتی ہے۔ قذف کے ذریعہ جو مقدار ایک مرتبہ خارج ہوتی ہے وہ چند قطروں سے لے کر تین یا چار ڈرام تک ہو سکتی ہے۔ تندرست منی میں تقریباً ۸۰ فی صدی پانی ہوتا ہے اور البیومین اور نمکیات (نمک) وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ منی کے اندر حوینات منویہ تیرتے پھرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اس میں منوی خلیات، منوی ذرات، اور چند قلمیں بھی ہوں۔

سیال منوی کے خوردبینی امتحان کے لئے ضروری ہے کہ حاصل کردہ نمونہ بالکل تازہ نکلا ہوا ہو۔ اسے جسمانی درجہ تپش پر رکھنا چاہیئے۔ اس کا ایک قطرہ لے کر اسے ایک گرم سلائڈ پر رکھکر ایک گرم شیشہ محافظ سے ڈھک دینا چاہیئے۔ امتحان کے لئے پر طاقت

کا دانہ ($\frac{1}{6}$th objection) استعمال کرنا چاہیئے۔ اس طاقت تکبیر سے حوینۂ منی کی موٹی ساخت کا امتحان اور اسکی نقل وحرکت کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر سیال کے اندر کوئی غیر طبعی اجزا موجود ہوں تو وہ بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ زیادہ تفصیلات دیکھنے کے لئے سٹرحجہ پر ایک فلم (باریک تہ) تیار کرنی چاہیئے۔ اور پھر اس کا امتحان ایک روغن غرق عدسہ (Oil immersion lens) کے ذریعہ سے کرنا چاہیئے۔

انعدامِ حوینات منویہ Azoospermia (حوینات منویہ کی کامل غیر موجودگی) یہ ایک اہم حالت ہے۔ یہ فیصلہ کرنے سے پہلے کہ یہ ایک مستقل حالت ہے۔ سیال منویہ کا کئی بار امتحان کرنا چاہیئے تاوقتیکہ یہ کسی بڑی خرابی یا جلی ضرر (مثلاً ذبول خصیتین التہاب بربخ یا اخفاء الخصیتین کیشا) مؤلف نہ ہو۔ جب متواتر امتحان سے حوینات کی عدم موجودگی مستقل طور پر پائی جائے تو ظاہر ہے کہ شخص متعلقہ میں مستقل عقم موجود ہے۔

قلت حوینات منویہ (Oligospermia) وہ حالت ہے جس میں زندہ حوینات منویہ تعداد میں کم ہوں اور بطی الحرکت ہوں۔ باستثنائے مرض خصیہ بالاغری پیدا کرنے والے جنسی مرض کے یہ حالت عموماً عارضی نوعیت کی ہوتی ہے۔ اور کثرت جماع سے پیدا ہوجاتی ہے۔ تازہ شادی شدہ اشخاص میں استقرار حمل میں تاخیر کا سب سے زیادہ کثیر الوقوع سبب بھی یہی ہے اور اگر ڈیڑھ دو ماہ کی علیحدگی اختیار کیجائے اور ساتھ ہی مقویات استعمال کئے جائیں، مفارقت دیہاتی زندگی، اور جسمانی ورزش اختیار کیجائے تو یہ حالت رفع ہوجاتی ہے۔ قلت حوینات حوینات منویہ پیرانہ سالی میں طبعی طور پر واقع ہوجاتی ہے۔

مردہ حوینات منویہ کا افراز (Necrospermia) وہ حالت ہے جس میں سیال منوی کے اندر زندہ حوینات نہیں ہوتے بلکہ ریمی خلیات، مخاط اور کثیر التعداد قلمیں پائی جاتی ہیں۔ ممکن ہے کہ حوینات مطلق نہ ہوں یا چند مردہ حوینات نظر آئیں۔ یہ حالت عموماً امراض زہراوی، التہاب بربخ، اور اتلاف خصیتین کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ ان تمام حالتوں میں جن میں حوینات منویہ غیر طبعی حالت میں پائے جائیں۔ سیال منوی کا بار بار اور مختلف وقفوں کے بعد امتحان کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنے کے بعد ہی کسی حالت کو مستقل کہا جاسکتا ہے۔ یا عدم خصاب کا سبب سمجھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جب تک ایک زندہ حوینہ بھی موجود ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے استقرار حمل ناممکن ہے۔ گو ایسی حالت میں حمل کی امید کم ہوسکتی ہے۔

حوینات منویہ کی غیر طبعی حالتوں (مثلاً ان کے سر کا چھوٹا گردن کا شکستہ خاکہ کا غیر وضع ہونا یا دم کی جسامت میں کمی یا اختلاف ہونا) بلاشبہ قابلیتِ تخصیب درجۂ طبعی سے کم ہوجاتی ہے۔ اس معاملہ میں قابلیت حرکت کو بہت کم اہمیت حاصل ہے کیونکہ اس کا انحصار اس عرصہ پر ہوتا ہے جو قذف کے بعد گذر چکا ہو۔ مزید برآں اگر سیالِ منوی کا نمونہ حاصل کرنیکے بعد اُسے دورانِ انتقال میں ٹھنڈا ہوجانے دیا جائے تو بھی حرکت کم یا غائب ہوسکتی ہے۔

امنا (INSEMINATION)

(ادخال منی ۔ تخم ریزی)

طبعی مقاربت (جماع) میں مردانہ عضو تناسل انتصابی حالت میں عنق الرحم کے کثا متلمس ہوتا ہے اور منی کی مقدار قبوات مہبل کو پُر کرنے اور عنق الرحم اور فم رحم کو ڈھانکنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ عنق الرحم اور مہبل سے زندہ حوینات کا حاصل ہوجانا مرد کی تخصیبی قابلیت اور قوت رجولیت کا ثبوت ہے۔ لیکن اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ مہبل میں زندہ حوینات موجود ہیں ضروری ہے کہ جماع کے بعد فوراً ان کا امتحان کیا جائے۔ ورنہ صرف مردہ حوینات ملیں گے اور ان سے صرف جماع کا وقوع ثابت ہوگا حوینات کی تیز حرکت اسی وقت قائم رہتی ہے جب کہ انہیں ایک مناسب درجۂ تپش پر اور ایک مناسب قلوی واسطہ کے اندر رکھا جائے۔ مہبل کی طبعی ترشگی (باستثنائے زمانۂ حمل کے) نصف فی صدی لیکٹک ایسڈ سے زائد کبھی نہیں ہوتی، اور ایک ماہر (گریفن برگ) نے دریافت کرلیا ہے کہ اس قدر ترشگی کا حوینات منویہ پر کوئی نمایاں اثر نہیں ہوتا۔ لیکن ایک فی صدی لیکٹک ایسڈ حوینات کو تین ہلاک کردیتا ہے۔ طبعی منی کی طبعی مقدار کے قذف سے مہبل کی اس طبعی ترشگی میں تبدیلی واقع ہوجاتی ہے۔ لیکن جب ترشگی

طبعی مقدار سے زیادہ ہو تو اُسے کسی ذریعہ سے کم کر دینا ضروری ہے تاکہ حوینات مرنے نہ پائیں۔

تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حوینات پر قلویت کے مفید اثرات صرف نہایت محدود مدارج کے اندر ہی مرتب ہوتے ہیں اور اگر ہائڈروجن ایون (Hydrogen, ion) کے ارتکاز میں کوئی کمی یا بیشی کی جائے تو اس سے بہرصورت مضر اثر پیدا ہو جاتا ہے۔

عملی طور پر مہبل سے زندہ حوینات صرف اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جبکہ مقاربت کے بعد منی کا امتحان جلد ہی کر لیا جائے۔ اگر مقاربت سے پہلے ایک ہلکا قلوی محلول (ڈوش) استعمال کر لیا جائے تو زندہ حوینات ملنے کا زیادہ امکان ہے۔

تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ طبعی مہبل کی ترشی (جو بہت خفیف ہوتی ہے) حوینات کو ہلاک نہیں کرتی۔ نہ استقرار حمل میں مانع ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں چونکہ حوینات منویہ بذریعہ قذف عین عنق الرحم پر رکھے جاتے ہیں۔ لہٰذا انہیں بحالتِ طبعی تندرست عنق الرحم کے خلوت کدہ میں باریابی کا عمدہ موقع حاصل ہوتا ہے لہٰذا اگر عنق الرحم سے طبعی اور زندہ حوینات حاصل ہو جائیں تو یہ امر قطعی طور پر پایۂ ثبوت کو پہونچ جاتا ہے کہ مرد عقم کی ذمہ داری سے بری ہے۔ (باستثنائے اس حالت کے جس میں مرد اور عورت کی طبیعتوں میں کوئی نفسیاتی خلاف ناموافقت یا تباین کی وجہ سے عدم ہم آہنگی ہو)

عقم کی تشخیص

(الف) عورت۔ (ب) مرد

(الف) عورت کو کب عقیم سمجھا جا سکتا ہے؟

اس امر کے متعلق کہ شادی کے کتنے عرصہ بعد عورت کو عقیم سمجھنا چاہیئے مختلف مصنفین میں وسیع اختلاف ہے۔ میتھیو ڈنکن کا خیال ہے کہ اگر طبعی ازدواجی زندگی کے بعد تین سال خالی گذر جائیں تو عورت کو غالباً عقیم سمجھنا چاہیئے کیونکہ اس عرصہ کے گذرنے کے بعد صرف ۶ فیصدی عورتیں حاملہ ہوتی ہیں۔ سمپسن کا قول ہے کہ عورت کو صرف اسی وقت عقیم سمجھنا چاہیئے کہ جب وہ شادی کے بعد سات سال تک بے اولاد رہے۔ لیکن عقم کے معاملہ میں **عورت کی شادی کی عمر** ایک بنیادی عامل ہے۔ اور میتھیو ڈنکن باروری کی توقع میں شادی کی عمر کو ایک اہم عنصر خیال کرتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ۱۰ سال سے لے کر ۱۹ سال کی عمر تک اضافی عقم کا سن ہے اور اخصاب کی قابلیت ۲۰ سال سے لیکر ۲۵ سال کی عمر تک سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس کے بعد بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ۴۵ سال کے سن کے بعد اولاد کا پیدا ہونا مطلقاً شاذ ہے۔ درحقیقت شادی کے بعد عورت جس قدر جلد حاملہ ہو اُس کی قابلیتِ اخصاب کو اسی قدر بلند درجہ کا سمجھنا چاہیئے۔

میتھیو ڈنکن نے تقریباً چار ہزار شادیوں کے حالات کا مشاہدہ کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اوسطاً شادی کے سترہ مہینے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیشتر حالتوں میں شادی کے بعد پہلے سال ہی میں حمل واقع ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی عورت جو طبعی ازدواجی زندگی بسر کر رہی ہے اور اولاد کی خواہشمند ہے، ایک سال کے اندر حاملہ نہ ہو جائے تو اسے اضافی طور پر عقیم سمجھنا چاہیئے اور اُس کے متعلق نہایت غور و احتیاط کے ساتھ تحقیق و جستجو کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس قدر زیادہ عرصہ تک وہ غیر بارور رہے گی اسی قدر اُس کے عقیم رہنے کا امکان زیادہ ہوتا جائے گا۔ کوئی مسئلہ اس سے زیادہ مشکل نہیں کہ ایک عورت جو چار یا پانچ سال سے ازدواجی زندگی بسر کر رہی ہے اور ماں بننے کی آرزو بھی رکھتی ہے پھر بھی حاملہ نہیں ہوتی۔ اگر اسکی حالت کیطرف جلد تر توجہ کی جاتی تو ممکن تھا کہ محض معمولی علاج یا تدبیر سے دُرِ مقصود حاصل ہو جاتا اور محض سہل انگاری اور تاخیر سے اس قدر قیمتی وقت ضائع نہ ہوتا۔ لہٰذا ایسی حالتوں کی تحقیقات جلد از جلد کرنی چاہیئے۔ ورنہ زیادہ عرصہ گذرنے کے بعد کوئی تدبیر بمشکل کارگر ہوگی۔

اسی طرح **مرد کی عمر** کا لحاظ بھی ضروری ہے۔ مرد میں ۲۰ اور ۳۰ سال کے درمیان قابلیت تخصیب زیادہ ہوتی ہے، ۳۰ اور ۴۰ سال کے درمیان اس میں بتدریج کمی ہوتی جاتی ہے۔ اور ۴۰ سال کے بعد معیار تخصیب سرعت کے ساتھ کم ہو جاتا ہے۔

عورت کو کتنے عرصہ کے بعد عقیم سمجھنا چاہیئے؟ عملی نقطۂ نظر سے یہ ایک غیر اہم سوال ہے کیونکہ جیسا اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ طبعی ازدواجی زندگی بسر کرنے والی ان تمام عورتوں کو جو شادی کے بعد ایک سال کے اندر حاملہ نہ ہو گئی ہوں اضافی حیثیت

سے عقیم سمجھنا چاہیئے۔ لہٰذا جیسے ہی کہ کوئی عورت مشورہ کی طالب ہو، طبیب کو لازم ہے کہ اسی وقت تحقیقات شروع کر دے اور اس امر کا پتہ لگانے کی کوشش کرے کہ کوئی جلی سبب تو نہیں موجود ہے۔ اور ساتھ ہی مرد کے سیال منوی کا امتحان کرے۔ اگر اس امتحان سے کوئی صریح سبب ظاہر نہ ہو تو زیادہ تفصیلی نسوانی داخلی امتحان اور چھ ماہ تک ملتوی رکھے۔ مگر ان درمیان میں مناسب مشورہ اور سادہ تدابیر موقتاً اختیار کرنی چاہیئے۔

(ب) **مردانہ عقم کا حدوث اور اس کے اسباب:**۔ بلوغ سے پہلے حوینات منویہ شاذ ہی موجود ہوتے ہیں اور انکے غائب ہونے کی انتہائی عمر غیر متعین معلوم ہوتی ہے۔ کیسپر نے لکھا ہے کہ ایک شخص میں ۹۰ سال کی عمر میں حوینات منویہ موجود ملے لیکن حقیقت الامر یہ ہے کہ وہ زیادہ عمر میں موجود ہوں تو بھی ان میں ویسی قوت حیات اور قابلیت تخصیب باقی نہیں رہتی جیسی کہ اوائل عمر میں۔

مرد کی حالتیں تین چیزوں پر غور کرنا چاہیئے؟

(۱) سیال منوی میں طبعی حوینات موجود ہیں یا نہیں؟ اگر حوینات نہیں تو ہو وقت عورت کے مزید تفصیلی امتحان کی ضرورت نہیں۔

(۲) مرد میں سیال منوی کو مہبل کے اندر داخل کرنے کی قوت موجود ہے یا نہیں؟ اگر یہ قوت غیر موجود ہو تو اسکے اسباب حسب ذیل ہو سکتے ہیں:۔ (الف) انتصابی قوت (خیزی) کا فقدان (ب) قضیب کا تشوہ (بدشکلی) اکتسابی یا پیدائشی (ج) مجری البول کی تنگی (ضیق مبال)

(۳) اگر مندرجہ بالا دو علامات (یعنی سیال منوی میں طبعی حوینات کی موجودگی اور انکو مہبل کے اندر داخل کرنے کی قوت) مثبت پائی جائیں تو یہ جاننا ضروری ہے کہ آیا مجامعت صحیح طور پر واقع ہوتی ہے اور منی مہبل کے اندر خارج کیجاتی ہے یا عدم واقفیت کی وجہ سے دوران مجامعت میں قضیب درحقیقت باہر ہی رہتا ہے۔ ایسی حالتیں اکثر پائی جاتی ہیں۔ ایک مصنف نے تو ایک ایسے مریض کا تذکرہ کیا ہے جس میں یہ حالت بارہ سال تک جاری رہی اور سیال منوی ان دنوں میں برابر باہر خارج ہوتا رہا۔

اگر مرد میں منی طبعی حالت کی پائی جائے، انتصابی قوت (خیزی) موجود ہو، اور اگر طبعی مجامعت اور قذف (انزال) واقع ہوتے ہیں تو عملی طور پر مرد کو بری الذمہ سمجھنا چاہیئے۔

عقم کے اسباب

بہ لحاظ اسباب نسوانی عقم چار گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:۔

(۱) پیدائشی (۲) اکتسابی (۳) وظیفی اور (۴) ثانوی۔

(۱) **پیدائشی** حالتیں دو ذیلی گروہوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ یعنے (الف) عقم مطلق اور (ب) عقم اضافی۔

(الف) **عقم مطلق** میں اعضائے تناسل کے نمو میں شدید نقائص موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً مبیضین، رحم کا مہبل کا نمو فاسد یا ان اعضاء کی غیر موجودگی۔ ان حالتوں میں کوئی علاج مفید نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ خارج از بحث ہیں۔

(ب) **اضافی عقم** جس میں مناسب علاج سے کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔

(۱) سخت یا غیر مشقوق غشائے بکارت۔

(۲) ضیق مہبل

(۳) رحم کا نقص نمو جو ابتدائی درجہ کا ہو، حاد خمیدگیوں کی حالتیں، اور فم رحم کی تنگی۔

(۴) وظیفی اسباب

(۲) **اکتسابی عقم** جس میں کوئی امراضیاتی کیفیت مانع استقرار ہو اسکے اسباب حسب ذیل ہو سکتے ہیں:۔

۱۔ خطۂ تناسلی کے کسی حصہ کا یا مبیضین کا متضرر یا تلف ہو جانا

خطۂ تناسلی کی سرایت

۳۔ رحم یا مبیضین کی بدوضعی اور میلانات

۴۔ مبیضین، ابنوبات، رحم یا مہبل کے سلعات (رسولیاں)

(۳) **وظیفی عقم**۔ جس میں عورت امکانی طور پر قابلیت اخصاب رکھتی ہے۔ اور جب اُسے مناسب ماحول میں رکھا جائے تو حاملہ ہو جاتی ہے۔ یہ عموماً مندرجہ ذیل حالتوں کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے:۔

(۱) عدم واقفیت (۲) عنانت (۳) تشنج مہبل (۴) جماع مؤلم یا عدم تناسب (۵) بکثرت جماع (۶) عسر طمث (۷) تباین یعنے ناموافقت (۸) جمود یا سرد مہری۔ عدم شہوت و خواہش (۹) سیلان منی (مہبل سے منی کا نکلکر باہر آنا (۱۰) مبیضی وظیفہ کا موقوف ہو جانا (۱۱) عدم تغذیہ (۱۲) مشترک اضافی عقم (وظیفی عقم کے ساتھ اضافی عقم بھی موجود ہو)

(۴) **ثانوی عقم**۔ یہ دراصل اکتسابی عقم کی ایک صورت ہے۔ مگر اسے ہمیشہ ایک جداگانہ حالت تصور کیا گیا ہے۔ **طفلی عقم** (One child sterility) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک دو بچے پیدا ہونے کے بعد عورت عقیم ہو جاتی ہے۔ اس کی تحقیقات بھی اولی عقم کی حالت کی طرح کرنی چاہیئے۔ گو ممکن ہے کہ عورت میں زچگی کے دوران میں کوئی خرابی، مضرت، یا سرایت اس کا سبب ثابت ہو۔ مگر یہ امکان بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ پہلی اولاد ہونے کے بعد مرد سوزاک یا کسی مماثل سرایت میں مبتلا ہو کر اس کی وجہ سے "بے تخم" ہو گیا ہو۔ اسی طرح ممکن ہے کہ ایک آدھ ابتدائی حمل کے بعد عورت کو التہاب عنق الرحم، التہاب بطانۂ رحم، ابنوبی التہاب، یا حوضی یا ربطونی التہاب ہو گیا ہو، یا (جیسا کہ شاذ حالتوں میں ہوتا ہے) اُس کا مبیضی وظیفہ زائل ہو گیا ہو۔ عقم کی ایسی حالتوں میں ہمیشہ تنفیخ (Inflation) لیپائڈال (Lipoidol) بلکہ ضرورت ہو تو علیٰہ "بطن بینگانی" کے ذریعہ سے پوری تحقیقات کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ان حالتوں میں اکثر تدارک پذیر اسباب کا پتہ لگ جاتا ہے۔ اور (بشرطیکہ مرضی سرایت سے اہم عضار کا کامل اتلاف نہ واقع ہو چکا ہو) ایسی ہی حالتوں میں کامیابی کی امید سب سے زیادہ ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا اسباب عقم ڈاکٹر سڈنی فورسڈائک (Dr. Sidney Foradike) کی تحقیقات سے ماخوذ ہیں۔ اس محقق نے عقم کی پانچسو حالتوں کی کامل تحقیقات کے بعد اسباب عقم سے متعلق فیصدی اعداد و شمار حسب ذیل درج کئے ہیں:۔

سبب	فیصدی
۱۔ رحم کا نقص نمو	۱۰ فیصدی حالتوں میں
۲۔ غدد باطنہ کے افراز کی قلت	۶ ۔ ۲ فی صدی حالتوں میں
۳۔ عورت اور مرد طبعی حالت میں پائے گئے	۲۰ فیصدی حالتوں میں
۴۔ مرد کی حالت نامعلوم مگر عورت طبعی حالت میں	۴ فیصدی حالتوں میں
۵۔ التہاب بطانۂ رحم	۹ فیصدی حالتوں میں
۶۔ حوضی سرایت	۱۷ فیصدی حالتوں میں
۷۔ التہاب عنق الرحم	۶ ۔ ۴ فیصدی حالتوں میں
۸۔ مبیضی ڈوریے	۳ فیصدی حالتوں میں
۹۔ لیفی سلعات	۴ ۔ ۲ فیصدی حالتوں میں
۱۰۔ پس گردیدگیٔ رحم	۴ ۔ ۲ فیصدی حالتوں میں
۱۱۔ تشنج المہبل	۱ فیصدی حالتوں میں
۱۲۔ عدم مجامعت	۴ فیصدی حالتوں میں
۱۳۔ کثرت جماع	۲ فیصدی حالتوں میں
۱۴۔ یک طفلی عقم	۱۳ فیصدی حالتوں میں

۱۵- بیش از وقت سن الایاس ۲ ، ۴ فیصدی حالتوں میں

۶- زیادتی عمر اور عام اسباب ۳ ، ۶ فیصدی حالتوں میں

۱۰۰

علاج :- مندرجۂ بالا بیان سے بخوبی ذہن نشین ہوگیا ہوگا کہ نسوانی عقم کی حالتوں میں مرد کی حالت کی تحقیقات بھی برابر ضروری ہے ممکن ہو کہ مرد کی جسمانی حالت کی اصلاح سے عورت کے طویل المدت عقم کا خاتمہ ہو جائے - عورت پر کوئی بڑے جراحی اعمال اسی وقت جائز ہو سکتے ہیں جبکہ مرد میں کوئی عیب نہ پایا جائے - عام دستور العمل یہ ہونا چاہیئے کہ ایک ربر کے غلاف میں مرد کی منی کا نمونہ حاصل کرے، اُس کا جلد از جلد خوردبین کے گرم اسٹیج پر امتحان کیا جائے اور حوینات منویہ کی تعداد، انکی حالت اور نقل و حرکت وغیرہ کو دیکھا جائے - اس سادہ طریقۂ امتحان کے متعلق اس بنا پر اعتراض کیا گیا ہے کہ گو غلاف کے ذریعہ سے حاصل کردہ نمونہ میں متحرک اور زندہ حوینات موجود ملیں مگر تجربہ سے ظاہر ہوا ہو کہ مہبل یا عنق الرحم کے اندر کے افرازات سے انکا تلف ہو کر بیکار ہو جانا ممکن ہو۔ ہونر بیان کرتا ہو کہ تاوقتیکہ منی براہ راست عنق الرحم کے اندر داخل ہو جائے استقرار حمل کا امکان نہیں ہو سکتا، کیونکہ حوینات مہبل کے ترشوی ماحول میں جلد ہی ہلاک ہو جاتے ہیں اسی واسطے ایسی حالتوں میں پہلے ہونر کے طریقہ سے امتحان کر لیا جاتا ہو:

امتحان بہ طریقۂ ہونر یہ ہے کہ چند گھنٹوں کے اندر ایک مصاص (Aspirator) کے ذریعہ **عنق الرحم کی نالی** سے مخاط حاصل کر کے اس افراز میں متحرک اور زندہ حوینات تلاش کئے جائیں - اس میں شک نہیں کہ خالص علمی نقطہ نظر سے امتحانِ ہونر ایک کارآمد طریقہ ہے - مگر اسکی عملی مشکلات اس قدر زیادہ ہیں کہ اس کا عام استعمال خالی از دقت نہیں بایں ہمہ ہونر کی تحقیقات نے یہ ظاہر کر دیا ہو کہ استقرار حمل میں عنق الرحم اور عنقی افراز اہم حصہ لیتے ہیں - لہٰذا عنق الرحم کی ان تمام مقامی خرابیوں (مثلاً عنقی تارکل، عنقی تمزق، یا دریدگی، بیش پرورشی الحالت، مخروطی عنق الرحم، بیرونی فم رحم کے صغر یا مزمن التہاب) کا جو عنقی وظیفہ کو متأثر کر سکتی ہیں فی الواقعی تدارک ضروری ہو علاوہ ازیں اگر عنق الرحم کی نالی میں نا ست ادخال منی درحقیقت اِس قدر اہم ہو تو مہبل کے پچھلے قبوہ اور عنق کے باہمی تعلق یعنے ان کی مجاورتی وضع کے نقائص (مثلاً رحم کے میلان خلفی یا عنق کے میلان مقدم) کو نیز نسوانی انتعاظ (Orgasm) کی تکمیل کو مسئلۂ عقم میں خاص اہمیت حاصل ہونی چاہیئے - اسی ضمن میں ان تمام حالتوں کی اصلاح کو بھی شامل کرنا چاہیئے جو جماع مؤلم کا باعث ہو کر صحیح مقاربت اور کامل مجامعت میں مزاحم ہو جاتی ہیں -

علاج کے معاملہ میں **بعض عام قواعد** بھی اہم طریقہ سے اثر انداز ہوتے ہیں - مثلاً کثرت جماع سے احتراز لازم ہے ایسی حالتوں میں چند ہفتوں تک علیٰحدگی ضروری ہو - مزید برآں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ زمانۂ حیض کے بعد کے چند دن استقرار حمل کے لئے موزوں ترین اور امید افزا ہوتے ہیں - اس کی تائید میں صحیح اور قوی تشریحی اور فعلیاتی توجیہات پیش کیجا سکتی ہیں - تبویض عموماً حالی ڈملکے بارھویں دن اور سترھویں دن کے درمیان زمانہ میں واقع ہوتی ہے - اور چونکہ اخصاب نہایت عام طور پر فلوپی انبوبات میں واقع ہوتا ہو - لہٰذا حیض کے بعد کے زمانہ میں ادخال منی ہونے سے حوینات منویہ ان نالیوں اُس وقت موجود ہو سکیں گے جب کہ بیضی بیضہ خلیۂ تناسلی خطہ کے اندر آچکا ہے - فآن فرانکی نے تخمینہ کیا ہو کہ ادخالِ منی کے عمل اور باروررشدہ بیضہ کے رحم میں پہنچنے کے درمیان آٹھ دن سے لیکر دس دن تک کا زمانہ گذر جاتا ہے - لہٰذا مابعد الحیض ادخال منی اور اخصاب سے یہ فائدہ بھی حاصل ہوگا کہ بیضہ بطانۂ رحم پر اس وقت پہنچیگا جبکہ بطانۂ رحم ماقبل حیض یا ساقطی طور (Premenstrual or Decidual Phase) میں ہے - نمو کے اس درجہ میں اس امر کی ہے - کہ بیضہ کی تنصیب اور تغذیہ کے لئے ہوقت بطانۂ رحم بہترین حالت میں تیار ہو -

حکہ بیضہ اور حوینات دونوں صحیح اور تندرست حالت میں پیدا ہوتے ہوں اور تناسلی فعل (مجامعت) بھی طبعی طور پر سبب کوئی تشریحی نقص ہو سکتا ہو جو بالائی تناسلی خطے میں امراضیاتی افزار کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہو - آرایں شادیوں کی تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ انکی اکثریت میں انبوبی التہاب (Salpingitis) سبب تھا - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فلوپی انبوبات کے التہابی اضرار کی تلاش و شناخت

نہایت اہم امر ہے کیونکہ یہ ضرار تثنی (KinKing) یعنی بل آجانے کیوجہ سے ان نالیوں میں تسدد یا انکے بطنی یا رحمی فم پر انضمامات (چپکیاں) یا مسدودی پیدا کر سکتے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں کیری نے سب سے پہلے بتا دیا کہ مہبلی راستہ سے فلوپی ابنوبات کی غیر مسدودی حالت (انفتاح) کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس نے **لاشعاعی ترسیم** (ایکس ریز سے لی ہوئی تصویر) غیر مسدود مجاری کی چھاؤں حاصل کرنے کے لئے **کولارگال** (Collargol) اور ازاں بعد **سوڈیم آیوڈائڈ** (Sodium iodide) کا ۱۵ فیصدی طاقت کا محلول استعمال کیا۔ تصویر میں اس سایہ یا چھاؤں سے نہ صرف تسدد کی موجودگی ظاہر ہوتی ہے بلکہ اس تسدد کا محل وقوع بھی واضح ہو جاتا ہے۔ اس غرض کیلئے اس کے بعد سے مختلف دوسرے کیمیائی کاشفات کام میں لائے گئے ہیں۔ مگر آج کل جو چیز سب سے زیادہ مستعمل ہے وہ **لیپائیڈال** Lipoidol ہے۔ (ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۱)

رحمی ابنوبی تنفیخ سنہ ۱۹۱۹ء میں روبن نے دریافت کر لیا کہ اگر ایک عنق الرحمی یا رحمی قنولہ کے ذریعہ بالائی تناسلی خطے میں آکسیجن یا کاربن ڈائی آکسائڈ بذریعہ تنفیخ داخل کر دی جائے تو فلوپی ابنوبات کی غیر مسدود حالت (انفتاح) کا زیادہ آسانی کے ساتھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ نہ صرف تشخص کے لئے کارآمد ہے، بلکہ اس میں ایک مزید فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے ابنوبی مخاطی جھلی کے شکنوں اور دوہراؤوں کے چھوٹے چھوٹے انضمامات علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ مخاط کی ڈاٹ نکل جاتی ہے۔ اور ممکن ہے کہ بل کھائے ہوئے ابنوبات بھی سیدھے ہو جائیں۔ چنانچہ یہ درحقیقت عقیمہ کے لئے مفید بھی ہوتا ہے۔ **روبن کے ایجاد کردہ آلہ** کی میکانیت کسی قدر پیچیدہ ہے جسکے لئے کاربن ڈائی آکسائڈ بھرے ہوئے گیس کے استوانوں کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک طبل بھی چاہیئے جس پر فشار پیمائی دباؤ کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اسی غرض سے **وکٹر بونی** نے ایک نسبتہً **سادہ آلہ** ایجاد کیا ہے، یہ اگرچہ سائنٹفک حیثیت سے شاید اس قدر دقیق اور صحیح نہیں۔ مگر عملی طور پر ابنوبی مسدودی کی موجودگی یا غیر موجودگی معلوم کرنے کے لئے کافی کارآمد ہے۔ اسکے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے عنق الرحم کی نالی کی توسیع (چوڑا کرنے) کے بعد اسکے پردے موسّع (Dilator) کو کہفہ رحمی کے اندر داخل کر دیا جاتا ہے۔ بیبل میں ایک دافع عفونت محلول بھر دیا جاتا ہے اور اسکے بصلہ (منفاخ) کو ہاتھ سے دبایا جاتا ہے۔ اگر فلوپی ابنوبات غیر مسدود ہیں تو ان کا انتفاخ حاصل کرنے میں فشار پیمائی دباؤ ۱۰۰ ملی میٹر سے زیادہ نہیں بڑھتا۔ اس دباؤ کو بلا خوف مضرت ۲۰۰ ملی میٹر تک بلند کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ کرنے میں ابنوبہ رحم کے پھٹنے کا خدشہ ہے ✦

ابنوبی تنفیخ کے لئے انگلستان میں ایک طور سادہ آلہ بکثرت مستعمل ہے، یہ **کورنیئر کا آلہ** ہے جسے **پُروِوس** نے بعض ضروری ترمیمات کے بعد کارآمد بنا لیا ہے۔ (ملاحظہ ہو تصویر نمبر ۲) اسکے اہم حصے حسب ذیل ہیں۔ (۱) مضغوط (دبائے ہوئے) گیس کا استوانہ۔ (۲) سیمابی فشار پیما۔ (۳) آب مصراعی استوانی (۴) درون عنقی یا رحمی قنولہ (تصویر نمبر ۳) اس میں گیس کا جو استوانہ استعمال کیا جاتا ہے اس کا تجارتی نام "اسپارکلیٹ" (Sparklet) ہے۔ جس میں بلند دباؤ کے نیچے کاربن ڈائی آکسائڈ بھری ہوئی ہوتی ہے یہ اسپارکلیٹ ایک دات کی نلی میں ثبت کر دیجاتی ہے جسمیں سے یہ گیس ایک استوانی میں منتقل ہوتی ہے جسمیں ایک کے شکل کے پُرزے اور ایک ربر کی نلی کے ذریعہ ایک سیمابی فشار پیما بھی لگا ہوا ہوتا ہے، اس استوانی میں سے گیس ایک اخراجی نلی کی وساطت سے رحم کے اندر داخل ہوتی ہے۔ ایک دقیق درجہ دار پہیہ کو پھرا کر استوانہ میں سے گیس نکالی جاتی ہے اس طریقے سے کہ اسکی شرح اخراج پر پورا پورا قابو حاصل رہے۔ گیس کو غیر مسدود فلوپی ابنوبات میں سے گذارنے کے لئے عموماً ۵۰ ملی میٹر سے لیکر ۸۰ ملی میٹر تک کا دباؤ کافی ہوتا ہے۔ اگر استوانہ میں گیس داخل ہونیکی شرح زیادہ نہ ہو تو پارہ اس نقطہ تک پہنچنے کے بعد پھر زیادہ نہیں چڑھے گا۔ اگر دباؤ ۲۰۰ ملی میٹر تک پہنچ جائے تو یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ دونوں فلوپی ابنوبات مسدود ہیں۔
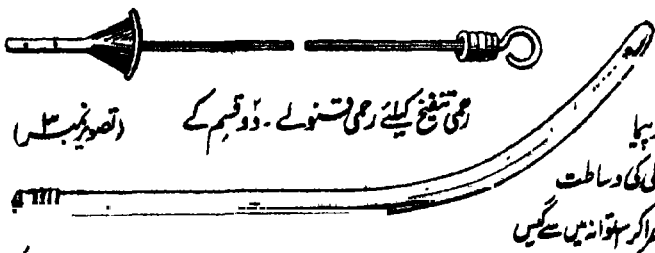
رحمی تنفیخ کیلئے رحمی قنولے۔ دو قسم کے (تصویر نمبر ۳)

ممکن ہے کہ یہ تسدد ابنوبہ کے بطنی فم کی عضوی مسدودی کے باعث نہ ہو، بلکہ صرف اس وجہ سے ہو کہ آخر الذکر (بطنی فم) انضمامات میں مدفون ہو گیا ہو یا بعض حالتوں میں اسکے تسدد کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ابنوبہ کے خاکنائی حصہ میں کوئی تثنی (بل) ہے۔ یا تسدد کیوجہ محض عضلی تشنج ہو۔ لہٰذا صرف ایک ہی منفی نتیجہ سے تسدد کی موجودگی کا قائل نہیں ہو جانا چاہیئے۔ بیش حیض فعالیت کے درجہ کے دوران میں ممکن ہے بطانہ رحم میں اسقدر دبازت پیدا ہو جائے کہ اس سے ابنوبہ کے رحمی حصہ کے سوراخ مسدود ہو جائیں اور ایسی حالت میں گیس انکے اندر داخل نہ ہونے پائے۔ لہٰذا امتحان حیض کے بعد کے سات دنوں میں یعنی تکثیری بطانہ رحم کے درجہ میں عمل میں لانا چاہیئے ✦

فصلِ ششم

زنانہ اعضائے تناسل کا تعدیہ

تمہید:۔ عورت جس وقت پیدا ہوتی ہے تو اسکی مہبل غالباً ہر قسم کے جراثیم کی موجودگی سے پاک ہوتی ہے۔ لیکن ولادت کے بعد صرف چند گھنٹے ہی گذرنے پر مختلف النوع جراثیم اس پر حملہ آور ہوتے ہیں، جو ایک خاص بلندی تک پہنچ کر رک جاتے ہیں۔ انکے رکنے کی حد حنق الرحم ہے۔ ایک تندرست عورت کے جسم میں اس مقام سے اوپر کسی قسم کے جراثیم نہ ہونے چاہئیں۔ اس مقام پر کوئی عضوی ساخت ایسی موجود نہیں ہے جو جراثیم کے لئے ناقابل عبور ہو، اور انہیں جوف رحم میں داخل ہونے سے روک دے، بلکہ بعض خاص حالات جمع ہو کر ایک ایسی موثر حال پیدا کر دیتے ہیں کہ ان کا داخلہ ناممکن ہو جائے۔ اگرچہ یہ ہو سکتا ہے کہ جراثیم اوپر کی طرف سے خون کے ساتھ شامل ہو کر رحم تک پہنچ جائیں اور یہ خصوصیت سل کے جراثیم کو حاصل ہے، درحالیکہ ان اعضا میں وضع حمل کے بعد بہت سے جراثیمی حملے اکثر عروق لمفاوی کے راستے سے پہنچتے ہیں جو مہبل سے اسے لیکر آتی ہیں اور ساخت کا سلسلہ اس میں کوئی مدد نہیں دیتا۔ ساختوں کا تسلسل سوزاک کے تعدیہ کو پھیلنے میں مدد دیتا ہے۔

تندرستی میں مہبل کی نالی حاملہ اور غیر حاملہ دونوں عورتوں میں مختلف النوع جراثیم سے پُر ہوتی ہے معمولی حالات میں یہ لشکر جراثیم بالکل غیر مضرت رساں ہوتا ہے بالخصوص اس وجہ سے کہ خوردشکل کے اندر ڈنڈے کی صورت کے ایک خاص جراثیم ہوتے ہیں جنہیں "عصیلاتِ مہبلی" یا ڈوڈرلین کے جراثیم" کہا جاتا ہے۔ ایسڈ و فیل (ترش رنگوں سے رنگ قبول کرنے والے) قسم کے جراثیم کا یہ سب سے زیادہ اہم جرثومہ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ جرثومہ (ترشۂ لبن) لیکٹک ایسڈ کی پیداوار کو باضابطہ رکھتا ہے۔ اسکی اس خاصیت کی بدولت مہبل کو قاتل جراثیم طاقت ایک حد تک حاصل ہو جاتی ہے جب زندہ پیپ پیدا کرنے والے جراثیم مصنوعی طریقہ پر کسی تندرست مہبل میں داخل کئے جاتے ہیں تو وہ اپنی اثر انگیزی کو بہت جلد کھو بیٹھتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ ستر سے نوے گھنٹوں کے اندر مہبل میں ان کا وجود تک باقی نہیں رہتا۔ ایام حیض میں جو رطوبت مہبل سے خارج ہوتی ہے اس میں جراثیم کی دریافت کا امکان بہت کم ہے کیونکہ ان میں سے بیشتر کو شور کیفیت رکھنے والا خون یا تو بہا لیجاتا ہے یا ہلاک کر دیتا ہے حال میں یہ خیال پیش کیا گیا ہے کہ مہبل کی رطوبات میں اس کیفیت کی پیدائش کا باعث دیوارِ مہبل کے خلیات ہوتے ہیں اور اسمیں جراثیم کے اثر کو کوئی دخل نہیں ہے۔ اس زمانے میں اسکے متعلق بعض نہایت ہی اہم تحقیقاتیں جاری ہیں جنکا ذکر ابھی صرف مجملاً ہی کیا جا سکتا ہے۔ دورِ حیض کے بعض زمانوں میں مہبل کی غشاء مخاطی کے خلیات میں گلیوکوز کی تہ جم جاتی ہے۔ یہ کام ہارمونی ضابطہ کے ماتحت عمل میں آتا ہے خصیۃ الرحم اور غدہ نخامیہ کا اگلا حصہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عصیلاتِ مہبلی گلیوکوز میں تخمیر کی کیفیت پیدا کرنے اور ترشۂ لبنی کے بننے میں مدد دیتے ہیں۔

بعض اوقات مہبلی ردعمل کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ زمانہ حیض میں اور وضع حمل کے بعد جو خون اخراج پاتا ہے اس سے مہبل کی تیزابی کیفیت کم ہو جاتی ہے اور اس کا ثبوت ہمیں اس بات سے ملتا ہے کہ جوف رحم تک تعدیہ اکثر و بیشتر انہی ایام میں پہونچا کرتا ہے۔

دوران حمل میں مہبل کی رطوبت بہت زیادہ ترش ہو جاتی ہے اور اسکے علاوہ اس زمانے میں جوف رحم کی حفاظت ایک مخاطی ڈھکنے یا ڈاٹ کے ذریعہ سے بھی ہوتی ہے جو مجری کو پورے طور پر بند کر دیتی ہے۔ بالخصوص ان عورتوں میں کہ جو پہلی مرتبہ حاملہ ہوں اگر اس ڈاٹ کا معائنہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسکے بیرونی ایک تہائی حصہ میں تو بکثرت جراثیم موجود ہیں اور درمیانی ایک تہائی میں بھی چند مل جاتے ہیں لیکن اندرونی ایک تہائی حصہ بالکل پاک و صاف ہوتا ہے عصیلاتِ مہبلی سن یاس میں جب کہ ہارمونی سرگرمیاں کم ہونے لگتی ہیں مہبل سے غائب ہو جاتے ہیں۔

بعض عام اور مقامی حالات ایسے ہیں جو مہبل تک تعدیہ کو پہنچنے اور پھر وہاں سے اسکے بالائی حصے تک پہنچ جانے کا موقع دیتے ہیں خواہ اس طرح ہو کہ تعدیہ کو براہِ راست داخل ہو جانے دیں یا اس طرح کہ مہبل کے حفاظتی عمل کو کم کر دیں۔

اس قسم کے عام اسباب کے ضمن میں عام جسمانی صحت کا نام لیا جا سکتا ہے یا ہارمونی اعمال کے توازن کا۔ اس جگہ اسکی تفصیل کا موقع

نہیں ہے۔ اسکے لئے زیادہ موزوں جگہ امراض کے ذیل میں ہوسکتی ہے۔

مقامی اسباب میں جماع، مہبل کا غسل مہبل کے اندر شیاف کا رکھنا اور مہبل کا ایسی حالت میں پھیل جانا کہ جب مقام عجان (سیون) چھوٹا ہو۔

مہبل کے مختلف حصوں میں اسکی دیواروں کی خصوصیات عددی کے اثرات قبول کرنے یا نہ کرنے کے لحاظ سے بہت اہم ہیں۔ فرج کا کل علاقہ جس میں غدد دہنیہ بھی ہیں، مجری بول کا سوراخ بھی ہے اور مجری بول کے غدد کی نالیاں بھی ہیں، غشار مخاطی میں مجری بول کے قریب چھوٹے چھوٹے کیسے بھی ہیں اور غدد ودی کے منفذ بھی، سب سے زیادہ آسانی سے تعدیہ کیلئے مسکن مہیا کرسکتا ہے۔ مہبل کی نالی کو جس میں ثقبۃ المہبل سے فم رحم تک غشار تشری کی تہوں پر تہیں چڑھی ہوئی ہیں جس سطح پر کسی غدہ کا منفذ بھی نہیں ہے، بیرونی جراثیم کے حملوں کو بخوبی روک سکتی ہیں بشرطیکہ اسکی سطح صحیح و سالم ہے۔ عنق رحم کی نالی میں بہت گہرائی تک جانے والے اور پیچیدہ ساخت والے غدد موجود ہیں اسلئے وہ تعدیہ کے نشو و نما کا بہترین مقام ہیں اور اس جگہ جب تعدیہ کا کوئی اثر پہنچ جائے تو پھر وہاں سے اسے بے دخل کرنا حد سے زیادہ دشوار ہے۔ اس مجری کا اس سے بالائی حصہ یعنی رحم اور قاذفین کی غشار مخاطی عام طور پر تو تعدیہ سے پاک رہتی ہیں۔ لیکن اگر تعدیہ کا اثر قریب میں پہنچ جائے تو بہت جلد اثر قبول کرلیتی ہیں۔

تعدیہ کے ذرائع

امراض خبیثہ (سوزاک و آتشک) کے خلاف جو جہاد کیا گیا تھا اس نے خود معالجوں کے دل میں بھی یہ خیال پیدا کردیا ہے کہ عورتوں میں تعدیہ کی بنیاد اکثر حالات میں سوزاک پر ہوتی ہے لیکن یہ خیال صداقت سے کس قدر دور ہے وہ ان تجربوں سے ظاہر ہوتا ہے جو بلا امتیاز امراض نسوانی میں مبتلا عورتوں پر کئے گئے اور جن میں یہ معلوم ہوا کہ ان میں سے پچاس اور ساٹھ فیصدی کے درمیان ایسی عورتیں تھیں جنہیں تعدیہ کا باعث وضع حمل یا اسکے بعد کا زمانہ تھا۔ یہ تخمینہ ہے۔ بالکل صحیح اعداد و شمار نہیں ہیں۔ وضع حمل کے تعدیہ اور سوزاکی تعدیہ کے تناسب پر کئی چیزوں کا اثر پڑتا ہے مثلاً نسل، شہر یا دیہات کی رہائش، سماجی رسم و رواج، طرز زندگی وغیرہ تیس سے ۴۰ فیصدی تک تعدیہ کی بنا سوزاک ہوتی ہے، اور تقریباً ۵ فیصدی مریضوں میں دسل کا مادہ) اس کا باعث ہوتا ہے۔ بقیہ میں وہ سب شامل ہیں جنہیں تعدیہ کا ذریعہ آنتوں کے امراض مثلاً احتباس ثفل وغیرہ ہوتے ہیں یا نوجوان دوشیزہ عورتوں میں اتفاقی تعدیہ۔ وضع حمل کا تعدیہ اور سوزاکی تعدیہ دونوں نیچے سے اوپر کی ساختوں پر حملہ آور ہونے والی قسمیں ہیں اور سل کے جراثیم کا تعدیہ بذریعہ دوران خون اوپر سے نیچے آتا ہے۔ باقی ماندہ میں جنکا ذکر ہوا ایک بافت میں سے دوسری بافت میں تعدیہ کے خون کے یا لمفاوی رطوبت کے بہاؤ کے ساتھ پہونچا کرتا ہے۔ آتشک ایک شدید ترین مرض ہے لیکن زنانہ اعضائے تناسل پر اسکے اثرات ان اثرات کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں جو تمام جسم پر نمایاں ہوتے ہیں۔ سوزاک کا شدید تعدیہ زنانہ اعضائے تناسل کو آتشک کی بہ نسبت مقامی طور پر بہت زیادہ نقصان پہنچا دیتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا کوئی تدارک نہ کیا جائے۔

سل کا تعدیہ

جب ہم اس حقیقت پر غور کرتے ہیں کہ انسانی آبادی کی کتنی بڑی تعداد کسی نہ کسی قسم کی سل میں مبتلا ہے تو یہ دیکھکر کچھ زیادہ تعجب نہیں ہوتا کہ اُن میں سے ایک قابل لحاظ تعداد کے اعضائے تناسل تک اس مرض کا تعدیہ پہونچگیا ہے۔ اعضائے تناسل میں سل کی خرابی عام طور پر اس قدر پوشیدہ طریقے پر شروع ہوتی اور بڑھتی رہتی ہے کہ اکثر اس وقت تک اسکی تشخیص ممکن نہیں ہوتی جب تک کہ ایک خاص صورت کے واقع ہوجانیسے عمل جراحی کی نوبت نہ آجائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ عمل جراحی کے بعد خوردبینی ماہر، جراح کو اس بات کی اطلاع دیتا ہے کہ جس قاذف کو دائمی التہاب کی وجہ سے یا جس رحم کو رستے رہنے والے عنقی زخم کی وجہ سے جسم سے علیحدہ کیا گیا تھا وہاں دراصل مرض سل کے جراثیم کی چھاونیاں تھیں، صرف ایسی صورتوں میں کہ جب پیڑو کے درد کے ساتھ دیگر جسمانی علامات موجود ہوں، اور مریضہ کا پھیپھڑوں کی سل میں مبتلا ہونا تحقیق ہوچکا ہو اور سوزاک یا وضع حمل کے تعدیوں کا کوئی امکان نہ ہو تو البتہ خوردبین کی مدد کے بغیر بھی پیڑو کی سل کی تشخیص مکمل ہوسکتی ہے۔ بعض صورتوں میں اگر کوئی نوجوان عورت استسقاء مزمن میں مبتلا ہے اور دل یا گردوں کے امراض کی

کی کوئی علامت بھی نہیں ہے تو ایسے ورم صفاق کی تشخیص کی جا سکتی ہے جس کا باعث سل ہو۔ اکثر حالات میں پھیپھڑوں کی یا دوسرے اعضاء کی سل کا موجود ہونا پرگیٹ یا کیلمیٹ کے رد عمل کی تشخیصی اہمیت کو کم کر دیتا ہے۔

اعضاء تناسل کے مختلف حصے بہ ترتیب ذیل سل کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ قاذف جسم رحم خصیۃ الرحم عنق الرحم مہبل اور فرج، ایسی صورتیں کہ جن میں سل کی ابتداء فرج، مہبل یا عنق رحم سے ہو شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہیں۔ بہت تھوڑے سے مریضوں میں یہ ممکن ہے کہ تعدیہ آنتوں یا مثانہ سے خارج شدہ رطوبت کے ذریعہ سے واقع ہوا ہو، یا ایسے مرد کی منی کے ذریعہ سے جو خود فوطوں کی سل میں مبتلا ہو۔ اس طرح اگر تعدیہ پہونچا ہے تو وہ نیچے سے اُوپر کو چڑھنے والا ہوگا۔

اوپر سے یعنی جسم سے نیچے کی طرف آنے والے تعدیئے کثیر الوقوع ہیں اور ان صورتوں میں تعدیہ کا راستہ یا تو یہ ہوتا ہے کہ براہ راست آنتوں کی گلٹیوں سے قاذف ماؤف ہو جائیں یا یہ کہ عام ورم صفاق موجود ہو۔ اس خیال کو اگرچہ اس واقعہ سے تقویت ملتی ہے کہ اصل مرض کا مقام اس جگہ سے قریب ہوتا ہے کہ جہاں قاذف کا جوف شکم کی طرف والا منہ ہوتا ہے۔ پھر بھی یہ بہت مشکل ہے کہ خون کے ہمراہ تعدیہ کے پہنچنے کے امکانات کو خارج از بحث کیا جا سکے۔ زمانۂ موجودہ میں عام خیال یہی ہے کہ اعضائے تناسل میں سل کا تعدیہ پہنچنے کا خاص ذریعہ خون ہی ہے اسلئے عام طور پر اعضائے تناسل کی سل پھیپھڑوں، آنتوں، صفاق اور مثانے وغیرہ کی سل کے بعد لاحق ہوتی ہے اور ثانوی درجہ رکھتی ہے اعضائے تناسل کی سل کا انجام بُرا ہے، لیکن یہ بُرائی بہت کچھ اس شدت پر منحصر ہے جو دیگر اعضائے جسم کی سل اختیار کرلے اگر تعدیہ کے ابتدائی مقام پر سکون اور خاموشی ہے تو ثانوی تعدیہ کو عمل جراحی کے ذریعہ خارج کر دینا ممکن ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ حیض کی مصیبت کو اسکے سر سے دور کرکے ہم عورت کو ایسی حالت میں پہنچا سکتے ہیں جو شفاء کامل کے بہترین مواقع مہیا کر دے۔

جہاں ابتدائی تعدیہ شدت سے واقع ہوا ہو وہاں پیڑو پر عمل جراحی کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ عملیہ کے بعد مرض میں افاقہ کی اُمید بہت ہی کم ہوتی ہے۔

فرج ۔ فرج کی سل شاذ و نادر ہوتی ہے نوجوان لڑکیوں کو بھی اگرچہ ہو سکتی ہے، لیکن اسکے لئے مناسب عمر تیس سے چالیس سال ہے۔ تقریباً ہر مریضہ میں کسی دوسری جگہ سل کی موجودگی با سانی تشخیص کیجا سکتی ہے۔ خواہ وہ پھیپھڑوں میں ہو یا قاذفین میں یا رحم میں۔ اس مرض کو گذشتہ زمانے کے لیوپس رتوی ( ) کے ساتھ خلط ملط نہ کرنا چاہیئے جسے اب الیسٹھیومین کہتے ہیں۔

یہ سل یا تو زخم کی صورت اختیار کرلیتی ہے یا عضو کی ضخامت اُس سے بڑھ جاتی ہے۔ اول صورت میں متعدد زخم ہوتے ہیں جن کے کنارے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں اور جو کبھی کبھی باہم مل کر ایک زخم بن جاتے ہیں جسکی کوئی باقاعدہ صورت نہیں ہوتی۔ آس پاس کی بافتیں خون سے پُر ہو جاتی ہیں اور تمام فرج بڑی اور موٹی معلوم ہوتی ہے۔ زخم میں کافی درد اور کھجلی ہوتی ہے ایسی سل جسمیں عضو ضخیم ہو جائے نادر الوقوع ہے، وہ اگر ہوتی ہے تو پوری عمر کی عورتوں میں ہوتی ہے اور عضو کا مٹاپا زیادہ ہوتا ہے کہ فیل پا کا شبہ ہونے لگتا ہے۔

فرج کی سل کی تشخیص منجملہ آتشک مجازی سے، ورم صنعی سے، اور بواسیر سے، یا تضخمی قسم میں فیل پا سے کرنی ضروری ہے۔

علاج میں مریضہ کی عام حالت کی اصلاح کی جانب توجہ کرنی چاہیئے اکثر صورتوں میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کرنا ہوتا کہ زخموں پر دافع تعفن ادویہ لگا دی جائیں۔ عکس ریز شعاعوں سے علاج کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ مریضہ کو زیادہ تکلیف نہ پہونچے بعض صورتوں میں مریضہ میں اتنی قوت بھی ہوتی ہے کہ تمام زخم دار حصہ کو کاٹ کر نکال دینا گوارا کرلے، یہ آخری طریقۂ علاج تضخمی قسم کے لئے ہے، بشرطیکہ مریضہ کی عام صحت اچھی ہو اور تضخم بڑھتا ہی جاتا ہو۔ مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں پھیپھڑوں کی دق سے مریضہ کے ختم ہو جانے کا امکان ہے۔

مہبل ۔ مہبل پر بھی قرحۂ سلیہ ہو سکتا ہے بالخصوص وضع حمل کے بعد اور ایسی صورت میں وہ زخم خوردہ دیوار پر ہی ہوا کرتا ہے زخم وہی معمولی صورت کے ہوتے ہیں، انکی شکل بے قاعدہ ہوتی اور انکی لمبائی مہبل کی لمبائی کے متوازی ہوتی ہے۔ مہبلی سل قریب قریب ہمیشہ ثانوی طور پر ہوتی ہے۔

طریق علاج وہی ہے جو فرج کے قرحے کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ اگر مریضہ اس قابل ہو، اور قرحہ مہبل کے بالائی حصہ میں ہو تو انقطاع رحم کا عملیہ کرکے مہبل کا حصہ بھی نکال دینا چاہیئے جیسے کہ عنق رحم کے سرطان کے لئے کیا جاتا ہے اگر قرحہ نیچے کے حصے

ہیں ہو تو اسے اچھی طرح کاٹ کر نکال دیں اور پھر زخم کے کنارے ملا دیں۔

رحم (الف) عنق رحم۔ اس مقام کی سل تقریباً ہمیشہ یا تو قاذف کی سل کا یا رحم کے جسم کی سل کا پھیلاؤ ہوا کرتی ہے شاذ حالتوں میں مثانہ یا فرج سے بھی پھیل کر اس جگہ پہنچ سکتی ہے۔ یہ قرحہ کی صورت بھی اختیار کر سکتی ہے اور تضخیم کی بھی۔ عنق رحم کے غدد ضخیم ہو جاتے ہیں۔ قرحہ والی صورت میں زخم بے قاعدہ صورت کے ہوتے ہیں۔ اور فم رحم کے بیرونی حصہ کے قریب واقع ہوتے ہیں۔ تضخیمی قسم میں بیشمار ثبور بن جاتے ہیں جن سے مجاری بند ہو کر رحم میں پیپ جمع ہو سکتی ہے۔ مہبل سے سخت بدبودار پیپ اور خون خارج ہوتا ہے، لیکن درد کی موجودگی ضروری نہیں۔

بلحاظ علامات یہ مرض سرطان سے بہت مشابہ ہے، اگرچہ اسمیں سختی اتنی زیادہ نہیں ہوتی، تضخیمی قسم میں سیلان خون اسی قدر زیادہ ملتا ہے جیسا کہ سرطان میں، اور قرحہ والی قسم میں پیپ بھی اسیقدر بدبودار ہوتی ہے۔ تشخیص کے لئے بافت کا خوردبینی امتحان ضروری ہے۔ اگر سرطان ہے تو اسکے مخصوص خلیوں کی ساختیں ملینگی اور اگر آتشکی زخم ہے تو اسکے جراثیم نظر آ جائینگے۔

جب صرف عنق رحم ماؤف ہو تو اسے کاٹ کر نکال دینا چاہیئے۔ لیکن اگر تعدیہ اوپر سے آیا ہو اور قاذف یا رحم مبتلائے مرض ہے تو اگر مریضہ کی طاقت اجازت دے تو رحم، قاذفین، اور خصیۃ الرحم سب کاٹ کر نکال دینے چاہئیں۔

(ب) **جسم رحم** ۔ رحم کے جسم میں تعدیہ بالعموم قاذف سے پہونچتا ہو۔ بعض عورتوں میں یہ بھی ممکن ہے کہ خود رحم ہی سے مرض شروع ہوا ہو، چونکہ فیصدی صرف دو مریض عورتوں میں قرحہ عنق رحم میں ہوتا ہے، اور تیرہ فیصدی میں عنق رحم اور رحم دونوں مبتلا ہوتے ہیں اس لئے باقی بچاسی فیصدی میں صرف جسم رحم ماؤف ہوا کرتا ہو۔ سل کی حاد ثبوری قسم کو چھوڑ کر جسمیں کہ رحم کے اور دیگر مقامات کے مقامی زخم کوئی اہمیت نہیں رکھتے جسم رحم کی سل ہمیشہ مزمن قسم کی ہوتی ہو۔ دو چار مریض عورتوں میں ممکن ہے کہ سل صفاق کے طبقوں سے شروع ہو۔ لیکن اکثر و بیشتر حالات میں اسکی جگہ رحم کی اندرونی سطح کی غشاء مخاطی ہے جہاں وہ قاذف کے منہ سے شروع ہو کر نیچے کی طرف پھیلتی ہے۔ بعد میں طبقہ عضلیہ بھی ماؤف ہو سکتا ہے رحم کی غشاء مخاطی اس قدر موٹی پڑ جاتی ہے کہ نالی کا زیریں حصہ اس سے بند ہو جاتا ہو اور رحم میں پیپ جمع ہو جاتی ہو، بہت سی حالتوں میں یہ کیفیت دیوار رحم کی لمفاوی عروق کے ذریعہ پھیل جاتی ہے اور پورا عضو مبتلا ہو جاتا ہو۔

رحم کا جسم بڑا ہو جاتا ہو کبھی کبھی رحم کی سل کے ساتھ ساتھ سرطان الرحم یا کوئی اور رسولی بھی ہوتی ہے۔ علامات ایسی نہیں ہوتیں کہ جس سے تشخیص میں مدد مل سکے۔ عام طور پر کثرت طمث اور سیلان الرحم موجود ہوتا ہو لیکن پرانی بیماری میں حیض بند ہو جاتا ہو، شروع مرض میں ممکن ہے کہ خوردبینی امتحان کے ذریعہ سے سل کے خلیے نظر آ جائیں لیکن مرض کے پرانا ہونے پر جوف رحم میں سے پنیر کے سے ٹکڑے اخراج پانے لگتے ہیں بیشتر صورتوں میں قاذف نالیاں بھی مبتلائے مرض ہوتی ہیں۔ اور رحم کی اصلی حالت اس وقت تک نہیں معلوم ہوتی کہ جب تک عمل جراحی کر کے اسے نکال نہ لیا جائے۔ ماؤف اعضاء پر عمل جراحی کا امکان مریضہ کی عام تندرستی پر منحصر ہے اس قسم کے چھوٹے اعمال جراحی کہ جیسے کھرچ کر صاف کرنا کچھ کارآمد نہیں ہوتے کیونکہ اول تو تنہا رحم مبتلائے مرض نہیں ہوتا اور اگر صرف رحم ہی ماؤف ہو تب بھی جراثیم کے تمام مراکز نہیں کھرچے جا سکتے۔

خصیۃ الرحم خصیۃ الرحم میں ابتدائی قرحہ شاذ و نادر ہوتا ہو لیکن قاذفین کی یا صفاق کی سل کیساتھ خصیئے بھی ماؤف ہو جایا کرتے ہیں۔ غشائے مخاطی اور دوسری جھلیاں تعدیہ کے حملہ کی کافی مدافعت کر لیتی ہیں۔ اور حملہ عام طور پر جسم اصفر کے راستے سے ہوتا ہو، یا..... شرائین کے راستے سے۔ خصیہ حجم میں بڑا ہو جاتا ہو اور اسکی ساخت پنیر کی طرح کی ہو جاتی ہے، اور آخر میں یہاں تک ہونا ممکن ہے کہ خصیہ کے نام سے صرف ایک خول باقی رہ جائے جسمیں پیپ بھری ہوئی ہو۔ بالعموم دونوں خصیئے ماؤف ہوا کرتے ہیں۔ علاج قاذف نالیوں کی سل کے علاج پر منحصر ہے جنکے ساتھ یہ ماؤف ہوتے ہیں۔

صفاق ــــ اعضائے تناسل تک سل اکثر اسی جھلی سے پھیلتی ہے۔ اس لئے امراض نسواں کے ماہر عام طور پر بیک وقت ان دونوں پر غور کرتے ہیں۔ اکثر و بیشتر صفاق کی اس کیفیت کے ساتھ قاذف میں مزمن التہاب موجود ہوتا ہے اور تمام اندرونی اعضائے تناسل آپس میں جڑے ہوئے اور چپٹے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض حالتوں میں ممکن ہے کہ قاذفین میں یا خصیتین میں سوزاکی یا وضع حمل کا تعدیہ پہونچا ہوا ہو اور اسکی وجہ سے آخر میں سل کے تعدیہ کو وہاں جم جانیکا اچھی طرح موقع مل گیا ہو۔ آزاد رطوبت ایک بڑی یا چھوٹی مقدار میں موجود ہوتی ہے

اور بعض مریضوں میں پنیری مادہ یا پیپ کی تھیلیاں موجود پائی جاتی ہیں۔

اس صورت حالات کو حاد قسم کی ثوری سل سے مشخص کرنیکی ضرورت نہیں جو نوجوان عورتوں میں خاصا قدر عام ہے اور جس کا التباس استسقاء کے ساتھ ممکن ہے۔ ان حالات میں مقامی قرحوں کو کوئی اہمیت نہیں دیجاتی، کیونکہ مریضہ کی عام تندرستی بہت ہی اندیشہ ناک اور محتاج توجہ ہوتی ہے۔

اس قسم کے حالات میں باہم جڑ جانیکا جو رجحان پایا جاتا ہے اسکی وجہ سے اس قدر مختلف قسم کی علامات نمایاں ہوتی ہیں اور اسی رجحان کے باعث مزمن سلی التہاب صفاق کی حالت میں وہ فوری تغیرات بھی رونما ہوتے ہیں۔ بہت سی عورتوں میں یہ ممکن ہے کہ بجز پیٹ کے بتدریج بڑھنے کے اور کوئی بھی علامت نہ ہو جو نفخ یا استسقاء کے باعث سے بڑھ جاتا ہے، بعض میں مریضہ پیٹ میں درد رہنے، جی متلانے اور قے کرنیکا یا کبھی کبھی بخار آجانیکا تذکرہ کرتی ہے اور بعض مرض عورتوں میں کچھ ایسی علامات رونما ہوتی ہیں کہ جیسی خصیۃ الرحم کی رسولی کی حالت میں جسکی ڈنڈی بل کھا گئی ہو، یا آنتوں کے زخم کی حالت میں جب کہ زخم آنت کی دیوار کو پھاڑ کر سوراخ کردے، یا آنتوں کے احتباس کی حالت میں۔ ان صورتوں میں اصلیت یہ ہوتی ہے کہ اکثر آنت کا کوئی پیچ اعضائے تناسل میں سے کسی کے ساتھ چپک جاتا ہے اگر علامات زیادہ شدید نہ ہوں تو غالباً یہ صورت ہوگی کہ پیڑو میں نیچے کی جانب دباؤ پڑتا ہوگا اور پیشاب بند ہوگا۔ قے نہ بھی ہوتی ہو تب بھی مریضہ بالکل سوکھ جاتی ہے اور دیوار شکم کی وریدیں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں، ہر وقت بخار رہنے کی وجہ سے بسا اوقات اسے تپ محرقہ خیال کر لیا جاتا ہے۔ تاوقتیکہ جراثیم کا امتحان تشخیص کی صحت نہ کردے۔ حاد ثوری سل کے مریضوں میں بھی اسی قسم کے مغالطے ہوتے ہیں۔

جسمانی علامات سب مریضوں میں یکساں نہیں ہوتیں یہ بھی ممکن ہے کہ بیقاعدہ شکل کے ورم پیڑو میں محسوس ہوں جو سخت رسولی سے مشابہ ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مجتمع سیال محسوس ہو جس پر مبیض کی ایسی رسولی کا دھوکہ ہو کہ جسمیں سیال بھرا ہوتا ہے جب دیوار شکم پر استر لگانے والی صفاق موٹی پڑ جاتی ہے تو دیوار میں ایک خاص قسم کی سختی اور دبازت محسوس ہوتی ہے۔ اکثر تشخیص کا تعین کرنے سے پیشتر مریضہ کو بیہوش کر کے امتحان کرنیکی ضرورت ہوتی ہے۔

انجام اور علاج - بجز چھوٹے بچوں کے کہ جن میں عام طور پر ثوری سل موجود ہوتی ہے اس مرض کا انجام عام طور پر بخیر ہوتا ہے مریض کی عام حالت اور پھیپھڑوں کی کیفیت خاص اہمیت رکھنے والی چیزیں ہیں۔ بھوک زائل ہو جانا، بخار رہنا، اسہال اور لاغری بری علامات ہیں جن حالتوں میں کہ شروع ہی سے مرض تشخیص ہو جائے، مریضہ کو ایک یا دو ماہ کیلئے "صحت گاہ" میں بغرض علاج بھیج دینا اچھا ہے۔ شروع بیماری میں اعمال جراحی اتنے مفید نہیں ثابت ہوتے جتنے کہ بعد میں۔ اگر علاج سے کچھ بھی افاقہ نہ معلوم ہو یا یہ کہ مریضہ پرانی بیمار ہو جسے اب دیکھا ہے تو عمل جراحی مناسب ہوگا۔ پیٹ کے جوف میں ہاتھ ڈالنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بیشتر صورتوں میں آنت صفاق کے بالائی طبقہ کے ساتھ چپکی ہوئی ہوتی ہے، صرف استسقاء کا پانی نکال دینے ہی سے بعض وقت کامل شفا ہو جانی ممکن ہے، بالخصوص ان صورتوں میں کہ جب بہت سی ساختیں چپکی ہوئی نہ ہوں، اگر خصیتین الرحم اور قاذف بہت زیادہ مبتلائے مرض ہوں تو انہیں بالکل نکال دینا ہی اچھا ہے لیکن انہیں چھڑاتے وقت انتہائی احتیاط لازم ہے۔ کیونکہ چپکی ہوئی آنتیں پھٹ تو آسانی سے جاتی ہیں لیکن بعد میں ان کو اصلی حالت میں لانا سخت دشوار ہوتا ہے۔ مرض اگر پورے طور پر نہ ہو تو پیٹ کے اندر ناصور بن جاتے ہیں جنکا مندمل ہونا تقریباً محال ہے، اگر قاذفین بھی نکال دیئے جائیں تو مرض کا اعادہ بہت ہی کم ہوتا ہے بہ نسبت اس صورت کے کہ انہیں نہ نکالا جائے اور دونوں قاذفوں کے انقطاع سے اسی قدر اچھے نتائج نکلتے ہیں جیسے کہ رحم کے نکال دینے سے بعض حالتوں میں عکس ریز شعاعوں کے ذریعہ صفاق کی سل کے علاج کے نتائج بہت ہی اچھے نکلے ہیں۔

آتشک کا تعدیہ

اس باب میں ہمارا مقصد صرف طب جدید کی ترجمانی ہے۔ اس لئے آتشک کے متعلق قدیم خیالات و معلومات اور طرق علاج پر کچھ بحث بھی بے موقع ہوگی لیکن صفحات کی عدم گنجائش اور عدیم الفرصتی بھی طب جدید مفصل ترجمانی میں مانع ہے۔ اس لئے یہاں صرف ضروری اور برمحل چیزیں پیش کی جائینگی۔

آتشک کے متعلق ۱۹۰۵ء سے کچھ پہلے ہی خیال کیا جاتا تھا کہ یہ متعدی مرض ہے۔ لیکن اس سن میں ایک جرمن محقق شادن نے اسکے جراثیم دریافت کرلئے۔ اس وقت سے آتشک بلا اختلاف تعدیہ والے امراض میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ تحقیق جراثیم آتشک گھونگے کیطرح پیچدار شکل کے ہوتے ہیں اسی مناسبت سے اس نوع کے جراثیم کو حلزونی اور بطور اختصار آتشک کے جراثیم کو "حلزون آتشک" کہتے ہیں۔ اس جرثومہ کی لمبائی محض ۵ سے ۲۴۰ ایم ہوتی ہے لیکن عموماً ۸ سے ۱۰ ایم تک پایا جاتا ہے۔ اور اسکی ساخت میں پیچوں کی تعداد بھی مختلف ہوتی ہے۔ عموماً پانچ چھ پیچ ہوتے ہیں اور کبھی کبھی ان کی تعداد بارہ تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ ان کے دونوں سرے مخروطی طور پر پتلے ہوتے ہیں۔ خوردبینی مشاہدہ نے واضح کیا ہے کہ اس جرثومہ میں مقامی حرکت تو بہت تیز ہوتی ہے لیکن حرکت مکانی یا حرکت منتقلہ بہت کم پائی جاتی ہے۔ انکی یہ حرکت اکثر چار قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) کبھی یہ اپنے طویل محور پر گھومتے ہیں (۲) کبھی حرکت دوریہ کرتے ہیں (۳) گاہے اپنے پیچوں کو سکیڑتے اور پھیلاتے ہیں (۴) اور آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہیں۔ ان جراثیم کو انہیں کے مصل کے ایک قطرہ میں شیشے کے ڈھکنے سے محفوظ کرکے ایک معمل کیمیاوی میں ۴۳ روز زندہ رکھنے میں کامیابی حاصل کی گئی تھی۔ ڈاکٹر نوجوشی نے ان کو مستنبت خالص میں پرورش کرکے ان کے ذریعہ خرگوشوں میں آتشک کے زخم پیدا کئے تھے اکثر محققین کا خیال ہے کہ ان میں عمل تکاثر (ایک کے دو اور دو کے چار ہو ہو کر بڑھنا) عرض میں تقسیم ہونیکے ذریعہ ہوتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ بطولاً تقسیم ہونے سے بڑھتے ہیں۔ نیز ان کو اگر ۱۵ درجہ سنٹی گریڈ کی حرارت میں رکھا جائے تو یہ مرجاتے ہیں۔ انسان کے سوا صرف بن مانس (چمپینزی) ہی حلزون آتشک سے متاثر ہوتا ہے۔ اور یہ جراثیم غیر ہوائی جراثیموں کی قسم میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اور اس جرثومہ کا وجود آتشک سے تمام پیدا شدہ عوارض میں پایا جاتا ہے

آتشک سے تعدیہ کیلئے خواہ وہ عورت میں ہو یا مرد میں۔ جلد یا غشاء مخاطی پر کوئی خراش یا زخم کی موجودگی ضروری ہے۔ عموماً تعدیہ تین طرح واقع ہوتا ہے۔ (۱) تعدیہ بذریعہ اتصال (۲) تعدیہ بذریعہ استعمال (۳) تعدیہ بذریعہ انتقال۔

(۱) **تعدیہ بذریعہ اتصال** میں سب سے زیادہ کثیر الوقوع مجامعت ہے۔ اسی کے ذریعہ سے مرد کے حلزون آتشک عورت میں، اور عورت کے جراثیم مرد میں پہنچ جاتے ہیں۔ مجامعت کے علاوہ معالج یا معالجہ آتشک کے مریضوں کا امتحان کرتے وقت اس کو حاصل کرسکتے ہیں۔ یا بوسوں کا تبادلہ بھی تعدیہ کا سبب بن سکتا ہے۔ اسی طرح جو بچہ موروثی طور پر آتشک میں مبتلا ہو اسکو دودھ پلانے سے تندرست دایہ بھی اس مرض میں مبتلا ہوسکتی ہے، اور بیمار مرضعہ کے اس مرض کا انتقال تندرست بچہ میں ہو جاتا ہے۔

(۲) **تعدیہ بذریعہ استعمال** ۔ مریض یا مریضۂ آتشک کی مستعملہ یا زیر استعمال اشیاء سے اس مرض کا تعدیہ بآسانی ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی چیزوں میں عام گھریلو چیزیں شامل ہیں۔ مثلاً آتشکی مریض کے کپڑے۔ بستر، تولیے، چمچے، پیالیاں، گلاس وغیرہ، اسی طرح معالج کی بے احتیاطی سے کسی مریض آتشک پر مستعملہ اوزاروں کے ذریعہ سے بھی یہ مرض ایک دوسرے میں پہنچ جاتا ہے۔

(۳) **تعدیہ بذریعہ انتقال** ۔ ماں اور باپ دونوں کے ذریعہ سے بچوں کو آتشک پہنچ سکتی ہے لیکن آتشک کا اثر حمل پر مختلف طریقہ سے اور مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔ اس قسم کے تعدیہ میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو حاصل ہے کہ حاملہ آتشک میں کس وقت مبتلا ہوئی ہے۔

(۱) بار بار اسقاط حمل کا جب کوئی اور ظاہری سبب ہمارے سامنے نہیں آتا ہو تو یقینی طور پر اسقاط کا سبب آتشک ہوتی ہے، خواہ وہ بظاہر موجود ہو یا نہ ہو، یا ایک مرتبہ خون کے خوردبینی امتحان سے بھی اس کا پتہ چلے یا نہ چلے لیکن خون کا غائر مطالعہ حلزون آتشک کے وجود کا ثبوت بہم پہونچا دیتا ہے۔ اسکے علاوہ (۲) اگر آتشک کا تعدیہ انعقاد حمل سے پہلے مریضہ میں واقع ہو جائے تو اس وقت ۵۰ فیصدی عورتوں میں یا تو حمل ساقط ہو جاتا ہے یا مقررہ اوقات سے پہلے ہی وضع حمل کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن آتشک کے جراثیم کی سمیت استداد یا علاج سے جس قدر کم ہوتی جاتی ہے، اسی قدر ہر دوسرا حمل پہلے حمل سے زیادہ مدت تک قائم رہنے لگتا ہے۔ بالآخر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ بچہ پورے دنوں میں پیدا ہو جاتا ہے لیکن وہ اکثر مُردہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد بھی اگر اسی مریضہ کو استقرار حمل ہو جائے، تو بچہ پورے دنوں میں اور زندہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن وہ مریض ہوتا ہے، اور عموماً ایک ڈیڑھ سال میں مرجاتا ہے۔ اسی طرح مزید امتداد و استقرار کے بعد بچہ بظاہر تندرست پیدا ہو جاتا ہے لیکن اسمیں آتشک کا اثر موروثی طور پر پوشیدہ ہوتا ہے۔ جو مستقل دانت نکلنے کے وقت یا بلوغ کے زمانہ میں جسم پر دھبوں (Stigma) کی شکل میں ظاہر ہو جاتا ہے (۳) اگر عورت استقرار کے ساتھ ہی آتشک میں مبتلا ہو جائے تو جنین ضرور آتشک زدہ ہوتا ہے، اور اسکے لئے رحمی مدت کو پورا کرنا مشکل

ہوتا ہے۔ عموماً چار پانچ مہینے تک استقاط ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں جنین کو ملزون آتشک یا تو آتشک زدہ مریض سے پہنچتے ہیں۔ یا حاملہ اس تک یہ جراثیم پہنچا دیتی ہے۔ (۴) اگر کوئی عورت حمل کے ابتدائی دو تین مہینوں میں آتشک زدہ ہو جائے تو عموماً یہ حملۂ مرض جنین کے استقاط کا موجب ہوتا ہے (۵) عورت کو حمل کے دوران میں جتنے بعد بھی آتشک لاحق ہوگی اسی قدر بچہ کے بچاؤ کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر چار پانچ مہینے کے حمل میں حاملہ پر آتشک حملہ آور ہوئی ہے تو اکثر جنین اسکے اثر سے محفوظ رہتا ہے لیکن آتشک زدہ مہبل میں سے یا ایسے ہی دیگر بیرونی اعضائے تناسل سے لگ کر جب بچہ نکلیگا۔ تو اس وقت آتشک کا تعدیہ اسمیں ہو جاتا ہے۔ ایسی آتشک کو موروثی آتشک نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ یہ کسبی آتشک ہوگی اور پیدا ہونیکے بعد ہی اسکی علامتیں بچہ میں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مثلاً آنکھ پر آتشک کا زخم نمودار ہو جاتا ہے یا جلد پر اس مادہ کی وجہ سے سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ حمل کے دوران میں جوف عانہ کے تمام اعضا کثیر العروق ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اسمیں تعدیہ سے اثر پذیری کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ چنانچہ آتشک کی ابتدائی علامتیں جو عام اوقات میں کچھ زیادہ شدید نہیں ہوتیں دوران حمل میں شدت سے ظاہر ہوتی ہیں (۶) جو شخص عرصہ سے آتشک زدہ ہو۔ اور کسی وجہ سے معقول علاج بھی نہ کرا سکا ہو تو اس سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ بھی آتشک میں مبتلا ہوگا۔ بچہ کی ماں کو بظاہر آتشک نہیں ہوتی لیکن اسکے جسم میں اس تعدیہ کے خلاف مناعت (امیونٹی) پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس بچہ کو دودھ پلانے سے وہ آتشک سے محفوظ رہتی ہے۔ لیکن اگر وہی بچہ کسی دوسری مرضعہ کا دودھ پینے لگے۔ تو مرضعہ آتشک میں مبتلا ہو جائیگی۔

آتشک کے درجات ۔ آتشک کی علامتوں پر اگر ہم مسلسل اور غائر نظر ڈالیں تو اس کو تین درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ واضح رہنا چاہیئے کہ علامات کے جو درجات قائم کئے جائینگے ان میں ہمیشہ ہی اس قسم کی درجہ بندی با نظام نہیں پایا جاتا۔ ممکن ہے کہ شدت مرض کی صورت میں تمام درجوں کی علامتیں بیک وقت ظاہر ہو جائیں۔ یا عام جسمانی کمزوری سے بھی یہی نتیجہ سامنے آئے۔ لیکن عموماً آتشک کے مریض میں حملۂ مرض کے بعد مندرجہ ذیل نظام کے ساتھ درجہ بدرجہ ہی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

پہلا درجہ ۔ سب سے پہلے جب کسی مریض آتشک کا تعدیہ کسی تندرست عورت کے جسم میں بذریعہ مجامعت ہو جاتا ہے تو اس کا اثر بیشتر بڑے یا چھوٹے لب یا بظر کے نچلے حصہ میں ظاہر ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی مہبل یا عنق الرحم پر آتشک کا قرحہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ زخم مردوں اور عورتوں میں عموماً ایک ہی ہوتا ہے۔ لیکن ایک سے زیادہ زخموں کی موجودگی مردوں کی نسبت عورتوں میں پائی جاتی ہے مہبل میں یہ زخم عموماً فتحۃ المہبل کے قریب یا اس کی پاس والی دیوار میں ہوتا ہے۔ ملزون آتشک کے پہنچتے ہی ماؤف جگہ پر خراش ہو جاتی ہیں اور وہاں ایک سطحی قرحہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ابتداً میں یہ قرحہ ٹھوس، چپٹا اور دانہ کی طرح ذرا ابھرا ہوا ہوتا ہے اور بتدریج بڑھتا پھیلتا جاتا ہے۔ معمولی حملہ کی صورت میں پھر یا تو اسی ٹھوس دانے پر خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس پر سے چھلکے اترنے لگتے ہیں۔ یا ذرا شدید حملہ کی صورت میں ایک گہرا قرحہ پیدا ہو جاتا ہے جس میں سے ہمیشہ رطوبت رستی رہتی ہے۔ اس قرحہ کا زیریں حصہ سخت ہوتا ہے اسی لئے اسکو قرحہ صُلب کہتے ہیں۔ جراثیمی حملہ کی کمزوری یا معقول علاج سے جب قرحہ مندمل ہو جاتا ہے تو اس مقام پر ایک سیاہی مائل دھبہ اور کچھ سختی باقی رہ جاتی ہے کبھی یہ ابتدائی قرحہ اس قدر خفیف العوارض ہوتا ہے کہ مریضہ کو اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ ابتدائی درجہ کے دوران میں ہی چند روز کے اندر قریب کے غدد جاذبہ بڑھکر سخت ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے تشخیص مرض میں کافی آسانی ہو جاتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ابتدائی زخم کے مندمل ہونیکے بعد بھی غدد جاذبہ کچھ عرصہ تک بڑھے رہتے ہیں۔ خون کے کریات حمراکی تعداد گھٹ کر تیس لاکھ فی مکعب ملی میٹر رہ جاتی ہے۔ یا بالبعض اوقات اس سے بھی کم ہو جاتی ہے، عام جسمانی کمزوری ہویدا ہوتی ہے، رنگ زرد ہوتا ہے اس درجہ کا زمانۂ حضانت دس روز سے پینتالیس روز تک ہوتا ہے لیکن عموماً اکیس دن میں یہ درجہ ختم ہو جاتا ہے۔ عورتوں کے اعضائے تناسل کے علاوہ ان کو یہ مرض، اور اسی قسم کے زخم اور علامتیں تعدیہ کے ذریعہ، لبوں اور پستان کے حلقہ اور انگلی وغیرہ پر ظاہر ہو سکتی ہیں۔

دوسرا درجہ ۔ اس درجہ کے عوارض کا خاص مقام بشرہ ہے۔ چنانچہ جسم کی اور ساختوں میں جہاں غشاء مخاطی موجود ہے اس مرض کا اثر پہنچ جاتا ہے۔ غشاء پر دھبے پڑ جاتے ہیں۔ لوزتین، زبان، تالو اور حلق کی پچھلی دیوار میں سطحی قرحے نمودار ہو جاتے ہیں۔ غشاء مخاطی کے یہ زخم دوسرے درجہ میں عام ہوتے ہیں۔ اور انکی رطوبت میں تعدیہ کی قابلیت بہت ہوتی ہے، نیز پیٹ اور سینے پر سیاہی مائل دھبے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر مریضہ گرم پانی سے نہالے تو یہ دھبے اور بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔ اس درجہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ چند روز

کے اندر جسم پر مختلف نوعیتوں کے دانے دیکھے جاتے ہیں جن میں بعض محض نشان سے ہوتے ہیں بعض دانے اُبھرے ہوئے اور بعض میں پیپ پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن مائی رطوبت سے بھرے ہوئے دانے کبھی نہیں پائے جاتے۔ اور انکی شکل نارفارسی سے ملتی ہے۔ ان دانوں کا رنگ سُرخ سیاہی مائل ہوتا ہے اور تمام جسم پر یکساں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا دائرونکی شکل میں گچھے سے بنا لیتے ہیں۔ ناخونوں کے نیچے التہاب ظاہر ہو جاتا ہے۔ بال گرنے لگتے ہیں۔ جلد اور غشاء مخاطی کے انصالی مقامات پر تقرح مخاطیہ پیدا ہو جاتے ہیں جن سے متعدی رطوبت ترشح ہوتی رہتی ہے، فرج کے اندر ثانوی درجہ کے اعراض مہبل کی غشاء مخاطی کی چنٹوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ بیک وقت کئی چنٹیں متاثر ہو سکتی ہیں۔ اگر آتشک کا ابتدائی قرحہ چھوٹے سے یا بڑے لبوں میں سے کسی لب پر ظاہر ہوا ہو تب بھی اس درجہ میں وہ فرج کے بیرونی علاقہ کے بہت سے حصے کو متاثر کر چکتا ہے۔ اسکے علاوہ اگر ابتدائی زخم مہبل یا عنق الرحم پر نمودار ہوا ہو تب بھی مہبل کی ساخت کا بڑا حصہ ماؤف ہو چکتا ہے یہ بھی ممکن ہو کہ مہبل کے آخری حصے یا عنق الرحم پر حسب تعدیہ ہوا ہو۔ تو اس درجہ میں اس کا اثر تجویف رحم تک پہنچ جائے۔

تیسرا درجہ۔ اس درجہ میں فرج یا فرج کے کسی حصہ میں عظم پایا جاتا ہے۔ اور اسکی ساخت بیڈول نظر آنے لگتی ہے۔ بیرونی اعضائے تناسل کے علاوہ اندرونی تناسل میں بھی بہرحال خبیث علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ اس درجہ کی ابتدا میں بھی ممکن ہے کہ مہبل کی ساختیں کافی بڑھ جائیں لیکن اس درجہ کے دوران میں انمیں عظم یقینی ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ اورام صمغی، جریان خون کا باعث بنتے ہیں خصیتین الرحم قاذفین اور رحم بھی بہت متاثر ہو چکتے ہیں رحم کا ورم صمغی خصوصیت کیساتھ جریان خون کا سبب ہوتا ہے۔ عام جسم کی حالت بھی اس درجہ میں معالج کیلئے بہت ہی قابل غور ہو جاتی ہے۔ جلد کے دھبے جو دوسرے درجہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس درجہ میں زیادہ گہرائی تک پہنچ جاتے ہیں تقرح اور تقیح کی استعداد بڑھ جاتی ہے جسم کی نسیجیں زیادہ ضائع ہوتی ہیں۔ اغشیہ مخاطیہ، جلد اور دوسرے اندرونی اعضا میں اورام صمغیہ پیدا ہو جاتے ہیں جن میں تقرح اور تقیح کی استعداد ہوتی ہے۔ نرم ساختوں کے علاوہ ہڈیوں میں بھی اس قسم کا ورم پہنچ جاتا ہے۔ سخت تالو پر جب یہ کیفیت اثر انداز ہوتی ہے تو اس میں سوراخ ہو جاتا ہے۔ اس درجہ کے عوارض زیادہ تر ان اعضا میں واقع ہوتے ہیں جو جنین کے درمیانی طبقہ سے بنتے ہیں۔ یعنی جلد، نسیج واصل، اعضائے افراز، عظام، عضلات اور اندرونی اعضائے تناسل وغیرہ ملزون آتشک کی سمیت اور دوران خون کے ناقص ہو جانیکی وجہ سے عصبی ساختیں ماؤف ہونے لگتی ہیں مرکزی نظام عصبی کے ماؤف ہو جانیکی وجہ سے ہزال النخاع اور عمومی فالج مجنوں وغیرہ عصبی امراض ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اور شرائین کی دیواریں موٹی ہو جاتی ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی شریانوں میں دوران خون بالکل بند ہو جاتا ہے، اور بے ترتیبی سے چڑھنے اُترنے والا بخار آنے لگتا ہے۔

قرحۂ رخوہ

یہ بھی ایک قسم کا مقامی اور متعدی زخم ہے جو عورتوں کے اعضائے تناسل میں اسی مرض کے مریض سے بذریعۂ مجامعت سرایت کرجاتا ہے اسی طرح مریض عورتوں سے تندرست مردوں میں پہنچ جاتا ہے۔ اس مرض کا سبب بھی ایک قسم کا جرثومہ ہے جس کو سب سے پہلے ڈاکٹر ڈیو کرے نے دریافت کیا تھا۔ اس زخم کا مواد بھی بہت متعدی ہوتا ہے۔ لیکن وہ خون میں داخل ہو کر کسی قسم کی اذیت یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ بلکہ یہ زخم مقامی ہوتا ہے۔ قرحہ صلبہ کی طرح اسمیں بثور، آبلے اور داغ وغیرہ جسم پر ظاہر نہیں ہوتے اگر اس قرحہ کا بروقت اور مناسب علاج کر دیا جائے تو عموماً تین ہفتے سے دو مہینے تک کی مدت میں بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ ورنہ نہایت قوی مقامی عوارض ظاہر ہوتے ہیں۔

علامات۔ مواد لگنے کے بعد عموماً چوبیس گھنٹے میں سیون پر یا فتحۃ المہبل میں یا شاذونادر مہبل یا عنق الرحم میں خارش ہو کر ایک یا چند پھنسیاں نمودار ہو جاتی ہیں جن میں تیسرے روز رطوبت جمع ہو کر آبلہ بن جاتا ہے۔ چوتھے پانچویں روز پیپ پڑ جاتی ہے۔ اس آبلہ کی نوک سیاہ ہوتی ہے اور اسکے گرد سُرخ حلقہ ہوتا ہے۔ اور وہ آبلہ پھٹ کر زخم بن جاتا ہے۔ اور اس سے قدرے مواد خارج ہو کر گہرا زخم بن جاتا ہے اس میں شدید درد ہوتا ہے زخم کے چاروں طرف ورم کی کیفیت موجود ہوتی ہے اور اسکی شکل بے قاعدہ ...... زخم کا رنگ خاکستری کنارے صاف اور جڑ کسی قدر سخت معلوم ہوتی ہے، اگر مریضہ پاک وصاف رہنے کی عادی نہ ہو یا اور کسی مقامی وجہ سے یا معقول علاج نہ ہونے سے زخم بہت جلد پھیلنے لگتا ہے۔ ماؤف حصص گل سڑ جاتے ہیں (غانغرانا) جس سے مریضہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور کالے رنگ کے چھیچھڑے خارج

ہونے لگتے ہیں۔ اور کبھی اس سے بھی زیادہ شدت ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ فرج اور مہبل کی اندرونی ساختوں میں خانعزانا کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔

امتیازات ۔ اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہو کہ قرحہ صلبہ اور قرحہ رخوہ کی بعض امتیازی علامتیں بیان کردیجایئں۔ تاکہ ان دونوں کا فرق اچھی طرح ذہن نشین ہوجائے۔

(۱) قرحہ صلبہ میں مجامعت سے تین چار ہفتے کے بعد ذرا سا سرخ ابھار یا زخم نمایاں ہوتاہے لیکن قرحۂ رخوہ میں سندیکے چوبیس گھنٹے بعد پھنسی پیدا ہوجاتی ہے۔ جو بڑھکر زخم کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔

(۲) قرحہ صلبہ میں سرخ ابھار یا زخم نمودار ہونیکے آٹھ دس روز بعد کنج ران کے غدد متورم ہوکر سخت ہوجاتے ہیں۔ اور ان میں عموماً پیپ نہیں پڑتی لیکن قرحہ رخوہ میں زخم پیدا ہوتے ہی غدد متورم ہوکر پیپ دار ہوجاتے ہیں۔

(۳) قرحہ صلبہ کا زہر خون میں سرایت کرجاتا ہو جس سے مریضہ سخت تکلیف اٹھاتی ہے لیکن قرحہ رخوہ میں خون اسکے زہر سے محفوظ رہتا ہو۔

(۴) بعض مواقع پر قرحہ صلبہ اور قرحہ رخوہ دونوں موجود ہوتے ہیں اس صورت میں دونوں قسم کی علامات جسم میں پائی جائینگی۔

(۵) قرحہ صلبہ کا علاج کم وبیش دو سال تک کرنا ضروری ہوتاہے۔ مگر قرحہ رخوہ صرف چند ہفتوں کے استعمال سے اچھا ہوجاتاہے

(۶) قرحہ صلبہ کی سمیت چونکہ خون میں سرایت کرجاتی ہو اسلئے اس کا عمومی علاج ضروری ہوتاہے۔ لیکن قرحۂ رخوہ میں عمومی علاج کی بجائے مقامی معالجہ کی طرف زیادہ توجہ کرنیکی ضرورت ہوتی ہے۔

نوٹ

اب ہم چاہتے تھے کہ آتشک کے قدیم وجدید طریقہ ہائے علاج کو اختصار کیساتھ پیش کرکے اس عنوان کو ختم کردیں لیکن وقت اور رسالہ کے صفحات کا اختصار مانع تکمیل ہے۔ اسکے علاوہ کم سے کم سوزاک کے تعدیے کا بیان بھی اس فصل میں ضروری تھا لیکن وہ بھی اب کسی اور صحبت کا منتظر رہیگا +

عبد الحمید

غور سے پڑھیئے

ہمدرد صحت کی یہ اشاعت خاص اسکے مستقل خریداروں کو جنھوں نے ایک روپیہ سالانہ ادا کردیا ہو بھیجدی گئی اسکے بعد گیارہ ماہ تک ان کے پاس "ہمدرد صحت" اس ایک روپے میں پہنچتا رہیگا۔ آخر سال میں ان کے پاس ہمدرد صحت کی مکمل جلد ہوگی جسکی ضخامت ایکہزار سے زائد صفحات ہوگی جس میں سینکڑوں عکسی تصاویر اور ہندوستان ویورپ کے تمام مشہور طبی مضمون نگاروں کے اعلیٰ مضامین ہوں گے اور حفظان صحت کے ایسے مضامین ہونگے جن کی ضرورت طبیب اور غیر طبیب امیر اور غریب تندرست اور بیمار کو ہوتی ہے۔

اگر آپ صرف یہ اشاعت خاص حاصل کرنا چاہتے ہیں تو معمولی ایڈیشن (صرف بلحاظ کاغذ) کیلئے نو آنے کے ٹکٹ اور اعلیٰ ایڈیشن کیلئے تیرہ آنے کے ٹکٹ بھیجدیجئے لیکن جو کچھ کرنا ہو اسکو ابھی کر لیجیئے ورنہ تساہل سے ممکن ہے آپ یہ اشاعت خاص حاصل نہ کرسکیں +

منیجر ہمدرد صحت، ہمدرد منزل دہلی

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
"Women Number"
July 1936.

ہمدرد صحت - دہلی
اشاعت خاص "عورت"
جولائی ٦٣٩١ء

نوابزادہ حکیم مولوی ناصرالدین احمد خان صاحب
ممتحن طبیہ کالج لاہور و آنریری مجسٹریٹ - دہلی

Nawabzada Hakim Molvi Nasir-ud-Din
Honorary Magistrate, Delhi.

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
"Women Number"
July 1936.

ہمدرد صحت ۔ دہلی
اشاعت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ء

"خان صاحب" حکیم محمود علی خان صاحب "ماہر" اکبر آبادی

"Khan Sahib" Hakim Mahmood Ali Khan "Mahir" Akbarabadi.

"خان بہادر" حکیم سید محمد صاحب داؤد نگر
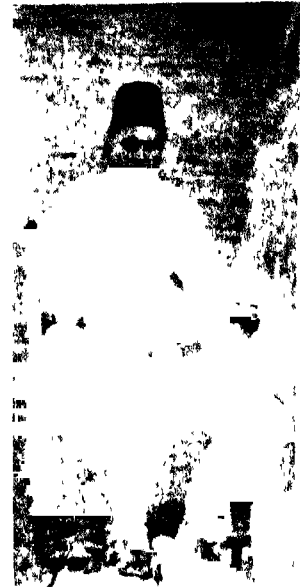
"Khan Bahadur" Hakim Syed Mohamed, Daodnagar, (Gaya).

حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی
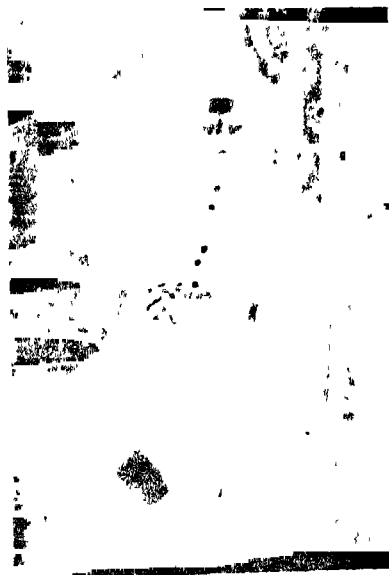
Hakim Akbar Hussain, Allahabad.

(نوابزادہ جناب حکیم مولوی ناصرالدین احمد خانصاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی)

ضعف عامہ

گل سُرخ ۔ ماشہ، پودینہ خشک ۔ ماشہ، خارخشک ۲ ماشہ

برگ آس ۵ تولہ، اگزہ ۵ تولہ، دارچینی ۵ تولہ، قرنفل ۵ تولہ، بادیان ۲ ماشہ، مویز منقی ۔ ماشہ، سب دواؤں کو دو روز تک دس سیر پانی میں تر رکھیں اور تین سیر تازہ سیبوں کا پھا اضافہ کرکے بدستور معروف عرق کشید کریں اور ۲ ماشہ زعفران اور ایک ماشہ مشک اور ایک ماشہ عنبر نیچہ میں لگا دیا جائے ۔ صبح کے وقت ۵ تولہ عرق نبات سفید یا شربت انار شیریں اضافہ کرکے استعمال کیا جائے ۔

عورتوں کے ضعف عامہ کے لئے یہ عرق بیحد مفید ہے دوران حمل کی متلی وغیرہ کو رفع کرکے طبیعت کو سکون بخشتا ہے ۔ رنگ نکھارتا ہے جنین کی حفاظت کرتا ہے ۔

استحاضہ

سنگ جراحت ۲ تولہ، چنیا گوند ا تولہ مائیں خورد ۲ ماشہ، لودھ پٹھانی ۱ ماشہ مصطگی رومی ا تولہ، نبات سفید ۳ تولہ، سب ادویہ کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں ۔ اور بوقت ضرورت بقدر ۲ ماشہ براہ آب یا ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں ۔

یہ سفوف میرا معمول و مجرب ہے ۔ استحاضہ کے لئے اس کی ایک دو خوراکیں کافی ہوتی ہیں ۔

سیلان الرحم

لودھ گجراتی، مصطگی رومی سرپھوکہ، نخود بریاں ۔ تالمکھانہ، خرفہ سیاہ، رسوت مصفی، مائیں خورد، پوست بیخ کھرنی، مونگ مقشر، ہریک ۹ ماشہ، سپاری دکنی، طباشیر سفید پوست بیضۂ مرغ سوختہ، موچرس، گیرو، ہریک ا تولہ، شکر سفید ہموزن ۔ ادویہ مقدار خوراک ۲ ماشہ، ہمراہ شیر گاؤ ۔

یہ سفوف بھی میرے مجربات میں سے ہے ۔ سیلان رحمی اور سیلان مہبلی کے لئے اکسیری دواؤں میں سے ہے ۔

(خان بہادر حکیم سید محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ میونسپل کمشنر و میڈلسٹ داؤدنگر ضلع گیا)

کثرت طمث

خون کے روکنے کے لئے صرف عرق گوگرد (سلفیورک ایسڈ ڈائیلو) دس قطرے ۔ پانی ایک اونس ۔ چار چار گھنٹوں کے فاصلہ سے دن میں تین چار خوراکیں دینے سے یقینی فائدہ دکھاتا ہے اور لطف یہ ہے کہ بلا ضرر ہے ۔ یہاں تک کہ نفث الدم میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے ۔ یہ ایک راز کا نسخہ تھا جسکے باعث مجھے اپنے ہمعصروں کے مقابلے میں سدا چار چاند لگتے رہے ہیں لیکن ہمدرد کے قارئین کو اس سے محروم رکھنا مناسب نہ سمجھا ۔

سیلان منی

(لیکوریا) میں اسّی فی صدی مجرب ہے نسخہ ۱ ۔ گوند ببول ۲ حصہ، کتیرا ۲ حصہ گیرو ۲ حصہ، زبل الفار ۴ حصہ، (یعنی فضلۂ موش) نبات سفید ۔ برابر وزن ادویۂ بدستور سفوف بنا کر ایک ماشہ ہمراہ شہد خالص صبح و شام دیں اور قدرت خدا ملاحظہ کریں ۔

ایضاً

ست تنہ ۲ تولہ (گندہ بیروزہ) آملہ سار گندک مغسول ۲ تولہ ۔ پوست بیموں کاغذی ۴ تولہ، سندروس ۳ تولہ، طباشیر کبود ۳ تولہ ۔ رال سفید ۲ تولہ، مصری مساوی وزن ادویات بدستور سفوف بنا کر ۳ ماشہ صبح و شام ہمراہ آب تازہ دیں ۔

سفوف سیلان رحم

۸۵ فی صدی مفید ہے ۔ نسخہ بزرالبنج ۔ کمرین،

تخم دہتورہ ۱۰ گرین، مغز تخم ثمر ہندی ۱۴۵ گرین مقشر، سفوف بناکر مربائے پیٹھہ ۵ تولہ میں حل کر کے اس کو ۱۲ خوراک بنالیں۔ اور صبح و شام دیں۔

ناظرین کرام مندرجہ بالا چاروں نسخے میرے ذاتی مجربہ ہیں۔ تجربہ خود بتادے گا کہ یہ نسخے کسقدر مفید ہیں۔

(جناب خانصاحب حکیم محمود علی خانصاحب ماہر اکبر آبادی)

استقرار حمل

برگ قنب ۲ ماشہ، مشک خالص ۲ سُرخ، زعفران ۱ ماشہ، قرنفل کلاہ دار ۴ عدد، جا کفل ۱ عدد، فوفل دکھنی ۲ عدد، افیون ۱ ماشہ، قند سیاہ ۳ ماشہ، حب بقدر نخود تیار کر کے طہارت کے بعد ایک ایک گولی صبح و شام ایسی گائے کے دودھ کے ہمراہ جس نے نر بچہ جنا ہو۔ کم از کم ایک ہفتہ تک نوش کریں۔ اس کے بعد وظیفۂ زوجیت ادا کریں۔ اگر شکایت پُرانی ہوگئی ہو تو مندرجہ ذیل حمول کا استعمال کریں۔

نسخہ

مشک خالص ۱ ماشہ، زہرہ خرگوش مادہ ۱ تولہ روغن بنفشہ ۴ ماشہ، سبکو ملا کر بطور حمول استعمال کریں

اسقاط حمل

مصطگی رومی ۲ تولہ، برادہ دندان فیل ۲ تولہ، سنبل الطیب ۲ تولہ۔ دارچینی ۲ تولہ، سعد سائلہ ۲ تولہ، قرنفل ڈیڑھ تولہ، پوست اترج ڈیڑھ تولہ، عودخام، سعد کوفی، گل سرخ، ہرایک ڈیڑھ تولہ عودصلیب ۱۳½ ماشہ، ساذج ہندی ۱۳½ ماشہ، عنبر اشہب ۲ ماشہ، مشک ۲ ماشہ، نبات سفید ہموزن شہد خالص کف گرفتہ دوچند کے قوام میں تمام دوائیں حسب معمول ملا کر جوارش تیار کریں خوراک ۳ ماشہ سے پانچ ماشہ تک۔

یہ جوارش حاملہ اور پیٹ کے بچہ کی حفاظت کرتی ہے بعض عورتوں کو اسقاط کی بری عادت پڑ جاتی ہے اس مرض رفع کرنے کے لئے یہ جوارش بہترین چیز ہے۔ ہاضم اور مخرج ریاح ہے

احتباس حیض

سلیخہ، ابہل ایک ایک تولہ، شونیز ۲ تولہ، مشک طرامشیع ۶ ماشہ، کوٹ چھان کر شہد سے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی سے چار گولی تک پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

ایضاً

پودینہ کوہی ۴ ماشہ، ابہل ۸ ماشہ، برگ سداب ۱۰ ماشہ، مویز منقی ۲ تولہ، سب چیزوں کو اچھی طرح باریک پیسکر بطور حمول استعمال کریں۔

اختناق الرحم

جند بید ستر ۳ ماشہ، حلتیت ۲ ماشہ، عود صلیب ۲ ماشہ، جدوار خطائی ۶ ماشہ زعفران ۶ ماشہ، کوٹ چھان کر عرق بادیان کے ہمراہ چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی سے چار گولی تک پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

سیلان الرحم

صدف سوختہ ۲ ماشہ، مازو ۲ ماشہ کہربا شمعی ۲ ماشہ، مصطگی ۲ ماشہ گلنار ۲ ماشہ، یشب سبز ۳ ماشہ، زہر مہرہ خطائی ۳ ماشہ، طباشیر ۳ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ، مصری ۴ تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان سفوف بنائیں اور تین ماشہ سے چھ ماشہ تک ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ سیلان الرحم کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

(ابو لمظفر حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی سیالکوٹ)

اکسیر نسواں

اعضاء رئیسہ کی تقویت کے لئے لاثانی ہے سیلان الرحم کے اندفاع میں بے نظیر استقرار و امانت حمل کے لئے اکسیر صفت اور مایہ ناز مرکب ہے۔

صفت:۔ برادہ دندان فیل ۵ تولہ، درونج عقربی ۱ تولہ، عود صلیب ۱ تولہ، گل سرخ ۱ تولہ، عود غرقی ۲ ماشہ، مصطگی رومی ۲ ماشہ، مغز تربوز ۲ ماشہ، زمرد اخضر ۲ ماشہ، یشب سبز ۲ ماشہ، شاخ مرجان ۲ ماشہ، فوفل ۲ ماشہ، گلنار فارسی ۳ ماشہ، ابریشم مقرض ۳ ماشہ، بسد محرق ۳ ماشہ، زرنباد ۳ ماشہ گل ارمنی ۳ ماشہ، مازو سبز ۳ ماشہ، ورق نقرہ ۳ ماشہ، قند سفید ۱ حصہ ادویہ، شہد خالص ۲ حصہ ادویہ۔ دوائیں

کوٹ پیس کر شہد و قند کے قوام میں ملا کر معجون تیار کر لیں۔
خوراک:- ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام کو ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ، استعمال کرائیں۔

اکسیر النسا

مستورات کے جملہ امراض کا حکمی اور مایہ ناز علاج ہے۔ حیض کی تکالیف اور اس کے متعلقہ عوارضات مثلاً اعضا شکنی۔ قلت الدم ضعف جگر۔ نفخ المعدہ۔ اختناق الرحم۔ احتباس طمث عسر الطمث وغیرہ کا تیر بہدف لاثانی اور معمول مطب نسخہ ہے۔ بندش حیض کی تمام خرابیاں دور ہو کر مریضہ تندرست، طاقت ور اور سرخ و سفید ہو جاتی ہے۔ قابل قدر تحفہ ہے۔ قارئین بنائیں اور آزمائیں۔

صفتہ:- صبر زرد ۶ ماشہ، مرکی ۶ ماشہ، ریوند خطائی ۶ ماشہ زعفران کشمیری ۳ ماشہ، حلتیت رومی ۳ ماشہ، کشتہ فولاد ۳ ماشہ۔ فرائی سلفاس ۳ ماشہ، مشک خالص ایک ماشہ دوائیں کوٹ پیس کر عسل مُصفّٰی یا لعاب گھی کوار میں کھرل کر کے گولیاں نخودی تیار کریں۔
خوراک:- ۱-۱ گولی صبح شام پانی یا عرق بادیان ۱۰ تولہ کیساتھ کھائیں

اکسیر سیلان

یہ اکسیری سفوف سیلان الرحم کے دفعیہ کے لئے نہایت مفید و مجرب اور معمول مطب نسخہ ہے۔

صفتہ:- مغز تخم سرس ۱ تولہ، دانہ الائچی خورد ۱ تولہ موچرس ۶ ماشہ، مغز ثمر ہندی بریاں ۶ ماشہ، مصری کوزہ ۳ تولہ، سفوف بنائیں۔
خوراک:- ۳-۳ ماشہ صبح و شام پانی یا شیر گاؤ سے استعمال کریں۔

حب مفید النسار

بندش حیض اور اسکے عوارض کے اندفاع کے لئے ایک جادو اثر مایۂ ناز اور کامل ترین نسخہ ہے۔ درد، نفخ حیض اور کمی خون کو دور کر کے مریضہ کی صحت عامہ کو بڑھاتا ہے۔

صفتہ:- پوست ہلیلہ زرد ۲ تولہ، صبر سقوطری ۲ تولہ، مصطگی رومی ۱ تولہ، ہیرا کسیس ۱ تولہ، مرکی ۱ تولہ، زعفران خالص ۶ ماشہ، فرائی کارب ۶ ماشہ، حلتیت رومی ۶ ماشہ، دوائیں کوٹ پیس کر عرق گلاب میں سحق کر کے گولیاں نخودی تیار کر لیں۔
خوراک:- ۱-۱ گولی صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کرائیں

سفوف ابیض

سیلان الرحم کے ازالہ میں نہایت مفید و مجرب اور سہل الحصول نسخہ ہے اور بحالت حمل بھی استعمال کرایا جا سکتا ہے۔ صفتہ:- صدف مروارید ۳ تولہ بنسلوچن کبود ۱ تولہ، دانہ ہیل خورد ۱ تولہ، سنگ جراحت ۱ تولہ مصری کوزہ ۶ تولہ، کوٹ پیسکر سفوف بنا لیں۔
خوراک:- ۶-۶ ماشہ صبح و شام پانی یا عرق بادیان ۱۰ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔

(جناب حکیم مولوی حاجی محمد عبداللطیف صاحب طبیب خاص ریاست راج گڈھ)

(۱) عورتوں میں ولادت کے بعد ایک درد ہوا کرتا ہے جو درد زہ کا ہم پلہ ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے اگر بچہ پیدا ہوتے ہی انڈے کی نیم برشت چلی جس میں صرف بہت تیز نمک ڈالا گیا ہو۔ کھلا دی جائے تو اس موذی درد سے نجات مل جاتی ہے۔

(۲) زچہ کو اچھوانی کے نام سے جو حریرہ دیا جاتا ہے اس میں غلطی سے اجوائن اور سونٹھ اور پیپل وغیرہ گرم خشک دوائیں بے حساب ڈال دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ معدہ اور آنتوں کے لئے مضر ثابت ہوتا ہے۔ اچھوانی کا مندرجہ ذیل نسخہ زچہ کے لئے بہت مفید ہے۔

نسخہ:- مغز بادام شیریں ۵ دانہ، مغز نارجیل ۱ تولہ، مغز تخم خیارین ۶ ماشہ، مغز تخم خربزہ ۶ ماشہ، خرمہ ۱ تولہ پانی میں پیس کر روغن زرد ۳ تولہ، قند سفید ۲ تولہ، اجوائن دیسی سائیدہ ۱ ماشہ، زنجبیل سائیدہ ۱ ماشہ اضافہ کر کے حسب معمول حریرہ بنائیں۔

(۳) بعض گھروں میں سیاہ رنگ کے بچے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اس کے لئے دوران حمل میں گلقند کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ناظرین بھی تجربہ کریں۔

(جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی)

احتباس طمث

بادیان، انیسوں، نانخواہ، کرویا، صعتر فارسی، فلفل سیاہ، زیرہ سفید، نمک طعام ہر ایک چھ ماشہ، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور بقدر ۳ ماشہ پانی کے ساتھ کھلائیں ریاح کی کثرت جب احتباس طمث کا باعث ہوتی ہو اس وقت اس دوا کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

احتباس حیض و نفاس

بادیان، شاہترہ، ہر ایک ایک تولہ آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب نصف باقی رہ جائے تو قند سفید ۲ تولہ، شربت بزوری ۴ تولہ ملاکر پلائیں۔

ایضاً

مرکی، سداب، ابہل، بادیان، ہر ایک چھ ماشہ کوٹ چھان کر شہد میں ملائیں اور بطور حمول استعمال کریں

ایضاً

گل سرخ ایک تولہ، برنجاسف ایک تولہ، مرزنجوش ایک تولہ، شحم حنظل ایک تولہ، مجیٹھ ۶ ماشہ، مشک طرامشیع، ترمس، مرکی، برگ سداب، ہر ایک چھ ماشہ، کوٹ چھان کر زہرہ گاؤ میں ملاکر نیم گرم پیڑو پر ضماد کریں۔

ایضاً

اکسٹریکٹ ایلوز ۱۲ گرین، فیرائی سیلف ایکسی کیٹا ۸ گرین، ایکسٹریکٹ بوز مائگر ۶ گرین، پلومرہبی ۳ گرین، پلوکینلی ۱ گرین، پلوزینجرس ۳ گرین، ڈیکاکشن ایلوز کمپونڈ کن سن ٹرٹیڈ حسب ضرورت سب ادویہ کو باہم ملاکر ۱۲ گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی دن میں تین بار دیں۔

(جناب حکیم ڈاکٹر سیّد علی اکبر صاحب آزاد چاندپوری)

عقر

قلب الحجر ۲۰ تولہ، خرمہ خستہ دور کردہ ۲۰ تولہ، مصطگی رومی ۱ تولہ، دارچینی ڈیڑھ تولہ، باریک پیس کر سفوف بنائیں۔ اگر چاہیں تو ذائقہ کے لئے شکر ملا سکتے ہیں۔ خوراک، ماشہ ہمراہ شیر گاؤ۔

ایضاً

نوسادر ۳ ماشہ، مرکی ۳ ماشہ، جوتری ۳ ماشہ تینوں چیزوں کو باریک پیس کر ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں اور روزانہ ایک گولی ایام حیض میں کھلائیں۔ حیض سے فارغ ہونے کے بعد استعمال کی ضرورت نہیں ہے۔

فرزجہ

جائفل۔ پھٹکری بریاں۔ پوست انار۔ مائیں خورد۔ باریک پیس کر فرزجہ بنائیں اور طہارت کے بعد تین روز تک استعمال کریں۔

دیگر

پنیر مایہ خرگوش ۲ ماشہ۔ دارچینی ۲ ماشہ، مشک سفید ۳ ماشہ۔ پھٹکری بریاں۔ ڈیڑھ ماشہ، عنبر اشہب ایک ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر فرزجہ بنائیں۔ اور ایام سے فراغت کے بعد تین دن تک استعمال کرائیں۔

(جناب حکیم ناظر الدین احمد صاحب دہلوی ڈیرہ دون)

اختناق الرحم

بخور۔ مرکی، گندہ بہروزہ، جاؤ شیر، گندھک، شحم حنظل، ان سب دواؤں کو کوٹ پیس کر چھان لیں۔ پھر اس سفوف کو گائے کے پتہ میں ملاکر گوندھیں اور قرص بنالیں بوقت ضرورت ایک قرص کو آگ پر رکھکر اس کا دھواں رحم تک پہنچائیں یہ بخور اختناق رحم کے لئے مجرب ہے اور اس سے وضع حمل بھی آسانی سے ہوتا ہے۔

بخور

سورنجان تلخ، درونج عقربی، تخم کتان، سب دوائیں ہموزن لیں اور آگ پر جلائیں اور انکا دھواں رحم تک پہنچائیں۔ یہ بخور بھی اختناق رحم کو دفع کرتا ہے

سفوف

مغز سمندر پھل۔ سمندر جھاگ۔ نمک سنگ جواکھار۔ سہاگہ بریاں۔ پوست ہلیلہ زرد زنجبیل، بائوبڑنگ، ہینگ۔ بالچھڑ۔ ان میں سے ہر دوا ہموزن کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔ مقدار خوراک

مقدار خوراک ۹ ماشہ۔ یہ سفوف اختناق رحم کی بیماری میں بے حد مفید ہے۔

بندش حیض ایلوا۔ بنڈال۔ ان دونوں دواؤں کو ہموزن لے کر تیز شراب میں پیسیں اور شافہ بنائیں۔ یہ شافہ جب اندام نہانی میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اثر سے بند حیض جاری ہو جاتا ہے اور اگر رحم میں بچہ مر گیا ہو تو وہ بھی باہر نکل پڑتا ہے۔

شربت تخم خیارین، تخم خربزہ، تخم کشوث، گل کشوث ریشہ کشوث، مغز انجلک، ہر ایک ۴ تولہ گل سرخ، گاؤزبان، دو تو۔ تخم کاسنی، اسطوخودوس، تخم شاہترہ، ہر ایک دو تولہ، مکوہ خشک، توتیائے سرخ، ۔ ایک ڈھائی تولہ، گل گاؤزبان، مشک طرامشیع، پرسیاؤ شاں، زوفائے خشک ہر ایک ۱۰ تولہ، پوست بیخ کاسنی ۱۲ تولہ، تخم کاکنج ۱ تولہ، سرکہ انگوری کہنہ ایک بوتل، شیرخشت ۱۵ تولہ، قند سفید ۱۵ تولہ، ترنجبین ۱۹ تولہ، ان سب دواؤں کا شربت تیار کریں۔

اس شربت سے خون حیض جو بند ہو گیا ہو پھر جاری ہو جاتا ہے

کثرت حیض گل گاؤزبان، مصطگی، کتیرا، صمغ عربی، دم الاخوین، گلنار، اقاقیا، گل ارمنی، بیخ انجبار، زہر مہرہ، میدہ چوب، گل پستہ، گل نوفل، طباشیر۔ بڑی مائیں، چھوٹی الائچی، سندروس .... ہر ایک چھ ماشہ۔ کندر۔ رال سفید، کتھا سفید .... ہر ایک پانچ ماشہ، مازو سبز، کائپھل ہر ایک، ماشہ انزروت ساڑھے تین ماشہ، شب یمانی بریاں ڈھائی ماشہ سب دواؤں کو کوٹ پیس کر سفوف تیار کر لیں مقدار خوراک ۴ ماشہ سے چھ ماشہ تک پانی کے ساتھ، کثرت حیض میں اس سفوف سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

شافہ صمغ عربی، گل ارمنی، گل مختوم، کہربا، کندر مردار سنگ، شب یمانی، اقاقیا، دم الاخوین سب دواؤں کو ہموزن لے کر باریک پیس لیں اور بارتنگ کے خیساندہ میں گوندھ کر شافہ بنائیں۔ یہ شافہ کثرت حیض کی بیماری میں بہت مجرب ثابت ہوا ہے۔

سیلان الرحم شافہ:۔ اقاقیا، مازو سبز، گلنار، ہر ایک ۹ ماشہ، شب یمانی، سنبل الطیب ہر ایک چار ماشہ، سب دواؤں کو باریک پیس لیں اور پانی میں گوندھ کر شافہ بنائیں۔ یہ شافہ اندام نہانی میں رکھا جاتا ہے اور سیلان رحم کی بیماری میں بیحد مفید ہے۔

سفوف تالمکھانہ، بیجبند، گل سپاری، گل پستہ، پوست بیرون پستہ، گل دھاوا، ہر ایک چار ماشہ، ثعلب مصری، سونگ بریاں، مغز تخم تمر ہندی بریاں ---- ہر ایک ایک تولہ، مصطگی رومی تین ماشہ ان سب دواؤں کو کوٹ پیسکر چھان لیں اور سب دواؤں کے وزن کے برابر مصری شامل کر لیں اس سفوف کو، ماشہ صبح کے وقت عرق گاؤزبان کے ساتھ دینا چاہیئے یہ سفوف سیلان رحم کو رفع کرتا ہے۔

(جناب حکیم محمد حسن صاحب مستند آصفیہ طبیہ کالج و طبیب سرکاری متعینہ باڑی بھوپال)

سوا روگ یہ منہ کا ایک بدترین مرض ہے جس میں آج کل سینکڑوں عورتیں مبتلا ہو کر زندہ درگور ہیں۔ نہ انہیں کھانے کا مزہ ملتا ہے نہ غذا ہضم ہوتی ہے نہ خون صالح جسم میں پیدا ہوتا ہے غیر معمولی اجابتوں کی وجہ سے دن بدن کمزور اور لاغر ہوتی چلی جاتی ہیں زندگی تلخ و بے لطف نظر آتی ہے نقصان جاں کے ساتھ قسم قسم کے صدہا علاجوں میں روپیہ برباد کر کے بالآخر دانت اکھڑوانے کے بعد بھی تندرستی اور صحت حاصل نہیں ہوتی ہے مجھے حال میں ایک گونڈ نے ذیل کا نسخہ سوا روگ کے لئے بتایا تھا جس کو میں نے اپنے ہمسایہ مریضہ پر استعمال کرایا جس کے حلق اور منہ میں چھالے تھے اور دست آنا شروع ہو گئے تھے اور پیروں پر بھربھراہٹ بھی پیدا ہو گئی تھی غذا چباتے نہیں بنتی تھی۔ خدا کے فضل سے ۲۱ دن میں کلی شفا حاصل ہو گئی۔ دو سال گذر چکے ہیں اس وقت تک کوئی خلش معلوم نہیں ہوئی۔ لہذا ہمدرد صحت کے ناظرین بھی اس نسخہ کو آزما کر مخلوق خدا کو فائدہ پہونچائیں اگر یہ نسخہ کثیر التعداد مریضوں پر نفع بخش ثابت ہو جائے تو ایک بے مثل انمول علاج ہے۔

نسخہ خوردنی:۔ پنواڑ کی بھاجی ابال کر گھی میں تلیں

اور ایک ایک چھٹانک روزانہ صبح و شام دوا تا ۱۱ دن تک یا ۲۱ دن تک کھائیں۔

نسخہ مضمضہ جو خوردنی نسخہ کی استعمال کیا جاتا ہو کچنال کی اندر چھال، چرونجی کے درخت کی اندر چھال ۵ تولہ، سال کے درخت کی اندر چھال ۵ تولہ آملہ ۳ تولہ، اَلُوہ کا پھل ۳ تولہ، ان سب اجزا کو ایک گھڑے پانی میں خوب ابال کر دن رات میں چند بار کلیاں کریں۔

اَلُوہ کا ایک بڑا اور وسیع درخت ہوتا ہے جس میں شریفہ کی شکل کے آنولہ کی برابر ناہموار گول پھل لگتے ہیں۔ اسکا پھول موگرہ کی طرح سفید اور ویسا ہی خوشبودار ہوتا ہے۔

سیلان الرحم وقلت شیر سہنس سولی کی جڑ خشک کرکے سفوف بنائیں اور ہم وزن شکر ملاکر ا تولہ صبح دودھ کے ساتھ پھانکیں یا دودھ میں مثل کھیر کے پکا کر میٹھا کرکے ایک ہفتہ تک کھائیں اس سے دودھ بہت اترتا ہے۔ سہنس سولی۔ ایک سفید جڑ ہوتی ہے جس کے گچھے بارش میں زمین کھود کر مثل موصلی کے نکالتے ہیں۔ درخت مثل جھاؤ کے ہوتا ہے۔

جریان زن و مرد تنس کا پھول باریک پیس کر شکر سفید ملاکر ا تولہ صبح کو گائے کے دودھ کے ساتھ چند روز پھانکیں۔ تنس۔ ایک بڑا پہاڑی درخت ہے۔ جو بھوپال کے جنگلوں میں بکثرت ملتا ہے جس کی لکڑی گاڑی کیلئے بہت مضبوط مانی جاتی ہے۔ اس کا پھول سفید ہوتا ہے۔

نلوں کا ورم اور درد امربیل ۵ تولہ، گل ٹیسو ۲ تولہ گل بنفشہ ۲ تولہ، مکوہ خشک ۲ تولہ ناخونہ ا تولہ، تخم خطمی ا تولہ، کوکنارہ ا تولہ، ایک گھڑے پانی میں اُبال کر صبح و شام پیڑو پر دھاریں۔ درد گردہ اور ورم فوطہ کو بھی اس سے نفع ہوتا ہے۔

(جناب حکیم محمد حیات صاحب ثابت)

سیلان الرحم پوست ببول۔ پوست درخت فالسہ۔ پوست مولسری۔ پوست گولر۔ پوست لسوڑہ۔ پوست جھڑبیری۔ پوست کچنال۔ پوست جامن ہر ایک دس تولہ، تمام چیزوں کو نیم کوفتہ کرکے آٹھ سیر پانی میں جوش دیں۔ اور آدھ سیر چاول ساٹھی بھی اس میں ڈالدیں جب تین سیر پانی رہ جائے تو اُتار کر سرد ہونے دیں۔ اور اس میں سے چاول نکال کر سایہ میں خشک کرلیں۔ پھر نشاستہ گندم ۵ تولہ لے کر روغن زرد میں بریاں کریں۔ اور مغز خربزہ، موچرس، گل دھاوا، مائیں خورد۔ مائیں کلاں، ہر ایک ۴ تولہ، زنجبیل۔ دار فلفل۔ اسگند۔ ناگوری۔ طباشیر، ہر ایک ۶ ماشہ، تمام چیزوں کو باریک پیس کر چاولوں کے سفوف میں ملائیں۔ اس کے بعد ۴ تولہ چکنی چھالیہ کوٹ چھان کر ا سیر گائے کے دودھ میں ملائیں اور آگ پر رکھ کر کھویا بنالیں۔ اس میں بقدر ضرورت شہد ملاکر مندرجہ بالا دوائیں بھی شامل کرلیں۔ خوراک ۲ تولہ سے ۳ تولہ تک ہمراہ شیر گاؤ۔

یہ دوا سیلان رحم کے لئے بہت مفید ہے بارہا کی آزمودہ ہے۔

کثرت حیض گل ارمنی۔ گل مختوم۔ مازو، دم الاخوین کہربا، پھٹکری، انجبار، مساوی الوزن لیکر باریک سفوف بنائیں اور ۲ ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں

پرسوت فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ زنجبیل، ہر ایک ایک تولہ۔ پھٹکری مدبر بہ شیر ۳ تولہ، شنگرف مصفی ۲ تولہ، سب ادویہ کو پانچ روز تک خوب کھرل کریں۔ اسکے بعد شیشی میں محفوظ رکھیں۔ خوراک ۲ چاول سے ایک رتی تک ہمراہ برگ پان،

اختناق الرحم برگ بھنگ۔ کافور۔ جند بیدستر، ہر ایک نیم سرخ کھرل میں پیس کر ایک گولی بنالیں اور دن دو بار استعمال کریں۔ مجرب ہے۔

اسقاط حمل مشک خالص ایک ماشہ، طباشیر ۳ ماشہ گل سُرخ۔ زعفران۔ زیرہ سفید، ہر ایک ۴ ماشہ، برگ کلتھی ا تولہ، جوتری ۲ تولہ، تخم دھنترا ۱۱ عدد برگ شہد بوی ۴ تولہ، سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور ابتدائے حمل میں ایک ایک رتی دن میں تین بار پانی کے ساتھ دیں۔ چالیس روز کے بعد وضع حمل تک روزانہ ایک تی صرف ایک مرتبہ یہ دوا دینی چاہیئے۔

درد بعد ولادت

تربسی، دارچینی، ہر ایک ۶ ماشہ، ایک پاؤ پانی میں جوش دیکر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔

(جناب حکیم محمد ظہیر علی صاحب نباض سہسوانی ثم الدھلوی)

قرص مددگار ایام

حیض کو جاری کرنے کے لئے بے نظیر ہیں۔ نسخہ:۔ ہینگ ۶ ماشہ، سکبینج ۶ ماشہ، زعفران ۷ ماشہ، جاؤشیر ۶ ماشہ، برگ سداب ۷ ماشہ، برگ پودینہ خشک ۶ ماشہ، مشکطرامشیع ۶ ماشہ، کالی زیری ۶ ماشہ، مجیٹھ ۶ ماشہ، مرکی ۱۰ ماشہ، ترمس ۱ تولہ ۵ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر پانی میں گوندھیں اور سات سات ماشہ کے قرص بنائیں۔ ایک قرص روزانہ ابہل کے جوشاندے کے ہمراہ کھلائیں۔

قرص سنگجراحت

کثرت حیض کو روکنے کے لئے نہایت مجرب ہیں۔ نسخہ:۔ سنگجراحت ۱ تولہ، گیرو ۳ ماشہ، رسوت ۳ ماشہ، گوند ببول ۳ ماشہ، چھالیہ ۳ ماشہ، دم الاخوین ۳ ماشہ، مازو ۳ ماشہ، آملہ ۳ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر پانی میں قرص بنائیں اور روزانہ ۳ ماشہ قرص کھلائیں اگر مرض کی زیادتی ہو تو بجائے ۳ ماشہ کے ۵ ماشہ یا ۶ ماشہ تک بھی استعمال کراسکتے ہیں۔

سفوف سیلان

یہ سفوف رحم سے رطوبت جانے کو مفید ہے۔ رطوبت کو خشک کرتا ہے۔ نسخہ:۔ تالمکھانہ ۴ ماشہ، بیجبند ۴ ماشہ، گل سپاری ۴ ماشہ، گل پستہ ۴ ماشہ، پوست بیرون پستہ ۴ ماشہ، مجیٹھ ۴ ماشہ، گل دھاوا ۴ ماشہ، مصطگی ۳ ماشہ، ثعلب مصری ۱ تولہ آرد مونگ ۱ تولہ، مغز تخم تر مہندی مقشر بریاں، ۱ تولہ، گوند مولسری ۱ تولہ، سب دواؤں کو کوٹ چھانکر ہموزن ادویہ مصری ملاکر سفوف بنائیں اور روزانہ صبح کو تازہ پانی کے ہمراہ ۷ ماشہ استعمال کرائیں۔

سفوف امید

یہ سفوف بانجھ پن کے نقائص دور کرکے صنف نازک کو اولاد کے قابل بناتا ہے جن عورتوں کو حمل قرار نہ پاتا ہو یا اسقاط حمل کی شکایت ہوا نکے لئے نہایت مفید ہے۔ نسخہ:۔ موصلی سیاہ ۱ تولہ، موصلی سفید ۱ تولہ، خارخسک ۱ تولہ، تخم اٹنگن ۱ تولہ، پوست بیخ سنبھل ۱ تولہ، جائفل ۱ تولہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور حیض سے فارغ ہونیکے بعد عورت اور مرد دونوں پانچ روز تک ۷-۷ ماشہ دودھ کے ساتھ کھائیں۔ اس کے بعد مباشرت کریں۔

ضماد شباب

اگر بکثرت اولاد ہونے یا بے احتیاطی وعمر کی زیادتی سے سینہ ڈھیلا ہوگیا ہے تو وہ اس ضماد کے استعمال سے ٹھیک ہو جائیگا۔ نسخہ:۔ کھریا مٹی ۱ تولہ، مازو ۱ تولہ، پھٹکری ۱ تولہ، سفیدہ رانگ ۱ تولہ، اجوائن خراسانی ۱ تولہ، جو کا آٹا ۱ تولہ، مائیں ۱ تولہ، مولسری خام ۱ تولہ، سب دواؤں کو سرکہ میں پیسکر پستان پر لیپ کریں۔

(جناب حکیم حکیم اللہ صاحب حیرت برہانپوری)

مندرجہ ذیل نسخے میرے خاص مجربات میں سے ہیں اور مجھے ہمیشہ ان سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

(۱) مازو سبز ۱ تولہ، سنگجراحت ۱ تولہ، کشتہ مرجان ۱ تولہ، سلاجیت مصفی ۶ ماشہ، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ صبح وشام گائے کے دودھ کے ساتھ دیں۔ یہ سفوف سیلان رحم کے لئے عجیب وغریب دوا ہے۔ ناظرین آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

(۲) مازو۔ موچرس۔ اقاقیا۔ مائیں۔ گل دھاوا۔ پھٹکری۔ خستہ جامن۔ پوست انار۔ گلنار۔ سب چیزیں ہموزن لے کر اور نہایت باریک کرکے ایک ایک ماشہ کی پوٹلی بناکر اندام نہانی میں رکھوائیں۔ یہ دوا سیلان رحم اور سیلان ہبلی کے لئے بہت مفید ہے۔

(۳) اصل السوس مقشر ۲ تولہ، گیرو ۲ تولہ، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۶-۶ ماشہ ہمراہ شربت انجبار بقدر ضرورت استعمال کرائیں۔ کثرت طمث کے لئے بہت مفید ہے۔

مجربات جراحیہ

(از جناب "خانصاحب" حکیم محمد سراج الدین خان صاحب فراش خانہ دہلی)

مجربات کا باب مکمل ہو ہی رہا تھا۔ بلکہ اس کا کچھ حصہ پریس میں بھی جا چکا تھا کہ ہم کو جناب حکیم سراج الدین خاں صاحب کے مجربات وصول ہوئے جو آپنے ہماری حسب خواہش رفاہ عامہ کی خاطر "ہمدرد صحت" کی خاص اشاعت کے لئے مرحمت فرمائے ہیں۔ موصوف دہلی کے مشہور طبیب خلیق و مخلص خادم خلق اور کہنہ مشق خادم فن ہیں۔ اسی لئے آپ کے مجربات معمولی حیثیت نہیں رکھتے۔ بلکہ وہ ہزاروں مریضوں پر آزمائی ہوئی چیزیں ہیں۔ امید ہے کہ ناظرین ہمدرد صحت ان سے استفادہ کرینگے۔

"ھمدرد صحت"

برائے کثرت حیض

سنگجراحت، ثعلب مصری، خود بریاں، مغز تخم سرولی ہموزن کوٹ چھان کر نبات سفید سائیدہ نصف وزن ادویہ اضافہ کرکے ہمراہ بدرقہ مناسب بقدر ۶ ماشہ استعمال کرائیں مرض کی شدید صورت میں یہی سفوف شربت انجبار کیساتھ دینا چاہئے۔ سیلان الرحم کیلئے اس سفوف کا استعمال ہمراہ شیر گاؤ مناسب

برائے درد اسقاط

مازوئے خشک، گلنار فارسی، گل ملتانی، ہر ایک ایک تولہ، افیون ۳ ماشہ، تمام ادویہ کو پانی میں پیس کر ضماد بنائیں اور اسقاط اور حیض کے دردوں کو دور کرنیکے لئے زیر ناف ضماد کریں۔ فوری فائدہ ہوگا

سفوف مخرج مشیمہ بنگام اسقاط

پوست املتاس ۲ تولہ، زعفران کشمیری خالص ۱ ماشہ، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور بقدر ۲ ماشہ ہمراہ عرق گلاب و شربت بزوری دیں۔ انشاء اللہ خاطر خواہ کامیابی ہوگی۔

مانع حمل

(۱) تخم کاکنج ۳ عدد، بعد طہارت تین روز تک پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (۲) گھونگچی ۳ عدد حسب ترکیب مندرجہ بالا استعمال کرائیں۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۲۸

زیادتی حیض

(۱) کشتہ عقیق دو دو رتی صبح و شام عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ کیساتھ استعمال کرنا موثر و مفید ہے۔

(۲) زیرہ سفید پیس کر روغن کنجد میں ملاکر حمول کرنا زیادتی حیض کو روکتا ہے۔

(۳) کہربائے شمعی باریک پیس کر ۱ ماشہ دن میں تین مرتبہ عرق گاؤزبان سے دینا جید تاثیر رکھتا ہے۔

(۴) صدف صادق سائیدہ کو ایک ایک ماشہ کی مقدار میں دن میں دو تین بار پانی سے متواتر دیتے رہنا نہایت مفید و موثر ہے۔

(۵) برگ نیب کو کوٹ کر نغدہ بنائیں اور اس میں گئودنتی کو رکھکر آگ دیں۔ کشتہ ہو جانے پر ایک ایک ماشہ دن میں تین بار پانی یا عرق بادیان ۵ تولہ۔ یا شربت انجبار وغیرہ کے ساتھ دینا نہایت مفید و موثر ہے۔ اور معمول مطب ہے۔

(۶) گیرو یا سنگ جراحت علیحدہ علیحدہ یا ملاکر باریک پیس کر دن میں تین مرتبہ ۳-۳ ماشہ کی مقدار میں پانی کے ساتھ دینا بہترین اثر دکھاتا ہے۔

(۷) پوست انار کے جوشاندہ سے آبزن کرنا بھی نہایت نافع ہے۔

امراضِ نسواں اور مفرد ادویہ کی اعجاز نمائیاں

از جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی سیالکوٹ

اس ضمن میں صرف ان مفردات کو انتخاب کیا گیا ہے جو اپنے فوائد و اثرات کی وجہ سے واقعی کم قیمت اور کثیر المنفعت کی مصداق ہیں اور اپنی مسیحائی و اعجاز نمائی میں بڑے بڑے مرکبات کا مقابلہ کرتی ہیں۔ اور متحیر کرنے والے واقعات مشاہدہ میں لاتی ہیں ہمارے دس سالہ متواتر تجربات کا نچوڑ ہیں۔ قارئین ہمدرد صحت کے افادہ کے لئے ذیل میں بالترتیب درج کیجاتی ہیں (اکمل صدیقی)

اختناق الرحم (باؤ گولہ)

(۱) زعفران کو پیس کر فم رحم میں رکھنے سے اس تکلیف کا ازالہ ہو جاتا ہے

(۲) روغن بید انجیر کو روئی میں لت پت کر کے حمول کر لینے سے بھی اختناق الرحم کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔

(۳) غاریقون تین ماشہ کا سفوف ماء العسل کے ہمراہ چند روز دینے سے بھی افاقہ ہو جاتا ہے۔

(۴) نوشادر کو سرکہ میں پیس کر سنگھانا۔ اور اسی کو پیس کر رحم میں رکھنا دورۂ اختناق الرحم کو بہت جلد دور کر دیتا ہے معمول و مجرب ہے۔

سیلان الرحم (سفید رطوبت)

(۱) موچرس حسب ضرورت کوٹ چھان کر سفوف کر لیں۔ اس میں سے دو ماشہ صبح اور دو ماشہ شام کو ہمراہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق بادیان ۵ تولہ یا پانی وغیرہ چند روز متواتر استعمال کر لینے سے اس مرض سے رہائی ہو جاتی ہے۔

(۲) بیخ مرجان حسب ضرورت کوئلوں کی دہکتی آگ میں رکھدیں۔ ذراسی دیر کے بعد سفید ہو جائیگا سحق بلیغ کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں۔ خوراک ا ماشہ سے دو ماشہ تک پانی کے ساتھ ہر روز صبح ۲ ہفتہ تک استعمال کرنا صحت و شادمانی کی نوید جانفزا سناتا ہے۔ علاوہ ازیں مقوی قلب و دماغ بھی ہے۔

(۳) تخم سروالی ۵ تولہ (سلیارہ) بہت باریک پیس کر شکر سفید ۵ تولہ ملا کر سفوف بنالیں۔ ۶۔ ۶ ماشہ صبح و شام پانی یا دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ اس مرض کی خاص اور مجرب مفرد دوا ہے۔

(۴) تخم سرس پانچ تولہ باریک پیس کر ہموزن قند سفید ملا کر سفوف کر لیں۔ ۳۔ ۳ ماشہ صبح شام ۶ عرق بادیان یا شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کرنا بہت جلد اس مرض سے نجات دلاتا ہے۔

(۵) صدف مروارید حسب ضرورت برگ مغیل کے نغدہ میں رکھکر کشتہ کر لیں۔ ۴۔ ۴ رتی مربہ سیب میں ملا کر عرق بادیان ۵ تولہ کے ساتھ کھلانا جید تاثیر رکھتا ہے۔ اور سیلان الرحم کے عوارض کو بھی کم کرتا ہے۔

(۶) اقاقیا حسب ضرورت عمدہ اور خالص لیکر پیس لیں اور بقدر دو ماشہ پانی سے کھلائیں اور اسی کو حمول کر لینے اس باب میں نہایت نفع حاصل ہوتا ہے۔

(۷) مازو اور پھٹکری کا سفوف الگ الگ لیکر آبدست کرنے اور رحم میں رکھنے سے بھی اس عارضہ سے رہائی ہو جاتی ہے۔

عقر (بانجھپن)

(۱) تخم حرمل تین تولے کوٹ کر آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب تین حصے پانی خشک ہو جائے اور ایک حصہ یعنی دس تولہ

باقی رہ جائے تو اسکو صاف کر کے محفوظ رکھیں۔ ہر روز صبح نہار منہ، بانجھ عورت کو ایک تولہ پلائیں اسی طرح متواتر دس دن تک پلاتے رہنا۔ استقرار و قیام حمل کے لئے مجربات و معمولات میں سے ہے

(۲) سفوف اسگند ناگوری کو روغن زرد (گھی) سے چرب کرلیں اور بعد از فراغت حیض بقدر ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ تین چار ہفتے تک باقاعدہ استعمال کرانا بہت مفید و مؤثر ہے اس سے انشاء اللہ دلی مراد حاصل ہوگی۔

(۳) تخم شیولنگی ایک ماشہ قند سیاہ کہنہ میں لپیٹ کر گولی سی بنا کر سیاہ گائے کے دودھ کیساتھ بعد از فراغت حیض تین دن تک کھلانا اور پھر مقاربت کرنے سے بفضلہ تعالیٰ شب اول میں ہی کامرانی و کامیابی حاصل ہوجاتی ہے

(۴) جائفل ایک عدد باریک پیس کر سات حصے کرلیں۔ بعد از فراغت حیض ایک پڑیہ روزانہ کھلانا مجربات میں سے ہے

(۵) برادہ دندان فیل تین تولہ باریک کوٹ چھان کر ہموزن مصری کوزہ ملا کر چھ خوراک بنالیں اور صبح و شام تین دن تک استعمال کرائیں۔ معمول و مجرب ہے۔ استقرار و اعانت حمل کیلئے اسرار صدریہ میں سے ہے

(۶) حلبہ (میتھی) اور روغن حلبہ کا حمول کرنے سے عورت بہت جلد حاملہ ہوجاتی ہے۔

(۷) ریش برگد باریک پیس کر شکر تری ہموزن ملا کر ۲-۲ تولہ ہر روز صبح شیر گاؤ سے ایک ہفتہ متواتر استعمال کرنا قیام حمل میں بہت مفید و مجرب ہے۔

ورم رحم

(۱) زر نباد (کچور) کا حمول کرنا۔ اور باریک پیس کر دو دو ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ استعمال کرنا مفید و مجرب ہے۔

(۲) خطمی کوفتہ کو پانی میں پکا کر اس میں بیٹھنا اور اسے کوٹ پیس کر بطخ کی چربی کے ساتھ حمول کرنا بہترین اور مفید اثر دکھاتا ہے۔

(۳) روغن بادام سے روئی کو آلودہ کر کے رحم میں رکھنا معمولی ورم رحم میں مفید و مؤثر ہے۔

(۴) مسکہ خالص تازہ (مکھن) لیکر حقنہ کرنیسے رحم کے صلب و گرم ورم میں نفع پہنچاتا ہے۔

بندش حیض

(۱) پرسیاؤشان نو ماشہ کا جوشاندہ پکا کر قند سیاہ دو تولہ ملا کر پلانا بندش حیض کو رفع کرنے میں مجرب و مفید ہے

(۲) تخم سداب اتولہ کوفتہ کا جوشاندہ بنا کر پلانا اور اسی کے سفوف کا حمول کرنا جید الاثر ہے۔

(۳) پوست خیارشنبر ۲ تولہ کو پانی میں جوش دیکر شربت بزوری حار چار تولہ ملا کر نیم گرم پلانا حیض کے جاری کرنے میں سریع التاثیر ہے

(۴) مقل ازرق (گوگل) تین ماشہ پیس کر دودھ کے ساتھ کھلانا اور اسی کو باریک پیس کر حمولاً رحم میں رکھنا مجربات میں سے ہے

(۵) ریوند خطائی حسب ضرورت پیس کر ہموزن مصری کوزہ ملا کر حیض آنے سے تین قبل ۶-۶ ماشہ صبح شام پانی وغیرہ کیساتھ کھلانیسے بندش حیض اور اُسکے عوارض درد وغیرہ سے نجات ہوجاتی ہے۔

(۶) جسمانی کمزوری کی وجہ سے اگر حیض بند نہ ہو تو کشتہ فولاد ۲ چاول مسکہ گاؤ تازہ ایک تولہ میں ملا کر چند روز کھلانے سے قطعی طور پر آرام ہوجاتا ہے

(۷) ملک کو باریک پیس کر اور اس میں روئی کو آلودہ کر کے حمول کرنیسے درد رفع ہوجاتا ہے اور حیض کھل جاتا ہے

(۸) کپاس کے پھول ۵ تولہ ایک سیر پانی میں جوش دیں۔ جب چوتھائی حصہ باقی رہ جائے۔ قند سیاہ کہنہ چار تولہ ملا کر تین دن تک متواتر پلانے سے بھی درد و بندش حیض کی تکالیف کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ مجرب چیز ہے۔

(۹) مجیٹھ کو باریک پیس کر فتیلہ بنائیں اور رحم میں رکھیں۔ بہترین اور موثر ترین چیز ہے۔ فوراً ادرار کرتا ہے۔

(۱۰) ابہل کوٹ پیس کر تین تین ماشہ صبح شام پانی کے ساتھ استعمال کرنا بھی اس باب میں معمولات و مجربات سے ہے۔

بقیہ مضمون صفحہ ۱۳۶ پر ملاحظہ کیجئے

مجربات طب جدید

نسخہ جات مفید نسواں

مرتبہ جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

(حقوق محفوظ ہیں)

عسر طمث

(۱) پاؤڈر مر ۲ گرین
ایلوئن ½ "
فیرائی سلفیٹ ۱ "
اسکی ایک گولی بنالیں اور صبح و شام کھلائیں۔

(۲) ایکسٹریکٹ ارگٹ ۱ گرین
ایپی اول Apiol ۳ منم
ملا کر ایک جیلیٹن کیپسول میں بند کر کے صبح و شام کھلائیں۔

۳ ایکسٹریکٹ ایلوز باربیڈوس ۱ گرین
فیرائی سلفیٹ ۲ "
اولیم روٹا ½ منم
اولیم سیبائنا ½ "
پلوکیپسیکم ½ گرین
اسکی ایک گولی بنالیں اور صبح و شام ہمراہ دودھ دیں

(۴) انٹی پائیرین ۵ گرین
ایکسٹریکٹ کینےبس انڈیکا ½ "
پلوڈیجی ٹیلس ½ "
کمفر ½ "
اسکی ایک پڑیہ بنالیں اور صبح و شام ایک ایک پڑیہ کھلائیں

(۵) پل ایلوز ایٹ مر ۵ گرین
صبح و شام کھلائیں۔

(۶) ایمونیا کلورائیڈ ۱۰ گرین
ٹنکچر سیمی سی فیوگا ۲۰ منم
ایکسٹریکٹ گلیسیریزا لکوڈ ۲۰ "
ٹنکچر ایکونائیٹ ۳ "
ایکوا ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹہ بعد دیں۔

۷ سوڈا برومائیڈ ۵ گرین
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۱۵ منم
لائیکوار برومائیٹ پلسٹلا کمپونڈ ۳۰ "
ٹنکچر ہائیوسائمس ۲۰ "
سپرٹ کلوروفارم ۱۰ "
ایکوا منتھاپپ ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں

پیٹنٹ ادویہ

(۱) یومی نال ٹیبلٹ Eumenol Tablet
(۲) ارگاپیئول کیپسول Erogapil caps:
(۳) ڈسمنسو ٹیبلٹ Dysmenso Tablet

فرداً فرداً مفید ادویہ ہیں ان حبوب کو صبح و شام ہمراہ گرم دودھ کھلایا جاتا ہے۔

قلت طمث

(۱) فیرائی سلفیٹ اکسی کیٹا ۲ گرین
ایسڈ آرسینک $\frac{1}{50}$ "
سٹرکنین $\frac{1}{40}$ "
ایلوئن $\frac{1}{5}$ "

ایکسٹریکٹ ارگٹ ۱ گرین
پلوا کیشیا حسب ضرورت
اسکی ایک گولی بنالیں ۔ اور ایسی ایک ایک گولی صبح و شام بعد غذا دیں۔

(۲) فیرائی سلفیٹ اکسی کیٹا ۱ ۱/۲ گرین
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا ۱/۴ "
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ۱/۴ "
پل ریائی کمپونڈ ۳ "
ایک گولی بنالیں ۔ اور صبح و شام کھلائیں۔

(۳) فیرائی سلفیٹ اکسی کیٹا ۲ گرین
فیرائی آرسینیٹ ۱/۱۲ "
پلوکیپسیکم ۱/۲ "
کونین سلفیٹ ۱/۲ "
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا ۱/۴ "
ایلوئن ۱/۸ "
ایک گولی بنالیں اور صبح و شام بعد غذا کھلائیں۔

(۴) ایپی اول ۳ منم
جیلٹین کیپشول میں ڈال کر صبح و شام کھلائیں۔

(۵) ایپی اول ۱ ڈرام
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ ۲ "
سیرپ ۴ "
ایکوا دو اونس
ایک ایک ٹی سپون فل دن میں تین چار بار پلائیں۔

پیٹنٹ ادویہ

(۱) الٹرس کارڈیل ریو Aletris Cordiai Rio
نصف چمچہ چاے ہمراہ گرم پانی ہر چوتھے گھنٹہ پلائیں۔

(۲) لائیکوار سیڈان Liq Sedan
۳۰۔۳۰ منم ہمراہ جرعۂ آب دن میں تین دفعہ دیں۔

(۳) اووری ٹون Ovaritone
۳۰۔۳۰ منم ہمراہ جرعۂ آب دن میں تین دفعہ پلائیں

(۴) ٹیبلٹ ہارموٹون Tablet Harmotone
ایک ایک گولی دن میں تین دفعہ ہمراہ دودھ کھلائیں۔

(۵) منسٹرون ٹیبلٹ

ایک ایک گولی صبح و شام کھلائیں۔

(۶) ٹیبلٹ کیفی ایسپائرین Tab: cafi-Aspirin
صبح و شام دیں

(۷) تھی لین Theelin کا ٹیکہ لگائیں

کثرت طمث

(۱) ایسڈ گیلک ۱ گرین
ارگوٹین ۱ "
اسکی ایک گولی بنالیں ۔ اور ہر چوتھے گھنٹہ بعد کھلائیں

(۲) ایکسٹریکٹ وائی برنم ۳ گرین
ایکسٹریکٹ ارگٹ ۱/۲ "
ایپی اول ۱ منم
اسکی ایک گولی بنالیں ۔ اور صبح و شام کھلائیں۔

(۳) ایکسٹریکٹ کینے بس انڈیکا ۱/۲ گرین
ایکسٹریکٹ ہائیڈراسٹس ۱ "
کمفر ۱ "
اسکی ایک گولی بنالیں اور صبح و شام کھلائیں

(۴) ایکسٹریکٹ ہائیڈراسٹس ۱/۲ گرین
ایکسٹریکٹ ہیمیلس ۱/۲ "
ایکسٹریکٹ ارگٹ ۱ "
ایکسٹریکٹ سیپی سی فیوگا ۱/۳ "
اسکی ایک گولی بنالیں اور صبح و شام کھلائیں۔

(۵) ہائیڈراسٹین ہائیڈروکلورائڈ ۱/۲ گرین
ارگوٹین ۳/۴ "
کینے بین ٹینیٹ ۱/۲ "
سٹپٹیسین Stypticin ۱/۲ "
اسکی ایک گولی بنالیں اور صبح و شام کھلائیں۔

(۶) لائیکوار سٹرکینا ہائیڈروکلورائیڈ ۳ منم
ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۵ "
ایکسٹریکٹ ہائیڈراسٹس لیکوڈ ۱۵ "
ایکوا ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ دیں۔

(۷) پوٹاسیم برومائیڈ ۱۰ گرین

لائیکوار سیڈن ۲۰ منم
ایکسٹریکٹ ہائیڈراسٹس لکوڈ ۱۰ "
ٹنکچر ہائیوسائمس ۱۰ "
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

پیٹنٹ ادویہ

(۱) ٹیبلٹ وائی برنم اینڈ ہائیڈراسٹس کمپونڈ
Tab: Viburnum Et Hydrrstis Comp
ایک ایک گولی صبح وشام کھلائیں۔

(۲) الکزر وائی برنم کمپونڈ۔
Elixir Viburnum
ایک ایک ٹی سپون قبل دن میں دو تین دفعہ دیں۔

(۳) ٹیبلٹ سٹپٹےسین (ساختہ مرک)
Tab: Stypticin Comp
ایک ایک گولی دن میں دو تین دفعہ کھلائیں۔

سیلان الرحم

(۱) ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۲۰ منم
لائیکوار آرسینی کیلس ۲ "
ایمونیا برومائیڈ ۱۰ گرین
ایکسٹریکٹ گلیسیریزا لکوڈ ۲۰ منم
ایکوا منتھاپ ۱/۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ یا دو دفعہ پلائیں
انتباہ۔ حاملہ کو یہ نسخہ ہرگز نہ دیں۔

(۲) سوڈا اسیلی سلیٹ ۱۰ گرین
لائیکوار سیڈن ۳۰ منم
ٹنکچر سنکونا فلیوا ۱۰ "
اسپرٹ کلوروفارم ۱۵ "
ایکوا ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

(۳) سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین
لائیکوار ٹاکاڈائی ایسٹیس ۳۰ منم
Liq Taka Diastase

ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ۳۰ "
سپرٹ کلوروفارم ۱۵ "
ایکوا ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک قبل غذا ہر دو وقت دیں۔

(۴) کیلسیم لیکٹیٹ ۱۰ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ منم
ایکسٹریکٹ ہائیڈراسٹس لکوڈ ۱۰ "
سیرپ اورنشیائی ۱ ڈرام
ایکوا منتھاپ ۱/۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹہ بعد دیں۔

(۵) ہائیڈراسٹین ۱ گرین
بوروگلیسرین ۱/۱ اونس
ملا کر نرم برش سے مہبل میں لگائیں

(۶) زعفران ¼ گرین
سیلول ۱ ڈرام
کلورل ہائیڈریٹ ۱ ڈرام
نفتھول ۱ "
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ ۲ اونس
ملا کر محفوظ رکھیں اور اس میں سے ایک ٹی سپونفل ۴ اونس پانی میں ملا کر ڈوش کریں۔

(۷) ایسڈ ٹینک ۹۰۰ گرین
الکحل ۴۵۰ منم
کریازوٹ ۲۰ "
ایکوا ڈسٹلڈ ۸ اونس
ملا کر اس میں سے ایک ٹی سپونفل ۲۰ اونس پانی میں ملا کر ڈوش کریں۔

(۸) الکاتھائی مول Alkathymol
بورول Borol
سینی ٹاس Sanitas
لسٹرین Listerin
فرداً فرداً ڈوش کیلئے مفید ادویہ ہیں۔ ایک اونس دوا میں ۸ اونس پانی ملا کر ڈوش کریں۔

پیٹنٹ ادویہ

(۱) یوٹراس Utros

۳۰، ۳۰ منم ہمراہ جرعۂ آب ہر تیسرے گھنٹہ بعد پلائیں

(۲) الگزر الیٹرس کمپونڈ Elixir Aletris Comp

ایک ایک ڈرام ہمراہ جرعۂ آب صبح و شام پلائیں۔

(۳) اشوکا کارڈیل Asoka Cordial

ایک ایک ڈرام ہمراہ جرعۂ آب صبح و شام دیں۔

(۴) نیوروفاسفیٹ Neuro phosphate

ایک ایک ٹی سپون فل بعد غذا پلائیں۔

(۵) پپٹی رون وو آرسینک

Peptiron with arsenic

ایک ایک ٹی سپون فل بعد غذا پلائیں۔

مزمن صورتوں میں:-

مکسڈ انفکشن فلے کوجن

Mixed Infection phylacogen

کا ٹیکہ لگوانا بہت مفید ہوتا ہے

سوزاک

(۱) اولیم سنٹل فلیوا ۱۵ منم
پلوا کیشیا ۳۰ گرین
پوٹاسیم بائیکارب ۳۰ "
سیلول ۵ "
سپرٹ فنتھاپ ۳ منم
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو دفعہ پلائیں۔

(۲) ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس لکوڈ ۳۰ منم
پوٹاسیم سائٹریٹ ۱ اونس
اولیم سنٹل فلیوا ½ اونس
میوسیلیج اکیشیا ۲ "
اولیم گالتھیریا ۳۰ منم
ایکوا دو اونس

ایملشن بناکر بقدر چار چار ڈرام دن میں تین دفعہ پلائیں

(۳) پلوگم اکیشیا ایک ڈرام
اولیم سنٹل فلیوا ۱ ڈرام
اولیم کیوبب ۱ "
اولیم کوپیبا ۱ "
لائیکوار پوٹاشی ۱ "
ٹنکچر ہائیوسائمس ۲ "
الگزر سکیرین ۱ ڈرام
مسچورا ایمگڈالی ۸ اونس

ایملشن بنالیں۔

خوراک نصف اونس ہر چوتھے گھنٹہ بعد پلائیں۔

(۴) ری سارسینال Resorcinol ۱ ڈرام
ایسڈ بورک ۲۰ گرین
زنک ایسی ٹیٹ ½ "
ایکوا ڈسٹلڈ ۴ اونس

ملاکر محفوظ رکھیں اور بقدر دو ڈرام دوا ایک اونس پانی میں ملاکر پچکاری کریں۔

مزمن سوزاک میں:-

گانوکاکس امیونوجن

Gonococcus Immunogen

یا گنوریا فلیکوجن

Gonorrhœa phylacogen

کا ٹیکہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

آتشک

ابتدائے مرض میں:-

ہائیڈرارجرائی کم کریٹا ۲ گرین
ڈورس پاؤڈر ۲ "

ملاکر ایک پڑیہ بنالیں اور صبح و شام کھلائیں۔

اور مقامی طور پر:-

کیلومل ۱ ڈرام
لینولین ۱ اونس

کا مرہم بناکر تھوڑی تھوڑی مالش کریں۔

(باقی آئندہ)

امراضِ نسواں کا ہومیوپیتھک علاج

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

نام دوا	انگریزی	طاقت دوا	خواص
یسڈ ایسیٹک	Acid Acetic	۶	حاملہ کی قے اور وضع حمل کے بعد نزلیف رحمی وکثرت نفاس میں مفید ہے
ایکونائیٹ	Aconite Napellus	۳ x	فربہ مستورات میں جب کہ سردی یا خوف سے ادرار حیض رُک گیا ہو جیسۃ الرحم میں درد اور اجتماع خون ہو۔ وضع حمل کے بعد رحم میں درد ہو تو یہ دوا مفید ہے۔
ایسکیولس ہپ	Aesculus Hipp	۶	حاملہ کی بواسیر اور مقعد کی خارش میں مفید ہے۔
اگنس کاسٹس	Agnus Cartus	x۶	قلت طمث، جماع سے نفرت، اور عقر میں مفید ہے۔
ایلٹرس فیری نوسا	Aletris Farinosa	۳	درد رحم، سیلان الرحم، کثرت طمث اور عادت اسقاط میں مفید ہے۔ حافظ جنین ہے۔
ایمبرا گریسیا	Ambra Grisea		اندام نہانی کی خارش۔ سیلان الرحم اور نزلیف رحمی میں مفید ہے یہ دوا بالخصوص ایسی عورتوں میں بہت نافع ہے جنہیں ایام ماہواری کے بعد خفیف اسباب سے جریان خون ہو جاتا ہے۔
ایپس مل	Apis Mellifica		حمل کے ساتویں یا آٹھویں ماہ جب حاملہ کے چہرہ پاؤں اور شفرین پر تہبیج رُونما ہو تو ازالہ تہبیج کیلئے یہ ایک عمدہ دوا ہے۔ نیز عسر طمث، وجع مبیضین، اور سلعات خصیۃ الرحم میں بھی مفید ہے۔
اے پیئم	Apium Gravecoleus	۳x	عسر طمث، احتباس طمث اور درد خصیۃ الرحم کے لئے مجرب ہے۔
آرنیکا	Arnica	۶	چوٹ یا وضع حمل کے بعد درد رحم اور التہاب مبیضین میں مفید ہے
آرسنیک البم	Arsenic Alba		استحاضہ کی مخصوص دوا ہے۔
اورم	Aurum Metallicum		عقر میں مفید ہے۔
بیلاڈونا	Belladonna	۳ x	درد رحم، احتباس بول، ورم پستان اور کثرت طمث میں مفید ہے۔
بلیس پر	Bellis Perennis	۳ x	حالتِ حمل میں پنڈلیوں یا اندام نہانی کی دوالی میں مفید ہے۔ نیز جب حاملہ چلنے پھرنے سے معذور ہو تو یہ دوا مفید پڑتی ہے۔
بربیرس ولگیرس	Berberis Vulgaris	۶	مہبل میں جلن اور سوزش کا احساس۔ جریان رحم، درد گردہ۔ جماع میں درد کا احساس ان تمام صورتوں میں یہ دوا مفید ہے۔
بورکیس	Borax	۳	جریان رحم جس میں رطوبت کا قوام ورنگ سفیدی بیضۂ مرغ کی طرح ہو عسر طمث غشائی اور عسر حمل میں مفید دوا ہے
بووسٹا	Borista	۶	[illegible] جماع کا بڑھ جانا۔ ایام حیض میں اسہال کا شروع ہو جانا، اور ایام کے بعد تھوڑے تھوڑے خون کے رستے رہنے میں مفید ہے۔

نام دوا	انگریزی	طاقت دوا	خواص
۱۷، برائی اونیا	Bryonia	۶	کھانسی، نمونیا، دبیلہ پستان اور حیض کی خرابیوں میں یہ دوا مفید ہے۔
۱۸، کیکٹس	Cactus Grandiflorus	۶	جب احتباس طمث کی وجہ سے اختلاج قلب کا دورہ ہو تو یہ دوا مفید ہے۔
۱۹، کلیڈیئم	Caladium Seguinum	۶	حالت حمل میں اندام نہانی کی شدید خارش میں مفید ہے۔
۲۰، کلکیریا آرسنیک	Calcorea Arsenic	۶	سرطان الرحم میں مفید ہے جب رحم سے بدبودار رطوبت کا اخراج ہوا، رحم و نہبل میں سخت جلن ہو۔
۲۱، کلکیریا فاس	Calcarea Phos	۶x	عسر طمث، کمزوری، کمی خون، ایام کا زیادہ دنوں تک رہنا۔ جریان و سیلان الرحم اور نتوء الرحم میں مفید ہے۔
۲۲، کینے بس سٹائیوا	Cannabis Sativa	۳	سوزاک، اور سوزش بول میں مفید ہے۔
۲۳، کالوفلم	Caulophyllum	۳	فم رحم کا سخت ہونا، عادت اسقاط، دردزہ کاذب اور سیلان الرحم کی مخصوص دوا ہے۔
۲۴، سیمی سی فیوگا	Cimicifuga	۶	ضعف نعیتہ الرحم، پیڑو کا درد، ورم رحم، چہرے کی چھائیاں اور عسر ولادت کی خاص دوا ہے۔
۲۵، کولن سونیا	Collinsonia Canadensis	۶	حاملہ کے قبض اور خارش اندام نہانی میں مفید دوا ہے۔
۲۶، کروکس سٹائیوا	Crocus Sativa	۶	مرض رجا کی خاص دوا ہے۔
۲۷، کروٹیلس	Crotalus Harridus	۳۰	وضع حمل کے بعد ٹانگ کے سفید ورم (البا ڈولن) کیلئے مجرب دوا ہے۔
۲۸، سائی کلے مین	Cyclamen	۳	حاملہ کی ہچکی میں مفید ہے۔
۲۹، ایچی نیشیا	Echinacea	۳x	حمی نفاسی اور زہریلے بخاروں میں مفید ہے۔
۳۰، یوپیئم	Eupiam	۳	کثرت سیلان الرحم اور درد کمر میں اکسیر ہے۔
۳۱، جل سیمیئم	Gelsemium	مدر ٹنکچر	عسر ولادت میں جب فم رحم سخت ہو ایک معجز نما دوا ہے۔
۳۲، ہیمے میلس	Hamamellis	۳x	کثرت طمث اور استحاضہ کی خاص دوا ہے۔
۳۳، ہائیڈراسٹس	Hydrastis	۳	کثرت طمث، نزف رحمی، سیلان الرحم اور سلعات پستان کیلئے مفید ہے۔
۳۴، کالی فاس	Kali Phos	۶x	کمزوری، ضعف قلب، اختلاج، ضعف رحم اور عسر ولادت کیلئے عمدہ دوا ہے۔
۳۵، کریازوٹ	Kreosotum	۶	حاملہ کی قے اور کثرت لعاب دہن میں مفید ہے۔ اگر خون نفاس بدبودار ہو تو دوا نہایت مفید ہے۔
۳۶، میڈورینم	Medorrhinum	۲۰۰	سوزاک اور عوارضات سوزاک کی خاص دوا ہے یہ دوا ہفتہ میں صرف ایک دفعہ دیں۔
۳۷، میلی فولیئم	Millefolium	۶	استحاضہ اور نزیف رحمی کی خاص دوا ہے۔
۳۸، نکس مشیٹا	Nux Moschata	۳	ہسٹیریا اور نقص حیض کی خاص دوا ہے۔
۳۹، نکس وامیکا	Nux Vomica	۳	قبض مزمن، بواسیر، اور نتوء الرحم کی عمدہ دوا ہے۔
۴۰، اوپیئم	Opium	۶	احتباس نفاس اور درد رحم کی عمدہ دوا ہے۔
۴۱، فاسفورس	Phosphorus	۳۰	دبیلہ پستان، اور کثرت شہوت میں مفید ہے۔

نام دوا	انگریزی	طاقت دوا	خواص
۴۲، فی ٹولکا	Phytolacca	۳	سمن مفرط اور سرطان پستان میں مفید ہے۔
۴۳، پلیٹینا	Platina	۳	عقر وعقم اور ورم خصیۃ الرحم میں مفید ہے۔
۴۴، پوڈا فلین	Podophyllin	۳	سنگرہنی اور نتوء الرحم کی خاص دوا ہے۔
۴۵، پلسٹلا	Pulsatilla	۳	یہ عورتوں کی مخصوص دوا ہے، اور تقریباً تمام امراض رحم اور خصیۃ [الرحم] میں نہایت مفید ہے، عسر طمث، ورم پستان، سیلان الرحم، [اور] حیض کی خرابیوں میں عجیب الاثر ہے۔
۴۶، پیروجینم	Pyragenium	۲۰۰	حمیٰ نفاسی، اور ورم صفاق تسمم دم، اور وضع حمل کے بعد جراثیم [کی] تعدیہ میں نہایت مفید ہے۔ اسے دوسرے یا تیسرے دن [ایک] دفعہ کھلایا جاتا ہے۔
۴۷، سیبائی نا	Sabina	۳	پیڑو کا درد، عادت اسقاط، کثرت طمث، سیلان الرحم، احتباس مشیمہ، تولول رحم۔ اور ضعف رحم کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔
۴۸، سیکیل	Secale		جب مریضہ کو بھوک و پیاس زیادہ محسوس ہوتی ہو سکر فدی پڑھ جاتی ہو، سردی سے آرام ملتا ہو تو یہ دوا مفید ہے۔ یہ عورتوں کی مخصوص دوا ہے۔ اور امراض رحم دفع تنقیص طمث کا کام کرتی ہے۔ نیز احتباس مشیمہ، نزلیف رحمی حمیٰ نفاسی اور سیلان الرحم میں نہایت مفید ہے
۴۹، سیپیا	Sepia	۶	سلعات رحم وخصیۃ الرحم میں نہایت مفید دوا ہے۔ کمزوری رحم و نتوء الرحم میں بھی بہت مفید ہے۔
۵۰، سولیڈاگو	Solidago Verga	۳	سلعات رحم میں نہایت مفید دوا ہے
۵۱، سٹرامونیم	Stramonium	۶	زچہ کی دیوانگی میں بہت مفید ہے۔
۵۲، سفلینم	Syphilinum	۲۰۰	آتشک کی مخصوص دوا ہے۔
۵۳، وائی برنم	Viburnum Opulus	۶	مانع اسقاط حمل ہے نیز احتباس طمث غشائی میں مفید ہے۔
۵۴، وسکم البم	Viscum Alba	×۳	ورم غشاء رحم میں مفید ہے۔

باب ششم

امراضِ نسواں اور ویدک

ویدک۔ اور اعضاء مخصوصۂ نساء کی تشریح و منافع

ازجناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدہوری حیدر آباد دکن

قارئین کرام کو واضح ہو کہ آیورویدیعنی طب ہندی کی کتابوں میں اعضاء مخصوصہ نسا کی تشریح و منافع کے متعلق جسقدر مضمون لکھا گیا ہے۔ اسمیں ترتیب اور تسلسل کا کچھ بھی لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔ زمانہ حال میں بعض ہند وعلماء نے انگریزی زبان کے قطع نظر ہندی زبان میں بھی "ناو شریر رہسیہ"[1] وغیرہ ایسی کتابیں تالیف کی ہیں جسمیں اعضاء مخصوصۂ نسا کا تشریحی بیان ترتیب وار اور مسلسل موجود ہے۔ لیکن یہ بات قابل اظہار ہے کہ ان کتابوں کی تالیف میں زیادہ تر ڈاکٹری کتابوں سے خوشہ چینی کی گئی ہے۔ اور سشرت اور چرک وغیرہ کتب معتبرۂ ویدک کے تشریحی بیان کو بہت کم جگہ دی گئی ہے جس سے ہم ان کتابوں کو ویدک تشریح کی کتابیں تسلیم نہیں کر سکتے ہیں اور نہ ویدک نقطۂ نظر سے قابل وقعت سمجھتے ہیں۔ مندرجہ بالا وجوہ کی بناء پر اعضاء مخصوصۂ نسا کی تشریح و منافع کے متعلق یہ مضمون تحریر کیا گیا ہے جسکے ترتیب وار اور مسلسل لکھنے میں ممکنہ کوشش کی گئی ہے اور ڈاکٹری کتابوں سے اس مضمون کے لکھنے میں کوئی مدد نہیں لی گئی ہے۔

اب ہم یونی یعنی عورتوں کے اندام نہانی کی تشریح سب سے پہلے تحریر کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد گربھ آشے یعنی رحم اور استن یعنی پستان زنان کی تشریح و منافع بھی لکھیں گے۔

اندام نہانی کی ہیئت

مہاراج دہنونتری تحریر فرماتے ہیں کہ عورتوں کی یونی یعنی اندام نہانی کی ہیئت سنکھ کی نابھی یعنی سنکھ کے درمیانی دَور کی طرح (یعنی مُدور) ہوتی ہے اور سنکھ کے پے در پے اندرونی حلقوں کی طرح اندام نہانی کے اندر بھی تین حلقے ہوتے ہیں — اور تیسرے حلقہ میں گربھ شیا یعنی رحم ہوتا ہے۔

(ملاحظہ ہو سشرت سنہتا شایر ستہان ادھیائی پنجم اشلوک ۴۹)

اندام نہانی کا دَور اور عمق

مہاراج دہنونتری نے سشرت سہنتا سوتر ستہان ادھیائی ۳۵ میں (جہاں انسانی کی مقدار بتائی ہے) یہ تحریر کیا ہے کہ بھگ یعنی عورتوں کی اندام نہانی کی وسعت (اُسکے انگلوں سے) بارہ انگل ہوتی ہے چونکہ اس سے پہلے یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ عورتوں کا مقام مخصوص سنکھ کے درمیانی حلقہ کی طرح مدور یعنی گول ہوتا ہے اور اسکے اندر یعنی اسکی گہرائی میں تین حلقے ہوتے ہیں لہذا مہاراج دہنونتری کے بیان کی تفصیل یہاں اس طرح کی جاتی ہے کہ اندام نہانی کا دور یعنی اوسکی گولائی بارہ انگل اور نیز اُسکا عمق یعنی گہرائی بارہ انگل ہوتی ہے۔ حکیم بہوہ خاں صاحب نے مہاراج دہنونتری کے بیان کی توضیح ان الفاظ میں تحریر کی ہے۔ "وگردش فرج عورت دوازدہ انگشت بود و عمق فرجش نیز دوازدہ انگشت گفتہ اند۔" (ملاحظہ ہو کتاب معدن الشفا سکندر شاہی (فارسی) باب اول فصل بست و چہارم)

جسم نسواں کا ایک خاص دروازہ فرج بھی ہے

مہاراج دہنونتری تحریر فرماتے ہیں کہ مردوں کے جسم میں دونوں آنکھیں دونوں کان منہ ناک کے دونوں نتھنے۔ مقعد اور قضیب۔ یہ نو سروت یعنی نو دروازے ہوتے ہیں۔ لیکن عورتوں کے جسم میں خصوصیت کے ساتھ

[1] یہ کتاب ہندی میں ڈاکٹر مکند سروپ ورما بی۔ ایس۔ سی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی تالیف کی ہوئی ہے اور اسکے دو حصہ ہیں۔

وت یعنی تین دروازے اضافہ ہیں جنمیں سے ایک سروت یعنی ایک دروازہ فرج بھی ہے جو خون حیض بہنے کا راستہ
ظہ ہو سشرت سہنتا شاریر ستہان ادہیائی پنجم اشلوک نہم) عورتوں کے بقیہ دو سروتوں کا بیان دوسری
لیا جائیگا -

ں کے اندام نہانی کی تین خاص رگوں کے نام

بھاؤ مشر اچاریہ تحریر کرتا ہے کہ عورتوں کے یونی کے مکھ میں یعنی اندام نہانی کے منہ میں
یں ہوتی ہیں جنمیں سے پہلی رگ کا نام سمیرنا دوسری کا نام چاندرسی اور تیسری رگ کا نام گوری ہے - سمیرنا نامی رگ
ب مرد کی منی گرتی ہے تو اوس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے اور حمل قرار نہیں پاتا ہے چاندرسی رگ میں مرد کی منی
سے جو حمل قرار پاتا ہے اس سے دختر تولد ہوتی ہے اور گوری نامی رگ میں مرد کی منی کے گرنے سے استقرار حمل کے
ہی پیدا ہوتا ہے - (ملاحظہ ہو بھاؤ پرکاش بھا شا ٹیکا - پورد کھنڈ - گربھ پرکرن)

ہانی کی ایک استخوان اور ایک ۵ استخوان کا بیان

مہاراج دہنونتری نے سشرت سہنتا شاریر ستہان ادہیائی پنجم میں (جہاں ہڈیوں اور ہڈیوں کے جوڑوں کا بیان کیا گیا ہے) شرونی یعنی کولھے کی پانچ ہڈیوں کی تفصیل اس طرح بیان کی ہے - کہ مقعد میں ایک ہڈی - اندام نہانی میں ایک ہڈی - ترک یعنی ریڑھی
ہڈی اور دو چوتڑوں میں دو ہڈیاں ہیں - جنمیں سے مقعد کی ہڈی کا نام گدا استھی اور اندام نہانی کی ہڈی کا نام بھگ استھی
ج دہنونتری نے اندام نہانی کی ایک استخوان کے علاوہ اندام نہانی میں ایک بندگاہ ۵ استخوان یعنی ہڈیوں کا ایک جوڑ
ہے جسکا نام بھگ سندی ہے - بھاؤ مشر اچاریہ نے بھی (سندھیوں یعنی مفاصل کے بیان میں) اندام نہانی میں
۵ استخوان کا ہونا ظاہر کیا ہے - (ملاحظہ ہو بھاؤ پرکاش بھا شا ٹیکا - پورد کھنڈ - گربھ پرکرن)

ے عضلات کا بیان

مہاراج دہنونتری نے پیشیون یعنی عضلات کے بیان میں مردوں کے جسم میں پانچسو پیشیاں یعنی عضلات بتائے ہیں اور عضلات کے یہ منافع ظاہر کئے ہیں کہ
یوں کے جوڑوں - وریدوں اور اعصاب کو عضلات چاروں طرف سے ڈھانپے ہوئے رہتے ہیں یعنی غلاف کا کام
- مہاراج دہنونتری نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ مردوں کی نسبت عورتوں میں بیس عضلات زاید ہوتے ہیں جسکی توضیح
ردوں کے جسم میں پانچسو عضلات اور عورتوں کے جسم میں پانچسو بیس عضلات ہوتے ہیں - اُن زاید بیس عضلات
ر عضلات فرج میں واقع ہیں جنکی تفصیل یہ ہے کہ دو عضلات دہن فرج کے اندرونی جانب اور دو عضلات دہن فرج
جانب واقع ہیں (ملاحظہ ہو سشرت سہنتا شاریر ستہان ادہیائی پنجم اشلوک ۵۴)
اؤ مشر آچاریہ نے جو دو عضلات دہن فرج کے اندرونی جانب ہیں ان کو عریض یعنی چوڑا بتایا ہے اور جو دہن فرج
انب ہیں - ان دونوں عضلات کو مدوّر یعنی گول اور اُن کا نام کرنکا ظاہر کیا گیا ہے - (ملاحظہ ہو بھاؤ پرکاش بھا شا
ڈ - گربھ پرکرن اشلوک ۱۷) یونی یعنی اندام نہانی کی تشریح کے بعد اب ہم گربھ آشئے یعنی رحم کی تشریح و
یر کرتے ہیں -

ر رحم اور فم رحم کے عضلات کا بیان

مہاراج دہنونتری تحریر فرماتے ہیں کہ عورتوں کے زائد بیس عضلات میں سے فرج کے چاروں عضلات
(جنکا بیان قبل ازیں کیا جا چکا ہے) تین عضلات گربھ کے چھدر یعنی گردن رحم میں ہیں (یہ وہ نالی ہے جو
رحم کے درمیان واقع ہے اور اسی نالی سے مردوں کی منی رحم کے اندر جاتی ہے) اور تین عضلات گربھ کے
فم رحم میں ہیں - مردوں کی منی اور عورتوں کا خون حیض فم رحم میں داخل ہو کر گربھ آشئے یعنی رحم میں جاتا ہے اور

مردوں کی منی اور عورتوں کے خون حیض کے باہم مخلوط ہونے سے حمل قرار پاتا ہے ۔ فرج کے چار عضلات گردن رحم کے تین عضلات اور فم رحم کے تین عضلات ان سب کی مجموعی تعداد دس عضلات ہوتی ہے ۔ اور یہ دسوں عضلات بیس عضلات میں ہیں جو خصوصیت کے ساتھ عورتوں میں زیادہ ہوتے ہیں ۔ باقی دس عضلات کا بیان ہم پستان کی تشریح میں کریں گے (ملاحظہ ہو سشرت سہنتا بھاشا ٹیکا شاریرستھان ادھیائی پنجم بیان عضلات)

جسم رحم کے عضلات کا بیان

مہاراج دھنونتری تحریر فرماتے ہیں کہ مردوں کے جسم کے پانچسو عضلات میں سے تین عضلات ان کے قضیب اور خصیتین میں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ یعنی قضیب میں ایک عضلہ اور رانڈ کوشوں یعنی دونوں خصیوں میں دو عضلے ہیں ۔ عورتوں میں قضیب اور دونوں خصیوں کے موجود نہ ہونے کے سبب سے یہی تینوں عضلات ان کے رحم میں ہوتے ہیں جو جسم رحم کو چاروں طرف سے ڈھانپے ہوئے رہتے ہیں یعنی بمنزلہ غلاف ہیں ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تینوں عضلات (جو جسم رحم کو ڈھانپے ہوئے ہیں) ان پانچسو عضلات میں شامل ہیں جو مردوں عورتوں میں مساوی ہیں اور مردوں کے قضیب اور دونوں خصیوں کے بجائے عورتوں کے خاص رحم میں موجود ہیں ۔ لیکن وہ بیس عضلات جو مردوں کے پانچسو عضلات سے عورتوں میں زائد ہیں ان تینوں عضلات رحم کے علاوہ ہیں اور مہاراج دھنونتری کی رائے کے مطابق عورتوں میں پانچسو بیس عضلات کا ہونا ثابت ہے (ملاحظہ ہو سشرت سہنتا شاریرستھان ۔

رحم کا مقام

مہاراج دھنونتری تحریر فرماتے ہیں کہ پت آشے یعنی خلط صفرا کے رہنے کا مقام عضو مرارہ یعنی پتہ ہے جو آم آشے یعنی معدہ کے نیچے رہتا ہے ۔ پکو آشے غذا کے پوری طرح پختہ ہونے کا مقام ہے اور چھٹی آنت یعنی معاء مستقیم کے سوا پانچ آنتوں کے مجموعہ کا نام ہے جن میں سے پہلی آنت کا نام معاء اثنا عشری ۔ دوسری آنت کا نام معاء صائم ۔ تیسری آنت کا نام معاء دقیق ۔ چوتھی آنت کا نام معاء اعور ۔ اور پانچویں آنت کا نام معاء قولون ہے ۔ ان مجموعی پانچوں آنتوں یعنی پکو آشے کا مقام کو لھون اور مقعد کے اوپر اور پچھلی کے برابر عضو ناف کے نیچے ہے ۔ چونکہ معاء اثنا عشری سب سے پہلی آنت اور پکو آشے کا ابتدائی حصہ ہے ۔ لہذا ناظرین کی سمجھ میں آنے کے لئے رحم کے مقام کی صراحت ان الفاظ میں کیجاتی ہے کہ پکو آشے کے ابتدائی حصہ یعنی معاء اثنا عشری اور پت آشے یعنی عضو مرارہ کے بیچ میں یعنی پتہ کے نیچے اور معاء اثنا عشری کے اوپر رحم واقع ہے جو اندام نہانی کے تیسرے حلقہ میں یعنی اس کی انتہائی گہرائی میں رہتا ہے جس کا اظہار ہم قبل ازیں اندام نہانی کی ہیئت بیان میں کر چکے ہیں ۔ (ملاحظہ ہو سشرت سہنتا بھاشا ٹیکا شاریرستھان ادھیائی پنجم بیان عضلات)

رحم کے منافع

مہاراج دھنونتری تحریر فرماتے ہیں کہ مرد کی منی اور عورت کے خون حیض کے ملنے سے گربھ آشے یعنی رحم میں حمل قرار پاتا ہے اسی گربھ آشے یعنی رحم میں بچہ اپنے اعضاء کو سکیڑے ہوئے پڑا رہتا ہے اور وضع حمل کے وقت قدرت الہی سے سر کے بل یونی یعنی فرج کی راہ سے باہر نکلتا ہے ۔ مہاراج دھنونتری یہ بھی توضیح فرماتے ہیں کہ مرد کی منی میں اگرچہ پانچوں عناصر (آتش ۔ آب ۔ باد ۔ خاک ۔ آکاش یعنی خلاء) موجود ہیں لیکن چونکہ اس میں عنصر آب غالب ہے لہذا مرد کی منی قمری یعنی سرد ہے اسی طرح عورت کے خون حیض میں پانچوں عناصر کا وجود ہے ۔ لیکن عنصر آتش کے غالب ہونے سے عورت کا خون حیض شمسی یعنی گرم ہوتا ہے ۔ (ملاحظہ ہو سشرت سہنتا بھاشا ٹیکا شاریرستھان ادھیائی سوم اشلوک ۱)

استقرار حمل کا طریقہ

مہاراج دھنونتری تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح گھی کا گھڑا آگ کے اوپر یا اوس کے پاس رکھنے سے گھی پگھل جاتا ہے اسی طرح مرد کے ساتھ ہمبستر ہونے سے اعضاء مخصوصہ کی رگڑ سے جو گرمی پیدا ہوتی ہے اس سے عورت کا خون حیض پتلا اور متحرک ہو کر رحم میں چلا جاتا ہے اور مرد کی منی سے ملکر استقرار حمل کا باعث ہوتا ہے ۔ (ملاحظہ ہو سشرت سہنتا بھاشا ٹیکا شاریرستھان ادھیائی دوم) مہاراج دھنونتری سشرت سہنتا شاریرستھان ادھیائی سوم اشلوک دوم میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کی ہم بستری سے جو گرمی پیدا ہوتی ہے وہ گرمی خلط باد کو متحرک کر دیتی ہے ان دونوں یعنی گرمی اور خلط باد کے ملنے سے مرد کی منی خارج ہو کر رحم میں داخل ہوتی ہے اور مرد کی منی میں عورت کے خون حیض کی آمیزش سے رحم میں حمل قرار پاتا ہے ۔ مہاراج دھنونتری کے بیان مندرجہ بالا سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ

ں کا خون حیض یہ دونوں مادۂ تولید ہیں اور ان دونوں کی موجودگی اور آمیزش کے بغیر رحم میں حمل قرار نہیں پا سکتا ہے۔

ں کی پیدائش اور اسکے منافع

مہاراج دھنونتری کتاب سسشرت سنتھا سوتر ستھان ادھیائی
چہارم میں تحریر فرماتے ہیں کہ رس یعنی خلاصۂ غذا کا مقام قلب
یح قمری یعنی سرد ہے۔ یہ رس یعنی خلاصۂ غذا قلب سے چوبیس شریانوں (جو قلب سے نکلی ہیں) میں داخل ہوکر دفرات
ر سارے جسم کو سیراب کرنے کیلئے بڑھاتا ہے قائم رکھتا ہے۔ چلاتا ہے۔ پھراتا ہے اور غیر مرئی سبب سے زندہ رکھتا
لاصہ غذا ہر ایک دہاتو (خون گوشت اور چربی وغیرہ) میں گردش کرتا ہوا اور ٹھہرتا ہوا اٹھارہ ہزار نوے کلا
مردوں میں منی اور عورتوں میں خون حیض بنتا ہے اور سن بلوغ کے وقت عورتوں کے خون حیض کے اکٹھا ہونے کے
ے اندام نہانی۔ رحم اور پستانوں میں بڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ بارہ سال کی عمر کے بعد عورتوں میں خون حیض جاری
س سال کی عمر کے بعد بند ہوجاتا ہے۔ رس یعنی خلاصۂ غذا سے ایک مہینہ میں مردوں کی منی اور عورتوں کے خون حیض
میل یہ ہے کہ رس یعنی خلاصۂ غذا سے پانچ دن کے بعد خون اور خون سے پانچ دن کے بعد گوشت اور گوشت سے
چربی اور چربی سے پانچ دن کے بعد ہڈیاں اور ہڈیوں سے پانچ دن کے بعد ہڈیوں کا گودا اور ہڈیوں کے گودے
، بعد مردوں میں منی اور عورتوں میں خون حیض پیدا ہوتا ہے اور مرد کی منی کے ساتھ عورت کے خون حیض کے ملنے
ں قرار پاتا ہے۔ ناظرین کی وسعت معلومات کے لئے یہاں یہ ضروری توضیح و تشریح کیجاتی ہے کہ اس (خلاصۂ غذا)
۔ چربی۔ ہڈیاں۔ ہڈیوں کا گودا اور مرد کی منی یہ ساتوں اشیا طب ہندی میں دہاتو کہلاتی ہیں جو فی الحقیقت
، امور طبعیہ ہیں اور جو تعریف اور جو تعداد طب اسلامی کی کتابوں میں امور طبعیہ کا بیان کی گئی ہے وہی تعریف اور تعداد
کتابوں میں متذکرۂ بالا دہاتوؤں کی لکھی گئی ہے البتہ اسقدر اختلاف ہے کہ طب اسلامی کی کتابوں میں (۱) ارکان
(۱) اخلاط (۴) اعضاء (۵) ارواح (۶) قوی (۷) افعال۔ امور طبعیہ بیان کئے گئے ہیں اور طب ہندی کی
۔ رس (خلاصۂ غذا) (۲) خون (۳) گوشت (۴) چربی (۵) ہڈیاں (۶) ہڈیوں کا گودا (۷) مردوں کی منی کو
لبعیہ قرار دیا گیا ہے۔

ض کے اخراج کا ذریعہ

جب خون حیض مہینہ بھر میں اکٹھا ہوجاتا ہے تب اپان وایو (جو کہ آنتے
کے اخیر حصہ میں یعنی معاء قولون میں رہتا ہے) اس خون حیض کو رحم
لیعہ دو شرائیں کے باہر خارج کرتا ہے۔ جسکا رنگ سرخ اور مائل بسیاہی ہوتا ہے اور اس میں بو نہیں ہوتی ہے۔
یو کی توضیح کے لئے یہ بیان کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اطباء ہند کے نزدیک وایو یعنی ہوا عناصر خمسہ میں سے
ہے اور یہی عنصر باد جب جسم انسانی کے اندر رہتا ہے تب اخلاط ثلثہ وئیدک (پت یعنی صفرا۔ کف یعنی بلغم۔
میں سے ایک خلط سمجھا جاتا ہے جسکا مزاج سرد و خشک ہے اور اسکا اصلی مقام سرین و مقعد ہے بھگوان آترے
طابق خلط باد پکوا آسے (آنتوں) کے اخیر حصہ میں یعنی معاء قولون میں پیدا ہوتا ہے۔ وئیدک کتابوں میں رئیس الاخلاط
پانچ قسمیں قرار دی گئی ہیں اور ہر ایک کے مقام علیحدہ علیحدہ بتائے گئے ہیں جنمیں سے پہلی قسم پران وایو دوسری
تیسری سمان وایو چوتھی ویان وایو اور پانچویں اپان وایو ہے۔

ض کی مقدار

واگ بھٹ اچاریئے عورتوں میں خون حیض کی مقدار چار انجلی یعنی چونسٹھ تولہ بتائی
ہے (ملاحظہ ہو اشٹانگ ہردے بھا شاٹیکا شاریر ستھان ادھیائی سوم)

سد خون حیض کی شناخت

جو خون حیض خرگوش کے خون کا سا یا لاکھ کے رنگ کا سا لال
ہوتا ہے اور جسکا دھوئے ہوئے کپڑے پر دھبہ نہیں پڑتا
رتو یعنی غیر فاسد خون حیض کہتے ہیں اور اسی غیر فاسد خون حیض سے حمل قرار پاتا ہے۔

...ندائی حیض سے بارہویں رات کا استقرار حمل کا زمانہ

مہاراج دھنونتری سشرت سنتھا شاریر ستھان ادھیائی دوم وسوم میں تحریر فرماتے ہیں کہ عورتوں کے خون حیض کے جاری ہونے کی پہلی رات سے بارہویں رات تک رتوکال یعنی استقرار حمل کا زمانہ سمجھا جاتا ہے اور وہ حائضہ عورتیں ابتدا حیض سے بارہویں ...تک رتومتی یعنی استقرار حمل کے قابل کہلاتی ہیں آیورویدکے بعض علماء کی یہ بھی رائے ہے کہ اگر کسی عورت کو رجودرشن نہ ہو یعنی ...حیض کا ظہور نہ ہو تو بھی وہ عورت رتومتی یعنی استقرار حمل کے قابل ہو سکتی ہے۔ جسکے علامات یہ ہیں کہ جس عورت کے چہرہ پر ...زگی اور بشاشت نمایاں جسکا جسم اور مسوڑھے گیلے رہتے ہوں۔ جس کو مرد کی خواہش رہتی ہو اور مرد کے متعلق باتیں اسکو ...علوم ہوتی ہوں جسکی آنکھیں، پیٹ اور بال ڈھیلے پڑجائیں جسکی رانیں۔ بازو۔ پستان۔ پنڈلیاں۔ عضو ناف اور کولھے پھڑکتے ...، جس کو مجامعت کی بہت خواہش ہو ایسی عورت کو اگر رجودرشن یعنی جریان خون حیض نہ ہو تو بھی اسکو رتومتی یعنی استقرار حمل کے ...سمجھنا چاہیئے مہاراج دھنونتری یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح کنول کا پھول دن میں کھلا رہتا ہے اور شام کو اسکا بند ہو جاتا ...اسی طرح رتوکال میں یعنی ابتدا حیض سے بارہویں رات تک رحم کا منہ کشادہ رہتا ہے اور اس کے بعد رحم کا بند ہو جاتا ہے ...ل قرار نہیں پا سکتا ہے۔ مہاراج دھنونتری یہ بھی ہدایت فرماتے ہیں کہ ابتدائی حیض سے پہلی دوسری اور تیسری رات میں ...ت کو مجامعت سے قطعی طور پر احتراز کرنا چاہیئے ابتدا حیض سے حائضہ کے ساتھ پہلی رات میں جماع کرنے سے مرد کی عمر گھٹ ...ہے اور اگر حائضہ کے ساتھ پہلی رات میں جماع کرنے سے حمل قرار پا جائے تو بچہ پیدا ہوتے ہی مرجاتا ہے۔ اگر حائضہ کے ...دوسری رات میں جماع کرنے سے حمل قرار پائے تو بھی یہی نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی اولاد پیدا ہوتے ہی مرجاتی یا دس دن ...اندر فوت ہو جاتی ہے۔ حائضہ سے تیسری رات میں جماع کرنے سے ناقص الخلقت اور مکسور العضو بچہ پیدا ہوتا ہے اور اسکی عمر بھی ...ہوتی ہے۔ البتہ ابتدائے حیض سے چوتھی رات میں عورت کے جماع کرے سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسکے اعضا مکمل ہوتے ہیں ...سکی عمر بھی دراز ہوتی ہے۔ دختر کی پیدائش کے خواہش رکھنے والے مردوں کو ابتدا حیض سے پانچویں۔ ساتویں۔ نویں۔ ...یارہویں رات کو عورت کے ساتھ مقاربت کرنی چاہیئے اور فرزند نرینہ کے آرزمندوں کو ابتدا حیض سے چوتھی۔ چھٹی ...یا دسویں بارہویں رات کو عورت کے ساتھ ہم بستری کرنی چاہیئے۔ بارہویں رات کے بعد تیرہویں اور چودھویں وغیرہ راتوں ...نت مذموم سمجھی جاتی ہے ابتدا حیض سے پہلی دوسری اور تیسری رات میں جبکہ خون حیض جاری ہو۔ اگر مرد کی منی حائضہ کے ...ب بھی داخل ہو جائے تو بھی کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے یعنی حمل قرار نہیں پاتا ہے جیسے بہتی ہوئی ندی میں اگر کوئی بہتے والی چیز ڈالی ...ے تو وہ بہاؤ کی جانب بہہ جاتی ہے اور اوپر کی جانب نہیں جا سکتی ہے اسلئے حسب قاعدہ متذکرہ بالا تین ممنوعہ راتوں میں جماع ...کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد بارہویں رات تک جماع کی اجازت ہے۔

بھاؤ مشر آچاریہ کی یہ رائے ہے کہ رتوکال یعنی استقرار حمل کا زمانہ ابتدائی حیض سے سولہ راتوں تک ہے۔ لیکن پہلی۔ ...ی۔ تیسری اور تیرھویں رات میں ہم بستری کی ممانعت ہے اور باقی ماندہ بارہ راتوں میں جماع کی اجازت ہے دملاحظہ ہو ...کاش بھاشا ٹیکا سمیت پورو کھنڈ کر، پرکرن ۱)

...ضہ عورت کا خواب میں محتلم اور حاملہ ہونا

جس حائضہ عورت کو ابتدائی حیض سے پہلی۔ دوسری اور تیسری رات کے بعد (جبکہ وہ رتواشنان یعنی غسل کرنے سے پاک وصاف ہو چکی ہو) چوتھی رات سے بارہویں رات تک خواب میں احتلام ہو جائے یعنی خواب میں مرد سے ہم بستر ہو تو اس عورت کے مادہ تولید یعنی خون حیض کو خلط باد رحم میں پہنچا دیتا ہے عورت حاملہ ہو جاتی ہے اور اسکا حمل ہر مہینہ بڑھتا جاتا ہے۔ لیکن وضع حمل کے وقت ایسا بچہ پیدا ہوتا ہے جس میں ...ہڑ یعنی ہڈیاں اور اعصاب وغیرہ بالکل نہیں ہوتے ہیں اور صرف گوشت کا ایک لوتھڑا سا پایا جاتا ہے دملاحظہ ہو

ہتا۔ شاریرستھان۔ ادھیائی دوم)

...میں منی کا وجود

مہاراج دھنونتری کتاب سشرت کے شاریرستھان۔ ادھیائی دوم اشلوک ۵۰ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جس وقت شہوت سے بھری ہوئی دو عورتیں باہم ساحقت کرتی ہیں تو ہر ایک عورت کی منی دوسری عورت کے گربھ آشئے یعنی رحم میں داخل ہو کر قیام حمل کا باعث ...یہ دونوں عورتیں حاملہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن وضع حمل کے وقت جو بچہ پیدا ہوتا ہے اسکے ہڈیاں نہیں ہوتی ہیں یا اسکی ...رم اور نازک ہوتی ہیں۔ مہاراج دھنونتری کے اس ارشاد سے سولہویں صدی عیسوی کا مشہور ویدک مولف ...یہ یہ استدلال کرتاہے کہ عورتوں میں بھی منی ہوتی ہے اور عورتوں کی منی سے حمل قرار پاتا ہے لیکن یہ حمل کمل نہیں ہوتا ...نقص رہتاہے (ملاحظہ ہو بھاؤپرکاش بھاشاٹیکا۔ پوروکھنڈ گربھ پرکرن)

...ہم پستان زنان کی تشریح ومنافع بیان کرتے ہیں۔

...ن زنان کی تشریح ومنافع

قبل اسکے ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ عورتوں کے جسم میں پانچسو بیس عضلات یعنی مردوں کے جسم کے پانچسو عضلات سے بیس عضلات ...یں جنمیں سے فرج۔ گردنِ رحم اور فم رحم کے دس عضلات کا بیان کیا جا چکا ہے۔ اب واضح ہو کہ بیس عضلات ...، دس عضلات عورتوں کے دونوں پستانوں میں یعنی ہر ایک پستان میں پانچ پانچ عضلات ہیں۔ یہ عضلات ...غ ہونے سے پہلے نمایاں نہیں ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو سشرت سنہتا بھاشاٹیکا شاریرستھان ادھیائی پنجم ...ت) عورتوں کے زمانہ شباب میں خون حیض کی کثرت سے اعضاء تناسل کے ساتھ ساتھ پستانوں کے عضلات ...یں اور عضلات کے بڑھنے سے عورتوں کے دونوں پستان بھی بڑے ہو جاتے ہیں۔ مہاراج دھنونتری نے مردوں ...، عورتوں کے جسم میں جو تین سروت یعنی تین دروازے زیادہ بتائے ہیں اُن میں سے ایک سروت یعنی ...ہ کا بیاج فرج کی تشریح میں کیا جا چکا ہے۔ اب واضح ہو کہ جسم زنان میں فرج کے ایک دروازے کے ماسوا ...ت یعنی دو دروازے ہیں اور وہ عورتوں کے دونوں پستان ہیں جنمیں سے ایام رضاعت میں بچوں کی پرورش ...ھ پیدا ہوتا اور جمع ہوتا رہتا ہے۔ واگ بھٹ اچاریہ نے اشٹانگ ہردے شاریرستھان ادھیائی سوم میں ...، والی عورتوں میں دودھ کی مقدار دو انجلی یعنی تیس تولہ بتائی ہے مہاراج دھنونتری نے سشرت سنہتا ...ن ادھیائی نہم میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ پستان زنان میں دو دھمنیان یعنی دو شریان رہتی ہیں جو دودھ پیدا ...رہی دونوں شریان مردوں میں منی کو پیدا کرتی ہیں۔

بادھک روگ اور اسکا علاج

ازجناب اوپندر ناتھ داس صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی

...جدہ ویدک کتب میں بادھک روگ کا مفصل بیان کہیں نہیں ملتا۔ آج کل یہ بیماری سارے ہندوستان میں ...ہر قوم میں پھیلی ہوئی ہے۔ غریب ہو یا امیر۔ ہندو ہو یا مسلمان۔ سکھ ہو یا عیسائی۔ غرض کسی مذہب کا ہو یہ بیماری ہوگی ...۔ نوجوان عورتیں اکثر اس بیماری کا شکار ہوتی ہیں۔

...باب

اس بیماری کا خاص سبب کیا ہے۔ یہ تو کسی کو ابھی تک اچھی طرح معلوم نہیں ہوا کہ کیونکہ اچھا کھانے پینے والی اور اچھے چال چلن والی عورتیں بھی اور بدپرہیزی کرنے والی استریاں سب ہی اس مرض میں مبتلا نظر آتی ہیں۔

علاوہ جب ہر قوم اور ہر ملک میں اس بیماری کی کثرت ہے تو اس کے کسی خاص سبب کا معلوم کرنا اور بھی مشکل ہے۔

امات اس بیماری کی خاص علامتیں یہ ہیں کہ حیض شروع ہونے سے قبل ہی رحم میں اور کمر میں درد ہوتا ہے۔ کسی کسی کے سر میں بھی درد ہوتا ہے۔ قبضیت۔ جی متلانا۔ بھوک نہ لگنا وغیرہ شکایتیں بھی کسی کسی میں ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن حیض کے درد ہونا اس بیماری میں لازمی ہے۔ اور حیض بہت کم ہوتا ہے۔ اسکا رنگ سیاہی مائل یا بالکل کالا ہوتا ہے کپڑے میں جو داغ وہ آسانی سے نہیں چھوٹتا ہے۔ کسی کسی کے اس خون میں بدبو بھی آتی ہے۔ بعض کو اس بیماری کے ساتھ ساتھ سفید پردر (سیلان الرحم) ہوتا ہے۔ یعنی سفید دھات آتی رہتی ہے جس سے بے حد کمزوری ہو جاتی ہے۔ چکر آنے لگتے ہیں اور حیض ٹھیک وقت پر نہیں ہوتا تک کہ تین تین چار چار مہینے کے بعد ہوتا ہے۔ کسی کا حیض دو تین دن میں بند ہو جاتا ہے۔ کسی کے زیادہ دنوں بھی حیض جاری رہتا۔ پرانے ویدک گرنتھوں میں اسکو ایک قسم کا پردروگ مانا ہے۔ لیکن اس بیماری بادھا یعنی درد زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے اس کو ک کہتے ہیں۔ یہ بیماری جب تک رہتی ہے اس وقت تک بچہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ بن جانے سے بھی اسکو بادھاک کہا جاتا ہے ایک بار بچہ پیدا ہونے کے بعد یہ بیماری عموماً جاتی رہتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ ایک بار بچہ پیدا ہونے کی یہ بیماری پھر ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری نوجوان لڑکیوں کو بہت تکلیف دیتی ہے۔ بہت سی عورتیں شرم کے مارے درد کو شت کر لیتی ہیں اور اپنی بیماری کو چھپاتی رہتی ہیں۔ اس بیماری کو زیادہ دن چھپانے سے بعد میں اچھا ہو جانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسی عورتیں اولاد سے محروم رہتی ہیں۔ زیادہ عمر میں جا کر بیماری کا زور گھٹ جانے سے بچہ پیدا بھی ہو تو کمزور اور کم عمر تک زندہ رہنے ہوتا ہے۔ اس لئے اس بیماری کا ابتدا ہی میں علاج کرنا چاہئے اور شرم کو بالائے طاق رکھ دینا چاہئے۔

لاج اس بیماری سے جلدی چھٹکارا نہیں ہوتا۔ لیکن تسلی رکھ کر زیادہ دن تک علاج کرتے رہنے سے ضرور فائدہ ہو جاتا ہے اسکے علاج میں بار بار دواؤں کو بدلنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ ویدک علاج میں اس بیماری کے لئے ب ذیل نسخہ کو لگاتار دو تین مہینے تک استعمال کرانا چاہیے۔

بح پردر انتک لوہ ایک گولی ہمراہ تین ماشہ گھی۔ تین ماشہ بورا۔ اور تین ماشہ شہد۔ گولی کو تینوں چیزوں کے ساتھ اچھی طرح سے ملا کر چاٹ لینا چاہئے۔ شام کو ایک گولی چندر النشورس کو چھ ماشہ شہد میں ملا کر چاٹ لینا چاہیئے۔ دونوں وقت کھانے کے بعد شوکارشٹ ۱/۲ تولہ۔ گرمی کا موسم ہو تو پانی کے ہمراہ ورنہ ویسے ہی استعمال کرائیں۔ ان تینوں دواؤں کے ، اور بنانے کی ترکیب حسب ذیل ہے

درانتک لوہ کشتہ فولاد۔ کشتہ تانبہ۔ شدہ ہڑتال۔ کشتہ قلعی۔ کشتہ ابرک۔ کشتہ کوڑی۔ سونٹھ۔ پیپل۔ کالی مرچ۔ ہڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ چترک۔ باؤبڑنگ۔ پانچوں نمک۔ چولیہ۔ پیپلی۔ کشتہ سنکھ۔ باؤبیر۔ کوٹھ۔ کچور۔ پاڑھ۔ دیو دارو۔ چھوٹی الائچی۔ بدھارے کے بیج۔ سب ہموزن لے کر پانی سے تین تین رتی کی ان بنالیں۔

ندرالنشورس شدہ پارہ۔ شدھ گندھک۔ کشتہ ابرک۔ کشتہ فولا۔ کشتہ قلعی۔ مقدار ہموزن۔ پہلے پارہ اور گندھک کو اچھی طرح پیس کر (کجلی بنا کر) پھر باقی کشتہ جات ڈال کر گھیکوار کے پانی سے کر ۲۔ ۲ رتی کی گولیاں بنائیں۔

شوکارشٹ شوک چھال ۱/۲ ۱۲ سیر۔ پانی ۲۵۶ سیر۔ دونوں کو کڑاہ میں بھگو کر آگ پر چڑھائیں۔ جب پانی ۶۴ سیر رہ جائے تو اتار کر چھان لیں اور ٹھنڈا ہونے پر اس میں ۲۵ سیر گڑ گھولدیں اور دھائے کے پھول سیر۔ کالا زیرہ۔ ناگر موتھا۔ سونٹھ۔ دارہلد۔ نیلوتپل۔ ہڑ۔ بہیڑہ۔ آملہ۔ آم کی گٹھلی کی گری۔ زیرہ سفید۔ اڑوسہ چندن۔ سب ۱۰۔ ۱۰ تولہ۔ ان سب کو گڑ ملے ہوئے کاڑھے میں ملا کر ایک بڑے مٹکے میں ڈالیں اور مٹکے کا منہ کپڑ مٹی کر دیں مہینے کے بعد ڈھکن کو کھولکر دوائی کو چھان کر بوتلوں میں بھر لیں اور حسب ضرورت ۱/۲ تولہ مریضہ کو استعمال کرائیں۔ اس نسخہ کو آدھا

"Hamdard-i-Sehat," Delhi,
"Woman Number"
July 1936.

ہمدرد صحت۔ دہلی
اشاعت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ء

پنڈت اوپندرناتھ داس صاحب پروفیسر
طبیہ کالج دہلی

Pt Opindarnath Dass Professor,
Tibbia College Delhi

راج وید سدھنوا صاحب وید انچارج
ویدک ڈسپنسری نئی دہلی

Rajvaid Sudhanva
Vedic Dispensary, New Delhi

کویراج امرناتھ صاحب گرگ بھشگاچاریہ دھنونتری
(آیورویدک فزیشن اینڈ سرجن)
وید انچارج میونسپل آیورویدک فارمیسی
اجمیری دروازہ دہلی

Kaviraj Amarnath Sahib Garg Bhishgacharya Dhanvantri (Ayurvedic Physician and Surgeon) Vaid Incharge Municipal Ayurvedic Pharmacy, Ajmeri Gate, Delhi

چوتھائی یا اس سے کم مقدار میں بھی بنا سکتے ہیں۔

حیض کے شروع ہوتے ہی درد کو مٹانے کے لئے اور گندے خون کی صفائی کے لئے سب دواؤں کو بند رکھکر چار چار گھنٹہ بعد ایک ایک گولی رجیر ورتنی کو گرم پانی کے ساتھ دینا چاہیے۔ ایک دن میں چار گولیاں تک دے سکتے ہیں۔ ایک دن استعمال کرانے سے اگر درد مٹ جائے اور صفائی اچھی طرح سے ہو تو دوسرے دن یہ گولیاں استعمال نہ کرائی جائیں۔ درد جاری رہے اور صفائی کم ہو تو تین دن تک اس دوا کو استعمال کرا دیں۔ اس گولی کا نسخہ اور بنانے کی ترکیب حسب ذیل ہے۔

نسخہ: - ایلوا - کسیس - ہینگ - سہاگہ - ہموزن لے کر گھی کوار کے پانی میں کھرل کریں اور چار چار رتی کی گولیاں بنائیں۔ تین دن تک نہانے کا بھی سخت پرہیز رکھنا چاہیئے۔ تین دن کے بعد پہلے نسخہ کو ہی اگلے ماہواری خون جاری ہونے تک استعمال کرانا چاہیئے۔ اگر حیض کے وقت درد ہو تو پھر تین دن تک رجیر ورتنی وٹی دینی چاہیئے۔ اگر بغیر درد کے ماہواری ہو اور خون کا رنگ بھی ٹھیک معلوم ہو تو گربھ (حمل) رہنے کے لئے تین چار دن تک للشمنا مول کو پانی کے ہمراہ یا اصلی ناگ کیسر کو دودھ کے ساتھ استعمال کرانا چاہیئے۔ اسکے بعد پہلے نسخے کو ہی استعمال کرانا چاہیئے جب تک حمل ٹھہرنے کی علامات ظاہر نہ ہوں۔ اسی طریقہ سے علاج جاری رکھنا چاہیئے۔ اگر سفید پردر (سیلان الرحم) کا بھی ساتھ ساتھ عارضہ ہو تو چند رنستو رس کے ہمراہ سورن ونگ ایک رتی (جسکو یونانی اطبا مرگانگ کے نام سے موسوم کرتے ہیں) اور تین چار رتی جائفل یا جاوتری بھی شہد میں ملا کر چٹانا چاہیئے

سوہا چنا رحم یا نلوں میں ورم معلوم ہو تو سہجنے کی چھال اور بین کو بڑ ابیرے کر پانی سے مہین کر گرم کرکے لیپ کرنا چاہیئے۔ عموماً ایسی مریضہ کو جسکو بادھک روگ کا عارضہ ہو۔ دائی یا لیڈی ڈاکٹر رحم کا ٹیڑھا پن بتا کر اپریشن کا مشورہ دیتی ہیں۔ اچھے ہاتھ سے اپریشن ہو تو کسی کی تکلیف مٹ بھی جاتی ہے۔ لیکن اپریشن میں ذرا بھی غلطی ہو تو مریضہ کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں اسلئے جلدی اچھا ہونے کے لئے اپریشن کی بجائے دوا سے علاج کرانا بہتر سمجھا جاتا ہے۔ ویدک مشہور دوا سپاری کھنڈ بھی اس بیماری کے لئے مفید ہے۔

یونی روگ یعنی امراض اندام نہانی

از جناب ویدراج کرشن دیال صاحب وئید شاستری امرت سر

امراض اندام نہانی کی قسمیں ویدک شاستروں میں اندام نہانی کی بیس۲۰ قسمیں بیان کی ہیں۔ چنانچہ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) اودا ورتا (۲) بندھیا (۳) وپلتا (۴) پری پلتا۔ (۵) واتلا (۶) لوہت کھشرا (۷) پرسرنی (۸) وامنی (۹) پترگھنی (۱۰) تیلا (۱۱) اتی انندا (۱۲) کرن نی۔ (۱۳) چرنا (۱۴) اتی چرنا (۱۵) کفجا (۱۶) کھنڈی (۱۷) انڈنی (۱۸) مہتی (۱۹) سوچی وکترا (۲۰) ترودوشجا۔

امراض اندام نہانی کے اسباب آیور ویدک گرنتھوں میں لکھا ہے کہ جو عورتیں بذات خود یا مردوں کے جبر سے کثرت جماع وغیرہ خرافات کا شکار ہوتی ہیں یا جو مختلف اقسام کی تیز۔ ترش چٹ پٹی اغذیہ کا کثرت سے استعمال کرتی ہیں یا جن کا رحم حیض کی خرابیوں سے کمزور ہو جاتا ہے۔ یا جو بعض وجوہ سے جماع کرتی ہیں، یا جو قدرتی طور پر بانجھ ہوتی ہیں۔ ان کے اندام نہانی میں بہت سے مرض پیدا

امراض اندام نہانی کی علامات

اوداورتا کی علامات بڑی ہی تکلیف سے جھاگدار خون خارج ہوتا ہے - پیڑو میں درد کے ساتھ خون کی گانٹھیں سی نکلتی ہیں - اس کو اوداورتا کہتے ہیں -

بندھیا بانجھ پن کی علامات جس عورت کا خون حیض بالکل بند ہو گیا ہو - یا بہت تھوڑا اور بے وقت خارج ہوتا ہو - اسکو ویدک اصطلاح میں بندھیا کہتے ہیں -

وِپلتا کی علامات اگر اندام نہانی میں ہر وقت درد ہوتا رہے - اسکو وِپلتا کہتے ہیں -

پری پلتا کی علامات بوقت جماع جس عورت اندام نہانی میں سخت درد ہوتا ہو اس کو پری پلتا کہتے ہیں -

واتلا کی علامات اندام نہانی میں سختی اور خون حیض نہایت کم اور روکھا سا خارج ہو - اسکو واتلا کہتے ہیں -

مندرجہ پانچوں اقسام کے امراض نہانی میں سے واتلا روگ میں درد کی شدت بہت زیادہ ہوتی ہے - اور یہ سب امراض وایو کی خرابی سے ہوتے ہیں -

لوہت اکھشرا کی علامات جس اندام نہانی سے خون حیض نہایت گرم اور جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہو اسکو لوہت اکھشرا کہتے ہیں -

بامنی کی علامات بوقت جماع جس اندام نہانی سے منی اور رج دونوں باہر نکل آویں اسکو بامنی کہتے ہیں -

پرسرسنی کی علامات اگر زیادہ دیر تک جماع کرنے کے باعث عضو تناسل کی رگڑ سے یونی باہر نکل آئے - یعنی اپنی جگہ سے ہل جائے - اسکو پرسرسنی کہتے ہیں - ایسی عورتوں کو اگر خدانخواستہ حمل رہ بھی جائے تو وضع حمل کے وقت بڑی سخت مشکل ہوتی ہے -

پترگھنی کی علامات جن مستورات میں کمی خون یا خون کے زیادہ ضائع ہو جانے سے حمل نہ ٹھہرے اس کو پترگھنی کہتے ہیں - ایسی مستورات کا خون حیض نہایت گرم ہو جاتا ہے - اور وقت پر جنین پیدا ہونے کی بجائے اسقاط حمل ہو جاتا ہے -

پتلا یونی کی علامات جس میں نہایت جلن - درد اور بخار کی شکایت ہو اسکو پتلا کہتے ہیں - ایسی مستورات کے اندام نہانی میں جلن کے باعث باہر کی جانب پھنسیاں نکل آتی ہیں - اور ان پھنسیوں کے درد کے باعث بخار ہو جاتا ہے -

اتی آنند کی علامات ایسی مستورات کثرت جماع سے خوش نہیں ہوتیں بلکہ ایک دن میں کئی مردوں کے ساتھ جماع کرنے پر بھی سیر نہیں ہوتیں اسکو اتی آنند یونی کہتے ہیں -

کرنی کی علامات بلغم اور خون کی خرابی سے اندام نہانی کے اندرونی جانب گوشت کے لوتھڑے یا کان سے پیدا ہو جاتے ہیں - اس کا نام کرنی ہے

چرنا کی علامات جس عورت کو ہمیشہ مرد سے پہلے انزال ہو جائے اسکو چرنا یونی کہتے ہیں -

کبھجا کی علامات جس یونی (رحم) میں چکناہٹ اور سردی ہو اور کھجلی ہوتی رہے اسکو کبھجا کہتے ہیں -

اتی چرنا کی علامات کئی مرتبہ جماع کرنے پر جس کو انزال ہو اس کو اتی چرنا کہتے ہیں -

کھنڈی کی علامات جس عورت کو ماہواری حیض بالکل نہ آتا ہو اور جس کے پستان بالکل چھوٹے ہوں اور جس کے اندام نہانی میں بوقت جماع عضو تناسل کو کھردراپن معلوم ہو اسکو کھنڈی کہتے ہیں -

انڈی کی علامات اوائل عمر میں اگر کوئی عورت نہایت طاقتور آدمی کے ساتھ جماع کرے تو اس کی یونی انڈے کی مانند باہر نکل آتی ہے۔ اسکو انڈنی کہتے ہیں۔

مہتی کی علامات جو یونی یعنی اندام نہانی بہت پھیلی ہوئی ہو۔ اسکو مہتی کہتے ہیں۔

سوچی وکترا کی علامات جس عورت فرج بہت ہی تنگ ہو۔ جماع نہ کرا سکے صرف پیشاب کرنے کے لائق ہی سوراخ ہو اس کو سوچی وکترا کہتے ہیں۔

تردوشجا کی علامات جس اندام نہانی میں تینوں خلطوں کی علامات پائی جائیں اسکو تردوشجا کہتے ہیں۔

یونی قند کی علامات دن میں بہت سونے۔ غصہ و رنج کرنے۔ نہایت محنت کے کام یا کثرت جماع کے باعث اندام نہانی میں اندر کی جانب زخم ہوجاتے ہیں۔ یا ناخن وغیرہ دانت وغیرہ لگ جانے سے اندام نہانی میں زخم ہوجاتے ہیں اور اس کے باعث دایو وغیرہ خلطیں بگڑ جاتی ہیں اور خون و مواد فاسد کو اکٹھا کر کے بڑہل بھل کی مانند اندام نہانی میں گانٹھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اسکو ویدک اصطلاح یونی قند روگ کہتے ہیں۔

امراض اندام نہانی کے متعلق خاص ہدایات

ویدک شاستروں میں لکھا ہے کہ اندام کے بعض امراض مشکل سے اچھے ہوتے ہیں اور بعض جلدی اچھے ہوجاتے ہیں لیکن معالج کو چاہیئے کہ علاج کرنے سے پیشتر مرض کے متعلق بہت اچھی طرح غور و خوض کرے۔ کیونکہ اندام نہانی کے امراض کا علاج مرد معالجین کے لئے خصوصًا ایک ٹیڑھی کھیر ہے۔ لہذا بلا سوچے سمجھے یا تجربہ کے بغیر علاج میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیئے امراض نہانی کے اندفاع کے طریق یہاں بیان کرتے ہیں۔ ان کو موقع محل کے مطابق سوچ سمجھ کر کام میں لانے سے کامیابی کی امید ہوسکتی ہے۔

(۱) مختلف اقسام کے ویدک طریق سے تیار کئے ہوئے تیلوں کے پھاہے تر کر کے اندام نہانی میں رکھنا۔
(۲) ادویہ کی بتی بنا کر اندام نہانی میں رکھنا
(۳) مختلف ادویہ کی دھونی دینا۔
(۴) ادویہ کے جوشاندوں یا خیساندوں سے اندام نہانی کو دھونا۔
(۵) ادویہ کے جوشاندے کی پچکاری کرنا۔
(۶) اندرونی استعمال کے لئے کھانے کی ادویہ دینا۔
(۷) اگر یونی ٹیڑھی یا ترچھی ہوگئی ہو۔ تو پھاہے دیگر عمدہ قسم کے تیل سے تر کر کے اصلی مقام پر پہنچانا
(۸) تیل میں روئی کا پھایہ تر کر کے رحم کے اندر رکھنا۔
(۹) ٹیڑھی یونی کو ہاتھ سے درست کر کے باہر نکلی ہوئی اندر لے جانا اور سکڑی ہوئی کو بڑھانے کا جتن کرنا

امراض اندام نہانی کے لئے مفید نسخے

دھاتکی آدی تیل دھاوے کے پھول یا پتے۔ برگ آملہ۔ برگ کنول۔ سرمہ سیاہ۔ ملیٹھی۔ گٹھلی آم۔ گٹھلی جامن کسیس۔ لودھ پٹھانی۔ کائفل۔ تندو کا پھل۔ پھٹکری۔ سفید پوست۔ درخت انار۔ گولر کے پھل۔ ہر ایک سوا تولہ۔ ان سب کو ڈیڑھ سیر بکری کے بول میں پیس کر نغدہ سا بنائیں اور اس میں ایک سیر سیاہ تلوں کا تیل اور ڈیڑھ سیر گائے کا دودھ ملا کر کسی قلعی دار برتن میں ڈالیں اور نرم نرم آگ پر پکائیں۔ جب صرف تیل رہ جائے تو اسکو نتھار کر

چھان لیں اس تیل میں پھایہ تر کرکے اندام نہانی میں رکھیں۔ یا اس سے پچکاری کرائیں۔ اس سے ہر قسم کے امراض اندام نہانی دور ہوجا
ہیں۔ یہ چرک کا مشہور نسخہ ہے۔

(۲) واتلا یونی کی حالت میں تلوں کے تیل کا پھایہ اندام نہانی میں رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(۳) پرسرنی یونی روگ اگر عضو تناسل کی رگڑ سے یونی باہر آگئی ہو تو اس پر گھی لگا کر گائے کے دودھ کا بھپارہ دینا چاہیئے اس
پرسنی کو آرام ہوجاتا ہے۔

(۴) سبز آملوں کے چار تولہ رس میں مصری ملا کر چند روز استعمال کرنے سے اندام نہانی کی جلن و درد جو کہ صفرا کے باعث ہو رفع ہو

(۵) برگ نیم۔ برگ کھو۔ برگ بکائن۔ سب کو پیس کر قدرے سیندھا نمک ملائیں اور گولیاں بنا کر خشک کریں۔ اور ان گولیوں
اندام نہانی میں رکھیں۔ اس سے یونی میں سے پیپ اور مواد فاسد کا اخراج بند ہوجاتا ہے۔

(۶) املتاس کے گودے کا جوشاندہ بنا کر اس سے اندام نہانی کو دھوئیں۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل اشیا کا سفوف تیار کرکے
اندام نہانی میں رکھیں۔ اس سے اندام نہانی کی گندہ رطوبت دور ہوجاتی ہے نیز بدبو آنا بند ہوجاتی ہے۔

(۷) برگ نیم کو خوب پیس کر ٹکیاں بنائیں اور اس کو اندام نہانی میں رکھیں۔ اس سے رحم کی سوجن و رحم میں گوشت کا بڑھ جانا وغیرہ لکا
دور ہوجاتی ہیں۔

(۸) گلو۔ پوست ہڑ۔ آملہ۔ بیخ جیا لگوٹہ مساوی الوزن لے کر ان کا جوشاندہ تیار کرکے اس سے اندام نہانی کو دھونے سے
اندام نہانی کی کھجلی دور ہوجاتی ہے۔

(۹) کتھ۔ پوست ہڑ۔ جائفل۔ برگ نیم۔ سپاری۔ ان سب کو باریک پیس کر کپڑ چھان کریں۔ بعد ازاں اس کو مونگ کے
جوشاندے سے کھرل کرکے خشک کریں۔ اس کو اندام نہانی میں پوٹلی بنا کر رحم میں رکھنے سے ڈھیلا پن دور ہوجاتا ہے اور اس میں سے
پانی آنا بند ہوجاتا ہے۔

(۱۰) زیرہ سفید۔ زیرہ سیاہ۔ کلونجی۔ درچ۔ برگ بالسہ۔ سیندھا نمک۔ جوکھار۔ اجوائن دیسی مساوی الوزن لے کر
باریک پیس لیں بعد ازاں ذرا سینک کر اس میں دوچند کھانڈ ملائیں۔ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک استعمال کرنے سے اندام نہانی کے تما
اقسام کے امراض کو فائدہ ہوتا ہے۔

(۱۱) چوہوں کا گوشت نصف سیر پختہ ۴ سیر پختہ پانی میں جوش دیں۔ جب چوتھا حصہ پانی رہ جائے تو اسکو مل کر چھان لیں
پھر اس میں نصف سیر پختہ تلوں کا تیل ملا کر نرم نرم آگ پر پکائیں۔ جب صرف تیل رہ جائے تو اسکو چھان کر شیشی میں محفوظ رکھ
اس تیل کا پھایہ تر کے اندام نہانی میں رکھنے سے ہر قسم کے امراض نہانی دور ہوجاتے ہیں۔ مجرب ہے۔

(۱۲) چوہے کو مینگن کی مانند بھوبل میں دبا کر بھرتہ سا کریں۔ پھر اس پر قدرے سیندھا نمک ڈال اندام نہانی میں رکھیں۔ اس سے
یونی کند روگ نشٹ ہوجاتا ہے۔

(۱۳) کریلے کو پیس کر یونی میں لگانے سے اندر کی جانب دھنسی ہوئی اندام نہانی باہر کی جانب آجاتی ہے۔

(۱۴) فلفل دراز۔ سیاہ مرچ۔ ارد۔ ستاور۔ کٹھ تلخ۔ سیندھا نمک۔ ان کو پانی کے ہمراہ پیس کر انگوٹھے کی سی بتیار
بنائیں اور سایہ میں خشک کرکے یونی میں رکھیں۔ اس کے بعض بلغمی امراض نہانی مثل اتی آنند۔ کرنکا چرنا۔ اتی چرنا وغیرہ د
ہوجاتے ہیں۔

(۱۵) تگر۔ کٹھ تلخ۔ سیندھا نمک۔ کنڈیاری خورد کے پھل۔ برادہ دیار۔ مساوی الوزن لے پانی کے ہمراہ پیس کر نغدہ سا بنا
اور نغدے سے چوگنا تلوں کا تیل۔ اور تیل سے چوگنا پانی ملا کر نرم نرم آگ پر پکائیں۔ جب صرف تیل رہ جائے تو نتھار کر
چھان لیں۔ اس تیل کا متواتر پھایہ اندام نہانی میں رکھنے سے وایو کے امراض نہانی مثل اودا ورتا بندھیا (بانجھ پن) ڈیلت
پری پلتا اور واتلا وغیرہ دور ہوجاتے ہیں۔ مجرب ہے۔

(۱۶) الائچی خورد۔ گل دھاوا۔ جامن کی گٹھلی۔ مجیٹھ۔ لاجونتی۔ موچرس رال۔ جملہ ادویہ مساوی الوزن لیکر سفوف تیار کریں۔ اس سفوف کو یونی میں رکھنے سے یونی کی بدبو اور ڈھیلاپن دور ہو جاتا

(۱۷) گلو۔ ترپھلہ۔ ستاور شیوناک۔ ہلدی۔ ارنی۔ پیاپالسہ۔ منقیٰ۔ ملیٹھی۔ کسوندی۔ بیلگری۔ فالسہ۔ ہر ایک ایک تولہ پانی میں پیسکر نغدہ سا بنائیں۔ اس میں نصف سیر پختہ گائے کا خالص گھی ملاکر نرم نرم آگ پر پکائیں۔ جب صرف گھی رہ جائے تو اسکو چھانکر محفوظ رکھیں۔ اس کو ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک گائے کے دودھ کے ہمراہ استعمال کرنے سے جملہ امراض اندام نہانی دفع ہو جاتے ہیں۔

(۱۸) مغز تخم نیم کو نیم کے پانی کے ہمراہ پیس کر اندام نہانی میں رکھنے یا لیپ کرنے سے اندام نہانی کا درد دور ہو جاتا ہے۔

(۱۹) مغز تخم ارنڈ۔ نیم کے پتوں کے پانی میں پیس کر گولیاں بنائیں ان گولیوں کو اندام نہانی میں رکھنے یا پانی میں گھسکر لیپ کرنے سے یونی شول یا درد نہانی دور ہو جاتا ہے

(۲۰) ترپھلہ کے جوشاندے سے اندام نہانی کو دھوکر مندرجہ ذیل اشیاء کا سفوف شہد میں ملاکر یونی میں رکھنے سے یونی قندروں کا مرض ہو جاتا ہے۔ نسخہ سفوف یہ ہے۔

مغز آملہ۔ واوڑنگ ہلدی۔ رسوت۔ کائفل۔ جملہ ادویہ مساوی الوزن لے کر سفوف تیار کریں۔ اس کو اندام نہانی میں رکھنے سے یونی قند دور ہو جاتا ہے۔

پھل گرت مجیٹھ۔ ملیٹھی۔ کٹھ۔ ہڑ کا چھلکا۔ پوست بہیڑہ۔ آملہ۔ کھانڈ۔ کھرینٹی۔ ہر ایک یک تولہ۔ ستاور ۲ تولہ۔ اسگندھ تولہ اجمود۔ ہلدی۔ دارہلدی۔ گل خیرو۔ کنگھی۔ گل کنول۔ ببول کی چھال۔ منقیٰ۔ کاکولی۔ صندل سفید۔ کھیر کاکولی صندل سرخ۔ ہر ایک یک تولہ۔ ان سب کو خوب باریک پیس کر پانی کے ہمراہ نغدہ سا بنائیں۔ اور ایک سیر پختہ گائے کا گھی اور ۵ سیر پختہ ستاور کا رس۔ اور ۵ سیر پختہ دودھ گائے۔ سب کو یکجا ایک عمدہ قلعی دار برتن میں ڈالکر نرم نرم آگ پر پکائیں جب صرف گھی رہ جائے تو چھان لیں۔ یہ آیورویدشاستر کا مشہور و معروف پھل گرت ہے۔ ۶ ماشہ سے ۲ تولہ تک گائے کے گرم گرم دودھ میں دوا اور مصری ملاکر استعمال کرنے سے ہر قسم کے امراض اندام نہانی رفع ہو جاتے ہیں۔ اس کے استعمال سے عورتوں کے بہت سے امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اسقاط نہیں ہوتا۔ اگر بچے جلدی جلدی مرجاتے ہوں۔ یا بانجھ پن ہو۔ یا کوئی عورت لڑکیاں ہی لڑکیاں جنتی ہو۔ ان سب روگوں کے لئے یہ دوا مجرب ہے۔

(۲۲) مین پھل۔ کافور۔ دونوں کو برابر وزن لے کر پیس لیں اور اسمیں سہ چند شہد ملاکر اس کو یونی میں رکھیں۔ اسکے یونی میں رکھنے سے اندام نہانی کی نس و ناڑیاں بالکل سیدھی ہو جاتی ہیں۔

(۲۳) مازو پھل۔ کافور۔ دونوں کو پیس کر شہد ملاکر یونی میں لگانے سے اپنے مقام سے گری ہوئی یونی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

(۲۴) بیج اندرائن۔ سونٹھ۔ دونوں کو پیس کر بکری کے گھی میں تر کرکے یونی میں رکھنے سے یونی کا درد دور ہو جاتا ہے۔

(۲۵) کلونجی کی جڑ کو پانی میں پیسکر لیپ کرنے سے اندر کی جانب دھنسی ہوئی یونی اپنے اصلی مقام پر آجاتی ہے

(۲۶) ترپھلے کے جوشاندے میں شہد ملاکر یونی کو سینچنے سے یونی قند روگ نشٹ ہو جاتا ہے۔

(۲۷) تخم سرس۔ داوڑنگ۔ الائچی۔ سمندر پھاگ۔ جائفل۔ ناگ کیسر۔ ان کو پانی میں پیسکر بتی سی بنالیں اور خشک کرکے یونی میں رکھیں۔ اس سے ہر قسم کے امراض نہانی دور ہو جاتے ہیں۔

مجرّبات ویدک

مرتبہ جناب کوبراج امرناتھ صاحب گرگ بھشگا اچاریہ دھنونتری وید انچارج میونسپل شفاخانہ دہلی

پردر یعنی سیلان الرّحم

آج کل استری کے روگوں میں پردر یعنی (سفیدی گرنا) بہت کثرت سے پایا جاتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اسی کے ویدک مجربات عوام کی بھلائی کے لئے درج کرتے ہیں۔

نسخہ نمبر ۱ ہڑتال ورقی۔ کشتہ فولاد۔ کشتہ تانبہ۔ کشتہ قلعی۔ کشتہ ابرک۔ زنجبیل۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ ہلیلہ۔ آملہ۔ چتیا۔ باؤ بڑنگ۔ پانچوں نمک۔ چب۔ کشتہ سنکھ۔ بیج کوٹھ (قسط) کچور۔ پاٹھ۔ دیودار۔ الائچی خورد۔ سب کو ہموزن لے کر پانی سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دو گولیں شکر تری ۳ ماشہ۔ روغن زرد ۳ ماشہ اور شہد خالص ۶ ماشہ کے ساتھ صبح وشام اور رات کو تینوں وقت استعمال کرائیں۔ اس کے استعمال سے ہر قسم کے پردر روگ دور ہوجاتے ہیں۔

کمر کا درد۔ بدہضمی۔ جی کی مالش وغیرہ امراض جو پردر کے ساتھ نمودار ہوجاتے ہیں۔ ان سب کے لئے یہ دوا بڑی فائدہ مند ہے۔

نسخہ نمبر ۲ ہلدی۔ میتھی ہر ایک ۲ ماشہ۔ کشتہ قلعی ایک رتی تینوں کو باریک کرکے برگ آک کے رس کے ساتھ استعمال کرانے سے ہر قسم کا پردر دفع ہوجاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۳ آملہ۔ ہلیلہ۔ رسوت۔ ہر ایک ہم وزن لے کر چاول کے پانی کے ساتھ دینے سے خونی پردر کو فوراً آرام ہوجاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۴ رسوت بنسلوچن۔ کاکڑہ سینگی۔ چتیا۔ میتھی۔ تالیس پتر۔ کتھ۔ سفید زیرہ۔ کالا زیرہ۔ بلا۔ (.........) دنتی مول۔ سونٹھ۔ پیپل۔ کالی مرچ۔ ہر ایک دو تولہ۔ آملہ ۸ تولہ۔ شہد ۸ تولہ۔ جاوتری لونگ انکول۔ الائچی۔ دارچینی۔ ناگ کیسر۔ کھجور۔ منقی۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ ان سب کو کوٹ پیس کر شہد میں ملالیں اور ۶ ماشہ ایک تولہ تک مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرنے سے ہر قسم پردر اور ان سے ہونے والے امراض دفع ہو جاتے ہیں۔

نسخہ نمبر ۵ پاٹھ۔ جامن کی گٹھلی کی گری۔ آم کی گٹھلی پتھر چٹہ (......) رسوت۔ موچرس مجیٹھ۔ کنول کیسر۔ اتیس میٹھا۔ لودھ۔ گیرو۔ کالی مرچ۔ کشمش۔ لال صندل۔ چھال ارلو۔ گل دھاوا۔ پوست ارجن ان سب کو ہم وزن لے کر چورن بنالیں۔ اور ۱ ماشہ سے ۳ ماشہ مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اسکے استعمال سے پردر۔ خونی دست۔ ماہواری۔ اور اندام نہانی کی تکلیفیں دور ہوجاتی ہیں۔

نسخہ نمبر ۶ پوست اشوک ۵ اسیر کو ۵ من ۸ سیر میں پکائیں۔ جب ایک من ۸ سیر رہ جائے تب ۲۵ سیر قند سیاہ (گڑ) ملائیں۔ بعد ازاں گل دھاوا ایک سیر ۹ چھٹانک ۳ تولہ۔ سونٹھ۔ زیرہ سیاہ دارو ہلدی۔ نیلوفر۔ زیرہ سفید۔ اڑوسہ۔ لال صندل ہر ایک ۸ تولہ لے کر اسکو قند سیاہ والے پانی میں ملاکر مٹکے میں بھر کر اور اس مٹکے کو زمین میں دفن کردیں۔ ایک ماہ یا ۴۵ دن کے بعد نکال لیں اور چھان کر بوتلوں میں بھرلیں اب یہ دوا تیار ہے اسکو دو دو تولہ کھانے کے بعد پلائیں۔

اسکے استعمال سے پردر۔ بخار۔ جریان۔ بواسیر بدہضمی وغیرہ امراض دفع ہوجاتے ہیں۔

نسخہ نمبر ۷ قند سیاہ (گڑ) کے ساتھ بیر کا چورا دینے سے اور فقط کچا کیلا یا دودھ گھی کے ساتھ لاکھ کا چورن دینے سے بھی ہر قسم کا پردر دفع ہو جاتا ہے۔ اگر پردر کی زیادتی کی وجہ سے اندام نہانی میں زخم ہو گئے ہوں اور اس کی وجہ سے درد وغیرہ کی شکایت رہتی ہو

نسخہ نمبر ۸ ترپھلا ½ چھٹانک ۔ کتھ ۲ ماشہ ۔ ۲ سیر پانی میں پکاکر جب ½ سیر پانی رہ جائے تو چھان کر اندام نہانی کو اس کے ڈوش کے دھو دینا چاہیئے ۔

اور مندرجہ بالا نسخوں میں سے کسی ایک نسخہ کا استعمال مریضہ کے حالات دیکھ کر کرنا چاہیئے ۔

بانجھ پن

اس کے لئے ایک بہت پرانا نسخہ جو مہرشی بھار دواج نے لکھا ہے ۔ وہ عوام کے فائدہ کے لئے درج کرتے ہیں ۔

نسخہ نمبر ۹ پوست ہلیلہ کلاں ۔ پوست بلیلہ ۔ آملہ ۔ میٹھی ۔ کوٹھ میٹھا ۔ ہلدی ۔ دار ہلدی ۔ کٹکی ۔ باؤبڑنگ ۔ پیپل ۔ ناگر موتھا ۔ اندرائن کے پھل ۔ بیج کاکولی ۔ چھیر کاکولی ۔ میدہ ۔ مہا میدہ ۔ دونوں سار وا ۔ پرینگو ۔ سونف ۔ ہینگ ۔ صندل سفید ۔ صندل سُرخ ۔ جاوتری ۔ کنول گٹہ ۔ ملبلوچن ۔ موصلی سفید ۔ اجمود ۔ جمال گوٹے کی جڑ یہ سب ایک ایک تولہ لیں اور سب دواؤں کے وزن سے ۱۶ گنے پانی کے ساتھ جوش دیں ۔ جب آٹھواں حصّہ پانی باقی رہ جائے تو اتار کر چھان لیں ۔ اور سب دواؤں کے وزن کے برابر ستاور کو جوکوب کرکے علیحدہ ۱۶ گنے پانی میں جوش دیں ۔ جب آٹھواں حصہ پانی باقی رہ جائے تو اسکو بھی چھان لیں اور پہلی دواؤں کے مطبوخ میں شامل کر دیں اسکے بعد اس تمام جوشاندہ سے نصف وزن شیر مادہ گاؤ لیکر اسمیں شامل کر دیں اور دودھ وزن سے چوتھائی گھی (جو بچھڑے والی ایک رنگ کی گائے کا ہو) اور حاصل کرکے سب کو ایک جگہ کرلیں ۔ پھر چولھے پر رکھکر ارنے اپلے کی نرم آگ سے پکائیں ۔ اس مرکب کی دواؤں کو جوش دینے اور گھی کو پکانے کے لئے مٹی کا برتن لیں ۔ جب صرف گھی باقی رہ جائے تو آگ سے اتار کر اسکو صاف کریں اور شیشے کے صاف ستھرے برتن میں رکھ لیں ۔ صبح کے وقت گائے کا دودھ یا شکر تری کے ساتھ ۳ ماشہ سے ایک تولہ تک کھلائیں ۔ اور غذا کے ساتھ بھی بقدر برداشت کھلا اور پلا سکتے ہیں ۔

نوٹ :۔ اس دوا کو ساعت سعید (دیکھ نکشتر) میں بنانا چاہیئے ۔ اور استعمال بھی ایسے وقت کرنا چاہیئے ۔ اسکا استعمال مرد اور عورت دونوں کے لئے کارآمد ہے ۔ اگر مرد اسکو استعمال کرلے تو عورت کو ہمیشہ خوش کر سکتا ہے اور عورت اس کے تابع ہوجاتی ہے ۔ اسکے استعمال سے طاقت آتی ہے ۔ اور اور اولاد پیدا ہوتی ہے ۔ اور اس سے عورتوں کا بانجھ پن دور ہوجاتا ہے ۔ اور طاقتور اولاد پیدا ہوتی ہے جس عورت کی اولاد تھوڑی عمر والی اور گونگی یا باؤلی ہوتی ہو ۔ اس کے استعمال سے وہ ہوشمند اور سو برس کی عمر پانے والی ہوتی ہے ۔ اسقاط کی عادت دفع ہوجاتی ہے اور حمل پورے وقت تک محفوظ اور قائم رہتا ہے ۔

نسخہ نمبر ۱۰ ایلوا شدہ ۔ کسیس ۔ افیون ۔ کشتہ قلعی سنیل جینی ان سب کو ہم وزن لے کر پانی سے پیسکر دو دو رتی کی گولیاں بنائیں ۔ ان گولیوں کے استعمال سے اندام نہانی کے ہر قسم کا درد رفع ہوجاتا ہے

نسخہ نمبر ۱۱ ایلوا شدہ ۔ کسیس ۔ ہینگ ۔ سہاگہ ان سب کو ہم وزن لے کر گھی کوار کے رس میں گھوٹ کر ۲-۲ رتی کی گولیاں بنالیں اسکے استعمال سے ماہواری خون خوب آتا ہے ۔

نسخہ نمبر ۱۲ رس سندور ۔ کشتہ چاندی ۔ کشتہ فولاد ہرایک دو تولے کر کشتہ ابرک ۴ تولہ ۔ کرپور ۔ کشتہ قلعی ۔ کشتہ تانبہ ۔ جائفل ۔ جاوتری ۔ گوکرو ۔ ستاور ۔ کھرینٹی کی جڑ ۔ رتی بلا ۔ ایک ایک تولہ ۔ پانی میں گھوٹ کر دو دو رتی کی گولیاں بنائیں ۔ اسکے استعمال سے حاملہ کا بخار ۔ پردر ۔ جلن ۔ اور زچگی کے تمام امراض جاتے رہتے ہیں ۔۔

نسخہ نمبر ۱۳ کنجد سیاہ (کالے تل) زمین قند ۔ کھانڈ اور سرمہ سیاہ چاروں کو ہم وزن لیکر پانی سے گولیاں بنالیں ۔ وقت ضرورت چاولوں کے گھی پانی یا گھی ۔ شکر یا شہد کے بدرقوں کے ساتھ حاملہ کو کھلانے سے اسقاط حمل کا اندیشہ نہیں رہتا ہے ۔

نسخہ نمبر ۱۴ ۳۲ تولہ سونٹھ کے چورن کو ۳ سیر ۳ چھٹانک ایک تولہ دودھ میں پکائیں جب کھویا ہوجائے تب اسکو ۲۳ تولہ گھی میں بھون لیں اسکے بعد

½ ۱ سیر کھانڈ کی چاشنی ڈال کر پکائیں - اور کیسرو - سنگھاڑہ - کنوگٹہ - موتھ - زیرہ سفید - کالا زیرہ - جائفل جاوتری - لونگ - ناگ کیسر - تیج پتر - دارچینی - کچور - دھائے کے پھول (دگل دھاوا) - الائچی خورد - سویا - دھنیا - فلفل سیاہ - ستاور ہر ایک ۴ تولہ - کشتہ فولاد ۴ تولہ - کشتہ ابرک سفید ۴ تولہ - ان سب کا چورن بناکر چاشنی میں ملائیں اور اسی میں گھی ڈال کر خوب گھوٹ کر پکائیں اس کے بعد تھال میں برفی کی طرح جمالیں - مقدار خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک -

مندرجہ بالا دوا کے استعمال سے زچگی کی تمام بیماریاں دفع ہوکر زچہ کی قوت ہاضمہ میں اضافہ ہوجاتا ہے - اور گھٹیا - بدہضمی - دق پردر وغیرہ امراض کو دور کرتی ہے اور زچہ کے بدن میں خون صالح پیدا کرکے بچے کے لئے دودھ بڑھاتی ہے -

نسخہ نمبر ۱۵ مطبوخ - بچ - پیپل خورد - سونٹھ چرائتہ - کٹ پھل پوتھا - کٹکی - دھنیا - ہلیلہ - گج - پیپل - چھوٹی کٹیلی - گوکھرو - دھاوا - بڑی کٹیلی - اتیس - گلو - کاکڑا سنگی - کالا زیرہ سب کو تولے کر ۳۲ تولہ پانی میں بھگوئیں اور مٹی کے برتن میں لگا جب ۴ تولہ پانی باقی رہ جائے تو ۴ رتی سیندھا نمک او رتی ہینگ ملاکر مریضہ کو پلائیں اسکے استعمال سے زچہ خانہ کی جیسے دق - درد یا اسہال - سستی جلن - بخار - کھانسی سانس پھولنا - بیہوشی - کانپنا - دردسر - پاگل پن - اُلٹی امراض دفع ہوجاتے ہیں - بعض موقعوں پر جب کسی بچہ والی عو کے روگ کو ڈاکٹروں نے دق تشخیص کیا اور دق بھی تیسر درجہ کی - ایسی حالت میں اس دوا کو صبح اور شام دونوں و باقاعدہ استعمال کرانے سے بہت فائدہ ہوا -

اگر مریضہ کو بخار ہو تو وید کی بعض دوائیں جو بخا میں کارآمد ہیں - اس جوشاندہ کے ساتھ دینی چاہیئ یہ دوائیں مالتی بسنت اور سدرشن چورن وغیرہ ہیں

وید کے بال صفا نسخے

(۱) بالوں کو اکھاڑ کر وہاں پر تھوہر کا دودھ لگا دینے سے پھر بال پیدا نہیں ہوتے -

(۲) چونا آب نارسیدہ - مرغی کی بیٹھ - برگ دھتورہ کا رس - اور گھوڑے کا بول سب کو ملاکر بالوں کی جڑھ پر لگانے سے بال صفا ہوجاتے ہیں -

(۳) کشتہ سنکھ کو کیلے کے رس میں کھرل کرکے اس میں برابر وزن ورقیہ ہڑتال ملادیں - اس کا لیپ کرنے سے بال بلاتکلیف ا

(۴) کسنبھ کے تیل کی مالش کرنے سے تھوڑے عرصے میں بال صاف ہوجاتے ہیں -

(۵) کافور - بھلانوہ - کشتہ سنکھ - جوا کھار - منسل - ہڑتال ورقیہ برابر وزن لیکر ان سب کو پانی میں پیسکر نغدہ سا بنائیں اور ا سے چارگنا تیل ملاکر نرم نرم آگ پر پکائیں - جب سب اشیاء جل جائیں تو تیل کو نتھار کر چھان لیں - اس تیل کو بالوں پر سے بال صاف ہوجاتے ہیں -

(۶) ہڑتال ورقیہ ا جصہ - کشتہ سنکھ ۸ حصے لے کر خوب باریک پیس لیں اور اس میں پانی ملاکر لیپ کرنے سے بہت جلد با ہوجاتے ہیں -

(۷) چونا آب نارسیدہ - ہڑتال ورقیہ دونوں مساوی الوزن لیکر خوب باریک پیس لیں اور پانی میں گھول کر لیپ کر بال فوراً صاف ہوجاتے ہیں -

---

باب ہفتم

جدید مباحث

عورتوں میں اعادۂ شباب

از جناب لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب ایم، بی، سی، ایچ، بی (اڈنبرا) ایم، ڈبلیو، ایل، این، آر (برلن)

" مکرمی و محترمی، تسلیم۔ اعادہ شباب اور عورتوں میں؟ اللہ رحم کرے۔ میرے عنایت فرما حضرت جوش ملیح آبادی سنیں گے تو انہیں بخار چڑھ آئیگا اور حالت سرسام میں خدا جانے کیا کیا سُنا ڈالیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاعری اور حسن کا سدا سے بیر ہے۔ شاعر کو ہمیشہ بے مہری و تغافل کا شکوہ سنج ہی دیکھا۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہمارے شاعر کا محبوب جوان ہی نہیں بلکہ نوجوان ہوتا ہے ——— چودہ برس کا سن تیرالاکھوں برس رہے۔ مگر اپنی عمر طبعی میں جب یہ محبوب کسی شاعر کی زندگی اجیرن کر دیتا ہے تو بازیافت شباب پر کیا حشر برپا کریگا!
ایک ہی دفعہ کے عالم شباب میں یہ صنف کیا کچھ نہیں کر گذرتی، اعادۂ شباب پر تو بس قیامت ہی آجائیگی۔ مگر خیر بھائی تم کو ان سے ہمدردی ہے" "اشرف"

اس چھ سال کے عرصہ میں جو کچھ اپنے مختلف رسالوں میں بسلسلۂ اعادۂ شباب لکھ چکا ہوں اس پر کوئی سر مو ایسا اضافہ بورپ میں نہیں ہوا، جو میں اس وقت انہی رسالوں میں سے کچھ اقتباسات مرتب صورت نہ پیش کروں۔ ڈاکٹر انصاری مرحوم کی ۱۹۳۵ء کی جدید ترین انگریزی کتاب "انسان میں اعادۂ شباب" Regeneration in men میں بھی ایک حرف تک ایسا نہ ملا جو میری معلومات میں اضافہ کرتا۔

اعادہ شباب مردوں میں ہو یا عورتوں میں پانچ شعبوں پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ میری اپنی تقسیم ہے (۱) جوانی کا تحفظ یعنی عاقبت اندیش افعال یا بعض طبعی اسباب کی روک تھام (۲) قبل از وقت کہولت کا علاج (۳) اعادۂ شباب، یعنی انسان کو پیری و ضعیف حالت سے نکال کر جوانوں کی طرح جسمانی حیثیت سے توانائی اور مستعدی کی حالت میں اور نفسانی حیثیت سے چونچال اور خوش طبعی کی حالت میں لے آنا (۴) صنفی امراض کا علاج (۵) علاج حسن۔

جیسا کہ ظاہر ہے ان شعبوں کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ انسان کی محض شہوانی قوتوں کو بھڑکایا جائے۔ اور عورتوں میں تو نعوذ باللہ۔ بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے جسم میں جو مختلف اعضاء و آلات مختلف اغراض کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اُن کے افعال یا ان کی ساخت میں اگر کوئی نقص واقع ہو گیا ہو اور اس کی وجہ سے انسان کی قوتوں میں اضمحلال رونما ہو رہا ہے تو اس کے اسباب کی تحقیق کی جائے اور انہیں اسباب کے لحاظ سے ان کا علاج کیا جائے۔ اس طریقۂ علاج میں انسان کے پورے نظام جسمانی کی اصلاح ہوتی ہے، تمام اعضاء کو قوت پہنچتی ہے، اور وہ سب کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں جو اعضا کے اندرونی افعال اور ان کے خارجی مظاہر میں رونما ہوگئی ہیں۔ لیکن ان سب کے ساتھ اُسکی شہوانی قوت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ غرض کوئی ایک طریقہ علاج ایسا نہیں جو تمام مریضوں پر تمام حالات

میں یکساں استعمال کیا جا سکتا ہو۔ ہر مریض اپنے مخصوص حالات کے لحاظ سے ایک خاص علاج چاہتا ہے اور جس میں بعض اوقات مختلف طریقِ
کی متناسب آمیزش کرنی پڑتی ہے۔ اور بسا اوقات ایک ہی طریق علاج میں متناسب تغیر و تبدل کرنا پڑتا ہے۔ اسکے علاوہ حفظان صحت،
غسل، ورزش، ماحول کے تغیر و تبدل، اطوار زندگی کی اصلاح، ترتیب اور نفسیات کو بھی علاج میں بڑا دخل حاصل ہے۔

عورتوں میں تجدید شباب بذریعہ عمل جراحی

ڈاکٹر واروناف کا عمل تقلیم:۔ بہترین تقلیم انسان سے انسان پر ہوتی ہے۔ اس کمتر اور جانوروں سے قلم لیکر۔ چونکہ کیمیا
لحاظ سے بندروں کا خون انسان کے خون سے ملتا جلتا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ مینڈھے یا بکرے سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ تناسلی غدد کی قلمیں
ہوئے آدمیوں تک سے لیکر لگائی گئی ہیں اور اکثر مفید ثابت ہوئی ہیں۔ یہ عمل عورتوں پر بالکل اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح مردوں پر اور ایک
یا بکری کے تناسلی غدد (خصیتین الرحم) کے قلم عورتوں پر بالکل وہی اثر دکھاتے ہیں جیسے مردوں پر۔ وارونا ف ۹۷ فیصدی کامیابی بتاتا ہے
ہے درست ہو مگر ہمیں یہ سُن کر افسوس ہوا کہ اندور کے سیٹھ حکم چند صاحب کی زوجہ جنہوں نے اپنے میاں کے ساتھ ..... تقلیم کرائی تھی اپنے
میاں کے مقابلے میں بہت زیادہ کامیاب رہیں یعنی میاں ۳ فیصدی والوں میں آگئے، اور زوجہ ۹۷ فیصدی والوں میں رہیں۔ یہ خود
صاحب کا بیان سننے میں آیا ہے۔ واللہ اعلم

تقلیم گردوں کے قریب یا ناف کے آس پاس کے لبے عضلات پر کی جاتی ہے۔ بغیر کلوروفارم اور بغیر خون کے نکلے آپریشن ہوتا ہے اور
دن کے اندر ہی اندر زخم بھر جاتا ہے۔ تقلیم ناکام ہونے پر دوبارہ اور سہ بارہ یہ عمل کیا جا سکتا ہے۔ بندر یا بکری جو کچھ بھی لیا جائے میں ان کے قلم
زمانہ میں لیتا ہوں جب انکی شہوانی قوت بہار پر ہوتی ہے۔ یہ ایجاد بندہ ہے نہ کسی اُستاد سے سُنا اور نہ کسی کتاب میں نظر سے گذرا۔[1]

ڈاکٹر کارل ڈوپلر کا آپریشن:۔ اس میں خصیتین الرحم کے مشارکی اعصاب کو سن کر سکتے ہیں جس سے خون کی رفتار بڑھ
جاتی ہے اور تمام شہر ایگین پھیل جاتی ہیں۔ اور چونکہ جسم کے ایک حصہ کے مشارکی اعصاب دوسرے حصوں کے اعصاب سے بے تعلق نہیں
بلکہ تمام جسم میں اُن کا ایک ہی نظام ہے، اس لئے ایک حصے کے اعصاب پر آپریشن کرنے سے دوسرے تمام حصوں کے نظام پر اثر پڑتا۔
افسوس ہے کہ مجھ اور آسان ذرائع ہوتے ہوئے یہ اپریشن کسی عورت پر کرنیکا اتفاق نہیں ہوا۔

ڈاکٹر جاورسکی کا طریقہ نقل خون آب Serum اس طریقے میں چند وریدی پچکاریاں دیجاتی ہیں:
ذریعہ ایک خاص صفت کا خون نوجوان اشخاص سے حاصل کرکے، اس کا خون آب ۵ سنٹی میٹر کے قریب بوڑھی عورتوں میں یا ایسے
میں جن کی طاقت زائل ہو چکی ہے داخل کیا جاتا ہے۔ اور اسکی مدت علاج عموماً چوتھے پانچویں روز یا اس سے کچھ کم عرصہ میں، صرف چار
تک ہوتی ہے اور ۹۳ فیصدی اشخاص میں اسکی کامیابی بتائی جاتی ہے۔ میں نے پیرس میں مرد اور عورتوں کے غول کے غول ڈاکٹر جاور
کے مکان سے نکلتے دیکھے ہیں اور ان میں سے بعض سے بالا بالا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ انہیں یہ طریقہ مفید ثابت ہو رہا ہے مگر مجھے افسوس ہے کہ گو
طریقہ بے ضرر ہے۔ مگر دوسرے علاجوں کے ہوتے ہوئے خون دینے والے کی صحت کی گارنٹی۔ اُس کے ذاتی اور خاندانی تعلقات کی تحقیقا
طبی و کیمیاوی امتحانات، تصفیہ خون وغیرہ کی کھٹ کھٹ کی وجہ سے کوئی اپنا ذاتی یا کسی ڈاکٹر کا تجربہ اس بارے میں قلمبند نہیں کر سکتا

پروفیسر اشتائناخ کے آپریشن:۔ افسوس ہے کہ عورتوں کے تناسلی غدد کی ساخت ایسی نہیں جو ان پر اشتائناخ
کے آپریشنوں، (۱) لگیچر (۲) وازکٹمی (۳) البو مینائٹی، میں سے کوئی بھی آپریشن کیا جا سکے۔ اور نہ مجھے خاص مشیمہ سے تیار کردہ ان پچکاریو
نتائج معلوم ہوئے جو اشتائناخ نے میرے قیام ویانہ کے زمانہ میں تیار کی تھیں البتہ سیرنگ کا بہام کے اُن غددی پچکاریوں کا
جن میں غدہ درقیہ اور مشیمہ شامل تھا اور جن کے ساتھ ساتھ فولاد اور سنکھیا کے مرکبات بھی تھے۔ اور شعاعی غسل بھی دیا جاتا ہو خاطر خوا

[1] داد چاہتا ہوں مگر حکیم مولوی کبیر الدین صاحب سے ڈرتے ڈرتے۔ کہ کہیں وہ کرنل ڈاکٹر بھولا ناتھ مرحوم کی طرح مجھے بھی ایک
ڈاکو سمجھکر یہ ثابت کرنے کی کوشش میں اپنا وقت صرف کرنا نہ شروع کردیں کہ جالینوس اور ارسطو رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایسا پہلے کر گزرے ہیں۔
میں شریف چور اور بے ایمانی کی سنوں غلاظتوں میں گھپا علمی ڈاکو نہ بنا دیا جاؤں۔

ثابت ہوا ہے، عقم کے کئی مریض بھی اس سے مستفید ہوئے، ڈاکٹر سٹیکل نے خرگوش کے تناسلی غدد کے ہارمون کی جو پچکاریاں اپنے ایک خاص طریقہ سے کی ہیں۔ ہم ان کا استعمال بھی ہندوستان میں نہ کرسکا۔ ایک اکیلا آدمی کیا کیا کرے۔ دہلی میں میرے رنگ میں اللہ بخشے ایک انصاری ہم جماعت رہ گئے تھے۔ سو وہ بھی چل بسے۔

غدودوں کے جوہر

غدہ درقیہ:- یہ حیاتی قوت کو بڑی تیزی سے بڑھاتا ہے۔ اسکی تھوڑی تھوڑی درون افرازی رطوبت جسم میں ہر وقت پہنچتی رہتی ہے اگر اس کے جوہر کی پچکاریوں کے عوض یہ صرف کھلایا ہی جائے تو چونکہ ہضم کرنے والی رطوبتیں اس پر اثر نہیں کرتیں۔ اس لئے یہ براہِ راست خون میں پہنچ جاتا ہے۔ اس سے تندرستی و توانائی اور دماغی قوت برقرار رہتی ہے۔ طبعی طور پر انسان کے جسم میں جہاں اسکی کمی واقع ہوئی اور انحطاط شروع ہوا، عورتیں سن یاس کے زمانے میں اکثر مکس اڈیما (مرکب تہیج) میں مبتلا ہو جاتی ہیں جسکی علامتیں یہ ہوتی ہیں کہ ہاتھوں اور چہرے پر بھربھراہٹ ہو جاتی ہے، آواز بھی بھربھری ہو جاتی ہے، رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ بال گرنے لگتے ہیں۔ اور جسم میں چربی بڑھ جاتی ہے۔ جس سے مریض بھدا معلوم ہونے لگتا ہے۔ دماغ بھی لدھڑ ہو جاتا ہے۔ جسم میں توت کیمیاوی کم اور قوت طبیعہ پست ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے نبض سست چلتی ہے اور جسمانی حرارت میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ قطعی خراب ہو جاتا ہے۔ جب اس خاص بیماری کو اس غدہ کے عصاروں سے فائدہ ہو جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ اُن عورتوں میں جنہوں نے اپنی بدعنوانیوں یا کثرت حمل یا اور امراض کے باعث اس غدہ کو کمزور کرکے کہولت کو قبل از وقت بلا لیا ہے، یا جن میں صرف عمر کی طوالت ہی اس قدر کمزور و ناتوان کر دیتی ہے کہ چہل قدمی تک میں تکان محسوس ہونے لگتی ہے کبھی کام پر جی نہیں لگتا طبیعت بیٹھی رہتی ہے، مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے، ہاضمہ کی شکایت رہتی ہے، بعض وجع مفاصل کی قسم کے درد محسوس کرنے لگتی ہیں اور بعض کو ایک قسم کا دمہ تک ہو جاتا ہے، بعض کو پیشاب کثرت سے آنے لگتا ہے وغیرہ، غرض یہ غدہ ان حالتوں میں دعوے سے مفید ثابت ہوتا ہے۔ بعض حالتوں میں اسکے ہمراہ خصیتین الرحم، کلاہ گردہ، غدہ زیر بالا ( ) غدہ زیر درقیہ حتیٰ کہ انثیین یا مادہ منویہ تک شریک کر لئے جاتے ہیں،

یہ حیرت سے سنا جائیگا کہ عورتوں کے سن یاس پر یا اس کے بعد بھی انثیین کے جوہر دینے سے اکثر اوقات ان کے ایام ماہواری جاری ہو گئے اور اس زمانہ (یعنی سن یاس) کی تکالیف میں بہت کچھ افاقہ ہوا۔ اسی زمانہ میں اکثر عورتوں کو ہسٹیریا یا ہسٹیرو اپیلیپسی کی شکایت بھی ہو جاتی ہے اور یہ انثیین اس کے دوروں میں بھی بہت کچھ تخفیف کر دیتے ہیں۔

غدہ درقیہ، خون کے دباؤ کی زیادتی، صلابت شریان، مٹاپا، فالج، بڑھاپے کے جلدی التہاب، چمبل، بثور کہنہ وغیرہ وغیرہ شکایتیں جو اکثر اسی زمانے میں ہو جاتی ہیں مفید ہے۔ یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ چونکہ یہ غدہ ایام ماہواری میں بڑھتا ہے گویا اسمیں حصہ لیتا ہے، اس زمانے میں اسکے جوہر کا کوئی مرکب نہ دیا جائے، مقدار ہمیشہ کم رہے اور روزانہ پانچ گرین سے نہ بڑھے اور نبض پر انگل رہے اگر تیز ہو جائے تو مقدار اور بھی کم کر دیجائے۔ اگر دھڑکن، رعشہ، ہاضمہ کی خرابی بدخوابی لاحق ہو جائے اور کمزوری بڑھنے لگے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ مضر ثابت ہو رہا ہے ایسی حالت میں اس کا استعمال ترک کر دیا جائے مختصر یہ کہ اس غدہ اور اسکے مرکبات کا استعمال مریض کی کیفیتوں اور طبیب کی رائے پر چھوڑا جاتا ہے۔

یہ اچھی طرح سمجھ لیا جائے کہ بعض ناواقف معالجوں نے غدودوں کے فعل کو تیز کر دینے کا نام اعادۂ شباب رکھ لیا ہے اور وہ اسی کو تقویت جسم سمجھتے ہیں، حالانکہ جو شخص غدودوں کے فعل اور ان کے باہمی تعلق کو نہیں جانتے وہ اگر ان کی فعلیت کو تیز اور مقوی دواؤں سے بھڑکا دیں تو ان کے اثرات نہ صرف نہایت مضر بلکہ بسا اوقات قبل از وقت ہلاکت کی شکل میں ان کا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے

خصیتین الرحم کے ست، سن یاس کے عرقی محرک Vasomotor اور نظام عصبی کے اختلالی حالتوں Nervous disturbances سوائی کمی غدہ زیر بالا کی ہر حالت حتیٰ کہ اس مٹاپے کے لئے جس کا باعث جنسی غدہ کی کمی فعل ہوتا ہے ازبس مفید ہوتے ہیں۔ پھر سن یاس پر تحجر المفاصل (جوڑوں کی سختی) اور اس دمہ کے لئے جس میں غدہ تیموسیہ شرکت کرتا ہے بہت مفید ہوتے ہیں۔ اور خارش فرج میں بھی جو سن یاس پر پائی جاتی ہے۔

تناسلی غدد مشیمہ اور بیضہ اصفر کی پچکاریاں اب بیسیوں کمپنیاں یورپ کیا، بلکہ ہندوستان میں بھی تیار کرتی ہیں۔ مگر عام طور پر

عام حالتوں میں نتائج خاطر خواہ نہیں نکلتے جسکی وجہ سوائے اسکے اور کیا ہو سکتی ہے کہ یہ دوائیاں جلد پرانی ہو جاتی ہیں اور علاج در
ہی پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ تاہم یورپ کے مقابلہ میں کلکتہ ہی سے تازے اور سستے انجکشن دستیاب ہو سکتے ہیں یا زحمت گوارا کرنی ہو تو خود س
ان انجکشنوں کے ساتھ ساتھ ورا بنفشئی شعاعوں کے غسل ملا لیے جائیں تو قطعی فائدہ ہوتا ہے، مگر یہ بھی درد سری ہے کرے کو
نہیں کرتے، اور حکیم صاحب کے ایک نسخے کی طرح صرف پچکاریوں ہی کو اوڑھنا بچھونا بنا لیتے ہیں۔

آیوڈائڈس اور بعض دوسری دوائیں

آیوڈائڈس:۔ ان سے غدہ درقیہ کے فعل میں اضافہ ہوتا ہے۔ بڑھاپے میں چونکہ غدہ درقیہ کمزور ہو جاتا ہے اور آیوڈ
غدہ درقیہ کا ایک جزب ہے کم ہو جاتی ہے، اس لئے آیوڈائڈس کی شکل میں یہ اس کمی کو پورا کر دیتے ہیں۔ اس کی بڑی خوراکیں دیجاتی ہیں اور
اس سے عموماً ہو جاتا ہے اسکی پروا نہیں کیجاتی۔

سنکھیا:۔ اس سے تناسلی غدد اور خاصکر عورتوں کے تناسلی غدد بازتقویت اور اس طرح تجدید شباب کے زیاد
نتائج حاصل ہوتے ہیں اسٹیریا، جو ملک آسٹریا کا ایک صوبہ ہے یہاں کی ساٹھ سالہ عورتیں بھی اسکی مقدار بتدریج بڑھا کر کھاتی رہتی
اور وہ اپنی حقیقی عمر سے بہت ہی کم نظر آتی ہیں۔ ان کے بدن بڑے مضبوط ہوتے ہیں۔ اور پہاڑوں پر بلا تکان چڑھتی اترتی رہتی ہیں
کے چہروں پر جھریاں مطلق نہیں ہوتیں اور ان کے بال اکثر کولہے تک دراز ہوتے ہیں۔

فولاد:۔ اس کا اثر بھی سنکھیا کے مماثل ہوتا ہے اس کو اگر سنکھیا کے ساتھ شریک کرکے دیا جائے تو اثرات اور بھی قوی ہ
میں سنکھیا کو ۱/۶۰ گرین دن میں تین بار اور فولاد میں فرم ریڈاکٹم کو ۲ گرین دن میں تین بار دیتا ہوں۔ فولاد کی مقدار بعد میں یہ
رہتی ہے مگر سنکھیا کی مقدار حسب موقعہ بڑھتی جاتی ہے۔ قلت خون، اختناق الرحم اور ضعف اعصاب کے لئے یہ دونوں اکسیر کا حکم رکھتی
ایسا ہی جیسا کہ صلابت شریانی میں آیوڈائڈس۔

خون، مادہ منویہ (اسپرمن) **مختلف نمکیات** اور **حیاتین** الگ الگ تاثیر رکھتے ہیں۔ اور ان کے محل استعما
جدا ہیں۔ مگر اعادہ شباب میں اور ترکیب کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح **اسٹرکینیا، فاسفورس، یوہمبین**، اور ک
تھریڈس وغیرہ بھی مریض کے حالات اور اسباب کہولت کی تحقیق کے بعد استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

بجلی کے علاج

سورج کی شعاعیں:۔ روئے زمین پر سورج ہی سب سے بڑا منبع تحریک ہے، برقی مینار کو بھی سورج ہی کے اثرات سے م
کیا جاتا ہے اور وہ فی الواقع انسانی مشین میں محرک قوت کا کام کرتی ہے، قلب کی حرکت کا دار و مدار سورج ہی کی قوت محرکہ پر منحصر ہے، اور چونک
کا فعل بھی اور دیگر عضلات کی طرح کاربوہیڈریٹ (گلائیکوجن) کے خرچ ہونے پر ہوتا ہے اور اسی کی پیدائش کے لئے سورج کی رو
لازمی ہے۔ پس بڑھاپے میں سورج کی شعاعیں نہ صرف جسمانی تندرستی ہی پر عمدہ اثر کرتی ہیں بلکہ دماغی حالت بھی ان سے بہت کچھ تر
کر جاتی ہے اور تقویت پیدا ہوتی ہے

لاشعاعی علاج (رنتجن ریز) یہ مقام خصیۃ الرحم پر ڈالی جاتی ہیں، اصولاً یہ علاج لاجواب ہے اور اشتائنخ ہی
اصول پر ہے، یعنی خلیات منی اور درون افرازی خلیات دونوں کا اسی قسم کا اثر کرتا ہے یہ بہت تیز ہوتی ہیں اور اس علاج میں بڑی
مددگار ہوتی ہے۔ پٹاسیم آیوڈائڈ کی بڑی بڑی خوراکیں بھی یہی اثر کرتی ہیں، جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ میری چھوٹی ہمشیرہ (عمر ۵۰ سال)
بھی یہ علاج تین سال ہوئے کرا چکی تھیں اور یہ شعاعیں انہیں از حد مفید ثابت ہوئیں۔

ورا بنفشئی شعاعیں:۔ ان کا غسل اور پھر کچھ عرصہ تک خاص مقام خصیتین الرحم پر ڈالنا سن یاس پر یا بعد میں بہ
ن مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ان کے ہمراہ اگر کوہ الپس کی سحرگاہی شعاعیں (یعنی سولک لیمپ) بھی شریک کر جائیں، جیسا کہ میں کرتا

ؔ Ferrum Redactum

تو اور بھی جلد اثر کرتی ہیں اور زیادہ گہرائی تک پہنچ جاتی ہیں۔ یہ اس عمر کی گٹھیا، عرق النساء، خارش، اعصابی امراض مثلاً تشنج لرزہ وغیرہ کے لئے بہت ہی مفید ہوتی ہیں۔

علاج بہ ریڈیم خفیف:۔ میں نے خود یہ علاج کسی مریض پر نہیں کیا مگر حیدرآباد کے ایک نوجوان ہونہار ڈاکٹر عبدالحی صاحب کا بیان ہے کہ اسکے پانی پلانے اور غسل دینے سے اُنہوں نے نہ صرف کہولت کے خلاف جنگ وجدل کی، بلکہ عورتوں کے تجدید شباب کیلئے بھی غدودوں کے جوہر اور ترکیب کے ہمراہ ایک بہترین آلہ پایا۔ برٹش میڈیکل جرنل میں ڈاکٹر آرم سٹرانگ بھی چار مریضوں پر جو بڑھاپے کے لگ بھگ تھے تفصیلی علاج دیتے ہوئے اسکی بہت کچھ تعریف کرتے ہیں اور جب جانوروں کو کچھ عرصہ تک ریڈیم سے متاثر پانی دینے کے بعد قطع و برید کرکے معائنہ کیا جاتا ہے تو یہ اشیا درون افرازی غدد میں پائی جاتی ہیں، خصوصاً کلاہ گردہ طحال اور تناسلی غدد اور غدہ درقیہ کے خلیوں میں بھی اس سے بالیدگی اور تقویت ہوتی ہے۔ تو گویا وجہ عورتوں میں بھی قوت باہ اور خواہش میں اضافہ نہ ہو اور جب اس سے خون کا دباؤ قطعی کم ہوجاتا ہے اور یورک ایسڈ جو اصل کہولت کا سبب ہوتا ہی، خارج ہوجاتا ہے تو عورتوں کے تجدید شباب کیلئے اس کا مفید ہونا لازمی ٹھہرتا ہے مگر ساتھ ساتھ اگر اسی کے غسل بھی ہوں، کچھ فولاد و سنکھیا بھی ہو، کچھ غدودوں کے جوہر بھی ہوں۔ تو سونے پر سہاگے کا کام دینگے، حرارت عزیزی بڑھیگی، پیڑو کے اعضا میں اجتماع خون ہوگا اور اکثر رحمی عوارض یوں بھی اچھے ہوجائیں گے تو اب تجدید شباب میں کیا باقی رہ گیا، جب سب غددوں کے افعال ہی درست ہوگئے اور یہ ریمارکس عموماً بجلی کے علاج پر صادق آسکتے ہیں

تجدید حسن میں بھی ورا نفشئی شعاعیں یا ننجی ریز، ریڈیم خفیف وغیرہ ملتے جلتے مفید اثرات رکھتے ہیں جس کے ساتھ ساتھ قوت ہضم کے بڑھ جانے اور نامیاتی اجزا کے جزو بدن بننے سے عضلوں میں نمو ہوکر چہرہ اور دیگر اعضا میں گولائی اور اُبھار پیدا ہوجاتا ہے جو نوجوانی کی خصوصیت ہے، موٹاپا دور ہوتا وزن گھٹتا اور صحت بحال ہوتی ہے۔ نحیف ولاغر بدن والیوں کے عضلے نشو و نما پاتے ہیں۔ وزن میں ترقی ہوتی ہے رخسارے بھر جاتے ہیں۔ اور بالوں اور دانتوں کی خرابیوں کے لئے بھی یہ مفید ہوتے ہیں۔ ریڈیم خفیف مقابلتاً کم خرچ اور بالانشین اور بے خوف وخطر ہوتا ہے۔

دایاتھرمی علاج Diathermy آلہ نفوذ الحرارت، مختلف **معدنی پانیوں اور گیلی مٹی** کے غسل وغیرہ کی تفصیل طویل ہے۔ مختلف حالتوں اور مختلف ہاتھوں میں یہ فائدہ سے خالی نہیں۔

غذا

بچوں اور بوڑھی عورتوں کی غذا تقریباً ایک ہی قسم کی ہونی چاہیئے۔ سن رسیدہ عورتیں چند چھٹانک غذا پر قناعت کرسکتی ہیں۔ لیکن اگر وہ زیادہ کھالیں یا لال گوشت جیسی چیزوں کو کھائیں تو ان کے گردہ درون افرازی غدد پر زیادہ زور پڑیگا۔ اور پھر وہ مضرت کا اندفاع نہ کرسکیں گی اور معدہ اور امعاء کی تبخیر کا شکار ہوجائیں گی ایسے اشخاص کی بے شمار مثالیں ملسکتی ہیں جو سادی غذا کی بدولت سو برس سے زائد عمر تک پہونچے۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ اعتدال اور اشیا خوردنی کی تازگی اور خوش ذائقگی کا ان میں سے اکثروں کو خیال رہا اور قبض، ذیابیطس شکری، اسہال، بخار، معدے کی شکایتوں، نقرس، گٹھیا، امراض قلب وگردہ اور مٹاپے اور دُبلاپے کی حالتوں میں اُنہوں نے وقتاً فوقتاً باضابطہ پرہیز کیا۔ میرے ہی کنبہ میں پانچ عورتوں کے نام اس وقت میری انگلیوں پر ہیں جن کی عمر بن سنو تک پہنچیں اور وہ سب کی سب شب میں صرف مونگ کی کھچڑی کھایا کرتی تھیں۔

ایسی غذائیں جن میں فولاد اور فاسفورس بکثرت ہو اُس صورت میں بھی مفید ہوسکتی ہیں جب کہ عورت کو جماع کی رغبت تک نہ رہی ہو۔ میں اکثر مریضوں میں جب کہ محض غدہ درقیہ اور خصیتین الرحم کے مرکبات اور پچکاریاں اور شعاعی غسل سے علاج کیا جاتا ہے ایسی ہی غذا ترتیب دیتا ہوں اور بعض حالتوں میں تو عقم کا علاج بھی اسی طرح کیا جب مجھے یقین ہوگیا کہ عقم خصیتین الرحم یا رحم کی کسی اندرونی خرابی کی وجہ سے نہ تھا۔

غذائیں وٹامنس

غذامیں حیاتین کی کمی ایک قابل غور مسئلہ ہے۔ گو یہ قلیل مقدار میں ہوتی ہیں اور کوئی شدید اثرات اور عوارض نمودار نہیں ہوتے، البتہ سن یاس میں ان کی کمی سے جسمانی طاقت میں کمی ضرور تیزی سے بڑھتی جائیگی۔ طبیعت دن بدن مضمحل ہوتی جائیگی، اور قوت مدافعت اس قدر کم ہو جائیگی کہ بیرونی جراثیم کا مقابلہ نہ کرسکیگی۔ مختصر یہ ہے کہ کھانے کی مختلف اشیاء میں کا وجود دیکھو تبلاتا ہے کہ ہم کو غذا کی طیاری میں حد سے زیادہ نفاست کی جانب مائل نہ ہونا چاہیئے کیونکہ پاک و صاف کرنے کے وٹامنس غذا سے کافی مقدار میں خارج ہو جاتے ہیں۔ اس عمر میں بھوسے کی روٹی، مکئی، جوار، تازہ پھلی، سبز ترکاریاں، کچی مولی، ٹماٹر، سفید گوشت یعنی پرند کا گوشت، انڈے اور تازہ دودھ (بکری کا ہو تو سبحان اللہ)، بڑی مقدار میں دہی اور شہد ضروری چیز لیکن اگر پیٹ کو صرف سفید سے سفید روٹی، سرخ گوشت (گائے یا بکری کا) خصوصاً زیادہ پکا ہوا، کیک پیسٹری اور مٹھ سے پُر کرلیا جائے، گوشت پلاؤ، باقرخانیاں، سموسہ، مربے کے پراٹھے اور مرغن سالن، خون میں دوڑ رہے ہوں تو ممکن ہے کہ ... کی مناسب مقدار جسم میں نہ پہنچنے کی وجہ تجدید شباب میں ہاتھ بٹانے کے عوض کہیں اُلٹا نقصان نہ اُٹھانا پڑے۔

سن یاس اور حفظان صحت

وہ اسباب جو کوتاہ عمری اور قبل از وقت بڑھاپے کے موجب ہوتے ہیں۔ انکی واقفیت بھی سن یاس میں ضروری۔ شراب، بسیار خوری، تمباکو، کثرت مجامعت، کثافت، حرص و ہوس، طمع و خساست، غصہ، خودنمائی اور مانع اولاد طریقے ہیں۔

خودنمائی:- حیوانات کی طرح قدرت نے خودنمائی خود حضرت انسان کو سکھا رکھی ہے اور حقیقتاً یہ ایک قدرتی فعل ہے اگر طریق سے خودنمائی اور سنگھار کے طریقے برتے جائیں تو کبھی عمر نہیں گھٹ سکتی۔ مگر جب اس کا مقصد اپنے محاسن کو دوبالا کرنا بلکہ دھوکے کی ٹٹی ہو جس سے ہوس پوری کیجائے مثلاً قوی ڈیل ڈول پر تنگ کپڑے جس سے تنفس اور دوران خون پر بُرا ہے یا حاملہ عورتوں کو اپنا پیٹ چھپانے کے لئے تنگ کپڑے جو جنین تک کو مضر ہوتے ہیں یا تنگ چولیاں جو جگر اور صفراوی نالیو مضر اثر ڈالتی ہیں، ایسی مستورات کو اکثر صفراوی حملے ہوتے رہتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسی شدت کے درد ہوتے ہیں کہ خدا یاد آجا ہار سنگھار کے اکثر پوڈر، فیس کریم، رنگ، خضاب، ان میں اگر سیسہ کا کوئی جزو ہو، جیسا کہ اکثر ہوتا ہے، تو قولنج کا رہتا ہے، سیسہ خفیف مقدار میں جمع ہوتا رہتا ہے، اور ایسے دردوں کی شکل میں نمودار ہوتا ہے، سیسہ سے دماغ، قلب، آلات خو آلات ہضم، جگر اور گردون میں خطرناک اور مہلک تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں، یورک ایسڈ کافی مقدار میں پیدا ہو جاتا ہے جس کے اثرات معلوم ہی نہیں۔ سیسے سے زبردست دماغی فتور بھی ہو سکتا ہے۔ مرد فدی کی خواہشمند عورتیں اکثر غذا بھی کم کھاتی ہیں۔ بھلا جب . کاربوہائیڈریٹ، پروٹین، اور چربی کی مقدار کافی نہ ہو تو صحت کا بحال رہنا کجا اس بیہودگی کا ثمرہ جو انہیں نصیب ہوتا ہے وہ ظاہر خضاب خصوصاً جرمن خضابوں میں اکثر پارا فینل ڈایامین شریک رہتا ہے اور اسکے نقصانات میں ایک ادنیٰ یہ ہے کہ بیچاریاں بصارت کھو بیٹھتی ہیں۔

مانع اولاد طریقوں کی تفصیل اس مختصر مضمون میں بیکار سی معلوم ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عورتوں کے آلات تولید میں فتور واقع ہو جاتا ہے اور عمر گھٹ جاتی ہے۔ کیونکہ عورتوں کے اکثر عوارض ان کے خصیتین الرحم پر ہوتے ہیں۔ عورت کی جملہ ظاہرہ شکل و شباہت، اس کے تمام افعال اس کے خصوصیات اور اسکے خیالات اسکے آلات تناسل پر ہیں جب ان میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے تو تمام جسم پر اسکے آثار ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ غیر قدرتی تدابیر سے زنانہ آلات تناسل بہت جلد ہو جاتے ہیں۔ تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ یورپ کی وہ عورتیں جو مانع حمل تدابیر اختیار کرنے کی عادی ہوتی ہیں کبھی اس قدر تندرست اور تازہ نظر نہیں آتیں جتنی کہ شادی شدہ اولاد والی عورتیں۔

نفسی علاج ایما و تخیئل

ب ایک ڈاکٹر ہپناٹزم کے ذریعہ مریض پر اتنے قوی اثرات ڈال سکتا ہے کہ تنہا اسی ذریعہ سے اسکو بلیوں وہمی بیماریوں مثلاً
ضعف عصبی، مراقی مالیخولیا وغیرہ سے نجات دلا سکتا ہے حتیٰ کہ اُسکے جسم پر اُسکی مرضی (عقل) کے خلاف اُسکے نفس تحت الشعوری
اس کے جسم پر چھالے تک ڈال سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اسی قوت کے ذریعہ انسان کی جسمانی قوتوں کو ترقی اور تازگی نہ بخشی جاسکے
بڑھاپے یا قبل از وقت ضعف کے آثار کو جوانی اور شبابی کیفیات سے نہ بدلا جاسکے، مثلاً جب ایک انسان کو صرف ایک گالی دیکر
یں صرف منہ چڑاکر اُسکے تمام جسمانی نظام کی حالت تھوڑی دیر کے لئے بدل سکتے ہیں۔ تو کیا اسی عالم کی ہوشیاری جو اس ہوشیاری
مراں ہے، انسان میں وہ تغیرات نہیں پیدا کر سکتی، جو کسی مرض کا مقابلہ کرنے یا بڑھاپے کے دور کرنے میں معاون ہوسکتی ہے
بڑھ کر ہر شخص بلکہ ہر مریض خود اپنے ہی میں کافی شخصی مقناطیسیت Instantaneous personal Magnatism
ہے، اور یہ قوت ارادی اس قدر قوی کیجا سکتی ہے کہ اگر ایک بڑھیا عورت کا خیال قوت پکڑ جائے کہ اپنے پڑپوتے کی شادی دیکھو نگی
ا دکھلا دنگی تو اسکی عمر دراز ہوسکتی ہے۔ اور یہ ایک واقعہ ہے۔ لہذا تجدید شباب کے عام علاجوں کے ساتھ ساتھ ایما و تخیئل کو شامل
و ہپناٹزم کے ذریعہ ہو یا آنی شخصی مقناطیسیت کی ترقی کی وجہ ہو، علاج کی تاثیر کو دس گنا بڑھا دیگا، اور اسکی وجہ یہی ہے کہ طبیب
یکے تخیل اور نفس شاعرہ کی سفارش سب مل جُل کر تحت الشعوری نفس میں علاج کی کامیابی کا یقین بٹھا دیتے ہیں۔ اور پھر
والوں خصوصاً ضعیف عورتوں پر تو اس کا اثر قوی اور جلد تر نمایاں ہوسکتا ہے۔

ب ہم ضعیف اور بوڑھی عورتوں کو بڑھاپے کی مصیبتوں سے بچنے اور موت کے قبل از وقت نہ آنیکے لئے حفظان صحت کی چند
ز باتوں پر عمل کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

کھلی ہوا اور روشن مقام پر رہو، ورزش تھوڑی بہت ضرور ہو، چاہے وہ چہل قدمی ہی تک محدود ہو، کھلی ہوا میں سانس گہرے
ں کے ساتھ لئے جائیں۔

روزانہ غسل کرنا چاہیئے اور اگر قلب اجازت دے تو ہفتہ میں ایکمرتبہ پسینہ لانیوالا غسل کیا جائے۔

حاجت ہر روز باقاعدہ ہونی چاہیئے۔

در پہننے کے کپڑے ہلکے اور باریک ہوں، اور بہتر ہے کہ سوتی ہوں۔

جلد سونے اور جلد اُٹھنے پر کاربند ہونا چاہیئے، سونے کے کمرے میں بالکل اندھیرا اور پوری خاموشی ہو اور ایک کھڑکی ضرور کھلی ہو،

ہفتے میں ایکدن پورا آرام لینا چاہیئے۔

ماغی ہیجان سے بچو۔ منہ سے ناگوار الفاظ کبھی نہ نکالو اور ہوسکے تو سننے بھی نہ چاہیئں۔

شادی ضرور کرو، اپنی قوت سے زیادہ مباشرت مت کرو۔

بے فکر اور ہر حال میں مگن رہو۔

سادگی کی زندگی اختیار کرو۔ +

امتناع استقرار حمل اور ضبط تولید

CONTRACEPTION AND, BIRTH CONTROL

ازجناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب رکن دار الترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن

ضبط تولید:۔ یہ ایک معرکۃ الآرا موضوع ہے جسے زمانہ حاضرہ میں ماہرین فن کی تحریرات اور غیر فنی حضرات کی کوششوں سے کافی شہرت حاصل ہو چکی ہے اس بحث پر فلسفۂ اخلاق کے لحاظ سے یا اخلاقی اور مذہبی نقطۂ نظر سے بحث کرنا ہمارے موضوع سے خارج ہے یہاں صرف اس مسئلہ پر طبی نقطۂ نظر سے غور کیا جائیگا یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ بعض حالات ایسے بھی ہیں جن میں اگر عورت کو حمل ہو جائے تو اسکی صحت بلکہ زندگی کے لئے سخت خطرہ کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً مزمن کلوی مرض، حاد ترقوی تدرن، اور شدید اضرار قلب پر حمل کا بہت مضر اثر پڑتا ہے۔ اگر ایسی حالت میں استقرار حمل ہو جائے تو **علاجی اسقاط**" کا نہ صرف مشورہ دیا جاتا ہے۔ بلکہ اسے فنی اور قانونی حیثیت سے بھی ایک جائز طریقۂ عمل تسلیم کیا جاتا ہے۔

لیکن اس دور جدید میں ایک ایسا رجحان پیدا ہو گیا ہے جسکے زیر اثر حمل کو ختم کر دینے کے دواعی میں از حد مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے اور اس عمل کو جائز قرار دینے میں شد و مد کے ساتھ دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ ان نام و نہاد اسباب میں کثرت اولاد سے لیکر سن الایاس کے ذہنی اختلالات تک ہر قسم کے دواعی اسقاط پیش کئے جاتے ہیں۔ جن کو نہ صرف طبی نقطۂ نظر سے بلکہ اصلاح النسل کے خیال سے بھی جائز گردانا جاتا ہے۔ درحقیقت ایسی تمام صورتوں میں طبیب کو نہایت غور و تامل سے کام لینا چاہئے اور ہر حالت میں ایک ماہر فن سے تفصیلی مشورہ کے بعد تصدیق حاصل کرنی چاہئے۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ طبیب کو اکثر ایسی حالتوں سے واسطہ پڑتا ہے جن میں ایک عورت کے لئے حاملہ ہو جانا اگر مصیبت عظیم نہیں تو کم از کم صحت کے نقطۂ نظر سے مخدوش تو ضرور ہوتا ہے ایسی صورتوں میں اسے مریضہ کو صحیح مشورہ دینے کے لئے آمادہ اور بے خوف ہونا چاہئے۔ امتناع استقرار یا ضبط تولید جہاں تک کہ اس کا طبی اور علاجی اطلاق ہو سکتا ہے۔ امراض نسواں کی تحریز یعنے روک تھام میں ایک اہم جزو ہے اور یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ فن دان اطبا ہی کی گذشتہ غفلت اور عدم اعتنا کا ایک حد تک یہ نتیجہ ہے۔ کہ آج اس موضوع کے متعلق بعض نامناسب حالات رونما ہو گئے ہیں۔

دواعی ۔ امتناع استقرار اور ضبط تولید کا مشورہ کن حالات میں ضروری اور جائز ہے۔؟ اس کا انحصار قدرتاً بڑی حد تک اس طبیب کے ذاتی خیالات اور رائے پر ہوگا جس سے مشورہ لیا جا رہا ہے۔ عام طور پر کہا جا سکتا ہے کہ دواعی امتناع و ضبط تولید میں وہ تمام حالتیں شامل ہیں جن میں اگر حمل واقع ہو جائے تو علاجی اسقاط عمل میں لانا جائز اور ضروری تصور کیا جاتا ہے۔ مثلاً:۔ خطرناک مزمن اضرار قلب، اضرار شش یا اضرار گردہ۔ شدید درجہ کی قلت الدم، ہزال خبیث، سرطانی مرض، بعض امراض دماغ وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ ازیں ممکن ہے کہ بعض حالتوں میں حمل کی عارضی اور موقتی تحریز ضروری ہو۔ مثلاً مندرجہ ذیل حالتوں میں :۔ شدید اور مبالغہ آمیز قابلیت خصاب کی موجودگی، متواتر اور سریع الوقوع حمل، مختلف امراض کی نقیہبیت کے دوران میں' یا بڑے اعمال جراحیہ، مثلاً عملیۂ قیصریہ Cæsarian section کے بعد یا سقوط اعضائے حوض کے لئے عملیات کے بعد یہ فہرست دواعی اگرچہ کسی طرح مکمل نہیں ہے مگر اس سے یہ اندازہ ہو سکے گا کہ طبیب کو کس قسم کے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر ایسی صورتوں میں صحیح مشورہ نہیں دیا جائے تو ممکن ہے کہ مریضہ کے لئے نامناسب نتائج پیدا ہو جائیں۔ یہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ طبیب کو اُس رواجی امتناع استقرار یا ضبط تولید سے کوئی واسطہ یا تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔ جسکی خالصاً سماجی اسباب اور خانگی مصالح کی بنا پر خواہش کیجاتی ہے مثلاً اُس وقت جبکہ نو کتخدا زن و شوہر کثرت مصارف کی بنا پر حمل روکنا چاہیں یا جب ادھیڑ عمر کی شادی شدہ عورتیں حمل کو "باعث زحمت" سمجھ کر اسکے سدباب کی کوشش کریں۔

امتناع استقرار کے طریقے:۔ حوینۂ منی اور نسوانی بیضہ کے اتصال کو روکنے کے لئے گذشتہ اور موجودہ زمانہ میں جن طریقوں سے کام لیا گیا ہے۔ وہ اپنی کثرت اور تنوع کے لحاظ سے ممتاز ہیں۔ یہ اس کا ثبوت ہے، کہ بیشتر کثیر الاستعمال طریقے ناکام

واقف ہیں، بعض طریقے ایسے بھی ہیں کہ جن کا استعمال خالی از مضرت نہیں۔ چنانچہ بلا خوف تردید یہ کہا جا سکتا ہو کہ اب تک کوئی ایسا
ں ہوا ہے۔ جس سے سو فیصدی حالتوں میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہو۔ یہ سچ ہو کہ بعض طریقوں کے استعمال سے غیر مطلوب حمل
ت بعید ہو جاتا ہو، بشرطیکہ ضروری طریقہ استعمال صحیح طور پر عمل میں لایا جائے۔ بایں ہمہ حقیقت الامر یہ ہو کہ اب تک کوئی بھی
ی مانع حمل طریقہ معلوم نہیں ہوا ہی۔

ں جو طریقے رائج ہیں انکی جماعت بندی حسب ذیل گروہوں میں کیجا سکتی ہے:۔

تعقیم، جراحیاتی طریقہ سے
۱ میکانی تسدّدی طریقے
۱ درون رحمی طریقے
۱ کیمیائی طریقے
۱ حیاتیاتی طریقے
۱ فعلیاتی طریقے۔ "جماع مقطوع" یا "عزل" Coitus in terruptus

عیتم۔ دراصل ضبط تولید کا طریقہ نہیں، بلکہ امتناعِ تولید کا طریقہ ہے، اور اُسے عمل میں لانے کے بعد حمل کا امکان ہمیشہ کے لئے
ہے۔ لہٰذا وہ صرف انہیں حالتوں کے لئے موزوں ہو جن میں حمل کا قطعی سدّباب مطلوب ہو، نہ کہ محض انضباطِ تولید۔ عورتوں
یقہ ہے کہ دونوں فلوپی انبوبات (قاذفین) کے قربی سروں کو کاٹ کر خارج کر دیا جاتا ہو اور پھر کٹے ہوئے رحمی سروں میں
ے لگا کر ان کو بہ احتیاط مسدود اور مدفون کر دیا جاتا ہو۔ اگر فلوپی انبوبات کی محض گرہ بندی کر دیجائے یا ان کو کاٹ بھی دیا
ی نہیں۔ نہایت ضروری چیز یہ ہے کہ پوری احتیاط کے ساتھ باریک ٹانکے لگا کر کہفۂ رحمی اور باریطون کے درمیان کے
ں لگا کر مستقلاً مسدود کر دیا جائے۔ **عدید الولادت عورتوں میں** (جن کے کئی بچے ہو چکے ہوں) عنق الرحم
یچھے سے ایک عرضی شگاف لگا کر مہبلی راستہ سے مقام عملیہ تک رسائی حاصل کی جا سکتی ہو، تعقیم بذریعۂ **مہبل شگافی**۔
ت عورتوں میں (جنکے اب تک کوئی بچہ نہوا ہو)، چونکہ مہبلی راستہ کافی وسیع نہیں ہوتا اس لئے بطن شگافی کا
ہے۔ اور اسکے لئے عانہ سے اوپر خطِ وسطی میں ایک چھوٹا انتصابی یا عرضی شگاف لگایا جا سکتا ہو۔

م ایسا عملیہ ہو جسکے لئے کامل غور و خوض اور تأمل کی ضرورت ہے۔ اور اُسے بے سوچے سمجھے ہرگز نہیں کرنا چاہیئے اسکے
ے طور پر سمجھنا اور پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ مزید برآں طبیب کو لازم ہے کہ پہلے شوہر اور عورت دونوں کی تحریری رضامندی
کسی ماہر فن سے مشورہ بھی کرلے۔ دور جدید کے نفسیاتی اور خیالی تغیرات کو دیکھتے ہوئے وہ زمانہ دُور نہیں معلوم
تقال پذیر امراض اور دیگر عوارض کی حالتوں میں اصلاح نسل کے لئے عملیۂ تعقیم کے نسبتاً عام ہو جانے کا امکان ہو
ر رُوس میں قانون جدید نے اب بھی ایسی اصلاحی تعقیم کو مخصوص صورتوں میں لازمی کر دیا ہے اور سُنا جاتا ہے
حد تک عمل بھی کیا جا رہا ہے۔

میکانی تسدّدی طریقے:۔ استقرار حمل کو روکنے کے لئے آج کل تین میکانی ترکیبوں کا استعمال عام
(الف) مردانہ غلاف یا **رفالہ** Male Sheath or condom (ملاحظہ ہو تصویر نمبر (۱))
لہ) (ب) عورت کے لئے **مہبلی تسدّدی فرزجہ** Vaginal occlusive pessary
بتلس)۔ (اس کے لئے بخیال اختصار و سہولت "**مہبانی**" کا نام تجویز کیا ہے)۔
کلاہی فرزجہ Cervical cap-pessary (اسے ہم عنق پوش کے نام سے موسوم کریں گے)
نمبر) ان چیزوں کے ساتھ عموماً ایک حُوینہ کش مُدّھن Spermicidal Lubricant
[illegible]

مردانہ غلاف یا رفالہ (کھلا ہوا)

مردانہ رفالہ استعمال سے پہلے
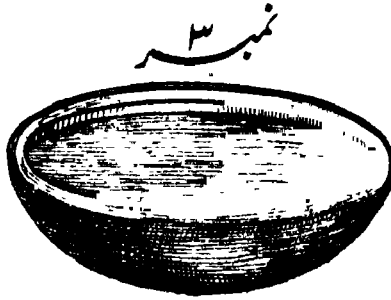
"ڈچ کیاپ" یا "مین سنگا" مہبلی فرزجہ جسے میکانی حاجز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے
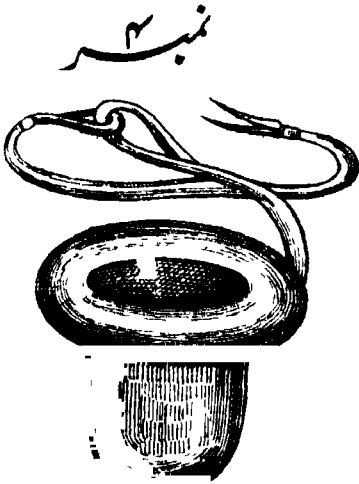
نسوانی "پیرریس" عنق پوش فرزجہ جسے مہبلی عنق الرحم سے پیوستہ کیا جاتا ہے

(الف) **مردانہ غلاف یا رفالہ** (تصویر نمبر ۱ و نمبر ۲)۔ امتناع استقرار کے لئے شاید یہ سب سے زیادہ کثیر الاستعمال چیز ہے۔ اور سی۔ پی۔ بلیکر کا خیال ہے کہ غالباً یہ سب سے زیادہ بےضرر طریقہ بھی ہے۔ یہ غلاف کسی معتبر دوکان سے خریدنا چاہیئے۔ اور اس بات کا یقین کر لینا چاہیئے کہ اس کا ربڑ پرانا بھربھرا یا سوراخ نہیں ہے۔ اور اسکی ساخت اعلیٰ قسم کی ہے۔ یہ غلاف یا رفالے کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ مگر بعض ماہرین اس قسم کی سفارش کرتے ہیں جس میں اسکے آخری سرے پر ایک حلمہ نما ابھار لگا ہوا ہوتا ہے۔ اسکے ساتھ اگر کوئی حوینہ کش مرہم یا جیلی بھی استعمال کر لی جائے تو دوہری حفاظت ہو جاتی ہے۔ اسے جماع سے پہلے ہی پہن لینا چاہیئے۔ نہ کہ محض انزال سے پہلے۔ استعمال کے بعد بالآخر اچھی طرح دیکھ لینا چاہیئے کہ کہیں یہ پھٹ تو نہیں گیا ہے۔ اگر یہ صحیح و سالم حالت میں نہ پایا جائے تو عورت کو فی الفور کسی حوینہ کش غسول کا نطول Douch کا استعمال کر لینا چاہیئے

(ب) **مہبلی تسدّدی فرزجہ ("تہانی")** (تصویر نمبر ۳)۔ یہ "ڈچ کیاپ" Dutcn cap کے نام سے مشہور ہے اور امتناعی اغراض کے لئے آج کل یورپ اور امریکہ کے بیشتر "مراکز بہبودی نسواں" میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک ضغط پذیر تار کا حلقہ ہوتا

،جس پر نرم ربڑ چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اور حلقہ سے اوپر کے طرف ربڑ کا ایک قبہ نما حاجز نیم کروی شکل میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ جس سے ایک کٹوری سی بن جاتی
جس کی لگر مذکرۃ بالا تار کے حلقہ سے بنتی ہے۔ اسے مہبل کے اندر اس طریقہ سے داخل کیا جاتا ہے کہ اس کا ابھرا ہوا گول حصہ (تحدب) اوپر کی طرف رہے
ں اسی طرح جس طرح رحمی اور مہبلی سقوط میں معمولی ربڑ کا حلقہ نما فرزجہ رکھا جاتا ہے۔ اسکو رکھتے وقت یہ احتیاط ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ اس کا پچھلا حاشیہ
ن الرحم کے پیچھے تک پہنچ جائے اور مہبل کے پچھلے قبہ میں ثبت ہو جائے۔ اگر اس ضروری امر کے متعلق غفلت برتی جائیگی تو ممکن ہے کہ
زجہ مہبل کی اگلی دیوار پر پیوستہ ہو جائے اور اس صورت میں یہ بالکل بیکار ہوگا۔ جب یہ ٹھیک وضع میں جم جاتا ہے تو مہبل کے اوپر اسکی ایک چھت
ن جاتی ہے۔ جس سے عنق الرحم بالکل محفوظ اور مستور ہو جاتی ہے۔ استعمال سے پہلے اسکے دونوں طرف ایک مانع استقرار مرہم لگا دینا چاہیئے اور
داخل کرنے سے پہلے اور نکالنے کے بعد صابون اور پانی کا غسول یا دافع عفونت غسول استعمال کرنا چاہیئے۔ اس فرزجہ کو مہبل کے اندر آٹھ سے لیکر
،گھنٹے تک بلکہ چوبیس گھنٹے تک بلا کسی مضرت کے رکھ سکتے ہیں ڈچ" اور مین سنگا Mensinga فرزجے ہر قسم کے چھوٹے بڑے
سکتے ہیں۔ لہذا صحیح جسامت جو کسی حالت کے لئے موزوں ہو منتخب کرنی چاہیئے۔ بالخصوص اس وقت جبکہ حوضی فرش میں ارتقا Laxity
،ان ہو۔ اور مہبل میں فتق مثانی یا سقوط مستقیم موجود ہو۔ ۷۵ ملی میٹر ناپ کی جسامت سب سے زیادہ کثیر الاستعمال ہے۔ مگر ضرورت ہو تو
سے بھی بڑے اور چھوٹے فرزجے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

اس طریقے کی کامیابی کا انحصار بیشتر اس امر پر ہے کہ مریضہ اپنے جسمانی حصوں کی تشریح سے بخوبی واقف ہو اور اسے فرزجہ داخل کرنیکی ترکیب
،طور پر معلوم ہو۔ مزید برآں وہ یہ بھی پہچان سکتی ہو کہ فرزجہ صحیح مقام پر ٹھیک ٹھیک بیٹھ گیا ہے یا نہیں۔ اس کے استعمال کرنے والوں میں تقریباً پانچ
دی حالتوں میں ناکامیابی ہوتی ہے۔ جس کی وجہ غلط طریقہ استعمال اور عدم پابندی دستور العمل ہے۔

(ج) "عنق پوش" فرزجوں میں دو جو زیادہ مستعمل ہیں "ڈوماس" Dumas اور "پرورلیس" Pro-race
۔ یہ دونوں براہ راست مہبلی قبوہ میں لگا دئے جاتے ہیں۔ اس طرح کہ ان کا تقعر یعنے جوف دار حصہ نیچے کے رُخ ہو اور یہ مہبلی عنق الرحم کو کلی طور پر
ہیں۔ ان دونوں میں "ڈوماس" نسبتاً زیادہ چوڑا ہوتا ہے اور ایک امتصاصی عمل کی مدد سے مہبلی سقف پر ٹھیک وضع میں جما رہتا ہے "پرورلیس"
ویز نمبر ۲) میں ایک گہرا پیالہ ہوتا ہے جسکی لگر یا کنارہ موٹے ٹھوس ربڑ کا ہوتا ہے اور یہ مہبلی عنق الرحم پر ٹھیک بیٹھ جاتا ہے۔ اسکے چار سائز ملتے
"ڈوماس" اور "پرورلیس" عنق پوش فرزجے اس وقت استعمال کئے جاتے ہیں جب کہ حوضی فرش کے ڈھیلے پن یا مہبلی مدخل کی فراخی کی وجہ سے
دی مہبلی فرزجہ (مہبلی) نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ آیڈن، لاکیر اور وائٹ ہاؤس کی رائے ہے کہ ان عنق پوش فرزجوں کے ساتھ چند خرابیاں لاحق
،جنکی وجہ سے ان کے استعمال کی سفارش نہیں کی جا سکتی۔ اولاً یہ میکانی طور پر کہفہ رحمی کی تمام رطوبات اور مواد کو خارج نہیں ہونے دیتے اور
ئی عنقی نازلت پہلے سے موجود ہے تو ان سے بلاشبہ اس میں اور زیادتی ہو جاتی ہے۔ دوئم ان کو نکالتے وقت رحم پر جو تناؤ پڑتا ہے اس سے رحمی
ی اور بالخصوص پس گردیدگی (انحنائے خلفی) پیدا ہو جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ سوئم بہت سی حالتوں میں عورتوں کو انہیں اپنے ہاتھ سے
ل کرنے اور ٹھیک وضع میں قائم رکھنے میں بڑی دقت پیش آتی ہے۔ تاوقتیکہ یہ فرزجہ کامل طور پر ٹھیک ٹھیک نہ بیٹھے۔ اس کے سرک جانے کا
ت امکان ہوتا ہے۔ اندرونی حصوں کی دریدگی اور مختلف عنقوں کی انفرادی تشریحی اختلافات کے باعث ان کو ٹھیک ٹھیک جگہ پر بٹھانا
ہت مشکل ہوتا ہے ÷

(۴) **درون رحمی طریقے**۔ بعض درون رحمی طریقوں کا ذکر بھی ضروری ہے۔ جو چند سال سے استقرار حمل کو روکنے کے لئے کام میں لائے
ئے ہیں۔ مگر درحقیقت نہایت خطرناک اور غیر معتبر ہیں۔

(الف) "وِش بون" **عنقی فرزجہ** "Wish-bone" Carvical pessary (تصویر نمبر ۳)
لوہی پولی ڈنڈی پر مشتمل ہوتا ہے۔ جسکے زیریں سرے پر ایک چپٹا قرص اور بالائی سرے پر دو منفرج بازو ہوتے ہیں عنق الرحم کی نالی میں داخل
،وقت ان دونوں بازوؤں کو پاس پاس ملا لیا جاتا ہے۔ اور کہفہ رحمی میں پہنچنے کے بعد یہ اچھلکر ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں یہ فرزجہ طلائی سا
تا ہے۔ اور بہت خطرناک چیز ہے۔ یہ نہ صرف سرایت زدہ مہبل اور بالائی تناسلی خطے کے درمیان مسلسل رابطہ قائم کر دیتا ہے۔ جس سے بالائی رخ میں بڑے
ے انتہائی اضرار پیدا ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ممکن ہے کہ دیوار رحم میں تخرّ پیدا کر کے شدید نزف کا باعث بن جائے۔ "وش بون" فرزجہ کے استعمال کے بعد

مہلک التہاب باریطون پیدا ہوگیا ہے۔ اور اس کا استعمال قطعاً ناجائز ہے۔

(ب) ایک دوسرا دروں رحمی آلہ جو استقرار حمل کو روکنے کی غرض سے کام میں لایا جاتا ہے گریفن برگ کا چھلا Graofenberg's ring ہے (تصویر نمبر ۶) "ویش بون" عنقی فرزجہ کے مقابلہ میں شاید کم خطرناک ہے۔ یہ چاندی کے چھلا اور نرم تار کا (جو کنجان طور پر پیچدار صورت میں لپٹا ہوا ہوتا ہے) چھلا ہوتا ہے جسے کہفۂ رحم کے اندر داخل کرکے بارہ مہینے علی حالہ اندر رہنے دیا جاتا ہے۔ اسکے بعد اسے نکالکر دوسرا نیا چھلا رکھدیا جاتا ہے کوپن ہیگن کے سیتون بانغ نے حال ہی میں ضبط تولید کی ساتویں بین الاقوامی کانفرنس میں اس چھلے کے استعمال کی خرابیوں کے متعلق ایک نہایت مخالف رپورٹ پیش کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس طریقہ سے علاج کردہ ۱۰۲ عورتوں میں سے ۱۲ میں متواتر رحمی نزف، درد، یا اخراج رطوبت

(الف) "ویش بون" عنقی فرزجہ۔ ادخال سے پہلے بند
(ب) " " کے بعد کھلا ہوا
یہ بہت خطرناک آلہ ہے۔

وغیرہ کی شکایتوں کے باعث چھلے کو مجبوراً نکالنا پڑا۔ دوسری ۱۴ عورتوں میں چند ماہ کے بعد یہ چھلا خود بخود نکل گیا۔ دو عورتوں میں باوجود اسکے کہ یہ چھلا کہفہ رحمی کے اندر ٹھیک جگہ پر موجود تھے، حمل واقع ہوگیا۔ بیون بانغ نے تین اور عورتوں کا تذکرہ کیا ہے جن میں اس چھلے کیوجہ سے حاد التہاب انبوبات پیدا ہوگیا۔ ان واقعات کی بنا پر اسکی رائے ہے کہ یہ چھلا کامیاب مانع استقرار آلہ کی دو مسلمہ صفات سے معرا ہے یعنی قابل اعتبار ہونے اور قطعاً بیضرر ہونیکا معیار نہیں پورا کرتا۔

۵۔ **کیمیائی مانعاتِ استقرار**۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کیمیائی ذرائع سے بغیر کوئی سمی یا زہریلا اثر مرتب کرنا غیر ممکن ہو۔ اسلئے کیمیائی عاملات کے ذریعہ امتناع استقرار کسی حد تک حاصل کیا جاسکتا ہے کہ مہبل در مہبلی عنق الرحم پر خوینہ کش ادویہ کا استعمال (شیافات، اقراص، جیلی، مرہم نطولات یا اسفنجون کی شکل میں) کیا جائے (تصویر نمبر ۷) گذشتہ چند سالوں سے اس قسم کی کثیر التعداد تجارتی ادویہ بازاروں میں ملتی ہیں۔ انکو طرح طرح کے دلکش نام دیئے گئے ہیں، اور انکے کارگر ہونے کے متعلق نہایت مبالغہ آمیز دعووں کیساتھ اشتہار بازی کیجاتی ہے۔ انکی تاثیر اور نتائج کے متعلق جب طبی حیثیت سے آزمائش کیگئی تو ان میں سے بیشتر سراسر فضول ادویہ بے اثر ثابت ہوئیں۔ بلیکر انکے متعلق مندرجہ الفاظ میں تذکرہ کرتا ہے: "**کافی آزمائش کے بعد یہ تمام ادویہ مریضوں کی مختلف تعداد میں غیر معتبر پائی گئیں**"۔ چنانچہ کیمیائی مانعات استقرار کی منفعت کے متعلق تا حال زیادہ سے زیادہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ تسدیدی طریقوں کے ساتھ معاون ادویہ کے طور پر کارآمد ہوسکتے ہیں +

بیکر نے آکسفورڈ میں مختلف خالص کیمیائی اشیا اور تجارتی پیٹنٹ مرکبات کی خوینہ کش قوت کے متعلق وسیع تجربات کے بعد یہ رائے ظاہر کی ہے کہ خوینۂ منوی کو مہبلی اسفنج۔ جسے ایک کیمیائی خوینہ کش محلول کیساتھ استعمال کیا جاتا ہے کو مارنے کیلئے سب سے زیادہ قوی زہر مرکیورک کلورائڈ Mercuric chloride ہے جو خوینۂ منوی کو $\frac{1}{250}$ فیصدی طاقت کے محلول میں ہلاک کردیتا ہے

اسکے بعد فارمالڈی ہائڈ Formaldehyde ہے جو $\frac{1}{125}$ فیصدی طاقت کے محلول میں خوینیات پر سمی اثر رکھتا ہے اور پھر ہیکزائل ری سارسن Hexyl resorcin سیپونین Saponin اور آیوڈین ہیں۔ سوڈیم اولیئٹ Sodiumoleate اور سوڈیم پامیٹائٹ Sodium palmitite بھی نہایت کارگر خوینہ کش ادویہ ہیں۔ اسی وجہ سے عوام عام طور پر استقرار حمل کو روکنے کے صابن اور پانی کے مہبلی نطول استعمال کرتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ غشاء مہبلی کے سرخلیہ پر صابن کا اثر نہایت محدش اور خراش آور ہوتا ہے۔ لہذا اس قسم کی اشیاء کو بار بار استعمال کرنے سے نازلتی التہاب مہبل اور مزمن سیلان مہبل کی شکایتیں لاحق ہوجاتی ہیں۔ کونین کے فرزجے بھی (جو عام طور پر ضبط تولید کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں)

رکھتے ہیں۔ مزید برآں کونین بائی سلفیٹ اور چینوسال Chinosal دونوں بہت کم درجہ حوینہ کش خوص رکھتے ہیں اور نسبتاً کم کارگر ہوتے ہیں۔

بعض ادویہ کے متعلق بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں اُن میں سے بیشتر میں۔ سے ایک صنعی اساس موجود ہوتی ہے جس سے حوینہ منی کی نقل و حرکت کی قابلیت ذوہو جاتی ہے یا اس قرص کے تحلیل ہونے سے جو مہبل میں رکھدیا گیا ہے کاربن ڈائی اکسائڈ گیس جھاگ کی صورت میں رہا ہوتی ہے۔ مزید برآں ان ادویہ کی اکثریت میں کیمیائی حوینہ کش جز بھی موجود ہوتا ہے مثلاً "آرتھوگائنال" Orthogynol میں آکسی کینولین سلفیٹ بورک ایسڈ اور گلیسیرین ایک صنعی ساب در موجود ہوتے ہیں۔ کانٹرا سپٹیلین Contraceptalene میں لیکٹک ایسڈ ہوتا ہے۔ "سیموری" Semori اور "فینل" Finil واص میں چینوسال کیساتھ ٹارٹارک ایسڈ اور سوڈیم بائی کاربونیٹ کا آمیزہ ہوتا ہے اسپیٹون Speton میں اسکے جھاگ پیدا کرنیوالے اجزا کیساتھ ڈائی کلور ی کا ایک مشتق ہوتا ہے جس سے ہائی پوکلورس ایسڈ اور بالآخر ناشی آکسیجن Nascent oxygen رہا ہوتی ہے۔

ایک اہم امر یہ بھی ہے کہ کیمیائی عامل جو ایک حوینہ کش دوا کے طور پر استعمال کیا جائے اسے مضر اثرات سے بالکل مبرا ہونا چاہئیے۔ کونین اور صابن کے خراش آور اثرات کا لیا گیا ہے۔ اس مسئلہ کا ایک دوسرا اہم پہلو یہ بھی ہے کہیں ان چیزوں کے استعمال کا بعید اثر تو نہیں ہوتا کہ مابعد خصاب کی قابلیت بھی مفقود ہو جائے یا اُن تجویان ادویہ کی ناکامی کے بعد پیدا ہو جائیں کوئی مضر اثرات تو نہ مرتب ہوتے ہوں؟ ان وجوہات کی بنا پر اکثر ماہرین کا خیال ہے کہ کیمیائی ادویہ کی مقابلہ میکانی مانعات استقرار کا استعمال زیادہ مناسب ہے اگرچہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کیمیائی عاملات میکانی مانعات کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔

۶۔ **حیاتیاتی طریقے**۔ حال میں امریکہ اور یورپ کی بعض معملوں میں اس امر کی کوششیں کیگئی ہیں کہ اسی نوع یا کسی مماثل کے نر سے حاصل کردہ حوینات کے ذریعہ مادہ میں مناعت پیدا کر کے اس میں ایک عارضی عقم کیحالت پیدا کر دیجائے۔ جرمنی میں ایک ماہر ڈٹ لر Dittler نے نوخرگوشوں کی منی شراب مادہ خرگوش میں کر کے آخر الذکر کو عقیم بنانے میں کامیابی حاصل کی۔ اس نے یہ بھی دریافت کر لیا کہ ان عقیم کردہ مادہ کو خرگوشوں کا اصل دموی گوشوں کے حوینات منویہ کے لئے معین طور پر سمی تھا اور اُس سے حوینات کی نقل و حرکت موقوف ہو کر ان میں لزوق واقع ہو جاتا تھا۔ ایک دوسرے ماہر Guyer کو بھی دوسرے حیوانات کے حوینہ کش مصلیات کے ذریعہ خرگوش اور گینی پگ (ارنب مصری) میں عارضی عقم پیدا کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور امریکہ میں مصلیات Sera اور جدریات Vaccines دونوں کا تجربی استعمال کر کے انسان میں عقم پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاسکو اور نبیل کی معملوں اور سربیات گاہوں کا دعویٰ ہے کہ تمانع استقرار کے اس حیاتیاتی طریقہ میں کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ فی الحقیقت اس قسم کے طریقے ابتدائی اور غیر مکمل درجہ میں ہیں اور یہاں انکا تذکرہ محض اس لئے کیا گیا ہے کہ قارئین کرام کو جدید تحقیقات کے آیندہ امکانات کا اندازہ ہو جائے۔

۷۔ **فعلیاتی طریقے**۔ اس عنوان کے تحت میں صرف "جماع مقطوط" یا "عزل" Coitus interruptus (یعنی انزال کے عضو کو باہر نکال لینے کے طریقے) کا تذکرہ کافی ہوگا۔ اگرچہ یہ عوام میں نہایت وسیع طور پر رائج اور مقبول ہے۔ لیکن آج کل متعدد مصنفین اسکو غیر معتبر اور افراد کیلئے مضر تک سمجھتے ہیں۔ گو ہمیں شک نہیں کہ اسکے مضر اثرات کے متعلق بہت مبالغہ سے کام لیا گیا ہے تاہم اعداد و شمار سے ثابت ہو گیا ہے کہ کثیر التعداد حالتوں میں یہ طریقہ بالکل بیکار ثابت ہوا ہے اسکی ناکامیاں تخمیناً ساٹھ سے لیکر اسی فیصدی تک پائی گئی ہیں۔ آبراہم سٹون کی رائے اسکے متعلق حسب ذیل ہے:۔ "یہ صحیح ہے کہ یہ طریقہ چند سال تک کامیاب رہتا ہے۔ مگر حالتوں کی اکثریت میں یہ جلد یا بدیر ناکام ثابت ہوتا ہے اور بالآخر استقرار حمل واقع ہو جاتا ہے"۔

یہاں دائرہ حیض کے اس زمانہ کا اجمالی ذکر بھی مناسب ہے، جسے اکثر "زمانہ محفوظ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ڈکن سن نے بتایا ہے کہ اگر مجامعت ماقبل حیض ہفتہ تک محدود رکھی جائے تو استقرار حمل کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ اگرچہ ڈکن سن نے اپنے مقالہ میں اسکے متعلق چند تصدیقی ادتیں پیش کی ہیں، تاہم دوسرے ماہرین کی رائے ہے کہ یہ نام نہاد "محفوظ زمانہ" فی الحقیقت "محفوظ" نہیں ہے۔ گذشتہ جماع کے بعد تین ہفتہ گذر جانے فلوپی انبوبات کے اندر زندہ حوینات منویہ پائے گئے ہیں۔ صرف یہی ایک واقعہ اس زمانہ محفوظ کا بھرم کھولنے کے لئے کافی ہوگا۔

آخر میں یہ بتلا دینا ضروری ہے کہ استقرار حمل کو روکنے کے لئے جتنے طریقے اب تک معلوم ہیں اور جن پر آجکل عمل کیا جا رہا ہے ان میں سب سے زیادہ اعتبار وہی ہیں جن میں میکانی اور کیمیائی عوامل کا اشتراک موجود ہے مثلاً مردانہ غلاف (رفالہ) یا نسوانی ڈچ فرزجہ (دہانی)، جبکہ انہیں کسی حوینہ کش مثلاً ۲ فیصدی لیکٹک ایسڈ اور آکسی کینولین سلفیٹ (۴۰۰۰ میں ایک حصہ طاقت) کیساتھ استعمال کیا جائے۔ اگر طریقہ استعمال کی تفصیلات کی پوری توجہ دیجائے اور انہیں بلا ناغہ استعمال کیا جائے تو اس مشترک طریقہ میں بظاہر صرف ایک یا دو فیصدی حالتوں میں ناکامیابی کا خدشہ ہے۔

(ماخوذ از ایڈن اینڈ لاکیئر)

باب ہشتم

حفظ صحت

تولید کی بھول بھلیوں میں عورت کی حیثیت

ازجناب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیّر اورنگ آبادی بیڑ، دکن

پاک مذہبوں نے بھی اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا کہ عورت تولید کے باب میں مرد سے زیادہ مشکلات اور تکلیفوں کے مدوجزر کا تختۂ مشق بنی ہے، ماں کے پیٹ میں بچے کی زندگی شروع ہوئی اور عوارض بھوت کیطرح آچمٹے متلی، قے، دردسر، دوران سر، غذا سے نفرت، صورت پر مُردنی، اور گ گوں بے کیفیاں بیچاری کیلئے رات دن بھیپنیوں کا نیا شگوفہ بنتے رہتے ہیں، اور ہر وقت یہ احتمال رہتا ہے کہ دیکھئے، ابھی لگ بھگ دو سو اسی دن کی منزل طے کرنی ہے یا نو مہینے بارہ دن گزارنے ہیں۔ ننھا سا رحم حس کا وزن اڑھائی تین تولہ سے فطری طور پر زیادہ نہیں ہوتا، وہ اڑھائی سیر سے زیادہ وزن تک غیر فطری بوجھ بار کی ذمہ داریاں لینے والا ہے۔ اُس وقت تک خدا جانے کیا گل کھلے۔ ان وجوہ سے سمجھنے والوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ دُنیا کے بڑے بڑے م انبیاء، اولیا، علماء، شہنشاہ، اور نامور سپہ سالاروں کے وجود، پرورش، اور حیات میں لانیکی اہم ترین ذمہ دار اور حصہ دار صرف عورت ہی ہے۔

حمل کی مصیبتوں کی طرف قرآن پاک نے نہایت لطیف اشارے میں تہذیب انسانی کے مسئلے کو صاف طور پر روشن فرمایا ہے کہ عورت کو حمل کے دکھوں میں پڑکر دودھ پلانے کی مدت تک کیسی کیسی تکلیفوں کا سامنا ہوتا ہے۔ اے نادان اپنی ہستی کو دیکھ اور والدین کے ادب کا آئین سب سے مقدم سمجھ

کتاب پیدائش میں انجیل رہنمائی کرتی ہے "خدا نے کہا۔ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں، کہ وہ "سمندر کی مچھلیوں پر، اور آسمان کے پرندوں پر، اور مویشیوں پر، اور تمام زمین پر، اور سب کیڑے مکوڑوں پر جو زمین پر رینگتے ہیں سرداری کرے، اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا، نر و ناری کو پیدا کیا۔ اور خداوند خدا نے زمین کی خاک سے آدم کو بنایا اور اسکے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا۔ سو آدم جیتی جان ہوا۔ آدم کو خالق نے کہا۔ پھلو اور بڑھو، اور زمین کو مالا مال کرو۔

مباشرت میں اعتدال اور میانہ روی

اس میں شک نہیں کہ پیدائش کے کام میں جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں عورت کی مشکلات اور ذمہ داریوں کا بڑا حصہ ہے لیکن خالق کائنات نے پیدائش کے پاک کام کا تعلق مرد سے بھی مخصوص کردیا ہے۔ تاکہ نئی نسل کے پالنے پوسنے میں ہمدردیوں کا پلڑا جھکنے نہ پائے، بلکہ پرورش کا بوجھ بٹانے میں مرد بھی رفیق و غمگسار رہو۔

مرد اور عورت میں مباشرت کا رشتہ فرمان قدرت نے بالکل طبعی اور جذبات فطرت کے ماتحت رکھا ہے۔ اسلئے انسان کا فرض ہے کہ قانون قدرت اور عقل سلیم کی مآل اندیشیوں کو آئینہ دار بنا کر جذبات شہوت سے کام لیتا جائے اور اس رغبت کو ہر وقت شہوت کی آگ بھڑکانیکا آلہ تصور نہ کرے۔ مثالاً یوں سمجھنا چاہیئے کہ ہم انسان کو مختلف رغبتوں اور خواہشوں کے زیر اثر پاتے ہیں۔ اس کو بھوک لگتی ہے تو بغیر کھائے رہنا مشکل ہے پیاس لگتی ہے تو پانی پیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر عقل کا فتوے یہ کبھی نہ ہوگا کہ ایک پُر تکلّف دسترخوان پر بیٹھکر الوان نعمت سے معدے کو حلق تک بھرئے اور شربت روح افزا اور برف کی جرعوں سے حلقوم کو ہر ساعت ترکرتا رہے یہی قانون ہے جو مباشرت کے مسئلہ میں اعتدال کو کبھی نظر انداز نہیں کرسکتا۔

ہم نے بارہا تجربہ کیا ہی کہ سو ِ جذبات اور غیر معتدل حالات میں شہوت رانیوں کے اکثر نتائج ناکام زندگی، اور ناشادمانی کا گہوارہ بن جاتے
یقیناً ایک شہوت کے پتلے کمزور شخص کی منی پتلی اور نطفہ نحیف وضعیف اولاد کے ورثن کا موجب ہوتا ہو، بلکہ فاتر العقل، مجنون، اور مفلوج
ں زیادہ تر انہیں بے اعتدالیوں کا غم انگیز افسانہ ہوتی ہیں۔ اب اس بیان سے لازماً یہ سوال دلوں کو گدگدائیگا کہ شادی کے بعد اعتدال کی منزل
رسائی کا امکان ہمارے جذبات کی دسترس میں کیونکر رہ سکتا ہے؟ جواب یہ ہوگا کہ ہر شخص آسانی کے ساتھ اس حقیقت سے واقف ہو سکتا ہو
رت کو ہر مہینے میں ایک مرتبہ حیض آیا کرتا ہے تو کیا مشکل ہے کہ اس قانون قدرت کی تفسیر میں اعتدال کا عقدہ صاف طور پر حل کر دیا جائے۔ تجارب
بت کر دیا ہی کہ حیض جاری ہونیکے ایک ہفتہ قبل اور بند ہونیکے ہفتہ عشرہ بعد تک عورت کی فطرت وقوع حمل کیلئے علی الاکثر تیار رہتی ہو۔ ان سترہ
میں ایام حیض کو بھی شمار کر لیا جائے تو جماع اور مباشرت کیلئے ایک ایسا ہفتہ باقی رہ جائیگا جس میں فطرتاً حمل کا رہنا نہ رہنا تجارب کی روداد
ڈھکوسلہ یا کھلونا نہ ہوگا، بلکہ امکان کی سرگوشیاں زیادہ تر ضبط تولید اور نسلوں کے قوائے سلیم کے مسائل سے وابستہ ہو جائینگی۔ کیا جذبات
ملوں کو خاموش نہ ہونے دینا اور عورت کی دائمی افسردگیوں کا سبب بننا یہ دونوں ایک ہی چیز نہیں ہیں۔ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا
درت جلد جلد بچے جنتی رہے گی، خود اسکی صحت خطرات کے مقابلوں میں ہمیشہ یاس انگیز ہو جائیگی۔ اور بچے بھی روتے بسورتے اور گھناؤنے،
تنزل کے البم کا پُر یاس منظر ہونگے۔

اے ابنائے ملک! اگر آپ کے دلوں میں یہ تمنا ہے کہ حمل بقائے قوم کی مسرتوں کا مستقبل بنے تو دیر میں اولاد پیدا ہونے امید میں ضبط
نفس اور پابندیٔ وقت کے خیال کو کبھی نہ بھولو۔ شاید یہی لائحۂ عمل نسلوں کی ڈوبتی ناؤ کو منجدھار سے نکالنے کا تھوڑا بہت آسرا بن سکے۔

کا نشو و نما رحم میں

اس عالم امکان میں ایک نئی ہستی کے وجود کے اندر عجیب و غریب تغیرات کی دل فریبیوں کا مظاہرہ ہوتا ہے
حمل کے مناسب ایام میں جماع کے بعد ایک ننھا سا حقیر کیڑا (حوینۂ منوی) 1/2 انچ لمبا جس کا سر جسم اور دُم
پ کی طرح سڈول سمجھنا چاہیئے اور جو نکیلے سر اور متحرک دُم کے ساتھ ایک قطرے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تیرتا پھرتا ہے۔ یکایک بیضے
اچکتا ہے۔ بیضہ ایک بیضوی شکل کا خلیہ 1/125 انچ کے قطر کا، جو رائی کے دانے سے بھی چھوٹا ہوتا ہے حویصلۂ جراف سے نکلکر تجویف باریطون
آتا ہے تو اسکو قاذف کی جھاکر اپنے آغوش میں لے لیتی ہے، پھر تمام اہداب جو قاذف اور رحم کے اندر استر کئے ہوئے ہیں، اس بیضے کو خصیۃ الرحم
ن سے رحم کی طرف پیہم دھکیلتے ہیں۔ اسی ریل پیل میں بالآخر یہ بیضہ قاذف سے رحم میں اپنے مختصر سفر کی منزل طے کر لیتا ہو

ہم اگر حوینۂ منی اور بیضۂ منعقدہ کی دلچسپ کہانی ذرا تفصیل سے بیان کریں تو ہماری حیرت عجیب و غریب تبدیلیوں کے تماشے میں معروف
ائیگی اور بیان ادھورا رہ جائیگا اس لئے طویل داستان کے ہفتخوان سے اس وقت ہمکو سرسری گزر جانا ہی مناسب ہوگا۔ سنئے یہ رائی کے
سے بھی چھوٹا خلیہ اپنے رفیق کے ساتھ وصل پاتے ہی حیات کے فردوس بریں میں قدم رکھتا ہے۔ اس طرح کہ ایک سے دو، دو سے چار، چار
آٹھ سے سولہ، علیٰ ہذا دُگنے حصوں میں بڑھتا بڑھتا اور چند ہی روز میں شہتوت کے حسین پھل کے برابر گچھے دار بن جاتا ہو۔ چار ہفتے میں یہی گچھا
کے انڈے کے برابر اور دوسرے مہینے کے آخر تک مرغی کے انڈے کی برابر گول مٹول بیضوی مضغہ سا تیار ہو کر انسانی صورت کے فیضان حاصل
کی طرف قدم بڑھاتا ہو۔

قدرت کے قانون کی تنظیم میں کمزور انسان کو بجز اسکے کیا چارہ ہی کہ صانع کی صنعت گری کا تماشا دیکھتا رہے۔ بیضہ جب انڈے کی برابر ہو کر
کے دامن میں نشو و نما کیلئے تیار ہوتا ہے تو رحم وغیرہ کی رگیں جو غیر معمولی ہیجان سے ایک نمایاں جال کی صورت اختیار کر لیتی ہیں ان میں پھنس کر
ں وپیوند کی شکل پیدا کر لیتا ہی اور حیرت انگیز طور پر جو غذا کہ ماں کھاتی ہو اس کا جوہر خون بن کر ان رگوں کے ذریعہ سے اس جنین کی پرورش
ہتا ہے۔ ہماری نگاہِ تحقیق نے جس چیز کو شہتوت کی شکل میں دیکھا تھا بس اب وہ بڑھ بڑھا کر مکمل انسانی ڈھانچے میں حسن و جمال کا پیکر
والا ہے۔

ہم اس وقت مشیمہ اور حبل سُرہ (آنول نال) کی بحث کو بھی تشریح دقیق کے مسائل سے وابستہ کر دینے کے بعد اتنا کہکر گزر جانا چاہتے ہیں
مادر میں تنفس، تغذیہ، اور صیانت وغیرہ کی ذمہ داریاں ان انوکھی چیزوں کے سپرد ہو جاتی ہیں جو ولادت کے ساتھ ہی غیر طبعی اجسام شمار
جوف صفاق، یا جوف شکم۔

کی جاسکتی ہیں۔

تغیرات رحم حمل ادہر د توسع میں آیا کہ ہر تغیرات کا مرکز بنا پہلے تو بیضہ کیلئے ٹھکانا بنانا ہی لازمی ہوتا ہے کیونکہ ابتدا میں تو رحم تین انچ لمبا، دو انچ چوڑا اور ایک انچ گہرا ہوتا ہے۔ مگر آواخر حمل میں بارہ انچ لمبا، نو انچ چوڑا، اور آٹھ انچ گہرا ہوتا ہے گویا اسکی تجویف گویا پانچ گنا بڑھ جاتی ہے۔ وزن کی حالت بھی یہی ہے، سات تولہ وزن کا نازک ترین عضو پندرہ چھٹانک تک پہنچ جاتا ہے اور بیچاری حاملہ اُٹھنے، بیٹھنے، اور کروٹ لینے میں بھی باردار کا خطاب حاصل کرکے اپاہج اور معذور سی بن جاتی ہے۔ عروق میں بھی تغیرات کے جلوے نمودار ہوتے ہیں، رحم کثیر العروق ہو جاتا ہے، رگیں موٹی پڑجاتی ہیں اور خصوصاً جہاں مشیمہ چپکا ہوا ہے، یہ تغیرات زیادہ نمایاں ہوجاتے ہیں۔

رحم کے اعصاب بھی زمانۂ حمل میں لمحاظ حجم اور تعداد بڑھ جاتے ہیں۔ اعصاب ذکی الحس بھی ہو جاتے ہیں، اور حرکاتِ انعکاسی کے تاثرات ان میں نمایاں ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ حمل کے ابتدائی تین مہینے تک رحم کی افزونی اسکی مختلف ساختوں کے بڑھنے بڑھانے کے باعث ہوتی ہے، لیکن لیکن تین مہینے کے بعد عموماً رحم جنین کی بالیدگی کی وجہ سے بڑھتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسکی دیوار جو ½ انچ دبیز ہوتی ہے، رفتہ رفتہ نویں مہینے تقریبا ⅛ انچ رہ جاتی ہے اور بہت پتلی پڑجاتی ہے۔ اس وقت چوٹ اور خطرے سے سخت نگہداشت کی ضرورت پڑتی ہے۔

رحم کا حجم مختلف مہینوں میں رحم کا حجم مختلف ہوجاتا ہے۔ دوسرے مہینے راج ہنس (چینی مرغی) کے انڈے کی مماثل ہوتا ہے، تیسرے مہینے نارنگی کے برابر بڑھ جاتا ہے اور اس کا بالائی حصہ پیڑو کے مقام پر ٹٹولنے سے محسوس ہونے لگتا ہے، چوتھے مہینے کے آخر میں عانہ کے مدخل سے بھی اوپر اُبھر آتا ہے اور جنین قریباً ۵ انچ لمبا ہوجاتا ہے، پانچویں مہینے میں رحم ناف سے قریباً دو انگل نیچے پہونچ جاتا ہے۔ چھٹے مہینے زیادہ نمایاں ہوجاتا ہے اور قریباً ڈیڑھ سیر تک جنین کا وزن بڑھ جاتا ہے، اگر بچہ پیدا ہوجائے تو دو چار دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ ایک عارضی حیات کا کمزور لمحہ ہوتا ہے، ساتویں، آٹھویں اور نویں مہینے میں دو دو انگل ہر مہینے کے حساب سے رحم سامنے کیطرف کو بڑھتا ہے، اور وزن دو سیر سے تین سیر تک پہنچ سکتا ہے یہانتک کہ غضروف خنجرے کے بالکل محاذات میں آجاتا ہے۔ دسویں مہینے یا حمل کے آخری دو ہفتوں میں رحم پھر نیچے کو اترنے لگتا ہے، اور غضروف خنجرے سے ایک یا دو انگل نیچے کو اتر جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ابتدائی مہینوں میں خصوصاً اور پھر عموماً رحم آگے کی جانب بڑھا کرتا ہے اور مثانہ پر دبا ڈالتا رہتا ہے لیکن پہلوؤں یا غیر فطری طور پر اطراف وغیرہ کی جانب رحم کے بڑھنے بڑھانے کی داستان "افسانہ" سے زیادہ کبھی تصور نہ کیجائے

رحم کی گردن رحم کے دوسرے حصوں سے زیادہ اسکی گردن کثیر العروق ہوجاتی ہے اور بتدریج ایک ملمئیں رخاوت (نرمی) سی چھونے سے محسوس ہونے لگتی ہے۔ گلٹیاں بھی زیادہ رطوبت ریز ہوجاتی ہیں۔ اس وجہ سے ایک نرم اور متحلل مسامدار ڈاٹ سی یہاں بن جاتی ہے۔ جو آخیر زمانۂ حمل تک جراثیم وغیرہ کو رحم کے اندر داخل ہونے سے باز رکھتی ہے۔ عنق رحم کی یہ نرمی کا پلا اُسکے ہر ایک حصے میں محسوس ہوتی ہے۔ اور فم رحم (رحم کے منہ) پر چاروں طرف سے اس طرح چھا جاتی ہے کہ خارجی اور ضرر اشیا کی باریابیاں (مداخلت) آسان نہیں ہوتیں۔

تشبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ ناک کے سرے پر انگلی کو پھیر کر دیکھیے تو غیر حاملہ کے عنق رحم سے مشابہ ہے، اور لبوں کے اندرونی حصہ کو مس کیجیئے تو حاملہ کے عنق رحم کی نرمی کا پتہ ملتا ہے۔ مگر حمل کے تیسرے مہینے سے آخر حمل تک اس ملمئین رخاوت کا سلسلہ باقی رہتا ہے جو ولادت میں بھی سہولت

خصیتہ الرحم اور قاذف حمل کا زمانہ شروع ہوتے ہی یہ دونوں اعضا بھی کثیر العروق ہوجاتے ہیں اور جس جانب حمل واقع ہوا ہے اُدہر کا خصیتہ الرحم نسبتہً بڑھ جاتا ہے، پھر جوں جوں مدت بڑھتی ہے، خصیتہ الرحم اور قاذفین عمودی شکل اختیار کرتے جائیں، مگر اس ردّ و بدل کا معائنہ بغیر آلات کی امداد کے چشم ظاہر بین کیلئے ممکن نہیں ہے۔

مہبل مہبل بھی کثیر العروق ہوجاتا ہے اور رطوبت کا اخراج زیادہ ہونے لگتا ہے۔ مہبل کی دیواریں نیلگوں، کچھ سیاہی مائل گہرے رنگ کی ہوجاتی ہیں اور اُسکے نیچے کی وریدیں (دوالی) پیچیدہ ہوکر اُبھر آتی ہیں، جو وضع حمل تک انہیں حالات میں پائی جاتی ہیں۔

جلد گاہے حاملہ عورت کے چہرے اور گردن پر کچھ میلے دھبے سے نمایاں ہوجاتے ہیں اور پیٹ کے بڑھکر تن جانیکے باعث جلد کے اندرونی پرت طبقۂ زیرین پھٹ جاتا ہے اور گلابی یا نیلگوں دھاریاں پڑجاتی ہیں۔ ان دھاریوں کے نشانات ولادت کے بعد بھی مدت تک باقی رہتے

پستان حمل کے دوسرے یا تیسرے مہینے ہی سے دھیمی سی چبھن اور ہلکی سی سرسراہٹ کا احساس چھاتیوں میں پیدا ہوجاتا ہے پستان اُبھرنے لگتے ہیں۔ بڑھتے ہیں، سخت ہوجاتے ہیں۔ اور حلقہ دھنٹی کا بڑھنا اور گہرے رنگ کی طرف مائل ہوجانا، علامات حمل کی

حکیم مولوی محمد یوسف صاحب دتّر اورنگ آبادی

Hakim Molvi Mohamed Yusuf,
Aurangabadi.

حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ کامل طب و جراحت

Hakim Dr. Qazi Mohamed Azimullah,
Lahore

"Hamdard-i-Sehat," Delhi
"Woman Number"
July 1936.
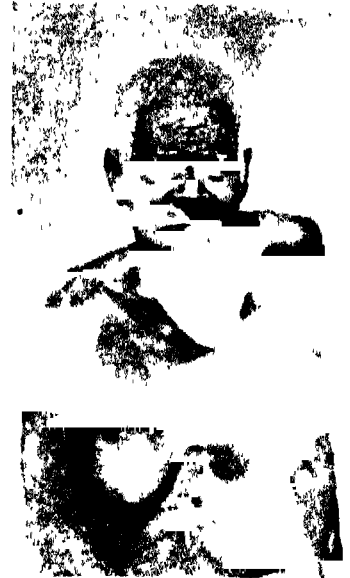
کشمیر کی بڑھیا

جزائر ہنودار کی بڑھیا

عورت کا بڑھاپا

جاوہ افریقہ کی بڑھیا

برازیل کی بڑھیا

یدخیال کی جاتی ہے، چوتھے اور پانچویں مہینے سے ایک ہلکی سی پھوار یا بے رنگ رطوبت دبانے سے نکلتی ہے اور ایک رنگین حلقہ سا تیسرے مہینے کے
ورت کے رنگ و روپ کی مناسبتوں کے لحاظ سے سرپستان کے گرداگرد نظر آنے لگتا ہے جو سفید رنگ کی عورتوں میں گلابی یا گہرا بادامی اور سیاہ رنگ
ورتوں میں تقریباً سیاہ ہوتا ہے۔ اس حلقے کے اندر ننھے ننھے دانے اُبھر آتے ہیں جو حقیقتاً چکنائی کی گلٹیوں کے ابھار ہوتے ہیں۔ آخری مہینوں
ایک دوسرا حلقہ پہلے حلقے کے بیرونی جانب ہلکے رنگ کا نمودار ہو جاتا ہے، جو گہرے رنگ کی عورتوں میں آسانی سے محسوس ہو سکتا ہے۔ ان دنوں
ان کی وریدیں پھریری ہو کر اُبھر آتی ہیں۔ اور نیلے رنگ کی ڈوریوں کے مماثل نظر آنے لگتی ہیں۔

ن کی حالت حمل کے آخر زمانے میں خون کے سرخ ذرے بہ نسبت سفید ذروں کے زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور سفید ذرات کی تعداد نسبتاً
گھٹ جاتی ہے اس کمی بیشی کا سلسلہ وضع کے تین ہفتے بعد تک طبعی حالات میں باقی رہتا ہے اور تین ہفتے کے بعد سے پھر تناسب
ہو جاتا ہے۔

ب اور دوران خون حاملہ کا قلب تھوڑا سا پھیل جاتا ہے اور قلب و حجاب حاجز ٹھیک اپنی اپنی جگہ قائم نہیں رہتے قلب سینے کی دیوار
سے قریب ہو جاتا ہے، اور سینے کی دیوار کو ٹھوکنے سے قلب کی ٹھوس آواز زیادہ تر سنائی دیتی ہے

دوران خون کے دباؤ کی وجہ سے وضع حمل کے قریب ترین زمانے میں کچھ تغیرات نمودار ہو جاتے ہیں، عضلات کا انقباض وریدوں کا اُبھرنا
پیچیدہ ہو جانا، اوران کا پانوؤں اور فرج کے قریب نمایاں ہو جانا وغیرہ وغیرہ یہ سب خون کے دباؤ کی علامتیں ہیں۔

رد افراز غدۂ درقیہ (گھینگھے والی گلٹی) زمانہ حمل میں کسی قدر بڑھ جاتا ہے، کیونکہ وہ ان دنوں حمل کے متعلق اہم ترین فرائض میں
مصروف ہو جاتا ہے اس بارہ میں ایک ماہر فن کا خیال ہے کہ اگر اس غدے کی رطوبت کا افراز بند ہو جائے، تو تسمم (زہریلی
ات) کا رونما ہو جانا بہت زیادہ ممکن ہے جیسا کہ بعض مرتبہ دوران حمل میں پیش آتا ہے، اسی وجہ سے ایام حمل میں اس غدے کو خاص اہمیت
نی ہے مگر دوسرے غدے، مثلاً غدہ نخامیہ اور کلاہ گردہ وغیرہ حمل کے ایام میں کچھ خاص تغیرات کے مظاہرے نہیں رکھتے یا یوں کہا جائے کہ تحقیقات
سترس ابھی تک اس بارے میں کوئی حقیقت صادقہ نہیں پیش کر سکی ہے۔

ے اور مثانہ زمانہ حمل میں گردے اپنا عمل کچھ تیز کر دیتے ہیں، اور زمانہ حمل میں پیشاب کی مقدار کسی قدر بڑھ جاتی ہے لیکن پیشاب
کے اجزا میں کوئی خاص تغیر پیدا نہیں ہوتا۔

زمانہ حمل میں رطوبت زلالیہ (رطوبت بیضیہ) کا پیشاب میں زیادہ آنا خطرات سے خالی نہیں ہوتا، اس لئے فوری توجہ کا مبذول کرنا مناسب ہے
حالات میں غفلت نہ کی جائے، تاکہ اسقاط اور قبل از وقت ولادت مولود کا اندیشہ نہ رہے۔

چوتھے یا پانچویں مہینے حاملہ کے پیشاب میں شکر بھی عموماً پائی جاتی ہے۔ مگر تحقیقات نے اس نتیجہ تک رہنمائی کی ہے کہ یہ شکر دودھ کی شکر
ہے، جو پستان سے جذب ہونے کے بعد قارورہ میں آجاتی ہے، اور بے خطر چیز ہے۔ حمل کے ابتدائی مہینوں میں رحم سامنے کی طرف جھک جاتا ہے
مثانہ پر دباؤ پڑنے سے ایک تحریک سی ہوتی رہتی ہے، اور حمل کی نصف آخری مدت میں مثانہ پیڑو سے تجویف بطن میں سرک آتا ہے۔ مگر حمل کے
یام میں رحم کے نیچے کو اُتر آنے کی وجہ سے مثانہ پر زیادہ دباؤ پڑنے لگتا ہے اور پیشاب بار بار آنے لگتا ہے۔ یہی تغیرات ہیں جو بطور حد مشترک فیصدی
عورتوں میں ضرور پائے جاتے ہیں

ے پھیپھڑے حجاب حاجز رفتہ رفتہ اُوپر کو چڑھنے لگتا ہے، اسلئے کہ رحم سامنے اور اوپر کی طرف ہر مہینے بہ فطری اصول پر بڑھتا ہے، اس حالت میں تجویف
صدر کی گہرائی کم ہو جاتی ہے اور چوڑائی بڑھ جاتی ہے مگر آخر ایام میں جب حجاب حاجز پر زیادہ دباؤ پڑنے لگتا ہے تو سانس لینے میں
اری اور دقت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اسلئے کہ پھیپھڑوں تک اس دباؤ کا اثر محسوس ہونے لگتا ہے

م کا وزن رحم کے اندر جنین وغیرہ جوں جوں بڑھتا ہے جسم کا وزن بھی بڑھتا جاتا ہے۔ خود جسم کی ساختوں میں چربی جمع ہونے لگتی ہے
اور رطوبتوں کی افزونی بھی وزن میں ترقی کا سبب بن جاتی ہے تاہم یقین کیساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ بحالت حمل وزن کی یہ
ونی طبعی اصول پر مبنی ہے یا اسباب غیر طبعی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ حاملہ کو ہم ایسے مریض سے تشبیہ دیتے ہیں جو صحت اور مرض کے مابین ایک حالت ثالثہ
میں ہو +

(باقی آئندہ)

حفظِ صحت نسوانی

عورتوں کے حفظِ صحت کے ضروری قواعد

(از جناب حکیم قاضی محمد عظیم اللہ صاحب کامل طب و جراحت پروفیسر حفظان صحت طبیہ کالج لاہور)

(و مصنف طبیب النساء)

یوں تو ہر شخص کی زندگی بقول شخصے تندرست رہنے کے لئے ہے نہ کہ محض زندہ رہنے کیلئے۔ لیکن عورتوں کا تندرست اور دلک وحسین رہنا اشد ضروری ہے۔ وہ دنیا کی محبوب ترین مخلوق ہیں۔ اور جبھی تک وہ ایسی رہ سکتی ہیں۔ جب تک کہ جسمانی طور پر کامل ت ہوں۔ لیکن آہ ہندوستان کی کس قدر عورتیں ہیں۔ جو کامل تندرستی کے بے بہا نعمت سے بہرہ پرور ہیں۔ اس تلخ حقیقت کا معلوم کرنا نہ دردناک ہے۔ کہ ہمارے بدنصیب ملک میں تندرست عورتوں کی نسبت سے دائم المرض اور خوشحال عورتوں کی نسبت سے تباہ حال۔ مصیبت زدہ اور مردہ دل عورتیں بکثرت ہیں۔ اور انکی تعداد بے شمار ہے۔

صحت کی خرابی نہ صرف عورتوں کی ذاتی خوشحالی اور خوبصورتی کو ہی تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات انہیں اولاد ج بے بہا دولت سے بھی محروم کر دیتی ہے۔ اول تو ان میں حمل ہی قرار نہیں پاتا۔ اور اگر پا بھی جائے جب بھی یا تو گر جاتا ہے یا جو بچہ اس ہوتا ہے وہ بھی کمزور۔ منحنی۔ دائم المرض اور ناقص الخلقت ہوتا ہے، جو قبل از وقت ہی موت کی آغوش بے پناہ میں پہنچ کر والدی نہ مٹنے والا داغ مفارقت دے جاتا ہے۔ پس حفظ صحت ایک ایسا ضروری اور مفید موضوع ہے جو دنیا کے تمام دیگر مواضیع کی نسب زیادہ بہتر اور زیادہ توجہ کا محتاج ہے۔

جس طرح اس فانی دنیا کی کوئی بھی چیز بغیر محنت اور کوشش کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح صحت جیسی گرانبہا دولت خواہش کرنے سے نہیں مل سکتی۔ اس کے لئے بھی ان راستوں پر چلنا ضروری اور ناگزیر ہے۔ جو صحت کی دیوی کے راحت افزا دربار میں پہنچاتے یہ راستے ابتداءً بے شک دشوار گذار معلوم ہوتے ہیں اور ان پر ہمیشہ چلتے رہنا کچھ زیادہ خوشگوار نہیں ہوتا۔ لیکن بہت سی دوسری باتوں عادت ان کو خوشگوار اور لازمی بنا دیتی ہے۔ مثلاً صبح سویرے اٹھنا سست الوجود اور بستر میں کروٹیں بدلتے رہنے والی عورتوں کے لئے بلاش زیادہ خوشگوار نہیں ہے۔ لیکن یہ تندرستی اور خوبصورتی کی خواہشمند بیبیوں کی عادت میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ عمدہ صحت کا یہ ایک لازمی اسی طرح ورزش کاہل الوجود اور نازک اندام عورتوں کے لئے ایک غیر ضروری اور خلافِ شان چیز ہے۔ لیکن کوئی عورت اس کے بغیر مضبوط طاقتور نہیں ہو سکتی۔ لہذا صحت اور جسمانی سڈول پن کی طالبات کے لئے ضروری اور مناسب ورزش روزمرہ کی باقاعدہ عادات میں ش ہوتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس روزانہ صبح اٹھکر اچھی طرح نہانا بالخصوص موسم سرما میں تکلیف دہ اور بے مزہ ضرور ہے۔ خصوصاً ان عورتوں کیلئے ج ایک قسم کا مرض فزع الماء یا پانی کا ڈر ہوتا ہے۔ اور جو خود تو خود دوسروں کو بھی "ٹھنڈ لگ جانے" کا خوف دلا کر نہانے سے باز رکھتی ہیں۔ کامل صحت بغیر تمام جلد کو روزانہ اچھی طرح پاک و صاف رکھنے کے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس ذیل میں ہم نہایت اختصار کے ساتھ وہ ضر قوانین درج کرتے ہیں۔ جن کا ہر ایک عورت کو اپنی صحت و خوبصورتی اور تندرست بچوں کی ماں بننے کے لئے پیش نظر رکھنا نہ ضروری ہے۔

چستی

مثل مشہور ہے کہ "مرد چوں شود بیکار یا شود دزد یا بیمار" یعنی آدمی جب بیکار ہو جاتا ہے۔ تو وہ یا چور بن جاتا یا بیمار۔ اسی طرح انگریزی میں ایک مثل مشہور ہے کہ "بیکار آدمی کا دماغ شیطان کا کارخانہ ہے" ظاہر ہے کہ گھر و بیٹھنے والی شریف عورتوں کے لئے بیکاری کی حالت میں چور یا شیطان کا آلۂ کار بنتا تو ایک حد تک دشوار ہوتا ہے۔ البتہ وہ بیمار ضرور

، ناقابل تردید صداقت ہے کہ سستی اور کاہلی سینکڑوں جسمانی اور روحانی امراض کی ماں ہے۔ وہ ان کو پیدا کرکے ان کی پرورش اور نشوونما
ہے۔ مزید براں عورت کے باردار ہونے کی دشمن ہے۔ المختصر سستی اور کاہلی بالآخر لوگوں کو مصیبت زدہ بنا رہتی ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے
ہار کی عورتیں ضرور کم و بیش اس میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اور نئی بیاہی دلہنوں کو تو رسماً بھی کم و بیش عرصہ تک سست اور کاہل رہنا پڑتا ہے
کی آیندہ تندرستی کو گھن لگا دیتا ہے۔ وہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہو کر اکثر اوقات بانجھ اور بے اولاد ہو جاتی ہیں۔ پس جو عورتیں
ست رہنا اور تندرست بچوں کی مائیں بن نا چاہتی ہیں انہیں کاہلی اور سستی سے اسی طرح بچنا چاہیئے جس طرح ایک خوفناک
ن سے۔

اس اضطراب انگیز اور انقلاب خیز دور حیات میں لڑکیوں کی عام سکولی تعلیم نے ان میں سے وہ پہلی سی سستی بلاشبہ ایک حد تک
ر دی ہے۔ چنانچہ اب نہ تو وہ نئی نویلی دلہنوں کی مانند رسماً زیادہ دیر تک بے حس و حرکت رہ سکتی ہیں اور نہ بیکار وہ اب دن بھر کسی
کام میں مصروف رہتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ان کی موجودہ مصروفیتیں بھی بمصداق "آسمان سے گرا کھجور پہ اٹکا" صحت کے لحاظ سے اسی
بعض اوقات اس سے بھی زیادہ مضرت رساں ہیں۔ جس طرح سستی اور کاہلی۔ وہ اپنے حسن کی آرائش اور فیشن ایبل زندگی کے لئے
ہر کنگھی چوٹی یا قیمتی کپڑوں پر کشیدے وغیرہ کاڑھنے یا دلچسپی کی خاطر نئے نئے ناولوں اور رقیقے کہانیوں کی مخرب الاخلاق کتابوں کے پڑھنے
صروف رہتی ہیں، تو نہ تو یہ کام انکے جسموں کو اتنی کافی حرکت بہم پہنچاتا ہے جس کی اعضائے جسم کو اپنے اپنے فضول اور بیکار مواد کے دفعیے
ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی جسم میں فرحت و چستی بخشتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس بصارت کو قبل از وقت نقصان پہنچا کر عینک کا محتاج
بنا ہے اور دیر تک کتابوں یا کشیدے وغیرہ کی چیزوں پر سر جھکا کر کندھے لٹکا کر کمر پھیلا کر اور پیٹ کو بل دے کر ٹیڑھے سیدھے بیٹھے
سے فضلات کے اجتماع اور غیر معمولی دباؤ سے بیسیوں قسم کی عام اور خاص بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ میں اپنی فنی ذمہ داری اور پورے
کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ آج کل کی عورتوں میں غیر ضروری کمزوری۔ حد سے زیادہ عصبی پن اور غیر معمولی ضعف بصارت وغیرہ ہر قسم
ریوں اور ان کی اولاد کے کمزور۔ دائم المرض اور بدشکل ہونے کا اہم ترین سبب یہی سستی اور کاہلی ہے۔ جس زمانے میں عورتیں چکی
یں، چرخے کاتتیں، گھر کے کام کاج بجائے نوکروں کے خود انجام دیتیں اور صبح شام دو چار سہیلیوں کے ساتھ ملکر شہر یا قصبے سے
ر تک کھلی ہوا اور سبز سبز کھیتوں میں جنگل جایا کرتی تھیں وہ زیادہ تندرست رہتی تھیں ان کی اولاد زیادہ مضبوط اور تندرست
تی تھی۔ اور آج بھی فیشن ایبل زندگی کی دسترس سے باہر رہنے والی دیہاتی لڑکیاں جو مذکورہ بالا قدیم دستور پر عامل ہیں۔ اپنی بڑے
شہروں اور گنجان آباد قصبوں میں رہنے والی بہنوں سے زیادہ تندرست اور چست و چالاک ہوتی ہیں۔ پس جو عورتیں تندرست
بصورت رہنے کی خواہشمند ہیں اور یہ چاہتی ہیں کہ ان کی اولاد تندرست مضبوط اور خوبصورت ہوا کرے۔ انکے لئے میرا ہمدردانہ اور
شورہ یہ ہے کہ وہ باقاعدہ ورزش کیا کریں۔

ورزش | ورزش سے میری مراد یہ نہیں کہ خدانخواستہ وہ مردوں کی طرح ڈنٹر پیلا کریں یا بیٹھکیں نکالا کریں (اور اگر پورے
کے مکمل انتظام کے ساتھ کھلی ہوا میں ایسا کر بھی لیا جائے تو کچھ حرج نہیں) بلکہ وہ گھر کے تمام کام کاج خود کیا کریں۔
ن کو خدا تعالیٰ نے کام کاج کرنے کیلئے نوکر چاکر دیئے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ صبح شام باقاعدہ کھلی اور تازہ ہوا میں سیر کیا کریں۔ سیر سے
ر دنیا میں شاید ہی زیادہ صحت بخش کوئی دوسری ورزش ہو سکتی ہے۔ خوش قسمتی سے ہماری ملکی آب و ہوا ایسی ہے کہ شاذ و نادر ہی
ہینوں میں کوئی دن ایسا آتا ہو جب کہ فی الحقیقت دن کے کسی حصے میں بھی سیر نہ کی جاسکتی ہو سیر (سیر سے میری مراد ٹھیک طرح
پیٹ اندر سکیڑ کر۔ چھاتی آگے بڑھا کر اور کندھے کسی قدر پیچھے کی طرف جھکا کر چلنا ہے۔ نہ کہ جسم کو ڈھیلا ڈھالا رکھکر آوارہ گردی
نہایت عمدہ ورزش ہے۔ یہ چھاتی کو پھیلاتی۔ کندھوں کو پیچھے کی طرف جھکاتی۔ جسم کے گوشت پوست کو مضبوط کرتی۔ ہضم کو طاقت
ہر قسم کی غذا کو ہضم کر لینے کی توفیق بخشتی ہے اور بآسانی پاخانہ لاتی و راس غرض کے لئے ہر قسم کی قبض کشا دواؤں سے زیادہ بہتر کام کرتی ہے
کے علاوہ چہرے اور جسم کے رنگ کو نکھارتی۔ رخساروں کو گلابی رنگت بخشتی اور آنکھوں کو چمکاتی ہے۔ غرضیکہ فی الحقیقت دنیا کی تمام
افراکریموں اور فیس پاؤڈروں سے زیادہ خوبصورت بناتی ہے۔ میں اپنے علم اور تجربے کی بنا پہ کہتا ہوں کہ اگر عورتیں جتنا اب چلتی

ہیں۔ اس سے زیادہ چلا کریں۔ اور مذکورہ بالا طریق پر باقاعدہ سیر کیا کریں۔ تو جتنی عورتیں اب ہر وقت تندرستی کی شاکی رہتی ہیں ان سے بہت کم اور شاذ و نادر ہی شکایت کیا کریں۔ حاملہ عورتوں کو سیر میں البتہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ ان کے لئے بھی معتدل مقدار میں سیر نافع ہے۔ یہ زمانہ حمل کے مخصوص تکلیف دہ احساسات کو کم کر دیتا ہے۔ خصوصاً پہلے حمل میں۔ لیکن طویل سیر میں ان کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

میں نے یہاں لاہور میں دیکھا ہے کہ گرمیوں میں تھوڑی بہت بالخصوص پانچ دس فیصدی ہندو عورتیں اب سیر کرنے کیلئے جایا کرتی ہیں۔ لیکن سردیوں میں ایک عورت بھی سیر کرتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ غالباً ایسا ہی دوسرے بڑے بڑے شہروں میں ہوتا ہوگا پس یہ ظاہر کر دینا ضروری ہو۔ کہ سردیوں میں سیر گرمیوں کی نسبت سے بھی زیادہ مفید اور لازمی ہے۔ کیونکہ سردیوں کی ہوا گرمیوں کی ہوا سے زیادہ صاف اور مقوی ہوا کرتی ہے۔ اگر مطلع صاف ہو تو سڑکیں خواہ خراب ہی کیوں نہ ہوں۔ جب بھی میں اپنے حسین قارئین کو ھدایت کروں گا کہ دبیز جوتے اور کافی گرم کپڑے پہن کر سیر ضرور کیا کریں۔ حتیٰ کہ اگر تھوڑی بہت بوندا باندی بھی کیوں نہ ہو۔ جب بھی اگر وہ خوب لپٹ لپٹا کر سیر کو چلی جایا کریں تو نہ ہوا اور نہ ہی بارش ان کو کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے۔ وہ یقین کریں کہ بارش ان کو پگھلا اور ہوا ان کو اُڑا دے گی۔ اگر وہ تندرست اور مضبوط ہونا چاہتی ہیں تو انہیں اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اس جد وجہد سے ان کے رُخساروں کی سُرخی اور آنکھوں کی خوبصورتی اور بھی بڑھ جائے گی۔ پس سیر باقاعدہ اور ہمیشہ کرنی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ جب جی چاہا چلے گئے اور جب سُستی نے غلبہ کیا سیر ختم۔ نازک مزاج اور کمزور عورتوں کو بتدریج سیر کرنا سیکھنا چاہیئے۔ شروع سے ہی انہیں لمبی اور تھکا دینے والی سیریں نہیں کرنی چاہئیں۔ صبح کی سیر شام کی سیر سے زیادہ بہتر اور مفید ہوتی ہے۔ شام کی سیر بالخصوص جب کہ اُوس پڑنی شروع ہو گئی ہو۔ بجائے فائدے کے نقصان پہنچا دیتی ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے اکثر مسلمان گھرانوں میں آج بھی اس روشنی اور علم کے زمانے میں عورتوں کو کھلی ہوا میں سانس لینے اور سیر کرنے کی اجازت نہیں دیجاتی نتیجہ یہ ہے کہ ان کے چہرے زرد۔ رُخسار سکڑے ہوئے۔ اور صحت ہمیشہ خراب رہتی ہے۔ وہ اُم الامراض یعنی دائمی قبض اور اس سے پیدا ہونے والے عوارض میں ہر وقت مبتلا رہتی ہیں۔ اور سل و دق جیسا مہلک اور موذی مرض اُن میں روزافزوں ترقی کر رہا ہے۔

سردیوں میں ہر وقت آگ تاپتے رہنا بھی صحت اور خوبصورتی کو شدید ترین نقصان پہنچاتا ہے چہرے کو میلا اور جلد کو داغ دار بناتا۔ اعصاب میں کمزوری پیدا کرتا۔ نزلہ زکام کی استعداد اور بدہضمی و سُستی کا موجب ہوتا ہے۔ نہیں بلکہ حُسن و خوبصورتی کو بھی تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ آگ تاپنے کی بجائے ورزش اور سیر کے ذریعے جسم کو گرم کرنا نہ صرف مذکورہ بالا عوارض سے ہی محفوظ رکھتا بلکہ صحت کو بہتر بناتا اور حُسن کو دوبالا کرتا ہے۔

بعض نازک مزاج عورتیں اکثر اپنے تلوؤں کی سردی کی شکایت کرتی رہتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ان کے پاؤں سردیوں میں برف سے بھی زیادہ سرد اور گرمیوں میں جلتے رہتے ہیں۔ میں اپنے علم اور تجربے کی بنا پر ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایسا عموماً غذا اور ورزش کی کمی سے ہوا کرتا ہے۔ اور اگر وہ اس کو دُور کرنا چاہتی ہیں تو انہیں عمدہ اور طاقت بخش غذائیں استعمال کرنی چاہئیں اور اپنے آپ کو بتدریج باقاعدہ سیر کا عادی بنانا چاہیئے۔

تازہ ہوا

تندرستی کی خواہش مندوں کو جس قدر ممکن ہو کھلی اور تازہ ہوا میں رہنا چاہیئے۔ بند کمروں کی ہوا صحت کے لئے مضرت رساں ہے۔ یہ درد سر۔ سُستی۔ پریشانی۔ بھوک کی کمی تکان اور بے چینی وغیرہ پیدا کر دیتی ہے۔ پس اس غرض کے لئے شہر میں رہنے والی بہنوں کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ انہیں چاہیئے کہ مکان کے تمام روشندان اور کھڑکیاں ہر وقت کھلی رکھیں۔ سوائے اس دن کے جبکہ بارش آندھی اور طوفان ہو۔ اُس روز بھی دن کے کسی وقت میں کھڑکیوں اور روشندانوں کو کھول دینا چاہیئے۔ اگر مکان میں چمنیاں ہوں تو ان کو بھی ہمیشہ کھلا رہنے دینا چاہیئے۔ ان کے بند کر دینے سے کمرے کی ہوا میں سانس یا آگ کی زہریلی گیس جمع ہو کر صحت اور زندگی کے لئے سخت مضر ہو جاتی ہے آپ نے یقیناً سُنا ہوگا۔ کہ ہمیشہ سردیوں کے موسم میں کمرے کے اندر آگ جلا کر اور تمام دروازے اور کھڑکیاں بالکل بند کر کے سونے سے کئی جاہلوں کی موت ہو جایا کرتی ہے۔ جاہلوں کا تو خیر ذکر ہی کیا ہے۔ ہماری اکثر لکھی پڑھی بہنیں بھی ہوا اور سرد پانی سے اس طرح ڈرتی ہیں جس طرح جاہل ماؤں کے بچے ہوّے اور بلی کتے سے۔

ں نے اکثر عورتوں کو اپنے بچوں سے یہ کہتے سُنا ہے کہ "دیکھو بیٹا ہوا لگ جائے گی یا ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈ لگ جاتی ہے" وغیرہ
یں ان کے اس غلط خیال کو اپنے علم اور تجربے کی بنا پر دور کر دینا چاہتا ہوں۔ سرد ہوا اور ٹھنڈا پانی بے شک خوفناک ہیں۔
ن کے لئے جو بہت کمزور ہوتے اور ان سے ڈرتے ہیں۔ جو لوگ ایک جنگجو بہادر کی طرح ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ ان کے مطیع ہو کر
ندرستی اور جسمانی مضبوطی کیلئے بہترین مددگار کا کام دیتے ہیں۔ نزلہ زکام کھانسی وغیرہ زیادہ تر انہی نازک اندام لوگوں کو ہوا
، جو فر کے مفلروں اور گرم کپڑوں کے انباروں وغیرہ میں لدے رہتے ہیں۔ غریب دیہاتوں میں رہتے اور ننگے دھڑنگے پھرنے
ں بہت کم ان تکلیف دہ شکایتوں میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

ہر صبح جسم کو دھو کر نہایت اچھی طرح صاف کر لینا صحت کا نہایت اہم اور ضروری ذریعہ ہے۔ دُنیا میں سرد غسل سے بڑھ کر اور کوئی چیز مقوی۔ مفرح۔ اور تازگی بخش نہیں ہے۔ مزید براں روزانہ صبح کو سرد غسل کرنے سے انسان
کو دن بھر صاف ستھرا چاک چوبند اور ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔ آپ یقین کریں کہ نہ صرف ہماری جسمانی صحت کو ہی بڑھاتا ہے۔
ہی ہمارے چال چلن کو بہتر بناتا۔ ہمارے ذہنوں کو زیادہ صاف اور پاکیزہ کرتا اور ہماری روحانیت کو بلندیوں کی طرف لے جاتا ہے۔
جبکہ صبح سویرے سرد غسل کے بعد کچھ دیر خدا کی عبادت یا پرماتما کی یاد بھی کر لی جائے۔ اور میرا تجربہ ہے کہ صبح سویرے سرد غسل کرنے
خواہ ایسا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ غلیظ آدمی کی رُوح بھی ہمیشہ غلیظ ہوتی ہے۔

سرد غسل نہ صرف گرمیوں میں ہی ضروری ہے۔ بلکہ تندرست اور مضبوط جسم کی عورتوں کے لئے سردیوں میں بھی اسی طرح اس کا
جاری رکھنا مفید ہے۔ جس طرح گرمیوں میں۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ہماری بعض بہنوں کو سردیوں میں پانی سے اس طرح
ہے جیسے وہ ان کو کاٹ کھاتا ہو۔ پھر سرد پانی تو ان کے لئے فرشتہ موت سے کم نہیں معلوم ہوتا۔ وہ اول تو مہینوں اور ہفتوں نہیں
۔ اور جب نہاتی ہیں تو بھی اتنے گرم پانی سے کہ جو نہ صرف جسم کو غلاظت سے پاک کرتا ہے بلکہ اپنے جسم کو تحلیل اور ڈھیلا کر دینے والی
ات سے جسم کو کمزور اور ڈھیلا بھی کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض کو غسل کے بعد کوئی فرحت حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ دن بھر کیلئے
ں دردِ سر اور سستی ہو جاتی ہے پس میری بہنوں کو چاہیئے کہ وہ روزانہ صبح کو اٹھ کر سب سے پہلا کام یہی کیا کریں۔

ہمارے ملک میں گرمیوں کے موسم میں تو سرد پانی سے ہی غسل کیا جاتا ہے اور شاید ہی کوئی ایسا بدبخت شخص ہوتا ہو گا جو گرمیوں کے
بھی دن میں ایک آدھ مرتبہ نہا نہ لیتا ہو۔ کیونکہ اکثر لوگ صفائی کے خیال سے نہیں بلکہ گرمی سے تسکین حاصل کرنے کے لئے ہی
یا کرتے ہیں۔ سردیوں میں البتہ بے وقوف لوگ غسل سے گریز کرتے ہیں حالانکہ سردیوں میں روزانہ غسل کرنا اور بھی ضروری
رہ مفید ہوتا ہے۔

سردیوں میں غسل کے لئے پانی کو پہلے جسم کی حرارت سے کسی قدر زیادہ (۱۰۰ درجہ فارن ہیٹ) گرم کر لیں اور ایک بڑے ٹب
کرنے کے حوض یا ناند وغیرہ میں بھر کر گردن تک جسم کو اس میں ڈبو دیں اب سہولت کے ساتھ ...... جسم کے ہر ایک حصّہ کو
ابن مل مل کر صاف کریں اس غرض کے لئے دس سے پندرہ منٹ بہت کافی ہیں کیونکہ زیادہ دیر تک اس پانی میں پڑے رہنا
زور کر دیتا ہے۔ اس کے بعد ٹب یا حوض مذکور سے باہر نکل کر اس کے پاس کھڑے ہو جائیں اور ایک دو لوٹے یا نہانے والا اپرا
اف سرد پانی سے بھر کر کندھوں پر اس طرح دھاریں یا چھڑیں کہ وہ پانی تمام جسم پر سے ہو کر گذر رے اس سے جسم میں فرحت اور تازگی
باتی ہے۔ اور گرم غسل کے بعد جو سستی و کمزوری کا احساس ہو جایا کرتا ہے وہ نہیں ہونے پاتا اس کے بعد غسل کرنے والے شخص کو
۔ تمام جسم کو کھُردرے تولیئے کے ساتھ خوب اچھی طرح مل کر صاف کرے اور کپڑے پہن لے۔ گرم غسل رات کو سوتے وقت اور سرد غسل
یرے اٹھ کر کرنا چاہیئے۔ لیکن گرم غسل اگر زیادہ مرتبہ کیا جائے۔ تو جسم کو کمزور کر دیتا ہے۔ اس لئے صرف ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ
ہیئے۔ اور سرد غسل روزانہ صبح سویرے کرنا چاہیئے۔

نازک مزاج اور کمزور عورتوں کو پہلے پہلے شیر گرم پانی سے جس کی سردی کو گرم پانی سے توڑ لیا گیا ہو غسل کرنا چاہیئے۔ پھر بتدریج
یسے وہ غسل کی عادی اور مضبوط ہونی چاہئیں۔ پانی کو سرد کرتے ہوئے روزانہ خالص سرد پانی سے غسل کرنے کی عادت ڈال لینی

چاہییں۔ جس قدر جلدی سرد پانی سے اچھی طرح غسل کرنے کی عادی ہو جائیں گی۔ اتنا ہی وہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ لیکن سرد پانی سے غسل کرنے میں جلدی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سرد پانی کے غسل میں پہلا دھچکا ہی ہے جو جسم کو زیادہ فرحت بخشتا ہے۔

بالوں کی صفائی

سوائے سر کے بالوں کے باقی تمام جسم کو روزانہ صبح سویرے جس طرح اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے سر کے بالوں کو تیسرے چوتھے خصوصاً جس دن گرم غسل کیا جائے صابن اور پانی کے ساتھ اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے تاکہ وہ صاف ستھرے اور دلکش رہ سکیں۔ اگر بالوں کو اس طرح صاف نہ کیا جائے تو نہایت زیادہ غلیظ اور نفرت انگیز ہو جاتے ہیں۔ صرف روز کنگھی پٹی کر دینا۔ گو بالوں کی درستی اور صحت کے لئے نافع ہے۔ لیکن وُہ کھوپری کی جلد اور بالوں کو صاف نہیں رکھ سکتا۔

بالوں کو دھونے کے بعد ولائتی تیار شدہ چربیاں یا ویزلین یا عام خوشبودار تیل وغیرہ ہرگز نہیں لگانے چاہئیں۔ یہ ان کو غلیظ۔ دردناک اور خراب کر دیتے ہیں۔ صرف گری سرسوں یا بید انجیر کا تیل جس کو کسی مناسب خوشبو کے ساتھ خوشبودار کر لیا گیا ہو۔ صبح شام یا صرف ایک وقت روزانہ بالوں کی جڑوں میں اچھی طرح مل دینا بہترین کام دیتا ہے۔ یہ سادہ چیزیں ہیں۔ اور کوئی ایسا نقصان نہیں پہنچا سکتیں جو بازاری غیر معروف مرکبات پہنچاتے ہیں۔

اسی طرح نہاد ہو کر ناشتہ کرنے سے پہلے پندرہ بیس منٹ تک کسی باغ یا سرسبز و شاداب میدان میں سیر کرنی چاہیئے تاکہ جسم میں خون کا دورہ ٹھیک ہو جائے۔ ناشتہ کے لئے اچھی طرح بھوک لگ آئے۔ ناشتہ سے پہلے پندرہ منٹ کی سیر اس کے بعد ایک گھنٹے کی سیر سے زیادہ بہتر اور نفع بخش ہے۔

اگر میری بہنیں روزمرہ کے سرد غسل کی قدر و قیمت سے تھوڑی بہت بھی واقف ہوتیں تو میرے پیش کئے ہوئے مندرجہ بالا دستور پر عمل کرنے میں وہ ایک دن بھی ضائع نہ کرتیں۔ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ میری اکثر بہنیں جنہیں خوش قسمتی سے یہ چند سطریں پڑھنے کا اتفاق ہوگا۔ ان ہدایات کو یونہی سرسری سمجھ کر بھول جائیں گی۔ لیکن میں ان کی خدمت گرامی میں اتنا عرض کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ وہ اس کا تجربہ کریں۔ یہ ان کی قریباً تمام چھوٹی چھوٹی بیماریوں کو رفع کر دے گا۔ یہ ان کو سردیوں میں سردی سے بچنے کے لئے کئی کئی غیر ضروری کپڑوں کے پہننے سے آزاد کر دے گا۔ یہ ان کو سردیوں میں ہر وقت آگ کے ارد گرد منڈلاتے رہنے کی ضرورت سے بے نیاز کر دے گا۔ یہ ان کو سردی اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے کے قابل بنا دے گا۔ یہ ان کے دائمی قبض کو دور کر دے گا۔ یہ ان کے کولہوں اور کمر کو قوت بخشیگا۔ یہ ان کو خوبصورت مضبوط اور تندرست بچوں کی ماں بننے کے لائق بنا دے گا۔ وہ اس پر کچھ عرصے عمل کر کے تو دیکھیں۔

غذا

حفظ صحت میں غذا کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ انسانی جسم کے بیشتر امراض صرف غذا کی کمی بیشی اور نقائص سے پیدا ہوتے ہیں۔ پس غذا کے متعلق یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ غذا کیسی ہونی چاہیئے عورتوں کے لئے زیادہ مرغن۔ مقوی اور محرک غذائیں ضروری نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ ان کو غیر معمولی طور پر موٹا اور مریض بنا دیتی ہیں۔ لیکن پھر بھی انہیں عمدہ اور کافی مقدار میں غذا استعمال کرنی چاہیئے۔ بہت سی عورتوں کے ناقص غذا ان کے دائم المرض ہونے اور دُبلے پتلے منحنی اور کمزور بچے دُنیا میں پیدا کرنے کا باعث ہے۔ ناشتہ کے لئے سردیوں میں تازہ جوش کیا ہوا دودھ۔ روٹی۔ مکھن۔ انڈے۔ مچھلی۔ مربے وغیرہ بہتر ہے۔ باسی اور ثقیل روٹی باسی سالن کے ساتھ استعمال کرنا کچھ زیادہ مفید نہیں ہے۔ وہ دیر ہضم ہوتی ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ بعض گھرانوں میں صبح چائے کے ساتھ ناشتہ کرنے کا رواج ہے۔ پس اگر چائے ہی استعمال کرنی ہو تب بھی اسے ہلکی ہونا چاہیئے۔ اور دودھ اس میں زیادہ ڈال لینا چاہیئے۔ ناشتہ خوب دل کھول کر کرنا چاہیئے۔ اور روزمرہ ایک ہی چیز کا نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ناشتہ کی اشیاء میں مناسب تنوع ہونا مفید ہے۔ ناقص اور خراب ناشتے سے دن بھر آنتوں اور معدے میں گراوٹ اور کمزوری کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ بعض عورتوں کو صبح کے ناشتے کے لئے بھوک نہیں لگتی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان کا جی گھٹتا اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ ایسی عورتوں کے معدے اور ہضم خراب ہوتے ہیں۔

سی فاضل طبیب سے مشورہ لے کر علاج کرانا چاہیئے۔ یہ ان کی صحت و مسرت اور آیندہ خوشحالی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ البتہ
ی وجہ سے ایسا ہو تو انہیں اس کا زیادہ فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ وقت پر خود بخود اس کی اصلاح ہو جائے گی۔

عورتوں کی باقی غذا بھی سادہ لیکن کافی اور متنوع ہونی چاہیئے۔ روزمرہ ایک ہی طرح کی غذا نہیں ہونی چاہیئے۔ دن میں ف
یادہ سے زیادہ تین مرتبہ صبح دوپہر اور شام کو کھانا کافی ہے۔ ہر وقت چرتے رہنا اچھا نہیں ہے۔ اس سے معدہ کمزور ہو جا
عدے کو بھی جسم کے دوسرے اعضاء کی طرح آرام کی ضرورت ہے۔ ہر وقت کچھ نہ کچھ کھاتے اور منہ مارتے رہنے سے غریب معدے کو
م مل سکتا ہے۔ سونے فوراً پہلے پیٹ بھر کر کھا لینا اچھا نہیں ہے۔ اس سے نیند ٹھیک طرح نہیں آتی۔ اس لئے شام کا کھانا
ہی کھا لینا چاہیئے۔

بعض عورتیں باوجود نہایت عمدہ بھوک رکھنے اور خوب کھانے کے دبلی پتلی اور بھوکی رہتی ہیں۔ اس کی وجہ اغلباً یہ ہوتی ہے کہ
کھاتی ہیں۔ اسے اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتیں۔ ان کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ بعض معمولی روٹی اور پانی پر خوب موٹی ہو جاتی
ونکہ ان کا ہضم خوب قوی ہوتا وہ جو کچھ کھاتی ہیں اچھی طرح ان کے تن پیٹ لگتا ہے۔ فی الحقیقت ہماری مسرت اور درازی
تر ہمارے معدوں پر منحصر ہوتی ہے۔ معدے کو تندرست اور خوشحال رکھنا ہمیں تندرست اور خوش حال رکھ سکتا اور لمبی عمر
لتا ہے۔ پس اس کو نہ تو ضرورت سے زیادہ بھرنا چاہیئے اور نہ ہی زیادہ خالی رکھنا چاہیئے۔ اعتدال جس طرح دنیا کی ہر بات
اور بہتر ہے معدے کے حق میں نہایت درجہ ضروری ہے۔ اگر کوئی عورت بہت زیادہ پتلی دبلی اور کمزور ہو۔ تو اسے روزانہ
ں دودھ دینا چاہیئے۔

آخر میں غذا کے متعلق مجھے اپنی بہنوں کو یہ بتا دینا نہایت ضروری ہے۔ کہ غذا کھاتے وقت کافی وقت صرف کیا کریں۔ اور
ب اچھی طرح چبا چبا کر کھایا کریں، بخوبی چبائی ہوئی غذا بخوبی ہضم ہو جاتی ہے۔ غذا کو بہت جلدی جلدی یا زیادہ لمبے وقفے
ے کر کھانا جائز نہیں ہے۔ غذا نہایت اطمینان سے کھانی چاہیئے۔ کھاتے وقت دل کو ہر قسم کی فکروں سے پاک اور ذہن کو
منا چاہیئے۔

بعض عورتیں غذا کو بھاگتے دوڑتے ادھ کچری کر کے پیٹ میں ڈال لیتی ہیں۔ وہ درحقیقت اپنی صحت اور خوشحالی کو تباہ
ر رہی ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ "اکثر لوگ اپنی قبریں اپنے دانتوں سے کھودتے ہیں" یہ بالکل صحیح ہے اور ایسی ہی عورتوں
ں کے لئے کہا جاتا ہے۔ دانت خدا نے چکی کی مانند غذا کو پیسنے کے لئے بنائے ہیں۔ اگر وہ اپنا کام ٹھیک طرح نہ کر سکیں گے تو
ے۔ کہ معدے اور آنتوں کو دانتوں کا کام کرنا پڑے اور چونکہ وہ بقول ؎

جس کا کام اسی کو ساجے۔ اور کرے تو ٹھینگا باجے۔

ٹھیک طرح اس کو نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے نہ صرف معدہ اور آنتیں ہی کمزور ہو جائیں گے۔ بلکہ تمام جسم کو نقصان
دانت چونکہ اس قدر ضروری چیز ہے۔ اس لئے ان کو پوری حفاظت کرنی چاہیئے۔ یہ ہمارے بہترین مقبوضات ہیں۔ انہیں
ں صاف اور عمدہ حالت میں رکھنا چاہیئے۔ دانتوں کی صفائی کے لئے صبح اور ہر دو کھانے کے بعد تازہ داتن کا استعمال
مفید ہے۔

...ند اور صبح خیزی

انگریزی زبان میں ایک ضرب المثل یعنی کہاوت مشہور ہے کہ "جلدی سونا اور
سویرے اٹھنا انسان کو تندرست مالدار اور عقلمند بنا دیتا ہے" جس طرح دو
ل کر چار بننا یقینی ہے۔ اسی طرح یہ کہاوت بھی صحیح ہے۔ کئی مرتبہ کے تجربوں سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ آدمی رات سے
ک گھنٹے کی نیند اس کے بعد کے تین گھنٹوں کی نیند کے برابر بلکہ اس سے بھی بہتر ہوتی ہے۔ یہ نہ صرف صحت اور تندرستی
لازمی ہے بلکہ حسن و خوبصورتی کے لئے بھی نہایت ضروری ہے، اس لئے بعض لوگوں نے اس کو "خواب حسن افزا"
بصورتی کو بڑھانے والی نیند کہا ہے۔ اسی طرح صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے کی ہوا جسے بادِ نسیم کہا جاتا ہے۔

نہ صرف تندرستی۔ خوبصورتی۔ طاقت۔ فرحت تازگی اور زندگی و شگفتگی ہی بخشتی ہے۔ بلکہ روحانی تسکین اور ذہنی صفائی و پاکیزگی کا باعث بھی ہوتی ہے۔

پس جو عورتیں خوبصورت۔ تندرست اور دلکش رہنا چاہتی ہیں۔ اور جن کی یہ دلی خواہش ہے۔ کہ ان کے بچے تندرست و توانا۔ خوبصورت اور طاقتور ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ رات کے کام دھندے سے فارغ ہوکر جلدی سوجایا کریں اور صبح سورج نکلنے سے پہلے اٹھکر ضروری حاجات غسل اور نماز یا پراتھنا وغیرہ سے فارغ ہوکر اور تھوڑا سا دودھ وغیرہ پی کر اگر امیر اور فارغ البال ہوں تو کھلی اور تازہ ہوا میں سیر کے لئے چلی جایا کریں۔ ورنہ گھر کے کام کاج بچوں کی صفائی اور ناشتے کی تیاری وغیرہ میں وغیرہ میں مشغول ہوجایا کریں۔

جس طرح پہلی رات کی نیند پچھلی رات کی نیند سے بہتر ہے۔ اسی طرح رات کی نیند دن کی نیند سے بہتر ہے۔ دن کا سونا نہ صرف تندرستی کو ہی خراب کرتا ہے۔ بلکہ خوبصورتی کو بھی بگاڑ دیتا ہے۔ تمام حکیم اور ڈاکٹر اس بات پر متفق ہیں کہ دن کا سونا جسم کے رنگ کو خراب کردیتا اور عصبی کمزوری پیدا کردیتا ہے۔ اس سے سُستی اور کاہلی پیدا ہوکر رات کی نیند کو بھی بے مزہ اور خراب کردیتی ہے۔ جو تندرستی کے لئے خدا کی تمام نعمتوں حتی کہ کھانے پینے سے بھی بڑھ کر ہوتی ہے۔ پس تندرستی اور حسن کی خواہشمند بہنوں کو دن کے وقت ہرگز نہیں سونا چاہیئے۔ بالخصوص سردیوں میں دن کا سونا تو نہایت ہی بُرا ہے۔ گرمیوں میں بھی دن کو زیادہ دیر تک نہیں سونا چاہیئے۔ دوپہر کے وقت صرف ایک دو گھنٹے کے لئے اندھیرے اور ٹھنڈے کمرے کے اندر سو لینا کچھ زیادہ مضرت رساں نہیں۔

سونے کے کمرے میں سردیوں میں بھی تازہ ہوا کی آمد و رفت کا کافی انتظام رکھنا نہایت ضروری ہے۔ سردی کے وقت کمرے کے تمام دروازے اور روشندان بند کرکے سونا صحت اور خوبصورتی کے لئے بہت برا ہے۔ اس طرح کمرے کی ہوا اپنے ہی سانس کے زہر سے خراب ہوکر صحت و خوبصورتی کو نقصان پہنچانے کا باعث ہوجاتی ہے۔

لباس

لباس بلاشبہ انسان اور بالخصوص عورتوں کی زینت ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس میں فیشن کی لعنتوں نے شریک ہوکر اس کو انسانی صحت کے لئے مختلف لحاظ سے مضرت رساں بنا دیا ہے۔ بلا مبالغہ اور بے خوف تردید کہا جاسکتا ہے۔ کہ فیشن کی دلکش رنگینیوں سے انسانوں اور بالخصوص عورتوں کی صحت اور خوشحالی کو جس قدر ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اتنا اور کسی چیز سے نہیں پہنچا۔ فیشن دار لباس کی خاطر عورتیں صحت بخش غذا سے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو محروم رکھتی ہیں فیشن کی وجہ سے عورتیں لباس کی صحت کو نقصان پہنچانے والی تراش کرلیتی ہیں۔ اور گھنٹوں نہیں بلکہ مہینوں تک اس کو فیشن ایبل بنانے کے لئے اس پر دیدہ ریزی کرتی ہیں جو عام جسمانی صحت اور بالخصوص آنکھوں کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ ڈھیلے ڈھالے لباس کی بجائے اب عورتیں فیشن دار تنگ اور چست لباس پہننے کی عادی ہورہی ہیں۔ جو ان کے بعض اعضاء پر غیر ضرور دباؤ ڈال کر مضرت کا باعث ہوتا ہے۔ ہموار تلے کی جوتیوں اور گرگابیوں کی بجائے اونچی ایڑی کی فیشن ایبل گرگابیوں کا رواج عورتوں اور بالخصوص تعلیم یافتہ عورتوں میں عام ہورہا ہے۔ جو صحت کے نقطۂ نظر سے نہایت مضرت رساں ہے۔ خود یورپ اور امریکہ۔ جہاں سے ہر قسم کی فیشن ایبل لعنتیں پیدا ہوکر دُنیا میں پھیل رہی ہیں۔ صحت کے نقطۂ نظر سے اس کی شدید مخالفت کررہا ہے۔ لیکن فیشن کے نقار خانے میں صحت کا راگ گانے والی ان طوطیوں کی آوازیں کون سُن سکتا ہے۔ جہاں صحت اور تندرستی ہی نہیں۔ بلکہ خوشحالی۔ نیکی۔ روحانیت۔ اور خود قیمتی زندگیوں کی قربانیاں دی جارہی ہیں۔ بہرحال مجھے بحیثیت ایک طبیب کے اس ناخوشگوار راگ کو الاپنا ہے۔ خواہ میرے فیشن پسند بہنیں اس سے چیں بہ جبیں ہی کیوں نہ ہوں۔ پس عورتوں کا لباس ڈھیلا ڈھالا اور موسم کے مطابق سرد یا گرم ہونا چاہیئے۔ بھاری بھرکم یا چست اور تنگ لباس صحت کے لحاظ سے مفید نہیں ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہے کہ وہ حیثیت سے زیادہ قیمتی اور کامدار ہو۔ صرف اس کا صاف ستھرا اور اُجلا ہونا کافی ہے۔ لباس میں کمر اور بغل کے قریب فیشن کی خاطر پٹیاں اور بند ڈالنے گو فیشن کے لئے ضروری ہوں لیکن صحت کے لحاظ سے کچھ زیادہ مفید نہیں ہیں۔ وہ بعض اوقات پیٹ اور اس کے نیچے

عضاء پر دباؤ ڈال کر ایک حد تک بانجھ پن یا حمل کے گر جانے کا باعث ہو سکتے ہیں۔ اونچی ایڑی کی خوبیاں جسم کے سارے بوجھ کو پنجوں
کر نہ صرف پاؤں کو ہی بدشکل بنا دیتی ہیں۔ بلکہ اعضائے خاص اور دماغ وغیرہ کی بعض بیماریوں کو پیدا کرنے میں بھی کافی حصہ لیتی
لباس کے رنگوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ جدید تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ لباس کے رنگ بھی صحت پر اثر انداز ہوتے ہیں چنانچہ
رنگ کے کپڑے صحت کیلئے مضرت رساں ہیں۔ اسی طرح شوخ سُرخ یا گہرے زرد رنگ بھی صحت پر خراب اثر کرتے ہیں۔ ہلکے رنگوں
افق مزاج اور موزوں لباس پہننا چاہیئے۔

وشنی

ہوا اور غذا کے بعد روشنی صحت کے لئے سب سے بڑھ کر اہمیت رکھتی ہے۔ کسی نے کہا ہے۔ کہ روشنی زندگی ہے۔
روشنی صحت ہے۔ روشنی دافع امراض ہے۔ اور یہ بالکل صحیح ہے۔ روشنی اور کھلی ہوا میں رہنے والی دیہاتوں
ہروں کو دیکھئے ان پر کیسی دلفریب سُرخی جھلکتی ہے اس کے مقابلے میں شہروں کے بند اور تاریک کمروں میں رہنے والی عورتوں
نگ کس طرح پیلے، موی اور مٹیالے ہوتے ہیں۔ اس وجہ صرف روشنی کی کمی ہے۔ پھولوں کے پودوں کو جب تاریکی میں رکھا جاتا ہے۔ تو
ان کا رنگ پھیکا ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ مرجھا جاتے ہیں۔ تاریکی نشوونما کو روکتی۔ بصارت کو نقصان پہنچاتی۔ اور خوشدلی کو ختم
یتی ہے۔ جو لوگ تنگ و تاریک مکانات میں رہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ غمگین اور پست ہمت ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں روشنی بدبو
ڈھ اور پھپھوندی اور نمی کو دور کر دیتی ہے۔ نشوونما میں ترقی بخشتی ہے۔ ہر قسم کی بیماریوں کو دفع کر دیتی ہے۔ پس جو عورتیں
وبصورت اور تندرست رہنا چاہتی ہیں اور اپنے بچوں کو تندرست و توانا دیکھنا چاہتی ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے مکان میں
نی اور ہوا کو زیادہ سے زیادہ آنے دیں۔ اور جتنی زیادہ سے زیادہ وہ سورج کی روشنی حاصل کر سکتی ہیں۔ کریں۔ اور فطرت کی اس
ہا نعمت سے جی بھر کر متمتع ہوں۔

فائی

دُنیا میں ہر چیز کی خوبی اور عمدگی کے لئے صفائی اولین شرط ہے۔ انگریزی زبان میں ایک مثل مشہور ہے کہ دینداری کے
دوسرے درجے پر صفائی ہے۔ Cleanliness is next to Godliness فی الحقیقت
ی تندرستی کے لئے ہر چیز میں صفائی کی اشد شدید ضرورت ہے۔ کپڑوں کی صفائی۔ گھر کی صفائی۔ غذا کی صفائی۔ برتنوں کی
ئی۔ بچوں کی صفائی غرضیکہ ہر چیز کا صاف اور ستھرا ہونا ضروری ہے۔ جو لوگ صاف ستھرے ہوتے ہیں وہ نہ صرف ہر شخص کو
اور خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ غلیظ لوگوں سے زیادہ تندرست اور زیادہ خوش وخرم رہتے ہیں۔ صفائی روشنی کی
بیماری اور غم کی دشمن اور گندگی تاریکی کی مانند اس کی دوست ہے۔ پس تندرستی کی خواہشمند بہنوں کو صفائی اور ستھرائی
بات میں خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہیئے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ صفائی اور ستھرائی رکھنے میں ان کو جو محنت کرنی
گی۔ اس کا بدلہ ان کو اپنے اپنے شوہر اور پیارے بچوں کی صحت وخوبصورتی اور خوشی و مسرت کی شکل میں حاصل ہوگا۔ جو
محنت کے مقابلہ میں بلاشبہ ایک بے بہا دولت ہے۔

ندہ دلی اور مسرت

زندہ دلی اور مسرت حفظ صحت کے لئے ایسی ہی ضروری ہیں جیسی کہ روشنی صفائی وغیرہ دیگر
چیزیں۔ متانت اور اعتدال کی حدود میں یہ نہ صرف جسمانی تندرستی میں ہی اضافہ کرتی ہیں بلکہ
فانی دنیا کی مصیبتوں کو بھی بہت حد تک ہلکا کر دیتی ہیں۔ یہ روح میں تازگی اور سیرت میں عمدگی بخشتی ہیں۔ عورت کا ہنس مکھ
انسانوں کی ان جانکاہ پریشانیوں اور زہریلی فکروں کو بہت حد تک دور کر دیتا ہے۔ جو ان کی تندرستی اور زندگی کو گھن کی طرح
برباد کر دیتی ہیں۔ جو عورتیں ذرا ذرا سی بات پر آشفتہ خاطر یا برافروختہ ہو جاتی ہیں۔ وہ نہ صرف اپنی ہی صحت کو تباہ و برباد
تی ہیں۔ بلکہ گھر بھر کو ہلاکت اور تباہی کی طرف دھکیلنے کا باعث ہوتی ہیں۔ زندہ دلی۔ اطمینان۔ مصروفیت اور دلچسپی تندرستی
حالی اور ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھتی ہے یہی نہیں بلکہ بہت سی موجودہ بیماریوں کو دفع بھی کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ
کے علاوہ عورتوں کے لئے تو یہ چیزیں بمنزلہ حقیقی زیور کے ہیں۔ جو ان کے حقیقی حسن کو دوبالا کرتی اور ہر ایک کو ان کا فریفتہ
تی ہیں۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۸۹ پر ملاحظہ کیجئے۔)

عورتوں کے پستان

(از جناب حکیم کریم بخش صاحب آڑہ اکبر شاہ

عورتوں کی چھاتیوں پر دو غدد ان کے ایام بلوغ میں نمایاں ہوتے ہیں یہی پستان کے نام سے موسوم ہیں، قدرت نے ان کو بچوں کی پرورش کیواسطے وضع فرمایا ہے۔ خدا کی شان نوزائیدہ بچہ جو حقیقی معنوں میں قدرت کا مہمان ہے اسکے تولد بلکہ اسکے رحم میں منتقل ہونے سے بھی سالہا سال پہلے قدرت اسکی خوراک کا سامان پیدا کر دیتی ہے، اسکے متعلق ایک فقیر تلسی داس کا قصہ مشہور ہے کہ آپ گداگری کر کے اپنا گذارہ کرتے تھے، ایک گھر میں ایک لڑکی اور اسکی ماں رہتی تھی جب فقیر صاحب اس جگہ آکر بھیک مانگتے تو اکثر اوقات لڑکی انہیں خیرات دیدیتی تھی، اسی طرح زمانہ گذرتا گیا کئی موسم تبدیل ہوتے گئے اور لیل و نہار میں انقلاب ہوتا رہا، لڑکی کی حالت میں بھی انقلاب رونما ہوا وہ اب ایک نوجوان دوشیزہ بن گئی اور اُسکے سینہ پر عنفوان شباب کے طور پر دو اُبھار بصورت پستان ظاہر ہو گئے ایکدن فقیر کی نظر اس نمایاں تغیر پر پڑی تو چونک اُٹھا اور حیران ہو کر لڑکی کی ماں سے سوال کیا کہ مائی جی! تمہاری لڑکی کے سینے پر یہ دو پھوڑے کیسے پیدا ہو گئے؟ مائی نے جواب دیا کہ سائیں جی! یہ پھوڑے نہیں ہیں۔ بلکہ یہ دودھ کے واسطے دو تھیلیاں ہیں۔ لڑکی کا بیاہ ہوگا اسکے بچہ پیدا ہوگا اور وہ ان تھیلیوں سے دُودھ چُوسیگا۔ فقیر نے فرط حیرت سے کہا کہ اچھا! بچہ تو کئی سال بعد پیدا ہوگا لیکن قدرت نے پہلے ہی اسکی پرورش کا انتظام کر دیا ہے جب قدرت ایسی فیاض ہے تو مجھے گداگری کی کیا ضرورت ہے؟ اسی دن سے گداگری ترک کر کے متوکل علی اللہ ہو کر بیٹھ گیا اور سچا عارف بنگیا۔

ان دونوں غدد کے نشان مردوں کے سینوں پر بھی ہوتے ہیں لیکن عورتوں میں یہ تھیلیوں کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں عمر مختلف حصوں اور عورتوں کی مختلف قسموں میں انکی جسامت مختلف ہوتی ہے، چنانچہ یہ سن بلوغ سے پہلے صرف نشان کی صورت میں ہوتے ہیں سن بلوغ کے کامل ہونے تک یہ دیگر اعضائے تناسل کیطرح بڑھتے رہتے ہیں اور کمال بلوغ کے وقت انکی جسامت خاصی گیند کی مانند ہو جاتی ہے۔ ایام حمل میں یہ زیادہ بڑھنے لگتے ہیں۔ اور ایام رضاعت میں یہ پوری مقدار میں بڑھ جاتے ہیں۔ بڑھاپے میں مُرجھا کر بعض اوقات چوٹی والی بلندی کے سوا انکی سب جسامت کم ہو جاتی ہے۔

ہر ایک پستان کی چوٹی پر ایک بلندی ہوتی ہے جسے حلمہ یا بھٹنی کہتے ہیں اسکے گرد ایک سُرخ سیاہی مائل حلقہ ہوتا ہے جو کنواری لڑکیوں میں گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔

پستان کی بناوٹ میں چھوٹے بڑے غدد ہوتے ہیں جو الحاقی ریشوں، رگوں اور نالیوں کے ذریعہ آپس میں ملے رہتے ہیں ہر ایک غدد چند گول گول دانوں کا مجموعہ ہوتا ہے، ان گول دانوں میں خون دودھ کی شکل میں مستحیل ہوتا ہے، اور وہاں سے دودھ کو لیجانے والی باریک شاخوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جن کے ملنے سے بڑی نالیاں بنتی ہیں۔ اس قسم کی پندرہ بیس نالیاں پستان کی چوٹی والے سیاہ حلقے کے نیچے فراخ ہو کر ایک چھوٹا سا حوض بناتی ہیں اور پھر تنگ ہو کر بھٹنی کے سوراخوں میں ختم ہوتی ہیں۔

پستانوں کو رحم کے ایک خاص عصبی تعلق ہے اور دونوں ایکدوسرے کے تاثر سے متاثر ہوتے ہیں چنانچہ مباشرت سے پہلے جب مرد پستانوں کے ساتھ ملاعبت کرتا ہے تو اس سے عورت کی خواہش ہیجان میں آجاتی ہے اسی طرح عورت کے مُنزل ہونیکے وقت پستا میں اہتزاز پیدا ہوتا ہے جب نوزائیدہ بچہ اپنی ماں کے پستانوں کو چوسنے لگتا ہے تو رحم میں ایک گدگدی پیدا ہو کر وہ سکڑنا شروع ہوتا ہے جس سے اخراج رطوبات میں مدد ملتی ہے۔ جن عورتوں کے خصیۃ الرحم عمل جراحی سے نکال دیئے جائیں تو انکی چھاتیوں کا اُبھار بھی غائب ہو جاتا ہے

امراض پستان

پستان متعدد امراض میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں سے بعض امراض کا بیان حسب ذیل ہے

ورم پستان

کیفیت مرض:۔ پستان متورم ہو جاتا ہے اور اس میں درد محسوس ہوتا ہے۔

اسباب مرض:۔ چھاتیوں میں دودھ کا بند ہو جانا یا جم جانا، پستان پر کسی صدمہ یا چوٹ کا پہونچنا، خون صفراوی یا خون بلغمی کا
ادہ وغیرہ اسکے اسباب ہیں۔

علامات مرض:۔ چھاتیاں ورم کی وجہ سے تن جاتی ہیں۔ بھٹنیاں اندر کی طرف دھنس جاتی ہیں۔ اگر تناوٹ زیادہ ہو جائے
اتی میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکو چھونے۔ یا ہاتھ لگانے یا بچہ کے دودھ پینے سے درد ہوتا ہے۔ مریضہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ اگر یہ سوزش
ورم تحلیل ہو کر دفع نہ ہو جائے تو اس میں پیپ پڑ کر پھوڑا بن جاتا ہے جس کا اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے
قسم حار میں بخار، تناوٹ، پستان کی سرخی اور اس میں ضربان زیادہ ہوتے ہیں۔ قسم بارد میں یہ علامتیں خفیف صورت میں
ار ہوتی ہیں۔

علاج مرض:۔ اگر بخار شدت ہو اور ورم میں بہت تکلیف ہو تو فصد باسلیق کرادیں اور لعاب بہدانہ تین ماشہ، شیرہ عناب
انہ، شیرہ مغز تخم تربوز، ماشہ، عرق شاہترہ، عرق عنب الثعلب ہر ایک، تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر دو تولہ ملائیں اور خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر
یں۔ غذا آش جو دیں۔

مقام ورم پر یہ ضماد لگائیں (نسخہ) رسوت عنب الثعلب ہر ایک چار ماشہ، آب عنب الثعلب میں پیس کر استعمال کریں یا اسپغول کو سکنجبین
پکا کر ضماد کریں۔ یہ ضماد بھی مفید ہے۔ آرد جو، آرد عدس، آرد باقلا، گل سرخ، عنب الثعلب ہموزن کو نیم بختہ روغن گل سے چرب کر کے سرکہ میں حل
ا اور کپڑے پر لگا کر پستان پر رکھیں۔

ورم بلغمی میں گل بابونہ، اشنہ، اکلیل الملک، مکوہ، سنبل الطیب، برگ کرنب، برگ انار، ہر ایک تین تولہ پانی میں جوش دیکر دن میں
ت آٹھ بار پستان پر نطول کریں اور یہ ضماد لگائیں۔ (نسخہ) ایلوہ ایک تولہ، گوگل ۲ ماشہ، میدہ گندم ۲ ماشہ جوشاندہ پوست خشخاش میں پیس کر
کریں۔

اگر پستانوں میں دودھ کا جمع ہونا اس کا باعث ہو تو دودھ کو آلہ شیر کش سے آہستگی نکال دیں اور کپڑے کو گلاب اور سرکہ سے تر
ے پستان پر رکھیں اور جب گرم ہو تو پھر تر کر کے رکھدیں۔ اور آرد باقلا، آرد عدس مقشر، آرد جو، تخم کاہو، گل سرخ، گل ارمنی پیس کر
گل اور سرکہ ملا کر ضماد کریں۔ اگر کسی صدمہ یا ضرب سے ورم پیدا ہوا ہو تو فصد باسلیق کرادیں یا جونکیں لگوائیں، روئی کا گودہ، تخم السی تخم
ہا ایک پیس کر انجیر کے جوش کئے ہوئے پانی میں ملا کر ضماد کریں۔

اگر پستان میں دودھ غلیظ ہو کر جم گیا ہو تو اس کو تحلیل اور رقیق کرنیکے واسطے یہ ضماد استعمال کریں (نسخہ) زردی بیضہ مرغ ۱ عدد
ل ایک تولہ، سرکہ ایک تولہ باہم مخلوط کر کے لگائیں

اور اگر ان تدابیر سے ورم تحلیل نہ ہو اور پکنے کی طرف اس کا میلان ہو تو اس کو پکانے کے واسطے یہ ضماد لگائیں۔ (نسخہ) خستہ تر ہندی
نہ، گل خطمی، آرد جو ہر ایک چھ ماشہ، انجیر زرد چار عدد، شیر گاؤ آدھ پاؤ میں پکا کر زردی بیضہ مرغ اور روغن گل ملا کر ضماد کریں، یا پیاز کو گھی میں
ان کر اوپر باندھیں۔

جب ورم پختہ ہو جائے اور خود بخود پھٹ جائے تو بہتر ہے ورنہ اسکو شگافدیں اسکے بعد زخم کو صاف کرنے کے واسطے یہ پلٹس باندھیں
نہ) برگ نیم، آرد گندم، تخم کتاں پانی سے پکا کر باندھیں۔

جب زخم صاف ہو جائے تو اس پر مرہم سفیدہ لگائیں۔ اگر زخم اچھا نہ ہو تو یہ ذرور استعمال کریں (نسخہ) کافور ایک ماشہ، تخم ریحان
شہ، پوست پیاز سوختہ چار ماشہ، آدمی کے سر کے بال جلائے ہوئے نو ماشہ کوٹ چھان کر زخم پر چھڑکیں +

عورت منزل کہولت میں

از جناب محمد سمٰعیل صاحب ناصح سابق ایڈیٹر "اتحاد" پٹنہ

حیض بنی نوع انسان میں نسوانی زندگی کی ایک اہم خصوصیت ہے عورت کی منازل حیات میں دو بار انقلاب رونما ہوتا ہے اور دا
سوقع پر حیض ان انقلابات کی خاص علامت قرار پاتی ہے جب وہ بالغ ہوتی ہے تو حیض ہی کی آمد اس کا پتہ دیتی ہے اور پھر جب ا
جوانی کی حد سے گذر کر سن کہولت میں پہنچتی ہے تو اسی کی بندش (رکاوٹ) اس منزل کی نزدیکی کی خبر دیتی ہے۔

عورت کے سن کا وہ مخصوص زمانہ جس میں اس کو حیض آنا بند ہو جاتا ہے مختلف قومیت و ملک کی عورتوں میں مختلف ہوتا
طیطانی النسل اقوام کی عورتوں میں ۴۸ سے لیکر ۵۲ سال کی عمر میں خون حیض کا اخراج بند ہو جاتا ہے ہندوستان میں اسکی مدت ۴۲
۴۸ سال تک ہوتی ہے، عرب میں جہاں عورتیں ۹ سے لیکر ۱۲ سال کے اندر ہی حد بلوغ کو پہنچ جاتی ہیں وہاں اسکے خاتمہ کی مدت نس
بہت کم ہوتی ہے۔ غرض حیض کے جاری اور ختم ہونے کی میعاد میں قومیت، آب و ہوا صحت ذاتی، اختلاط جنسی اور دماغی کیفیت کو بھ
بڑا دخل حاصل ہے، چنانچہ جو عورتیں چاق و چوبند ہوتی ہیں، مباشرت میں اعتدال اور باقاعدگی کا اصول ملحوظ رکھتی ہیں۔ ان کے ا
کی مدت طویل ہوتی ہے یعنی کم و بیش پچاس برس کی عمر تک جاری رہتا ہے لیکن جن عورتوں کی شادی صغر سنی ہی میں عمل میں آجاتی
اور کثیر الاولاد ہوتی ہیں ان کے ایام کی مدت قصیر یعنی ۳۰ سے ۴۰ سال تک ہوتی ہے۔

اصولاً ایسی عورت جو لاغر اندام، متوسط وزن کی، سانولی رنگت والی اور شہوت پرست ہوگی اس کا حیض بہ نسبت ایسی عورت کے
جو قوی الجثہ، گوری چٹی، نہایت سرد مزاج اور کم شہوت والی ہوگی، طویل مدت تک جاری رہ سکیگا۔ اسی طرح ایسی باتوں کا بھی ایام
خاصہ اثر پڑتا ہے جو صحت کیلئے مفید ہوتی ہیں۔ مثلاً شگفتہ مزاجی، مسرت و بے فکری، مباشرت میں اعتدال وغیرہ۔ ان کے علاوہ
عوامل صحت بھی ہیں جو ایام کے اخراج پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

جب عورت کی زندگی میں وہ زمانہ آپہونچتا ہے کہ جب خون حیض ہمیشہ کیلئے موقوف ہو جاتا ہے تو وہ اکثر اوقات طرح طرح کی تکالیف
میں مبتلا ہو جاتی ہیں، خصوصاً جسمانی پرداخت کے فعل میں خلل واقع ہو جاتا ہے، اعصاب میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ دوران خون میں بیقا
آجاتی ہے۔ رگوں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ شدید درد سر اور بیخوابی کے امراض بھی ظہور پذیر ہو جاتے ہیں، ضعف و نقاہت کافی حد تک نمودا
ہو جاتی ہے بعض اوقات دماغی حرج کے آثار بھی ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اس قسم کی تکالیف کے علاوہ اکثر جسمانی تبدیلیوں کا اظہار بھی ہونے لگتا
چنانچہ اکثر عورتوں میں حیض رکنے کے بعد فربہی کے آثار شروع ہو جاتے ہیں اور ان کا بدن غیر معمولی طور پر پھول جاتا ہے۔ اسکے برعکس بہت
سی عورتیں اس قدر لاغر ہو جاتی ہیں کہ محض ہڈیوں اور کھال کا مجموعہ دکھائی دینے لگتی ہیں بعض عورتوں میں اسکی وجہ سے مردانہ خصوصیات
رونما ہو جاتی ہیں جیسے چہرے پہ بال کا نکل آنا یا چہرے کا کرخت ہو جانا۔ اسی طرح کتنی ایسی بھی ہیں جنکی آواز بھاری اور انداز میں دلکشی و نسوانیت
باقی نہیں رہتی۔ مگر غنیمت یہ ہے کہ اس قسم کی تمام تبدیلیاں نہایت خفیف ہوتی ہیں۔

چونکہ اس وقت زندگی انقلاب کی منزل سے گذرتی ہوتی ہے یعنی عورت جوانی کی حدود سے تجاوز کرکے کہولت کی پہلی منزل میں قد
رکھتی ہے۔ اسلئے اسکو چنداں ہراساں ہونیکی ضرورت نہیں۔ اس وقت کی مصیبت بعض لحاظ سے ان جسمانی تکالیف سے زیادہ سخت نہیں ہوتی
جن سے اسے پیشتر جب کہ وہ شباب کی منزل میں قدم رکھنے کی تیاری کر رہی تھی دوچار ہونا پڑا تھا، البتہ احتیاط شرط ہے ضرورت صرف اس با
کی ہے کہ عورتیں اس حقیقت کا احساس کریں۔ اور اسکے لئے پیشتر سے تیار ہو جائیں۔ افسوس یہ ہے کہ بسا اوقات عوام تو عوام اطبا بھی چوک جا
ہیں اور ان تکالیف کو اصل مرض قرار دیکر علاج شروع کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ بعض وقت مہلک شکل میں مترتب ہوتا ہے اور وہ چیز جو آسانی سے
خود بخود زائل ہو جاتی، پھنسی کا پھوڑا بن کر ہلاکت خیز بن جاتی ہے۔ اطبا کو ادھیڑ سن کی عورتوں کے علاج کے وقت اس امر کا خاص خیال
رکھنا چاہیئے۔

بہرحال خواہ اندرونی تکالیف ہوں یا خارجی جسمانی تبدیلیاں عورت کیلئے بہترین چارۂ کار یہی ہے کہ اسکے لئے پیشتر سے تیار رہے۔
تمام تکالیف عارضی ہیں اور بطور علامت کے ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کوئی صحت در عورت ان کو صبر و سکون کے ساتھ برداشت کرے تو بہت
آسانی رفع ہو جاتی ہیں۔ ایسی عورتیں اگر اس برعم خود "مخدوش" سن کے قریب پہنچنے پر اپنی جسمانی حالت کا لحاظ رکھیں اور محتاط رہیں
ی حد تک درد و کرب سے محفوظ رہ سکتی ہیں، ناسازئ طبع اسی وقت عمل میں آتی ہے، جب اسی کی طرف دھیان لگائے رکھا جائے اور اسی
حالت کا محض ایک لازمی نتیجہ تصور کرنیسے انکار کیا جائے۔

ان تبدیلیوں کا سلسلہ بعض عورتوں میں کئی کئی ماہ تک رہتا ہے اور بعض میں اس سے بھی زیادہ طویل میعاد یعنی سالہا سال تک
کے ساتھ ہی جملہ تکالیف کا خاتمہ بھی ہو جاتا ہے۔ تاہم یہ ضروری نہیں کہ تکالیف بھی تبدیلی اعضاء کا ساتھ دیں اگر انکا انحصار عام صحت
ان عوامل پر ہے جن کا ذکر سطور بالا میں ہو چکا ہے۔ چنانچہ جن کی صحت عمدہ ہے اور اُنہوں نے اپنے جسم کو بے اعتدالی اور عیش و عشرت میں
اور نیز بار بار کے حمل کے ذریعہ گھن نہیں لگا دیا ہے۔ انہیں مطمئن رہنا چاہیئے کہ اس تبدیلی کے سبب سے ان کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہوگی
اس کا سلسلہ دو تین سال تک ہی کیوں نہ رہے۔

آخیر میں ایک عام غلط فہمی کا تذکرہ کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جب سن کہولت میں پہنچنے کے سبب سے حیض کا آنا موقوف ہو جاتا ہے
سمجھتی ہیں کہ انکی جنسی یعنی عیش و عشرت کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا مگر یہ قطعاً صحیح نہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایام کی موقوفی کے بعد سے
تناسل ضرور بند ہو جاتا ہے۔ مگر اسکی وجہ سے شہوت میں فرق نہیں آنے پاتا۔ میں نے ایسی کتنی ہی عورتیں دیکھی ہیں جنہوں نے اس حالت
ہو پہنچنے پر بھی شادیاں کی ہیں اور تعلقات زناشوی سے لذت اندوز ہوتی رہی ہیں +

بقیہ مضمون صفحہ ۱۸۵

یل آب وہوا ہمیشہ کے لئے ایک ہی جگہ پڑے رہنا طبیعت میں سستی۔ کاہلی اور اُداسی پیدا کر دیتا ہے۔ جو
بالآخر صحت کے لئے نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ اس لئے کبھی کبھی آب و ہوا تبدیل کرنی چاہیئے
ھر میں اگر ایک آدھ مرتبہ شہر میں رہنے والی عورتیں کسی پہاڑی مقام یا سمندر کے کناروں پر اور اگر یہ بھی نہ ہو تو دیہات
ی اپنے کسی عزیز کے ہاں چند روز کے لئے چلی جایا کریں۔ تو یہ ان میں از سر نو زندگی کی رو پیدا کر دیتا ہے۔

یح وقتاً فوقتاً تفریح بھی صحت کے لئے ضروری ہے۔ تفریح کے لئے کوئی اچھا اخبار۔ رسالہ۔ یا نتیجہ خیز اور اخلاقی ناول
پڑھنا بہتر ہوگا۔ گانا بجانا بھی ایک حد تک تفریح بخشتا اور تندرستی کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی سینما۔ یا
کا اور یا کوئی دوسرا پاکیزہ اخلاقی تماشا دیکھ لیا کرنا بھی مفید ہے۔

تدال لیکن یہ ہمیشہ یاد رکھیئے کہ ہر بات میں اعتدال اور باقاعدگی ہی صحت اور سلامت روی کا باعث ہے۔
کھانے۔ پینے۔ سونے۔ جاگنے۔ کام اور آرام۔ پڑھنے لکھنے۔ سیر اور تفریح خوشی اور غم غرضیکہ ہر چیز کا ایک
حد تک ہونا ہی مفید اور نفع بخش ہو سکتا ہے۔ ہر چیز کی کثرت یا کمی جلد یا بدیر صحت کو نقصان پہنچاتی ہے +

عورت اور مرحلہ ولادت

(از جناب حکیم مولوی حاجی عبداللطیف صاحب طبیب خاص ریاست راجگڈھ (سی آئی)

صنف نازک یا عورت کی تخلیق کا مدعا تو صنف ذکور کے سکون وراحت سے متعلق فرمایا گیا ہے جسکے نتیجہ میں توالد وتناسل کو جاری رکھکر اس خاکدان دنیا کو نوع انسان کی آبادی سے گلزار بنانا مقصود تھا۔

مدعیان حقوق نسواں شاید مذکورہ خیال سے چیں بجبیں ہوں کہ اس سے تو اس بات کی نفی ہوئی جاتی ہے کہ عورتیں ججی اور مجسٹریٹی کی کرسیوں کو زینت بخشیں یا قلمدان وزارت سنبھالیں یا مردوں کے دوش بدوش پکٹنگ کے فرائض انجام دیں جیسا کہ زمانہ حاضرہ میں وہ ان کاموں کو کر چکی ہیں۔ ہم خود بھی خدانخواستہ غاصب حقوق نسواں نہیں ہیں۔ اور ہم تسلیم کرتے ہیں کہ عورتیں چونکہ انسان ہیں لہٰذا وہ مذکورہ بالا کام انجام دیتے ہوئے بھی اپنے وظیفہ صنفی اور فرائض منصبی کو ادا کر سکتی ہیں یہ دوسری بات ہے کہ آجکل جدت پسند طبائع نے طبقہ نسواں کو انکے اس فرض صنفی سے روکنا چاہا ہو۔ ان تمام ریز کا جو کچھ انجام ہوگا اس کا فیصلہ مستقبل کر سکے گا ابھی اسکے متعلق رائے زنی کرنا قبل از وقت معلوم ہوتا ہے۔

اگر بنظر غور دیکھا جائے تو عیاناً خدائے قادر مطلق کی عجیب قدرت کا ظہور نظر آتا ہے کہ عورت جیسی نازک ولطیف ہستی جس کو قدرت کا آبگینہ سمجھنا چاہیئے مگر قدرت خداوندی نے ولادت جیسا زہرہ گداز کام اس سرمایہ نزاکت ولطافت کے متعلق فرما کر اپنی انتہائی کاریگریوں پر غور کرنے کیلئے دعوت دی ہے۔ اس بات کو ساری دنیا مانتی ہے کہ ولادت سے زیادہ ہولناک اور تکلیف دہ وقت اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ موت کا وقت ہے۔ اللہم احفظنا من کل بلاء الدنیا والآخرۃ۔ خدائے رحمن ورحیم کا یہ فضل واحسان ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو اس تکلیف دہ مشکل مسئلہ کے حل کی طرف متوجہ فرمایا اور ایسی تدابیر القاء فرمائیں جس سے فی الجملہ راحت وآسائش میسر آتی ہے۔ والحمد اللہ علی ذالک۔

یہ بھی اسی خالق منان کی کریمی ہے کہ اس نے مُدیر ہمدرد صحت سلمہ وزاد قدرہ کے دل میں نسوان یا عورت نمبر نکالنے کا داعیہ پیدا فرمایا تاکہ اس موقعہ پر کارآمد اعمال واقوال حکمت ایک جگہ جمع ہوجائیں اور اس سے گروہ نسواں متمتع ومستفید ہوا کرے۔

ہم بھی اس موقعہ پر اپنے معمولات مجربہ بنظر خیر خواہی خلق وبجیال توشہ آخرت ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ تسہیل ولادت کے لئے ایام حمل میں ایک تولہ سے لے کر دو تولہ تک روزانہ رات کو سوتے وقت کھلانے سے ولادت کا مرحلہ بھی بآسانی طے ہوجاتا ہے اور بچہ صاف اور گورے رنگ کا پیدا ہوتا ہے گلقند ابتدائے حمل سے وضع حمل تک کھلانا چاہیئے۔

عورتوں میں بعد ولادت ایک درد ہوا کرتا ہے جو کہ دردزہ کا ہم پلہ ہوجایا کرتا ہے اگر بچہ پیدا ہوتے ہی انڈے کی نیم برشت چلی ایسی کہ جسمیں صرف بہت تیز نمک ڈالا گیا ہو زچہ کو کھلائی جائے تو اس موذی درد سے نجات مل جاتی ہے۔

بعد ولادت تین روز تک عموماً زچہ کو غذا نہ دینے کا دستور ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس عرصہ میں غذا دینا مضر ہے لہٰذا غذائے معتاد سے اجتناب کرتے ہوئے اچھوانی کے نام سے ایک چیز دی جاتی ہے تاکہ بھوک کی شدت نہ ہونے پائے مگر مرور ایام اور کوئی قاعدہ مقرر نہ ہونے سے اس میں ایسی بے ضابطگی عمل میں لائی جاتی ہے کہ اچھوانی کا دینا بجائے خود شدید امراض کا بلانا ہے کیونکہ اچھوانی میں بعض جگہ سیروں اجوائن اور سونٹھ پیپل زچہ کو دی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مُنہ سے لے کر معدہ اور آنتوں تک گرمی دانے نکل آتے ہیں اور دست آنے لگتے ہیں ہر وقت بخار رہنے لگتا ہے۔ جگر خراب ہوجاتا ہے اور انجام کار موت آکر قصہ تمام کردیتی ہے۔ اگر ذیل کی اچھوانی سے بوقت ضرورت کام لیا جائے تو حصول مدعا کے علاوہ کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہیں۔

ھوالشافی:۔ مغز بادام شیریں ۵ دانہ، مغز نارجیل ۱ تولہ، مغز تخم خیارین ۶ ماشہ، مغز تخم خربزہ ۶ ماشہ، خرما ایک تولہ، در آب سائیدہ صاف کردہ روغن زرد ۳ تولہ، قند سفید ۲ تولہ، اجوائن دیسی ۱ ماشہ، زنجبیل ۱ ماشہ، سودہ بہم آمیختہ بر آتش گذارند چوں مثل حریرہ شود فرود آوردہ بخورند + ہر سہ امور سہل الحصول اور ہمارے مجرب ومعمول ہیں بعض گھروں میں سیاہ رنگ کے بچے پیدا ہوا کرتے تھے مگر جس وقت ہم نے گلقند کا استعمال کرایا تو اجلے رنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ایسے کئی بچے آجتک موجود ہیں۔ ناظرین اور ناظرات سلیقہ

دُنیائے نسواں کے عام حالات

تعلیمِ نسواں اور ہمارا ملک

کسی نے اونٹ سے پوچھا تھا کہ حضت یہ آپ کی گردن کیوں ٹیڑھی ہے تھوڑا سا شتر غمزہ کرنیکے بعد فرمانے لگے کہ آپ نے ایک گردن ہی کو کیوں پوچھا اس خاکسار کے جسم میں اور ہی کونسی کل سیدھی ہی کچھہ ایسی ہی حالت بدقسمتی سے ہمارے ملک کی بھی ہو۔ ہم ایک تعلیمی حالت ہی پر کیا افسوس کریں حقیقت یہ ہو کہ ہماری توکوئی ادا بھی درست نہیں۔ تاہم بھی چونکہ کسی قوم کی تخریب یا تعمیر پر سب سے زیادہ اثر عورتوں کی تعلیم اور عورتوں کی تندرستی کا پڑتا ہے اس لئے نامناسب نہ ہوگا اگر اس مخصوص نمبر میں ایک نظر تعلیم نسواں کی حالت پر ڈال لی جائے۔ ایسے خوش نصیب ممالک بھی ہیں جہاں عورتیں قریب قریب صد فیصدی تعلیم یافتہ ہیں لیکن انہیں چھوڑ کر بھی اگر دیکھا جائے تو ہمارا ملک ابھی تعلیم کے معاملے میں دیگر ممالک سے بہت پیچھے ہو۔ غریب عورتوں کا تو ذکر کیا ہو یہاں تو ابھی مردوں کی تعلیم بھی ایسی ذلیل اور پست حالت میں ہے کہ جس سے وحشی اور بربری قبائل کے علاوہ شاید ہر قوم کے انسانوں کو شرم آئیگی شہروں میں دس بیس پچاس گریجوایٹوں کو سوٹ اور بوٹ پہنے دیکھکر ہم دلیں بہت کچھہ مطمئن ہوجاتے ہیں کہ ہمارا ملک بھی تعلیم میں روز افزوں ترقی کر رہا ہے لیکن یہ تعلیم اول تو صرف شہر کے تھوڑے سے "خوش اوقات" نوجوانوں تک محدود ہے، اور دوسرے وہ بھی کچھہ ایسی قسم کی کہ بی اے پاس کرلینے کے بعد بھی یہ بدنصیب اس قابل نہیں ہوتے کہ پیٹ کے لئے دو روٹیاں کمالیں۔ ہماری اصل آبادی دیہات میں ہو اور وہاں ابھی تک تعلیم کی یہ حالت ہو کہ خط یا تار پڑھوانے کے لئے اکثر و بیشتر حالات میں لوگوں کو تار بابو یا پوسٹ ماسٹر ہی کے پاس جانا پڑتا ہو۔

جب مردوں کی تعلیم کی یہ کیفیت ہو تو عورتوں کی تعلیمی حالت کا اندازہ کرنا زیادہ دشوار نہیں ہے۔ کروڑ در کروڑ ہماری بہنیں جنہیں ان کے بخت بد نے اس ظلمت آباد میں پیدا کر دیا ہو۔ دُنیا میں نہایت اچھے اچھے دماغ اور کام کرنیوالی طبیعتیں لیکر آتی ہیں، اور علوم دُنیا میں سے صرف یہ علم حاصل کرکے کہ ساس نندیں یا بہو اور بھاوجیں دُنیا میں بدترین قسم کے دشمن ہیں اور صرف اتنا کام کرکے کہ ایک یا ایک سے زائد انسان نما حیوانوں کو موت سے بھی بدتر زندگی بخشدیں ایک بن کھلے غنچہ کیطرح مُرجھاکر واپس چلی جاتی ہیں اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی کہ ان میں سے بہت سی ایسی تھیں کہ جن میں عمرؓ، خالد، ارجن و بھیم یا نپولین اور مصطفےٰ کمال پیدا کرنے کی صلاحیت موجود تھی۔

تعلیم نسواں ہمارے ملک میں یکسر مفقود نہیں ہے۔ شہروں میں بہت سے اور دیہات میں اِکا دُکا لڑکیوں کے مدرسے موجود ہیں لیکن خدا جانے کچھہ نظامِ تعلیم میں خرابی ہے یا ہماری بچیوں کے دماغوں میں کہ یہ "نام نہاد" تعلیم حاصل کرکے بھی وہ کچھہ ایسی چیز تو اکثر بن جاتی ہیں کہ جو ہم بنانا نہ چاہتے تھے اور وہ چیز شاذ و نادر ہی بنتی ہیں جو بنانا ہمارا مقصود تھا خیر آج نہیں تو کل کبھی نہ کبھی حالات درست ہو ہی جائیں گے بالفعل تو آپ ایک نظر ان اعداد و شمار پر ڈال لیجئے جن سے آپ کو یہ معلوم ہوسکے کہ ہماری انسانیت کا پورا نصف حصہ کس حد تک تعلیم یافتہ ہو اور اگر آج سارے کے سارے مرد گریجوایٹ شادی کرنیکے لئے اُٹھ کھڑے ہوں تو ان میں سے کتنے ایسے خوش نصیب ہونگے کہ جنہیں گریجوایٹ نہ سہی اوسط ہی درجے کے تعلیم یافتہ جوڑے مل جائیں ۔

"ہمدرد صحت"

لڑکیوں کی تعلیم کے خاص اعداد و شمار ۱۹۳۴ء میں

	لڑکیوں کے مدارس کی مجموعی تعداد	[illegible]	[illegible]	تعلیم پانے والی لڑکیاں				[illegible]	[illegible]
				ابتدائی جماعتوں میں	ثانوی جماعتوں میں	کالجوں میں	[illegible]		
[illegible]	۳۹۵۱۸	۱۶۴۹۹۸	۱۰۹۶۲۶	۳۲۹۳۰۹	۱۰۴۱۱	۳۹۹	۷۰	۳۶۵۵۰۵	۳۲۳۵۹۳۴

لڑکیوں کے لئے ابتدائی مدارس ۱۹۳۴ء میں

	لڑکیوں کے ابتدائی مدارس کی تعداد	لڑکیوں کے ابتدائی مدارس میں پڑھنے والوں (لڑکے اور لڑکیوں کی تعداد)	لڑکیوں کا داخلہ پہلی سے پانچویں جماعت تک					لڑکیوں کی مجموعی تعداد تمام مدارس کی ابتدائی جماعتوں میں	لڑکیوں کے ابتدائی مدارس میں استانیاں		مجموعی تعداد کیساتھ معلمی کی تعلیم یافتہ استانیوں کا تناسب	لڑکیوں کے ابتدائی مدارس پر کل خرچ
			پہلی جماعت	دوسری جماعت	تیسری جماعت	چوتھی جماعت	پانچویں جماعت		مجموعی تعداد	معلمی کی تعلیم یافتہ		روپے
برطانوی ہند	۳۴۰۵۴	۱۴۰۹۳۸۸	۱۵۰۸۴۵۳	۴۵۱۳۹۶	۲۸۶۷۷۸	۱۶۱۶۲۷	۸۵۸۴۴	۲۴۹۴۰۶۸	۳۵۹۶۴	۱۹۲۹۶	۵۳/۷	۱۳۱۸۶۷۲۵

لڑکیوں کیلئے ثانوی تعلیم کے مدارس ۱۹۳۴ء میں

	لڑکیوں کے ثانوی تعلیم کے مدارس کی تعداد		لڑکیاں جو ثانوی تعلیم پا رہی ہیں	ثانوی تعلیم کے مدارس میں استانیوں کی تعداد		مجموعی تعداد کے ساتھ معلمی کی تعلیم یافتہ اُستانیوں کی تعداد کا تناسب	مجموعی رقم جو لڑکیوں کے ثانوی تعلیم کے مدارس پر صرف ہوتی ہے
	اینگلو ورنیکلر	ورنیکلر		مجموعی تعداد	معلمی کی تعلیم یافتہ استانیاں		روپے
برطانوی ہند	۷۳۷	۵۱۲	۱۰۶۱۴۸	۱۲۷۸۲	۸۳۶۷	۶۵/۵	۱۱۹۲۳۳۸۸

میٹرکولیشن اور بی اے کے امتحانوں میں شریک ہونیوالی لڑکیاں ۱۹۳۴ء میں

صوبہ	میٹرکولیشن کے امتحان میں شریک ہونیوالی		بی اے کے امتحان میں شریک ہونیوالی	
	امتحان میں شریک ہوئیں	پاس ہوگئیں	امتحان میں شریک ہونیوالی	پاس ہوگئیں
راس	۷۰۶	۶۰۲	۱۴۲	۷۲
بئی	۱۰۲۱	۵۶۵	۵۸	۴۰
ال	۱۰۴۷	۶۰۹	۱۳۰	۲۸
وبہ متحدہ	۳۸۲	۲۳۵	۹۵	۷۱
جاب	۸۶۵	۵۰۰	۱۰۷	۷۱
ی	۱۵۰	۷۴	۶	۴
ی برطانوی ہند	۵۵۹۴	۳۳۲۵	۵۷۱	۳۸۳

مخصوص پیشوں اور صنعتوں کیلئے لڑکیوں کی تعلیم ۱۹۳۴ء میں

تعلیم گاہ کی نوعیت	مدارس کی تعداد	طالبات کی تعداد
کالج		
قانون کے کالج	۱۲	۷۲۷۴
میڈیکل کالج	۱۰	۴۷۶۶
انجینیرنگ کالج	۷	۲۱۲۱
انجیریکلچرل (زراعتی) کالج	۷	۸۱۹
کمرشل (کاروبار تجارت) کالج	۶	۲۲۸۶
فاریسٹ (جنگلات) کالج	۱	۵۸
ویٹرنیری (حیوانوں کے معالجہ) کالج	۴	۴۱۰
کل	۴۷	۱۷۷۳۴
اسکول		
قانون کے اسکول	۲	۱۴۰
میڈیکل اسکول	۳۳	۶۹۹۵
انجینیرنگ اسکول	۱۱	۱۸۴۰
صنعت وحرفت کے اسکول	۴۶۸	۲۶۲۵۲
کمرشل اسکول	۱۳۶	۵۸۴۹
انجیریکلچرل اسکول	۱۲	۵۴۶
فاریسٹ اسکول	۱	۵۷
آرٹ (مصوری نقاشی وغیرہ) اسکول	۱۵	۲۱۵۷
کل	۶۷۸	۴۳۸۳۶
مجموعی میزان	۷۲۵	۶۱۵۷۰

لڑکوں اور لڑکیوں کی یکجائی تعلیم ۱۹۳۴ء میں

صوبے	آرٹ کالجوں میں لڑکیاں — لڑکیوں کے کالجوں میں	آرٹ کالجوں میں لڑکیاں — لڑکوں کے مدارس میں	پیشہ کے کالجوں میں لڑکیاں — لڑکیوں کے مدارس میں	پیشہ کے کالجوں میں لڑکیاں — لڑکوں کے مدارس میں	ہائی اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکیوں کے مدارس میں	ہائی اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکوں کے مدارس میں	مڈل انگریزی اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکیوں کے مدارس میں	مڈل انگریزی اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکوں کے مدارس میں	ورنیکلر مڈل اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکیوں کے مدارس میں	ورنیکلر مڈل اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکوں کے مدارس میں	ابتدائی اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکیوں کے مدارس میں	ابتدائی اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکوں کے مدارس میں	مخصوص تعلیم کے اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکیوں کے مدارس میں	مخصوص تعلیم کے اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکوں کے مدارس میں	سرکار سے منظور ناشدہ اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکیوں کے مدارس میں	سرکار سے منظور ناشدہ اسکولوں میں لڑکیاں — لڑکوں کے مدارس میں
...ں	۵۳۷	۲۴۰	۷۳	۷۹	۱۶۹۷۸	۵۳۷۹	۵۶۹۵	۱۹۳۲	—	—	۹۴۵۱۶۳	۴۲۰۸۲۵	۵۴۳۰	۸۱۷	۱۸۴۸	۱۹۴۸۲
...ئی	—	۹۶۵	—	۱۳۱	۱۴۴۹۹	۳۹۰۷	۳۷۷۶	۱۴۳۳	—	—	۱۶۴۹۷۱	۱۰۴۹۲۹	۲۴۱۸	۴۴۷	۳۷۵۹	۴۲۳۵
...ل	۵۹۶	۴۶۰	۵۷	۱۶	۱۴۹۸۳	۸۹۱	۸۸۹۰	۱۹۴۴	۶۸۹	۱۲۱	۴۸۸۰۸	۱۱۶۲۵۹	۲۷۷۸	۸۹۶	۱۳۹۱۹	۲۱۹۰
...متحدہ	۲۵۴	۸۹	۹	۱۲	۶۴۱۴	۱۲۵	۷۷۵۴	۲۳۴	۳۱۹۴۴	۲۶	۷۰۲۸۵	۷۰۵۹۲	۹۵۱	۳۴۸	۲۸۸۷	۳۱۰۷
...ب	۳۷۲	۷۲	۳۹	۲۶	۱۲۲۹۶	۱۲۹	۵۲۶۶	۶۴۲	۲۹۳۹۸	۸۰۳۴	۹۹۳۳۶	۱۱۸۶۳	۲۷۸۷	۶	۴۳۷۵۷	۱۳۲۳۷
...	—	۲۱۸	—	۸۵	۶۸۱۴	۱۲۰۴۴	۳۰۲۷	۲۵۸۹	۴۶۲۹	۴۲۸۶۶	۲۲۳۷۲	۱۰۹۸۳۲	۳۴۷	۸۷۰	۱۵۵۰	۷۸۸۰
...اڑیسہ	۷۰	۹	—	—	۲۹۷۹	۱۲۹	۳۸۸۶	۶۹۵	۱۴۵۶	۱۸۰	۶۲۷۵۵	۵۹۲۴۸	۷۹۲	۴۷	۵۶۵۲	۳۷۵۴
...ات متوسط	—	۷۲	۱۸	۶	۴۳۶	۶۳	۱۸۶۸	۳۷۱	۵۰۹۲	۳۷۲۵	۳۴۶۴۸	۲۴۱۹۲	۸۲۰	۲۳	۲۴۹۱	۹۴۲
...م	—	۴۷	—	—	۲۵۰۷	۱۰	۴۰۸۶	۵۶۹	۲۰۸۰	۹۱۳	۲۴۱۱۹	۲۹۲۲	۱۱۲	۹۱	۲۳۴۴	۳۱۹۶
...شمال مغربی سرحد	—	—	—	—	۴۳۲	۱۸	۱۴۴۹	۵۸	۳۷۷۲	۲۴۷	۸۱۴۳	۶۵۱	۵۰	—	۵۵۰	۳۳۴
	—	—	—	—	۲۳۳	۵۱	—	—	—	—	۷۳۴	۱۹۵۹	—	—	—	۵۲
...	۵۱	۳۰	۱۴۵	—	۱۳۹۵	۴۲	۳۶۶	—	۲۸۱۳	—	۵۳۸۶	۲۰۳	۲۴۵	—	۲۶۶	۳۰
...واڑہ	—	۲	—	—	۲۷۰	—	۱۸۱	—	۶۱	۳	۲۶۱۹	۴۶۲	۱۲	—	۳۹۷	۶۹
...ستان	—	—	—	—	۵۳۹	۱۱	۳۳۱	۴۴	۸۱۶	—	۳۰۴	۵۳	—	—	۳۹۷	۶۹
...ر	—	۲۷	—	—	۱۵۴۰	—	۲۶۱	۶۹	۳۹۷	۲۵	۳۲۷۲	۴۷۳	۵۷	—	—	۷۳
...علاقہ جات زیر انتظام	—	—	—	—	۱۱۴۰	۴	۹۴۳	۶۷	—	—	۳۲۸۶	۱۲۷	۸۸	۲	۱۵۳	۹۸
...برطانوی ہند	۱۸۱۷	۲۲۴۲	۳۲۱	۳۶۵	۸۴۴۰۵	۲۳۴۷۳	۲۷۷۶۰	۱۰۶۶۷	۸۳۱۴۶	۵۶۱۰۰	۱۳۴۳۵۰۱	۹۵۰۵۶	۱۶۱۱۴	۳۴۴۸	۷۹۶۴۴	۲۹۸۹۸

مُسلمان لڑکیوں کی تعلیمی حالت

صوبہ جات	کس مدرسے میں تعلیم پا رہی ہیں						[illegible]
	آرٹس کالج یا یونیورسٹی کے شعبے	مختلف پیشوں کے کالج یا یونیورسٹی کے شعبے	ثانوی تعلیم	ابتدائی تعلیم	مخصوص مدارس	سرکار سے منظور ناشدہ مدارس	
س	۱۲	۳	۵۰۳	۸۴۶۸۴	۱۹۵	۶۳۳۱	۹۱۷۲۸
	۱۴	۲	۱۳۹۵	۵۳۸۸۶	۱۶۶	۴۴۷۸	۶۰۰۰۱
	۲۰	—	۶۵۳	۳۵۴۱۷۱	۱۱۵۹	۷۱۶۱	۳۶۳۱۶۴
تحدہ	۲۵	۱	۶۶۱	۲۶۶۰۶	۳۱۲	۲۳۷۵	۲۹۹۷۸
	۹۴	۷	۲۶۴۸	۴۹۵۸۳	۷۳۲	۴۸۱۳۷	۱۰۱۲۰۱
	۴	۱	۲۰۳	۸۰۱۴	۱۵	۱۵۸۷	۹۸۲۴
ڑیسہ	۱	—	۲۲	۲۴۲۹۰	۳۰	۲۰۵۶	۲۶۳۹۹
ت متوسط	—	—	۳۷	۹۳۲۷	۶۲	۷۳۹	۱۰۱۶۵
	۲	—	۲۶۳	۱۲۲۷۴	۴۴	۲۸۲۷	۱۵۴۱۰
مال مغربی سرحد	—	—	۲۱۴	۶۰۱۰	۲۵	۸۴۵	۷۰۹۴
	—	—	۲	۱۱۶	—	—	۱۱۸
	۳	۱۸	۲۱۲	۲۰۶۳	۳۳۸	۳	۲۳۳۷
بواڑہ	—	—	۲۰	۴۴۸	—	۱۹۹	۶۶۷
نان	—	—	۱۹	۳۳۱	—	۳۶۶	۷۱۶
	۱	—	۳۲	۶۵۷	۱	۳	۶۹۴
انتظام علاقے	—	—	۱۳	۵۱۳	۱	۸۰	۶۰۷
انوی ہند	۱۷۶	۳۲	۶۹۹۷	۶۳۲۹۷۱	۲۷۴۰	۷۷۱۸۷	۷۲۰۱۶۳

ہندوستان کی آبادی ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق

مرد	عورتیں	کل میزان
اٹھارہ کروڑ اٹھارہ لاکھ، اٹھائیس ہزار نو سو تیئیس (۱۸۱۸۲۸۹۲۳)	سترہ کروڑ دس لاکھ، آٹھ ہزار، آٹھ سو پچپن (۱۷۱۰۰۸۸۵۵)	پینتیس کروڑ اٹھائیس لاکھ، سینتیس ہزار سات سو اٹھ (۳۵۲۸۳۷۷۷۸)

گذشتہ مردم شماری کی بہ نسبت اضافہ

مرد	عورتیں	کل اضافہ
ایک کروڑ اٹھتر لاکھ، تینتیس ہزار، تین سو اٹھتر (۱۷۸۳۳۳۷۸)	ایک کروڑ، ساٹھ لاکھ، اکسٹھ ہزار نو سو انتیس (۱۶۰۶۱۹۲۹)	۳۵۳۰۷

تعلیم یافتگان کی تعداد

مرد	عورتیں	کل
دو کروڑ انتالیس لاکھ، باسٹھ ہزار دو سو اناسی (۲۳۹۶۲۲۷۹)	اکتالیس لاکھ، انہتر ہزار، چھتیس (۴۱۶۹۰۳۶)	دو کروڑ اکیاسی لاکھ، اکتیس ہزار تین سو پندرہ (۲۸۱۳۱۳۱۵)

گذشتہ پچاس سال میں آبادی کی ترقی

	سنہ	تعداد
مرد	۱۹۳۱ء	۱۸۱۸۲۸۹۲۳
	۱۹۲۱ء	۱۶۳۹۹۵۵۵۴
	۱۹۱۱ء	۱۶۱۳۳۸۹۲۵
	۱۹۰۱ء	۱۳۹۹۵۱۸۲۴
	۱۸۹۱ء	۱۳۶۷۶۹۶۲۹
	۱۸۸۱ء	۱۲۹۹۳۹۲۹۰
عورتیں	۱۹۳۱ء	۱۷۱۰۰۸۸۵۵
	۱۹۲۱ء	۱۵۴۹۴۶۹۲۶
	۱۹۱۱ء	۱۵۳۸۱۷۴۶۱
	۱۹۰۱ء	۱۴۴۴۰۹۲۳۲
	۱۸۹۱ء	۱۴۰۵۴۵۰۴۲
	۱۸۸۱ء	۱۲۳۹۴۷۰۴۰
کل آبادی	۱۹۳۱ء	۳۵۲۸۳۷۷۷۸
	۱۹۲۱ء	۳۱۸۹۴۲۴۸۰
	۱۹۱۱ء	۳۱۵۱۵۶۳۹۶
	۱۹۰۱ء	۲۹۴۳۶۱۰۵۶
	۱۸۹۱ء	۲۸۷۳۱۴۶۷۱
	۱۸۸۱ء	۲۵۳۸۹۶۳۳۰

معذور الخدمت باشندگان ہند کی تعداد مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۳۱ء

	فاتر العقل		گونگے بہرے		نابینا		کوڑھی	
	مرد	عورتیں	مرد	عورتیں	مرد	عورتیں	مرد	عورتیں
برطانوی ہند	۶۰۴۲۴	۳۸۰۲۵	۱۱۳۹۷۷	۷۶۶۱۵	۲۲۱۵۵۲	۲۴۱۲۵۳	۹۳۲۸۱	۲۳۵۸۹
دیسی ریاستیں	۱۳۵۷۸	۸۴۷۷	۲۳۷۰۳	۱۶۶۰۰	۹۳۱۸۹	۷۵۳۷۶	۱۴۹۱۱	۹۴۳۳

شادیِ بیاہ

شادی مرد کی زندگی کا بھی ایک بہت اہم واقعہ ہوتی ہے۔ لیکن عورت کی تو زندگی ہی اس زمانے میں شادی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ پیدائش کے وقت سے لے کر اس وقت تک کہ جب وہ دائمی اور ابدی راحت کے خواب میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اسکی تمام زندگی یا شادی ہے یا شادی کی تیاری، یا شادی کا رونا۔ اور ایسی صورت میں بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ شادی عورت کی زندگی کا اہم ترین جزو ہے۔ اس کی تمام مسرت و شادمانی یا عمر بھر کے درد دکھ کا سرچشمہ ہے۔ اور اسکی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ لیکن نہ جانے کیوں ہندوستان میں اس بدنصیب صنف کے اس فطری اور پیدائشی حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ جو ادنیٰ درجہ کے جانوروں تک کو قدرت کی طرف سے حاصل ہے یعنی یہ کہ وہ اپنے لئے جوڑا خود انتخاب کرے۔ یہی نہیں بلکہ اس ملک میں تو یہ بھی دستور ہے کہ گہوارے کے اندر ہی جبکہ اسکی عمر مہینے دو مہینے سے زیادہ نہیں ہوتی اسکا عقد کر دیا جاتا ہے۔ اگر وہ خوش نصیب ہے، اور خاوند اُس کے جوان ہونے تک زندہ رہا تو خیر چاہے بانجا ہے، اور پسند آئے یا نہ آئے، وہ بہر صورت صبر و شکر کر کے ماں باپ کے اس ظلم کو سہتی ہے اور عمر بھر دُکھی رہتی ہے۔ لیکن اگر سن بلوغ کو پہنچنے سے پیشتر وہ "آن دیکھا" خاوند چل بسا تو اب دنیا میں اس سے زیادہ ذلیل و خوار اور اس سے زیادہ مصیبت زدہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ جوان ہوتی ہے۔ اس کا دل جوان ہوتا ہے، اس کے جذبات جوان ہوتے ہیں۔ اور وہ ناشاد و نامراد ہستی یا تو شباب کے تقاضوں سے تنگ آ کر خود کشی کر لیتی ہے، یا ایسی ناپاک زندگی اختیار کر لیتی ہے کہ جسکے تصور سے بھی ایک عورت کو کانپ جانا چاہیئے +

کم سنی کی شادیوں کا رواج اس آرین قوم میں نہ تھا جو کوہ ہمالہ کو عبور کر کے ہندوستان میں آئی تھی۔ اور یہ دیکھ کر کہ کسی وحشی قوم میں کم سنی کی شادی کا رواج نہیں ہوتا۔ ہم یہ بھی قیاس کر سکتے ہیں کہ ہندوستان کے اصلی باشندوں میں بھی ہرگز یہ رسم بد موجود نہ ہوگی

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اُن دونوں قوموں میں یہ رسم موجود نہ تھی تو پھر اسکی ابتدا کب اور کس طرح ہوئی۔ گمان غالب یہی ہے کہ چونکہ اس ملک کی آب و ہوا گرم ہے۔ اس لئے لڑکیاں سن بلوغ کو سرد ممالک کی لڑکیوں کی بہ نسبت جلد پہنچتی ہیں۔ اور جاہل اور ناواقف لوگوں کے خیال میں کسی لڑکی کے بالغ ہونے اور اسکے وظائف زوجیت ادا کرنے کے قابل ہو جانے کے ایک ہی معنی ہیں۔ اس لئے اکثر حالتوں میں لڑکی کی بارہ اور تیرہ برس کی عمر کو شادی کرنے کے لائق عمر خیال کر لیا گیا۔ اسکے علاوہ غالباً ایسا بھی ہوا ہوگا کہ آرین سپاہیوں نے مفتوح ہندوستانی قوموں کی عورتوں پر جبر و زیادتی شروع کر دی ہوگی، اور اپنی بہت سی جوان لڑکیوں کے اس طرح چھن جانے پر مفتوح قوم کو جوش آیا ہوگا، اور انہوں نے انہیں فاتح قوم کی دستبرد سے بچانے کی یہ تدبیر سوچی ہوگی کہ چھ، سات، آٹھ برس کی عمر میں انکا عقد کر دیا جائے۔ تاکہ ان کی حیثیت کنواریوں کی نہ رہے جو سپاہیوں کی بہ نسبت زیادہ غیر محفوظ تھیں۔ اور ایک عرصہ دراز گذر جانے پر قوم کی یہ ذہنیت بن گئی ہوگی کہ ہر کنواری لڑکی کی عصمت مشتبہ اور ہر شادی شدہ لڑکی باعصمت خیال کر لی گئی ہوگی۔ اس طرح گویا قوم کی نظروں میں ہر وہ لڑکی جسکی شادی ہو چکی ہو اپنی کنواری بہنوں کی بہ نسبت زیادہ معزز تھی۔ ماں باپ جنہیں اولاد کے لئے زیادہ سے زیادہ عزت اور آبرو کا سامان بہم کر دینے کی تمنا ہوتی ہے اس بات کی کوشش میں لگ گئے کہ جس قدر جلد ہو سکے اپنی بیٹی کو لوگوں کی انگشت نمائی سے محفوظ اور قوم میں باعزت بنا دیں۔

بعض قوموں میں یہ دستور بھی تھا کہ باپ اپنی بیٹی کے معاوضہ میں نقد روپئے کی ایک رقم اسکے خاوند سے لے لیتا تھا۔ اس قسم کے روپے کو جو بیٹی کی فروخت یا اصطلاح کے مطابق اس کے عقد سے حاصل ہوتا ہے جلد سے جلد قبضے میں کرنے کی خواہش بھی بہت سے باپوں کو جلدی کرنے پر مجبور کر سکتی تھی۔

جہلا میں بکثرت ایسے باپ تھے جو بیٹی کے نام سے جلتے تھے۔ اگر بیٹیاں ایسے گھروں میں زندہ بچ جاتی تھیں تب بھی باپ کا برتاؤ ان کے ساتھ حد سے زیادہ ظالمانہ ہوتا تھا جس سے ماں کا دل دکھتا تھا اور وہ اپنی پوری کوشش اس بات پر صرف کر دیتی تھی کہ کسی طرح

بیٹی اس مصیبت سے نکل کر خاوند کے گھر چلی جائے۔ یہاں اس بات کی توقع کی جا سکتی تھی کہ شاید اسکے ساتھ نسبتاً بہتر سلوک کیا جائے۔

قوم کی اس ذہنیت سے متاثر ہو کر قوم کے شعراء نے اپنے اشعار میں اپنے محبوب کو کمسن کہنا اور اس کی عمر سولہ، پندرہ، چودہ، حتیٰ کہ دس تک بیان کرنی شروع کر دی، اور ان غزلوں اور نظموں نے قوم کے نوجوانوں کے دل پر اثر کر کے یہ چیز اچھی طرح ان کے ذہن میں راسخ کر دی کہ جب ایک محبوب مطلوب کی ہرن کی سی آنکھیں قابل پسند چیز ہیں۔ اسی طرح اس کی عمر کا چودھواں سال بھی ایک ایسی شے ہو کہ جس کی آرزو کیجائے۔ چودھویں سال کا نام عورتوں کی اصطلاح میں "میٹھا برس" ہو گیا۔ فرانس میں "میٹھا برس" لڑکی کے سترھویں سال کو کہتے ہیں۔ جس کے بعد اسے شادی کا قانونی حق حاصل ہو جاتا ہے۔

عورتوں کی جوانی چونکہ ان کی دکھوں بھری زندگی کی وجہ سے بہت جلد برباد ہو جاتی تھی۔ اور بہت سی عورتوں میں پچیس تیس سال کی عمر میں ابھی خاصی بوڑھی نظر آنے لگتی تھیں۔ اس لئے قدرتی طور پر مردوں کی یہ تمنا ہوئی کہ کم سے کم عمر کی بیوی لائیں تاکہ اسکی جوانی کی عمر اور بہار کا زمانہ دلوں تو قائم رہ سکے۔

بہرحال اسی قسم کے کچھ اسباب تھے جنہوں نے ہماری کرور در کرور عورتوں کو اوّل عمر میں شادی کے جنجال میں پھنسا کر زندہ درگور کر دیا۔ سنہ ۲۹-۱۹۲۸ء میں حکومت ہند کی جانب سے ایک کمیٹی اس بات کی تحقیقات کرنے کے لئے بیٹھی تھی کہ ملک میں شادی کی کم سے کم عمر کیا قرار دی جائے۔ اپنی تحقیقات کے دوران میں اس نے ہر صورت میں یہی دیکھا کہ لاکھوں چلاک، حسین، اور قوم کے لئے مایہ ناز عورتیں صرف کمسنی کی شادی کی وجہ سے اپنی صحت کو اپنے والدین کی حماقت اور اپنے خاوند کی تھوڑی سی مسرت پر قربان کر چکی ہیں۔ اور سل جیسے موذی مرض میں گرفتار ہو کر صبر و سکون کے ساتھ اپنی موت کا انتظار کر رہی ہیں۔

سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق صوبہ پنجاب میں لڑکیوں کا سن بلوغ ۱۲ سے ۱۶ سال ہے۔ یہاں ایسی معصوم بچیاں کہ جنکی عمر ابھی پانچ اور دس سال کے درمیان تھی اور شادی ہو چکی رہی، حسب ذیل تھی:-

ہندوؤں میں	مسلمانوں میں	سکھوں میں
ایک ہزار میں سے ستر	ہزار میں سے چھبیس	ہزار میں سے پچیس

(ہزار سے مطلب ہزار عورتیں نہیں ہیں بلکہ اسی عمر کی ایک ہزار لڑکیاں)

دس سے پندرہ سال تک جن لڑکیوں کی عمر تھی ان میں شادی شدہ کا تناسب یہ تھا:-

ہندوؤں میں	مسلمانوں میں	سکھوں میں
فی ہزار ۳۷۷	فی ہزار ۱۸۷	۲۲۳

صوبۂ سرحد (شمال مغربی) میں بچوں کی شادیاں کر دینے کا دستور بالکل نہیں ہے۔ اور اس صوبہ میں ہندو، مسلمان، سکھ کسی قوم میں بھی کوئی لڑکی ایسی نہ تھی کہ جس کی عمر پانچ سال سے کم ہو اور اسکی شادی ہو چکی ہو۔ ۵ سے دس سال عمر تک کی بچیوں میں ہزار میں

ہندو	مسلمان	سکھ
۱۱	۲	۱۷

لڑکیاں شادی شدہ ہیں اور دس سے پندرہ سال تک عمر کی لڑکیوں میں سے فی ہزار

ہندو	مسلمان	سکھ
۱۹۰	۱۲۱	۳۰۶

لڑکیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ اس صوبہ میں لڑکیوں کا سن بلوغ ۱۳ سے ۱۵ سال ہے۔

صوبہ دہلی میں لڑکیوں کی شادی کی عمر بالعموم ۱۶ سے ۱۸ سال ہے۔ مارواڑی طبقہ اس کلیہ سے مستثنیٰ ہے اس فرقے کی لڑکیاں بارہ برس کی عمر سے پہلے بیاہ دی جاتی ہیں اور جینیوں میں ۱۴ سال کی عمر میں۔ مسلمانوں میں بھی اوسطاً تیرہ چودہ سال کی عمر شادی کی عمر ہے۔ کے لوگوں میں تین چار یا سات آٹھ سال کی عمر میں شادی کر دیجاتی ہے۔ لڑکیوں کا سن بلوغ بارہ اور تیرہ سال کے درمیان ہے۔

اجمیر میرواڑہ میں شادیاں عام طور پر دس بارہ سال کی عمر میں کر دی جاتی ہیں۔ جاٹوں میں اوائل عمر کی شادی بہت ہی عام ہے۔
سندھ میں سوائے عالموں اور اونچے طبقے کے مسلمانوں کے سب میں اوائل عمر کی شادی کا رواج ہے۔ گجرات اور کاٹھیاواڑ میں بھی اونچے طبقے کے مسلمانوں کو چھوڑ کر ہر طبقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہے۔ برہم چھتری اور ناگر برہمن بھی اس بلا سے محفوظ ہیں۔
بمبئی میں کم سنی کی شادی اپنے انتہائی عروج پر ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں صوبے کے اندر ایک ہزار چھ سو چھیاسٹھ دودھ پیتی بچیاں ایسی موجود تھیں کہ جن کی عمر ایک سال سے کم تھی اور شادی ہو چکی تھی۔ ایک ہزار ساتسو اکسٹھ ایک اور دو برس کی عمر کے درمیان کی لڑکیاں بیاہی جا چکی تھیں ۔۔۔ سال کے درمیان عمر والیاں ۔۔۔ زیادہ تعداد میں بیاہی جا چکی تھیں۔ سات ہزار دو سو انیس تین اور چار برس کے بیچ کی، اور پانچ اور دس برس کے درمیان کی تو ایک لاکھ ترانوے ہزار پانچ سو اسی بیاہی جا چکی تھیں۔ دس اور پندرہ سال تو اس صوبے کے لحاظ سے غالباً "بہت بڑی عمر" خیال کی جاتی ہوگی۔ اس عمر کی شادی شدہ لڑکیوں کی تعداد چار لاکھ اٹھانوے ہزار سات سو چھ تھی۔
مسلمانوں کی حالت نسبتاً کچھ بہتر ہے۔ ایک سال سے کم عمر کی مسلمان شادی شدہ لڑکیاں سنہ ۱۹۲۱ء میں ۱۴۵ تھیں، اور ایک اور دو سال کے درمیان کی ۱۳۱، دو اور تین سال کے درمیان کی ۳۴۱، تین اور چار سال کے درمیان کی ۴۸۷، چار اور پانچ کے درمیان کی ۷۱۶، پانچ اور دس سال کے درمیان کی ۱۱۷۰۲، اور دس پندرہ برس کے درمیان کی ۴۱۰۱۱۔
اس صوبہ میں لڑکیوں کے سن بلوغ کا اوسط بارہ سے پندرہ سال ہے۔
مدراس ہی ایک ایسا صوبہ ہے کہ جہاں کم سنی کی شادیوں کی وبا عام نہیں ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس صوبہ میں دس اور پندرہ سال کے درمیان کی ہندو لڑکیوں میں سے صرف ۲۴½ فیصدی شادی شدہ تھیں۔ درحالیکہ بمبئی میں انکی تعداد ۴۶ فیصدی تھی۔ بنگال میں ۴۲٫۴ فیصدی، صوبہ متحدہ میں ۵۳½ فی صدی، اور پنجاب میں ۳۵½ فی صدی تھی۔ ہندوستان بھر میں صرف صوبہ سرحد (شمال مغربی) ایسا ہے جہاں یہ اوسط مدراس سے بھی کم ہے۔ یعنی صرف ۱۹ فی صدی۔ مدراس میں برہمن اور غیر برہمن قوموں میں کمسنی کی شادی کے رواج کا فرق دیکھکر ہمارے اس خیال کی تصدیق ہوتی ہے کہ اس مذموم رسم کے پھیلنے کا ایک خاص سبب یہ تھا کہ اس طرح مفتوح قوم اپنی لڑکیوں کی حفاظت فاتح قوم کے سپاہیوں کی دستبرد سے کیا کرتی تھی۔ برہمن آرین نسل سے تعلق رکھتے تھے، اور فاتح کی حیثیت رکھتے تھے، اور غیر برہمن اقوام بیشتر مفتوحہ قومیں تھیں۔ پانچ اور بارہ سال کے درمیان کی عمر میں بیاہ دی جانیوالی لڑکیوں کی تعداد کمائی برہمنوں میں ۱۷۷ فی ہزار، تامل برہمنوں میں صرف ۶۲ فی ہزار، اور تیلیگو برہمنوں میں ۲۰۰ فی ہزار ہے۔ اور اسکے بالمقابل کاپو قوم میں ۸۳۲ فی ہزار، شمالی مدراس اور جنوبی مدراس میں بھی اس رسم کے لحاظ سے بڑا فرق ہے۔ اور وہ بھی ہمارے اسی خیال کی تائید کرتا ہے آرین فاتحین کے قدم جنوبی مدراس تک نہیں پہنچے تھے۔ اس لئے وہاں کے باشندوں کو اپنی لڑکیوں کی حفاظت کی کوئی خاص ضرورت محسوس نہ ہوتی تھی یہی پریان قوم جو وہاں آباد ہے اور نیچ ذات میں شمار ہوتی تھی ان میں پانچ سے بارہ سال تک عمر کی لڑکیاں صرف ۳۸ فی ہزار ہیں جنکی شادی ہو چکی ہے۔ لیکن انہیں کے بھائی جو شمالی مدراس میں اقامت پذیر ہیں اور مالا کہلاتے ہیں ان میں ۷۰ فی ہزار لڑکیاں اس عمر میں بیاہ دیجاتی ہیں۔
یہاں سن بلوغ ۱۲ سے ۱۴ سال ہے۔
بنگال میں کمسنی کی شادیاں اس کثرت سے رائج ہیں کہ سنہ ۱۸۹۱ء میں شادی کی عمر کے متعلق جو قانون بنا تھا وہ بنگال ہی کے حالات کی بنا پر تھا۔ یہاں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنی اس خصوصیت کو چھوڑ بیٹھے ہیں کہ لڑکیوں کی شادی کافی عمر کو پہونچنے پر کریں۔ یہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کی حالت تقریباً یکساں ہے۔ دس سے پندرہ سال تک عمر کی لڑکیاں سنہ ۱۹۱۱ء میں ہندوؤں میں ہر سو میں سے انسٹھ بیاہی ہوئی تھیں۔ اور مسلمانوں میں اسی عمر کی شادی شدہ لڑکیوں کی تعداد سو میں سے انسٹھ تھی۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں ہندوؤں میں یہ تعداد ۱۷ ہوگئی اور مسلمانوں میں ۶۰، اور سنہ ۱۹۲۱ء میں ہندوؤں میں ۶۲ سے کچھ زائد فی صدی اور مسلمانوں میں ۵۲½ فی صدی
پانچ سال سے کم عمر کی لڑکیوں میں شادی کی تعداد ہندوؤں میں ۸ فی ہزار اور مسلمانوں میں ۹ فی ہزار تھی۔
صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ میں یہ رسم نیچے درجے کے ہندوؤں میں بہت عام ہے۔ یہ لوگ بالعموم اپنی لڑکیوں کی شادیاں پانچ سے دو سال کے اندر کر دیتے ہیں۔ اعلیٰ طبقے کے ہندوؤں میں عام طور پر دس اور پندرہ سال کے درمیان شادی کی جاتی ہے۔ مسلمانوں میں

بھی اونچے طبقے میں کم سنی کی شادی کا رواج
نہیں ہے۔ لیکن نیچے طبقے کے لوگ دیہات اور
شہر دونوں جگہوں پر لڑکیوں کی شادی کم عمر
میں کر دیتے ہیں۔ اونچے طبقے میں اگر شادی
جلد کر بھی دی جاتی ہے تو رخصتی پندرہ سال
کی عمر تک نہیں ہوتی۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں اس صوبے
میں پانچ سال سے کم عمر کی لڑکیوں کی کل تعداد
(ہندو اور مسلمان سب) ۱۱۳۳۷۷۲ تھی،
اور ان میں سے ۱۸۶۶۳ لڑکیاں شادی
شدہ تھیں۔ ان اٹھارہ ہزار میں ۲۱۷۶ مسلمان
شادی شدہ لڑکیاں اور ۱۵۰ بیوائیں (اور پانچ
سال سے کم عمر کی) شامل ہیں۔
۵ سے ۱۰ سال تک کی لڑکیوں کی
کل تعداد ۴۳۳۹۹۳۰۳ تھی، اور ان میں
سے ۳۰۶۶۱۸ پابزنجیر تھیں۔ اور
۱۲۲۲۳ بیوگی کی لذت سے آشنا ہو چکی
تھیں۔ ان میں مسلمان شادی شدہ لڑکیاں
۴۸۴۳۲، اور مسلمان بیوہ لڑکیاں
۱۲۰۰ تھیں۔ دس اور پندرہ سال کے
درمیان کی کل لڑکیوں کی تعداد ۲۱۹۶۰۸۹
تھی۔ اور ان میں سے ۹۷۳۷۰۸۱ شادی
شدہ تھیں، اس عمر کی بیواؤں کی کل تعداد
۸۵۷۴۳ تھی۔ مسلمان شادی شدہ
لڑکیاں ۲۸۷۴۱۲۳، اور بیوہ شدہ
۳۱۶۳ تھیں۔

شادی شدہ لڑکیوں کا تناسب

	ہندو لڑکیاں شادی شدہ	مسلمان لڑکیاں شادی شدہ
عمر ۵ سال تک	۷ فی ہزار	۶ فی ہزار
۵ سے ۱۰ سال تک	۱۱۱ فی ہزار	۷۵ فی ہزار
۱۰ سے ۱۵ " "	۵۳۷ فی ہزار	۴۸۹ فی ہزار

اس صوبہ میں سن بلوغ تک ۱۵ سال ہے۔
ذیل کے نقشے سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری
کی رپورٹ سے حاصل کئے گئے ہیں۔

برطانوی ہند کے غیر شادی شدہ باشندے مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۳۱

	مرد: پندرہ سال تک عمر کے	مرد: پندرہ سے پچاس سال تک	مرد: پچاس سال اور زائد عمر کے	عورتیں: پندرہ سال تک عمر کے	عورتیں: پندرہ سے پچاس سال تک	عورتیں: پچاس سال اور زائد عمر کی
ہندو	۴۳۵۹۹۵۵۹	۱۲۵۲۴۸۵۰	۳۸۰۵۹۶	۳۶۲۳۵۰۷۹	۲۰۸۴۴۰۵	۷۲۴۸۵
مسلمان	۱۵۶۴۳۱۲۷	۴۲۹۹۲۰۸	۸۱۴۹۷	۱۲۵۰۰۵۰۱	۷۹۹۲۴۹	۲۴۴۶۸
سکھ	۸۹۸۵۰۵	۴۰۴۸۷۷	۳۰۴۸۷	۷۲۰۶۷۷	۶۳۵۲۴	۱۷۲۳
عیسائی	۱۲۴۲۱۸۱	۴۷۶۶۵۱	۷۱۷۵	۱۱۷۲۵۶۴	۲۰۰۴۵۳	۶۱۲۸

	مرد			عورتیں		
	پندرہ سال تک عمر کے	۱۵سے ۵۰ سال تک	پچاس سال اور زائد عمر کے	پندرہ سال تک عمر کی	پندرہ سے ۵۰ سال تک	پچاس سال اور زائد عمر کی
ہندو	۴۲۸۸۵۷۵	۴۶۰۲۸۱۳۴	۸۳۴۶۸۶۵	۹۰۴۹۰۷۹	۴۶۲۴۵۱۵۸	۳۰۵۸۸۴۵
مسلمان	۱۰۸۷۷۷۵	۱۲۴۹۷۲۴۴	۲۷۱۵۷۹۴	۲۸۷۶۸۰۱	۱۴۵۰۲۱۱۳	۸۶۲۴۹۶
سکھ	۲۴۱۳۵	۷۰۰۶۸۹	۱۷۰۸۳۵	۶۲۵۹۴	۷۴۶۱۱۳	۸۹۳۱۶
عیسائی	۱۸۷۸۳	۹۸۳۰۹۳	۲۱۷۵۴۵	۵۲۴۹۵	۱۰۶۴۶۳۱	۹۶۲۴۹

برطانوی ہند کے باشندے جن کا جوڑہ فوت ہو چکا مطابق مردم شماری سنہ ۱۹۲۱ء

	مرد			عورتیں		
	پندرہ سال تک کی عمر کے	پندرہ سے پچاس سال تک	پچاس سال اور زائد عمر کے	پندرہ سال تک کی عمر کی	پندرہ سے پچاس سال تک	پچاس سال اور زائد عمر کی
ہندو	۱۱۱۱۷۱	۳۷۶۰۳۸۵	۲۱۳۲۳۹۹	۲۵۳۰۳۶	۱۰۸۶۰۳۵۵	۸۵۶۷۶۷۷
مسلمان	۲۱۲۱۰	۹۵۳۷۵۶	۷۹۹۴۹۲	۵۸۷۷۷	۲۵۶۰۶۲۴	۲۰۶۰۰۹۹
سکھ	۸۴۷	۸۶۲۴۱	۱۰۷۱۲۲	۷۹۴	۸۴۰۳۷	۱۳۱۲۱۷
عیسائی	۶۱۵	۵۰۹۰۱	۵۷۶۳۶	۱۲۹۵	۱۵۷۸۵۷	۱۵۷۷۴۷

عورت

از مولانا سید ابن الحسن صاحب کرایم، اے

بتائیں کیا جو اس جنس گراں مایہ کی عظمت ہے / کہ عورت ہی سے اس معمورۂ عالم کی زینت ہے

یہ وہ تصویر ہے عکسِ مصوّر جس میں ہے پنہاں / یہ وہ ہستی ہے جو آئینہ دارِ حسنِ فطرت ہے

جسے کہتے ہیں دنیا کچھ گھروں کا ہے وہ مجموعہ / جہاں گھر ہے وہاں اس راج رانی کی حکومت ہے

جسامت ہی بظاہر اور جسامت میں نزاکت بھی / یہ قدرت کا کرشمہ پھر بھی سرتا پا لطافت ہے

خمیر الفت کا اسکی خلقت عالی میں شامل ہے / رضا عادت ہے اور صبر و تحمل اسکی فطرت ہے

رفاقت اس کا شیوہ، ہمت افزائی عمل اس کا / مزاج اس کا وفا، رحم و کرم اسکی طبیعت ہے

اگر بیٹی ہے، تو ہے اک فرشتہ شکلِ انساں میں / اگر ماں ہے تو اس غمخوار کے قدموں میں جنت ہے

اگر یہ ہے بہن تو اس کا دل ہے وقف ہمدردی / اگر بیوی ہے تو ہر دم شریکِ رنج و راحت ہے

ملا ہے فیض اسکو پاکدامانی سے مریم کی / سنگار اس کا ہے عفت اور زیور اسکی عصمت ہے

تدبّر، حلم، استقلال، محنت، عاقبت بینی / ہنرمندی، ذہانت، بردباری اسکی فطرت ہے

ہے اس میں غور و فکر و عقل و دانش کی فراوانی / ریاضِ فلسفہ ہے اور بیاضِ علم و حکمت ہے

جو خوش ہے تو ہے روح افزا نسیم گلشنِ جنت / جو آجائے اسے غصہ تو آفت ہے قیامت ہے

اولوالعزمی کے جوہر جنگ میں بھی اس نے دکھلائے / کبھی عورت کبھی یہ مردِ میدانِ شجاعت ہے

وہ مسلک اس کا جس میں فرض آئینِ وفاداری / وہ مذہب اس کا جس میں خلق کی خدمت عبادت ہے

ہوئی ہے بعد آدم حضرت حوا کی پیدائش / جو آخر میں عنایت کی گئی ہے یہ وہ نعمت ہے

جو سچ پوچھو تو عورت کی حقیقت اسمیں ہے پنہاں
محبت کیلئے پیدا ہوئی اور محبت ہے

عورت

ازجناب حکیم حاجی محمد مجد علی خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ دھلی

سلامی دنیا میں عورت کا ابتدائی درجہ آدم علیہ السلام کا پہلو ہے۔ اسکے بعد کائنات میں عورت کا درجہ ہر اعلیٰ شخصیت سے بلند پایا
ناہے تمام انبیا۔ اولیا اور اصفیا کی ماں ہونیکا فخر عورت کو حاصل ہے۔ مرد بھی بعض مقام پر باپ ہونیسے مستثنیٰ ہے۔ محض عورت ہاں صرف
ت ہی نے روح اللہ کی ماں ہونیکا رتبہ پایا۔ مرد یاں یوں کہئے کہ باپ روحانی طور پر باپ کہلایا جاتا ہے۔ لیکن عورت کامل نو ماہ تک اپنے جسمانی
نہ کے ابھار سے اعلان کردیتی ہے کہ وہ عنقریب ماں بننے والی ہے۔ یہ ایسا مشاہدہ ہے جس میں انکار اور خلاف کی گنجائش نہیں۔

عورت کے دو عربی ہما مخصوص ہیں۔ جس کا مستحق مرد کبھی نہیں ہوسکتا قابل اور رحم۔ رحم مجسم عورت ہی پر اطلاق ہوتا ہے۔ مانا کہ
رت کے ایک خاص عضو کا نام ہے جسکی تشریح حکیم کبیر الدین صاحب مصنف و مترجم کتب نصابیہ طبی کالج کرینگے سب سے عورت کا قدرتاً
ل۔ رحم کہدینا کافی ہے۔

عورت ہی قابلہ ہے۔ عورت ہی حامل رحم ہے۔ عورت کی ایک خصوصیت بوجہ ولادت ثابت کی گئی۔ دوسری بوجہ حسن اخلاق و
ن تربیت۔ آپنے اور تمام تاریخ خواں طبقہ نے پڑھا اور سُنا ہے کہ حلیمہؓ نے ختم المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ رضاعت میں کیسی
رش اور تربیت کی خدمت انجام دی جو قدرت نے انکے لئے ودیعت رکھی تھی۔ عورت ہی نے رشی۔ منی۔ بڑے بڑے مدارج کی شخصیتیں
یا کو پرورش دیکر سپرد کیں۔ عورت ہی دنیا کے تاجدارونکی حامل ہے

ہمدرد صحت نے خاص نمبر کا عنوان عورت منتخب کیا ہے۔ یہ انکی ہمدردی کا ایک خاص عنوان ہے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ ایک رسالہ
عورت کے عنوان کے مضامین کیونکر سما سکتے ہیں۔ عورت کے تحت متعدد عنوانات ہیں۔ عورت کے اعضا میں قدرتاً امتیاز فطری
ا گیا ہے۔ جو اسکے چہرہ سے آغاز ہے۔ ممکن ہے کہ نواب سراج الدین احمد خاں سائل نے سراپا لکھا ہو۔ مگر یاد رکھئے کہ عورت کے سراپا کو پڑھنے
بعد طبی دنیا کا فرض ہوگا کہ ہر عضو کی تشریح کیساتھ اسکی احتیاط اور بے احتیاطی سے پیدا شدہ امراض اور امراض کے علاج اور طریق علاج
سنجیدگی اور پوری ذمہ داری سے غور کرے۔

مصور فطرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے غالباً ہر عضو کے اثرات و خصوصیات پر مضمون تحریر کیا ہو۔ مجسم عورت کی سایہ تک میں ایک اثر ہے۔
ردار اشجار و بعض گلہائے اشجار پر موثر پایا جاتا ہے۔ عورت فطرتاً عہد تاہل میں پہنچی ہے تو اسکے لئے اہل کا لفظ مخصوص ہوجاتا ہے جس سے
محروم ہے۔ اہل خانہ یا اہلیہ کا اطلاق صرف عورت ہی کے لئے ہے۔ عورت ان صفات کی بھی حامل ہے جو مردوں میں پائی جاتی ہیں۔ دلی
دنی۔ صاحب طریقت بہت سی عورتیں ہیں جن میں رابعہ بصری بہت مشہور ہیں۔

فیاض سخی اور شاہانہ حوصلہ کی حامل زبیدہ خاتون ہیں۔

شجاعت و دادِ مردانگی میں خولہ بنت ازور نے نام پایا ہے۔ وقس علیٰ ہذا۔

عورت اپنے ارادہ میں عموماً مستقل اور مضبوط ہوتی ہے عورت کا ذہن اور حافظہ قابل رشک ہوتا ہے۔ عورت نے مردوں کی
رش میں ابتداءً وہ خدمات انجام دی ہیں جو آجکل مشینوں سے وہ خدمت لیجاتی ہے۔

رت نے دنیا کو امانت کا سبق دیا ہے۔ مرد کی سب سے زیادہ معتمد و امین اثاث البیت کی نگراں عورت ہی ہے تنہا ایک عورت تمام گھر کی نگرانی کیساتھ
کے بچوں کی بھی پرورش و تربیت کی حامل ہے۔ اپنے جسم سے اپنے خون سے بچوں کی پرورش ایک اچھی میعاد تک کرتی ہے۔ اور اس پرورش
اپنی جان کھپادیتی ہے۔ اپنی صورت بگاڑلیتی ہے۔ اور اپنی صحت کی پروا نہیں کرتی۔

بعد اسلام سے پہلے عرب میں امومتہ ہی کا اطلاق تھا یعنی ولدیت ماں کی لکھی جاتی تھی۔ عورت کے نام پر قرآن مجید میں ایک سورت ہے جس کا نام سورۂ النساء ہے
ض عورت بہت سی صفات حمیدہ کی حامل ہے۔ اس لئے عورت کے حقوق کو جو آج کل مرد پامال کرتے ہیں وہ ہر طرح قابل نفرین ہیں +

بیوی — ماں

رقم زدہ جناب ڈاکٹر للی ڈروشر صاحب برلن (جرمنی)

بیوی کی فطرت میں مادرانہ صفات پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اور اس کے انہیں صفات میں اس کی سب سے بڑی قوتیں پنہاں ہیں۔ ماں گھر کے اندر خانہ زندگی کا مرکز ہوتی ہے۔ وہ اس خاندان میں جان ڈال دینا جانتی ہے۔ وہ اپنے بچوں کی ادیب اور رہنما ہوتی ہے۔ وہ ان کی صحت کی نگرانی کرتی ہے۔ وہ ان کے ننھے قدموں اور ان کے کھیلوں کو صحیح راستے پر ڈالتی ہے۔ اور وہ انکی زبان، ان کے خیالات، ان کے مذہبی معتقدات اور قومی ہمدردی کے جذبات کو بناتی اور ان کے دلوں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالتی ہے۔ وہ اپنے بچوں کو قدرت کی صناعیوں سے اور اپنے وطن کی دل فریبیوں سے روشناس کراتی ہے۔ اور اپنے دیس کے گیت۔ کہانیاں۔ رسم و رواج سب کچھ انکے کانوں میں بھر دیتی ہے۔ اور پھر وہی انہیں اپنے گھر کے کام کاج سکھاتی ہے۔ اور سماج کے ساتھ زندگی کرنے کے قابل بناتی ہے

لیکن ایک ایسی بیوی کہ جو اپنے گھر پر حکومت نہیں کرتی۔ اور نہ اپنے بچوں کو تعلیم دیتی ہے۔ وہ بھی اپنی زنانہ قوتوں کا بہترین استعمال کر سکتی اگر ان قوتوں کو وہ دوسروں کی خدمت اور نسل انسانی کی زندگی کی ترقی کی کوششوں میں لگا دے +

جن گھروں میں بیوی کو اپنے اصلی اور مخصوص کام کرنے پڑتے ہیں اور قدرت کے منظامات کے مطابق اپنے شعور کو لانا پڑتا ہے وہاں ہی ننھی ننھی مخلوق کی کہ جنکی حفاظت اس کے ذمہ ہو اسے وہ تمام باتیں سکھا دیتی ہے کہ جو اسے جاننی چاہئیں اور اپنے بچوں کو تندرست اور کامیاب انسان بنانے کے لئے کرنی چاہیئے

خاندان کی ماں کی حیثیت میں اس کے فرائض محدود بھی ہیں اور لا محدود بھی۔ محدود اس لئے کہ اسے صرف ایک گھر سے واسطہ ہے۔ اور لا اس لئے کہ اس کے کاموں کا سلسلہ لا متناہی ہے، اور اس کے بچوں اور ان بچوں کے بچوں کے مستقبل سے تعلق رکھتا ہے جنہیں آگے چلکر اپنے ملک اپنی قوم کی خدمت کرنی ہے۔ خواہ یہ خدمت صنعت و تجارت کے ذریعہ سے ہو یا فوجی سپاہی، ڈاکٹر اور مدرس اور مذہبی پیشوا اور منصف بنکر اگر ان بچوں نے اپنی عمر کو پہنچکر اچھے آدمیوں کی طرح ان خدمات کو انجام دیا، اور ایک تندرست اور صحیح القویٰ خاندان کی بنیاد ڈالی تو قوم کے لئے ایک اچھے مستقبل کی تعمیر کر سکیں گے۔

اپنے فرائض کو انجام دینے کے لئے بیوی کو صرف یہی نہیں کرنا ہے کہ اپنے بچوں کے جسمانی اور روحانی نشو و نما پر نظر رکھے بلکہ یہ بھی اسے خود اپنے سے بھی پوری پوری واقفیت ہونی چاہیئے۔ اسے یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اچھا کھانا کس طرح پکتا ہے، اسے جسم اور روح کی صفائی کے مطلب سے اچھی طرح آگاہ ہونا چاہیئے۔ اسے ضرورت کے وقت سخت بنجانا چاہیئے، اسے اپنے نفس پر پورا قبضہ و اختیار ہونا چاہیئے۔ اسے دوسروں کی مدد کرنے پر آمادہ چاہیئے۔ بچوں اور نوجوانوں کو راحت پہونچانے کے طریقے معلوم ہونے چاہئیں۔ اور یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اپنی قوتوں کو بچوں کے نشو و نما اور بچوں کی بہبود پر کس طرح

بیوی کو کرایہ کے ٹٹو کی طرح کام پر نہ لگانا چاہیئے کیونکہ اسکے لئے یہ ضروری ہے کہ تھوڑا تھوڑا اور ہلکا کام کرکے وہ اپنے دماغی اور روحانی خزانوں کو پُر رکھ سکے اور اس کے لئے کام کے اور تعطیل کے سب دن برابر ہوں۔ کام کی زیادتی۔ زندگی کی دشواریاں، طرح طرح کی پریشانیاں تہذیب کے قواعد کی پابندیاں عورت کو اس بات پر مجبور کر دیتی ہیں کہ وہ اپنی فطرت کو بھول جائے اور اپنی طبعی قوتوں کو کھو بیٹھے۔

عورت کی پریشان حالی اور اس قسم کی پریشان خیالی فی الحقیقت قوم کے لئے بہت ہی بڑا خطرہ ہے، اور ہماری تمام تر کوشش اس بات پر ہونی چاہیئے کہ عورت کی تمام قوتیں اسے واپس مل جائیں۔ جب عورت کو کارخانوں میں کام کرنیکے لئے کارخانوں میں جانا پڑتا ہے اور اسے اپنے گھر پر اپنے بچوں رہنے کا موقع نہیں ملتا جبکہ اسے دوہری دوہری محنت کرنی پڑتی ہے کہ کارخانہ میں بھی جائے اور گھر پر بچوں کو بھی سنبھالے تو ہمیشہ یہی حالت رونما ہو کہ اسکے جوہر زنگ آلودہ اور اسکے قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں۔ کام کی غیر صحیح اور غیر مناسب تقسیم کی وجہ سے ہمیشہ معاشرتی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن اس علاج صرف یہ نہیں کہ ایسی عورتوں کے بچوں کی کوئی اور نگرانی اور تربیت کر دیا کرے۔ ضرورت اسی بات کی ہے کہ خود ماں کی زندگی کے حالات سدھارے جائیں +

قوم کے بیدار مغز مردوں اور صحیح الخیال عورتوں کی یہ رائے ہے کہ صرف اس تدبیر سے کام نہیں چل سکتا اور بگڑے ہوئے حالات درست نہیں کہ ہم بچوں کے لئے تعلیمی ادارے قائم کر دیں بلکہ انکا خیال ہے کہ سب سے زیادہ اہم اور ضروری یہ بات ہے کہ ہم عورتوں کو جس طرح بنے کارخانوں سے واپس

"Hamdard-i-Sehat," Delhi,
"Woman Number"
July 1936.

ہمدرد صحت ۔ دہلی
اشاعت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ء

ڈاکٹر للی ڈروسچر صاحبہ برلن (جرمنی)
Doctor Lily Droescher, Berlin.

amdard-i-Sehat," Delhi
Voman Number"
July 1936.

همدرد صحت - دہلی
اشاعت خاص " عورت "
جولائی ۱۹۳۶ء

ڈاکٹر ڈوریس جاشنر صاحبہ برلن (جرمنی)
Doctor Doris Jachner, Berlin

انکے گھروں میں بٹھائیں اور انکے سپرد صرف وہی کام کریں کہ جو قدرت کی جانب سے ان پر فرض ہو۔ ایسی صورت میں اس بات کی بھی ضرورت پڑ گئی کہ ان عورتوں کو پھر سے خانہ داری اور تربیت اطفال کے متعلق تعلیم دیجائے۔ کیونکہ محنت مزدوری کے کاموں میں پھنسکر وہ اپنی قدرتی استعداد اور شعور کھو بیٹھتی ہیں۔ جرمنی میں اسی طریق کار پر عمل کیا جا رہا ہے اور یہاں "فردن ورک" کی تنظیم بشمولیت "ریش مٹرڈینیسٹ" تمام عورتوں کے لئے ہے، اور انتظام یہ ہے کہ اساتذہ اور قومی رہنما انکی بھی مدد کرتے ہیں جو جاہل ہیں اور بھٹک چکی ہیں اور انکی بھی کہ جو ذمہ دار اور خوش تو ہیں لیکن ایک بیوی اور ایک ماں کے فرائض انجام دینے کے متعلق نہیں اپنی قابلیت پر شک ہے۔

ایک صدی سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا جب جرمن قوم کو واقعی ایک پیغمبر ہی مل گیا تھا جو بچوں کا سچا ہمدرد رفیق اور سکول میں مدرس تھا۔ اسکا نام فریڈرک فربل تھا جسنے کنڈرگارٹن طریق تعلیم کی بنیاد ڈالی تھی۔ اس کا مقصد تھا کہ کنڈرگارٹن کی تعلیم بچوں اور ماؤں دونوں کو دی جائے۔ اسکے خیال میں یہ دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کئے جاسکتے تھے یعنی ماں کی مامتا اور بچے کی زندگی۔

ایک عورت نے جسکا نام ہنری ایٹ سٹرڈیر برمین تھا اور فربل کی بھتیجی بھی تھی اور شاگرد بھی فربل کے خیالات کو اس صورت میں عملی جامہ پہنایا کہ پیلازی فربل ہوس کی ۱۸۷۳ء میں برلن میں ڈالدی اُسنے بچوں کی ماؤں کو دعوت دی کہ وہ کنڈرگارٹن میں ماؤں کے شام کے مدرسہ میں آئیں اور جب وہ آنے لگیں تو اسنے بچوں کی تعلیم اور حفظان صحت کے مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا اور انہیں بتایا کہ سچی مسرت اور خوشحالی کس میں ہے اور کس طرح مل سکتی ہے۔ ماؤں کے شام کے مدرسہ کے چند ہی روز بعد والدین کا شام کا مدرسہ کھل گیا۔

ہنری ایٹ سٹرڈیر کی خواہش تھی کہ وہ عورتوں کو اس قابل بنادے کہ وہ اپنے خاندانوں کو تندرست خاندان بنا سکیں اپنے گھروں کو راحت کدہ کا نمونہ کرسکیں اور اپنے بچوں کو مناسب کھیلوں اور اچھے کاموں میں لگا سکیں عملی کام میں بچے بڑی مدد دیتے تھے اور جانوروں اور پودوں کی دل سے نگہداشت کیا کرتے تھے۔

اپنے اصلی بانی کی وفات کے بعد (۱۸۹۹ء) پیلازی فربل ہوس نے خاص طور پر ہنری ایٹ سٹرڈیر کے مقصد کے اس حصہ کی تکمیل کی کیونکہ ماؤں کی تعلیم میں سب سے زیادہ اہم چیز یہی ہے کہ وہ خانہ داری کے متعلق علم حاصل کریں نہ وہ تعلیم جو عام مدرسوں میں ملتی ہے یہی خیالات اس تعلیم کی بھی بنیاد تھے جو ان عورتوں کو دیجاتی تھی جو آیا اور معلمانی کی خدمات انجام دیتی تھیں۔ شروع ہی سے انکے پیشہ کی تعلیم کا مقصد یہ تھا کہ انہیں مادرانہ صفات کی تعلیم دیجائے اور وہ اس قابل ہوجائیں کہ بچہ میں جو قوتیں خفتہ اور محو آرام پڑی ہیں . . انہیں بیدار کرسکیں اور انکی نشوونما کرسکیں اسکے لئے ضروری تھا کہ تعلیم میں زیادہ سے زیادہ زندگی موجود ہو اور زندگی اسی طرح پیدا ہوسکتی ہے کہ بچوں کے ساتھ بچہ بنکر کام کیا جائے۔ نظریاتی مباحثے کئے جائیں اور مختلف قسم کی دستکاریاں انہیں سکھائی جائیں۔

ماؤں کے شام کے مدرسوں کے بعد والدین کی تعلیم کے انتظامات کی باری آئی، اور سب سے آخر میں ماؤں کے ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی گئی جس کا افتتاح ایک چھوٹے سے سادہ مکان میں عمل میں آیا۔ ایک باورچی خانہ کی، ایک سلائی کے کمرے کی۔ ایک بچوں کے کمرے کی۔ ایک زبانی تعلیم کے کمرے کی اور دستکاری کے کمرے کی ضرورت تھی جسے پورا کیا گیا اور اب مائیں اس مدرسہ میں وہ سارے کام بہ تمام وکمال سیکھ سکتی ہیں جن کا تعلق خانہ داری سے ہو۔

قریب کی تربیت گاہ اطفال میں جو صرف دن ہی دن کیلئے ہے مدرسہ مادران کی طالبات پرورش اطفال کے متعلق عملی تعلیم حاصل کیا کرتی ہیں اور کتابی سبق بھی انکو پڑھادئے جاتے ہیں ہر طبقہ اور ہر حیثیت کی عورتیں جوان مدرسوں میں داخل ہوتی ہیں اپنے علم میں معتدبہ اضافہ کرلیتی ہیں یہاں اساتذہ اور طالبات کے تعلقات مساویانہ ہیں اور کتابی سبق ہوں یا عملی تعلیم یا کھیل کود اور گانا بجانا ہر وقت خندہ مزاجی اور خوشدلی کی فضا قائم رہتی ہے۔ وہ یہاں اس مقصد سے جمع ہوتی ہیں کہ اپنے ترقی یافتہ خیالات کے ذریعہ بچوں کو خوشگوار نوجوان بنا سکیں قوم کو تندرست بچے دے سکیں اور سماج کیلئے اچھے انسان مہیا کردیں ان مدرسوں کی یہ خصوصیت ہے کہ یہاں باہمی ہمدردی اور رفاقت کی ایک خاص فضا پیدا کردیگئی ہے امراء کی عورتوں کے دل میں یہ بات بٹھادیجاتی ہے کہ اپنی غریب بہنوں کی خدمت کرنا انکا فرض ہے اور غریب عورتوں کے دل سے یہ خیال محو کردیا جاتا ہے کہ کس مپرسی اور بیکسی میں پڑی ہیں۔

پیلازی فربل ہوس کی طرح اور بہت سے اداروں نے بھی ٹریننگ سکولوں کی مدد سے اس بات کی کوشش کی ہے کہ مائیں بچوں کو گہتہ گاہ ان کی زندگی میں شریک ہوجائیں اور اس مقصد کے لئے بہت سی مدرسوں کی بنیاد پڑی ہے یہ ایک نہایت اہم کام تھا جو ابتک اپنی ابتدائی صورت میں چل رہا تھا تا آنکہ اب اڈولف ہٹلر کی حکومت نے ماؤں کی تعلیم کو ایک قومی مسئلہ بنادیا اب تمام مدارس ماؤں کا تعلق "فردن ورک" سے ہے، اب ہر شخص کا خیال یہ ہے کہ کوئی ماں تا وقتیکہ اسے اس کام کیلئے تیار نہ کردیا گیا ہو اپنے فرائض پورے طور پر انجام نہیں دیسکتی اور ایسا انسان نہیں پیدا کرسکتی جو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خندہ رو اور خندہ مزاج ہوں اب ہر ایک ماں اس بات سے واقف ہے کہ کس جگہ اسے صحیح مشورہ اور مفید امداد مل سکتی ہے اسلئے ایک اچھے کنڈرگارٹن کی طرح مدارس ماؤں بھی عورتوں کی تعلیم کے مرکز بنگئے ہیں۔ بہترین اساتذہ جو خانہ داری، عام علوم، پرورش اطفال، اور حفظان صحت کے ماہر ہیں۔ عورتوں اور ماؤں کو مفید مشورے دیتے ہیں، اور انکے بچوں کے دوست بنجاتے ہیں + ہر قوم میں خیالات افراد کے فرائض الگ الگ ہیں لیکن یہ ناممکن ہے کہ کسی قوم کا کام ماؤں کے بغیر چل جائے اور چونکہ ہر فرد کے خیالات اور دماغی و جسمانی صحت کا انحصار تمام تر ماں پر ہے اسلئے ماؤں کو زیادہ سے زیادہ باعزت بنانا اور زیور علم سے آراستہ کرنا ہر قوم کا اولین فرض ہونا چاہئے بچہ سب سے پہلے اسی کی گود میں پلتا ہے اور اسی کے انداز پر ڈھلتا ہے + جن عورتوں کو ماں یا کسی بچہ کی پرورش کنندہ بننے کا فخر حاصل ہے وہ بھی ۴۴ دوسرے طریقوں پر اپنے علم اور اپنی دستکاری کے ذریعہ سے قوم کی بہت کچھ خدمت کرسکتی ہیں علاوہ تعلیم کے ہی ماہرانہ اور زنانہ کاموں میں +

بچپن کی یاد

(از محترمہ ڈاکٹر ڈورتیس جاشٹنر صاحبہ برلن (جرمنی))

بچپن کی زندگی کا تھوڑا سا حصہ کچھ ایسا تاریک سا ہوتا ہے کہ زندگی کے دیگر حصوں کے برعکس ہمارے دل میں اسکی دُھندلی سی یاد بھی باقی نہیں رہتی اور ہم بچوں کے اس ابتدائی زمانے کے حالات سے بالکل ناواقف رہتے ہیں. ہمیں بچے کی ابتدائی زندگی کے متعلق اس زندگی کے متعلق جو مدرسہ سے قبل کی زندگی کہلاتی ہے بہت کم معلومات ہوتی ہے ایسی مائیں بہت کم ہیں جو اس پر لطف حصۂ زندگی کے متعلق ہمیں بہت کچھ بتا سکیں. ڈاکٹر اور استاد بھی بچہ کو ماں کی طرح قدرت کے قوانین کے حوالے کر دیتے ہیں حالانکہ ایسا ہونا نہ چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری واقفیت زندگی کے گہرے مسائل کے متعلق بہت ہی محدود ہے۔

(۲) اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورتوں کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ مردوں سے بچوں کی تربیت اور بچوں کی پرورش کے متعلق سبق لیں بلکہ فی الحقیقت عورتوں ہی کو اس کے متعلق پوری معلومات حاصل ہے۔ مرد بہت سی باتوں میں عورتوں کی بہ نسبت عاجز تر ہیں کیونکہ قدرتی قوانین کے مطابق بچے کی زندگی اور موت باپ سے نہیں' بلکہ ماں سے وابستہ ہے۔ بچے کے ساتھ عورت کا برتاؤ مرد کی بہ نسبت ہمیشہ مختلف ہوتا ہے بچے کے ساتھ مخصوص تعلق کے سلسلے میں عورت دنیا پر وہ احسان کرتی ہے کہ جو مرد ہرگز نہیں کر سکتا اور اس احسان کے متعلق ان سطروں میں ذکر کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آج دُنیا کو ماں یا عورت کے اِسی احسان کے سبب سے زیادہ ضرورت ہے۔

(۳) یہاں بچے کی جسمانی کیفیت کے متعلق سوال نہیں ہے بلکہ اس کی ذہنی اور روحانی زندگی کا سوال ہے۔ عام طور پر ہر قوم اور ملت انسانی دنیا میں روحانیت کی کمی کا احساس ہو رہا ہے' اور ہم ہر طرف لوگوں میں بے چینی' بے اطمینانی' کشمکش' اور مستقبل کے متعلق ناواقفیت کی پریشانی دیکھ رہے ہیں۔ روحانی اطمینان کی خواہش ہر جگہ موجود ہے۔ ہمیں روحانی زندگی کے غلط راستوں کا بھی علم ہے اور راستے کے خطرات کا بھی. لیکن ان کا متعین کرنا مشکل ہے۔ ہم ان خطرات کو معلوم کرنا اور ان سے بچنا تو ضرور چاہتے ہیں لیکن ہمیں یہ خبر نہیں کہ کس طرح بچیں۔

(۴) جنگ عظیم کے اثرات سے ابھی تک اقوام کا چھٹکارا نہیں ہوا ہے۔ کبھی کبھی اور کہیں کہیں اب بھی لڑائی کے آثار نظر آجاتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں لڑائی صرف صحت مند اور طاقتور لوگوں تک محدود رہتی تھی' لیکن آج کل عورتیں' بچے' صحت مند' بیمار' بڈھے' اور شیر خوار کوئی بھی اس کے اثر سے محفوظ نہیں ہے۔ اور عورتیں خصوصیت کے ساتھ اس مصیبت میں زیادہ گرفتار ہیں'۔ شاید یہ ہمارے لئے قدرت کی طرف سے بہتری کا سامان پیدا ہوا ہے' نسل انسانی کا یہ اہم مسئلہ حل کرنے کیلئے عورتوں ہی کو ملا ہے۔ آج زن و شوہر اور فرزند و مادر کے باہمی تعلقات بیس سال سے پہلے کے تعلقات کی بہ نسبت بالکل مختلف ہیں۔ اب ماں اپنے بچے کو کسی دوسری ہی نگاہ سے دیکھنے لگی ہے' اور ایک بیوی کی نگاہ بھی خاوند پر ذرا مختلف انداز میں پڑنے لگی ہے۔ اب اسے ایک مرد کی تلاش اس لئے نہیں ہوتی کہ دل بستگی کیلئے ایک کھلونا ہاتھ آجائے۔ ابمردسے اس بات کی آرزو مند ہے کہ وہ اس کی دُنیاوی ضروریات کا کفیل ہو۔ اور وہ یہ بھی چاہتی ہے کہ اپنے بزرگوں کی نسل کو عزت و وقار کے ساتھ قایم رکھے۔ اب ماؤں کا میلان طبع یہ ہے کہ اپنے بچوں کو اچھی تربیت دیں' انہیں جفاکش بنائیں اور نئی نئی چیزوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے طریقے بتائیں۔ وہ اپنے بچوں کو اس بات کی تعلیم دینا چاہتی ہیں کہ دنیا میں مشکلات اور مصیبتیں کس طرح آیا کرتی ہیں۔ اور ان سے نجات پانے کے کیا ذریعے ہیں۔ انسان کو اپنی غلطیاں اسی وقت معلوم ہوا کرتی ہیں۔ کہ جب وہ قوت ارادی سے کام لینا شروع کرتا ہے اور ابتداء میں جو غلطیاں اس سے سرزد ہو چکی ہیں ان پر غور کرتا ہے۔ انسان کو اپنے ایام طفلی کی یاد اسی طرح آیا کرتی ہے۔ اسے محسوس ہوتا ہے کہ اسکی تربیت میں اس وقت کیا خامیاں رہ گئی تھیں۔

(۵) ہمارے عہد طفلی کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ ہماری آیندہ زندگی کی تعمیر کے لئے بنیاد کا کام دے۔ شاید ہر آدمی کیلئے ایسا نہ ہو لیکن جو لوگ کہ سچی اور دیانتداری کی زندگی بسر کرنی چاہتے ہیں اور جنہیں نامعلوم باتوں کی تحقیق کا ذوق ہے ان کے لئے تو یہ لازمی ہے کہ بچپن

وُہ ایسی روش پر ڈالے جائیں کہ جو بڑے ہونے پر انکے خیالات اور خواہشات کو قابل قدر بنا دے۔ ہم سب کی زندگی بالکل بچوں کی طرح کی ہوتی ہے جس طرح کہ ایک بچے کی ماں میں بچے کے ساتھ رہتے رہتے بچپن کی عادات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۶) عہد طفلی کی تربیت دو طریقوں پر ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ بچے کو بُرے راستے پر چلایا جائے، اور اسے بُری عادتوں اور بُرے خیالات کی تعلیم دی جائے جو قانون قدرت کے مطابق بچے کے ذہن میں سرایت کر جاتے ہیں اس کی زندگی خراب ہو جاتی ہے، اور اسے ایک معمولی بلکہ شاید کمتر درجے کے انسان کی زندگی گذارنی پڑتی ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہو کہ ہم ایک اچھی اور اونچے طبقہ کی زندگی پر غور کریں اور اعلیٰ طبقے کا انسان بنانے کی کوشش میں ہمارا وقت صرف ہو۔ آسمان پر جو روحیں ہیں اور ہمارے پاس آنے کے لئے بیتاب رہتی ہیں وہ نہایت اطمینان کے ساتھ اچھے عمل کرنے کی خاطر ہر چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی حیثیت کے بچے کے پیدا ہونے کے وقت اس عالم میں اتر آئیں۔

(۷) عورت کی زندگی ایک بڑا وسیع میدان ہے۔ اس کے ہاں جو بچہ پیدا ہوتا ہے خواہ وہ جھونپڑے میں ہو یا محل میں، اسے خیال کرنا چاہئے کہ وہ اپنی نئی زندگی کو اچھا بنانے کی کوشش کرے۔ یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اس کا واسطہ پہاڑوں اور پتھروں سے ہے، بلکہ یہ کہ نرم زمین میں کافی مقدار میں تخم ریزی ہو چکی ہے اور اب دنیا کیلئے عمدہ اور شیریں پھل تیار کرنے ہیں۔

(۸) ماں سے تربیت حاصل کرنے کے بعد بچے کے دماغ میں وسیع خیالات آتے ہیں کہ کاش میں اپنی قوتِ بازو سے کما کر اپنی زندگی بسر کرتا۔ میری شادی میری طالب علمی کے زمانے میں ہو گئی۔ اسے احساس ہوتا ہے کہ ماں نے پوری طرح اچھی تربیت بھی نہ دی تھی کہ میں نوکر ہو گیا اور ہمیں خدا نے ایک لڑکی دی اور دو سال بعد دو بچے اور دیئے۔ میری خواہش ہے کہ میں بچوں کی خدمت یعنی تعلیم میں وقت صرف کروں اور جو کچھ نئی باتیں معلوم ہوں ان کو بتاؤں، ایسی باتیں کہ جو آیندہ نسل کو صحیح راستے اور قدرت کے سربستہ رازوں سے آگاہی بخشنے والی ہوں۔

میں نے دس سال تک اپنے بچوں کی زندگی کا مشاہدہ کیا اور ان کی زندگی سے بہت سی مفید اور کارآمد باتیں سیکھیں جنکا ذخیرہ ایک ضخیم روزنامچے کی ذہنی ارتقا اور سکول کی زندگی پر دیا گیا۔ اگر سکول کی زندگی کی بجائے انسانی زندگی کے متعلق اس روزنامچے سے انتخابات کرنے پڑتے تو شاید یہ مضمون نہ لکھا جا سکتا پھر بھی اس میں بہت سی چیزیں ایسی شامل ہیں جنکا اس عنوان کے تحت براہ راست تعلق ہے۔ عہد طفلی کی یاد میں جب کبھی میں نے کسی مسئلہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کیلئے روزنامچہ کا مطالعہ کیا ہے تو ہمیشہ مجھے توقع سے زیادہ معلومات حاصل ہوئیں اور اکثر حالات میں وہ معلومات مکمل اور فیصلہ کن تھیں۔

(۹) میں نے ایک کتاب زمانۂ قدیم کے علم ہندسہ کے متعلق لکھی میرے بہت سے سوالات کا جواب اس کتاب میں ہے لیکن ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ ایک بچے کے لئے کوئی ہندسہ کس حد تک خوشگوار اور جاذب توجہ ہو سکتا ہے۔ ہمارے بچوں کو اعداد اور ہندسوں سے فطری لگاؤ تھا۔ انہیں ہندسوں کی تلاش رہتی تھی انہیں سے کھیلتے رہتے تھے۔ ان میں وہ ذوق بیّن طور پر نظر آتا تھا جو اَب مجھ میں معدوم ہو چکا تھا۔ ہندسہ کی دو بڑی خصوصیات ہیں ایک اس کا لامتناہی ہونا اور دوسرے اس کا اٹل ہونا۔ ہمارے بچے انہی خصوصیات سے کھیل ہی کھیل میں بہرہ اندوز ہوتے رہتے تھے، اور یہ بہرہ اندوزی اسکول کی تعلیم سے کہیں ارفع اور اعلیٰ ہے۔ جبکہ ایک بچہ تاروں بھری رات میں ہندسہ کی لامتناہی خصوصیت سے لطف اندوز ہو سکتا ہے، اور اس کیفیت کے بعد آزادی کے ساتھ اپنے آپ کو محدود ہندسوں کی دنیا میں مقید کر لیتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کی دُنیا کا بہت سا حصہ ایسا ہے جو ہم بڑوں کی دنیا میں مزید اضافہ کر سکتا ہے۔ بچے کا پیدائش کے متعلق تخیل، موت اور خدا کے متعلق خیالات، اسکے خواب، اسکے احساسات اسکے دل میں سوالات کا ہجوم اور اس کی جوابات کی تلاش اس وقت ہماری دنیا نہ ہو لیکن کبھی یہی دنیا ہماری تھی۔

(۱۰) اس دنیا کی کیفیات سے جو شخص واقفیت پیدا کرنی چاہتا ہے اسے اس دنیا کے اندر ایک رہنما یا راہبر کی حیثیت سے قدم نہ رکھنا چاہیئے۔ بڑے آدمیوں کی رہبری اس دنیا میں خطرات سے خالی نہیں ہے۔ بچہ اپنی دنیا کے راستوں سے خوب واقف ہوتا ہے اور ہمیں چاہیئے کہ اسی کے نقش قدم پر چلیں۔ اس دنیا میں داخل ہونے کا یہی راستہ ہے۔ جب تک ہم دل سے خود بچہ نہ بن جائیں گے کامیابی مشتبہ رہیگی۔

(۱۱) بچوں کی دنیا میں بچوں کی رہبری کرنے کی بجائے ہمیں بچوں کے جذبات کی پیروی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بچہ جب تک ماں کی گود میں ہے اور کیڑوں کی طرح زمین پر صرف رینگنا جانتا ہے اس وقت تک اس کی دنیا ہماری دنیا سے بالکل جداگانہ ہوتی ہے۔ ہماری دنیا اونچے اونچے درختوں، سر بفلک پہاڑوں، سمندروں، وسیع میدانوں چوڑی سڑکوں اور تیز رو سواریوں سے پُر ہے۔ لیکن بچے کی دنیا میں صرف گھاس، خزاں دیدہ پتے، پھول، چھوٹے چھوٹے خوشنما کیڑے اور ریت مٹی کے ڈھیر ہیں۔ ایسی دنیا میں ہماری رہبری کیا کام دے سکتی ہے؟ بچے وہیں بچہ رہ سکتا ہے جہاں اسے بچہ رہنے کے متعلق کامل آزادی

ہو، اور بجائے اسکو بڑا بنانے کی کوشش نہ کریں۔ اسکے دل میں خود ہی کرید اور مختلف چیزوں کے متعلق سوالات پیدا ہوں اور ماں باپ اسے بطور خود ان کے حل تلاش کرنے میں مدد دیں۔

(۱۲) یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ جو ماں باپ ایسا کرتے ہیں وہ بچے سے بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں۔ ایک بچے کی پیروی کرنے کے معنی یہ ہوئے کہ بڑے ا ساتھ از سر نو بچے بن جائیں یعنی اپنی زندگی کے ابتدائی دور کی کیفیات میں محو ہو جائیں۔ وہ ایک ایسی دنیا میں رہتا ہے کہ جہاں بہت کچھ ہماری آنکھ سے ہو، اس دنیا کے متعلق ہمارا علم بہت ہی محدود ہے اور ہم اس کے معلوم کرنے کے لئے مضطرب ہیں۔ کبھی یہی دنیا ہمارے ذہن اور ہماری روح کا گہوا اس لئے ایک بچے کے ساتھ بچہ بن کر زندگی گذارنا درحقیقت اپنی کھوئی ہوئی دنیا کو پالینا ہے۔ بچے کی زندگی ہمیں صبر کا سبق دیتی ہے ہمارے نقطہ نظر سے بچہ ہ لاتعداد غلطیاں کیا کرتا ہے۔ اسے ہمارے سیدھے راستوں کی خبر نہیں ہوتی۔ ہم پیچیدہ راستوں کو غلط اور سیدھے راستوں کو صحیح سمجھنے کے عادی ہمیں پیچیدہ راستوں پر اپنی طاقت صرف کرنا برا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ایک بچہ ہمیشہ پیچیدہ ہی راستوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ ان راستوں میں غلط کرتا ہے اور انہی غلطیوں سے اس کے دماغی قوی کی نشو و نما ہوتی ہے۔ دیکھنے کے قابل یہ امر ہے کہ بچہ کس طرح کامل یقین کے ساتھ ایک غلط راستہ اختیار کرتا تھوڑی دیر اس پر قائم رہتا ہے، کچھ دور چلتا ہے لیکن دوسرے راستوں پر بھی نظر جمائے رکھتا ہے یہاں تک کہ اسے منزل مقصود تک پہونچنے کی امید با رہتی۔ اب وہ اس کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسری مرتبہ دوسرے راستے سے کوشش کرتا ہے تاآنکہ کسی ایک راستے سے وہ منزل پر پہونچ ہی جاتا ہے۔

(۱۳) یہاں ہمیں اپنی جلد بازی اور بے صبری سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ اس طرح بچہ پریشان اور مختل الحواس ہو جائیگا۔ ہماری جلد بازی کی بدولت بچے بیمار اور کمزور ہو جاتے ہیں یعنی ہم انہیں ان باتوں سے روکتے رہتے ہیں جو انکے بچہ ہونے کے لئے ضروری ہیں اس سے معلو کہ ہماری زندگی کس قدر غلط ہے۔ ہماری زندگی اگر صحیح اور تندرست انسانوں کی زندگی ہوتی اور اگر ہماری زندگی کو بچے کی زندگی کی ترقی یافتہ جا سکتا تو آج ہماری اور بچوں کی زندگی میں اتنا فرق ہرگز نہ ہوتا۔ دنیا کے جن حصوں میں انسان فطری زندگی بسر کرتے ہیں اور دنیاوی حوادث سے ا کو متاثر نہیں ہونے دیتے وہاں بچے اور بوڑھے ایک سطح پر ہوتے ہیں۔ طاقت، یقین، اور زندگی کی خواہش صرف انہی باتوں سے پیدا ہوتی ہے۔ بڑوں جسقدر بچوں کی زندگی سے زیادہ قریب ہوگی اسی قدر صحیح اور تندرست گی۔

(۱۴) ہم عورتوں کی زندگی کا جو رشتہ بچوں کی زندگی سے وابستہ تھا وہ ٹوٹ چکا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسے پھر جوڑ لیں، اور کوشش کریں کہ یہ زیادہ گہرے طریق پر قائم ہو جائے۔ ایک غیر متزلزل یقین، اور ایک صحیح فطری زندگی کا رجحان ہم میں پیدا ہو جانا چاہیئے۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے کہ ج کام زندگی کے ہر شعبے میں بچوں سے وابستہ ہو۔

(۱۵) یہاں ہم ان دو شعبوں کا ذکر کرتے ہیں جو بادی النظر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بچوں سے متعلق نہیں ہیں یعنی تاریخ اور زبان دانی۔

(۱۶) کیا تاریخ کے معنی صرف بڑے آدمیوں کے حالات ہیں؟ نہیں بلکہ تاریخ تمام انسانوں کی تاریخ ہوتی ہے جن میں بچے یقینی طور پر شامل ہیں۔ ج کی تاریخ اس کا ثبوت ہے۔ امن اور صلح کے زمانے کے اس بچے کی کیفیت کہ جس کا مستقبل یقینی ہو اس بچے سے مختلف ہوتی ہے۔ جسکے زمانے میں اقوا دوسرے سے برسر پیکار ہوں۔ باپ لڑائی میں، ماں روٹی کپڑے کو محتاج، بھوک، سردی، موت، غرضیکہ ان سب چیزوں سے ان بچوں کو مقابا ہے، وہ فتح و شکست کے اثرات سے بھی محفوظ نہیں رہ سکتے لیکن جو بچے لڑائی کے بعد پیدا ہوتے ہیں وہ ان سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ وہ ایک ایسے پیدا ہوتے ہیں جو اپنے وطن کی آزادی کی خاطر بہت سی زنجیریں اپنے ہاتھ پیروں میں ڈال چکے ہیں۔ اور آخر انہی بچوں کو وہ زنجیریں توڑنی پڑ انہیں سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان میدانوں کو کہ جہاں کل انکے باپ کے زمانے میں طبل جنگ گونج رہا تھا پھر سرسبز اور لہلہاتے میں تبدیل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ہر قسم کی دشواریوں کے باوجود جرمنی کے بچوں نے جرمنی کی حب وطن، جرمنی کی آن، اور جرمنی کی ثبوت دیا ہے، اور اب جرمنی میں ہر چیز نئے سرے سے زندہ ہو گئی ہے۔ بچوں اور نوجوانوں کا راستہ ترچھا تو ضرور ہے لیکن ختم ہو جانیوالا نہیں ہے۔ باتیں جو پہلے صرف آرزو کا درجہ رکھتی تھیں اب حقیقت اور واقعہ بن گئی ہیں اور انکی بجائے دوسرے حل طلب مسائل پیش آنے لگے ہیں۔ ان نوجوانو ذرا ان نوجوانوں سے پوچھئے جنہوں نے لڑائی کے دوران میں ہر چیز تباہ و برباد کی تھی۔ کیا تاریخ کی تکمیل کیلئے یہ کافی ہے کہ اس دس سال کی جنگ عظیم جمع کرتے وقت صرف اخبارات کی سالانہ رپوٹوں اور اخباروں اور کتابوں پر اکتفا کر لیا جائے؟ کیا اس وقت کے کنبوں اور خاندانوں کے ہمیں شامل ہونا ضروری نہیں ہے؟ کیا بچے کو اس واقعے کے متعلق کہنے کا کچھ حق نہیں ہے؟ کیا بچے کی روحانی زندگی اور ارتقا اس کی نسل کی

ے ماحول اور اسکے زمانے کی فضا کا آئینہ نہیں ہوتی ؟ کچھ عرصہ ہوا کہ لیپزگ میں ایک کتاب "ایک جرمن اسکول کے بچے کی تصویر" یا "ماں کا روزنامچہ" کے
م سے شائع ہوئی ہے جو گر ٹروڈ اسکیوپین کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ آغاز جنگ میں ہر شخص لڑائی کا متمنی ہوتا ہے لیکن جب اُسکے نتائج قحط اور مصیبتوں کی صورتیں
ہر ہوتے ہیں تو انسان سے زیادہ لڑائی سے نفرت کرنیوالا اور کوئی نہیں ہوتا۔ "میرا دل بھر آیا جب میں نے یہ دیکھا" اور "امن کے زمانے میں تو میری
کے سامنے صورت ہی دوسری تھی" کیا ایک بچے کے ان چھوٹے چھوٹے دو فقروں میں لڑائی کی تمام تاریخ پنہاں نہیں ہے ؟ صرف بچے ہی کے لئے نہیں
بڑوں کیلئے بھی، اور صرف جرمنی کیلئے نہیں بلکہ تمام دنیا کیلئے۔ ہمکو عورتوں کی بہت سی ایسی کتابوں کی ضرورت ہے جو اس زمانے کے قصے ہمیں سنائیں۔

(۱۷) اب رہا زبان والی کے متعلق، تو کیا بچہ ہماری زبان میں گفتگو نہیں کرتا ہے ؟ اسی میں اور کونسی بڑی سیکھنے کی بات ہے ؟ لیکن جب ہم بچوں کو اپنی زبان
سکھاتے ہیں تو وہ ابتدا سے سیکھتے ہیں۔ اگر بچے کو خود ہی الفاظ تلاش کرنے دیئے جائیں، اسکو خود اپنی زبان بنانے دیجائے، اور اپنے خیالات ہم تک پہونچانے
راستے اسے خود اختیار کرنے دیئے جائیں تو اسوقت یہی نہیں کہ ہمیں زبان کے متعلق بچے کی قوت ایجاد کا اندازہ ہو جائے بلکہ ہمیں اپنی زبان کی ترقی کے امکانات
ہی علم ہو جائے گا۔

(۱۸) اس مقام پر پہنچکر ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہم عورتوں کو اپنے اس تمام عمل کی بہ نسبت کہ جواب ہم کرتی ہیں کیا کچھ اور کتنا کچھ اور زیادہ کرنا چاہیئے
تورتیں جب تک کہ بچوں کی دُنیا کی اُن گہرائیوں سے واقف نہ ہوں اسوقت تک ہم اپنا اہم ترین فرض انجام نہیں دے سکتے۔

(۱۹) عورتوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ خود بچوں کی ماں بننے سے پہلے مختلف اقوام کے بچوں کا مطالعہ کریں تب اختلافات ظاہر ہو سکینگے یورپ
بچے ایشیا کے بچوں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ وہ دو بچے کس طرح ایک سے ہو سکتے ہیں جن میں سے ایک کا ملک خطہ استوا پر اور دوسرے کا قطب شمالی پر
قع ہو۔ لازمی طور پر ہر قوم کے بچے اپنی خصوصیات میں دوسری قوم کے بچوں سے مختلف ہونگے، لیکن اس کے باوجود ایسی بہت سی باتیں ملیں گی جن میں وہ
ب بچے آپسمیں مشترک ہوں، اور جو ہر قوم میں پائی جائیں۔ آخر یہ سب انسانوں ہی کے تو بچے ہیں، لہذا جو بچوں سے کچھ سیکھنا چاہتی ہیں وہ سب ایک ہی
طح پر ہیں۔ جب ایک بچے والی ماں اپنے بچے کے متعلق گفتگو کرتی ہے تو فی الحقیقت وہ تمام دنیا کی ماؤں کی صدائے بازگشت ہوتی ہے، اور یہ وابستگی بچے کی قوت
ں کے لئے اور دُنیا کو سمجھنے کیلئے مددگار ثابت ہوگی۔

(۲۰) ہمیں ایسے انسانوں کی ضرورت ہے جو بچوں کی باتوں کو غور سے سنیں، ہمیں ایسی آنکھوں کی ضرورت ہے جنکے لئے بچوں کا جسم شفاف ہو
ر وہ اس کے دل کی گہرائیوں تک دیکھ سکیں، ہمیں ایسے ہاتھوں کی ضرورت نہیں جو بچوں کو رسم و رواج، اور نئے نئے مقاصد کے سانچوں میں ڈھالنا
ہیں، بلکہ ایسی ماؤں کی گود کی ضرورت ہے جو بچے کی زندگی سے علم کی دولت لوٹنے کیلئے پھیلی ہوئی ہو۔ ہمیں ایسے دل درکار ہیں جن میں نشو و نما کی قوت ہو جو
سقدر وسیع ہو سکیں کہ بہت سوں کیلئے رحمت کا باعث بنجائیں۔ اور ہمیں ایسے انسانوں کی تلاش ہے کہ جو بچے کی زندگی سے حاصل شدہ علم کی قدر و
زلت کر سکیں۔ (۲۱) دنیا کو آج جتنی عورت کی ضرورت ہے اتنی کبھی نہ تھی۔ آج وہ وقت ہے کہ عورتیں اس بات کا فیصلہ کر لیں کہ آیا ان کے لئے
بہتر ہے کہ اپنی زندگی کے اہم مسائل کا حل اپنے بچوں کی زندگی سے قطع نظر کر کے تلاش کریں یا ان کی زندگیوں سے قریب تر رہ کر۔ اور آیا ہم عورتیں
نئے راستے تلاش کریں یا انہی فرسودہ و پامال منزلوں کے طے کرنے میں ختم ہو جائیں۔ یہ اچھا ہے کہ نوجوانوں کی دنیا کی نئی زندگی ہماری زندگیوں
میں بھی نئی جان ڈالدے، یا یہ کہ ہماری دنیا نوجوانوں کی دنیا کو فنا کر دے اور خاکستر بنا دے۔ کیا اس میں بہتری ہے کہ ہم نوجوانوں کو ترقی کے مختلف
مکانات سے فائدہ اٹھانے دیں یا اس میں کہ ہم نہیں اپنی مرضی کے مطابق اپنے راستوں کا پابند بنا کر چلائیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ایک راستے کا اختتام تو
نے اور خاندان کی بربادی پر ہوتا ہے اور دوسرا راستہ انسانی زندگی کی صاف اور شفاف گہرائیوں تک پہونچتا ہے جن میں کنبوں اور خاندانوں کی
ار و دوام کا راز پنہاں ہے، اور یہی راز سربستہ کو ہم "ماں اور بچہ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ عروج و زوال، شگفتگی و پژمردگی، موت و حیات غرضیکہ
مانی نسل کا سب کچھ اسی بات پر منحصر ہے کہ بچے کی زندگی ہمارے دل کو عزیز، اور بچہ ہماری دنیا کی اہم ترین چیز ہو۔

(۲۲) بچے کے متعلق جب کبھی کوئی سوال پیدا ہوتا ہے تو اس کی سب سے بڑی ذمہ داری عورت پر ہے۔ کیا وہ اپنی پر از تفکرات و
طرات کشمکش کی زندگی کو بچے کی بلند اور دائم الوجود زندگی سے کامل طور پر وابستہ کرنے میں کامیاب ہوگی تاکہ آیندہ نسل کے انسانوں کو
روحانی اطمینان نصیب ہو سکے۔

عورت پر میرا مضمون

(ازجناب ڈاکٹر سعید بریلوی)

بھلا بتایئے کہ "عورت" پر کوئی مضمون لکھے تو کیا لکھے، عورت تو خود قدرت کے بےمثل ہاتھوں کا لکھا ہوا ایک مختصر اور جامع مضمون ہے جس میں اچھائی اور بُرائی، حسن اور بدصورتی، سچائی اور جھوٹ، انصاف اور ظلم، ہمدردی اور بیدردی، ایثار اور خود پرستی، وفاداری اور بدعہدی، مسکراہٹیں اور ابروؤں کے بل، خندۂ بے اختیار اور آنسوؤں کی قطار، موسیقیت اور بے آہنگی، شعریت اور ناموزونی، لطافت اور کثافت، ظرافت اور خشونتِ قلب، نزاکت اور تہمتنی، شرافت اور کمینہ پن، بہادری اور بزدلی، دل ربائی اور دل آزاری، بے ساختگی اور تصنع، حیا اور بے باکی غرضکہ دنیا بھر کی خوبیاں اور دُنیا بھر کی بُرائیاں انبار در انبار جمع کر دیگئی ہیں اور ہمیں یہ بتا کر کہ یہ آپ کی تسکین قلب کیلئے ہیں یہ سب سے مشکل کام ہم پر چھوڑ دیا گیا ہو کہ معجونِ مسکن قلب کے ان نازک نازک مرتبانوں کے اندر سے جی چاہے بُرائیاں نکال لیں اور جی چاہے بھلائیاں۔ کہیئے کہ اس کشاکش حیات کے دور میں کہ جب اُمرا ءِ حکومت کے ایوانوں میں اور غریب فاقہ کش کانگریس کے پنڈال میں کھنچے چلے جا رہے ہیں، اور باپخانہ سے بنا ہوا کھادی قیمت پر ملتا ہے کسی غریب مزدور کو اتنی فرصت کیسے میسر آسکتی ہے کہ وہ مرتبان کھولے، اُسے اچھی طرح ٹٹولے اور پھر اس میں سے حسب ضرورت کبھی مسکراہٹ اور کبھی ہمدردی، اور کبھی ایثار اور کبھی خندہ بے اختیار نکال نکال کر اپنا دل بہلایا کرے۔ جلدی اور گھبراہٹ میں تو بس اتنا ہی ہو سکتا ہو کہ مرتبان کو اٹھا کر میز پر اُلٹ دیا، اور اب قسمت سے جو چیز بھی اسمیں سے نکل آئی اس پر خدا کا شکر ادا کر کے قناعت کر لی، پھر یہ بھی ہے کہ ان مرتبانوں سے حسبِ مراد اچھی اچھی چیزیں نکال لینا بھی کوئی آسان کام تو نہیں ہے، اسکے لئے بڑے سلیقے کی ضرورت ہو، برتنوں کے اندر رکھی ہوئی چیزیں نکالنا کچھ انہی ہاتھوں کو خوب آتا ہے جو ہر وقت چمچہ اور ڈوئی چلانیکے عادی ہوں۔ کسی مرد سے ہرگز ایسا نہ ہو سکیگا کہ ہانڈی بھونتے میں وہ گوشت کی بوٹیاں نکالے، اور اسیطرح جلتی جلتی چبالے۔ لیکن یہی کام انتہائی صفائی، نفاست، اور خوش اسلوبی کیساتھ گھروں کی مامائیں اور مہیلیں تک انجام دے لیا کرتی ہیں، کیا مجال جو ہاتھ جلے یا منہ پر ذرا سی آنچ آجائے اس مشترکہ زندگی کے اندر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اگر مرد کو مرتبان یا دیگچی فرض کر لیا جائے تو عورت بڑے سلیقہ سے اسکی اکثر خوبیاں برآمد کر لیا کرتی ہے، جھڑکیاں سہتی ہے، غصہ اٹھاتی ہے، گالیاں سنتی ہے، مار کھاتی ہے۔ مگر کیا مجال جو ذرا بھی منہ بگاڑے یا اپنے اس کام سے باز آجائے تکلیفوں پر تکلیفیں اور مصیبتوں پر مصیبتیں جھیلتی ہے مگر مرد کی خوبیوں کی تلاش میں اس کا چمچہ برابر چلے ہی جاتا ہے، اور برس میں دو برس میں چار برس میں دس برس میں کبھی نہ کبھی وہ وقت آہی جاتا ہو کہ مرد کی خوبیاں باہر نکل آتی ہیں اور اسکی محنت وصول ہو جاتی ہے، ہم سے بھلا اس طرح کیسے پتہ مارا جا سکتا ہو۔ کوشش ہم بھی کرتے ہیں، اور کیوں نہ کریں، تسکین قلب کا سہارا تو وہی ہے، لیکن ہماری کوشش بالعموم غلط اور ادھوری ہوتی ہے، آپ ایک مرتبان میں شہد بھر کر ایک بچے کے سامنے رکھدیجئے اور ایک چمچہ اُسکے ہاتھ میں دیدیجئے، وہ گھنٹوں کوشش کریگا اور غالباً مرتبان کو اوندھا کر کے سارا شہد پھینک بھی دیگا لیکن چمچہ بھر شہد مرتبان سے نکالنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا، ہماری بھی کچھ اسی قسم کی حالت ہے، بچہ کیطرح چمچہ مرتبان میں ڈالا اور سیدھا کھینچ لیا، اور دو چار مرتبہ کی کوشش میں جب ناکامی ہوئی تو جھنجلا کے مرتبان کو اُٹھا کے دیوار سے مار دیا۔ یہ کہیں پیٹ بھرنیکے لچھن ہیں؟

بجلی کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک قسم کی بجلیاں آپس میں ملتی ہیں تو وہ ایکدوسرے سے دُور بھاگتی ہیں لیکن اگر مختلف قسم کی یعنی ایک طرف سے مثبت اور ایک طرف سے منفی بجلیاں قریب آجائیں تو وہ دوڑ کر ایک دوسرے کو لپٹ جاتی ہیں۔ انسانی دلوں کی بجلیوں کا قاعدہ اسکے بالکل برعکس ہے۔ آپ ایک نوکر رکھیئے، اگر آپ کے دلمیں کوئی شبہ یا بدگمانی نہیں ہو اور آپ اپنا سارا گھر کھلا چھوڑ کر اس پر چلے جاتے ہیں تو یقین کیجئے کہ برسیں گذر جائیں گی لیکن اسکے دل میں کبھی چوری کرنیکا خیال تک نہ آئیگا۔ آپ کے دلمیں نیکی اور ایمانداری کی بجلی تھی، نوکر کے دل کی ایمانداری کی بجلی بھی اس سے ملنے کیلئے اُوپر آگئی، اور مخالف قسم کی یعنی چوری اور بے ایمانی کی بجلی دل کی تہ میں جا کر چھپ گئی لیکن اگر آپ نے اول دن سے احتیاطیں برتنی شروع کیں، ایک ایک چیز کو ہر وقت دیکھتے بھالتے اور اس سے پوچھتے رہے، مکان سے باہر نکلے،

ایک ایک تالا بند اور پھر اُسے ہاتھ سے ہلا ہلا کر اطمینان کر کے اور واپس آئے تو پھر تالے دیکھتے ہوئے گویا اپنے طرزِ عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ آپکے دلمیں چوری اور بے ایمانی کے شبہات ہیں، اب یہ ناممکن ہے کہ نوکر کے دل میں بھی یہی جذبات سب کے اوپر نہ آجائیں اور وہ رات دن اسی فکر میں نہ رہے کہ کب موقع ملے اور میں میاں کا صندوقچہ لے بھاگوں۔ آپکے دل کی بجلی نے ملتی جلتی قسم کی بجلی کو نوکر کے دلمیں اُوپر بلا لیا اور مخالف قسم کی بجلی یعنی ایمانداری تہ میں بیٹھ گئی۔ ہمارے گھروں میں بھی بالکل یہی حالت ہوئی ہے۔ خواہش تو یہ ہوتی ہے کہ ہماری بیوی بس یکتائے زمانہ ہو اور طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ ظاہر میں اس پر جان چھڑکتے ہیں۔ اور ہر وقت اپنی فدائیت اور شیدائیت کے راگ اس اُمید میں اسے سناتے رہتے ہیں کہ عشق و محبت سے ملنے کیلئے عشق و محبت کی بجلی اسکے دل میں بھی اُوپر آئے لیکن دلمیں اسکی طرف سے ہزار قسم کی بدگمانیاں بھری ہوتی ہیں۔ کہیں یہ ہماری کوئی چیز تو اپنے گھر نہیں لیجاتی، کہیں اسکے دلمیں کسی اور کا تو خیال نہیں ہے، کہیں کسی اور سے تو ساز باز نہیں رکھتی، کہیں یہ ہمارا روپیہ اپنے بھائی یا باپ کو تو نہیں دیدیتی، وغیرہ، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ زبان سے جو کچھ محبت کے افسانے دُہرائے تھے وہ تو بیکار رہجاتے ہیں، کیونکہ زبان کی بجلی سے دل کی بجلی کا کوئی تعلق نہیں ہے اور دل کی بجلی بیوی کے دل میں بھی وہی جذبات ابھار دیتی ہے جو ہمارے دل میں بھرے ہیں اور اچھے جذبات سب کے سب تہ میں بیٹھ جاتے ہیں۔ دو ایک دفعہ اس قسم کی کوشش کرنیکے بعد ہم مرتبان کو اُٹھا کر دیوار سے مار دیتے ہیں۔ چلئے چھٹی ہوئی، اب تسکین قلب ہو تو کیسے ہو؟

اب تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ عورت پر مضمون لکھنا کس قدر دشوار کام ہے۔ یوں دیکھئے کہ اگر میں لارڈ ولنگڈن کیطرح جنہیں حکومت کے ہر غلط سے غلط کام میں بھی صدہا خوبیاں نظر آتی تھیں، مردوں کی تعریفیں اور عورتوں کی بُرائیاں کرنے بیٹھ جاؤں تو آپ میں سے تو کسی کا کچھ نہیں بگڑیگا۔ لیکن میرے گھر میں قیامت آجائیگی۔ ماں، بیوی، بیٹیاں، بہنیں، سب کی سب سول نافرمانی شروع کر دینگی اور مجھے اور میرے ساتھ میری بیٹوں اور بھائیوں کو مہاتما جی کی طرح خدا جانے کتنے روز کا طول طویل برت رکھنا پڑیگا اور اگر اسکے برعکس عورتوں کی شان میں قصیدہ خوانی کروں تو لعنت و ملامت کے ہزاروں خط مردوں کی طرف سے وصول ہو جائینگے اور اس پر طرہ بیگم صاحبہ کے طعنے کہ "دیکھا مرد ایسے ہوتے ہیں"۔

اس مخمصے سے نجات پانیکا میں نے ایک طریقہ سوچا ہے اور وہ یہ کہ بڑے بڑے حکیموں، فلاسفروں، شاعروں، ادیبوں، مولویوں پنڈتوں، پادریوں، اور ان سب کی سکن قلب معجونوں کے جتنے مقولے عورت کے متعلق ملسکیں وہ آپ کے سامنے پیش کردوں۔ اب یہ فیصلہ کہ کون اچھا ہے اور کون بُرا، آپ خود کرلیں۔

وہ (عورتیں) تمہارے (مردوں کے) لئے زینت ہیں، اور تم اُنکے لئے زینت ہو	(قرآن حکیم)
مسلمان عورتوں سے کہدو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں، اور اپنی عصمت کی حفاظت کیا کریں۔	(قرآن حکیم)
عورتوں سے کہدو کہ وہ زمانہ جاہلیت کی طرح اترائی اور زور سے پاؤں زمین پر مارتی نہ پھرا کریں	(قرآن حکیم)
عورتیں اپنی زینت غیر مردوں کو نہ دکھائیں سوائے ان چیزوں کے کہ جو عادتاً کھلی ہی رہتی ہیں	(قرآن حکیم)
عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کرو۔	(قرآن حکیم)
مرد عورتوں کے سر دھرے ہوتے ہیں۔	(قرآن حکیم)
عورت اسلئے پیدا کی گئی ہے کہ مرد اس سے تسکین حاصل کرے	(قرآن حکیم)
جب لڑکی جوان ہو جائے تو چہرہ اور ہاتھوں کے سوا اسکے جسم کا کوئی حصہ غیر مردوں کی نظر سے نہ گذرنا چاہئے	(پیغمبر اسلام)
خدا نے تین چیزوں کی محبت میری فطرت میں رکھی ہے، عورت، خوشبو، اور نماز	(پیغمبر اسلام)
ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔	(پیغمبر اسلام)
تم میں سب سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی بچوں کے ساتھ اچھا ہو،	(پیغمبر اسلام)
یہ (عورتیں) آب گینے ہیں انہیں ٹھیس نہ لگاؤ	(پیغمبر اسلام)
عورت موت سے بھی زیادہ تلخ ہے	(انجیل مقدس)

سشور مچ کے وقت عورت کو پاس سے ہٹا دو (منو مہاراج)

جھوٹ بولنا عورت کی فطرت ہے (منو مہاراج)

اچھی عادتوں والی نیک اور پارسا عورت، اگر فقیر کے گھر میں ہو تو اسے بھی بادشاہ بنا دیتی ہے۔ (سعدی)

عورتوں سے مشورہ کرنا تباہی کا موجب ہے (سعدی)

اس گھر میں خوشی اور خوش حالی بار نہیں پاسکتی جس میں سے عورت کے چیخنے چلانے کی آواز باہر آیا کرتی ہو۔ (سعدی)

عورتوں کے مکر بہت بڑے ہوتے ہیں (عزیز مصر)

تریا چلتر جانے نا کوئے خصم مار کے ستی ہوئے (لا اعلم)

ایک حسین اور پاکدامن عورت خدا کی مکمل ترین صنعت ہے۔ اس سے سچی ملکوتی شان ظاہر ہوتی ہے۔ وہ دُنیا کا ایک معجزہ ہے، اور اسے عجائبات عالم میں شمار کرنا چاہیئے (ہرمیز)

ایک صاحب عقل و شعور عورت کی تعریف میں سب سے بڑا لفظ جو استعمال کیا جا سکتا ہے وہ یہی ہے کہ اسے صاحب عقل و شعور کہا جائے۔ خدا کے بعد اگر ہم کسی کے ممنون منت ہیں تو وہ عورت ہے۔ اس کا پہلا احسان تو یہ ہے کہ ہمیں زندگی بخشتی ہے، اور دوسرا یہ کہ ہماری زندگی کو اس قابل بنا دیتی ہے کہ اسکی آرزو کیجائے۔ (بووے)

ایک عالی دماغ عورت کی صحبت ہر مرد کی زندگی کیلئے ایک اچھی چیز ہے۔ (ہنری ونسینٹ)

عورتوں کی نگاہوں میں ہمارے قانون سے بھی زیادہ قوت ہے، اور انکے آنسوؤں میں ہماری دلیلوں سے کہیں زیادہ طاقت اثر ہے۔ (سیویل)

عورتوں کا حسن نہیں، بلکہ ان کے دلوں میں بھرا ہوا ہمدردی اور محبت کا جذبہ مجھے اُن سے محبت کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ (شیکسپیر)

اے عورت! ہمارے راحت و آرام کے زمانہ میں تو کیسی شرمیلی، اور متلون مزاج ہوتی ہے، اور تجھے خوش کرنا کس قدر دشوار ہوتا ہے۔ لیکن جہاں ذرا مصیبتوں کے بادل چھائے کہ تو ایک فرشتۂ رحمت کیطرح ہماری تسکین قلب کا باعث بن جاتی ہے (والٹر اسکاٹ)

اپنی تمام زندگی میں مجھے کسی چیز سے اتنا نفع نہیں پہونچا جتنا کہ نیک اور ہمدرد عورتوں کے صحیح مشوروں، صائب رایوں، اور خلوص سے بھری ہوئی مشفقانہ ہمت افزائیوں سے پہونچا ہے۔ (سر ایس، اوسلی)

وہ مرد نہیں، نامرد ہے جو عورتوں کیساتھ انتہائی عزت و تعظیم کے سوا اور کسی طرح کا برتاؤ کرتا ہے۔ وہ عورت بھی عورت کہلانے کی مستحق نہیں جو مردوں میں عورت کی تعظیم کے جذبے کو نہ اُبھارے، اور اس سے اپنی تعظیم نہ کرلے، مرد اور عورت کے درمیان صنفی رقابت انتہائی حماقت ہے اور اس سے زیادہ لغو اور غیر قدرتی چیز اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ خدا نے عورتوں کی تمام قابلیت اور استعداد ان کے دماغوں میں نہیں بلکہ دلوں میں رکھدی ہے۔ کیونکہ ان کی اس قابلیت کے تمام مظاہرے محبت کی صورت میں ہوا کرتے ہیں۔ (لا مارٹین)

اس دُنیا میں ایک ایسی ہستی بھی ہے جو دردرسیدوں کے لئے اس سے زیادہ کڑھتی اور رنج کرتی ہے کہ جتنا وہ خود اپنے لئے کڑھتی ہے۔ ایک ایسی ہستی جسے دوسروں کے دل کی خوشی اپنے دل کی خوشیوں سے زیادہ عزیز ہے، ایک ایسی ہستی جو دوسروں کی عزت افزائی پر اس سے زیادہ مسرور ہوتی ہے کہ جتنا خود اپنی عزت افزائی پر، ایک ایسی ہستی جس کے دل پر دوسروں کو اپنے سے زیادہ خوبیوں کا حامل دیکھکر مسرت کے سوا اور کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ایک ایسی ہستی جو دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی اپنے عیبوں سے زیادہ کیا کرتی ہے، اور ایک ایسی ہستی جو جب دوسروں پر تلطف اور مہربانی کرنے پر اُتر آتی تو اپنے نفس کو بالکل فراموش کردیتی ہے۔ یہ ہستی میں تمہیں بتاؤں کہ کون ہے؟ اس کا نام عورت ہے! (واشنگٹن اروِنگ)

- ہر بڑی اور باعظمت چیز کی ابتدا میں لازمی طور پر عورت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ (لا مارٹن)

عورتوں کی حقیقی حکومت کی ابتدا صرف اس وقت ہوتی ہے کہ جب وہ فرمانبرداری کرنیکا عہد کرلیں، اور اُنکے غلام بنجانیکا خطرہ اس سے زیادہ اور کسی وقت نہیں ہوتا کہ جتنا اس وقت کہ جب مرد انکے قدموں میں بچھ جائے۔ (فارکوہار)

اچھے اور بُرے مردوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اتنا فرق ہو سکتا ہے کہ جتنا آسمان اور زمین میں ہے۔ لیکن ایک اچھی اور ایک بُری عورت میں جنت اور دوزخ کا سا فرق ہوتا ہے۔ (ٹینی سن)

مردوں کے لئے یہ امر باعث شرم ہونا چاہئے کہ ایسی عورتیں موجود ہیں جو آنیوالی مصیبتوں کی پیش بینی اُنسے زیادہ تدبّر اور ہوش کیساتھ کرلیتی ہیں اور یہی نہیں جب وہ مصیبت آہی جائے تو مردوں کی بہ نسبت زیادہ مستقل مزاجی سے اسے برداشت بھی کرلیتی ہیں　(سر فلپ سڈنی)

اگلے زمانے کا یہ دستور کہ جنگ پر جاتے وقت یلان نبرد آزما کے زرہ بکتر کے تسمے انکی عورتیں باندھا کرتی تھیں کوئی عشق و محبت کی بے معنی رسم نہ تھی۔ یہ ایک ابدی صداقت ہے کہ روحانیت کی زرہ کسی دل پر کبھی ٹھیک بیٹھتی ہی نہیں اگر تسمے عورت کے ہاتھ سے نہ کسے گئے ہوں اور مردوں کی عزت خاک میں ملجانیکا باعث ہی یہ ہوتا ہے کہ عورت نے تسمے ڈھیلے چھوڑ دیئے۔　(رسکن)

ایک صحیح معنوں میں اچھی عورت کی مثال بالکل کریمونا کی سارنگی کی سی ہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ اسکی قدر و قیمت اور آواز کی شیرینی بڑھتی ہی جاتی ہے　(جی، ڈبلیو، ہومس)

عورت تنہا بھی، یہ ممکن ہے کہ نہایت شریفانہ زندگی بسر کرے، اپنے آپ کو عام سطح سے بلند کرے اور دوسروں کے کام آئے۔ لیکن اس حالت میں وہ ہمیشہ کچھ اوپری اوپری سی معلوم ہوگی۔ قدرت نے جس کام کیلئے اُسے دنیا میں بھیجا تھا وہ اس طرح سرانجام نہیں پاسکتا لیکن ایک بیوی ایک ماں بنکر اسکے سر پر بادشاہت کا تاج رکھدیا جاتا ہے۔　(مسز ایچ، آر، ہاویس)

ایک حسین عورت جواہرات کا ایک ٹکڑا ہوتی ہے اور ایک اچھی عورت ایک خزانہ۔　(سعدی)

عورت کی قریب قریب ہر حماقت مرد کی بے وقوفی یا مرد کی بُرائی کا نتیجہ ہوتی ہے۔　(شیلے)

عورت کا وقار اسی میں ہے کہ دُنیا اسکے نام سے ناآشنا رہے، خاوند کی نظروں میں معزز ہونا اسکا اصلی فخر ہے، اور اپنے گھر کی آسودہ حالی اسکی سچی مسرت۔　(روسو)

دنیا بھر کی بوڑھی عورتوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) پاک اور متبرک ضعیفہ (۲) بوڑھی عورت (۳) بڑھی ڈائن۔　(کولیرج)

عورت! اس لفظ کے زبان پر آتے ہی زندگی کی محبوب ترین اُمیدیں اور یادگاریں ذہن میں آجاتی ہیں۔ اسکی صداقت، اسکے حسن، اور اسکی محبت کی پرستش کیجاتی ہے، اور گھر کے چمن کے گوشے میں اس دنیا کی کھوئی ہوئی جنت مل جاتی ہے۔　(ہیلیک)

یہ دنیا عورت کی کتاب ہے۔ اسے جسقدر علم بھی حاصل ہے اس کا بیشتر حصہ مشاہدہ اور مطالعہ کا نتیجہ ہے نہ کہ کتابی تعلیم کا۔　(روسو)

ایک عورت کیلئے سب سے زیادہ موجب فخر یہ بات ہے کہ مردوں کی زبان پر اسکی اچھائی یا بُرائی کا ذکر بہت کم آئے۔　(پریقلیس)

مردوں کی بہ نسبت عورتوں کی قوت شعور بہتر اور زیادہ تیزی سے کام کرنے والی ہوتی ہے اسکے فوری فیصلے جن میں عقل کا ذرا سا بھی دخل نہ ہو بسا اوقات مردوں کے ان فیصلوں سے کہیں بہتر ہوتے ہیں جو بہت سوچنے اور سمجھنے کے بعد کئے جائیں　(ڈبلیو انگیبن)

کسی مرد کے ساتھ سب سے بڑی محبت جو ایک عورت ظاہر کرسکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسکے فرائض کی ادائیگی میں مدد کرے۔　(مولوک)

یہ صرف عورتوں کی ناقص تعلیم کا نتیجہ ہے کہ وہ مردوں کی بہ نسبت پستی میں رہتی ہیں، اور ہمارے اس گمان باطل کو تقویت پہنچتی رہتی ہے کہ قابلیت میں وہ ہم سے کمتر درجہ پر ہیں۔ بہترین تعلیم کے ذرائع کے تمام دروازے ان پر بند رکھے جاتے ہیں پھر بھی تعجب یہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح ہم سے کچھ آگے ہی پہنچ جاتی ہیں جیسا کہ ہم روزمرہ دیکھتے ہیں　(اسٹوری)

وہ سب لوگ جو عورتوں سے بچ بچ کر اور الگ الگ رہتے ہیں اُن کے احساسات بہت ہی ٹھس اور بھدے ہوتے ہیں، اور وہ سب بیوقوف رہتے ہیں، یا یہ کہ ان کا مذاق سلیم نہیں رہتا اور وہ ہر پاک اور نورانی چیز سے بھاگنے لگتے ہیں۔　(تھیکرے)

ایسی باتیں کرنا جن میں نرمی بھی ہو اور جو بہت گہرے معنی بھی رکھتی ہوں عورتوں سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔　(وکٹر ہیوگو)

ایک عیسائی عورت کیلئے اس سے زیادہ بلند اور کوئی آرزو نہیں ہوسکتی کہ وہ ایک وفادار بیوی اور ایک خوش اور اولاد پر اپنا اثر رکھنے والی ماں ہو، یہی وہ درجہ ہے جو اللہ نے عورت کو دیا ہے، اور جو عورت اپنے اس منصب کے فرائض پورے طور پر انجام دیتی ہے وہ اسی قدر قابل احترام ہے کہ جتنا کوئی ممتاز سے ممتاز مرد ہوسکتا ہے۔　(سی، اے، اسٹنڈرڈ)

عورت کی اور فرشتوں کی سرشت اس بات میں مشترک ہے کہ سب مظلوم اور درد رسیدہ لوگوں سے اسکا رشتہ ہوتا ہے　(بالزک)

جو عورتیں اپنی دلیری یا اپنی سیاسی قابلیت، یا اپنے علم و فضل کیلئے شہرت حاصل کرتی ہیں وہ اپنے صنفی فرائض سے بے تعلق ہوجاتی

ہیں اور ہمارے حقوق و اختیارات پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ میں نہ اُن عورتوں کو معاف کر سکتا ہوں کہ جو ہر قل کے گدر گھمانے کیلئے کھڑی ہو جائیں اور نہ اُن مردوں کو کہ جو گھر میں بیٹھ کر چرخہ کا تنا شروع کر دیں۔ (گولڈ اسمتھ)

عورتیں بالعموم ہم سے محبت نہیں کرتیں۔ وہ کسی ایک مرد کو اسلئے منتخب نہیں کرتیں ہیں کہ انہیں اس سے محبت ہوتی ہے، بلکہ مرف اسی لئے کہ انہیں یہ پسند ہے کہ وہ ان سے محبت کرے انہیں دنیا میں یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص ان سے محبت کرے۔ لیکن ایسے خو‌ش نصیب مرد بہت ہی کم ہیں جن سے وہ خود بھی محبت کرنا گوارا کریں۔ (ایلفونز کار)

جس طرح آسمان کی شاعری ستارے ہیں اسی طرح اس دنیا کی شاعری عورتیں ہیں ——— شفاف، روشن، اور اپنے مقام کے لئے متناسب و موزوں۔ وہ حقیقتاً آسمانی سیارے ہیں جو مردوں کی تقدیر پر حکمرانی کیا کرتی ہیں۔ (ہارگریو)

عورتیں ہمیشہ انتہا پسند ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ یا تو مرد سے بہتر ہونگی یا بدتر۔ (برواییر)

عورتوں کو اس سے روکا گیا ہے کہ وہ انجیل کی تعلیم دوسروں کو دیں۔ شاید اسکی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ دلیل اور برہان کے بغیر ہی لوگوں کو ترغیب دیا کرتی ہیں اور کچھ اس طرح الزام دیا کرتی ہیں کہ کسی کو برا انہیں معلوم ہوتا (جے، نیوٹن)

آہ! عورت کو کیا چیز دلکش بنا دیتی ہے؟ نیکی، ایمان، اور مصیبت کے مقابلہ میں نرمی۔ تحقیر اور آزمائش کے موقعوں پر اس کا صبر و تحمل اسکے حسن کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اور اس پر نورانی مہر ثبت کر کے اسے فرشتوں کی برادری میں داخل کر دیتا ہے (برنیٹ)

عورت نرسل کی شاخ کی طرح ہوتی ہے، ہوا کا ہلکے سے ہلکا جھونکا بھی اسے جھکا دیتا ہے۔ لیکن ٹوٹنا وہ طوفان کے جھٹکوں سے بھی نہیں جانتا۔ (وہیٹ لی)

مشہور ہے کہ عورت کی پیدائش مرد کے جسم سے ہوئی، لیکن وہ نہ تو اسکے سر سے نکلی ہے کہ اس پر حکومت کرے، نہ اسکے پیروں سے نکلی کہ اسے کچلا جائے، بلکہ اسکے پہلو سے نکلی ہے تاکہ اسکے ساتھ مساوات کا درجہ رکھا جائے، اسکی بغل میں رہے تاکہ اسکی حفاظت کیجائے، اور اسکے دل کے قریب ہو تاکہ اس سے محبت کی جا سکے۔ (ایم ہنری)

عورتیں ایسی کتابیں، ایسی تصویریں اور ایسے ادبستان ہیں کہ جن میں ساری دنیا بستی ہے، جو ساری دنیا کا تماشا دکھا سکتی ہیں اور جو تمام دنیا کی پرورش اور تربیت کرتی ہیں (شیکسپیر)

میں نے اکثر اس مضبوطی اور استقلال کا مشاہدہ کیا ہے جس سے عورتیں بڑی سے بڑی ہولناک مصیبتوں کا مقابلہ کیا کرتی ہیں جو مصیبتیں مرد کی تمام ہمتوں کو شکست اور اسکے حوصلوں کو پست کر کے اسے خاک میں ملا دیتی ہیں انہی مصیبتوں کی بدولت عورت کی تمام چھپی ہوئی قوتیں بروئے کار آجاتی ہیں، اور اسکی سیرت میں ایسی بلندی پیدا ہو جاتی ہے کہ جو شرافت کی انتہا ہے۔ (واشنگٹن ارونگ)

جو چیز عورت کو مغرور بناتی ہے وہ اس کا حسن ہے۔ جو چیز اسے سب کا پیارا بنا دیتی ہے وہ اسکی نیکی ہے اور جو چیز اس میں الوہیت پیدا کر دیتی ہے وہ اسکی حیا ہے۔ (شیکسپیر)

ہماری زندگیوں پر عورت حکومت کرتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ کامل بنا دیں۔ ان کا دل و دماغ جس قدر زیادہ روشن ہوگا اسی قدر ہم بھی زیادہ مستفید ہونگے، مرد کی عقل و فراست تمام تر عورت کی دماغی تربیت پر منحصر ہے۔ (شیریڈن)

نیکی، حیا، اور سچائی عورت کے محافظ فرشتے ہیں جو عورتیں بالکل بے جھجک ہوتی ہیں وہی اکثر سب سے زیادہ باحیا ثابت ہوتی ہیں اگر ہم کسی عورت کی رفتار و گفتار میں وہ آزادی دیکھکر کہ جو معصیت و گناہ سے کامل ناآشنائی کی بدولت پیدا ہو جاتی ہے اسکے چال چلن کے متعلق بدگمان ہو جائیں تو اس سے زیادہ سخت غلطی اور ہم سے کبھی نہیں ہو سکتی (کولٹن)

مرد عورتوں کے کھلونے ہوتے ہیں۔ اور عورتیں شیطان کے کھلونے۔ (وکٹر ہیوگو)

ایک اچھی عورت میں ہمیشہ کسی نہ کسی حد تک مردانہ قوت اور مضبوطی ہوتی ہے اور ایک اچھے مرد میں زنانہ لطافت و شرافت (مس ہولا)

خوش نصیب قوموں کیطرح خوش نصیب عورتوں کی بھی کوئی تاریخ یا سوانح حیات نہیں ہوتی۔ (جارج ایلیٹ)

زمانہ موجودہ کی عورت محبت سے باز نہیں رہ سکتی آخر وہ کوئی نئی طرح کی عورت تو نہیں ہے۔ (مسولینی)

لوگ اکثر کہتے ہیں کہ عورت راز کی حفاظت نہیں کر سکتی لیکن دُنیا کی ہر عورت ہر مرد کی طرح سے صدہا ایسے راز اپنے دل کے اندر رکھتی ہے
ں وہ اپنے آپ سے بھی پوشیدہ رکھنا چاہتی ہے۔ جو عورت جتنی زیادہ معزز ہو اسی قدر زیادہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ راز موجود ہیں۔
(آسٹن او، ملے)

جانداروں میں نر کی بہ نسبت مادہ ہمیشہ زیادہ خونخوار ہوتی ہے۔ (اڈیارڈ کپلنگ)

عورت کی محبت ایک نقش برآب ہوتی ہے، اور عورت کی وفاداری ریگ کی تحریر۔ (دایتون)

جتنے مردوں کو میں جانتا ہوں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جسکی ماں نے بچپن میں اسکے لئے وہ سب کچھ کیا ہو جو ایک ماں کو کرنا
ہے اور وہ جوان ہو کر ایک اچھا آدمی نہ بنا ہو (فرانسس پارکنس کیز)

کسی قوم میں عورت کی حیثیت کو اس قوم کی تہذیب کے معیار سے کوئی خاص نسبت نہیں ہوا کرتی، ماضی بعید میں عورت کی حیثیت
موجودہ سے زیادہ بلند تھی، اور وحشی اقوام میں عورت کی حیثیت انکی تہذیب کے معیار کے برابر پست نہیں ہے۔ (ایل، ٹی، ہاب ہاؤس)

عورت ہمیں سب کو بس ایک ہی لکڑی سے ہانکتی ہے (جارج برنارڈ شا)

عورتیں فی الحقیقت کتوں ہی کی طرح ہوتی ہیں وہ کتوں ہی کی طرح محبت کرتی ہیں بلکہ کچھ اور بھی زیادہ، اور انہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہے
مردوں کیلئے کچھ لائیں، کچھ لیجائیں۔ اور سخت کلمات سُن کر کبھی آقا کے پاس واپس آئیں اور نوکری لئے لئے پھرنا بہ آسانی سیکھ جائیں۔
(میری رابرٹس رائن ہارٹ)

عورتیں دروازے کا پائنداز ہیں اور ہمیشہ سے ہوتی آئی ہیں۔ زمانہ ہمیشہ ان چٹائیوں (پائنداز) کی تعریف کرتا رہا ہے۔ وہ مردوں کو اس
دکتی رہتی ہیں کہ کیچڑ میں تنے ہوئے پیر لیکر خدا کے حضور میں جا کھڑے ہوں۔ (میری کیرولن ڈیویز)

عورتوں کی صرف دو قسمیں ہیں ایک سادہ اور بے تکلف، اور دوسری رنگی ہوئی۔ (آسکر وائلڈ)

ان عورتوں کی کہ جو اپنے پیروں پر کھڑی ہونا چاہیں، سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ اُنہیں کام کرنے کی مردوں کیطرح کبھی تربیت
ملی ہے، میرا مطلب یہ ہے کہ انہیں بچپن سے محنت ومشقت کی عادت نہیں ڈالی گئی ہے، مردوں کے خمیر میں شروع ہی سے یہ بات پڑ جاتی
وہ دنیا میں کام کرنیکے لئے آئے ہیں۔ (جان، بی، والسن)

اے عورت تو صرف خدا کی صناعی نہیں ہے بلکہ انسان کی صناعی کو بھی تیری تکمیل میں دخل ہے۔ وہ سب ہمہ وقت اپنے دلوں کا
کال نکال کر تجھے دیتے رہتے ہیں ——— تو نصف عورت ہے اور نصف ایک خواب شیریں۔ (رابندرا ناتھ ٹیگور)

زمانۂ موجودہ کی ایجادات نے چرخے کا وجود فنا کر دیا، اور ترقی کے اسی قانون نے اس زمانے کی عورت کو اپنی دادی، نانی سے
قسم کی عورت بنا دیا۔ (سوسن، بی، اینتھنی)

اپنے ہتوڑے، اور چھینی، اور قلم سے ہم اس وقت تک اپنے لئے اور ایک عورت کے لئے کام کرتے رہیں گے، جب تک کہ ہم فرشتہ
جائیں (رڈیارڈ کپلنگ)

امریکہ میں جس قدر تعلیم اور کھیل تماشے ہوتے ہیں وہ سب عورتیں ہی کرتی ہیں کم سے کم یہ ضرور ہی کہا جا سکتا ہے کہ ہر قسم کے تماشوں
عورتیں ہی ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ مرد تو بالعموم انکے اثر سے شریک ہو جاتے ہیں۔ ہماری موسیقی، ہماری نقاشی اور سنگتراشی زیادہ تر انہی کی
سے قائم ہے، ہماری عبادتگاہوں کی خاص آبادی وہی ہیں، اور ہمارے تعلیمی، معاشرتی اور تہذیبی ادارے انہی کی بدولت چل رہے ہیں مرد
رت دونوں کے لئے حسن مذاق اور وضع وقطع موثر کرنے والی بھی وہی ہیں۔ (ہنری اے بیرس)

دنیا میں کسی نہ کسی کو سدا کا دُکھی اور حلیم الطبع ہونا چاہیئے، اپنی تمام حماقتوں اور شیخیوں اور خامیوں کے باوجود وہ عورت ہی تھی جس نے
ظلم سہے ہیں اور اُف نہیں کی ہے۔ (کارا ہیرس)

یہ ابدی اور خدائی انصاف کا قانون ہے کہ جب کبھی مرد اپنی عورتوں کو ذلیل کرینگے تو خود بھی اسی ذلت میں مبتلا ہونے سے نہیں بچ
اور جب کبھی وہ ان کا مرتبہ بلند کرینگے تو خود بھی اسی بلندی پر پہنچ جائیں گے۔ (اے، مارٹن)

عقلمندی اور نیکدلی کو ہمیشہ عورتوں کی گفتگو کا زیور خیال کیا گیا ہے جس عورت کی قدر و قیمت ہیروں سے بھی زیادہ ہے اسکے جو خصائل عقلمندوں نے بیان کئے ہیں اُن میں اس سے زیادہ خوش آیند اور کوئی نہیں ہے کہ وہ جب اپنا منہ بات کہنے کیلئے کھولتی ہے تو عقلمندی کے ساتھ اور اسکی زبان میں لطافت اور مہربانی کے قوانین ہوتے ہیں (فری ہولڈر)

بہت سی عورتیں مردوں کی زبان کی توہین آمیز گستاخیوں کے مقابلے میں ان کے ہاتھوں کی گستاخانہ دست درازیوں کو بآسانی معاف کر سکتی ہیں۔ اور اگر کوئی عورت کسی مرد کو اس قصور میں کہ اس نے (مرد نے) اسکی تصویر چرائی تھی، خواہ یہ تصویر سونے کے چوکٹے ہی میں کیوں نہ جڑی ہوئی ہو، پھانسی پر لٹکوانا چاہے تو قانون کی دنیا میں یہ ایک نئی مثال ہوگی، لیکن اگر وہ شخص صرف چوکٹا چرالیجائے اور تصویر کو چھوڑ جائے تو اسکی جان بچانیکا ذمہ کم سے کم میں تو نہیں لے سکتا (کولٹن)

عورتوں کی صحبت پسندیدہ اطوار کا ابتدائی عنصر ہے۔ (گوئٹے)

جس طرح انگور کی بیل جسکی شاخیں مدتہائے دراز تک کسی شاہ بلوط کے تنے کے چاروں طرف لپٹی رہی ہوں اور اُسکے سہارے بلند ہو ہو کر سورج کی روشنی سے بلند ہو کر فائدہ اُٹھاتی رہی ہوں جب بجلی اس تناور درخت کو گرا دے تب بھی اپنی نازک نازک شاخیں اسی کی گردن میں حائل رکھتی ہیں بالکل اسی طرح قدرت کا یہ فرمان ہے کہ عورت بھی جو اچھے اور موافق زمانے میں مرد کی دست نگر اور اسکی زینت ہوتی ہے اُس زمانے میں بھی اسکی تسکین قلب اور اُسکے دکھ درد کی شریک رہے کہ جب اس پر مصیبت نازل ہو جائے اور اپنی محبت کی بیلوں کو اسکے درشت اور کرخت مزاج کے چاروں طرف لپٹالے تاکہ غموں کے بار سے مرد کے جھکتے ہوئے سر کو سہارا اور ٹوٹے ہوئے دلکو تسکین میسر آجائے (واشنگٹن ارونگ)

ہمارے گھروں کی خوشحالی اور سرسبزی صرف اس بات پر منحصر ہے کہ ہمیں عورت کی پاکبازی پر کامل اعتبار و اعتماد ہو (لینڈر)

آہ! اگر کسی طرح عورت کا محبت سے لبریز مگر سربستہ دل کسی طرح مرد کے سامنے کھل سکے تو لا تعداد دبا دبا کر رکھے ہوئے محبت کے جذبات ان گنت چھپا چھپا کر رکھی ہوئی قربانیاں اور بے حساب پوشیدہ نیکیاں اسے اسکے دل کے گوشوں میں آرام پذیر نظر آئینگی (رکٹر)

اس دنیا میں ایک عورت کو جو جو کچھ کرنا ہے وہ سب ان فرائض میں موجود ہے جو ایک بیٹی، ایک بہن، ایک بیوی، اور ایک ماں کی حیثیت سے اس پر عائد ہوتے ہیں (اسٹیل)

ہمیں جتنی دلچسپی اچھے دل والی عورتوں سے ہوتی ہے اتنی اچھے دماغ والیوں سے نہیں ہوتی۔ سفید گلاب کے پھول سُرخ گلاب کی بہ نسبت کم پسند کئے جاتے ہیں (او، ڈبلیو، ہومز)

جب چھوٹے چھوٹے کاموں میں عورتوں کے گہرے مطالعے اور قوت اختراع کا مشاہدہ کرتی ہوں تو مجھے انکی رستم کے کام انجام دینے کی قابلیت کے متعلق بھی کوئی شبہ نہیں رہتا۔ (جولیا ڈارڈ، ہو)

اس دنیا کے اندر کتنی عورتیں بہتر سے بہتر دل و دماغ، اور انتہائی نزاکت کیساتھ منظم حواس لیکر اس شاہراہ کیلئے آتی ہیں جس پر انہیں ننگے پاؤں چلنا ہے! افسوس! دنیا کی زندگی کو ہمیشہ مردوں کی ضروریات اور خواہشات کے مطابق ڈھالا جاتا ہے۔ زندگی کے طویل سفر میں بہت سے دریاؤں کو عبور کرنا پڑتا ہے لیکن انہیں عبور کرنے میں پاؤں ٹکانے کیلئے جو پتھر رکھے جاتے ہیں۔ ان کا باہمی فاصلہ ہمیشہ مردانہ قدم کی لمبائی کے ناپ سے رکھا جاتا ہے نہ کہ عورتوں کے قدم کی لمبائی سے۔ (او، ڈبلیو، ہومز)

آہ، اے عورت اسمولی حالات میں ایک نازک اور ننھی سی جان، لیکن زندگی کے بڑے بڑے حادثات میں تو کس طرح بڑھکر ایک فرشتۂ رحمت بن جاتی ہے۔ (بکور)

عورت کی عصمت سفید سمور کیطرح ہوتی ہے جس پر ایک دھبہ بھی گوارا نہیں ہو سکتا۔ (ڈرائیڈن)

جس وقت تک ہماری عورتوں کا ذریعۂ معاش صرف سوئی اور چولہا ہے اس وقت تک کوئی تعلیم، کوئی تبلیغ، کوئی ہمدردانہ تحریک، اور کوئی فیاضانہ زرپاشی کام کرنے والی عورتوں کی حالت کو سُدھار کر انہیں وہ چیز نہیں بنا سکتی کہ جو انہیں ہونا چاہیئے (ہوریس گریلے)

ایک عورت کا مقصد حیات ابد تک یہی رہیگا کہ وہ محسوس کرے، محبت کرے دکھ درد سہے، اور خود کو دوسروں کی خدمت کیلئے وقف کردے (بالزک)

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
"Woman Number"
July 1936.

ہمدرد صحت - دہلی
اشاعت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ ء

حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاند پوری
Hakim Dr. Syed Ali Kausar, Chandpuri

مولانا ابن الحسن صاحب فکر ایم-اے دہلوی
M. Ibnul Hasan, Fikr, M A. Delhi.

مولوی نور الدین صاحب اجمیری مہتمم ایجنسی
ہمدرد دواخانہ حیدرآباد دکن

"Hamdard-i-Sehat," Delhi
"Woman Number"
July 1936.
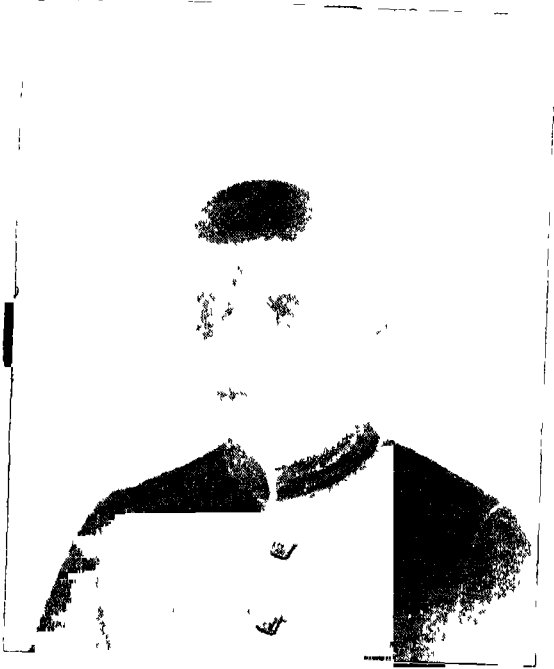
ہمدرد صحت - دہلی
اشاعت خاص "عورت"
جولائی ۱۹۳۶ء

منشی اخلاق احمد صاحب آرٹسٹ
جنہوں نے اس اشاعت کی اکثر تصاویر بنائی ہیں

مرحوم کاتب
دہلی کے مشہور خوشنویس
منشی محمد احمد صاحب

ہمدرد صحت کے کاتب
(۱) منشی شجاعت احمد ابن منشی محمد احمد صاحب

بیشتر مرد عورتوں کے خصائل میں اس چیز کو پسند کرتے ہیں جو انکی اپنی خصلت کے بالکل متضاد ہو۔ (فیلڈنگ)

میں نے اکثر یہ خیال کیا ہے کہ عورتیں اپنے خصائل کی عام باتوں میں مردوں سے کمتر ہوتی ہیں۔ لیکن خاص باتوں میں اُن سے بہتر۔ (لارڈ گریویل)

کسی عورت سے تمہارا ایک دفعہ واسطہ پڑ جائے اور وہ تم سے کچھ کام لے بس پھر تم دل اور جان سے اُسکے ہو گئے جتنی تم اس کے لئے تکلیف اُٹھاؤ گے اور جسقدر اسکے لئے تردد کرو گے۔ اسی قدر اس کا حسن اور دل آویزی بڑھتی چلی جائیگی۔ عورت کو بچانا اسکے ستانے والے سے انتقام لینا، اسے تعلیم دینا، یا اسے اپنی حفاظت میں لے لینا، سب کا مطلب بس یہی ہے کہ اس سے محبت کرنا۔ (رکٹر)

عورتوں کا دل اور عورتوں کا تخیل مردوں کی بہ نسبت زیادہ وسیع اور فراخ ہوتا ہے (لا مارٹین)

او عورت! او حسین عورت! قدرت نے تجھے اس لئے بنایا ہے کہ تو مردوں کو آپ دیگر گندن بنا دے۔ تیرے بغیر ہم جنگلی جانور تھے۔ ہم فرشتوں کی جب تصویر بناتے ہیں تو بہت خوبصورت بناتے ہیں۔ تاکہ ان میں تیری شباہت آجائے تجھ میں وہ تمام چیزیں موجود ہیں جنہیں ہم فردوس کی نعمتیں خیال کرتے ہیں، حیرت انگیز چمک، پاکیزگی اور سچائی، ابدی مسرت اور نا آشنائے فنا محبت! (اوٹوے)

عورت اس لئے نہیں بنی ہے کہ تمام دُنیا کی ممدوح ہو وہ اس لئے بنی ہے کہ صرف ایک دل کی مسرت و تسکین کا باعث ہو۔ (برک)

بڑے سے بڑے مہذب اور عالی خیال مرد بھی شاذ و نادر ہی کبھی اپنی قربانیوں کو چھپانے یا ان تکالیف کا ذکر نہ کرنے سے باز رہتے ہیں جو اس راہ میں انہیں اُٹھانی پڑیں۔ احسان کر کے منہ پر نہ رکھنا صرف عورت کا حصہ ہے اور ان بہت سے ثبوتوں میں سے ایک ہے جو محبت اور نفاست طبع کے تمام معاملات میں عورت مردوں پر اپنے تفوق کے متعلق دیتی رہتی ہے۔ (دول موٹ)

عورتوں کی غلطیوں کا اگر تجزیہ کیا جائے تو وہ بیشتر اس بنا پر ہوتی ہیں کہ انہیں نیکی اور بھلائی پر پورا اعتقاد تھا، یا وہ حق و صداقت پر پورا پورا بھروسا رکھتی تھیں۔ (بالزک)

تم سے ہو سکے تو ایک عورت کے دل پر فتح حاصل کرو اور اسے برتو — اللہ کی مخلوق میں وہ سب سے زیادہ مسرت بخش چیز ہے۔ وہ آسمانوں کا بہترین عطیہ ہے، خوشحالی میں وہ مرد کیلئے وجہ شادمانی اور مایۂ صد ناز ہوتی ہے، اور مصیبت کے وقت وہ اسکا سہارا اور اسکے دل کیلئے وجہ تسکین بن جاتی ہے۔ (شیلے)

عورتوں کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی ہے کہ اُن سے کسی قسم کے چون و چرا کے بغیر محبت کی جائے۔ یہ اسلئے نہیں کہ وہ حسین ہیں، یا نیک ہیں، یا عالی خاندان ہیں یا پر شکوہ و شان ہیں، یا عقلمند ہیں، بلکہ صرف اس لئے کہ وہ عورت ہیں۔ (ایمیل)

عورتوں میں خودگذاری و ایثار کا مادہ ہوتا ہے اور اسکے ساتھ خاموشی۔ مردوں میں خود طلبی ہوتی ہے اور اسکے ساتھ وہ پیٹ کے بھی ہوتے ہیں اور ہزاروں دو طرفہ غلط فہمیوں کا باعث اصلی یہی ہے۔ کیونکہ اچھی عورتیں بھی مردوں کو سمجھ لینے میں اتنی ہی بیوقوفیاں کیا کرتی ہیں جتنی کہ اچھے مرد عورتوں کے سمجھنے میں کرتے ہیں۔ (چارلس ریڈ)

عورتیں بالعموم اخلاقی قیود کو نہیں توڑا کرتیں جیسا کہ مرد توڑتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر ایک مرتبہ وہ توڑ دیں تو پھر مردوں سے کہیں آگے بڑھ جاتی ہیں۔ (کولٹن)

مردوں کے دماغ کے تمام عقلی دلائل عورت کے دل کے ایک جذبے کے برابر بھی قیمت نہیں رکھتے۔ (والٹیر)

عورت کے دل میں ہر وقت یہ تمنا رہتی ہے کہ دوسری صنف (مرد) کی نگاہوں میں پیار کے قابل نظر آئے۔ اس کی گفتار، رفتار، تبسم سب میں ہمارے متعلق ایک خاص مقصد ہوتا ہے، اسکے لباس کا ہر حصہ، اور اسکے چہرے کا ایک ایک اتار چڑھاؤ ہمارے لئے ایک پھندا ہوتا ہے، دُنیا میں اگر کچھ گدھے مرد نامی کے نہوتے تو یہ ہرنیاں بھی کہیں نظر نہ آتیں جو ہر طرف بنی ٹھنی پھرا کرتی ہیں۔ (ایڈیسن)

لوگ جو کچھ چاہیں کہیں لیکن میرے تجربے نے مجھے یہ سکھا دیا ہے کہ ایک شادی شدہ عورت میں ہمیں سب سے زیادہ جس خوبی کی تلاش کرنی چاہیئے وہ کفایت شعاری ہے۔ (فلر)

کوئی مرد اگر لامذہب ہو تو اسکی حالت یقیناً قابل رحم ہے۔ لیکن کوئی عورت اگر خدا کو بھول جائے تو اس سے بس خدا پناہ ہی میں رکھے (مس ایوینس)

عورت اپنی قسمت خود بناتی ہے۔ جیسے مرد کی محبت وہ چاہے قبول کرلے۔ (جارج ایلیٹ)

آج کی کنواریوں کو کل کی بیویاں اور مائیں بننا پڑیگا۔ تاکہ ایک عورت کی زندگی کا پاک مقصد تکمیل کو پہونچ سکے۔ (مسز کیمبل)

جو مرد جبر و زور سے یا اپنی چالبازیوں سے عورت کی مرضی کا رُخ بدلنا چاہتا ہے وہ بیوقوف ہو۔ (سیموئل ٹیوک)

مردوں کے آنکھیں ہوتی ہیں، اور وہ بھی دیکھتے ہیں لیکن ایک عورت کی نظر پوشیدہ رازوں کو بھی دیکھ لیتی ہے (وکٹر ہیوگو)

مرد اسوقت عورت کو پہچاننے لگتا ہے جب وہ بوڑھا ہوجاتا ہے، اور میری تو یہ حالت ہوکہ عورتوں کی ہوشمندی کے متعلق میرے خیالات روز بروز بلند ہوتے جاتے ہیں۔ (تھیکرے)

سماج کا مستقبل عورتوں کے ہاتھ میں ہے۔ اگر دُنیا عورتوں کی بدولت تباہ ہوئی تو صرف عورتیں ہی اسے اب بچا بھی سکتی ہیں۔ (دیوفور)

اس دنیا میں عورت کے دل سے زیادہ نرم اور گداز کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر اسکے اندر پرہیزگاری موجود ہو۔ (لوتھر)

عورتوں کی بہت سی غلطیوں کا باعث ہم ہوتے ہیں۔ درحالیکہ ہماری بہت سی خوبیوں کا باعث صرف عورتیں ہیں۔ (سی لیمبیل)

قوموں کی تہذیب کا معیار انکی عورتیں ہوتی ہیں۔ (جی، ڈبلیو، کرٹس)

بعض لوگ اس قدر تنگ خیال ہیں کہ تمام عورتوں کو بُرا سمجھتے ہیں، اور بعض ایسے خوش عقیدہ ہیں کہ انکی نظر میں ہر عورت اچھی ہو لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ خدا نے عورت کو مرد سے زیادہ حسین اور خوبصورت جسم دیا ہے کیا ہمیں ایسا خیال کرنا جائز ہے کہ خدا نے اتنے اچھے اور حسین جسم کے اندر ایک بُری اور خبیث روح رکھدی ہوگی؟ (فیلٹ ہیم)

دل کی پاکیزگی شریف ترین چیز ہے، جو عورت کو ورثہ میں ملتی ہے، اور محبت اس کا سب سے زیادہ حسین زیور ہے (ایم کلاڈیس)

محبت مرد کی زندگی کا صرف ایک سانحہ ہوتی ہے اور عورت کی زندگی کی پوری تاریخ۔ (مادام دو اسٹائیل)

اکثر ایسے موقعوں پر کہ جب کسی اہم معاملے کے متعلق میں متردد تھا کہ اسے کس طرح شروع کروں، مجھے مردوں کی بہ نسبت عورتوں سے زیادہ صحیح اور مفید مشورے ملے ہیں۔ عورت کی عقل اسکے دل میں ہوتی ہے اور وہ یقیناً اس عقل سے بہتر ہے جو دماغ میں ہو۔ (راجرس)

از جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری

انکی عمر کسی طرح ستر اسی سال سے کم نہ ہوگی۔ وہ بالکل بوڑھی پھوس تھیں، پلکیں تک سفید ہوگئی تھیں۔ گالوں پر بے شمار جھریاں پڑگئی تھیں، منہ میں کوئی دانت باقی نہ رہا تھا، وہ دن بھر چرخہ کاتتی رہتی تھیں، اور ہم سب بیٹھے ہوئے اُن کے چرخے کو دیکھا کرتے تھے۔ اسکی ہلکی ہلکی "پردں ردں" کی آواز کانوں کو بہت اچھی معلوم ہوا کرتی تھی، ہمارے بغدادی قاعدے کھلے ہوئے سامنے رکھے رہتے تھے اور ہم "نیم والی" کے پوپلے منہ کو کبھی محبت اور کبھی نفرت سے دیکھا کرتے تھے۔ پڑھانے کے بعد وہ ہمیں نئی نئی کہانیاں سنایا کرتی تھیں۔ بات بات میں انکی آنکھوں سے آنسو ٹپکا کرتے تھے، کہانی میں جب کوئی تکلیف یا مصیبت کا ذکر آتا وہ فوراً رونے لگتیں، اُن کا دل بہت ہی نرم تھا پھر بھی کبھی کبھی غصہ میں کھجور کی گیلی قمچی سے وہ ہمیں مار دیا کرتی تھیں۔ سنتے ہیں کبھی زمانہ میں اُن کے آنگن میں نیم کا بہت بڑا درخت تھا۔ اسی لئے وہ محلہ بھر میں "نیم والی" مشہور تھیں۔ اگرچہ اب نیم کا نام د[...]س نہ تھا، پھر بھی انہیں سب "نیم والی" کہہ کر ہی پکارتے تھے، اور وہ بے تکلف بولتی تھیں۔

ان کا پختہ مکان بہت بڑا تھا، دس پندرہ آدمی اچھی طرح اس میں رہ سکتے تھے اور سنا ہے کسی وقت میں ان کے گھر میں آدمی ہی آدمی تھے [...]ہ اکیلی اتنے بڑے مکان میں رہا کرتی تھیں۔ ہم اکثر ان سے پوچھا کرتے تھے، — نیم والی تمہارے میاں کہاں ہیں؟

وہ آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر کہہ دیا کرتی تھیں، اللہ میاں کے یہاں!

اور تمہارے بیٹا، بیٹی کہاں ہیں؟

اس سوال پر وہ ہمیشہ رو دیا کرتی تھیں۔

مولوی ممتاز حسین آگرے کے نہایت ممتاز رئیس تھے "نیم والی" اُن کی بڑی بیٹی تھیں۔ ممتاز حسین نے اپنے ایک عزیز ارشاد علی سے [...]ادی کردی تھی۔ ارشاد علی آدمی تو بہت عمدہ تھے مگر انکی تندرستی خراب تھی، بہت دُبلے، پتلے اکثر بیمار و ناتوان رہنے والے انسان تھے [...]نتے تھے کہ انکے خاندان میں "دق" کا مرض ہے۔ اور ارشاد علی کے اکثر اعزا نے اسی نامراد بیماری میں مبتلا ہو کر انتقال کیا ہے ممتاز حسین [...]قیقت سے ناواقف نہ تھے۔ شادی کے وقت ان سے بہت کہا گیا کہ آپ دیدہ و دانستہ لڑکی کو موت کے منہ میں دھکیل رہے ہیں۔ [...]ی صحت اچھی نہیں ہے اور جوانی کے آغاز ہی میں خاندانی مرض کے اثرات ان کے جسم میں موجود ہیں۔ چہرہ ان کا بالکل پیلا ہے جیسے ابھی ابھی [...]ی سے صحت یاب ہوا ہو۔ صورت پر ہمیشہ مکھیاں بھنکتی رہتی ہیں، اور گوشت تو گویا اُن کے حصے میں آیا ہی نہیں۔ بدن پر ہڈی چمڑے [...]ے نظر ہی نہیں آتا، ایسی صورت میں ان کو لڑکی دینا گویا اُسے موت کے منہ میں دھکیل دینا ہے۔

مگر ممتاز حسین لالچی آدمی تھے انکی طبیعت میں حرص بہت زیادہ تھی۔ وہ جانتے تھے ارشاد علی صاحب جائداد بھی ہیں، نقد روپیہ بھی انکے [...]ہے۔ اگر انہوں نے جلد یہ شادی نہ کردی تو ممکن ہے کوئی دوسرا شخص اس جائداد پر قابض ہو جائے۔ وہ ہمیشہ یہی جواب دیا کرتے تھے میں ہیات [...]ے مقابلہ میں تقدیر پر زیادہ بھروسہ کرتا ہوں، ممکن ہے شادی کے بعد ارشاد علی اچھے ہو جائیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ میں کسی تندرست [...]شادی کروں اور وہ بغیر کسی بیماری کے کسی ناگہانی سبب سے مرجائے۔ بھائی یہ سب باتیں قدرت کے ہاتھ میں ہیں۔ ہماری عقل اتنی [...]کہاں ہے کہ ہم ان باتوں پر غور کرسکیں +

یہ باتیں وہ بالکل اوپری دل سے کیا کرتے تھے، واقعہ یہ ہے کہ وہ مولوی تو ضرور تھے مگر قضا و قدر پر انہیں بہت کم بھروسہ تھا، نسبتاً زر زیادہ پرست تھے انہیں بے انتہا محبت تھی اور رشک وحسد انکی عادت میں داخل تھا۔ وہ جانتے تھے خاندان میں بہت سی لڑکیاں جوان بیٹھی ہیں ہیں ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی دکوئی ارشاد علی کی دولت پر قابض ہو جائیگی۔ اور میری لڑکی محروم رہیگی۔ لہٰذا انہوں نے عواقب سے قطعاً غافل ہو کر نتائج کی طرف سے آنکھیں بند کر کے اپنی بے زبان لڑکی کو ارشاد علی سے بیاہ دیا،

ارشاد علی شادی کے دس گیارہ سال بعد تک زندہ رہے۔ یہ زندگی بھی انکی بہت بے لطف تھی۔ آئے دن طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتے تھے۔ کبھی کھانسی، کبھی زکام، کبھی درد سر، غرض اس زمانہ میں دو چار سال بھی انہیں آرام و اطمینان کے ساتھ ازدواجی زندگی سے لذت یاب ہونے کے لئے میسر نہ آئے۔ اس میں شک نہیں وہ اپنی بیوی سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ لیکن بیماریوں نے ان کو جذبات محبت کے اظہار کا بہت کم موقع دیا۔

اس مدت میں چار لڑکے اور ایک لڑکی ارشاد علی کے یہاں پیدا ہوئی۔ سب سے چھوٹی لڑکی تھی۔ جسکی عمر مشکل سے دو سال کی ہوگی جب ان پر موروثی بیماری کا حملہ ہوا، ان کا جسم پہلے ہی کھوکھلا ہو چکا تھا امراض نے گھن کی طرح ان کے جوہر حیات کو کھا لیا تھا۔ چنانچہ وہ زیادہ عرصے تک مرض کا مقابلہ نہ کر سکے اور چھ سات مہینہ کے اندر ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

نیم والی کے لئے یہ حادثہ بہت ہی صبر آزما اور دلشکن تھا، ارشاد علی کی موت نے اسکی زندگی کے چمن کو برباد کر دیا تھا۔ اسکے سہاگ کو لوٹ لیا تھا ـــــــ باغ کے سرسبز و شاداب درخت خزاں کی مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے زندہ رہتے ہیں تو اسکی وجہ محض یہ ہوتی ہے کہ موسم بہار کی خوش آئند امیدیں ہی انکی خشک ٹہنیوں میں جھولتی رہتی ہیں۔ اور قطع امید کے ساتھ "تعمیر آرزو" کے خواب نظر آنے لگتے ہیں۔ بلبل حزیں بہار کا ماتم کرتی ہے تو اس کے "نوحۂ غم" میں بہار کی خوشیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ اگر دن بھر باد خزاں کے گرم جھونکے چلتے ہیں تو صبح کو "نسیم" کی روح افزا جنبش "تلافی مافات" کا سامان مہیا کر دیتی ہے ـــــــ مگر عورت کے چمن میں خزاں کے بعد بہار نہیں آتی۔ اس کی تمام امیدیں موت کے ایک ہی جھونکے میں لوٹ جاتی ہیں۔ اُس کا سہاگ ایک مرتبہ لٹ جاتا ہے تو پھر میسر نہیں آتا۔ اور آیا بھی... تو وہ سہاگ نہیں! بلکہ اسکی یاد تازہ رکھنے کے لئے ایک مستقل ماتم ہے۔ اور ایک پائیدار سوزش غم! جس کا علاج سکوت موت کے علاوہ کسی دوسری چیز سے ممکن نہیں!۔

ارشاد علی کی موت نے اسے بدحواس کر دیا تھا لیکن وہ بڑے دل گردے کی عورت تھی، اُس نے یہ سب دیکھا اور صبر شکر کے سوا زبان سے کچھ نہ کہا۔

نیم والی کے چار لڑکے تعلیم پا رہے تھے، اور یہی انکی کل کائنات تھے، انکی تعلیم و تربیت پر خاصی توجہ کی گئی۔ دو بڑے لڑکوں نے باپ کی موت کے پانچ سال بعد ہی انٹرنس کا امتحان دیا اور دونوں کامیاب ہو گئے۔

کالج کھلتے ہی رشید و ارشد کو داخل کر دیا گیا، دونوں بڑے محنتی اور ذہین بچے تھے ہر سال پاس ہوتے رہے۔ الف۔ اے میں پہنچکر ارشد کی طبیعت خراب ہو گئی ماں کو معلوم ہوا اُس نے پاس بلا کر علاج شروع کر دیا، مثل مشہور ہے کہ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے اسے معلوم تھا ان کے یہاں کیسی سخت بیماری ہے۔ بڑے اہتمام سے معالجہ شروع کرایا۔ پیسہ کی جگہ روپیہ صرف کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ پانچویں مہینے ارشد سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔ جسم میں ہڈی چمڑے کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔ بخار قائم ہو گیا۔ کھانسی جم گئی ـــــــ مجبوراً وہ اپنے ماموں کے ساتھ بھوالی چلا گیا۔ تقریباً ایک سال تک وہاں رہا اور بظاہر طبیعت سنبھل گئی، چاہیے تو یہ تھا کہ ابھی سال چھ مہینے اور وہیں رکھا جاتا۔ مگر ماموں نے کہا میرا کام خراب ہو رہا ہے اب گھر واپس چلنا چاہیے۔ تم خدا کے فضل سے بالکل اچھے ہو، ارشد بچہ تھا نشیب و فراز کو سمجھتا نہ تھا۔ اونچ نیچ سے واقف نہ تھا۔ بلا تامل ماموں کے ساتھ ہو گیا، گھر آیا تو ماں نے چھاتی سے لگا کر کہا، بیٹا ارشد ابھی سے کیوں چلے آئے۔ مہینے دو مہینے اور رہتے۔ یہاں گرمی شدت کی پڑ رہی ہے۔

وہ جان ہار بولا۔ اماں! ماموجان زیادہ نہ ٹھہر سکتے تھے اور میں تنہا وہاں نہ رہ سکتا تھا!

ارشد کی والدہ اگرچہ اپنے بھائی کو وہاں کے مصارف کے علاوہ پچاس روپیہ ماہوار دے رہی تھیں۔ پھر بھی انہیں بھانجے کی صحت کے
ہیں کاروبار کا زیادہ خیال تھا۔

ارشد کی طبیعت بالکل صاف تو ہوئی نہ تھی۔ پہاڑ کی سردی سے حرارت ذرا دب گئی تھی اور اچھی اچھی غذاؤں کے کھانے سے بدن میں لہو
چار بوندیں بھی پیدا ہو گئی تھیں مگر اسکا نام صحت نہیں ہے، وہ دفعتہ سردی سے گرمی میں آیا تو اُس نے پھر ایک پلٹا کھایا دبی ہوئی حرارت اُبھر آئی پیشانی
بطرح تمتمانے لگی، کانوں پر سرخی نمودار ہو گئی، کھانسی کا ٹھسکہ بھی اُٹھنے لگا، رفتہ رفتہ یہ حالت ہو گئی کہ وہ پلنگ سے لگ گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا پھول
ر کملا گیا، ماں نے بہت چاہا کسی کے ساتھ پھر پہاڑ پر بھیجدے مگر اتنی جلدی کسی نے جانے کی حامی نہ بھری، بھائی نے بھی صاف کہدیا——
، مجھے فرصت نہیں ہے، یہی کام کا وقت ہے۔ دو چار پیسے کما لونگا تو آرام سے سال بھر بیٹھکر کھاؤنگا!

نتیجہ یہ ہوا کہ بیماری بڑھ گئی اور ارشد ماں کے دل پر ایک گہرا زخم لگا کر رخصت ہو گیا۔

ارشد کے زمانۂ علالت میں بڑا بھائی رشید برابر پڑھتا رہا تھا اور جس سال ارشد عالم بقا کو سدھارا ہے وہ بی، اے کی ڈگری لیکر آگیا تھا۔ لخت
لختِ جگر کی دائمی جدائی کا جو صدمہ ہونا چاہیئے وہ ضرور ہوا ہوگا لیکن "نیم والی" نے رشید کے خیال سے ظاہر نہیں کیا، پھر رشید کے دل و دماغ پر
حادثہ کا بہت زیادہ اثر ہوا۔ وہ ہمیشہ ارشد کے ساتھ رہا تھا دونوں بھائیوں میں بڑی محبت تھی وہ دوست بھی تھے اور بھائی بھی، ارشد کے مرتے ہی
کی آنکھوں میں دنیا تاریک ہو گئی، پہلے وہ ماں سے طے کر چکا تھا کہ بی اے کرکے ولایت سے کوئی بڑی ڈگری لاؤنگا، مگر بھائی کی بے وقت موت نے
کا دل توڑ دیا اور اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا مگر ماں نے بھی بچہ کو سات سمندر پار بھیجنے سے صاف انکار کر دیا۔

رشید تیس بتیس سال کا خوب صورت جوان تھا، شہر کے علمی حلقوں میں اس نے کافی شہرت حاصل کر لی تھی اور اپنے گھر کی کھوئی ہوئی عزت کو
کر لیا تھا اس کا گھر علمی و ادبی سرگرمیوں کا مرکز تھا، سال میں دو چار جلسے ضرور اسکے مکان پر ہوتے تھے جنہیں وہ دل کھول کر روپیہ صرف کرتا تھا۔

عزیزوں نے بہت زور دیا کہ رشید کی شادی کر دیجائے مگر نیم والی بہت سمجھدار دوراندیش عورت تھی۔ اس اللہ کی بندی نے کچھ پرواہ نہ کی، نہ معلوم
لیں کیا خیال تھا۔ رشید نے اپنے چھوٹے بھائیوں اسلم و سلیم کی تعلیم کا نہایت عمدہ پیمانہ پر انتظام کر دیا تھا۔ یہ دونوں شعیبیہ اسکول میں پڑھتے
ات کو رشید خود پڑھایا کرتا تھا۔ رشید ایکدن کسی جلسہ کی شرکت کے لئے دہلی گیا وہاں سے لوٹا تو راستہ میں جگہ جگہ کا پانی پینے سے زکام ہو گیا، اتفاقاً
ں گھر پر موجود نہ تھی کسی شادی میں چلی گئی تھی، رشید کتنا ہی تعلیم یافتہ اور عقلمند تھا پھر بھی ناتجربہ کار بچہ تھا اُسے کیا معلوم تھا کہ اسکے زکام کی کیا
ہے اور اس موقع پر اُسے کیا کرنا چاہیئے اُس نے پرواہ بھی نہ کی مزے سے کھاتا پیتا رہا، چائے انڈا، حلوا، دودھ، سب ہی کچھ کھانے میں آیا۔ پھر
، اُسکو ہمیشہ سے نفرت تھی جب تک کوئی ڈنڈا لے کر سر پر کھڑا نہ ہو اور زبردستی نہ کرے اسوقت تک اسکے حلق سے دوا اترتی ہی نہ تھی۔

ایک ہفتہ کے بعد نیم والی واپس آئیں تو اُنہوں نے رشید کو زکام کھانسی میں مبتلا پایا وہ گھبرا گئیں ان کے ہاتھ پیر پھول گئے دل میں
رح کے خیال آنے لگے —— پہلے پہلے "ان کی" بھی تو یہی کیفیت ہوئی تھی —— ارشد کو بھی زکام ہی ہوا تھا۔ خدا خیر کرے ——
کیم صاحب کو بلا کر دکھایا اُنہوں نے نبض دیکھکر نسخہ لکھدیا، کئی دن تک دوا پلائی جاتی رہی، زکام بالکل جاتا رہا البتہ کھانسی رہ گئی، کبھی
ٹھسکہ اٹھتا تھا۔ اس کا علاج ہوتا رہا، خدا جانے کیا بات تھی، رشید کو خود بخود تھوڑے دنوں میں احساس ہو گیا کہ ارشد والی بیماری مجھے
لگ گئی، اس نے اپنی ماں سے بھی اس کا تذکرہ کر دیا —— وہ پہلے ہی غیر مطمئن تھی تاہم اسکے دل کو سمجھانے کی غرض سے اُنہوں نے
کر کہا، خدا نہ کرے، نصیب دشمناں تمہیں کیوں دق ہونے لگی، ایسے وہم مت کیا کرو، معمولی کھانسی ہے دس پانچ روز میں جاتی رہیگی!

ہونے والی بات ہو کر ہی رہتی ہے، رشید کی رگوں کا خون خشک ہونے لگا۔ طاقت سلب ہونا شروع ہو گئی اور ایک سال کے
ں "نیم والی" کے دل داغدار میں فطرت کی ستم ظریفی سے ایک داغ کا اور اضافہ ہو گیا۔

یہ سانحہ ایسا نہ تھا کہ آسانی سے برداشت کر لیا جاتا "نیم والی" نے کھانا پینا چھوڑ دیا، ایک مہینہ ہی میں وہ کچھ سے کچھ ہو گئیں آنکھیں
دھنس گئیں، گال پچک گئے آواز پست ہو گئی، چہرے پر مردنی چھا گئی، وہ مصائب کا مقابلہ کرتے کرتے پہلے ہی تھک گئی تھیں، صدمے
سہتے سہتے کمزور ہو گئی تھیں، رشید کے انتقال نے انکی قوت برداشت کو شکست دیدی اور اب وہ چوبیس گھنٹے مسلسل روتی رہتی تھیں

س انداز سے روتی تھیں کہ دیکھنے اور سننے والوں کے دل پر بھی چوٹ لگتی تھی، عرصہ تک ان کی یہی کیفیت رہی اسی دوران میں اسلم بیمار یا اور قدرت نے کہا ——— نادان عورت ابھی کیا ہے رونے سے سکون میسر نہ ہوگا، تو آنسوؤں کے سیلاب قضا و قدر کے احکام کو دھونا چاہتی ہو، رونے کی دردناک آوازوں سے تقدیر کو ڈراتی ہے، حالانکہ قدرت کی بے نیازی ان سب باتوں بالاتر ہے وہ رلاتی ہے اور ہنستی ہے۔ ہنساتی ہے اور رلاتی ہو۔ !

رشید کی جوانا مرگی کا ماتم اس کی سوگوار ماں نے ابھی ختم نہ کیا تھا، کہ اسلم بھی رخصت ہوگیا۔

"نیم والی" کی آنکھیں روتے روتے خشک ہوگئیں، آنسوؤں کا دریا بہتے بہتے سوکھ گیا، قلب پر اتنے زخم لگ چکے تھے کہ اب تڑپنے طاقت بھی اس میں نہ تھی، طاقت تھی تو وسعت معلوم! دنیا میں انہیں ہر طرف تاریکی ہی تاریکی نظر آتی تھی، ان کی خوشی کا لہلہاتا ہوا باغ تے ہی دیکھتے اجڑ گیا تھا، اب وہ ہر چیز کو مایوسی کی نگاہوں سے دیکھنے لگی تھیں،

انتہائی ناامیدی کے عالم میں انہوں نے سلیم اور رابعہ کی شادی کردی یہ پہلی تقریب تھی جو ارشاد علی کے گھر میں آنے کے بعد انہوں نے ں اور اتنی سادگی سے کہ یہ دونوں شادیاں مستقل ماتم بن کر رہ گئیں۔

اس فرض کا بوجھ کم کرکے انہوں نے حج" کا ارادہ کیا اور شعبان کا چاند نظر آتے ہی وہ مکہ معظمہ کو روانہ ہوگئیں، چلتے وقت انہوں نے لیم کو درد سر میں تڑپتے ہوئے چھوڑا تھا، اور یقیناً وہ خود بھی "درد دل" میں مبتلا ہوکر علاج کی تلاش میں گھر سے نکلی تھیں، اور خوش تھیں کہ رزمین آلام سے "دارالسرور" کی طرف جارہی تھیں،

بمبئی میں جہاز پر بیٹھنے سے پہلے انہیں تار ملا ——— سلیم سخت بیمار ہے ممکن ہو تو واپس آجائیے!

انہوں نے اپنے بھائی سے کہا ——— محمود میاں! جواب میں لکھدو، واپس نہیں آؤنگی، عورت ہوں مگر دل مردوں کا رکھتی ہوں، ہلے دوادارو میں کیا کمی کی گئی تھی کہ وہ اب پوری کی جائیگی، خدا کے سپرد کرتی ہوں، سلیم میرا نہیں ہے اسی کی امانت ہے، ارض مقدس تک زندہ پہنچ ئی اور سعادت دیدار نصیب ہوئی تو کعبہ کا پردہ پکڑ کر فریاد کرونگی، صبر و ضبط نے جو آنسو بچا رکھے ہیں وہ سب کے سب بیت اللہ کی چوکھٹ پر نثار ردونگی، اور ہوسکا تو آنکھوں کی بینائی، اور دل کی تاب و تواں بھی کعبہ کے غلاف کو جو میری قسمت سے زیادہ سیاہ ہے تھام کر عرض کرونگی ——— ہ دکھیاری کی ساری کمائی برباد گئی، تو نے مجھے اکیلا کرکے لٹوادیا، بچی کھچی دولت بھی حکم ہو تو نذر کردوں! ——— مگر اس سے پہلے کہ سلیم مجھ سے چھینا جائے، رابعہ سے بھری گود خالی کی جائے، ابراہیم کا ارادہ اور اسمٰعیل کا ضبط — ایوب کا تحمل، یعقوب کی بردباری مجھے دیدی جائے ورنہ جو عورت اب تک صبر کرتی رہی ہے ممکن ہے کپڑے پھاڑ کر اور بال پریشاں کرکے گھر سے نکل جائے! بہرحال جو ارادہ کرچکی ہوں، اب اسکو توڑ نہیں سکتی، تین نے میرے سامنے دم توڑا تو میں نے کیا کرلیا، ان کو بچالیتی تو سلیم کو چھڑانے بھی آجاتی، اگر قسمت کو یہی منظور ہے کہ سلیم بھی اپنے بھائیوں کی طرح ماں کی گود سے منہ موڑ کر باپ کے پہلو میں جا سوئے تو میں کیا کرسکتی ہوں اس کے لئے میری موجودگی اور عدم موجودگی برابر ہے۔

دریا کی موجیں سر پٹکتیں، جہاز کی روانی فضا میں شور پیدا کرتی رنگ برنگ کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں بے تابی سے اچھلتیں اور ڈوب جاتیں پانی کے بلبلے پھوٹ پھوٹ کر روتے، ہوا کی سنسناہٹ دلوں میں اضطراب پیدا کرتی، سلیم کی بوڑھی ماں ان سب مناظر کو دیکھتی، اس کے دل میں رنج کی موجیں اٹھتیں، وہ اپنی بدقسمتی پر روتی اور آنسو کا ایک بے حقیقت قطرہ اس کی آنکھوں سے ٹپک کر سمندر کی لہروں میں غائب ہوجاتا، اس کے دل کی چھوٹی سی کشتی امید و وہم کے بحر ناپیدا کنار میں ہچکولے کھاتی کبھی ڈوبتی، کبھی اچھلتی، امید کے حباب پیدا ہوتے اور پھوٹ جاتے، مگر اس کا ارادہ پانی کے سینہ کو چیر کر سفر کرنے والے جہاز کی طرح اپنا کام کرتا رہا وہ سمندر کی خوفناک موجوں کو پانی کے ہولناک تھپیڑوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہوئی ریگستان کے اونچے اونچے ٹیلوں، تپتے ہوئے ریت کے بے چین ذروں کو اپنے تلوؤں سے روندتی ہوئی منزل مقصود پر پہونچ گئی۔

اس نے غلاف کعبہ کا پلو تھام کر کہا ——— خدایا سلیم تیری امانت ہے، رابعہ کی جان تیری چیز ہے، میری ...

تیرے حکم سے جسم میں موجود ہے۔ دنیا کی ہر شئے، کائنات کا ہر ذرہ تیرا ہے ——— میں نہ سلیم پر قابو رکھتی ہوں نہ رابعہ پر، لیکن عورت
ں خدایا تو نے میرے سینہ میں ایسا دل دیا ہے جسکو مردوں کے دل سے کمزور سمجھا جاتا ہے تو میرے دل کو قوت دے کہ وہ تیری مشیت پر اور
ی مقرر کی ہوئی تقدیر پر شاکر رہے! خدایا مجھ میں رونے کی قوت نہیں، تڑپنے کی اہمیت نہیں، صبر کا یارا نہیں تو میرے لئے ان چیزوں میں سے
ی چیز کو بہتر سمجھتا ہے وہ مجھے عطا کر دے۔

اس کی زبان بند ہوگئی، اور وہ بے قابو ہو کر گر گئی پردہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

سلیم کی علالت کے خطوط "نیم والی" کے پاس پہونچ رہے تھے وہ سب سے پہلے قافلہ کے ساتھ ارض مقدس کو الوداع کہہ کر
نہ ہو گئی۔

رات کی خاموش فضا میں جب ریگستان عرب کے چمکتے ہوئے ذرے ماند پڑ گئے تھے، اونٹ اپنی لمبی لمبی ٹانگوں سے بڑے بڑے
رکھتے ہوئے جا رہے تھے اور اپنی طویل گردنوں کو مستانہ وار جنبش دیتے ہوئے عرصۂ مسافت کو طے کر رہے تھے، محرم کی چودھویں
ند ریگزار عرب کو اپنی ٹھنڈی روشنی سے پیام سکون دے رہا تھا، ہوا کے ہلکے ہلکے جھونکے چل رہے تھے اور ہر آنے والا جھونکا ریت
سینکڑوں ذرات ساتھ لاتا اور اونٹوں کی پیٹھ پر اونگھنے والے حاجیوں کی نیچی ڈاڑھیوں پر چھڑک دیتا، بدو اپنے عربی گانوں کی میٹھی
ی تانوں سے فضا میں ایک ہلکی اور فردوسی جنبش پیدا کر رہے تھے جو دماغوں پر نشہ بن کر برس رہی تھی، حاجیوں کی آنکھیں بند ہوتی
ہی تھیں، اور قافلے کے تمام آدمی جو اونٹوں پر سوار تھے یا تو سو رہے تھے یا اونگھ رہے تھے۔

نیم والی کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں مگر دماغ پر نیند مسلط تھی، تھوڑی ہی دیر میں ان کی پریشانی عرب کے معصوم اور پرکیف گانوں
ہراتے ہوئے نغموں سے مغلوب ہو گئی اور نیند کے ایک ہی جھونکے نے کہیں سے کہیں پہونچا دیا۔

انہوں نے دیکھا سلیم سفید کپڑے پہنے ہوئے بیٹھا ہے۔ اور ارشاد علی اشارے سے اس کو بلا رہے ہیں وہ باپ کے پاس جانا چاہتا ہے
پھر پھر کر ماں کی طرف دیکھتا جاتا ہے ——— ان کی آنکھ کھل گئی انہوں نے محمود سے اپنا خواب بیان کیا۔ محمود
ہا۔ آپا! تمہارے تخیلات سوتے میں بھی ساتھ نہیں چھوڑتے دعا کرو خدا سلیم کو زندہ دکھائے'!

حاجی جہاز سے اتر کر ساحل سمندر سے اس طرح اپنے اپنے گھروں کو بھاگے جیسے شام کے وقت چڑیاں اپنے گھونسلوں کی طرف
ی کے ساتھ پرواز کرتی ہیں۔

"نیم والی" گھر پہونچ کر پردہ دار تانگہ سے اتریں تو انہوں نے دیکھا سلیم، سفید ملبوس میں لپٹا ہوا، صحن میں ان کا انتظار
رہا ہے، انہوں نے نقاب الٹ دی اور سلیم کے ٹھنڈے چہرے کو کھول کر اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیا، ان کا جسم کانپ رہا تھا۔
یں خشک تھیں، ذرا دیر بعد وہ سیدھی کھڑی ہو گئیں اور محمود کو اشارے سے پاس بلا کر کہا ——— تبرکات کا بکس نکالو
و چیز سلیم کے لئے مناسب ہو اس کے ساتھ کر دو ——— محمود نے ٹین کی ایک زمزمی بہن کی طرف بڑھاتے ہوئے
——— آپا! لو اس کو سلیم پر چھڑک دو!

نیم والی کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے، انہوں نے اپنے لرزتے ہوئے ہاتھوں سے آب زمزم کے چند چھینٹے دیئے اور
م کے سرہانے بیٹھ کر کچھ پڑھنے لگیں۔

نوٹ

خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ
دے دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں ✢ "مینیجر"

عورت اور جلتے ہوئے پروانے

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید، بریلوی

سن سکتے تو کہدیتی میں اِن سے کہ "دیوانو
"کیوں جان گنواتے ہو، تم عشق کو کیا جانو"
اس طرح سے جل مرنا، کیا یہ کوئی جرأت ہے
خود جان گنوا دینا، کیا یہ بھی شجاعت ہے؟
تم روز کے جلنے سے ڈرتے تھے اگر اتنا
کیوں حوصلہ کر بیٹھے بے خوف و خطر اتنا؟
عشق اور محبت کو پروانوں سے کیا نسبت؟
اس جذبہ عالی کو جیو انوں سے کیا نسبت؟
بس جاؤ بھی کیا حاصل بے سود حماقت سے
الفت کا سبق سیکھو جا کر کسی عورت سے
کیا شے ہے غمِ الفت، یوں کیسے میں سمجھاؤں
ہاں دل میں کبھی میرے آ جاؤ تو دکھلا دوں

اک سل ہے کہ ہوتی ہے چھاتی پہ دھری ہر دم
اک آگ سی رہتی ہے سینے میں بھری ہر دم

راحت جسے کہیئے عشق ایسی مصیبت ہے
اس غم میں مسرت ہے اس درد میں لذت ہے
آتا ہے مزہ اس میں کہنے کو چسک سی ہے
ہم معنی لذت ہے دل میں جو کھٹک سی ہے
مرتی ہوں مگر پھر بھی ہوں زندہ ہی دنیا میں
جیتی ہوں مگر کیونکر؟ مرنے کی تمنا میں
خود ہاتھ بھلا مر کر کیوں زیست سے دھو بیٹھوں
یہ درد تو راحت ہے کیوں اس کو بھی کھو بیٹھوں
جل مرتے ہو تم لیکن خود شمع بھی جلتی ہے،
سوزِ غمِ الفت سے پہلے وہ پگھلتی ہے
مٹ جاتے ہیں جلتے ہی اندوہ والم سارے
کر لیتے ہو دم بھر میں تم دور وہ غم سارے
یہ شمع مگر شب بھر یوں ہی پڑی جلتی ہے
چپ رہتی ہے یا دل سے بس آہ نکلتی ہے
گھبراتی نہیں وہ بھی تکلیف و مصیبت سے
شاید کہ وہ واقف ہے آدابِ محبت سے
عورت کا مگر درجہ اس سے بھی فزوں تر ہے
ہو ماں تو وہ بچوں پر ہر وقت نچھاور ہے
بیٹی ہو تو ہر لحظہ ماں باپ پہ قرباں ہے
خواہر ہو تو پھر صدقے بھائی پہ دل و جاں ہے
بیوی ہو تو پھر اسکے جذبات کا کیا کہنا
دن رات کا غم سہنا غم سہکے بھی خوش رہنا
اوروں کے لئے اپنی ہستی کو فنا کرنا
اوروں کے لئے جینا، اوروں کیلئے مرنا
رستوں پہ محبت کے جلتے اُسے دیکھا ہے
مُردوں کے لئے زندہ جلتے اسے دیکھا ہے
غم کھاکے وہ جیتی ہے، غم کھانے کو جیتی ہے
مٹ جانے پہ مرتی ہے، مرجانے کو جیتی ہے

دن رات ستم سہہ کر اُف تک وہ نہیں کرتی
گو جیتی ہے مر مر کر پھر بھی وہ نہیں مرتی

جولائی ۱۹۳۶ء

ایام ہفتہ	جولائی ۱۹۳۶ء	ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ	اساڑھ ساون ۱۹۹۳ بکرمی	تیر امرداد ۱۳۱۵ ف	مشہور تہوار
ھ	۱	۱۱	۱۸	۲۶	گیارہویں شریف
رات	۲	۱۲	۱۹	۲۷	
عہ	۳	۱۳	۲۰	۲۸	
فتہ	۴	۱۴	۲۱	۲۹	چاند گرہن
وار	۵	۱۵	۲۲	۳۰	
یر	۶	۱۶	۲۳	۳۱	
ل	۷	۱۷	۲۴	شہریور	
ھ	۸	۱۸	۲۵	۲	
رات	۹	۱۹	۲۶	۳	
عہ	۱۰	۲۰	۲۷	۴	
فتہ	۱۱	۲۱	۲۸	۵	
وار	۱۲	۲۲	۲۹	۶	
یر	۱۳	۲۳	۳۰	۷	
ل	۱۴	۲۴	۳۱	۸	
ھ	۱۵	۲۵	ساون	۹	
رات	۱۶	۲۶	۲	۱۰	کرک کی سنکرانت
عہ	۱۷	۲۷	۳	۱۱	
فتہ	۱۸	۲۸	۴	۱۲	
وار	۱۹	۲۹	۵	۱۳	
یر	۲۰	۳۰	۶	۱۴	
ل	۲۱	جمادی الاول	۷	۱۵	
ھ	۲۲	۲	۸	۱۶	
رات	۲۳	۳	۹	۱۷	ناگ پنچمی
عہ	۲۴	۴	۱۰	۱۸	
فتہ	۲۵	۵	۱۱	۱۹	
وار	۲۶	۶	۱۲	۲۰	
ر	۲۷	۷	۱۳	۲۱	
ل	۲۸	۸	۱۴	۲۲	
د	۲۹	۹	۱۵	۲۳	
رات	۳۰	۱۰	۱۶	۲۴	
عہ	۳۱	۱۱	۱۷	۲۵	

اگست ۱۹۳۶ء

ایام ہفتہ	اگست ۱۹۳۶ء	جمادی الاول ۱۳۵۵ھ	ساون بھادوں ۱۹۹۳ بکرمی	امرداد شہریور ۱۳۱۵ ف	مشہور تہوار
ہفتہ	۱	۱۲	۱۸	۲۶	
اتوار	۲	۱۳	۱۹	۲۷	عرس حاجی لبھا
پیر	۳	۱۴	۲۰	۲۸	سلونو
منگل	۴	۱۵	۲۱	۲۹	
بدھ	۵	۱۶	۲۲	۳۰	
جمعرات	۶	۱۷	۲۳	۳۱	عرس شاہ قطب الدارین
جمعہ	۷	۱۸	۲۴	مہر	
ہفتہ	۸	۱۹	۲۵	۲	
اتوار	۹	۲۰	۲۶	۳	عرس محمد علی شاہ لکھنوی
پیر	۱۰	۲۱	۲۷	۴	
منگل	۱۱	۲۲	۲۸	۵	
بدھ	۱۲	۲۳	۲۹	۶	
جمعرات	۱۳	۲۴	۳۰	۷	
جمعہ	۱۴	۲۵	۳۱	۸	
ہفتہ	۱۵	۲۶	۳۲	۹	
اتوار	۱۶	۲۷	بھادوں	۱۰	
پیر	۱۷	۲۸	۲	۱۱	
منگل	۱۸	۲۹	۳	۱۲	رویت ہلال
بدھ	۱۹	جمادی الثانی	۴	۱۳	
جمعرات	۲۰	۲	۵	۱۴	
جمعہ	۲۱	۳	۶	۱۵	
ہفتہ	۲۲	۴	۷	۱۶	
اتوار	۲۳	۵	۸	۱۷	
پیر	۲۴	۶	۹	۱۸	
منگل	۲۵	۷	۱۰	۱۹	
بدھ	۲۶	۸	۱۱	۲۰	
جمعرات	۲۷	۹	۱۲	۲۱	خلافت فاروق اعظم
جمعہ	۲۸	۱۰	۱۳	۲۲	
ہفتہ	۲۹	۱۱	۱۴	۲۳	
اتوار	۳۰	۱۲	۱۵	۲۴	عرس حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
پیر	۳۱	۱۳	۱۶	۲۵	عرس شاہ عبدالحق محدث دہلوی

ستمبر ۱۹۳۶ء

ایام ہفتہ	ستمبر ۱۹۳۶ء	جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	بھادوں اسوج ۱۹۹۳ بکرمی	شہریور مہر ۱۳۱۵ ف	مشہور تہوار
منگل	۱	۱۴	۱۷	۲۶	
بدھ	۲	۱۵	۱۸	۲۷	
جمعرات	۳	۱۶	۱۹	۲۸	
جمعہ	۴	۱۷	۲۰	۲۹	
ہفتہ	۵	۱۸	۲۱	۳۰	
اتوار	۶	۱۹	۲۲	آبان	
پیر	۷	۲۰	۲۳	۲	ولادت [illegible] حضرت
منگل	۸	۲۱	۲۴	۳	
بدھ	۹	۲۲	۲۵	۴	
جمعرات	۱۰	۲۳	۲۶	۵	
جمعہ	۱۱	۲۴	۲۷	۶	
ہفتہ	۱۲	۲۵	۲۸	۷	
اتوار	۱۳	۲۶	۲۹	۸	
پیر	۱۴	۲۷	۳۰	۹	
منگل	۱۵	۲۸	۳۱	۱۰	
بدھ	۱۶	۲۹	اسوج	۱۱	
جمعرات	۱۷	۳۰	۲	۱۲	رویت ہلال
جمعہ	۱۸	رجب	۳	۱۳	
ہفتہ	۱۹	۲	۴	۱۴	
اتوار	۲۰	۳	۵	۱۵	
پیر	۲۱	۴	۶	۱۶	
منگل	۲۲	۵	۷	۱۷	
بدھ	۲۳	۶	۸	۱۸	
جمعرات	۲۴	۷	۹	۱۹	
جمعہ	۲۵	۸	۱۰	۲۰	
ہفتہ	۲۶	۹	۱۱	۲۱	
اتوار	۲۷	۱۰	۱۲	۲۲	عرس خواجہ [illegible]
پیر	۲۸	۱۱	۱۳	۲۳	
منگل	۲۹	۱۲	۱۴	۲۴	
بدھ	۳۰	۱۳	۱۵	۲۵	ولادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ
+	+	+	+	+	

اکتوبر ۱۹۳۶ء

ایام ہفتہ	انگریزی ۱۹۳۶ء	ہجری ۱۳۵۵ھ	بکرمی ۱۹۹۳	فصلی ۱۳۴۶ف	تہوار و مشہور واقعات
جمعرات	۱	۱۴	۱۶	۲۶	
جمعہ	۲	۱۵	۱۷	۲۷	
ہفتہ	۳	۱۶	۱۸	۲۸	
اتوار	۴	۱۷	۱۹	۲۹	عرس خواجہ کوہ مولا
پیر	۵	۱۸	۲۰	۳۰	
منگل	۶	۱۹	۲۱	آذر	
بدھ	۷	۲۰	۲۲	۲	
جمعرات	۸	۲۱	۲۳	۳	
جمعہ	۹	۲۲	۲۴	۴	
ہفتہ	۱۰	۲۳	۲۵	۵	
اتوار	۱۱	۲۴	۲۶	۶	
پیر	۱۲	۲۵	۲۷	۷	
منگل	۱۳	۲۶	۲۸	۸	شب معراج
بدھ	۱۴	۲۷	۲۹	۹	
جمعرات	۱۵	۲۸	۳۰	۱۰	
جمعہ	۱۶	۲۹	کاتک	۱۱	
ہفتہ	۱۷	۳۰	۲	۱۲	رویت ہلال
اتوار	۱۸	شعبان	۳	۱۳	
پیر	۱۹	۲	۴	۱۴	وفات امام اعظم ابو حنیفہ
منگل	۲۰	۳	۵	۱۵	
بدھ	۲۱	۴	۶	۱۶	
جمعرات	۲۲	۵	۷	۱۷	وفات امام زین العابدین
جمعہ	۲۳	۶	۸	۱۸	
ہفتہ	۲۴	۷	۹	۱۹	
اتوار	۲۵	۸	۱۰	۲۰	دسہرہ
پیر	۲۶	۹	۱۱	۲۱	
منگل	۲۷	۱۰	۱۲	۲۲	
بدھ	۲۸	۱۱	۱۳	۲۳	
جمعرات	۲۹	۱۲	۱۴	۲۴	
جمعہ	۳۰	۱۳	۱۵	۲۵	

نومبر ۱۹۳۶ء

ایام ہفتہ	انگریزی ۱۹۳۶ء	ہجری ۱۳۵۵ھ	بکرمی ۱۹۹۳	فصلی ۱۳۴۶ف	تہوار و مشہور واقعات
اتوار	۱	۱۵	۱۷	۲۷	
پیر	۲	۱۶	۱۸	۲۸	
منگل	۳	۱۷	۱۹	۲۹	
بدھ	۴	۱۸	۲۰	۳۰	
جمعرات	۵	۱۹	۲۱	دے	عرس سدگی شاہ
جمعہ	۶	۲۰	۲۲	۲	عرس بابا بشیرالدین
ہفتہ	۷	۲۱	۲۳	۳	
اتوار	۸	۲۲	۲۴	۴	
پیر	۹	۲۳	۲۵	۵	
منگل	۱۰	۲۴	۲۶	۶	
بدھ	۱۱	۲۵	۲۷	۷	
جمعرات	۱۲	۲۶	۲۸	۸	
جمعہ	۱۳	۲۷	۲۹	۹	دیوالی
ہفتہ	۱۴	۲۸	۳۰	۱۰	
اتوار	۱۵	۲۹	مگھر	۱۱	
پیر	۱۶	رمضان	۲	۱۲	آغاز ماہ صیام
منگل	۱۷	۲	۳	۱۳	
بدھ	۱۸	۳	۴	۱۴	
جمعرات	۱۹	۴	۵	۱۵	
جمعہ	۲۰	۵	۶	۱۶	
ہفتہ	۲۱	۶	۷	۱۷	
اتوار	۲۲	۷	۸	۱۸	
پیر	۲۳	۸	۹	۱۹	
منگل	۲۴	۹	۱۰	۲۰	
بدھ	۲۵	۱۰	۱۱	۲۱	
جمعرات	۲۶	۱۱	۱۲	۲۲	
جمعہ	۲۷	۱۲	۱۳	۲۳	
ہفتہ	۲۸	۱۳	۱۴	۲۴	
اتوار	۲۹	۱۴	۱۵	۲۵	
پیر	۳۰	۱۵	۱۶	۲۶	ولادت امام حسن

دسمبر ۱۹۳۶ء

ایام ہفتہ	انگریزی ۱۹۳۶ء	ہجری ۱۳۵۵ھ	بکرمی ۱۹۹۳	فصلی ۱۳۴۶ف	تہوار و مشہور واقعات
منگل	۱	۱۶	۱۷	۲۷	
بدھ	۲	۱۷	۱۸	۲۸	
جمعرات	۳	۱۸	۱۹	۲۹	
جمعہ	۴	۱۹	۲۰	بہمن	
ہفتہ	۵	۲۰	۲۱	۲	
اتوار	۶	۲۱	۲۲	۳	شہادت حضرت علی
پیر	۷	۲۲	۲۳	۴	
منگل	۸	۲۳	۲۴	۵	
بدھ	۹	۲۴	۲۵	۶	
جمعرات	۱۰	۲۵	۲۶	۷	
جمعہ	۱۱	۲۶	۲۷	۸	لیلۃ القدر و جمعۃ الوداع
ہفتہ	۱۲	۲۷	۲۸	۹	
اتوار	۱۳	۲۸	۲۹	۱۰	
پیر	۱۴	۲۹	۳۰	۱۱	
منگل	۱۵	۳۰	پوہ	۱[illegible]	
بدھ	۱۶	شوال	۲	۱۳	عید الفطر
جمعرات	۱۷	۲	۳	۱۴	
جمعہ	۱۸	۳	۴	۱۵	
ہفتہ	۱۹	۴	۵	۱۶	
اتوار	۲۰	۵	۶	۱۷	
پیر	۲۱	۶	۷	۱۸	
منگل	۲۲	۷	۸	۱۹	
بدھ	۲۳	۸	۹	۲۰	
جمعرات	۲۴	۹	۱۰	۲۱	
جمعہ	۲۵	۱۰	۱۱	۲۲	وفات امام جعفر صادق
ہفتہ	۲۶	۱۱	۱۲	۲۳	
اتوار	۲۷	۱۲	۱۳	۲۴	
پیر	۲۸	۱۳	۱۴	۲۵	
منگل	۲۹	۱۴	۱۵	۲۶	
بدھ	۳۰	۱۵	۱۶	۲۷	

رسالہ

ہمدردِ صحت دہلی

کی اشاعتِ خاص

"عورت"

کا

ضمیمہ

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

اگست ۱۹۳۶

تصاویر: (۱) شفاء الملک اول حکیم رفیع الدین احمد خاں صاحب (۲) حکیم سید وجیہ الحسنین صاحب
(۳) حکیم فضل مبین احمد صاحب دہلوی (۴) بگوانیا کی عورت

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	۲۲۹
اشارات	حکیم عبد الحمید	۲۳۰
مکھی اور ہیضہ	حکیم انوار الحق صاحب	۲۳۱
عورت	منیجر	۲۳۲
فہرست اشاعت خاص	"	۲۳۳
امراض پستان	حکیم وجیہ الحسنین صاحب	۲۳۵
عقر و عقم	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	۲۴۲
حاملہ عورتوں کیلئے ہدایات	وید راج فتح چند صاحب	۲۴۷
(رباد جھوٹا حمل)	حکیم محفوظ عالم قریشی	۲۴۹
آغوش مادر	ایڈیٹہ کلارک جرمنی	۲۵۱
عورت اور صحت	حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۲۵۳
حب منشا الاولاد	حکیم فضل مبین صاحب	۲۵[illegible]
عورتوں کی آزادی کی اہمیت	نعیم الدین صاحب زبیری	۲۶۱
معمولات و مجربات نسواں	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	۲۶۳
مجربات طب جدید	"	۲۶[illegible]
مراسلات	"	۲۷۳
جوابات	مختلف اطباء	۲۷۴
سوالات	مختلف اصحاب	۲۷۸

اشتہارات:۔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ

خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں۔

منیجر

اشارات

موجودہ اشاعت یہ نمبر جیسا کہ عرض کیا گیا تھا۔ گذشتہ اشاعت خاص کا ضمیمہ ہے اور اس میں وہ مضامین درج کر دئے گئے ہیں۔ جو اشاعت خاص میں صفحات کی کمی کی وجہ سے درج نہیں ہو سکے تھے۔ اب بھی اس موضوع پر کچھ مضامین باقی ہیں وہ وقتاً فوقتاً آئندہ اشاعتوں میں پیش کئے جاتے رہیں گے۔ اس ضمیمہ میں جرمنی کی ایک اہل قلم خاتون محترمہ ایڈتھ کلاٹ کا مضمون بھی ترجمہ کر کے شائع کیا جا رہا ہے، موصوفہ کا مضمون جولائی کی ابتدائی تاریخوں میں وصول ہوا تھا جب کہ اشاعت خاص میں اسکو شامل کرنا غیر ممکن ہو گیا تھا، ناظرین دیکھیں گے کہ یہ مضمون کس قدر غور و فکر کے بعد اور کیسے دلچسپ انداز میں لکھا گیا ہے۔ ہم محترمہ کی اس توجہ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ وہ آئندہ بھی ہمدرد صحت پر توجہ مبذول فرماتی رہینگی۔ ان کے علاوہ ہمارے جدید معاونین کے اسمائے گرامی بھی اس نمبر میں نظر آئیں گے۔ مثلاً حکیم مولوی وجیہہ الحسنین صاحب لکھنؤ، حکیم فضل مبین صاحب دہلوی، اور فہیم الدین صاحب نوری بی، اے وغیرہم۔ ہم ان اصحاب کا مسرت کیساتھ خیر مقدم کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ آئندہ بھی ہمدرد صحت اُنکی توجہات سے متمتع ہوتا رہیگا۔

مسئلہ اصلاح و تجدید اشاعت خاص کی مصروفیت نے تین مہینے تک اس مسئلہ کی طرف سے ہمیں بے توجہ رکھا۔ فاضل گرامی جناب مولوی محمد کبیر الدین صاحب نے بھی اس موقع کو غنیمت جان کر کافی آرام لے لیا۔ لیکن یہ مسئلہ جیسا کہ ظاہر ہے ابھی مزید غور و بحث کا محتاج ہے۔ ہمدرد صحت کے جو ناظرین اس سلسلہ میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ انشاء اللہ ستمبر کے پرچے میں فاضل موصوف "دو چند" قوت کے ساتھ اس سلسلہ کی کڑیوں کو جوڑ دینگے۔ اضافہ قوت سے امید ہے کہ تلافی مافات بھی ہو جائے گی +

سوالات و جوابات مئی و جون کے مشترک رسالہ میں جن اصحاب نے سوالات درج کرائے تھے ان کے جوابات اب اگست کے پرچے میں شائع ہو رہے ہیں، ہم نے بہت کوشش کی کہ اشاعت خاص میں سوالات و جوابات کے لئے چند صفحات نکال لیں لیکن ایسا نہ ہو سکا اس صورت حال سے ہمارے ناظرین میں سے بہت سے اصحاب کو تکلیف پہونچی ہوگی۔ جسکے لئے ہم معذرت خواہ ہیں اس اشاعت سے سوالات و جوابات کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے جو انشاء اللہ آئندہ بھی حسب معمول پابندی سے قائم رہیگا +

انتقاد جن اصحاب نے اظہار خیال کے لئے کتب و رسائل دفتر میں ارسال فرمائے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو مایوس ہو چکے ہونگے اور کچھ نیم مایوس، اور بعض نے ہماری مجبوریوں کے پیش نظر اُمید بھی قائم کر رکھی ہوگی۔ واقعہ بھی یہ ہے کہ اس مرتبہ تعویق و تاخیر نے غیر معمولی راہ پائی ہے جس کے لئے اظہار معذرت بھی بے محل سا معلوم ہوتا ہے، تاہم اسوقت ہم یقین دلاتے ہیں کہ آئندہ اشاعت میں انتقاد کے لئے پہلے سے ہی کچھ صفحات علیحدہ کر لئے جائینگے۔ اور مانعات کو دخل اندازی کا موقع نہیں دیا جائیگا +

عبد الحمید

مکھی اور ہیضہ

از جناب حکیم انوار الحق صاحب انوارؔ تھانوی طبیب خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون

بھنبھناتی پھرتی ہیں جب گھر میں ہر سُو مکھیاں
پرورش پاتی ہیں اُن سے سینکڑوں بیماریاں

زہرِ انساں کیلئے انکی کمینہ ذات ہے
ایک مکھی وجہِ صد امراض و صد آفات ہے

نیند میں کرتی ہیں تنگ اور چھین لیتی ہیں سکوں
مکھیاں انکو کہوں یا دشمنِ انساں کہوں

دیکھنے میں چھوٹی لیکن فتنۂ محشر ہیں یہ
بیضرر ان کو نہ سمجھو سانپ سے بدتر ہیں یہ

گندگی پر بیٹھنا ناپاک فطرت انکی ہے
ہر بُرے ماحول میں رہنا طبیعت انکی ہے

بھر کے ٹانگیں زہر سے انساں کے پاس آتی ہیں یہ
خوردنی اشیا کو سمیّت سے بھر جاتی ہیں یہ

آتی ہیں یہ ساتھ کچھ ذرّے غلاظت کے لئے
خانۂ انساں میں انساں کی ہلاکت کیلئے

ماہرینِ طب ہمیں یہ راز ہیں بتلا گئے
مکھیاں آئیں تو ہیضے کے جراثیم آ گئے

مکھیاں جس شے پہ بیٹھی ہوں اسے کھا کر کبھی
مُبتلا ہو جاتے ہیں ہیضہ میں غافل آدمی

مکھیوں سے پاک ہر مطبخ کو ہونا چاہیئے
اس غرض سے برتنوں کو صاف دھونا چاہیئے

کھانے پینے کی ہر اک شے رکھی جائے ڈھانک کر
پھر نہ کچھ باقی رہے مکھی کے حملہ کا خطر!

جو نہ برتے احتیاط اتنا بھی وہ دیوانہ ہے
مکھی اُسکے حق میں گویا موت کا پروانہ ہے

اس سے بچ رہنے کی اک صورت بتاتا ہوں تمہیں
یعنی آج ایک نکتۂ حکمت بتاتا ہوں تمہیں

شہد آلسی اور منقی[1] گھونٹ کر یکجا کرو
اور کاغذ پہ برش سے اسکو پھیلا کر رکھو

کمیاں جتنی ہیں اس کاغذ پہ سب آ جائینگی
اور چپک کر پھر کبھی واپس نہ جانے پائینگی

[1] ملہ مور منقی

جو ۵ جولائی ۳۶ء نہایت آب و تاب کیساتھ شائع ہو چکا ہے۔

عورتوں کے جسم کی تشریح اور ان کے اعضا کے منافع اور افعال اور اُنکے امراض اور معالجات کے علاوہ عورتوں کی نفسیات، عورتوں کی پرورش اور عورتوں کی خصوصیات کے متعلق بڑے بڑے مستند اور ماہرین فن اطبا اور ڈاکٹروں کے مضامین نہایت اچھی ترتیب کیساتھ اسمیں شامل کئے گئے ہیں۔

گذشتہ سال اس رسالے کا "اطفال نمبر" حد سے زیادہ پسند کیا گیا تھا۔ اور صرف اسلئے پسند کیا گیا تھا کہ اسمیں بچوں کے متعلق سب کچھ موجود تھا۔ "عورت نمبر" بھی ہمیں یقین ہے کہ اسی لئے حد سے زیادہ مقبول ہوگا کہ اسمیں بھی عورت کے متعلق تقریبًا سب کچھ موجود ہے۔

آپ کو کسی زبان میں کوئی ایسی کتاب نہیں ملسکتی جس میں اتنی چیزیں ایک جگہ جمع کر دیگئی ہوں۔ اگرچہ یہ ضروری ہے کہ ان میں سے ایک ایک چیز کے متعلق الگ الگ ایک ایک کتاب میں لکھا ہوا اس سے زیادہ آپ کو ملجائیگا لیکن اتنی بہت سی کتابیں خریدنے اور پڑھنے کی کسے فرصت؟ کتنے آدمیوں کو استطاعت ہے؟ "ہمدرد صحت" آپ کو اپنے سوا دو سو صفحات کے اندر وہ تمام ضروری چیزیں ایک جگہ فراہم کئے دیتا ہے جن کے معلوم کرنیکی آپ کو خواہش تھی اور معلوم ہو جانیسے اب آپ کا علم "عورت" کے متعلق ایک بڑی حد تک مکمل ہو جائیگا۔

اس قدر علم، اور پھر اس فن کے متعلق جسے بڑے بڑے ارباب فکر نے ایک "راز سربستہ" کے لقب سے یاد کیا ہے۔ کیا کچھ معمولی سی چیز ہے اور کیا اسکی طرف سے بے اعتنائی برتی جاسکتی ہے؟ آپ ایسا ضرور کرسکتے ہیں کہ ایک بے پروائی کی ادا کیساتھ "اونھ! ہوگا! اب کون پرچہ خریدتا پھرے" فرمادیں۔ لیکن یقین کیجئے کہ اس "اونھ!" اور اس "ہوگا" کا آپ کو حد سے زیادہ افسوس کرنا پڑیگا۔ ایسے موقع روز روز نہیں ملتے اور ایسے خاص نمبر ہر سال نہیں نکلتے۔

"ہمدرد صحت" کے خاص نمبر لاجواب ہوتے ہیں اور یہ نمبر ان خاص نمبروں میں بھی خاص ہے۔

اگر آپ خریدار ہیں تو اسے جاری رکھئے اور اگر خریدار نہیں ہیں تو آج ہی ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر خریدار بن جائیے۔ "عورت نمبر" آپ کو مفت میں مل جائیگا۔

صرف "عورت نمبر" بھی آپ خرید سکتے ہیں۔ قسم اعلیٰ کی قیمت بارہ آنے فی پرچہ اور قسم دوم کی آٹھ آنہ فی پرچہ ہے۔ لیکن ایک روپے میں آپ ایک خاص نمبر اور سال بھر ہر مہینے ایک پرچہ لے سکتے ہیں۔ اب جو صورت آپ کو زیادہ پسند ہو۔

فرمائشیں اگر جلد نہ آئیں تو اندیشہ ہے کہ شاید عورت نمبر آپ کو نہ مل سکے کیونکہ دفتر میں ابھی سے فرمائشوں کا انبار لگ گیا ہے۔

عورت نمبر کے مضامین کی فہرست آئندہ دو صفحوں میں ملاحظہ کیجئے۔ پھر سوچ کر کہئیے کہ سطور بالا میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں۔ صرف اسی ایک نمبر میں بلاک کی ۵۵ تصاویر ہیں اور ۲۰ لیتھو کی رنگین تصاویر ہیں جو بلاک سے بھی اچھی ہیں۔

خاکسار منیجر "ہمدرد صحت" دہلی

عنوان	مضمون نگار	صفحہ
استقرار حمل	حکیم عبدالمجید صاحب	۴۰
دودھ کی پیدائش	"	۴۶
باب سوم (تشخیص)		
تشخیص امراض نسواں	حکیم مولوی فضل الرحمن صاحب	۴۸
تشخیص کثرت طمث	ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب	
تشخیص علامات و نکات	حکیم فضل الٰہی صاحب	۵۴
باب چہارم (معالجات)		
فصل اول امراض نسواں میں علاج کے طریقے	حکیم عبدالمجید صاحب	۶۱
فصل دوم بیرونی اعضائے تناسل کے امراض	"	۶۷
ورم الفرج	"	۶۸
حکۃ الفرج	"	۶۹
بثور الفرج	"	۷۰
سلعۃ الفرج	"	۷۱
فصل سوم مہبل کے امراض	"	۷۳
استرخائے مہبل	"	"
التہاب مہبل	"	۷۴
حکۃ المہبل		۷۶
قروح المہبل		۷۶
فصل چہارم امراض رحم	حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں	۷۸
اورام رحم	"	۸۰
دبیلہ رحم	"	۸۲
سرطان الرحم	"	۸۲
قروح رحم	"	۸۳
ناسور رحم	"	۸۵
اجتماع آب در رحم	"	۸۶
سیلان رحم	"	۸۷
انقلاب رحم		۸۸
سلعۃ الرحم	حکیم سید علی اکبر آزاد	۸۹
حامل کا علاج	حکیم مولوی فرید احمد عباسی	۹۴
فصل پنجم طمثی امراض		۹۸
احتباس الطمث و عسر الطمث	حکیم انوار الحق صاحب	۹۸
سیلان الرحم	حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین	۱۰۴
کثرت نفاس	شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب	۱۰۹
عقر	ڈاکٹر محمد عثمان صاحب	۱۱۱
فصل ششم زنانہ اعضائے تناسل کا تعدیہ	حکیم عبدالمجید صاحب	۱۲۰
تعدیہ کے ذرائع	"	۱۲۰
سل کا تعدیہ	"	۱۲۱
آتشک کا تعدیہ	"	۱۲۴
باب پنجم (مجربات)		
مجربات نسواں	ڈاکٹر حکیم مولوی ناصر الدین صاحب	۱۲۹
	خانبہادر حکیم سید محمد صاحب	"
مجربات نسواں	خانصاحب حکیم محمد علی خاں صاحب	۱۳۰
"	حکیم فضل الٰہی صاحب صدیقی	"
"	حکیم مولوی حاجی عبداللطیف	۱۳۱
"	حکیم اکبر حسین صاحب	۱۳۲
"	حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر صاحب آزاد	"
"	حکیم ناظر الدین احمد صاحب	"
"	حکیم مولوی محمد حسن صاحب	۱۳۳
"	حکیم محمد حیات صاحب	۱۳۴
"	حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب	۱۳۵
"	حکیم حکیم اللہ صاحب	"
مجربات سراجیہ	خانصاحب حکیم سراج الدین احمد	۱۳۶
امراض نسواں اور مفرد ادویہ	حکیم فضل الٰہی صاحب	۱۳۷
مجربات طب جدید	ڈاکٹر عبدالمجید صاحب چغتائی	۱۳۹
امراض نسواں اور ہومیوپیتھک علاج	"	۱۴۳
باب ششم (امراض نسواں اور ویدک)		
ویدک اعضائے مخصوصہ کی تشریح و منافع	حکیم حبیب اللہ صاحب سدہوری	۱۴۶
بادھک روگ اور اس کا علاج	پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب	۱۵۴
یونانی روگ	ویدراج کرشن دیال وید شاستری	۱۵۴
مجربات ویدک	کویراج امرناتھ صاحب گرگ	۱۵۸
ویدک کے بال صفا نسخے	"	۱۶۰
باب ہفتم (جدید مباحث)		
عورتوں میں اعادۂ شباب	لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق صاحب	۱۶۱
امتناع استقرار حمل اور ضبط تولید	ڈاکٹر محمد عثمان صاحب	۱۶۸
باب ہشتم (حفظ صحت)		
تولید کی بھول بھلیوں میں عورت کی حیثیت	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر	۱۷۴
حفظ صحت نسوانی	حکیم ڈاکٹر محمد عظیم اللہ صاحب	۱۷۸
عورتوں کے پستان	حکیم کریم بخش صاحب	۱۸۶
عورت منزل کہولت میں	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب ناصح	۱۸۸
عورت اور مرحلہ ولادت	حکیم عبداللطیف صاحب	۱۹۰
دنیائے نسواں کے عام حالات		
تعلیم نسواں اور ہمارا ملک (حکومت ہند کی رپوٹوں کے خلاصے	ادارہ	۱۹۱
شادی بیاہ	"	۱۹۷
عورت (نظم)	مولانا ابن الحسن فکر	۲۰۲
عورت	حکیم امجد علی صاحب	۲۰۳
میری ماں	ڈاکٹر للی ڈور سپر (برلن)	۲۰۴
بچپن کی یاد	ڈاکٹر ڈورسیں جانسنز [illegible]	۲۰۶
عورت پر میرا مضمون	ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۲۱۰
نیم والی (افسانہ)	حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب	۲۱۹
عورت اور جلتے ہوئے پروانے (نظم)	ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۲۲۴

قیمت سالانہ ایک روپیہ، ممالک غیر سے تین شلنگ

امراضِ پستان

از جناب حکیم مولوی سید وجیہہ الحسنین صاحب ہاؤس فزیشن پروفیسر فن القابلہ و معالجات گورنمنٹ یونانی میڈیکل سکول لکھنؤ

صغر الحلمہ (سرپستان کا چھوٹا ہونا)

ابتداء عمر میں اور بچپن میں تو یہ بات قدرتی اور طبعی ہوتی ہے لیکن حسب ذیل تین دور اس قسم کے ہیں جنمیں پستان کے نشوونما کیساتھ ساتھ سرپستان میں بھی بلحاظ نمو۔ بُروز۔ اور جسامت کی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ (۱) دور بلوغ (۲) دور حمل (۳) دور افراز لبن۔

چنانچہ پہلے دور سے زیادہ دوسرے دور میں اور اس سے کہیں زیادہ تیسرے دور میں سرپستان خوب اُبھر آتا ہو لیکن بعض عورتوں میں بالخصوص نوعمر، لاغر اندام، اور پہلے حمل والی عورتوں میں یہ بات دیکھی گئی ہو کہ گو پستان اپنے تغیرات کے دور ثالث میں داخل ہوگئے مگر سرپستان ایک چھوٹے سے دانہ کی صورت ہی میں رہا۔

سرپستان کا چھوٹا ہونا ابتدائی دونوں دور میں تو چنداں برائی نہیں پیدا کرتا، اگر زچگی کے زمانہ میں حسب ذیل دو وجوہ سے زچہ اور بچہ کیلئے کافی تکلیف دہ ہوتا ہو

(۱) بچہ کیلئے اس طرح کہ ناواقف شیر خوار اس قدر چھوٹے سرپستان کو منہ میں دبا کر چوس نہیں سکتا۔ نیز اس قدر چھوٹے سرپستان میں دودھ کی نالیاں اور اُنکے دہانے بھی تنگ ہوتے ہیں۔

(۲) اور زچہ کیلئے اس طرح کہ جب بچہ چوسیگا نہیں اور پستان سے دودھ خارج نہ ہوگا تو اسکے اجتماع سے درد۔ تناؤ۔ اور ورم پیدا ہوکر مختلف عوارض رونما ہوجائینگے۔

علاج:۔ بطور علاج جو تدابیر عمل میں لانی چاہئیں ان کے لئے بہترین زمانہ تو حمل کے آخری ساڑھے چار مہینہ کا ہے (اگرچہ یہی تدابیر بعد وضع حمل بھی شکایت رونما ہونے پر عمل میں لائی جاسکتی ہیں) چنانچہ اُس زمانہ میں ضروری ہے کہ حاملہ خود اپنے سرپستان کو انگلیوں کے سرے سے کھینچتی رہا کرے۔ اور گرم پانی کی بھاپ سے وقتاً فوقتاً سینک پہونچا کر اور خشک کرکے محض قدرے روغن زیتون مالش کردیا کرے۔ اور کبھی کبھی پھٹکری عرق گلاب میں حل کرکے یا محض اسپرٹ کو سادہ پانی میں ملا کر اسفنج کردیا کرے۔ یہی تدابیر دودھ کے اتار کے وقت بعد وضع حمل بھی اکثر کافی ہوتی ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ بار بار بچہ کو چھاتی دینا تحریکات عصبیہ پیدا کرکے سرپستان کو نمایاں کرنیکے لئے مددگار ہوتا ہو نیز بچہ کو بھی دودھ پینا آجاتا ہے۔

شق الحلمہ (سرپستان کا پھٹ جانا اور زخمدار ہوجانا)

اسباب: جب زمانہ حمل میں مذکورہ بالا تدابیر عمل میں نہیں لائی جاتی ہیں اور سرپستان کی جلد نازک رہ جاتی ہو یا جبکہ چھٹا ہوا بچہ کے مسوڑے سخت ہوجاتے ہیں اور وہ ان سے بار بار دباتا ہو یا جب خاص طور پر کسی زچہ کے خون میں حدت ہوتی ہو۔ یا جب کسی زچہ کا مزاج ہی نزلی ہوتا ہے تب یہ شکایت رونما ہوتی ہے۔

علاج: پہلی صورت میں زیادہ بہتر یہ ہے کہ صغر الحلمہ کے سلسلہ میں بطور علاج بیان کی ہوئی تدابیر پر عمل کرکے شروع ہی سے سرپستان کی جلد کو سخت کرلیا جائے تاکہ یہ نوبت ہی نہ آئے۔ ورنہ مقامی صفائی طہارت کا انتظام رکھتے ہوئے مرہم کیلہ، مرہم سفیدہ کاشغری، ٹینک گلیسرین لگائیں یا ... عطر ... کرکے ... ٹینک گلیسرین نصف اونس، ... نصف اونس آب مقطر

ایک دوسرے کو ملا کر رکھیں۔

دوسری صورت میں :۔ مقامی مذکورہ بالا علاج کے ساتھ ساتھ بچوں کا دودھ چھڑا دینا مناسب ہے۔

تیسری صورت میں :۔ مذکورہ بالا شکایت کے ساتھ ساتھ اکثر مریضہ کے پستان اور سرپستان میں خارش بھی ہو کر ... ہو تو بالا مذکورہ مقامی علاج کے ہمراہ اگر ضرورت ہو تو جونکیں لگوا دیں۔ مریضہ کو ایسی مناسب دوائیں جن سے چار پانچ دست اجابت کی طرف سے ہو جائیں اور گرم تیز مصالحہ دار اغذیہ سے پرہیز کرتے رہیں، عام مصفی اور ٹھنڈی ادویہ کا تھوڑے عرصہ تک استعمال کرائیں مثلاً نقوع شاہترہ، یا لعاب بہدانہ، دہی چھوٹی شیرہ عناب وغیرہ دکا ہو وغیرہ وغیرہ۔

اور اگر یہ شکایت غیر حاملہ اور غیر زچہ کو عارض ہوئی ہے تو اسکے ایام ماہواری کی طرف بھی توجہ کریں۔

چوتھی صورت میں :۔ مریضہ کو بیشتر سے مختلف اعضا میں ہر ادنی سی رگڑ اور خراش پہنچنے پر خون جاری ہو جانیکی شکایت رہا کرتی ہے، مریضہ کا مزاج چڑچڑا ہوتا ہو، ممکن ہے کہ مسوڑھوں سے بھی اکثر خون آجاتا ہو اور مخصوص قسم کے سیلان میں مبتلا ہو۔ لہذا اس خاص صورت میں مذکورہ مقامی علاج کے علاوہ، مریضہ کے خون میں تقویت کے ساتھ غلظت بھی پیدا کرنے والے حریرے جو مناسب مغزیات سے تیار کئے گئے ہوں ہاضمہ کا خیال کرتے ہوئے کچھ عرصہ تک کھلانے مناسب ہیں۔ نیز ایسی ادویہ بھی مختلف صورتوں میں کھلانا ضروری ہیں جنمیں اجزاء کلسیہ و حدیدیہ (کیلسیم اور آئرن) کافی مقدار میں موجود ہوں۔ مثلاً آملہ، ہلیلہ جات، مازو اور مامیں وغیرہ اور مثلاً مخصوص قسم کے صمغیات (گوند) زہر مہرہ۔ یشب مروارید۔ صدف۔ طباشیر کہربا۔ مرجان اور بسد وغیرہ وغیرہ۔

ذیل میں چند اجزاء سے مرکب ایک محلول پیش کیا جاتا ہے جسکو ہر قسم کے شقاق سرپستان میں، اور ہر اس حالت میں جس میں عضو ادنیٰ سی خراش پر خون دیدیتا ہو، خواہ اسکے ساتھ معمولی خارش بھی ہو میں نے مفید پایا ہے اور میرا کافی مجرب ہے، نیز لثۂ دامیہ (مسوڑھوں سے خون آنا) تحرک اسنان (دانت ہلنا) اور ابتدائے لثۂ قیحیہ (پائیریا) میں باضافہ بعض اجزا میرا معمول و مجرب ہے۔

آب برگ حنا سبز پانچ تولہ، آب برگ نورستہ نیم پانچ تولہ، مازو سبز نیم کوفتہ ایک تولہ، مائیں خورد نیم کوفتہ ایک تولہ، انار خام معہ پوست و مغز ۵ تولہ کتھہ سفید ایک تولہ، لوہے کی پرانی زنگ خوردہ چھوٹی کیلیں، عدد، آملہ خشک نیم کوفتہ ایک تولہ، عرق گلاب دو بوتل میں مذکورہ بالا ادویہ ایک شبانہ روز بھگو کر اس قدر پکائیں کہ عرق نصف رہجائے، بعدہٗ چھان کر کپڑا تر کرکے ہر قسم کی خراش پر رکھیں، دیگر مقامی نسوانی شکایات کیلئے بھی کافی مفید ہے۔ مقطر کرنے پر ستر تا بھی نہیں ہے۔

حکۃ الثدی (سرپستان اور پستانوں کی کھجلی)

ابتدا تو یہ شکایت اس قدر معمولی اور ناقابل لحاظ ہوتی ہے کہ عورتیں کوئی پروا ہی نہیں کرتی ہیں اور بالآخر خود بخود یہ شکایت دور ہو جاتی ہے لیکن بعض اوقات یہ شکایت اس قدر شدت اختیار کر لیتی ہے کہ مریضہ سخت پریشان ہوتی ہے کھجاتے کھجاتے زخم پڑ جاتے ہیں اور ورم پیدا ہو جاتا ہے

اسباب :۔ اس شکایت کے اسباب یوں تو مختلف بیان کئے گئے ہیں مثلاً بادی اور نفاخ اغذیہ کے استعمال سے غلیظ بخارات کا پیدا ہو کر خارش اور دغدغہ پیدا کرنا۔ پستان کے ذاتی ضعف ہضم سے انکی ساخت میں ردی بخارات کا بکثرت پیدا ہونا، کبھی تیز خلط کا سرایت کرنا، حدت خون اور خرابی معدہ و جگر وغیرہ۔ مگر میرا جہانتک خیال ہے عام طور پر اسکے تین ہی سبب ہوتے ہیں۔

(۱) مقامی گندگی، لباس کا میلا ہونا، سرپستان سے ٹپکنے والے دودھ کے قطروں کا پستان اور اس پر رہنے والے کپڑے پر باقی رہ کر متعفن ہو جانا۔

(۲) مریضہ کے خون میں گرم و تیز چیزوں کے زیادہ اور عرصہ تک استعمال کرتے رہنے سے حدت پیدا ہو جانا یا ایام ماہواری کے رک جانے اور ناقص ہو جانے سے عام جسمانی خون میں خرابی پیدا ہو جانا۔

(۳) پستان اور اسکی جلد کے مقامی ہضم کا خراب ہونا یعنی مقام ماؤف کے پسینے کی گلٹیوں اور روغنی گلٹیوں کا کسی وجہ سے اپنے

فضلات خارج ذکر نا اسلئے مقامی حدت اور دانت پڑھ جانا اور پھر وہاں آنے والی غذا (دہن اور رطوبات) کا بھی خراب ہوجانا۔

علاج: پہلے سبب کیلئے خوب مالش کیساتھ مناسب صابن وغیرہ سے باقاعدہ مقامی اور عام جسمانی صفائی کا خیال رکھنا اور ہر مرتبہ دودھ پلانے کے بعد سر پستان کو سہاگہ اور گلاب کے محلول سے دھو کر خشک کر لینا۔

(۲) دوسرے سبب کیلئے مناسب موقع ہو مزاج حسب ضرورت سب سے پہلے دو چار دست کرا دینا۔ مقامی طور پر اگر زیادہ ضرورت ہو تو دو چار جونکیں لگا دینا اور خون میں حدت پیدا کرنے والی غذاؤں کو ترک کرا کر معدہ کی اصلاح کیساتھ چند یوم تک ٹھنڈک اور خون کو صاف کرنے والی دوائیں پلاتے رہنا جیسا کہ پیشتر ذکر ہوا۔

(۳) تیسرے سبب کیلئے مقامی صفائی کیساتھ ساتھ حسب ذیل قیر وطی کی مالش کرنا بہت مفید ہے، روغن بادام شیریں ایک تولہ، روغن بابونہ ایک تولہ، موم خام سفید نو ماشہ، آب کاسنی سبز تین تولہ۔ اسی طرح سے کافور روغن گل میں حل کر کے لگانا یا آب لیموں تازہ روغن چنبیلی میں ملا کر لگانا خارش کیلئے مفید ہے، نیز حسب ذیل روغن کی مالش کرنا خارش اور پستان کے بدنما داغ اور دھبوں کو بھی دور کرتا ہے اور نہایت مفید ہے۔

روغن گل دو تولہ، عرق گلاب چھ تولہ، آب لیموں کاغذی ۳ تولہ، کھیرے کے گودے کا (اور اگر نہ مل سکے تو لسکے بیجوں کے مغز کا) دو تولہ کپڑے میں چھانا ہوا دودھ ۳ تولہ، عرق گلاب ۵، ۶ قطرہ۔

وجع الثدی (پستانوں میں درد ہونا)

یہ درد کبھی ایک ہی پستان میں کبھی دونوں پستانوں میں محسوس ہوتا ہے کبھی صرف پستان کی حدود ہی میں محدود رہتا ہے کبھی بڑھ کر شانہ۔ بازو کی اندرونی جانب حتیٰ ہتھیلیوں تک پہنچ جاتا ہو۔

اکثر صورتوں میں تو یہ درد بطور علامت ہی کسی دوسرے مرض کی وجہ سے ہوا کرتا ہو مثلاً ورم الثدی (پستان کی ساخت کچلنا)، ورم الثدی، دبیلۃ الثدی، تجبن اللبن (پستان میں دودھ خراب ہو کر جمنا)

چنانچہ ان تمام امراض میں مقامی دباؤ، ثقل اور تناؤ کی وجہ سے اعصاب میں اذیت اور درد پیدا ہوجاتے ہیں اور جب یہ امراض ان سے ظاہر ہونیوالا ثقل وتمدد کم ہونے لگتا ہو درد بھی کم ہونے لگتا ہو۔ اسلئے ان کا علاج درصل اولاً ضروری ہے۔

لیکن بعض اوقات رحم اور خصیۃ الرحم کی خرابیوں کے سلسلہ میں شرکی طور پر عصبی تحریکات پستانوں میں اس درد کا باعث ہوتی ہیں جیسا کہ شروع بلوغ میں ظہور حیض سے کچھ قبل جب کہ پستانوں کی طرف کثرت سے خون کا دوران بڑھنے لگتا ہو تو اس قسم کا درد ہونے لگتا جو حیض ظاہر ہوجانے پر دور ہو جاتا ہو۔

اسکے بعد دوسری مرتبہ زمانہ حمل میں جب پھر اسی قسم کی عصبی تحریکات نمایاں ہوتی ہیں بعض ذکاوت حس رکھنے والی مستورات کو یہ ہی شکایت عارض ہوجاتی ہے، اسی طرح بعض مستورات کو زمانہ حیض میں یہ شکایت شرکی طور پر عارض ہوا کرتی ہو یہ وہ عصبی مزاج کی عورتیں ہوتی ہیں جو آرام کی زندگی زیادہ بسر کرتی ہیں، علی العموم ان میں ایام کی خرابیاں ہوتی ہیں ایسی عورتوں میں پستانوں میں درد کے علاوہ بعض اوقات گرہیں بھی بن جاتی ہیں جو ایام کی درستی کے بعد جاتی رہتی ہیں۔

اسکے علاوہ بعض اوقات جب کہ غیر معمولی طور پر پستانوں میں مقامی سردی پہنچ جاتی ہو، بالخصوص حیض کے دنوں میں یا اُس وقت جب کہ پستانوں میں دودھ بھرا ہو تو یہ شکایت لاحق ہو جاتی ہو۔ دودھ پلانے والی عورت میں اس قسم کے درد کے پیدا ہونے سے ایک اور نقصان یہ ہے کہ درد کی شدت کے لحاظ سے پستانوں کی طرف خون کا دوران زیادہ ہونے لگتا ہو جس سے مقامی حدت بڑھ جاتی ہو نیز دودھ کے بسبب درد اچھی طرح خارج نہ ہونے اور باقی رہنے سے دودھ بھی فاسد ہو کر بچہ کے لئے امراض کا باعث ہوتا ہے۔

بہرحال اسباب مرض کا خیال رکھتے ہوئے علاج ضرور کرنا چاہئے اور مقامی مسکنات ومحللات مثلاً گل سرخ، گل بابونہ، پوست خشخاش، گل وغیرہ کے جوشاندے سے ٹکور کرانا چاہئے۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو افیون جند بیدستر وغیرہ آب کوہ کاسنی میں پیس کر لیپ کر سکتے ہیں اور کافی مفید ہوتا ہے۔

ورم الثدی (ورم پستان)

اسباب بعض اوقات خود پستان میں پیدا ہوتا ہے اور بعض اوقات ورم سر پستان بڑھکر ورم پستان پیدا کر دیتا ہو اسکے اسباب مختلف ہوتے ہیں صدمہ و ضربہ (چوٹ لگنا) شقاق سر پستان کا ترقی کر جانا۔ بچے کے ذریعہ آتشکی سمیت منتقل ہونا بالخصوص جبکہ بچہ چھ سات ماہ کا ہو اور اس مرض میں موروثی طور پر اپنی ماں کے علاوہ کسی مرضعہ یا جوڑ کا دودھ (دوسری عورت سالمہ (انّا) پی رہا ہو۔ انجماد شیر، اجتماع شیر اور اسکے ساتھ دودھ نہ پلانا یا نہایت تیز صفراوی خون کا اجتماع ۔ یا کسی ذریعہ سے پستانوں کی ساخت میں سمیت کا پیدا ہو جانا۔ یا باہر سے داخل ہو جانا جس میں جراثیمی سمیت بھی داخل ہے)

علامات کلیہ:- الغرض تمام مذکورہ بالا صورتوں میں تقریباً حاد قسم کا ورم Acute Inflamation نمایاں ہوتا ہو جس میں ہر سبب کی مخصوص علامتوں کیساتھ ساتھ حسب ذیل علامات مقامی اور عمومی نمایاں ہوتی ہیں

علامات:(مقامی) (۱) شدید درد، سخ ٹیس (۲) مقامی سرخی۔ (۳) مقامی سختی اور (۴) مقامی گرمی)

(عمومی)۔ بخار جو ورم کی نوعیت کے لحاظ سے کم و بیش ہوتا ہو۔ اور اگر ورم میں سمیت و عفونت موجود ہے یا داخل ہو گئی ہے تو اس میں تیزی ہو کر سمیت و عفونت کی کیفیت کے لحاظ سے پھریری آنا۔ بار بار سردی لگنا۔ اور جاڑہ چڑھنا بھی بطور علامات شامل ہو جاتے ہیں۔

نوٹ:- پستان کا ورم مرضعہ کے علاوہ بھی (بعض مذکورہ بالا اسباب کے ماتحت) عورتوں میں ہو جاتا ہو لیکن کثرت کے ساتھ یہ شکایت جو رونما ہوتی ہے تو دودھ پلانے کے زمانے میں ہی عورتوں کو ہوا کرتی ہے عموماً دودھ پلانے کے زمانہ میں جہاں تک میرا خیال ہے یہ شکایت ابتداً اس طرح رونما ہوتی ہو (بشرطیکہ بچہ کے سر وغیرہ سے چوٹ لگنا اس کا سبب ہوا) کہ ایک پستان کا سر دوسرے کی نسبت چھوٹا ہوتا ہو جسکے چوسنے میں بچہ کو دقت معلوم ہوتی ہے یہ دیکھکر بچہ کی ماں بلا کسی خیال کے دوسرا پستان پلانا شروع کر دیتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ پہلی پستان سے دودھ کم خارج ہونیکی وجہ سے اسمیں خون زیادہ جمع رہنے لگتا ہو۔ اور ابتداءً میں ورم اور سختی نیز خفیف درد کا باعث ہوتا ہو جب اس ورم کی حالت میں بچہ اس ماؤف پستان کو چوستا ہے تو اب ماں کو سخت تکلیف ہونے لگتی ہے اور اس پستان کا پلانا اور بھی کم کر دیتی ہے۔ اس طرح ورم بڑھتا چلا جاتا ہو یہانتک کہ سر پستان اسمیں چھپ جاتا ہو اگر کسی وجہ سے اسمیں عفونت کے اسباب شامل ہو جائیں مثلاً غدد لائے داتیہ Auto Infection ہو جائے تو پھر دبیلہ (دُنبل) بنجاتا ہو، بہر حال۔

علاج:- علاج کے لئے (۱) سبب کو دور کرنا (۲) سکون اور مکمل سہارا دینا (۳) تکمید سادہ اور تکمید دوائی کے ذریعہ بلحاظ حالت ورم (سرد اور گرم طریقہ سے) ورم کو کم کرنا (۴) عام استلائے دموی (اجتماع خون) کو کم کرنیکے لئے تیز ملینات دینا۔ (۵) مقامی اجتماع خون کم کرنیکے لئے جونکیں لگانا یہی اس کا اصول علاج ہے۔ چنانچہ اصول صفائی کو مکمل طور پر مدنظر رکھتے ہوئے بلحاظ حالت ورم سرد یا گرم غسولات، اور جوشاندوں سے ٹکور و سینک کرنا طلاء اور ضماد لگانا اکثر ورم کو کم کر دیتا ہے اور پکنے نہیں پاتا جسکے مشہور و معروف نسخے لکھنا خالی از طوالت نہ ہوگا۔ ضمادات میں اولاً رادعات۔ اور پھر رادعات کیساتھ محللات اور آخر میں صرف محللات کا استعمال کرنا ضروری ہے۔

دبیلۃ الثدی (پستان میں پھوڑا ہو جانا)

جب مذکورہ ورم پستان تحلیل نہیں ہوتا، اور اسکی عفونت و سمیت برابر بڑھتی چلی جاتی ہے تب پستان کی ساخت میں پھوڑا بننے لگتا ہو اور تمام علامات سابقہ جو ورم کے سلسلہ میں بیان کی گئی ہیں بڑھجاتی ہیں۔

علی العموم یہ پھوڑا پستان کی تشریحی ساخت کے لحاظ سے اپنے محل وقوع کی بنا پر تین قسم کا ہوا کرتا ہے (۱) پستان کی ساخت کے باہر مگر جلد کے نیچے (۲) خاص پستان کی گہری ساخت میں (۳) پستان اور سینہ کے عضلات کے درمیانی خانہ دار ساخت کے اندر (پستان کے نیچے)

علاج:- جب پھوڑا تحلیل نہ ہو اور پیپ بننے کے آثار نمودار ہوں تو بہتر ہے کہ کسی ماہر جراح (سرجن) سے تشخیص کرانیکے بعد بذریعہ سینکاؤ دوائی پلٹسوں کے پیپ کے بننے میں طبیعت کی امداد کی جائے اور جب پھوڑا پک کر تیار ہو جائے تو بہتر ہے کہ اس انتظار میں کہ خود بخود ٹوٹنے یا دواؤں کے

ذریعہ توڑا جائے، وقت کو ضائع نہ کیا جائے۔ کیونکہ پستان کی ساخت اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ اسکے قرب وجوار میں عفونت و میت بہت جلد پہنچکر تندرست ساختوں کو بھی جلد مبتلا کر دیتی ہے، اسلئے جلد از جلد کسی ماہر جراح کی امداد حاصل کر کے شگاف کے ذریعہ پیپ کا اخراج کرا دیا جائے اور علم عام پھوڑوں کی طرح طبی صفائی اور طہارت کا مکمل انتظام کرتے ہوئے زخم کا علاج کیا جائے۔ البتہ پستان کے شگاف میں دو باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ (۱) یہ کہ نشتر سر پستان سے اسکے مرکز کی طرف لمبائی میں لگائیں تاکہ دودھ کی نالیاں کٹ نہ جائیں (۲) جب تک بہت گہری ساخت میں پیپ نہ ہو حتی الوسع پیپ کے اخراج کیلئے کوئی دباؤ نہ دیں کیونکہ خود پستان کے لحمی ریشے سکڑ کر پیپ کو صاف کرتے رہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں دو مشہور نسخے درج کئے جاتے ہیں جو اکثر کتب طبیہ میں مرقوم ہیں اور بایں وجہ کہ اکثر خاطر خواہ کامیابی ہوتی ہے میرے معمولات میں بھی شامل ہیں۔

(۱) السی ایک تولہ، تخم میتھی چھ ماشہ، انجیر زرد، دو عدد، تخم کنوچہ ۶ ماشہ، ریوند چینی ۳ ماشہ، جائفل ایک عدد، سب کو پانی یا بکری کے دودھ میں باریک پیس کر بطور پلٹس کام میں لایا جائے۔

(۱) السی، تخم میتھی، انجیر زرد، بیخ سوسن، ترمس، کنجد سیاہ، بکری کی مینگنی، کبوتر کی بیٹ جملہ ہموزن، ان سب کو باریک پیس کر علیحدہ گھی اور بکری کے دودھ کی چربی روغن کنجد میں پگھلا کر ان دونوں کو اسمیں ملا دیں۔ ورم کو پکانے، جلد پیپ تیار کرنے اور خود بخود پھوڑے کو پھاڑنے کیلئے بہترین چیز ہے۔

احتباس اللبن (دودھ کا پستانوں میں رک رک کر تکلیف کیساتھ کم نکلنا)

اسباب ملا دودھ کی نالیوں پر کسی قسم کا دباؤ پہنچنا (خواہ ورم سے خواہ کسی قسم کی رسولی سے اور خواہ پستانوں کے غیر معمولی طور پر پر گوشت ہو جانے سے)
ملا یا دودھ کی نالیوں میں بعض سابقہ واقعات کے باعث تنگی پیدا ہو جانا (مثلاً کسی چوٹ وغیرہ لگنے سے۔ کسی خنازیری شکایت سے)
ملا یا اس وجہ سے کہ دودھ پلانے والی کے پہلا ہی بچہ ہوا ہو اور ابھی نالیاں اچھی طرح پرورش یافتہ اور انکے دہانے اچھی طرح کشادہ نہیں ہیں۔
ملا یا بچہ دودھ نہ پیتا ہو جس سے دودھ رک جائے اور پھر غلیظ ہو جائے ملا یا خود دودھ کا غلیظ پیدا ہونا۔

چنانچہ اسباب مرض کی مختلف علامات کیساتھ ساتھ۔ پستان کی ساخت میں دودھ رک جانے اور جمع ہو جانے سے۔ پستانوں میں تناؤ اور خفیف درد اور بوجھ محسوس ہوتا ہے اور اگر مناسب تدابیر نہ کی جائیں تو ورم دودھ میں فساد و عفونت پیدا ہو جانیکے باعث شدید عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

علاج سب سے پہلے آلہ مصاصۃ اللبن (بریسٹ پمپ) یا بوتل کے ذریعہ پستانوں سے تھوڑا دودھ نکال دینا چاہیئے۔ بشرطیکہ پستانوں میں دودھ منجمد نہ ہو گیا ہو، ورنہ اولاً منجمد دودھ کو پگھلانے اور رقیق کرنے کی تدابیر کریں۔ بعدہٗ دودھ تھوڑا تھوڑا نکالیں جب سکون ہو جائے تو اصل سبب کو معلوم کر کے اس کا دفیعہ کریں۔ اگر سابقہ امراض اس کا سبب ہیں تو ان کا علاج کریں۔ اور اگر خود دودھ کا غلیظ ہونا اس کا سبب ہے یا مریضہ کے تمام جسم میں بلغمی رطوبات کی موجودگی کے ساتھ ساتھ دودھ کی نالیوں میں بھی بلغمی رطوبات کے رک جانے کا گمان کیا جا رہا ہے تو نفاخ دیر ہضم اور غلیظ خون پیدا کرنے والی غذاؤں کے ترک کرانے کے ساتھ بلغمی رطوبات کو قطع کرنے والی جوارشوں اور معجونوں سے معدہ و جگر کی اصلاح کرائی جائے۔ مناسب ورزش کی ہدایت کی جائے۔ اور مقامی تحجیت کو وقتی طور پر دور کرنے کیلئے بابونہ، تخم سویا، تخم میتھی، السی، زیرہ، برگ چقندر، برگ کرنب، تخم خطمی، پودینہ وغیرہ کے جوشاندہ سے گرم گرم بار بار سینک کرا دینا چاہیئے اور اسی پانی سے دھار دینا چاہیئے۔ اور پٹی وغیرہ کے سہارے پستانوں کو حرکت سے بچا دینا چاہیئے۔ بہتر ہے کہ مقوی ملین دوا بھی دے دینا چاہیئے۔ اور اگر مزاج کی حدت اسکا سبب ہو تو مریضہ میں عام مزاجی حرارت کے علامات موجود ہونگی ایسی صورتمیں ابتداءً مغز تخم کدو، تخم خیارین جو مقشر گیہوں کی خشک روٹی، میدہ لکڑی جملہ ہموزن پانی سادہ، یا کشنیز سبز کے پانی میں پیس کر زردی بیضہ مرغ ملا کر لیپ کر دیں۔ کافی مفید ہے۔ اور انتہائے مرض میں اکلیل الملک، گل بابونہ، السی جیسی دواؤں کو باریک پیس کر موم اور روغن بابونہ کے ساتھ بطور قیروطی بنا کر لگائیں۔

تجبن اللبن (دودھ جمکر بالکل بند ہو جانا)

یہ مرض بالعموم احتباس اللبن کے بعد واقع ہوتا ہے جبکہ احتباس اللبن دور نہ کیا جائے۔ ان دونوں میں اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ احتباس اللبن

میں کچھ دودھ فرو نکلتا ہے مگر اس مرض میں دودھ کو موجود ہوتا ہے مگر مطلق نہیں نکلتا۔ نیز اس مرض میں بمقابلہ احتباس اللبن کے پستانوں میں سختی اور ورم بھی زیادہ ہوتا ہے اور علی العموم جب احتباس اللبن اس درجہ تک پہونچتا ہے تو پستانوں میں درد اور تکلیف بڑھنے کے علاوہ خود بخود دودھ میں عفونت پیدا ہو جانے اور اسکی کیفیات تمام دوران خون میں شامل ہو جانے کے باعث مریضہ کو تیز بخار اور بعض اوقات ہذیان وغشی تک پیدا ہو جاتے ہیں۔

اسباب :۔ علی العموم اسکے اسباب اور احتباس اللبن کے اسباب یکساں ہی ہوتے ہیں۔ اسلئے علاج بھی تقریباً ایک ہی طرح کیا جاتا ہے البتہ اسمیں عوارض کا خیال بھی زیادہ ضروری ہے۔

فساد اللبن (دودھ کی خرابی)

یعنی دودھ میں اسکے کیمیاوی حل شدہ اجزا کا باہمی تناسب کے ساتھ نہ ہونا۔

ایسا دودھ بہت جلد بچہ کو مختلف شکایات کا نشانہ بنا کر اسکو آئے دن طرح طرح کے امراض میں مبتلا کر دیتا ہے۔

اسباب :۔ اس مرض کے اسباب جنکی وجہ سے دودھ کے اجزا ترکیبیہ کی نسبت میں فرق آجاتا ہے۔ بہت کچھ رضاعت کے بیان میں ذکر کر دیئے گئے ہیں نیز وہ امراض بھی بیان کر دیئے گئے ہیں جنکی موجودگی میں عورت کو لازم ہے کہ بچہ کو ہرگز دودھ نہ پلائے۔ کیونکہ ان سب میں دودھ کے اجزائے ترکیبیہ میں بھی فساد ضرور آتا ہے۔

علاوہ ان اسباب کے کچھ اور بھی اسباب ہیں جو دودھ کی ترکیب کو خراب کر دیتے ہیں مثلاً جب کہ مرضعہ نے

(۱) حسب ذیل اشیا بکثرت استعمال کی ہوں یا اسکے استعمال میں ہوں۔ مثلاً ہینگ، لہسن، پیاز اور مختلف قسم کے نمکیات، اور تیز مصالحہ جات، سنا، جلاپہ، ریوند چینی۔ اور مسکرات روحیہ جنمیں الکوحل ہوتی ہے، سقمونیا، پارہ۔ کافور، روغن بید انجیر، افیون وغیرہ۔

(۲) بعض اوقات باوجودیکہ مذکورہ بالا اسباب و حالات کچھ نہیں موجود ہوتے مگر بعض عورتوں کچھ سابقہ طور پر یا موجودہ واقعات کی وجہ سے حرارت و یبوست یا برودت و رطوبت کا غلبہ ہو جاتا ہے جس سے دودھ کے اجزا ترکیبیہ میں فساد لاحق ہو جاتا ہے۔

علاج :۔ امراض کی موجودگی میں ان کا علاج کیا جائے اور نامناسب حالات کی موجودگی میں انکی اصلاح کیجائے اور اسوقت تک رضاعت (دودھ پلانا) موقوف کرنا ضروری ہے۔

اور اگر گرمی و خشکی کا مزاج میں غلبہ ہو تو کچھ عرصہ تک ٹھنڈے مغزیات اور تخم ٹھنڈی مصفی ادویہ۔ نیز ٹھنڈے قسم کے عرقیات اور ٹھنڈے پھلوں کا پانی۔ بکری کا دودھ اور مکھن وغیرہ مناسب موزوں میں دیئے جائیں۔ اور اگر برودت یا رطوبت کا غلبہ ہے تو اسکی اصلاح کیجائے مناسب ورزش کی ہدایت کی جائے۔ ہاضمہ کو درست کیا جائے، اور اگر ضرورت ہو تو منضجات پلا کر تنقیہ کرایا جائے۔

کثرۃ اللبن (دودھ کی زیادتی)

ان عورتوں جنکی صحت اعلیٰ پیمانہ پر ہوتی ہے اور جنکے قوائے جسمانیہ مضبوط ہوتے ہیں اور جو بہترین غذاؤں سے پرورش حاصل کرتی ہیں ان میں تو دودھ کی کثرت اور اسکے ضائع ہوتے رہنے سے کوئی ضعف پیدا نہیں ہوتا لیکن ایسی عورتیں بھی دیکھی جاتی ہیں جنمیں باوجود ضعف و نقاہت کے دودھ کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور بچہ کی ضرورت سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی عورتوں میں علی العموم عام خون کی رقت بھی ساتھ ہوتی ہے انکے اعضائے رئیسہ میں کچھ مستقل مزمن شکایات ہوا کرتی ہیں۔ اور انکی علم اعصابی حس بھی تیز ہوتی ہے اور انکے دودھ میں غذائیت بخش اجزا بھی کم ہوتے ہیں۔

بہرحال ہر دو صورتوں میں زچہ کیلئے اور بعض اوقات بچہ کیلئے علاج کرنا پڑتا ہے کیونکہ جب بچہ کی ضرورت سے زیادہ دودھ ہوتا ہے اور وہ پستانوں میں باقی رہتا ہے تو وہ خراب ہو کر بچہ کیلئے خرابی ہضم کا اور مجتمع ہو کر زچہ کیلئے درد و ورم پستان کا باعث ہوتا ہے۔

علاج :۔ پہلی قسم کی مریضہ میں۔ اسکو ورزش کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ مرغن اور غذائیت بخش اغذیہ ترک کرا کے صرف تین کی دال یا کھچڑی جیسی غذائیں کھلانی چاہئیں۔ عام خون کی پیدا کرنے والی تدابیر سے روک دینا چاہیئے۔ ضرورت اگر بھی جائے تو کمی کی کوشش کیجائے کہ وہ کم ہو جائیں۔ دوائیں بھی انکی آلو بخارہ، مسور، زرشک، تخم کاہو مقشر وغیرہ پانی میں بھگو کر پلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

دوسری قسم کی مریضہ کیلئے:- سنگجراحت چھ ماشہ، طباشیر کبود چھ ماشہ، دانہ الائچی خورد چھ ماشہ، کہربائے شمعی ۶ ماشہ، بسد چھ ماشہ، تخم کاہو مقشر ایک تولہ، پوست بیضہ مرغ سوختہ تین ماشہ، اجوائن خراسانی تین ماشہ، صمغ عربی تین ماشہ، کتھیرا تین ماشہ سب کو نہایت باریک پیس کر سفوف بنالیں اور تین ماشہ صبح اور تین ماشہ شام کھائیں۔ غذا کے بعد دونوں وقت جوارش کمونی چھ ماشہ اور سوتے وقت ہلیلہ مربی ایک عدد پانی سے دھو کر کھائیں مذکورہ بالا صورت سے علاج کرنے میں مجھے اکثر کامیابی ہوتی ہے، عام خون کی رقت، ضعف ونقاہت اور زچہ خانہ کی نسوانی کمزوریوں میں بھی کافی افاقہ ہو اس سے دودھ قوی ہو کر اسکی مقدار اعتدال پر آجاتی ہے جسب ذیل ضماد بہر صورت رد واثر و مجرب ہے۔

مسور مقشر ایک تولہ، تخم کاہو ایکتولہ، آرد باقلا دو تولہ، آرد جو دو تولہ، سماق چھ ماشہ، برگ بھنگ تین ماشہ، سرکہ میں پیس کر اور اگر ضرورت ہو افیون ۱ ماشہ شامل کر کے لگائیں۔

قلۃ اللبن (دودھ کی کمی)

(۱) پستانوں کی ساخت میں بعض امراض سابقہ اور بعض اورام و قروح کے اندمالی سلسلہ میں خرابی آجانا۔

(۲) بعض امراض رحم۔ (۳) تمام وہ امراض وحالات جو رضاعت کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں اور دودھ میں کمی پیدا کرتے ہیں

(۴) عام ضعف ونقاہت جنین بوجہ فاقہ کشی کی زندگی۔ یا بوجہ غم والم۔ یا بوجہ کافی خون بہ جانیکے۔

(۵) بغیر کسی مرض کے پستانوں کے قوت جاذبہ کمزور ہونا جیسا کہ خاص طور پر پہلے حمل والی میں ہوتا ہے۔

(۶) عام فساد خون۔ (۷) پستانوں میں غلیظ رطوبات کی موجودگی جیسا کہ بعض تندرست عورتوں میں بھی پستانوں کے لٹکجانے کر سلسلہ میں ہوجاتا ہے۔ اور اسوجہ سے زچہ خانہ میں جب تک وہ معقول طور پر کہانا پینا اور چلنا پھرنا نہیں شروع کر دیتیں، برابر دودھ کی کمی کی شاکی رہتی ہیں علاوہ اسکے مقامی قوت جاذبہ بھی انکے پستان میں کم ہوتی ہے۔ (۸) مریضہ کا افراط کے ساتھ موٹا ہونا۔

علاج :- امراض کی موجودگی میں، انکے معالجہ کیطرف توجہ ضروری ہے۔

اور عام ضعف ونقاہت میں اسکے اسباب کیطرف توجہ کرتے ہوئے۔ اچھی اچھی زود ہضم اور کافی خون پیدا کرنے والی غذائیں کھلانا چاہیئے مریضہ کے غم وفکر کو دور کرنیکے ساتھ ساتھ اسکی دماغی تفریح کا انتظام کرنا چاہیئے ساتھ ہی ہلکی ہلکی ورزش کی بھی تاکید کرنا بھی ضروری ہے۔ دواؤں میں مغز چلغوزہ، مغز پنبہ دانہ، مغز بادام شیریں، شقاقل، ستاور، تودری سرخ۔ الائچی خورد، کشمش، بادیان، مغز تربوز و مغز خربوزہ وغیرہ دودھ زیادہ پیدا کرنیکے مخصوص اور مشہور ہیں خواہ بطور حریرہ انکو دودھ اور مکھن کیساتھ کہایا جائے۔ یا ان اجزاء کو حسب دلخواہ کسی قسم کے حلوہ میں شامل کر دیا جائے گا بہر صورت خیال رکھیں۔

قلب و دماغ کی کمزوری میں کسی ایک وقت مفرحات جو مشہور ہیں کھلائیں۔ مثلاً مفرح اعظم، مفرح یاقوتی، مفرح دلکشا وغیرہ حسب ضرورت کشتہ طلا وغیرہ بھی ملایا جاسکتا ہے

حدت و فساد خون اگر سبب ہے تو مصفیات اور مناسب بارد ادویہ کے عرقیات و شیرہ جات پلائیں، ورنہ اگر کسی خاص خلط کا غلبہ موجود ہو تو منضجات مخصوصہ کے بعد حسب ضرورت تنقیہ کریں۔

اگر قوت جاذبہ مقامی کمزور ہوگئی ہے تو نمک ملے ہوئے گرم پانی سے روزانہ بھاپ لے لیا کریں اسکے بعد قسط شیریں نیم کوفتہ ۶ ماشہ اسگند نیم کوفتہ ۹ ماشہ انیسون نیم کوفتہ ۹ ماشہ، روغن سویہ تین تولہ اور روغن تین تولہ میں ملا کر اس قدر پکائیں کہ تیل نصف رہ جائے مالش کر کے ارنڈ کا پتہ باندھ لینے سے اور ساتھ ہی زیرہ سفید باریک پیس کر نیم گرم دودھ کے ساتھ کھاتے رہنے سے کافی اور جلد فائدہ ہوتا ہے اس سے پستان کی غلیظ رطوبت بھی بہت جلد تحلیل ہوجاتی ہیں۔ اور دودھ کی مقدار بہت جلد بڑھ جاتی ہے ☩

عُقر یا بانجھ پنؔ!

ازجناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی مبارک منزل لاہور

تعریف عقر یعنی بانجھ پن وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے عورت جزوی یا کلی طور پر استقرارِ حمل کے قابل نہیں رہتی۔

کیفیت چونکہ ازدواجی کی غرض وغایت بقائے نسل ہے، اس لئے عقر وعقم کو بنی نوع انسان نے ہمیشہ اپنے لئے ایک مصیبت اور لعنت خیال کیا ہے۔ یہودی بانجھ پن کو غضب الٰہی شمار کرتے، اور ایسی زندگی کو لعنتی قرار دیتے تھے۔ ہندوستان، چین، یونان، مصر، اور عرب کے لوگ بھی بانجھ عورت کو ایک ناکارہ شے خیال کرتے تھے اور آج بھی ایسی عورت کو کسی جگہ وہ عزت اور عظمت حاصل نہیں جو صاحبِ اولاد عورتوں کو نصیب ہوتی ہے غرض بانجھ عورت کی زندگی ہموم وافکار کی آماجگاہ ہوتی ہے اور خاوند وگھرانے کی بے توجہی اور نفرت اسکی زندگی کو اور بھی تلخ کام بنا دیتی ہے۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ اولاد ایک شیریں پھل ہے جسکی آرزو ہر صحیح الفطرت انسان کے قلب میں موجزن نظر آتی ہے۔ گھر میں کئی جاندار ہوں لیکن ایک بچہ نہ ہو تو وہ ویرانہ معلوم ہوتا ہے۔ گھر کی برکت اور خاندان کی رونق صرف صلبی اولاد سے ہی وابستہ ہے۔ اور مرد کا مرد ہونا اور عورت کا حقیقی عورت ہونا بھی اسی ثمرہ سے ظاہر ہے۔ چنانچہ اکثر بانجھ عورتیں اولاد کی خواہش اور آرزو میں اندھی ہو کر گھر بار ویران کر بیٹھتی ہیں اور سخت سے سخت اور مکروہ سے مکروہ حرکات کر گذرتی ہیں۔ کبھی وہ راتوں کو قبرستانوں اور اُجاڑ بیابانوں میں تعویذ گنڈے کی خاطر ماری ماری پھرتی ہیں کبھی دریاؤں اور جھیلوں کے کنارے چلہ کشی کرتی ہیں تاکہ وہ کسی طرح ثمرہ اولاد سے بہرہ ور ہوں۔

بدقسمتی سے زمانہ نے آج کچھ اور رنگ بدلا ہے۔ نئے فیشن کی دلدادہ عورتیں حصر تولید اور قطع نسل کی شیدائی نظر آتی ہیں۔ اور اولاد کو اپنے آرام وعیش میں مخل سمجھنے لگی ہیں لیکن اس بدمذاقی کا نشہ بہت جلد فرو ہو جاتا ہے۔ اور چند ہی سال بعد اولاد کی فطری خواہش تلد قریب خوردہ میں موجزن نظر آتی ہے۔ بہرحال یہ ایک فطری جذبہ اور قدرتی خواہش ہے، جو جلد یا بدیر ظاہر ہو کر رہتی ہے

اختلاف اطباء کا اس نظریہ میں اختلاف ہے کہ آیا عقر وعقم مردوں میں زیادہ پایا جاتا ہے یا عورتوں میں، لیکن عرف عام میں اس مرض کو عموماً عورت کی طرف ہی منسوب کیا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ مرض مرد وعورت ہر دو میں پایا جاتا ہے اور ایسے مریضوں کے علاج میں زوجین کے حالات پر غور کرنا لازم ہے۔

اقسام بانجھ عورتوں کی چار قسمیں ہیں۔

اول۔ وہ عورتیں جنہیں کبھی حمل قرار ہی نہ پایا ہو۔

دوم۔ وہ عورتیں جنہوں نے صرف ایک بچہ جنا ہو اور پھر کبھی حاملہ نہ ہوئی ہوں۔

سوم۔ وہ عورتیں جنہیں حمل تو قرار پاتا ہو مگر کبھی جیتا جاگتا بچہ نہ جنا ہو۔

چہارم۔ اکتسابی عاقرہ عورتیں جو حصر تولید اور منع حمل کے ذرائع استعمال کرتی ہوں۔

قسم اول کا عقر دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) حقیقی (۲) غیر حقیقی

حقیقی عقر میں عورت فی الحقیقت بانجھ ہوتی ہے اور اسمیں حاملہ ہونے کی استعداد ہی موجود نہیں ہوتی، ایسی عورتوں میں عموماً روائت غدد غیر قناتی (بے نالی کے غدد) کے افرازات کا نقص یعنی مفرط۔ رحم اور خصیۃ الرحم کی خلقی یا اکتسابی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ ان میں بعض قابل علاج بھی ہوتی ہیں۔

بعض خاندانوں میں خود نابود ہونے کی استعداد پائی جاتی ہے، اور انکی اولادیں نسلاً بعد نسل کم ہوتی جاتی ہیں۔ اور اس طرح عقر وعقم کا مرض بتدریج ترقی کرتا رہتا ہو۔ یہانتک کہ ان کی اولادیں بالآخر عقیم ہو جاتی ہیں اور ایسے خاندان مٹ جاتے ہیں۔
یہ امر بھی طبی معمہ ہے جسکا صحیح حل معلوم نہیں ہوسکا کہ کیوں بعض خاندان بالکل مٹ کر فنا ہو جاتے ہیں۔
اسکے متعلق بعض اطبار کا نظریہ یہ ہے کہ جو لوگ صرف اپنی قوم اور اپنے خاندان ہی میں ایک لمبے عرصہ تک ازدواج کا سلسلہ قائم رکھتے ہیں اور زن و شوہر کے تعلقات اپنے قریبی رشتہ داروں تک ہی محدود رکھتے ہیں وہ خاندان اکثر عاقر ہو کر نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔
عقر غیر حقیقی میں عورت میں قبولیت حمل کی پوری استعداد موجود ہوتی ہے لیکن وہ کسی وجہ سے اپنے زوج سے عاقرہ رہتی ہے۔ چنانچہ اگر ایسی عورت کو کسی طرح طلاق ہو جائے یا زوجین کسی طرح سے علیحدہ ہو جائیں تو وہی عورت دوسرے خاوند سے اور وہی مرد دوسری عورت سے صاحب اولاد ہو جاتے ہیں۔ گویا زوجین کا ایک کے ساتھ عاقرہ رہنا اور دوسرے کیساتھ صاحب اولاد ہونا ایک دلچسپ طبی معمہ ہے اسکے متعلق یورپ نے سینکڑوں تجربات کئے ہیں تاکہ اس کا صحیح سبب معلوم ہو لیکن اس کا صحیح حل ابھی حاصل نہیں ہوا۔ اسکے متعلق عام نظریہ یہ ہے کہ اگر مرد و عورت متحد مزاج ہو یعنی ہر دو بلغمی مزاج یا ہر دو صفراوی طبیعت کے ہوں تو ایسا جوڑا عموماً عاقر ہوتا ہے۔ بہر حال یہ قسم کثیر الوقوع ہے اور ۵ افیصدی ازدواج میں عقر کا باعث یہی سبب ہو۔
قسم دوم میں عموماً وہ عورتیں شامل ہیں جنہیں پہلے ہی وضع حمل کے وقت سخت تکلیف اور دشواری کا سامنا ہوا ہو۔ اور نزاکت مزاج کی وجہ سے ان کے اعضائے مخصوصہ میں کوئی ایسا مستقل نقص آگیا ہو جسکی وجہ سے وہ حمل اور وضع حمل کے ناقابل ہو گئی ہوں مثلاً وضع حمل کے بعد قاذف نالیوں یا خصیۃ الرحم میں ریشہ دار ساختوں یا شحمی تبدیلیوں کا پیدا ہو جانا وغیرہ یا جن پر وضع حمل کے بعد سل دق ذیابیطس، ورم گردہ، سوزاک یا فقرات پشت کے امراض کا حملہ ہو گیا ہو۔ یا زوجین میں انس و محبت کی کمی پائی جاسے۔ یا وہ عورتیں دماغی محنت کرتی ہوں وغیرہ۔
قسم سوم۔ میں وہ عورتیں شامل ہیں جنہیں اسقاط حمل (اٹھرا) کا مرض ہو اور جنین قبل از وقت رحم سے ساقط ہو جاتا ہو۔ یا جن میں بچہ مردہ پیدا ہوتا ہو یا پیدائش کے وقت بچہ مرجاتا ہو۔ ایسی عورتوں کو عرفِ عام میں ڈائن کہتے ہیں۔ اور گھر کی بڑی بوڑھی عورتیں اپنی بہو بیٹیوں کو ایسی عورتوں کے سایہ سے بھی بچاتی ہیں۔ صاحب اولاد عورتیں بھی ایسی عورتوں سے دور بھاگتی اور انکی صحبت سے پرہیز کرتی ہیں یہ عورتیں عموماً خنازیری مزاج ہوتی ہیں یا آتشک سوزاک دق میں مبتلا ہوا کرتی ہیں یا ان کے عنق رحم میں کوئی ایسی خلقی خرابی پائی جاتی ہے جسکی وجہ سے پیدائش کے وقت بچہ تلف ہو جاتا ہے۔ اسکے علاوہ وہ عورتیں بھی اس مرض میں گرفتار ہو جاتی ہیں جن کے رحم میں جماع کو تشنج اور سکیڑ پیدا ہوتا ہو۔ چنانچہ اگر بحالت حمل ایسی عورتوں سے بے پرواہی کیساتھ فعل جماع کو جاری رکھا جائے تو ان کا حمل ساقط ہو جاتا ہے برخلاف اسکے بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں اگر حاملہ ہونیکے بعد خواہش جماع پیدا ہو اور جماع میسر نہ آئے تو ان کا حمل ساقط ہو جاتا ہے۔
قسم چہارم۔ میں وہ عورتیں شامل ہیں جو حصر تولید اور تدابیر منع حمل کی شیدائی، یا حمل کو ساقط کرانے کی خوگر ہوں، یا جو اپنے رحم وخصیۃ الرحم کو اعمال جراحیہ سے نکلوادیں یا جو مساحقہ یا جماع غیر حقیقی کی عادی ہوں یا جنہیں اٹھتی جوانی اور بلوغت میں شادی میسر نہ آئے (اولاد حاصل کرنے کیلئے عورتوں میں بہترین عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کی عمر ہے اس سے قبل اور بعد کی عمر میں عقر کی استعداد زیادہ پائی جاتی ہے) علاوہ ازیں اگر کسی تدبیر سے جوثیات منی Spermatozoon کو بیضۂ انثیٰ Ovum کے ساتھ ملاقی ہونے سے باز رکھا جائے تو بھی سلسلۂ نسل قطع ہو جاتا ہو۔ مثلاً محمولاتِ مانع حمل کا استعمال، جماع غیر انزالی یا بے وقت جماع (ایام حیض سے دو روز پہلے اور پاکی کے بعد ۱۰، ۱۲ دن تک جماع کا مناسب وقت ہو۔ اس زمانے میں حمل قرار پانے کی زیادہ توقع ہوتی ہے۔ اور اس سے آگے پیچھے جماع بے وقت ہے)
اسباب عقر (قسم اول) رحم، خصیۃ الرحم اور قاذف نالیوں کے جراحی آپریشن وسلعات عنق رحم، رحم اور جدار رحم کے خلقی نقائص مثلاً قصبل یا فم رحم کا مسدود ہونا عنق رحم میں ٹولول۔ پالی پس (بواسیر) یا سرطان وغیرہ کا ہونا مبیضین کا ہزال۔ عورت و مرد کا متحد مزاج نہ ہونا۔

قسم دوم - عسر ولادت، ورم عنق رحم، تشنج، دیدان، نفخ واستسقاء الرحم، انقلاب وانحناء رحم، عسر واحتباس طمث، رحمی ومہبلی رطوبات ہیں اور حامض ہونا (رحم کی غیر طبعی اور مہبل کی حامض رطوبات حونیات منویہ پر قاتل اثر رکھتی ہیں) کثرت جماع (اس سے عضلات رحم ڈھیلے ہوجاتے ہیں) کثرت مے نوشی و دیگر منشیات کا استعمال - غیر قناتی غدد کے افرازات کا نقص سمن مفرط وغیرہ -

قسم سوم - آتشک، سوزاک، دق، سل، خنازیر، ذیابیطس، اور نقرس کی سمیت (مریضہ کے خون میں جب ان امراض کی سمیت موجود ہو تو بحالت حمل عموماً مشیمہ یا نال میں سدہ پیدا ہو کر رحم مادر ہی میں جنین کی موت واقع ہو جاتی ہے اور وہ قبل از وقت ساقط ہو جاتا ہے) دماغ، نخاع، قلب اور گردوں کے امراض۔ صرع کے دورے، خواہش جماع پر جماع کا میسر نہ آنا (اس سے بیضین ہزال عارض ہو جاتا ہے) وغیرہ۔

قسم چہارم - جماع بے وقت۔ مساحقہ، جماع غیر انزالی، تدابیر منع حمل، حمل گرانے کی عادت، دماغی محنت (اس سے بھی بیضین ہزال رونما ہو جاتا ہے) وغیرہ۔

مندرجہ بالا اسباب کے علاوہ زوجین کی نااتفاقی و بے رغبتی (زوجین میں بے رغبتی کے وجوہ عموماً عورت کے جسم یا اندام نہانی سے بدبو کا آنا۔ ملاعبہ شہوانیہ سے عورت کا متاثر نہ ہونا۔ یا اس کا بد زبان۔ کریہ المنظر یا عجوزہ ہونا وغیرہ ہوتے ہیں۔)

غدد غیر قناتی کے افرازات کا نقص اور رداءت غذا بھی عقر کے اہم اسباب ہیں۔ (بقائے نسل میں غدہ درقیہ۔ غدہ نخامیہ۔ خصیۃ الرحم۔ اجسام اصفر۔ غدہ تیموسیہ وغیرہ کے افرازات نہایت اہم کام کرتے ہیں۔ اسی طرح غذا میں حیاتین الف (مانع عقر حیاتین) کی کمی جو عموماً تازہ دودھ، سبز ترکاریوں، چھلکے دار دالوں اور سالم گندم وغیرہ میں موجود ہے، عقر کا باعث ہوتی ہے۔)

علامات عقر حقیقی میں عورتوں کے بدن پر عموماً بالوں کی کثرت ہوتی ہے۔ ان کا بظر زیادہ طویل اور بدن زیادہ سخت اور فربہ ہوتا ہے، وہ تلذذات شہوانیہ سے متاثر نہیں ہوتیں اور مجامعت کے وقت بے حس و حرکت پڑی رہتی ہیں۔ ایسی عورتوں میں جماع کی رغبت بھی کم ہوتی ہے
عقر غیر حقیقی عموماً سوزاک و آتشک کی سمیت سے عارض ہوتا ہے۔ اور ایسے خون کا امتحان حقیقت حال کو ظاہر کر دیتا ہے۔

ہدایات علاج معالج کا فرض ہے کہ جب تک وہ اصل سبب کو معلوم نہ کرے علاج کی جرأت نہ کرے اور بلا اشد ضرورت رحم یا مہبل میں کسی دوا کا فرزجہ یا زروق استعمال نہ کرے۔
(فرزجے اور زروش اگر استعمال سے پہلے پوری احتیاط کے ساتھ پاک نہ کر لیے جائیں تو بجائے نفع کے نقصان کا باعث ہوتے ہیں)

۲۔ عورتوں کے علاج معالجہ میں قوی اور حاد ادویہ کا استعمال بھی نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ طبیعت کے زیادہ نازک و ضعیف ہونے کی وجہ سے وہ دوا کے اثر کو جلد قبول کر لیتی ہیں۔

۳۔ طبیب پر لازم ہے کہ وہ اپنی تشخیص کو کسی قابلہ کی مدد سے مکمل کرے۔ اور قابلہ کو لازم ہے کہ وہ امتحان کے وقت صاف ربڑ کے دستانے پہن کر اندام نہانی کا امتحان کرے۔ اور ہر امتحان کے بعد انہیں گرم پانی اور کاربالک سوپ سے صاف کر لیا کرے۔

۴۔ قابلہ حفظان صحت کے اصولوں سے پوری طرح واقف ہونی چاہیئے تاکہ وہ ایک مریضہ کے جراثیم دوسری میں منتقل کرنے کا باعث نہ ہو۔

۵۔ بعض خلقی یا اکتسابی نقائص کا ازالہ صرف تدابیر جراحیہ سے ممکن ہے مثلاً مہبل کا مسدود ہونا عنق رحم میں ثوٴلول (مسّے) پالی پس یا سرطان کا ہونا، شرمگاہ کے لبوں کا جڑ جانا۔ اندام نہانی کی تجاویف کا بند ہو جانا، دبیلہ رحم و بیضین۔ سلعات رحم و بیضین وغیرہ ان امراض میں اندرونی اور بیرونی ادویہ کا استعمال بہت کم نفع رساں ہوتا ہے اور بدن کے دوسرے اعضاء کو ادویہ کی گراں باری سے خواہ مخواہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے فضول دواؤں کے استعمال سے مریضہ کی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالنا چاہیئے بلکہ جلد از جلد کسی ہوشیار سرجن کی طرف رجوع کرنا بہتر ہے۔

۶۔ ہزال بیضین، عدم رحم و خصیۃ الرحم، قاذف نالیوں کے معدوم و مسدود ہونے۔ رحم یا خصیۃ الرحم میں ریشہ دار ساختوں کا

ہونا اور آتشک و سوزاک کی مزمن ہیئت میں مریضہ کا صاحب اولاد ہونا محال ہے اس لئے انہیں اپنے حال پر چھوڑ دینا بہتر ہے۔

۷۔ اگر بدن کے غدی افرازات کا نقص عقر و عقم کا باعث ہو تو غدی ادویہ مثلاً:-

ٹیبلٹ ہارموٹون Tablet Harmotone ایگومنسین Agomensin ٹیبلائیڈ مکسڈ گلینڈ Tabloid Mixed gland (Female فرٹےلین Fertaline اور کارپس لوٹیئم Tab: Corpus Luteum وغیرہ کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے۔

اگر دائت غذا عقر کا باعث ہو تو غذا میں تصرف کرنا، تازہ پھل، سبزیاں اور دودھ، انڈے مچھلی وغیرہ کا کھلانا مفید ہے۔ گیہوں کا دلیہ رسے نخود کی کھچڑی، چھلکے دار دالوں وغیرہ کا استعمال خاصکر بہت مفید ہے کیونکہ ان میں ایسی حیاتین پائی جاتی ہیں جو مانع عقر ہیں۔

۸۔ طبیب پر فرض ہے کہ وہ عقر کے اصل اسباب کو پوری کوشش سے معلوم کر کے انکے ازالہ کی کوشش کرے۔

علاج

اس سے پہلے کہ میں عقر و عقم کا طبی علاج پیش کروں، یہاں پر حضرت زکریا علیہ السلام کا ایک لطیف واقعہ قرآن کریم کے اصل الفاظ میں بیان کرتا ہوں جس میں اللہ تعالٰے نے عقر کا ایک موثر علاج تجویز فرمایا ہے، اور اکثر حالتوں میں ازالۂ مرض کی ایک بہترین تدبیر ثابت ہوا ہے۔

یہ واقعہ قرآن کریم میں دو جگہ (سورۂ آل عمران اور سورۂ مریم) میں مذکور ہے وہو ہذا۔

...الِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ - قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً ...بَةً - اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ - فَنَادَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ ...لِّي فِي الْمِحْرَابِ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ ...نَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ - قَالَ ...بِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ - ...لَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ - قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ ...ةً - قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا - ...ذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ -

(آل عمران)

ترجمہ:- وہاں ہی زکریا نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب اپنے پاس سے مجھے پسندیدہ اولاد دے، بیشک تو دعا سننے والا ہے تو وہ بالاخانہ میں کھڑا دعا مانگ رہا تھا کہ فرشتوں نے اسکو پکارا کہ یقیناً اللہ تجھے یحیٰی کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے پیشگوئی کی تصدیق کرنے والا اور سردار اور بہت بچنے والا اور صالحین میں سے نبی ہوگا اس نے کہا اے میرے رب کب میرے لئے لڑکا ہوگا حالانکہ یقیناً میرا یہ بڑھاپا آگیا اور میری عورت بانجھ ہے۔ اس نے کہا اسی طرح ہوگا اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس نے کہا اے میرے رب میرے لئے کوئی نشان مقرر کر اس نے کہا کہ تیرا نشان یہ ہے کہ تو سوائے اشارہ کے تین دن لوگوں سے بات نہ کرے اور تو اپنے رب کو بہت یاد کر۔ اور تسبیح کر دن کے پچھلے پہر اور سویرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ:- میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

...يٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا - اِذْ نَادٰى ...بَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا - قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ ...شْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ...نِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ ...قِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ ...يَعْقُوْبَ - وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ...يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى

کھیعص۔ یہ تیرے رب کی اس رحمت کا ذکر ہے جو کہ اس نے اپنے بندہ زکریا پر کی تھی جب کہ اس نے مخفی پکار کیساتھ اپنے رب کو پکارا۔ کہا کہ اے میرے رب یقیناً میری ہڈی ضعیف ہو گئی ہے۔ اور سر بڑھاپے سے شعلے مار رہا ہے اور اے میرے رب میں تیرے پکارنے کے ساتھ بے نصیب نہیں رہا۔ اور یقیناً میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں، اور میری بیوی بانجھ ہے سو تو اپنے پاس سے مجھ کو کوئی جانشین وارث دے میرا وارث ہو اور یعقوب کی اولاد سے وارث ہو۔

نْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ
وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۔
قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ
كَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۔
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا
النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۔ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ
مِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ
ا ۔

(سورہ مریم)

اور اے میرے رب تو اس کو پسندیدہ بنائے۔ اے زکریا یقیناً ہم تجھے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ اور جس کا پہلے سے ہم نے کوئی ہم نام نہیں بنایا۔ اس نے کہا کہ اے میرے رب میرے لئے لڑکا کہاں ہو سکتا ہے۔ حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے اس درجہ کو پہنچ چکا ہوں جو کہ حد سے گذر گیا ہے۔ اس نے کہا کہ ایسا ہی ہے تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور یقیناً پہلے سے میں نے تجھے پیدا کیا ہے اور تو کچھ بھی نہیں تھا۔ اس نے کہا کہ اے میرے رب تو میرے لئے کوئی نشان مقرر فرما۔ اس نے کہا کہ تیرا نشان یہ ہے کہ تو برابر تین رات (بحالت صحت) لوگوں سے بات نہ کرے۔ تو وہ حجرہ سے اپنی قوم پر نکلا تو اس نے انکی طرف اشارہ کیا کہ تم دن کے پہلے اور پچھلے حصہ میں تسبیح کرو۔

مذکورہ بالا آیات میں حضرت زکریا علیہ السلام کی اپنی حالت اور آپکی بیوی کا عاقرہ ہونا صاف ظاہر ہے۔ چنانچہ جب حضرت نے اولاد کی خواہش ی تو اللہ تعالےٰ نے تدبیر علاج کے طور پر حکم دیا کہ تین دن اور تین رات (دن کا لفظ سورہ آل عمران اور رات کا لفظ سورۂ مریم میں آتا ہے تین دن رات) کسی سے کلام نہ کریں اور اس وقت کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تسبیح میں گذاریں۔ اس پر حضرت نے عمل کیا اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا (حضرت یحییٰ) عطا فرمایا۔

غرض میں نے خود اپنے دو تین شریف مریضوں پر اس عجیب و غریب تدبیر کا تجربہ کیا اور ہر ایک کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا ہی عطا فرمایا۔

۲) حدیث شریف سے ثابت ہے کہ ایام ماہواری کے بعد مشک خالص بقدر نصف سرخ فرج میں رکھنا معین حمل ہے۔

طبّی علاج

۱ اصل اسباب کا ازالہ کریں۔
۲ میاں بیوی کا پانچ، چھ ماہ علیحدہ رہنا بھی معین حمل ہے
۳ ازالۂ مرض کیلئے تبدیل آب و ہوا، سمندری غسل، عمدہ غذا اور معتدل ورزش نہایت مفید ہیں۔

حب حمل | مشک دو سرخ، افیون ایک ماشہ، جدزوار ایک ماشہ، زعفران ایک ماشہ، تخم قنب دو ماشہ، سپاری ۲ عدد، قرنفل چار عدد، ..ر سیاہ پانچ ماشہ۔ حسب معمول حبوب نخودی بنالیں اور ایک ایک گولی روزانہ بعد طہر معجون موچرس پانچ ماشہ کے ہمراہ کھلائیں۔ یا نرچہ پر رکھ ..ل گائے کے دودھ کے ساتھ دیں۔

سفوف معین حمل | اندرجو شیریں تین ماشہ، زعفران کشمیری تین ماشہ، باریک پیس کر بعد طہر تین دن تک کھلائیں۔ خوراک ۱ ماشہ۔

۱۔ حب دیگر | ریش درخت پیپل، تخم شیونگی، اسگندھ، ناگ کیسر، پیج کاک جھنگا، ہوزن، باریک پیس لیں اور دودھ پانی کیساتھ کھرل کر کے ۴ ..ر تی کی حبوب بنالیں۔ اور ۱۴ دن تک ایک گولی روزانہ طلوع آفتاب سے پہلے شیر گاؤ مادہ سرخ رنگ کیساتھ کھلائیں۔

۱۔ جوارش معین حمل | برادہ عاج، میعہ سائلہ، سنبل الطیب، دارچینی، مصطگی، عود قماری، ہر ایک ۵ ماشہ۔ افیون دو ماشہ، درونج عقربی، ساذج ہندی ..ودصلیب، گل سرخ ہر ایک تین ماشہ، پوست ترنج، سعد کوفی، قرنفل، نارمشک ہر ایک چار ماشہ، عنبر اشہب ۱ ماشہ، مشک ختن ۱ ماشہ، مصری دوچند، شہد خالص ..چند۔ علی طریق المعروف جوارش بنالیں۔ خوراک ۵ ماشہ صبح، ۵ ماشہ شام ہمراہ شیر گاؤ دیں۔

۵۔ تریاق عقر | رحم خرگوش مادہ ایک عدد۔ تخم شیونگی، تودہ، بیاسہ ۹ ماشہ، مشک لاہوری ۱ ماشہ۔ اس قدر سحق کریں کہ سفوف ہو جائے یا ہمراہ ..رج کیوڑہ حبوب بنالیں۔ خوراک ۴ رتی بعد طہر۔

۶۔ روغن نشاط ۔ معین حمل ہے۔ عطر گلاب چار ماشہ، عطر ناگ کیسر دو ماشہ، روغن طلسان ..۲ ماشہ، روغن نرگس ۲ ماشہ، عطر یاسمین ۱ ماشہ، عنبر خالص ۱ سرخ، مشک ۱ سرخ، زہرہ خروس سفید ۲ عدد، سہاگہ دو سرخ، زہرہ کنجشک ۲ عدد، زہرہ ..

حاملہ عورتوں کیلئے چند ہدایات

از ویدراج فتح چند صاحب ورما، میانوالی (پنجاب)

حاملہ عورتوں کیلئے چند ویدک ہدایات درج ذیل ہیں۔ اُمید ہے کہ ناظرین ہمدرد صحت ان کا غور سے مطالعہ کرینگے کیونکہ اس زمانہ میں عورتوں اور بچوں کی کثرت اموات کا سبب میرے خیال میں یہی ہے کہ آجکل سادہ سے سادہ اصولوں کی بھی پرواہ نہیں کیجاتی۔

صاف ہوا۔ حاملہ کے لئے صاف ہوا بہت ضروری ہے۔ حاملہ اکثر کاربانک گیس زیادہ نکالتی رہتی ہے کیونکہ اسکو اپنے لئے اور جنین کے لئے صاف ہوا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے جتنی صاف ہوا پھیپھڑوں میں جاسکے۔ اُتنا ہی بہتر ہے۔ تنگ گندے اور سیل دار مکانوں میں رہنا مضر صحت ہے، صاف ہوا کی آمدورفت کیلئے کمروں میں کھڑکیاں اور روشندان رکھنے چاہئیں۔

پاخانہ اور پیشاب میں رُکاوٹ۔ حاملہ کو جس وقت رفع حاجت کی ضرورت محسوس ہو تو اس کو فوراً رفع حاجت کیلئے جانا چاہئے اگر قبض کی شکایت ہو تو اُس کو دُور کرنے کیلئے جلدی انتظام کرنا چاہیئے حمل کے کچھ ماہ بعد انتڑیوں کے اوپر گربھاشہ (رحم) کے دباؤ سے تو بہت قبض ضرور ہو جاتا ہے۔ اسلئے علی الصباح بستر سے اُٹھتے ہی باسی پانی کا ایک چھوٹا گلاس پی لینا چاہیئے۔ پھلوں کا استعمال اچھا ہے تیز جلاب لینا مضر ہے۔ اگر قبض کی شکایت زیادہ ہو تو معمولی ملین ادویہ استعمال کر سکتے ہیں، کشتہ جات ہیٹھا تیلیہ، کچلہ، اور جمال گوٹہ وغیرہ زہریلی گرم دستاور چیزوں کا ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ رستی کرم (حقنہ) کا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بادام روغن، مغز کدو، سونف، بنفشہ اور گلاب کے پھولوں کا استعمال مفید ہے۔ ہڑ کا استعمال حاملہ کو نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اکثر ویدوں کا خیال ہے کہ اس سے حمل گرنے کا ڈر ہے۔

ورزش۔ اگرچہ گھر کے کام کاج میں ہی حاملہ عورت کی کافی ورزش ہو جاتی ہے لیکن پھر بھی علی الصباح طلوع آفتاب سے پہلے کھلی ہوا میں سیر ضرور کرنی چاہیئے، ہر وقت گھروں کے اندر بیٹھے رہنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ گلے کے بٹن کھول کر ناک کے راستے سے خوب لمبا سانس لینا اور یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ میرے جسم میں طاقت پیدا ہو رہی ہے، اگر وہ پیدل نہ چل سکے تو گاڑی پر بیٹھ سکتی ہے، ہچکولوں سے بچانا چاہیئے اس سے حمل پر زور پڑنے کا خطرہ ہو اکثر عورتیں سُستی سے عموماً دن بھر بستر پر لیٹی رہتی ہیں، یہ ٹھیک نہیں۔ دوڑنا، کودنا، اور بھاری چیزوں کا اٹھانا نقصان دہ ہے، جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو تو پیٹ کو ننگا کر کے اسکے سامنے بیٹھنا چاہیئے تاکہ آفتاب کی سنہری شعاعیں پیٹ اور دل پر پڑیں تھوڑی دیر کے بعد پیٹھ کو آفتاب کی شعاعوں کی طرف کر دینا چاہیئے۔

غسل۔ روزانہ غسل کرنا نہ صرف جسم کو صاف رکھیگا۔ بلکہ گردوں کے فعل کو بھی قوی کر دیگا، زیادہ گرم اور زیادہ ٹھنڈے پانی سے غسل خطرے سے خالی نہیں۔ فرج کو روزانہ پانی سے دھو ڈالنا چاہیئے۔ بہت سی عورتیں گندے رُکے ہوئے تالابوں یا جوہڑوں پر جا کر غسل کرتی ہیں یہ طبی اصول کے خلاف ہے۔ پانی ہمیشہ صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔

خوراک۔ حاملہ کو حسب معمول خوراک استعمال کرنی چاہیئے۔ زیادہ مصالحدار اور گرم چیزیں۔ جیسے لال مرچ وغیرہ کا استعمال حتی الامکان نہ ہونا چاہیئے۔ کھانا تھوڑا لیکن دن میں حسب ضرورت چار پانچ دفعہ ضرور کھانا چاہیئے۔ ایک ہی دفعہ پیٹ بھر لینا ٹھیک نہیں۔ حاملہ کیلئے فاقہ رکھنا نقصان دہ ہے کیونکہ اس سے عورت خود بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اور بچہ کو بھی پرورش کیلئے خون کم پہنچتا ہے۔ مضر صحت چیزیں مثلاً کوئلہ، مٹی، چاک وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر دل نہ مانے تو اپنی خواہش پوری کرنے کیلئے بنسلوچن کی ڈلی کو چبانا چاہیئے۔ دانتوں میں چبا کر اُسکو تھوک دینا چاہیئے۔

رہنے کا کمرہ۔ حاملہ کا کمرہ صاف ستھرا ہونا چاہیئے دیواروں پر بہادر عورتوں کو اور مہاپرشوں کی تصویریں آویزاں کرنی چاہئیں عورت جس شکل و شباہت کا لڑکا بننا چاہتی ہے۔ اسی قسم کی تصویر سامنے دیوار پر لٹکا دینی چاہیئے تاکہ سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے اس پر نظر پڑتی رہے اخلاق سوز تصاویر کا لٹکانا حاملہ کیلئے اور بچہ کیلئے نقصان دہ ہے۔ مہرشی چرک بھگوان نے اپنی تصنیف کردہ پراچین ویدک کتاب چرک سنگھتا میں اسکے متعلق صاف و صریح ہدایت کی ہے۔

پوشاک - کپڑے ڈھیلے و ہلکے ہونے چاہئیں لیکن ایسے ہوں کہ سردی وگرمی سے بچاؤ کرسکیں - دھوتی باکر بندکر پرکسنا
[illegible] نقصان دہ ہے۔ بدیشی کپڑوں کی نسبت دیسی کپڑا استعمال کرنا صحت دولت اور ملک سب کیلئے مفید ہے۔

پیرار تھنا - مہرشی شسرت اپنی تصنیف کردہ پراچین ویدک کتاب شسرت سنگھتا اور پراچین ویدک چرک سنگھتا تصنیف
کردہ مہرشی چرک بھگوان حاملہ کے روزانہ پروگرام میں خدا کی عبادت کو شامل کرنیکی پُر زور الفاظ میں ہدایت کرتے ہیں - حاملہ کو چاہئیے
کہ بچہ کو دھار مک، طاقتور، راستباز اور دودان بنانے کیلئے دعا کرتی رہے۔

مجامعت - مرد عورت دونوں ہی کو برہمچریہ کے اصولوں کا پابند رہنا چاہئیے صحت نسل کو برقرار رکھنے کیلئے کی جاتی ہے حمل
ہونیکے بعد صحبت کیطرف رجوع ہونا نہ صرف قدرت کے اصولوں کے خلاف ہے بلکہ اپنی عمر اور صحت کو بھی از حد نقصان پہونچاتا ہے۔ اسکے
علاوہ حمل گرنیکا بھی ڈر رہتا ہے۔ اگرچہ آجکل اس کا کچھ زیادہ خیال نہیں کیا جاتا لیکن ہم کو اس معاملہ میں حیوانوں سے سبق لینا چاہئیے۔

"ہمدرد صحت"

شفاء الملک جناب حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی لاہور - کرم گستر اسلام مسنون - تاخیر جواب کا باعث کوئی دانستہ کوتاہی نہ تھی بلکہ
معروفیتیں اور کچھ کبرسنی کا تساہل موجب ہوا - رسالہ کے متعلق صرف اتنا عرض کرسکتا ہوں کہ جس سلیقہ شعاری اور تلاش وتجسس کے بعد "ہمدرد صحت"
کو ترتیب دیا گیا اور پھر قدیم وجدید معلومات کو ایک احسن طریق سے پیش کیا [illegible] وہ قابل تحسین وآفرین ہے - خدا آپکا حامی و ناصر ہو اور آئندہ آپکی قوت عمل اور
بلند ارادوں میں برکت دے - گو "ہمدرد صحت" نکلتے ہوئے چوتھا سال [illegible] اس وقت میری تبریک تہنیت بے وقت کی شہنائی سے کم نہ ہوگی گو دلی مبارکباد
گو باسی ہو تو ہو لیکن احساس کی حیثیت سے تازہ اور تازہ رہیگی [illegible] جس نے سونگھی ہو وہ خوشبو کوئی اس سے پوچھے + باسی ہاروں کے جو پھولوں میں مہک ہوتی ہے

جناب شمس الدین صاحب افغان مدیر "اتحاد مشرقی" جلال آباد افغانستان - [illegible] رسالہ وزین وزیبا کہ بسادگی رہنما اسمان طب
جناب حکیم حاجی عبد المجید صاحب مرحوم از شہر شہیر دہلی زیر سرپرستی ہمدرد فلاحی جامع رموز صحیہ [illegible] جناب حکیم حاجی حافظ عبد الحمید صاحب برائے افادہ عوام وخواص
در ماہ یکبار اتب متضمن بمضامین مفید ومحاوی بہدایات طب جدید وقدیم بدان آب وتاب شائع میشود کہ گویا ایں امتیاز قابل فخر در جملہ رسائل زبان اردو
خاص نصیب ہمین رسالہ شدہ است - ہمدرد صحت علاوہ اقتباسات مجلات اروپا وامریکہ مضامین پر فائدہ ڈاکٹران واطباء جلیل القدر ہندوستانی را
نیز در بر دارد یک نسخہ از اشاعت نمبر خاص سال پنج ہمدرد صحت کہ بدائرہ ما رسید علاوہ بر سہ صد وچند صفحہ مضامین دلنشین دارائے (۵۵) قطعہ گردار متنوعہ نیز میباشد
این شمارہ نمبر خاص "ہمدرد صحت" اکثرا در عالم نسائیت بحث وتجسس بنماید امراض زنانہ وعلاج آنرا بتفصیل بیان میکند ونظریہ بزرگان عالم را درباره
حیثیت زنہا مفصلا نیکارد - ما اشتراک این رسالہ را بہ اشخاصیکہ بزبان اردو میدانند توجہ مینمائیم - "اتحاد مشرقی" جلال آباد افغانستان

جناب مولوی منصور احمد صاحب ایڈیٹر رسالہ "ادبی دنیا" لاہور - رسالہ "ہمدرد صحت" مشہور ومعروف ہمدرد دواخانہ دہلی کی زیر نگرانی
[illegible] شائع ہوتا ہے جسمیں طب یونانی کی ابتداء اور ارتقاء کے علاوہ اسکے دیگر ان شعبوں اور فوائد پر مدلل ومکمل بحث کیجاتی ہے جنکا تعلق انسانی صحت سے ہے
نیز مختلف مہلک امراض کیلئے مجرب نسخہ جات بھی شائع کئے جاتے ہیں - نظام جسمانی صحت اور تندرستی پر بھی مفید مضامین اور بیش قیمت معلومات پیش کیجاتی
ہیں - اس ماہ صحیفہ ہذا کی اشاعت خاص عورت کے نام سے شائع ہوکر منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہے جسمیں جملہ امراض نسوانی کی تشریح اور انکے لئے مکمل ومفید
علاج بھی درج کئے گئے ہیں - اسکے علاوہ نظام جسمانی سے متعلق تصاویر بھی دی گئی ہیں - الغرض کارکنان جریدہ ہذا نے اشاعت زیر بحث پیش کرکے طب یونانی کی
ایک بہت مفید خدمت انجام دی ہے اس تمام کوشش کا سہرا ہمدرد دواخانہ کے مالک جناب حکیم حاجی عبد المجید صاحب دہلوی کے سر ہے جنکی شخصیت طب یونانی کی
مفید خدمات انجام دینے کے سلسلہ میں شہرہ آفاق حیثیت حاصل کرنے کی وجہ سے کسی مزید تعارف کی محتاج نہیں - ادبی دنیا کے ان ناظرین کیلئے جنہیں طب
[illegible] اشاعت ہذا کا مطالعہ بیحد مفید معلومات کا باعث ہوگا "ادبی دنیا" جولائی [illegible]

رجا (جھوٹا حمل)

ازجناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق

اس مرض میں عورت حاملہ معلوم ہوتی ہے، رحم کا منہ بند ہوتا ہے اور حیض رک جاتا ہے، پستان اور شکم میں کلانی اور تنگی میں تیہ ہو، بھوک کم ہو جاتی اور بعض اوقات پیٹ میں ایک قسم کی حرکت بھی محسوس ہوتی ہے جسکی وجہ سے حمل یا استسقاء کا دھوکا ہو جاتا یقیناً بعض عاقبت نا اندیش و ناتجربہ کار معالج ایسے وقت میں حمل صادق کا فتویٰ صادر فرما کر بے اولاد و متمول گھر میں خوشی کا شادیانہ بجوادیں بالآخر رنج و افسوس کا باعث ہو جاتا ہے۔

ایسی عورتیں بھی مشاہدہ میں آئی ہیں جن کے پیٹ میں حمل جیسی سختی اور جنین جیسی کوئی شے محسوس ہوتی ہے اور دبانے سے بھی ہوتی رہتی ہے اور سالہا سال بلکہ مدت العمر یہ کیفیت رہا کرتی ہے اور معالجہ کا خاک اثر نہیں ہوتا بلکہ نوبت یہانتک پہونچتی ہے کہ مرض کے دوران میں مریضہ کو دردزہ کی سی کیفیت لاحق ہوئی جس کے ساتھ کبھی تو ریاح اور خون اور گاہے مختلف قسم کے گوشت کے ٹکڑے ہوئے اور کبھی کوئی چیز نہیں نکلی۔

نوٹ:۔ رجا کبھی حقیقی ہوتا ہے یعنی حمل سے بہت زیادہ مطابقت و مشابہت ہوتی ہے جسکے ساتھ کبھی تو گوشت کے ٹکڑے اور کوئی غیر ذی روح شے نکلتی ہے، اور گاہے انسانی صورت سے جداگانہ و مختلف اشکال کے جاندار حیوانات رحم سے خارج ہوا کرتے ہیں۔ تو تصانیف میں سانپ، کتا، بندر، بلی جیسی صورتوں کے بچوں کی پیدائش کا کثرت سے تذکرہ کیا ہے۔ اور گاہے رجا غیر حقیقی ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا قسم کی کوئی چیز خارج نہیں ہوتی بلکہ محض ریاح کے اجتماع و اژدہام سے رحم میں حرکت اور بڑھاو محسوس ہوتا ہے۔ طو

اسباب:۔ رحم کی رگوں میں سدہ پڑجانے سے حیض کا بند ہو جانا، عورت کی منی کا رحم میں پہنچکر خون کی مدد سے مضغہ ریح غلیظ کا رحم اور طبقات رحم میں مجتمع ہو جانا، رحم میں ورم صلب کا پیدا ہو جانا وغیرہ وغیرہ

فرق و امتیاز:۔ حمل اور استسقاء سے اس مرض کو تمیز کر لینا ہی حذاقت و مہارت فن ہے۔ رجا میں شکم کی سختی بہ مقابلہ حمل ہوتی ہے اور اس مرض کی حرکت جنین کی حرکت سے متضاد و متبائن ہوتی ہے۔ نیز مریضہ کے دست و پاؤں دبلے اور لاغر ہو جاتے ہیں۔ مرض اسکی مخصوص علامات نمایاں ہوتی ہیں اور شکم میں اتنی سختی و صلابت نہیں ہوتی۔

علاج کلی:۔ پہلے منضج پلا کر مسہل بلغم اور حب ایارج سے تنقیہ کریں پھر کاسر ریاح و گرم معاجین مثل کمونی و جالینوس وغیرہ اور تریاق اربعہ مدرات حارہ مثلاً ترمس، مشکطرامشیع، ابہل، فطراسالیون وغیرہ کے جوشاندہ کے ساتھ دیں۔ خارجی طور پر ریاح کی تکمید محلل کریں، اور نفخ شکم، استسقاء طبلی وغیرہ میں جو پوٹلیاں رائج ہیں برتیں۔ ورم صلب رحم ہو تو اس کا علاج کریں۔ احتباس حیض ہو پلائیں۔ اور اگر رحم میں صرف عورت کی منی کے اجتماع سے مضغہ گوشت پیدا ہو کر یہ مرض لاحق ہوا ہو تو اخراج مشیمہ جنین والی ترکیب پر عمل

علاج داخلی:۔ برگ سداب، ماشہ، ابہل ماشہ، کسی ایک کا جوشاندہ شربت بزوری چار تولہ کیساتھ پلائیں۔ ابہل سفوف ایک پیالہ پانی کے ساتھ ایک ہفتہ تک روزانہ عورت کو کھلائیں

فوائد:۔ مرض رجا اور تنقیہ رحم اور اخراج جنین کیلئے مجرب المجرب ہے۔

دیگر:۔ بادیان چار ماشہ، مشکطرامشیع چار ماشہ، پرسیاؤشاں ۴ ماشہ، تخم کاسنی ماشہ، خارخسک ماشہ، تخم خربزہ ماشہ، سب کو جوش کر شہد خالص شربت تولہ ملا کر پلائیں۔

فوائد:۔ رجا میں مفید اور رحم کے مواد فاسدہ کے اخراج میں مفید و معمول مطب ہے

دیگر:۔ دواء المسک پہلے کھلائیں۔ اوپر سے ترمس، خارخسک، مجیٹھ، کاکنج، حب النیل، ابہل، مشکطرامشیع ہر ایک، ماشہ پانی

شربت بزوری تین تولہ ملاکر دو ہفتہ تک پلائیں۔

فوائد :۔ رحم کیلئے از بس مفید و مجرب ہے۔

دیگر :۔ زیرہ سفید تین تولہ (ایک رات و دن سرکہ میں بھگو کر بریاں کیا ہوا) تخم کرفس تین تولہ، نانخواہ ۴ ماشہ، زنجبیل ۱۴ ماشہ، شکر سفید ہموزن سفوف بناکر روزانہ سات ماشے کھلائیں۔

فوائد :۔ مرض رحا میں بیحد مفید اور تحلیل ریاح غلیظہ رحم کے لئے معمول مطب ہے۔

علاج خارجی :۔ پھٹکری چھ ماشہ مٹی کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب پانی نکلنے لگے تو ہموزن زرنباد باریک پیس کر چھڑک جائیں جب ملجائے تو نیچے اتار کر چھوٹی انگلی کے برابر لمبا اور اس سے پتلا شیاف بنائیں۔ اور اس کو رحم میں اس طور سے رکھیں کہ ۲ حصہ رحم کے اندر اور ایک حصہ رحم کے باہر رہے۔ رحم میں کچھ درد و تکلیف ضرور ہوگی لیکن تین روز کے استعمال سے رحم کے اندرونی رطوبات و ناقص مواد خارج ہو جائینگے۔

دیگر :۔ مرکی جاؤشیر خربق ہموزن کوٹ چھان کر بیل کے پتہ میں ملا کر شیاف بنائیں۔ اور حسب دستور استعمال کریں۔

فوائد :۔ رحم کو مواد فاسدہ سے پاک کرتا اور رجا میں مفید ہے

نتائج :۔ جب یہ مرض پرانا ہو جاتا ہے تو استسقاء ہو جایا کرتا ہے۔

غذا :۔ مرغ، تیہو، تیتر، بٹیر وغیرہ کے شوربے وغیرہ کھلائیں۔

پرہیز :۔ ترش بادی اور غلیظ اشیا سے پرہیز کریں۔

نوٹ :۔ حکیم علویخاں صاحب نے عشرہ کاملہ میں لکھا ہے کہ مرغ سلیمانی کے باز و کا خاکستر ۳ ماشہ کی مقدار میں عرق جوالسہ ۹ تولہ کے ہمراہ کھلانا ایک گھنٹہ میں رجا اور جنین کو ساقط کرتا ہے۔ اور قرص مُر ۴ ماشہ جوشاندہ ابہل کیساتھ کھلانا رحم کو رجا کے مواد فاسدہ سے پاک کر دیتا ہے + (طوق)

آغوشِ مادر

از محترمہ ایڈتھ کلاٹ صاحبہ جرمنی

اولاد پر باپ کا جو روحانی اثر پڑتا ہے اور اسی طرح ماں سے جو اثر وہ قبول کرتی ہے اسکے متعلق بچوں کی پرورش اور تربیت کے ما[illegible] کافی بحث کی ہے لیکن ایک چیز ہے کہ جسکی طرف ان بزرگوں کا خیال کم گیا ہے یا جس سے چشم پوشی کی گئی ہے، اور وہ چیز ماں اور بچے کے جسموں کا آپس میں ملنا ہے یہ چیز کچھ ایسی پامال سی ہے کہ اسکے ذکر کرنیکا کسی کو خیال ہی نہیں آتا لیکن وہ بظاہر خواہ کتنی ہی حقیر اور ناقابل اعتنا ہو لیکن [illegible] بچے کے نشو و نما کے لحاظ سے وہ بہت ہی اہم ہے اور یہ واقعہ ہے کہ اسکی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ نہیں کیا گیا ہے چڑیا خانوں کے مہتمم اس راز سے واقف ہیں کہ بندر کے بچوں سے اگر ماں کو علیحدہ کر دیا جائے تو انکی زندگی ہی ناممکن ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اگر انہیں ماں ہی کا دودھ پینے کو دیا جائے والے انکی پوری پوری حفاظت بھی کریں تب بھی وہ زندہ نہیں رہتے۔ اور اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ انکی زندگی کے لئے ماں کے بدن سے چمٹا[illegible] سے قوت حیات حاصل کرنا ضروری تھا۔ حقائق دُنیا پر غور کرنے والا یہی رائے قائم کرتا ہے کہ بندریا کے جسم سے بعض شعاعیں یا قوتیں اخراج پاتی ان شعاعوں کے بغیر اسکے بچوں کی زندگی محال ہے

لیکن یہ خیال انسانی ماں کے جسم سے بھی اسی قسم کی "کوئی چیز" اخراج پاتی رہتی ہے جو اسکے بچوں کے نشو و نما کیلئے ضروری ہے، بہ[illegible] ذہن میں آتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ انسانی بچہ اپنی ماں سے الگ رہ کر بھی پل جاتا ہے اور اسکی زندگی ختم نہیں ہوتی بلکہ گہوارے میں پڑے پڑ[illegible] عورتوں کی گود میں بھی اسکی زندگی اور اسکے جسم کی افزائش ممکن ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم لوگوں کی یہ بری عادت پڑ گئی ہے کہ بچے کو [illegible] سے الگ کر لیتے ہیں، اور اسے اس طرح کپڑوں کی تہوں میں لپیٹتے ہیں کہ ماں کے علاوہ بھی کسی کے بدن سے اس کا بدن مس نہیں کر سکتا۔ اور [illegible] کے لئے ہمارے پاس عذر یہ ہے کہ بچہ اگر ماں کے پاس سویا تو ماں اسے سوتے میں ممکن ہے کہ کچلکر مار ڈالے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ عذر بالکل لنگ اور یہ گمان بالکل بے بنیاد۔ کیونکہ کوئی ماں اس قدر غافل نہیں سو سکتی، اور بچہ اگر ذرا سی بھی حرکت کر[illegible] آنکھ کھل جاتی ہے۔ بلکہ بچہ اگر بڑا ہو گیا ہے اور برابر کے کمرے میں سو رہا ہے تب بھی اسکی حرکت سے ماں کی آنکھ اپنے کمرے میں کھل جایا کرتی ہ[illegible] بعید از قیاس ہے کہ کوئی ماں کبھی بھی بچہ کو ہاتھ پر لٹا کر اس درجہ غافل سو سکتی ہے کہ وہ بچہ کو کچل دے اور خبر تک نہ ہو۔ بچے کو ہاتھ پر لٹا[illegible] ہی مسرت کی اور بالکل ہلکی نیند سویا کرتی ہے اور جس طرح بری نیند سونے والے بستروں پر کروٹیں بدلا کرتے ہیں وہ کبھی کروٹ نہیں بدلتی۔ یہ [illegible] بات ہے کہ لوگ احتیاط کریں اور ان کا یہ اندیشہ نامناسب نہیں ہے کیونکہ یقیناً اگر کوئی ماں بچہ کے اوپر لوٹ جائے تو اُسے کچل ضرور سکتی ہے ا[illegible] ماں جو تھکی ہاری ہو نشست و برخاست سے معذور بستر پر پڑی ہوئی ہو تو اس سے اس قسم کی غفلت ہو جانی ممکن ہے، اور اس خیال کیلئے [illegible] الگ رکھا جائے اگر کوئی دلیل ہو سکتی ہے تو وہ یہی ہے لیکن میں اسکے لئے تیار نہیں ہوں کہ صرف اس قیاسی امکان کی بنا پر اسے جائز [illegible] کہ بچے کے دم گھٹ کر مر جانیکے فرضی اندیشے سے ہر ماں تمیں اسے ماں کے پہلو سے جدا کرنا پسند کر لوں۔ جب کوئی شخص اس حقیقی مسرت کا [illegible] جس سے ماں اس طرح محروم ہو جاتی ہے تو اسے ضرور اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ کیوں کسی کو یہ ماؤں کی مصیبت بری نہیں معلوم ہوتی جب کہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ تمام غیر متمدن قوموں میں مائیں ایک مدت دراز تک اپنے بچوں کو لادے لادے پھرتی ہیں حالانکہ وہ کافی بڑے بھی ہو جاتے [illegible] ظاہر ہے کہ وہ بآسانی انہیں گہواروں میں چھوڑ کر یا گھر پر کسی اور کی حفاظت میں دیکر بڑے ہلکے پھلکے بدن کے ساتھ اپنا کام کاج کر سکتی تھیں [illegible] کے متعلق یہ بات ہر شخص کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لیتی ہے کہ وہاں اچھے خاصے بڑے بڑے بچے [illegible] کہ بآسانی چل پھر سکتے ہیں اپنی [illegible] بہن کی پیٹھ پر لدے رہتے ہیں۔ اگر ماں ایسا کرنیکے ناقابل ہو۔ بچوں کو اُٹھائے اور لادے لادے پھرنے کیلئے عجیب عجیب قسم کے کپ[illegible] [illegible] میں ہندوی ماؤں نے ایجاد کر رکھے ہیں اور یہ سب کچھ صرف اسلئے ہے کہ بچہ ماں کے بدن سے چمٹا رہے۔

بچوں کے تجربہ کار طبیب اس بات سے واقف ہیں کہ جب بچہ مضطرب و بیقرار ہو اور خوش نہ رہتا ہو اور اس کا کوئی خاص سبب بھی نظر نہ آئے تو بسا اوقات صرف اتنا کافی ہوتا ہے کہ ماں اسے لیکر لیٹ جائے اور اس طرح اسے قرار آجاتا ہے اور وہ خوش اور مطمئن ہو کر سو جاتا ہے۔

جن لوگوں نے بچوں کو ماں کے پاس یا ماں کے ساتھ سوتے دیکھا ہے انہیں معلوم ہے کہ بچہ سکھ کی نیند ماں کے پہلو ہی میں سویا کرتا ہے اور اس وقت ایسا تندرست ایسا موٹا اور ایسا سُرخ نظر آتا ہے کہ اس سے گرمی اور تندرستی کی شعاعیں نکلتی معلوم ہوتی ہیں بالکل اسی طرح کہ جیسی اسوقت معلوم ہوتی ہیں جب کہ وہ پیٹ بھر کر دودھ پی چکا ہو اور مسرور و مطمئن ہو۔ ماں اور بچے کے ساتھ سونے میں کوئی خاص بات ضرور ہے ایسی خاص بات کہ جس کا بدل بچے کے تنہا سونے سے ناممکن ہے خواہ اسکے سونے کے انتظامات کتنے ہی اچھے اور حفظانِ صحت کے قواعد کے مطابق کیوں نہ ہوں۔ اور یہ اس قدر بدیہی ہے کہ ایک تجربہ کار اور مامتا بھری ماں اسے اچھی طرح محسوس کر لیتی ہے اور اپنے بچے کیلئے اس نعمت کو مہیا کرنا ہمیشہ پسند کرتی ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کسی شخص کو متقر کر دیا جائے کہ جب ماں اور بچہ سو جائیں تو بچے کو ماں کے پہلو سے الگ کرے۔ اگر اسکے کچلے جانیکا خطرہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ احتیاط بالکل فضول اور غیر ضروری ہے۔ علم الحیات کے نقطۂ نظر سے اگر ہم غور کریں تو ماں اور بچے کے روحانی تعلقات بالکل واضح ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے بچے نے ماں کے جسم کے اندر زندگی اور افزائش حاصل کی ہے۔ ماں کی گرمی اور ماں کے خون سے مدد پاکر اور اسی کے جسمانی مادے اور قوت حیات سے اپنی تشکیل و تعمیر کر کے بچہ درحقیقت بالکل اسی کے جسم کے اجزا سے بنا ہوا ہوتا ہے اور جس میں ماں کی قوت حیات کی ایک رمق موجود ہوتی ہے اور ماں کے نظام جسمانی سے وہ اس قدر متاثر ہوتا ہے کہ پیدا ہونے کے بعد بھی کچھ عرصہ تک اسکی حرکت قلب اور رفتار تنفس ماں کے اپنی اعضا کی حرکت و رفتار سے مطابقت رکھتی ہیں اسی سبب تو ہے کہ جو ماں کی آنکھ فوراً اسی وقت کھل جاتی ہے کہ جب بچہ ذرا سی حرکت کرتا ہے خواہ وہ کتنی ہی گہری نیند میں کیوں نہ ہو اور اسی سبب سے بچے کے رونے کی آواز فوراً اسکے کان میں پہنچ جاتی ہے خواہ کتنا ہی شور ہو رہا ہو۔ اسکی یہ وجہ نہیں ہے کہ بچہ روتا ہی اس قدر زور سے ہے کہ اسکی آواز ہر شور پر غالب آجاتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسکے رونے سے قریب کے اور لوگ بیدار نہیں ہوتے اور اسکی یہ وجہ بھی نہیں ہے کہ ماں کی نیند ہی ہلکی ہوتی ہے کیونکر دیکھا گیا ہے کہ کارخانوں وغیرہ کے شدید سے شدید شور و غل بھی اسے جگانے میں ناکام رہتے ہیں۔ بلکہ اس کا باعث صرف یہ ہے کہ بچے کی حرکات اور بچے کی آواز میں اور اسکی اپنی زندگی میں ایک ہم آہنگی موجود ہوتی ہے، اور ہر ایسے موقع پر اسکی اپنی روح کے تار لرزنے اور تھرتھرانے لگتے ہیں۔ شاید اس چیز کا سمجھنا ایک مثال سے آسان ہو جائیگا کہ ایک سُر دینے والی چپٹیا ہر قسم کے شور و غل کے باوجود گھر کے اندر کسی میز پر خاموش پڑی رہتی ہے لیکن اگر قریب میں کہیں کسی چیز سے وہی سُر نکلے کہ جس سُر میں وہ چپٹیا بنی ہوئی ہے تو اس میں فوراً لرزش پیدا ہو جاتی ہے

انسانی جسم ایک معمولی سُر دینے والی چپٹیا سے کہیں زیادہ اعلیٰ اور ارفع نظام کا حامل ہے۔ از سرتاپا اسکے اندر ایک زندہ ساخت ہے جس میں تعمیر و تخریب عمل آتی رہتی ہے اور جس میں ایک خاص قسم کا ذوق، ایک خاص نہج، اور ایک خاص موسیقی ہم آہنگی پائی جاتی ہے اور یہ بالکل یقینی ہے کہ یہ جسمانی نظام ایسی آوازوں سے بھی تھرتھرا اُٹھتا ہے اور سُر دینے لگتا ہے جنہیں ہمارے یہ ظاہری کان نہ سن سکیں جو ہماری بیرونی زندگی کی حفاظت میں مصروف رہتے ہیں اور جنکی قوت سامعہ محدود ہے۔

اپنی افزائش کے زمانہ میں بچہ اس زندہ نظام موسیقی کے درمیان بیٹھا ہوا بڑھتا رہتا ہے اور اسی نظام کی مطابقت میں انہی سروں پر ڈھلتا اور بنتا چلا جاتا ہے۔ جب ذرا بڑا ہو کر یہ بچہ کسی دقت میں مبتلا ہوتا یا تنہا عہدہ برآ نہیں ہو سکتا تو وہ قدرتاً پھر ایسی چیز کی طرف لوٹنا چاہتا ہے جو کسی زمانے اس قدر تسکین بخش اور حاجت روا تھی۔ بالکل اسی طرح کہ جیسے ہر مریض اپنے نشو و نما کی گذشتہ منزل میں پہنچ جاتا ہے تاکہ جسمانی نظم میں فرق نہ پڑے اور وہ اچھا ہو جائے یہی وجہ ہے کہ بچہ ہر تکلیف و مصیبت کے وقت اس طرح روتے ہیں کہ انکی یہ بین ماں کے کلیجے کے پار ہو جاتا ہے، حالانکہ دوسرے شخصوں پر اس کا کوئی خاص اثر نہیں ہوتا صرف اسلئے کہ وہ غیر ہیں اور یہ آواز ان کے جسمانی سروں کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے، ہمیں ایک مرتبہ یہ دیکھ لینا چاہئے کہ نوزائیدہ بچہ کس حال میں ہوتا ہے۔ وہ اس موقعے پر اس دُنیا کی زندگی کے لئے قطعی غیر موزوں اور اپنی جسمانی نشو و نما کے اعتبار سے بہت ہی بچھڑا ہوا ہوتا اسی لئے وہ پورے طور پر ماں کا محتاج ہوتا ہے انسانی بچہ تمام جانداروں کی بہ نسبت زیادہ طویل مدت تک اپنی ماں کا محتاج رہتا ہے اور اسکی زندگی اسکی نگہداشت پر منحصر ہوتی ہے۔ یہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے اگر ہم مرغی، خرگوش، بلی، اور بھیڑ وغیرہ کے بچوں کی حالت پر غور کریں کہ وہ کس قدر جلد ماں کی مدد سے بے نیاز ہو جاتے اور گویا بلوغ کی عمر کو پہنچ جاتے ہیں۔ یہ سمجھ لینے کے بعد صحیح طور پر اس بات کا اندازہ ہو سکیگا کہ ماں کی خبرگیری بچہ کیلئے کس قدر اہم چیز ہے، اور تمام وہ چیزیں جو ماں کے جسم سے اسے ملتی اور اسی کیلئے ماں کے بدن میں تیار ہوتی ہے اسکی زندگی کیلئے کس حد تک ضروری ہیں

قدرتی غذا یعنی ماں کے دودھ کو تمام مصنوعی غذاؤں پر امتیاز حاصل ہے وہ یہی اس دودھ کی جسمانی کیمیاوی، اور حیاتی خصوصیات کا اظہا
بالخصوص اس بارے میں کہ بچے کو کوئی نہ کوئی چیز اسکے ذریعہ ایسی ملتی ہو جو اسی جسمانی نظام سے آتی ہے جو اس کا اپنا ہے۔ اسی خون سے اور
بافتوں کے ذریعہ ماں کا دودھ انہی چیزوں سے بنتا ہے جن سے خود بچہ بنا ہے۔ اسی لئے یہ غذا کے طور پر اسے ایسا موافق آتا ہو کہ جیسی کوئی
آتی سا اس دودھ سے اسکے آلات ہضم پر قطعاً کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ ہاضمہ پر یہ بار کا نہ ہونا ہی وہ چیز ہے جسکی بدولت اس زمانے میں بچے کا نشو
جاتا ہے۔ اس غذا پر وہ خوب اچھی طرح بڑھتا اور خوش رہتا ہے۔ اسکے برعکس اگر دوسری غذاؤں کی وجہ سے بچے کے ہاضمہ پر بار پڑے
جاتا ہو اور نظام میں بہت کچھ ابتری پھیل جاتی ہے۔ اسکے خون میں تبدیلیاں ہو جاتی ہیں، اسکے اعضا کے افعال اور تردیدی اعمال میں فرق
سارا نظام سخت کشاکش میں مبتلا ہو جاتا ہو اور اس طرح اس بات کے خطرات بھی پیدا ہو جاتے ہیں کہ بچہ مختلف امراض کا شکار ہو جائے۔
غذاؤں پر پلنے والے بچے خاصکر گرمی کے موسم میں جب کہ گرمی کی وجہ سے جراثیم زیادہ سرگرم عمل ہوتے ہیں بہت ہی ناطاقت ہو جاتے ہیں ا
حملوں کی وجہ سے بآسانی مریض و معلول بن جاتے ہیں۔ حالانکہ ماں کے دودھ پر پلنے والے بچوں پر ان چیزوں کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ اسکے
کہ ان بچوں کے جسم میں قوت کا ایک فالتو ذخیرہ موجود ہوتا ہے اور اس قوت کو وہ امراض کے حملوں کے خلاف کام پر لگا دیتے ہیں۔ ماں ا
ان تعلقات کے متعلق اب پورے طور پر تحقیقات کی جا چکی ہے اور اب بچے کیلئے ماں کے دودھ کی اہمیت کو ہر شخص نے تسلیم کر لیا ہے۔ یہی صو
جسم کی گرمی اور قوت کی لہروں کی ہے۔ یہ تو مسلمہ ہے کہ جاندار اجسام سے لہریں یا شعاعیں خارج ہوا کرتی ہیں اور یہ بھی کہ بہت سی شعاعیں تن
مفید ہوتی ہیں اور بہت سی غیر مفید۔ ہم اب انہی شعاعوں کے اثرات کی تحقیق میں لگے ہوئے ہیں، اور ماں اور بچے کے جسموں کے اتصا
کا اسی سلسلے سے تعلق ہے۔

عورت اور صحت

(از جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد طبیب، رہتی)

جنس بشری کی لطیف ترین نوع یا نگار خانہ قدرت کا نازک ترین شاہکار، عورت، ایک مرد کے لئے سرمایہ راحت وسکون بھی ہے۔ اور سرچشمۂ آلام و مصیبت بھی۔ آنکھوں کا نور اور دل کا قرار بھی ہے اور بار دوش و بال جان بھی۔ ایک گھر عورت کے وجود سے نمونۂ جنت بھی بن سکتا ہے۔ اور کلفت کدہ دوزخ بھی۔ اگر وہ قدرت کی طرف سے نوع قوی کیلئے مجسمۂ راحت ہے تو بعض اوقات مصیبت عظمیٰ کا روپ دھارن بھی کر سکتی ہے۔

عورت اگر حسین بھی ہو اور تندرست بھی۔ ملیح و فرمانبردار ہو اور شیریں زباں بھی۔ مضبوط و جفاکش بھی ہو۔ اور محنتی و پھرتیلی بھی تو آپ یقین جانئے کہ وہ اپنے شوہر کے لئے۔ اپنے ماں باپ کے لئے۔ اپنے بھائی و بہنوں کے لئے۔ اپنے عیال و اطفال کے لئے۔ مسرت و اطمینان کا سرمایہ ۔ راحت و سکون کا سرچشمہ ہوگی۔ اور اگر جزءً یا کلاً وہ ان صفات عالیہ سے معرا ہو تو آپ سمجھ لیجئے کہ وہ پھر نہ صرف اپنے کنبہ کے لئے بلکہ خود اپنی ذات کے لئے بھی موجب صد کوفت والم ہوگی۔

ممکن ہے کہ آپ میرے ہم خیال ہوں۔ اور ہو سکتا ہے کہ آپ ان اوصاف حسنہ کو خالص مبدء فیاض کا عطیہ و موہوبہ سمجھیں۔ لیکن میں ثابت کر دوں گا کہ یہ سب باتیں خود صنف لطیف کی اختیاری اور مردوں کی خاص توجہ کی محتاج ہیں

عورت اگر قیام و افزائش نسل کی ذمہ دار ہے تو گھر کا نظم و نسق بھی اسی سے وابستہ ہے اگر وہ اپنے شوہر کی شریک حیات ہے تو لازماً کسب رزق میں بھی بالواسطہ اس کا حصہ ہے۔

اگر عورت یہ چاہتی ہے کہ وہ اپنے کنبہ کے لئے عموماً اور اپنے شریک زندگی کے لئے خصوصاً جاذب نظر بنی رہے۔ اگر اس کا یہ مطمح نظر ہے کہ اس کے متعلقین و لواحقین اس سے سچی محبت کریں۔ اگر اس کی یہ تمنا ہے کہ آنے جانے اور ملنے جلنے والے اس کی حقیقی عزت و توقیر کریں۔ اگر اس کی یہ خواہش ہے کہ وہ اور اس کی اولاد کسی غیر اللہ کے سامنے دست سوال نہ پھیلائے تو اس کو مجبوراً خلیق بتواضع شیریں کلام اطاعت شعار۔ محنتی و جفاکش۔ حسین اور تندرست بننا ہوگا۔

یہ ایک مسلم امر ہے کہ خانگی تنظیم۔ تربیت اولاد۔ ہمچشموں میں عزت۔ اعزہ میں وقعت ایک بہت بڑی حد تک تمول و خوشحالی سے وابستہ ہیں۔ اور تمول و خوشحالی بلا سیم و زر بلا محنت و کسب وافر حاصل نہیں ہو سکتے۔

محنت اور کسب رزق وہی شخص کر سکتا ہے جو تندرست۔ مضبوط۔ پھرتیلا۔ اور جفاکش ہو۔ یہ بات یاد رکھئے کہ جس طرح تمول و دولت مندی کا انحصار صحت و تندرستی پر ہے بالکل اسی طرح حسن صورت اور حسن سیرت بھی صحت و قوت پر موقوف ہے۔

با خبر حضرات سے مخفی نہیں ہے کہ مغربی ممالک کی عورت جس طرح کسب رزق میں اپنے شوہر کے دوش بدوش رہتی ہے بالکل اسی طرح قوت۔ توانائی۔ اور رعنائی جسم میں بھی اس سے ایک انچ پیچھے رہنا پسند نہیں کرتی۔ مغربی عورت نہیں چاہتی کہ اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی بے کار صرف ہو جائے۔ وہ اپنے قیمتی وقت کا ایک بڑا حصہ اپنے گھر کے کاروبار میں اور فرصت کا وقت ورزشی کھیلوں و تفریحات میں صرف کرتی ہے۔

یہ ضرور ہے کہ مغربی عورت نے شرم و حیا۔ غیرت و حمیت سب کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس نے

مذہبی قیود و سلاسل کے تار پود بکھیر کر کامل حریت و آزادی حاصل کر لی ہے۔ لیکن ان باتوں سے ہمکو کوئی سروکار نہیں۔ عیسیٰ موسیٰ بدین خود۔ ہم کو تو علم و عقل کی روشنی میں صرف یہ دیکھنا ہے کہ مغرب نے حکیم "فیثاغورث" کے اس زریں مقولہ ایک بالکل فضول و بیکار چیز ہے اگر تندرستی کامل نہ ہو) کہاں تک عزت و وقعت کی ہے۔ اور اس نے مغربی محقق کے اس نظریہ پر کہاں تک عمل کیا ہے کہ "اگر صحت نہیں تو طاقت نہیں اور طاقت نہیں تو عزت نہیں۔ عزت موت بہتر"

یقیناً مغرب ان نظریات کی اہمیت کو سمجھ چکا اور اصلیت کو پہچان چکا ہے۔ مشرق بھی اس بارہ میں مغر ہم آہنگی کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہندوستان کی فضا ر جہالت میں ایک ہلکا سا بھی تموج پیدا نہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہو بھی کیسے، بیچارہ ہندوستان نہ اونٹوں کی قطاریں نہ بھینسوں کی لنتاریں۔ یہاں کے لوگو و باجہ کے جھگڑوں سے ہی فرصت نہیں ملتی جو وہ غریب اپنے تمدن و معاشرت کا جائزہ لے سکیں۔ جہاں ہندو کے لیئے غلامانہ ذہنیت اور فقدان تعلیم ایک مستقل لعنت قرار پا چکا ہے۔ وہاں عقیدہ و خیال کے زبردست اختہ بھی اس کو بری طرح جکڑ رکھا ہے۔

پس اگر یہاں کی نسلیں کمزور ہیں۔ یہاں کی عورتیں دائم المریض ہیں۔ یہاں کے مرد چہل سالہ طفل ہیں تو آپ کیوں کرتے ہیں۔ ہندوستان کا ملک تھیٹر کا ایک اسٹیج ہے جہاں کا ہر فرد ایک پختہ کار ایکٹر ہے۔ اور ہر ایکٹر اپنے ایکٹنگ میں حکومت طالب زر و سیم۔ رؤسا نفس پرست خواص مغرب کے کورانہ مقلد۔ عوام مفلس اور خالص قدامہ

ضرورت تو یہ تھی کہ ملک کے تمام عناصر اشتراک عمل اور خالص رواداری کے ساتھ ہندوستان کے مرض سوچتے۔ اور اپنی مصیبتوں کا مشترکہ حل تلاش کرتے۔ لیکن غرض کس کو۔ پرائے شگون کے لئے کون اپنی ناک کٹا کس کو پڑی ہے جو لوگوں کو سمجھاتا پھرے کہ افراط و تفریط دونوں بری چیزیں ہیں۔ اور "خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْ ایک قابل عمل اشارہ ہے۔

بہر حال یہ بات اچھی طرح آپ کے ذہن نشیں ہو چکی ہوگی کہ عورت کا وجود ایک بہت بڑی اہمیت اور خ کا اجارہ دار ہے۔ پس اس کی اصلاح و نگہداشت سے استغنا برتنا اور اس کی فلاح و بہبود سے اغماض کرنا ایک اخلاقی اور فطری جرم ہے۔

سب سے بڑی خرابی اس ملک میں یہ ہے کہ طبقۂ ذکور اکثریت کے ساتھ اور فرقۂ نسواں تمامیت کے تعلیم اور بالخصوص علم طب اور علم حفظ الصحت سے قطعاً ناآشنا ہے۔ یہ ایک واقعہ ہے کہ ہندوستانی عور صحت بمقابلہ دیگر ممالک کے بیحد خراب اور ان کی تعداد اموات کی کثرت حد درجہ مایوس کُن والمناک ہے۔ اس ذمہ داری اگر ایک طرف صنف قوی پر عائد ہوتی ہے تو دوسری طرف خود طبقۂ اناث بھی اس سے بری نہیں ہو سکتا۔

اگر مردوں کی یہ خواہش ہوتی کہ ان کی رفیقۂ حیات۔ ان کی رونق کاشانہ۔ ان کی انیس زندگی، اپنی تندرستی کو قایم و محفوظ رکھکر صحیح معنے میں ان کی معین و مددگار ثابت ہو۔ اور بقاء اصلح و تنازع للبقا کی جا میں وہ ان کی ہمقدم و ہمدوش رہے۔ ان کی اولاد قوی و توانا پیدا ہو۔ جب وہ گھر میں سفر یا کام سے تھکے ماندے ہوں تو ان کی حسین و تندرست بیوی خندہ پیشانی، قلبی مسرت و ابتہاج کے ساتھ ان کو خوش آمدید۔ وہ ہرگز ان کی زائل شدہ صحت کے استرداد اور موجودہ صحت کے تحفظ کے جائز و موثر ذرائع تلاش کرنے میں نہ کرتے وہ اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو مذہبی اور طبی علوم و فنون سے ضرور روشناس کراتے کون نہیں جانتا ہے کہ نسوانی طبقہ کی کثرت اموات کے اسباب جہاں کھلی ہوئی صاف اور اچھی آب

رہنے، تنگ اور تاریک و گندے مکانات کی رہائش، جسمانی ورزش و صفائی کی جانب سے بے اعتنائی اہم امور ہیں وہاں اس طبقہ میں ضروری طبی تعلیم کا فقدان بھی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ کیونکہ ہماری تہذیب عورتوں کے پوشیدہ امراض و حالات کو مردوں سے ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ اور وہ بذات خود اپنی ناواقفیت و جہالت کے باعث اپنے درد و بیماری اور اپنے مرض کا مداوی ڈھونڈ نکالنے سے قاصر رہتی ہیں۔ جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ گوناگوں امراض میں مبتلا ہو کر مبتلا رہ کر اپنی تندرستی کو خیرباد اور متاع حیات کو برباد کر دیتی ہیں۔ خود بیمار رہتی ہیں۔ بیمار اور ضعیف اولاد سے دنیا کی مردم شماری بنا جائز اضافہ کرتی ہیں۔ گھر کو بجائے راحت کدہ بنانے کے کسی بڑے ہسپتال کا باقاعدہ وارڈ (مریض خانہ) بنا دیتی ہیں۔ دنیا کی چند سالہ زندگی کو چند ماہ بنا کر عالم بے کسی و بے بسی میں بے وقت اور بالکل بے موقع طور داعی اجل کو........ لبیک کہہ دیتی ہیں۔

یہ مجھے بھی تسلیم ہو کہ عورتوں کو اور پھر وہ بھی ہندوستانی عورتوں کو ایسے جاہل و بے عقل ماحول میں طبی تعلیم دلانا نہایت دشوار امر اور ہندوستانی نقطۂ نظر سے سخت قابل تعریض اقدام ہے لیکن اس کا بہترین اور مؤثر طریقہ یہ ہو کہ عورتوں اور لڑکیوں کو بتدریج ضروری اور مفید طبی معلومات بہم پہونچائیں۔ اور ان میں طبی مذاق پیدا کرایا جائے۔ ان کو حفظان صحت کے چھوٹے چھوٹے رسالے۔ اور طبی افسانے ان کو پڑھائے جائیں۔ جتنا وقت وہ کہانی رانی سلیمہ اور طوطا مینا۔ داستان امیر حمزہ قصہ علی بابا اور چالیس چور وغیرہ کتب کے مطالعہ میں ضائع کرتی ہیں اس کا نصف وقت بھی اگر وہ طبی رسائل اور طبی لٹریچر کے مطالعہ میں صرف کر سکیں تو میرا دعویٰ ہے کہ آپ کی خانگی زندگی میں بہت جلد عجیب و غریب انقلاب پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ ایک تعلیم یافتہ اور اصول حفظ الصحت سے واقف کار عورت جس بہتر طریقہ پر اپنی اولاد کی تربیت و پرورش کر سکتی ہے وہ جاہل اور ناواقف عورتوں سے ناممکن نہیں تو دشوار تر ضرور ہے۔ علاوہ ازیں ایسی عورت اپنی ذرا ذرا سی تکلیف کا ہر وقت احساس کر کے اسکا انسداد مناسب طور پر کرا سکتی ہے وہ قبل از وقت خطرناک امراض سے تحفظ کی مناسب تدابیر اختیار کر سکتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ انسان نما طاعون اور بولتے ہوئے گردن توڑ بخار یعنی جاہل و ناخواندہ اناڑی دائیوں کے ظالمانہ دستبرد اور سفاکانہ چیرہ دستیوں سے بھی وہ اپنی عزیز اور قیمتی جان اور بیش بہا تندرستی کو محفوظ رکھ سکتی ہو۔

کیا آپ کے سامنے ملک ترکیہ کا قابل تقلید نمونہ نہیں ہے کہ جہاں پہلے کوشش کیجاتی تھی کہ ہوشیار و تعلیم یافتہ عورتوں کو فن دایہ گیری سکھا کر ملک میں ان کی تعداد بڑھائی جائے۔ وہیں آج یہ بات بھی نظر آ رہی ہو کہ دائیاں بے روزگاری اور کس مپرسی سے تنگ آ آ کر معمولی ملازمتیں ڈھونڈتی پھرتی ہیں ڈاکٹروں کے مطب صنف لطیف کے معمولی ہجوم سے بھی خالی نظر آتے ہیں۔ ہر ڈاکٹر کے مطب سے کچھ تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک لیڈی ڈاکٹر کا بھی مطب کھلا نظر آتا ہے۔ حالیہ تعلیمی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی قوم میں ۱۳ فیصدی عورتیں مکمل طبی تعلیم سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ اور جوق در جوق لڑکیاں طبی درسگاہوں میں داخل ہو رہی ہیں۔ وہاں عورتوں میں طبی تعلیم کا شوق جنوں کی حد تک پہونچتا جا رہا ہے۔

بہرکیف یہاں تک تو مردوں کا قصور رہے۔ اب عورتوں کی خطا بھی سن لیجئے اور سن کیا لیجئے بلکہ خود اپنے ہی گھر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی لیجئے کہ بیگم صاحبہ تخت یا فرش پر مع پاندان کے گاؤ تکیہ لگائے جلوہ افروز ہونگی۔ ننھے میاں جھولے پر مصروف استراحت نظر آئیں گے۔ ماما لوریاں کہہ رہی ہو گی۔ کھانے پکانے۔ جھاڑنے بہارنے وغیرہ کی تمام خدمات حسب حیثیت اور درجہ بدرجہ نوکر و نوکرانیوں کے ذمہ ہوں گی۔ گھر کا اثاثہ منتشر حالت میں پڑا ملے گا۔ یہ تو ہو گی گھر کی حالت۔ اب بیگم صاحبہ کی کیفیت ملاحظہ ہو۔ آپ یا تو بالکل قریب المرگ مریض کی طرح پلنگ پر دراز ملیں گی یا تخت اور فرش پر ایک بت سنگین یا پیکر بہشت میں متمکن نظر آئیں گی۔ کام کاج تو بڑی چیز۔ نقل و حرکت سے بھی کامل بیزاری کا مظاہرہ ہوگا۔ آپ کا تن نازک اگر حرکت میں آئے گا تو صرف اگالدان میں پان کی پیک تھوکنے کیلئے۔ اگر آپ اٹھنے کی تکلیف برداشت فرمائیں گی تو (خاصہ نوش کرنے کیلئے یا مستحم) اور استراحت کیلئے۔ تکلم ریز ہونگی تو صرف زجر و توبیخ کے سلسلہ میں۔ اور وہ بھی بالکل اسی طرح جیسا

کہ ایک کوتوال پولیس ملزم بدمعاشوں پر غصہ اتارتا ہے۔ شوہر صاحب سے گفتگو ہوتی ہے تو بالکل اسی نوعیت سے ؛
صاحب بہادر کسی ہندوستانی بوائے اردلی سے مخاطب فرماتے ہیں۔ اگر کسی وقت غریب شوہر نے بیگم صاحبہ سے
فرمائش کر دی تو بس سمجھ لیجئے کہ قیامت آگئی۔ مصیبت برپا ہوگئی۔ ایک طرف بیگم صاحبہ کے ملعون طعنوں کی
طعن کی بوچھاڑ۔ رونے دھونے کا طومار اور دوسری طرف شوہر بیچارہ ندامت سے سر جھکائے۔ اپنی حماقت پر
دادِ اطاعت شعاری دینے پر مجبور ہوگا۔ گھر کی عام صفائی و آرائش جیسی بھی ہونی چاہیئے ظاہر ہے۔

اب آپ ہی انصاف سے کہیئے کہ جس ملک کی شریف و شائستہ عورتیں اس شان و شوکت کی ہوں۔ جو گھر کے
تضیع اوقات۔ اپنے ذاتی کام کاج کو باعث ننگ محنت و مشقت کو سبب ذلت۔ خدمت و اطاعت شعاری کو کسر
ہوں۔ کاہلی و سستی ان کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہو۔ وہ ملک کہاں تک خوش نصیب اور خوش حال ہو سکتا ہے۔ ا
عورتیں کس حد تک تندرست و توانا رہ کر ملک و قوم کے لئے مفید و کارآمد بن سکتی ہیں۔

اگر طبقۂ نسواں سے ان مکروہ عادات و خصائل کا کسی طرح استیصال کرا دیا جائے۔ تو میں دعوے سے کہ
آپ کی اور صنف نازک کی تمام پریشانیاں۔ کلفتیں اور مصیبتیں خوشی۔ کامرانی اور رفارغ البالی سے
ہو سکتی ہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ ان تمام مکروہ عادات و خصائل کا استیصال صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ مردانہ
حرکت میں آئے۔ اور وہ عورتوں کی تعلیم و تربیت میں حقیقی طور پر دلچسپی لے۔ ان میں محنت و عمل کا جذبہ پید
ان کو عملی طور پر سمجھائے کہ محنت و مشقت۔ نفس کشی۔ تواضع اور اخلاق انسانیت کے ممتاز لوازم ہیں۔ آرام
عیش پسندی نکبت و افلاس کو دعوت دیتی ہیں۔ اور یہ کہ جائز طریقوں پر کسب رزق یا اپنے گھر کا کام کا
معیوب و شرمناک ہیں بلکہ امہات الامۃ اور خدارسیدہ بیویوں کا اسوۂ حسنہ ہے جنکی تقلید و پیروی ہر ایک
باعث فخر و مباہات ہے۔

عورتوں میں مذاق سلیم پیدا کرانے کا واحد ذریعہ زنانہ کلب ہیں۔ جہاں صرف ان کو باہمی تبادلۂ خیال کا موقع
ان میں جذبہ عمل۔ مذاق علمی۔ اور شوق تعلیم بھی خود بخود پیدا ہونے لگتا ہے۔ بشرطیکہ کلب کی ممبر عورتیں اعلیٰ
کی رکن ہوں۔

عورتوں سے ورزشی خدمات لینا۔ ان کو پر فضا مقامات کی سیر کرانا۔ ان کی دلجوئی و ہمدرد
ہے جہلاء اور بیوقوفوں کے نزدیک معیوب ہو۔ لیکن طبی اصول سے بہت زیادہ اور رحمد ورجہ......
تدبیر ہے۔

عورتوں کے لئے قلبی مسرت۔ دلی اطمینان۔ کھلی ہوئی صاف ہوا۔ جسمانی صفائی۔ محنت و مشقت خانگی
مصروفیت ایک بہت بڑی دولت ہے اور ایک زبردست نعمت ہے۔ جس سے وہ خود اپنے آپ کو محروم کئے ہو
اگر آپ نے دیہاتی اور غریب گھرانے کی عورتوں کی کتاب زندگی کا مطالعہ کیا ہوگا تو آپ ضرور میری تائید پر مجبور ہونگے اور تما
دیہاتی اور غریب گھرانے کی چلنے پھرنے والی عورتیں جتنی توانا۔ تندرست۔ قوی اور طویل العمر ہوتی ہیں۔ اس کا دسواں
شرفاء اور متمول مہذب شہری لوگوں کی عورتوں کو نصیب نہیں۔

بعض مغرب زدہ حضرات اس پردہ میں عورتوں کے پردہ ہی کے مخالف ہوگئے ہیں۔ اور ان کا یہ ایک دعوی یا
پردہ ہی حقیقتاً عورتوں کی بے پایاں مصیبت کا گھوارہ ہے۔ اور آزادانہ ورزشی کھیلوں سے محرومی انکی گو
[illegible] ہے۔

آپ خوب سمجھ لیجئے کہ یہ ایک [illegible] اور یہ اصل [illegible] خیال ہے۔ اور ایسا خیال جو انکی [illegible] عاقبت اندیشی

...بہتر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ عورتیں پردہ کے اندر بھی رہ کر ورزش کر سکتی ہے۔ سیر و تفریح کر سکتی ہیں۔ حمام
...ج کر سکتی ہیں۔ روزی کما سکتی ہیں۔ غرضکہ دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں ہے جسکی انجام دہی میں پردہ حائل و مانع ہو۔ لیکن
...اس کے لئے کسیقدر عقل اور دماغ کی لازمی ضرورت ہے۔ کرکٹ۔ ٹینس۔ فٹ بال اور ڈمبل۔ یا جمناسٹک۔ مزدوروں کی
...ہیں۔ اور تہذیب مغربی کا ایک جزو لاینفک۔ لیکن انہی پر کیا منحصر جسم کی تمام محنتیں کسرت ہیں۔ ہر کام ورزش کی تعریف
...سکتا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ ٹینس۔ اکی۔ فٹ بال وغیرہ ایک مشغلۂ بیکاری۔ اور ثبوت ناکارگی ہیں۔ اور ورزشیں جن سے
...ح اور قوت جسمانی کے ساتھ رزق بھی حاصل ہو سکے۔ عین دانشمندی اور مآل اندیشی پر مبنی۔ اور ہندوستان کے لئے
...ل مناسب حال ہیں۔

ہندوستان ایک مفلس ملک ہے۔ اس کی ناداری اور غربت ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ یہاں مغرب کے
...اشانہ اور یورپ کے مسرفانہ طریقوں کی ترویج و اشاعت سے بجز اس کے کوئی فائدہ نہیں کہ بے حیائی اور بے باکی۔ افلاس
...سرت کے پودوں کو ہندوستان کی بچی کھچی پونجی کے پانی سے سینچا جائے۔ اور ملک کی بے پایاں مصیبتوں میں ایک نئی مصیبت
...ضافہ کر کے شرقی تہذیب کو بھی مغرب کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا دیا جاوے۔

ٹینس اور فٹ بال وغیرہ وقت کو ضائع کرنے اور رزق کو گھٹانے والی چیزیں ہیں۔ ہمارے لئے اور ہماری عورتوں
...لئے سب سے بہتر ورزش یہ ہے کہ محنت و مشقت کر کے روزی کمائیں اور اپنے وقت کا ایک ایک منٹ بیکار ضائع نہ ہونے
...یں۔ محنت و مزدوری کرنا۔ چکی پیسنا۔ کھانا پکانا۔ کپڑے سینا۔ نجاری۔ معماری۔ آہنگری۔ باغبانی۔ زراعت۔ لکڑیاں
...پھاڑنا۔ کپڑے دھونا۔ غرضکہ یہ یا ان جیسا کوئی بھی کام ہو وہ ٹینس۔ کرکٹ اور جمناسٹک وغیرہ سے ہزار درجہ بہتر اور
...بل عزت ہے۔

کاش خدا ہم کو عقل اور سمجھ دے کہ ہم اپنی کمزوریوں کو پہچان کر ان کا صحیح علاج کر سکیں۔ اور غلط راستوں پر بھٹکنے
...ے بجائے کسی صحیح شاہراہ پر گامزن ہو کر مقصد حیات کی تکمیل کر سکیں۔

حسنِ تربیتِ اولاد

از جناب حکیم فضل مبین صاحب دھیسکوا

عاقل افراد انسانی اپنی اولاد میں وہ سب امکانی خوبیاں مجتمع دیکھنی چاہتے ہیں جو ایک بالغ نظر انسان انفرادی طور پر دُنیا بھر کے انسانوں میں دیکھتا یا سُنتا ہے، حقیقت میں یہ ماں باپ کی جائز خواہش ہے۔ کہ اُنکی اولاد دُنیا بھر کے افراد انسانی میں ہر حیثیت سے ممتاز نظر آئے۔

اُن کا تو ذکر ہی نہیں جو حضرات اپنے خیال کی تکمیل کے ذرائع سے واقف نہ ہوں، مگر افسوس اور تعجب تو ان بالغ نظر اہل علم واقف حضرات پر ہے جو عوام کی طرح طلب لذت کے شوق میں حقیقی مقصد سے کوسوں دور ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ معمولی باغبان اپنے حسب پسند درخت کیلئے دُنیا بھر میں سے کوشش و تلاش کے بعد اچھے تخم حاصل کرنا ضروری سمجھتا ہے اور پھر مناسب زمین تجویز کرتا، کھاد، نلائی، صفائی وغیرہ سے درست کر کے زمانے کے گرم و سرد سے محفوظ رکھکر مناسب زمانے میں تخم ریزی کرتا ہے۔ اُسکے بعد آبپاشی، نلائی، صفائی وغیرہ کرتا رہتا ہے اور حفاظت کے متعدد ذرائع کما حقہ صرف کر کے حسب منشا درخت کی امید رکھتا ہے۔

گھوڑے کُتے مُرغ کبوتر وغیرہ کے بچے حاصل کرنے والے شوقین، اعلیٰ نسل، مناسب رنگ اور خوبصورت وضع قطع کے تندرست جانور مستی کے زمانے میں یکجا کرتے ہیں اور اُسکے بعد کھانے پینے رہنے سہنے کا مناسب بندوبست کر کے حسب منشا بچے حاصل کی اُمید رکھتے ہیں۔

لیکن حضرت انسان اپنی نوعی تعمیر کے وقت ان سب ضروری باتوں کو بالکل نظر انداز کر دیتا ہے حالانکہ حسب پسند اولاد کیلئے زوجین کی عمر خوبصورتی فارغ البالی۔ خوش پوشی، مناسب غذا تکمیل اعضاء تناسل، عین شباب کی شادی، حفظ صحت پر عمل، مقاربت کے وقت جسم کی صفائی، آداب جماع سے واقفیت، آپس میں انتہائی محبت، شوق جماع، جوش مستی کیف شباب کی حالت میں جماع کرنیسے مرد کا نطفہ انتہائی ذوق و شوق لذت و رغبت میں پوری تکمیل کے ساتھ خارج ہوتا ہے، اور عورت کے اعضاء تناسل بھی انتہائی ذوق و شوق سے ملذذ ہو کر کے باردار ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں ایک طرف تو جماع میں لذت و فرحت بے اندازہ حاصل ہوتی ہے۔ دوسری طرف اولاد خوبصورت، خوش ذہین، عقیل، فہیم، کامل الفطرت، کامل القویٰ، صحیح الدماغ، صحیح الجسم، لطیف المزاج، لطیف الارواح، شجاع، تندرست، قوی اور بڑی عمر والی پیدا ہوتی ہے۔ نیز جماع سے قبل اور استقرار حمل کے بعد بلکہ ایام رضاعت تک میاں بیوی میں باہم محبت و خلوص رہنے۔ بیوی کا ہنس مکھ نیک سیرت، خوبصورت عورتوں سے میل جول رکھنے اور بیہودہ باتوں سے پرہیز کرنے سے ہی اُمید کی جا سکتی ہے کہ حسب منشا اولاد پیدا ہو۔

جب یہ مذکورہ بالا حالات جماع اور حالت حمل میں نہیں ہوتے یا ان میں کمی واقع ہوتی ہے تو اس کمی کے لحاظ سے مذکورہ بالا صفات کی کمی اور بالکل خلاف حالتوں میں خوبیوں کے عوض میں برائیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ مثلاً ماں باپ ضعیف مریض ناقص الخلقت ہوں، اعضاء تناسل کی تکمیل سے قبل، بڑھاپے میں یا بے جوڑ شادی، مقاربت کے وقت ترش کلامی، حمل و رضاعت میں انفعالات نفسانیہ و رنج و غم بغض فساد و لڑائی، پریشان حالی، بدزبانی، تصورات و منظرات بھیانک تخیلات فاسدہ مسکرات و منشیات مٹی کوئلہ ٹھیکرے، زیادہ مرچیں اور کھٹی اشیاء وغیرہ کھانیکا شوق، حمل کے زمانہ میں بیماری، بدمزاج خاوند، سنگدل ساس کوتاہ نظر نندوں کے طعن و تشنیع سے واسطہ ہو تو بچہ اکثر بد کردار ناقص الخلقت، بدمزاج، دائمی بیمار، ضدی اور جاہل ہوگا۔

نطفہ غلاف رحم میں جنین ہوتا ہے جنین حمل میں ماں سے غذا حاصل کرتا ہے، پھر رضاعت میں ماں کا دودھ پیتا ہے۔ ابتدائی طور

ندرست جُدا ہوکرتا ہے۔ اور وہ اپنے باپ سے عادت خصلت ضعف وقوت شکل وشباہت حتیٰ کہ موروثی امراض بھی اپنے
لیکن اسکے بعد بچہ کی پرورش اور صحت کا دار و مدار صرف ماں پر ہوتا ہے اسی لئے ابتدا حمل سے رضاعت تک بچہ کو ماں کا ایک جزو سمجھا
ان سے بچہ کی پرورش ہوتی ہے تمام انفعالات روحانی اور جسمانی کا جو اثر ماں پر ہوتا ہے کم وبیش بچہ پر بھی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچے
بُری باتوں کا اثر آجاتا ہے۔ لہٰذا ایسی ایسی باتوں سے حاملہ کو بچانا ضروری ہے
وہ عام طبعی حالات سے مستخرجہ قاعدے ہیں جس میں حسب دلخواہ اولاد پیدا کیجا سکتی ہے۔ مگر عام طور پر یہ سب حالات ایک جگہ جمع نہیں ہوتے
سکے علاوہ بھی حسب دلخواہ اولاد پیدا کرنیکا طریقہ تحریر فرمایا ہے۔
پھر ایک واقعہ حکیم جالینوس کے متعلق منقول ہے۔ جو ۱۵۹ء میں پیدا ہوئے۔ اُس وقت سے آجتک اس نظریہ علمی کو صحیح زبردست اور بے کم
ہے۔ **حکایت**:۔ حکیم جالینوس کے زمانے میں ایک یونانی بدصورت وزیر نے حکیم صاحب سے استدعا کی کہ وہ ایک خوبصورت تندرست
امتنی ہے آپ نے فرمایا کہ گذشتہ اور موجودہ زمانے کے کسی ایسے مشہور ومعروف آدمی کی تصویر لاؤ، جو تمہیں بہمہ وجوہ پسند ہو چنانچہ
ینان خاطر ایک ایسے شخص کی تصویر پیش کی جو کچھ روز پہلے ہی یونان میں فوت ہوا تھا۔ اور اہل یونان اس سے بخوبی واقف تھے حکیم صاحب
ہو تدابیر بتائیں جسکے بعد صاحب تصویر سے مشابہ بچہ پیدا ہوا۔ احباب و دیگر اصحاب کو حیرت میں ڈالنے کے لئے اُس بچہ کو مخفی طور پر
اور تعلیم دی جب وہ جوان ہوا تو بادشاہ وقت کے حضور میں پیش کیا۔ چنانچہ حاضرین وقت نے بچہ کو شخص مرحوم (صاحب تصویر) کی اولاد
وزیر نے اپنا بچہ بتایا تو حیرت واستعجاب کی کوئی حد نہیں رہی بادشاہ کے استفسار پر حکیم جالینوس کے مشورہ پر عمل کرنا عرض کیا گیا۔
جواب سے تشفی نہ ہوئی تو حکیم صاحب کو بنفس نفیس طلب فرمایا گیا۔ آپ نے علمی طور پر فرمادیا کہ جماع کے وقت اور حمل
جس قسم کی شکل وصورت حاملہ کے ذہن میں رہیگی، اُسی قسم کا بچہ پیدا ہوگا کیونکہ وزیر صاحب کو خوب صورت، نیک سیرت قوی اور
کی ضرورت تھی اور ان کو مرحوم (صاحب تصویر) میں یہ سب صفت نظر آئے۔ اس لئے اسی تصویر کے مطابق چند مجسمے بنوا کر انکی شب باشی
وادیئے گئے کہ جماع کے وقت عورت کی نگاہ اُن پر پڑے، نیز ایسی دوسری جگہ بھی وہی مجسمے نصب کر دئے گئے کہ جہاں حاملہ کی نگاہ اکثر ور
ہے۔ اور اس شکل کا خیال دلمیں موجزن رہے۔ نیز عورت کو تاکید کردی گئی کہ وہ ہر وقت اس شکل وشمائل کا خیال ملحوظ رکھے اور
آئندہ بچہ اسی شکل پر مشتمل پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہ سب عمل تکمیل کو پہنچ گیا۔ بچہ موجود ہے، خد وخال وضع قطع چال ڈھال وغیرہ میں
ملاحظہ فرمالیجئے۔
نوٹ:۔ اس واقعہ سے یہ مراد نہیں کہ بت بنوا کر صورت کی پرستش اختیار کی جائے، بلکہ تخیل کو کسی ایک نقطہ اور خیال پر قائم کرنے اور
لئے مجسموں اور تصویروں کی ضرورت ہے، ورنہ کوئی عورت اور مرد۔ جماع کے وقت اور عورت حمل کے زمانے میں اپنی قوت متخیلہ پر
ذہنی تصویر پیش نظر رکھ سکتی ہے تو پھر وہ تصویر اور مجسمہ سے بے نیاز ہے۔
اسی اصول کے تحت میں بڑے بوڑھوں کی سکھائی ہوئی نصیحت پر ہندوستان کی عورتوں کا یہ عمل ہے کہ وہ حیض وجماع سے فارغ
ہونے کے بعد اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھتی ہیں یہی وجہ ہے کہ انکی اولاد ماں باپ کی شکل پر پیدا ہوتی ہے
افسوس ہے کہ اس تہذیب وتمدن کے دور میں زن وشوہر کے باہمی تعلقات اور امور جماع میں روزانہ ایسی بہت سی باتوں کا اضافہ
ہے جو آئندہ نسلوں میں ضعف، فحش خیالی اور بے حیائی پیدا کرنیکا باعث ہو۔ تعجب ہے کہ مصلحین قوم جانتے ہوئے بھی اس طرف
ملتفت نہیں جس پر قوم کی ترقی وبہبودی کا انحصار ہے۔

عورتوں کی آزادی کی اہمیت

ازجناب فہیم الدین صاحب نوری

یہ تو یاد نہیں کہ گذشتہ پندرہ سولہ برس میں "عورت" کے موضوع پر مختلف ناموں سے مختلف موقعوں پر، اور مختلف عنوانا میں نے کتنے مضمون لکھے ہیں، مگر یہ یاد ہے کہ جو چھوٹی چھوٹی دو کتابیں اس مضمون پر افسانہ کے پیرائے میں لکھی تھیں، ان کو ایک عزیز دوست میری اجازت کے بغیر اپنے نام سے چھاپ دیا۔

یہ بات میں نے صرف اسی لئے کہی کہ "عورت" کا موضوع میرے لئے کوئی نیا موضوع نہیں ہے، بلکہ خوب سوچا سمجھا ہوا مضمون ہے میں کافی مطالعہ بھی کرچکا ہوں اور مشاہدہ بھی کرچکا ہوں اور جو خیالات رکھتا ہوں وہ طویل مطالعہ، مشاہدہ اور غور وفکر کے نتیجے ہیں۔

اب میں ایک دوسری بات کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اس سے قبل، مختلف زمانوں میں، مختلف قوموں نے اور مختلف ملکوں میں عو کے ساتھ جو طرز عمل اختیار کیا اور عورت کو اپنی سوسائٹی میں جو حیثیت دی، ان چیزوں سے ہم عبرت اور سبق تو ضرور حاصل کرسکتے ہیں۔ مگر ان پر بحث وگفتگو میں ساری توجہ صرف کردینا، نہ صرف بے سود بلکہ ایک حیثیت سے مضر ہے، کیونکہ اس وقت ہمارے ملک کو ان چیزوں کے جاننے باقی نہیں ہے کہ مختلف زمانوں میں، مختلف قوموں نے، مختلف ملکوں میں عورت کیسا تھ کیا طرز عمل اختیار کیا اور اس سے کیا فائدے حاصل یا کیا نقصانات سماج کو پہونچے، بلکہ حقیقی ضرورت اس امر کی ہے کہ انسانی سوسائٹی میں عورت کی فطری حیثیت کو سمجھا جائے اور ملی وملکی ضروریا مصالح کے پیش نظر عورت کو اسکی فطری حیثیت میں لانے کی کوشش کی جائے۔

جہانتک انسانی سوسائٹی میں عورت کی فطری حیثیت کا تعلق ہے یہ چیز بھی اب کوئی پوشیدہ بات نہیں رہی ہے اسوقت انسا اپنی فکری وعلمی ترقیات کے لحاظ سے بالغ ہوچکاہے اور اگر آج بھی وہ فطرت اور منشائے فطرت کو سمجھنے سے قاصر رہے تو اس کا یہ قصور حقائق دو سے دیدہ ودانستہ گریز کے سوا اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔

بہرحال جو لوگ عورت کی فطری حیثیت کے متعلق اب بھی کسی شبہ میں مبتلا ہوں ان کو سن لینا چاہیئے کہ جسوقت انسانوں نے میں آوارہ پھرتے رہنے کی عادت کو خیرباد کہا تھا، یا یوں کہیئے کہ جب اُنہوں نے "جنگلی" زندگی کی بجائے "تمدنی" زندگی اختیار کی تھی اور زرا میں مشغول ہوئے تھے۔ اس وقت ان کے افراد خاندانوں میں تقسیم ہوگئے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب انسان نے پر ہیبت یا نا قابل فہم مظاہر فطرت کی پو کے علاوہ صنم پرستی بھی شروع کردی تھی، یعنی اپنے ان افراد کو معبودوں کی حیثیت دیدی تھی جو کسی اعتبار سے عام سطح سے بلند اور گردوپیش۔ لوگوں کیلئے قابل تقلید اور موجب فخر اور اسلئے قابل احترام ہوتے تھے۔ یہی چیز تھی جس نے پہلی مرتبہ انسانوں کو خاندانوں میں تقسیم کیا تھا، خا کے قیام کی وجہ سے پہلی مرتبہ انسانوں کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اپنی اولاد کے تعین کا اہتمام کریں۔ اس اہتمام کے لئے ضروری تھا کہ عورتیں اپنی کا ایک جز مردوں کے حوالہ کرتیں چنانچہ اُنہوں نے ایسا کیا۔ یہ عورتوں پر مردوں کی حکومت اور مردوں کے سامنے عورتوں کی محکومیت کا پہلا دا لیکن چونکہ عورتوں سے آزادی کی یہ قربانی "مذہب" کے نام پر مانگی گئی تھی۔ اس لئے اُنہوں نے یہ قربانی دینی گوارا کرلی تھی۔ یہاں یہ بھی یا رہنا چاہیئے کہ اس سے قبل اولاد کا تعین اس لئے دشوار تھا کہ مردوں اور عورتوں کا وہ "ملاپ" جس کا نتیجہ اولاد ہوا کرتا ہے اکثر و بیشتر اتفاق فریقین کی فطری "حاجت" پر مبنی ہوتا تھا اس لئے نہ تو کسی کو یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی کہ فلاں بچہ کس باپ کی اولاد ہے۔ نہ عورت پر بچہ باپ کا نام ونشان بتانے کی کوئی پابندی تھی بچے یا تو ان مردوں کی اولاد سمجھے جایا کرتے تھے جن سے انکی شکلیں ملتی تھیں یا آگے چلکر عور یہ حق حاصل کرلیا تھا کہ وہ جس باپ کے ساتھ چاہے اپنے بچے کو منسوب کردے۔ لیکن خاندانوں کے قیام کے سلسلے میں جب ان طریقوں سے تسلی نہ ہوئی تو وہ صورت پیش آئی جس کی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے۔

صنم پرستی کے سلسلے میں ایک اور ضرورت بھی پیش آئی تھی جس نے اولاد کے تعین کے معاملے میں مردوں کو اس پر مجبور کردیا تھا کہ وہ عو

آزادی سلب کریں اور عورتوں نے اسکو گوارا کر لیا تھا کہ انکی آزادی سلب ہو۔ وہ ضرورت یہ تھی کہ ہر خاندان کا فرض تھا کہ اپنے معبود کے سامنے اپنی پیش کرے۔ خاندانوں کے قیام کے بعد یہ معبود خاندان کے بزرگ ہوا کرتے تھے اور انکے سامنے جو قربانیاں پیش کی جاتی تھیں، وہ انسانی قربانیاں ہوتی تھیں۔ اس رسم نے مردوں اور عورتوں کو اس بات پر اور بھی زیادہ آمادہ کر دیا کہ وہ اپنی نسل قائم رکھنے کی فکر کریں تاکہ وہ ہمیشہ "مذہبی" خدمات انجام دیتی رہے۔

واضح رہے کہ منظم صورت میں یہیں سے "مذہب" کی سرحد بھی شروع ہوتی ہے اور تمدن کی بھی اور "بادشاہت" کی بھی اور یہیں سے عورتوں پر مردوں کی حکومت کا آغاز بھی ہوتا ہے۔

اس روئداد سے انسانی سوسائٹی میں عورت کی فطری حیثیت بخوبی واضح ہو گئی اور یہ بھی اندازہ ہو گیا کہ کن ضروریات اور مصالح کی بنا پر مردوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ عورتوں کو اپنا پابند بنایا جائے اور عورتوں نے اس بات کو گوارا کر لیا تھا کہ وہ مردوں کی پابندی اختیار کر لیں۔ کیا وہ ضرورتیں اور مصلحتیں کس حد تک باقی ہیں یا کونسی ایسی نئی ضرورتیں اور مصلحتیں پیدا ہوئی ہیں جنکی بنا پر عورتوں کی پابندی لازمی ہے یہ ایک سوال ہے جو ارباب فکر کی توجہ کا مستحق ہے اور اسی کے ساتھ یہ چیز بھی ارباب فکر کے غور کی محتاج ہے کہ عورتوں کی اس پابندی کا پیمانہ کیا ہونا چاہیئے؟

لیکن انسانی سوسائٹی میں عورت کی فطری حیثیت کے متعلق ایک گونہ تسلی بخش علم حاصل کر لینے کے بعد اگر ہم اپنی عورتوں کی حالت پر نظر ڈالیں اور اسکے نتائج کا اندازہ کریں تو ہمیں ماننا پڑیگا کہ :-

۱ ہماری عورتیں انسانیت کی سطح سے اسقدر گر گئی ہیں کہ انسانوں میں ان کا شمار مشکل ہے اگر انسان درحقیقت اشرف المخلوقات ہے تو کیا اس کا وہ شرف صرف اسکے طبقۂ ذکور کے ساتھ مختص ہے۔ اگر نہیں تو سوال یہ ہے کہ بحیثیت مجموعی ہماری سوسائٹی کے طبقۂ اناث میں وہ اوصاف پائے جاتے ہیں یا نہیں جن کی بنا پر ان اشرف المخلوقات کی صف میں جگہ دی جا سکتی ہے؟ واقعات اور حقیقتیں اس سوال کا جواب نفی ہی میں دے سکتی ہیں واقعہ یہ ہے کہ انکی حالت ان جانوروں سے کسی طرح بہتر نہیں ہے جنکو انسان اپنے آرام و آسائش کیلئے رکھتا اور کھلاتا پلاتا ہے۔ انسان کی حیثیت سے ہماری عورتوں کی ذلت و خواری کی حد یہیں ختم نہیں ہو جاتی کہ وہ سوسائٹی کی ذمہ داریوں میں مرد کے دوش بدوش شریک نہیں یا یہ کہ ان کے قوائے عقل و جسم اس درجہ تک نشو و نما حاصل نہیں کرتے کہ وہ ہر اعتبار سے مردوں کی ہم پلہ بن سکیں اور مرد اور عورت دونوں برابر سے ان اوصاف کا ثبوت پیش کر سکیں جن کا ثبوت اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے نیز دنیا میں خدائی شانوں کا مظہر ہونے کی حیثیت سے ان کو پیش کرنا چاہیئے، بلکہ عورتوں کی ذلت و خواری کی حد یہانتک وسعت اختیار کر چکی ہے کہ ہماری عورتیں ان ذمہ داریوں، ان فرائض اور ان مناصب کی اہمیتوں کے احساس ہی سے خالی ہیں۔ آج من حیث المجموع ہماری عورتوں کے ذہن میں یہ خیال بھی نہیں آتا کہ عقل و جسم کی انتہائی قوتیں اور طاقتیں صرف مردوں کے ساتھ مختص نہیں ہیں، بلکہ ہم بھی ویسی ہی قوتیں اور طاقتیں اپنے اندر پیدا کر سکتی ہیں اور ہمیں ان قوتوں اور طاقتوں کی نشو و نما کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ ہماری عورتیں اس ذلت کو کوئی ذلت ہی نہیں سمجھتیں کہ وہ دوسروں کی کمائی کھاتی ہیں اور اگرچہ اسکے صلے میں وہ مردوں کی خدمت کرتی ہیں لیکن ان کے اندر یہ جذبہ کبھی پیدا نہیں ہوتا کہ ہمارے انسانی شرف کو اس چیز کا متحمل نہیں ہونا چاہیئے کہ کوئی ہمیں اس نظر سے کھلائے جیسے پالتو جانور کو کھلاتا ہے یا پرانے زمانے میں لوگ لونڈیوں اور غلاموں کو کھلایا کرتے ہونگے یا جیسے آجکل محتاج اور اپاہج کھلائے جاتے ہیں۔ زیادہ سیدھے سادھے لفظوں میں یوں کہنا چاہیئے کہ سلف سپورٹنگ ہونے (خود اپنی کفالت) کا کوئی جذبہ ہماری عورتوں میں پیدا نہیں ہوتا اور میرا نقطۂ خیال یہ ہے کہ ہماری عورتوں کی ذہنیت کا صرف یہ ایک پہلو ایسا ہے جو ان کو انسانیت کی حدود سے تو خارج کر ہی دیتا ہے۔ مگر جانوروں کی صف میں بھی انکے لئے کوئی جگہ باقی نہیں چھوڑتا۔

۲ ہندوستان کی عورت جن حالات میں مبتلا ہے اسکے ایک معنی یہ ہیں کہ ہمارا نصف حصہ جسم ملت و ملک کے ہر حقیقی ارتقا کے باب میں عملاً مفلوج اور شل ہے اس قوم اور اس ملک کی بدنصیبی میں کسی ذی ہوش کو کوئی کلام نہیں ہو سکتا جسکی آدھی صلاحیتیں، قابلیتیں، قوتیں اور طاقتیں دفعتاً بیکار پڑی ہیں بلکہ سلب ہو چکی ہیں۔

۳ ہم نے بزعم خود جتنی ترقیاں کی ہیں وہ کافی ہیں کیونکہ طبقۂ اناث کا پورا حصہ ان ترقیوں میں شامل نہیں ہے، ہماری تہذیب ہماری شائستگی ہمارے علوم و فنون، ہماری معاشرت، ہماری سیاست، غرض کہ ہماری زندگی کا کل نظام اور اسکے قدم قدم کا کل

ادھورے ہیں جسکی وجہ یہ ہے کہ ہماری سوسائٹی کا بہتر آدھا حصہ ان چیزوں کے بناؤ بگاڑ سے بے تعلق ہے، کوئی انسانی جسم جسکی ایک آنکھ اندھی ہو، ایک کان بہرہ ہو، ایک نتھنا بند ہو، ایک جبڑا ناکارہ ہو، ایک بازو بیکار رہو، ایک پھیپھڑا کام نہ کرتا ہو، ایک ٹانگ سوکھی ہوئی ہو، اس کو چاہے کسی نام سے بھی یاد کیا جاسکتا ہو، مگر مکمل تندرست جسم ہرگز نہیں کہا جاسکتا، بالکل اسی طرح عورتوں کی موجودہ حالت کی موجودگی میں ہم اپنی سوسائٹی کے جسم اور سوسائٹیوں کی سرگرمیوں کے نظام کو مکمل اور تندرست ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

۴ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری قوم صحیح معنیٰ میں انسانوں کی قوم بنے اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ انسانی شرف کے کسی زیور سے ہماری قوم محروم نہ رہے تو ہمیں عورتوں کو بالکل برابری کا درجہ دینا ہوگا اور ہر طرح انکی آزادی تسلیم کرنی ہوگی۔ روسو کہتا ہے کہ "مرد ویسے ہی بن جاتے ہیں جیسا کہ عورتیں انہیں بناتی ہیں۔ پس اگر ایسے مرد پیدا کرنے ہوں جنکی ہمتیں بلند ہوں، جنکے اخلاق عمدہ ہوں تو عالی ہمتی اور حسن اخلاق کی تعلیم پہلے عورتوں کو دو" ہم کہتے ہیں کہ جو عورت مرد کی برابر آزاد نہ ہو، مرد کیطرح ہمہ گیر آزادانہ زندگی بسر نہ کرتی ہو جو خود اپنی کفیل نہ ہو اسمیں اولو العزمی اور بلند ہمتی، ہیں قدرتی بیر موجود ہے۔ لہذا اسکی آغوش میں پرورش پانے والے افراد قوم خوددار اور بلند ہمت ہرگز نہیں ہوسکتے بالکل یہی طرح کی بات حسن اخلاق کے متعلق کہی جاسکتی ہے

۵ ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ قوم کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے۔ بلکہ وہ گھروں اور خاندانوں کے مجموعہ کا دوسرا نام ہے۔ لہذا اگر ہم قوم کی اصلاح چاہتے ہیں تو وہ گھروں اور خاندانوں سے شروع ہوسکتی ہے اور چونکہ گھر اور خاندان صرف مردوں پر نہیں بلکہ مردوں اور عورتوں دونوں پر مشتمل ہوتے ہیں اس لئے گھروں اور خاندانوں کی اصلاح کا کام اسی وقت شروع ہوسکتا ہے جب ہم عورتوں کو وہی مرتبہ دیں۔ جو ہم خود اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے:-

(۱) پردہ کا فی الفور خاتمہ ہونا چاہیئے، یہ ہماری قومی ترقی کے راستہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ بیدار دور اندیش اور روشن خیال علمائے مذہب بھی اس پردہ کو کوئی مذہبی ادارہ نہیں مانتے۔ ہندوستان کے سوا دنیا کے کسی دوسرے ملک میں مذہب کے نام پر عورتوں کو ایسے پردہ کی قید میں نہیں رکھا جاتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا مذہب صرف ہندوستان میں رہ گیا ہے اور کہیں اس کا احترام باقی نہیں ہے۔

(۲) عورتوں کو زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے برابر حصہ لینے کا موقع ملنا چاہیئے۔ زندگی کے جس جس شعبے پر عورتیں واجبی درجہ میں اثر انداز نہ ہونگی، اسکی ترقی غیر مکمل اور ادھوری رہیگی۔ مثلاً اگر تمام مرد حفظان صحت کے اصولوں سے واقف ہو جائیں بلکہ یوں کہیئے کہ ڈاکٹر بن جائیں لیکن مائیں اور بہنیں حفظان صحت کے اصولوں سے ناواقف رہیں تو ڈاکٹروں کا سارا علم وفن قوم کو کما حقہٗ فائدہ نہیں پہنچا سکیگا اسی چیز کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر حفظان صحت کے اصولوں کی تدوین میں عورتوں کا حصہ شامل نہ ہو تو حفظان صحت کے وہ اصول عورتوں کے عدم اشتراک کی وجہ سے نامکمل اور ادھورے ہی رہیں گے۔

(۳) عورتوں کو اپنے اخراجات اور ضروریات زندگی کا خود کفیل ہونا چاہیئے۔ اس طرح وہ ایک طرف صحیح معنے میں مردوں کی باندی گیری سے آزاد ہو جائینگی، دوسری طرف زندگی کے مختلف شعبوں میں حصہ لینے پر مجبور ہونگی، تیسری طرف زندگی کے ہر شعبہ میں عورتوں کی شرکت کے باعث سوسائٹی کے اخلاق کی اصلاح ہونے لگیگی اور چوتھی طرف ان میں وہ عزت نفس اور خودداری پیدا ہونے لگیگی جو دوسروں کی کمائی کھانے والوں میں کبھی پیدا ہی نہیں ہوسکتی +

معمولاتِ و مجرباتِ نسواں

(مرتبہ جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی۔ لاہور)

ئے عقر و عقم

جدوار خطائی ۲ تولہ، درونج عقربی ۳ تولہ، گل گاؤزبان ۲ تولہ، برادہ دندان فیل ۲ تولہ، مشک خالص ۲ ماشہ، فاسفیٹ آف ائیرن ۲ تولہ، زعفران ۳ ماشہ، طباشیر ایک تولہ، کہربا شمعی ا تولہ ایک تولہ، صدف سوختہ ا تولہ، زرنباد ۳ تولہ، عود ا تولہ، ناگ کیسر ا تولہ، کلونجی ا تولہ، شہد خالص دوچند ادویہ کو کوٹ چھان کر بطریق معروف معجون بنالیں۔ خوراک ۵ سے ۷ ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔

۔ مشک خالص ۲ ماشہ، زعفران ۲ ماشہ، جدوار ۶ ماشہ، مرجان ۳ ماشہ، مروارید ۳ ماشہ، برادہ دندان فیل ریش درخت پیپل ا تولہ، تخم شیولنگی ۵ تولہ، مصطگی رومی ۲ تولہ، طباشیر ۲ تولہ، سپاری دکھنی ۵ تولہ، مازوہ تولہ ۵ تولہ، صمغ پھلاہ ۵ تولہ۔

اجزاء کو علیحدہ علیحدہ باریک کرکے ملالیں۔ اور یہ سفوف بقدر ۳ ماشہ شام ۳ ماشہ صبح ہمراہ شیر مادہ گاؤ ایک ماہ متواتر کرائیں۔

۔ ریش درخت پیپل ۳ تولہ، لبباسہ ا تولہ، دانہ الائچی خورد سیاہ رنگ ا تولہ، فلفل سیاہ ۹ ماشہ، مشک خالص ا ماشہ رنگی ا تولہ، برگ بھنگ ۲ ماشہ، رحم خرگوش مادہ بسایہ خشک کردہ ۲ عدد، مروارید ناسفتہ ا ماشہ، برگ شہد یوی ۱ ماشہ اجزاء کو باریک کرکے روح کیوڑہ سے سحق بلیغ کریں اور حبوب نخودی بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی کھلاتے رہیں مفید دوا ہے۔

۔ طباشیر کلاں ۵ تولہ، مصطگی رومی ۴ تولہ، برادہ عاج ۲ ماشہ، الائچی سفید ا تولہ، کوزہ مصری ہموزن ادویہ ۲ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ مادہ۔

۔ فادزہر حیوانی ۴ ماشہ، پنیر مایہ شتر اعرابی ۴ ماشہ، کستوری ۳ سرخ، جوز بوا ۲ ماشہ، زعفران ۲ ماشہ، بھنگ ۲ ماشہ ی دکھنی ۲ ماشہ، برادہ دندان فیل ۳ ماشہ، جیٹھ ۳ ماشہ، برگ قرنفل ۳ ماشہ، اجزاء کو باریک کرکے ہمراہ شہد حبوب بنالیں اور صبح و شام ایک حب کھلائیں۔

۔ جائفل ۲ ماشہ، لونگ کلاہ دار ۲ ماشہ، کافور ۲ ماشہ، زعفران ۲ ماشہ، ناگ کیسر ۲ تولہ، عرق گلاب کے ساتھ سحق کے حبوب نخودی بنالیں۔

۔ کستوری ۲ سرخ، زعفران ا ماشہ، قرنفل ۲ عدد، افیون ا سرخ، برگ شہد یوی ا تولہ، بیخ مرجان ۳ ماشہ ورد ۳ تولہ۔

حبوب بقدر کنار دشتی بنالیں۔ اور صبح و شام ایک ایک حب کھلائیں۔

دیگر:- بہمن سرخ ۲ ماشہ، بہمن سفید ۲ ماشہ، قاقلہ صغار ۲ ماشہ، مغز چلغوزہ ۲ ماشہ، دارچینی ۲ ماشہ، مروارید ناسفتہ ۱ ماشہ، بسد ۱ ماشہ، فلفل سیاہ ۱ ماشہ، زنجبیل ۱ ماشہ، قرنفل ۱ ماشہ، جوزہندی ۱ ماشہ، سکبینج ۱ ماشہ، ساذج ہندی ۱ ماشہ، برگ قرنفل ۱ ماشہ، جوزالطیب ۱ ماشہ، زعفران ۱ ماشہ، شہد سہ چند - معجون بنالیں خوراک ۲ ماشہ ہمراہ شیرمادہ گاؤ صبح وشام دیں۔

دواء عقر

برادہ دندان فیل، عاقرقرحا، اسگند ناگوری، زنجبیل، زرنباد، مساوی الوزن سفوفاً خوراک ۲ ماشہ ہمراہ شہد چٹائیں۔

دیگر:- ناگ کیسر، زنجبیل، اسگند، زرنباد، تخم گذر، مساوی الوزن سفوفاً خوراک ایک ماشہ ہمراہ شیرمادہ گاؤ۔ دیں۔

معجون محافظ الجنین

مروارید ناسفتہ ۹ ماشہ، کہربا شمعی ۹ ماشہ، بسد محرق ۹ ماشہ، صندل سرخ ۹ ماشہ، صندل سفید ۹ ماشہ، طباشیر ۹ ماشہ، مازو سبز ۹ ماشہ، درونج عقربی ۹ ماشہ، عود صلیب ۹ ماشہ، ابریشم مقرض ۹ ماشہ، بیخ انجبار ۹ ماشہ، گل ارمنی ۹ ماشہ، مغز تخم تربوز ۲۲ ماشہ، تخم خرفہ مقشر ۲۲ ماشہ، ورق طلا ۲۰ عدد، ورق نقرہ ۲۰ عدد، عنبراشہب ۳ ماشہ، شہد خالص ۲۰ تولہ، شربت غورہ ۲۰ تولہ، نبات سفید ۴۰ تولہ، بطریق معروف معجون بنالیں۔ خوراک ۴ ماشہ صبح ۴ ماشہ شام ہمراہ شیرمادہ گاؤ۔

حب اٹھراہ

مشک خالص ۱ ماشہ، طباشیر سفید ۴ ماشہ، زعفران ۴ ماشہ، گل سرخ دیسی ۴ ماشہ، زیرہ ۴ ماشہ، برگ تلسی ۲ تولہ، بسباسہ ۲ تولہ، دہنترا دانہ ۱۱ عدد، برگ شہد یونی ۱ تولہ۔

عرق کیوڑہ میں سحق بلیغ کرکے حبوب نخودی بنالیں اور ابتدا حمل سے تا فطام شیر ہر روز صبح وشام ایک ایک گولی کھلائیں۔

دیگر:- مشک خالص ۲ سرخ، افیون ۱ ماشہ، جوزبوا ۱ ماشہ، زعفران ۱ ماشہ، برگ بھنگ ۲ ماشہ، فوفل گجراتی ۲ عدد، قرنفل ۴ عدد، قند سیاہ کہنہ ۵ ماشہ، حبوب نخودی بنالیں۔ ایک حب صبح ایک شام ہمراہ شیرمادہ گاؤ

نفخۃ الرحم

تخم کرفس ۳۰ ماشہ، بادیان ۳۰ ماشہ، انیسوں ۳۰ ماشہ، عرق مکوہ ۶ تولہ، عرق بادیان ۶ تولہ ادویہ کو ملاکر نرم آگ پر جوش دیں جب عرق ۱۰ تولہ رہ جائے تو اتار کر صاف کرکے گلقند ۲ تولہ ملاکر صبح پلائیں۔ رات کو جوارش کمونی ۹ ماشہ ہمراہ عرق بادیان دیں۔

دیگر:- تخم کرفس ۷ ماشہ، انیسوں ۷ ماشہ، بادیان ۷ ماشہ، اسارون ۷ ماشہ، قسط شیریں ۷ ماشہ، ریوند چینی ۷ ماشہ، زیرہ کرمانی ۱½ ماشہ، سنبل الطیب ۵ ماشہ، سعد کوفی ۵ ماشہ، سفوفاً۔ خوراک ۲ ماشہ ہمراہ عرق بادیان

دیگر:- سنبل الطیب ۲ تولہ، کندر ۳ تولہ پودینہ خشک ۲ تولہ، بادیان ۳ تولہ، سداب ۲ تولہ، زنجبیل ۲ تولہ کرویا ۲ تولہ، صعتر ۲ تولہ، نانخواہ ۱ تولہ، مصطگی ۱ تولہ، زیرہ سیاہ مدبر ۳ تولہ، مصری دوچند، معجون بنالیں خوراک ۳ ماشہ ہمراہ عرق برنجاسف دیں۔

سفوف دافع رجا

زیرہ سفید مدبر بسرکہ ۳ تولہ، تخم کرفس ۳ تولہ، نانخواہ ۱۴ ماشہ، زنجبیل ۱۴ ماشہ، شکر سفید برابر ہمہ، سفوف بنالیں خوراک ۵ ماشہ،

حب سیلان الرحم

سہاگہ نیم بریاں ۱ تولہ، مازو نیم سوختہ ۱ تولہ، مصطگی ۲ تولہ، مروارید ناسفتہ ۲ ماشہ، عنبراشہب ۲ ماشہ، سفوف کچلہ مدبر ۲ ماشہ،

اجزا کو عرق گلاب میں سحق بلیغ کرکے حبوب بقدر دانہ مونگ بنالیں۔ ایک حب صبح ایک شام ہمراہ عرق گلاب دیں۔

وف سیلان الرحم

تالمکھانہ ۴ ماشہ، بیجبند گجراتی ۴ ماشہ، گل سپاری ۴ ماشہ، گل پستہ ۴ ماشہ پوست بیرون پستہ ۴ ماشہ، گل دھاوا ۴ ماشہ، ثعلب مصری ا تولہ، ونگ بریاں ا تولہ، مغز تخم خرہندی ا تولہ، مصطگی ۵ ماشہ، بنات سفید ہموزن سفوف بنالیں۔ خوراک ۳ ماشہ عرق گلاب دیں۔

...ا۔ کندر، گل پستہ، گل فوفل، تج، مصطگی رومی، الائچی سفید، سقاقر، طباشیر، ثعلب مصری، موصلی ...، سنگ جراحت، چنیاگوند، مائیں خورد، لودپٹھانی ہموزن بنات سفید ہم چند، سفوف بنالیں۔ خوراک ...شہ ہمراہ عرق گلاب۔

...ا۔ تج، مجیٹھ ا تولہ، گل پستہ ا تولہ، گوکھرو ا تولہ، گوند ڈھاک ا تولہ، شکر سفید ہموزن، سفوف بنالیں ...ک ۳ ماشہ ہمراہ عرق گلاب۔

...ن مفرط یعنی موٹاپا دور کرنے کیلئے نسخہ جات

(۱) نانخواہ ۲ تولہ، بادیان ۲ تولہ سداب ۲ تولہ، زیرہ کرمانی ۲ تولہ ...یانہ ا تولہ، مرزنجوش ۶ ماشہ، بورہ ارمنی ۶ ماشہ، لک مغسول ۸ ماشہ، سب ادویہ کو کوٹ پیس کر قدرے سرکہ ...ر خشک کریں پھر دوچند شہد کف گرفتہ کے ساتھ معجون بنالیں خوراک ۸ ماشہ۔

(۲) لک مغسول ۶ ماشہ، اجوائن دیسی ا تولہ، زیرہ سیاہ ا تولہ، زنجبیل ا تولہ، شہد سہ چند، معجون ...لیں خوراک ۶ ماشہ، ہمراہ سکنجبین دیں۔

(۳) نانخواہ ا تولہ، بادیان ا تولہ، سداب ا تولہ، زیرہ کرمانی ا تولہ، لک مغسول ۲ تولہ، مرزنجوش ۳ ماشہ ...ہ ارمنی ۳ ماشہ، سفوف بنالیں خوراک ۴ ماشہ۔

...ب مانع حمل

انیسوں ۶ ماشہ، تخم کرفس ۶ ماشہ، بادیان ۶ ماشہ، پودینہ کوہی ۶ ماشہ، شکطرامشیع ۶ ماشہ، دارچینی ۳ ماشہ، سلیخہ ۳ ماشہ، حب بلسان ۳ ماشہ، سنبل الطیب ۳ ماشہ ...ل ۳ ماشہ، قسط شیریں ۳ ماشہ، عود بلسان ۳ ماشہ، گولیاں بقدر دانہ نخود بنالیں۔ اور جماع سے چند گھنٹے قبل ...ر ۲ ماشہ کھلائیں۔

...ب اولاد نرینہ

یخ مرجان ۳ ماشہ، صدف صادق ۳ ماشہ، زہر مہرہ خطائی ۳ ماشہ، مروارید ناسفتہ ا ماشہ، ورق نقرہ ۲۲ عدد، نارجیل دریائی ۲ ماشہ، حبوب نخودی بنالیں اور ابتدائے حمل ...ے ہر روز ایک گولی کھلائیں تا چار ماہ۔

...عجون برائے ازالہ ضعف رحم

مروارید ۳ ماشہ، عاقرقرحا ۳ ماشہ، زنجبیل ۳ ماشہ، مصطگی ۳ ماشہ، زرنباد ۶ ماشہ، درونج عقربی ۶ ماشہ، تخم کرفس ۶ ماشہ ...شیطرج ۶ ماشہ، الائچی کلاں ۶ ماشہ، جوزبوا ۶ ماشہ، بسباسہ ۶ ماشہ، قرفہ ۶ ماشہ، بہمن سرخ ۶ ماشہ، بہمن سفید ...ماشہ، فلفلدراز ۱۰ ماشہ، مرچ سفید ۱ ماشہ، دارچینی ۶ ماشہ،

سب ادویہ کو باریک کرکے قند سفید سہ چند کو عرق کیوڑہ میں قوام کرکے معجون بنالیں خوراک ۴ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔

...ب ختناق الرحم

جدوار خطائی ۶ ماشہ، اسارون ۶ ماشہ، سنبل الطیب ۶ ماشہ، انگوزہ خالص ا ماشہ (ہینگ)، حبوب بقدر دانہ مونگ بنالیں ...د صبح و شام کھلائیں۔

دیگر :- طباشیر ۱۰ ماشہ، الائچی خورد ۱۰ ماشہ، کشنیز ۱۰ ماشہ، صندل سفید ۱۰ ماشہ، الائچی کلاں ۱۰ ماشہ، زہر مہرہ خطائی ۱۰ ماشہ، کہربا ۱۰ ماشہ، نارجیل دریائی چھ ماشہ، کشتہ عقیق چار ماشہ، کشتہ مرجان دو ماشہ، ورق نقرہ ۲۵ عدد۔

اجزاء کو اس قدر کھرل کریں کہ مانند غبار سفوف ہو جائے۔ خوراک ۱، ۲ ماشہ۔ ازالۂ نقاہت و اختلاج کے لئے بھی مفید ہے۔

حب پرسوت

سیماب مصفیٰ، گوگرد، ہڑتال زرد، تخم دھتورہ ہموزن لیکر خوب سحق بلیغ کریں پھر مرغ کڑکنتہ کے آب زہرہ میں تیرہ روز سحق کر کے حبوب بقدر دانہ باجرہ بنالیں۔ پرسوت اور تپ نفاسی کے لئے بے مثل دوا ہے۔ ایک حب ہمراہ عرق کیوڑہ و گاؤزبان دیں۔

دیگر :- بیش مدبر ایک تولہ، شنگرف ایک تولہ، دارفلفل ۲ ماشہ، فلفل گرد ۲ ماشہ، سب اجزاء کو آب ادرک سے تین یوم کھرل کر کے حبوب بقدر یک سرخ بنالیں اور ایک گولی ہمراہ آب گرم دیں۔

دیگر :- بیش مدبر بہ شیر گاؤ، افیون، سہاگہ، قرنفل، فلفل سیاہ، دارفلفل، عاقرقرحا ہموزن، پہلے بچھناگ و فلفل کو ہمراہ آب پان کے خوب کھرل کریں، پھر باقی ادویہ ملا کر حبوب بقدر دانۂ مونگ بنالیں۔ ایک حب ہمراہ آب گرم کھلائیں۔

دیگر :- جدوار خطائی چار ماشہ، کندر چار ماشہ، نرکچور ۴ ماشہ، مشک خالص دو ماشہ، شہد میں ملا کر حبوب نخودی بنالیں، ایک حب صبح اور ایک شام ہمراہ عرق گاؤزباں دیں۔

دیگر :- ناگ کیسر تین ماشہ، فلفل سیاہ ۲ ماشہ، آب ادرک کیساتھ سحق بلیغ کر کے حبوب نخودی بنالیں۔ ایک حب ہمراہ عرق گاؤزباں دیں۔

احتباس نفاس بعد وضع حمل

گرہ بانس ۵ عدد، دوڈہ کپاس دو تولہ، عرق مکوہ ۱۲ تولہ میں جوش دیکر صاف کر کے شربت بزوری ملا کر پلائیں۔

حب بواسیر

مرزنک ذہبی ایک تولہ، زبد البحر ایک تولہ، فلفل سیاہ ایک تولہ، ہلیلہ سیاہ ایک تولہ، خرمہرہ زرد سوختہ ایک تولہ، طوطیا سبز ایک تولہ، کات گلابی ایک تولہ، مروارید ناسفتہ ایک تولہ، مایہ شتر اعرابی ایک تولہ۔

اجزا کو خوب باریک کھرل کر کے، سیر آب لیموں کے ساتھ سحق بلیغ کر کے حبوب نخودی بنالیں۔ ایک حب روزانہ کھلائیں۔ اور ایک حب پانی میں گھس کر مسوں پر لگائیں۔ تین ماہ کے استعمال سے بواسیر جیسا خبیث مرض جڑ بیخ سے دور ہو جاتا ہے۔

حب مصفی خون

رسوت مصفیٰ ایک تولہ، جل نیم ۶ ماشہ، فلفل سیاہ تین ماشہ، حبوب نخودی بنالیں اور ہر روز ایک حب کھلائیں۔

سفوف مصفی خون

صندل سرخ، صندل سفید، گیری، ہرمچی، برگ جنا، برگ نیم، کچور، مجیٹھ، ملیٹھی، ہموزن سفوف بنالیں۔ خوراک ۲ رتی ہمراہ شربت عناب دیں۔

دیگر :- صندلین، گیرو، ہرمچی، برگ حنا، کچور، بابچی، چاکسو، کتھہ سفید، منڈی، ہموزن سفوف، خوراک ۲ سرخ ہمراہ شربت عناب دیں۔

حاملہ کی قے و غثیان

طباشیر ۱ ماشہ، زہر مہرہ خطائی ایک ماشہ، دانہ ہیل ۱ ماشہ، انار دانہ ۱ ماشہ، پودینہ خشک ۱ ماشہ، زرورد ایک ماشہ، گرد سماق ایکماشہ، زرشک ۲ ماشہ، سب کو باریک کر کے شربت انارین میں ملا کر بطور لعوق چٹائیں۔

حب عسر طمث

زعفران، مر، مصبر، ہموزن گلاب سے سحق بلیغ کر کے حبوب نخودی بنالیں۔ ایک حب بوقت خفتن ہمراہ گرم دودھ دیں۔

دوائے عسر طمث

بیخ زعفران کا سفوف بنالیں۔ خوراک ایک سرخ ہمراہ عرق گاؤزبان،

دیگر :- مشکطرا مشیع، اسارون، سلیخہ، سعد کوفی، دارچینی، افسنتین رومی، ہموزن سفوف بنالیں۔ خوراک تین ماشہ ہمراہ جوشاندہ مجیٹھ و شربت بزوری۔

دیگر :- مرکی ۵ ماشہ، تخم کرفس پانچ ماشہ، دارچینی پانچ ماشہ، جند بیدستر ۵ ماشہ، تخم دھتورہ ۳ ماشہ، ریوند چینی تین ماشہ، مشک خالص ایک ماشہ حبوب نخودی بنالیں۔ ایک حب صبح ایک شام کھلائیں۔

احتباس طمث — مرکی دو ماشہ، تخم شبت دو ماشہ، ہقل دو ماشہ، ابہل دو ماشہ، ہنگ لاہوری دو ماشہ، سب اجزا کو خوب کھرل کرکے موزیتے ڈیڑھ تولہ کے ہمراہ ملاکر مخروطی شیاف بنالیں اور بدستور ایک شیاف کا رات کو حمول کریں۔

دیگر — بازبرنگ دو ماشہ، بہروزہ خشک دو ماشہ، ابہل دو ماشہ، نرکچور دو ماشہ، مرکی دو ماشہ، تخم شبت دو ماشہ، جوکھار دو ماشہ، نمک لاہوری دو ماشہ، کوٹ چھان کر شہد خالص میں ملاکر بدستور حمول کریں۔

دیگر — پوست خیارشنبر دو تولہ، بیخ کاسنی چھ ماشہ، بیخ بادیان ۶ ماشہ، تخم خربوزہ ۶ ماشہ، بادیان چار ماشہ، تخم کرفس چار ماشہ، مجیٹھ ۶ ماشہ، پانی میں جوشدیکر صاف کرکے شربت بزوری تین تولہ ملاکر پلائیں۔

کثرت طمث — کہربا شمعی ساڑھے چار ماشہ، سنگجراحت ساڑھے چار ماشہ، گل ارمنی ۴ ماشہ، چنیا گوند ۳ ماشہ، اگزماج ۳ ماشہ، نبات سفید ہموزن سفوف بنالیں، خوراک چار ماشہ ہمراہ عرق بارتنگ کھلائیں۔

۲ گل ارمنی ایکماشہ، کزمازج ایکماشہ، گل فوفل ۱ ماشہ، سنگجراحت ایک ماشہ، کوٹ چھان کر پہلے کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ بارتنگ ۶ ماشہ شربت انجبار دو تولہ ملاکر پلائیں۔

۳ آملہ سقے ایکتولہ، بادیان ایکتولہ، رات کو گرم پانی میں بھگودیں، صبح آب زلال میں مصری ملاکر پلائیں۔

۴ گل ارمنی ایکماشہ، دم الاخوین ۱ ماشہ، کہربا ایکماشہ، صدف سوختہ ایکماشہ، سنگ جراحت ایکماشہ، سفوف بناکر کھلائیں اوپر سے شیرۂ بارتنگ عرق گاؤزباں میں نکال کردیں۔

۵ کہربا، گل ارمنی، طباشیر، دم الاخوین ہموزن سفوفا۔ خوراک تین ماشہ ہمراہ عرق بارتنگ دیں ٭

نوٹ — خریداران ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ٭

منیجر "ہمدرد صحت" دہلی

مجربات جدید

نسخہ جات مفید نسواں

مرتبہ جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

آتشک

ابتدائے مرض میں :-

(۱) ہائیڈرارجرائی کم کریٹا ۲ گرین
ڈورس پاوڈر ۲ ″
ملا کر ایک پڑیہ بنالیں اور صبح و شام کھلائیں۔

اور مقامی طور پر :-

کیلومل ایک ڈرام
لینولین ایک اونس
کی مرہم بنا کر تھوڑی مالش کریں۔

(۲) ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ ۱۰ منم
لائیکوار ہائیڈرارجرائی پرکلورائڈ ۳۰ منم
سپرٹ کلوروفارم ۱۰ منم
ایکوا ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو یا تین دفعہ پلائیں۔

دوسرے اور تیسرے درجہ میں :-

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ ۱۰ گرین
لائیکوار ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ ۳۰ منم
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ منم
انفیوژن چراٹتہ ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار پلائیں۔

(۳) ہائیڈرارجرائی آئیوڈائیڈ ربرا ۱/۱۶ گرین
اوپیم ۱/۸ ″
پپراٹیگرا (مغز فلفل سیاہ) ۱ گرین

گذشتہ سے پیوستہ

اسکی ایک گولی بنالیں اور صبح و شام دیں۔
اور آتشک کے زخموں پر یہ مرہم لگائیں۔

ہائیڈرارجرائی ایٹ زنک سایانائیڈ ۵ گرین
سمپل آئنٹمنٹ ایک اونس
ملا کر مرہم بنالیں اور لگائیں۔

اس مرض میں سلفارسی نال کا ٹیکہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔

دق و سل

(۱) آئیڈوفارم ۱۰ گرین
آرسینک آئیوڈائیڈ ۱/۴ ″
پپ سین ۱۲ ″
بالسم پیرو ۱ ڈرام
اجزا کو خوب کھرل کر کے اسکی ۲۰ حبوب بنالیں ایک ایک گولی صبح و شام کھلائیں۔ سل ریوی میں بہت مفید ہے

(۲) کریازوٹ ۲۰ منم
آئیڈوفارم ۲۰ گرین
یوکلپٹول ۲۰ منم
بالسم پیرو ۲۰ گرین
اجزا کو خوب ملا کر اسکی ۲۰ کیپشول بنالیں۔ اور ایک ایک کیپشول صبح و شام کھلائیں۔

آرسینک آیوڈائیڈ ۱ گرین
سٹرکینا سلفیٹ ۱ "
ہائیڈرارجرائی پرکلور ۱ "
کونین سلفیٹ ۱۲۰ "
آئیڈوفارم ۶۰ "
اسکی ۱۲۰ حبوب بنالیں اور ایک ایک حب صبح و شام بعد غذا دیں
دق ریوی و سعالی میں مفید ہے۔
اسکے علاوہ کلوزل آیوڈین۔ ایک ایک چمچہ چار ماہ دودھ صبح و شام پلانا مفید ہے۔
کاڈلیور آئل ایمشن ود کریازوٹ ۔ ایک ایک چمچہ چائے بعد غذا پلائیں۔ یا اوسٹے لین ۵۔۵ منم دیں اور طبیب کی رائے پر عمل کریں۔

خنازیر

(۱) آیوڈکس Iodex کی مقامی طور پر مالش کریں۔
(۲) وی جنٹول Vegintol ۲ اونس
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۴ ڈرام
سیرپ فیرائی فاسفیٹ ۴ "
سیرپ کیلسیم لیکٹو فاسفیٹ ۴ "
ملاکر محفوظ رکھیں۔
اور ایک ایک ٹی سپونفل بعد غذا دن میں دو تین بار دیں

بواسیر

(۱) کوکین ہائیڈروکلور ۴ گرین
منتھول ۳ "
انستھے سین Anæsthesin ۱۵ "
لے نولین نصف اونس
ملاکر مرہم بنالیں اور بواسیر کے مسوں پر لگائیں۔ درد کو فی الفور دور کرتی ہے۔
(۲) کیلومل ۸ گرین
ہائیڈراسٹین ۸ "
ہےمیلین ۸ گرین
کلورے ٹون ۲۰ "
بنزوائیڈ لارڈ ۴ ڈرام
لینولین ۴ "
ملاکر مرہم بنالیں اور بواسیری مسوں پر لگائیں۔ درد اور خون کو بند کرتی ہے۔
(۳) ایلوئن ۱ ڈرام
جیلے پین ۱ "
پوڈافلین ۱ "
سقامنی ریزن ۱ "
اجزاء کو خوب سحق کرکے ایک ایک گرین کی حبوب بنائیں اور صبح و شام کھلائیں۔ بواسیر کے لئے مفید ہے۔
(۴) ایکسٹریکٹ کسکارا سگراڈا الکوڈ ۱ اونس
گلیسرین ۱ اونس
ملاکر محفوظ رکھیں اور ایک ٹی سپونفل بوقت خفتن ہمراہ جرعۂ آب پلائیں۔ قبض کو دور کرتا اور بواسیر کیلئے نافع ہے

ہسٹیریا

پوٹاسیم برومائیڈ ۱۰ گرین
ٹنکچر ویلیرین ایمونی ایٹا ۱۵ منم
سپرٹ کلوروفارم ۱۵ "
ایکوا منتھا پپ ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں اور ہر دوسرے دن بوقت خفتن۔
بلیوپل کیلوسنتھ ایٹ ہائیوسائمس ۵ گرین کی گولی کھلائیں۔
(۲) پی کاک۔ برومائیڈز۔
ایک ایک ڈرام کی مقدار میں دن میں تین دفعہ پلائیں

مانع اسقاط حمل

(۱) ایکسٹریکٹ وائی برنم لکوڈ ۳۰ منم
ٹنکچر اوپیئم ۵ "
سیرپ ۳۰ "

اکوا منتھائپ — اونس
ایسی ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

(۲) پوٹاسیم کلوریٹ — ۱۰ گرین
ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ — ۱۰ منم
گلیسرین — ۱ ڈرام
ایلیکسر کارڈیل ریو — ۱ ″

ملاکر ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹے بعد پلائیں نہایت مفید دوا ہے۔

قے وغشیان حاملہ

(۱) ایسڈ لکٹک — ۱ ڈرام
ایکوا — ۴ ڈرام
ملاکر محفوظ رکھیں اور ۲۰،۲۰ منم ہمراہ جرعۂ آب دن میں دو تین دفعہ پلائیں۔

(۲) سیریم اوگزلیٹ — ۳ گرین
کریازوٹ — ½ منم
کوکین ہائیڈروکلور — ¼ گرین
ملاکر ایک پڑیہ بنالیں۔ اور دن میں ایک یا دوبار کھلائیں اس نسخہ میں کبھی کریازوٹ کی بجائے بسمتھ سیلی سلیٹ ۱۰ گرین ملادیا جاتا ہے۔

(۳) شدید صورتوں میں انسولین کا ٹیکہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

غازہ حسن (فیس کریم)

سٹیرک ایسڈ Stearic acid — ایک اونس
لیکر اسے تام چینی کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب ایسڈ اچھی طرح مذاب ہو جائے تو۔
سوڈا بائیکارب — ۲۰ گرین
گرم پانی — ۱۰ اونس
اس میں تھوڑا تھوڑا شامل کرتے جائیں اور چمچے سے خوب پھینٹتے جائیں۔ پھر اس میں گلیسرین ایک ڈرام ملاکر خوب پھینٹیں۔ اور بالآخر۔

آٹو آف روز — ۱۰ منم
روغن بادام — ۵ ″
سپرٹ رکٹی فائیڈ — ۱ ڈرام
شامل کرکے خوب پھینٹیں۔ فیس کریم تیار ہے بوتلوں میں بند کرلیں اور منہ دھونے کے بعد چہرہ پر قدرے لگائیں۔

بال بڑھانے کا لوشن

(۱) کونین سلفیٹ — ۴۰ گرین
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ — ۲ اونس
ٹنکچر کیپسیکم — ۲ ڈرام
ٹنکچر کنتھیریڈس — ۲ ″
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک — ۲ ″
گلیسرین — دو اونس
ایکوا — ۸ اونس
ملاکر لوشن بنالیں اور سر اور بالوں کو خوب دھوکر بقدر ۱-۲ ڈرام سر پر لگائیں۔

بخر الفم (بدبودہن)

(۱) تھائی مول — ۲ گرین
ایسڈ بورک — ۲۰ ″
ایسڈ بنزوئیک — ۱۰ ″
اولیم منتھائپ — ۲۰ منم
اولیم یوکلپٹس — ۳۰ ″
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ — ½۱ اونس
ملاکر محفوظ رکھیں اور صبح و شام بقدر ۳۰ منم ایک گلاس پانی میں شامل کرکے غرارے اور کلیاں کریں۔ علاوہ بخرالفم کے پائیوریا اور دانتوں کے درد کیلئے نیز گلے کی سوزش اور ورم کے لئے بھی مفید دوا ہے۔

سنون دنداں

(۱) ایسڈ کاربالک — ۲ گرین
تھائی مول — ۱ ″

اولیم کاقسیرلا	۵ منم
پلوسیپونس ڈیورا	۳۰ گرین
سوڈابائیکارب	۱ ڈرام
کیلسیم کارب پری پیرڈ	۱ اونس

اجزا کو ملا کر خوب کھرل کریں اعلیٰ درجہ کا منجن ہے۔

(۳)	ایسڈ بنزوئیک	۲ گرین
	تھائی مول	۱ "
	اولیم سنے من	۵ منم
	پلوسیپونس ڈیورا	۱ ڈرام
	سوڈابائیکارب	۱ "
	مگنیشیا کارب پونڈرس	ایک اونس

اجزا کو خوب کھرل کرکے منجن بنالیں

بیرادالساعۃ، برائے درد دنداں

(۱)	کفر	
	کاربالک ایسڈ	
	کلوروفارم	
	کریازوٹ	
	اولیم کیروفلائی	مساوی الوزن

ملا کر محفوظ رکھیں۔ عندالضرورت روئی کے پھوئے سے دانت میں لگائیں۔

بال صفا پاؤڈر

(۱)	بیریم سلفائڈ	۲۰ حصہ
	پلوسیپونس	۵ "
	پلوٹیلک	۳۲ "
	پلوایمائیلم	۳۲ "
	بنزلڈی ہائیڈ Benzaldehyde	حسب ضرورت

اجزا کو ملا کر خوب کھرل کرکے محفوظ رکھیں۔ اور عندالضرورت ایک دو ڈرام دوا کو پانی کے ساتھ ملا کر بالوں پر لگائیں اور ۱۰ منٹ کے بعد دوا اُتار کر دھوڈالیں۔

(۲)	بیریم سلفائیڈ	۲۵۰ گرین
	سٹارچ	۷۵۰ "
	مسکی ٹون Musketone	۱ گرین

اجزا کو ملا کر محفوظ رکھیں

ترکیب استعمال لبشرح بالا۔

(۳)	کیلسیم سلفائڈ	۴ اونس
	شوگر	۲ اونس
	واٹر	۲ "
	سٹارچ	۲ "
	اولیم لیمن	۲ منم
	اولیم پیپرمنٹ	۱۰ "

اجزا کو باہم ملا کر خوب کھرل کریں اور جلد محفوظ برتن میں ڈال کر بند کردیں۔

بوقت ضرورت اس میں سے تھوڑی سی دوا لے کر پانی میں حل کرکے لگائیں اور ۱۵، ۲۰ منٹ تک انتظار کریں

مانع حمل شافے

(۱) رینڈل صاحب کی کونین پیسری

Rendell's Qunine pessaries

(۲) سپیٹن Speton

(۳) نومور Nomore

یہ شافے ولایت سے بنے بنائے آتے ہیں جو قبل جماع فم رحم میں رکھے جاتے ہیں

(باقی باقی)

مراسلات

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

محترم ناظرین ۔ موجودہ دور میں جب کہ یونانی طب کی عمارت کہنگی سے بوسیدہ ہوگئی تھی، حکومت وقت نے ۱۹۲۷ء میں مسلم یونیورسٹی کے زیر نگرانی طبیہ کالج قائم کرکے اسکی تجدید کی وہ بھی اس طرح کہ کہنہ دیواروں کو مستحکم کرنیکے ساتھ جدید نقش ونگار سے بھی مزین کرنیکی کوشش کیگئی یعنی طبیہ کالج علیگڈہ میں یونانی طب کے مکمل کورس کے ساتھ ان علوم جدیدہ کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا جنکو آج دنیۂ سائنس تسلیم کرچکی ہے ۔ لہذا جہاں طبیہ کالج علیگڈھ میں کلیات مفردات (معہ شناخت ادویہ) قرابادین (معہ دواسازی) معالجات خاصہ (جملہ امراض جسم انسانی) تشخیص عملی، نسخہ نویسی مطب (آؤٹ ڈور، انڈور) وغیرہ جملہ مضامین طب یونانی کی تعلیم دیجاتی ہے، وہاں تشریح (معہ تشریح) منافع الاعضا، دایہ گری، امراض نسواں، علم الجراحت تشخیص عملی (پیشاب پاخانہ قے اور بلغم کا امتحان مختلف امراض کے لئے خون کا معائنہ آتشک اور ٹائیفائڈ کی تشخیص کے لئے واسرمان اور وڈال کا ردعمل) ماہیۃ الامراض، علم الجراثیم وغیرہ بھی جدید طریقے پر پڑھائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں تحقیق ادویہ اور ایکس ریز کا بھی ایک ایک شعبہ قائم ہے، غرضیکہ یونانی طب کی کیلئے علوم جدیدہ کے تمام شعبے برسرکار ہیں ۔ تاکہ ان علوم کے پڑھنے بعد یہاں کے فارغ التحصیل اطباء طب یونانی کو طب جدید کے ہم آہنگ بنا سکیں ۔ اس قلیل عرصہ میں طبیہ کالج علیگڈہ نے ملک و ملت کی بہترین خدمات انجام دی ہیں اسوقت تک پانچ جماعتیں طلبا کی تحصیل علم طب سے فارغ ہوکر امصار و دیار میں کامیابی کے ساتھ فرائض طبابت ادا کررہی ہیں جن ابتدائی مشکلات سے ہر کالج کو ابتداء میں دوچار ہونا پڑتا ہے وہ طبیہ کالج علیگڈہ کے لئے بھی پیش آئیں ۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ سب رفتہ رفتہ حل ہوتی جارہی ہیں ۔ چنانچہ جبیت کی عمارت جس کو طبیہ کالج نے گذشتہ سال خریدا ہے اب اس کا ذاتی طور پر بورڈنگ ہاؤس ہے ۔ کالج وغیرہ کی عمارت کا سنگ بنیاد ۲۲ مارچ کو میجر جنرل والا شان پرنس نواب میر حمایت علیخاں اعظم جاہ بہادر ولیعہد سلطنت آصفیہ کمانڈر انچیف افواج باقاعدہ حیدرآباد دکن کے مبارک ہاتھوں سے نصب کیا جاچکا ہے اور عنقریب اسکی عمارت کا افتتاح ہونے والا ہے ۔ جب کالج کی عمارت تیار ہوجائیگی تو اسکی ترقیات میں اور بھی اضافہ ہوجائیگا ۔ اسوقت بھی طبیہ کالج کی شہرت دور دراز کی مسافتیں طے کرچکی ہے اور اسکی روزافزوں ترقیات سے ابنا وطن بہت روشناس ہوچکے ہیں ۔ چنانچہ ہندوستان کے ہر حصہ مثلاً بنگال بہار، مدراس، حیدرآباد، بمبئی، بھوپال، کاٹھیاوار، صوبۂ متوسط، یو پی پنجاب، شمال مغربی، سرحدی صوبہ کشمیر وغیرہ وغیرہ سے طلبا طبیہ کالج علیگڈہ میں داخل ہوکر کسب فیض حاصل کررہے ہیں اور اب وہ دن بھی دور نہیں ہے کہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر ممالک میں بھی یہ درسگاہ طب کا زبردست اور واحد مرکز کہلانیکی مستحق ہوجائے ۔ امسال طبیہ کالج کا داخلہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۶ء سے ۴ ، اگست ۱۹۳۶ء تک ہوگا داخلہ کے متعلق ضروری معلومات طبیہ کالج کے پراسپکٹس منگوانے سے حاصل ہوسکتی ہیں ۔ اور پراسپکٹس دفتر پرنسپل طبیہ کالج علیگڈہ کے پتے پر خط لکھنے سے مفت ملسکتا ہے ✚ (پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڈہ)

طبیہ کالج لاہور

طبیہ کالج لاہور کے نئے سال کا داخلہ ۱۶ مئی ۱۹۳۶ء سے شروع ہوکر اکتوبر ۱۹۳۶ء کے آخر تک رہیگا طبیہ کالج لاہور طب یونانی کی بہت قدیم اور واحد درسگاہ ہے جسکی بنیاد پنجاب یونیورسٹی نے ۱۸۷۰ء میں رکھی تھی اس درسگاہ کو حکومت پنجاب اور پنجاب یونیورسٹی دونوں سالانہ گرانٹ دیتی ہیں نیز حکومت پنجاب نے نوٹیفکیشن نمبر ۳۰ ، ۲۱۱ مورخہ ۲۰ ، اگست ۱۹۲۳ء کے ذریعہ اس درسگاہ کے سند یافتہ اطبا کو ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں کے حقوق عطا کئے ہیں ۔ اس درسگاہ کا انتظام پنجاب کی سب سے بڑی اسلامی جماعت انجمن حمایت الاسلام کی ایک خاص کمیٹی کے ہاتھ میں ہے، اور اسٹاف ملک کے مشہور و معروف اور قابل ماہرین فن طبیبوں اور ڈاکٹروں پر مشتمل ہے ۔ کالج کے ساتھ طلبا کی عملی تعلیم کے لئے ایک مکمل یونانی شفاخانہ، خیراتی مطب، لائبریری اور میوزیم بھی ہے ۔ طلبا کی رہائش کیلئے بورڈنگ ہاؤس کا بھی انتظام ہے ۔ غرضیکہ پنجاب میں طبیہ کالج لاہور تعلیم طب یونانی کی بہترین اور منظم درسگاہ ہے مزید معلومات کیلئے دفتر طبیہ کالج لاہور سے مفصل پراسپکٹس طلب کرکے مطالعہ کرنے چاہئیں ✚

جوابات

(۱۵۴) **ربڑ کی صفائی** :- ربڑ کو صاف کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ گرم پانی میں صابون خوب حل کر کے ربڑ کی نلکی کو اس سے بار بار دھوئیں
(حکیم آغا منصب علی)

(۱۵۵) **ضعف باہ وغیرہ** :- کمزوری باہ کی وجہ سے بخار معلوم ہوتا ہے آپ حب حیرت استعمال کریں انشاء اللہ سب شکایات رفع ہو جائینگی
نسخہ :- عنبر اشہب، مایہ شتر اعرابی، خصیۃ الثعلب، خولنجان ہر ایک تین ماشہ، مشک تبتی، مصطگی رومی، ورق طلا ہر ایک ڈیڑھ ماشہ۔ سب اجزا
کو عرق عنبر میں حل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی روزانہ صبح و شام گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں (حکیم ہمایوں)

ب :- بادیان، انیسون، تخم کشوث، ہر ایک تین ماشہ، گلقند دو تولہ، سب چیزوں کو پانی میں پیس کر شیرہ نکالیں اور صبح نہار منہ استعمال
کریں۔ رات کو سوتے وقت جوارش جالینوس نو ماشہ کھائیں
(حکیم آغا منصب علی)

ج :- ذیل کا نسخہ بنا کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی۔ نسخہ :- موصلی سفید، بہمن سفید، صندل سفید، مصطگی رومی
تخم حماض، تخم لیموں، تخم سنگترہ، طباشیر، الائچی خورد و کلاں، زیرہ سفید، ست گلو، کشتہ ابرک سیاہ، کشتہ مرجان ہر ایک ایکتولہ، مروارید ناسفتہ
دو ماشہ، ورق نقرہ ایکتولہ، تمام ادویہ کو یکجان کر کے سفوف بنائیں اور تین تین ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق برنجاسف عرق پودینہ عرق الائچی استعمال
کریں۔
(حکیم شمس الحق امرتسر)

د :- آپ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ نسخہ :- سوچرس، تالمکھانہ، گوکھرو، تخم سرالی، لودھ پٹھانی
مازو، لاکھ پیپل، موصلی سفید، موصلی سیاہ ہر ایک چھ ماشہ، ثعلب مصری، پوست جڑ بیری، ست سلاجیت، پوست بیخ مولسری، پوست
درخت کیکر ہر ایک ایکتولہ، اجوائن خراسانی، دارچینی ہر ایک چھ ماشہ، کشتہ قلعی نو ماشہ، ورق نقرہ تین ماشہ، مروارید ناسفتہ ڈیڑھ ماشہ قند
سفید چار تولہ بطریق معروف سفوف بنائیں اور صبح و شام چھ چھ ماشہ بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں اور عضو پر طلائے عنبری لگائیں
جس کا نسخہ ہمدرد صحت کے کسی پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ دوران استعمال میں کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز کریں۔ (حکیم احسان الحق)

(۱۵۶) **رسولی** :- رسولی کے ارد گرد جونکیں لگائیں انشاء اللہ تین مرتبہ کے عمل سے صحت ہوگی۔

ب :- اس رسولی کا علاج دواؤں کے ذریعہ شاید ممکن نہیں ہے۔ آپریشن کا مشورہ بھی بغیر دیکھے نہیں دیا جا سکتا۔
(حکیم احسان الحق امرتسر)

ج :- جب تک رسولی کا معائنہ نہ کیا جائے اسکے متعلق کوئی رائے قائم کرنی مشکل ہے۔ مرہم رسل اور مرہم داخلیون دونوں ملا کر مرہم
بنا کے دیکھیں۔ رسولی کو تحلیل کرنے کیلئے نہایت مفید ہے۔
(حکیم شمس الحق امرتسر)

(۱۵۷) **درد کمر وغیرہ** :- کشتہ حجر الیہود (جو شورہ قلمی میں ملفوف کر کے آب لیموں ڈال کر ۷ آنچ میں بنایا گیا ہو) ایکتولہ جوکھار، نمک ساز، نوشادر
نمک ترب ایکتولہ، سب کو ملا کر حل کریں، چار رتی صبح و شام شربت بزوری کیساتھ استعمال کرائیں۔ دو ہفتہ کے اندر اندر تمام ریگ، پتھری
وغیرہ خارج ہو جائیگی۔
(حکیم ہمایوں لائلپور)

ب :- یہ مرض گردہ میں ریت پیدا ہو جانے سے ہوجاتا ہے، شربت بزوری بارد دو تولہ پانی میں ملا کر صبح نہار منہ استعمال کریں۔
(حکیم آغا منصب علی)

ج :- آپ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ :- سومیائی دو تولہ، کشتہ مرجان ایکتولہ، کشتہ قلعی ایکتولہ، مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ
کشتہ حجر الیہود ۶ ماشہ، سب اجزا کو یکجان کر کے حفاظت سے رکھیں اور ایک ایک ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ حکیم شمس الحق امرتسر
د :- [illegible] حجر الیہود ۲ ماشہ ہمراہ شربت بزوری دو تولہ عرق بادیان ۶ تولہ علی الصباح نہار منہ استعمال کریں اور شام کے وقت [illegible]

عنبری چھ ماشہ، کشتہ بیضہ مرغ ایک رتی ملاکر ہمراہ عرق بادیان استعمال کریں (حکیم احسان الحق امرتسر)

۱۵) **عادتِ افیون** :- ہر روز صبح ایک عدد حب شفا استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

ب :- افیون کو آہستہ آہستہ کم کرکے ترک کرنیکی کوشش کریں۔ یا اسکے عوض معجون تخم دھتورہ استعمال کریں۔ یہ معجون افیون کا بدل ہے اسکو بھی آہستہ آہستہ کم کرنے کی ضرورت ہوگی (حکیم آغا منصب علی)

ج :- بہترین اور مفید طریقہ افیون چھوڑنے کا یہ ہے کہ آپ جس قدر افیون کھاتے ہیں۔ اسمیں ہر روز ایک دو چاول کم کر دیا کیجئے۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

د :- آپ معجون افلاطونی ہمراہ شیر گاؤ حسب برداشت استعمال کریں، اور افیون ترک کر دیں۔ اور روغن گاؤ دودھ میں ملا کر حسب برداشت استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

۱۵) **پسلی کا درد** :- آپ پانچ تولہ روغن سرسوں میں لوبان اور گندھک ایک ایک تولہ جلا کر درد کی جگہ مالش کریں (حکیم آغا منصب علی)

ب :- یہ درد کمزوری اور جریان کے سبب سے معلوم ہوتا ہے، کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سنگ جراحت تین تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، ست سلاجیت ایک تولہ، سب چیزوں کو جیسا کہ پوست خشخاش میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

(ج) آپ کشتہ سرب دو رتی ہمراہ ست سلاجیت چار رتی صبح و شام دودھ کیساتھ استعمال کریں (حکیم شمس الحق امرتسر)

(د) آپ صبح و شام دونوں وقت معجون عشبہ اور معجون آرد خرما تین تین ماشہ ہمراہ عرق بادیان عرق شاہترہ استعمال کریں (حکیم احسان الحق)

۱۰) **آلہ** :- مطلوبہ آلات انگریزی تھوک فروشوں کے یہاں سے ملسکتے ہیں۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

ب :- آپ ایسا آلہ دواخانہ سائنس متصل سول ہسپتال دہلی سے طلب کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

۱۰) **مزیل شہوت** :- تخم سداب ساڑھے تیرہ ماشہ، اصل السوس نو ماشہ، گل انار ساڑھے بائیس ماشہ، تخم کاہو نو ماشہ، نیلوفر ساڑھے چار ماشہ سب چیزوں کو پانی میں پیس کر سکنجبین سادہ ملا کر پلائیں۔ چند یوم کے استعمال سے مقصد حاصل ہوگا۔

ب :- شہوانی قوت کو زائل کرنے کی کوشش خطرناک نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ اگر آپکو استقرار حمل کا خطرہ ہے تو اس کیلئے مناسب تدابیر عمل میں لائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

ج :- مندرجہ ذیل نسخہ آپکے مقصد کو پورا کر دیگا۔ نسخہ :- جنس، تخم کاہو، تخم قنب، طباشیر، ست گلو اصلی، سب ہموزن لے کر سفوف بنائیں اور تین تین ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت بزوری استعمال کرائیں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

۱۰) **بھینگاپن** :- یہ مرض کیسے اور کتنے عرصہ سے پیدا ہوا ہے مفصل علامات اور حالات لکھیں تو اسکے بعد مشورہ دیا جا سکتا ہے۔ (حکیم ہمایوں، لائلپور)

ب :- رات کو گل منڈی چھ ماشہ لے کر پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو آب زلال حاصل کرکے اسمیں مغز بادام مقشر ۵ دانہ، مغز پستہ ۵ دانہ، مغز چلغوزہ ۵ دانہ، مغز خربزہ ۵ ماشہ، مغز تربوزہ ۵ ماشہ، مغز میٹھا تین ماشہ، مغز چنیہ دانہ تین ماشہ، تخم خشخاش تین ماشہ پیس کر شیرہ نکالیں اور روغن زرد پانچ تولہ میں بگھار کر گرم گرم استعمال کریں، انشاءاللہ دو ہفتہ کے استعمال سے فائدہ ہو جائیگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

ج :- آپ مریضہ کو اسطیخودوس کبیر استعمال کرائیں اور اطریفل اسطوخودوس تین ماشہ رات کو سوتے وقت دیں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

۱۶) **ضعف دل و دماغ** :- خمیرہ گاؤزبان عنبری یا اطریفل کشنیزی میں کشتہ سیم چار برنج اور کشتہ مرجان ایک رتی ملفوف کرکے صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

ب :- جواب مندرجہ جواب نمبر ۱۶۲ (ب) استعمال کریں (حکیم منصب علی)

ج :- [illegible] اسطوخودوس [illegible] تخم ریحان، [illegible] ہر ایک ایک تولہ، مغز [illegible] مغز بادام، مغز کشنیز، مغز [illegible] مغز تربوز، مغز خیارین، ہر ایک دو تولہ، تمام ادویہ کو کوٹ چھان کرکے سہ چند شہد یا حسب معمول معجون بنالیں

اور ایک ایک تولہ صبح و شام گائے کے دودھ یا شربت گڑہل کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

د :۔ آپ خمیرہ گاؤزبان مرواریدی تین ماشہ، لبوب کبیر تین ماشہ صبح کے وقت اور دوا المسک معتدل تین ماشہ معجون برہمی ۶ ماشہ ہمراہ خمیرہ گاؤزبان شام کے وقت استعمال کریں (حکیم احسان الحق امرتسر)

(۱۶۴) **ضعف دماغ** :۔ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا میں کشتہ مرجان جواہر والا ۴ چاول ملاکر صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

ب :۔ آپ بھی جواب سوال نمبر ۱۶۳ کے مطابق عمل کریں (حکیم آغا منصب علی)

ج :۔ جواب نمبر ۱۶۳ پر عمل کریں (حکیم شمس الحق امرتسر)

د :۔ جواب نمبر ۱۶۳ کی ادویہ آپ کیلئے مفید ہونگی۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(۱۶۵) **حفظ ماتقدم** :۔ آپ معجون جالینوس غذدی ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ اس سے تمام کمزوریاں رفع ہوجائینگی۔ اس معجون کا نسخہ ہمدرد صحت کے خاص نمبر متعلق اعادہ شباب میں شائع ہوچکا ہے (حکیم شمس الحق امرتسر)

ب :۔ آپ جواب نمبر ۱۶۳ کے نسخوں سے فائدہ حاصل کریں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

ج :۔ جب جسم اس قدر کمزور ہے تو دو بیویوں کی کیا ضرورت تھی۔ کثرت جماع سے پرہیز کریں۔ مقوی غذائیں کھائیں۔ ادویہ میں معجون بلادر اور لبوب کبیر کا استعمال آپ کے لئے مفید ہوگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

د :۔ کشتہ طلا دو ماشہ، الماس [illegible] ماشہ، مغز لدر شیریں دو ماشہ، عنبر اشہب دو ماشہ، مشک تبتی ایک ماشہ، سب ادویہ کو عرق بید مشک میں کھرل کرکے مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ لطیف و نفیس۔ مرغن و مقوی غذائیں خاطر خواہ استعمال کرسکتے ہیں۔ غذا میں دودھ اور مکھن کا اضافہ بھی مناسب ہوگا۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

(۱۶۶) **سانپ بچھو** :۔ سانپ جہاں کاٹے اس جگہ کو شگاف دیکر خوب خون نکالیں اور اسمیں پوٹاشیم پرمیگنیٹ بھر دیں۔ اوپر بند باندھ دیں، اور مرغی کے مقعد کے بال اکھاڑ کر ماؤف جگہ پر لگا دیں۔ اس طرح مرغی کے جسم میں زہر سرایت کر جائیگا اور مرغی مرجائیگی اگر ضرورت ہو تو چند مرغیاں اس کام کیلئے حاصل کرکے یہ عمل کریں یا سینگی لگا کر خون نکالیں یا پوست ریٹھا پانی میں پیس کر پلائیں۔ قے دست جاری ہوکر آرام ہوجائیگا (حکیم آغا منصب علی)

ب :۔ آپ پوست ریٹھا پانی میں گھس کر جہاں سانپ یا بچھو کاٹے لگائیں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوجائیگا۔ حکیم شمس الحق امرتسر

ج :۔ تریاق مار گزیدہ :۔ سنکھیا، الور، دس [illegible] بوٹی کے نغدہ میں ملفوف کرکے ایک من اپلے کی آگ دیں۔ سرد ہونے کے بعد نکال لیں۔ پھر بانخوبوٹی کے نغدہ میں رکھکر [illegible] اپلے کی آگ دیں، پھر ایک بوتل شراب برانڈی میں کھرل کرکے ۱۰ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ اسکے بعد پیس کر رکھیں اور ایک رتی سے [illegible] رتی تک مریض کی قوت کے مطابق گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔
(حکیم رحمت علی ہمایوں لائلپور)

(۱۶۷) **کشن خرما** :۔ کشن خرما بصرہ سے آتی ہے ماہی سقنقور کا مناذ [illegible] ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

ب :۔ کشن خرما ہمدرد دواخانہ سے مل سکتا ہے۔ ماہی سقنقور آجکل دستیاب نہیں ہوتی (خواجہ نیاز احمد)

(۱۶۸) **پسینہ** :۔ پسینہ آنا باعث صحت ہے اور اس کا روکنا مضر صحت۔ اگر آپ کو اس سے کوئی تکلیف نہیں ہے تو اس کے بند کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

ب :۔ اس قسم کی کیفیت کمزوری دماغ یا کثرت جماع کے مریضوں میں دیکھی جاتی ہے۔ آپ معجون برہمی چھ ماشہ لبوب کبیر ۶ دونوں کو ملاکر صبح و شام استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

ج :۔ آپ صبح کے وقت خمیرہ خشخاش چھ ماشہ، معجون برہمی نو ماشہ اور رات کو سوتے وقت اطریفل اسطوخودوس چھ ماشہ ہمراہ خمیرہ گاؤزبان استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا (حکیم احسان الحق امرتسر)

د ۔ ضعف اعصاب کی وجہ سے پسینہ جلد جلد اور زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ اسلئے اسکے تدارک کیطرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ صبح کے وقت حب مقوی اعصاب ایک عدد ہمراہ خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا چھ ماشہ اور رات کو سوتے وقت معجون اذاراقی ایک ماشہ ہمراہ عرق بادیان استعمال کریں۔ (حکیم خواجہ نیاز احمد)

(۱۶۹) **سفید داغ** ۔ معائنہ کے بغیر کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہ کیسے داغ ہیں۔ اگر برص کے داغ ہیں تو ان کے لئے مجرب نسخہ لکھا جائے (حکیم ہمایوں، لائلپور)

ب ۔ بعض اوقات کمربند کس کر باندھنے سے خفیف داغ پیدا ہو جاتے ہیں اور اُنسے کوئی نقصان نہیں ہوتا لیکن اس قسم کے داغ برص کے داغ بھی ہو سکتے ہیں۔ بغیر دیکھے تشخیص نہیں کی جا سکتی، بہرحال مریضہ کو کمربند ڈھیلا باندھنے کی ہدایت کیجیئے، داغوں پر برادہ صندل سفید انگوری سرکہ میں گھول کر ضماد کریں (حکیم آغا منصب علی)

ج ۔ مریضہ مبروص ہے، برص کے لئے ایک مجرب اور بہترین نسخہ ہمدرد صحت کی کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے امید ہے کہ مفید ثابت ہوگا۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

د ۔ باپچی ایک تولہ، روغن دیودار تین تولہ، کافور بھیم سینی ایک تولہ، تینوں چیزوں کو یکجان کر کے مقام برص روزانہ صبح و شام لگایا اور دوا لگانے سے پہلے گرم پانی سے داغوں کی جگہ کو دھو لینا چاہیئے۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۱۷۰) **نسخہ مقوی** ۔ کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سہ دھاتہ تین تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، ست سلاجیت ایک تولہ خیسانده پوست خشخاش میں کھرل کر کے تین تین رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

ب ۔ آپ معجون لبوب کبیر استعمال کریں باہ کی شکایت اور کمزوری جسم کیلئے اس سے زیادہ آسان اور کوئی دوا نہیں ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

ج ۔ آپ اکسیر اعظم شمسی تیار کر کے استعمال کریں جس کا نسخہ ہمدرد صحت کے اعادۂ شباب نمبر میں شائع ہو چکا ہے یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی ہے اور خون صالح پیدا کر کے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

د ۔ آپ شربت فولاد استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(۱۷۱) **قروح الانف** ۔ آپ رات کو سوتے وقت حب راحت ۳ ماشہ پانی کیساتھ دو ہفتہ تک استعمال کریں، اور دن میں ایک دو دفعہ روغن بادام ناک میں ٹپکائیں اور کبھی کبھی باس بھی لے لیا کریں (حکیم آغا منصب علی)

ب ۔ ایک تولہ مردار سنگ ڈھائی تولہ روغن کنجد میں کھرل کر کے رکھیں اور زخم پر لگائیں بہت جلد صحت کلی ہوگی۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

ج ۔ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ ۔ روغن کدو، روغن کاہو، روغن بادام، روغن خشخاش ہر ایک دو تولہ، آب برگ مہندی دو تولہ نرم آگ پر رکھ کر پانی اڑائیں، اسکے بعد روغن کو چھان کر حفاظت سے رکھیں۔ رات کو سوتے وقت دو تین قطرے ناک میں ٹپکائیں اور مربہ ہلیلہ بھی استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

د ۔ مردار سنگ تین ماشہ، موم سفید ۶ ماشہ، مرزنجوش گاؤ ایک تولہ، روغن گل ۳ تولہ، تمام چیزوں کو ملا کر حفاظت سے رکھیں اور بتی میں لگا کر ناک میں رکھیں، انشاء اللہ بہت جلد آرام ہو جائیگا۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(۱۷۲) **دمہ وغیرہ** ۔ آپ کو نزلہ کی وجہ سے دمہ کا عارضہ ہوا ہے، نزلہ کے زمانہ میں برف وغیرہ پینے یا نہانے سے بلغم منجمد ہو کر دمہ پیدا کرتا ہے جب تک یہ منجمد بلغم کا اخراج نہ ہوگا اس وقت تک شفا نہ ہوگی۔ اسکے لئے ست بنداں ڈوڈہ ایک ماشہ دو تولہ مکھن میں ملا کر صبح نہار منہ ایک ہفتہ تک استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

ب ۔ بوٹی سوم لتا کا شربت ایک ایک خوراک روزانہ صبح و شام استعمال کریں یا بوٹی سوم لتا کے پتوں کا سفوف چھ چھ ماشہ کی مقدار پھانک لیں۔ چند روز میں تمام بلغم خارج ہو جائیگا۔ مجرب نسخہ ہے۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

ج ۔ دمہ کیلئے ایک مجرب نسخہ درج ذیل ہے تیار کر کے استعمال فرمائیں۔ نسخہ ۔ اجوائن دیسی ایک چھٹانک کو تھوہر کے دودھ آدھ پاؤ میں بھگو دیں اور سایہ میں خشک کریں پھر اس کو کھرل کر لیں۔ جتنا نمک میں ملا کر سفوف بنائیں اور صبح و شام ایک ایک ماشہ گرم پانی کیساتھ ہمراہ

سوالات؟

شرائط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا +

(۲) سوال تین سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +

تین سطروں سے زیادہ کیلئے خریداروں کو بھی دو آنے فی سطر کے حساب سے ٹکٹ بھیجنے چاہیئں +

اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں تو آٹھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر چار سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کیلئے دو آنہ فی سطر کے حساب سے مزید ٹکٹ ارسال کرنے چاہیئں +

پانچ چھ سطر سے زیادہ طویل سوال کسی خاص حالت ہی سے جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا +

رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہیں ہو سکیگی +

سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونا چاہیئے۔ دفتر کو قطع و برید کا اختیار بہر حال ہوگا

آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک دفتر میں سوال پہنچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے +

میرا لڑکا دس سالہ لڑکا پیدائش کے بعد سے علیل رہتا ہے چھاتی بوجھل رہتی ہے اور دھیمہ دھیمہ بخار ہر وقت چڑھا رہتا ہے میرا خیال ہے کہ سینہ میں بلغم بھرا ہوا ہے۔ بہتیرے علاج کئے لیکن فائدہ نہ ہوا۔ حکیم و ڈاکٹر صاحبان کوئی مجرب نسخہ تجویز کر کے شکر گذار فرمائیں +

(خریدار نمبر ۴۴۳۶)

میری اہلیہ من سے دو بچے بھی پیدا ہو چکے ہیں اب بعض کی شکایتوں میں مبتلا ہیں حیض خلاصہ نہیں ہوتا وقت کا بھی کچھ ٹھیک نہیں۔ رنگ مٹیالا سا ہوتا ہے حکیموں اور ڈاکٹروں کے علاج کرلئے لیکن نتیجہ صفر رہا۔ چار سال سے کوئی بچہ بھی نہیں ہوا مریضہ کی عمر ۲۳ سال ہے

ایک خریدار

میری عمر ۲۵ سال ہے، آتشک و سوزاک دونوں شکایتیں ہو چکی ہیں۔ آتشک آٹھ مہینے تک رہی، اسکے بعد میرے سر میں دو تین قسم کی آوازیں گونجا کرتی ہیں کبھی کبھی کانوں سے کچھ سنائی بھی نہیں دیتا بہت علاج کئے کچھ فائدہ نہیں ہوا، کثرت جماع کا بھی عادی رہا ہوں۔

(خریدار نمبر ۴۰۲۲)

میرے ایک بھائی کے سر میں یافوخ کے اوپر سے کچھ زیادہ بال غائب ہو گئے ہیں میں نے دال ماش اور زردی بیضۂ مرغ باہم ملا کر استعمال کرائی تھی۔ قدرے فائدہ ہے لیکن معتدبہ نہیں۔ اطبا حذاق غور فرما کر مجرب نسخہ تجویز فرمائیں۔

(خریدار نمبر ۳۱۲۹)

مریضہ ۲۶ سالہ کو بعد فراغت ایام ہر ماہ داہنے جانب کی قاذف نالی میں ورم اور درد شدید مع سیلان ابیض اور قبض ہوتا ہے۔ ایک ہفتہ کے بعد تمام شکایتیں جاتی رہتی ہیں۔ اطبائے کرام مہربانی فرما کر علاج شافی تحریر فرمائیں

(خریدار نمبر ۳۰۰۸)

خدا کا شکر ہے میں اچھا خاصہ تندرست ہوں۔ شادی ہوئے بھی تین سال ہو گئے۔ میری اہلیہ بھی تندرست ہیں لیکن نعمت اولاد سے محروم ہیں معلوم نہیں اس محرومی کا تعلق میرے ایک پیدائشی نقص سے کس طرح قائم ہے۔ میرے فوطہ میں ایک ہی خصیہ ہے معلوم نہیں کہ دوسرا خصیہ اندر ہی رہ گیا یا بالکل ہی موجود نہیں ویسے مجامعت میں بھی کوئی نقص محسوس نہیں کرتا، حکما توجہ فرمائیں۔

(خریدار نمبر ۳۷۹۰)

حکما حاذق سے استدعا ہے کہ وہ براہ مہربانی مثانہ کی پتھری کی علامتوں سے مطلع کریں۔ نیز اسکے سہل الحصول علاج مجرب نسخہ جات سے اطلاع بخشیں۔ میرا لڑکا دس گیارہ سال کا ہے جو روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے اور پتھری کا شبہ ہے (خریدار نمبر ۴۰۰۹)

(۸) میں نے روغن نوشادر تیار کرنے کیلئے بھی ایک پاؤ لیکر آٹھ سیر بے بجھے چونہ میں گل حکمت کرکے گجپٹ کی آگ دی سرد ہونے پر بھی کو اسمیں سے نکال کر ایک پاؤ نوشادر اسمیں ملاکر کھرل کیا گیا طبی فارما کو پیا میں لکھا ہوا ہے کہ کھرل ہونیکے بعد اسمیں نمی پیدا ہو جائیگی کچھ بھی رطوبت پیدا نہیں ہوئی۔ مولف صاحب نے بھی میرے استفسار پر توجہ نہیں فرمائی۔ براہ کرم حکیم صاحبان توجہ فرمائیں اور کوئی ترکیب بتائیں جس سے نوشادر مذکور کا محلول تیار ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۴۰۲۴)

(۹) مریضہ عمر ۲۱ سال، دو بچوں کی ماں اور گرم مزاج ہے۔ ولادت ہوئے تقریباً چار ماہ ہوئے۔ ایک ماہ بعد سے اسہال شروع ہو گئے روزانہ پندرہ بیس دست ہو جاتے تھے جو علاج سے کم ہو گئے اب پیٹ میں نفخ رہتا ہے اور دو تین یوم بعد دو تین دست ہوتے ہیں۔ کمزوری بڑھ رہی ہے سر میں درد رہتا ہے۔ پیشاب میں کبھی کبھی جلن ہو جاتی ہے، شوہر کبھی سوزاک آتشک میں مبتلا ہوا۔ مریضہ پہلے ورم رحم میں مبتلا تھی، حذاق کرام مناسب نسخے تجویز فرماکر شکر گذار فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱...)

(۱۰) مرض طحال کیلئے ایک ایسا نسخہ مطلوب ہے جو نہایت مجرب ہو۔ مریض تین سال سے اس مرض میں مبتلا ہے، ڈاکٹری دوا علاج ہوئے افاقہ ہو کر کبھر عود کر آتا ہے۔ بادی اشیاء سے ترقی ہوتی ہے (خریدار نمبر ۳۷۶۱)

(۱۱) مجھ کو ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے جسمیں تمام انگریزی دواؤں اور اوزاروں کے نام اردو و انگریزی میں لکھے ہوں یا کوئی صاحب اپنی رائے سے کوئی ایسی کتاب کا نام مع قیمت بتائیں تو بڑی نوازش ہوگی۔ جو کمپونڈر۔ نرس و ڈریسر کے کام آ... (خریدار نمبر ۳۸۵۲)

(۱۲) تولید خون بہت کم ہے، ہاضمہ بھی کمزور ہے اکثرت ریاح اور بلغم کی شکایت بھی رہتی ہے۔ مزاج گرم ہے، عمر قریب پچاس سال، مناسب معہ پرہیز و خوراک درج فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۵۰)

(۱۳) ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کا مقوی اعضائے رئیسہ و شریفہ ہو اور بصورت نبیذ یا شربت ہو مگر شرعاً حرام نہ ہو اور ٹانک و نکارنس کا بدل ہو، اور اسکے استعمال سے خون صالح بکثرت پیدا ہو۔ (خریدار نمبر ۳۵۸۲)

(۱۴) مجھ کو ۸ سال سے ریاحی بواسیر کی شکایت ہے۔ پیٹ میں نہایت غلیظ و ناقابل تحلیل ریاحیں ہر وقت محبوس رہتی ہیں کہ تمام پیٹ میں پھیل جاتی ہیں کبھی اکٹھی ہو کر ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں قبض و نفخ ...... رہتا ہے بھوک پیاس کبھی نہیں لگتی پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے پاخانہ کا قوام یکساں نہیں رہتا ہے۔ انجکشن بھی کرایا تھا مگر پھر دوبارہ مقعد کے اندرونی حصہ میں سے ان شکایات کیلئے مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۴۰۷۵)

(۱۵) مجھے ایک سو بحت زہریلے سانپوں کی ضرورت ہے جو صاحب میرا یہ مطلب پورا کر سکتے ہوں وہ معاوضہ وغیرہ کیلئے مجھ سے خط و کتابت کریں (پنڈت کرشن کنور دت شرما ایڈیٹر رسالہ آبحیات مقام لوانہ ایس پی

(۱۶) خدمت اقدس میں عرض یہ ہے کہ ہمارے ضلع باقر گنج میں عموماً اور بریسال شہر میں خصوصاً مرض بیری بیری کا بہت زور ہے اور ڈاکٹر بھی اس مرض کا شفا بخش علاج نہیں کر رہے ہیں اور اسکے اسباب میں بھی مختلف الرائے ہیں میں اُمید رکھتا ہوں کہ جناب کے موقر ہمدرد صحت میں حکیم و ڈاکٹر صاحبان اس پر کافی روشنی ڈالینگے۔ (ایم۔ ایم۔ رحمٰن بریسال)

(۱۷) مجھکو ایک ایسا نسخہ درکار ہے جس کے استعمال سے بال بہت جلد بڑھیں اور گھونگھر والے ہو جائیں۔ نسخہ کی دوائیں سب جگہ آسانی سے مل سکیں۔ اور مرد و عورت دونوں اس کو استعمال کر سکیں۔ (خریدار نمبر ۱۹۷۶)

(۱۸) میرے ایک دوست کو عرصہ پانچ سال سے کانوں میں کوئی چیز چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور دماغ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ... رہی ہے، دماغ بھی کمزور ہے۔ اسلئے حکیم و ڈاکٹر صاحبان کوئی مفید دوا تجویز فرمائیں (خریدار نمبر ۱۴۴۷)

(۱۹) میری عمر تقریباً ۶۰ سال ہے، ہمیشہ سر میں درد ہوا کرتا ہے یونانی و ڈاکٹری علاج بہت کر چکا مقامی معالجوں نے جواب دیدیا چند سال سے اسپرین بوقت ضرورت استعمال کر لیتا ہوں چونکہ یہ دوا جگر و معدہ کو مضر ثابت ہوئی لہذا اطبائے کرام بالخصوص جناب حکیم اکبر حسین صاحب و ڈاکٹر سعید احمد صاحب کی خاص توجہ کا امیدوار ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۰۰۸)

(۲۰) مجھکو ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے جسمیں ہرایک چیز کا جو ہر اُڑانیکی مفصل ترکیب ہو۔ اور کتاب آسانی سے مل سکے اور اگر کتاب کے دستیاب ہونیکا پتہ بھی تحریر ہو تو بہتر ہے۔ (خریدار نمبر ۱۰۱۹)

(۲۱) ابتداء میں رقت و سرعت کی شکایت تھی۔ پھر ذیابیطس ہوا جس سے کمزوری اعضائے رئیسہ لاحق ہوئی، اس وقت خشک کھانسی ہے چلنے سے دم چڑھ جاتا ہے، گاہ بگاہ خون بھی آتا ہے۔ حرارت خفیف ابدازدو پہر ہو جاتی ہے۔ نرخرہ کا حلقہ تنگ ہو گیا ہے، کشتہ طلاء و مروارید و مرجان و چاندی کا مرکب زیر استعمال ہے، کمزوری بدستور ہے، خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ (ایک خریدار اڈیٹر اسمٰعیل خاں)

(۲۲) میرے گھر تین بچوں کو جنکی عمریں ۴-۶-۸ سال ہیں کالی کھانسی ہو گئی ہے، کھانستے وقت سیٹی کی طرح آواز نکلتی ہے، اور کف بہت آتا ہے ایک ماہ کا عرصہ ہو گیا، براہ کرم حکمائے کرام سہل الحصول نسخہ رقم فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۵۴۷)

(۲۳) اصلی سیاہ بھنگرہ کن مقامات سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ خشک اور اس کا عرق دونوں کی ضرورت ہے۔ (مرزا افضل شاہ بیگ نمبر ۴۱۹۵)

(۲۴) عاجز کو ایک ایسے مجرب المجرب خضاب (خوردنی) کی ضرورت ہے کہ جسکے کھانیسے بال عمر بھر سفید نہ ہوں اگر سفید بالوں والا کھائے تو اسکے سفید بال پھر کالے ہو جائیں۔ (خریدار نمبر ۱۰۶۸)

(۲۵) ہمدرد صحت کے ماہ مارچ کے صفحہ ۳۳ پر طلائے کشادہ کے بیان میں "جنگلو" اور "ست ہائے قلب مار سیاہ" کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آیا حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں خصوصیت سے توجہ فرمائیں (خریدار نمبر ۳۰۵۹)

(۲۶) ایکسال سے درد شکم میں مبتلا ہوں، یہ درد نچلی پسلیوں کے درمیان سے شروع ہوتا ہے اور آدھ گھنٹے کے اندر سارے پیٹ میں پھیل جاتا ہے درد کے وقت پیٹ اکڑ جاتا ہے اور اسمیں دھماکے سے محسوس ہوتے ہیں۔ بھوک بالکل کم اور ہاضمہ خراب ہے، پہلے اچھا خاصا تندرست تھا لیکن اب اس درد کی وجہ سے لاغر ہو گیا ہوں چائے اور سگرٹ کا عادی ہوں۔ (خریدار نمبر ۴۰۴۴)

(۲۷) "کلام عرب کی زبردست محبت کے ساتھ ستقلو باکے جڑ والدہ کے نیچے سُلا دیں جبکہ وہ نعمۃ اللہ سے آرام پا چکی ہو اور پاؤں کو سرہانے اور سر کو پائنتی میں رکھکر فتحیاب ہو چکی ہو ... ہندی عورت برانگیختہ ہو گی اسکی کشمکش سے ہندی والدہ کے سر سے روغن ٹپکے گا۔ اس روغن کے برابر ... دونوں کا فی ... شہر ... کی چوٹیوں پر استعمال کریں"

یہ حل طلب نسخہ کتاب "فیض عام فی شفاء" ناسقام سے نقل کرتا ہوں۔ (ایک خریدار از مدراس)

بقیہ مضمون صفحہ ۲۷۷ سے

... لعوق کا ... استعمال کرتے رہیں (حکیم احسان الحق امرتسر)

(د) آپ کشتہ بارہ سنگھا دو ... لعوق کتاں میں ملا کر علی الصباح استعمال کریں اور سہ پہر کو ... شربت فریادرس دیں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۱۷۳) گنج :- بالوں کی دوبارہ پیدائش کیلئے روغن زردی بیضۂ مرغ کی مالش کیا کریں (حکیم ہمایوں لائلپور)

ب :- آپ بچہ کو ہفتہ ... ایک بار ... دیں ... تین مرتبہ دیں ... مصفی خون ... شربت عناب میں ڈال کر کچھ عرصہ تک پلاتے رہیں (حکیم آغا منصب علی)۔ ج :- ... دو دو تولہ ... ان تینوں چیزوں کو لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر خوب جوش دیں جب جل کر سیاہ ہو جائے تو خوب ملا کر رکھیں اور گنج پر لگائیں۔ مجرب نسخہ ہے (حکیم شمس الحق امرتسر)
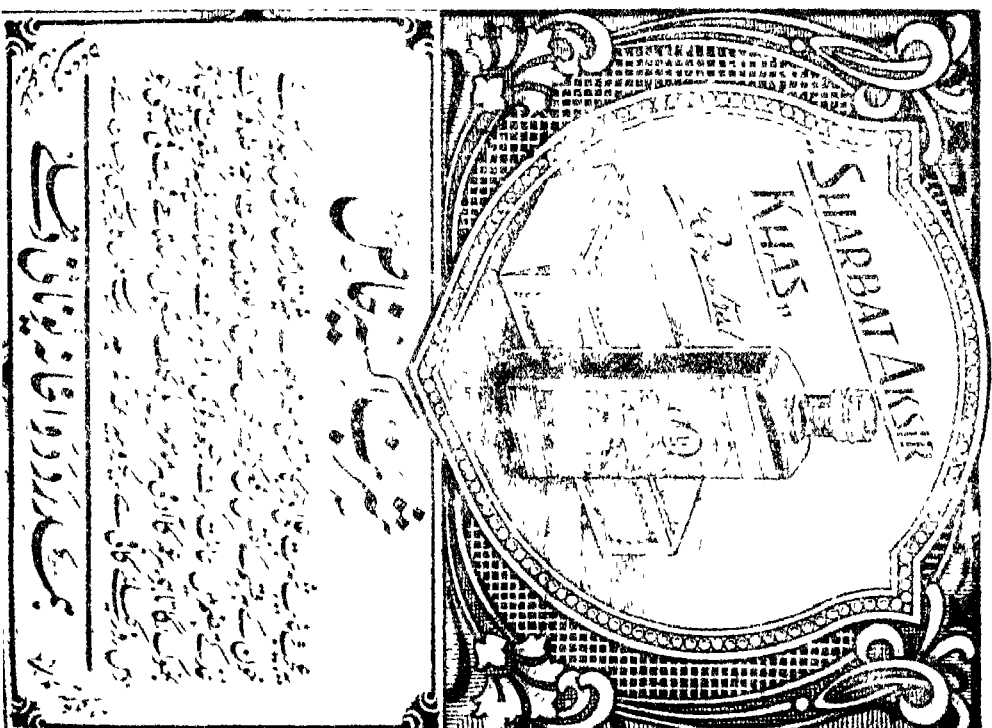
د :- گنج کیلئے معجون معصفر کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح و شام گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کرائیں اور روغن چیڑ میں کچھ سانپ جلا کر مقام گنج پر مالش کریں (حکیم احسان الحق امرتسر)

(۱۷۴) نزلہ زکام :- حب شفاء کا استعمال کریں یا بوٹی سونا کا پالتا کے پتوں کا سفوف چھ چھ ماشہ کی مقدار میں چند یوم کھائیں۔ انشاء اللہ پھر نزلہ نہ ہو گا۔ (حکیم ہمایوں لائلپور) - ب :- آپ جواب نمبر ۱۶۳ کا حریرہ بنا کر استعمال کریں۔ اور سر پر روغن بادام کی مالش کریں اور یہی تیل وقتاً فوقتاً ناک میں ٹپکاتے رہیں۔ (حکیم آغا منصب علی) ج :- آپ جواب نمبر ۱۷۲ پر عمل کریں تمام شکایات رفع ہو جائینگی (حکیم شمس الحق)

د :- اگر جناب اس خبیث مرض سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو حب شفا استعمال کریں یہ گولیاں ہمدرد دواخانہ سے ملسکتی ہیں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

ماہوار مصور طبی رسالہ

ہمدردِ صحت

بیادگار

شہیدِ فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانیٔ ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقامِ اشاعت: ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتبہ یوسف

۱۹۳۶ء

جلد (۵) ستمبر سنہ ۱۹۳۶ء نمبر (۳)

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) حکیم حسن اللہ خاں صاحب (۲) صاحبزادہ ڈاکٹر محمود جیلانی (۳) حکیم آغا منصب علی صاحب +

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	سیلم	۱
بانگ جرس (نظم)	حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی	۲
مباحث		
بعض اعتراضات کی تحقیق	حکیم مولوی کبیر الدین صاحب	۳
ضبط تولید اور اصلاح النسل	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی	۱۲
الامراض والعلاج		
جھن جھنیا	ڈاکٹر سعید احمد بریلوی	۱۷
باب الصحت		
تولید کی بھول بھلیوں میں عورت کی حیثیت	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب	۱۹
لال زہر خوراک میں	خان بہادر حکیم سید محمد صاحب	۲۳
ناک کی حفظان صحت	صاحبزادہ ڈاکٹر محمود جیلانی	۲۵
کونین و کرنجوہ کا مکالمہ (نظم)	حکیم سید محمد احسن صاحب	۲۸
معلومات		
غذاؤں کے متعلق دلچسپ تجربات		۳۰

مضمون	نگارندہ	صفحہ
شہد کی غذائی قدر و قیمت		۳۱
مالی پریشانیاں اور عقلی امراض		۳۱
لکنت کا عجیب علاج		۳۲
ذیابیطس کا جدید علاج		۳۲
حبش کے امراض		۳۲
لہسن اور پیاز اور جراثیم دق		۳۲
مصنوعی مشک و زباد		۳۲
مجربات		
مجربات اکبری	حکیم اکبر حسین صاحب	۳۳
انتقاد		
مختلف کتب و رسائل	ادارہ	۳۴
جوابات	مختلف اطباء	۳۹
سوالات	مختلف اصحاب	۴۶
اشتہارات ، ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی		۴۹

قیمت سالانہ ایک روپیہ عہ — ممالک غیر سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱؎)

نوٹ

خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں +

"مینیجر"

از جناب حکیم سیّد علی احمد صاحب نیرؔ واسطی، لاہور

ہر گل سینہ چاک ہے، شیفتۂ بہارِ طب
تو ہی نہیں ہے ای سحر! عاشقِ دلفگارِ طب

وجد میں جھومنے لگے، آج تمام کائنات
چھیڑ دو ساز، مطربِ میکدۂ بہارِ طب

شمع کی شعلہ پاشیاں منتِ شب کی ہیں رہین
تو ہی رہے گا نور بار، مہرِ جہاں نگارِ طب

بادہ ہے بادۂ عرب، جام ہے جامِ بو علیؒ
جس پہ ہے قدسیوں کو رشک، ہیں وہ میگسارِ طب

یاد ہے اُن کو تابشِ انجمِ حکمتِ حجاز
دیکھ! انجمِ شب یہیں ہیں، محرم و رازدارِ طب

حلقہ کناں تھے چار سو، خاکِ عرب کے جبہ پوش
بزم تھی اور بزم میں، ساقیٔ گلعذارِ طب

پھول کھلے دمشق میں، مصر بنا چمن کدہ
دیکھ کے میں تڑپ گیا، رونقِ لالہ زارِ طب

آج معطر ایک بار، پھر ہو مشامِ جانِ دہر
شامِ عراق کھول دے، گیسوئے مشکبارِ طب

نیرِ واسطی اُٹھو، تم ابھی محوِ خواب ہو
اور جرس نواز ہے، قافلۂ دیارِ طب

بعض اعتراضات کی تحقیق!

(قسط ششم)

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ دہلی ؎

طبِّ قدیم کی بنا مشاہدات پر (ابن سینا)

شیخ الرئیس نے مشاہدے کو علم طب میں کتنی اہمیت دی ہے؟

کبھی میں نے گذشتہ بیانات میں ظاہر کیا، کہ سب سے "گھناؤنا الزام" اور ناپاک ترین "اتہام" جو طبِ قدیم پر لگایا جا سکتا ہے، وہ یہ ہو کہ۔

"طب قدیم کی بنا مشاہدات کی بجائے قیاسی تکوں اور عقلی بے سر و پا ڈھکوسلوں پر رکھی گئی ہے ——"

میں نے وہاں یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ سب سے زیادہ میں کرنل مرحوم کے اسی بے بنیاد دعوے سے متاثر ہوں، چنانچہ اس وقت تک میں نے جتنے دلائل لکھے ہیں وہ سب کے سب ہی دعوائے باطل کی تردید میں پیش کئے ہیں، اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہی کے "زلف دراز کیطرح اس کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ دیر تک قائم رہیگا۔

میں نے کہیں یہ بھی لکھا ہے کہ ——

اس دعوے کی تائید میں، طب قدیم یونانی کی بناء مشاہدات کی بجائے عقلی دلائل پر ہے، کرنل مرحوم کا فرض تھا کہ وہ کسی امام فن اور بانی علم کا کوئی قول صریح پیش فرماتے کہ آج سے ہم ائمۂ فن نے طب یونانی کی بنیاد محض، اور خالص قیاس واستدلال پر رکھی، اور مشاہدات، تجارب کے نازیبا بار کو اپنے کندھوں سے دور کر دیا ——"

لیکن اس صحیح راستے کے برعکس کرنل مرحوم اپنے دعوے کی تائید میں دو ایک مسائل بطور مثال کے پیش فرماتے ہیں، جو اُن کے زعم کے مطابق مشاہدہ کی رو سے غلط ہیں، میں متحیر ہوں کہ اتنے بڑے وسیع دعوے کیلئے محض چند مسائل کا پیش کر دینا مرحوم نے کیسے کافی سمجھا، حالانکہ (جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں) چند مسائل کا دو ہزار سال کے بعد بدل جانا اس دعوے کیلئے کافی دلیل ہرگز نہیں ہو سکتا کہ وہ فن سرتاسر ابتدا سے انتہا تک مشاہدات سے خالی ہے۔

میں پہلے بتا چکا ہوں اور آئندہ بھی بتاتا رہونگا کہ علوم و فنون میں تحقیق و دقت نظر کرنے والوں سے ہمیشہ غلطیاں ہوئی ہیں اور ہمیشہ ہوتی رہینگی

اس حصے کی مباحث کا کوئی فن خواہ اسکے اتھ میں خردبین کی دقیقہ رس [illegible] برات کا [illegible] نہیں کر سکتا۔

اس تمہید کے بعد میں علم فن شیخ الرئیس بو علی سینا جیسی معتبر ہستی کے اقوال پیش کرتا ہوں، جس سے روز روشن کیطرح یہ دعوے ثابت ہو جائیگا کہ متقدمین نے طب قدیم کی بنیاد مشاہدات کی کتنی زبردست اہمیت دی ہے اس مرحلہ بیان کے بعد یہ کہنا [illegible] سلسلہ تک مشاہدہ ہی جگہ کہ طب قدیم کی بنا مشاہدات پر نہیں رکھی گئی۔

شیخ الرئیس نے علم طب کے تمام مباحث اور اجزا کا پوری تفصیل کیساتھ اپنی شہرۂ آفاق کتاب (القانون) کے ابتدائی ابواب میں ذکر کیا ہے اور پوری وضاحت کیساتھ بتایا ہے کہ ایک طبیب کو بحیثیت طبیب ہونے کے کس کس بحث کو کس قدر جاننے کی ضرورت ہو اور ان سے مباحث دیگر علوم و فنون کے ہیں جو علوم مسلمات و مبادی کے علم طب میں مزعوماً لکھے جاتے ہیں، اور جن کے دلائل و براہین دوسرے علوم (علوم اصلیہ) میں ذکر کئے جاتے ہیں؛ اور کون کونسے مباحث علم طب کے مخصوص مباحث ہیں جن میں پوری تفصیل و توضیح کیساتھ، مدلل و مبرہن طور پر بحث کی جاتی ہے؛ کن امور میں محض تصور و تقلید کی ضرورت ہے اور کن چیزوں میں مشاہدہ و معائنہ کی حاجت ہے!

چنانچہ شیخ موصوف "کلیات قانون" کی دوسری فصل موضوعات طب میں فرماتے ہیں: ————

الفصل الثانی فی موضوعات الطب

لما کان الطب ینظر فی بدن الانسان من جهة ما یصح و یزول عن الصحة و العلم بکل شئ انما یحصل و یتم اذا کان له اسباب ان یعلم من اسبابه فیجب ان یعرف فی الطب اسباب الصحة و المرض و لان الصحة و المرض و اسبابهما قد یکونان ظاهرین و قد یکونان خفیین لا ینالان بالحس بل بالاستدلال من العوارض فیجب ایضا ان یعرف فی الطب العوارض التی تعرض فی الصحة و المرض

و قد تبین فی العلوم الحقیقیة ان العلم بالشئ انما یحصل من جهة العلم باسبابه و مبادیه ان کانت له و ان لم تکن فانما یتم من جهة العلم بعوارضه و لوازمه الذاتیة

دوسری فصل موضوعات طب

تمہید۔ چونکہ علم طب بدن انسان[1] سے بلحاظ صحت و زوال صحت بحث کرتا ہے اور ہر ایک شئے کا علم اسی وقت پورے طور پر حاصل ہو سکتا ہے جب کہ اُس شئے کے اسباب[2] سے آگاہی حاصل کیجائے، بشرطیکہ اُس شئے کے اسباب ہوں، اس لئے ضروری ہوا کہ علم طب میں صحت و مرض کو جاننے کیلئے صحت اور مرض کے اسباب معلوم کئے جائیں۔ اور چونکہ صحت اور مرض اور ان کے اسباب گاہے ظاہر اور نمایاں ہوتے ہیں اور گاہے پوشیدہ، جو احساس سے معلوم نہیں کئے جاسکتے۔ بلکہ ان کے معلوم کرنے کو عوارض و علامات کی رہبری کی ضرورت ہوا کرتی ہے؛ اس لئے یہ بھی ضروری ہو گیا کہ علم طب میں ان عوارض و علامات کا ذکر کیا جائے جو صحت اور مرض میں عارض ہوا کرتے ہیں (اور جس سے ہم صحت اور مرض کو پہچاننے پر قادر ہو جاتے ہیں)۔

اور علوم حقیقیہ[3] میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کسی شئے کا علم اُسکے اسباب اور مبادی ہی کے علم سے حاصل ہو سکتا ہے بشرطیکہ اُس شئے کے اسباب اور مبادی ہوں (یعنی اُسکے اسباب اور مبادی تک پہونچنا آسان اور ممکن ہو) اور اگر اُسکے اسباب اور مبادی تک پہونچنا ممکن نہ ہو تو اس کا علم اُسکے ذاتی عوارض اور لوازم کے علم سے کسی حد تک حاصل ہو جاتا ہے۔

---

[1] موضوع علم: کسی علم میں جس چیز کے حالات سے بحث کیجاتی ہے، اُسے موضوع علم کہتے ہیں۔ علم طب میں بدن انسان کے حالات (صحت و مرض) سے بحث ہوتی ہے اسلئے بدن انسان علم طب کا موضوع ہے۔ یہاں جو بہت سی چیزیں موضوعات کے تحت میں بیان کی گئی ہیں، یہ سب بدن انسان سے تعلق رکھنے والی ہیں۔

[2] سوائے ذات الٰہی کے ہر چیز اسباب سے وابستہ ہے۔ [3] علوم حقیقیہ: وہ علوم ہیں جو قوموں اور مذہبوں کے بدلنے سے نہیں بدلتے (مثلاً حکمت و فلسفہ وغیرہ) [illegible] علم طبعی (فزکس) اور کیمیا (کیمسٹری) بھی علوم حقیقیہ میں داخل ہیں۔

لكن الاسباب اربعة اصناف مادية وفاعلية وصورية وتمامية والاسباب المادية وهي الاشياء الموضوعة التي فيها تتقرر الصحة والمرض واما الموضوع الاقرب فعضو او روح واما الموضوع الابعد فهو الاخلاط وابعد منه هو الاركان وهذان موضوعان بحسب التركيب وان كان ايضا مع الاستحالة وكل ما هو كذلك فانه يساق في تركيبه واستحالته الى وحدة ما وتلك الوحدة في هذا الموضع التي تلحق تلك الكثرة اما مزاج واما هيئة اما المزاج فبحسب الاستحالة واما الهيئة فبحسب التركيب

اب یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اسباب کی چار قسمیں ہیں[1] ۔ اسباب مادیہ، اسباب فاعلیہ، اسباب صوریہ، اور اسباب تمامیہ (غائیہ)۔ چنانچہ صحت و مرض کے اسباب مادیہ وہ چیزیں ہیں جن میں صحت و مرض قائم ہوتے ہیں (جنکے ساتھ صحت و مرض وابستہ ہوتے ہیں، یا جو صحت و مرض کیلئے محل و موضوع[2] ہیں)۔ پھر انکی دو قسمیں ہیں، موضوع قریب[3] اور موضوع بعید؛ موضوع قریب تو اعضا اور ارواح ہیں، اور موضوع بعید اخلاط؛ اور اس سے بھی بعید تر ارکان ہیں۔ اخلاط اور ارکان تو ترکیب کے لحاظ سے موضوع ہیں، اگرچہ ترکیب کیساتھ استحالہ بھی ہوتا ہے (یعنی ارکان اور اخلاط کے مرکب ہونے سے ارواح اور اعضا بنتے ہیں، جو صحت و مرض کے حقیقی موضوع اور محل ہیں اور جب یہ مرکب ہوتے ہیں، تو ارکان اور اخلاط میں استحالہ بھی ہو جاتا ہے)۔ پھر جو چیز صحت و مرض کے لئے اسی طرح موضوع بنتی ہے، وہ ترکیب و استحالہ کے بعد کسی ایک وحدت تک پہونچتی ہے (یعنی اس کی کثرت ترکیب و استحالہ کے بعد کسی وحدت میں تبدیل ہو جاتی ہے)؛ چنانچہ اس مقام پر وہ وحدت، جو اس کثرت کے بعد آتی ہے، وہ مزاج ہے، یا ہیئت؛ مزاج تو استحالہ کے لحاظ سے ہے، اور ہیئت ترکیب کے لحاظ سے۔

یعنی مثلاً کثیر اور متعدد ارکان اسی وقت عضو کی شکل اختیار کر سکتے ہیں، جب کہ ان میں استحالہ ہوتا، اور ایک مزاج پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح متعدد اخلاط عضو بنانے کے لئے جب باہم ملتے ہیں، تو اس وقت بھی **ایک مزاج** بنجاتا ہے اور انکے اپنے مزاج ٹوٹ جاتے ہیں۔ علی ہذا ان مختلف ارکان اور مختلف اخلاط کی ہیئتیں یقیناً الگ الگ ہیں جب یہ باہم ملتے ہیں، اور ملکر عضو بناتے ہیں، تو ان سب کی ہیئت ختم ہو جاتی ہے، اور عضو کی **ایک نئی ہیئت** پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی معنے ہیں کہ کثرت کے بعد کوئی **وحدت** آجاتی ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ترکیب و استحالہ کے بعد سارے ارکان اور اخلاط کی کیفیتیں اور مزاج اور ان سب کی ہیئتیں ٹوٹ جاتی ہیں، اور عضو کا ایک مخصوص مزاج اور اسکی ایک مخصوص ہیئت بنجاتی ہے، جب ہی یہ عضو کہلا سکتا ہے، اور صحت و مرض کا محل بن سکتا ہے۔

واما الاسباب الفاعلية

واما الاسباب الفاعلية فهي الاسباب المغيرة او الحافظة لحالات بدن الانسان من الاهوية وما يتصل بها والمطاعم والمياه والمشارب وما يتصل بها والاستفراغ والاحتقان والبلدان والمساكن وما يتصل بها

صحت و مرض کے اسباب **فاعلیہ** وہ ہیں جو بدن انسان کے حالات میں تغیر پیدا کرتے، یا انکی حفاظت کرتے ہیں، اور وہ چیزیں یہ ہیں: (۱) مختلف اقسام کی ہوائیں اور وہ چیزیں جو اس سے قریب ہیں (یعنی موسمی تغیرات) (۲) مطاعم (کھانے)، میاہ (پانی) اور مشارب (پینے کی دوسری چیزیں) اور جو باتیں ان سے قریب ہیں (یعنی دوسری متعلق باتیں) (۳) استفراغ و احتباس (۴) بلدان (ممالک)، مساکن (رہائشی مقامات) اور وہ متعلق چیزیں جو ان سے قریب ہیں۔

---

[1] ان چاروں اسباب کو سمجھنے کیلئے تخت کی مثال پر غور کرنا چاہیئے، لکڑی اور کیلوں سے تخت بنتا ہے، بڑھئی بناتا ہے، تخت کی ایک مخصوص شکل ہوتی ہے، اور تخت کسی خاص مقصد سے بنایا جاتا ہے، مثلاً بیٹھنے کیلئے۔ چنانچہ لکڑی اور کیلیں اسکے لئے سبب مادی ہیں، بڑھئی سبب فاعلی، اس کی مخصوص شکل و ہیئت سبب صوری، اور اس کا مقصد سبب غائی۔

[2] موضوع صحت و مرض: وہ چیز جس کے ساتھ صحت و مرض قائم ہے، یا جو چیز صحت و مرض کیلئے محل ہے، مثلاً اعضاء، ارواح، اخلاط وغیرہ۔

[3] موضوع قریب اور موضوع بعید سے مراد یہ ہے کہ صحت اور مرض بالفعل حقیقت میں اعضا اور ارواح سے وابستہ ہیں، اصل میں متعدد یا بعید ذریعے ہوتے ہیں، جیسے اخلاط اور ارکان۔ تو ان میں صحت و مرض اس وقت قائم ہو سکتی ہے، جب کہ یہ اعضا اور ارواح میں تبدیل ہو چکے ہوں۔ یعنی صحت و مرض بالذات اور بلاواسطہ اعضا اور ارواح کی کیفیت ہیں، اور بالواسطہ ارکان اور اخلاط کی۔

حركات والسكونات البدنية والنفسانية والنوم واليقظة والاستحالة فى الاسنان والاختلاف فيها وكذا فى الاجناس والصناعات والعادات والاشياء الواردة على البدن المماسة له اما غير مخالفة للطبيعة والاسباب الصورية فالمزاجات والقوى الحادثة بعدها والتراكيب

(۴) حرکات وسکونات بدنیہ، اور حرکات وسکونات نفسانیہ (۵) نیند اور بیداری (۶) عمروں کے تغیرات اور اختلافات، (۷) اسی طرح جنس (مذکر و مونث وغیرہ) کے تغیرات (۸) مختلف صناعات (پیشے)، (۹) مختلف عادتیں (۱۰) وہ بیرونی چیزیں جو بدن انسان پر وارد ہوتی ہیں، اور اُسے مس کرتی ہیں (چھوتی ہیں) خواہ مخالف طبیعت نہ ہوں (مثلاً کوئی مفید لیپ لگانا)، یا مخالف طبیعت ہوں (مثلاً آگ کا جلنا)

صحت و مرض کے **اسباب صوریہ** تین ہیں، ۱- مزاجات، اور وہ قوی ۲- جو مزاج کے بعد پیدا ہوتے ہیں، اور ترکیب ۳- (ساخت اور ہیئت)

صحت خارج میں اسی وقت پائی جا سکتی ہے جبکہ مزاج، قوی اور ترکیب تینوں درست ہوں؛ اسی طرح مرض اُس وقت متحقق ہو سکتا ہے جبکہ ان میں سے کوئی، یا تینوں خراب ہوں۔

والاسباب التمامية فالافعال وفى معرفة الافعال معرفة القوى لا محالة ومعرفة الارواح الحاملة للقوى كما سنبين

اور **اسباب تمامیہ** (غائیہ) افعال ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ افعال کے جاننے کیلئے قوتوں کا جاننا اور روحوں کا جاننا جو قوتوں کی حامل (سواری) ہوتی ہیں، ضروری ہے جیسا کہ ہم عنقریب بیان کرینگے۔

فهذه موضوعات صناعة الطب من جهة انها باحثة عن بدن الانسان انه كيف يصح ويمرض واما من جهة تمام هذا البحث وهو ان تحفظ الصحة ويزال المرض فيجب ان يكون لها موضوعات اخر بحسب اسباب هذين الحالين وآلاتهما واسباب ذلك التدبير بالماكول والمشروب واختيار الهواء وتقدير الحركة والسكون والعلاج بالدواء والعلاج باليد كل ذلك عند الاطباء بحسب ثلاثة اصناف من الاصحاء والمرضى والمتوسطين الذين نذكرهم ونذكر انهم كيف يكونون متوسطين بين قسمين لا واسطة بينهما فى الحقيقة

صناعتِ طب (علم طب) کے یہ موضوعات مذکورہ اس لحاظ سے ہیں کہ وہ بدن انسان سے بلحاظ صحت و مرض بحث کرتی ہے (یعنی یہ کہ بدن میں کیونکر صحت حاصل ہوتی ہے، اور وہ کیونکر مریض ہوتا ہے) رہا یہ امر کہ اس بحث کی غرض کیا ہے (حفاظت صحت اور ازالہ مرض) کے اسباب و آلات (ذرائع) کے مطابق چند دوسرے موضوعات ہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے اسباب و ذرائع یہ ہیں (۱) ماکول و مشروب کی تدبیر (۲) مناسب ہواء پسند کرنا (۳) حرکت و سکون مناسب اندازہ کیساتھ اختیار کرنا (۴)، دوا کے ذریعہ علاج کرنا (علاج بالدواء) (۵) ہاتھ سے علاج کرنا (علاج بالید۔ جراحیات) یہ ساری مذکورہ باتیں اطباء کے نزدیک تین قسموں کے لحاظ سے بتائی جاتی ہیں۔ (۱) تندرستوں کے لحاظ سے، (۲) بیماروں کے لحاظ سے (۳) اور درمیانی لوگوں (متوسطین۔ حالت ثالثہ والوں) کے لحاظ سے، جنکے بارے میں ہم آگے ذکر کرینگے، اور یہ بتائینگے کہ کیونکر یہ لوگ ایسی دو قسموں کے درمیان شمار کئے گئے ہیں جن کے بیچ میں درحقیقت کوئی واسطہ نکل نہیں سکتا (یعنی یہ کہ حقیقتاً صحت اور مرض کے درمیان کوئی تیسری چیز نہیں نکل سکتی)

اس تفصیل و توضیح کے بعد اب شیخ الرئیس نے تمام موضوعات طب کو سمیٹ کر اکٹھا کر دیا ہے۔

قال فصلنا هذه البيانات فقد اجتمع لنا ان الطب ينظر فى الاركان والمزاجات والاخلاط والاعضاء البسيطة والمركبة والارواح وقواها الطبيعية والحيوانية والنفسانية والافعال وحالات البدن من الصحة والمرض والتوسط بينهما واسبابها من الماكل والمشارب والاهوية والمياه والبلدان

جب ہم ان بیانات کی تفصیل کر چکے تو سب کو اکٹھا کر کے اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ علم طب مندرجہ ذیل چیزوں سے بحث کرتا ہے، ارکان، مزاجات، اخلاط، اعضائے بسیطہ (مفردہ)، اعضائے مرکبہ، ارواح، قوائے طبعیہ، حیوانیہ اور نفسانیہ، افعال، حالات بدن بلحاظ صحت و مرض و حالت ثالثہ، اور ان کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

یعنی مآکل و مشارب (کھانے پینے)، ہوائیں، میاہ (پانی)، شہروں و مساکن

والمساكن والاستفراغ والاحتقان والصناعات والعادات والحركات البدنية والنفسانية والسكونات والاسنان والاجناس والواردات على البدن من الامور الغريبة والتدبير بالمطاعم والمشارب واختيار الهواء وتقدير الحركات والسكونات واستعمال الادوية واعمال اليد لحفظ الصحة وعلاج مرض مرض

استفراغ و احتقان (احتباس)، صناعات (پیشے)، عادات، بدنی و نفسانی حرکات و سکونات، اسنان (عمریں)، اجناس (جنس مذکر و جنس مؤنث وغیرہ)، وہ امور غریبہ (عارضی امور) جو بدن پر طاری ہوتے ہیں، حفاظت صحت اور ہر مرض کے علاج کیلئے کھانے پینے کی تدبیر کرنا، ہوا کا اختیار کرنا، حرکات و سکونات کا ایک اندازہ مقرر کرنا، دواؤں کا استعمال کرنا، اور ہاتھ کے کاموں (اعمال ید - جراحیات) سے فائدہ اُٹھانا۔

فبعض هذه الامور انما يجب عليه من حيث هو طبيب ان يتصورها بالماهية فقط تصوراً علمياً ويصدق بهلية تصديقاً على انه وضع له مقبول من صاحب العلم الطبيعي وبعضها يلزمه ان يبرهن عليه في صناعته

ان امور میں سے بعض تو محض ایسے ہیں کہ طبیب کو طبیب ہونے کی حیثیت سے محض انکی ماہیت کا جان لینا (علمی طور پر تصور کر لینا)، اور انکے وجود کا اقرار کر لینا (تصدیق کرنا)[1] ضروری ہے، اُسے (بحیثیت طبیب ہونیکے) ان کیساتھ یہ کہ وہ چیزیں اُسکے موضوعات (مسلمات) میں سے ہیں اور علم طبعی سے تسلیم کر لی گئی ہیں (ان میں زیادہ دلیل و بحث کی گنجائش نہیں ہے، ہاں چونکہ وہ اصل میں علم طبعی کے ذاتی مسائل ہیں، اس لئے وہاں البتہ ان کو دلائل و براہین سے ثابت کیا جاتا ہے) اور اسکے برعکس بعض امور ایسے ہیں، جو علم طب میں دلائل و براہین سے ثابت کئے جاتے ہیں (طبیب پر بحیثیت طبیب ہونیکے فرض ہے کہ ایسے مسائل کو دلائل و براہین سے ثابت کرے)۔

فما كان من هذه كالمبادي فيلزمه ان يتقلد هليتها فان مبادي العلوم الجزئية مسلمة وتبرهن في علوم اخرى اقدم منها وكذلك حتى يرتقي مبادي العلوم كلها الى الفلسفة الاولى التي يقال لها علم ما بعد الطبيعة

چنانچہ ان میں سے جو امور مبادی (مسلمات) کے مانند ہیں، طبیب پر فرض ہے کہ ان امور کے وجود کو بلا دلیل مان لے (تقلید کے طور پر دوسرے علوم کو لیکر تسلیم کرلے)، کیونکہ علوم جزئیہ[2] (چھوٹے علوم) کے مبادی ہمیشہ بلا دلیل مان لئے جاتے ہیں (مسلمات میں سے ہوتے ہیں)، اور دوسرے علوم میں جو ان سے مقدم (اور برتر) ہوتے ہیں، ان کو دلائل و براہین سے ثابت کیا جاتا ہے حتیٰ کہ تمام علوم کے مبادی **فلسفۂ اُولیٰ** (الٰہیات) پر ختم ہوتے ہیں جسکو **علم مابعد الطبیعۃ** کہا جاتا ہے۔

واذا شرع بعض المتطببين واخذ يتكلم في اثبات العناصر والمزاج وما يتلو ذلك مما هو موضوع له من العلم الطبيعي فانه يغلط من حيث يورد في صناعة

اگر کوئی بڑا طبیب (مثلاً جالینوس) عناصر، مزاج اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کو، جو علم طبعی سے بطور مسلمات کے لے لی گئی ہیں۔ دلائل سے ثابت کرنا شروع کردے تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ دو غلطیاں کر رہا ہے؛ اول تو وہ علم طب میں

---

[1] ہر علم میں کچھ موضوعات و مبادی (مسلمات) ہوا کرتے ہیں، اور کچھ مسائل: مسلمات بلا دلیل مان لئے جاتے ہیں اور مسائل کو دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے۔ چنانچہ علم طب میں بھی یہ دونوں چیزیں موجود ہیں جن کو شیخ اس موقعہ پر تفصیل سے بیان کر رہا ہے۔

[2] طب علم طبعی (فزکس) کی ایک شاخ ہے کیونکہ طبیعیات (فزکس) میں عام اجسام سے بحث ہوتی ہے اور علم طب میں محض بدن انسان سے؛ اس لئے علم طب بمقابلہ طبیعیات کے چھوٹا علم (علم جزئی) ہے۔ قدیم اصطلاح کے لحاظ سے علم کیمیا (کیمسٹری) بھی طبیعیات (فزکس) میں داخل ہے چنانچہ قدیم کتب طبیعیات میں عناصر ... [illegible] پائی جاتی ہیں۔

[3] فلسفۂ اُولیٰ وہ علم ہے جس میں ایسی چیزوں سے بحث کیجاتی ہے جو نہ خارج میں اور نہ ذہن میں مادہ کی محتاج ہوتی ہیں، مثلاً خدا، نفس، وغیرہ کا علم۔ اسکا دوسرا نام علم ما بعد الطبیعۃ (میٹافزکس) ہے۔

طب ما ليس من صناعة الطب ويغلط من
يحسب فيظن انه يبين شيئا ولا يكون قد بينه
البتة

وہ باتیں لاتا ہے، جو علم طب سے خارج ہیں، دوسرے یہ کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس نے علم طب میں سے) کچھ بیان کیا، حالانکہ اس نے کچھ بھی بیان نہیں کیا کیونکہ وہ طبی مسئلہ ہی نہیں ہے) ۔

اس تمہید کے بعد اب تفصیل کیساتھ طب کے ان مباحث کو بیان فرماتے ہیں، جو دوسرے علوم سے لیکر علم طب میں لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً عناصر، مزاجات اور اخلاط کا ذکر علم طبعی (علم کیمیا (کیمسٹری) سے لیا جاتا ہے،

فالذي يجب ان يتصوره الطبيب بالماهية ويتقلد ما كان منه غير بيّن الوجود بالهلية هو هذه الجملة الاركان انها هل هي وكم هي والمزاجات انها هل هي وكم هي والاخلاط ايضا انها هل هي وكم هي والقوى هل هي وكم هي واين هي والارواح هل هي وكم هي واين هي وان لكل تغير حال وثباته سببا وان الاسباب كم هي واما الاعضاء ومنافعها فيجب ان يصادفها بالحس والتشريح

چنانچہ جن چیزوں کی ماہیت کا جان لینا (تصور کر لینا) اور جنکے وجود کا (دوسرے اصلی علوم سے لیکر) بلا دلیل تسلیم کر لینا طبیب کیلئے ضروری ہے، وہ یہ چند ہیں: (۱) **ارکان** کا وجود، اور انکی تعداد، (۲) **مزاجات** کا وجود اور ان کی تعداد، (۳) **اخلاط** کا وجود، ان کی تعداد، اور انکی کیفیات (۴) **قویٰ** کا وجود، انکی تعداد، اور ان کے مقامات، (۵) **ارواح** کا وجود، انکی تعداد، اور ان کے مقامات۔ (۶) فلسفہ کا یہ مسئلہ مان لینا کہ (کسی حالت کا بدلنا اور اس کا قائم رہنا کسی سبب کے بغیر ناممکن ہے، اور یہ کہ اسباب کتنے ہیں (اسباب کی کتنی قسمیں ہیں)، **رہے اعضا اور ان کے منافع (افعال) تو وہ حس اور تشریح (لاش چیرنے) سے معلوم کئے جائیں**، (یعنی اعضا کی ہیئت، وضع اور مقدار وعدد حس تشریح سے معلوم ہو سکتے ہیں، اور پھر یہی چیزیں ان کے منافع وافعال کے علم کا ذریعہ بن جاتی ہیں) ۔

شیخ کے الفاظ اس مقام پر کتنے صاف اور صریح ہیں کہ اعضا، اور منافع اعضا کے علم کو حس و تشریح (مشاہدہ و معائنہ اور لاش چیر کر) حاصل کیا جائے ۔

اگر طب قدیم کی بنیاد واساس مشاہدہ کی بجائے تکلمی دلائل پر ہوتی، جیسا کہ کرنل بھولا ناتھ مرحوم نے دعویٰ کیا ہے، تو ٹھیک یہی وہ مقام تھا جہاں شیخ الرئیس تکلمی دلائل کا اعلان فرماتے، اور حس و تشریح جیسے کھلے الفاظ لکھنے کی زحمت گوارا نہ فرماتے ۔

اب شیخ الرئیس علم طب کے اصلی مباحث (خاص مسائل طبیہ) کا ذکر فرماتے ہیں، جن کو دلائل وبراہین سے مع کرکے پوری تفصیل کے ساتھ طبی کتابوں میں بیان کرنیکی ضرورت ہے یہ دیگر علوم کے مسائل نہیں ہیں، جن کو مسلمات کے طور پر علم طب میں مختصراً، اور ضرورتاً لے لیا جاتا ہے اسلئے ان بیانات میں کسی قسم کی کوتاہی جائز نہیں ؛

والذي يجب ان يتصوره ويبرهن عليه الامراض واسبابها الجزئية وعلاماتها وانه كيف يزال المرض ويحفظ الصحة فانه يلزمه ان يعطي البرهان على ما كان من هذا خفي الوجود بتفصيله وتقديره وتوقيته -

اور جن چیزوں کا جاننا، اور جنکو علم طب میں دلائل سے ثابت کرنا ضروری ہے وہ امراض، ان کے اسباب جزئیہ، اور ان کے علامات ہیں، اور یہ کہ مرض کا ازالہ کیونکر کیا جائے، اور صحت کی حفاظت کیونکر ہو سکتی ہے یہ باتیں وہ ہیں کہ ان میں سے جنکا وجود بین اور واضح نہ ہو، ان کو بتفصیل مع بیان مقدار ووقت دلائل سے ثابت کرنا ضروری ہے ۔

متقدمین اور متاخرین، دونوں قسم کے اطباء میں ایسے لوگ ملتے ہیں، جو ارکان واخلاط جیسے مسائل پر علم طب میں گفتگو کرتے ہوئے دلائل وبراہین کا سلسلہ شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ یہ علم طب کے مسائل نہیں ہیں، بلکہ طبعیات وکیمیا (فزکس قدیم، اور کیمسٹری) کے مسائل ہیں، وجہاں علل اسباب کلیہ (عمومی اسباب) کا ذکر فلسفہ میں آیا کرتا ہے، مثلاً یہ کہ اسباب کی دو قسمیں ہیں، تام اور ناقص، پھر اسباب ناقصہ کی چار قسمیں ہیں، [illegible] ۔

پیدا کی بحث موجود ہے۔ اس لئے شیخ الرئیس ایسے معترضین کی مذمت کرتا ہے ٭ اور اسی جرم میں جالینوس جیسی عظیم الشان شخصیت کیوں قوت نہ ہوئی

وجالینوس اذا حاول اقامة البرھان علی القسم — اگر جالینوس (جیسا کوئی طبیب) پہلے حصے کو (جسکو بلا دلیل مان لینا طبیب کے

الاول فلا یجب ان یحاول ذلك من جهة انه — فرائض میں سے ہے) دلائل سے ثابت کرنیکا ارادہ کرے، تو اس وقت یہ نہ سمجھنا چاہیے

طبیب ولکن من جهة انه یجب ان یکون فیلسوفا — کہ وہ طبیب ہونیکی حیثیت سے ایسا کر رہا ہے، بلکہ اسلئے ایسا کر رہا ہے کہ وہ فیلسوف (فلسفی)

یتکلم فی العلم الطبیعی کما ان الفقیه اذا حاول ان یُثبت صحة وجوبِ متابعة الاجماع فلیس له ذلك من جهة انه فقیهٌ ولکن من جهة ما هو متکلمٌ۔

بننا چاہتا ہے، اور وہ فلسفی بنکر علم طبعی میں گفتگو کر رہا ہے جس طرح اگر کوئی فقیہ (علم فقہ[2] کا جاننے والا)، دلائل سے یہ ثابت کرنا شروع کر دے کہ اجماع اور کثرت رائے کی متابعت کا وجوب صحیح ہے (یعنی یہ کہ یہ مسئلہ صحیح ہے کہ کثرت رائے کی پیروی کرنا واجب ہے) تو یہ اس لحاظ سے نہ ہوگا کہ وہ فقیہ ہے، بلکہ اس لحاظ سے ہوگا کہ وہ متکلم (علم کلام کا جاننے والا) ہے۔

ولکن الطبیب من جهة ما هو طبیبٌ والفقیه من جهة ما هو فقیه لیس یمکنه ان یبرھن علی ذلك والا وقع الدور

لیکن طبیب کیلئے بحیثیت طبیب ہونیکے، اور فقیہ کیلئے بحیثیت فقیہ ہونیکے یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ اس قسم کے مسائل کو دلائل سے ثابت کرے؛ اور اگر ایسا وہ کریگا، تو دور (چکر) لازم آئیگا۔

مثلاً طبی مسائل کے ثبوت کا دار و مدار علم طبعی کے مسائل پر ہے، یعنی طبی مسائل طبعیات کے مسائل پر موقوف ہیں، تو اگر طبعیات کے مسائل کو علم طب میں دلائل سے ثابت کرنا شروع کر دیا جائے تو اسکے معنے یہ ہونگے کہ طبعیات کے مسائل کا ثبوت علم طب کا محتاج ہے۔ اس طرح طب جب طبعیات کے محتاج ہوئی، اور طبعیات علم طب کی۔ یہی صورت دور کی ہے ٭

تمام موضوعاتِ طب میں مشاہدات کا تفصیلی تذکرہ

شیخ کی مذکورہ بالا تفصیل و توضیح سے ہمیں تمام موضوعات اور مسائل طبیہ معلوم ہوگئے، اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوگیا کہ علم طب میں کن کن امور کو کس طرح اور کتنا جاننے کی ضرورت ہے۔

اب میرا فرض ہے کہ میں تمام عنوانات کو الگ الگ لکھکر بتاؤں کہ متقدمین نے، اس ابتدائی زمانہ میں، اپنی بساط و قدرت کی حد تک مشاہدات و تجارب کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

میرے بعض ڈاکٹر دوست ارکان، مزاج، اخلاط، ارواح، قُوٰی وغیرہ کے قدیم بیانات میں چکر کھا رہے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ ان قدیم مسلمات کو موجودہ سائنس کی کسوٹی پر ہرگز کسا نہیں جا سکتا، اور شاید ایسے پرکھنے والوں کو اس قسم کے ارادے کے وقت محض ندامت و شرمندگی سے دوچار ہونا پڑیگا۔

اتفاق سے اسی زمانہ میں ایک صاحب نے "دو بحث کی آگ" کو موڑ کر، اور اصل دعوے سے کنارہ کش ہوکر یہ ادعائے باطل بھی پیش کر دیا ہے کہ ـــــ "اخلاط کو موجودہ سائنس کی رو سے ہرگز ثابت نہیں کیا جا سکتا ـــــ"

ناظرین کرام سے میں وعدہ کرتا ہوں کہ خدا نے وقت و فرصت کے لحاظ سے اگر میری مدد فرمائی تو میرا یہ عزم صمیم ہے کہ ان تمام عنوانات پر الگ الگ روشنی ڈالوں گا، اور حریف دوستوں کی نکتہ چین آنکھوں پر سائنٹفک عینک چڑھا کر ان سے کہوں گا کہ ـــــ "ان قدیم مسائل کو خوب گھور گھور کر دیکھو، اور ضمیر پر ہاتھ رکھکر ذرا ٹھنڈے دل سے زبان کھولو"

---

[1] تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ جالینوس نے کوشش کی تھی کہ سرکاری طور پر اسے طبیب کی بجائے حکیم کا لقب دیا جائے مگر اس مقصد میں وہ کامیاب نہ ہو سکا۔

[2] علم فقہ میں شریعت کے جزوی مسائل ہوتے ہیں، مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے مسائل؛ اور علم کلام میں خدا کو اور اسکے صفات کو ثابت کرنیکے بعد نبوت کو ثابت کیا جاتا ہے، اور اسی میں بتایا جاتا ہے کہ اجماع (کثرت رائے) کا ماننا ضروری ہے ٭

کہ ان قدیم بزرگوں کے پاس مشاہدہ کیلئے اُس سادہ زمانہ میں جو جو سامان موجود تھا، کیا اُن سے کام لینے میں ان جفاکشوں نے کوئی کوتاہی فرمائی ——"

(۲) بعض مسائل و نظریات کا بدل جانا، اور مختلف ارباب تحقیق کا، مختلف زمانہ میں، مختلف نتائج تک پہونچنا، یہ تو ایک ایسی سنت جاریہ ہے جس میں کبھی بھی تبدیلی نہیں آسکتی؛ نہ پہلے کبھی آئی ہے، اور نہ آئندہ کبھی آئیگی ——

سائنس کے جو مسلمات آج خوردبین کی دقیقہ رسی اور نازک اعمال کیمیاکی جفاکشی کے بعد پیش کئے جارہے ہیں اور جنکو لوح محفوظ کے نقوش کی حیثیت دیکر بورپ کی الہامی آیات سمجھا جاتا ہو، کیا کوئی سائنٹسٹ دعوے کر سکتا ہو کہ کل بھی انکی یہی عزت و توقیر قائم رہیگی، اور آئندہ کبھی انکی مٹی پلید نہ ہوگی؟

اگر ہوگی، اور اُمید قوی ہے کہ ضرور ہوگی، تو کیا کوئی راست باز یہ کہ سکتا ہو کہ موجودہ سائنس نے مشاہدات سے کام نہیں لیا ہو؟ خوردبین ان کے ہاتھوں میں نہیں ہے؟ اور نوامیس فطرت کے مطالعہ کے وقت انکی آنکھیں بند ہیں؟

لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ عینی مشاہدہ کے بعد بھی دیکھنے والوں سے کم و بیش غلطیاں ہوسکتی ہیں، تو اس قانون عام سے متقدمین کیونکر بچ سکتے ہیں، یہ ماننا پڑیگا کہ گو انہوں نے اپنی بساط کے مطابق نوامیس فطرت کا مطالعہ کیا اور اپنے مشاہدات کے بعد کچھ نتائج مرتب کئے، مگر مشاہدات ما بعد انکے بعض مشاہدات غلط ثابت ہو گئے —— یا —— غلط سمجھے گئے۔

میں نے —" غلط سمجھے گئے" —— اس لئے لکھا ہو کہ ممکن ہے (اور ایسا بارہا ہوا ہو) کہ بعض مسائل ایک زمانہ میں غلط سمجھے جائیں مگر چند روز کے بعد وہی غلط مسائل معیار صداقت پر کھرے اُتریں۔

میرے اس دعوے کو اگر تسلیم نہ کیا گیا تو اسکی چند مثالیں بھی میرے ذخیرۂ جوابات میں موجود ہیں جو عند الطلب پیش کی جاسکتی ہیں۔

طبِ قدیم تکلمی دلائل کی دشمن ہے (ملا نفیس)

تشریح اور مسائل تشریح میں قیاس و تخمین کے خلاف آہنگ بلند

گذشتہ بیانات میں اب تک جتنے حوالے میں نے پیش کئے ہیں، ان سے محض یہ ثابت ہوسکتا ہو کہ طب قدیم میں محققین نے مسائل میں اپنی دسترس کی حد تک مشاھدات و تجارب سے کام لیا ہو یعنی ان اقوال سے نقطۂ ثابت ہوسکتا ہو کہ طب قدیم میں مشاھدات موجود ہیں، اب تک ایسا کوئی قول میں پیش نہیں کر سکا ہوں جس میں قیاس و تخمین اور قیاسی تکوں کے خلاف صدائے نفرت بلند کی گئی ہو، جس سے اس ناپاک اتہام کی پوری قوت کیساتھ تردید ہوسکے کہ

"طب قدیم کی بنیاد متقدمین نے عینی مشاہدہ کی بجائے تکلمی دلائل پر رکھی ہے"

مگر مقام صد ہزار شکر و امتنان ہو، کہ قدرت نے میری زبردست مدد فرمائی؛ آج میرا ذہن علامہ نفیس بن عوض کرمانی کے زرین اقوال کی طرف منتقل ہو گیا جس میں اُنہوں نے بکمال صراحت و توضیح علامہ علاؤ الدین قرشی کے قیاسی تکوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہو اور بتایا ہو کہ مسائل تشریح اور اسی قسم کے دیگر مسائل میں، انکا تعلق عینی مشاہدے سے ہونا چاہیئے عقلی ڈھکوسلوں سے کام لینا قطعاً جائز نہیں ہو۔ ایسے امور میں محض آنکھ سے دیکھنا اور لاش چیر کر معائنہ کرنا قابل اعتماد ہوا کرتا ہے۔ ——

اس مناقشہ کی تمہیدی داستان یہ ہے کہ مرض سرسام بلغمی (لیثرغس۔ لی تھارگس[1]) کی ماہیت کے بیان کرنے میں، اور اُسکے عوارض لازمہ کی اصلی

---

[1] لیثرغس یونانی لفظ ہو، جسے دوسرے تلفظ میں لیتھارگس (Lathargns) کہا جاتا ہو۔ بقول ڈاکٹر لینڈ" مؤلف "امریکن میڈیکل ڈکشنری" اسکے معنے گہری نیند (نوم ثقیل، سُبات) کے ہیں، یہ نیند کا ایک مرض ہے جو اُن تپوں میں ہوا کرتا ہو۔ اس مرض کے اصلی مادہ سے دماغ میں ایک قسم کا ورم لاحق ہو جایا کرتا ہو"

ت بنانے میں متقدمین کی زبان قلم سے متخالف اقوال نکل گئے ہیں۔ اس جھگڑے میں مشہور بحوا دواس اکھاڑے میں شہزادکان پہلوان علامہ علاء الدین قرشی
ی کو دو پڑے ہیں جو ایسے امور میں ہمیشہ دلیری اور شیر مردی کے نمونے پیش کیا کرتے ہیں۔ لیکے بعد ظاہر ہے کہ اکثر کرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں "
ی جنگوں میں کبھی یہ کامیابی کا شاندار سہرا حاصل کر لیا کرتے ہیں۔ اور کبھی اس جرات مردانہ میں ناکامی کی ذلت بھی انہیں نصیب ہوا کرتی ہے۔

بد قسمتی سے مسئلہ زیر بحث میں، جو ایک سادہ تشریحی بحث تھی، علامہ قرشی نے عینی مشاہدہ کی بجائے عقلی قیاسات سے کام لیا، اور یہ ظاہر ہے کہ ایسے مسائل میں
رشی جیسے فاضل کا یہ فعل اصول کے خلاف تھا اسلئے ملا نفیس نے پہلے ان کے اقوال کو نقل کیا، اسکے بعد محض دو لفظوں میں اسکی تردید کردی کہ " اس قسم کے مسائل
قیاس و تخمین کو دخل نہ ہونا چاہیئے ــــــ " ــــــ " بلکہ ارباب تحقیق نے آنکھ سے دیکھکر اور لاشوں کو چیر کر جو کچھ بتلایا ہو، اس پر اعتماد کرنا چاہیئے ــــــ "

اس صراحت کے بعد کس بدنصیب کی زبان سے یہ نکل سکتا ہو کہ " طب یونانی کی بنا مشاہدات کی بجائے تکاسی دلائل اور عقلی ڈھکوسلوں پر ہے
بدیہ کہ تشریح وغیرہ میں متقدمین نے اس امر کو جائز رکھا ہو کہ وہ مسائل تشریح و معائنہ میں مشاہدات کو نظر انداز کردیں۔

اب علامہ قرشی اور علامہ نفیس کے اصلی اقوال، ترجمہ کے ساتھ ملاحظہ ہوں۔ اسکے بعد ہندوستان کے تمام ڈاکٹروں کو میری طرف سے، نہیں، بلکہ
ب قدیم کی طرف سے دعوتِ عام ہے کہ وہ بھولا ناتھ مرحوم کے اس دعوے کو سچا کر دکھائیں کہ " طب قدیم کی بنیاد مشاہدات کی بجائے
کلمی دلائل پر ہے "

والقرشی قد تحیّر فی ھذہ المسئلة
قال فی موضع۔

ان الدماغ ینقسم ما بین اوله وآخرہ
لی جزئین: احدھما من قدام والآخر من
خلف۔ والظاھر انھما کالمتساویین فی
لمساحة، لست اعنی مساحة الطول،
ل مساحة جمیع الجرم بحیث یکون المقدم
بجملته مساویًا للمؤخر بجملته، اذ لا موجب لزیادة
حدھما علی الآخر۔ ولما کان المؤخر ادق کثیرًا من المقدم
جب ان یکون الجزء المؤخر اطول کثیرًا من المقدم
تی یکون طوله کالضعف من طول المقدم۔

مگر علامہ علاء الدین قرشی اس مسئلہ میں متحیر ہو گئے۔ چنانچہ ایک مقام پر لکھتے ہیں:۔

قرشی کا پہلا قول ــــــ " سارا دماغ، ابتدا سے انتہا تک، دو حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ آگے ہے (مقدم دماغ) اور دوسرا پیچھے (موخر دماغ)۔ مگر یہ ظاہر ہے کہ یہ دونوں حصے پیمائش کے لحاظ سے باہم برابر اور مساوی ہیں۔ پیمائش سے میری مراد طول اور لمبائی نہیں ہے، بلکہ میری مراد یہ ہے کہ دماغ کے دونوں حصے مجموعی پیمائش کے لحاظ سے باہم مساوی اور برابر ہیں۔ کیونکہ اسکی وجہ ترجیح معلوم نہیں ہوتی کہ ایک حصہ دوسرے حصے سے بڑا ہو مگر چونکہ دماغ کا پچھلا حصہ (موخر دماغ) اگلے حصے (مقدم دماغ) کی نسبت زیادہ باریک ہے، اسلئے ضروری ہے کہ دماغ کا پچھلا حصہ اگلے حصہ کی نسبت بہت لمبا ہو، چنانچہ اسکی لمبائی اگلے حصے کی لمبائی سے دو چند ہو گئی ہے "

...+...

وقال فی موضع آخر:

ن انقسام الدماغ الی جزئین، مقدم ومؤخر،
یجب ان یکون ھذان الجزئان متساویین فی
الطول اذ لیس احدھما بان یکون اطول من الآخر اولی۔

پھر علامہ قرشی دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ــــــ

قرشی کا دوسرا قول " دماغ اگلے اور پچھلے دو حصوں میں منقسم ہے، ان دونوں حصوں کیلئے ضروری ہے کہ دونوں درازی میں باہم برابر ہوں کیونکہ ترجیح کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایک زیادہ لمبا اور دوسرا چھوٹا ہو ــــــ "

علامہ قرشی کے اس قول پر مُلّا نفیس اس طرح تبصرہ فرماتے ہیں، جو اگرچہ مختصر ہے۔ مگر بہت کافی ہے:

بین ھذین الکلامین تناقض بیّن وکلاھما
مخالفان لما علیه المحققون من ارباب
التشریح۔
لیس للقیاس ولا للتخمین دخل فی امثال
ھذہ المسائل، بل التعویل فیھا علی الرصد
والتشریح۔
(شرح اسباب [illegible] جلد اول بحث سرسام، مطبوعہ مطبع یوسفی لکھنؤ)

علامہ قرشی کے مذکورہ بالا دونوں اقوال میں باہمی صریح تناقض اور اختلاف ہے اور محققین ارباب تشریح (لاش چیرنے والوں) نے دماغ کو دیکھکر جو کچھ بتایا ہے قرشی کے یہ قیاسات اس سے صراحۃً مخالف ہیں۔

اس قسم کے مسائل میں قیاس و تخمین (قیاسی تکوں اور عقلی ڈھکوسلوں) کو کوئی دخل نہ ہونا چاہیئے، بلکہ ایسی باتوں میں ہمیشہ مشاهدہ، معائنہ اور تشریح (لاش چیرنے) پر بھروسہ ہونا چاہیئے۔

(ترجمہ شرح اسباب، جلد اول، صفحہ ۷۰، طبع پنجم)

(باقی)

ضبطِ تولید اور اصلاح النسل

BIRTH CONTROL AND EUGENICS

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

ضبط تولید (Birth Control) سے مُراد خلاف منشا استقرار حمل پر قابو پانا اور اصلاح النسل (Eugenics) سے مُراد صحیح القویٰ اور تندرست اولاد کا حاصل کرنا اور دائم المریض اور سقیم اولاد کا انسداد کرنا ہے۔

انسان کا کوئی فعل بذات خود اچھا یا بُرا نہیں بلکہ ارتکاب فعل کا موقع و محل اور اُسکے عواقب و نتائج اُسے مستحسن یا معیوب بناتے ہیں اسی طرح اصلاح النسل کا کام بھی بذات خود بُرا نہیں۔ بلکہ اگر مناسب اور جائز حدود کے اندر ماہرین فن کی صحیح رائے کے مطابق کیا جائے تو یقیناً ملک و قوم کی اصلاح کا ایک حد تک ضامن ہو سکتا ہے لیکن اگر یہی کام بلا روک ٹوک اپنی جائز حدود سے تجاوز کرنے لگے تو ملک و قوم کیلئے ایسے نقصان کا باعث ہو سکتا ہے جسکی تلافی ممکن نہیں۔

اصلاح النسل یا (Eugenics) کو ماہرین نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

اوّل اصلاح النسل مثبت یا Positive Eugenics

دوم اصلاح النسل منفی یا Negative Eugenics یا Contraception

سوم اصلاح النسل مانع یا Preventive Eugenics

چہارم اصلاح النسل ماحولی یا Euthenics

پہلی صورت میں ایسے تمام لوگوں کو شادی کرنے اور اولاد پیدا کرنیکے لئے آمادہ کیا جاتا ہے جو صحیح القویٰ اور ہر قسم کے موروثی امراض سے مُبرا ہوں تاکہ ان سے ذہین اور تندرست اولادیں پیدا ہوں جو ملک و قوم کیلئے زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوں

دوسری صورت میں افراد کو بیاہ شادی سے تو منع نہیں کیا جاتا مگر ان کیلئے مانع حمل یا ضبط تولید کی تدابیر پر کاربند رہنا ضروری سمجھا گیا ہے تاکہ ان سے ایسی بیمار اور سقیم اور ناکارہ اولادیں پیدا نہ ہوں جو جسمانی یا اقتصادی طور پر ملک و قوم پر بوجھ ہوں۔

تیسری صورت میں افراد کو شادی کرنے سے بالکل روک دیا جاتا ہے تاکہ انکی نسلیں منقطع ہو کر دنیا شدید امراض کے آلام سے نجات پائے مثلاً آتشک، جذام کوڑھ، اور دیوانگی کے مریض وغیرہ وغیرہ۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ اگر بعض افراد یا بعض قوموں کا ماحول بود و باش اور خور و نوش میں مناسب تصرف کر دیا جائے تو ان سے اعلیٰ قابلیت کی تندرست اور تنومند اولادیں حاصل کی جا سکتی ہیں جن میں سینکڑوں فلاسفر شاعر سیاستدان، دانا اور ماہرین علوم پیدا ہو سکتے ہیں اور جن میں یہ گرانقدر جوہر صرف تربیت کی کمی اور ماحول کے غیر مناسب ہونیکی وجہ سے ضائع ہو کر ملک و قوم کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

غرض موجودہ اصلاح النسل کے اغراض و مقاصد بلند اور اعلیٰ ہیں اور اس سے زناکاری بدمعاشی اور عیش و عشرت کی ترویج مقصود نہیں بلکہ انسانی سوسائٹی کا معیار بلند کرنا ہے۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ضبط تولید کا جواز یا عدم جواز مضبوط طبی وجوہ کی بنا پر قائم ہو اور طبی مشیر کو بھی اپنی نازک ذمہ داری کا پورا پورا احساس ہونا ضروری ہے کیونکہ اس کام میں عجلت اور عدم توجہی کوئی خوشگوار نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔

تاریخ

اصلاح النسل کا مسئلہ ایک پرانا اور قدیم مسئلہ ہے چنانچہ افلاطون نے اپنی کتاب جمہوریت (Republic) میں بھی اسکا ذکر کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ کمزور اور دائم المریض بچوں کو تلف کر دینا تمدنی اور معاشرتی فرض ہے۔

اسکے بعد یونانی شاعر تھیوگنس (Theognis) نے جو ۶۰۰ سال قبل مسیح گذرا ہے ایک نظم لکھی جس میں اس نے حیرت کی کہ کیوں مویشیوں کے بچے زیادہ خوبصورت اور مضبوط ہوتے ہیں، اور کیوں لوگ بھیڑ بکری کتے بلی گھوڑے اور گدھے خریدنے میں تو بہت کچھ دیکھ بھال کرتے ہیں مگر ازدواجی زندگی کو بہتر بنانے اور تندرست و صحیح القویٰ اولاد کے حاصل کرنے میں سعی و تامل سے کام نہیں لیتے پھر وہ کہتا ہے کہ مال و دولت جاہ و حشمت حسب و نسب کی پابندیوں سے مرعوب ہوکر انسان نے اپنی نسل کا خون کیا ہے

ہندوستان میں منو اور نرد نے نسل انسانی کو بہتر بنانے کیلئے بیاہ شادی کے قوانین وضع کئے اور قریبی رشتہ داروں بلکہ ہم قوم لوگوں سے بھی شادی کو ممنوع اور ناجائز قرار دیا اور اس طرح سے کوشش کی کہ موروثی امراض کا قلع قمع ہو کر نسل انسانی کا معیار بلند ہو اسکے بعد شسترت نے کم سنی کی شادیوں کو مذموم قرار دیا اور لکھا کہ اگر بلوغ سے پہلے لڑکی حاملہ ہو جائے تو اسکی اولاد امراض و آلام کی آماجگاہ ہوتی ہے چنانچہ موجودہ شاردا ایکٹ بھی منو اور شسترت کی اتباع میں تیار کیا گیا جسے حکومت ہند نے منظور کر لیا ہے

مصر کا ایک پرانا طبیب پیپرس ایبرس (Papyrus Ehers) جو حضرت مسیح سے ۱۵۰۰ سو سال قبل ہوا ضبط تولید کا بڑا موید تھا اور اس نے اس غرض کیلئے مانع حمل شیافات ایجاد کئے۔

روم کے طبیب سورانس (Soranus) نے (جو ۱۳۰ء میں روم میں مطب کرتا تھا) ضبط تولید پر ایک گران قدر مضمون لکھا اور لوگوں پر اسکی اہمیت کو ظاہر کیا۔

موجودہ اسکیم کا موجد اور موید سر فرانسس گالٹن (Sir Francis Galton) تھا جو ۱۸۲۲ء میں پیدا ہوا ڈارون (Darwin) کے نظریات نسل و ارتقا سے متاثر ہو کر اس کا حامی اور موید بنا۔ اسکے بعد ڈاکٹر مینڈل اور ایبٹ آف برن Abbott of Brunn نے اس مسئلہ کے متعلق بہت محققانہ کام کیا اور اس نے اولاد میں والدین کے اطوار و اخلاق نیز جسمانی و ذہنی قویٰ کی کمزوری و مضبوطی کو ثابت کیا۔ چنانچہ یہ مسئلہ روز بروز زیادہ اہمیت اختیار کرتا گیا اور مخالفتوں کے باوجود اسکی نشر و اشاعت نہ رک سکی۔ یہانتک کہ ۱۹۱۰ء میں اصلاح النسل کی انجمن امریکہ میں قائم ہوئی جس نے موروثی امراض کے اثرات کو اولاد میں معلوم کیا، اور بالآخر امریکہ میں ایک قانون وضع کیا گیا جسکی رو سے مجنون، پاگل، مصروع، مجذوم اور اختلاج قلب کے مریضوں کو شادی کرنے اور ازدواجی زندگی بسر کرنے سے روک دیا گیا۔

اس وقت یورپ میں روس فرانس اور ہالینڈ اس جہت میں دنیا کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ اور اصلاح النسل کا کام بڑی سرعت کیساتھ کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں بھی بمبئی اور مدراس کے علاقوں میں ضبط تولید کی انجمنیں قائم ہو چکی ہیں، اور وہ وقت نزدیک ہے کہ ہر صوبہ بلکہ ہر شہر میں ضبط تولید کے مطب قائم کئے جائیں۔

ضبط تولید یا امتناع استقرار (Contraception) کا جواز طبی نقطۂ نظر سے

عورتوں کے بہت سے امراض ایسے ہیں جن میں اگر کوئی بدنصیب عورت مبتلا ہو جائے تو اس کا حاملہ ہونا مریضہ کی موت کے مترادف ہوتا ہے۔ مثلاً رحم اور خصیۃ الرحم کے دمابیل، اورام اور رسولیاں حوض الورک، اور حوض الکلیہ کے امراض بچہ دان اور مہبل کا مسدود ہونا، یا فرج کی بد وضعی سل و دق، ذیابیطس شکری، سرطان، جنون، دیوانگی، صرع، اور تشنج عصبی، نیز امراض قلب و اعصاب، حالت حمل میں تسمم حمل کی علامات (کثرت غثیان۔ دوار یا اسہال وغیرہ) دیوانگی۔ رقت خون، غدہ درقیہ کے افرازات کا نقص مانع حمل قرار دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ ان سب حالات میں عورت کی جان بچانے کیلئے لازم ہے کہ ضبط تولید کی تدابیر پر عمل کیا جائے۔ ورنہ حاملہ ہونے کی صورت میں ایسی عورتیں اکثر تلف ہو جاتی ہیں۔ یا انکے حمل کو پیش از وقت گرانا پڑتا ہے یا وضع حمل کے وقت پیٹ چاک کرکے بچہ کو نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہرحال مندرجہ بالا تمام صورتوں میں حمل کا ہونا نہایت خطرناک ہے اس لئے ان تمام صورتوں میں تدابیر منع حمل پر عمل کرنا ازبس ضروری ہے۔

قطع نسل یا تعقیم کا جواز طبی نقطۂ نظر سے

بعض امراض کا سد باب بغیر انسدادی تدابیر اصلاح النسل (Preventive Eugenics) کے ممکن نہیں۔ مثلاً امراض خبیثہ میں سے جذام، کوڑھ، آتشک، دیوانگی اور امراض قلب کا سدباب صرف قطع نسل ہی سے ممکن نہیں ہے، چنانچہ بعض ممالک مثلاً روس،

اور بعض جگہ ایسے قانون بنائے گئے ہیں کہ ایسے لوگوں کو ابدی طور پر زندگی اور بیاہ شادی سے روک دیا گیا ہے۔ اور بعض جگہ ایسے مردوں کو خصی کر دیا گیا ہے اور عورتوں کے خصیۃ الرحم نکال دئے گئے ہیں اور ان سب تدابیر کی غرض و غایت یہ ہے کہ دنیا سے ان امراض کا قلع قمع کر دیا جائے اور آئندہ نسلیں ان اپاہج لوگوں کے بوجھ سے سبکدوش اور ان کے متعدی امراض سے مامون و مصئون ہو جائیں۔

ضبط تولید کی عام اہمیت

علم الحیات کے ماہرین نے معلوم کیا ہے کہ مرد کے مادۂ تولید اور عورت کے بیضۃ الانثٰی میں ایک قسم کا مادہ ملونہ پایا جاتا ہے جسے اصطلاح میں کروموسومز (Chromosomes) کہتے ہیں۔ چنانچہ بچہ کا قد و قامت اسکی آنکھ اور بالوں کی رنگت، گورا یا سانولا رنگ روپ، بدن کی بیچ و خم، دانتوں کی خرابی ضعف بصارت، سوء ہضم بخل و بواسیر۔ اور امراض اعصاب قلب اور جگر کی استعداد اسی مادہ ملونہ کی وجہ سے جنین کو ورثہ میں ملتی ہے، نیز اسی مادہ ملونہ کی وجہ سے وہ ماں باپ کے ظاہری خد و خال اور جسمانی قوارسے خاص مشابہت رکھتا ہے۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ ماں باپ کی اکثر استعدادیں اور قوتیں لیکر پیدا ہوتا ہے۔ علاوہ بریں حالتِ حمل میں ماں باپ کے خیالات کا بھی جنین پر اثر ہوتا ہے۔ ماں کی خوشی اور انبساط اور غم و غصہ بھی جنین پر اثر انداز ہوتا ہے۔ گویا بچہ کی آئندہ زندگی کیلئے ماں باپ ایک حد تک ذمہ دار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس سے بھی ضبط تولید کا ایک پہلو واضح ہے۔

صحیفۂ قدرت میں ضبط تولید کا انتظام

از علم نبات و علم حیواں   از علم جماد و علم انساں
اسرار نہفتہ کردہ تشریح   رمز دو ہزار کردہ تصریح

علم الحیات کے ماہروں نے ذیحیات کی زندگی کے لئے تین امور کو لازمی قرار دیا ہے۔

(۱) مناسب غذا یا قوت لایموت
(۲) ماحول یا مناسب آب و ہوا
(۳) توالد و تناسل یا سلسلۂ قیام نسل

یا بالفاظ دیگر ذیحیات کی زندگی چار واقعات کی کہانی ہے۔

(۱) پیدائش و سامان تغذیہ
(۲) ماحول یا موافق آب و ہوا
(۳) توالد و تناسل یا قیام نسل
(۴) موت یا اختتام زندگی

دنیا میں اگر ذیحیات کی پیدائش و اموات کی رفتار یکساں و برابر ہوتی تو علم الحیات کیلئے کوئی عقدہ قابل حل نہ رہتا لیکن ذیحیات کے ہر طبقہ میں پیدائش اموات کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے چنانچہ اگر اس ازدیاد کے روکنے کا سامان قدرت کی طرف سے موجود نہ ہوتا تو ایک ہی جنس کی تعداد اس قدر زیادہ ہو جاتی کہ دوسرے کیلئے دنیا میں قدم رکھنے کیلئے بھی جگہ نہ ملتی۔ جانداروں کی تعداد کو ایک درجہ پر قائم رکھنے اور ان میں اقتصادی مساوات کو برقرار رکھنے کیلئے قدرت کاملہ نے ایک خاص انتظام کیا ہے جو صحیفۂ قدرت میں بڑے وسیع پیمانہ پر کارفرما ہے اور اسی انتظام کی تشریح علم الحیات کا خاص موضوع ہے۔

اس جہت میں پہلا انتظام سامان تغذیہ کی فراہمی ہے۔ چنانچہ ذیحیات کو جب کافی اور مناسب غذا میسر نہیں آتی تو وہ خود بخود بھوکا مر جاتا ہے۔ جب سامان غذا کم اور کھانے والوں کی کثرت ہوتی ہے تو قوت لایموت کیلئے ان میں جد و جہد ہوتی ہے۔ چنانچہ جو افراد قوی اور زبردست ہوتے ہیں دوسروں کی غذا بھی چھین کر کھا جاتے ہیں اور خود زندہ رہتے ہیں اور کمزور افراد غذا کے میسر نہ آنے کی وجہ سے بھوکوں مر جاتے ہیں۔ اس جد و جہد کا نام تنازع للبقاء یا جہد للبقاء یا (Struggle for existence) ہے۔

پھر زبردست حیوانی افراد نہ صرف کمزوروں کی غذا ہی چھین لیتے ہیں بلکہ تناسلی اغراض سے مادہ حیوان پر بھی قبضہ جمالیتے ہیں اور مادہ حیوان بھی جنسی مباشرت کیلئے فطرتاً طاقت ور مضبوط حیوان کو منتخب کرتی ہے جس سے حیوانوں کی نسل بہتر پیدا ہوتی ہے اور اس طرح سے کمزور اور منحنی حیوانوں منقطع ہو جاتی ہے۔ اسے اصطلاح میں انتخاب فطری (Natural Selection) کہتے ہیں اور یہ جنسی انتخاب بھی بقائے اقوی یعنی (Survival of the Fittest) کا کام دیتا ہے اور قدرت کی طرف سے اسمیں اصلاحِ نسل کا کام بھی مضمر ہے

مثلاً ایک پرندہ درخت کی اونچی شاخ پر بیٹھ کر اپنی دلربا کو کوسے تانتا باندھتا ہے مگر جس نر کی آواز سب سے بلند اور ترنم پُرزور ہوتا ہے مادہ پرند بھی اسی کی طرف کھچی چلی جاتی ہے۔

غذا کو فراہم کرنے میں ذیحیات کے ادنیٰ طبقہ میں تشدد و جبر نہیں پایا جاتا۔ ان میں زبردست افراد سامان تغذیہ سمیٹ کر خود کھا جاتے ہیں اور کمزور بھوکے مر جاتے ہیں لیکن اس سے آگے بڑھیں تو حیوانات کی زندگی میں تشدد پایا جاتا ہے اور ایک جنس کے حیوان دوسری جنس کے حیوان کے ساتھ، اور پھر ایک جنس کا حیوان اپنے ہم جنس کے ساتھ غذا اور ماحول پر قبضہ جمانے کیلئے معروف پیکار نظر آتا ہے۔ یہ جنگ چونکہ مجموعی اور انفرادی طور پر لڑی جاتی ہے، اسلئے اسکا محاذ بہت وسیع ہے اور ہمیں اس جنگ میں قتل و خونریزی کے دریا بہتے نظر آتے ہیں

چھوٹے جانوروں کو بڑے جانور اور چرند و پرند کو درندے اور شکاری جانور ہضم کر جاتے ہیں۔ پھر جب انہیں خوراک نہیں ملتی تو یہ کمزور ہمجنسوں پر بھی حملہ کرتے اور انہیں بھی پھاڑ کھاتے ہیں۔

مثلاً سانپ، مچھلی، شیر، بھیڑیا، کتا، بلا، وغیرہ اپنے ہمجنسوں اور بچوں کو کھا جاتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خونریزی و خونخواری ہی حیات کا دوسرا نام ہے۔ اب ہمیں کشمکش حیات کے پانچ جزو بین طور پر نظر آتے ہیں جو حیوانات میں بے محابا توالد و تناسل کو روکتے ہیں۔

(۱) مناسب خوراک، اور اسکی تلاش، خواہ یہ خوراک حیوانی ہو یا نباتی۔

(۲) موافق ماحول، مثلاً مچھلی یا دیگر آبی جانوروں کو خشکی پر ڈالدیں یا خشکی کے رہنے والے کو پانی میں پھینک دیں تو اسکی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سرد ملک کے رہنے والے گرم ممالک میں اور گرم ممالک کے باشندے سرد ممالک میں تکلیف پاتے ہیں۔ وغیرہ

(۳) جہد للبقاء و بقاء اقویٰ۔

(۴) مادہ حیوان کا فطری انتخاب۔

(۵) سلسلۂ موت و فناء

اب اگر عالم نباتات پر غور کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بیج سے درخت پیدا ہوتا ہے اور ہر درخت میں موسم پر سینکڑوں ہزاروں بیج پیدا ہوتے ہیں جس سے مناسب ماحول میں اُسی قسم کا پودا یا درخت پیدا ہو سکتا ہے لیکن قدرت کے ہی انتظام کے ماتحت عالم نباتات کے لاکھوں کروڑوں بیج بغیر پھوٹے ضائع ہو جاتے ہیں، لاکھوں اور کروڑوں بیج دوسرے حیوانوں کی غذا بنتے ہیں اور بہت تھوڑے بیج بچ بچا کر بقائے نسل کا کام دیتے ہیں۔ پھر نباتی روئیدگی بھی ہزاروں لاکھوں حیوانوں کی غذا بنجاتی ہے۔ بعینہٖ یہی حال حیوان کا ہے۔ جاندار بھی لاکھوں اور کروڑوں انڈے اور بچے دیتے ہیں ان میں سے لاکھوں زندگی کے ابتدائی مراحل ہی میں طعمۂ اجل ہو جاتے ہیں۔ لاکھوں اور کروڑوں کو دوسرے حیوان شکار کر کے اپنا شکم بھرتے ہیں۔ لاکھوں درندے اور موذی جانور اپنے ہمجنسوں کو کھا جاتے ہیں۔ لاکھوں اپنی موت مرتے ہیں۔ پھر لاکھوں ان مراحل سے بچ بچا کر اپنی نسل کو بھی قائم رکھتے ہیں، گویا توالد و تناسل میں اجناس کے توازن کو قائم رکھنے کیلئے قدرت نے مساعد و مخالف حالات کو پیدا کیا

حضرت انسان کی تعداد بھی انہیں قوانین کے ماتحت بڑھتی اور ترقی کرتی رہی ہے۔ زندگی کی کشمکش چونکہ اسکے توالد و تناسل کو روکنے کیلئے کافی نہ تھی اسلئے قدرت نے انسان کیلئے زیادہ سنگین وسائل کو اختیار کیا اور ارضی و سماوی آفات نسل انسانی کو تباہ و برباد کرنے لگے۔ مثلاً ژالہ باری، برف باری، طوفان و سیلاب، مینہ، بجلی، بھونچال و زلازل، آتش زدگی و غرقابی قتل و غارت، جنگ و جدل ملکی لڑائیاں و فساد وغیرہ اسباب سے سینکڑوں ملک ہزاروں قومیں اور جابر حکومتیں صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا ڈالیں۔ سینکڑوں آبادیوں کے تختے الٹ دیے گئے اور کروڑوں انسان موت کی آغوش میں جا سوئے اسکے علاوہ وبائی امراض کی پھوٹ جو دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں بغیر کسی خاص سبب و ضرورت کے نمودار ہوتی رہتی ہے۔ ایک ہی وقت میں لاکھوں انسانوں کو دہن مرگ میں لپیٹ لیتی ہے، پھر امراض اور بڑھاپا انسان کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے لیکن ان سب امور کے باوجود بقاء اقوی ....

ین ساتھ عدم ... کیونکہ ان حادثات کا مقابلہ صحیح الاعضاء اور مضبوط لوگ ہی کر سکتے تھے مگر کمزور و ضعیف الجثہ ہلاک ہو جاتے ہیں گویا خود قدرت
کشمکش حیات میں اخراج ضعفاء کو اقتصاد کیلئے ضروری سمجھا ہے۔

تمدن اور ضبط تولید

تمدن سے پہلے انسان کی زندگی آزاد اور سادہ تھی۔ اسکی ضروریات محدود اور خواہشات فطرت کے عین مطابق تھیں، جب اسکو بھوک لگتی وہ پھل پھول بیج
کھا کر اپنا شکم بھر لیتا تھا۔ دھوپ کی تابش اور سردی کی زحمت سے بچنے کیلئے غاروں میں پناہ گزین ہو جاتا تھا، جب اُسے تناسلی خواہش موجزن ہوتی تو وہ
آتش کو فرو کر لیتا، غرض جب چاہتا سوتا اور جب چاہتا جاگتا تھا۔ گویا انسان بھی دوسرے حیوانوں کیطرح فارغ البال اور آزاد تھا لیکن تمدن کی بناوٹ
سب نقشہ بدل دیا اور انسانی آزادی کا خاتمہ کرکے دُنیا میں مکر و تلبیس کا جال بچھایا۔ اقتصادی پابندیوں نے حضرت کے معاش کو تنگ کر دیا۔ جنسی تعلقا
ین اور بیاہ شادی کی رسوم نے اسے موروثی امراض کا نشانہ بنایا، اولاد کی ذمہ داریوں نے پھر شکنجہ میں ایسا کسا کہ الامان والحفیظ، تمدن کی
کیساتھ احتیاج و ضروریات نے کپڑے و لباس کھانے پینے۔ رہائش و سکونت، سیر و سیاحت تفریح و آرام پر اس قدر پابندیاں عاید کیں اور معاشرت
اسقدر مطالبات بڑھائے کہ ضرورتوں مہیا کرنے کرتے حضرت کا ناک میں دم آگیا۔

علم الحیات کے نقطۂ نظر سے مدنیت کو انسان نے ادنیٰ حیوان سے سیکھا تھا۔ چنانچہ جب انسان نے دیکھا کہ چیونٹیاں اور شہد کی مکھیاں ملکر رہتی ہیں
تلیاں جھول کے جھول، چرندے غول کے غول اور پرندے قطار در قطار نظر آتے ہیں جو ضرورت پر آپس میں لڑتے بھی ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں تو انسان نے
ی تمدن کی داغ بیل ڈالی اور اسمیں اضافہ کرتے کرتے اسے کمال تک پہونچا دیا۔ غرض مدنیت کا مدعا افراد کی متحدہ کوشش تھی، تاکہ وہ حیات کی کشمکش میں ملکر کامیا
ہوں لیکن تمدن حیات کا مدعا نہ تھا، ترقی علم کیساتھ تمدن نے، ہم جنسی، ہم قومی، اور بین الاقوامی تعلقات پیدا کئے۔ ان تعلقات نے ذمہ داریوں کو بڑھایا ذمہ داریو
سے مناقشات پیدا ہوئے اور ان مناقشات کیلئے حکومت اور قانون وضع کئے گئے۔ غرض تمدن نے معاشرتی مذہبی، اقتصادی اور بین الاقوامی پہلو اس قدر
لائے کہ انسان کی زندگی وبال ہوگئی۔ تمدن نے کوشش کی کہ وہ کشمکش حیات کو زندگی کے دائرے سے خارج کر دے چنانچہ تمدن نے سامان حیات کثیر مقدار
یں فراہم کیا اور چاہا کہ اُسے مساوی طور پر تمام افراد میں تقسیم کر دے، لیکن خود غرضی ذیحیات کی فطرت میں تھی اور تمدن اس فطرت کو نہ بدل سکا۔ وہی خود غرضی
متمدن انسان میں آج بھی موجود ہے چنانچہ تمدن اپنی غرض میں کامیاب نہ ہوا اور جنگ حیات روزِ اول کیطرح برقرار رہی۔

اس جنگ میں ہر مقتدر انسان نے دوسرے انسان کے حقوق کو غصب کرنے اور ضروریات زندگی کو دوسروں سے لوٹ کھسوٹ کر اپنے کیلئے ذخیرہ کرنیکی
شدید کوشش کی۔ اور اس ظلم کے جواز میں کئی تمدنی نام ایجاد کئے مثلاً منطق، دلیل، خود رائی، لیاقت، مکاری، دغابازی، عیاری، فریب، پالیسی، سرمایہ داری وغیرہ
گویا یہ سب اسی تذویر کے مختلف نام ہیں جو انسان نے تمدن میں پیدا کئے، غرض جو مکار اس تمدنی لوٹ میں اپنے حصے سے زیادہ لے رہے ہیں وہ صاحب اقتدار
اور صاحب حشمت کہلاتے ہیں لیکن جو کم بہرہ ور ہیں وہ مفلس نادار اور مزدور کہلاتے ہیں۔ یہ اقتصادی جنگ تو جنگ حیات ہے مگر سوسائٹی مذہب اور تمدن وغیرہ
اُسی جنگ کے خاص خاص قاعدے ہیں جس سے جنگ حیات لڑی جاتی ہے۔ غرض تمدن سوسائٹی اور معاشرت نے ازدواجی زندگی کیلئے قوانین وضع کئے
اور توالد و تناسل پر خاص پابندیاں عاید کیں جسکی رُو سے اولاد کو جائز و ناجائز قرار دیا گیا! اور اسطرح سے تمدن نے بھی سلسلۂ تولید کو ضبط میں رکھنے کی ایک راہ پیدا کی۔

مذہب اور ضبط تولید

مذہب نے مرد و زن کی جنسی آزادی کو ازدواج کی زنجیروں میں کس کر ازدواج کے اوقات مقرر کئے حیض، حمل، وضع حمل اور رضاعت کے لئے
ہدایات دیں۔ زن و شوہر کو جنسی مباشرت کیلئے مجبور کیا اور ازدواج کے باہر جنسی مجامعت کو گناہ قرار دیا۔ ان سب ہدایات کو اگر بنظر تعمق دیکھا جائے تو
یہ تمام باتیں بھی تولید و تناسل کو خاص تدابیر سے روکنے کی تدابیر ہیں۔

تجرد، رہبانیت، پاکدامنی، عفت، اور پرہیزگاری وغیرہ کی اصطلاحات بھی مذہب نے ضبط تولید کیلئے اختراع کیں تاکہ مرد و عورت بے محابا
مجامعت جنسی سے اجتناب کریں۔ اور انسانی نسل چند قواعد کے ماتحت ہی بڑھ سکے۔

(باقی آئندہ)
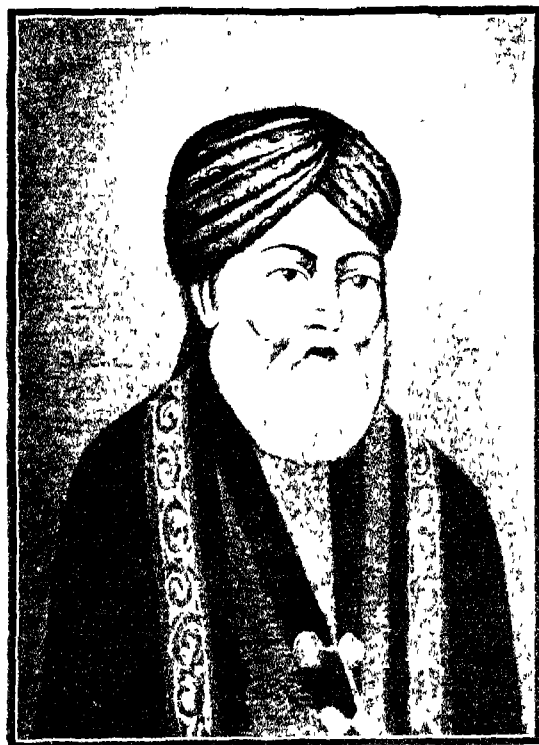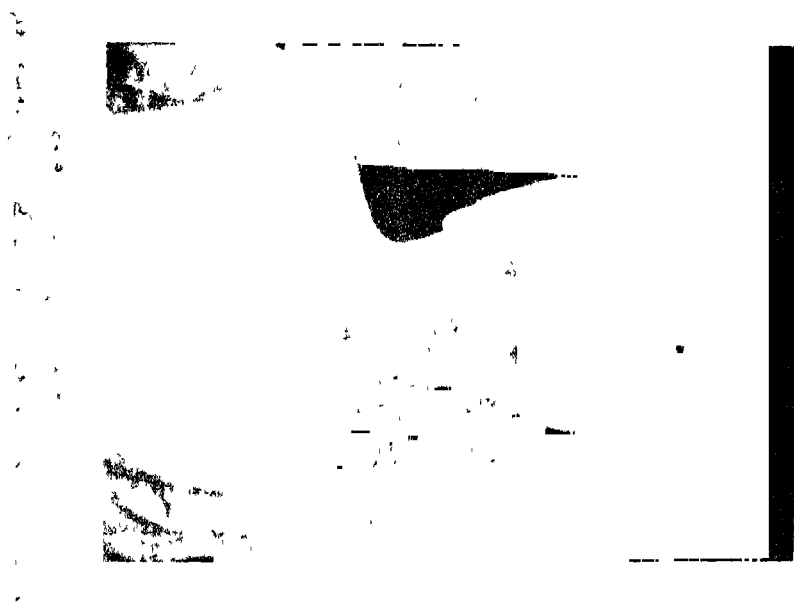
"جھن جھنیا"

بنگال کی اس نئی بیماری کا نام اکثر اخبارات میں آچکا ہے، اور اسکے متعلق بہت سے مبالغہ آمیز بیانات لوگوں کی زبان پر ہیں، سب سے پہلے اس مرض کا ظہور چوبیس پرگنہ اور کھلنا وغیرہ کی طرف ہوا تھا۔ اب وہ آہستہ آہستہ مغرب کیطرف پھیلتی جارہی ہے اور فیض آباد تک آپہونچی ہے، اسکے متعلق غالباً سب سے پہلے چوبیس پرگنہ کے ہیلتھ آفیسر صاحب نے نومبر ۱۹۳۵ء میں ایک اعلان شائع کیا تھا جس میں اُنہوں نے اس نئی بیماری کی طرف سب کو توجہ دلائی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ یہ وبا درحقیقت "اینکیفلائٹس لتھرجیکا" ہے جو ۱۸۱۲ء میں جرمنی میں، ۱۸۹۰ء جنوبی یورپ میں، اور ۱۹۱۸ء میں امریکہ میں، اور ۱۹۲۱ء میں انگلستان میں پھیلی تھی۔ بعض ڈاکٹروں نے اس کا نام "کوریا لفو مینجائٹس" رکھا ہو عوام میں "جھن جھنیا" کے نام سے مشہور ہے کیونکہ اس میں مریض اپنے بدن میں ایک شدید جھنجھناہٹ سی محسوس کیا کرتا ہے، اس کا نام خواہ کچھ بھی رکھ دیا جائے لیکن اسکی اصلیت سے ابھی تک کسی کو واقفیت نہیں ہے۔

کلکتہ میں جب یہ وبا پھیلی تو وہاں کے تمام مشہور و معروف ڈاکٹروں نے ملکر...... مشورہ کیا اور اسکے متعلق اپنا متفقہ بیان اخبارات میں شائع کرایا ان کا بیان ہے کہ "کلکتہ کے اسپتالوں میں اس مرض کے جو مریض دیکھے گئے ہیں ان میں بیشتر تعداد ایسی تھی کہ وہ درحقیقت کسی اور مرض میں جیسے کہ مرگی یا سکتہ وغیرہ ہیں، مبتلا تھے اور غلطی سے یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ انہیں جھن جھنیا ہے باقی مریضوں میں ظاہری طور پر کسی قسم کی کوئی خرابی نہ ملی، اور اگر ان میں کچھ علامات بھی تھیں تو وہ ان دواؤں کے اثرات کی تھیں جو اسپتال آنیسے پہلے وہ استعمال کر چکے تھے، بغور امتحان کرنے پر ان سب میں کچھ خفیف سی غیر معمولی باتیں ملاحظہ میں آئیں لیکن سب میں یہ غیر معمولی باتیں مختلف تھیں ایک چیز جو اکثر مریضوں میں دیکھنے میں آئی یہ تھی کہ دماغی اور نخاعی رطوبت کا دباؤ کسی قدر بڑھا ہوا تھا اور گھٹنوں کے ردِ فعل میں کسی قدر زیادتی تھی۔ یہ مرض جسے اس قدر پر اسرار سمجھ لیا گیا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ نظام عصبی میں خفیف سی برہمی پیدا ہو جائے۔ اسکے علاوہ اعضائے جسمانی میں کوئی خرابی نہیں ہوتی"

گذشتہ جنوری میں لفٹنٹ کرنل چوپڑا نے اپنی سرکاری رپورٹ میں اس پر بہت کچھ شک ظاہر کیا تھا کہ کوئی وبا پھیلی ہوئی ہے ان کا خیال تھا کہ بلیریا، مرگی، ہسٹیریا، نیوروسیس، سکتہ اور اسی قسم کی اور بعض بیماریوں کو جنکی ملتی جلتی علامات ہوتی ہیں جھن جھنیا خیال کر لیا جاتا ہے۔

یہ تو تحقیقات کرنے والے ڈاکٹروں کی رائیں تھیں۔ اب ذرا یہ بھی سن لیجئے کہ جو مریض اس میں مبتلا ہوتے ہیں ان پر کیا گذرتی ہے اور وہ اپنی بپتا کس طرح سناتے ہیں۔ پاؤں کی انگلیوں میں جھن جھناہٹ اور رعشہ، ٹانگوں میں درد، گردن اور سر میں درد، جسم کے عضلات کا تن جانا، کمر و پشت تمام جسم کا کانپنا، اور دوران سر اسکی عام علامات ہیں۔ بیہوشی بالعموم نہیں ہوتی اور حواس اکثر درست رہتے ہیں۔ بعض مریضوں میں گھبراہٹ، سینے پر بوجھ، تنفس میں دقت، دل میں دھڑکن، اور شہرگوں میں تڑپ موجود ہے۔ بعضوں کا بیان ہے کہ تمام جسم کانپتا ہے اور جھٹکے سے لگتے ہیں، پاؤں کی انگلیوں میں جھنجھناہٹ اور سوئیاں سی چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی قوٰے کمزور ہو جاتے ہیں، مریض نہ تو بات کر سکتا ہے نہ اپنے جسم یا سر و گردن کو سیدھا رکھ سکتا ہے، آنکھیں کھولنا دشوار ہوتا ہے، نظر دھندلی ہو جاتی ہے اور آنکھیں کسیقدر سرخ ہو جاتی ہیں بعض کا خیال ہے کہ سر میں چکر اور درد اور سر کا گھومنا خاص علامتیں ہیں لیکن غشی نہیں ہوتی، مریض کو آس پاس کی چیزیں چلتی پھرتی نظر آتی ہیں اور شاذ و نادر بیہوشی لاحق ہو جاتی ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس مرض کا پہلا دورہ بالعموم سر شام ہوا کرتا ہے بعد کے دورے پھر خواہ کسی وقت ہوں، اس بیماری سے کسی کے موت کی اطلاع تا حال موصول نہیں ہوئی۔ اعداد و شمار کے دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عورتیں اس مرض میں مردوں کی بہ نسبت کم مبتلا ہوتی ہیں۔ اور بچوں پر تو شاذ و نادر ہی اس کا اثر ہوتا ہے۔

عام طور پر اس مرض سے بچنے کی یہ تدابیر بتائی جاتی ہیں:-

(۱) خوف و ہراس سے بچنا، اکثر نازک طبع لوگ صرف خوف کی وجہ سے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(۲) بیماری کا ذکر سنکر بدحواس نہ ہونا چاہیئے۔

(۳) بیماری کے متعلق غور و خوض نہ کرنا چاہیئے۔

(۴) جہانتک ہوسکے جسمانی اور دماغی صحت قائم رکھی جائے۔

(۵) حلق اور ناک کو صاف رکھنا چاہیئے۔ اس کام کیلئے نمک کے پانی کے غرارے اور اسی پانی کو ناک میں لینا کارآمد ہوسکتا ہے۔

اسکے علاج کے طور پر مندرجہ ذیل طریقے کو مفید بتایا جاتا ہے۔

مریض کو فوراً لٹا دیا جائے۔ سر پر برف کی تھیلی رکھی جائے یا برف ملی جائے۔ برف اگر دستیاب نہ ہو تو سرد پانی سے بار بار سر کو بھگوئیں اور زور زور سے پنکھا جھلیں، یا پانی میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں اور پنکھا جھلتے رہیں۔ ٹانگیں اور پیر گرم پانی میں ڈبو دئے جائیں۔ سر کے علاوہ تمام جسم پر گرم کپڑا اڑھا دیں۔ اگر مریض کو اپنا سر اونچا رکھنے میں آرام ملے تو ایسا کر دیں۔ مریض کو یہ سمجھا کر کہ معمولی سی بات ہے اور بہت جلد تمام علامات رفع ہو جائینگی اسکی ہمت بندھائیں۔ علامات دور ہو جانیکے بعد مریض کو ٹھنڈی اور اندھیری جگہ میں رکھیں۔ ملاقات کرنے والوں اور آنسو بہانے والوں کو مریض کے پاس نہ جانے دیا جائے۔ دوا کے طور پر بعض اطبا کی رائے ہے کہ ایک مسہل دیدیا جائے بعض ممتاز ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ مریض کو اسپرٹ امونیا ایروٹیک استعمال کرائی جائے۔ چوبیس گھنٹے کے بعد (سیلیتھ) آفیسر کی تجویز یہ ہے کہ علاج علامات کے مطابق کیا جائے۔ برومائیڈ، سوڈیم سیلی سلیٹ، اور سیگرزین مفید دوائیں ہیں جنہیں دیگر مدر بول دواؤں کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ غذا میں کوئی چیز دیر ہضم اور ثقیل نہ دینی چاہیئے۔ پتلی اور سیال چیزیں بکثرت دینی چاہئیں اور اس مقصد کیلئے پانی میں پکا ہوا انگور دانہ قند ملا کر دیا جا سکتا ہے۔ دودھ اور پھلوں کا عرق بھی اچھی چیزیں ہیں۔ گلیوکوز پانی میں ملا کر دے سکتے ہیں۔ آرام ہو جانے پر آہستہ آہستہ معمولی خوراک پر لے آئیں۔ زیادہ مقدار میں یا زیادہ روغنی اشیا رکھانے سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ معدہ پر جہانتک ہوسکے کوئی بار نہ پڑے۔

ایک دلچسپ لطیفہ

ڈینگی بخار کے سلسلے میں انڈین میڈیکل جرنل نے ایک بہت دلچسپ واقعہ شائع کیا ہے کوئی صاحب اپنے کسی کام کو کلکتہ کے بازار میں خراماں خراماں چلے جا رہے تھے۔ یکایک چار آدمیوں نے ان کے قریب پہونچکر ان سے کہنا شروع کیا کہ آپ کو تو ڈینگی کی بیماری ہے آپ تو کانپ رہے ہیں انہوں نے ہر چند کہا کہ میں تو اچھا خاصہ ہوں مجھے کچھ نہیں ہے مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی اور انہیں پکڑ کر زبردستی ایک نل کے پاس لے گئے اور نل کے نیچے بٹھا کر نل کھول دیا۔ خوب اچھی طرح انہیں سر سے پاؤں تک بھگو دینے کے بعد وہ چاروں ہنستے ہوئے بھاگ گئے اور یہ بیچارے نہیں گالیاں دیتے ہوئے اٹھے اور اب جو دیکھتے ہیں تو جیب میں سے بٹوا غائب ہے جسمیں سو روپے کے نوٹ تھے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(بسلسلۂ گذشتہ)

از جناب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر اورنگ آبادی

نظام اعصاب:- زمانہ حمل میں نظام اعصاب کا احساس ہو کر بعض امراض کے لباس میں اپنی ذکاوت کے مظاہرے پیش کرتا ہے مثلاً صبح کے وقت متلی، قے، تھوک کی زیادتی، ہر قسم کے عصبی درد، غیر معمولی چیزوں، مٹی وغیرہ کے کھانے کی خواہش، چڑچڑاپن، سستی اور کاہلی وغیرہ یہ تمام علامتیں اعصاب کی انعکاسی تحریکات کا کرشمہ ہوتی ہیں، اور عصبی المزاج، نازک اور محنت سے گوشۂ عافیت میں رہنے والی عورتوں کو ان تحریکات سے زیادہ سابقہ پڑتا ہے۔

حمل کی پہلی نصف مدت میں ان شکایات کو بارہا مریض کی صحت میں افسردگی اور سخت تشویش کا باعث دیکھا ہے، مگر نتیجہ یاس انگیز نہیں ہوتا ان پیچینیوں کا اصلی سبب یہ ہے کہ ابتدائی مہینوں میں حاملہ کے آلات تناسل میں عجیب و غریب اور غیر معمولی تغیرات ہونے لگتے ہیں جن کا خاموش اثر نظام عصبی کے شیرازے کو درہم برہم کر دیتا ہے، اسلئے اعصاب متاثر ہو کر اپنی انعکاسی تحریکات کو مختلف عنوانات سے ظاہر کرتے ہیں۔ مگر رفتہ رفتہ آخر حمل میں نظام عصبی کی رفتار ٹھیک ہو جاتی ہے اور حاملہ بالآخر تمام پیچینیوں کے چنگل سے نکل کر گہوارۂ صحت میں راحت اندوز ہوتی ہے۔

آثار حمل:- ایک دوشیزہ اپنے کتخدا ہونیکے بعد جلد یا دیر میں اگر حاملہ ہو جائے تو وہی علائم متلی، قے، طبیعت کا بے کیف رہنا، کاہلی، سستی اور چڑچڑاپن وغیرہ غیر معمولی پیچینیاں، فیصدی ستانوے لڑکیوں میں آثار حمل متصور ہونگے لیکن وہ عورتیں جو بار بار حمل کے تجربات بار ور ہو چکی ہیں ان کا تجربہ ایک معمولی حیض کے بعد مقررہ ایام پر دوسرا حیض نہ آنے اور مزاج میں غیر معمولی تغیرات پیدا ہو جانے سے یقین کیلئے کافی ہوتا ہے، عورت خود ریب اور شک سے آزاد ہو کر کہہ سکتی ہے کہ وہ حاملہ ہو گئی اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ بچہ پیدا ہونیکے بعد حیض جاری نہیں ہونے پاتا اور عورت حمل کے خوش آیند ثمرات سے بہرہ ور ہو جاتی ہے۔

تشخیص حمل:- حمل اگر طبعی ہے اور اس میں غیر معمولی پیچیدگیاں نہیں ہیں، اور علامتیں غیر مشتبہ عریاں اور صاف صاف ہیں تو حمل کا حکم لگانے میں تامل نہ کیا جائے انعقاد حمل کے بعد جتنے مہینے گزرتے جائیں۔ حقیقت بے نقاب اور غیر مشتبہ ہوتی جائیگی لیکن ابتدائی مہینوں میں قطعی حکم لگا دینا بعض صورتوں میں احتیاط کے خلاف ثابت ہوا ہے کیونکہ چند مہینوں کے بعد لازماً طبیب کے فیصلے کی حقیقت کھل جائیگی، اور پیچیدہ حالات جو کسی مرض کی غیر طبعی علامتوں کا مظاہرہ ہو سکتے ہیں غلط فیصلے کو افشا کر دینگے۔

علامات حمل:- وہ علامتیں جن سے حمل کے متعلق کم و بیش رہنمائی کا امکان ہے تین قسم کی ہوتی ہیں:-

(۱) تخمینی (۲) ظنی، اور (۳) یقینی

(اولاً) تخمینی علامتیں وہ ہیں جن کو خود حاملہ عورت محسوس کرتی ہے مثلاً حیض وقت پر یکایک رک جائے۔ چونکہ مرض دق، مرض خضر اور دوسرے گھلا دینے والے امراض میں بھی حیض رک جاتا ہے یا بعض شرمیلی اور عصبی المزاج لڑکیاں نوعروسی میں متاثر ہو جاتی ہیں اور حیض کا وقت ٹل جاتا ہے، یا اولاد کی نہایت آرزو مند عورتیں جو حقیقتاً عقیمہ ہوتی ہیں، اور حیض انتہائے تمنا کی بھول بھلیوں میں پڑ جاتا ہے یا وہ عورتیں یاس کی منزل تک پہنچ جاتی ہیں۔ ان میں بھی حیض کی بیقاعدگی کے سبب تعطل ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے ایام حمل کی ابتدا میں حیض کا رک جانا ہماری رائے میں ایک تخمینی علامت ہے جس کو یقینیات کے لئے کار آمد نہ سمجھنا چاہیئے۔

(۱) بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو دودھ پلانے کے زمانہ میں حاملہ ہو جاتی ہیں اور انقطاع حیض کا زمانہ حمل ثانی کی منزل آ ملی بنجاتا ہے اسلئے ہم بھی حیض کے رک جانیکو حمل کے مخصوص دلائل مشتبہ میں شمار کرنے سے متامل ہیں۔

(۲) صبح کے وقت متلی اور قے وغیرہ بھی ایک تخمینی علامت ہے یہ علامتیں عموماً دوسرے مہینے سے شروع ہوکر چوتھے مہینے میں ختم ہو جاتی ہیں لیکن ہر عورت ان علامتوں میں مبتلا نہیں ہوتی، بلکہ مستثنیات کا دروازہ بھی کھلا ہوا ہے۔ علی الخصوص جفاکش عورتیں زمانۂ حمل میں ان تکلیفوں سے آزاد رہتی ہیں۔

(۳) پستان کے تغیرات۔ اس میں شک نہیں کہ پہلی مرتبہ پھولنے پھلنے والیاں ان تغیرات کی نشانیوں پر آس لگا سکتی ہیں لیکن جو کئی مرتبہ بار دیکھ چکی ہوں ان میں سے پستان کے گرد کا رنگین حلقہ وضع حمل کے بعد غائب نہیں ہو جاتا، بلکہ ایک علامت کی طرح موجود رہتا ہے، اور پستان میں دودھ جیسی رطوبت سیال کا موجود ہونا، یا پستان کا بڑھنا بڑھانا یہ بھی حمل کی ایک تخمینی علامت ہے۔ کیونکہ بعض مرتبہ رحم کی رسولیوں میں یہی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اسی نا اہل دائیاں برسوں تک عورتوں کو ایسے حمل کے افسانوں سے سخت اشتباہ اور دھوکے میں ڈالے رکھتی ہیں۔

(۴) پیٹ کے تغیرات۔ پیٹ کی جلد کا گہرا رنگ اور اس پر سفید دھاریاں ان کو بھی اس وقت تک ایک تخمینی علامات تصور کرنا چاہئیے جب تک کہ یقین کیلئے دوسری علامتیں موجود نہ ہوں۔

(ثانیاً) ظنی علامتیں وہ جنکو قابل طبیب یا قابلہ مالہ کا امتحان کرنیکے بعد معلوم کرسکے ایسی علامتوں کا تعلق کم و بیش رحم سے لازماً ہوا رہتا ہے، مثلاً:

(۱) رحم کی مقدار میں تغیر، یاد رکھنا چاہئیے کہ رحم اتنی تیزی سے ایک مستقل طریقہ پر اور یکسانی کے ساتھ صرف حمل ہی کی وجہ سے بڑھتا ہے۔ یوں تو پیٹ رفتہ رفتہ بڑھنا حیض رک جانیکے بعد ایک تخمینی علامت ہے لیکن اس صورت میں مستقل اصول پر رحم بھی اگر بڑھ رہا ہو تو تخمینی منزل سے ہمارا قدم آگے بڑھیگا اور شاید ہم اعتبار کے قریب تر پہنچ سکیں جب کہ دوسری علامتیں بھی ہمارے سامنے ہوں

(۲) رحم کی شکل میں تبدیلیاں۔ مثلاً اس کا بڑھنا۔ اُسکے قوامی حالات کی تنظیم اور اس عمل کی یکسانی، ان باتوں سے بھی حمل کے وجود کو "ظن غالب" کے الفاظ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے

(۳) علامت ہیگار جو حمل کے ابتدائی ہفتوں میں چھ ہفتے سے دس ہفتے تک حمل کے اثبات کی ایک دلیل ہے حاملہ ہی میں پائی جاسکتی ہے۔

علامت ہیگار کے یہ معنی ہیں کہ دانشمندانہ طور پر ہاتھ سے ٹٹول کر عنق رحم اور جسم رحم کے درمیان نرم اور لچکدار حصے کو محسوس کیا جائے یہ نرمی اور لچک زمانہ حمل کے ابتدائی دور میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے مگر محسوس کرنیکے دو طریقے ہیں۔ رحم اگر آگے کی طرف جھک گیا ہے تو دو انگلیاں عنق رحم کی سامنے والی محراب (محراب قدامی) میں آہستہ سے رکھی جائیں اور دوسرا ہاتھ پیٹ پر رکھنے کے بعد نرمی کیساتھ درمیانی حصّہ کو چھوکر پتہ لگایا جائے۔ لیکن رحم اگر پیچھے کی طرف جھکا ہوا ہے تو دونوں انگلیاں پیچھے کی طرف والی محراب (محراب خلفی) میں رکھنی چاہئیں اور دوسرے ہاتھ کو پیٹ پر رکھکر رحم کے درمیانی حصہ کی نرمی کو محسوس کرایا جائے جاری یہ کوشش بھی ظن غالب کی ایک صورت ہے۔

(۴) زمانۂ حمل میں رحم سکڑتا سکڑاتا رہتا ہے۔ ابتدائی دو مہینوں میں تو رحم کے سکڑنے کی ایک لہر سی محسوس ہوتی ہے لیکن تیسرے مہینے میں انگلی کو رحم پر رکھنے سے اس حالت کا خاصا احساس ہونے لگتا ہے اور ہر پانچ دس منٹ میں چند لمحات تک اس طرح سکڑنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

یاد رکھنا چاہئیے کہ رحم سکڑنے کی حالت میں ذرا سخت ہو جاتا ہے، اور اصلی حالت پر آجانیکے بعد اس میں نرمی آجاتی ہے اس علامت کو بھی ظن غالب کی فہرست میں شریک کیا جاسکتا ہے۔ لیکن رحم کی بعض رسولیوں میں اجتماع خون کے باعث رحم کے سکڑنے کی مشابہت کا امکان ہے تاہم غور سے پتہ لگانے کے بعد یہ فیصلہ کیا جاسکتا ہو کہ رسولی (سلعۃ الرحم) کی صورت میں رحم غیر طبعی طور پر صرف اسی جانب سکڑیگا جس طرف رسولی کا دباؤ ہے۔

(۵) عنق رحم کے تغیرات۔ ابتدائے حمل ہی کے چند پہلے ہفتوں سے رحم کی گردن میں نرمی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے اور رطوبت کا اخراج زیادہ ہونے لگتا ہے۔ مگر عنق رحم میں اگر ورم مزمن ہو تو ان دونوں علامتوں کے ناپدید ہونیکا امکان قوی ہے، تاہم استثناء مذکور کو نظر انداز کردیا جائے تو ظن غالب کے حدود سے ہمکو قریب تر سمجھنا چاہئیے۔

(۶) مہبل کی عروق (رگوں) میں تڑپ حمل کے زمانے میں مہبل کی رگیں بڑی ہو جاتی ہیں اور مہبل کی پہلوی محرابوں میں اگر انگلی داخل کیجائے تو شریانی تڑپ بے محابا محسوس ہوتی ہے، مگر دوسرے تیسرے مہینے اس امتحان کا جائزہ لینا چاہئیے۔ ابتدائی زمانہ ناموزوں ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کثیر العروق سلعہ (رسولی) مہبل میں موجود ہو اور شریانی تڑپ اسی کا نتیجہ متصور ہوسکے مگر دوسری علامتیں امتیاز کیلئے رہنما ہوسکتی ہیں۔ تاہم اس

تغیر یافتہ ترتیب کو ظن غالب کی فہرست میں داخل کیا جا سکتا ہے۔

(۷) ہبل کے مخصوص تغیرات: اہم تغیر یہ ہے کہ اعادہ جھلی جو اس پر استر کئے ہوئے ہے نیلگوں ہو جاتی ہے کیونکہ اُسکی وریدوں میں بحالت حمل خون کا اجتماع معمول سے زیادہ ہونے لگتا ہے اور دوسرے تیسرے مہینے سے اس حالت کا احساس نمایاں تر ہو جاتا ہے ہبل کے نیچے کے حصہ کی رگیں بھی اُبھر آتی ہیں اور نسبتاً بہت پیچیدہ ہو جاتی ہیں۔ ان دنوں ہبل سے رطوبت بھی زیادہ افراز پانے لگتی ہے اور استر لگانے والی جھلی میں بھی کچھ نہ کچھ کھُردرا پن پیدا ہو کر نرمی میں فرق آجاتا ہے ہم اس کو بھی "ظن غالب" کا ایک شاہکار تصور کر سکتے ہیں۔

ثالثاً حمل کی علامات یقینی

ان علامتوں کا تذکرہ سرسری طور پر پہلے بھی آچکا ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اس مقام پر انہیں پھر دُہرا دیں تاکہ حافظہ فراموشیوں کی معمول بھلیوں سے آزاد رہ سکے۔

(۱) جنین کے قلب کی حرکت اور آواز۔ اس حرکت کا احساس پانچویں مہینے کے نصف آخر سے ہونے لگتا ہے اور حرکت سنائی دینے لگتی ہے، اسکی آواز دُہری اور ہلکی ہوتی ہے اس آواز کو "لک لک" سے تشبیہ دیتے ہیں یا یوں کہیے کہ گھڑی تکیے کے نیچے رکھی جائے اور فی منٹ ایکسو بیس مرتبہ ٹک ٹک کی صدا پر کان لگائے جائیں تو غیر منظم طور پر کان میں یہ آواز آتی رہیگی۔ گر مسماع عورت کے برہنہ پیٹ پر لگانا چاہیئے۔

یاد رہے کہ جنین جب حرکت کرتا ہے تو اُسکے قلب کی حرکت ذرا تیز ہو جایا کرتی ہے اور جب کسی خاص وجہ سے اُس پر خون کا دباؤ زیادہ پڑنے لگتا ہے تو آواز دھیمی ہوتی ہے خواہ یہ خون کا دباؤ رحم کے سکڑنے کے باعث پڑے یا اور کوئی سبب ہو۔ بات یہ ہے کہ رحم کے سکڑنے سے نال اور مشیمہ کسی قدر دبتے رہتے ہیں اسی وجہ سے حرکات میں تنظیم بھی نہیں رہتی، یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض مرتبہ جنین غیر طبعی حالت میں آجاتا ہے اور پیدائش کے وقت سرین کے بل اُترتا ہے۔ اس وقت نسیم کھلنے لگتی ہے اور اجزہ دخانی قلب کی حرکت کو سُست کر دیتے ہیں تب بھی تنظیم حرکات باقی نہیں رہ سکتی اور ہر صورت میں بھی حرکاتِ قلب کا پتہ لگانے سے تشخیص حمل میں کافی مدد مل سکتی ہے

یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وضع حمل میں دیر لگ جائے یا دُشواری کا سامنا آپڑے تو جنین کے قلب کی حرکتوں کا دانشمندانہ طور پر شمار کرنا ضروری ہے ان حالتوں میں اگر فی منٹ ایکسو بیس حرکاتِ قلب گھٹ جائیں یا فی منٹ ایکسو ساٹھ تک بڑھ جائیں تو جنین کی حیات مستعار اُمید کے دائرہ عمل سے خارج سمجھنی چاہیئے، اور حاملہ کے بچانے کیلئے ہر تدبیر پر عامل ہونا چاہیئے۔

جنین کے حرکاتِ قلب کی آواز سننے کیلئے بہترین مقام "عانہ" کے مفصل سے اوپر بالکل وسط میں "خط ابیض" ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ جنین کے قلب کی آواز اسکی پسلیوں اور شانے کی ہڈی کے ذریعہ سے سماع اور کان تک پہنچتی ہے اور رحم کا وہ حصہ جو جنین کی پسلیوں اور شانے کی ہڈی کے مقابل واقع ہوتا ہے۔ اُسی حصہ میں یہ قابلیت ہے کہ آسانی سے آواز کا احساس کرا سکے۔ اس میں شک نہیں کہ رحم میں جنین کی ہیئت میں بھی تغیرات ہوتے رہتے ہیں اور حرکاتِ قلب کی جگہ بدلتی رہتی ہے، پھر بھی غور کے بعد صحیح مقام پر مسماع لگانے سے حرکت کی صداؤں کا پتہ لگ جاتا ہے۔

جنین کے قلب کی آواز سُننے کا ایک اور بھی اچھا موقع ہے جو خط حاملہ کی ناف سے لیکر عظم الحافہ کے مابین عین وسط میں شوکہ مقدمہ علیا تک کھینچا جائے تو اس جگہ بھی مسماع کے ذریعہ سے صاف آواز محسوس ہوگی اس حرکت اور آواز کے احساس کا جب قصد کیا جائے تو نہایت خاموشی، پورا سکون اور بالکل سناٹا ہونا چاہیئے حاملہ اور مسماع کے درمیان کپڑا تک حائل نہ ہو اور بات تک نہ کیجائے جنین کے قلب کی آواز سنتے وقت اس کا شمار کر لینا ضروری ہے اور حاملہ کے نبض کی حرکت کا اپنے نبض کی حرکت سے بھی مقابلہ کرتے رہنا مناسب ہے اور اس غلطی کے پھندے سے نکلنے کا طبیب کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ دونوں نبضوں کی حرکت کو کہیں جنین کے قلب کی حرکت تصور نہ کر لیا جائے۔

بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ قلب کی حرکتوں کی آواز نہیں سُنائی دیتی اور کچھ غیر معمولی اسباب مزاحمت کرنے لگتے ہیں۔ اس سے حمل کا انکار نہیں کیا جا سکیگا جب کہ دوسرے یقینی وجوہ سامنے ہوں لیکن اگر دی حالات میں آواز سنائی دینے کے بعد یکایک بند ہو جائے اور بار بار نہ سنائی دے تو جنین کا انجام خطرات کے چنگل میں سمجھنا چاہیئے اور عجب نہیں کہ موت سر پر کھیل رہی ہو، ایسے موقع پر حزم و احتیاط سے نہ چوکنا چاہیئے۔

بعض مرتبہ جنین کے قلب کی آواز کیساتھ دوسری عجیب سی آوازیں بھی شریک ہو کر اس میں مل جل جاتی ہیں۔ سجد سجد کی آواز۔ رگڑ کی سی آواز، پانی کے چھلکنے کی سی آواز یا پھکنے کی سی آواز اسکے ساتھ ہمنوائی کرنے لگتی ہیں۔ ان کا سبب یہ ہوتا ہے کہ بچے کی نال میں بعض وجوہ سے دوران خون رُکنے رکنے لگتا ہے۔ یا تو نال میں کوئی گرہ پڑ جاتی ہے یا جنین کے کسی عضو پر لپٹ کر پیچ کھا جاتی ہے یا خود اس پر کوئی دباؤ آپڑتا ہے ان اسباب سے

غیر طبعی آوازیں جنکو عورت سے ہوشیار کرتی رہتی ہیں تاہم اگر ایسی آوازوں کا سلسلہ ابتدا سے شروع ہو جائے اور مدت تک مسلسل باقی رہے تو بلا شبہ جنین کے متحرک ہونے کی علامت ہے اور ولادت میں ہچکیوں کا احتمال نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

مختصر یہ کہ جن علامتوں کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ ان کو حمل کی علامت یقینی تصور کیجئے اور محمود یا نامحمود ہونے کی بحث کے متعلق دوسرے پہلو سے غور کیجئے گا۔

ثانیاً جنین کے مختلف اعضاء کو ٹٹول کر بھی ایک صائب الرائے طبیب صحیح فیصلہ دیسکتا ہے بعض مرتبہ نااہل دائیاں دو دو سال تک دھوکے میں رکھتی ہیں۔ یا خود اپنی نادانی کی فریب خوردہ ہوتی ہیں اور حمل کا یقین دلانے میں سرخروئی کا پہلو نکالتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ چوتھے مہینے کے بعد حمل کی تشخیص جنین کے اعضا کو ٹٹول کر آسانی سے ممکن ہے جنین کا سر، شکم، سرین اور ہاتھ پاؤں جب ٹٹولنے سے اپنی اپنی ہیئت کا مشاہدہ کرا سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم حمل کے یقینی ہونیکا فیصلہ نہ دیں اور رجا وغیرہ کے مرض یا ان سلعات رحم سے جو اشتباہ حمل کے چکر میں ڈال کر مدتوں ہمارے واہمہ کیلئے فریب محض ثابت ہوتی رہتی ہیں قوت ممیزہ کے آئینے میں مشاہدہ نہ کریں۔ کیونکہ اعضائے جنین اپنی ہیئت کذائی سے خود ایک شہادت عریاں ہوتے ہیں۔

ثالثاً، ہم جنین کے ذاتی حرکات سے بھی حمل کے اثبات میں یقین کی منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔ چار مہینے کے بعد حاملہ کو جنین کی حرکت کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اور وہ اس کھیل کو خود محسوس کرنے لگتی ہے۔

جن عورتوں کے شکم کی جلد نازک اور صاف ہوتی ہے وہاں آنکھ خود عینک بن کر ہر ایک کو اس آنکھ مچولی کا تماشائی بنا سکتی ہے۔ ورنہ حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھنے یا سماعہ لگانے۔ یا بچے کے پاؤں کی ٹھوکر جو رحم کی دیوار پر لگتی ہے۔ اس سے حرکت بلکہ دھیمی سی آواز کا بھی پتہ چلتا ہے اور ہم اسکو بلا شبہ علامت یقینی کہہ سکتے ہیں

حمل کی تشخیص دیگر عوارض سے

(۱) مثلاً ورم رحم مزمن یا صلب یا بڑا ہو تو بعض مرتبہ حمل کا شبہ ابتدائی ایام میں ہو جاتا ہے۔

(۲) وضع حمل کے بعد اگر کسی وجہ سے رحم پورے طور پر سکڑ کر اپنی طبعی ہیئت پہ نہ آیا ہو تو شاید کوئی مستقبل قریب یا بعید اس ہیئت کو اشتباہ حمل کے نام سے موسوم کر سکے۔

(۳) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رحم کی ساخت کے اندر یا اسکی تجویف غشائی میں کچھ رسولیاں ہوتی ہیں یا اجتماع خون ہو جاتا ہو ایسی حالتوں کو اشتباہ سے خالی تصور نہیں کیا جا سکتا۔ فرق اتنا ہے کہ حمل میں اتنی سختی اور تناؤ نہیں ہوتا جتنا ان صورتوں میں ہوتا ہے۔ تاہم بعض وقت ایک زیادہ نازک صورت پیش آجاتی ہے وہ یہ کہ رحم کی ریشہ دار ساخت میں رسولی بھی ہوتی ہے۔ اور حمل بھی ٹھہر جاتا ہو اس وقت یقین متزلزل ہو جاتا ہو اور غایت احتیاط کا فرض مجبور کرتا ہے کہ قابل ترین ماہر فن بیہوشی کی دوا سنگھا کر یہ عقدہ حل کرے یا حمل کے فیصلے کو ابھی کچھ اور مدت تک معرض التوا میں لائے تاکہ فیصلہ کن علامتوں کے ظاہر ہونے پر صحیح مقصد ہمارا زاویۂ نگاہ بن سکے۔

مرض رجا بھی حمل کے معاملہ کو شبہ کا کھلونا بنا دیا کرتا ہے۔ یہ حالت ان عورتوں میں بکثرت مشاہدہ کی جاتی ہے جو عصبی المزاج ہوتی ہیں اور تمنائے اولاد ان کو وارفتہ کر دیتی ہے۔ ان میں ایام ماہواری رک جاتے ہیں یا کبھی تھوڑے بہت آئے پھر غائب ہو گئے اور پستان بھی کم و بیش بڑھنے لگے بعض مرتبہ مٹی وغیرہ کی رغبت خلط فاسد کی وجہ سے پیدا ہونے لگتی ہے اور یہ صورت اگر سن یاس کے قریب پیدا ہو جائے تو پھر واہمہ اور بھی گوناگوں خلاقیاں کرنے لگتا ہو اسلئے حمل اور رجا میں فیصلہ دینے کیلئے دار وئے بیہوشی سنگھا کر صحیح رائے قائم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے

(۱) بیہوش کرنیکے بعد جسوقت حبل کو ٹٹولا جائیگا تو رحم اپنی حالت میں اور حجم میں پایا جائیگا اور اس میں کوئی غیر معمولی تغیر نہ ہوگا

(۲) پیٹ جو حاملہ کیطرح پھولا ہوا ہوگا وہ بھی اپنی اصلی حالت پر آجائیگا اور اب بحیثیت ماہر فن اس دھوکے سے پردہ اٹھا دیا جائیگا کہ حمل برسوں رہ سکتا ہے اور برسوں سے چلا آرہا ہے۔

اس مشورے کو فراموش نہ کیا جائے کہ ایسے امتحان کیوقت شوہر یا نہایت قریب ترین رشتہ دار موجود رہے ورنہ اسقاط حمل کرا دینے کا الزام سر نہ دھرا جائے۔

(باقی آئندہ)

لال زہر خوراک میں

(از جناب خانبہادر حکیم سید محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ و سابق ڈسٹرکٹ بورڈ چیرمین و میڈلسٹ داؤد نگر ضلع گیا)

"ہمدرد صحت حفظان صحت کا علمبردار ہے اور عروس البلاد شہر دہلی سے اشاعت کا فخر اسکو حاصل ہے مگر اسکو کیا کیا جائے کہ جہاں پھول ہوتے ہیں وہیں کانٹے بھی ہوتے ہیں "چراغ تلے اندھیرا" مشہور مثل ہے۔ ہمارے دلی والے بھائی لال مرچ جیسی مضر صحت چیز کے اسقدر عادی ہیں کہ یہ انکی محض معمولی اور رسمی سی بات ہے کہ ترکاریوں کبابوں، اور دوسری چیزوں میں علاوہ معمولی مصالحہ کے جو پہلے ہی سے شامل رہتا ہے پھر اوپر سے سرخ مرچ کا سفوف بھی چھڑک کر کھاتے ہیں مشاہدہ کی ضرورت ہو تو جامع مسجد کے نیچے ہوٹلوں کا منظر دیکھ لینا کافی ہوگا اس تقریب میں آج اپنا پہلا مضمون اسی "لال زہر" کے نام سے معنون کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

میرے تعجب کی حد نہ رہی جب کہ خود اطبائے دہلی کے دسترخوانوں پر نمکدان کی جگہ میں نے لال مرچوں کا سفوف دیکھا اور وہ انہیں بہت مرغوب تھا۔ الا ماشاء اللہ، خدا جانے ہمارے مدیر ہمدرد صحت اس سنت دہلوی کے عامل ہیں یا نہیں۔ اگر اس مضمون کی اشاعت سے ان کو کوئی "غذائی تکلیف" پہنچے، تو اسکے لئے پیشگی معافی مانگ لینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں"۔

'سید محمد'

امریکہ کے ایک دانا کا قول ہے کہ لوہے کے پھاوڑوں سے تو قبریں کھدا ہی کرتی ہیں مگر اکثر لوگوں نے اپنے دانتوں سے اپنی قبریں کھودی ہیں۔ درحقیقت دانا کے الفاظ طلائی حروف میں لکھنے کے قابل ہیں کبھی وہ زمانہ تھا کہ انسان کی عمر کم از کم سو برس ہوا کرتی تھی اور اب وہ وقت بھی آن پہنچا ہے کہ لوگ تیس پینتیس برس تک پہنچ پاتے ہیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زمانہ کے لوگ آج کل کے لوگوں کیطرح زبان کے غلام نہیں تھے وہ قانون قدرت کا کرتے تھے اس لئے اس کا صلہ بھی بہتر پاتے تھے، آجکل لوگوں نے بہت سے زہروں کو بھی خوراک میں داخل کر لیا ہے جنکی فہرست طویل ہے اس مضمون فی الحال صرف ایک پر اظہار خیال کیا جائیگا، کیونکہ سب سے بڑھکر اب وہی زہر نقصان پہنچا رہا ہے یہ وہ چیز ہے جسکو لوگ لال مرچ کہتے ہیں دیکھنے میں جس قدر خوبصورت نظر آتی ہے خاصیت میں اتنی ہی زہریلی ہے۔ ڈاکٹر کیلاگ ایم، ڈی لکھتے ہیں کہ غذا نے اسمیں تیزی اور جلانے کی قابلیت اس لئے ودیعت کی ہے کہ سب لوگوں کو تنبیہ ہو کہ یہ خوراک میں داخل ہونیکے قابل نہیں ہے، اور اگر ہم اسکو کھائیں گے تو نقصان پہنچے گا۔ وہی ڈاکٹر کیلاگ صاحب لکھتے ہیں کہ لال مرچ کے خالص تیل کا ایک قطرہ ایسا ہی زہریلا ہے جیسا کہ ایک قطرہ پروسک ایسڈ اور تمباکو کے تیل کا، یا یوں سمجھو کہ ایک ماشہ لال مرچ کا تیل ایک ماشہ سنکھیا سے زیادہ مہلک ہے ایسا ہونیکے باوجود بھی انسان لذت زبان کا اس قدر غلام بنگیا ہے کہ اسکو ان چیزوں سے تسلی ہی نہیں ہوتی کہ جنہیں قدرت نے خود لذت پیدا کر رکھی ہے بلکہ ان میں کسی نہ کسی زہریلی شے کو ڈالنے کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ لال مرچ، سیاہ مرچ، لونگ، دارچینی، ہینگ، رائی، یہ سب معدہ میں نقصان کا باعث ہوتی ہیں لیکن مرچ ان سب میں سردار کی حیثیت رکھتی ہے، مرچ کا ظاہری اعضا پر اثر ہر شخص کے مشاہدہ میں آتا ہے، ہر شخص تامل کہہ سکتا ہے کہ یہ اثر صحت کیلئے مفید نہیں ہو سکتا۔ ظاہری اعضا کا جب یہ حال ہے تو اندر کا کیا حال ہوتا ہوگا، لال مرچ کھانے سے پہلے تو معدہ سوزش کی وجہ سے اپنی طاقت سے زیادہ حرکت کرتا ہے۔ اور ہضم کرنے والا رس زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے اور معمول سے زیادہ خوراک ہضم ہو سکتی ہے اس غلط قسم کی چالاکی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہضم کرنے والے آلات قبل از وقت سست و بیکار ہو جاتے ہیں۔ تھکے ہوئے گھوڑے کو چلانے کیلئے بار بار چابک لگانا پڑتا ہے، اسی طرح ناتواں آلات کو چلانے کیلئے جان بدن مرچ یا یوں کہو کہ زہر کی مقدار بڑھانی پڑتی ہے۔ تھکا ہوا گھوڑا کب تک چابک سے چلیگا، تھکے ہوئے آلات کب تک کام چلائینگے، ایک روز کارخانہ بند ہو جائیگا پھر ایسی خوفناک بدہضمی آگھیرتی ہے کہ بڑے بڑے حاذق حکیموں کی حکمت بھی پریشان ہو جاتی ہے جسکا سبب یہ ہے کہ معدہ کی بناوٹ میں اس قدر نمایاں تبدیلی ہو جاتی ہے کہ اس میں اور جان ہی نہیں رہتی، معالجوں کے لمبے لمبے نسخے بالکل بیکار رہتے ہیں، مرچ معدہ کو ہی نہیں بگاڑتی بلکہ جذب ہو کر جگر میں جاتی ہے اور وہاں بیشمار خرابیاں پیدا کرتی ہے، یہی سبب ہے کہ جگر کی بیماریاں اکثر مرچ کھانے والوں کو ہوا کرتی ہیں۔ مرچ سے پیدا ہونے والی بیشمار بیماریاں ہیں، سب کا ذکر اس مضمون میں طوالت کا باعث ہوگا تاہم بعض خاص اعضا پر اسکے

اثرات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

لال مرچ کا اثر آنکھ پر:۔ دنیا میں سب سے پیاری چیز عورت ہے، ہندو شاستر کہتا ہے کہ جب تک مرد شادی نہ کرے اسکو آدھا سمجھنا چاہیئے، جن گھروں میں اولاد نہیں ان کو شمشان کا سامان سمجھو۔ عورت گھر کا نور ہے، عورت ہی دولت ہے، خوبصورتی سورگ کا میوہ ہے، عورت اس گھر ہے اور عورت کا نور چہرہ ہے اور آنکھیں چہرے کا نور ہیں۔ آنکھیں گئیں تو عورت کوڑی کی نہ رہی۔ اچھا تو جو چیز آنکھوں کو بگاڑتی ہے اس کا استعمال کرنا کونسی دانائی ہے ہمارے دیکھتے دیکھتے آنکھوں کے سامنے یہ لال مرچ عورت جیسے بے بہا رتن کو برباد کردیتی ہے اس کا آنکھ پر بڑا خراب اثر ہوتا ہے پہلے پہلے صبح بیدار ہوتے ہی پلکیں قدرے بھاری معلوم ہوتی ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد آنکھیں کھلنے میں دقت سی محسوس ہوتی ہے اگر اس حالت میں بھی اس کا استعمال جاری ہے تو کاہے گا ہے آنکھوں سے ایک قسم کا مواد نکلنا شروع ہوجاتا ہے جو پپوٹوں کو چپکا دیتا ہے بعض اوقات آنکھ کھولنی دشوار ہوجاتی ہے اور اکثر پانی سے مدد لینی پڑتی ہے، لوگ اسکو میل سمجھتے ہیں لیکن یہ میل نہیں پپوٹوں کے زخموں کا مواد ہوتا ہے، جب حالت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ صبح اُٹھنے پر تھوڑی دیر تک دھندے کے سوائے کچھ نہیں دکھائی دیتا، یہاں تک تو صورت حال قابل اصلاح ہوتی ہے۔ لیکن اسکے بعد علاج بھی مشکل ہو۔ اس حالت میں خوبصورت سے خوبصورت عورت بھی بدشکل ہوجائیگی۔ بھائی بند تعجب کرینگے کہ کیا ہوتا جاتا ہے۔ یہ تو ان کو معلوم نہیں کہ اس برائی کا باعث نابکار لال مرچ ہے اور دوسری باتوں کو اس کا باعث جانینگے۔ اگر ان کو کوئی سمجھائے بھی تو اس کو احمق بنائینگے۔ مزید بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے طبیب اور وید خود بھی اس زہر کو کھاتے ہیں اور اس کا خراب اثر عوام پر بھی پڑتا ہے، بہرحال جب مریض اس حالت پر آپہنچے جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہے تو اسکو مرچ کے استعمال بھی غور کرنا چاہیئے، آنکھ کے چھوٹا ہونے پر اگر کسی لائق حکیم کا علاج شروع کیا جائے تو بہت کچھ اُمید ہوسکتی ہے لیکن اگر یہ موقع بھی ہاتھ سے نکل گیا تو بس خدا حافظ۔

مرچ کا اثر زبان وغیرہ پر:۔ مرچ کی عادت جب ایکبار پڑجاتی ہے تو اس کا چھٹنا تو درکنار روز بروز یہ عادت بڑھتی جاتی ہے، روزمرہ کے استعمال سے زبان بھی سن پڑجاتی ہے اور وہ موٹی ہوجاتی ہے ایسی حالت میں قوت ذائقہ بھی صحیح حالت میں نہیں رہتی۔ زیادہ مرچ کھانے والے کو پہلے پہلے پاخانہ ذرا دیر سے ہوتا ہے، پھر دن بدن درد بڑھنے لگتا ہے اور قبض رہنے لگتا ہے پھر کچھ عرصہ میں... پاخانہ کے بعد سوزش کی سی کیفیت رہنے لگتی ہے یہ اُس خوفناک مرض کا آغاز ہے جسکو لوگ بواسیر کہتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مرچ سے انتڑیوں میں ورم ہوجاتا ہے اور پاخانہ کے ساتھ کبھی کبھی خون کی ایک دو بوندیں گرنی شروع ہوجاتی ہیں۔ اس وقت اگر مرچ کا استعمال ترک کر کے علاج شروع کیا جائے تو بہت فائدہ پہونچتا ہے سندرجہ ذیل نسخہ ایسی حالت میں مفید ہے۔ نسخہ:۔ زیرہ سفید تین ماشہ، الائچی خورد ۴ عدد، گلاب کے پھول تین ماشہ، بادام ۷ عدد، اجوائن دیسی ۱ ماشہ، مصری سفید ایک تولہ پانی میں پیس کر صبح و شام پینا چاہیئے، اس حالت پر بھی اگر غفلت ہوئی تو ان خون کے قطروں کی تعداد بڑھ جائیگی حتی کہ بوندوں کی بجائے خون دھار کی شکل میں خارج ہونے لگیگا بعض اوقات خون بند بھی نہیں ہوتا جب تک کہ مریض اُٹھ کر کھڑا نہ ہوجائے۔ کبھی کبھی حاجت رفع بھی نہیں ہونے پاتی کہ اُٹھ کھڑا ہونا پڑتا ہے سخت کمزوری ہوجاتی ہے اور گھٹنوں تک درد رہتا ہے۔ دن بدن ضعف و ناتوانی ہوتی جاتی ہے اور مریض کے مرجانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اب تو شاید سب ہی یہ نصیحت کرینگے کہ مرچ چھوڑ دو، مگر اس وقت اس نصیحت سے شاذ و نادر ہی کوئی نتیجہ نکلتا ہے کیونکہ یہ مرض بہت ہٹیلا ہے، زندگی کا کچھ لطف نہیں رہتا۔

مرچ کا اثر لڑکیوں پر:۔ کم عمر لڑکیوں کو تو بے حد نقصان پہنچاتی ہے .... اعضائے تناسل میں خراش پیدا کر دینے کی طبعی خاصیت اُسمیں موجود ہوتی ہے بچے بیچارے اس بارہ میں بالکل ناواقف ہوتے ہیں اس کیفیت سے ان کو لذت معلوم ہوتی ہے اور اعضائے تناسل ہاتھ سے مسلنے کو خواہ مخواہ دل چاہتا ہے جس سے طلب لذت بڑھتی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غیر طبعی عادت پڑجاتی ہے اور نوخیز لڑکیاں اس عادت بد سے اپنا رنگ روپ کھو بیٹھتی ہیں۔ اندر سے ایک سفید سی چیز خارج ہونے لگتی ہے حیض بیقاعدہ اور تکلیف سے ہوتا ہے، اسی پر بس نہیں ہوتا بلکہ ... لڑکیوں سے یہ عادت کہیں سے کہیں پھیلتی چلی جاتی ہے حیض بعض اوقات کئی کئی مہینے گذرنے پر ہوتا ہے، یا ایکماہ میں کئی بار ہوتا ہے اور بڑے درد سے آتا ہے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ قدرتی جگہ چھوڑ کر بدن کے دیگر حصوں سے مادہ فاسد خارج ہونے لگتا ہے۔ ان سب بگاڑوں کا اصلی سبب خواہشات کی بیداری ہے جو عورتوں کو خاصکر مرچوں کی بہتات سے ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کو ایسے بگاڑ میں دیکھے اُسکو چاہیئے کہ فوراً اُس کو اصلی کیفیت سے آگاہ کردے کہ مرچ کا استعمال قطعی ترک کرنا بہت ضروری ہے، عورتوں کے اکثر امراض مرچوں کی کثرت استعمال ہی سے ہوتے

ناک کی اہمیت اور اسکے حفظان صحت کے اصول و قواعد

از جناب صاحبزادہ ڈاکٹر محمود جلالی صاحب ایم بی، اکرم پور

جسم انسان میں ناک ایک ایسا عضو ہے جسکے افعال بہت اہم اور ضروری ہیں۔ اس لئے اسکو بجا طور پر جسم انسانی کا اہم حصہ کہا جا سکتا ہے۔ بوڑھی عورتوں میں لفظ ناک حیا اور غیرت کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔ مثلاً عام طور پر مستورات کہتی ہیں کہ فلاں شخص بڑا ناک والا ہے۔ فلاں کی تو ناک یعنی فلاں شخص بڑا باحیا اور غیرتمند ہے اور فلاں بالکل بے غیرت اور بے حیا ہے۔

قطع نظر اسکے طبی حیثیت سے بھی ناک ایک اہم عضو جسم انسانی ہے لیکن تعجب ہے کہ طبیب حضرات اسکی طرف کما حقہ توجہ نہیں فرماتے۔ اگر کسی عضو کی ہڈی میں ضرب یا کسر واقع ہو جائے تو اس پر کمال احتیاط سے پٹی وغیرہ باندھ دی جاتی ہے اور حد درجہ احتیاط برتی جاتی ہے کہ عضو کے سڈول قدرتی بناوٹ میں کسی طرح کا فرق نہ آجائے تا کہ اسکے فعل اور فائدہ سے جسم کو نقصان برداشت نہ کرنا پڑے لیکن غریب ناک کا کوئی پرسان حال۔ اگر خدانخواستہ اسکو کوئی مضرت بھی پہنچ جائے تو برف کی گدیاں اور سردی پہنچانے والے تیالات کا استعمال کافی و شافی سمجھا جاتا ہے۔

عوام میں ناک سونگھنے کے لفظ میں فنا ہو گئی ہے اور اس کا صرف ایک یہی کام سمجھا جاتا ہے کہ حواس خمسہ میں سے ایک حس (قوت شامہ) ایک آلہ ہے ۱۸۸۲ء تک طبیب بھی اسکی طرف زیادہ متوجہ نہ تھے۔

اسی سال ایک مشہور و معروف ڈاکٹر ریگ نے لوگوں کی توجہ نہایت شد و مد سے اس طرف منعطف کرائی کہ ناک جہاں قوت شامہ یعنی قوت کا خاص آلہ ہے وہاں فعل تنفس کی تکمیل کیلئے بھی ایک خاص راستہ ناک سے متعلق ہے جو ہمیشہ کھلا رہتا ہے اگر کوئی چیز اس راستہ میں حائل یا اندر جانے اور باہر آنے والی ہوا کو بآسانی نہ گزرنے دے تو نتیجہ کے طور پر پھیپھڑے ماؤف ہو جائینگے اور فوراً یا کچھ دنوں کے بعد کوئی مقامی یا خرابی پیدا ہو جائیگی۔

مزید برآں ناک، آواز کو بہ امداد حلق، زبان اور لب مختلف اشکال میں بدلتی ہے۔ اور انہی اشکال کے نام کو تکلم یا سپیچ (Speech) کہتے ہیں۔

اب یہ بات بالکل عیاں ہو گئی کہ ناک نہ صرف سونگھنے کے لئے ہی بنائی گئی ہے بلکہ اس سے متعلق چند اور کام بھی ہیں جو اتنی ہی اہمیت رکھتے کہ قوت شامہ، لہذا اسکی ساخت و درستی فعل کا مسئلہ اس قدر ضروری ہے کہ اسکی طرف کافی توجہ دینی چاہیئے، اگر ناک کا فعل درست نہ رہے تو ایسے جتنے امراض پیدا ہونگے وہ بدصورتی یا بد آوازی اور نتیجتاً دلی نفرت پیدا کرنیکا باعث ہونگے۔ ناک سکتے ہوئے آدمی کو ایک بھلا آدمی دیکھنا پسند گنگنے آدمی یعنی ناک میں بات کرنے والے آدمی کی گفتگو بھی اچھی نہیں معلوم ہوتی اور ہمیشہ کھنکھارتا سنکتا اور چھنکتا آدمی برا معلوم ہوتا ہے۔

ناک کے امراض درحقیقت بڑے خوفناک نتائج ظاہر کرتے ہیں۔ جو بچہ سونے کی حالت میں لمبے لمبے خراٹے لے اور اٹھنے کے بعد اور ہونٹ خشک ہوں تو اسکی صحت کی طرف سے ہمیشہ خطرہ رہتا ہے اور ناک سے اکثر خون جاری رہتا ہے، بدن میں سستی، ہر وقت بڈھوں کیطرح رہنا، چڑچڑا پن، زود رنجی، گنگناہٹ، اور زبان میں لکنت دیکھی گئی ہے۔ ایسے مریض چونکہ منہ سے سانس لیتے ہیں۔ اسلئے عام طور پر گلے اور حنجرہ میں تشنجی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے

ورم قصبتہ الریہ اور ورم غشاء الریہ میں وہی صورت ہو جاتی ہے جیسا کہ جوانوں کے دمہ کے حملے میں ہوتی ہے اور یہ سارے فسادات طرف سے غفلت برتنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

اندریں حالات ان موذی امراض کو روکنے کیلئے اصول حفظان صحت کے قواعد کی پابندی نہایت ضروری ہے، سب سے اول ان امور کی دینی چاہیئے جنکے باعث اعضاء کی اندرونی غشاء طبعی پر وریدی اجتماع خون ہو جاتا ہے اور تنفس کے راستوں پر جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اس کا پڑتا ہے۔

اصول حفظان کے پیش نظر سب سے پہلا مسئلہ سونے کی جگہ کا انتخاب ہے۔ ہندوستان میں سال کے اندر مختلف مقامات پر مختلف ایام

آب و ہوا ہوتی ہے اس لئے اس ضمن میں صرف اتنا کہدینا کافی ہو گا کہ خواہ گرمی ہو یا سردی سونے کا کمرہ یا مقام ایسا ہونا چاہیئے کہ وہاں ہوا کی آمد و رفت آزادانہ ہو۔ ایام سرما میں کمروں کے روشندان کھلے رکھنے چاہئیں، چونکہ ایسی جگہ پر جہاں سرد ہوا کے جھونکے نہ لگ سکیں، کمروں کے اندر کچے کوئلے ہرگز ہرگز نہ جلائے جائیں اور کسی حالت میں بھی دروازے بند کر کے آگ روشن نہ کیجائے۔ کیونکہ آگ کے گیس سے مختلف اموات کی خبریں ہمیشہ اخباروں میں آتی رہتی ہیں۔ کچے کوئلے کمرے میں رکھکر دروازے بند کر لینا ایک نہایت ہی خطرناک فعل ہے۔ اور اس سے قطعاً اجتناب کرنا چاہیئے

اسکے بعد بہر وقت صبح سویرے سرد غسل دوسری ضروری چیز ہے، ہر روز علی الصبح قبل از طلوع آفتاب ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا صحت کیلئے بہت مفید اور مقوی نسخہ ہے، صابن اور اسپنج کا استعمال مسامات کو کھولتا ہے اور دوران خون کو صحیح حالت میں رکھنے سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے ہمیشہ پنجاب میں دیکھا ہے کہ دانتوں کی صفائی اور صبح کے غسل پر بڑا زور دیا جاتا ہے اور شاید ہی کوئی ایسا بدبخت انسان ہوتا ہو گا جو صبح مسواک اور غسل نہ کرتا ہو غسل کے بعد جسم کو اچھی طرح تولیہ سے یا موٹے کپڑے سے خشک کر لینا چاہیئے لیکن اتنا رگڑنا بھی ضروری نہیں کہ بدن چھل جائے

غسل کے بعد لباس کا نمبر ہے اس معاملہ میں ضروری ہے کہ موسم کے لحاظ سے کپڑا پہنا جائے۔ میری اپنی رائے ہے کہ سب سے نیچے اونی کپڑا پہننا غلطی ہے یہ سچ ہے کہ اونی کپڑا گرمی بھی قائم رکھتا ہے اور سردی کو بالکل اثر نہیں کرنے دیتا لیکن بڑا عیب ایسے کپڑے میں یہ ہے کہ وہ نمی کو آہستہ آہستہ جذب کر لیتا ہے اور اسیطرح آہستہ آہستہ خارج کرتا ہے۔

سوتی جالیدار کپڑا بھی محض تکلف ہے۔ اسمیں بڑی خرابی یہ ہے کہ جلد سے خارج شدہ رطوبت کو فوراً جذب کر لیتا ہے اور جلدی ہی خارج بھی کر دیتا ہے لیکن اسکے خانوں میں گرم ہوا سے ایک قسم کی باریک جھلی بن جاتی ہے جو جسم کے لئے مثل کمبل کے بنجاتی ہے اور صحت کیلئے مضر ہے۔ بس سب سے نیچے بنیان اور اوپر قمیص ہونی چاہیئے۔

لباس اپنے اپنے رسم و رواج اور موسم کے مطابق موزوں ہونا چاہیئے۔ حفظ صحت میں لباس کے رنگ کو بڑا دخل ہے

اب میں ورزش جسمانی کے متعلق چند باتیں عرض کر کے اپنے اصل مطلب کی طرف عود کرتا ہوں صحت کیلئے کھلی ہوا میں ورزش کرنا، ہوا خوری، شہسواری، کشتی بانی، سائیکل سواری، موٹر چلانا، شکار کھیلنا سب ہی مفید طریقے ہیں لیکن تکان سے پرہیز رکھنا چاہیئے۔ اصل مضمون چونکہ ناک کی حفظان صحت ہے اسلئے میں اتنا اور عرض کر دوں کہ سردی کے علاوہ اور بھی چند ایسے امور ہیں جنکے باعث اندرونی اعضا اور جھلیوں میں اجتماع خون ہو جاتا ہے اور پھر اس قسم کے افعال میں فرق اور فتور ہو جاتا ہے جو حرارت کی پیدائش میں اعتدال قائم رکھتے ہیں۔ غذا میں بد پرہیزی بھی اسی میں شامل ہے جو لوگ زیادہ ریاضت نہیں کرتے اور گوشت اور شراب کا استعمال جائز رکھتے ہیں وہ عام طور سے آلات تنفس میں اجتماع خون سے بیمار رہتے ہیں۔ سگرٹ پینے والے ایک بہت ہی بری عادت میں گرفتار رہتے ہیں کہ وہ کش لگا کر تمباکو کا دھواں نتھنوں سے نکالا کرتے ہیں۔ یہ بھی سخت مضر صحت عادت ہے، علی ہذالقیاس نسوار اور ہلاس کا عمومی استعمال بھی نزلے کے اسباب میں سے ہے۔

ناک کی حفظ صحت کیلئے ایک نہایت اہم بات شہر کے رہنے والوں کے متعلق یہ ہے کہ .... ان کو عام حالتوں میں گندی اور کثیف ہوا میں سانس لینے پڑتے ہیں اور منہ اور ناک گرد و غبار سے اٹ جاتی ہے اور یہی گرد و غبار پھیپھڑوں میں جا کر خطرناک امراض کا باعث ہوتا ہے۔

اس مصیبت سے نجات حاصل کرنیکے لئے غسل اور مسواک کی طرح نتھنوں کو بھی پچکاری کے ذریعے صاف رکھنا چاہیئے اور اس کی مداومت کرنی چاہیئے۔

نتھنوں کو صاف کرنیکا طریقہ:۔ نتھنوں کو صاف رکھنے کا طریقہ نہایت ہی سیدھا سادا ہے۔ دین فطرت نے تو پانچوں وقت نماز کیلئے وضو کا ایک ضروری جزو ناک میں پانی ڈالنا رکھا ہے تاکہ ناک کا گرد و غبار دن میں پانچ مرتبہ صاف ہو جایا کرے۔ لیکن اگر بعض اصحاب اس روحانی طریق سے محروم ہیں تو وہ معمولی پچکاری سے کام لے سکتے ہیں۔ لیکن بلند پانی کے دباؤ سے پچکاری کرنا مناسب نہیں بلکہ چھوٹی پچکاری میں بھی دو اونس یا ایک چھٹانک سے زائد سیال نہ رکھا جائے۔ سر کو اپنے ہی بوجھ سے بغیر کسی اور دباؤ کے پیچھے لٹکا دیا جائے۔ اور پھر اس سیال کو ناک میں جانے دیں پھر وہ سیال تو نتھنوں ہی میں رہنے دیا جائے اور ہاتھ سے ناک بند کر لیجائے اور سر کو آگے کیطرف جھکا دیا جائے۔ تاکہ سیال کی عمل کرنے والی تاثیر اندرونی ریشہ جھلی میں سرایت کر جائے۔

پچکاری یا وقفہ کے دوران میں ہرگز کوئی چیز نگلنے کی کوشش نہ کیجائے۔

بکٹن ڈکنسن کمپنی نے ڈاکٹر مارگن صاحب کے بتائے ہوئے نمونے کے مطابق چند پچکاریاں صرف ناک دھونے کیلئے بنائی ہیں وہ مدہ ہیں سادہ اور کارآمد ہیں اور میں اپنے مطب میں عام طور سے وہی استعمال کیا کرتا ہوں۔

ہدایات:۔ کوئی ایسا محلول استعمال نہ کیا جائے جو ناک کی غشاء ذہنی میں خراش پیدا کرے جس وقت سیال کو ناک سے باہر نکالا جائے اسکے بعد ناک سے چھینکا جائے اور سانس بھی قدرے باہر نہیں نکالنا چاہیئے۔

جو محلول بھی برتا جائے اسمیں قدرے کھاری اجزا مزید ہونے چاہیئیں۔

سولیوشن برائے استعمال:۔ اس مقصد کیلئے دو بیل اور سیلر کا سولیوشن ہونا چاہیئے۔ یا نارمل سیلائن سولیوشن میں تھوڑا سا بائی کاربونیٹ آف سوڈا ملاکر استعمال میں لایا جائے +

بقیہ مضمون صفحہ ۲۴

یہانتک بصارت کی کمزوری بلکہ کبھی کبھی وہ آنکھیں بھی کھو بیٹھتی ہیں

مرچ کا لڑکوں پر اثر:۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ چھوٹے لڑکوں مرچیں کیا کیا اثر ڈالتی ہیں۔ ان کو بھی ان کے استعمال سے لڑکیوں کی طرح ہاتھ سے غیر طبعی لذت حاصل کرنے کی عادت پڑجاتی ہے۔ چھوٹی عمر میں اس حرکت سے نہایت نقصان پہونچتا ہے۔ عمر گھٹتی ہے اس عادت کا مریض جب بلوغ کو پہونچتا ہے تو عورت کیساتھ جماع کے قابل نہیں رہتا۔ بلکہ اسے عورت کی ذات سے نفرت ہوجاتی ہے۔ دوستوں اور رشتہ داروں سے چھپتا رہتا ہے، زندگی بے مزہ اور بے لطف ہوجاتی ہے۔ دنیا کی کوئی چیز نہیں بھاتی، دماغ خالی ہوکر مریض پاگل سا ہوجاتا ہے۔ اور آخر ایک روز خودکشی کر بیٹھتا ہے۔ ضرورت ہے کہ بچوں کو مرچ چھونے تک نہ دیں۔ آجکل جتنے مریض، نامردی، ضعف باہ، رقت منی، کمزوری، سستی وغیرہ کے دیکھے جاتے ہیں ان میں سے جو اس حالت کو کثرت جماع وغیرہ سے نہیں پہونچے ہیں تو اس کا سبب لال مرچوں کے کثرت استعمال کو سمجھنا چاہیئے۔

مرچ کا بچے والی عورت پر اثر:۔ جاہل بھی جانتے ہیں کہ جو چیزیں ماں کھاتی ہے ان کا اثر صرف ماں ہی پر نہیں ہوتا بلکہ اس سے بڑھکر دودھ پینے والے بچے پر ہوتا ہے۔ اگر ماں کوئی دست آور چیز کھائیگی تو بچہ کو بھی جلاب ہوجائیگا۔ اگر کوئی قابض شے کھائیگی تو بچہ کو بھی پاخانہ نہیں ہوگا۔ بعض اشخاص کو ایک اونس شراب سے کچھ بھی نشہ نہیں ہوتا لیکن بچہ ایک بوند سے ہی مخمور ہوجاتا ہے۔ ظاہر ہوا کہ تھوڑی سے تھوڑی چیز بھی بچے پر اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ ممکن ہے کہ ماں پر کسی خاص چیز کے استعمال کا ذرا بھی اثر نہ ہو لیکن بچے پر اس کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ غور کی بات ہے کہ جو عورتیں بچے والی ہوکر مرچیں کھاتی ہیں ان کے بچوں کا کیا حال ہوتا ہوگا۔

الغرض مرچ سے نئے نئے مرض نئے رنگ روپ سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ میں نے چند ایسے مریضوں کو بھی دیکھا ہے جنکی بھوک ساقط ہوچکی تھی، اور جسم آگ بگولا ہوا تھا پر سیاہ سیاہ داغ پڑتے ہی شق ہونے لگتے تھے، اور یہ عارضہ گھر میں اگر ایک کو لاحق ہوگیا تو اور لوگوں کو بھی اس میں مبتلا ہونا پڑا۔ تحقیق حال سے معلوم ہوا کہ ایسے مریضوں نے تاڑی و شراب پینے کے وقت لال مرچ کا خوب استعمال کیا تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ لال مرچ کے بیج ہیضہ کے جراثیم کے قاتل بھی ہیں اور اس میں کچھ نہ کچھ فوائد بھی ہیں، مگر زیادہ تر نقصان ہی نقصان ہے۔ ہمارے ملک کے لوگوں اور خود اطباء تے وقت کو اسکے متعلق ذرا احساس کرکے اس لال زہر سے مخلوق خدا کو محفوظ رکھنا چاہیئے +

لیڈی کونین اور مسٹر کرنجی کا دلچسپ مکالمہ

از جناب حکیم محمد سید حسن صاحب احسن مستند آصفیہ طبیہ کالج طبیب باڑی ریاست بھوپال

کونین نے کی بحث کرنجوے سے یہ ایکدن — میں حسن میں بیمثل ہوں سیرت میں ہوں بہتر

شیدا ہے مرے حسن خداداد پہ عالم — ہے نقش مری یاد کا ہر شخص کے دل پر

ہیں شرق سے تا غرب مجھے جانتے سب لوگ — مشہور مرا نام زمانہ میں ہے گھر گھر

ہر گھر میں ہر اک شخص کو ہے میری ضرورت — محبوب مجھے رکھتے ہیں نادار و تو انگر

مقدار مری کم ہے مگر زود اثر ہوں، — آسانیٔ ترکیب میں ہوں سب سے فزوں تر

گولی مری بنتی ہے کبھی مانع لرزہ، — کہتے ہیں مرکب کو مرے دافع "فیور"

لوشن میں کبھی کرتے ہیں تبدیل مری شکل — برتاؤ میں رکھتے ہیں کبھی صورت پوڈر

اس درجہ زمانے نے مری قدر بڑھائی — پیوست مجھے کرنے لگے خون کے اندر

برسات میں جاڑے میں مری قدر بہت ہے — کونین کے کھاتے ہیں بیوجہ بھی خوگر

موسم کے تپوں کیلئے اکسیر صفت ہوں — طاقت کی دواؤں میں ہے درجہ مرا بڑھکر

کشتہ کوئی ویدک کا نہیں میرے مقابل — طب کی کوئی بوٹی نظر آتی نہیں ہمسر

"اسٹاک" دواؤں کا مرے دم سے ہے معمور — سب ہاسپٹل ہیں مرے جلوہ سے منور

دوکانوں پہ گاہک مرے پھرتے ہیں تلاشی — شہرت مرے اوصاف کی دنیا میں ہے گھر گھر

بوتل میں بھری رہتی ہوں شیشہ کی پری ہوں — ہوں اپنے نصیبہ کی حقیقت میں سکندر

یکتائی کا دعوے ہے مجھے عالم طب میں
قدرت نے بنایا نہیں میرا کوئی ہمسر

سنکر یہ کرنجوہ نے کہا اے بت کافر — یکتائی کا دعوے ہے ترا لغو سراسر

طفلی و تعلّی تری معلوم ہے مجھ کو — دیکھے ہیں مقابل میں ہمیشہ ترے جوہر

تو آپ ہی اپنے کو سمجھ سب سے زیادہ — تو اپنی زباں سے یونہی تعریف کیا کر

گو تیری زمانے نے بہت قدر بڑھائی
گو دھوم مچی ہے ترے اوصاف کی گھر گھر

لیکن تو کسی طرح نہیں میرے مقابل
تاثیر تیری ہو نہیں سکتی مری ہمسر

میں ہند کے اک پیڑ کا ناچیز ثمر ہوں
ہر وقت ہر اک گاؤں میں آتا ہوں میسر

صنعت سے مُبرا ہے مری صورت و سیرت
ہیں حسنِ حقیقی کے مری ذات میں جوہر

ہے عالمِ تکوین میں خود رو مری ہستی
منبت مرا ویرانہ و کہسار ہے اکثر

کھانے میں تکلف نہ مجھے لانے میں دقت
میں خدمتِ مخلوق کو حاضر ہوں بلا زر

ہر عمر میں ہر فصل میں کھاتے ہیں مجھے لوگ
نقصان کسی کو نہیں دیتا ہوں ذرا بھر

تیری ہی طرح دافعِ تپ ہے مری تاثیر
اور بعض بتاتے ہیں مجھے تجھ سے بھی بڑھکر

امراضِ شکم میں مجھے دیتے ہیں اطبا
قولنج میں پیتے ہیں چلم میں مجھے رکھکر

تو گرم مزاجوں کے لئے سخت مضر ہے
صورت تیری محبوب ہے سیرت تری بدتر

کانوں میں صدائیں ترے کھانے سے ہوں پیدا
نقصان رساں ہوتی ہے مقدار میں بڑھکر

کھائیں مجھے برسوں تو نہ ہو کوئی اذیت
کھائیں تجھے دس روز تو آنے لگیں چکر

کڑوی نہیں ہے کوئی دوا تجھ سے زیادہ
اور ذائقہ ہے زہر ہلاہل کے برابر

یورپ سے جو آنا ترا ہو جائے ابھی بند
عاشق تیرے ہو جائیں تپ ہجر سے مضطر

ہے طب کی کتابوں میں مرے نام کی عظمت
ہر فرد بشر ہے مری تاثیر سے ششدر

تیری ہی طرح عہدِ سلف میں تھی مری قدر
برتاؤ میں رکھتے تھے اطبا مجھے اکثر

اب قدر نہ طب کی نہ اطبا کی ہے باقی
اسواسطے گردش میں ہے میرا بھی مقدر

ہر چیز کا دنیا میں ہوا کرتا ہے اک وقت
جس میں کہ ترقی اُسے ہوتی ہے میسر

اسوقت ہے دنیا کی ہوا تیرے موافق
حامی ہے ترا ملک زمانہ ترا یاور

لیکن یہ مشیخت یہ تکبر نہیں لازم
اس درجہ نہ ہو جامۂ تہذیب سے باہر

تو دیکھ نہ دنیا میں حقارت سے کسی کو
تو جان نہ اپنے سے کسی چیز کو کمتر

محجوب ہوئی سُنکے کر نجوہ کی یہ تقریر
کونین نے پھر کی نہ کوئی جرح مکرر

احسنؔ ہے ہر اک شے کو اُسی وقت ترقی
جب قوم بھی حامی ہو زمانہ بھی ہو یاور

معلومات

غذاؤں کے متعلق دلچسپ تجربات

میجر جنرل سر رابرٹ میکاریسن نے رائل سوسائٹی آف آرٹس کے جلسے میں غذاؤں کے متعلق اپنے بعض تجربات بیان کئے ہیں جو بجید سبق آموز ہیں۔ سر رابرٹ کا بیان ہے کہ دُنیا میں کہیں جگہ بھی غذا کا اتنا عمیق اثر انسانی نشوونما پر نہیں ہوتا جتنا کہ ہندوستان میں جہاں کہ شمالی ہند کے لوگوں کی جسمانی صحت جنوب، مشرق، یا مغرب کے لوگوں کی نسبت حیرت انگیز حد تک بہتر ہے۔ اس فرق کا اصلی باعث غذا ہے جو بلحاظ جسمانی پرورش کے جتنا جتنا جنوب کو یا پورب اور پچھم کو جائیں خراب تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس میں اجزاء غذائیہ بھی کم ہو جاتے ہیں اور دہنیت اور وٹامن کی بھی کمی آتی جاتی ہے۔ عام طور پر شمالی ہند کی قومیں گیہوں کھانے والی قومیں ہیں۔ اگرچہ وہ دوسرے اناج اور دالیں بھی استعمال کرتی ہیں گیہوں سے اگر بھوسی کو الگ نہ کیا جائے تو اسمیں اجزائے غذائیہ بہت زیادہ ہوتے ہیں اور شمالی ہند میں یہی دستور ہے کہ موٹا موٹا آٹا پسوا کر اسکی چپاتیاں پکائی جاتی ہیں۔ آٹا بھی بالعموم تازہ استعمال کیا جاتا ہے، ان لوگوں کی غذا کا دوسرا اہم جزو دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی چیزیں مثلاً دہی، اور گھی وغیرہ ہیں، اور تیسرا جزو دالیں، چوتھا ترکاریاں اور پھل ہیں۔ انکی غذا کی بہتری کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ وہ ہندوستان کی بلحاظ صحت جسمانی بہترین قوم ہے اور دُنیا کی بہترین قوموں میں سے ایک ہونیکا فخر انہیں حاصل ہے۔

اسکے بعد سر رابرٹ نے اپنے تجربات کا تذکرہ کیا کہ ایک ہی قسم کے اور ایک سی حالت کے چالیس چوہے لیکر ان کے دو خاندان بنائے گئے اور انہیں الگ الگ پنجروں میں رکھا گیا۔ ایک خاندان کو چپاتیاں، دالیں، ترکاریاں اور دودھ وغیرہ دیا گیا اور دوسرے کو وہ غذائیں جو انگلستان میں غریب لوگ کھاتے ہیں یعنی میدہ کی روٹی، مصنوعی مکھن، بہت میٹھی چاء، اُبالی ہوئی گوبھی، اُبلے ہوئے آلو، ڈبوں میں بند کیا ہوا گوشت، اور مربہ وغیرہ۔ اس غذا میں بہت سی خامیاں ہیں جن میں سے وٹامن کی کمی خاص چیز ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ دیکھنے میں آئی کہ ہندوستانی غذا پر پلنے والے چوہے ہر وقت خوش وخرم رہتے تھے اور ایک دوسرے سے انہیں پرخاش نہ تھی۔ ان کا وزن بھی برابر بڑھتا رہا اور انکے جسم میں برابر ترقی ہوتی رہی۔ ان میں سے ایک اتفاقیہ طور پر مر گیا اور دو نمونیہ کی نذر ہو گئے۔ نمونیہ ہونیکا باعث غالباً یہ تھا کہ سردی کا موسم تھا اور انہیں گھاس وغیرہ کچھ نہیں دیگئی کیونکہ وہ اسے کتر کر کھاتے رہتے، اور پھر تجربہ خالص اس غذا کا نہ رہتا جو انہیں دیجا رہی تھی۔ دوسرے خاندان کے چوہوں کے وزن میں اضافہ نہ ہوا۔ انکی بڑھوار رُک کر انکے قد مختصر رہ گئے۔ انکے اعضا میں تناسب بھی نہ تھا وہ چڑچڑے اور عصبی مزاج کے ہو گئے اور اپنے پالنے والوں کو کاٹتے تھے، وہ آپس میں بھی خوش وخرم نہ رہتے تھے اور ساٹھویں دن نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ اپنی جماعت میں سے کمزوروں کو مار مار کر کھانے لگے جب اس طرح اُنہوں نے تین ساتھیوں کو ختم کر دیا تو میں انہیں الگ الگ رکھنے پر مجبور ہوا۔ تجربہ ایکسو نوے دن تک جاری رہا گویا انسان اور چوہے کی عمر کا تناسب لگایا جائے تو یہ انسانی زندگی کے سولہ سال کے برابر زمانہ تھا۔

اسکے بعد دونوں خاندانوں کے باقیماندہ افراد کو مار دیا گیا اور انکی لاشوں کا معائنہ کیا گیا۔ ہندوستانی غذا کھانے والے چوہوں میں عصبی مرض کا کہیں نشان نہ تھا جو وٹامن بی کی کمی کی ایک یقینی علامت ہے۔ انگریزی غذا کھانے والوں میں سے دو چوہے اس مرض میں مبتلا ملے انگریزی غذا والے خاندان میں پھیپھڑوں کے امراض کی تعداد بھی دوسرے خاندان والوں سے دوگنی تھی۔ معدہ اور آنتوں کے امراض کے شکار

بھی انگریزی غذا والے بکثرت تھے۔ حالانکہ ہندوستانی غذا والوں میں سے ایک کو بھی یہ بیماریاں نہ تھیں۔ اسی قسم کا ایک تجربہ مدراسی غذاوں کا کیا گیا تھا۔ اور انگریزی غذا پانے والے چوہوں کی حالت بالکل وہی رہی تھی جو مدراسی غذا والوں کی تھی اور ان میں بیماریاں بھی ایک ہی سی پیدا ہوئی تھیں۔

ان تجربوں سے یہ ظاہر ہو گیا کہ انگلستان کے غربا کی غذا پر پلنے والے چوہوں میں دو قسم کی بیماریاں بکثرت پھیلیں ایک تو پھیپھڑوں کی، ایک معدہ کی اور آنتوں کی۔ اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ شمالی ہند کے لوگ جو غذا استعمال کرتے ہیں اس پر پلنے والے چوہوں کی ان امراض سے حفاظت ہو۔ یہ نتیجہ نکالا کہ یکساں حالات میں رہ کر انسانوں پر بھی ان دونوں قسم کی غذاؤں کا یہی اثر ہوگا حقیقت بھی یہی ہے کہ انگلستان کے غربا میں انہی امراض کی بیماریاں .... ہیں اور یہی حال مدراسیوں کا ہے۔

شہد کی غذائی قدر و قیمت

ڈاکٹر ڈبلیو۔ زلتیس کا بیان ہے کہ شہد بچوں کی آنتوں کے امراض کا نہایت موثر علاج ہے، جوان آدمیوں کے قلب کے لیے جو ورزش کرتے ہوں بہترین دوا ہے، بوڑھوں کے قلب کو بھی طاقت بخشتا ہے، اور چونکہ اس میں کسی قسم کے نمکیات نہیں ہوتے اور البیومن بھی برائے نام ہوتا ہے گردوں کے امراض میں ایک بہت کارآمد غذا ہے۔ لیکن ان سب کے علاوہ جلدی امراض کیلئے وہ ایک بہت ہی مفید چیز ہے، چھاجن، اہما سے اور دیگر جلدی بیماریوں کیلئے وہ بے حد اچھی دوا ہے نہ صرف بیرونی طور پر لگانے کیلئے بلکہ اندرونی طور پر کھلانے کیلئے بھی۔ بیرونی طور پر لگایا جائے، اور ہر چوبیس گھنٹے بعد پٹی بدلتی رہے تو شہد بآسانی تمام کھرنڈ اور چھلکے اتار دیتا ہے اور صاف جلد نکل آتی ہے جس کے بعد کوئی معمولی مرہم لگا دینا کافی ہوگا۔ جلد پر جب بثور نکلتے اور ان کا باعث نظام تغذیہ کی برہمی ہو تو شہد کا اثر معجز نما ہوتا ہے۔ پھوڑے پھنسیوں پر بلکہ ڈھیٹ پھوڑے (کاربنکل) پر بھی اسکے خارجی استعمال سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ دنبل یا پھنسی کا ذرا سا منہ بنا کر اس میں سے شہد کا استعمال کرنا چاہیئے یا شگاف کے بغیر ہی یونہی استعمال کیا جائے تب بھی جذب ہو کر اپنا اثر دکھاتا ہے اور پھوڑا پھوٹ جاتا ہے۔ یہ دیکھکر انتہائی حیرت ہوتی ہے کہ اکثر نہایت ہی خراب قسم کے ڈھیٹ پھوڑے اس طرح ختم ہو جاتے ہیں کہ جلد پر ان کا نشان تک باقی نہیں رہتا اور یہ سب کچھ صرف شہد کے اثر سے ہوتا ہے۔

حسن افروز جراحی عملیات میں پیدا شدہ زخموں پر شہد کا استعمال بہت ہی مفید ہے تاکہ زخم کے نشانات نہ رہیں جلے ہوئے زخموں پر بھی اسکے یہی اثرات ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ شہد پیپ بننے سے روکتا ہے اور زخم میں اگر پیپ نہ پڑے تو جلد کے حسن کے نقطۂ نظر سے نتائج بہت ہی اچھے نکلتے ہیں۔ شہد کے استعمال سے بعض نہایت ہی سڑے ہوئے زخم بآسانی اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس کا پھایہ ہر چوبیس گھنٹے کے بعد بدل دینا چاہیئے۔ ایک پھائے کو شہد میں اچھی طرح لت کر کے زخموں پر لگایا جا سکتا ہے۔

مالی پریشانیاں اور عقلی امراض

عہدِ حاضر میں جب موجودہ مالی پریشانیاں زیادہ ہوئیں تو یورپ و امریکہ کے بعض اطبا نے اس پر غور کرنا شروع کر دیا کہ ان پریشانیوں کے اثرات بحیثیت مجموعی صحت پر کس حد تک پڑے ہیں، چنانچہ غور و تفحص کے بعد بعض نے یہ رائے قائم کی کہ مالی مشکلات قوائے عقلیہ پر برا اثر ڈال رہی ہیں۔ مجنونوں کے شفاخانوں سے جو اعداد و شمار مرتب ہو رہے ہیں ان سے استدلال کرتے ہوئے اپنے خیال کو ثابت کیا۔ نیویارک کے شفاخانہ ہائے مجانین جو تمام دنیا کے شفاخانہ ہائے امراض عقلی کیلئے نمونہ ہیں اس خیال کی تشفی بخش دلیل پیش کرتے ہیں۔ ان میں سے ۱۹۱۲ء میں مجانین کی تعداد (۶۰۰) تھی ا ۱۹۳۲ء میں بارہ ہزار ہو گئی، جیسا کہ ظاہر ہے دیوانوں کی تعداد میں اتنا اضافہ نہایت درجہ خطرناک ہے، مگر اطبا کی ایک جماعت کے نزدیک دیوانوں کے اس اضافہ کو مالی مشکلات سے کوئی علاقہ نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ اضافہ شدہ تعداد مالی یا اقتصادی معاملات سے واسطہ نہیں رکھتی، بلکہ زیادہ تعداد ایسے لوگوں کی ہے جنکی شریانیں بہت زیادہ سست ہو گئی تھیں اور شرائین کے تصلب یا سختی کا باعث وسائل صحت کی تحسین ہے جس کو سے عمر کا اوسط بڑھ گیا جو پہلے ۵۰ سال تھا جب اس اوسط میں نمایاں اضافہ ہوا اور عمریں طویل ہونے لگیں تو شریانوں میں تصلب شروع ہو گیا، اور جب یہ تصلب دماغ تک پڑا تو اس نے دماغ کو ضعیف کر کے قوائے عقلیہ کو کمزور کر دیا۔ جس کا نتیجہ ان امراض کی زیادتی کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔

لکنت کا عجیب علاج

لکنت زبان کا ایک نقص ہے جو اعادہ کے روانی سے ادا کرنے میں مانع آتی ہے، سائنس کے ایک انگریزی رسالہ میں یہ عجیب اطلاع شائع ہوئی ہے کہ لکنت کے علاج میں بعض ڈاکٹروں کو عجیب تجربہ ہوا ہے کہ جس وقت ہکلا شخص بات کرنی چاہے تو اُسے اپنے دونوں ہاتھوں اور پاؤں پر چلایا جائے اس طریقے سے زبان کی گرہ کھل جاتی ہے بعض ڈاکٹروں نے چوبیس مریضوں پر اس علاج کا تجربہ کیا اور وہ سب اس عمل کے دوران میں روانی کے ساتھ بات کرنے پر قادر ہوئے۔

اس عجیب صورت حال کی صحیح توجیہہ ابھی معلوم نہیں ہوئی، احتمال ہے کہ لکنت خون کے دباؤ اور بعض اجزائے دماغ میں تشنج پیدا ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہوگی یا کسی ایسے تشنج کی ایک قسم ہوگی جو عصبی خلیوں کو متنبہ کرنے والی وقتی عامل کی سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ کہیں یہ پیدا کرنے والا عامل دماغ کے نازک مجاری خون میں تمدد یا کھنچاؤ پیدا ہونے سے نمودار ہوتا ہو ایسی صورت میں جب ہکلا شخص ہاتھوں اور قدموں کے بل چلتا ہے تو اسکے دماغ میں خون کا دباؤ خفیف ہو کر تشنج موقوف ہو جاتا ہے اور جس خون سے یہ تمدد پیدا ہوا تھا وہ منصرف ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں لکنت زدہ یا ہکلا شخص روانی سے گفتگو کرنے پر قادر ہو جاتا ہے +

ذیابطیس کا جدید علاج

بعض امریکی رسائل سے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کے بعض علما کیمیا نے جو بل ٹیلیفون کمپنی کے ملازم ہیں حیاتین (ب) کے استخراج کا ایک کیمیائی طریقہ معلوم کیا ہے جس سے حیاتین مذکور چاولوں کے چھلکے سے بلوری حالت میں نکل آتی ہے۔ ڈاکٹر مارٹن فوز ہاؤس نے جو نیویارک کے بڑے نامور طبیبوں میں شمار ہوتے ہیں اس حیاتین کے ذریعہ سے مرض ذیابطیس یا بول شکری کا علاج بھی شروع کر دیا ہے۔ علاج کے نتائج بہت اچھے اور حوصلہ افزا ہیں۔ توقع ہے کہ یہ اکتشاف مرض مذکور کے علاج میں نہایت انقلاب پیدا کر دیگا مخفی نہ رہے کہ حیاتین (ب) کی کمی ہی بیری بیری بخار کا سبب ہے جو ان مشرقی ملکوں میں زیادہ پھیلا ہوا ہے جہاں (پالش) جِلا کئے ہوئے چاول بہت کھائے جاتے ہیں +

حبش کے امراض

ملک حبش کے پایۂ تخت میں جو اجنبی سفارت خانے قائم رہے ہیں۔ انکی رپورٹ سے واضح ہے کہ اس ملک میں بیماریاں بہت ترقی پر رہتی ہیں۔ ٹائیفائڈ (موتی جھرہ) ذہنی بخار، چیچک، برص وغیرہ وغیرہ امراض اپنی مختلف اقسام کے ساتھ حبشیوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور مشہور ہے کہ تقریباً نوے فیصدی بالغ حبشی امراض خبیثہ میں مبتلا ہیں۔

اس ملک میں ملیریا، سل، التہاب ریہ، دمہ، ذوسنطاریا (پیچش) وغیرہ امراض بھی کثیر الوقوع ہیں۔ البتہ ہیضہ، طاعون، زرد بخار اور مرض نوم کا رواج حبش میں نہیں ہے۔ ان کے سوا باقی تمام بیماریاں جس سے طب واقف ہے، بہت رائج و شائع ہیں +

لہسن اور پیاز کا بخور اور دق کے جراثیم

کٹی ہوئی پیاز اور لہسن کا دھواں علاج دق و سل میں مفید بھی ہو سکتا ہے یا نہیں، اس بات کا تجربہ ڈاکٹر لنڈے گرین پروفیسر جامعہ جنوبی کیلی فورنیز نے حال ہی میں کیا ہے، اُن کے تجربہ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ مرض دق کے جراثیم بہ نسبت گرم پانی کے لہسن کے بخور میں سہ چند سرعت سے مر جاتے ہیں +

مصنوعی مشک و زباد

ڈاکٹر ویلیس ڈیو پونٹ کے ماہر کیمیا مصنوعی طریقہ سے مشک و زباد تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں کیمیادی مشک و زباد کو "مشکون و زبادون" قرار دیا گیا ہے تو واضح ہو کہ مشک اور زباد عطروں اور خوشبوؤں کی تیاری میں کیسی قدر اہمیت رکھتی ہیں۔ تا حال تو مشک نافہ اور زباد مشکی بلی سے حاصل ہوتے تھے اب مصنوعی طریقہ پر تیار شدہ مشک و زباد اتنی مقدار میں تیار کیا جائیگا کہ اگر وہ حیوانی ذرائع سے حاصل کیا جاتی تو چالیس ہزار ڈالر کی ہوتی +

مجربات اکبری

(از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی)

برائے بواسیر آبدست سے فارغ ہو کر اس مقام کو پانی کو خشک کر کے چلو میں مٹی کا تیل تین تولہ لیکر پاخانہ کے مقام پر خوب ملیں اسکے بعد کالی زیرہ خوب باریک پیس کر بقدر دو تولہ امنٹ تک خوب ملتے رہیں۔ اسی طرح روزانہ دو مرتبہ عمل کرنیسے ہفتہ عشرہ میں بواسیری شکایت اول تو عمر کے واسطے ورنہ دو چار سال کے واسطے تو ضرور جاتی رہیگی۔

برائے بخار ملیریائی:۔ برگ تاتورہ جلا کر خاک کریں۔ دو رتی سے چار رتی تک شہد میں ملا کر دینے سے اول تو بخار آئیگا ہی نہیں اور اگر آگیا تو دو تین خوراک جاتا رہیگا۔

فنلسٹین سے زیادہ قوی اور بلا ضرر:۔ مرچ سیاہ کو ردہی ہوئی مچھلی کے پتہ میں بھگو کر خشک کریں اور باریک کر کے کھیں ایک یا دو رتی سے نیا بخار اُتر جائیگا

علاج خارجی برائے تپ:۔ یہ نسخہ الطبیب ماہ اگست ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا ہے جو تجربہ سے مفید ثابت ہوا۔ صاحب نسخہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آملہ قند بادیان۔ سب ہموزن شیر برز میں پیس کر ہتھیلیوں اور تلووں پر خوب مالش کریں۔ بخار رفع ہو جائیگا۔

عسر ولادت:۔ جو بچہ شکم مادر میں بڑا ہو جائے اور ولادت میں سخت تکلیف پیش آئے تو صرف تخم گندنی کی دھونی دینا کافی ہے

برائے مارگزیدہ:۔ بکھیر کی سوئی جڑ اس طرح حاصل کریں کہ اسکو ہاتھ نہ ملے اور نہ جڑ کسی مقام سے ٹوٹے۔ مارگزیدہ بیہوش ہو یا باہوش جڑ کو ایک قوی اور توانا آدمی لے کر مارگزیدہ کے سوراخ کان میں لگائے۔ اور یہ الفاظ تین مرتبہ مارگزیدہ سے کہیں ("چھوڑ دے"۔ "چھوڑ دے"۔ "چھوڑ دے") مارگزیدہ بیہوش یا باہوش تین مرتبہ جواب دیگا "چھوڑ دیا" "چھوڑ دیا" "چھوڑ دیا" جب تک تین مرتبہ جواب نہ دے قابل اطمینان نہیں۔ تین مرتبہ مارگزیدہ کا جواب دینا ضرور ہے۔ اگر تین مرتبہ نہ کہے کر "چھوڑ دے"۔ "چھوڑ دے" کی تکرار کریں۔ انشاءاللہ مارگزیدہ کے جواب دینے کے بعد اچھا ہو جائیگا۔

شیاف مقوی:۔ پتہ مچھلی بام نر، خراطین دہنی، زعفران ہموزن لے کر شراب دو آتشہ میں کھرل کریں اور جو کے برابر شیاف بنالیں۔ ایک شیاف سوراخ ذکر میں رکھکر دو گھڑی کے بعد جماع کریں۔ قوت انتشار بدرجہ کمال ہوتی ہے

برائے مجلوق:۔ سم الفار سفید، زرنیخ طبقی، زنجفر، مغز جائفل، گوند ببول سفید رنگ ہر ایک دو ماشہ، روغن گاؤ ایک تولہ میں دو پہر تک مسلسل کھرل کر کے بقدر ایک حبہ رات کو حشفہ و سیون چھوڑ کر لگائیں اوپر سے بنگلہ پان لپیٹ لیں۔ اسی طرح ہفتہ عشرہ کے عمل سے خوب قوت آجائیگی۔

نوٹ:۔ دوا کو زیادہ مقدار میں نہ لگائیں ورنہ سخت تکلیف ہوگی۔

حب مقوی:۔ صاحب تحفہ نے تحریر کیا ہے کہ میں نے یہ گولیاں شاہ عباس کیواسطے تیار کی تھیں خاصیت انکی یہ ہے کہ چھ گھنٹہ کے بعد نعوظ لاتی ہیں اور بجید شہوت پیدا ہوتی ہے۔ اسوقت سرد پانی سے دفعتاً تندی قضیب کو دور کرتا ہے۔ منہ کو خوشبودار دماغ میں قوت پیدا ہوتی ہے نسخہ حسب ذیل ہے مشک خالص، مصطگی رومی، قرنفل ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، عنبر اشہب، ثعلب مصری، کلیجن ہر ایک نو ماشہ، پنیر مایہ شتر اعرابی ساڑھے تیرہ ماشہ، ایک ساتھ شہد کی مدد سے سوا سوا ماشہ کی گولیاں بنائیں۔ اور ہر روز ایک گولی علی الصباح کھا کر پانی نیم گرم یا شراب یا دودھ گاؤ ان میں سے جو ممکن ہو نوش کریں۔ مرطوب مزاج والے سوا دو ماشہ تک کھا سکتے ہیں۔ **نوٹ**:۔ میں نے ان گولیوں کو بہت سے مریضوں پر تجربہ کرایا ہے جو کچھ تعریف کیگئی تھی غلط ثابت ہوئی لیکن ہفتہ عشرہ کے استعمال سے عضب کی قوت عود کر آتی ہے جسکا روکنا مشکل ہوتا ہے۔ بعید کر دور اور بوڑھے بھی کھا کر جوانی کا لطف حاصل کر سکتے ہیں۔ اجزا کا خالص ہونا ضروری ہے

تشخیص الامراض (جلد دوم)

تقطیع ۱۸×۲۲، ضخامت ۲۰۰ صفحات، قیمت مجلد: دو روپے آٹھ آنے (۲ؔ/۸)
پتہ:۔ مینیجر ستار فارمیسی بازار فتح پوری دہلی۔

یہ کتاب جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ سابق پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج کی تالیف ہے۔ موصوف جدید تشخیص الامراض میں علمی اور عملی دونوں حیثیتوں سے مہارت خصوصی کے حامل ہیں، اس لئے انکی تالیف کی ہوئی یہ کتاب اطبا اور طلبائے فن کے مطالعہ کیلئے نہایت کارآمد و مفید ثابت ہوسکتی ہے۔

تشخیص کے متعلق جدید ترین کتابوں سے اس کتاب کی تالیف میں مدد لیگئی ہے۔ اور مسائل کو سلجھاکر صاف و شستہ زبان میں پیش کیا گیا ہے اس جلد میں امراض کلیہ اور نقرالدم لاغری اور کمزوری و رطوبات غیر طبعیہ اور جراثیم وغیرہ عنوانات بحث میں، طباعت وکاغذ وغیرہ بھی مناسب ہے۔ ہماری رائے ہے کہ اطبا کو تشخیص کے جدید طریقوں سے واقفیت حاصل کرنی چاہیئے اور اس مقصد کیلئے یہ کتاب بہت موزوں ہے۔

دھتورہ

تقطیع ۱۸×۲۲، ضخامت ۴۰ صفحات، قیمت آٹھ آنے۔
پتہ:۔ مینیجر صاحب دارالکتب رفیق الصحت بیرون موچی دروازہ لاہور۔

دھتورہ ایک مشہور بوٹی ہے جو ہندوستان میں بکثرت پیدا ہوتی ہے۔ طب قدیم اور طب جدید دونوں میں اس کا استعمال مختلف صورتوں میں کیا جاتا ہے، اسکے خواص کا تذکرہ ہماری کتب مفردات میں ملتا ہے لیکن اسکے افادہ کے پیش نظر ضرورت تھی کہ جامعیت کیساتھ اس پر بحث کیجائے۔ چنانچہ اس ضرورت کو جناب حکیم محمد شریف صاحب ایچ۔ پی۔ ایل۔ ایل، مدیر رسالہ الطبیب نے ماحقہ پورا کر دیا ہے، زیر نظر رسالہ انہی کی تالیف ہے جس میں دھتورہ کے نباتی تذکرہ کے علاوہ اسکی قسم بندی، شناخت، فوائد و خواص اور اجزائے موثرہ کے بیان کو شرح و بسط سے جمع کیا گیا ہے اس رسالہ میں آپ کو تلاش و جستجو سے مرتب کئے ہوئے مجربات اور دیگر نسخہ جات بھی ملیں گے۔ بہر حال رسالہ قابل مطالعہ ہے۔
وضاحت کیلئے دستی تصاویر کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، دھتورہ کی ایک رنگین تصویر بھی شامل ہے۔ نوآنے کے ٹکٹ بھیجکر مندرجہ بالا پتہ سے دستیاب ہوسکتا ہے۔

پیام شفا

تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۱۴۴ صفحات، قیمت صرف چھ آنے (۶؍)
پتہ:۔ ایشیا ہیلتھ ہوم، فلیمنگ روڈ، لاہور

یہ دلچسپ اور قابل قدر رسالہ جناب حکیم ڈاکٹر قاضی محمد علیم اللہ صاحب کامل طب و جراحت کی تصنیف ہے جس میں مزمن امراض اور انکے علاج پر بحث کی گئی ہے۔ شروع میں ایک مفید تمہید کے بعد دوسرے حصہ میں پرانی بیماریوں کی تقسیم اور انکے علاج کے متعلق عام وخاص ہدایات درج کیگئی ہیں۔ پھر امراض نظام عصبی، امراض نظام تنفس، امراض دوران خون، امراض ہضم، امراض بول، امراض نسوان، اور امراض اطفال وغیرہ عنوانات پر علاج و ہدایات کو بھی جمع کیا گیا ہے، رسالہ مطالعہ کے قابل ہے۔ اطبا اور طلبائے فن کے علاوہ عام ناظرین بھی اس سے مستفید ہوسکتے ہیں، ساتھ ٹکٹ بھیجکر مندرجہ بالا پتہ سے منگایا جاسکتا ہے۔

[illegible]

تقطیع ۱۸×۲۲ ضخامت ۱۰۰ صفحات، قیمت بارہ آنہ (۱۲؍)
پتہ:۔ دفتر جنسی زندگی، قرول باغ، دہلی۔

ضبط تولید کا مسئلہ اب کوئی علمی یا ہنگامی مسئلہ نہیں رہا ہے۔ بلکہ اب اسکی وسعت و ہمہ گیری نے بڑے بڑے ارباب احتیاط کو بھی اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے۔ یہ مسئلہ بھی ہر اہم مسئلہ کی طرح موافقت و مخالفت کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ ایک گروہ اسکی ترویج کو قومی خودکشی اور بد چلنی کی اشاعت سے تعبیر کرتا ہے، اور دوسرا اسکو معاشرتی اور طبی حیثیت سے ضروری قرار دیتا ہے، دونوں ہی اپنے اپنے ساتھ دلائل و براہین کے پشتارے بھی رکھتے ہیں بہر حال موجودہ صورت حال سے کم سے کم اتنا تو ضرور واضح ہو گیا کہ کسی ایک جانب مائل ہونے سے پہلے ہر صاحب فہم کو اس مسئلہ پر انتہائی غور و فکر کی ضرورت ہے۔

ضبط تولید پر فنی اور غیر فنی حیثیت سے یورپ کی زبانوں میں اس قدر موافق و مخالف مواد جمع ہو گیا ہو کہ کسی دوسری زبان کے مولف کو اسکے احصار اور ترتیب میں کافی ہمت و استقلال کی ضرورت ہو، ہماری زبان میں فنی حیثیت سے کوئی وقیع کتاب غالباً موجود نہیں ہے، البتہ بعض غیر فنی اشخاص نے موجودہ صورت حال کو سامنے رکھکر اس مسئلہ کو اپنی خامہ فرسائی کی جولانگاہ بنایا ہے، ظاہر ہے کہ اس قسم کی کتابیں فنی اصحاب کیلئے مفید مطلب نہیں ہو سکتیں

پیش نظر رسالہ "ضبط تولید" جو اسکی موافقت میں لکھا گیا ہو جناب حکیم محمد علی صاحب قریشی کی تالیف ہو۔ اس کو ہم فنی اور غیر فنی حیثیت کا درمیانی قسم کا رسالہ کہہ سکتے ہیں۔ سرورق کی تصریح کے مطابق ہم اس مفید رسالہ کو شادی شدہ اشخاص کے مطالعہ کیلئے کافی سمجھتے ہیں بلکن اہل فن اور فنی طلبا کیلئے اس باب میں بہت ضرورت و گنجائش باقی ہے۔ بہر حال اس قسم کی تالیفات کی ابتدا سے امید کیجا سکتی ہے کہ کوئی صاحب ہمت خالص فنی نقطۂ نظر سے بھی اس مسئلہ پر طبع آزمائی کریگا

یہ رسالہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے جنمیں ضبط تولید کی اخلاقیت، اسکی ضرورت، اور حمل اور علامات حمل اور اسکے طریقوں پر بالترتیب بحث کی آخری دو بابوں میں مسز سروجنی نائیڈو اور گاندھی جی اور مسز سنیگر کے خیالات و معتقدات کو بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں فعلیات فصل پر کچھ تفصیلات جمع کی گئی ہیں۔

بہر حال یہ کتاب دلچسپ اور مفید ہے امید ہے کہ ضرورتمند اور شائقین اس سے مستفید ہونگے۔

اکسیری کشتہ جات کرشن

تقطیع $\frac{18 \times 22}{8}$، ضخامت ۹۶ صفحات، قیمت دو روپے۔
پتہ:- مینیجر صاحب چندر گپت اوشدھالیہ، ٹوہانہ، ایس، پی، ریلوے۔

علم کشتہ جات کے متعلق آجکل رسالوں اور کتابوں کا ایک اچھا خاصہ ذخیرہ ہماری زبان میں موجود ہے لیکن عام شکایت یہ ہے کہ مولفین نسخوں کی فراہمی میں ضروری احتیاط نہیں کرتے اور وہ اکثر قیاسی ہونیکے علاوہ نقل در نقل کا کرشمہ ہوتے ہیں" "اکسیری کشتہ جات کرشن" کے مولف جناب پنڈت کرشن کنور دت صاحب نے اپنی اس تالیف کی چار خصوصیات بیان فرمائی ہیں (۱) یہ کتاب کشتوں کی عملی تعلیم کا کورس ہے اور (۲) اسکی ترکیبیں فنی نقطۂ نگاہ سے بلند پایہ ہیں (۳) جتنے کشتوں کا بیان کیا گیا ہے ان سب کو مولف نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا ہے (۴) ترکیبیں مفصل اور صاف صاف لکھی ہیں۔ رمز و کنایہ سے کام نہیں لیا گیا۔

ہم نے ایک سرسری نظر سب کتاب پر ڈالی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ پنڈت جی نے کافی تلاش و جستجو سے کام لیا ہے اور بہت سی ان بے احتیاطوں سے بچے ہیں جو عام کتب کشتہ جات کا طرۂ امتیاز بنگئی ہیں۔ کتابت و طباعت وغیرہ بھی اچھی ہے۔ لیکن قیمت کچھ زیادہ ہی معلوم ہوتی ہے۔

ہندوستانی فارماکوپیا

تقطیع $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۸۰ صفحات، قیمت بارہ آنے۔
پتہ:- حکیم انوار الحق صاحب انوار، قصبہ تھانہ بھون، ضلع مظفر نگر،

یہ چھوٹی سی قرابادین جناب حکیم انوار الحق صاحب انوار تھانوی کی تالیف ہے، مولف نے کوشش کی ہے کہ جدید و قدیم قرابادینوں میں سے ان ضروری نسخوں کو انتخاب کرکے اس رسالہ میں جمع کر دیں۔ جو تجربات سے مفید ثابت ہو چکے ہیں۔ ہمارے خیال میں مولف کی یہ کوشش خاصی کامیاب رہی ہے۔ مولف نے اس قرابادین کے نسخوں کو چار عنوانوں میں تقسیم کیا ہے۔ دستور العلاج، روح الاکا سیر، علاج بالغذا اور علاج بالتکلیس ان کے نام ہیں۔ اختصار کے طالب اطبار کیلئے یہ مختصر رسالہ بہت کار آمد ہوگا، کتابت و طباعت بھی اچھی

قیمت کچھ زیادہ ہے، تاہم افادہ کے لحاظ سے کچھ زیادہ بار بھی نہیں معلوم ہوتی، مرد و مستند تیرہ آنے کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ طلب فرمائیں

رہنمائے کلوروفارم

تقطیع ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۲۴ صفحات، قیمت تین آنے مع محصول ڈاک
پتہ:- بابو فیاض احمد صاحب صدیقی، پانی پت، ضلع کرنال۔

اس رسالہ کا موضوع اسکے نام سے ہی ظاہر ہے۔ اس میں کلوروفارم اور ایتھر کو سنگھانیکے طریقہ، احتیاطیں اور خطرات اور اُسکے انسداد وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ چند دستی تصاویر بھی موجود ہیں آخر میں رسالہ دانت بھی شامل ہے جسمیں دانتوں کے اوزاروں کی تصویریں بنائی گئی ہیں۔ جناب بابو فیاض احمد صاحب خلف ڈاکٹر محمد عبدالباسط صاحب اسکے مؤلف ہیں۔

معین الشفا

تقطیع ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۲ صفحات، قیمت سالانہ ایک روپیہ
پتہ:- مینجر صاحب رسالہ معین الشفا، کشمیری بازار، لاہور۔

معین الشفا ہمارا ایک جدید طبی معاصر ہے۔ جو گذشتہ مہینے سے ہی شائع ہوا ہے۔ رسالہ کو ایک نظر دیکھکر ہی کہا جا سکتا ہے کہ "سالے کہ نکوست از بہارش پیداست" ماشاءاللہ اغراض و مقاصد اصول و ضوابط، مضامین، ترتیب کتابت وطباعت اور کاغذ وغیرہ سب ہی اچھے ہیں اگر استقلال کے ساتھ مصروف خدمت رہا تو اپنے لئے بزم صحافت طب میں مناسب جگہ حاصل کرے گا رسالہ کے ایڈیٹر جناب حکیم سید ظفریاب علی صاحب ہیں جو گروہ اطباء میں پہلے ہی کافی متعارف ہیں۔ شائقین نمونہ مندرجہ بالا پتہ سے مفت منگا سکتے ہیں۔

رہنمائے صحت، لکھنؤ

تقطیع ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۴۰ صفحات، قیمت سالانہ ایک روپیہ۔
پتہ:- دفتر رسالہ رہنمائے صحت، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ۔

لکھنؤ سے کسی وقیع طبی رسالہ کی اشاعت بہت ضروری تھی۔ الحمدللہ! رہنمائے صحت نے اس ضرورت کو کافی حد تک پورا کردیا ہے یہ رسالہ جناب حکیم سید محمد قاسم صاحب خلف الرشید شفاءالملک جناب حکیم سید فضل علی صاحب کی سرپرستی میں چھ سات مہینے سے باقاعدہ نکل رہا ہے جس میں حفظ صحت، معلومات، دواسازی اور علم الادویہ و معالجات وغیرہ پر کارآمد اور مفید مضامین درج ہوتے ہیں۔ سوالات جوابات کا سلسلہ بھی قائم کیا گیا ہے، بہرحال رہنمائے صحت دلچسپ اور مفید رسالہ ہے امید ہے کہ ترقی کریگا۔
رسالہ کے ایڈیٹر جناب حکیم شاہ غلام حسین صاحب چشتی پھلواروی ہیں۔

جالینوس، سیالکوٹ

تقطیع ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۴۸ صفحات، قیمت سالانہ، دو روپے،
پتہ:- دفتر رسالہ جالینوس، راجہ اسٹریٹ، سیالکوٹ،

جالینوس ایک طبی رسالہ ہے جو چند مہینے سے نکل رہا ہے۔ اس وقت ہمارے پیش نظر اس کا پہلا ہی نمبر ہے جو متنوع مضامین کا حامل ہے۔ ہمکو [illegible] کے اظہار سے مسرت ہے کہ مرتب رسالہ نے مضامین کی تلاش اور فراہمی میں خاصی محنت کی ہے۔ اسکے ایڈیٹر جناب عشقی صاحب [illegible] ادبی اور شعری ذوق بھی رکھتے ہیں۔ اسلئے جالینوس کو بھی اس سے متمتع فرمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال رسالہ دلچسپ اور مفید ہے۔ کتابت وطباعت اور کاغذ بھی مناسب حال ہے۔ رسالہ کی قیمت ہمارے خیال میں کچھ زیادہ ہے۔ شائقین رسالہ کا نمونہ مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرما سکتے ہیں۔

"شاعر" کا آگرہ نمبر

تقطیع ۲۰×۳۰/۸، ضخامت ۱۲۰ صفحات، قیمت ایک روپیہ،
پتہ:- مینجر صاحب رسالہ شاعر نائی کی منڈی، آگرہ،

اکبرآباد کے شاعروں اور ادیبوں کو شکایت ہے کہ اُردو زبان کے تذکرہ نویسوں اور سوانح نگاروں نے آگرہ کیساتھ حق وانصاف کا سلوک نہیں کیا۔ "شاعر" کا آگرہ نمبر اسی تقریب میں نکالا گیا ہے۔ حقوق طلبی کے اس زمانہ میں اگر اکبرآباد والوں میں بھی بیداری پیدا ہو گئی ہے تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے، ہمارے خیال میں ادب کے تذکرہ نویسوں کو آئندہ انکی شکایات کا خیال رکھنا چاہیئے اس مجموعہ میں آگرہ کے تمام قدیم و جدید شاعروں کا تذکرہ موجود ہے، اور مضمون نگار بھی سب اکبرآبادی ہیں۔ اس لئے اس نمبر کو بجا طور پر

ذکر و نمبر لکھ سکتے ہیں۔ آخر میں مصنفین اکبر آباد اور قدیم و جدید جرائد و رسائل کی فہرست بھی شامل ہے، اور موجودہ مشاہیر اکبر آباد کا تعارف بھی کرایا گیا ہے، تصاویر کا بھی اہتمام ہے، کتابت و طباعت اور کاغذ وغیرہ بھی مناسب ہے۔ بہرحال بحیثیت مجموعی یہ نمبر دلچسپ اور ادب سے تعلق رکھنے والوں کیلئے قابل مطالعہ ہے۔ مندرجہ بالا پتہ سے ایک روپے کے ٹکٹ بھیجکر طلب کیا جاسکتا ہے شاعر کی سالانہ قیمت دو روپیہ ہے۔

خلافت ہفتہ وار

تقطیع ۲۰×۲۶ ضخامت ۴۰ صفحات، قیمت سالانہ چھ روپے آٹھ آنے، ششماہی چار روپے۔
پتہ:- دفتر اخبار خلافت، لولین، بمبئی،

روزنامہ خلافت بمبئی عرصہ سے ملک و ملت کی مفید خدمات انجام دے رہا ہے، اب کچھ عرصہ سے اُسکے دفتر سے ہفتہ وار خلافت بھی جاری ہے جسکے ایڈیٹر مولانا محمد علیؒ کے مشہور سوانح نویس جناب رئیس احمد صاحب جعفری ندوی ہیں جو نہایت قابلیت سے اس اخبار کو مرتب فرمارہے ہیں مفید سیاسی مقالات، دلچسپ علمی و ادبی مضامین اور بلند پایہ نظمیں اور افسانے ہر ہفتہ اسکے اوراق کی زینت بنتے ہیں۔ تازہ واقعات کے متعلق تبصرے بھی بکثرت شائع کی جاتی ہیں۔

ہم ہفتہ وار خلافت کو اردو صحافت میں ایک مفید اضافہ تصور کرتے ہیں، اور اسکی ترقی کے دل سے خواہاں ہیں۔
کتابت و طباعت میں اگر مزید خوبی کی کوشش کیجائے تو مناسب ہے، شائقین نمونہ مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرما سکتے ہیں۔

شاہد، بریلی

تقطیع ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۰ صفحات، قیمت سالانہ تین روپے
پتہ:- دفتر رسالہ "شاہد" بریلی

بریلی روہیلکھنڈ کا صدر مقام اور ایک بڑا شہر ہے اس وقت تک بریلی سے صرف ایک مختصر سا ہفتہ وار اخبار "سوداگر" نکل رہا تھا جو پنجابی سوداگروں کی انجمن کا مخصوص پرچہ ہے، اور اس خیال سے حیرت ہوتی تھی کہ ڈیڑھ لاکھ سے بھی زیادہ آبادی ہونیکے باوجود اس شہر سے اخبار اور رسالے بالکل نہیں نکلتے اس کمی کو کسی حد تک پورا کرنیکی کوشش ماہوار رسالہ "شاہد" نے کی ہے جسے جناب ساحر بریلوی ترتیب دے رہے ہیں۔
"شاہد" کے متعلق یہ کہنا تو بالکل غلط ہوگا کہ وہ از سر تا پا محاسن کا مجموعہ ہو لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اخبارات و رسائل کی اس پستی کے دور میں اس کا وجود نسبتاً غنیمت ہے۔ "شاہد" نے اپنی کوئی امتیازی شان ابھی تک قائم نہیں کی ہے، لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ وہ آنکھیں بند کرکے ہر اس ردی کے پرزے کے پیچھے بھی نہیں ہولیا ہو جسکا سرورق سہ رنگی تصویر سے مزین اور جسکے صفحات "ادب لطیف" کی کثافتوں سے ملو ہوں۔
"شاہد" نے عام روش اختیار ضرور کی ہے لیکن ذرا احتیاط کیساتھ، اور ہمارا خیال ہے کہ اگر اس احتیاط میں تھوڑی سی ترقی اور ہو جائے تو "شاہد" ملک کے سربرآوردہ پرچوں کی فہرست میں داخل ہو سکیگا۔ بدمذاقی کے اس دور میں، سلامت روی ایک کار دشوار ضرور ہے، لیکن اسی دور میں آخر بہت سے پرچے ایسے نکل ہی رہے ہیں جنکی سنجیدگی، اور معیار کی بلندی لائق صد تحسین ہے۔

سہیلی کا "دستکاری نمبر"

تقطیع ۲۰×۲۲ ضخامت ۱۱۲ صفحات، قیمت غالباً بارہ آنے، قیمت سالانہ تین روپیہ [illegible]،
پتہ:- منیجر سہیلی سعدی پارک، لاہور

رسالہ سہیلی محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ ایم اے، ایم او ایل کی سرپرستی اور محترمہ نوشابہ خاتون قریشی بی، اے کی ادارت میں سات آٹھ سال سے طبقہ نسواں کی مفید خدمات انجام دے رہا ہے، ہر سال کسی نہ کسی موضوع پر بتقریب سالگرہ ایک دلچسپ نمبر بھی شائع کرتا ہے اس سال اس نمبر کا موضوع "دستکاری" ہے جسکو مختلف عنوانوں میں تقسیم کیا گیا ہو مثلاً کتر بیونت، سلائی کا کام، تکرکشی، سلمہ ستارہ، کشیدہ، برید کاری، کروشیا، کراس ٹیچ وغیرہ، یہ نمبر عورتوں اور بچیوں کیلئے بہت ہی مفید اور دلچسپ ہے، طرح طرح کی دستی تصویریں مضامین کی وضاحت کیلئے شامل ہیں انکے علاوہ بے شمار رنگین اور سادہ بلاک کی تصویریں اس نمبر کی زینت ہیں۔ مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرمائیے۔

گنجینۂ روزگار

تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۸۰ صفحات، قیمت چھ آنے۔
پتہ:- منشی احمد مالک صاحب قریشی، محلہ احمد پورہ، گوجرانوالہ۔

اس مختصر لیکن مفید اور کارآمد رسالہ کے مؤلف جناب منشی احمد مالک صاحب ہیں صابون سازی اس کا موضوع ہے اور چار ابواب میں منقسم ہے، پہلے باب میں صابون کے اجزا اور تیلوں کے کیمیاوی اور طبی خواص وغیرہ کا بیان ہے۔ دوسرے باب میں دیسی صابونوں کے

نسخے اور تیسرے باب میں ولایتی صابونوں کے اجزا اور تیاری کی ترکیبیں لکھی ہیں ، چوتھے باب میں متفرق صابونوں کا تذکرہ ہے ، صنعت و حرفت سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے یہ رسالہ مفید مطالعہ ہوگا ۔ چھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر مؤلف سے منگایا جاسکتا ہے ۔

اسلام اور اچھوت اقوام

تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۵۶ صفحات قیمت چار آنے ،
پتہ : منیجر مکتبہ عبرت ، نجیب آباد ، ضلع بجنور

مشہور اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکر کے اعلان تبدیل مذہب نے مذاہب کی اس سرزمین میں ایک ہلچل پیدا کردی ہے ۔ ہر قوم چاہتی ہے کہ سات کروڑ اچھوتوں کو اپنے میں شامل کرکے سیاسی اقتدار حاصل کرے علیٰ ہذا القیاس مسلمانوں کی بھی یہ خواہش ہے کہ اچھوت اقوام اسلام قبول کرلیں ۔

مشہور مورخ مولانا اکبر شاہ خاں صاحب نے پیش نظر رسالہ میں اس حقیقت کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے کہ مساواتِ حقوق انسانی اور حقیقی راحت وہ دینِ اسلام کے سوا کسی دوسری جگہ سے حاصل نہیں ہوسکتی ۔ اور مسلمان مذہباً اور عقیدتاً ایک درماندہ اور مظلوم قوم کی حمایت اور اعانت کو ثواب اور خوشنودی الٰہی کا کام سمجھکر اچھوتوں کو اپنی جماعت میں شامل کرنا چاہتے ہیں ۔

مصنف نے حسب عادت دلائل و براہین سے حقائق پر مکالمہ کیا ہے اور رسالہ اس لائق ہے کہ ہندوستان کی مختلف زبانوں میں اسکی اشاعت کیجائے ۔ شائقین مندرجہ بالا پتہ سے پانچ آنے کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمالیں ۔

نو ایجاد تعلیمی تختی

عبدالخالق اینڈ سنز صاحبان پھاٹک حبش خان محلہ چرخے والاں ۔ دہلی نے بچوں کی مشق کیلئے ایک تختی ایجاد کی ہے تختی تو معمولی تختیوں کی طرح لکڑی ہی کی ہے ، لیکن اسمیں خصوصیت یہ ہے کہ اسکے ایک طرف تمام حروف تہجی کے نہایت خوشخط نقش کھدے ہوئے ہیں ۔ حروف چونکہ ٹھپے کے ذریعہ تختی میں کھودے گئے ہیں اس لئے اُنکے مٹ جانیکا کوئی امکان نہیں ۔ اس طرح تختی لکھتے وقت بچے کی نظر کے سامنے ہمیشہ وہی نمونہ حروف کا رہیگا جنہیں دیکھکر اس نے لکھنا سیکھا ہے ۔ ہم وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تختی بچوں کے لئے بہت مفید اور کارآمد ہے آجکل اسکولوں میں خوشخطی کی طرف زیادہ توجہ نہیں کیجاتی ، اور اس کا خاص سبب یہ ہے کہ اساتذہ خود ہی بالعموم اس فن سے ناواقف ہوتے ہیں ۔ اس تختی کی موجودگی میں بچہ اُستاد کی مدد سے بے نیاز ہو جاتا ہے ۔ اسلئے اسکولوں میں تعلیم پانے والے بچوں کیلئے یہ بہت زیادہ کارآمد ہے ، قیمت بھی کچھ زیادہ نہیں ہے ۔ صرف پانچ آنے میں مندرجہ بالا پتے پر موجد سے ملسکتی ہے ۔

جوابات

(۱) :۔ **حرارت وغیرہ** :۔ سوال کے مضمون سے صراحتاً اس بات کا پتہ نہیں چلتا کہ پیدائش کے بعد سے بچہ کو کونسا مرض لاحق ہو تاہم اگر ہلکا ہے کہ ہلکا ہلکا بخار ہر وقت چڑھا رہتا ہے تو ایسے موقعہ پر بھی معائنہ کے بغیر صحیح تشخیص مرض میرے خیال میں ناممکن ہے پھر بھی میں خیال کرتا ہوں کہ بچہ تپ کہنہ میں مبتلا ہے۔ اس لئے میں جناب کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کے مشورہ سے ہمدرد دواخانہ دہلی کی مایۂ ناز ادویہ "قرص سحر" "ماءالحیات" "صدوری" "خمیرہ خشخاش" وغیرہ وغیرہ استعمال کرائیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کافی عرصہ تک جاری رکھیں اور پرہیز وغیرہ حسب دستور رو ہدایت کرائیں (حکیم ڈاکٹر محفوظ عالم صاحب کوٹلور)

ب :۔ آپ کے بیان سے مرض کی تشخیص نہیں ہو سکی۔ جب تک پوری کیفیت معلوم نہ ہو تشخیص و علاج ممکن نہیں ہے۔ قیاس ہے کہ اسکی آنتوں میں خرابی ہے۔ مقامی علاج کرائیے (حکیم آغا منصب علی)

ج :۔ گل نیب ایک ماشہ۔ چرائتہ ایک ماشہ، خاکسی دو ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو دیں علی الصباح ہلکا سا جوش دیکر چھان لیں۔ اور قدرے شربت بنفشہ یا مصری کوزہ ملا کر پلائیں۔ اور دن میں تین چار مرتبہ شربت زوفا چھ چھ ماشہ چٹا دیا کریں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

د :۔ آپ بچہ کو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ نسخہ :۔ ہلیلہ زرد۔ اسطخو دوس۔ مغز تخم کرنجوہ۔ افسنتین رومی عود صلیب ہر ایک تین ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور دن میں چار مرتبہ تین تین گھنٹہ کے وقفہ سے ہمراہ عرق مکوہ عرق گلو اور شربت شفا استعمال کرائیں ÷ (حکیم شمس الحق امرتسر)

ہ :۔ بچہ کا جگر اور آنتیں ماؤف ہیں اس کے لئے دواءالمسک معتدل جواہر والی تین ماشہ ہمراہ عرق برنجاسف ۷ تولہ اور شربت فریادرس ۲ تولہ استعمال کرائیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد ہمدرد دواخانہ کی مشہور دوا شربت اکسیر خاص چھ چھ ماشہ چٹا دیا کریں۔ انشاءاللہ چند ہی روز میں افاقہ معلوم ہونے لگے گا۔ (حکیم خواجہ نیاز احمد)

(۲) **خرابی حیض** :۔ گندھک ڈنڈا ایک تولہ۔ کالی زیری ۱ تولہ، رسوت مصفی ۳ ماشہ۔ ایکسٹریکٹ بلاڈونا ایک ڈرام سبکو باریک کرکے آب مکوہ سبز میں دو یوم کھرل کریں۔ اور چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک گولی شام کو بعد غذا عرق مکوہ کیساتھ استعمال کرائیں۔ جملہ نسوانی شکایات رفع ہو جائیگی۔ نوٹ :۔ یہ نسخہ حکیم رمضان علی صاحب بٹالوی کا ہے۔ میرے تجربہ میں بجد مفید ثابت ہوا ہے۔ اس وجہ سے لکھ دیا کہ بندگان خدا فائدہ حاصل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

ب :۔ جناب من! اگر میری سنئے تو میں عرض کروں گا کہ اپنی رفیقۂ حیات کا کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے معائنہ کرائیے مریضہ ورم رحم یا دیگر مقامی مرض میں ضرور گرفتار ہے۔ اسکی تشخیص و تفتیش نہایت ضروری ہے۔ اس کے بعد اصولی علاج سے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر محفوظ عالم قریشی طوق کوٹلوری)

ج :۔ آپکی اہلیہ کے رحم میں ورم ہے۔ سفوف ریوند چینی ۳ ماشہ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں اور صبح کو شربت بزوری بارد ۲ تولہ پانی میں حل کرکے دیں۔ انشاءاللہ چند یوم کے استعمال سے نمایاں فائدہ معلوم ہوگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

د :۔ خرابی حیض میں فصد صافن کرائیں اور مندرجہ ذیل نسخہ معلومہ شکایات کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔ نسخہ :۔ گل بنفشہ ۲ تولہ حب قرطم ایک تولہ۔ پوست املتاس ڈیڑھ تولہ۔ خار خسک ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو جوش دیکر گلقند ملا کر [illegible] ہمیشہ استعمال کرتی رہیں۔ (حکیم شمس الحق امرتسری)

(۳) **عود رحض آتشک** :۔ آپ پھٹ[illegible] ایک سیر چھ ماشہ مہر[illegible] سیاہ ۶ ماشہ دونوں چیزوں کو پانی میں پیسکر صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں انشاءاللہ ایک ماہ کے مسلسل استعمال سے جملہ شکایات رفع ہو جائینگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

ب :- پہلے کثرتِ جماع سے توبہ کیجئے پھر یہ نسخہ متواتر بلاناغہ ۲۰ یوم استعمال کرکے خبر دیجئے ۔ صفت برگ شاہترہ ۷ ماشہ چرائتہ ۷ ماشہ سرپھوکہ ۷ ماشہ منڈی ۷ ماشہ عناب ۵ دانہ ہلیلہ ۷ ماشہ صندل سرخ ۷ ماشہ ۔ چوب چینی ۴ ماشہ ۔ عشبہ مغربی ۶ ماشہ بادیان ۶ ماشہ آلو بخارا ۸ عدد پانی میں جوش دیکر خوب مل کر چھان لیں اور شربت عسل ۲ یا ۴ تولہ ملا کر پی لیں ۔ بوقت صبح اطریفل اسطوخودوس ۷ ماشہ ہمراہ آب گرم بوقت طلب شب نوش ۔ ثقیل ۔ مولد سوداد بلغم اشیائے سے پرہیز ۔ شربت اطریفل ہمدرد دوا خانہ سے منگوالیں ۔

(ڈاکٹر محفوظ عالم قریشی)

ج :- کثرت جماع کے نتائج ہیں ۔ اسکے لئے آپ اکسیر اعظم شمسی جس کا نسخہ ہمدرد صحت کے اعادہ شباب نمبر میں شائع ہو چکا ہے استعمال کریں ۔

(حکیم شمس الحق امرتسر)

د :- ان آوازوں کا سبب نزلہ ہے ۔ تب ایارج ۳ ماشہ رات کو سوتے وقت کم سے کم دو ہفتہ تک استعمال کریں اور روغن بادام شیریں کان میں ڈالیں ۔

(حکیم آغا منصب علی)

(۴) **گنج** :- اصلی ہاتھی دانت کا برادہ اور آب نکچکنی تازہ ہر ایک ایک تولہ زردی بیضہ مرغ ۲ عدد ۔ تینوں چیزوں کو کھرل کرکے ضماد بنالیں ۔ اور جتنی جگہ کے بال اڑ گئے ہوں وہاں لگائیں ۔

(حکیم آغا منصب علی)

ب :- پوٹاشیم پرمگنیٹ پانی میں گھول کر جہاں بال غائب ہو گئے ہوں ان میں دو تین بار لگانے سے کچھ عرصہ میں بال نکل آتے ہیں ۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

ج :- آپ روغن دیودار اور روغن مورچہ دونوں ہم وزن ملا کر سر پر لگائیں اور تقویت دماغ کے لئے معجون برہمی کا استعمال مناسب ہے ۔

(حکیم شمس الحق امرتسر)

د :- آپ کو اچھا نسخہ مل گیا ہے ۔ برابر اسی کو لگائیں ۔ انشاءاللہ تعالیٰ استقلال سے خاطر خواہ فائدہ ہوگا ۔

(ڈاکٹر محفوظ عالم قریشی)

(۵) **درد قاذف** :- گل بنفشہ ۷ ماشہ ، مویز منقیٰ ۹ دانہ ۔ عناب ۵ دانہ ۔ تخم خطمی ۷ ماشہ ۔ گاؤزبان خشک ۷ ماشہ ۔ تخم کشوث در پارچہ بستہ ۔ تخم خیارین نیم کوفتہ تخم خربزہ نیم کوفتہ بادیان ۴ ماشہ ۔ برگ گاؤزبان ۴ ماشہ پانی میں جوش دیکر مل کر چھان لیں اور خمیرہ بنفشہ ملا کر پلا دیں بوقت صبح اور مسہل بہ منزل دوبار جوشاندہ کو خمیرہ ملا کر بوقت شام ۔ اور روغن بابونہ مقام درد پر مالش کریں اور ہلکا سینک دیا کریں ۔ انشاءاللہ ضرور فائدہ ہوگا ۔

(ڈاکٹر محفوظ عالم قریشی)

ب :- جواب پر عمل کریں اور ورم رحم کے لئے کسی دایہ کو دکھا کر حالات سے مطلع فرمائیں ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

ج :- آپ ایام ماہواری سے پہلے مریضہ کو سفوف ریوند چینی ۳ ماشہ رات کو سوتے وقت کھلائیں اور صبح شربت بزوری بارد ۴ تولہ پانی میں ملا کر پلائیں ۔ سیلان حیض کے لئے صدف صادق ۔ دارچینی ہوتن پیس کر اور چھ ماشہ کی پوٹلی بنا کر رحم میں رکھوائیں ۔ رفع قبض کیلئے کبھی کبھی حب ملین استعمال کرلتے رہنا چاہیئے ۔

(حکیم آغا منصب علی)

د :- ایام ماہواری سے دو ایک دن پہلے آپ مریضہ کو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرانا شروع کر دیجئے ۔ نسخہ :- تخم خیارین نیم کوفتہ ۔ تخم خربزہ نیم کوفتہ ۔ مشک طرامشیع ہر ایک ۵ ماشہ ۔ پوست املتاس ۹ ماشہ ۔ تخم گزر صعتر فارسی ہر ایک ۳ ماشہ پانی میں جوش دے کر شربت بزوری شامل کرکے پلائیں ۔ ..... کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش عود شیریں نو نو ماشہ دینی چاہیئے ۔

(حکیم خواجہ نیاز احمد)

(۶) **خواہش اولاد** :- آپنے اپنی عمر نہیں لکھی ۔ یہ بہت بڑی غلطی کی ۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دوسرا خصیہ بلوغت کے کچھ عرصہ بعد نیچے اترآتا ہے ۔ آپ اپنے مادہ منویہ کی بذریعہ خوردبین جانچ کرلیجئے آیا اس میں کیڑے پائے جاتے ہیں یا نہیں عضو تناسل کی لمبائی کتنی ہے نعوذ و ایستادگی اور شہوت وغیرہ کا کیا حال ہے ۔ منی رقیق خارج ہوتی ہے یا غلیظ ؟ اہلیہ کے رحم کا بھی معائنہ کرا لیجئے ۔ ۲ سال کا عرصہ بہت زیادہ مدت نہیں ہے ۔ اس لئے بالکل ناامید بھی ہو جانا قرین دانش نہیں ۔ مجھ کو مطلع کریں (ڈاکٹر محفوظ عالم قریشی)

ب :- تشخیص مرض کے لئے معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

ج :- آپنے جو حالات تحریر فرمائے ہیں ان کے پیش نظر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں بہتر یہ ہے کہ اپنی اہلیہ کا معائنہ کسی سمجھ دار لیڈی ڈاکٹر سے کرائیے۔ بہت ممکن ہو کہ ان ہی کے اعضائے تناسل میں کوئی خرابی موجود ہو۔ (حکیم آغا منصب علی)

د :- اگر آپ میں بظاہر کوئی نقص نہیں ہو تو آپ کی اہلیہ کسی خاص شکایت میں مبتلا ہوں گی۔ ان کا مفصل حال لکھئے یا کسی مقامی طبیب سے مشورہ کیجئے۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۷) **سنگ مثانہ** :- پتھری کا اگر شبہ ہے تو شک و شبہ پر کوئی نسخہ تجویز کر دینا اصول طبابت کے خلاف ہو آپ کسی اچھے تجربہ کار طبیب کے پاس حاضر ہو کر اپنے بچہ کو دکھلائیے اور جو وہ کہیں اس پر عمل فرمائیے۔ ورنہ نتیجہ معلوم۔ لاغری کے دوسرے اسباب بھی ہو سکتے ہیں (ڈاکٹر محفوظ عالم قریشی)

ب :- مثانہ کی پتھری کی علامتوں میں سے بعض علامتیں یہ ہیں کہ پیشاب تھوڑا تھوڑا اور جلن سے آتا ہو اور کبھی کبھی جب پتھری اٹک رہی ہوتی ہے تو مثانہ میں درد اور بیقراری پیدا ہو جاتی ہے۔ پیشاب میں ریگ آتا ہو اور بسا اوقات بچے یا بڑے آدمی کی حرکات سے خود ہی معلوم ہو جاتا ہو کہ اس کے مثانہ میں پتھری ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کا بچہ سنگ مثانہ کی شکایت میں مبتلا نہیں ہے۔ لاغری و کمزوری کے اور بہت سے اسباب بھی ہو سکتے ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

ج :- پتھری کی علامات کا احاطہ ہمدرد صحت کے اوراق کے اختصار کی وجہ سے مشکل ہے۔ ایک کم قیمت اور آسان نسخہ تحریر کرتا ہوں اس کو پلائیں۔ اگر واقعی پتھری ہے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکل جائیگی۔ نسخہ :- سر پھوکہ ۶ ماشہ۔ کلتھی ۴ ماشہ۔ نمک لاہوری ۲ ماشہ نمک ترب ایک ماشہ۔ سب چیزوں کو تین پاؤ پانی میں پکائیں جب سوا پاؤ رہجائے تو چھان کر ایک ایک گھونٹ پلائیں اور یہ عمل آٹھ دس روز تک جاری رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

د :- سنگ مثانہ کی موجودگی میں پیشاب تنگی سے آتا ہے۔ مثانہ اور احلیل کی جڑ میں کبھی کبھی سوزش ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ بیقرار کر دینے والا درد بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ عوارض کے طور پر حرجی بھی مبتلا تا ہو اور گردوں کی جگہ بھی کھنچاؤ محسوس ہوتا ہے۔ بہترین نسخہ درج ذیل ہے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ نسخہ :- کشتہ حجر الیہود۔ کشتہ بیضہ مرغ۔ کرم سنگ۔ حجر القلب۔ تخم بیدو۔ نمک مولی۔ نمک آک۔ نمک نگلنی۔ جوا کھار۔ سب چیزیں ہموزن لیکر یکجان کرلیں۔ اور دو دو ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت کا کنج استعمال کرائیں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۸) **روغن نوسادر** :- گائے کے پھکنے میں نوسادر بھر کر اُسے منہ سے پھونکیں اور ڈوری سے باندھ دیں اور پتیلے میں پانی بھر کر اُس میں پھکنا چھوڑ دیں۔ اور نیچے آگ روشن کریں۔ جب تک نوسادر محلول نہو آگ برابر جلاتے رہیں۔ جب محلول ہو جائے تو نکال کر شیشی میں رکھ لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

ب :- بیشک چونا اور نوسادر کو کھرل کرنے سے نمی پیدا ہو جاتی ہے مگر آپنے طریقہ غلط استعمال کیا۔ پہلے آپ تازہ چونے کو کپڑ چھن کر کے رکھیں۔ اس کے بعد نوسادر کو باریک پیسکر ایک کھرل میں دونوں کو شامل کریں۔ اور قوت کیساتھ حل کریں۔ جب مکھن کی طرح ہو جائے اس وقت سجی ڈال کر پھر کھرل کریں۔ اور ایک آبخورے میں گل حکمت کر کے آنچ دیں مگر خیال رہے کہ نوسادر چونا اور سجی ہموزن ہوں پہلی آنچ دو سیری اور دوسری آنچ اسی گل حکمت پر ۳ سیر کی پھر پانچ سیر کی دینی چاہیئے۔ اسکے بعد اسکو کھولکر تمام مصالحہ کو محفوظ کر کے پانی میں ڈال کر پکائیں اور مقطر کریں۔ رات کو اوس میں رکھ دیں۔ اگر ضرورت ہو تو پھر پکا کر دوبارہ اوس میں رکھیں۔ نوسادر کی گ... گھل جائیگی اور روغن ہو جائیگا (حکیم آغا منصب علی)

ج :- اگر آپ نمی چاہتے ہیں تو اس میں شورہ قلمی ۵ تولہ اور اضافہ کرلیں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۹) **ضعف ہضم** :- علی الصباح اور شام کو تین تین ماشہ خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ہمراہ عرق گاؤزبان عرق گلاب۔ عرق بید مشک استعمال کرائیں۔ اور مندرجہ ذیل سفوف تیار کر کے رکھ لیں۔ اور دن میں چار یا پانچ مرتبہ ایک ایک چٹکی بھر کر کھلاتے رہیں۔

نسخہ:۔ نوسادر۔ گیرو۔ مرچ سیاہ تینوں ہموزن کوٹ چھان کر سفوف بنائیں (حکیم اکبر حسین الہ آباد)
ب :۔ مالتی بسنت چار چاول معجون سنگدانہ مرغ میں ملاکر پہلے کھلادیں۔ اوراوپر سے عرق بادیان نیم گرم صبح اور شام پلائیں۔
اور قرص شفاء و حب المنتظم الملک جوا ہروالی ۵ ماشہ ہمراہ عرق بادیان بوقت شب۔ بادی۔ ثقیل۔ دیرہضم اشیاء سے پرہیز۔ اسکے علاوہ مریضہ کے
رحم کا پھر معائنہ کرائیے۔ تاکہ ورم رحم کے متعلق صحیح حالت معلوم ہوجائے۔ نتیجہ سے پھر مطلع فرمائیں۔ ادویہ ہمدرد دواخانہ سے منگوالیں
(حکیم محفوظ عالم قریشی)

ج :۔ مریضہ زچگی کی خرابی میں مبتلا ہے۔ آپ ہمدرد دواخانہ سے سفوف زچہ اور عرق وسمول طلب کریں۔ انشا اللہ اسکے استعمال
سے فائدہ ہوجائے گا۔ (حکیم آغا منصب علی)

د :۔ آپ مریضہ کو معجون سنگدانہ خروس بقدر چھ چھ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ عرق برنجاسف و عرق حب الاس و شربت انار
استعمال کرائیں۔ انشا اللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم شمس الحق امرتسری)

(۱۰) **ورم طحال** :۔ نرکچور کے چھ چھ ماشہ کے ٹکڑے لیں۔ اور صبح و شام ایک ایک ٹکڑا تمباکو کی بجائے چلم میں رکھکر پلائیں اور سفوف
کا صدر جہ ذیل نسخہ بنائیں اسو دو ماشہ یہ سفوف ایک تولہ گھی کوار کے گودے میں لپیٹ کر صبح و شام نگل جائیں۔ نسخہ سفوف:۔ سہاگہ چوکیہ
نوسادر ارائی۔ مرچ سیاہ۔ ہموزن کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

ب :۔ آپ حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کے مشورہ سے ہمدرد دواخانہ کی مایہ ناز دوا "دوبائی" منگوا کر حسب ہدایات
استعمال کریں۔ انشا اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

ج :۔ ورم طحال کے لئے یوں تو بہت سے لیپ اور کھانیکی دوائیں موجود ہیں مگر ان سے خشکی بہت بڑھ جاتی ہے بہتر علاج یہ ہے کہ آپ
کسی پہاڑی مقام پر تبدیل آب و ہوا کریں۔ اور صبح نہار منہ دوڑ لگایا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

د :۔ کھانا کھانیکے بعد مربہ گھیکوار کھایا کریں۔ اور مندرجہ ذیل سفوف تیار کرکے بقدر دو دو ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق بادیان استعمال
کریں۔ نسخہ سفوف۔ ایلوا سیاہ۔ زنجبیل۔ نوسادر۔ بلیلہ سیاہ۔ عصارہ ریوند۔ مساوی الوزن۔ مل چھان کر سفوف بنائیں۔
(حکیم شمس الحق امرتسر)

(۱۱) **ضرورت کتاب** :۔ آپ منیجر رسالہ "الحکیم" چشمہ صحت رفیق منزل موچی دروازہ لاہور سے کتاب دوا المغرب طبع ثانی یا علم و
عمل طب یا خزائن الطب جدید یا تینوں منگوالیں۔ انشا اللہ تعالیٰ آپ کا مقصد پورا ہوجائیگا۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

ب :۔ آپکی ضرورت مٹیریا میڈیکا یا مخزن الادویہ ڈاکٹری مصنفہ شمس الاطبا حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب سے پوری ہوگی
(حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(۱۲) **تولید خون** :۔ جناب عالی! آپ ہمدرد دواخانہ دہلی سے شربت فولاد ۲۹۲ کم از کم ایک شیشی منگوا کر پئیں اور قدرت خدا
ملاحظہ فرمائیں۔ پرچہ ترکیب شیشی پر چسپاں ہوگا۔ قیمت فی شیشی ۲۰ تولہ کی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) (حکیم محفوظ عالم قریشی)

ب :۔ تولید خون کے لئے معجون بلادر کا استعمال مناسب ہے، یہ معجون ریاح کو خارج کرتی ہے اور بلغم کی پیدائش کو روکتی ہے۔ کھانا
کھانیکے بعد تین تین ماشہ استعمال کریں۔ دوران استعمال میں گھی اور دودھ حسب برداشت استعمال کریں (حکیم آغا منصب علی)

ج :۔ آپ جواب سوال ۔۵ ۱۰ کے نسخے تیار کرکے استعمال کریں۔ انشا اللہ مفید ثابت ہوگا۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

د :۔ انار دانہ ترش تازہ آٹھ تولہ۔ زنجبیل۔ زیرہ سفید۔ تربد سفید۔ ہر ایک ایکتولہ۔ زیرہ سیاہ۔ پوست بلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ
ہر ایک چھ ماشہ۔ نمک لاہوری سوا تولہ۔ نوسادر ڈیڑھ تولہ سب کو باریک کرکے رکھ لیں اور دن رات میں تین مرتبہ چھ چھ ماشہ کی مقدار
میں استعمال کریں اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت ٹنکچر اسٹیل ۱۰ قطرے اور ٹنکچر فاسفورس ۵ قطرے پانی میں ملاکر پیا کریں
یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(۱۳) **شربت مقوی** :۔ آپ شراب الصالحین استعمال کیجئے جس کا نسخہ امام الکامل حضرت علی ابن موسیٰ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ

مامون الرشید عباسی کو عنایت فرمایا تھا۔ آپ کے مقصد کے لئے اس سے بہتر نسخہ کا ملنا محال ہے۔ کسی طبیب سے اسکو معلوم کریں۔ اکثر طبی کتابوں میں نسخہ موجود ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

ب :- برہمی بوٹی۔ اسطوخودوس۔ عود صلیب۔ پوست ترنج۔ ترپھلا۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ ہر ایک تین تولہ۔ گل گاؤزبان ۲ عدد ساذج ہندی ایک تولہ۔ نارمشک۔ صعتر فارسی۔ بادیان ہر ایک نو ماشہ۔ سب کو ایک سیر پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور مصری ۱ سیر ملاکر شربت تیار کریں۔ اور بقدر ایک تولہ صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

ج :- حضرت! آپ ہمدرد دواخانہ دہلی سے شربت رُوح افزا اور عرق ماء اللحم خاص دوآتشہ منگوالیں اور دواخانہ کی ہدایات کے مطابق استعمال کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ بڑے فوائد حاصل ہوں گے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

د :- آپ شراب الصالحین تیار کرکے استعمال کریں۔ جس کا نسخہ اکثر طبی کتابوں میں موجود ہے۔ یا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے اقوال کا مجموعہ مقبول پریس موریدروازہ دہلی سے طلب فرمالیں۔ جس میں شراب الصالحین کا نسخہ بھی موجود ہے کتاب کے لئے دو آنے کے ٹکٹ بھیجے کافی ہونگے (حکیم آغا منصب علی)

(۱۴) **ریاحی بواسیر** :- معجون مقل پہلے کھائیں۔ اوپر سے ہلیلہ سیاہ ۶ ماشہ۔ تخم گندنا ۴ ماشہ۔ برگ سداب ۴ ماشہ۔ پودینہ خشک ۴ ماشہ زنجبیل ۳ ماشہ۔ دارفلفل ۳ ماشہ۔ دارچینی ۴ ماشہ۔ بادیان ۴ ماشہ۔ پوست ہلیلہ ۶ ماشہ۔ بسفائج فستقی ۴ ماشہ پانی میں جوش دیکر ۴ گلقند ۲ تولہ ملاکر پی جائیں بوقت صبح اسی طرح بوقت شام + جوارش جالینوس ۷ ماشہ غذا کے بعد دونوں وقت۔ اغذیہ غلیظ نفاخ وغیرہ سے پرہیز۔ کم از کم ۲۰ روز اس پر مداومت کرکے خبر دیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

ب :- میں نے بواسیر کا ایک نسخہ اپنے مجربات میں درج کیا ہے جو غالباً اس نمبر میں شائع ہوگا وہ نسخہ نہایت آسان ہے اور میرے تجربہ میں آیا ہے تاہم ایک نسخہ اور تحریر کرتا ہوں انشاءاللہ ان نسخوں کے استعمال سے اس موذی مرض کو آپ دفع کرسکیں گے۔ نسخہ :- پوست ہلیلہ پوست بلیلہ۔ پوست آملہ۔ مویز منقیٰ ہر ایک دس تولہ۔ منقیٰ کے سوا سب چیزوں کو کوٹ چھان کر روغن بادام میں چرب کریں اور مقل ۲۰ تولہ اور منقیٰ کو آب گندنا یا آب گرونده بوٹی میں حل کریں اسکے بعد سہ چند شہد میں قوام کرکے حسب معمول اطریفل بنائیں اور چالیس روز گزرنے کے بعد بقدر ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

ج :- آپ معجون خنظل ۶ ماشہ صبح اور شام ہمراہ عرق برنجاسف۔ عرق بادیان اور شربت دینار استعمال کریں۔ انشاءاللہ ایک ماہ کے استعمال سے تمام شکایتیں رفع ہوجائیں گی۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

د :- بوٹی برگد ۳ ماشہ۔ کالی مرچیں ۵ عدد، دونوں کو پانی میں پیس کر علی الصبح نہار منہ استعمال کریں۔ اور ورم مقعد بواسیر کے لئے تیندو کا پھل پانی میں پیس کر لگائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۵) **زہریلے سانپ** :- زیر جامع مسجد دہلی۔ عبدالغفور نامی ایک سانپ والا بیٹھتا ہے وہ اس کام میں بہت ماہر ہے آپ اس سے بات کرلیجئے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۶) **بیری بیری** :- یہ مرض درحقیقت نقص تغذیہ کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی جب ایسی ناقص اغذیہ کھائی جائیں جن میں لطیف جوہر غذا ———— نہیں ہوتے۔ اگرچہ یہ مرض زیادہ چاول خور قوم میں پایا جاتا ہے بالخصوص ان لوگوں میں جو مشین کے بالکل صاف کئے ہوئے سفید چاول کھاتے ہیں۔ کیونکہ چاولوں کو جب مشین میں صاف کیا جاتا ہے تو نہ صرف ان کے اوپر کا چھلکا اتر جاتا ہے بلکہ چاولوں کی اوپر کی سطح کا پرت بھی صاف ہوجاتا ہے جس میں وہ لطیف جوہر غذا ———— ہوتے ہیں۔ جو اعصاب کی پرورش کے لئے ضروری ہیں۔ پس چاولوں کو مشین میں بہت صاف کرنے سے جب انکے جوہر غذا ———— زائل ہوجاتے ہیں تو پھر اس قسم کے چاول غذائیت کے لحاظ بالکل ناقص غذا ہوتے ہیں اور ایسے چاولوں کے کچھ عرصہ تک کھاتے رہنے سے یہ بیماری ہوجاتی ہے۔ لیکن یہ مرض صرف ناقص چاولوں کے کھانے پر ہی منحصر نہیں بلکہ ہر قسم کی ناقص غذا کھانے سے جن سے کہ اعصاب کی مناسب پرورش نہ ہو یہ مرض ہوجاتا ہے۔ چنانچہ بلاد ذیل میں جہاں کہ چاول عموماً استعمال نہیں

علاقے میں اسکا بہت شکار کرنے والے جانوروں پر باسی اور چند ٹینوں کی غذا زیادہ کھائی جاتی ہے یہ مرض ہوجاتا ہے کیونکہ جب ٹینوں میں غذا تیز آنچ
پر نہایت پاک وصاف کرکے تیار کیجاتی ہے۔ تو اسکے لطیف جوہر ———— ضائع ہوجاتے ہیں بہرصورت صرف ناقص
چاولوں کے کھانے سے ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی ناقص غذا کے کھانے سے جس میں لطیف جوہر غذا ———— نہ ہوں مرض
بیری بیری ہوجاتا ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

ب :- یہاں بیری بیری کی کیفیت اور اسکی علامتوں پر بحث کرنیکا موقع نہیں ہے البتہ علاج کے سلسلہ میں ابتداً مصفیات کا استعمال زیادہ مفید ثابت ہوا ہے اور شدت مرض میں معجون عذرا و معجون ازاراقی وغیرہ زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ جوگراجگوگل بھی مفید ہے سم الفار سفید ایک رتی شکر سفید اکیز ار رتی میں حل کرکے رکھیں اور روزانہ ایک رتی دینے سے انسان اس مرض کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے کونین سوڈیم سیلی سیلیٹ بھی مفید ہوتی ہے۔ چائنا آرسنکم ۳x ہر دو دو گھنٹہ کے بعد استعمال کرانا ڈاکٹر یولین صاحب زیادہ مفید خیال کرتے ہیں۔ جب استسقا اور سخت کمزوری ہو تو فاسفورس ۳x مفید ہے اور جب نبض بھری ہوئی اور نرم چل رہی ہو اور اعصاب بھی مفلوج ہو رہے ہوں تو جلیسی میم مفید ہوتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(۱۷) **گھونگر والے بال** :- برگ مورد، پوست آملہ ہر ایک آٹھ تولہ چھ ماشہ پوست بلیلہ ہر ایک چودہ ماشہ مصطگی رومی ہنزراج لادن ہر ایک دو تولہ۔ ۱ ماشہ جنسلوچن ۱ تولہ پانچ ماشہ۔ چھالیہ ساتھ تولہ سب چیزوں کو نیم کوفتہ کرکے دو سیر پانی میں جوش دیں اور جب ایک سیر پانی رہجائے تو چھان کر تین پاؤ روغن گل میں ملائیں اور نرم آگ پر پکائیں جب پانی جل جائے تو تیل کو صاف کرکے حسب معمول استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

ب :- آپ تیل کا مندرجہ ذیل نسخہ تیار کرکے استعمال کریں۔ نسخہ :- ترپھلا۔ تیزپات۔ بال چھڑ۔ عود غرقی۔ تخم ہلیون۔ بوزیدان، برہمی بوٹی۔ تخم فرنجمشک ہر ایک نو ماشہ تمام چیزوں کو ایک سیر پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور روغن کنجد سفید میں ملاکر ہلکی آنچ سے پانی اڑائیں جب تیل رہجائے تو اسکو صاف کرکے استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

ج :- آپ روغن بینظیر ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگواکر بالوں میں لگائیں بڑھ جائیں گے۔ حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

د :- بالوں کی بڑھوتری کے لئے ناریل کے تیل کا استعمال بہت مفید ہے (حکیم آغا منصب علی)

(۱۸) **ضعف دماغ** :- آپ جواب سوال ۳ پر عمل کریں اور تقویت دماغ کے لئے مغز بادام ۱۰ عدد کا شیرہ مصری ملاکر استعمال کریں (حکیم آغا منصب علی)

ب :- اطریفل زمانی ایک تولہ بوقت خواب شب کے ہمراہ آب نیم گرم ۲۰ یوم بلاناغہ استعمال کرائیں۔ اسکے بعد مطلع کریں۔ اس سے افاقہ نہ ہو تو منضج ومسہل کی ضرورت ہوگی۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

ج :- گیہوں کی بھوسی رات بھر رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو اچھی طرح مل چھان کر اس کا شیرہ نکالیں اسکے بعد پتیلی میں ڈال کر جوش دیں۔ اور مغز بادام شیریں ۲۰ عدد۔ نشاستہ۔ خشخاش سفید ہر ایک چھ ماشہ۔ مغز کدو شیریں۔ آٹھ ماشہ۔ مغز چلغوزہ ایک تولہ بشیرہ تخم کاہو مقشر ۶ ماشہ قند سفید چھ تولہ عرق گلاب ۴ تولہ۔ دانہ ہیل خورد نو ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ۔ مشک ڈیڑھ رتی۔ کشنیز خشک ۱ تولہ سب چیزوں کا شیرہ نکال کر حسب معمول حریرہ بنالیں اور صبح سہ پہر اور رات کو سوتے وقت استعمال کریں (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

د :- آپ جواب نمبر ۱۷ کا تیل بناکر سر پر ملیں اور یہی تیل کان میں ڈالیں اور معجون برہمی رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۱۹) **دردِ سر** :- جناب علی! آپ ہمدرد دواخانہ دہلی سے خمیرہ گاؤزبان جواہر والا منگواکر حسب ہدایت جناب منیجر صاحب دواخانہ استعمال کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ اسکی مداومت سے جملہ تکالیف کافور ہوجائینگی۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

ب :- آپ پہلے کسی مقامی طبیب کے مشورہ سے حب ایارج فیقرا سے دماغ کا تنقیہ کرائیں اسکے بعد جواب نمبر ۱۸ کا حریرہ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

ج :۔ ایک نسخہ درج کرتا ہوں ایک مریض کی کیفیت بالکل ایسی ہی تھی۔ جیسے آپنے تحریر فرمائی ہے۔ اس نسخہ سے بہت فائدہ ہولہے
نسخہ :۔ گل بنفشہ ۶ ماشہ گاؤزبان چھ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ سپستاں ۹ دانہ ملیٹھی ۳ ماشہ مصری ۲ تولہ رات کوگرم پانی میں بھگوکر صبح
خفیف سا جوش دے کر پی لیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

د :۔ آپ جواب ۱۸ پر عمل کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۲۰) **جوہر اڑانے کی کتاب** :۔ جوہر اڑانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔ جس دوا کا جوہر اڑانا ہو اس کو اسپرٹ سے حل کرکے دو برتنوں میں حسب معمول جوہر اڑائیں۔ جوہر ... ماہر نامی ایک کتاب بھی موجود ہے۔ جو ہمدرد دواخانہ سے مل سکتی ہے۔
(حکیم آغا منصب علی)

ب :۔ آپ دفتر "الحکیم" رفیق منزل بازار سادہ کاراں اندرون موچی دروازہ لاہور سے کتاب "مفتاح الخزائن در بیان اکسیر و رسائن جلد منگوالیں۔ نہایت عمدہ کتاب ہے، قیمت فی جلد بلا جلد للعہ مجلد للعہ (حکیم محمد محفوظ عالم)

(۲۱) **خشک کھانسی** :۔ رات کو سوتے وقت مویز منقیٰ گیارہ عدد مغز بادام شیریں ۵ عدد۔ مرچ سیاہ ۷ دانے تینوں چیزوں کو پیکر تھوڑا تھوڑا چاٹیں اور دن میں ایک دو مرتبہ تین ماشہ مصری تاڑ لیکر تین کالی مرچوں کے ساتھ ملاکر منہ میں رکھیں اور چوستے رہیں، انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

ب :۔ جناب عالی! خاص توجہ تو اس وقت ہوسکتی ہے جب مریض آنکھوں کے سامنے ہو۔ معمولی مرض نہیں ہے کہ کوئی نسخہ تجویز کردیا جائے اگر جناب نے ایسے ہی خاص توجہ پر عمل کیا تو واضح رہے نتیجہ نہایت مہلک ہوگا۔ ذیابیطس کے بعد یہ شکایات کسی دوسری چیز کا پیغام لایا کرتی ہیں۔ آپ کے مریض پر خداوند کریم کی خاص توجہ ہو۔ آمین ثم آمین۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

ج :۔ آپ جواب نمبر ۱۶۵ کا نسخہ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

د :۔ زخم حیات ایک بیل ہے۔ جس کا پتہ پان کے پتہ کی طرح چوڑا نیچے سے سفید اور اوپر سے سبز اور پھول نیلا ہوتا ہے۔ اس کا ایک پتہ پانچ دانہ کالی مرچوں کے ساتھ پیکر علی الصباح استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۲) **کالی کھانسی** :۔ کالی کھانسی کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ تخم خشخاش کا پانی میں شیرہ نکالیں اور جو پھوک بچے اسکو دوبارہ سہ بارہ پانی میں پیس کر شیرہ حاصل کریں۔ اسکے بعد بقدر ضرورت مصری ڈالکر خمیرہ بنالیں اور ایک تولہ پانی میں گھول کر بچہ کو دیں (حکیم آغا منصب علی)

ب :۔ مجرب المجرب نسخہ حاضر ہے۔ صفحۃ اکاکڑا سینگی۔ پیپل ہموزن کو باریک پیکر شہد خالص میں ملالیں اور تینوں بچوں کو بار بار تھوڑا تھوڑا چٹایا کریں۔ یہ مرض دیرپا ہوتا ہے جلدی نہیں جاتا۔ زیادہ پریشان نہوں۔ معبود رحم فرمائیگا (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

ج :۔ روغن نارجیل دن میں چار پانچ مرتبہ تھوڑا تھوڑا چٹا دیا کریں چند یوم میں شکایت رفع ہوجائیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

د :۔ آپ بچہ کو نمک چرچٹہ دن میں دو تین مرتبہ چار چار رتی چٹائیں (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۲۳) **بھنگرہ سیاہ** :۔ اصلی بھنگرہ آپ کو ہمالیہ ڈرگس اسٹور دہرہ دون سے دستیاب ہوسکتا ہے۔
حکیم آغا منصب علی

(۲۴) **خضاب خوردنی** :۔ اصلی سیاہ بھنگرہ میں یہ صفت موجود ہے کہ بال سفید نہوں اور سفید بال سیاہ ہوجائیں اور اسی قسم کی دوسری بوٹی سنبھالو سیاہ ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

ب :۔ بھنگرہ سیاہ۔ ہلیلہ سیاہ۔ برہمی بوٹی۔ عود صلیب۔ اسطخودوس۔ گل نیب۔ بلادر مدبر۔ مساوی الوزن پیسکر سفوف بنائیں۔ اور چھوٹے بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔ صبح و شام چار چار گولیاں پانی کے ساتھ کھائیں۔ اگر چھ ماہ تک ان گولیوں کو بلاناغہ استعمال کیا جائے تو بال سیاہ ہوجاتے ہیں۔ اور سیاہی پیدا ہوتے ہیں (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۲۵) **جنگو** :۔ بغیر جفتی کھائے ہوئے جوان سیاہ رنگ کے سانپ پر چنے کی دال کے برابر ایک مسہ ہوتا ہے جو مقوی طلاؤں میں مستعمل ہے۔ چونکہ اس قسم کے سانپ کی دستیابی مشکل ہے اس لئے یہ مسہ بھی مشکل سے دستیاب ہوتا ہے اور جنگو سے مراد

سوالات؟

شرائط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو دوبارہ استعمال نہیں کیا جاسکتا +
(۲) سوال تین سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +
(۳) تین سطروں سے زیادہ کیلئے خریداروں کو بھی دو آنے فی سطر کے حساب سے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں +
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار ہیں۔ تو آٹھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر چار سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کیلئے دو آنہ فی سطر کے حساب سے مزید ٹکٹ ارسال کرنے چاہئیں +
(۵) پانچ چھ سطر سے زیادہ طویل سوال کسی خاص حالت کے سوا جسکا فیصلہ جناب مدیر کرسکتے ہیں شائع نہیں ہوسکیگا +
(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہیں ہوسکیگی +
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونا چاہیئے۔ دفتر کو قطع و برید کا اختیار بہرحال ہوگا +
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک دفتر میں سوال پہنچ جانیکی صورت میں ہوسکتی ہے +

---

(۲۸) میرے بارہ سالہ لڑکے کو چھ مہینے تک دماغی نخاعی بخار رہا۔ بہت علاج معالجہ کے بعد آرام ہوا لیکن اس کے بعد اسکے کان بند ہوگئے، اور آجکل وہ سننے سے معذور ہے (شیخ بھتو میاں بیگو سرائے)

(۲۹) میری ایک ۲۲ سالہ لڑکی کے چہرے پر کیلیں بہت زیادہ نکلتی رہتی ہیں، موسم گرما اور برسات میں یہ شکایت زیادہ ہوجاتی ہے۔ سرخ اور سیاہ دانوں اور دھبوں سے چہرہ کی نمائش میں فرق آگیا ہے۔ مریضہ شادی شدہ اور ایک بچے کی ماں ہے۔ (خریدار نمبر ۳۲۴۸)

(۳۰) اساک، جریان، رقت، سرعت، اور ذکاوت حس و قوت مردمی کیلئے ایسے نسخے کی ضرورت ہو کہ جسکے چند روزہ استعمال سے ایک مایوس ناکارہ آدمی پورے طور پر وظیفۂ زوجیت ادا کرسکے اور دوسرے مذکورہ بالا عوارض کا بھی کافی تدارک ہوجائے۔ یوں تو ہمدرد صحت میں حکمائے کرام کی درجہ جوابات و صدری مجربات کے ماتحت اسی مرض کے بیسیوں نسخے درج ہوچکے ہیں۔ مگر یا تو وہ امیروں کے لائق ہیں یا طبیبوں کے قابل، یا کسی بڑے شہری کیلئے، جہاں اجزائے نسخہ آسانی سے دستیاب ہوجاتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۱۹۲۸)

(۳۱) میرے ایک اکیس سالہ لڑکے کی آواز میں فرق واقع ہوگیا ہے۔ حلق میں ایک قسم کے کھنچاؤ کی وجہ سے آواز صاف نہیں نکلتی۔ زبان میں لکنت بھی ہے، ہاتھ پاؤں میں کبھی کبھی رعشہ ہوجاتا ہے امراض خبیثہ میں سے کوئی مرض نہیں ہے، تندرستی خاصی اور ہاضمہ بھی اچھا ہے (مرتضیٰ خاں)

(۳۲) کیا ایسی کوئی مجرب یونانی یا ڈاکٹری دوا ہے جسکے کھانے یا لگانے سے عورت کی لٹکی ہوئی چھاتیاں سخت اور سڈول ہوجائیں۔ دوا ایسی ہو کہ چھاتیاں دوبارہ نہ لٹکیں۔ (خریدار نمبر ۱۵۵۲)

(۳۳) میں زکام و درد سر میں عرصہ سے مبتلا ہوں چھینکیں اکثر آتی رہتی ہیں، صبح کے وقت کچھ کھانسی بھی اٹھتی ہے ہاتھ پاؤں میں گرمی رہتی ہے پیشاب جلد جلد آتا ہے، قبض کی شکایت بھی ہے۔ البا مجرب نسخہ تحریر فرماکر متشکر فرمائیں (حافظ عبدالحیٔ)

(۳۴) کسی ایسے کشتہ یا دوا کی ضرورت ہے جو ضعف معدہ، ضعف دماغ ضعف باہ سرعت وغیرہ کیلئے بہت مفید ہو، ارزاں قیمت و سہل الحصول ہوں اور دوا ہر موسم میں استعمال کرنیکے قابل ہو۔ (خریدار نمبر ۱۵۲۳)

(۳۵) ایک ایسا ممسک اور مجرب المجرب نسخہ مطلوب ہے جو وقتی طور پر حلق سے اترتے ہی بجید لنوذ لائے اور سکنڈوں کی سرعت کو گھنٹوں کی لطف اندوزی سے بدل دے لیکن مضر صحت اور نشی اجزا سے قطعاً پاک ہو، ساتھ ہی چند روزہ مسلسل استعمال سے ضعف باہ اور سرعت انزال کا ہمیشہ کیلئے ازالہ کردے اور مقدار خوراک کم سے کم ہو، اور ہر موسم اور ہر مزاج اور ہر عمر میں یکساں مفید ہو (خریدار نمبر ۲۵۵۳)

(۳۶) اس علاقہ میں کینسر اور سنگ رہنی کے اکثر مریض پائے جاتے ہیں اور ان مریضوں کو ڈاکٹری یا یونانی کسی بھی علاج سے اچھے ہوتے نہیں دیکھا، البتہ ایک برہمن صاحب سنگ رہنی کا علاج کرتے ہیں جس میں دہی کا استعمال زیادہ کرایا جاتا ہے۔ مگر یہ علاج ان سے امراء ہی کرا سکتے ہیں غربا محروم ہیں۔ اس لئے اطباء کرام و ڈاکٹران ذی احترام سے استدعا ہے کہ ان دونوں مرضوں کیلئے سہل الحصول اور کامیاب علاج کا دستور العمل تحریر فرمائیں۔ تاکہ حسب ہدایت عمل کیا جائے۔ (خریدار نمبر ۴۰۵۹)

(۳۷) مریض کی عمر ۳۵، ۳۶ سال ہے اور بے خوابی کی شکایت میں مبتلا ہے، نیند ہمیشہ سے کم آتی تھی مگر اب چند ماہ سے یہ کیفیت ہے کہ مہینہ میں ایک دو بار دو تین روز کیلئے نیند بالکل غائب ہو جاتی ہے پھر دودھ وغیرہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ آنے لگتی ہے مگر چند روز بعد پھر وہی کیفیت ہو جاتی ہے کسی ایسی دوا کی ضرورت ہے جو اس شکایت کو ہمیشہ کیلئے رفع کر دے مریض کے ہضم کی حالت بھی اچھی نہیں رہتی، پیشاب میں غیر منہضم غذا خارج ہوتی ہے، بھوک کم لگتی ہے اور عموماً قبض رہتا ہے۔ اکثر حلق میں کوئی مادہ دماغ کی طرف سے اترتا معلوم ہوتا ہے۔ مزاج گرم ہے کوئی ایسا نسخہ درکار ہے جسکے اجزا سہل الحصول ہوں، روزانہ گھوٹنے چھاننے کی ضرورت نہ ہو معجون یا سفوف کی صورت میں ایک مرتبہ لیا کر لیا جائے اور مندرجہ بالا تمام شکایات کیلئے مجرب ہو۔ مریض کو ضعف دماغ اور ضعف قلب کی بھی شکایت ہے اور کوئی گرم دوا موافق نہیں آتی۔ حذاق کرام توجہ فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ (خریدار نمبر ۳۰۵۶)

(۳۸) ایک مریض جسکی عمر ۳۲ سال قد متوسط وزن ۴۴ اپنے پہلے کثرت جماع کا عادی رہا، اب کثرۃ البول، قلت نعوظ و سرعت کی شکایت ہے۔ پیشاب ڈاکٹری امتحان سے صاف ثابت ہوا ابھی دو مہینے سے جسم کا بایاں حصہ ۵ فیصدی بڑھا ہوا ہے، ڈاکٹر گٹھیا بتاتے ہیں اور بعض فیلیریا کہتے ہیں، داخلی اور خارجی علاج سود مند نہیں ہوا، اعصاب میں بعض وقت ٹیس اٹھتی ہے۔ مریض کی صحت بظاہر اچھی ہے کوئی مجرب علاج تحریر فرما کر شکر گذار فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۰۶۲)

(۳۹) مریض کی عمر ۲۰ سال ہے نو دس سال تک حرکات ناشائستہ میں مبتلا رہا۔ شادی ہوئے چار ماہ گذرے، دو ماہ بیوی کیساتھ رہا۔ روزانہ تین چار بار جماع کرتا تھا مگر بیوی کو تسلی نہ ہوتی تھی، عضو خاص بالکل کوتاہ، لاغر اور دائیں رخ کو قدرے کم ہے اور جڑ پتلی نظر آتی ہے۔ سرعت، رقت بھی ہے کبھی عین وقت پر کمزوری ہو جاتی ہے مقدار غذا کم اور بیڑی چائے کا عادی ہے قلیل آمدنی پر ایک خاندان کی پرورش کا ذمہ دار ہے۔ التماس ہے کہ کوئی ایسی تیار شدہ مجرب دوائی سے آگاہ فرمائیں گے۔ جو ارزاں ہو۔ (خریدار نمبر ۴۱۵۱)

(۴۰) میرے لڑکے کی عمر ۱۶ سال ہے اس کو کثرت احتلام کی شکایت ہے اور کبھی کبھی پیشاب کیساتھ یا پہلے چیپ دار مادہ پیشاب کے رنگ کا نکلتا ہے ۱۰ سال کی عمر سے پہلے کئی لڑکوں اور ایک آدھ لڑکی سے ہم صحبت رہا۔ خیر ہمیشہ تھکے ہوئے رہتے ہیں طبیعت دن بھر سست رہتی ہے دل بہت کمزور ہے معدہ کمزور اور ریاح بہت پیدا ہوتے ہیں۔ دو دو مہینے سے یہی حال ہوتا ہے، دانتوں میں پائیوریا ہے۔ دماغ کمزور، اکثر سر میں درد۔ مرض نسیان اور بینائی کمزور ہے، کچھ عضوی شکایات بھی ہیں۔ (خریدار نمبر ۳۸۰۴)

(۴۱) عرصہ تین سال کا ہوا کہ میری گردن پر چہار طرف سفید داغ پڑ گئے ہیں۔ ہاتھ پھیرنے سے چکناہٹ معلوم ہوتی ہے۔ ڈاکٹری علاج کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ براہ کرم حکماء حاذق کوئی علاج تجویز فرمائیں جس سے یہ شکایت دور ہو۔ (خریدار نمبر ۱۹۰۴)

(۴۲) مریضہ کی عمر ۱۸ سال ہے، مرض اختناق الرحم میں مبتلا ہے اور عرصہ چار ماہ سے ماہواری ایام قطعی بند ہیں جسکی وجہ سے تمام بدن خصوصاً سر کمر اور پیٹ میں ہر وقت درد رہتا ہے جس وقت درد زیادہ ہوتا ہے اس وقت ایک قسم کا دورہ پڑتا ہے جسمیں دھڑکن ہوتی ہے سانس جلدی جلدی آنے لگتا ہے اور بعض اوقات تین چار گھنٹہ تک بیہوشی رہتی ہے اور اٹھ کر بھاگنے لگتی ہے اور دھڑکن کا دورہ عموماً دو دو روز تک رہتا ہے۔ مریضہ کمزور ہو گئی ہے ناخن زرد ہو گئے ہیں۔ حمل نہیں ہے نسخہ مجرب اور اجزا سہل الحصول ہوں۔ (ایک ناظر)

(۴۳) مریض عمر ۳۰ سال، مزاج گرم و خشک، معدہ و جگر میں بے حد حرارت اور تبخیر، ابتدائے بلوغ سے جلق کا عادی رہا ہے اعضائے رئیسہ کمزور ہیں، رقت سرعت اور عدم نعوظ کی سخت شکایت ہے وظیفہ زوجیت سے قطعاً قاصر اور کبھی نعوظ قابل دخول ہو تو معاً بلا لذت و احساس انزال ہو جاتا ہے۔ قبض دائمی ہے، حذاق کرام توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ایک خریدار)

(۴۴) میرے بھائی کی عمر اس وقت ۱۸ سال ہے لسے دو سال سے دائمی قبض کی بری طرح شکایت ہے اس پر طرہ یہ کہ آج تین ماہ سے اسے "جریان خفیف"

کی بھی شکایت محسوس ہو رہی ہے۔ لہٰذا طبیبوں اور ڈاکٹروں سے ایک ایسے نسخہ کیلئے التماس ہے جو بصورت گولی ہو نیکے علاوہ زود اثر اور ملین بھی ہو

(خریدار نمبر ۴۲۱۳)

۴۲) کھانا کھانے کے بعد دل پر بوجھ ہو جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ اگر لیٹ جاؤں تو ٹانگیں سُن ہونے لگتی ہیں۔ تین چار گھنٹے بعد سینہ جلنے لگتا ہے کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ سینہ دائیں طرف اندر کی طرف زیادہ جلتا ہے۔ عمر ۳۲ سال ہے صحت اچھی ہے۔ (خریدار نمبر ۳۰۹۴)

۴۳) میں ضعف بصر میں گرفتار ہوں۔ گذشتہ دو گھنٹہ برابر مطالعہ کرنے سے سر و آنکھوں میں درد محسوس ہونے لگتا ہے۔ بعض اوقات بیٹھکر جب وقت کھڑا ہوتا ہوں تو سر گھوم جاتا ہے، سرخ قسم کے ذرے اڑتے نظر آتے ہیں۔ پلکوں میں دانے بہت نکلتے ہیں پلکیں مختصر رہ گئی ہیں۔ آنکھیں اندر کو دھنس گئی ہیں۔ نیند بہت آتی ہے۔ عمر قریباً ۲۴ سال ہے۔ حذاق کرام سے مجرب علاج کی استدعا ہے (خریدار نمبر ۴۳۹۰)

۴۴) حضرات حکماء حاذقین کی خدمت میں عرض ہے کہ نسخۂ ذیل بہ نظر اصلاح مبذول فرمائیں اور افراط و تفریط اوزان ادویہ و مقدار میں اگر ہو تو اصلاح کر کے متشکر فرمائیں — جواہرات فی ۱۰ دارچینی، کہا بہ خنداں۔ اجمود، مغز پنبہ دانہ، گل بابونہ، اندرجو، ہر یک ۵ درم۔ ازاراقی مدبر، شیر گاؤ، زیرہ سیاہ ہر یک ۲ درم فلفل سفید، ہلیلہ سیاہ، تخم بالنگو ہر یک ۳۰ درہم، مغز پستہ، مغز اخروٹ، تالمکھانہ، تخم کنجد سفید، تودری سرخ ہر یک ۱۰ درہم، جوز ماثل، شاخ مرجان محلول ہر یک دو تولہ، کاربونیٹ آف آئرن ۳۰ تولہ، کتیرا سفید ۱ تولہ، کپور کچری، ماشہ، گوند ببول ۱ تولہ، رب السوس، ماشہ، یاقوت رمانی۔ موتی ناسفتہ، کہربائے شمعی فادزہر حیوانی، مہدار خطائی مجرب۔ موسیائی معدنی، دار الجردی ہر یک دو درہم، درونج عقربی، شقاقل مصری، صندل سفید ہر یک ۲ درہم، نرکچور، بنسلوچن سفید، چیل، آملہ منقیٰ، غنچہ گل سرخ۔ پوست بیرون پستہ، زرا وند مدحرج، حب الغار، حب الزلم، حبۃ الاسود، اگر ہندی، سونف رومی، اجوائن، سونف دیسی، الائچی خورد، الائچی کلاں، تج خوشبودار، فطراسالیون، مرکی صاف، جند بیدستر، تاگرموتھہ، عاقرقرحا، تگر، مایہ شتر اعرابی، قسط شیریں تیزپات، بالچھڑ ہر یک ۵ درہم، خشخاش سفید، مصطگی رومی، جائفل، نصیتۃ الثعلب مصری، جاوتری، ریوند چینی، مغز چلغوزہ، مغز نارجیل مقشر، مغز بادام مقشر، اجوائن خراسانی سفید ہر یک ۱ درہم، مرچ سیاہ ۲۰ درہم، سونٹھ سفید، درہم، پوست زرد ہڑکا، بہمن سفید، بہمن سرخ، ابریشم کترا ہوا بیاز کا تخم، پوست زرداتیج کا، حب بلسان، عود بلسان، تخم گندنا، پچھان بید، ماہی رربیاں ہر یک ۲۰ درہم، عنبر اشہب ۲ درہم، مشک تبتی ۱ درہم، کندر ۲ درہم زعفران ۲۰ درہم، مغز تخم خربوزہ ۳ درہم، ورق سونا ۱ درہم ورق چاندی ۲ درہم، افیون گازرونی ۵۰ درہم، نبات سفید ۱۰۰ درہم، شہد مصفّا سہ چند ادویہ، معجون تیار کریں، مقدار خوراک نخود سے ایک دانگ یعنی ۴ رتی تک، اور جو افیون کا عادی ہو اُسکو ایک درہم یعنی ۳ ماشہ تک دیسکتے ہیں

(خریدار نمبر ۳۹۰۲)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۵ یہ ہے!

چچڑیاں ہیں جو کتے کے جسم پر چمٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

۲۰) **دردِ شکم**:۔ آپ جواب سوال ۱۲ پر عمل کریں۔ انشاءاللہ کلی صحت ہوگی۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

ب :۔ آپ ہمدرد دواخانہ دہلی سے "معجون نانخواہ مشک والی" منگوا کر بقدر ۶ - ۹ ماشہ دونوں وقت غذا کے بعد کھایا کریں حسب ضرورت بڑھا بھی سکتے ہیں۔ ثقیل۔ بادی۔ دیر ہضم اغذیہ سے پرہیز۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

ج :۔ آپ ہمدرد دواخانہ دہلی سے جوارش شہریاران منگا کر استعمال کریں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

د :۔ آپ رات کو سوتے وقت جوارش جالینوس ۹ ماشہ سونف کے عرق کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

۲۷) یہ نسخہ خط مرموز میں لکھا ہوا ہے۔ اگر کسی نے حل بھی کر دیا تو اسکو آپ بنا نہیں سکتے جو نسخہ مفصل تشریح کے ساتھ بھی درج ہوتا ہے وہ بھی اکثر اوقات غلط ثابت ہوتا ہے۔ آپ اس نسخہ کے وہم میں نہ پڑیں۔ بلکہ کسی استاد کامل کے شاگرد ہوں۔ ممکن ہے کہ کچھ حاصل ہو جائے۔

(حکیم آغا منصب علی)

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registred
شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ
یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

NAUNEHAL
The Best Tonic for Children
نونہال
نونہال
اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو نونہال استعمال کیجئے
قیمت فی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

Regd. L. No. 279

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF

THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI

FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI.

"WOMAN NUMBER."

Detailed anatomy and complete description of the various parts of female body with pictorial illustrations; scientific discussions on all diseases relating to the fair sex and methods of their treatment; exhaustive articles regarding prevention of female diseases, and instructions for keeping good health and bright bodily features; informative and detailed discussions on latest topics of the day, e g, re-juvenation, birth control, etc., summaries of reports regarding female education, women's rights, and other female movements, obtained from the League of Nations at Geneva, as also Government reports dealing with the cause of Indian women; many instructive, scientific and literary articles, stories and poems on the same subjects; also useful and interesting illustrations explaining the subjects under discussion; and specially obtained photographs of contributors including great medical personalities and scientific experts of both India and European countries, etc., etc containing 340 pages, 36 lithographic pictures, and 55 half-tone Block pictures.

PRICE,

Special Edition As. 12. *Ordinary Edition As. 8.*

EDITOR
HAKIM HAJI ABDUL HAMEED

SUBSCRIPTION
YEARLY
ONE RUPEE,
HALF YEARLY
TEN ANNAS.

HAMDARD MANZIL, LAL KAUN DELHI

SINGLE COPY
2
ANNAS.

اکتوبر

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

بیادگار شہید فن حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

قیمت سالانہ ایک روپیہ

اکتوبر ۱۹۳۶ء

اپنے بے نظیر خواص کی وجہ سے
تمام ہندوستان میں مشہور ہے
مفصل معلومات رسالہ
ہمدرد شباب
منگا کر حاصل کیجیے
فی بوتل پانچ روپے
نمونہ کی شیشی ایک روپیہ چار آنے
تار کا پتہ "HAMDARD" "DELHI"
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی
ٹیلیفون نمبر 5778

आवर
معجون شباب آور
قوت مردی اور دل- دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہو۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد (۵) | ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر (۴)

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- ڈاکٹر ولیم ہیلی بلارٹن (۲) ہٹلو میں سپاہیوں کی جسمانی ورزش (۳) رابن چڑیا مشہور پیراک +

لیتھوکی تصاویر:- نپولین بوناپارٹ (صفحہ ۱۷) ٹماٹر (صفحہ ۲۸)

کارٹون:- "عطر بیزی"

مضمون	نگارندہ	صفحہ	مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	۱	**معلومات**		
مباحث			آنکھ کا نیا علاج	ترجمہ	۳۱
بعض اعتراضات کی تحقیق	حکیم مولوی کبیر الدین صاحب	۲	سانپ کا زہر مسکن درد ہے	″	۳۲
مراسلات		۷	شہد اور مچھلی کا تیل زخموں کیلئے	″	۳۲
ضبط تولید اور اصلاح النسل	ڈاکٹر عبد المجید صاحب چغتائی	۸	حافظہ پر جلد بازی کا اثر	″	۳۲
صحت بخش غذا کا مسئلہ	ادارہ	۱۳	دمہ اور بنفشی شعاعیں	″	۳۳
جدید تحقیقات			جراثیم کی عمر	″	۳۳
مصنوعی قلب و جگر	ادارہ	۱۴	طاعون کا شفا بخش ٹیکہ	″	۳۳
نپولین اپنی عمر کے آخر حصہ میں	″	۱۷	**مجربات**		
پیدائش اور موت بچے کی زندگی میں	ڈاکٹر ڈورس نیجر (جرمنی)	۲۰	دو تحفے	حکیم اکبر حسین صاحب	۳۴
کارٹون			خضاب کا ایک نسخہ	شادی رام صاحب شملہ	۳۵
عطر بیزی	مسٹر سمیع	۲۲	نسخہ جات مفید نسواں	ڈاکٹر عبد المجید صاحب	۳۶
الامراض والعلاج			دو مجرب نسخے	حکیم مقبول عالم صاحب	۳۸
عظم الطحال	صاحبزادہ ڈاکٹر محمود جلالی	۲۳	جوابات	مختلف اطباء	۳۹
باب الصحت			سوالات	مختلف اصحاب	۴۰
ٹماٹر	ادارہ	۲۸	اشتہارات ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی		۴۹

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر سے ۳ شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آ

نوٹ

خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریدا

کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں +

"منیجر"

بعض اعتراضات کی تحقیق

قسط ہفتم

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

اکثر اوقات یہ خلجان میرے لئے باعث سوہان روح ہوجایا کرتا ہے۔ کہ میرا یہ مضمون سلسلۂ دراز کی صورت میں ایک لامتناہی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے، جسکے "اور چھور" کا مجھے خود پتہ نہیں کہ کب اور کس طرح اس لمبی زنجیر کی کڑیاں ختم ہونگی، اس لئے بہت سی لطیف روحیں کرب و اضطراب کے عالم میں بیقرار ہوچکی ہونگی، اور بہت سی نازک طبیعتیں اس بار خاطر سے اکتا چکی ہونگی۔ حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید کرنل بھولا ناتھ مرحوم کی مشتاق نگاہیں بھی اب اس طولانی تماشہ سے "ماندہ" ہوچکی ہونگی۔ بعض اوقات خود مجھے اس طویل "گھوڑ دوڑ" سے تکان کا احساس ہونے لگتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ اس قصہ کو یہیں ختم کرکے عنان قلم کو کھینچ لوں اور اس داستان طویل کو مختصر کرکے یکلخت اپنی زبان کو بند کرلوں +

قصہ دردتا گیا، تھک بھی چکے مری زباں
ہو بھی تو خاتمہ کہیں، اس گلۂ دراز کا

مگر دوسری طرف دیکھتا ہوں کہ اکثر احباب کی تشنہ لبی بجھتی ہی نہیں، اور وہ برابر اَلعَطَش اَلعَطَش پکارے جارہے ہیں، یہانتک کہ بعض دوستوں نے بہانگ دہل للکار کر کہہ بھی دیا کہ (ابھی حکیم کبیرالدین کا جواب بہت سے پہلوؤں سے تشنہ ہے)

یہ ایک حقیقت ہے کہ کرنل مرحوم کے جواب میں جو ترتیب و تبویب میں نے شروع میں قائم کی تھی، اُس کا عشر عشیر ابھی معرض بیان میں نہیں آیا۔ اور جن جن عنوانات کو کرنل مرحوم نے چھیڑا ہے، ان میں سے بیشتر چیزیں ابھی محتاج بیان ہیں۔

جو لوگ دلچسپی کے ساتھ میری تحریر کو ابتداء سے ابتک تسلسل دیکھتے رہے ہیں انہیں یاد ہوگا کہ میں نے مختلف مقامات پر مختلف چیزوں کے وعدے کئے ہیں، لیکن سلسلۂ بیان کی پیچیدگی و درازی میں ان میں سے بیشتر کی باری ابھی نہیں آئی ہو۔

ان موعودہ امور میں سے محض ایک اہم چیز کو مثالاً پیش کرتا ہوں جسے تصویر کا دوسرا رُخ کہنا چاہیے کہ (طب جدید اور سائنس کے مایۂ ناز مقالات میں قیاسی تکے اور عقلی ڈھکوسلے کہاں تک پائے جاتے ہیں جنکو بھولا ناتھ مرحوم نے تکلی دلائل کے نئے لقب سے یاد فرمایا ہے۔ ناظرین کے لئے سائنٹفک خرافات کا یہ ذخیرہ غالباً بہت ہی دلچسپ ہوگا)

یہ ایک مستقل بار ہے، جو میرے کمزور کندھوں پر اب تک رکھا ہوا ہے، لیکن اس بار سے سبکدوشی کا صحیح وقت یہی ہے کہ پہلے میں تحقیقی بیانات سے فراغت حاصل کرچکوں، یعنی پہلے میں تحقیقی طور پر روایت، درایت، اور تاریخی آثار سے ثابت کرلوں کہ طب قدیم اور علوم قدیمہ کی بنا تکلی دلائل پر نہیں ــــــ بلکہ جدید سائنس کی طرح مشاہدات و تجربات ہی پر ہے، کیونکہ یہ کہنا کہ "طب جدید میں بھی

محض دلائل اور قیاسی ڈھکوسلے موجود ہیں" ایک الزامی جواب کی حیثیت رکھتا ہو جس سے فریق مقابل کی محض تخفیف حاصل ہوتی ہے اس سے اصلی مدعا حاصل نہیں ہوتا ۔

اس لئے ابھی میں بحث کے تحقیقی پہلو کو چھوڑ نہیں سکتا۔ تاآنکہ ہم اپنی تان کی بھیرویں سے انکار مبزا خفش سر ہلانے اور فریق مقابل اقرار و تسلیم کی گردن جھکانے پر مجبور نہ ہو جائے
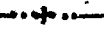
مجھے یاد ہے، کہیں میں نے اشارۃً لکھا ہے کہ

تاریخ طب سے ثابت ہو طب جدید کی بنیاد طب قدیم ہے اور طب جدید درصل طب قدیم کی ایک بدلی ہوئی صورت ہو۔

سلسلہ بیان میں یہ بھی آچکا ہے کہ

طب کی تاریخ ارتقا بتاتی ہے کہ ہاروے، باوجودیکہ اسے طب جدید کا باوا آدم کہا جاتا ہے اسکے تمام عقائد جالینوسی اور ارسطو طالیسی تھے!

علیٰ ہذا اثنائے بحث میں یہ بھی بتایا جا چکا ہے، کہ

ایک زمانہ میں جب کہ جہل کی کالی گھٹائیں فضلائے مغرب پر چھائی ہوئی تھیں، جالینوس کو صداقت کا معیار اور راستی کا دیوتا تسلیم کیا جاتا تھا کسی کی مجال نہ تھی کہ جالینوسی عقائد کے مقابلہ میں منہ کھول سکے، جالینوس کو ایک مافوق الفطرۃ دیوتا اور ڈراؤنا بھوت سمجھا جاتا تھا۔
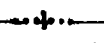
آج میں اسی دعوے کی از سرنو تجدید کرتا ہوں اور مکرر نقارہ کی چوٹ پر للکار کر کہتا ہوں کہ

طبِّ جدید کی بنیاد درصل طبِّ قدیم ہے

یعنی طبِ قدیم کی تمام کتابوں کے تراجم پہلے عربی و یونانی زبانوں سے مغرب کی علمی زبانوں میں ہوئے، اسکے بعد بمرور ایام ان میں تدریجاً تبدیلیاں ہوتی گئیں، حتیٰ کہ زبان و بیان کا ایسا پردہ ان پر پڑ گیا کہ اب بہت سے لوگ نئے رنگ، روپ اور موجودہ خط و خال کو دیکھکر اس کی نسبی اصلیت اور حقیقی ولدیت تک نہیں پہونچ سکتے ۔

اس دعوے کی تائید میں دلائل و براہین کا جو سلسلہ آج میں شروع کرنے والا ہوں، یہ درصل تاریخی نشانات، اور علمی دستاویزات ہیں، جن سے (بہ یک کرشمہ دو کار) بہ یک وقت دو فائدے حاصل ہوجاتے ہیں ۔

اول یہ کہ طبِ جدید طبِ قدیم سے ماخوذ ہے ۔ دوم یہ کہ طبِ قدیم کی بنا مشاہدات پر ہے ۔
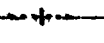
پہلا فائدہ ضمنی ہو؛ اور دوسرا فائدہ حقیقی اور مقصود بالذات ۔ یعنی اس وقت میں اُن قدیم اصطلاحات او متقدمین کے بیانات کا ایک دلچسپ سلسلہ شروع کرنیوالا ہوں جو کم و بیش دو ڈھائی ہزار سال گذرنے کے بعد اس وقت بھی ڈاکٹری کتب اور سائنس جدید کے صحف میں پائے جاتے ہیں، اور اس حقیقت کا اعلان عام کر رہے ہیں کہ طب جدید اور علوم جدیدہ کی بنیاد یہی قدیم علوم حکمیہ و طبیہ ہیں ۔

لیکن اگر میرا یہ قول صحیح نہیں ہو اور میرا یہ دعویٰ بعض ڈاکٹروں کی طبیعت پر گراں ہو؛ تو وہ براہ کرم میرے بیان کو غور سے پڑھنے کے بعد اس امر کی سچی توجیہ پیش کریں کہ قدیم یونانی و عربی اصطلاحات اور اٹکل سے باتیں بنانیوالے دقیانوسی حکیموں کے اقوال ڈاکٹری کتب میں کیوں پائے جاتے ہیں۔

کیا یہ ڈوب مرنے کی جگہ نہیں ہو کہ جن بدنصیبوں نے دنیا کی چیزوں کو آنکھوں سے دیکھنا حرام سمجھا ہو؛ اور علوم حکمیہ میں محض قیاس و تخمین کو نہ صرف کافی سمجھا ہو، بلکہ اسی بودے گارے پر علوم کی بنیاد رکھی ہو؛ انکے اقوال، انکے بیانات اور انکی اصطلاحات سے وہ دیدہ ور ہوشمند متمتع ہوں اور ان کے رکھے ہوئے نام اپنی معزز کتابوں میں درج کریں، جو ہر چیز کو مشاہدہ کی روشنی میں پرکھ لینے کے عادی ہوں !

میں ڈاکٹروں کے ضمیر صادق سے اپیل کرتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے لئے تعصب کو اپنی آنکھوں سے ہٹا کر ان قدیم نشانات کو دیکھیں اور سینہ پر ہاتھ رکھکر فیصلہ کریں کہ تشریح و فیزیولوجی کی اتنی زبردست اور بیشمار تحقیقیں ان لوگوں پر کیسے منکشف ہوسکتی ہیں جنہوں نے اعضاء کا کبھی آنکھیں کھول کر مشاہدہ نہیں کیا ہو اور ایسے لوگ بلا دیکھے تشریح اعضاء کی لمبی چوڑی کتابیں کیونکر لکھ سکتے ہیں جنمیں مغز، اعصاب، اور دماغ

... مختلف ... کے الگ الگ ابواب ہیں اور ایسی اصطلاحات ان میں درج ہیں، اور عضاء اوران کے اجزاء تشریحیہ کے ... بیٹھے ہیں جو بلا ... اور بغیر عینی مشاہدہ کسی طرح قائم نہیں کئے جاسکتے۔

بزرگوں کی یہ باقیات صالحات، اور مُغتنم تبرکات ہیں، جو زمانہ کی دست برد سے بچکر اور چھنٹ چھنٹا کر مغربی علوم وفنون ... امریکہ کی "مقدس اور بے عیب" کتابوں میں اب تک پائے جاتے ہیں۔

یہ اصطلاحات دو قسم کے ہیں (۱) بعض قدیم یونانی اصطلاحات کے تراجم ہیں (۲) اور بعض اصلی یونانی زبان کے اصطلاحات ہیں جو بلا تغیر یونانی ... سے ڈاکٹری میں منتقل کر لئے گئے ہیں۔

اثنا عشری ڈیوڈی نم (Duodenum)

قیاسی گھوڑے دوڑانیوالے اور آنکھ موندکے، اٹکل سے باتیں بنانیوالے ہمارے قدیم دنیا نوسی حکیم بھی کچھ عجیب انسان ہیں بعض اوقات یہ قیاسی تکّے نشانہ پر اس طرح لگ جایا کرتے ہیں، کہ سائنس کی ہزار ہا خوردبینیں بھی انکی تردید کا یارا نہیں رکھتیں ——

دو ڈھائی ہزار سال گذر چکے ہمارے ارباب تشریح نے پہلے آنتوں کو دو حصّوں میں منقسم کیا۔

(۱) اَمْعَاءِ دِقَاق، یعنی چھوٹی، یا باریک آنتیں (۲) اَمْعَاءِ غِلَاظ، یعنی بڑی، یا موٹی آنتیں +

اسکے بعد پھر دونوں قسموں کو تین تین حصّوں میں تقسیم کیا ہے جس سے کل آنتوں کی تعداد چھ ہوجاتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ مغرب کے ارباب تحقیق اس بارہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ اور خوردبین رکھنے والوں نے حرف بہ حرف ان قدیم خیالات کی نقل وترجمانی کی ہے یا اس میں خشخاش کے برابر بھی ترمیم کی ہے؟

بعض اصحاب غیرت کیلئے یہ خبر سخت ناگوار اور "بارگوش" ہوگی، کہ تشریح جدید میں بھی پہلے آنتوں کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) اسمال انٹسٹائنز (Small Intestines) یعنی باریک یا چھوٹی آنتیں

(۲) لارج انٹسٹائنز (Large Intestines) یعنی موٹی یا بڑی آنتیں

پھر تکلّسی دلائل والوں کی طرح ان ارباب مشاہدہ نے بھی ان دونوں قسموں کو تین تین حصّوں میں تقسیم کردیا ہے جس سے آنتوں کی تعداد تشریح جدید میں بھی چھ ہی ہوجاتی ہے۔

حیرت کا مقام ہے کہ متقدمین کے قیاسی گھوڑے کیسے الہامی تھے کہ واقعات ومشاہدات رکاب تھامے انکے "جلو" میں چلا کرتے تھے، انکے تخمینی تکّے گویا قدسی پرواز کے مالک اور روحانی آواز کے ہمنوا ہوا کرتے تھے کہ یزدانی قوت سے از کر حقائق اشیاء کو اپنا ہدف بنایا کرتے تھے۔

ابروفیلوس، جالینوس، یا کسی دوسرے یونانی حکیم کو آنتوں کی تشریح لکھنے کا خیال پیدا ہوا کہ انہوں نے اپنی آنکھیں موند لیں۔ ایک انسانی ... کا تصور باندھا اسے چادر میں لپیٹ کر فرش تخیل پر لٹا دیا اس کے بعد تکلّی دلائل کے منتر بڑبڑاتے جارہے ہیں اور وہمی طور پر لاش کے پھولے ... پیٹ پر خیالی دستِ شفقت پھیرتے جاتے ہیں۔ اب کیا ہے سارا پردہ اٹھ گیا، چودہ طبق روشن ہوگئے۔ اشراقی نوری نے قدم چومے ... بند ہیں منتر کے الفاظ سے لب ہلے جارہے ہیں اور کاتبِ وحی کا قلم لکھتا جارہا ہے۔

"آنتیں باریک اور موٹی، دو قسم کی ہیں —— پھر ہر ایک قسم کے تین حصّے ہیں —— اس طرح کل آنتیں چھ ہوگئیں —— پہلی آنت بارہ ... لمبی ہے —— دوسری آنت اکثر اوقات خالی (روزہ دار) رہا کرتی ہے —— تیسری آنت بہت لمبی اور پیچ در پیچ ہے —— چوتھی آنت کانی (یک چشم) ... —— پانچویں آنت کافی لمبی چوڑی ہے جسمیں قولنج کا موت آشنا درد اٹھا کرتا ہے —— چھٹی آخری آنت سب سے سیدھی ہے (مستقیم) جس سے ... فضلہ بصورت براز خارج ہوا کرتا ہے"——

اے کرنل بھولا ناتھ، اور اے گم کردہ راہ دوستو! اگر تمہارا یہ دعویٰ صحیح ہے کہ متقدمین نے علوم طبیہ کیلئے عینی مشاہدات کی بجائے محض ... وتخمین کو مشعل راہ بنایا ہے تو تشریحی حقائق کی تدوین کی میں نے اوپر جو خیالی تصویر کھینچی ہے اسکے سوا کوئی دوسری صورت قائم ہوسکتی ہے ... ہمیں بھی بتاؤ۔ ہم تو سخت حیرت اور پریشانی میں مبتلا ہیں کہ انہوں نے بلا دیکھے، کیسے جان لیا کہ مثلاً کل آنتیں چھ ہیں اور ہر ایک کی صفات مخصوص الگ الگ ...

ان آنتوں کے جو نام رکھے گئے ہیں بجنسہ سارے تمام آج بھی تشریح جدید میں اسی طرح قائم ہیں جو یا یونانی سے اصطلاحات لئے گئے ہیں یا انکے ترجمے کر ڈالے ہیں۔

اثنا عشری پہلی آنت کا نام ہے۔ جو معدے کے بواب (پائلورس) سے شروع ہو کر دوسری آنت (صائم (جیجونم) پر ختم ہوتی ہے۔

اثنا عشری عربی لفظ ہے۔ اثنا عشر کے معنی بارہ کے ہیں پہلی آنت کا نام اثنا عشری اس بنا پر رکھا گیا ہے کہ اسکی لمبائی تقریباً بارہ انگشت ہوتی ہے (اثنا دو عشر دس)

یہ نام قدیم یونانی حکیم ایروفیلوس کا رکھا ہوا ہے جسکا تذکرہ پچھلے مقالات میں آچکا ہے اور جسکو گذرے ہوئے آج تقریباً تیئس سو سال ہو چکے۔

اب دیکھنا ہے کہ ڈاکٹری اصطلاح ڈیوڈینم Duodenum کے معنے کیا ہیں اور تشریح جدید نے وجہ تسمیہ کیا قائم کی ہے۔

ڈیوڈینم اثنا عشری کی طرح دو کلمات سے مرکب ہے۔ پہلے کلمے Duo کے معنے دو کے ہیں اور دوسرے Denum کے معنے دس کے۔ اس طرح ڈیوڈینم اور اثنا عشری دونوں ہم معنے اور ایک دوسرے کے تراجم ہیں۔ بقول ڈارلینڈ ڈیوڈینم لاطینی لفظ ہے۔

صائم جیجونم (Jejunum)

دوسری آنت اثنا عشری سے شروع ہو کر تیسری آنت (لفائفی ایلیم) پر ختم ہوتی ہے۔ صائم صوم سے مشتق ہے جسکے معنے روزہ دار کے ہیں۔ اس آنت کا نام صائم اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ جب لاش کو چیرا جاتا ہے تو اکثر اوقات یہ آنت روزہ دار کے پیٹ کی طرح غذا سے خالی ملا کرتی ہے۔

اسی طرح ڈاکٹری اصطلاح جیجونم Jejunum لاطینی زبان کا لفظ ہے جسکے معنے بھی تہی شکم، خالی پیٹ Empty اور روزہ دار کے ہیں۔ (ملاحظہ ہو۔ ڈرلینڈ۔ امریکن میڈیکل ڈکشنری، اور گریز اناٹمی)

لفائفی (ذات التلافیف) ایلیئم (Ileum)

تیسری آنت صائم سے شروع ہو کر چوتھی آنت اعور (سیکم) پر ختم ہوتی ہے جسکو لفائفی کے علاوہ معائ دقیق بھی کہتے ہیں۔

لفائف، اور تلافیف کے معنے پیچ و خم کے ہیں۔ چونکہ تیسری آنت تمام آنتوں سے لمبی اور پیچ در پیچ ہے، اسلئے متقدمین نے اسکا نام لفائفی اور ذات التلافیف رکھا، جسکے معنے ہوئے، پیچدار، بلدار، موڑ والی،

اسی طرح ڈاکٹری اصطلاح میں اس آنت کا نام ایلیئم ہے، جس کے معنے اصلی ماخذ کے لحاظ سے پیچدار کے ہیں۔

اَعوَر سیکم (Caecum)

چوتھی آنت یا بڑی آنتوں میں سے پہلی آنت کا نام اعور ہے جو لفائفی (ایلیئم) سے شروع ہوتی اور قولون میں ختم ہوتی ہے ایک مخصوص قسم کی چھوٹی سی آنت تھیلی یا مانند لٹکی ہوئی ہے اور جس جوف کے پاس لفائفی ختم ہوتی ہے اسی کے قریب سے قولون شروع ہو جاتی ہے اس وجہ سے متقدمین نے اسکا نام یک چشم (کانا) رکھا، جو اعور کا ترجمہ ہے۔

اسی طرح ڈاکٹری میں اسے سیکم کہتے ہیں جسکے معنی بھی اندھے اور کانے کے ہیں ڈارلنڈ اپنے لغت میں بتاتے ہیں کہ سیکم لاطینی لفظ ہے جسکے معنی اندھے Blind کے ہیں

قولون (قولن) کولن (Colon)

پانچویں آنت یا دوسری بڑی آنت کو یونانی میں قولون کہتے ہیں اور شرح قانون گیلانی میں تصریح ہے کہ بعض لوگ اسے قولن بھی کہتے ہیں قولون اور قولن ایک لفظ کے دو تلفظ ہیں جسکے معنی کشادہ (واسع) کے ہیں جیسا کہ ملا نفیس شارح اسبابنے بتایا ہے اس آنت کی رفتار بڑی تونہیں اتنی کشادہ ہے کہ گویا سکم کے ہر حصہ میں گھوم گھوم کر پہنچی ہے۔ اسی آنت کو ڈاکٹری میں کولن Colon کہتے ہیں جو درصل قولن، یا قولون کا دوسرا تلفظ ہے۔

کولن، یا قولون، یونانی لفظ ہے، جو بلا تغیر و ترجمہ طب قدیم و جدید میں پایا جاتا ہے۔

مُستقیم رکٹم (Rectum)

چھٹی یا آخری آنت کو ہمارے متقدمین معائ مستقیم کہتے ہیں۔ مستقیم کے معنے سیدھے (راست) کے ہیں۔ چونکہ یہ آنت قولون سے شروع ہو کر تقریباً سیدھی نیچے اترتی ہے اور اس میں دوسری آنتوں کی طرح پیچ و خم نہیں ہیں اسلئے اسکا نام مستقیم رکھا گیا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹری میں اس کو رکٹم Rectum کہا جاتا ہے۔ رکٹم اور رکٹس Rectus کے معنے بھی سیدھے (راست) کے ہیں +

نتیجہ مقدمۃ الایمان سے بہت طرح پہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ موجودہ ڈاکٹری تشریح میں ساری آنتوں کے نام وہی قدیم ہیں جو

قدماء نے آنکھیں بند کرکے محض اٹکل سے قائم کئے تھے۔

اُن غیرت مندوں کو اسی بات پر ڈوب مرنا چاہیئے، جو طب قدیم کو اس بنا پر سائنس لقب بخشنے سے دریغ کرتے ہیں کہ اس میں اطبائے فن نے عینی مشاہدات سے کام نہیں لیا ہو۔ یہ کیسی کھلی نمک حرامی اور احسان فراموشی ہے۔

میڈیکل کالج لاہور، اور دوسرے میڈیکل کالجوں کے معلمین تشریح کو چاہیے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ میرے ان تشریحی بیانات کو گہری دلچسپی اور نکتہ چینی سے ملاحظہ کریں، اور لفظی تحقیق کے لئے میڈیکل ڈکشنریز کا مطالعہ فرمائیں۔ اگر کہیں بھی دیکھیں کہ میں نے افراط، تفریط، یا غلط بیانی سے کام لیا ہو، تو سر بازار میرا گریبان تھام لیں۔ مگر انشاء اللہ اُنہیں ہرگز ایسا موقعہ نہیں مل سکیگا۔ میں علمی مباحث میں ایسے امور کو قطعاً حرام اور ناجائز تصور کرتا ہوں +

باقی آئندہ

"عورت نمبر" ختم ہوگیا

ہم شائقین کو نہایت افسوس کیساتھ یہ اطلاع دیتے ہیں کہ "ہمدرد صحت" کا خاص نمبر جو ۵ جولائی ۳۶ء کو "عورت" کے نام سے شائع ہوا تھا صرف ڈھائی مہینے کی مدت میں ہاتھوں ہاتھ ختم ہوگیا۔ اردو کی طبی صحافت میں غالبًا یہ سب سے پہلی مثال ہو کہ کوئی خاص نمبر تقریبًا پانچ ہزار کی تعداد میں محض ڈھائی مہینے کے اندر ختم ہوگیا ہو، اب دفتر میں فائل کی چند کاپیوں کے علاوہ اور کوئی فالتو کاپی نہیں ہے جو کسی شائق کو دیجا سکے جن اصحاب ذوق نے ہمارے پہلے ہی اعلان پر توجہ فرماکر فوراً فرمائشیں بھیجدیں ان کو یہ عظیم الشان نمبر مل چکا ہے ان سے اب یہ توقع رکھنا فضول ہو کہ وہ اسکو علیحدہ کر دینگے تاہم اگر کوئی صاحب اچھی حالت میں عورت نمبر دفتر ہمدرد صحت میں پہنچادینگے تو ہم اسکی وہی قیمت دینے کو تیار ہیں جسمیں وہ دیا گیا تھا +

اگر ہمارے اس اعلان کا کوئی نتیجہ نکلا تو ممکن ہے کہ ہم عورت نمبر کے کچھ اور نسخے شائقین کیلئے بہم پہنچا سکیں ورنہ ہمکو بالکل معذور سمجھنا چاہیئے +

جن قدردانوں کی فرمائشیں دفتر میں پہنچ چکی ہیں ہم کوشش کررہے ہیں کہ انکی تعمیل کسی نہ کسی طرح کردیں لیکن ناکامی کی صورت میں انکے نام رسالہ یا تو اگست ۳۶ء سے جاری کردیا جائیگا۔ ایسے خریدار آئندہ سال کا خاص نمبر جو انشاء اللہ ۵ جولائی ۳۷ء کو شائع ہوگا حاصل کرینگے یا اگر وہ پسند کرینگے تو عورت نمبر کی بجائے پچھلے سال کا اطفال نمبر یا شباب نمبر بھیجدیا جائیگا یہ دونوں نمبر بھی عورت نمبر کیطرح اہم اور ضخیم ہیں یہ دونوں نمبر بھی کچھ زیادہ تعداد میں نہیں ہیں۔ اسلئے شائقین کو جلد توجہ کرنی چاہیئے +

منیجر "ہمدرد صحت" دہلی

مراسلات

محبوب اندرا طبیہ کالج پٹیالہ کا سرکاری معائنہ

۲۹ جون ۱۹۳۶ء آج ۷ بجے شام سردار کرتار سنگھ صاحب چھاچھی بی، اے (کنٹب) بیرسٹر ایٹ لا انڈر سکریٹری، و جناب سید خورسید علی صاحب بی، اے (آنرز) ایم، اے، ایل ایل، بی اسسٹنٹ سکریٹری محکمہ وزارت تعلیم محبوب اندرا طبیہ کالج میں بغرض معائنہ تشریف لائے، کالج کے دروازہ پر جناب شفاء الملک حکیم دلبر حسن خانصاحب بھٹی بانی کالج نے ان کا استقبال کیا، طلباء کالج جماعت میں مصروف تعلیم تھے صاحبان موصوف نے بجمعیت جناب مہتمم صاحب و پرنسل صاحب و جناب سردار جودھ سنگھ صاحب گیانی، بی اے میونسپل کمشنر وایڈوکیٹ و چودہری عبدالرب خاں صاحب بی، اے ایل، ایل بی. و چودہری عبدالباری خاں صاحب ایم اے ایل ایل، بی، ای، اے سی مجسٹریٹ کیمل پور و جناب چودہری عبدالواحد خاں صاحب علیگ ہر ایک کرہ میں تشریف لاکر پروفیسران کو تعلیم و لیکچر دیتے ہوئے ملاحظہ فرمایا پھر اس کمرہ میں تشریف لائے جہاں پر طبی میوزیم تھا، فزیکل مشینیں، موڈلز، آلات ادویہ وغیرہ غرض ہر ایک چیز کو نہایت غور سے دیکھا، ڈاکٹر سعید العید صاحب قریشی پروفیسر اناٹمی نے انسانی مجسمہ کے اندرونی اعضا کی تشریح کی جس کو سب صاحبان نے بڑے شوق اور دلچسپی سے سنا اس انسانی موڈل کے ہر ایک عضو کے علیحدہ علیحدہ حصص کو دیکھکر آپ بہت محظوظ ہوئے بعد ازاں سب صاحبان معہ طلباء و پروفیسران کالج فوٹو لیا گیا پھر کالج کے ہرچہار سِندو، سکھ، مسلمان ہوسٹلز کا معائنہ کیا گیا کالج کے حسن انتظام و طریق تعلیم و ترقی کو دیکھکر آپ بیحد خوش ہوئے اور ہر قسم کی امداد کا وعدہ فرمایا، جناب شفاء الملک صاحب نے معزز حضرات کا اس توجہ و کرم فرمائی کیلئے صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا +

(پرنسپل محبوب اندرا طبیہ کالج)

استدعا

رسالہ ہمدرد صحت، جولائی ۱۹۳۳ء سے جاری ہو لیکن آج تک حکیموں یا ڈاکٹروں میں سے کسی نے بھی پان چھالیہ کے متعلق اظہار خیال نہیں فرمایا ستمبر کے پرچہ میں خان بہادر حکیم سید محمد صاحب کا لال مرچ والا مضمون عوام کیلئے بہت مفید ہے۔ ضرورت ہو کہ اصحاب قلم ان ضروری عنوانات پر خامہ فرسائی کرتے رہیں ــــ فی الحال اگر پان کے نقصانات اور فوائد پر بحث کی جائے تو میرے خیال میں بہت مناسب ہے۔

راقم۔ مولوی محمد عبدالعزیز زمیندار، خریدار نمبر ۱۰۰۸

معزز ناظرین ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس

ماہ ستمبر ۱۹۳۶ء کا نو ہزار پرچہ حسب معمول ریلوے میل سروس نے نکل چکا تھا کہ اچانک خریداروں کے طبی ذوق اور مفاد عامہ پر انسپکٹر صاحب ریلوے میل سروس کی عجیب و غریب یلغار ہوئی، اور باقیماندہ چھ ہزار رسالہ بھیجنے سے ریلوے میل سروس نے خلاف قانون انکار کردیا اور صفحہ ۴۹ کا ورق خلاف قاعدہ بتاتے ہوئے پرنگ دیا۔ انسپکٹر صاحب کو بتایا گیا کہ رسالہ ہمیشہ اسی طرح جاتا ہو آپ لوگوں کو سلامی کی کاپیاں دیجاتی ہیں۔ آپ ہمیشہ دیکھتے ہیں کبھی اعتراض نہیں کیا۔ آج یہ نئی بات کیسی؟ امریکہ، انگلینڈ، جرمنی، فرانس، مدراس، بنگال، پنجاب، بمبئی، ہندوستان کے صوبوں کی نظیریں پیش کیں۔ مگر انسپکٹر صاحب کے دماغ میں وہ رعونیت سمائی کہ گویا انہوں نے پوسٹ ماسٹر جنرل اور ڈائرکٹر جنرل کو بھی پیچھے بٹھا دیا۔ جب سپرنٹنڈنٹ صاحب شملہ سے واپس تشریف لائے معاملہ اُن کے روبرو پیش ہوا، انہوں نے اجازت دیدی کہ اسمیں ان کے نزدیک کوئی بے قاعدگی نہیں۔ اگر انسپکٹر صاحب کو اعتراض ہو تو پوسٹ ماسٹر جنرل سے دریافت کرلیا جائیگا۔ جب انہوں نے ٹیلیفون پر ریلوے میل سروس انسپکٹر کو ہدایات بھیجیں۔ تو وہ فرنٹ ہو گئے اور سپرنٹنڈنٹ کو صاف جواب دیدیا کہ وہ رسالہ لینے کیلئے تیار نہیں۔ سپرنٹنڈنٹ بھی مجبور ہو گئے اور غلط بحث میں پھنس گئے۔ ڈائرکٹر جنرل کو لکھا گیا، اب تو انسپکٹر صاحب کے تمرد چھوڑ کر سپرنٹنڈنٹ سے دریافت کیا سپرنٹنڈنٹ صاحب بھی کانوں پر ہاتھ دھر گئے۔ کہا کہ خود ہی فیصلہ کرو۔ غرضیکہ چھ سات ہزار ناظرین کو ریلوے میل سروس کے انسپکٹر کی خودسری کے باعث تکلیف ہوئی اور مفاد عامہ کو ضعف پہونچا۔ ہم ہر طرح پبلک سروس کیلئے تیار ہیں۔ مگر پبلک سرونٹ اپنی ڈیوٹی سے منحرف ہیں تاہم مجھے ناظرین کی خدمت میں معذرت [illegible] ریلوے میل سروس کی خودسری کے باعث انہیں تکلیف ہوئی +

احمد بخش ،، دفتر ہمدرد صحت"

ضبط تولید اور اصلاح نسل

BIRTH CONTROL AND EUGENICS

گذشتہ سے پیوستہ

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، مبارک منزل بیرون دہلی دروازہ، لاہور

میں نے اپنے گذشتہ مضمون میں ضبط تولید کی طبی، اقتصادی اور تمدنی اہمیت کو بیان کیا تھا اور بتایا تھا کہ قدرت نے توالد و تناسل کو قابو میں رکھنے کیلئے کیا کیا تدابیر اختیار کی ہیں، اور تمدن نے اس جہت میں کیا قدم اٹھایا ہے۔ آج میں نہایت اختصار کیساتھ یہ بیان کرونگا کہ مذہب توالد و تناسل پر کس طرح اثر انداز ہوا ہے، اور ضبط تولید کا سیاسیات پر کیا اثر ہے اور اسکی علمی و سائنٹفک تدابیر کیا ہیں۔

مذہب اور ضبط تولید

اللہ تعالیٰ نے جہاں ہماری ضروریات زندگی کا تمام سامان پیدا کیا وہاں انسان کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا سامان بھی مہیا فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً انبیاء اور رسولوں کو مبعوث فرمایا اور ان پر اپنا مزکّی کلام نازل فرماکر انسانوں کو تمدنی، معاشرتی، اقتصادی، اخلاقی، اور اہلی زندگی کو خوشگوار رکھنے کے قوانین عطا فرمائے۔ غرض مذہب نے ازدواجی زندگی کے متعلق ہدایات دیں جنسی مباشرت کی حدیں مقرر کیں، زن و مرد کے حقوق کا احترام سکھایا، زنا، بدنظری، فسق و فجور، فاحشات اور عیوب سے مجتنب رہنے کا حکم دیا، اور پرہیزگاری، اور پاکدامنی کی زندگی بسر کرنے کی ہدایت فرمائی +

غرض تجرد، رہبانیت، پرہیزگاری، پاکدامنی، عصمت، عفت، پردہ، اور حیا وغیرہ سب مذہبی اصطلاحیں ہیں جنکی غرض و غایت صرف یہی ہے کہ عورت و مرد بے محابا مجامعت جنسی سے پرہیز رکھیں اور صرف خاص حدود کے اندر رہ کر اس فعل کو انجام دیں۔ اور اس طرح سے مذہب نے بھی ضبط تولید کی ایک راہ پیدا کی۔

قرآن مجید نے ازدواجی زندگی کو نہایت عجیب پیرایہ میں واضح فرمایا ہے۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (بقرہ ع ۲۳) | وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔

امام راغب کہتے ہیں کہ میاں کو بیوی کا اور بیوی کو میاں کا لباس اس لئے قرار دیا کہ وہ ایکدوسرے کی محافظت کرتے، اور ایکدوسرے کو امر قبیح کے ارتکاب سے بچاتے ہیں۔ مجاہد اور دیگر سلف نے اسکے معنی سکن کے بھی لئے ہیں یعنی عورتیں مردوں کیلئے سکون اور اطمینان کا موجب ہیں اور مرد عورتوں کیلئے۔ اور قرآن مجید نے خود بھی اس معنی کی تائید فرمائی، چنانچہ فرمایا:۔

وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا (الاعراف ۱۸۹) | اس سے اُسکے جوڑے کو پیدا کیا تاکہ وہ اس سے سکون پکڑے۔ پھر فرمایا

خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا۔ (الروم ۲۱) | تمہاری جنس سے تمہاری بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون پکڑو

اسکے علاوہ خود لباس کی غرض بھی قرآن مجید نے یوں بیان کی کہ:۔

يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا (الاعراف ۲۶) | وہ تمہاری شرمگاہوں کو ڈھانکتا ہے اور تمہاری زینت کا موجب ہے۔

پس ایک لطیف استعارہ میں بتایا کہ میاں بیوی کا تعلق کس طرح ایکدوسرے کیلئے تسکین کا موجب ہے اور کس طرح وہ ایکدوسرے کو ڈھانپتے ہیں۔

مجامعت کے اوقات کو پھر واضح فرمایا اور پاکیزگی کی ہدایت کی اور اس فعل کی غرض و غایت کو بیان کیا، چنانچہ ملاحظہ ہو، آیت:۔

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
October 1936
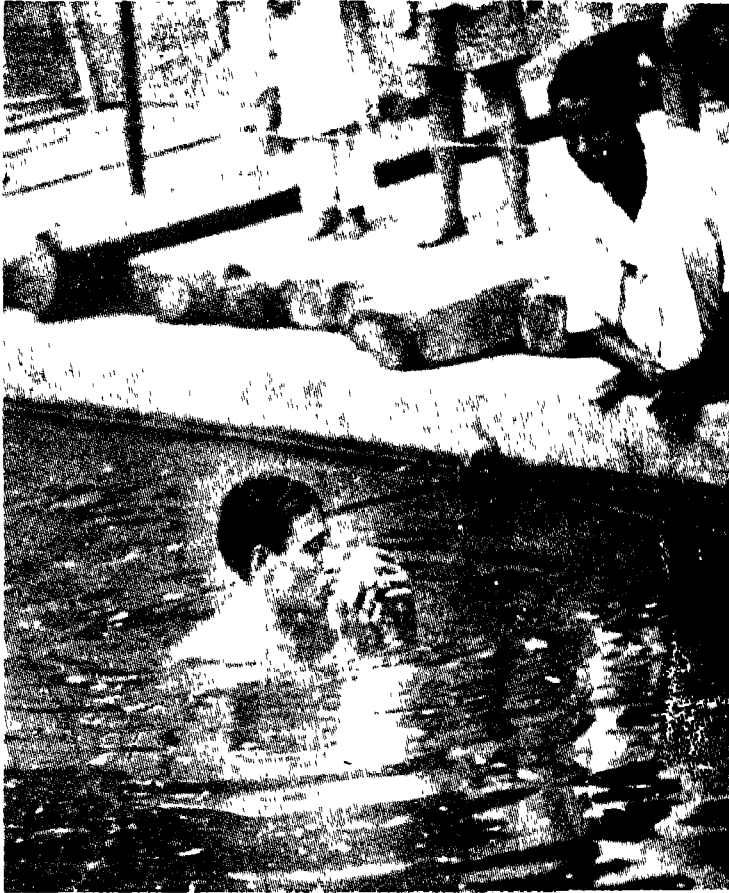
ہمدرد صحت - دہلی
اکتوبر ۱۹۳۶ء

ڈاکٹر والٹر ہیلی ڈارٹن
مشہور انگریز ماہر علم افعال الاعضاء

... ادن جار جی
ـے مشہور تیراک ہیں اور
دوران میں وہ چار گھنٹے
ور صرف دودھ پیتے ہیں

ہندستان میں سپاہیوں کی مختلف جسمانی ورزشیں

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ٥ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۔ (بقرہ ۔ع ۲۸)

اور تجھ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ وہ ضرر کی بات ہے پس حیض کی حالت میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے نزدیک نہ جاؤ یہانتک کہ وہ صاف ہو جائیں، پھر جب وہ غسل کر لیں تو ان کے پاس آؤ جس طرح تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے ۔ بیشک اللہ رجوع کرنیوالوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے ۔ تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتی ہیں، پس جب چاہو اپنی کھیتی میں آؤ ۔

اس آیت میں اَنّٰی شِئْتُم کے معنی ابن عباس نے انی شئتم من اللیل والنھار، یعنی جب چاہو رات ہو یا دن تم اپنی بیویوں کے پاس آسکتے ہو کئے ہیں۔ اس آیت میں جہاں ایام کے دنوں میں عورت سے علیحدہ رہنے کا حکم ہے وہاں عورت کو بمنزلہ ایک کھیتی کے بھی کہا ہے اور اشارہ کیا ہے کہ مرد و عورت کے تعلقات کا حقیقی مقصود بقائے نسل ہی ہے اور چونکہ ایام حیض میں علاوہ ضرر کے یہ مقصد بھی حاصل نہیں ہو سکتا اسلئے ان ایام میں عورتوں سے علیحدہ رکھنے کا حکم دیا اس سے دوسری بات جو صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر عورت کھیتی کیطرح بارآور نہیں گویا عقیم ہے، یا اس سے پھل اچھا نہیں ملتا تو اس سے بھی بقا کے نسل کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا ۔

ہم اگر نر و مادہ کی پیدائش اور انکی نسبت کو صحیفۂ قدرت میں غور سے مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ عورتوں کی پیدائش مردوں کی بہ نسبت اور مادہ حیوانوں کی پیدائش نر حیوانوں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے ۔ اور قدرت کے اس فعل کو ہم عبث نہیں کہہ سکتے، چنانچہ خود قرآن کریم نے بھی اسی طرف اشارہ فرمایا ہے ۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ٥ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ٥ (الشعراء ۵۰)

اللہ کیلئے ہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے یا وہ انہیں ملا دیتا ہے کچھ لڑکے اور کچھ لڑکیاں دیدیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بناتا ہے ۔

اس آیت شریف میں پہلے اناث اور پھر ذکور کا ذکر فرمایا گویا اس طرف اشارہ کیا کہ عورتیں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہوا کرتی ہیں ۔ اور قدرت نے مرد و زن اور نر و مادہ حیوان میں توازن قائم رکھنے کی یہ صورت پیدا کی کہ ایک مرد کو متعدد عورتیں بارآور کرنے کی استعداد ارزانی فرمائی ۔ چنانچہ ایک عورت تو زیادہ سے زیادہ ایک سال میں صرف ایک بچہ جن سکتی ہے (اگرچہ اوسط کے لحاظ سے ایک عورت تمام عمر میں صرف چار بچے جنتی ہے) خواہ وہ اس اثنا میں سینکڑوں مردوں سے مجامعت کرے لیکن ایک مرد ایکسال میں اس قدر مستعد عورتوں کو حاملہ کر سکتا ہے جسقدر اسے میسر آسکیں، یا بالفاظ دیگر ایک مرد کم از کم ایکسال میں ۳۰۰ بچے باآسانی پیدا کر سکتا ہے ۔ اسکے علاوہ عورت ۱۳ سال کی عمر سے لیکر صرف ۴۵ سال کی عمر تک بارآور ہو سکتی ہے ۔ لیکن مرد ۱۵ سال کی عمر سے لیکر تا مرگ حاملہ کرنے کی استعداد رکھتا ہے

حیوانوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ پچاس ساٹھ گایوں یا بکریوں میں جنسی مجامعت کیلئے ایک سانڈ یا ایک بکرے کو کافی سمجھا جاتا ہے ۔ کبوتر مرغی اور بٹیر رکھنے والے جانتے ہیں کہ ایک نر دس دس بیس بیس مادہ حیوانوں کیلئے کفایت کرتا ہے ۔ اسی طرح جنگلوں میں ایک نر ہرن سینکڑوں مادہ ہرنیوں کو لئے پھرتا ہے وغیرہ ۔ بایں ہمہ مذہب تمدن یا سوسائٹی نے ایک لحظہ کیلئے بھی پسند نہیں کیا کہ ایک مرد جس قدر ممکن ہو سکے بچے پیدا کر دے، بلکہ مذہب نے مجامعت جنسی کیلئے حدود اور قیود مقرر کیں، مرد پر بیوی بچوں کی ذمہ داریاں عاید کیں اور اسکی اولاد کو جائز وارث بنایا ۔ غرض تقریباً تمام مذاہب نے ایک مرد کیلئے صرف ایک عورت کو زیادہ پسند کیا ہے ۔ ہاں اسلام نے جو فطرت کے عین مطابق مذہب ہے ۔ بیک وقت زیادہ سے زیادہ چار بیویوں کی اجازت دی ۔ چنانچہ فرمایا ۔

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً ٥ (النساء ۳)

ایسی عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں دو دو تین تین اور چار چار اور اگر تمہیں خوف ہو کہ عدل نہیں کر سکو گے تو ایک ہی

اس آیت میں ما طاب لکم سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کیلئے پسندیدگی شرط ہے اور جمہور علماء اسلام کا بھی یہی مذہب ہے کہ نکاح کی غرض سے عورت کو دیکھنا جائز ہے لیکن جب سے رواج کی پابندی اسکی مانع ہوئی ہے آئے دن طلاق اور زن و مرد کے مناقشات بڑھ گئے ہیں ۔

دوسری بات جو ما طاب لکم سے معلوم ہوتی ہے وہ مسئلہ انتخاب زوج ہے گویا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح چھوٹی عمر میں جائز نہیں کیونکہ چھوٹی عمر کے بچے [illegible] بہت کم ہوتے ہیں اور وہ اپنی پسندیدگی کا کما حقہ اظہار نہیں کر سکتا ۔ اور ایسی شادی جو پسندی سے زیادہ

وقعت نہیں رکھتی، اسی طرح بوڑھے کھوسٹ بھی خارج کر دئے گئے ہیں جو بوجہ خود پرستی یا اپنی مال و دولت جاہ و حشمت کی بناپر نوجوان دوشیزہ لڑکیاں بیاہ کر لیتے۔ قوم میں بیوگان کی تعداد کو بلا وجہ بڑھا رہے ہیں۔

اسلام میں بیویوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد چار مقرر ہے اور مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ کے درمیان واؤ لانے سے مراد ان کا جمع کرنا نہیں گویا یہ منشا ہرگز نہیں کہ ایک مرد بیک وقت ۲، ۳ اور ۴ یعنی ۹ بیویاں کرلے، بلکہ چار بیویوں کو حد مقرر فرمادیا اور چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی۔ اسکے علاوہ یہ حکم نہیں کہ ہر مومن چار بیویاں کرے، بلکہ صرف اجازت ہے اور اجازت بھی مشروط بالعدل۔

چنانچہ تاریخ میں مذکور ہے کہ جب نوفل بن معاویہ ایمان لائے تو ان کے ہاں پانچ بیویاں تھیں تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ چار رکھ لو اور ایک کو طلاق دیدو۔

غیلان بن سلمہ ایمان لائے تو انکی دس بیویاں تھیں۔ ان کو بھی حضور نے حکم دیا کہ چار رکھکر باقی کو طلاق دے دو۔

عمیرہ اسدی جب مسلمان ہوئے تو انکی آٹھ بیویاں تھیں۔ ان کو بھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بیویوں کو طلاق دینے کا حکم دیا۔

(ان واقعات کو ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی، دارقطنی اور امام احمد وغیرہ نے بیان کیا ہے)

غرض یہ آیت اگرچہ تعدد ازدواج کو جائز قرار دیتی ہے لیکن اس آیت سے تعدد ازدواج کا حکم ہرگز ظاہر نہیں ہوتا، بلکہ صرف اجازت کا جواز ملتا ہے اور یہ اجازت فطرت کے عین مطابق ہے، اور اسکی ضرورت بھی ظاہر ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ کا سلسلہ دنیا سے کبھی مٹ نہیں سکتا اور جنگوں میں مردوں کی تعداد ہمیشہ بہت گھٹ جایا کرتی ہے اور عورتوں کی تعداد مردوں سے بہت زیادہ ہو جاتی ہے پس ایسے حالات میں جب پہلے ہی آبادی کم ہو عورتوں کو خاوندوں کے بغیر چھوڑنا گویا نسل انسانی کو تباہ کرنا ہے اسلئے انسان کو ایک سے زیادہ شادی کی اجازت اسلام نے دی۔ قرآن کریم کی تعلیم کے علاوہ ہر قوم کے بڑے بڑے مقدس اور برگزیدہ لوگوں میں بھی تعدد ازدواج کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ حالانکہ اگر تعدد ازدواج جائز نہیں تو پھر یہ زنا ہے اور یہ کبھی ممکن نہیں کہ تمام قوموں کے مقدس بزرگ نعوذ باللہ من ذالک ایسے امر کا ارتکاب کریں جو فاحش ہے، غرض کسی الہامی کتاب نے تعدد ازدواج سے نہیں روکا اسکے علاوہ جن قوموں اور ملکوں میں تعدد ازدواج کی مخالفت کی جاتی ہے۔ ان میں زنا اور حرام کاری بہت زیادہ ہے، جس نے نہ صرف اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے بلکہ صحت بدنی اور نسل پر بھی ایک گہرا اثر نمایاں ہو رہا ہے، چنانچہ آتشک و سوزاک وغیرہ کے مریضوں کی کثرت صرف اسی بے حیائی کے سبب سے ترقی کر رہی ہے مسٹر مائی ایج Mai-Edge نے اسکے متعلق ایک لطیف فقرہ کہا ہے جو اسی کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے

"Morally fit and Physically fit will be found to be one"

گویا اخلاقی تندرستی بدنی تندرستی کے مترادف ہے۔

چنانچہ وہ تعدد ازدواج کے متعلق کہتا ہے:۔

"So fallen human nature poly gamy may be Physically sounder than mongamy punctured by prostitution"

اور حقیقت میں بدفعلی اور زنا سے یہ بہت بہتر بات ہے کہ سوسائٹی لوگوں تعدد ازدواج کی اجازت دے، مذہب اسلام نے تعدد ازدواج کی اجازت دی، لیکن مرد و عورت کے بے محابا خلط ملط کو بالکل رد کر دیا چنانچہ فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۞ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۞ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ (النور)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوائے دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو، یہانتک کہ اجازت لے لو اور ان گھر رہنے والوں پر سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو یہانتک کہ تمہیں اجازت دی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ وہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم غیر آباد گھروں میں داخل ہو جاؤ جن میں تمہارا اسباب ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (سورہ نور)

ہو، اور جو تم چھپاتے ہو مومنوں کو کہدو اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں ۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اللہ اس سے خبردار ہے جو وہ کرتے ہیں اور مومن عورتوں کو کہدو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں ۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اسکے جو (عادتاً) کھلا رہتا ہے اور چاہیئے کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں ۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے باپوں کے یا اپنے خاوندوں کے باپوں کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے یا اپنی عورتوں کے یا ان سے جنپر ان کے داہنے ہاتھ مالک ہوں یا مردوں میں سے ایسے خادموں کے جو نکاح کی حاجت نہیں رکھتے (یعنی اختہ غلام یا خواجہ سرا) یا لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے واقف نہیں (کم سن) اور اپنے پاؤں کو اس طرح زمین پر نہ ماریں کہ جو کچھ اپنی زینت چھپائے ہوئے ہیں وہ معلوم ہو جائے ۔ اور اے مومنو سب کے سب اللہ کیطرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ ۔

پھر آگے چلکر فرمایا ۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ (النور ۳۳)

اور چاہیئے کہ جو شادی کا سامان نہیں پاتے اپنے آپ کو بچائے رکھیں یہانتک کہ اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کردے (گویا روزے رکھیں یا محنت کریں وغیرہ)

مذکورہ بالا آیات میں عفت اور حیا کی تعلیم دیگئی ہے اور وہ علاج بتائے ہیں جو مسلمانوں کو زنا اور تہمتوں کے مواقع سے بچا سکتے ہیں ۔ انہیں میں سے پہلی بات یہ ہے کہ وہ گھروں میں بغیر اجازت کے اور السلام علیکم کہنے کے داخل نہ ہوں کیونکہ ناگہاں دوسرے کے گھر میں داخل ہونے سے بدظنی کے موقعے بھی پیدا ہوتے ہیں اور بدی کے موقعے بھی ہاتھ آتے ہیں ۔ اسکے علاوہ انسان اپنے گھر میں ہر وقت ایسی حالت میں نہیں ہوتا کہ وہ پسند کرے کہ دوسرا اس حالت میں دیکھے علیحدگی اور خلوت بھی ہر انسان کا حق ہے جسمیں کوئی دوسرا دخل دینے کا مجاز نہیں ۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اب یہ اصول اجازت حاصل کرنیکا ترک کردیا ہے ، اور یورپ نے اسے لے لیا ہے ۔

اجازت کے متعلق جو آداب حضرت نبی کریم صلعم سے مروی ہیں وہ یہ ہیں کہ تین دفعہ اجازت طلب کیجائے ، چنانچہ ایکدفعہ حضور خود بنفس نفیس سعد بن عبادہ کے گھر تشریف لے گئے تو آپ نے السلام علیکم کہا سعد نے اتنا آہستہ زبان سے جواب دیا کہ حضور نے نہ سنا اسی طرح دوسری اور تیسری دفعہ بھی ہوا تو حضور واپس چلے گئے ۔ اس پر سعد حضرت نبی کریم صلعم کے پیچھے دوڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمداً آہستہ جواب دیا تھا تاکہ حضور بار بار السلام علیکم فرمائیں ۔ کیونکہ سلام بھی ایک دعا ہے تو حضور واپس تشریف لائے اور اہل خانہ کیلئے بہت دعا فرمائی ۔ اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کا عشق حضور سے کس قسم کا تھا محبت بھی کمال درجہ کی تھی اور سادگی بھی کمال درجہ کی ، غرض تین دفعہ آواز دینے کا مطلب صرف یہ ہے کہ گھر والوں کو اطلاع مل جائے ۔ ایسا نہ ہو کہ ایک آواز دی اور وہ آواز کسی نے نہ سُنی تو یونہی واپس ہو جائے ۔

اجازت کی یہ غرض بذریعہ تحریر یا اطلاقی کارڈ کے بھی پوری ہو سکتی ہے تاہم بلند آواز سے طلب اجازت دل کو بھی پاک رکھنے والی چیز ہے اور ناپاک نگاہ کی خواہش بھی اس سے دور ہو جاتی ہے ۔ دوسرے یہ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے کے عین سامنے کبھی نہ کھڑے ہوتے تھے بلکہ ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوتے تھے تاکہ گھر کے اندر نظر نہ جائے ۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ جو شخص بغیر اطلاع دوسرے کے گھر چلا

سے نکلنے میں بھی کوئی حرج نہیں

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ اپنی ماؤں اور بہنوں کے گھروں میں جاؤ تو بھی اجازت لیکر جاؤ۔

کس قدر پاکیزہ اور سادہ تعلیم ہے جو اسلام نے پیش کی۔ افسوس ہے کہ آجکل اول تو مسلمانوں میں باہم تعلقات محبت کی جگہ بغض و عناد پھیلا ہوا ہے پھر اگر کوئی کسی کی ملاقات کو جائے اور وہ اس وقت کسی مصروفیت کی وجہ سے نہ مل سکے تو یہ ہمیشہ کے تعلقات کے منقطع ہونے کیلئے کافی سمجھا جاتا ہے۔ بعض مہاجرین کا قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی ساری عمر اس بات کو چاہا کہ وہ کسی سے ملنے جائیں تو انہیں کہا جائے کہ واپس ہو جاؤ تاکہ اس حکم الٰہی کی بھی تعمیل ہو لیکن انہیں ایسا موقعہ نہ ملا۔

یغضوا۔ میں غض نظر اور آواز میں کمی کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ایک اور جگہ آتا ہے واغضض من صوتک

قرآن کریم صرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا بلکہ ہر نیکی پر چلنے کی اور ہر بدی سے بچنے کی راہیں بتاتا ہے۔ چنانچہ بڑی سے بڑی بدیوں سے بچنے کی آسان سے آسان راہیں بتائی ہیں زنا کتنی بڑی بدی ہے اور اسکی ابتدا ہمیشہ چھوٹی ہوتی ہے اور اگر وہاں سے اسکو روکا جائے تو اس بدی کا انسداد ہو سکتا ہے۔ زنا کی ابتدا بدنظری ہے لیکن صرف بدنظری سے بچنے کی ہدایت بھی نامکمل ہوتی اگر یہ حکم نہ دیا جاتا کہ مومن مرد اور مومن عورتیں اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور زنا سے بچنے اور اپنے اندر عفت کی قوت پیدا کرنیکا یہ ایک مؤثر علاج ہے۔

زنا سے بچنے کا یہ فلسفہ قرآن حکیم سے مخصوص ہے اسکے بعد فرمایا وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ یعنی اس راہ کی حفاظت کریں جس سے زنا کی خواہش پیدا ہو سکتی ہے، اور حدیث شریف میں ہے کہ آنکھوں کا بھی زنا ہے اور کانوں کا بھی اور زبان کا بھی زنا ہے اور ہاتھوں اور پاؤں کا بھی یعنی جب آنکھیں شہوانی نظر سے غیر محرم عورت کو دیکھتی ہیں۔ یا کان جب غیر محرم کی شیریں آواز سے متاثر ہو کر شہوانی تحریک کا باعث ہوتے ہیں تو گویا اس وقت آنکھ اور کان زنا کر رہے ہوتے ہیں وغیرہ، اسی لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رستوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ اس طرح بھی انسان خواہ مخواہ اپنے آپ کو بدی کے راستہ پر ڈالتا ہے۔

زینت کے متعلق یاد رہے کہ زینت وہ ہے جو انسان کے کسی حال میں عیب کا موجب نہ ہو، چنانچہ یہ تین طرح پر ہے۔ زینت نفس جیسے علم۔ اعتقادات حسنہ، اخلاق وغیرہ۔ زینت بدنی جیسے قوت، طول قامت، دل پسند خد و خال، خوبصورتی وغیرہ۔ زینت خارجی جیسے مال وجاہ زیور کپڑا وغیرہ۔

اس آیت کے پہلے حصہ میں وہی حکم عورتوں کو دیا ہے جو پہلی آیت میں مردوں کو دیا تھا جس سے ظاہر ہے کہ جس طرح مردوں کو باہر نکلنے کے موقعے پیش آتے ہیں اور انہیں غض بصر کا حکم ہے اسی طرح عورتوں کو بھی باہر نکلنے کے موقعے ملتے ہیں اور وہ باہر نکل سکتی ہیں اور جس طرح عورتوں کی نظر مردوں پر پڑ سکتی ہے، اُسی طرح مردوں کی نظر عورتوں پر بھی پڑ سکتی ہے۔ چنانچہ عورتوں کیلئے اوڑھنی تجویز کی جسے ہم برقعہ یا چادر کہتے ہیں تاکہ وہ اپنی زینت کو چھپا سکیں۔

پردہ کے متعلق جو حکم عورتوں کو ہوا اس میں ما ظھر منھا کے الفاظ نہایت پُر معنی ہیں۔ گویا حکم یہ ہے کہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اسکے جو اس سے عادتاً ظاہر ہوتا ہے یعنی جو حصہ ضروریات انسانی کیلئے کھلا رکھنا پڑتا ہے گویا ہاتھ اور چہرے کا کچھ حصہ۔ چنانچہ ابن جریر ابن مسعود عبداللہ اور ابراہیم کے اقوال سے ظاہر ہے کہ عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ سرمہ، انگوٹھی، کڑے اور منہ کو نہ چھپائے۔ اور اسکی تائید میں ابن عباس سعید بن جبیر ضحاک، عطاء، قتادہ، مسور بن مخرمہ، مجاہد، عامر ابن زید، اوزاعی وغیرہ کے اقوال بھی موجود ہیں۔

امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ منہ دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں عورت کیلئے چھپانے والے مقامات نہیں اور نہ انکی طرف دیکھنا حرام ہے

ابو داؤد اور بیہقی میں ایک حدیث ہے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے۔ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی النبی وعلیھا ثیاب رقاق فاعرض عنھا وقال یا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحیض لم یصلح ان یری منھا الا ھذا واشار الی وجھہ وکفہ صلعم۔ یعنی اسماء بنت ابی بکر حضرت نبی کریم صلعم کے پاس آئیں اور انہوں نے بہت باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے تو نبی کریم صلعم نے ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اے اسماء جب عورت حیض کی عمر کو پہنچ جائے تو پھر مناسب نہیں کہ اسکے بدن کا کوئی حصہ سوائے اسکے نظر آئے اور آپ نے اپنے منہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ فرمایا۔ غرضیکہ یہ حدیث اس امر میں فیصلہ کن ہے عورت کا کون کونسا حصہ

مستثنیٰ کیا گیا ہو۔ غرض اسلام نے صرف اس بات کو روکا ہو کہ عورت اپنے محاسن کی نمائش کرکے باہر نکلے اور حکم دیا ہے کہ وہ اپنے لباس زیورات اور محاسن جسم و بدن کو حتی الوسع چھپاکر رکھے خواہ موٹی اوڑھنی سے یا برقعہ سے یا اوورکوٹ سے جس کے ساتھ سر کان گردن اور چھاتی ڈھکی رہے۔ اور عورتوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جنگوں میں باہر نکلنا اس حکم کے بعد ثابت ہو۔ پھر عورتیں پانچ وقت نماز کیلئے مسجدمیں بھی آتی تھیں اور کھیتی وغیرہ کاموں میں مردوں کی امداد بھی کرتی تھیں۔ غرض یہ ممکن نہیں کہ عورتیں اس پردہ کیساتھ جو آج ہندوستان میں رائج ہے جنگ میں باہر نکل سکیں۔ زخمیوں کو پانی پلائیں یا انکی مرہم پٹی کرسکیں۔

غرض قرآن کریم کا دوسرا حکم کہ اگر تم کو گھر کے اندر کوئی چیز مانگنی ہو تو من ورا حجاب مانگو یعنی پردہ کے پیچھے سے مانگو اس میں بھی عورت اور مرد کے خلا ملا کو روکا ہے جو بہت بد نتائج کا موجب ہو سکتا ہے یہ حکم پہلے حکم کے منافی نہیں کیونکہ عورت جب گھر سے باہر نکلے تو وہ کافی احتیاط سے اپنے محاسن کو چھپا سکتی ہو لیکن گھر کے اندر ایسی احتیاط رکھنا مشکل ہے

اسکے علاوہ جو فتنے غیر مرد کے غیر محرم عورت کے پاس گھر میں آنے سے پیدا ہو سکتے ہیں وہ عورت کو باہر نکلنے سے پیدا نہیں ہوسکتے۔

غرض اسلام نے عورت و مرد کے خلا ملا کو عجیب حکمت سے روکا اور اس سے ضبط تولید کا پہلو اظہر من الشمس ہے۔

(باقی آئندہ)

صحت بخش غذا کا عالمگیر مسئلہ

تمام دنیا میں ایک ملک بھی ایسا نہیں ہو جہاں پوری آبادی کی جسمانی صحت اس معیار کے مطابق ہو کہ جس معیار تک اسے پہونچانیکی خواہش ہو۔ ناکافی تغذیہ کا مسئلہ اب ایک عالمگیر مسئلہ ہو۔ غذاؤں کے اثرات اور مختلف غذاؤں کے پرورش کنندہ اجزا کے حالات سے ناواقفیت تمام دنیا میں عام ہو۔ جو ملک سب سے زیادہ آسودہ حال ہیں وہاں بھی اسی وجہ سے ناکافی تغذیہ کی مصیبت موجود ہے۔ ناکافی تغذیہ کا ایک باعث یہ بھی ہے کہ صحت بخش اور جسمانی نشوونما کیلئے ضروری غذائیں عام طور پر بہت مہنگی ہیں۔ اور غریبوں کے دسترس سے باہر۔ تقریباً ہر ملک میں ملک کی حفاظت اور ملک کی مالی حالت کے انتظام کیلئے منتظم مجالس موجود ہیں۔ بالکل اسی طرح ایک مجلس منتظمہ قوم کی غذا کے انتظام کیلئے بھی ہونی ضروری ہو۔

انجمن اقوام کی ایک مشترکہ کمیٹی نے تغذیہ کے مسئلہ کے متعلق تحقیقات کرکے اپنی رپورٹ پیش کی ہو۔ اس کمیٹی نے جو بین الاقوامی ماہرین غذا پر مشتمل تھی اور جسکے صدر لارڈ ایسٹر تھے اپنی تحقیقات سے بہت سے مفید نتائج برآمد کئے ہیں۔ اس رپورٹ میں بیان کیا گیا ہو کہ عالمگیر ناکافی تغذیہ کی موجودگی مختلف شہادتوں سے پورے طور پر ثابت ہو چکی ہو اور ممالک متحدہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بھی جنکی مالی حالت بہت اچھی ہو یہی خرابیاں موجود ہیں۔ اس حقیقت کا ثبوت اس بات سے ملتا ہو کہ ان ممالک میں بھی فوجوں میں بھرتی کرنیکے لئے جب لوگوں کا طبی معائنہ ہوتا ہے تو بکثرت لوگ اس امتحان میں ناکام رہتے ہیں۔ علم طب اور علم قواعد حفظان صحت دونوں اب بہت کچھ ترقی کرچکے ہیں۔ اور ہر جگہ ترقی یافتہ ملکوں میں ان علوم سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جارہا ہے پھر بھی نسل انسانی کی صحت عام طور پر معیار سے کہیں گری ہوئی ہو اور علم طب کی تازہ ترین ترقیوں کی بدولت یہ بات اب پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ انسانی صحت کے اس زوال کا باعث ناکافی تغذیہ ہو۔ کمیٹی نے مختلف ممالک کے لوگوں کی خوراکوں کے فرق کو بھی اچھی طرح واضح کیا ہو اور ان کا بیان ہے کہ قطب شمالی کے باشندوں کی خوراک جو ایسکیمو کہلاتے ہیں صرف گوشت ہو۔ شکاری پرندوں کی طرح وہ کبھی اور کچھ نہیں۔ عرب میں ستر فیصدی آبادی صرف دودھ سے اپنی غذا حاصل کرتی ہو۔ وہاں کے بدوؤں کو شاذونادر ہی گوشت نصیب ہوتا ہو۔ پھر بھی انکے دانت یوروپین اقوام کے دانتوں سے ہزار گنا بہتر ہوتے ہیں۔ کمیٹی نے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیا ہو کہ مائیں اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلائیں۔ کمیٹی نے چکاگو کے اعداد و شمار دکھاکر یہ بتایا ہو کہ باہر کے دودھ پر پلنے والے بچوں میں اموات کی تعداد ماں کے دودھ پر پلنے والے بچوں کی بہ نسبت چھپن گنا زیادہ ہے۔ تمام حکومتیں اس مسئلہ پر غور کریں کہ کم استطاعت لوگوں کو مناسب غذا بہم پہونچانے کے متعلق سرکاری خزانہ یا خود اقوام کے صرف سے کیا انتظامات کئے جائیں۔ ہر حکومت کو اس بات کا انتظام کرنا چاہیئے کہ غذائیں بالخصوص صحت بخش غذائیں ایسے نرخ پر فروخت کی جائیں کہ ہر طبقے کے لوگ انہیں بآسانی خرید سکیں۔

مصنوعی قلب و جگر

اور

انسانی اعضائے رئیسہ کی دائمی زندگی !!

شیشے کے مرتبانوں میں تحفظ حیات کی تدابیر

"نیویارک ٹائمز" New York Times میں مسٹر والڈیمر کامپفرٹ Waldemar Kaempffert حیات کو مصنوعی طریقوں سے قائم رکھنے کے مسئلہ پر ایک مقالہ کے دوران میں تحریر کرتے ہیں :-

"۲۸ سال ہوئے کہ ڈاکٹر الیکسس کیرل نے ایک چوزہ مرغ کے دل کو جسم سے نکال کر شیشہ میں زندہ اور لگاتار آمد رکھا ہے۔ اس خبر سے طبی اور سائنٹفک دنیا میں ایک سنسنی سی پھیل گئی تھی، اور اس کامیابی کو سائنس کی فتح سے تعبیر کیا گیا تھا۔ چوزہ مرغ کا دل اب بھی راک فیلر انسٹی ٹیوٹ میں محفوظ ہے، اسے مناسب غذا بذریعہ پچکاری پہونچائی جاتی ہے۔ اور فضلہ کو باہر کھینچنے کے لئے ایک آلہ لگا ہوا ہے، غرض دل جس طرح جسم میں حرکت کر رہا تھا، اسی طرح مناسب غور و پرداخت کی وجہ سے شیشہ میں بھی کام کر رہا ہے، اور جب تک اسکی نگہبانی ہوتی رہیگی وہ زندہ رہیگا۔ اس امر سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ حرکت قلب کو لامتناہی حد تک جاری و ساری رکھا جا سکتا ہے اور بہت ممکن ہے اس کی ترقی یافتہ صورت انسان کو حیات دائمی یا طوالت عمر سے ہمکنار کر دے، جسکے خواب قدیم و جدید دنیا کے لوگ دیکھتے چلے آئے ہیں "۔

امریکہ کے مشہور جریدہ "سائنس" میں ڈاکٹر کیرل اور کرنل چارلس اے لنڈبرگ Colonel Charles Lindbergh نے یہ بات دنیا کے علم میں لانے کے لئے ظاہر کی ہے کہ انہوں نے اپنے معمل میں قیام حیات کا تجربہ کیا اور وہ اس میں بالکل کامیاب ہیں یعنی ایک جانور کے قلب کو شیشہ میں رکھا گیا اور سیرم کے ذریعہ اسکی قوت و حیات برقرار رکھی گئی۔ دوسرے تجربہ میں ایک جانور کا ایک عضو بھی ایک شیشہ کے مرتبان میں رکھا گیا جس کو برقرار اور برسر عمل رکھنے کیلئے مصنوعی قلب بنایا گیا ہے جسکو ایک پمپ کے ذریعہ اس عضو سے ملحق کر دیا گیا ہے اور ایسی ادویہ پہنچائی جاتی ہیں کہ جراثیم پیدا ہونے نہ پائیں اور یہ عضو خراب نہ ہو۔ اس عضو میں مصنوعی خون یا قوت بخش محلولات بذریعہ پمپ اس طرح پہنچائے جاتے ہیں جس طرح شریانوں کے ذریعہ دوران خون قائم ہے۔ اس حرکت کو جاری رکھنے کیلئے ایک گیس (آکسیجن۔ کاربن ڈائی اوکسائڈ اور نائٹروجن) کا مجموعہ بھی شامل کیا جاتا ہے اور اس طرح مصنوعی طور پر ایک جسم کا حصہ جسم سے علیحدہ رکھکر زندہ رکھنے میں سائنس اپنی کامیابی پر فخر کر رہی ہے ۔

مختلف تجربات | یہ کامیابی دفعتہ حاصل نہیں ہوگئی بلکہ پرندوں اور بلیوں کے اعضاء پر مسلسل تجربات کئے گئے، دماغ، دل، گردہ، جگر، خصیہ، غدہ درقیہ وغیرہ اعضاء کو جسم سے علیحدہ کرکے ان کے لئے مناسب قوت پہنچائی گئی۔ ۲۶ تجربات میں سے صرف دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ عضو کو علیحدہ حالت میں رکھنے کی وجہ سے خرابی پیدا ہوگئی۔ اب نہ صرف یہ کہ یہ اعضائے رئیسہ شیشہ کے مرتبانوں میں زندہ رہے بلکہ قوت بخش ادویہ و محلولات کے باعث انکا نشوونما بھی ایسا ہی ہوتا رہا جیسا کہ قدرتی حالت میں ہوتا ہے، مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ ان اعضاء میں بیضے، نئے خلایا اور سفنجی اجسام پیدا ہوگئے اور ان کا حجم اور وزن بھی بڑھ گیا۔

جو چیز زندہ رہے اور نشوونما پائے وہ اپنی جسمانی و کیمیاوی ترکیب و کیفیت تبدیل کرتی رہتی ہے جو اجسام شیشوں میں مصنوعی طریقہ

پہ رنگ رکھے گئے ان میں کیا عمل کارفرما تھا، اسکی پوری توجیہ ابھی تک ہمارے سامنے نہیں ہے، ڈاکٹر گیرک نے جو اس باب میں سب سے زیادہ ماہر ہیں تحریر کرتے ہیں کہ یہ عنقریب اسکی پوری کیفیت سے ابنائے عالم کو باخبر کریں گا اور بہت سی ایسی چیزیں جو ابھی تک علمی مفروضات سے آگے نہیں بڑھی تھیں۔ سائنس انہیں یقین کے درجہ تک پہنچا دیگی۔ اس کا حال بھی آئندہ بیان کیا جائیگا۔

جراحی کا کمال

اس سلسلہ میں سب سے زیادہ ضرورت جس امر کی ہوتی ہے وہ نازک عمل جراحی ہے۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس وقت کوئی حصہ جسم خاص کر کوئی عضو رئیس جسم سے علیحدہ کیا جائے اس میں ایسی احتیاط برتی جائے کہ اس عضو کی وریدوں شریانوں اور پٹھوں کے باریک باریک ریشے کٹنے نہ پائیں، تاکہ اس عضو کی حیات مکمل وجاری رہے۔ اور اس میں بکٹیریا بھی نہ پیدا ہوں اور اس عضو کو ایسے محلول میں ڈالدیا جائے جو اسکو حیات بخش طاقت اسی طرح پہونچا سکے جس طرح وہ قدرتی جسم میں حاصل کر رہا تھا۔ اسکے لیے جس نازک عمل جراحی کی ضرورت پڑتی ہے اسکی اہمیت جتانے کی ضرورت نہیں۔ حال ہی میں فرانس کے شہر کامیگن میں خاص تجربات کئے گئے اور جراحی کو کمال کے حد تک پہنچا دیا گیا۔ مگر ابھی تک کوئی ایسا کامیاب اور مکمل ترین عمل نہیں ہوا کہ قلب اور جگر کو لامتناہی عرصہ تک خرابی سے بچائے بغیر زندہ اور بکار آمد رکھا جا سکے۔

آگے بڑھتے بڑھتے محققین کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ مصنوعی قلب و جگر تیار کیا جائے جس میں سیرم ڈالدیا جائے اور اس خزانہ کی امداد سے ہم جس عضو کو جب تک چاہیں برسرکار رکھیں لیکن ایسا مکمل مصنوعی قلب اور جگر تیار نہ ہو سکا۔ کرنل لنڈبرگ جو مصنوعی آلات قلب کا کام دینے کے بنائے ہیں وہ بیشک تکمیل کے بہت قریب پہنچ جاتے ہیں۔ راک فیلر انسٹی ٹیوٹ کے سائنسدان روزن برجر نے بھی ایک پمپ مصنوعی قلب کا عمل کرنے کیلئے بنایا تھا مگر کرنل لنڈبرگ کا آلہ اس سے زیادہ کار آمد ثابت ہوا ہے۔

اس کامیابی کا نتیجہ

اگر مکمل جراحی عمل کر لیا جائے اور مصنوعی قلب کام کرتا رہے تو انسانی جسم کو مرنے سے بچایا جا سکتا ہے۔ اسکی صورت یہ ہے کہ جونہی انسان میں جانکنی کے آثار پیدا ہوئے اس کا قلب و جگر نکال لیا گیا اور حیات بخش محلولات میں رکھا گیا۔ دوسری الماری میں سے ڈاکٹر نے ایک قلب اور جگر نکال کر انسان کے جسم میں پیوست کر دیا جو پہلے کسی اور کے جسم سے نکال کر شیشہ کے برتن میں قائم و جاری رکھا گیا تھا۔ اب ڈاکٹروں کی الماریوں میں قلب، جگر، گردہ، غدہ درقیہ، دماغ، اور خصیتین وغیرہ سیرم اور دیگر محلولات میں پڑے ہوئے ملیں گے آپریشن کر کے خراب کام کرنے والے اجسام کو نکال دیا جائیگا۔ اور انکی جگہ دوسرے اعضا پیوست کر دئے جایا کرینگے۔ ان تمام تجربات کا دارومدار صحیح عمل جراحی پر ہے اور اس امر پر مرکوز و منحصر ہے کہ مصنوعی ذریعے سے زندہ اور بکار آمد رکھے جانیوالے اعضا خراب نہ ہوں اور برابر ویسا ہی کام کرتے رہیں جیسا وہ معمولی حالات میں کرتے رہتے ہیں۔ سائنس کی جدید ترقیوں کو دیکھتے ہوئے یہ سمجھنا دشوار نہیں ہے کہ سائنسدانوں کو یہ عمل قائم رکھنے تواتر کے ساتھ برقرار رکھنے میں بظاہر کوئی تکلیف و دقت نہیں ہوگی۔

ڈاکٹر گیرک اس سلسلہ میں مزید امکانات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"انسانی اجسام کے مختلف غدد مختلف عمل کرتے ہیں۔ غدودوں کے باعث ہی ہماری جنسیت ہماری دماغی اور جسمانی حالت تبدیل ہوتی اور بنتی ہے۔ یہ امر کہ ہم مرد ہونگے یا عورت، یا مخنث، طویل القامت یا پستہ قد، ذہین و طباع یا بیوقوف اور کودن وغیرہ وغیرہ یہ سب غدول کی وجہ سے عمل میں آتے ہیں۔ گو جب یہ غدود انسانی آنکھ کے سامنے شیشہ کے مرتبان میں اپنا قدرتی فعل کرتے ہوئے دیکھے جائینگے تو ڈاکٹر اور سائنسدان انہیں دیکھکر خیال کریں گے کہ کس غدہ کے کس عمل کو کس طرح ہم حسب منشا بنا سکتے ہیں۔ اور عمل جراحی کے ذریعہ ہم انسانی جسموں کی اصل حالت کو کس طرح تبدیل کر سکتے ہیں۔ اگر ہم انسانی جسموں کی جنسیت، کیفیت، مزاج، ذہنی و جسمانی حالت بدل سکیں تو دنیا کیلئے کیا ہو جائیگی۔ اس کا اندازہ لگانا بہت دشوار ہے"۔

دل کا گردہ کے ساتھ کیا تعلق ہے، اور وہ کیونکر باہمی عمل کرتے ہیں۔ دودھ دینے والے جانوروں کے خصیوں اور چھاتیوں میں کیا عمل ہوتا ہے۔ اور ایک عضو کا دوسرے عضو سے کیا کیمیاوی و عضوی ارتباط ہے۔ اس کا اور انکا تجربہ انسانی آنکھ آپ دیکھ لیگی۔ خون کا سیرم۔ اور خوراک مصنوعی پمپ سے جو قلب کا کام دیگا۔ ان اعضا کو پہونچائی جائیگی اور وہ عمل کرینگے انسانی آنکھ وہ تماشا دیکھے گی جو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ جب اعضا پر امراض کا حملہ ہوتا ہے تو ان کے عمل کی رفتار کم اور خراب یا ختم کیوں ہو جاتی ہے اس کا جواب بھی مشاہدہ دیگا۔

گردہ کے مرض میں کیا خرابیاں ہوتی ہیں۔ آنتوں کی دق کس خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یہ اور اسی قسم کے سوالوں کا جواب قیاس و ظن کی حد سے نکل کر انسانی مشاہدہ کی کسوٹی پر رکھا جائے گا ہم انسانی جسم کے اندرونی مناظر اور قدرت کی کارفرمائی کا نقشہ خود اپنی آنکھ سے دیکھ سکیں گے

اور اس طرح تقسیم جسم دیکھنے کا فائدہ یہ حاصل ہوگا کہ ہم انفرادی طور پر ہر مرض کی کیفیت اور ہر عضو پر اسکے اثر اور باہمی تعلق کو علیحدہ علیحدہ دیکھ سکیں گے اور اشتباہ و ابہام کی گنجائش بالکل جاتی رہیگی۔ تندرستی اور بیماری کے درمیان ایک مبہم راستہ ہیں دکھائی دے جائیگا کہ پھر علاج کرنے یا مرض کے اسباب کو دور کرنے میں کچھ بھی دشواری باقی نہیں رہیگی، بالخصوص پیچیدہ امراض کیلئے جانچ پڑتال کا یہ طریقہ بہت ہی کارآمد اور عملی طور پر کامیاب ثابت ہوگا۔

زندگی کیا ہے؟

اسی سلسلہ میں "نیویارک ٹائمز" ان امور کے بارے میں رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"سیرم میں مینڈک کے دل کو زندہ رکھنا ابتدائی طالبعلموں کا جو علم الحیات کا تجربہ شروع کر رہے ہوں ایک معمولی بات ہے لیکن برلن (جرمنی) کی یونیورسٹی میں جو تجربہ ایک انسانی دل کو ایک ماہ تک سیرم میں ڈال کر زندہ رکھنے کیلئے کیا گیا واقعی ایک کمال ہے۔ ڈاکٹر جے، بی الیں، الڈ نیبر نے یہ تجربہ کیا ہے کہ چوہے کے ان بچوں کو جو ابھی پیٹ سے نہ نکلے ہوں عمل جراحی کے ذریعہ نکالا اور انہیں برقرار و زندہ رکھا یہ بھی ایک حیرت انگیز تجربہ ہے جس سے دنیا میں حیرت اور استعجاب کا اضافہ ہو جائیگا۔ ڈاکٹر کیرل نے مرغی کے بچہ کے دل کے ریشوں کو ۲۰ سال سے ایک شیشہ کے مرتبان میں رکھ چھوڑا ہوا اور وہ ابتک حرکت کر رہا ہے اور جب تک اسے مصنوعی طریقہ سے غذا اور قوت پہنچ رہی ہے لامتناہی عرصہ تک جاری رہیگا۔ ان تجربوں کی وجہ سے دنیا میں ایک نئے لٹریچر کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اگر کسی انسانی جسم میں سے کوئی عضو نکال کر اسے میکانی طریقہ سے برسر عمل رکھا جاسکے تو اسکو سائنس کی فتح سے تعبیر کیا جائیگا اور وہ وقت اب دور نہیں ہے"

راک فیلر انسٹی ٹیوٹ میں بالکل صحیح قسم کا میکانی عمل پیدا کرنے اور مصنوعی آلات اور صحیح ماحول پیدا کرنے کی طرف کئی سال سے توجہ ہوا اور کافی تجربات کرنیکے بعد قلب اور جگر وغیرہ کو زندہ و برقرار رکھنے کے معاملہ کو ایک حقیقت کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر کیرل اور کرنل لینڈبرگ نے اعلان کیا ہے کہ مصنوعی شریانوں کے ذریعہ بہت سے جانوروں کے قلب، گردے، جگر وغیرہ مرتبانوں میں ادویہ و محلولات کے ذریعہ قائم و برسرکار رکھے گئے ہیں اور یہ یقین ہے کہ جب تک انہیں مناسب غذا اور قوت پہنچتی رہیگی ان کا عمل برابر جاری رہیگا۔

انسانی جلد کے نیچے ہڈیوں کے پنجر اور پٹھوں کے جال کے نیچے قدرت کیا کیا عمل کرتی ہے اس کا مشاہدہ انسان کے بنائے ہوئے بلوری جسم میں کیا جاسکیگا۔ ایک ایک عضو اپنی اصلی حالت میں علیحدہ علیحدہ عمل کرتا ہوا ہماری آنکھوں کے سامنے دکھائی دیگا۔ اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں گے کہ وہ کیا عضوی عمل ہے جو ہمیں ایک دوسرے سے مختلف بنا دیتا ہے مرد کو مرد اور عورت کو عورت بناتا ہے اور وہ کیا چیز ہے جو ہمیں ایک پہلوان اور ہرقلیس کا سا جسم دیتی ہے یا رینگنے والے کیڑوں کا سا معمولی جسم اور روگ بھرا بدن دیتی ہے اور ہمیں ارسطو اور نپولین کا سا دماغ اور طاقت بخشنے میں، یا احمق، فاتر العقل اور معمولی انسان بنائے رکھنے میں کون سے اسباب عمل کرتے ہیں۔

اعضاء و جوارح کا عمل در اصل ایک مستقل علم کی صورت میں ہمارے سامنے ہوگا۔ اور ڈاکٹر ان چیزوں کو خود اپنی آنکھ سے دیکھ سکیں گے۔ میڈیکل سائنس طب، ایک معین اور متعین علم ہو جائیگا جس میں کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہیگی۔

مگر جب ہم ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف شیشوں میں ڈالدئے جائینگے، اور کبھی ہمیں ایک جگہ کوئی جراح عمل جراحی کر کے جوڑ دیگا تو کیا ہم دوبارہ زندہ ہو جائینگے؟ یہ ایک سوال ہے جو ہمارے دلمیں پیدا ہوتا ہے۔ انسانی حیات صرف اعضاء کی حرکت کا نام نہیں ہے۔ بیشک، حیات کا مظہر حرکت ہے۔ مگر یہ حرکت جس چیز کی وجہ سے قائم ہے یعنی روح کیا وہ جسم سے علیحدہ ہونیکے بعد واپس بلائی جاسکیگی؟ اعضاء و جوارح کو کیمیاوی معلومات اور مصنوعی طریقوں سے علیحدہ علیحدہ جاری اور بکار آمد تو ضرور رکھا جاسکیگا لیکن کیا روح سے جسم سے علیحدہ ہونیکے بعد بھی کوئی عمل ہو سکیگا۔ حیات در اصل کیا ہے؟ اس سوال کا جواب ہمیں ایک عرصہ تک معلوم نہ ہو سکیگا اور نہیں کہا جاسکتا کہ یہ تجربات ان کو کہاں لیجائیں گے۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا
(چکبست)

نپولین اپنی عمر کے آخری حصہ میں!

کیا اسمیں عورت پن پیدا ہو رہا تھا؟

درون افرازیات کا رد عمل

انسانی جسم کے غدوں کے بارے میں جس قدر تحقیق زمانۂ حال میں کی گئی ہے اس سے پہلے بہت کم کی گئی تھی اور کچھ عرصہ سے تو اسے ایک مستقل مذہب طب کی حیثیت و رفعت حاصل ہو گئی ہے۔ غدوں کا انسان کی جنسی طاقت اور جنسی رغبت سے ایک گہرا تعلق ہے بعض غدے ایسے ہیں کہ جنکے مضمحل یا خشک ہو جانیسے جسم کے نظام پر تو کوئی خاص اثر نہیں پڑتا مگر جنسی قوت معدوم ہو جاتی ہے اور بعض لوگوں میں ان غدود کے غیر معمولی طاقت و تازگی جنسی قوت کے طوفانی درجہ تک پہنچنے کا باعث بنجاتی ہے، غرض انسانی جسم کے ان اندرونی غدود کی تحقیق ایک بڑی دلچسپ بحث ہے جنسی طاقت و مفر دلوع (تذکیر و تانیث)، نیز جسمانی ہیئت وجثہ اور دماغ کے ساتھ بھی اس غددی نظام کا بڑا تعلق ہے بلکہ بعض اصحاب کی تو رائے یہ ہے کہ انسان کی تذکیر و تانیث کی بہت یا مخنث ہونے کیلئے بھی یہی غدود ذمہ دار ہیں۔ جو انسانی جسم میں مختلف مقامات پر پیوست ہیں۔ سب سے پہلے ڈاکٹر براؤن سیکارڈ Brown Sequard نے اس امر کا پتہ چلایا کہ انسانی اعضاء و جوارح پر اندرونی غددوں کا کیمیاوی اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ ان غددوں میں پایا جانیوالا مادہ انسان کی تعمیر و ساخت میں حصہ لیتا ہے۔ نیز یہ کہ تمام غدد ایکدوسرے سے ملحق و منسلک ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک کا تعلق دوسرے کے فعل و خواص سے قائم ہوتا ہے۔ اندرونی نظام جسم پر ان غددوں کا گہرا اثر اور تعلق پایا جاتا ہے۔ اور ان ہی کے عمل اور رد عمل سے ہی یہ نظام قائم ہے، یہ بھی تحقیق ہو چکی ہے کہ صرف جنسی غدوں کے خشک و بیکار ہو جانے یا ان میں انقلاب پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہی انسان کی جنسی حالت میں تغیر پیدا نہیں ہوتا بلکہ اور غدوں کا بھی اثر اس باب میں برابر کا شریک عمل ہوتا ہے

نپولین بوناپارٹ

(۱۷۶۹ ــــــــ ۱۸۲۱)

انسانی جسم کے جنسی غدوں کو بحیثیت مجموعی موجودہ اصطلاح میں گوناڈس (Gonads) کہتے ہیں ان کے عمل اور انکی حرکت کے متناسب و معتدل ہونے پر انسان کے جسم کی جنسی حالت کے فطری ہونیکا انحصار ہے ایسی صورتوں میں ان غدوں کے کم و بیش ہونے سے بھی انسانی جسم کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ انسان کے طویل القامت یا نحیف الجثہ یا پست قد ہونیکا بھی جنسی طاقت و میلان اور جنسی غددوں سے بڑا لگاؤ ہے۔

مئی ۱۹۳۸ء کے جرنل آف امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن میں جب کہ علم الغدد اس قدر بلند تحقیقی منزل پر نہ پہنچا تھا اس باب میں ایک مضمون چھپا تھا جس میں لکھا تھا کہ غدود تناسلی کا انسان کی اندرونی جسمانی ساخت، ہیئت کذائی، جنسیت، دماغی نشوونما، جسمانی طاقت، اور اخلاقی خصائص سے

بڑا گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ ان غدوں سے ہی اعضائے جسم انسانی میں مختلف تحریکات پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اس مضمون کے مصنف نے اس وقت تحریر کیا تھا۔

"اگر جنسی طاقت کے غدوں کو نکال دیا جائے تو نظام عصبی اور مزاج وکیفیتِ جسم پر عجیب وغریب تغیرات نمودار ہوتے ہیں۔ اگر کم عمری میں یہ غدد نکال دئے جائیں تو انسان کی جنسیت غیر معین رہتی ہے، آثار شباب نمودار نہیں ہوتے اور پختہ سالی کے اطوار وخصائل دکھائی نہیں دیتے۔ یہ ماننا پڑیگا کہ اعضائے تناسل کی قوت وحیات پر ان غددوں کا بڑا اثر پڑتا ہے جو تمام نظام عصبی کے علاوہ ان آلات توالد وتناسل پر خاص اثر پیدا کرتے ہیں جو انسان میں پائے جاتے ہیں مثلاً خصیتین الرحم اور خصیتین۔ جو علی الترتیب عورت اور مرد کے تناسلی غدد ہیں۔ اگرچہ بلوغ کے بعد انقطاع غدد تناسلی سے ہم کوئی بدیہی تبدیلی ہیئت جسمانی میں نہیں دیکھ سکتے۔ مثلاً قد وقامت اور جسامت جو پہلے سے پختہ ہو چکی ہوتی ہے یا اسکے علاوہ اور کوئی اہم تبدیلی لیکن پھر بھی اگر بلوغ کی حالت میں یہ غدد علیحدہ کر دئے جائیں تو ان غددوں کا جو کیمیاوی وحیاتی اثر تمام نظام جسمانی پر تھا۔ ظاہر ہو جائیگا۔ اگر کمال تعمق مشاہدہ کیا جائے تو ایسی حالتوں میں بھی نہایت خفیف تبدیلی کا پتہ چل سکتا ہے، جو انسانی جسم کے اعضاء کی ساخت وہیئت اور باہمی ربط واثر کے باب میں انقطاع غدد سے پیدا ہوتا ہے گو یہ اثر ونتیجہ اس درجہ نمایاں تو نہ ہوگا جس قدر بلوغ سے قبل کی حالت میں انقطاع غدد تناسلی کی حالت میں ہم پیدا کر سکتے تھے"

غدہ درقیہ اور غدد تناسلی (Gonads) میں ایک باہمی ربط وتعاونِ عمل پایا جاتا ہے۔ غدہ درقیہ اور اعضائے تناسل میں اس قدر گہرا ارتباط عمل ہے کہ اگر کوئی تناسلی مرض پایا جائے تو سب سے پہلے غدہ درقیہ کی حالت پر ماہر طبیب غور کرتا ہے۔ اسی طرح ماہران امراض مخصوصہ نسواں کی یہ عادت ہے کہ وہ حیض کی خرابیوں کے لئے مریضہ کا علاج کرنے سے پہلے غدہ درقیہ کی فکر کرتے ہیں۔ غدہ درقیہ نیز خصیتین الرحم کی حالت پر پوری توجہ دیتے ہیں۔ اسکے بعد اصل مرض کو سمجھ لیتے ہیں۔

انسان کی کھوپری کے تقریباً بیچ میں ناک کی جڑ کے اوپر ننھے ننھے ریشوں کا ایک گچھا سا ہوتا ہے جو ہڈیوں کی ایک ساخت میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔ یہ گچھا مٹر کے دانے کی برابر بڑا ہوتا ہے اسے غدہ نخامیہ (Pituitary Gland) کہتے ہیں اس میں دو ٹکڑے ہوتے ہیں۔ ایک آگے کی جانب اور دوسرا پیچھے۔ اس غدہ کے دونوں ٹکڑوں کے دو مختلف افعال ہیں یہیں اس وقت جس بحث سے تعلق ہے وہ اس ننھے سے غدہ کے وہ اچھے برے اثرات ہیں جو وہ انسان پر ڈالتا ہے۔ یہ بات تحقیق کی گئی ہے کہ اس غدہ کے اس ٹکڑے کی جو پیچھے کی طرف ہوتا ہے، جسامت اگر بڑی ہو تو انسان کی شہوانی طاقت بہت زیادہ ہوتی ہے اور بعض اوقات اسکی بڑائی کی وجہ سے انسان کے شہوانی جذبات غیر فطری نمو اختیار کر لیتے ہیں غدہ نخامیہ کا انسان کی جنسیت اور اسکے جسمانی افعال وخواص پر کیسا اثر پڑتا ہے۔ اسکی مثال نپولین اعظم کی کہانی سے ملتی ہے۔ اس ننھے سے غدہ کے کرشمہ جنسی کا تذکرہ سنیئے :-

نپولین کو ان اقسام کے لوگوں میں کہہ سکتے ہیں جنکا غدہ نخامیہ بہت زیادہ قوی ہوتا ہے اور جسکی وجہ سے انکی شہوانی طاقت ورغبت غیر معمولی طور پر زیادہ ہوتی ہے، ایسے آدمی عام طور پر پست قد ہوتے ہیں۔ چنانچہ نپولین اعظم جیسا جری انسان، صرف ۵ فٹ ۶ انچ قد کا مالک تھا اسکے غدد غالباً نمایاں اور سخت تھے۔ نیز جبڑے کا نچلا حصہ بہت اُٹھا ہوا اور کرخت ساخت کا تھا۔ ان جوارح کیساتھ اسکے چھوٹے چھوٹے گدگدے ہاتھ، لمبے، سیدھے اور سیاہ سخت بال، نیز گہرے رنگ کی جلد اس قسم کے لوگوں کا مکمل نمونہ تھی۔

نپولین کے طبیب خاص کاروی سارط (Corvisart) کے بیان کے مطابق نپولین کی نبض ایک منٹ میں پچاس ضربات سے زیادہ کبھی نہیں گئی اور یہ علامت اسکے مزاج کی اس کیفیت پر دلالت کرتی ہے جس سے غدہ نخامیہ کے قوی الاثر ہونیکا پتہ چلتا ہے

نپولین کے افکار واشغال حیات سے یہ بات واضح ہے کہ اسکی طاقت مردانہ بہت حیرت انگیز تھی اور وہ شہوت کا منبع تھا۔ جذبات شہوت کا اسے اگر آتش گیر مخزن کہا جائے تو بجا ہے۔

ایک سوانح نگار نپولین اعظم کے بارے میں رقمطراز ہے :-

"یہ جذبات اس میں طوفانی رو کیطرح اُمنڈتے تھے اور جب تک وہ تسکین نہ پالیں اس کا ہیجان نفس دور
نہ ہوتا تھا۔ مگر یہ طرفہ عادت تھی کہ جس قدر تیزی اور غیر متوقع تندی کے ساتھ یہ جذبات اُبھرتے تھے اتنی ہی جلدی فرو
بھی ہوجاتے تھے یا تو اصل وجہ تسکین حاصل ہوجانیکی وجہ سے یا کسی اور غلبہ کے باعث مثلاً یہ کہ اسکی طبیعت ورجحان اور
توجہ کسی اور طرف رجوع ہوجائے۔ تمام عورتیں اسکے نزدیک حسن فروش شاہدان بازاری (Filles de Joie)
سے زیادہ حیثیت نہ رکھتی تھیں۔ نپولین میں طبقہ اناث کی معاشرتی و تمدنی جمال و ترغیبات کے مشاہدہ سے زیادہ
ان سے حظ نفس اور تسکین جنسی حاصل کرنیکا جذبہ زیادہ پایا جاتا تھا۔"

نپولین کے مشہور سوانح نگار امیل لڈوگ (Ludwig) اور دوسرے سوانح نویسوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ملکہ جوزفین
سے اسکی محبت صرف جنسی تعلق اور شہوانی تسکین کے جذبہ پر منحصر تھی اور جسے فی الحقیقت عشق کہا جائے کبھی اسکے دل میں پیدا نہ ہوا۔ نپولین نے زندگی میں
کسی عورت پر اس جذبہ عشق کی وجہ سے جان نہیں دی جسے ملکوتی اور فردوسی جذبۂ الفت کہتے ہیں بلکہ اس کا تعلق صرف سطحی عشق اور شہوانی جذبات
کی تسکین پر مرکوز رہا اور وہ کبھی اس سے آگے بڑھنے کیلئے تیار نہ ہوا۔

نپولین کی پرشور زندگی، ہنگامہ کارزار اور حیات مضطرب کی ذمہ دار جو چیز ہے وہ در اصل اس کا نظام جسمانی تھا جس میں جدید تحقیق کی رو سے
غدہ درقیہ، غدد تناسلی (Gonads) نے ملکر غدہ نخامیہ کو مدد پہنچائی اور نپولین کی زندگی کو وہ زندگی بنا دیا جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ اگر وہ
قوی الشہوت انسان نہ ہوتا، اگر اسکے جسم میں بجلی کی یہ رو نہ ہوتی تو شاید نپولین وہ نہ ہوتا جو وہ ہوا۔

سب سے پہلے نپولین کی جسمانی ساخت میں جس چیز کو زوال آیا وہ غدہ نخامیہ تھا جس کی وجہ سے نپولین کے دماغ اور قوت تمیز و ادراک
پر اثر پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نپولین کی زندگی میں انحطاط شروع ہوا اس کمزوری کی علامات جسمانی طور پر یہ ظاہر ہوئیں کہ توند بڑھ گئی۔ پنڈلیاں۔ سینے
اور کولہے چوڑے اور سوجے ہوئے شروع ہوگئے اور اسکے ساتھ ہی دماغی قوت میں کمزوری آگئی اور وہ غلط فیصلہ کرنے لگا جو اس وقت کی غلطیوں سے
ظاہر ہے۔ مثلاً روس پر حملہ کرنا اور سخت سردی کے موسم میں فوجوں کو سفر کی صعوبتوں میں مبتلا کرکے اپنی طاقت کمزور کرنا وغیرہ وغیرہ ان باتوں سے
قطعی ظاہر ہے کہ اس کا غدہ نخامیہ کمزور ہو گیا تھا

اس وقت سے لیکر اس وقت تک جب کہ وہ جزیرہ سینٹ ہلینا میں مرا نپولین پر جنسی انحطاط کا غلبہ رہا۔ اس کمزوری کو "مرض تانیث"
(Femimnation) کہتے ہیں یعنی مرد پر عورت پن کی حالت طاری ہونا، مردانہ رغبت کا کم ہونا وغیرہ۔

نپولین کی وفات کے بعد جب اسکی لاش کا ڈاکٹر ہنری نے معائنہ کیا تو حسب ذیل نتائج ظاہر ہوئے۔

"جسم کی تمام سطح موٹاپے کی چربی سے بھری ہوئی تھی عظم القص یا سینہ کی ہڈی پر جہاں چربی بہت ہی کم
ہوتی ہے تقریباً ایک انچ گہری چربی کی تہ نمایاں طور پر دکھائی دیتی تھی۔ توند ڈیڑھ انچ چربی لئے ہوئے تھی جسم پر
تقریباً بال ندارد تھے۔ صرف سر کے بال چھدرے باریک، ریشمی، نرم اور سنہری رنگ کے ہوگئے تھے، تمام وہ علامات جن سے
مردانگی پر دلالت ہوتی ہے ظاہر کرتے تھے کہ کافی عرصہ تک نپولین بالکل نامرد رہا ہے اور اس میں جنسی رغبت مفقود تھی یہی
وجہ ہے کہ سینٹ ہلینا میں نپولین نے جو پرہیزگاری کی زندگی گذاری اسکی بنیادی وجہ یہی تھی جو اوپر بیان ہوئی۔ اسکی جلد نیز
ہاتھ اور بازو بہت نرم و نازک اور سفید رنگ کے ہوگئے تھے، غرض تمام جسم میں زنانہ نزاکت و نرمی کے آثار ہویدا تھے،
جوف عانہ عورت کے مشابہ ہونا شروع ہوگیا تھا اور سینے کے عضلات چھوٹے، کندھے پتلے پتلے اور کولہے چوڑے ہوگئے تھے"

نظام غدد میں جب انحطاط و کمزوری کے آثار پیدا ہوجائیں اور جب جذبات کی گرمی سے جنسی کی خنکی میں تبدیل ہوجائے اور یہ حالات ردعمل
جو نپولین کے اندرونی افرازات (Endoorines) میں پیدا ہوئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ زنانہ پن پیدا اور ہویدا ہو رہا ہے۔

نپولین تبدیل جنسی کا پورا شکار نہیں بن سکا گو اس کا اثر شروع ہوگیا تھا، اسکی ایک وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ نپولین کو حالت اسیری میں اپنے اسیر کنندوں
کے سامنے بہادری، جرات اور شجاعانہ غلامی کی ایک ایسی تصویر اور ذہنی حالت پیدا کرنی پڑتی تھی کہ دشمن اس مغلوب فاتح کو ذلیل نہ سمجھیں اور ایک بہادر
کی سی عزت کریں۔ نپولین کو چونکہ ایسا ذہنی ماحول اپنی ذات پر طاری و حاوی کرنا پڑتا تھا اس لئے قدرتی طور پر وہ تمام اجزائے تبدیل جنسی ہویدا نہ ہوسکے جو
ہوجانے چاہیئے تھے اگر نپولین کسی اور دائرہ حیات میں ہوتا تو تبدیل جنسی بہت جلد اور تکمیل کیساتھ عمل میں آتی اسکی وجہ نفسیاتی ہے۔ بہرحال یہ تو قطعی طور پر سمجھ کر ہم

پیدائش اور موت بچے کی زندگی میں

یا

پیدائش اور موت کے متعلق بچے کے خیالات

از محترمہ ڈاکٹر ڈورِیس ینخیر، ڈال قرب ھاگن، ویسٹفیالیہ (جرمنی)

"یہ مضمون جرمنی کی ایک لائق ڈاکٹر محترمہ ڈوریس ینخیر نے بغرض اشاعت بھیجا ہے آپ آجکل بچوں کے نفسیات پر تحقیقات میں مصروف ہیں اور چند کتابیں اور بہت سے مضامین اب تک لکھ چکی ہیں۔ گزشتہ اشاعت خاص کیلئے بھی ایک مضمون ارسال فرمایا تھا جو شائع ہو چکا ہے۔ پیش نظر مضمون اگرچہ طب و حفظ صحت سے کوئی خاص تعلق نہیں رکھتا تاہم اس خیال سے اس مضمون کا ترجمہ ہندوستانی زبان میں ترجمہ پیش کیا جاتا ہے کہ جو صاحب موصوفہ کو ان کے اہم مقصد میں مدد دینا چاہیں۔ دے سکیں ہم ان سے اس مضمون کا انگریزی ترجمہ بھی کرکے بعض انگریزی کے اخبارات و رسائل میں بھیج رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ کو خط انگریزی زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔ وہ اپنے ہمدردوں کے خیالات ترجمہ کرا کے معلوم کر لینگی۔ ڈاکٹر ڈوریس ینخیر صاحبہ کے خط کا ترجمہ اور مضمون درج ذیل ہے۔"

"ہمدرد صحت"

خط

ڈال - قرب ہاگن - ویسٹفیالیہ (جرمنی)
۲۳ اگست ۱۹۳۶ء

Dahl bei Hagen in Westfalen
(Germany)

مدیر تحریرات

"ہمدرد صحت" دہلی (برٹش انڈیا)

مجھ کو آپ کے رسالے کے دو خصوصی نمبر ملے جسکا میں بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مگر افسوس کہ میں یہ نہ جان سکی کہ رسالہ میں میرا مضمون کونسا ہے مہربانی فرما کر میرے مضمون کی جو سُرخی ہو اُسکو اردو حروف میں صاف صاف لکھکر مجھکو الگ بھیج دیجئے۔ اگر یہ خصوصی نمبر انگریزی زبان میں بھی چھپا ہو تو اگر آپ ایک نسخہ اس کا بھی مجکو بھیج دینگے تو مجھ کو بڑی خوشی ہوگی۔

ایک چھوٹے سے مضمون کے میں دو نسخے آپکو بھیج رہی ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ یہ مضمون ہندوستان کے دو ایک رسالوں میں چھپ جائے ممکن ہے کہ آپکا رسالہ جو محض طبی ہے اسکے لئے زیادہ مناسب نہ ہو۔ بہر حال مجکو یقین کامل ہے کہ ہندوستان میں ایسے رسالے اور اخبار موجود ہیں جن میں یہ مضمون چھپ سکتا ہو۔ اور یہ کہ آپ اسکو ضرور کہیں نہ کہیں چھپوا دینگے ✦

ڈاکٹر ڈوریس ینخیر

پچھلے دس سال میں عالم اطفال (بچے کی دُنیا) کے متعلق ہماری معلومات میں بہت کچھ اضافہ ہو گیا ہے پہلے تو یہ تھا کہ بڑے لوگوں کے احوال سے بچے کی دُنیا کا قیاس لگا لیا جاتا تھا مگر اب براہ راست بچے کے مطالعہ سے ہی اُسکے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے۔ اس طرح سے اسکی زندگی کے قوانین معلوم کرنے کے ہم بہت سے بہت قریب ہو گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ بہت ممکن ہے یہ ہو کہ بچے کی تعلیم و تربیت کے جو اصول اور طریقے ہم صدیوں سے استعمال کر رہے

وہ سب مشتبہ ہو جائیں، کیونکہ یہ تمام اصول اور طریقے بڑوں کے افکار اور اعمال کے مطالعہ کا نتیجہ تھے۔ کیا وہ بچہ کی دُنیا کے متعلق بھی ایسے ہی صحیح
سکتے ہیں؟ بہت سے سوالات جو بچے کیا کرتے ہیں۔ ہم نے اُنکے جوابات اپنی طرف سے صحیح صحیح مقرر کر رکھے تھے۔ اب ہمکو شبہات پیدا ہونے لگے ہیں کہ آیا
یا بات اُن راستوں میں بمنزلہ پل کے ہیں جو بچوں کی زندگی کو بڑوں کی زندگی تک پہنچاتے ہیں۔ یہ شبہات صرف اس طرح سے ہی رفع کئے جا سکتے
ہیں کہ ہم بچوں کیساتھ رہ کر اور ان کا مطالعہ کر کے نئی معلومات حاصل کریں

میں نے بحیثیت ایک جرمنی ماں کے دس سال برابر اپنے تین بچوں کا، اُنکی ذاتی خصوصیتوں اور نشو و نما کا مطالعہ کیا ہے جو تجربے مجھ کو اس
طرح حاصل ہوئے ہیں، وہ مضامین اور کتابوں کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً شائع کئے جا چکے ہیں۔ ہمیشہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ اپنے تین بچوں کی خصوصیات
سے عمومی نتیجے نکالے جائیں۔

اب میرا یہ ارادہ ہے کہ ایک نئی کتاب لکھوں جسکا نام "پیدائش اور موت بچے کی زندگی میں" (یعنی پیدائش اور موت کے متعلق بچے کے
خیالات)۔ ہو اور میں اپنے ملک کے اخباروں اور رسالوں میں ناظرین سے یہ درخواست کی ہے کہ جنکے بچے ہوں یا جنکو بچوں سے خاص دلچسپی ہو وہ اپنے
مشاہدات اور مطالعات سے جو اسکے متعلق ہوں مجھکو آگاہ کریں۔ میں بہت ہی ممنون ہونگی اگر اسکے متعلق ہندوستان سے بھی میرے پاس تحریریں پہنچیں
مجھ کو یہ معلوم ہو کہ آیا ہندوستان کا حال بھی ہمارے ہی ملک کیطرح ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو کیا فرق ہے۔ آیا ہندوستانی بچے کی تربیت میں پیدائش
اور موت کے متعلق خیالات خاص مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ اور یہ مشکلات کس طرح رفع کی جاتی ہیں،

مثال کے طور پر میں بتاتی ہوں کہ ہمارے ہاں کیا حالت ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس قسم کے خیالات کو جہاں تک ہو سکے بچے تک نہ آنے دیا جائے
جیسے سے ہم بچے کے اس سوال کا جواب کہ بچے کس طرح دُنیا میں آتے ہیں ایک کہانی کے ذریعہ سے دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ کہانی ایک بگلے (یا سارس)
کی ہے اور وہ یوں کہ چھوٹے چھوٹے بچے ایک تالاب میں اُگتے ہیں۔ اب جہاں کہیں اولاد کی تمنا ہوتی ہے تو بگلا اپنی لمبی لمبی ٹانگوں سے تالاب میں جاتا ہے
اور ایک بچہ ڈھونڈ نکالتا ہے اور اپنی لمبی چونچ میں دبا کر اس گھر میں جہاں بچہ کی خواہش کی گئی تھی لے آتا ہے، بچہ کو ماں کے پاس رکھکر اُڑ جاتا ہے مگر جانے
سے پہلے ماں کی ٹانگ میں کاٹ کھاتا ہے جسکی وجہ سے ماں کو بچہ ملنے کے بعد چند دن پلنگ پر پڑا رہنا پڑتا ہے۔

آجکل بہت سے لوگ اس کوشش میں ہیں کہ یہ اور اسی قسم کی لغو کہانیوں کو خیرباد کہدیا جائے۔ انکی رائے میں چھوٹے سے چھوٹے بچے کو بھی ان
باتوں کا صحیح صحیح جواب دینا چاہیئے کہ بچہ ماں کے پیٹ میں بڑھتا ہے۔ ماں پیٹ ہی میں بچہ کو غذا دیتی ہے اور اُسکی حفاظت کرتی ہے۔ یہانتک کہ بچہ اتنا بڑا
ہو جاتا ہے کہ سورج کی روشنی اور ہوا کو برداشت کر سکے اور چھاتیوں سے اپنی ماں کا دودھ پی سکے۔ اور ماں باپ کو بچے سے یہ بھی کہدینا چاہیئے کہ لڑکے اور
لڑکی میں کیا فرق ہوتا ہے اور یہ فرق کیوں ہوتا ہے اس سے آگے بڑھکر یہ کہ بچہ جب ہی پیدا ہوتا ہے جب مرد عورت آپس میں ملیں اور بچہ کی پیدائش کی
خواہش بھی اُنکے دلمیں ہو۔ مگر اب تک ہلوگوں میں اس قدر صفائی سے بچے کو یہ باتیں بتانے میں بہت سی رواجی رُکاوٹیں موجود ہیں۔ جب تک یہ رکاوٹیں
دُور نہ ہو جائیں اس وقت تک ہم اسکے متعلق کچھ نہیں کر سکتے کہ ہر ایرے غیرے کے منہ سے بچہ انسان کی پیدائش کے مسئلوں کے بارے میں جوابات سنے

اُن سوالات کا جو بچہ موت کے بارے میں کرتا ہے اکثر نہایت مختصر جواب دیکر اُس کو ٹال دیا جاتا ہے۔ اکثر یہ کہدیا جاتا ہے کہ "ابھی تو یہ باتیں نہیں سمجھ سکتا
جب تو بڑا ہوگا تو ہم تجھ کو بتا دینگے"۔ مگر یہ نہ بتانا اس مسئلہ کا شافی جواب نہیں ہے کیونکہ زندگی میں بچہ کو موت کا سامنا اکثر کرنا پڑتا ہے بسا اوقات اُسکے پیارے
اس سے چھن جاتے ہیں۔ وہ جنازے دیکھتا ہے اور قبرستان میں بھی جاتا ہے۔ پس ماندوں کا رنج اور غم بھی محسوس کرتا ہے۔ بعض لوگ بے خیالی سے ایسے الفاظ
اُسکے سامنے منہ سے نکال دیتے ہیں کہ وہ چونک پڑتا ہے اور برسوں اسکی زندگی پر ان کا اثر رہتا ہے۔ اسکے خلاف ایک صاف صاف بات کہدینے سے ایسا ہوتا
چونکہ وہ موت کو اچھی طرح نہیں سمجھتا اور زندگی کی قیمت کو نہیں جانتا اس لئے اکثر خود اپنی یا اپنے دوستوں کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیتا ہے یہ سب باتیں ہمکو
ہمارے اس فرض کیطرف رہنمائی کرتی ہیں کہ بچے کے تمام سوالوں کا جو وہ موت کے متعلق پوچھتا ہے اچھی طرح سمجھا کر جواب دیا جائے،

میرے مشاہدے کے بموجب بچہ بہ نسبت بڑوں کے موت سے کم متاثر ہوتا ہے اور اُسکے نزدیک موت ایک قدرتی واقعہ ہے۔ یہ کہ بڑے مریں اور چھوٹوں
کیلئے جگہ خالی کر دیں اُسکے نزدیک ایک بالکل قدرتی بات ہے بلکہ بچہ تو یہانتک خیال کرتا ہے کہ بڑوں کا چھوٹوں کیلئے یہ ایک فرض ہے کہ وہ خود مریں اور وہ انکی موت کا
انتظار کرتا ہے یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ بچہ بعض وقت اپنے متعلق خود موت کا تصور کرتا ہے اور طرح طرح کی باتیں سوچتا ہے اور یہ بھی کہ موت کے بعد پھر کیا ہوتا ہے۔
کیا ان مسائل کے متعلق ہندوستانی بچے بھی سوالات کرتے ہیں اور ان کو ان سوالات کے کیا جوابات دیے جاتے ہیں۔ ہر تحریر کا جو اس سلسلہ میں میرے
پاس بھیجی جائیگی میں پیشگی ہی دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں +

(Dr. Doris Yæhner) ڈاکٹر ڈورس یہنیر

کارٹون (۱)

"عطر بیزی"

سیاح:- کیا یہی وہ ہندوستانی عطر ہے جسکی تعریف ہمنے امریکہ میں سنی تھی۔ خدا کی پناہ! دماغ پھٹا جاتا ہے +

عطر فروش:- عطر کو برا کہنے سے پہلے ذرا پیچھے دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمایئے +

سیاح:- یہ کیا! یہاں کے رہنے والے تندرست کیسے رہتے ہیں +

عطر فروش:- تندرستی تو ہمارے چہروں سے ٹپک رہی ہے مجھے کل ہی ایک ڈاکٹر صاحب سے معلوم ہوا ہے کہ ہمارے ہیلتھ آفیسر صاحب "قدرتی" طریقہ علاج کے حامی ہیں۔ اور ان باتوں کی اصلاح سے زیادہ وہ ہمارے جسموں میں مناعت (Immunity) پیدا کرنے کی تدبیر پر زیادہ غور فرماتے ہیں +
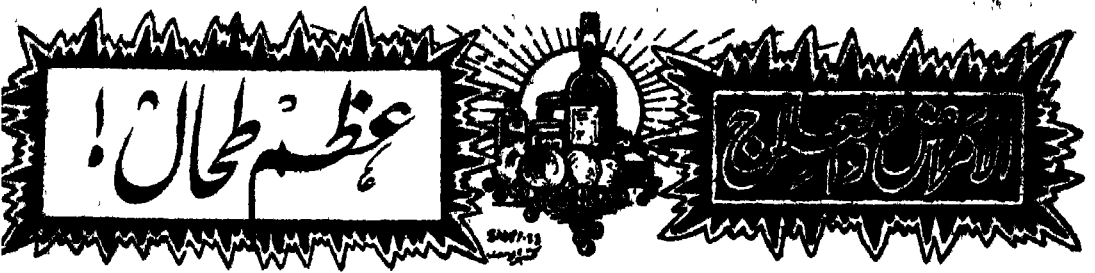
از جناب صاحبزادہ ڈاکٹر محمود جلالی صاحب ایم، بی،

آج کل عظم طحال کے مریض بکثرت دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے میں نے ضروری خیال کیا کہ اس مضمون پر کچھ روشنی ڈالوں، اس سے پیشتر کہ اس مرض کے اسباب وعلل پر کچھ بیان کیا جائے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تلی کی تشریح افعال ومنافع اختص کیساتھ پیش کئے جائیں۔ طحال ایک مستطیل چپٹی، سرخ، سیاہی مائل گلٹی ہے، جو شکم میں بائیں طرف معدہ کے قریب واقع ہے اور پردہ صفاق سے چاروں طرف ملفوف ہے۔ اس جھلی کا ایک بند اس کو معدہ کے ساتھ ملا دیتا ہے، طحال کا وزن اور حجم مختلف آدمیوں میں بہت ہی مختلف ہوتا ہے۔ لیکن ایک تندرست جوان آدمی میں طول پانچ انچ۔ عرض تین یا چار انچ۔ موٹائی ایک یا ڈیڑھ انچ اور وزن اڑھائی یا تین چھٹانک ہوتا ہے۔

طحال کی ساخت:۔ اسکی بیرونی سطح محدب صاف اور حجاب حاجز کے نیچے رہتی ہے۔ اندرونی سطح مقعر ہوتی ہے جو بذریعہ ناف طحال دو حصوں میں منقسم ہے، طحال دو غلافوں سے مرکب ہے۔ پہلا غلاف پردہ صفاق سے بنتا ہے اور ناف طحال کے علاوہ طحال کی بیرونی سطح پر استر کرتا ہے، دو۔ اندرونی غلاف جو طحال کی ساخت کے اندر اسفنج کی طرح جال بناتا ہے۔

شریان:۔ طحال کی پرورش شریان الطحال سے ہوتی ہے۔ وریدیں جو سیاہ خون کو واپس لے جاتی ہیں۔ باب الورید میں جا ملتی ہیں۔

طحال کے افعال ومنافع:۔ تحلیل غذا میں امداد کرنا۔ خون کے سفید دانے پیدا کرنا۔ خون کے سرخ دانوں کی پیدائش میں امداد دینا۔ خون کے خراب اور ناکارہ دانوں کو ضائع کرنا۔ یورک ایسڈ کے بنانے میں امداد دینا۔ اسکے علاوہ طحال خون کے دباؤ پر بھی اثر ڈال سکتی ہے۔ کیونکہ دیگر اعضاء جسم بھی تلی کے انہیں افعال کو دہراتے ہیں۔ اس لئے اگر کسی انسان یا حیوان کے جسم سے تلی نکال دیجائے تو اسکی صحت پر کچھ بہت برا اثر نہیں پڑتا۔

اسباب مرض:۔ عظم طحال کے اسباب عام طور سے مندرجہ ذیل خیال کئے جاتے ہیں۔ (۱) عدوی حوینیات یعنی جراثیمی چھوت (ب) فتور خون (ج) عدوی حاد (شدید چھوت) (د) عدوی مزمن (دیرینہ چھوت) (ہ) عدوی اختتامیہ (آخری چھوت) (و) عام اسباب،

اب ہم ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ مختصر بیان تحریر کرینگے۔

(۱) عدوی حوینیات

عام طور پر تلی کے بڑھجانیکا سبب ملیریا کا زہر ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ ملیریائی اور موسمی بخاروں میں عموماً تلی بڑھ جاتی ہے۔ ملیریا ایک ایسی اصطلاح ہے جو چند خاص قسم کے بخاروں کیلئے برتی جاتی ہے۔ ان بخاروں کا باعث پروٹوزا (حیوانات دنیہ) قسم کے کرم طفیلی ہوتے ہیں۔ جنکو طبی اصطلاح میں انافیلس (Anopheles) کہتے ہیں۔ ملیریا کی ٹھیک اور صحیح تشخیص کے لئے مریض ملیریا کے خون کا خوردبینی معائنہ ضروری ہے۔ خون کا معائنہ کرنے پر خون کے سرخ دانوں کے اندر سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے خال نظر آتے ہیں جو مختلف اشکال کے ہوتے ہیں، گول، ہلالی، دانہ دار، کہیں تو یہ خال جو درحقیقت کرم ملیریا ہیں، دانہائے خون کے وسط میں اور کہیں اسکے گرداگرد ہوتے ہیں لیکن کبھی کبھی ان کے باہر بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ تلی اور وزن میں بڑھی ہوئی پیٹ کے ٹٹولنے سے بخوبی معلوم ہوتی ہے۔ مریض کا پیٹ بڑھا ہوا، ہاضمہ خراب، رنگ پھیکا، کمزوری اور لاغری وغیرہ علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔

علاج:۔ اس بیماری میں بطور دوا اٹیبرین (Atebrine) ڈیڑھ گرین کی مقدار میں دن میں دو بار دیجائے۔ علاوہ ڈاکٹر اللہ دین دال طحال کی گولیاں بھی میرے ذاتی تجربہ میں آچکی ہیں اور بہت حد تک مفید ثابت ہوئی ہیں۔

... یا نسخہ ذیل مرہم لگانا چاہئے۔

ادنگئیم ایسڈ ہارجیرلق آیوڈائیڈائی رو ہرائی ا ڈرام
بیلا ڈونا ا ڈرام
دونوں کو اچھی طرح ملا کر طحال کے مقام پر ملیں۔

ایک عجیب بات جس نے مجکو محوحیرت بنادیا وہ یہ ہے کہ میرے محترم بزرگ دوست ڈاکٹر ایم، اے حق، ایل، ایم ایس طبیب خاندان شاہی ریاست بہاولپور سابق سپرنٹنڈنٹ ہسپتال بحکمہ جات انہار دکالونی گورنمنٹ پنجاب دیسی دواؤں کے حد سے زائد دلدادہ ہیں۔ ایک دفعہ ملیریائی عظم طحال کا ایک مریض میرے زیر علاج رہا اور خاطرخواہ کامیابی نہ ہوئی۔ حالانکہ میں نے اس پر کافی پیٹنٹ ادویہ صرف کیں۔ بالآخر میں نے اس کو مشورہ دیا کہ تم عمل جراحی کراؤ۔ ڈاکٹر صاحب نے اتفاقیہ اسکو دیکھا اور سفوف طحال تیار کردہ ہمدرد دواخانہ اور ضماد طحال اسی کارخانہ کا ساختہ دیا چند دنوں میں کلی طور پر شفایاب ہوگیا۔ میں نے اسوقت سے بہت سی دیسی چیزوں کو اپنا معمول مطب بنانے کا تہیہ کرلیا ہو جسمیں مجھے ہمیشہ بڑی کامیابی ہوتی ہے۔ عام طور سے میں ذوبانی تریٹر ساختہ ہمدرد دواخانہ کو استعمال کرایا کرتا ہوں جو درحقیقت بہت سی انگریزی دواؤں سے کئی گناہ زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے،

علاوہ ازیں تجربات اور مشاہدات نے اس بات کو صاف طور پر ثابت کردیا ہے کہ ملیریائی زہروں کیلئے کونین زبردست اکسیر ہے اس لئے اس قسم کے عظم طحال میں کونین کا استعمال کرایا جائے۔ کونین کو منہ کے راستہ بشکل قرص یا کیپ شولز میں ڈال کر دیا جائے۔ یا بشکل مکسچر یعنی عرق دینا اکثر بہتر ثابت ہوا ہے۔ لیکن اس امر کو یاد رکھنا چاہئے کہ کونین اگر خالی معدہ میں دیجائے تو اکثر بخوبی ہضم اور جذب نہیں ہوتی۔ بلکہ معدہ میں خراش پیدا کرتی ہے۔ جس سے بھوک مرجاتی ہے، اس لئے کونین کو ہمیشہ بعد از غذا دیں۔ جب کسی وجہ سے کونین ہضم نہ ہوتی ہو یا غشی وغیرہ کے باعث مریض کونین نہ کھا سکتا ہو تو بذریعہ حقنہ کونین کا استعمال کراسکتے ہیں۔

جب کونین کا فوری اثر مطلوب ہو تو بذریعہ عضلی یا وریدی پچکاری کونین جسم میں داخل کیجاتی ہے لیکن ایسا کرنے کیلئے ایک نہایت ہوشیار طبیب کی ضرورت ہے، ورنہ ذراسی بداحتیاطی سے ٹیکہ کی جگہ پھوڑا پیدا ہوجاتا ہے، اس لئے سوائے مشاق طبیبوں کے کونین کا ٹیکہ نہ کرنا ہی بہتر ہے کونین کے مندرجہ ذیل نسخوں میں سے کسی ایک کو کچھ عرصہ استعمال کرایا جائے۔

(۱) مگنیشیا سلف ایک ڈرام
ہیراکسیس ؍ ؍
کونین سلف ۱۲ گرین
ایسڈ سلف ڈل ۲۰ منم
ٹنکچر کارڈکو ۲ ڈرام
ٹنکچر نکس وامیکا ۱ ؍؍
ایکوامنتھاپپ ایڈ ۱ اونس
اس میں سے بمقدار سوا تولہ ایک گھونٹ پانی میں ½ گھنٹہ بعد از غذا دن میں تین بار۔

(۲) کونین سلف ۱۲ گرین
ٹنکچر فرائی پرکلور ۵ منم
لائیکوار آرسینی کیلیس ۳ ؍؍
شربت زنجبیر ۱ ڈرام
ایکوامنتھاپپ ایڈ ۱ اونس
ایسی ایک خوراک دن میں دوبار بعد از غذا دیں۔

---

(۳) **ذوبانی**، رجسٹرڈ، حسب ہدایت

(ب) اسی ضمن میں یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ گرم ممالک میں ایک خاص بیماری پائی جاتی ہے جس میں تلی اور جگر بہت بڑھ جاتے ہیں۔ بیقاعدہ خفیف طور پر بخار ہوتا ہے، مرض قلت الدم ہوتا ہو، مریض لاغر اور کمزور ہوتا ہے، جسم کی رنگت مٹیالی یا بالکل سیاہ ہوجاتی ہے۔ اسی لئے اس بیماری کا نام کالا آزار ہے

اس مرض کا باعث جبی کی تسکل کا ایک خاص قسم کا خوردبینی کرم جس کو لیشمین ڈونون دیں (Leishman Donovan) یا کرم کالا آزار کہتے ہیں۔ یہ کرم مریض کے خون میں تو بمشکل شناخت ہوتے ہیں لیکن تلی کے پنکچر والے مواد میں اور جگر و مغز استخوان میں بکثرت پائے جاتے ہیں اور آسانی سے دیکھے جاسکتے ہیں۔

اس مرض کی تشخیص بعد بہاٹنڈ نیپیر زٹسٹ یا چوپڑہ صاحب کے سرمہ کے ٹسٹ سے کیجاتی ہے اس مرض کا انجام اکثر خراب ہوتا ہے،

علاج :- اس مرض میں مطبوعہ دوا ٹارٹر لیپے مگ Tartar Emetic کا دو فیصدی والا سولیوشن بذریعہ دریدی پچکاری استعمال کیا جاتا ہے یہ دوا اس مرض کے لئے تریاق سے کسی طرح کم نہیں ہے اس دوا کا ہمیشہ تازہ محلول تیار کرنا چاہیئے اور اسکو چھان کر مطہر کرنا چاہیئے اور نہایت صفائی اور احتیاط کیساتھ کہنی کی درید میں بذریعہ پچکاری داخل کریں۔ دوسری نئی تریاقی دوا یوریا اسٹبامین Urea Stibamine ہے جو حال ہی میں ایجاد کی گئی ہے۔ جسکے باعث اس کالی بلا کا انجام بہت اچھا اور اُمید افزا ہوتا ہے۔

بعض صورتوں میں تلی پر عمل جراحی کرنا پڑتا ہے

علم الحال مصر میں بھی اسی قسم کی ایک بیماری ہے جو شسٹو سوم چھوت Schists Somem Infection کے باعث واقع ہوتی ہے جس میں بیماری کے آخری ایام میں ٹانگوں پر ورم وغیرہ ہو جایا کرتا ہے۔ ہندوستان میں یہ بیماری دیکھنے اور سننے میں نہیں آئی۔

(ب) فتورِ خون

دم ابیض یعنی خون کا پھیکا پڑجانا۔ اس بیماری کی ایک خصوصیت ہے، خون میں سفید دانے بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور سرخ دانوں کی بہت کمی ہو جاتی ہے۔ یہ مرض بھی دو قسم کا ہوتا ہے اول قسم جو طحال اور مغز استخوان کی خرابی کے باعث واقع ہوتی ہے اور جوان آدمی اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ دوسری قسم وہ ہے جو غدد دلمفاویہ کی خرابی سے پیدا ہوتی ہے

پہلی قسم کی بیماری میں تلی بڑھ کر پندرہ یا بیس پونڈ تک وزنی ہو جاتی ہے۔ جگر بھی بڑھ جاتا ہے، خون پھیکا اور پتلا ہو جاتا ہے، مسوڑھے پلپلے متورم ہو جاتے ہیں۔ پسینہ بکثرت آتا ہے، مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ اکثر اسکے ساتھ ہی دل، پھیپھڑے، جگر اور گردوں وغیرہ کی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اگر سوء ہضم یا ان کے علاوہ غشی اور نزف الدم یا ہچکی وغیرہ ہوں تو اکثر انجام خراب ہوتا ہے۔

اس مرض کی تشخیص معائنہ خون اور ایکس ریز سے کی جاتی ہے بطور دوا سوائے سنکھیا کے اور کوئی دوا نہیں دی جاتی۔ سنکھیا بصورت عرق لانگوار آرسینی کیلیس بمقدار ۳ بوند فی خوراک دن میں دوبار دیجائے۔ اگرچہ صحت یقینی نہیں تاہم اچھے نتائج کی امید کیجا سکتی ہے۔

دوسری قسم یعنی خون کا سفید پڑجانا جو غدد دلمفاویہ کی خرابی سے ظہور پاتی ہے عموماً بچوں میں دیکھنے میں آتی ہے جسکی علامتیں دم ابیض کی علامتوں سے ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ اور غدد دلمفاویہ بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ قلت الدم طبیعت کا جریان خون کیطرف میلان ہوتا ہے، خون کا معائنہ کرنے پر نتیجہ دم ابیض کے نتیجہ سے بالکل مختلف نکلتا ہے، علاج کرنا بیکار اور تضیع اوقات ہے۔

نقص الدم مہلک :- ایک شدید قسم کا نقص یعنی کمی خون کا مرض ہے جسمیں خون کے اندر نامعلوم سمیت پیدا ہو جاتی ہے سرخ دانے اور خون کی مقدار کم ہو جاتی ہے، عضلات قلب اور جگر کی ساخت چربی میں تبدیل ہونے لگتی ہے، جریان خون کی طرف میلان طبیعت ہوتا ہے۔ گندہ دہنی، جگر و تلی کا بڑھ جانا، اسکی خاص علامتوں میں سے ہے۔ تلی بعض اوقات نصف یا اس سے بھی زائد شکم کو گھیر لیتی ہے، وقتاً فوقتاً بخار کے بے قاعدہ دورے، خون کی مجموعی مقدار کی کمی، مریض کا چہرہ مریض یرقان کی طرح زرد ہو جاتا ہے۔ مستورات میں اکثر ایام ماہواری بند ہو جاتے ہیں۔ مرض اکثر مزمن صورت میں ملتا ہے کبھی حاملہ عورتیں بھی اس میں مبتلا ہو جایا کرتی ہیں۔

خون کا معائنہ مرض کی تشخیص میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

علاج تلی پر عمل جراحی کیا گیا۔ لیکن نتائج حد سے زیادہ حوصلہ شکن اور خراب نکلے۔

بطور دوا عرق سنکھیا (لانگوار آرسینی کیلیس) بمقدار پانچ بوند قدرے پانی میں ملا کر ایسی ایک خوراک دن میں تین بار بعد از غذا دیں۔ اور ہم رفتہ رفتہ ایک ایک بوند بڑھا کر بجائے پانچ کے ۱۰ بوند کی مقدار تک پہنچائیں، دو تین ماہ اس علاج کو وقفہ دیکر جاری رکھیں۔

اس مرض میں حاصل کردہ جگر اور مغز استخوان یا تلی کا گودا دینا بے حد مفید ثابت ہوا ہے "ہاپٹکس" Hepatex ساختہ ایک ولایتی کمپنی کے زیر عضلات انجکشن اور "ونیٹری کیولن" "یا اسسورین" براستہ منہ دینے چاہئیں۔ ولایتی ساخت کے ہڈی اور تلی کے گودے حسب ذیل ہیں اس میں سے کسی ایک کو استعمال کرایا جائے۔

ریڈ بون میرو Red Bone Marrow میڈلری گلیسرائیڈ Medullry Glyceride۔

وائیرل Virol۔

عظم طحال یرقانی میں چہرہ اور بدن کی رنگت زرد یا بھوری سیاہی مائل، ہاضمہ خراب، منہ کا ذائقہ تلخ، ضعف، نقاہت، جگر اور تلی بڑھی ہوئی، اور قلت الدم وغیرہ کی شکایتیں صاف طور پر نظر آتی ہیں۔ اس کا شافی علاج تو تلی پر عمل جراحی ہے۔ بطور دوا مقوی ادویہ، اور دافع صفرا مرکبات کا استعمال مفید ثابت ہوا ہے۔

فرفورا نزفی۔ Purpura Hæmorrhagica یعنی خونی برپورا میں جلد پر خونی دھبے نمودار ہونیکے علاوہ آبدار جھلی (میوکس ممبرین) لعابدار جھلی (میوکس ممبرین) اور دیگر اعضائے رئیسہ سے جریان خون ہوتا ہے نکسیر چھوٹتی ہے۔ منہ، معدہ، آنت، گردے، مثانہ، پھیپھڑے اور عورتوں میں اندام نہانی سے جریان خون ہوتا ہے۔ پردہ ہائے دماغ یا تجاویف دماغ میں جریان خون ہوکر مریض کو سکتہ ہوجاتا ہے پیشاب میں البیومن آتی ہے۔ جگر و طحال بڑھ جاتے ہیں بخون پر آماس۔ جوڑوں میں جریان خون ہوکر بہت درد ہوتا ہے یہ مرض زیادہ تر نوجوان نازک عورتوں کو ہوا کرتا ہے جن کی صحت پہلے سے خراب ہوچکی ہو۔ بطور علاج تلی پر عمل جراحی کرنا چاہیئے لیکن عام طور سے اس مرض کا انجام خراب اور عموماً قوماً میں موت واقع ہوا کرتی ہے۔

لیکن بطور دوا ایکسٹریکٹ ارگٹ لیکوئڈ بمقدار بیس بیس بوند قدرے پانی میں ملا کر دن میں چار بار دیں یا مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں

کیلشیم لیکٹیٹ	۱۵ گرین	ایسی ایک خوراک دن میں تین بار۔
ایکسٹریکٹ کلورس لکوڈ	۳۰ منم	
لائکوار کلاسس	۴ ڈرام	
ایکوا اینی سائی	۱ اونس	

قلت الدم ثانوی میں قلت خون کی جملہ علامتوں تلی حجم میں بڑھ جاتی ہے۔ مرکبات فولاد اس مرض کا علاج ہے۔

(ج) عدوی حاد (شدید چھوت)

جملہ مزمن حمیات میں تلی عموماً وزن اور حجم میں بہت بڑھ جایا کرتی ہے۔ محرقہ، ماشا یا لہر یا بخار چھوت کا بخار اور تعفن الدم وغیرہ کے بخاروں میں بالعموم تلی بڑھ جایا کرتی ہے۔ بخوف طوالت اس مضمون کو زیادہ واضح نہیں کیا جاتا۔ علاج بلحاظ اسباب مرض ہونا چاہیئے۔

(د) عدوی مزمن یعنی دیرینہ چھوت

اس باب میں سل تپ دق، آتشک، غدد لمفاویہ کے امراض کے باعث تلی بڑھ جاتی ہے۔ ٹیوبرکل یعنی مادہ سل نہایت ہی خبیث مادہ جو جسم کے مختلف اعضاء و احشاء میں اپنے قدم جما کر قسم قسم کی بیماریاں پیدا کرتا ہے، پھیپھڑے میں جا کر تھائی سس یعنی پھیپھڑوں کی سل جلد میں سرایت کرکے ایک قسم کا نہایت موذی مرض یعنی داء الذہب (لیوپس ویگرس) گوشت میں ناصور اور اسی طرح جگر و طحال وغیرہ ہر ایک عضو میں سرایت کرکے مختلف امراض پیدا کرتا ہے۔

مرض کی تشخیص مادہ سل کے مخصوص امتحان سے کی جاتی ہے۔ جب مادہ سل تلی میں سرایت کر جاتا ہے اور اسکو مبتلائے مرض کر دیتا ہے تو ایسی صورت میں تلی اپنی طبعی حالت سے تقریباً ایک دو انچ اور بعض اوقات تین انچ تک بڑھ جایا کرتی ہے۔

اسکو تلی کی سل Tuberculeus of the Spleen کہتے ہیں اسلئے بطور علاج وہی علاج کریں جو سل کا ہوتا ہے جملہ احتیاط اور پرہیز کے ساتھ "صدری" ساختہ ہمدرد دواخانہ کے استعمال کی میں سفارش کرونگا۔

مرض آتشک میں تلی کے بڑھے ہوئے ہونیکے علاوہ جملہ آتشکی علامات ظاہر ہوجاتی ہیں۔ بطور دوا نیو سالورسان اور مرکبات پارہ استعمال کرائے جائیں۔

ہاجکن صاحب کی بیماری میں قلت الدم اور تمام غدد لمفاویہ کا بڑھ جانا عظم طحال معہ بخار نوبتی ظاہر ہوتے ہیں اس کا اصل

سبب تا حال نامعلوم ہے۔ لیکن خیال کیا جاتا ہو کہ یہ ایک نامعلوم سمیت کے باعث واقع ہوتا ہے مرض کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔
علاج وہی کیا جائے جو آتشک کے بیان میں درج ہے۔

(ہ) عدوی اختتامیہ

بعض خاص امراض بالخصوص ورم کردہ۔ ورم قلب خبیث تشمع الکبد مرض ہاجکن وغیرہ میں شدید مُس (انیمیا) ہو جاتا مختلف مقامات کے غدد جاذبہ متورم ہو جاتے ہیں۔ تلی بڑھ جاتی ہے، خون کے اندر متعفن کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگرچہ اس قسم کے تعفن خ میں جو جراثیم پائے جاتے ہیں وہ بہت کچھ مختلف ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اکثر معمولی پیپ پیدا کرنیوالے جراثیم ہی ہوتے ہیں چونکہ اس قسم کا تعفن خ مذکورہ امراض کے انتہائی درجات میں واقع ہوتا ہو۔ اس لئے اسکو تعفن الدم اختتامی کہتے ہیں۔ مریض ضعیف و نحیف ہو جاتا ہو۔ اس کی قوت حیا کمزور ہو جاتی ہے

(و) عظم طحال کے دیگر اسباب

بنٹی صاحب کی بیماری جس کو انگریزی میں کہتے ہیں ایک خاص قسم کا مر قلت الدم ہے جسکی اصلیت اور اسباب ابھی تک غیر تحقیق شدہ ہیں۔ اس بیماری کا مریض ہمیشہ شکم پر آماس اور کمزوری کی شکایت بیان کرتا ہ تلی بڑھی ہوئی۔ قلت الدم ثانوی قسم کا۔ مرض عام حالتوں میں مزمن صورت اختیار کئے ہوئے ہوتا ہو اور جہاں تک میرا ذاتی تجربہ ہو ۸۰ فیصد مریض ہزال الکبد (جگر کا چھوٹا پڑ جانا) میں کچھ عرصہ کے بعد گرفتار ہو جاتے ہیں۔ گویا بیماری ایک پیچیدہ صورت اختیار کر لیتی ہو۔ تلی بڑھکر سارا پیٹ گھیر لیتی ہے۔ خونی قے ہوا کرتی ہے۔ علامات میں اس قدر گڑبڑ پیدا ہو جاتی ہے کہ اکثر تشخیص کا میدان بہت ہی سنگلاخ نظر آیا کرتا ہے جس قدم قدم پر ٹھوکریں کھانیکا احتمال ہوتا ہے۔

اگر اس بیماری کی صحیح تشخیص ہو جائے تو پھر عمل جراحی ہی ایک ایسی چیز ہے جو اس مرض میں سو فیصدی کامیاب ہوا ہے۔ لیکن پھر میں جب کہ جگر بھی چھوٹا ہو جائے تو سوائے علامتی علاج کے اور کوئی تدبیر نہیں۔ خدا پہ بھروسہ کرکے قسمت پر شاکر رہنا چاہئے

گاشی صاحب کی بیماری۔ عام طور پر زمانہ طفولیت میں واقع ہوتی ہے۔ اسکی خصوصیت بس یہی ہے کہ مریض کی کیفیت میں یہ حا عام طور پر بیان کی جاتی ہے کہ بچے کے باپ، دادا، پردادا۔ وغیرہ کی بھی تلی بڑھی ہوئی تھی۔ پس یہ مرض عموماً ورثہ میں آتا ہے۔

علاوہ ازیں اس موذی مرض میں تلی کا بڑھنا جاری رہتا ہے اور وہ بچے کی عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہو اسمیں ایک خاص قسم کی ا کی بھی شکایت ہوتی ہے، بچہ کا رنگ زرد ہوتا ہے۔

علاج: عمل جراحی کیا جائے۔

اس سے پہلے کہ میں اس مضمون کو ختم کروں چند ضروری نوٹ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اکثر امراض قلب اور جگر میں طحال بڑھا کرتی ہ معمولی امراض علامتوں کے ذریعہ بہت جلد اور آسانی سے تشخیص کئے جا سکتے ہیں پس مریض کو اسی وقت فائدہ ہو سکتا ہو جب کہ طبیب اپنی توجہ مرض کو رفع کرنیکے لئے صرف کریگا۔ تلی پر عمل جراحی ان ہی صورتوں میں کیا جاتا ہو۔ جب کہ تلی کسی براہ راست چوٹ اور صدمہ سے پھٹ گئی ہو یا زہر آلود مواد کی نشو و نما کے باعث پیپ کی تھیلیاں بن گئی ہوں نفخ الطحال۔ عظم الطحال یرقانی، فرفورانزیفی وغیرہ میں عمل جراحی تلی پر کرنے سے آرام کی صورت ہو سکتی ہے، اسلئے دوا و شئے بیہوشی کے ذریعہ اس عمل کی تکمیل کیجاتی ہے، کیونکہ ان امراض میں تلی وزن اور حجم میں اس قدر بڑھ جاتی کہ وہ مریض کے لئے عذاب و مصیبت ہوتی ہے +

باب الصحت

ٹماٹر

صحت بخش حیاتین سے لبریز اور سیب سے زیادہ مقوی اور رسیلا پھل

ان خوبصورت رنگین سرخ گیندوں کو دیکھو کیسی بھلی معلوم ہوتی ہیں۔ دانۂ انار اور خونِ کبوتر کی سرخی سے زیادہ سرخ پھل۔ رسیلے ایسے کہ رس کا چشمہ کہیں تو بجا! قوت اور حیات بخشنے والے کیمیاوی اجزا، معدنی نمک اور پُراسرار طاقت پہنچانے کی خاصیت رکھنے والے ان سرخ پھلوں کو دیکھو یہ کھٹ مِٹھے ہیں، سیب کے خاندان کے ایک رکن ہیں، ولایتی پھل ہیں۔ ان ٹماٹروں کی جتنی بھی تعریف کیجائے کم ہے۔

ٹماٹر کی جنم بھومی یا جائے پیدائش جنوبی امریکا اور میکسکو ہے مگر اب دنیا کے ہر ملک میں اسکی کاشت ہوتی ہے۔ امریکہ کے سرخ ہندوستانیوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ٹماٹر کو کچا کھاتے ہیں، اور بکثرت کھاتے ہیں اور انکی سرخی و طاقت و حیات میں ٹماٹر کی لازمی غذا بہت بڑا اثر ڈالتی ہے۔ ٹماٹر کی غذائی خوبیوں کی شہرت جب سرخ ہندوستانیوں کے جنگلی علاقوں سے نکلکر متمدن ممالک تک پہنچی تو سب کی نظر اس "کھٹے سیب" کی طرف چلی گئی، اور ڈاکٹروں نے تو اس کا تجزیہ کر کے وہ وہ اجزا دریافت کئے کہ اب ہر جگہ غذائی خوبیوں کے مدح ٹماٹر کے استعمال کو لازمۂ دسترخوان بنا چکے ہیں

ولایت میں ٹماٹر اور شہتوت کو باہم ملا کر بطور رس مفرح استعمال کیا جاتا ہے اور گرمی کی شدت کو دور کرنے کیلئے گھر گھر ٹماٹر کا رس مستعمل ہے۔

شہتوت اور ٹماٹر دونوں میں جدید تحقیقات کی رُو سے تانبہ کا جز پایا جاتا ہے مگر ہمارے جسم کو تانبے کے عنصر کی کیا ضرورت ہے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ بیشک ضرورت ہے اور بہت سخت ضرورت ہے۔ انسانی جسم کے خلایا میں پھیپھڑوں سے حاصل کی ہوئی آکسیجن لیکر پہنچانا جس قوت پر منحصر ہے وہ تانبہ سے حاصل ہوتی ہے اور اسکی مناسب مقدار جسم میں ہونا لازمی ہے۔

مگر بعض لوگوں کا یہ خیال ہوگا کہ جسم میں اگر ہیموگلوبین فولاد کے اجزا کا حامل ہے تو یہ مقصد اس سے حل ہو سکتا ہے تو پھر تانبہ کی کیا ضرورت ہے مگر جدید تحقیق یہ ہے کہ فولاد کی قوت تانبہ کی لاگ کے بغیر خون کے ذرّیات ذرد ولہ میں تبدیل نہیں ہو سکتی، اس لئے جسم میں تانبہ کا ہونا ازبس ضروری ہے، پھلوں اور سبزیوں میں ٹماٹر اس وجہ سے بھی ممتاز درجہ رکھتا ہے کہ اس میں تانبے کے اجزا بہت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ کیلسیم۔ فاسفورس اور فولاد کے اجزا بھی اسمیں پائے جاتے ہیں۔ مگر تانبہ کی مقدار اس میں اس قدر کثرت کے ساتھ ہے کہ وہ اسی وجہ سے اور پھلوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ یہ تمام معدنی نمک حیات انسانی کیلئے بہت ضروری ہیں۔

ٹماٹر کو "تینوں حیاتین کا مجموعہ" کا خطاب دیا گیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس عجیب و غریب پھل میں یہ تینوں مرکبات پائے جاتے ہیں۔

حیاتین "الف" جس کی مدد سے ہم امراض کا سدباب کرنے کی قوت اپنے جسم میں پیدا کرتے ہیں۔ ٹماٹر کے بعد کیلے میں بھی حیاتین "الف" کی مقدار سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ نارنگی اس سلسلے میں سب سے آخری درجہ پر ہے یعنی ٹماٹر کے مقابلہ پر اس میں ۱/۳ درجہ کی حیاتین الف پائی جاتی ہے!! حیاتین الف کی کافی مقدار حاصل کرنے کے لئے سب سے اچھی چیز تو روغن جگر ماہی (کاڈ لیور آئل) ہے اسکے بعد بالائی اور دودھ کا درجہ ہے لیکن نازک پتوں والی سبزیوں اور پھلوں میں اگر حیاتین الف کی سب سے زیادہ مقدار تلاش کیجائے تو ٹماٹر سب پھلوں کو پیچھے ہٹا کر صفوں کو چیرتا ہوا آپکو سب سے آگے کھڑا ہوگا۔ کیوں نہ ہو اس کا جوش اسکی سرخی سے جھلکتا ہے۔ تب ہی تو سب کو مجبور کرکے سربلند ہو جاتا ہے!!

حیاتین "ب" اس قدر کمیاب حیاتین نہیں ہے جس قدر "الف" ہے۔ یہ ہر قسم کے قدرتی پھلوں، ترکاریوں اور عام غذاؤں میں دستیاب ہوتی ہے۔ اگرچہ حیاتین "ب" کی مقدار ٹماٹر میں سب سے زیادہ تو نہیں پائی جاتی لیکن پھر بھی بہت سے پھلوں کی نسبت ٹماٹر میں حیاتین "ب" کثرت سے دیکھی جاتی ہے۔ بچوں کو تین ترکاریاں اور تین پھل ایسے ضرور دینے چاہئیں جن میں حیاتین "ب" کی مقدار نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہو۔ اس باب میں ہم ٹماٹر کی سفارش کرتے ہیں۔ یہ سیب سے بھی زیادہ قوت بخش ہے اور خاصکر بچوں کے نمو پذیر جسم کیلئے تو اس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

ٹماٹر کو اشتہا کے ترقی دینے اور آنتوں کے راستوں کو تندرست و توانا رکھنے کی بڑی صلاحیت حاصل ہے اور اس وجہ سے ان مریضوں کے لیے جنکی بھوک مرگئی ہو، ٹماٹر کا استعمال بہت مناسب ہے۔ اگر ریاح کی کثرت ہو تو دن میں چھ سے ۸ گلاس تک پانی۔ ٹماٹر کے دو دانے اور چند سبزیوں کا استعمال کرکے دیکھیئے۔ ریاح کھٹی ڈکاریں اور سوزش امعاء کی تکلیفیں کافور ہو جائینگی۔

ٹماٹر کی خوبیوں پر داستان لکھی جاسکتی ہے۔ مگر ہماری گفتگو تو حیاتین پر ہی مشتمل ہے۔ اسلئے تیسری حیاتین یعنی (ج) کا ذکر یہاں طور پر کیا جائیگا۔ یہ حیاتین (ج) دانتوں کو مضبوط و برقرار رکھنے میں مدد ہوتی ہے اور ہڈیوں میں ٹیڑھا پن بھی نہیں پیدا ہونے دیتی۔ بچوں جنکو ہڈیوں کی طاقت اور دانتوں کی قوت کی از حد ضرورت ہے۔ گٹھیا اور عرق النسا میں بھی اس حیاتین کی زیادہ مقدار تندرستی کی ضامن ہے۔ حیاتین (ج) ٹماٹر میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے اسلئے اسکی افادی قوت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ غذائیت خراب ہونیکی حالت میں بچوں کا نشوونما صحیح حالت میں نہیں ہوسکتا۔ ان کو چٹ پٹی اور میٹھی چیزوں کی رغبت بڑھ جاتی ہے، اور بھوک بھی جھوٹی ہو جاتی ہے۔ یہ علامتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ جسم میں غذائیت کا عمل پوری صحت کیساتھ نہیں ہو رہا ہے اور غذا کو اصول کے اعتبار سے مکمل و معین کرنیکی ضرورت ہے ایسی حالتوں میں صبح ہی صبح ٹماٹر کا استعمال شروع کرا دیجئے اور دو ہی ہفتہ میں حالات کی اطمینان بخش رفتار کا اندازہ لگا لیجئے۔

حیاتین (د) جو ابھی حال ہی میں دریافت ہوئی ہے وہ بھی ہمارے جسموں کو امراض کے دفعیہ کیلئے غالب قوت دینے کی وجہ سے تسلیم کی گئی ہے اگرچہ ٹماٹر میں یہ حیاتین بکثرت تو نہیں پائی جاتی ہے۔ لیکن تھوڑی مقدار اس آخری حیاتین کی بھی اس میں ضرور شامل ہے۔ مگر انڈے اور دودھ میں حیاتین (د) کا جزو غالب ہوتا ہے۔

ٹماٹر میں پروٹین، کاربوہائیڈریٹ اور پانی کی مقدار علی الترتیب ایک، چار اور نو کے اوسط سے ہے اس لئے ٹماٹر کی خوراک کو جانچتے وقت اس بات کا دھیان رکھنا چاہیئے کہ صرف ایسی حالتوں میں کہ حیاتین "الف" "ب" اور "ج" کی ضرورت ہو اس کا استعمال کے قابل ہے۔ دیگر حالتوں میں بطور ایک قوت بخش پھل کے استعمال ہوسکتا ہے۔ مگر صرف حیاتین کی مقدار بڑھانے کیلئے اور پروٹین وغیرہ کے لئے بھی پھلوں کیطرف توجہ مبذول کرنی ہوگی۔

اگر آپ ان خوش نصیب انسانوں میں سے ہیں جن کے مکان کے پائیں میں ترکاریوں اور پھلوں کا ایک چھوٹا سا باغیچہ بھی لگا ہوا ہے تو آپ نے کم از کم دو درجن پودے ٹماٹر کے ضرور بوئے ہونگے۔ اگر ابھی تک خیال نہ آیا ہو تو اپنی پہلی فرصت میں اس طرف توجہ فرمائیے۔

ٹماٹر کا عرق مفید غذا اور طاقت بخش شربت کیونکر ثابت ہوسکتا ہے۔ اس کا جواب ذیل کے نسخہ سے ملیگا۔

پہلے ٹماٹروں کو اچھی طرح پانی سے صاف کر لیا جائے اور چھلکا رہنے دیا جائے، پھر چاقو سے اسکی چھوٹی چھوٹی قاشیں بنائی جائیں۔ اب اسے کسی ہلکی آنچ پر رکھ دیجئے۔ آنچ اس قدر تیز نہ ہو کہ کھولاؤ کے درجہ تک پہنچ جائے۔ پھر ان پھلوں کو نکال کر کسی شکنجہ میں رکھیئے جن سے پھلوں کا رس نکالا جاتا ہے۔ چھلکا

بیج، پوست، پھوک وغیرہ رہ جائینگے، عرق صاف شفاف آپکے گلاس میں برآمد ہو جائیگا حسب ذائقہ
نمک ملا لیجئے اور پھر اسے جوش کے درجہ تک گرم کر لیجئے۔

اگر ناشتہ میں اسے استعمال کیا جائے تو بہتر ہے، ورنہ گرمی کے موسم میں برف کیساتھ بطور
شربت بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

آجکل کے کفایت طلب زمانہ میں جب انسان مہنگے پھل نہ خرید سکے، یا کسی جگہ جہاں پھل استعمال کرنے نہیں ملتے ہیں کے علاوہ اور کوئی ہو وہاں ٹماٹر بہت سے پھلوں کی جگہ لے سکتا ہے خاص کر سنگترہ کی جگہ بڑی آسانی کے ساتھ استعمال ہو سکتا ہے۔ یہ عام پھلوں کی طرح دانت سے کاٹ بھی کھایا جا سکتا ہے۔ مگر چھلکے کے ساتھ کھانا چاہیئے کیونکہ وٹامن چھلکے کے نیچے ہوتے ہیں۔

ٹماٹر کے شوقینوں نے بعض ایسے خواص بھی اس سے وابستہ کر دئے ہیں جو براہ راست اس سے حاصل نہیں ہوتے۔ مثلاً یہ کہ ٹماٹر کھانے سے دماغ صاف ہوتا ہے۔ ذہن ترقی کرتا ہے، اور جگر کیلیے مقوی دوا کا کام دیتا ہے لیکن جدید سائنس کے تجربات نے کوئی ایسی شہادت حاصل نہیں کی جسکی رو سے ایسے خواص کو حق بجانب قرار دینا ضروری سمجھا جائے گو ایسا ہو سکتا ہے کہ معدنی و کیمیاوی اجزا کی وجہ سے انسانی جسم کے فضلات ٹماٹر خارج کر دے اور اسکی وجہ سے ایک نشاط و سرور ذہنی انسان کو حاصل ہونے لگے، مگر ایسی حالت کو ترقی ذہن تو نہیں کہا سکتا اور اگر یہ صحیح مان بھی لیا جائے تو یہ تو قطعی صحیح ہے کہ اس خاصیت اور تاثیر کی مقدار اس قدر خفیف ہے کہ بے اندازہ میں لانا آسان نہیں ہوگا۔

ٹماٹر میں وہ سب وٹامن پائے جاتے ہیں جنکی امیر غریب ہر ایک کو ضرورت ہے، وہ غذائیت جو ترکاریوں کو پکانے میں ضائع ہو جاتی ہے ٹماٹر کو کھانے سے خواہ کسی طرح کھایا جائے قائم رہتی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ آپکے دسترخوان پر ٹماٹر جیسے سستے پھل کو ایک نمایاں جگہ حاصل ہو۔

آکلہ کا نیا علاج

معلومات

موسیو لوئی ریوپلی نے جو فرانس کے ایک مشہور محقق ہیں حال میں آکلہ کا ایک نیا علاج ٹیکے کے ذریعہ سے تحقیق کیا ہے ان کا دعوٰے ہے کہ انہوں نے اس بیماری کے جراثیم معلوم کر لئے ہیں۔ انکے اس طریقۂ پر اخبار "یوروپ میڈیکال" میں ڈاکٹر لوپلے اور ڈاکٹر اندریے گوریو کا تبصرہ شائع ہوا ہے۔ یہ دونوں ڈاکٹر صاحبان مرض آکلہ کے ماہران خصوصی تسلیم کئے جاتے ہیں

دونوں کا بیان ہے کہ شروع شروع میں ان کو اس نئے علاج کے متعلق بہت کچھ بدگمانیاں تھیں لیکن تجربہ اور امتحان کے بعد جو نتائج حاصل ہوئے انکی بناء پر اب وہ یہ کہنے کیلئے تیار ہیں کہ موسیو ریوپلی نے جو سیرم ٹیکے کے لئے تیار کیا ہے وہ بہت موثر ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ "کامل شفا اور مرض کے استیصال کلی کے سوال کا ابھی کوئی موقع نہیں ہے ابھی مزید تحقیق و ترقی کی ضرورت باقی ہے اور اس بات کا کوئی سوال نہیں ہے کہ دوسرے طریقہ ہائے علاج کو ترک کر کے صرف اسی طریقے سے علاج کیا جائے۔ ابھی عمل جراحی، ریڈیم، اور عکس ریزشعاع سے بھی مرض کی مدافعت میں کام لیتے رہنا چاہیئے"

یہ کہنے کے بعد دونوں ڈاکٹروں نے چھ مریضوں کے حالات بھی لکھے ہیں جن میں ایک تیرہ سالہ لڑکی کے علاوہ سب کے سب زیادہ عمر کے لوگ تھے۔ ان سب پر موسیو ریوپلی کے تیار کئے ہوئے سیرم کی آزمائش کی گئی جو ایسے خرگوشوں کے حرام مغز سے بنایا جاتا ہے جنہیں آکلہ کا مرض موجود ہو ان سب مریضوں میں اس علاج سے کامیابی ہوئی۔ ان ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ پیرس کے اسپتالوں میں صدہا مریضوں پر اس ٹیکے کی آزمائش کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا چھ مریض ایسے تھے کہ جنہیں مایوس العلاج سمجھ لیا گیا تھا ٹیکے لگانے کے بعد ان ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ حالات و کیفیات مرض میں جو تبدیلیاں ہوئیں وہ درحقیقت بہت ہی حیرت انگیز تھیں، اور یہ تبدیلیاں مستقل اور دیرپا بھی ثابت ہوئیں۔ ایک دوسرے مریض کے حالات کے بیان کے ضمن میں ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ "مریض اگرچہ بالکل اچھا تو نہیں ہوا لیکن اسے بیّن طور پہ فائدہ پہنچا اور جس قدر فائدہ ہوا ہے وہ حیرت انگیز ہے"۔

موسیو ریوپلی کا دعوٰے ہے کہ انہیں ایک ایسے جرثومہ کی تحقیق میں کامیابی ہوگئی ہے جو جراثیم اور کائی کے درمیان کا کوئی ذی حیات ہے اور جسکی پرورش کرنے پر ایک ایسا عنصر دستیاب ہو جاتا ہے جسے اگر خرگوشوں کے جسم میں داخل کیا جائے تو وہ آکلہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس کا ایک ٹیکہ لگانے سے خرگوشوں کے جسم پر یہ مہلک رسولیاں دو ماہ کے عرصے میں نکل آئیں۔ عنقریب ایک تحقیقاتی کمیشن جس میں ڈاکٹر اور علم الحیات شامل ہونگے اس سلسلے میں مزید تجربات شروع کریگا۔

ان ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ ریوپلی کا طریق علاج آکلہ کا علاج کرنے میں ایک بہت بڑی مدد ثابت ہو اور عمل جراحی کے بعد اسکے دوبارہ ہو جانیکا امکان نہ رہے۔

موسیو ریوپلی کی سالہا سال کی محنت کا ثمرہ ابھی نہیں ملا ہے۔ اس کام کو ابھی جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن اس وقت تک جو کچھ ہوا ہے وہ بہت ہی ہمت افزا ہے اور راقم ان مضمون کو مجبور کر رہا ہے کہ اسکے متعلق یہ تبصرہ شائع کر دیں۔

سانپ کا زہر مسکن درد ہے

کالے سانپ کا زہر اگر اتنی خفیف مقدار میں مریض کو استعمال کرایا جائے کہ وہ مہلک نہ ہو تو بالکل مارفیا کیطرح درد کی تسکین
لیکن اسکی ایک خوبی یہ ہے کہ افیون اور مارفیا کی طرح مریض اس کا عادی کبھی نہیں ہوتا اور نہ اس سے بعد کے وہ ناخوشگوار اثرات پیدا ہو
جو مارفیا کے استعمال کے بعد ظہور میں آنے لازمی ہیں۔ ڈاکٹر ڈیوڈ ماخت نے جو سینا کی تحقیقاتی لیبوریٹری کے ڈاکٹر ہیں۔ نیشنل اکیڈ
سائنس کے جلسے میں ان تجربات کا حال سنایا جو لیبوریٹری کے جانوروں اور انسانوں پر اس زہر سے کئے گئے تھے، نیز اُن اکیسو مریضوں پر
اثرات کا ذکر بھی کیا گیا جو آکلہ کے مرض میں مبتلا تھے۔ اور قریب المرگ ہو چکے تھے۔ سو میں پچھتر مریضوں کا درد جاتا رہا جب ان کے عضلات
سانپ کے زہر کی پچکاری لگائی گئی۔ نفسیاتی مطالعہ سے ڈاکٹر ماخت کو معلوم ہوا ہے کہ سانپ کا زہر دماغ میں اعصاب کے اعلیٰ مراکز پر ا

شہد اور مچھلی کا تیل زخموں کیلئے

ڈاکٹر لیوک نے اکتوبر ۱۹۳۵ء میں شہد اور مچھلی کے تیل کے متعلق اپنے تجربات شائع کئے ہیں جو انہوں نے ہیمبرگ کے ایک
کے اسپتال میں زخموں پر ان چیزوں کا استعمال کر کے کئے تھے۔ خراب اور سڑے ہوئے زخموں پر شہد کا استعمال بہت ہی مفید ثابت
وہ بہت جلد صاف ہو گئے لیکن اس سے زخموں میں انگور پیدا ہونے میں مدد نہ ملی۔ تجربات کے دوران میں ڈاکٹر لیوک کو معلوم ہوا کہ
کرنے اور زخم کے اندمال میں مدد دینے کیلئے مچھلی کا تیل بہترین چیز ہے۔ انکی تجویز یہ ہے کہ زخم کو صاف کرنے کے لئے شہد، اور مندمل کر
مچھلی کا تیل استعمال کرنا چاہیئے۔ شہد اور مچھلی کے تیل کو ملا کر مرہم سا بنایا جا سکتا ہے یا تو یونہی زخم پر لگا دیا جائے یا کپڑے کی گدی پر لگا
دیجائے ✚

ہاضمہ پر جلد بازی کا اثر

غذا کی نالی کے افعال کو باضابطہ رکھنے کیلئے ہمارے جسم میں دو قسم کے اعصاب ہیں۔ ایک وہ جو حرکت دودیہ کرتے ہیں یعنی اسکے عضلا
میں مدد دیتے ہیں اور اس حرکت کو تیز کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو اس حرکت کو کم کرتے یا ممکن ہے کہ بالکل ہی بند کر دیتے ہیں۔ گھبراہٹ
کا اثر ان اعصاب کی معرفت یہ ہوا کرتا ہے کہ حرکاتِ دودیہ کا نظام گڑبڑ ہو جاتا ہے اور ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ نہ صرف حرکات بلکہ
اور امعاء کی ہاضم رطوبات پر بھی ان کا مضر اثر پڑتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اثرات بالکل عارضی ہوں لیکن ...... یہ بھی یقین کہ
کہ یہی عارضی برہمی بعض مستقل خرابیاں مثلاً معدہ کے زخم یا بواسیر وغیرہ پیدا کر دیتی ہے، جن سے زندگی کا سارا لطف ہی جاتا رہتا ہے۔
ہمیں اس بات کی عادت ڈال لینی چاہیئے کہ کھانا بہت ہی اطمینان اور بے فکری کیساتھ آہستہ آہستہ کھائیں، اور ایسی صورت
کہ اسے دیکھ کر جی خوش ہو اور خود بخود بھوک معلوم ہونے لگے اسی طرح اگر ہم قبض سے بچنا چاہتے ہیں تو یہ بھی ضروری ہے کہ پیٹ خ
جلدی اور گھبراہٹ سے کام نہ لیں۔ اکثر لوگ اس بات کے عادی ہیں کہ صبح کے ناشتے کے بعد پاخانہ جاتے ہیں اور یہی بہترین وقت بھی
دشواری یہ ہے کہ اسی وقت ہر شخص کو اپنے روزمرہ کا کام شروع کرنے کی جلدی ہوتی ہے، اور ہم ایک ایسے کام کو جس میں طبعاً کافی وقت
جلدی جلدی بھاگم بھاگ کر کے چلے آتے ہیں۔ ہماری امعاء مستقیم کا فعل قدرت نے ایسا رکھا ہے کہ آہستہ آہستہ انجام پاتا ہے اور فضلہ خا
حرکات کی بدولت رہ کر آتی ہے۔ پورے طور پر اور خلاصہ اجابت ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس آنت کو کافی وقت ملے۔ مدرسے جانیوا
ناشتے کے بعد وقت اور بھی تنگ ہوتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آئندہ عمر کے لئے ان کے بہت سے امراض کی بنیاد یہیں سے پڑتی ہ
ایک یہ فرض بھی ہونا چاہیئے کہ وہ گھر کے روزمرہ کے کاموں کا انتظام کچھ اس ڈھنگ سے کریں کہ بچوں کو پاخانے میں بیٹھنے کیلئے کافی وق
اس قدر ضروری ہے کہ اگر اور کوئی چارہ کار نہ ہو تو بچوں کے سونے کے وقت میں تھوڑی کمی کر کے اس طرف وقت نکال دیا جائے ✚

دمہ میں ما فوق البنفشی شعاعوں کا استعمال

ڈاکٹر وڈے نے ایک بیان برٹش میڈیکل جرنل میں شائع کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ ۱۹۳۰ء سے دمہ کے مریضوں پر ما فوق البنفشی شعاعوں کا استعمال کر رہے ہیں اور بہت افزا نتائج حاصل کئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے ہو کر پورے دھڑ پر سامنے اور پیچھے دونوں طرف شعاعیں ڈالی جانی چاہئیں اور لیمپ سے جسم کا فاصلہ چالیس انچ (تقریباً اٹھارہ گرہ) ہونا چاہیئے۔ یہ عمل ہفتہ میں دو مرتبہ ہونا چاہیئے۔ شعاعوں کی زیادہ سے زیادہ مقدار اتنی ہونی چاہیئے کہ جس سے جلد پر باریک دانے ایسے نکل آئیں کہ جو چوبیس سے اڑتالیس گھنٹوں میں جاتے رہیں۔ اتنی مقدار مریض کے جسم میں پہونچانے کے چار سے گیارہ منٹ تک صرف ہوتے ہیں۔ ابتداء چار منٹ سے کیجائے، اور ہر دوسری مرتبہ پچھلی مرتبہ سے ڈیوڑھا وقت دیا جائے جب دانے نکل آئیں تو چند ہفتوں کیلئے عمل بند کر دیا جائے جب تک کہ جلد کی تبدیل شدہ رنگت اپنی اصلی حالت پر نہ آجائے۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے بارہ مریضوں کے حالات پوری تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں جو بہت دلچسپ ہیں اور جن سے دمہ کے مریضوں پر ان شعاعوں کے اثرات کی باقاعدہ تشریح و توضیح ہوتی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ما فوق البنفشی شعاعیں اس مادے کی تخلیق میں مدد کرتی ہیں، "ڈوپا" کہلاتا ہے اور اس سے ایڈری نیلن اور میلے نین بنتی ہیں +

جراثیم کی عمر

کچھ عرصہ پیشتر ہندوستان کے شمالی حصے میں سخت زلزلہ آیا تھا اس زلزلے کے فوراً بعد ہیضے سے ملتی جلتی ایک بیماری وبا کے طور پر پھیل گئی تھی اسوقت ڈاکٹروں کا عام خیال یہ تھا کہ ہیضے کے جراثیم جو زمین کے نیچے مدفون تھے زلزلے کی بدولت آزاد ہو گئے اور اس وبا کا باعث ہوئے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ خیال صحیح تھا یا غلط لیکن حال میں کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر سی، بی لیپمین نے ثابت کیا ہے کہ جراثیم کی عمر فی الحقیقت بہت بڑی ہوتی ہے انہوں نے ایسی زمینوں کے نیچے کہ جو پچیس اور چالیس برس سے بند پڑی تھیں ان کا وجود پایا۔ ایک پرانے مکان سے جسے بنے ہوئے ڈیڑھ سو برس گذر چکے تھے انہوں نے ایک اینٹ لی اور اسے توڑ کر اسکے اندر سے کچھ مادہ لیکر معائنہ کیا تو جراثیم ملے۔ اسی قسم کی کامیابی ایک ہی پرانے مینار کی اینٹوں سے بھی ہوئی جسکی عمر ایک ہزار سال سے بھی زیادہ بتائی جاتی ہے۔

ویلس کی کوئلے کی کانوں میں، اور پین سلوینیا کی معدنوں میں بھی زندہ جراثیم پائے جا چکے ہیں +

طاعون کا شفا بخش ٹیکہ

ہندوستان میں ہر سال طاعون کی بدولت ہزارہا جانیں ضائع ہوا کرتی ہیں اور اس وقت تک اس کا کوئی ایسا علاج دریافت نہ ہو سکا جس سے مرض کا ازالہ ہو سکے، کوئی تیس سال ہوئے ڈاکٹر ہافکن نے طاعون کا ایک ایسا ٹیکہ دریافت کیا تھا جسے حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کیا اس ٹیکہ سے اتنا تو ہو جاتا تھا کہ تندرست آدمی ٹیکہ لگوا لینے کے بعد مرض کے حملے سے محفوظ ہو جاتے تھے لیکن بیماری کا اثر ہو جانیکے بعد یہ ٹیکا بالکل بیکار تھا۔ حال میں کرنل ایس ایس سوکھے آئی، ایم، ایس نے جو ہافکن انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ہیں۔ اس بات کا اعلان کیا ہے کہ وہ طاعون کا علاج دریافت کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ایسے مہلک مرض پر علم و فن کی یہ فتح، یقیناً حد سے زیادہ مسرت بخش ہے۔ ٹیکے کی جو دوا کرنل صاحب نے تیار کی ہے اور اس سے جو ابتدائی تجربات کئے گئے ہیں۔ وہ بہت امید افزا ہیں اور انہیں امید ہے کہ عنقریب وہ ایک ایسا سیرم پیش کر سکیں جو طاعون کا حتمی اور قطعی علاج ہوگا +
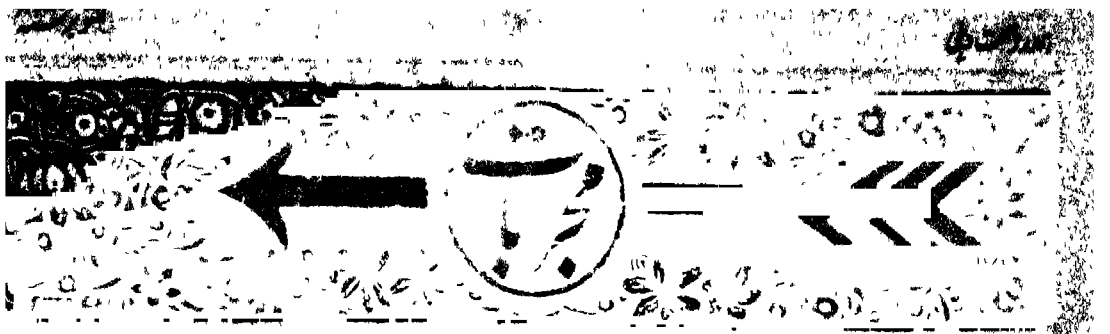
دو تحفے

ازجناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آباد

معزز ناظرین رسالہ، میری جانب سے پچھلے سال تحفۂ سرما کے عنوان سے دو نسخے مختلف طبی رسائل میں جن کو میں نے اپنے زیر علاج مرضا پر تجربہ کرنے کے بعد قابل اطمینان پایا مشتہر کرا چکا ہوں جس سے ابتک صدہا بندگان خدا نے فائدہ حاصل کیا ہے۔ اب بعض ناظرین رسالہ کے بعد اصرار اور خواہش سے دو نسخے جو میرے مجرب ہیں شائع کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تجربہ کے بعد مفید ثابت ہونگے، ہر دو نسخہ جات کی تعریف و توصیف کرکے زمین آسمان کے قلابے ملانا نہیں چاہتا صرف اسی قدر عرض ہے کہ جو اصحاب اس قسم کے امراض میں مبتلا ہوں وہ ضرور ان نسخوں کا تجربہ کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

(۱) طلائے اکبر معروف طلائے فاسفورس رجسٹرڈ

جس کا نسخہ کئی بار میری جانب سے متعدد طبی رسائل میں شائع ہو چکا ہے جس کی صدہا اطبا، وید، ڈاکٹر صاحبان رسالوں میں تصدیق کر چکے ہیں لیکن وہ نسخہ سخت تکلیف دہ تھا۔ لہٰذا اس نسخہ کے دو نقائص جن کے استعمال سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی تھی رفع کرنے کے بعد اب دوبارہ وہی نسخہ قوی الاثر دوائیں شامل کرکے قارئین کی نذر کرتا ہوں جو صاحب بناکر استعمال کرینگے انشاء اللہ ضرور فائدہ اٹھائینگے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ طلا مجلوق سست اکر و ازالۂ غلام زن کا مکمل علاج ہے، بلا تکلف بناکر استعمال کیجئے۔ میری تحریر سے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔

نسخہ طلا:- دو تولہ سم الفار سفید کو ریزہ ریزہ کرکے آدھ پاؤ شیر مدار میں بھگو دیں، جب دودھ خشک ہو جائے تو روغن بیضۂ مرغ تین تولہ، روغن بیر بہوٹی تین تولہ، روغن مالکنگنی تین تولہ، روغن ماندہ تین تولہ، روغن پستہ تین تولہ، روغن لونگ تین تولہ، روغن دارچینی تین تولہ، پیہ مار سیاہ تین تولہ، پیہ خرس تین تولہ، پیہ مینڈک صحرائی پانچ تولہ، روغنیات و چربی میں خشک شدہ دودھ مدار و سم الفار ملاکر مسلسل ایک دن کھرل کریں۔ دوسرے روز کھرل کو ذرا ٹیڑھا کرکے دھوپ میں رکھیں، جب روغنیات سے سنکھیا کے اجزا علیحدہ ہو جائیں اس وقت آہستہ سے روغن کو نکال کر ایک شیشی میں علیحدہ رکھ لیں اب صاف شدہ روغن میں فی تولہ کے حساب حسب ذیل دوائیں شامل کرکے مسلسل دو یوم کھرل کریں دوائیں حسب ذیل ہیں۔

خراطین مصفیٰ چار رتی، جونک تین رتی، زفت رومی، پوست بیخ کنیر سفید، مومیائی، گنجائی، عقرقرحا، جاوتری، مشک عنبر ہر ایک دو رتی، مکھی سبز پر بریدہ دو عدد۔ فاسفورس خشک ایک رتی۔

(۲) معجون مقوی دل و دماغ و جملہ اعضائے رئیسہ

خراب عادتوں کی وجہ سے اگر مادۂ تولید میں کوئی نقص آگیا ہو۔ جریان، احتلام، رقت، سرعت کی شکایت ہو، دل، دماغ اور معدہ کمزور ہو اختلاج رہا کرتا ہو تو ان سب شکایتوں کے ازالہ کیلئے یہ معجون بیحد مفید ثابت ہوئی ہے۔ اخراج منی سے خواہ کیسی ہی کمزوری لاحق ہو اور کل دماغی و قلبی قوتیں جواب دے چکی ہوں لیکن یہ معجون ان سب کمزوریوں کو دور کر دیتی ہے

نسخہ:- مغز بادام شیریں سوا پاؤ، شیر گاؤ سوا دو سیر، زردی بیضۂ مرغ ۱۲ عدد، مغز پستہ ۲ تولہ، مغز کدو شیریں دو تولہ، مغز تخم خربوزہ مغز تخم خیارین تین تولہ، مغز چلغوزہ ۳ تولہ، شقاقل مصری ایک تولہ، زعفران ایک تولہ، ثعلب مصری ایک تولہ، قرنفل ایک تولہ، بہمن سرخ ایک تولہ، تخم ریحان ۶ ماشہ، بہمن ۶ ماشہ، کبابہ چینی ۶ ماشہ، بسباسہ چھ ماشہ، دارچینی چھ ماشہ، اندرجو شیریں ۶ ماشہ، بادرنجبویہ ۶ ماشہ، گل سرخ ۶ ماشہ، تیزپات ۶ ماشہ، صندل سفید نو ماشہ، دانہ الائچی سفید ڈیڑھ تولہ، برہمی بوٹی ڈیڑھ تولہ، ابریشم مقرض ڈیڑھ تولہ، طباشیر ڈیڑھ تولہ، مصطگی رومی ڈیڑھ تولہ، ملیٹھی ڈیڑھ تولہ، کچلہ مدبر ڈھائی تولہ، یاقوت سرخ نو ماشہ، کہربا شمعی نو ماشہ، فیروزہ نو ماشہ، عقیق سفید نو ماشہ، مروارید ناسفتہ ۶ ماشہ، بسد ایک تولہ، شاخ مرجان

ایکتولہ، سنگ یشب ڈیڑھ تولہ، ورق نقرہ کلاں ایک گڈی، ورق طلاء ۴۰ عدد، مشک چھ ماشہ، عنبر ماشہ، رب سیب ½ سیر، رب آملہ ½ سیر
½ سیر، مصری کوزہ ایک سیر، شہد خالص ایک سیر

اول جواہرات کو معہ بسد، مرجان، سنگ یشب، ایکدن عرق کیوڑہ درجہ اول میں کھرل کریں۔ پھر ایکدن عرق گلاب درجہ اول میں کھرل کریں اور ایکدن عرق بید مشک درجہ اول میں کھرل کریں، اسکے بعد دواؤں کو باریک کرکے رکھ لیں، ورق طلاء، ورق نقرہ، زعفران، مشک و عنبر کو علیحدہ شہد میں کھرل کریں، اسکے بعد مغزیات کو شیرگاؤ میں پیس کر شیرہ نکالیں اور اسکو جوش دیں۔ یہانتک کہ کھویا ہو جائے اب اس کھوئے کو روغن گاؤ ½ پاؤ میں بریاں کریں جب بریاں ہو جائے تو زردی بیضہ مرغ ڈال کر تھوڑی دیر اور بھون لیں، اب مصری کوزہ شہد اور رب کا قوام بناکر سب ادویہ ملاکر معجون تیار کرلیں، خوراک چار ماشہ سے ایکتولہ تک ہو حسب قوت مریض کے یہ معجون دافع حس کاذب ہے، جریان، سرعت، رقت کیواسطے مجرب الجرب، مولد مغلظ منی، مقوی دل و دماغ و اعضائے رئیسہ اور دافع اختلاج قلب ہے۔

خضاب کا ایک نسخہ

از جناب شادی رام صاحب شملہ

میں عرصہ سے دیکھ رہا ہوں کہ ہمدرد صحت میں خضاب کے نسخہ کیلئے کئی مرتبہ سوالات شائع ہو چکے ہیں سوال لکھوانے والے کا مقصد عموماً یہ ہوتا کہ اس خضاب سے بال تمام عمر کالے رہیں اور اگر سفید ہو گئے ہوں تو ان کو کچھ دن کے استعمال سے مستقل طور پر سیاہ کردے، یہانتک کہ اگر کھونٹی بھی نکلے تو بھی سیاہ ہو، یا اگر بال مستقل طور پر سیاہ نہ ہوں تو کم سے کم اس خضاب کے استعمال سے وہ بالکل قدرتی طور پر سیاہ رہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ آجتک ناظرین رسالہ میں سے کسی نے بھی کوئی ایسا نسخہ تحریر نہیں فرمایا جس سے کامیابی کی کوئی کرن بھی دکھائی دے سکے

میں کوئی حکیم یا وید تو نہیں ہوں لیکن طب سے مجھے دلچسپی ضرور ہے اور یہ دلچسپی اس سے کچھ زیادہ ہو گئی کہ میرے خیال میں ہر لکھے پڑھے آدمی کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت کو قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے۔ اسلئے میری توجہ خواہ مخواہ خضاب وغیرہ کے نسخوں کیطرف سمٹ جایا کرتی ہے۔ اپنے محترم استاد شرمہان پنڈت حکیم گنیشی لال صاحب بھارگو، خلف الرشید شرمہان پنڈت مادھو رام صاحب وید فرید آبادی کی بیاض سے خضاب کا ایک ملا تھا جسکا میں نے کسی سے تذکرہ نہیں کیا اور نہ مجھے ہی کبھی اسکے بنانے کا موقع ملا، اور سب سے بڑی بات یہ کہ مجھے اپنی معمولی حیثیت کا بھی احساس خصوصاً اسوقت جب کہ میں دیکھ رہا تھا کہ بڑے بڑے تجربہ کار اصحاب اس مسئلہ میں اپنا دماغ لڑا رہے ہیں۔ تو میں اپنی آواز نقار خانہ میں طوطی کی آواز کے مصداق سمجھتا تھا، بلکہ اب بھی سمجھ رہا ہوں لیکن چونکہ میں مجربات کو چھپائے رکھنا بھی ایک گناہ تصور کرتا ہوں اسلئے مذکورہ بالا نسخہ ہمدرد صحت کے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ اس پر توجہ کیجائیگی، اور جو اصحاب اس کو بناکر تجربہ فرمائیں۔ وہ اسکے نتیجوں سے بذریعہ ہمدرد صحت، ناظرین کو مطلع فرما دینگے، نسخوں کی ترکیب وغیرہ فارسی زبان میں لکھی ہے۔ اسلئے میں اُسے ہندوستانی زبان میں پیش کرتا ہوں تاکہ سب لوگ آسانی سے سمجھ سکیں

نسخہ یہ ہے — مازو سبز ۱۰ درم، کوہلی خشک ۱۰ درم، ناشپاتی ۱۰ درم، پوست بیری ۳۰ درم، آب نیشکر تازہ بقدر ضرورت، پہلی تینوں چیزوں کو کوٹ کر کرلیں۔ اسکے بعد اس میں آب نیشکر ملا دیں، اور لوہے کے ایک چھوٹے منہ کے برتن میں ڈال کر اسکے منہ کو گل حکمت کردیں اور چالیس دن تک زمین میں دبائے رکھیں۔ پھر نکال کر حفاظت سے رکھیں، اور جب خضاب کرنا چاہیں تو پہلے ڈاڑھی کے بالوں کو نیشکر کے اس پانی سے دھوئیں جو برتن میں موجود ہے جب بال خشک ہو جائیں تو تھوڑے سے سفید چاول منہ میں ڈال لیں، اور خضاب کی دواؤں کو بالوں پر ملیں۔ یہانتک کہ منہ کے چاول کالے ہو جائیں اسکے بعد بالوں کو نیشکر کے پانی سے دھو لیں۔ بال کالے ہو جائینگے، اور پندرہ سال تک سفید نہیں ہونگے۔

میرے نزدیک اس نسخہ میں دو تین باتیں وضاحت چاہتی ہیں۔ اول نیشکر کے پانی کا وزن، سو میرے خیال میں ڈیڑھ دو سیر پانی اتنے کیلئے کافی ہوگا۔ دوسرے نسخہ میں ڈاڑھی کے بالوں کی قید کیوں رکھی گئی ہے۔ کیا سر کے بال اس سے سیاہ نہیں ہونگے۔ یہاں پر آکر کامیابی نہیں ہے بہرحال تجربہ سے یہ باتیں حل ہو سکتی ہیں۔

مجربات طب جدید

نسخہ جات مفید نسواں!

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی بیرون دہلی گیٹ لاہور

حب سیلان الرحم

(۱) ہیمیلین ۲ گرین
سینے سین ½ "
ہائیڈراسٹین ½ "
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں، اور ہر روز ایک گولی شب کو سوتے وقت کھلائیں۔

(۲) الم ۳ گرین
زنک سلفیٹ ۲ "
ایکسٹریکٹ ہائیڈراسٹس لکوڈ ½ ۱ منم
مارفیا سلفیٹ ½ گرین
ایسڈ ٹینک ۲ "
ایسڈ بورک ۶ "
اجزا کو ملا کر ایک پڑیہ یا قرص بنالیں اور اسے دو پائنٹ نیم گرم پانی میں حل کر کے بطریق معروف ڈوش کریں۔

عسر و احتباس طمث

(۱) ارگوٹین ۱ گرین
ایکسٹریکٹ ہیلی بورنائیگرا (خلاصہ خربق سیاہ) ۱ "
ایلوا ایلوز ۱ گرین
فیرائی سلفیٹ اکسی کیٹا ۱ "
اولیم سیبائنا ½ منم
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی صبح و شام ہمراہ گرم دودھ کھلائیں

(۲) ارگوٹین ۱ گرین
ایکسٹریکٹ ہیلی بورنائیگرا (خلاصہ خربق سیاہ) ۱ "
ایکسٹریکٹ کاسیبی ام ریڈکس (خلاصہ بیخ کپاس) ۱ گرین
ایلوز (صبر) ۱ "
فیرائی سلفیٹ اکسی کیٹا ۱ "
اولیم سے بائی نا ½ منم
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں۔ اور ہمراہ گرم دودھ صبح و شام کھلائیں۔

(۳) پل ایلوز ایٹ فیرائی ۳ گرین
ایپی اول ½ منم
اسکی ایک گولی بنالیں اور صبح و شام کھلائیں،

(۴) فیرائی سلفیٹ ۱ گرین
پل ایلوز ایٹ مر ۲ "
پل سپونس ۱ "
آئل منتھا پ ½ منم
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور صبح و شام ہمراہ گرم دودھ دیں۔

ہسٹیریا

ٹنکچر ولیرین ایمونی ایٹا ۳۰ منم
ٹنکچر بیلاڈونا ۵ "
سٹرونشیم برومائیڈ ۱۵ گرین
سیرپ گلیسرو فاسفیٹ کمپونڈ ۳۰ منم
ایکوا منتھا پ ایک اونس
مکسچر بنالیں اور ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

صرع یا مرگی

سوڈا برومائیڈ ۱۵ گ
سٹرونشیم برومائیڈ ۱۵
سیرپ گلیسرو فاسفیٹ کمپونڈ ۱ ڈ
ایکوا کلوروفارم ایک او
ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام پلائیں

سمن مفرط (موٹاپا)

لکوڈ ایکسٹریکٹ فیوسی ولیسی کیولس ۱ ڈ
سوڈا آئیوڈائیڈ ۳ گ
لائیکوار تھائی رائیڈ ۵
ایکوا کلوروفارم ایک ا
مکسچر بنالیں اور صبح و شام ایسی ایک ا
خوراک پلائیں۔ ازالہ سمن مفرط کیلئے نہای
مجرب دوا ہے۔

(۲) ایکسٹریکٹ فیوسی ولیسی کیولس ۴ گ
فیل بودین اکسی کیٹا (صفرا پتہ بیل خش
۳ گرین
الیومن ½ "
اولیم کیروفلائی ½ "
اجزا کو ملا کر ایک قرص بنالیں اور ایسا ای
ایک قرص صبح و شام کھلائیں۔

(۳) فائی ٹولین
ایک پیٹینٹ دوا ہے جو ایک ایک ٹی سپون

کی مقدار میں ہمراہ جرعہ آب صبح و شام استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

برائے تقویت شعر

اولیم روزمیرینی ۴ ڈرام
لائیکوار ایپسپاسٹک ۲ ″
روغن بادام شیریں ۱½ اونس
سپرٹ کیمفر ۲ ″
گلیسرین بورکیس ۱ اونس
آئل لیونڈر ۸ منم
ٹنکچر جیبورنڈی ۱ اونس

اجزا کو ملا کر بالوں کا تیل بنالیں۔ اور سر پر لگائیں اس سے بال لمبے اور خوبصورت ہو جاتے ہیں۔

حسن افزا لوشن

پوٹاسیم کلوریٹ ایک ڈرام
بورکیس ۲ ″
گلیسرین ۱۰ ″
اکیوا روز ۲۵ ″
آٹو آف روز ۱ منم
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۴ ڈرام

ترکیب ساخت:۔ پوٹاسیم کلوریٹ بورکیس اور گلیسرین کو اکیوا روز میں حل کرلیں آٹو آف روز اور سپرٹ کو علیحدہ حل کرکے آمیز شامل کریں پھر فلٹر کرکے محفوظ رکھیں اور چہرہ دھونے کے بعد لگائیں۔ جھائیاں کلف اور غش دور ہوکر چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے

مطیب دہن لوشن

سیلول ۵۰ گرین
تھائی مول ۲۰ ″
آئل لیونڈر ۵۰ منم
آئل پیپرمنٹ ۵۰ ″
ایسڈ بنزوئیک ۱۰۰ گرین
گلیسرین ۵ اونس
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۵ ″
الکحل ۱۸ اونس

اجزا کو ملا کر لوشن بنالیں اور محفوظ رکھیں۔ عندالضرورت ۱۰۔۱۵ قطرے ایک گلاس پانی میں شامل کرکے کلیاں کرلیں۔ منہ خوشبودار ہوجائیگا۔

سنون مجلی دنداں

چاک پریسی پیٹیٹ ۲ اونس
مگنیشیا کارب ۴ ڈرام
بورکیس ۳۰ گرین
سوڈیم بائیکارب ۴ ڈرام
اورس روٹ (ایرسا مسفوف) ۲ ″
تھائی مول ۲ گرین
کمفر ۵ ″
آئل پیپرمنٹ ۵ منم
آئل آف کلووز ۲ ″
آئل آف لیمن ۲ ″
آئل آف یوکلپٹس ۲ ″
کریازوٹ ۱ منم

اجزا کو ملا کر دو تین گھنٹہ خوب کھرل کرکے سنون بنالیں اور محفوظ رکھیں عجیب دلفریب شے ہے

درد دانت کی دوا

کریازوٹ ۱ ڈرام
اولیم کیسر فلائی ۱ ″
کلوروفارم ۱ ″
ٹنکچر اوپیئم ۱ ″
کمفر ۱ ″
کلورل ہائیڈریٹ ۱ ″
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۱۰ ″

اجزا کو ملا کر محفوظ رکھیں اور بوسیدہ دانت میں روئی کے پھویے سے لگائیں۔

دوا مزیل بدبو

ایلم اکسی کیٹا ۴ ڈرام
ایسڈ بورک ۴ اونس
منتھول ۴۰ گرین
تھائی مول ۲۰ ″
ایسڈ کاربالک ۲۰ ″
اولیم ونٹر گرین ۲۰ ″

اجزا کو ملا کر محفوظ رکھیں اور پاؤں کی انگلیوں اور بغلوں میں تھوڑی مقدار میں چھڑکیں پسینہ کی بدبو کو دور کرتی ہے۔

دوا نجر الف (بدبوئے ناک)

(۱) ایمونیا کلورائیڈ ۴ ڈرا[illegible]
ایسڈ بورک ۱ اد[illegible]
بسمتھ سب نائٹریٹ ۴ ڈرا[illegible]
ایسڈ ٹینک ۱ ″
کونین سلفیٹ ۳۰ گر[illegible]
منتھول ۱ ڈرا[illegible]
لائیکوپوڈیم ۱۱ ڈ[illegible]
مارفیا ہائیڈرو کلور ۱ گر[illegible]

اجزا کو ملا کر خوب کھرل کرکے محفوظ رکھیں۔ بطور نسوار کام میں لائیں۔ نجر الف، نزلہ مزمن۔ دیدان الانف اور نتن کے لئے عجیب شے ہے۔

(۲) کمفر ۴۰ گر[illegible]
منتھول ۸
تھائی مول ۴
یوکلپٹول ۸
آئل آف ونٹر گرین ۴۰
ہائیڈراسٹین ۴½
لکوڈ پیرافین ۱ ۲۰

اجزا کو ملا کر شاشہ انف میں ڈال کر ناک میں چھڑکیں۔

دوا سبل و رمد چشم

آرجی فلیٹ دین ۲۰
سوڈیم کلورائیڈ ۳
اکیوا ڈسٹلڈ ۱ ۱

اجزا کو ملا کر لوشن بنالیں اور بطور تطور پھریری استعمال کریں۔

خارش اندام نہانی

منتھول	ایک ڈرام
آئیو آئل	۲ ڈرام
کلوروفارم	۱ ″
لینولین	۳ اونس

اجزا کو ملا کر مرہم بنالیں اور تھوڑا سا مقام ماؤف پر ملیں۔

(۲) ایسڈ کاربالک	۱۰ گرین
سوڈا کاربولیٹ	۲ ڈرام
ریسارسین	۲ ″
سپرٹ منتھاپ	۳۰ منم
ایکوا ڈسٹلڈ	۱۲ اونس

ملا کر لوشن بنالیں اور اس میں سپنج بھگو کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

مسکچر مقوی رحم

ایکسٹریکٹ وائی برنم پرونی آئی فلوڈ	۲۰ منم
ٹنکچر ہائیوسائمس	۱۵ منم
گلیسرین	۲۰ ″
ٹنکچر ہائیڈراسٹس	۱۵ ″
ایکوا سینامن	۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔ مقوی رحم و مانع استقاط حمل ہے۔

غسول اندام نہانی

اندام نہانی، بھیل اور فم رحم کو ڈوش کرنے کیلئے مندرجہ ذیل ادویہ مستعمل ہیں:۔

عام دوائیں		طاقت غسول
(۱) لائی سول	ایک ڈرام	پانی ایک پائنٹ
(۲) سٹین	½ ″	″
(۳) آئی زال	½ ″	″
(۴) سینی ٹاس	۱ ″	″
(۵) ٹنکچر آئیوڈین	۱ ″	″

قابض غسول

(۱) الم	۱ ڈرام	پانی ایک پائنٹ
(۲) زنک سلفیٹ	½ ″	″
(۳) ٹے نن	½ ″	″

مسکن ڈوش

(۱) سوڈا بائیکارب	۲ ڈرام	پانی ایک پائنٹ
(۲) ٹنکچر اوپیم	۱ ″	″
(۳) کلورل ہائیڈریٹ	۱ ″	″
(۴) پوٹاسیم کلورائیڈ		۳ گرین
سوڈا کلورائیڈ		۵۰ ″
سوڈا سلفیٹ		۲½ ″
سوڈا کاربونیٹ		۲½ ″
سوڈا فاسفیٹ		۲ ″

اجزا کو ملا کر ایک پڑیہ بنالیں اور ایک ایک پائنٹ پانی میں حل کرکے ڈوش کریں۔

(باقی آئندہ)

دو مجرب نسخے (۲)

از جناب حکیم مقبول عالم صاحب

یہ دو ناچیز نسخے اپنی ذاتی مجربات ارسال کرتا ہوں، نسخے کوئی نئے نہیں ہیں۔ مگر میں نے ان سے ناکامی کا منہ خدا کے فضل سے دیکھا نہیں۔

۱۔ سفوف ہندی

برائے سیلان رطوبت از رحم، قرح وغیرہ و برائے سیلان مذی و منی وغیرہ۔

(صفت) گل انبہ (بور) گل فوفل، گل ایتہ، کہربائے، پوست بیرون پستہ، صمغ ڈھاک ہر ایک چھ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، اور شکر سائیدہ ملا کر ملا کر رکھیں، اور چھ چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔

۲۔ سفوف مرواریدی

(صفت) پوست ہلیلہ کابلی، نغدق بریاں، کشنیز خشک سرکہ میں بھگو کر خشک کریں اور بھونیں اور گاؤزبان ۵ ماشہ، آملہ منقیٰ ۵ ماشہ، پوست اترج ۵ ماشہ، تخم کاسنی ۵ ماشہ، اہل السوس مقشر ۵ ماشہ، درونج پانچ ماشہ، بادیان ۵ ماشہ، غرف معرق تین ماشہ، الک مغسول تین ماشہ، طباشیر دو ماشہ، عود ہندی دو ماشہ، مصطگی دو ماشہ، مروارید محلول دو ماشہ، صبح و شام ہمراہ عرق گاؤزبان و بید سادہ بادیان وغیرہ حسب ضرورت۔

فائدہ :۔ سوداس خفقان، غشی، برائے دفع حرارت، دماغ، قلب، معدہ، جگر، ہاضم طعام مخرج اخلاط ردیہ ۔

(۲۸) **بہرا پن** :- آپ مولین آئل جو ایک ہومیو پیتھک دوا ہے استعمال کرائیں۔ دو بوندیں تو کان میں ڈالیں اور پانچ بوندیں پانچ تولہ پانی میں ملا کر صبح و شام پلائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) آپ اپنے بچہ کو حب ایارج تین ماشہ رات کو سوتے وقت کم سے کم ایک ہفتہ تک استعمال کرائیں اور روغن بادام تلخ کے چند قطرے ہر روز کان میں ٹپکا دیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) گل حنا چھ ماشہ، گل سرخ ۲ ماشہ، گل چمبیلی ۲ ماشہ، آب کاسنی سبز ۲ ماشہ، پوست انار ۲ ماشہ، پوست درخت نیم ۲ ماشہ، شیرہ مغز کدو شیریں چھ ماشہ، شیرہ تخم خیارین ۲ ماشہ، آب کدو سبز ۲ ماشہ، روغن کنجد..... میں سوختہ کرکے رکھ لیں۔ اور دن میں تین بار کان میں دو دو قطرے ٹپکائیں اور مربہ ہلیلہ ایک تولہ، خمیرہ ابریشم تین ماشہ بوقت عصر ہمراہ عرق گاؤزبان کھلائیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) آپ بچہ کے کان میں روغن بادام تلخ اور روغن خشخاش دونوں ہموزن ملا کر ٹپکائیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے استعمال سے فائدہ ہو جائیگا۔
(حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) بچہ کو خمیرہ ابریشم سادہ ۲ ماشہ صبح اور چھ ماشہ شام گائے کے تازہ دودھ کیساتھ استعمال کرائیں اور خارجی طور پر حسب ذیل روغن تیار کرکے کان میں ڈالیں۔ نسخہ یہ ہے :- روغن بادام تلخ ۵ تولہ، روغن کدو تلخ ۵ تولہ، آب شحم حنظل دو تولہ، تینوں چیزوں کو ملا کر..... آگ پر رکھیں جب پانی اڑ جائے تو چھان کر استعمال میں لائیں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(و) ثقل سماعت کا مرض مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے۔ تاہم آپ مندرجہ ذیل نسخے استعمال کرائیے۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ آپ انار ترش روغن گل میں نیم گرم کان میں ڈالیں۔ یا روغن تربت گلیسرین ہموزن ملا کر استعمال کریں، سر پر روغن خشخاش روغن کاہو کی مالش کرائیں، اور اطریفل صغیر ۲ ماشہ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ (حکیم بشیر الزماں صاحب رائے پور)

(۲۹) **کیلیں** :- مغز بادام شیریں ایک تولہ، چرونجی ایک تولہ، سمندر جھاگ ۲ ماشہ، سوڈا خوردنی ۲ ماشہ، قرنفل ۳ دانہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر اوبٹنہ کی طرح استعمال کریں، اور گندھک آملہ سار چھ ماشہ، مہندی ۹ ماشہ، چرائتہ چار ماشہ، گل نیم ڈیڑھ ماشہ کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں رات کو بھگو دیں اور علی الصباح دیگر شربت عناب دو تولہ شامل کریں اور پلائیں۔ یہ نسخہ دو تین ہفتہ تک جاری رکھنا چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) آپ اپنی لڑکی کو شربت حنا صبح و شام بقدر تین تین تولہ استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ یہ شکایت جاتی رہیگی۔ یہ شربت ہمدرد دواخانہ سے ملتا ہے۔
(حکیم آغا منصب علی)

(ج) آپ روغن دیودار پانچ تولہ میں دو تولہ گل ستیاناسی ڈال کر جلا لیں۔ اور رات کو سوتے وقت مہاسوں پر لگائیں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(د) شیرہ برگ نیم نو رستہ شیرہ سنکھاہولی ۲، شیرہ فلفل سیاہ ۵ دانہ، لعاب خشک نیم ۲ ماشہ، عرق شاہترہ بارہ تولہ میں نکال کر شربت عناب دو تولہ ملا کر چند یوم استعمال کرائیں۔ اور مغز کدو شیریں ۲ ماشہ، خشخاش ۲ ماشہ، برگ تلسی ۲ ماشہ، برگ گلکر دندہ ۲ ماشہ، عرق گلاب ایک تولہ، سرکہ ایک تولہ، لیموں چھ ماشہ میں پیس کر چہرہ پر ملیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ہ) اس خبیث عارضہ کیلئے میری طرف سے ایک بہترین اور مجرب نسخہ ہمدرد صحت کی کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کو استعمال کریں۔
(حکیم احسان الحق امرتسر)

(و) مغز تکوکھی سفید کو روغن گل میں پیس کر لگائیں۔ (حکیم بشیر الزماں رائے پور)

(ز) آپ یا تو ہمدرد دواخانہ سے غازۂ حسن افزا منگا کر استعمال کریں یا مندرجہ ذیل نسخہ تیار کرلیں۔ نسخہ یہ ہے :- وائٹ پیرو لیٹم ۱ اونس، آئل کیلوجپوٹ سب نائٹریٹ آف بسمتھ ۱ ڈرام۔ زنک اوکسائڈ ایک ڈرام، ریزرسن ۲۰ گرین۔ ترکیب۔ پیٹرولیم کو کسی برتن میں ڈال کر آگ

رکھیں، جب وہ گھل جائے تو باقی تمام اجزا تھوڑے تھوڑے ڈال کر ہلاتے رہیں۔ ٹھنڈا ہو جانے کے بعد کسی شیشے کے برتن میں رکھ لیں اور دونوں وقت پیٹرو پر ملیں۔

(ڈاکٹر لالہ شرفی لال)

(۳۰) امساک ورقت:۔ یہ آسان اور مجرب نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ انشاء اللہ جملہ شکایات رفع ہو جائینگی۔ نسخہ یہ ہے:۔ مغز تخم تمر ہندی آدھ پاؤ، مغز تخم سرس پانچ تولہ، موسلی سپید پانچ تولہ، خولنجان ۵ تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر ہموزن شکر سفید ملا کر سفوف بنائیں، اور نو نو ماشہ پانی کے ساتھ صبح و شام استعمال کریں۔

(حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) آپ یا تو خوا طین تازہ مصفیٰ بطور قیمہ بنا کر استعمال کریں، یا شاہ دیک ایک ایک عدد، قرنفل ۲ ماشہ، زعفران ایکماشہ، مغز سر کنجشک ۶ عدد باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی دودھ کیساتھ استعمال کریں۔

(حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ج) تمام مرضوں کا دفع ہونا چند روز میں مشکل ہے۔ آپ کنگھی بوٹی اور کھرینٹی دونوں کے پتے سایہ میں خشک کر کے سفوف بنالیں اور دودھ کیساتھ بقدر تین ماشہ استعمال کریں

حکیم آغا منصب علی)

(د) جریان، سرعت، ذکاوت حس وغیرہ کیلئے آپ ہمدرد صحت کے اعادۂ شباب نمبر میں سے ملا جالینوس اور اکسیر اعظم شمسی اور معجون جالینوس کے نسخے حاصل کر کے فائدہ حاصل کریں۔

(حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) دال ماش مقشر ۶ ماشہ، مصری ایکتولہ کوٹ چھان کر ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ یا پانچ چھوارے ڈیڑھ پاؤ دودھ میں جوش دیں اور اُسکے چھوارے معہ دودھ کھالیں۔ یا ثعلب مصری شقاقل مصری تین تین ماشہ، مصری چھ ماشہ کا سفوف بنا کر دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

(حکیم بشیر الزماں صاحب)

(۳۱) آواز:۔ ایک رتی سم الفار سفید کو ایک ہزار رتی شکر سفید میں حل کریں۔ پھر ایک رتی شکر مکھن یا بالائی میں ملا کر کم از کم دو ماہ تک استعمال کرتے رہیں۔

(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) گل بنفشہ، گاؤزباں، زوفا خشک، ملہٹی ہر ایک چھ ماشہ، مصری دو تولہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح کو ملکا سا جوش دیکر حسب معمول نوش کریں۔

(حکیم آغا منصب علی)

(ج) روغن گل، روغن حنا، روغن کدو، روغن چمیلی ہموزن ملا کر رکھ لیں۔ اور دن میں چند بار زبان پر مالش کریں۔ اور لعاب بہدانہ چھ ماشہ، لعاب گاؤزباں چھ ماشہ، شیرہ عناب، دانہ، شیرہ مغز کدو ۶ ماشہ، عرق گاؤزباں میں نکال کر شربت عناب دو تولہ ملا کر استعمال کریں۔

(حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) آپ لڑکے کو تریاق نزلہ صبح کو ہمراہ شربت فریادرس استعمال کرائیں، اور رات کو سوتے وقت حب شفا ایکعدد اور روغن بادام روغن کدو کے نیچے لگا دیا کریں

(حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) آپ پہلے تو اپنے لڑکے کو مغز فلوس خیار شنبر کو پانی میں جوش دیکر اس پانی سے غرارہ کرائیں۔ اسکے بعد کباب چینی تین ماشہ، الائچی خورد تین ماشہ مصری کوزہ ایکتولہ تینوں چیزوں کو باریک کر کے زبان کے لگائیں، اور رات کو سوتے وقت معجون کچلہ دو ماشہ ہمراہ عرق بادیان دیں۔

(حکیم احسان الحق امرتسر)

(و) رات کو سوتے وقت معجون برہمی ایکتولہ ہمراہ شیرہ گاؤ استعمال کرائیں اور عاقر قرحا ایکتولہ، بچھ دو تولہ، مغز بادام شیریں تین تولہ کو باریک کر کے دن میں تین چار مرتبہ ملیں۔

(ناتھ مجھروی)

(ز) خولنجان دو ماشہ پیس کر تھوڑے سے شہد میں ملائیں اور صبح یا رات کو سوتے وقت چاٹ لیا کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(۳۲) استرخائے پستان:۔ اجوائن خراسانی ایکتولہ، اقاقیا چھ ماشہ، مازو دو عدد، پھٹکری چھ ماشہ، گل ملتانی چھ ماشہ سرکہ میں پیس کر پستانوں پر لگائیں اور اُوپر سے کس کر باندھ دیں۔ چند روزہ عمل سے پستان اصلی حالت پر آجائیں گے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ب) میں اسکی ذمہ داری تو لے نہیں سکتا کہ ایک دفعہ کے استعمال کے بعد چھاتیاں دوبارہ نہ لٹکیں گی لیکن چند چٹکلے لکھتا ہوں انکے کم سے کم سے وقتی فائدہ ضرور حاصل ہوگا۔ اول، چمگادڑ کا خون چند روز چھاتیوں پر ملیں۔ دوسرے جس لڑکی کو پہلی مرتبہ حیض آئے اس

چھاتیوں پر ملیں۔ تیسرے لعاب۔ اسگند کی جڑ پانی میں پیس کر چھاتیوں پر لگائیں۔ چہارم۔ کچالو کو سرکہ میں پیس کر ضماد کریں۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) چمگادڑ کی چھاتی پر جونک لگائیں جب وہ خون پی کر سیر ہو جائے تو کھرل کر کے بطور ضماد چھاتیوں پر لگائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) آپ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ انشاءاللہ مقصد حاصل ہوگا۔ برگ شوکران اور مینڈک کا خون ہموزن لے کر باریک پیس لیں اور پستانوں پر لگائیں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) پوست مغیلاں، پوست جامن، پوست مولسری ہموزن لے کر سفوف بنالیں، اور تھوڑے سے پانی میں پکا کر لیپ کریں۔ اور دو گھنٹہ کے بعد جوشاندہ برگ مغیلاں سے دھو ڈالیں۔ (حکیم بشیر الزماں)

(۳۳) **زکام وغیرہ**۔ رات کو سوتے وقت مغز بادام شیریں، عدد مویز منقیٰ ۱۳ دانہ مرچ سیاہ، عدد کو پیس کر چاٹ لیا کریں (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) شیرہ مغز بادام شیریں ۵ دانہ، شیرہ بادیان چھ ماشہ، شیرہ چہار مغز ایک تولہ، شیرہ خشخاش ۵ ماشہ، شیرہ نشاستہ گندم ۵ ماشہ، روغن زرد ایک تولہ، شکر سفید دو تولہ حسب معمول بگھار کر علی الصباح استعمال کریں۔ اور مربہ ہلیلہ ایک عدد، رات کو سوتے وقت (حکیم قاضی طاہر حسن صاحب)

(ج) آپ حریرہ مقوی دماغ ہفتہ بھر تک استعمال کریں۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک شیرہ مغز بادام ۱۰ عدد، چند کالی مرچیں ڈال کر پیتے رہیں۔
(حکیم آغا منصب علی)

(د) جواب نمبر ۲۱ پر عمل کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) آپ خمیرہ خشخاش ایک تولہ، ہمراہ شیرہ مغز کدو چھ ماشہ، تخم کاہو، تخم خرفہ، تخم کاسنی ہر ایک تین تین ماشہ، گل بنفشہ ۲ ماشہ، الائچی خورد ۳ عدد بطریق معروف پیس کر شیرہ نکالیں۔ اور شربت بزوری تین تولہ اضافہ کر کے پئیں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(و) مغز کشنیز ایک تولہ، مغز بادیان ایک تولہ، برگ نیب چھ ماشہ، مصری کوزہ دو تولہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور ایک ایک ماشہ صبح و شام گلقند میں ملا کر ہمراہ عرق بادیان ۱۰ تولہ استعمال کریں۔ (حکیم بشیر احمد)

(ز) معجون فلنفونیا تین ماشہ میں کشتہ شلت ایک رتی ملا کر صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم نانک چند جھروی)

(ح) اصل السوس مقشر چھ ماشہ، گل بنفشہ ۳ ماشہ، ردفا خشک تین ماشہ، سپستاں ۷ دانہ، گاؤزباں تین ماشہ، تخم خطمی تین ماشہ، اسطوخودوس تین ماشہ، سبوس گندم چھ ماشہ، ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دے کر چھان لیں۔ اور شربت خشخاش تین تولہ اضافہ کر کے رات کو سوتے وقت پئیں۔
(حکیم بشیر الزماں رائے پور)

(۳۴) **کشتہ مقوی**۔ قلعی کو اکیس بار دہی کے پانی میں اور اکیس مرتبہ دودھی خورد، برگ برگد نورستہ۔ مار، پوست گولر۔ مار، پوست مولسری۔ مار، پوست جامن۔ مار کے مطبوخ میں سرد کر کے بھنگ کے نغدہ میں رکھیں اور بطریق مروجہ کشتہ بنالیں۔ صرف یہی کشتہ کم مطلوبہ فوائد کا حامل ہوگا۔ خوراک، ایک ایک سرخ ہمراہ بدرقہ مناسب۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ب) کشتہ بیضہ مرغ نصف رتی، کشتہ فولاد ۲ چاول، ست سلاجیت ایک رتی تینوں چیزوں کو خمیرہ گاؤزباں عنبری نو ماشہ میں ملا کر کھائیں اور پاؤ سیر گائے کا دودھ پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معجون مقوی و ممسک ایک ماشہ میں کشتہ فولاد ایک رتی ملا کر استعمال کریں۔ انشاءاللہ مقصد حاصل ہوگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) آپ شنگرف دو تولہ کو آب برگ بھنگ میں کھرل کریں۔ پھر قرص بنا کر انگیٹھی میں رکھیں اور ۱۰ سیر اوپلوں کی آنچ دیں، یہ کشتہ بالائی یا مکھن کے ساتھ استعمال کریں۔ مقوی باہ اور مقوی معدہ ہے۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) آپ معجون خشخاش کو کنار والی روزانہ چند روز تک چھ چھ ماشہ ہمراہ نسخہ ذیل استعمال کریں۔ نسخہ۔ تخم کدو شیریں چھ ماشہ، گلقند دو تولہ، تخم کاسنی ہر ایک تین ماشہ، بنفشہ ۔ ماشہ، الائچی تین ماشہ بطریق معروف گھوٹ چھان کر صاف کریں اور شربت بزوری تین تولہ ملا کر پئیں۔ حکیم احسا

(و) معجون فلاسفہ نو ماشہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں رائے پور)

(۳۵) **امساک**۔ کشتہ قلعی مندرجہ جواب سوال ۳۴ تیار کر لیں، پھر کشتہ مذکور ستی عوک ایک حصہ، کچلہ ایک حصہ دونوں کا ایک حصہ کو کھرل کر کے چنے کے برابر

بنائیں۔ خوراک ایک حب۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ب) حسب خواہش دوا عاقرقرحا، جائفل خولنجان، لونگ، مشک، عنبر، مروارید، زعفران۔ سیاہ مرچ، زنجبیل، عرفہ، اسگند ناگوری، روغن چرس، روغن بھنگ، سب ہموزن۔ شہد دوچند، خوراک دو رتی سے چھ رتی تک۔ اول مروارید کو عرق گلاب کیوڑہ، بید مشک میں حل کرکے بعد سب دوائیں ملاکر معجون بنائیں (حکیم اکبر حسین الٰہ آباد)

(ج) لبوب اعظم تین ماشہ میں ایک رتی کشتہ قلعی ملاکر ہمراہ ماء اللحم خاص ۵ تولہ علی الصباح استعمال کریں انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا حکیم آغا

(د) آپ اکسیر اعظم شخصی بناکر استعمال کریں جسکا نسخہ ہمدرد صحت کے اعادۂ شباب نمبر میں شائع ہوچکا ہے۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۳۶) **سرطان و سنگرہنی**:۔ اس مرض کے علاج میں وید صاحبان اکثر و بیشتر بسنت مالتی یا خبث الحدید میں دہی جذب کرکے تر پھلا ورق ملاکر بشکل سفوف یا بشکل حبوب استعمال کرتے ہیں مفصل علاج کیلئے ایک مشرح مضمون کی ضرورت ہے۔ جواب کا لمبا نا کافی ہے (حکیم قاضی طا

(ب) سنگرہنی کے متعلق پورا دستور العمل تو یہاں تحریر کرنا مشکل ہے کیونکہ رسالہ کے مختصر اوراق اسکے متحمل نہیں ہوسکتے۔ متقدمین نے اس کے اسہال کو اسہال معدی کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ مرض گرم ممالک میں زیادہ ہوتا ہے۔ انتڑیاں بہت کمزور ہوجاتی ہیں اور انکی دیواریں پتلی ہیں۔ اور ان پر کہیں کہیں زخم ہوجاتے ہیں۔ مریض کے منہ سے رال بہتی ہے۔ کھانا اور نگلنا دشوار ہوتا ہے۔ دن میں خصوصاً صبح کے وقت تین چار جھاگدار سفید یا مٹیالے رنگ کے دست آجاتے ہیں۔ مریض روز بروز کمزور اور بدن لاغر ہوتا جاتا ہے اور اس کا رنگ پھیکا پڑجاتا ہے اور اگر مناسب نہ کیا جائے تو وہ جانبر نہیں ہوسکتا۔ نسخہ جواب سوال ملا میرے تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے۔ تین چار روز میں ہی مریض کی حالت سنبھل جاتی دوسرا آسان نسخہ حسب ذیل ہے۔ بادیان بریاں، زیرہ سفید، ہڑ خورد بریاں۔ پوست خشخاش بریاں سب کو باریک کریں، خوراک ایک ماشہ صبح، دوپہر، اور ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پلائی کیساتھ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آباد)

(ج) غذا کے بعد پاؤ بھر دہی کی لسی میں کشتہ فولاد ایک تی ملاکر استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ سنگرہنی جاتی رہیگی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) ہر مریض کا علاج اُسکے مزاج اور آب و ہوا کیلئے مناسبت سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے کینسر اور سنگرہنی وغیرہ کیلئے کوئی ایک نسخہ درج نہ
(حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) میرے خیال میں پنڈت جی مندرجہ ذیل سفوف استعمال کراتے ہیں۔ آپ بھی تجربہ کرلیں بہت مفید چیز ہے۔ نسخہ:۔ کتھا ( ) کتھہ گلابی، دودھ تھہری ( ) برابر وزن لے کر سفوف بنالیں اور دہی کی لسی کیساتھ صبح و شام تین تین ماشہ استعمال کرائیں۔ (ناتھہ صبروی)

(و) سنگرہنی کیلئے مندرجہ ذیل ترکیب عجیب و غریب ہے۔ ایک لیموں کو درمیان میں سے چیر کر اس میں مونگ کے برابر افیون رکھیں اسکے بعد ہنڈیکہ ہلکی آگ پر رکھدیں جب وہ گرم ہوجائے تو آگ پر سے اُٹھاکر ٹھنڈا کرلیں۔ اور اس کا رس آہستہ آہستہ چوسیں یہ عمل دونوں وقت صبح کرنا چاہیئے۔ (ڈاکٹر اشرفی لال)

(ز) بادیان، پوست خشخاش، ہلیلہ سیاہ ہموزن لے کر گھی میں بھونیں اور ہموزن مصری ملاکر بقدر الکیتولہ پانی کیساتھ استعمال کریں (حکیم بشیر

(۳۷) **بیخوابی**:۔ جوارش کمونی ۴ ماشہ، جوہر پودینہ دو چاول، ہمراہ عرق بادیان پانچ تولہ بعد طعام صبح شام۔ مربہ آملہ ایک عدد، ورق نقرہ پیچ ایک عدد بوقت عصر۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ب) بیخوابی کے واسطے حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔ نسخہ:۔ پوٹاشیم برومائڈ، بادیان، دانہ الائچی کلاں ہموزن لے کر سفوف بنا خوراک ڈیڑھ ماشہ صبح و شام ہمراہ آب۔ جب بیخوابی کی شکایت رفع ہوجائے تو خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا چھ چھ ماشہ صبح و شام استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) پوٹاشیم برومائڈ ۲ رتی ہمراہ شیر گاؤ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) مریض مالیخولیائے مراقی میں مبتلا ہے۔ آپ بلا تامل ۔۔ مار الجبن کسی تجربہ کار طبیب کے مشورہ سے استعمال کرائیں اور روغن کدو سر پر ملیں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) آپ مریض کو علی الصباح معجون فلاسفہ تین ماشہ ہمراہ شیر گاؤ دیں، اور شام کو حب افیمون ایک عدد ہمراہ عرق شیر اور رات کو سوتے وقت معجون سنجاح ہمراہ شیر گاؤ ۔ یہ چیزیں متواتر پندرہ روز تک استعمال کرائیں ۔ (ناظمہ جعفری)

(و) دماغ میں خشکی پیدا ہو چکی ہے ترمیوں اور غذا کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے، اور مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرانا چاہیئے ۔ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ میں فائدہ ہو جائیگا نسخہ ۔ بہدانہ ۳ ماشہ ایک صاف باریک کپڑے میں باندھ کر تین پاؤ شیر گاؤ میں جوش دیں۔ جوش کے دوران میں دودھ کو ہلاتے جائیں ۔ جب دودھ آدھا رہ جائے تو اتار کر مصری ملائیں ۔ اور روزانہ صبح کے وقت تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(ز) پوٹاشیم برومائیڈ ۵ گرین قدرے پانی میں حل کر کے رات کو سوتے وقت پلائیں اور صبح کے وقت مغز تخم خیارین، مغز تخم کدو، مغز کشنیز ہر ایک تین ماشہ، مغز بادام شیریں ۵ دانہ حسب معمول شیرہ نکالیں اور تین تولہ شربت صندل اضافہ کر کے پلائیں ۔ سر پر روغن کاہو ملیں ۔

(حکیم بشیر الزماں صاحب)

(۳۸) **گٹھیا وغیرہ** ۔ قلت نعوظ، سرعت، رقت کا علاج بعد میں کیجیئے گا ۔ سب سے پہلے گٹھیا کی طرف توجہ کیجیئے ۔ انشاء اللہ اس مختصر اور آسان نسخے سے یہ شکایات رفع ہو جائینگی ۔ نسخہ :۔ اسگندھ ناگوری سائیدہ ۱۰ ماشہ، سورنجان شیریں چار رتی، مشک نصف چاول سب کو باریک کر کے حسب ضرورت روغن زرد و شکر ملا کر علی الصباح استعمال کریں ۔ اگر کچھ گرمی معلوم نہ ہو تو دونوں وقت استعمال کریں ۔ مندرجہ بالا دواؤں کا وزن ایک خوراک کیلئے ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) معجون سیر تین ماشہ صبح و تین ماشہ شام رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) کشتہ قلعی دو سرخ، جوارش زرعونی ۶ ماشہ، ٹنکچر نکس وامیکا دو قطرے تینوں چیزوں کو ملا کر چند یوم تک رات کو سوتے وقت استعمال کریں ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) آپ جواب سوال ۳۵ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں ۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا (حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) آپ صبح و شام خمیرہ گاؤزبان عنبری چھ ماشہ میں کشتہ بیضہ مرغ ایک رتی اور طباشیر سائیدہ ایک ماشہ ملا کر ہمراہ شربت حب الآس دو تولہ و عرق گاؤزبان چھ تولہ استعمال کریں ۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(و) ان شکایتوں کیلئے معجون فلاسفہ اور معجون آردخرما کم قیمت اور بہترین چیزیں ہیں ۔ معجون آردخرما علی الصباح دودھ کیساتھ استعمال کریں اور معجون فلاسفہ رات کو سوتے وقت ۔ دونوں کی مقدار خوراک نو ماشہ ، (حکیم بشیر الزماں رائے پوری)

(۳۹) **عوارض خاص** :۔ آپ مندرجہ ذیل سفوف اور طلاء تیار کر کے استعمال کریں انشاء اللہ فائدہ ہوگا ۔ نسخہ سفوف :۔ سمندر سوکھ، بیجبند، تخم سرالی، تخم بھوں پھلی، تخم قنب ۔ خار خسک، تخم کاہو ہر ایک ایک تولہ، کشتہ قلعی ایک ماشہ، کشتہ نقرہ ۲ ماشہ، کشتہ سہ دھاتہ ۱۲ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں اور صبح و شام تین ماشہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں ۔ نسخہ طلاء ۔ سیماب مصفٰے، سم الفار سفید، مردار سنگ ہر ایک ایک ماشہ، آب کتائی خورد تین تولہ، مکھن تازہ تین تولہ ۔ سب سے پہلے دواؤں کو کتائی کے پانی میں کھرل کریں اسکے بعد مکھن شامل کر کے کچھ عرصہ اور کھرل کریں اور حسب معمول بطور طلاء استعمال کریں ۔ (حکیم شبیر احمد)

(ب) ایک عدد چمگادڑ کلاں کے شکم میں خراطین دو تولہ، زلوہ عدد، سیماب چھ ماشہ رکھ کر منہ بند کریں، اور روغن کشید کر کے بطور طلا استعمال کریں یا دواخانہ ہمدرد سے کوئی تیار شدہ طلا منگا کر استعمال کیا جائے ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ج) مطابق سوال ۳۲ عمل کریں خارجی طور پر میری طرف سے جو نسخہ دو تحفے کے نام سے شائع ہو رہا ہے ۔ بنا کر استعمال کرنا چاہیئے (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) طلا ہیرے والا استعمال کرائیں ۔ یہ بہت مجرب طلا ہے اور تقویت کیلئے معجون مقوی ڈیڑھ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ رات کو سوتے وقت دیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ جواب نمبر ۳۰ پر عمل کریں ۔ انشاء اللہ تمام داخلی و خارجی شکایات رفع ہو جائینگی (حکیم شمس الحق امرتسر)

(و) ایک مفید اور مجرب نسخہ لکھتا ہوں ۔ انشاء اللہ ضرور مفید ثابت ہوگا ۔ بشرطیکہ مریض آئندہ احتیاط سے کام لے ۔

منف: ست سلاجیت، ثعلب مصری، ہیوس اسپغول، طباشیر، موصلی سفید، بہمن سرخ، بہمن سفید ہر ایک ایک تولہ تمام چیزوں کو کوٹ چھان کر مندرجہ ذیل ادویہ شامل کریں۔ کشتہ فولاد ۳ ماشہ، کشتہ قلعی ۲ ماشہ، ورق نقرہ باریک ۹ ماشہ، مروارید ۱ ماشہ۔ مقدار خوراک چھ ماشہ صبح و چھ ماشہ شام ہمراہ شیر گاؤ تازہ دودھ میں اگر روغن بادام چھ ماشہ اور اضافہ کر لیا جائے تو مناسب ہے اور خارجی استعمال کیلئے ہمدرد دواخانہ سے کوئی مناسب طلا منگا لیا جائے (حکیم احسان الحق)

(ز) خراطین خشک مصفی ایک تولہ، بیر بہوٹی ایک تولہ، روغن چنبیلی ایک چھٹانک میں حل کر کے مالش کریں، اور معجون آرد خرما نو ماشہ دودھ کیساتھ استعمال کریں۔

(۴۰) **کثرت احتلام**:۔ تخم خرفہ دو تولہ کو عرق گلاب ایک تولہ میں، تال مکھانہ ۲ تولہ کو آب بیخ کیلہ ایک تولہ میں حل کریں۔ اور طباشیر ۲ ماشہ، دانہ الائچی خورد سائیدہ تین ماشہ، کشتہ قلعی تین ماشہ، تخم کاہو سائیدہ ۲ ماشہ ملا کر رکھ لیں خوراک ہمراہ شربت نیلوفر بوقت صبح۔ جوارش پودینہ چھ ماشہ بعد طعام صبح و شام کھائیں۔ اور کتھہ سفید ایک تولہ، پھٹکری ایک تولہ، طوطیا بریاں ایک ماشہ، سہاگہ ۱ ماشہ روغن قرنفل میں ملا کر دانتوں پر ملیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن)

(ب) آپکا لڑکا مجموعہ امراض بنا ہوا ہے بہتر ہے کہ کسی مقامی طبیب کے مشورے سے علاج کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) (ج) ہمدرد دواخانہ سے قرص جریان طلب کر کے استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی) (د) لڑکے کو مندرجہ ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کرائیں۔ کثرت احتلام، ضعف دماغ اور نسیان وغیرہ شکایتیں انشاء اللہ رفع ہو جائینگی۔ نسخہ:۔ کشتہ مرجان، کشتہ قلعی، ست سلاجیت، ثعلب مصری، موصلی سفید ہر ایک ایک تولہ، ورق نقرہ نو ماشہ، مروارید سائیدہ تین ماشہ، حسب معمول سفوف تیار کریں، اور صبح و شام تین تین ماشہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر) (ہ) آپ بچہ کو جواب نمبر ۳۹ کا سفوف تیار کر کے استعمال کرائیں اور کھانا کھانے کے بعد شربت اکسیر خاص ایک تولہ چٹا دیا کریں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(و) جوارش جالینوس نو ماشہ پاؤ بھر دودھ کیساتھ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم بشیر الزماں رائے پور)

(۴۱) **برص**:۔ نوشادر ایک تولہ، بیخ شیطرج ۱ تولہ، بابچی ۱ تولہ، پوست بیخ انجیر پانچ تولہ، تخم پنواڑ ۲ تولہ، بیخ کنیر پانچ تولہ، تیز سرکہ میں ملا کر حسب دستور روغن کشید کر لیا جائے اور ایک تولہ روغن مذکور سیماب ۲ ماشہ، بیر بہوٹی ۲ ماشہ، مردار سنگ ۲ ماشہ میں ملا کر رکھ لیں اور دن میں تین بار داغوں پر ضماد کریں۔ مگر پہلے داغوں پر جونکیں لگوا کر خون نکلوا دیا جائے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی) (ب) پوست بیخ انجیر جنگلی دو تولہ، بابچی چار تولہ، نیل ایک تولہ سب باریک کر کے تیز سرکہ میں کھرل کریں اور گولیاں بنائیں جب ضرورت ہو تو ایک گولی سرکہ میں گھسکر داغوں پر لگائیں انشاء اللہ تیس چالیس دن میں داغ جاتے رہیں گے (نوٹ):۔ اگر زخم ہو جائے تو دوا کا استعمال عارضی طور پر ترک کر دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ج) روغن بابچی داغوں پر لگائیں داغ رفع ہو جائینگے (حکیم آغا منصب علی) (د) آپ روغن بابچی داغوں پر لگائیں اور چیڑ کے برادہ کا عرق کشید کر کے صبح و شام پئیں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر) (ہ) گندھک آملہ سار ایک تولہ، بابچی ایک تولہ، تخم پنواڑ ایک تولہ، تخم جھنجھن ایک تولہ، مغز تخم نیب ایک تولہ سب چیزوں کو نیم کوفتہ کر لیں اور اس میں سے ۹ ماشہ دوا ایک چھٹانک پانی میں رات کو بھگو دیں صبح کو آب زلال پی لیں اور پھوک پیسکر داغوں پر لگائیں اسی طرح صبح کو آٹھ ماشہ دوا بھگو کر شام کو پئیں اور لگائیں۔ دوران علاج میں دودھ اور لسی سے پرہیز لازمی ہے لیکن گھی کا استعمال زیادہ رکھنا چاہیے دوا چالیس روز تک استعمال کرنی چاہیے (ناطقہ جھروی) (و) اس مرض کو دور کرنے کیلئے ایک بہت عمدہ نسخہ میں ہمدرد صحت میں شائع کرا چکا ہوں ملاحظہ فرمالیں۔

(۴۲) **اختناق الرحم**:۔ ہینگ ایک ماشہ، کشتہ فولاد ایک ماشہ، مرکی ۱ ماشہ، لوبان ایک ماشہ، بیخ بادیان ایک ماشہ، ابہل ایک ماشہ، کونین ۱ ماشہ، جدوار خطائی ۱ ماشہ، حب بلسان ۱ عدد۔ آب ادرک میں خوب کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں، خوراک ایک گولی ہمراہ شربت بزوری دو تولہ، دورہ کے وقت بازو باندھ دئے جائیں اور نوشادر سائیدہ ۲ ماشہ، چونہ خوردنی ۲ ماشہ پانی میں گھول کر سنگھایا جائے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی) (ب) ہیرا ہینگ، کافور، افیون، جند بیدستر سب ہموزن باریک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی پانی کیساتھ دیں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریضہ ضرور ورم رحم کی شکایت میں مبتلا ہے کسی قابلہ سے باقاعدہ علاج کرائیں۔ اور ادرار کیلئے مندرجہ ذیل نسخہ دیجیے۔ نسخہ:۔ تخم کرفس، تخم گزر، تخم کشوث ہر ایک تین ماشہ، پر سیاؤشاں، مشکطرامشیع، پوست خربزہ ہر ایک ۲ ماشہ، پوست املتاس نو ماشہ سب چیزوں کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوشدیکر صاف کریں۔ اور شربت بزوری بارد چار تولہ ملا کر پلائیں (حکیم آغا منصب علی) (د) آپ مریضہ کو جند بیدستر ایک رتی صبح و شام ہمراہ .... کھلائیں اور حیض کے دنوں میں مندرجہ ذیل نسخہ پلائیں نسخہ:۔ تخم پنبہ دانہ ۲ تولہ، پوست املتاس دو تولہ، مشکطرامشیع ۲ ماشہ، تخم شبت ۲ ماشہ، تخم کرفس ۲ ماشہ تمام چیزوں کو ایک سیر پانی میں جوشدیں اور صاف کر کے تھوڑا سا پرانا گڑ ملالیں اور دن میں تین چار مرتبہ تھوڑا تھوڑا پلائیں (حکیم شمس الحق)

(ہ) آپ مریضہ کو معجون مشکطرامشیع ایک تولہ ہمراہ عرق بادیان استعمال کرائیں اور شام کو مفرح اعظم ہمراہ عرق گلاب اور عرق بید مشک۔ رات کو سوتے وقت معجون نجاح تین ماشہ ہمراہ شیر گاؤ۔ (ناطقہ جھروی)

(و) ہمدرد دواخانہ سے ماہواری دوا منگاکر استعمال کریں یا کسی انگریزی دواخانہ سے سیلپرینا خرید کے استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں)

عوارض حلق : پہلے معدہ اور جگر اور قبض کی اصلاح کی جائے اگر اسکے بعد بھی شکایت مخصوصہ باقی رہیں تو علاج پر غور کیا جائیگا۔ شیرہ بادیان ۵ ماشہ شیرہ تخم کشوث ۵ ماشہ شیرہ تخم خیارین ۷ ماشہ، شیرہ شاہترہ ۵ ماشہ شیرہ خارخسک ۵ ماشہ شیرہ تخم کاسنی ۵ ماشہ شیرہ مگو سبز ۵ ماشہ پانی میں نکال کر شربت بزوری ۲ تولہ، شربت دینار ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اور جوارش پودینہ ۵ ماشہ بعد طعام اور مربہ ہلیلہ ایک عدد بوقت شب خواب (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی) (ب) جبتک ہیولی علاج نہ ہوگا فائدہ کی کوئی امید نہیں ہے کسی مقامی طبیب سے مشورہ کیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی) (ج) آپکی تازہ بیر بیج کی پھلیاں دو تولہ لیکر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کریں اور پاؤ بھر پانی میں رات کو بھگو دیں صبح کو نتھار کر چند بتاشے ڈال کر پلائیں اس نسخہ سے جگر کی حرارت تیز اور جریان کی شکایتیں رفع ہو جائینگی (حکیم آغا منصب علی)

(د) آپ جواب سوال نمبر ۳۹ پر عمل کریں اور کھانا کھانیکے بعد معجون سنگدانہ مرغ چھ چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق برنجاسف ۔ اتولہ استعمال کریں (حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) معجون ثعلب ۵ ماشہ ہمراہ شیرگاؤ استعمال کرائیں اور ہمدرد دواخانہ کا طلا مجلوق خارجی طور پر استعمال کرانا چاہیئے (حکیم بشیر الزماں رائے پور)

جریان خفیف : قبض و حدت جریان کا باعث ہے پہلے قبض و حدت کی اصلاح کیجائے۔ گلقند ایکتولہ ہمراہ عرق بید مشک پانچتولہ بوقت صبح، اور جوارش مصطگی ۵ ماشہ بعد طعام اور خمیرہ مروارید دو ماشہ اور خمیرہ ابریشم ارشد والا ۷ ماشہ بوقت عصر، اطریفل شاہترہ ۱ تولہ رات کو سوتے وقت دیجئے۔ حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ب) عصارہ ریوند، ایلوا، مصطگی رومی، گل سرخ سب ہموزن لیکر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور رات کو سوتے وقت دو گولیاں سونف کے عرق کیساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) (ج) ایلوا، عصارہ ریوند، مصطگی رومی، سقمونیا سب ہموزن لیکر عرق گلاب سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں (حکیم آغا منصب علی) (د) آپ اپنے بھائی کو روغن بادام ایکتولہ پاؤ بھر گائے کے دودہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت پلائیں اور جواب نمبر ؟ کا نسخہ تیار کرکے دیں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر) (ہ) جوارش کمونی مسہل ایکتولہ ہمراہ عرق بادیان ۱۰ تولہ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں (حکیم بشیر الزماں)

(و) آپ اپنے بھائی کو قرص جریان ۲ عدد ہمراہ شیرگاؤ استعمال کرائیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

سوزش سینہ : اصل السوس، بادیان، زیرہ سفید، دانہ الائچی خورد، طباشیر، عود غرقی، پودینہ، فلفل سیاہ، گل سرخ، سرکہ جامن میں سب کو حل کرکے اور کوٹ چھان کر رکھ لیں۔ خوراک ۲ ماشہ بعد طعام، اور مربہ آملہ ایکعدد، ورق نقرہ ایک عدد سہ پہر کو استعمال کریں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ب) غذا کے بعد دونوں وقت نو نو ماشہ جوارش کمونی کھا لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) صبح کے کھانیکے بعد جوارش کمونی ۹ ماشہ اور شام کو جوارش جالینوس ۹ ماشہ استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی دہلی)

(د) آپ جواب نمبر ۴۲ پر عمل کریں اس سے قبض اور سینہ کی جلن وغیرہ کی شکایتیں دور ہو جائینگی۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) آپ کھانا کھانیکے بعد نمک جالینوس دو دو قرص استعمال کرلیا کریں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

ضعف بصر : تنقیہ دماغ کے بعد مقویات دماغ کا استعمال مناسب ہے، ورنہ فی الحال اطریفل مقوی دماغ رات کو سوتے وقت استعمال کریں اور آنکھوں میں کحل الجواہر لگائیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی) (ب) مصری کوزہ کالپی ایکتولہ، قرنفل ایکماشہ، ہلدی ۳ ماشہ، فلفل دراز ۳ ماشہ کھرل کرکے سرمہ بنالیں اور رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی) (ج) دماغ کیلئے مندرجہ ذیل حریرہ کا استعمال مناسب ہے۔ نسخہ مغز بادام ۵ دانہ، پستہ ۵ دانہ، مغز پیٹھہ ۳ ماشہ، مغز پنبہ دانہ ۳ ماشہ، تخم خشخاش ۳ ماشہ، الائچی خوردہ ۵ دانہ، مصری دو تولہ پانی میں شیرہ نکال کر روغن گاؤ میں بگھاریں، اور نیم گرم استعمال کریں۔ اور ضعف بصر کیلئے کحل الجواہر مناسب ہے (حکیم آغا منصب علی دہلی)

(د) آپ ہمدرد دواخانہ سے سرمہ نرگسی منگاکر استعمال کریں۔ اور رات کو سوتے وقت اطریفل بادام نو ماشہ کھالیا کریں۔ (ناتمہ جبلی)

(ہ) آپ علی الصباح خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۷ ماشہ استعمال کریں اور رات کو سوتے وقت معجون برہمی نو ماشہ کھائیں اور آنکھوں میں کحل الجواہر لگائیں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

اصلاح نسخہ : نسخہ میں عنبر اشہب کا وزن بہت کم ہے اور مرچ سیاہ و افیون کا وزن زیادہ ہے ہمارے خیال میں عنبر کا وزن کم از کم ۵ درم اور مرچ سیاہ و افیون کا وزن زیادہ سے زیادہ ۸ درم ہونا چاہیئے۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(ب) نسخہ بڑا لمبا ہے اختصار سے کام لینا چاہیئے۔ عنبر کا وزن کم ہے کم سے کم تگنا کیجئے۔ اور افیون کا وزن آدھا ہونا چاہیئے۔ زعفران بھی کم کر دیا۔ (حکیم شمس الحق خاں امرتسر)

سوالات؟

ضابطۂ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہو لیکن دوسرے سال اس حق کا استعمال نہیں کیا جا سکتا +

(۲) سوال تین سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +

تین سطروں سے زیادہ کیلئے خریداروں کو بھی دو آنے فی سطر کے حساب سے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں +

اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر چار سطری سوال درج کرا سکتے ہیں زیادہ سطور کیلئے مزید دو آنہ فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں +

پانچ سطر سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جسکا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا +

رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہیں ہو سکیگی +

سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو قطع و برید کا اختیار بہرحال ہوگا +

آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک دفتر میں سوال پہنچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے +

میری عمر اب ۵۲ سال کی ہے۔ عام تندرستی اچھی ہے۔ مرض بواسیر ۳۰، ۳۵ سال سے ہے۔ دو تین مسّے باہر ہیں۔ پہلے بہت خون نکلتا تھا مگر اب اتفاقیہ کبھی ہوتا ہے۔ ۵ سال سے بواسیر ہوگئی ہے۔ زخم اندرونی ہے اور کم و بیش مواد بھی جاری رہتا ہے اگر مچھلی یا کباب وغیرہ کھالئے جائیں تو تپ لرزہ کے ساتھ بیحد مواد جاری ہو جاتا ہے۔ حکماء کرام توجہ فرمائیں۔ معدہ ہمیشہ سے ریاحی ہے + (خریدار نمبر ۴۲۳۷)

دونوں پاؤں میں چھاجن یا اکوتہ کئی سال ہے کبھی اچھا بھی ہو جاتا ہے حضرات اطبا کوئی ایسا سہل الحصول نسخہ شائع فرمائیں جس سے یہ خبیث مرض ہمیشہ کیلئے جاتا رہے۔ (خریدار نمبر ۴۷۵۲)

میرا ایک بچہ جسکی عمر ۱۱ سال ہے تقریباً ڈیڑھ سال سے ام الصبیان اور اختلاج قلب میں مبتلا ہے۔ پہلے پہلے تو دورہ رات دن میں اٹھارہ بیس بار ہوتا تھا اور زیادہ سے زیادہ آدھے منٹ رہا کرتا تھا۔ اب دوروں کی یہ کثرت تو نہیں رہی ہے۔ لیکن مہینہ دو مہینہ میں دورہ پڑ جاتا ہے جو ایک دو منٹ تک رہتا ہے۔ اس حالت میں کف تو نہیں آتا لیکن پیشاب کبھی نکل جاتا ہے۔ حکیم صاحبان کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۴۲۱)

مریض عمر ۳۲ سال۔ اُنیس سال کی عمر تک جلق کا عادی رہا۔ بیس سال کی عمر میں خصیتین میں ورم ہوگیا۔ جو ٹکمید و تدہین سے زائل ہوگیا لیکن بایاں خصیہ پلپلا اور چھوٹا ہوگیا۔ اور دونوں خصیوں کی رگیں اُبھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں، ہر چند گرم طلاؤں کا استعمال کیا گیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا آلۂ تناسل میں بھی کافی خم ہے اور جو ڈھیلی ہے مادہ منویہ نہایت رقیق ہے، شادی شدہ ہے اور کم و بیش ذکاوت ازدواج کو کسی کسی طرح نباہ لیتا ہے، جسمانی حالت ویسے اچھی ہے۔ بہت سی آبلہ انگیز دوائیں بھی استعمال کرائی گئیں لیکن ..... کا خم دور نہیں ہوا۔ ہندوستانی دواخانہ دلی، اور بڑا دواخانہ دہلی سے بھی انکی ہدایات کے مطابق بہت دوائیں منگوا کر استعمال کرائی گئیں لیکن بے سود۔ اطباء کرام نہایت مجرب نسخہ تجویز فرما کر شکر گذار فرمائیں

(خریدار نمبر ۴۲۷۱)

۳۰ سالہ شادی شدہ مریض کو مولت جگر و تبخیر معدہ انتہائی حد تک پہنچ چکی ہے۔ متعدد علاج کرانے پر بھی کوئی تشفی بخش فائدہ نہ ہو سکا۔ مرض کے مزمن ہو جانیکے سبب جریان ورقت بھی ایک سال سے پریشان کئے ہوئے ہے۔ حرارت کی تمام علامتیں موجود ہیں۔ سر دل و دماغ نا سکون ہوتا ہے قارورہ سُرخ اور اس میں اجزائے علیظ کی آمیزش رہتی ہے تشنگی زیادہ ہتھیلیوں اور تلووں میں سوزش ہوا کرتی ہے روزانہ ایک وقت اجابت ہوتی ہے، قلب کی حرکت بھی اعتدال پر نہیں ہے۔ اطباء کرام سے التماس ہے کہ کسی ایسے نسخہ سے مطلع فرمائیں،

یک مایوس العلاج کیلئے آب حیات کا کام دے ◆ (خریدار نمبر ۴۵۳۴)

یرے ایک دوست کا دماغ اس قدر کمزور ہو کہ نہ تو وہ چند سطور زور سے پڑھ سکتا ہو۔ اور نہ ہی بلند آواز برداشت کر سکتا ہو، اور بینائی بھی کمزور ہے
مقول اور مفصل علاج سے اطلاع بخشی جائے ◆ (خریدار نمبر ۱۹۰۳)

یری لڑکی کو نو سال کی عمر سے ہسٹیریا کی شکایت ہے۔ بہت سے علاج کئے مگر اسوقت تک مرض نہیں گیا، کئی مرتبہ مسہل بھی ہوئے ایک مرتبہ
ں کے اُوپر سے فصد بھی لی گئی۔ مگر نتیجہ کچھ نہ نکلا، لڑکی کی عمر اب ۱۶ سال ہے ◆ (خریدار نمبر ۴۱۹۸)

ر کو فجر سے عشا تک سات آٹھ دفعہ پیشاب آتا ہو۔ اور بعض اوقات اس میں گرمی بھی ہوتی ہے۔ پیشاب کے ڈاکٹری معائنہ سے کوئی خرابی
علوم نہیں ہوئی۔ ابتدائے بلوغ سے احتلام اور سرعت انزال جریان بھی لاحق ہے۔ عضو میں ٹیڑھا پن نہیں۔ آتشک سوزاک یا سیلان
ن کبھی نہیں ہوا کبھی نشہ کی بھی عادت نہیں۔ اب تک کوئی علاج نہیں کیا۔ اب بھوک کم لگتی ہے۔ کثرت جماع کا عادی رہا ہوں۔ البتہ
م کم قیمت، سہل الحصول اور جائز دوا یہ تجویز فرما کر متشکر فرمائیں۔ یہ بات اکثر دل کو پریشان رکھتی ہے کہ خود بھی قدرتی خواہش سے محروم ہوں،
اپنی اہلیہ کی خواہش کی تسکین بھی نہیں کر سکتا ◆ (خریدار نمبر ۲۸۵۳)

ن سالہ مریضہ دو مہینے سے حاملہ ہے صحت اچھی ہے اور اسکے پاؤں کی ہڈیاں گھٹنے تک اصلی حالت پر ہیں۔ کہ اس سے نیچے وہ ٹیڑھی
ہوئی ہیں جس سے گھٹنوں کے نیچے کا درمیانی حصہ چوڑا ہو کر ٹوکری کی طرح ہو گیا ہے۔ کروٹ لینے سے دونوں پاؤں زمین سے اُٹھ جاتے
۔ ایسی حالت میں اگر ان کو ملانے کی کوشش کی جاتی ہے تو جوف عانہ پر اس کا اثر پڑتا ہو۔ حکمائے آسان اور بے خطا علاج کا خواہش مند ہے

(خریدار نمبر ۲۸۹۷)

یری عمر تیس سال ہے۔ طالب علمی کے زمانہ میں نظر کمزور ہو گئی تھی۔ بارہ سال سے عینک لگانے کا عادی ہوں۔ دن کو دُور سے کچھ نظر نہیں
کیا کوئی صاحب اپنے تجربے کی بنا پر کوئی ایسا سرمہ بتا سکتے ہیں جس کے استعمال سے میری عینک اُتر سکے، اور دُور کی نظر درست ہو جائے
ہے اچھے سرمے استعمال کر چکا ہوں۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا ◆ (خریدار نمبر ۴۲۷۹)

ے کے دہی اور چھاچھ کے کیا کیا فائدے اور کیا کیا نقصانات ہیں ◆ (خریدار نمبر ۲۹۲۰)

یرے ایک دوست کو عرصہ دس سال سے ایک پیر میں عارضہ فیل پا ہو گیا ہے جسکی وجہ سے دو تین مہینے بعد بخار آکر اسی پیر میں غدود
ہر ہو کر سخت تکلیف پیدا ہو جاتی ہے اور انہی دنوں میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی نکل آئیں، اور ان سے پانی نکلتا رہتا ہے اور وہ دس
ن روز میں اچھی ہو جاتی ہیں حکیم صاحبان کوئی آسان نسخہ تحریر کریں ◆ (خریدار نمبر ۴۲۹۰)

یرے والد صاحب کی عمر ۵۵ برس ہے۔ وہ اگر سو قدم بھی چلیں تو پسینہ آنے لگتا ہو اور دونوں کلائیوں اور ٹانگوں میں درد رہتا ہو۔ پیٹ
ڈولتا ہے، ہاضمہ خراب ہو قبض کی ہمیشہ شکایت رہتی ہے۔ کسی قبض کشا دوا کے بغیر پاخانہ نہیں ہوتا۔ رات کو نیند بھی نہیں آتی ◆

(خریدار نمبر ۱۹۸۷)

ٹھتے بیٹھتے وقت میرے زانو میں درد ہوتا ہو اور میرے جسم کا بایاں نصف ہمیشہ سردی سے دُکھتا ہے یعنی ٹھنڈے پانی سرد ہوا سے جسم کے
یں جانب درد محسوس ہوتا ہو ◆ (خریدار نمبر ۱۱۱۸)

ریضہ کی عمر ۲۷ سال ہے، چار سال سے حیض بھی بند ہے۔ اب اسکو نفخ شکم کے علاوہ متلی و قے کی شکایت ہو۔ اجابت تین چار روز میں ہوتی
، وہ بھی بالکل خشک، پیشاب کی مقدار بھی کم ہوتی ہو۔ ہاتھ پیروں میں سوزش رہتی ہے۔ دماغ عموماً چکراتا رہتا ہو، اسکے علاوہ سوتے میں
یسا معلوم ہوتا ہے، اگر اس وقت کوئی اسکے سر کو پکڑ کر بیٹھ جائے تو چکر جاتا رہتا ہے، اور نیند آ جاتی ہے، خاص توجہ کی ضرورت ہے ◆

(خریدار نمبر ۳۷۲۵)

یرے چہرہ پر کثرت سے غیر ضروری بال اُگے ہوئے ہیں۔ کیا آپ ازراہ مہربانی کوئی ایسا نسخہ تجویز فرما سکتے ہیں جس کے لگانے سے ایک خاص
یعنی رخسار کے غیر ضروری بال ہمیشہ کے واسطے اُگنا بند ہو جائیں اور ساتھ ہی چہرہ کی رنگت میں بھی کچھ فرق نہ آئے۔ کیونکہ میرے
ہ کی رنگت سفید ہے اور تبدیلی رنگت نہایت بدنمائی کا باعث ہوگی نسخہ آزمودہ ہونا چاہیئے ◆ (عبدالوحید خاں)

میرے ایک عزیز کی بیوی جنکی عمر ۲۰ سال ہے، شادی کے دو سال بعد سے پیٹ میں پانی جمع ہوجانیکی شکایت میں مبتلا ہیں۔ دو تین مرتبہ ڈاکٹر صاحب نے نلی کے ذریعہ ۱۰ یا ۱۲ سیر پانی نکالا لیکن پندرہ روز کے بعد پانی پھر جمع ہونا اور پیٹ بڑھنا شروع ہوگیا کئی ڈاکٹری علاج کیئے گئے لیکن کچھ فائدہ نہ ہو۔ حکماء کی خدمت میں عرض ہے کہ ایسا نسخہ مرحمت فرمائیں جس سے اس غریب اور کم معاش کا بھلا ہو اور وہ دعاگو رہے +

(خریدار نمبر ۴۱۹۹)

دواآتشہ ماء اللحم نکالنے کا کیا طریقہ ہے۔ سات مرغیوں کے گوشت سے کتنی بوتلیں نکالنی چاہئیں ضعف باہ اور سرعت انزال کیلئے کون کونسی ادویہ شامل کرنی چاہئیں۔ کیا یہ ادویہ گوشت میں ہی ڈال دی جائیں۔ یا ماء اللحم نکالنے کے بعد شامل جائیں۔ خوراک اور پرہیز کیا ہو؟

(خریدار نمبر ۲۰۰۱)

عمر ۳۰ سال، دماغی محنت سے تکان دکم خوابی ہوجاتی ہے۔ گاہے موسم بارش میں بلغمی کھانسی، دھڑکن و دحشت ظاہر ہوتی ہے غذا کی خواہش کم ہے، پیٹ بھرا بھرا رہتا ہے، ریاح کی کثرت، قبض دائمی جریان ورقت وسرعت بھی موجود ہیں۔ بیکار پڑے رہنے کی خواہش زیادہ ہے۔ جوانی میں سوزاک بھی ہوچکا ہے +

(خریدار نمبر ۳۹۰۷)

میرے چھوٹے بھائی کے سر کے بال بکثرت گرتے ہیں اور بیچ میں گنج بھی ہوگیا ہے۔ یہ شکایت تین ماہ سے ہوگئی ہے اسکے قبل بالکل نہ تھی بہت سے تیل لگائے لیکن بے نتیجہ۔ ناظرین کوئی مجرب نسخہ لکھیں جو بالوں کو جمائے اور دراز کرے تیل خوشبودار ہو تو زیادہ بہتر ہے، دماغ بھی پست کر رہا ہے +

(ایک خریدار)

میری ناک میں سے ہیں لیکن ان کا اثر حلق میں اب تک کچھ نہیں ہے، حکمائے حاذق ازراہ مہربانی ایسا مجرب نسخہ تحریر فرمائیں کہ اسکے استعمال سے جلد شفا ہو +

(خریدار نمبر ۴۴۳۵)

میری عمر ۲۰ سال کی ہے، مجھ کو آتشک اور سوزاک کی بیماری ہوئی تھی جو ایکسال تک رہی مگر دو مہینے بعد میرے سر میں موٹر کے انجن کیطرح آوازیں آنے لگیں۔ یہ حالت اب تک ہے، سماعت بھی کم ہو رہی ہے، اور دماغ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اطبائے کرام زود اثر نسخہ سے مطلع فرمائیں

(خریدار نمبر ۴۰۲۲)

میرے ایک دوست کی اہلیہ جنکی عمر ۲۰ سال ہے، پیدائش ہی سے غصیل واقع ہوئی ہیں۔ عرصہ چھ سال کا ہوا کہ انکے ہاں ایک بچہ ہوا۔ اس کے تین سال بعد پھر حاملہ ہوئیں لیکن تین ماہ کے بعد حمل خود بخود گر گیا) اسکے بعد پھر استقرار نہیں ہوا، سیلان الرحم کی شکایت عرصہ سے ہے اور ماہواری کے بعد فالودہ کی شکل کا مواد پہلے تھوڑا، اب قدرے زیادہ آتا ہے۔ پچھلے سال وہم وڈر کی وجہ سے عرصہ تک نہ سوئیں، پھر خود بخود باتیں کرنے کی عادت ہوگئی، کان سے جو سنتیں اپنے وہم کے مطابق غلط تصور کر لیتیں۔ آنکھ سے جو نظر آتا وہ وہم کی وجہ سے کچھ کا کچھ دکھائی دیتا۔ چہرہ وبازو سیاہ پڑگئے، پستان چھیچھڑوں کی طرح لٹک گئے جسم کی ہڈیاں نکل آئیں۔ دوائی سے قطعی پرہیز، ہر چیز میں زہر کا تصور ہوجاتا ہے۔ جماع سے سخت پرہیز جسم کو ہاتھ تک لگانے نہیں دیتیں۔ غصہ کی حالت میں خاوند کو مارنے، اسکے کپڑے پھاڑنے، اور گالی دینے سے نہیں رکتیں۔ بچہ اگر گر پڑے اور رونے لگے تو اس کا سبب خاوند کی مارپیٹ تصور کرتی ہیں۔ اور خاوند کو مارنے دوڑتی ہیں۔ ماہواری روز زیادہ ہوتا ہے، اور کبھی ۶ دن سے بھی زیادہ رہتا ہے اور گاڑھا خون ٹکڑوں کی مانند آتا ہے۔ غصہ کا دورہ شروع ہونیسے پہلے تھوک آنا شروع ہوجاتا ہے، مریضہ کی یادداشت وصفائی نہایت اعلیٰ ہے، کسی کا کہنا نہیں مانتیں۔ بچہ کو مدرسہ جانے نہیں دیتیں چھوٹے بچوں کو پیار کرتی ہیں۔ اگر طبیعت چاہے تو کھانا وغیرہ نہایت اچھا تیار کرلیتی ہیں۔ لوگ اپنی عقل کے مطابق، خانہ داری کی مشکلات، جادو، جنون یا لیخولیا پن وغیرہ وغیرہ بتاتے ہیں۔ ڈاکٹر، حکیم، وید صاحبان ازراہ کرم اسکو کیا خیال کرتے ہیں اور کیا علاج تجویز کرتے ہیں۔ مریضہ اور اسکے بچوں کی حالت قابل رحم ہے کیونکہ دوائی کسی حالت میں نہیں کھلائی جاسکتی، اور دوائی کے نام سے مریضہ کو غصہ کا دورہ شروع ہوجاتا ہے

(خریدار نمبر ۴۷۸۱)

"SHARBAT AKSIR KHAS"
Registred

شربت اکسیر خاص رجسٹرڈ

یہ عجیب و غریب شربت اعلیٰ درجہ کا مقوی معدہ و جگر ہے۔ کثیر مقدار میں خون صالح پیدا کرتا ہے
خون کے ہر قسم کے نقص رفع کرتا ہے خون کے سرخ دانوں میں حیرت انگیز اضافہ کرتا ہے
غذا کے ہضم میں اعانت کرتا ہے جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے
بھوک لگاتا ہے۔ ہر عمر کا آدمی ہر موسم میں بلا تکلف استعمال کر سکتا ہے قیمت فی شیشی جو
دس روز کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/) ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کیجئے

نونہال یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ بدہضمی، دستوں کا آنا، قبض، بچوں کا نزلہ زکام اور
دانت نکلنے کی تکلیفیں اس دوا سے بہت جلد رفع ہو جاتی ہیں۔ بچوں کے متعلق موجودہ سائنٹفک معلومات کے
پیش نظر نونہال کے اجزا کی ترکیب حیرت انگیز جامعیت کے ساتھ کی گئی ہے +

اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجئے!
قیمت فی شیشی جو ایک عرصہ کیلئے کافی ہے صرف آٹھ آنے (۸)

مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد (۵) نومبر ۱۹۳۶ء نمبر (۵)

فہرست مضامین

تصاویر:- (۱) ناظم جہاں حکیم محمد اعظم خاں مرحوم (۲) ابوالمعظم نواب سراج الدین احمد خاں صاحب سائل دہلوی (۳) حکیم اکمل خاں صاحب +
تصاویر:- (۴) جارج برنارڈ شا (۵) دندان سازی کی پریشانی (کارٹون)

مضمون	نگارندہ	صفحہ
مضامین	ہمدرد	۱
...اعظم خاں	حکیم محمد اکمل خاں صاحب	۲
...ن	حکیم مولوی محمد نجم الغنی صاحب	۳
...الوم	نواب سراج الدین احمد خاں صاحب	۶
الامراض والعلاج		
	سید مظفر الدین احمد صاحب	۹
	ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۱۲
...سلیمان علیہ السلام اور ... الخ	حکیم یار محمد صاحب	۱۴
...سازی کی پریشانی (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱۶
...لید اور اصلاح النسل	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	۱۷
باب الصحت		
غذا کیا ہے	جارج برنارڈ شا	۲۳
...ن کٹنس یا کساح	ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۲۴
افسانہ		
	ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۲۶

مضمون	نگارندہ	صفحہ
معلومات		
کونین سستے نرخ پر		۳۰
دلی کا رام کشن اسپتال		〃
کلیان میڈیکل ریسرچ اسکالرشپ		۳۱
قدرتی غذاؤں کی فوقیت		〃
شاہ کش تمباکو		۳۲
مراسلات		۳۳
تصدیقات	محمد ذکی صاحب جراح	۳۹
مجربات		
دو نادر تحفے	حکیم ڈاکٹر محفوظ عالم قریشی	۳۴
خنازیر کا ایک نسخہ	حکیم رحمت علی ہمایوں	
سنیاسی مجربات	ایم بشارت صاحب	۳۵
مجربات سفید نسواں	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	۳۶
جوابات	مختلف اطباء	۴۰
سوالات	مختلف اصحاب	۴۶

...ن سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ

خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہو کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری
...لہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں +

منیجر

حکیم محمد اعظم خاں

مختصر خاندانی حالات

(از جناب حکیم محمد اکمل خاں صاحب نبیرہ حکیم محمد اعظم خانصاحب مرحوم و مغفور)

حکیم محمد کاظم خاں مرحوم جن کا اصل وطن خراسان تھا، کسی زمانہ میں افغانستان آگئے تھے۔ اور کابل میں مقیم ہوگئے تھے۔ ان کے ایک بیٹے حکیم محمد اسمٰعیل خاں اپنی طبی قابلیت کی وجہ سے بہت مشہور ہوئے۔ یہاں تک کہ احمد شاہ ابدالی کے طبیب خاص ہوگئے ان کے چھوٹے بھائی ابدالی کی فوج میں پندرہ سو سواروں کے افسر مقرر ہوگئے۔ حکیم محمد اسمٰعیل خاں کو تو افغانستان سے باہر نکلنے کا موقع نہیں ہوا اور ان کا انتقال کابل ہی میں ہوا لیکن ان کے چھوٹے بھائی رضی خاں فوجی خدمت کی وجہ سے مقید نہیں رہے بلکہ احمد شاہ ابدالی کے ساتھ معرکوں میں شریک رہے۔ چنانچہ سرہند کی مشہور جنگ میں انہوں نے خوب داد شجاعت دی۔ اس معرکہ میں احمد شاہ نو لاکھ مرہٹوں کے مقابلہ میں کامیاب ہوا۔

مرہٹوں اور احمد شاہ ابدالی کے درمیان دوسرا معرکہ جو پانی پت میں ہوا تھا۔ اس میں بھی رضی خاں موجود تھے۔ اس جنگ میں ابدالی نے مرہٹوں کی قوت کو اس قدر توڑ دیا تھا کہ ان میں سکت باقی نہیں رہی تھی۔ لیکن روہیلکھنڈ کے نواب اب بھی انکی طرف سے مطمئن نہیں تھے۔ اس لئے نواب فیض اللہ خاں بہادر والی رام پور نے بادشاہ سے عرض کیا کہ رضی خاں کو مع انکی فوج کے مجھے عنایت فرمائیے۔ ابدالی نے جواب دیا۔ کہ میں اپنی فوج کے کسی افسر کو اس کی رضامندی کے بغیر ہندوستان میں نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر رضی خاں راضی ہوں تو مجھے انکار نہیں۔ چنانچہ نواب نے رضی خاں کو قیام ہندوستان پر آمادہ کرلیا اس کے بعد رضی خاں نواب صاحب کے پاس رام پور ہی میں رہے۔ نواب نے ان کی عزت افزائی کی۔ دو گاؤں جاگیر میں عطا کئے۔ اور مکانوں کی تعمیر کیلئے دو بیگہ زمین دی۔ ان دونوں کی سند آج تک خاندان میں موجود ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد دوجوڑا کی جنگ میں شہید ہوگئے۔ ان کی قبر اب تک مقام ... میں موجود ہے۔ رضی خاں شہید کے فرزند حکیم محمد شاہ اعظم خاں مشہور طبیب ہوئے۔ رئیس الحکماء ان کا خطاب تھا وہ حکیم سعد اللہ خاں عرف شعور ... زادہ کے شاگرد تھے، اور حکیم سعد اللہ خاں حکیم شاہ باز خاں سے شرف تلمذ رکھتے تھے اور حکیم شاہباز خاں کے استاد حکیم ثناء اللہ خاں بریلوی تھے۔ ... کا انتقال رام پور میں ہوا ہے۔

ہمارے ممدوح حکیم محمد اعظم خاں المخاطب بناظم جہاں حکیم محمد شاہ اعظم خاں کے فرزند ارجمند تھے۔ والد کے انتقال کے وقت انکی عمر صرف ... سال کی تھی فارسی کی تکمیل اپنے والد کی زندگی میں کرلی۔ عربی صرف و نحو اور منطق جناب مولوی عبدالرحیم صاحب اور مفتی شرف الدین صاحب جو اس ... کے مشہور علماء میں سے تھے۔ حاصل کی۔ اور علم طب میں حکیم مولانا نور السلام کے شاگرد ہوئے۔ حکیم نور السلام کے استاد حکیم اسد علی اور ان کے استاد ... ہاشم المخاطب بحکیم معتمد الملک سید علوی خاں تھے۔

حکیم محمد اعظم خاں نے بائیس سال کی عمر میں علم طب اور دیگر علوم کی تکمیل کی۔ اسکے بعد آخر عمر تک طب کی ایسی شاندار علمی اور عملی خدمات انجام ... باید و شاید۔ بالآخر ایک سو تین برس کی عمر میں ۳ اپریل ۱۹۰۲ء کو علم طب کا یہ آفتاب افق اندور میں غروب ہوا۔

...یفات و تصنیفات

یہ کہنا بالکل حقیقت ہے کہ دور آخر میں کسی شخص نے طب کی اتنی علمی خدمت نہیں کی جتنی حکیم اعظم خاں نے کر دکھائی۔ ان کی تالیفات و تصنیفات کی شہرت نہ صرف ہندوستان میں ... عرب و عجم تک ان کی قدر کی گئی۔ آج ہندوستان کا کوئی طبیب خواہ وہ مشہور ہو یا گمنام اپنے پاس حکیم اعظم خاں کی تصانیف ضرور رکھتا ہے۔ ... م جو چار جلدوں میں ہے مہاراجہ تکوجی راؤ سکندھیا نے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم آنجہانی کو بطور تحفہ اس وقت پیش کی تھی جب موصوف بزمانہ ولیعہدی ... تشریف لائے تھے۔ اکسیر اعظم کا انگریزی ترجمہ لندن میں ہوا اور اسکے بہت سے نسخے شفاخانوں میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ مثلاً بلوائنٹ منٹ ... وغیرہ۔ حکیم اعظم خاں مرحوم کی تالیفات و تصنیفات کی فہرست درج ذیل ہے:-

... جلدیں، محیط اعظم چار جلدیں۔ رموز اعظم ۲ جلدیں۔ قرابادین اعظم ایک جلد، نیر اعظم ایک جلد، رکن اعظم ا جلد، قسطاس الاعظم ۳ جلدیں (یہ ابھی شائع نہیں ہوئی ہیں)

ناظمِ جہاں

از جناب حکیم مولوی محمد نجم الغنی صاحب مرحوم خواہر زادہ ناظم جہاں حکیم محمد اعظم خاں مرحوم

میں نے فن طب کو اپنے ماموں حکیم محمد اعظم خاں المخاطب بہ ناظم جہاں مؤلف اکسیر اعظم و محیط اعظم و رموز اعظم و قرابادین اعظم و نیر اعظم وغیرہ
ہ سے حاصل کیا اور جناب ممدوح کو حکیم مولوی نور الاسلام صاحب سے تلمذ تھا جنہوں نے اس علم کو اپنے چچا حکیم اسد علی صاحب
ہ نواب معتمد الملوک سید علوی خاں کے شاگرد تھے۔ حکیم اعظم خاں صاحب نے علم صرف و نحو و منطق اور حکمت مولوی عبد الرحیم صاحب
ی محمد سعید صاحب اور مفتی شرف الدین صاحب سے حاصل کیا تھا۔ اب دونوں صاحبوں کا ذکر نواب مولوی صدیق حسن خاں نے ابجد العلوم میں کیا
یا ہے جس میں علمائے رامپور کا حال لکھا ہے۔ حکیم صاحب کے والد بزرگوار شاہ اعظم خاں فن طب میں شاگرد حکیم سعد اللہ خاں عرف شعوراخونزادے
ہم شاہ باز خاں تلمیذ حکیم ثناء اللہ خاں بریلوی کے تھے حکیم صاحب کی عمر ۱۴ سال کی تھی کہ انکے والد نے انتقال کیا ۲۲ سال کی عمر میں ۱۲۵۱ھ ترک
ے بھوپال تشریف لے گئے وہاں نواب جہانگیر محمد خاں عرف نواب دولہ شوہر نواب سکندر بیگم کی سرکار میں طبیبوں کے صیغے میں تیس روپے ماہوار کے
ے جب ۱۲۵۳ھ ہجری میں نواب جہانگیر محمد خاں کو اختیار ریاست حاصل ہوا تو انہوں نے حکیم صاحب کی تنخواہ ذات کے لئے دو سو روپے ماہوار اور ایک سو
ہوار ہاتھی اور پالکی کے خرچ کے مقرر کئے اور ہاتھی اپنی سرکار سے عطا کیا اور دو گاؤں جن کی جمع ساڑھے تین ہزار روپے سالانہ تھی دئے۔ اور
ں خطاب دیا۔ نواب جہانگیر محمد خاں کے انتقال کے بعد مہاراجہ سیاجی راؤ والی بڑودہ نے حکیم وارث علی خاں کی تحریک سے حکیم صاحب کے پانسو
ہوار کر کے بڑودے بلایا مگر نواب سکندر بیگم نے اُنہیں نہ چھوڑا۔ حکیم وارث علی خاں کی تصنیف سے نبض کے بیان میں ایک ناتمام رسالہ ہے
ظم خاں صاحب کے رسالہ نیر اعظم میں خیر معاصر بنیا سے اُنہیں کی طرف اشارہ ہے جب نواب سکندر بیگم سے ناموافقت ہوگئی تو حکیم صاحب بھوپال
گئے۔ اور مہاراجہ تکوجی راؤ ہلکر کی سرکار میں دو سو روپے ماہوار پر مقرر ہوئے پھر ساڑھے تین سو روپے ماہوار پانے لگے۔ ایک بار نواب
خاں والی رامپور نے حکیم صاحب سے فرمایا کہ جس طرح آپ نے اکسیر اعظم کو مہاراجہ تکوجی راؤ ہلکر کے نام سے مُعنون کیا ہے ہمارے نام سے بھی کوئی کتاب
کیجیے۔ حکیم صاحب نے ابتدا میں محیط اعظم کو ان کے نام سے معنون کیا اور ایک نظم فارسی انکی مدح میں لکھکر کتاب میں داخل کرنے کے لئے لسے نواب
ہیں میں ایک جگہ لفظ خدیو نواب کی شان میں تھا جسکو لفظ شاہ کے تھا خود نواب نے تبدیل کر دیا *

چونکہ نواب صاحب نے زر نقد سے چھاپنے کے لئے کوئی مدد نہ کی اور پھر نواب صاحب کا انتقال بھی ہوگیا اس لئے مہاراجہ تکوجی راؤ ہلکر کے جانشین
راؤ ہلکر کے نام سے مُعنون کر دیا۔ معالجات میں حکیم صاحب کی نظر بہت ہی وسیع تھی اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے مطالب از بر تھے۔ حذاق کی ترکیب
بہت ہی استعمال میں لاتے تھے۔ معالجات کے متعلق ماہرین فن کے اقوال اور کتب مُستند کے مطالب نوک زباں پر تھے۔ میں جب ان سے سدیدی
جب کسی مرض کا بیان شروع کرتا تو عبارت ختم کرنے سے پہلے ہی مطلب اُردو میں صاف صاف بیان کر دیتے اور پھر جو تجربے ماہرین سابقین
ں کا ذکر دیتے۔ یہی حال میں نے کتب فلسفہ پڑھانے کے وقت مولوی عبد الحق صاحب خیر آبادی کا دیکھا تھا۔ اہم سے اہم مطالب کو نہایت
بارت میں صاف صاف عبارت میں بیان کر دیتے یہاں تک کہ طالب علم کو تشفی کامل ہو جاتی اور اسے پوچھنے اور سوال کرنے کی گنجائش نہ رہتی تھی
ہے کہ جو طالب علم دو ایک سبق میں انکے یہاں شریک ہو جاتا پھر دوسرے استاد کا پڑھانا اسے پسند نہ آتا۔ سیواجی راؤ ہلکر کے عہد میں حکیم صاحب
ملغ ۵۰۰ ماہوار مقرر ہوگئی۔ حکیم صاحب کو درد گردہ کا دورہ پڑا کرتا تھا اسلئے آدھ پاؤ آٹے کے دو کلچے دو پہر کو اور یہی قدر شام کو شوربے میں
ھا لیتے تھے۔ دُوسری کوئی چیز کم مقدار میں چکھ لیتے تھے۔ نہایت ضعف پیری میں بھی کبھی نماز روزہ نہ چھوٹا۔ آنکھوں میں موتیا بند کا
ہو گیا تھا۔ بینائی جاتی رہی تھی۔ اندور میں ایک ڈاکٹر سے آنکھیں بنوائیں۔ کچھ دنوں صاف نظر آیا پھر بینائی جاتی رہی۔ حکیم صاحب کی زبانی
ا کہ اکسیر اعظم کو تیس برس کی مدت میں اور محیط اعظم کو اٹھارہ سال کے عرصہ میں تالیف کیا ہو اور کبھی کبھی شب کو لکھنے کی مصروفیت میں ایسا ہوتا تھا
کو اٹھتے تو سحر کی اذان سُنائی دیتی اور مُرغ بول اٹھتے بعض وقت گھبرا جاتے تو دل میں آتا کہ مسودے کو جلا دُوں ناحق اپنی جان پر آئی مصیبت
ہے۔ مگر کچھ سوچکر پھر صبر کر لیتے۔ حکیم صاحب طب کے لغات کو جمع کر کے ایک کتاب بنا رہے تھے۔ مگر وہ ان کے سامنے مکمل نہ ہونے پائی حکیم صاحب

پیشہ مناصف تھے بعنفوان شباب میں تفنناً زبان اُردو میں غزلیں کہتے تھے حالت قیام شہر اندور و بھوپال میں مشاعرے میں اکثر غزلیں بھیجا کرتے داغ دہلوی شاگرد ناسخ و مسکین وغیرہم مشاعرہ و ہم طرح تھے اعظم تخلص فرماتے تھے ۔ نمونہ کلام یہ ہے۔

تیز رفتاری کا ہم سے سیکھ لے فن اے صبا — کیا پڑی پھرتی ہے تو سرگشتہ بن بن اے صبا

کرنا کلام آپ سے دشوار ہوگیا — عاشق میں کیا ہوا کہ گناہ گار ہوگیا

بوسہ لیا جو یار کا بیزار ہو گیا — مصحف کو چوم کر میں گنہ گار ہوگیا

دریا میں اس نے دھوئے جو گیسوئے مشکبو — ہر اک حباب نافہ تاتار ہوگیا

اب اٹھائی نہیں جاتی ہے جفائے کاکل — کہیں ٹل جائے مرے سر سے بلائے کاکل

بلبلوں نے جو کیا آکے وطن پانی میں — شاید آیا ہے کوئی رشک چمن پانی میں

قد و خد یار کا ہے عکس فگن پانی میں — نظر آتے ہیں مجھے سرو و سمن پانی میں

نہیں کوچے سے تیرے میں اٹھا ایسی زمین پکڑی — اٹھا وان پر سے تو سیدھی رہ خلد بریں پکڑی

نہیں ملنے سے میرے منہ سے اس کافر کے جو نکلی — نہیں چھوڑی نہیں لینے تو کچھ ایسی نہیں پکڑی

لگائیں ہاتھ دامن کو تو وہ کو نچیں اڑاتا ہے — قلم کرتا ہے اسکے ہاتھ جس نے آستیں پکڑی

کاکل کے پیچ سے مرے دل کو نکال دے — یارب تو اس بلا کو مرے سر سے ٹال دے

بسان راہ عدم کوئی رہ نہیں ایسی — کہ آنکھیں بند کریں اور چلے گئے سیدھے

یہ دنیا میں جو آتے ہیں کوئی آگے کوئی پیچھے — یہاں سے پھر یہ جاتے ہیں کوئی آگے کوئی پیچھے

ہم مسافر اس سرا میں آج ہیں تو کل گئے — دیکھا اس مخلوق کو کچھ جل گئے کچھ گل گئے

حکیم صاحب نہایت بلند بالا گورے چٹے تھے۔ ڈاڑھی گھنی اور گول چڑھی ہوئی تھی۔ سر پر بال نہیں رکھتے تھے۔ میاں امیر شاہ صاحب سے بیعت تھی جن کا مزار رامپور میں ہے اور منشی امیر احمد مینائی مشہور شاعر بھی انکے مرید تھے۔ حکیم صاحب کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی اولاد ذکور و اناث پیدا ہوئے۔ بیٹے کا نام محمد فضل خاں ہو جن کا ذکر اکسیر اعظم کے دیباچہ میں کیا ہے۔ حکیم صاحب کی یہ دونوں اولاد ان کی حیات میں گذر گئی تھیں بتاریخ دوشنبہ تیرہ اپریل ۱۹۰۲ء مطابق ۴ محرم ۱۳۲۰ھ ہجری اندور ملک مالوہ میں انتقال فرمایا۔ نواب غفور خاں کی چھاؤنی کے قبرستان میں اپنے مکان اور باغیچے کے سامنے دفن ہوئے۔ آغا کمال الدین سنجر ایرانی نزیل رامپور نے انکی وفات کی تاریخ اس طرح نظم کی۔

شد کمان امروز یاراں قد تیر آسائے ہند — گشت مرجان خیز باز م چشم گوہر زائے ہند

اے دریغ و درد باز م شہسوار مرگ تاخت — برد بر تاراج یکتا لولوئے لالائے ہند

باز شد اندر جہان دردِ زبانِ مرد ماں — اے دریغ و درد از آں گوہر یکتائے ہند

اے دریغ و درد و حسرت تا چناں شد عاقبت — گوہر دریائے قدرت غرق در دریائے ہند

اے دریغ و درد باز از منجنیق روزگار — خورد سنگِ فتنہ بر ساغر مینائے ہند

اے دریغ و درد و اندوہ و الم کاندر جہاں — شد بدرد و غم مبدل صافئے صہبائے ہند

اے دریغ و درد یاراں کز ستیز آسماں — خم شد از بار مصیبت قامت رعنائے ہند

فاضلِ تحریر از دارِ جہاں کرد ارتحال — کہ جہان از یمن فضلِ او شدہ جویائے ہند

حاذقے از دارِ دُنیا رفت کاندر علم طب — بود ز افضالِ خدا جاماسپ دلوقائے ہند

آنکہ مردہ زندہ می شد از مسیحائے دمش — خفت بر خاک سیاہ ے وائے ہیہات اے وائے ہند

خان دریا دل محمد اعظم عالی گہر — اے دریغا رخت عقبےٰ بست از دنیائے ہند

رفت از دار جہاں مانا حکیمی کو بدہر — بود اندر پایہ افلاطون و سقراطِ ہند

آں یدبیضا بطور جان خدا یشں دادہ بود کش روا می بود گر گویند مسیحائے ہند

بر محیط اعظم و اکسیر اعظم دست یافت این بود آرے دلیل ظلم و استیلائے ہند

میرسد ازیں عزا اینک بچرخ نیلگوں با ہزار افسوس و دردو رنج واویلائے ہند

مرگ ایں عالی گوہر زیبا حکیم نامور نیست در آفاق غیر از ماتم غوغائے ہند

می توانم گفت در آفاق یاراں بعد ازیں ہیچو او دیگر نہ بیند دیدۂ بینائے ہند

من نمیدانم عزیزان در کمال احتیاج از کجا پیدا شد ایں بے وقت استغنائے ہند

فیض جاری بود در عالم وجود اقدسش منقطع گردید فیض مرحمت فرمائے ہند

نے غلط گفتم کہ از آثار فیضش جاری ست در ہمہ آفاق نے بس کشور زیبائے ہند

جان و علم و فضل و عقل و دانشِ آں نامور عاقبت از دست برد مرگ شد یغمائے ہند

نیست کس امروز کز مرگش بناشد سینہ ریش با کمال درد و غم از پیر و از برنائے ہند

چارم ماہ محرم در دوشنبہ از جہاں سوئے جنت رفت پیر و مکرمت پیرائے ہند

از پئے تاریخ سالِ مرگ آں روشن ضمیر دوش اشارت کرد بر من دادو دانائے ہند

گفتم اے سنجر جہاں ماتم سرائے مرگ کیست گفت مرگ خانصاحب بوعلی سینائے ہند

۱۳۲۰ھ

حکیم صاحب نے جو سند اپنی دستخطی مجھ کو دی ہے اُس کی عبارت یہ ہے:-

حمداً لمن اجاز بجوائز الاحسان للعلماء الکاملین وصلوٰۃ وسلاماً علی الجواہر الثمین وواسطہ عقد الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ ائمۃ الاسلام عند اجہم زاد المعاد۔ وبعد فلما کان للعلم شعوباً وبعضاً باداکاماً وعقاباً وجلاداً ولاً وبحاراً وریاضاً وانہاراً وکان شرف کل علم بحسب ما یبحث وفضیلت کل فن بحسب ما یستمد منہ وکان احسنہا الفعہا وابہجہا اوسعہا وکان علم الطب اسبقہا الی ذالک واحواہا لما ہنالک الفق قیہ الصالح ابن اختی محمد نجم الغنی سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مولانا محمد عبد الغنی لازوال بالغ المنی وافر الغنی المتوطن فی بلدۃ التی ہے مسقط ن اعنی المصطفےٰ آباد المشہورۃ برامفور ردۃ من عمرہ النفیس ومطالعتہ مع التجربۃ والتدریس وکان من جملۃ ما درس علی وحققہ بین رحمۃ اللہ کم ذالک بالمعالجۃ امامی وتشخیص الامراض ومعرفۃ القارورۃ والنبض قدامی فحین رایتہ مترشحاً للکمال مبرزاً فیما یجب علی الطبیب من الحکمۃ احتیال اجزیۃ بحسب اجازتی وانزلتہ المنزلۃ العلیا من ساحتی عن شیخی الکامل العلم والتجریب والمستولی علی مراتب الترتیب والتہذیب اعی واستاذی المولوی الحکیم نور الاسلام سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ تلمیذ الفاضل الماہر الالمعی والمطبب الحاذق البارع اللوذعی الحکیم اسد علی رضا باللہ بمشاعل رضوان مرقدہ تلمیذ مستند الحکما استاذ الاطبا سقراط اوانہ بصناعۃ الطب وبقراط زمانہ ازالۃ الدق والغب معتمد الملوک النواب سید علوی خاں وقد اذنت لہ بعد امتحانی ولقنی بمعرفۃ دقائق ...صیالہ بالتحری فیما یجادلہ من العلاج مانعاً عن التحامل علی المریض قبل معرفتہ بکیفیۃ المزاج آمراً لہ بالتقوی وناصحاً عن الزخارف الدعوی ہذہ وصیتی واللہ علی کل شئی شہید۔ وانا الفقیر الحقیر المقر بالعجز والتقصیر محمد اعظم خاں المخاطب بناظم جہاں ابن مخدوم حکما ملک الاطباشاہ اعظم خاں ارختہ فی یوم الاثنین لخمسۃ عشر خلون من شوال سنہ خمس وثلث مائۃ والف من ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم +

میں اور مسیح مالوہ

از جناب ابوالمعظم نواب سراج الدین احمد خاں صاحب سائل دہلوی

درگا ہنگار حاجی حکیم عبدالحمید صاحب ، السلام علیکم ! حکیم محمد اعظم خاں مرحوم ملقب بہ مسیح مالوہ کی سوانحعمری کے متعلق
توآپکی جدوجہد کسی وقت خدا چاہے بارور ہو ہی جائیگی کہ آپ اپنے ارادے میں استقلال اپنی فطرت سے لیکر دُنیا میں
آئے ہیں۔ لیکن میں ایک مختصر سی حکایت اپنی بیتی پیش کرتا ہوں اگر وہ اس لائق ہو کہ آپ کے موقت الشیوع پیز
بے رونقی نہ پیدا کرے تو طبع کر دیجئے۔ اس سے اتنا پتہ ضرور چلیگا کہ حکیم صاحب ممدوح کو دہلی سے کیسا کچھ تعلق تھا
اور عمایدِ دہلی سے اُن کو کہاں تک واقفیت و آگہی تھی۔ اور خاکِ جہان آباد کو کتنا عزیز رکھتے تھے "۔

میرے بڑے بھائی نواب مرزا بہاءالدین احمد خاں مرحوم ٹھگی ڈکیتی کے محکمہ کے انسپکٹر ہیں اور متعین ہیں سنٹرل جیل پر اندور میں جبکہ میری عمر تخمیناً
بیس سال کی ہوگی۔ میں مقیم وطن ہوں کہ بھائی مرحوم کا عنایت نامہ مختصر میرے پاس اس مضمون کا آیا کہ تمہارے دیکھنے کو دل چاہتا ہو ملازمت سدِ باب ہے۔ دلخواہ اور
بے منفید و آزاد میں فرق ہوتا ہے تم ہی چند روز کے لئے میرے پاس آجاؤ تو بہتر ہے تمہاری غزلسرائی اور شہنامہ خوانی کا خیال آتا ہے تو دل بے اختیار ہو جاتا ہے
یہاں چند عمائد و شرفا سے میری واقفیت ہوگئی ہے اُنسے تمہارا تذکرہ آیا تو اُن کو بھی آرزو مند تم سے ملنے کا پایا۔ سب سے زیادہ نواب یٰسین محمد خاں جاگیردار بھوپال
سے ملاقات کے خواہش مند ہیں نہایت باوضع اور رنگین طبع ہیں۔ مذاقِ علمی اُن کا قابلِ تعریف ہے۔ سہ پہر کو اکثر میں اُنکے پاس جا بیٹھتا ہوں۔ انکی کوٹھی ریلوے
سٹیشن سے ملحق ہے۔ اُنہیں کے تقاضے سے تمہاری طلب پر اصرار ہے تمہارا دل یقیناً یہاں نہ گھبرائیگا۔ شکار کا تمکو شوق ہے اور یہاں اُسکی کثرت، چیتے
، لیکر فقیر اور ارنے بھینسے تک شکار کرسکتے ہو، تم اپنے ہتھیار ساتھ لانا اگرچہ میرے پاس رائفل اور شوٹ گن ہے لیکن میرا رائفل سنگل بیرل ہے جو تم ناپسند
تے ہو اپنا رائفل ساتھ لیتے آنا یہاں میرے کسی دوست کے پاس بھی دونال کا رائفل نہیں ہے۔ اپنے ملازموں میں سے صرف شمس الدین کو ضرور ساتھ
لاؤ اس سے تمکو بھی راحت ملجایا کریگی اور اسکی ظریفانہ ادائیں مجھے بھی خوش کرینگی۔ پہلے تمنے لکھا تھا کہ تمہارے ساتھ پولو کھیلنے میں وہ گھوڑے سے گر پڑا تھا
۔ میں تکلیف ہے اسکو ایکماہ سے زیادہ زمانہ گزر گیا غالباً اب وہ اچھا ہو گیا ہوگا۔ میری جانب سے اُسکو پوچھ بھی لینا۔ خدا کرے کہ تم برادر عزیز نواب صاحب
در پاٹودی کے کسی میچ وغیرہ کے نظام کے پابند آجکل نہ ہو۔ والدہ تمہاری بھاوج تمکو سلام کہتی ہیں اور محمود سلطان تسلیم۔

پاٹودی میں اس خط نے مجھے متفکر کر دیا۔ ۲۲ دسمبر ۱۹۰۸ء کو یہ خط مجھے ملا جسوقت میں اپنے پولو کے گھوڑے اور نواب صاحب پاٹودی کے گھوڑے
لے روانہ کر رہا تھا جو بڑے دن کی چھٹیوں میں وہاں پولو کے میچ ہونے قرار پائے تھے۔ میں نے دو حرفی جواب دیا کہ میں انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے ہفتہ میں جنوری
یہاں پہونچونگا اور روانگی کیوقت تار دیدونگا۔ آج شمس الدین میرے گھوڑے لیکر انبالے جا رہا ہے جو چار پانچ جنوری تک واپس آئیگا۔ میں ہر ایک کو اپنا
نا نہ معلوم وہاں سے مجھے لاہور جانا ہو یا واپس جلد آسکوں۔ اس کا حصر نواب صاحب پاٹودی کی رائے پر ہے لیکن میں آپ کا خط اُن کو دکھادونگا اور تا
ا مجلد عقبے گزاری کا خیال رکھونگا آپ مطمئن رہیں۔ بھابی بیگم صاحبہ کی خدمت میں تسلیم کہدیجئے اور بچی کو دعا فرما دیجئے۔ شمس الدین مسخرہ آداب عرض کرتا
ہےکہتاہے کہ میرے پاس جاڑے کا شکاری کوٹ نہیں سب سے منجھلے صاحب کو لکھ دیجئے کہ میں آپ کا کوٹ لے لونگا اگر آپ نے میرے کوٹ کا بندوبست نہیں
ا ہنے اُسے ڈانٹا تو کہا آپ نہ لکھو میں ابھی ایک پیسہ کا کارڈ لکھ بھیجتا ہوں۔ منجھلے آقا آپنے اسے گستاخ کر دیا ہے یہ ایسی ہی باتیں بھائی ممتاز حسین تکے سے
نے لگا ہے۔ اُن پر بھی اسکے تمسخر کا جادو چل گیا ہے۔ المختصر، جنوری کو میں پاٹودی سے اجمیر شریف روانہ ہوا، وہاں بھائی مرزا اشرف یار خاں ملے۔ اگرچہ
یہیں مقیم تھے لیکن میرے اصرار سے وہ میرے پاس ہی آگئے حاجی محمد خاں کی کوٹھی میں۔ دو روز وہاں قیام رہا۔ تیسرے روز وہاں سے میں اور مرزا
، جاوَرہ روانہ ہوئے۔ ماموں آغا خاں مرحوم کے ہاں جاورے میں قیام کیا۔ وہ صحبت عجیب تھی۔ کیا کیا صورتیں تھیں جو پیوندِ خاک ہوگئیں آٹھ روز کا قیام آٹھ
قیام نہ معلوم ہوا۔ نواب محمد اسمٰعیل خان بہادر فرمانروائے جاورہ کی عنایتیں اور اصرار قیام دلکو شرمندہ کر رہا تھا لیکن مجھے دُھن اندور کی لگی ہوئی

نے اپنے جالندھر سے پہنچنے کی اطلاع بھائی کو دیدی تھی۔ روز کی ڈاک میں ان کا خط آتا تھا کب آؤ گے کب آؤ گے۔ یہاں سے بمشکل رہائی پا کر اندور پہونچا
تو بھائی مرحوم معہ نواب یٰسین محمد خاں و دیگر چند احباب مجھے لینے کو آئے تھے وقت قریب شام کے تھا۔ سامان میرا بھائی کے بنگلے پر گیا میں اور بھائی
صاحب کی کوٹھی میں ٹھیرے جو چند قدم کے فاصلہ پر تھی۔ اسٹیشن سے چار دیغیرہ پی کر اسوقت رخصت ہوئے۔ دوسرے روز صبح کو نواب صاحب کا چپراسی
پیغام پر تعملایا کہ شب کو سائل صاحب اور آپ میرے پاس کھانا کھائیں اور بعد ازاں رقص و سرود کی محفل میں شریک ہوں بلکہ چار بجے سہہ پہر کی
چائے یہیں نوش کریں گے آپ اپنے فرائض منصبی سے فارغ ہو کر آئیگا انہیں پہلے بھیجدیجیگا۔ چار بجے جوڑی گاڑی میں حاضر کردونگا۔ دعوتوں کا شکار
اور جلسوں کا قصہ طویل ہے اُسکو نظرانداز کرتے ہوئے جس موضوع خاص کی نیت سے میں نے قلم ہاتھ میں لیا ہے وہ ملاحظہ ہو۔

ایک روز عصر کے وقت جبکہ میں وضو کرنے بیٹھا اتفاق سے بھائی سامنے کرسی پر بیٹھے تھے، میری بائیں پشت کف دست پر ایک داد ہو گیا تھا
جسے دو ایک ماہ کے عرصہ گذر گیا کوئی صورت افاقہ نہ ہوئی۔ میں اس پر دوا لگا رہا تھا۔ بھائی نے فرمایا کہ میں کئی روز سے دیکھ رہا ہوں تمکو یہ تکلیف کچھ
معلوم ہوتی ہے میں نے کہا ہر چند علاج کیا اسے کچھ فائدہ ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ بڑھتا جاتا ہے ایک روپیہ سے بھی زیادہ اس کا دور ہو گیا ہے انہوں نے
کہا صبح کو تم حکیم محمد اعظم خانصاحب کے پاس چلے جاؤ وہ ایک نہایت نامآور طبیب ہیں مسیح مالوہ ان کا لقب قرار پایا ہے، دہلی میں جو صورت حکیم محمود خاں کی
تھی وہ اس سے کم ان کا مطب نہیں ہے۔ لیکن ذرا سویرے جانا ورنہ مریضوں کی کثرت دیکھکر تم گھبرا جاؤ گے اور نمبر پر تمہیں وہ دیکھیں گے میں ان سے
مل چکا ہوں بڑی مقدس اور متبرک ہستی ہے، فن میں تو ان کا جواب ہے ہی نہیں۔ لیکن صورت بھی صحابہ کی سی نظر آئیگی اخلاق بے عدیل ہیں۔
قلیل الکلام کم سخن ہیں۔ عدیم السہیم ہیں۔ دوسرے روز میں ناشتہ سے فراغ کر کے ایک آدمی کو بھائی کے لیکر حکیم صاحب کے مطب میں پہونچا دروازے
پر چند گھوڑے، چند پالکیاں، بہلیاں، رتھیں، موجود ہیں جن میں مریض آئے تھے۔ اندر مطب کے گیا تو معاذاللہ وہ کثرت مرضا کی کہ تعداد و شمار
سے باہر صحن مطب میں مونڈھے، تپائیاں، بنچ، لوگوں سے بھرے پڑے ہیں۔ دوہرا دالان ہے جس میں چاندنی اور قالین کا فرش ہے چبوترے پر صرف
فرش ہے۔ یہ بھی سب خلائق سے پٹا ہے، چبوترے کے ایک جانب کی سیڑھیاں واپس جانے والوں کیلئے ایک آنے والوں کیلئے خاص طور پر خالی
ہیں دونوں جانب ایک ایک ملازم حکیم صاحب کا متعین ہے کہ آیند و روند کیلئے موجب زحمت ہنگامہ موجود نہو۔ اس نظام کو میں نے ایک صف
میں کھڑا ہو کر دیکھا، مکان بھی خاصہ وسیع وضع قدیم کا بنا ہوا تھا صحن میں چند پُر ثمر درخت تھے جو مشتمل نارنگی، لیمو، شریفہ پر تھے، صحن چبوترے
کے دونوں جانب ایک ایک گز چوڑے دو دو گز لمبے چمن تھے جن میں موتیا اور جوہی چنبیلی کے درخت تھے۔ مہتابی چبوترے کی ۳ گز کے قریب
ہو گی، موسم سرد تھا دھوپ راحت رساں تھی، حکیم صاحب مہتابی پر ایک جانب تشریف فرما تھے، پشت انکی صحن مکان یعنی میری جانب تھی میں
کھڑا رہا لیکن میرے ساتھ جو آدمی تھا اُس نے حکیم صاحب کے آدمی سے جاکر کہا کہ انسپکٹر صاحب کے بھائی آئے ہیں۔ ان کو کہیں بٹھانا چاہیئے اُس نے
کہا کہ فلاں طرف سے لے آؤ باہر کے دالان میں کافی جگہ ہے اور اندر کا دالان تو بالکل خالی ہے جہاں چاہیں تشریف رکھیں۔ چنانچہ اُس آدمی نے آکر کہا کہ
آپ کو جگہ بتاؤں وہاں آرام سے بیٹھے۔ میں حکیم صاحب کے ہاں جب پہنچا ہوں تو میری گھڑی میں آٹھ بجکر ۵ منٹ آئے تھے اور جب دالان میں پہنچا
تو نو میں ۱۰ منٹ باقی تھے۔ میں نے دیکھا کہ حکیم صاحب کی نظر مجھ پر اُسوقت پڑی تھی جب کہ ان کے ملازم نے مجھے دالان میں پہونچایا۔ میرا لباس اس مجمع پر
بھاری تھا لیکن حکیم صاحب کے لباس سے بہت مشابہ۔ حکیم صاحب کا لباس یہ تھا کہ سر پر ایک لطیف پشمینہ کا صافہ، سفید رنگ کا گلے میں دھانی رنگ کا گلوبند جسکے
پلے سوزنکار کشمیری۔ ایک سینہ بند روئی دار کتھے چونے کے رنگ کا اترا ہوا جس پر ریشمیں زرد رنگ کی ڈوری ٹکی ہوئی تھی فیتوں کی وضع کی سینہ بند کے چند
جانب پہلو میں تھے۔ اسکے نیچے سفید نین سکھ کا انگرکھا جسکی آستینیں کہرا سے چنی ہوئی تھیں۔ پائجامہ سفید فلالین کی قسم کا کشمیری پشمینہ کی جراب ایک نہایت
سرخ رنگ کا چادر جوڑا۔ ان کے بائیں جانب چھ نسخہ نویس جنکی عمریں جوان، دائیں جانب سے انکی مریض ان کو نبض دکھلاتے تھے، ہر چند کہ مجھ سے اُن سے فاصلہ
کچھ گز سے زیادہ نہ تھا لیکن میرے کان میں انکی آواز جب تک نہیں آئی جب تک میں دالان میں بیٹھا رہا اتنی آہستہ بات وہ مریضوں سے کرتے تھے ایک مریض
تھا جسکو کم سنائی دیتا تھا اُس نے حکیم صاحب کی بات کو نہ سنا تو ایک نسخہ نویس نے بلند آواز سے یہ کہا کہ تیل گڑ اور گرم غذا سے پرہیز کرنا۔ میرے
ایک شخص بیٹھے تھے جنکو بواسیر کی شکایت ہو گئی تھی اور ا وجین کے زمیندار آسودہ حال تھے حکیم صاحب کے بہت ہی معتقد وہ بطور مہمان حکیم صاحب کے ہاں
آئے ہوئے تھے، ہدایت اللہ خاں انکا نام تھا چالیس سال کے قریب انکی عمر تھی نہایت خلیق انسان تھے ان سے باتیں کرنے میں مجھے یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ
آگئے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا۔ اس درجہ وہ خلیق اور خوش گپ تھے۔ اپنے وقت قیام میں اکثر میری نظر حکیم صاحب کی جانب رہتی تھی میں یہ دیکھتا رہتا تھا کہ یہ بجھ

حکیم صاحب بھی مجھ پر نظر فرماتے رہتے تھے جب وقت قریب بارہ بجے کے ہوگیا، بھیڑ چھٹ گئی، چند مریض جو میرے بعد آئے تھے وہ باقی رہ گئے تھے کہ ایک نوجوان جو حکیم صاحب کے نسخہ نویسوں میں سے تھا میرے قریب آیا اور کہا کہ حکیم صاحب آپکو بلاتے ہیں۔ میں گیا تو حکیم صاحب تعظیم کے طور پر تکلیف کرنا چاہتے تھے کہ میں نے جھک کے زانو پر ہاتھ رکھدیا اور ان کو اُٹھنے نہ دیا۔ حکیم صاحب نے مجھ سے مصافحہ کیا اور فرمایا صاحبزادہ میں نے اس سے قبل آپ کو کبھی نہیں دیکھا لیکن آپکے لباس اور صورت کو دیکھتا ہوں تو مجھکو ایک ایسی ناشاد صورت کا خیال آتا ہے جسکا نام لینے کو میرا دل نہیں چاہتا۔ اس وقت مجھے نواب ضیاء الدین احمد خاں بہادر کی آنکھوں کی آنسوؤں کی لڑیاں یاد آ رہی ہیں، پہلے تم اپنا نام بتاؤ اور پھر یہ بتاؤ کہ نواب بہاء الدین احمد خاں جو یہاں بعہدۂ انسپکٹری متعین ہیں وہ تمہارے چھوٹے بھائی ہیں یا بڑے۔ میں نے کہا کہ وہ مجھ سے ایک سال بڑے ہیں انہیں کے ملنے کو میں یہاں آیا ہوں انہیں کے ارشاد سے میں نے یہ شرف حاصل کیا ہے کہ اپنے بزرگوں کے شناسا اور قدردان کے سامنے حاضر ہوں۔ میں اپنے باپ کا تیسرا بیٹا ہوں۔ آنکھ میں آنسو بھر کر حکیم صاحب نے فرمایا کہ میں۔ بے جو لیاقت اور سعادت تمہارے باپ میں دیکھی۔ مدت العمر میں اس عمر کے آدمی میں نہیں پائی۔ مجھے انہیں دیکھے کو تقریباً بیس برس ہوگئے ان کے انتقال کو کے برس ہوئے میں عرض کیا سولہ سال میں چار برس کا تھا جب انہوں نے وفات پائی۔ ازاں بعد حکیم صاحب نے میرے بزرگوں کا نام لے لیکر ان کا حال دریافت کیا جو زندہ تھے جو مر گئے تھے ان کے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہے، آخر میں کہا صاحبزادے میں یہ کہنا اور دریافت کرنا تو بھول ہی گیا کہ آپ کا مزاج تو بخیر ہے میں اپنے فرض کی خدمت کو حاضر ہوں اگر کوئی شکایت ہو میں نے نبض دکھانیکی غرض سے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ بے کسی اظہار حال کے۔ میرے سیدھے ہاتھ کی نبض دیکھکر، دوسرے ہاتھ کی نبض کی جانب اشارہ کیا میں نے دوسرا ہاتھ بڑھا دیا جس پر داد تھا اور میرا رومال اس پر پڑا ہوا تھا۔ نبض کو بغور دیکھنے کے بعد ایک نسخہ نویس کی جانب دیکھکر فرمایا حمید میاں بیٹا دیکھنا ایسا اعتدال اخلاط ہزاروں نبضوں میں نظر نہ آئیگا انہوں نے نبض دیکھی اور کہا ماشاء اللہ۔ میں نے رومال ہاتھ پر سے ہٹا لیا اور عرض کیا کہ حکیم صاحب مجھے چند روز سے اس داد نے تکلیف دے رکھی ہے، فرمایا صاحبزادہ یہ جلدی شکایت ہے اسکو اخلاط سے کوئی تعلق نہیں نبض صرف کیفیات اخلاط بتاتی ہے۔ یہ فرماکر ایک شعر پڑھا جو بہترین داد کا نسخہ ہے۔ وہ شعر یہ ہے:-

آنوبیج پنواڑ کے نوشادر اور کتھیر   لیموں رس نچوڑ کے کر داد سے بیر

میں نے ترکیب استعمال دریافت کی فرمایا یہ چاروں دوائیں یعنی تخم خشخاش پنواڑ کے بیج نوشادر اور کتھا ہموزن لو لیموں کے رس میں نہایت باریک حل کرلو جب مثل رنگ کے ہوجائے اور کسی دوا کا ذرہ نہ محسوس ہو تو حل کرتے کرتے اتنا خشک کرلو کہ نرم گولی بن سکے، اُنہیں رکھ لو صبح اور شام یعنی دن میں دو دفعہ نیم کے پتوں کے جوشیدہ پانی سے داد کو خوب دھو دیا کرو اور چند قطرے آب لیموں کے صاف سل پر ڈالکر دہ نرم گولی گھسو اور دوائے سائیدہ کا اس پر ضماد کر لیا کرو دو ایک منٹ میں وہ ضماد خشک ہو جائیگا ایک ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ہاتھ صاف ہو جائیگا۔ تمہارا قیام یہاں کب تک ہے میں نے عرض کی ابھی تو میں یہاں ٹھہرونگا۔ اندر میں شکار بھی کھیلنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تو انشاء اللہ تعالیٰ اور ملاقات ہوگی۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اور تمہارے بھائی ایک مرتبہ میرے ساتھ ماحضر نوش فرماؤ تم میرے بچے ہو، تم کو عذر نہ چاہیئے۔ اپنے دواساز کو بلاکر فرمایا کہ جلد یہ نسخہ تیار کردو پرسوں تک ایک چھٹانک کے قریب صاحبزادہ سراج الدین خاں کو یہ واسٹرل جیل پر پہنچ جائے۔

میں مشکور الطاف اپنے مقیم پر آیا، بھائی سے تمام کہانی کہی فرمایا حکیم صاحب ساحر ہیں اخلاق کے منتر خوب جانتے ہیں میرا تو دل اُنکے پاس سے اُٹھنے کو نہیں چاہتا، خدا کا شکر ہے کہ تم چار گھنٹے وہاں ٹھیرے اور دل نہیں گھبرایا۔ اُن سے میری ملاقات کا باعث نواب یٰسین محمد خاں ہوئے تھے۔ ہمارے خاندان سے خوب واقف ہیں حکیم غلام نجف خاں صاحب کو بہت عزیز رکھتے ہیں۔ ایکدفعہ فرمایا کہ حکیم صادق علیخاں مرحوم نے ایک اپنے چھوٹے بیٹے کو طب خاطر خواہ پڑھائی اور ایک اس پیرزادہ کو یعنی غلام نجف خاں صاحب کو جو اولاد میں حضرت بابا فریدالدین شکرگنج کے ہیں حکیم محمود خاں اپنی ذکاوت طبع اور ذہانت خداداد سے معالجات میں ان دونوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ دو تین مرتبہ میں پھر حکیم صاحب سے ملا۔ کھانا انکے ساتھ کھایا، میری تقلیل غذا کو دیکھ کر حکیم صاحب نے فرمایا صاحبزادہ تمکو خدائے عزوجل بڑی عمر عطا فرمائیگا صلائے کہ بگوست از بہارش پیداست ۔ اس عمر میں اتنی کم غذا ماں باپ اور دیگر بزرگوں کی دعاؤں کا اثر ہوتا ہے۔ نہ وہ دُنیا پر رہے نہ میں رہونگا یہ کاغذ کے نقش بھی فانی ہیں جو اسوقت کہانی ہیں حسب ارشاد دوائے مرسلہ حکیم صاحب داد پر لگائی۔ پہلی مرتبہ اس ضماد نے نہایت تکلیف دی لیکن میں نے ضبط سے کام لیا جب خشک ہوگئی تو تکلیف بھی جاتی رہی سہ پہر کو نیم کے پانی سے اُسے دھو ڈالا اور پھر دوا لگائی اس مرتبہ بجائے تکلیف کے اس نے داد کی خارش کو بھی روکا اور ٹھنڈک سی محسوس ہوئی تیسرے روز داد میں افاقہ معلوم ہوا اور آٹھویں دن بالکل داد جاتا رہا لیکن میں نے احتیاطاً اس تدارک کو تمام کرلیا یا تیرہ روز میں دو ہفتہ بعد جلد بالکل یکساں ہوگئی اور خدا کے فضل سے داد نے پھر اعادہ نہیں کیا۔ پانچ گولیاں حکیم صاحب نے مجھے عنایت کی تھیں۔ چار گولیاں میں نے اور لوگوں کو دیں ان کو بھی شکایت نہیں رہی۔ اس [illegible] کو دلکشا میں نے چند بار اس نسخہ کو بنوایا اور لوگوں کو تقسیم کرتا رہا۔ اب مدت سے یہ نسخہ تیار نہیں ہوسکا قصد ہے کہ اس خیر جاریہ کو پھر شروع کردوں اللہ مالک ہے۔

دور آخر کے مشہور طبی مولف و مصنف

مسدم مالوہ حکیم محمد اعظم خاں مرحوم المخاطب بناظم جہاں ۔

'Hamdard-i-Sehat," Delhi.
November 1936.

ہمدرد صحت ۔ دہلی
نومبر ۱۹۳۶ء

ابو المعظم نواب سراج الدین احمد خاں
صاحب سائل دہلوی
آپ نے ناظم جہاں حکیم محمد اعظم خاں
صاحب مرحوم کے مطب کی "تعریف" میں
اور مقدمہ مالوہ کے عنوان سے لکھی ہے

حکیم محمد اکمل خاں صاحب
پسر حکیم محمد اعظم خاں مرحوم ۔
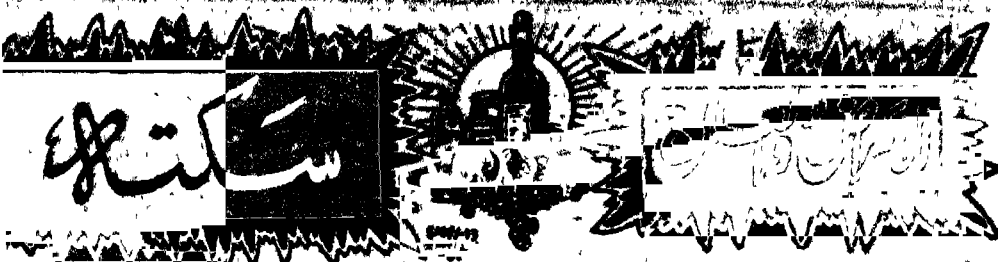
از جناب ابوالاحرار سید مظفر الدین احمد صاحب مدرسۃ العلوم خلیلیہ ٹونک

دماغ کی اول سے آخر تک من حیث العرض تین حصے ہیں۔ ان تینوں میں سے ہر ایک کو بطن دماغ کہتے ہیں اور حکما کی مراد بطون شریفہ سے یہی تینوں بطن ہیں۔ ان تینوں بطنوں ہی میں سدہ پیدا ہو جانے سے سکتہ پیدا ہو جاتا ہے۔ سکتہ کے معنی خاموشی کے ہیں۔ چونکہ اس مرض میں بھی لازم ہوتی ہے۔ اسلئے لازم کے نام پر اس مرض کا نام رکھا گیا ہے۔ اس میں سوائے اعضائے تنفس کے اور تمام اعضا کی حس و حرکت باطل ہو جاتی ہے۔ کہ کامل[1] سدہ بطون دماغ اور مجاری روح میں پیدا ہو جاتا ہے اور بطون[2] شریفہ سے ہماری مراد وہ وسعتیں ہیں جو دماغ کی دو جھلیوں (یعنی امّ[3] غلیظ جسکو امّ کہا جاتا ہے اور امّ رقیق جسکو امّ الدماغ بھی کہا جاتا ہے) ان دونوں جھلیوں کو مُثیین بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں جھلیوں کے درمیان ایک تیسری جھلی ہے جسے عنکبوتی کہتے ہیں۔ اسکا محقق ایروفلوس یونانی طبیب ہے جو عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو برس پیشتر تھا، غشاء عنکبوتی کہیں امّ رقیق اور کہیں امّ غلیظ سے اور کچھ فضائیں غشاء عنکبوتی سے اوپر امّ غلیظ کے نیچے ہوتی ہیں۔ اور کچھ فضائیں غشاء عنکبوتی کے نیچے اور امّ رقیق کے اوپر ہوتی ہیں۔ ان بطون کہا جاتا ہے۔ ان بطون میں ایک قسم کی رطوبت بھی پائی جاتی ہے۔ دماغی حصوں کی وسعتوں یا فضاؤں سے وہ وسعتیں اور فضائیں مراد ہیں جو مغز ہوتی ہیں۔ کبھی ان وسعتوں کو کہتے ہیں جو کھوپری کے اندر ہیں۔ گاہے ان وسعتوں سے مراد وہ وسعتیں ہوتی ہیں جو موٹی جھلی یعنی امّ غلیظ کے ہیں۔ چنانچہ حکما کا قول ہے کہ مغز کے اندر تین وسعتیں ہیں جو روح نفسانی سے پُر ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایروفلوس اور اُسکے بعد جالینوس نے انسانی نعش بطون کا مشاہدہ کیا ہے۔ ارسطو ثانی علامہ ارزانی سبب[4] کلی مرض سکتہ کا یہ تبلاتے ہیں کہ (اکیدم) دماغ کے تینوں بطون میں سدہ تام و کامل پیدا ہو ایسی ہی تعریف سکتہ کی حدود[5] الامراض اور بحر الجواہر[6] میں درج ہے۔ سکتہ کی طرح اگرچہ مرگی، سبات، اور جمود، کا مقام پیدائش وہی عضو شریف ہے لیکن ان امراض میں جو فرق ہے، ذیل میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

سکتہ میں	مرگی میں	جمود میں	سبات میں
یکبارگی دماغ کے تینوں بطون اور مجاری روح میں سدہ کامل ہوتا ہے	دماغی سدہ تینوں بطون میں کامل نہیں ہوتا اور مادہ بھی قلیل ہوتا ہے	اگرچہ سدہ تام ہوتا ہے لیکن ایک ہی بطن دماغ میں اور اس کا مادہ بھی قلیل ہوتا ہے	یہی سدہ دماغ کے ایک ہوتا ہے، لیکن نہ کامل ہے کثیف

غرض یہ ہے کہ سکتہ ایک بیماری ہے جس میں مریض مثل مردہ کے ہو جاتا ہے۔ سکتہ کے مریض اور مردہ میں حسب ذیل طریقوں سے امتیاز ممکن ہے۔

۱۔ تھوڑی سی روئی یا اون اچھی دھنی ہوئی یا جانوروں کے پر کا آخر حصہ جو نہایت باریک اور نرم ہوتا ہے مریض کے نتھنوں کے سامنے مریض کے سانس کی آمد و رفت سے حرکت پیدا ہو تو سمجھ لیجئے کہ مریض زندہ ہے۔ ۲۔ کوئی ہلکا سا برتن پانی سے بھر کر مریض کے پیٹ پر رکھیں

[1] سدۃ تامۃ فی بطون الدماغ و مجاری روحہ۔ موجز۔ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی۔ صفحہ ۱۹۲ سطر ۳

[2] اعنی بالشریفۃ للبطون داخل الغشائین ای الرقیق والغلیظ او ما بین اقسام الدماغ الثلثۃ شرح اسباب مطبوعہ مطبع کلاں کوٹھی لکھنؤ صفحہ ۹ سطر ۱۶

[3] ماخوذ از ترجمہ کبیر مطبوعہ مطبع خواجہ پریس دہلی صفحہ حرف سطر ۷

[4] سبب کلی این مرض آنست کہ بیکبارگی در بطون شریفہ سدہ افتد تام و کامل۔ طب اکبر مطبوعہ مطبع ہندو پریس صفحہ ۸۰، سطر ۱۲

[5] السکتۃ بالفتح ہی تعطل الاعضاء عن الحس والحرکۃ لسدۃ کاملۃ فی البطون الدماغ الثلثۃ و مجاری روحہ رسالہ حدود الامراض مطبوعہ مطبع اکمل المطابع صفحہ ۸

[6] بحر الجواہر مطبوعہ مطبع اکمل المطابع صفحہ ۱۲۲ سطر ۲۳ کالم ۱۔ میں وہی عبارت حدود الامراض میں درج ہے۔

[illegible] میں حرکت پیدا ہوتی ہے اگر ایسا ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مریض زندہ ہو۔ ۴ عمدہ اور صاف آئینہ صاحب سکتہ کی ناک کے پاس رکھیں اگر [illegible] جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مریض زندہ ہے۔ ۵ سکتہ والے کی آنکھیں روشن جگہ میں کھولیں۔ اگر اسمیں دیکھنے والے کی صورت کا عکس نظر آئے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مریض زندہ ہے ۶ تاریک جگہ میں چراغ روشن کرکے سکتہ والے کی آنکھوں کے سامنے رکھیں۔ اگر چراغ کا عکس اس میں ظاہر ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ مریض زندہ ہے ۷ مریض کی کنپٹی یا زیر زبان یا کنج ران کے درمیان یا مجرائے بول یا خصیوں پر ہاتھ رکھیں اور دیکھیں۔ یا مریض کی مقعد میں انگلی داخل کرکے پشت کیطرف دبائیں ان مقامات کی عروق ضوارب (حرکت کرنے والی رگیں) تا زیست حرکت کرتی رہتی ہیں اگر یہ شریانیں متحرک ہوں، تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مریض زندہ ہے۔ ۸ اگر حدقہ یعنی (آنکھ کی بڑی سیاہی) روشن اور پُر رونق دکھائی دے تو یہ بھی ایک دلیل زندگی ہے اور اسکو شیخ نے قوی دلیل زندگی لکھا ہے۔ جسوقت بدن بگڑ جائے اس وقت کوئی دلیل کارآمد نہیں۔ صاحب اقصرائی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جب تک موت کا یقین ہو جائے اسوقت تک دفن کرنا حرام ہے۔ اس ہی وجہ سے جالینوس نے کہا ہے کہ سکتہ کے مریض کو بہتر گھنٹے سے پہلے دفن نہ کیا جائے کیونکہ ۷۲ گھنٹے سب سے چھوٹے بحران کی مدت ہو اگر اس عرصہ میں مریض کا بدن بگڑ جائے تو اس کو بلا دلیل دفن کر دینا چاہیئے۔ چونکہ سکتہ کی تین قسمیں ہیں سکتہ بلغمیہ سکتہ دمویہ سکتہ سودویہ اس لئے تینوں قسموں کی جُدا جُدا علامتیں درج کیجاتی ہیں۔

سکتہ بلغمیہ :- یہ سدہ کبھی بلغمی اور لیسدار خلطوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ اسمیں ورم نہیں ہوتا لیکن مادہ کی کثرت قوت حس و حرکت کو نیچا آئینے ملتی ہے۔ ایسا اکثر بوجہ کثرت بلغم ہوتا ہے۔ اور نادرات سے بوجہ سودا۔ اسکی شناخت یوں ہو جاتی ہو کہ مریض کا بدن ڈھیلا ہوتا ہے اور رنگت سفید پڑ جاتی ہے منہ سے تھوک اور ناک سے رینٹھ بکثرت نکلتا ہے۔ سکتہ بلغمی کی ایک خاص قسم ہے جس میں خرخراہٹ اس امر کی دلیل ہے کہ اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔ سینہ کے عضلات کو حرکت میں رکھنے والی طاقت ضعیف ہو گئی۔ اور قوت نہایت کوشش کیساتھ معمولی حرکت دیسکتی ہے۔ ایسی حالت میں سانس کی ہوا کے داخل ہونے یا باہر آنے میں ایک خاص قسم کی ٹھوکر لگتی ہے اور خرخراہٹ کی آواز پیدا ہو جاتی ہے یا اس آواز کی یہ وجہ تسلیم کی جائے کہ ہوا کا راستہ غلیظ اور لیسدار خلط سے بند ہو گیا ہے جسکی وجہ سے سانس اندر اور باہر نہایت کوشش کیساتھ آتا اور جاتا ہے۔ اس وجہ سے خرخراہٹ پیدا ہو جاتی ہے یہ قسم نہایت سخت ہے۔ خرخراہٹ اور جھاگ اس امر کی دلیل ہیں کہ حرارت عزیزی ضعیف ہو گئی ہے اور حرارت غریبی جوش پر ہے چونکہ مرض سکتہ میں تنفس باقاعدہ نہیں ہوتا۔ اور قلب بدن کا سب سے زیادہ گرم عضو ہے اسلئے ہر وقت نسیم بارد کا طلبگار رہتا ہے۔ اور وہ اسکو ملتی نہیں اسوجہ سے حرارت غریبی کو اپنے کام کے واسطے خوب موقع ملتا ہے حرارت عزیزی بوجہ کمزوری مغلوب ہو جاتی ہو جھاگ اور خرخراہٹ وغیرہ علامتیں اس امر کی دلیل ہوتی ہیں کہ دماغ اور پھیپھڑے کے اجزا کا جوہر حرارت غریبی کے غلبہ کی وجہ سے فاسد ہو گیا ہو اور اُنکے فاسد ہو جانیکے باعث رطوبتیں پگھل کر تنفس کے راستہ بہہ کر آتی ہیں۔ جو ہوا اور سانس کیساتھ ملکر جھاگ اور خرخراہٹ پیدا کر دیتی ہیں یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھیپھڑے اور دماغ کے ہی جوہر کیوں پگھلتے ہیں۔ اسلئے کہ انکی ساخت ڈھیلی اور پولی ہوتی ہو اور ان کا جوہر دوسرے اعضا کی نسبت نرم ہوتا ہو چنانچہ امام رازیؒ نے کہا ہو کہ جو شخص سکتہ کے مرض میں مبتلا ہو اور اسکے منہ سے جھاگ آئیں اُسے بچتے ہوئے میں نے نہیں دیکھا۔ اسی طرح بقراطؒ کا قول ہو کہ اگر سکتہ قوی ہو تو ممکن نہیں کہ اس کا مریض اس سے بچ جائے اور اگر سکتہ ضعیف ہو اس کا مریض بھی آسانی سے جانبر نہیں ہو سکتا اگر جھاگ کم ہوں تو مریض کے بچ جانیکا امکان ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ مریض سکتہ اگر اچھا ہو بھی جائے تو بقول بقراط آسانی سے اس سے نجات نہیں پا سکتا کہ طبیعت اچھی طرح اخلاط فاسدہ کو بدن سے خارج کرنیکی قدرت نہیں رکھتی۔ بلکہ اعصاب کیطرف دفع کرتی ہو اب جس سمت اور جس مقام کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں وہ اس مادہ کو قبول کر لیتے ہیں یہ سبب ہے کہ اکثر مریض سکتہ کے بعد فالج اور لقوہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس ہی سکتہ کی ایک دوسری قسم اور بھی ہے جس میں نہ جھاگ آتے ہیں۔ اور نہ خرخراہٹ اور نہ بظاہر تنفس

آئینہ صاف نزد بینی نہد اگر غبار گردد زندہ۔ مجربات ملکی مطبوعہ مطبع سفیدعام پریس صفحہ ۱۱۲ سطر ۱۹ ۔ ۲ ولذالک حرم الدفن الی ان یتیقن الحال و ظہور الموت اقصرائی بحوالہ مطبع منشی نول کشور لکھنو جلد ثانی صفحہ ۲۵۹ سطر ۲ ۔ ۳ ولذالک امر جالینوس ان لا یدفن صاحب السکتہ الا بعد اثنتین وسبعین ساعۃ وہو مدۃ اقصر البحارین شرح اسباب مطبوعہ مطبع کلاں کوٹھی جلد اول صفحہ ۹۷ سطر ۱۵ ۔ ۴ بحران مرض کا وہ زور ہوتا ہو کہ جس روز مرض اور طبیعت کے درمیان مقابلہ ہوتا ہو۔ مرض کی مختلف حالتیں ہیں سب سے سخت مرض میں بہتر گھنٹے کے بعد مقابلہ ہوتا ہو اس سے پہلے کبھی مرض اور طبیعت میں مقابلہ نہیں ہوتا کبھی ساتویں روز کبھی چودھویں روز کبھی اکیسویں روز اور کبھی چالیسویں روز ہوتا ہو لیکن امراض مزمنہ میں چھ ماہ، ایکسال، سات سال، چودہ سال، اکیس سال کے بعد مقابلہ ہوتا ہو واللہ اعلم بالصواب۔ رسالہ بحران مشمولہ رسالہ قبریہ مطبوعہ مطبع ہاشمی میرٹھ صفحہ [illegible] سطر ۱۲ ۔ ۵ قال الرازی ما رایت من اسکت فازید لم یتخلص۔ شرح اسباب مطبوعہ مطبع کلاں کوٹھی جلد اول تحت سکتہ صفحہ ۹۷ سطر ۱۸ ۔ ۶ قال بقراط السکتہ [illegible] ان کانت ضعیفۃ لم یسہل [illegible] یسیرا تلخیص جالینوس علی فصول ابقراط۔ مطبوعہ مطبع کلاں کوٹھی صفحہ [illegible] سطر [illegible]

علاج :- سر کو گرم کرنیکی دوائیں سنگھائیں۔ مثلاً سداب، لونگ چھینک لانے والی دوائیں استعمال کرائیں مثلاً نکچھکنی گول مرچ جند بیدستر۔ اور دیگر مقوی
لگائیں۔ مثلاً بلادر، فرفیون تکمید کریں۔ اور جوشاندہ بابونہ برنجاسف صعتر قوذنج اشنہ عاقرقرحا وغیرہ پلائیں اور قے کرانیکی کوشش کریں کیونکہ قے اور اُبکائی سے
ہو جاتا ہے۔ مریض کے سر پر نمدہ کی ٹوپی رکھکر قابل برداشت (اینٹ یا توا) گرم کر کے رکھیں تاکہ سر گرم ہو جائے اور بلغم رقیق اور لطیف ہو تاکہ طبیعت اسکو آسانی سے
سکے کبھی قیٔ کے ذریعہ سے مریض کے حلق میں تریاق کبیر یا تریاق اربعہ شہد کے پانی کیساتھ۔ یا جدوار مناسب وقت ہو۔ ڈالیں۔ اگر تریاق دستیاب نہ ہوں
بادیان آب انیسون آب زیرہ گلقند آفتابی کیساتھ حل کر کے دیں۔ سر سے مادہ کو تیز حقنہ کے ذریعہ سے جذب کریں۔ جو حاشا برنجاسف، پودینہ، سداب خشک، تخم
معزاز ذکی قنطوریون دقیق مرسی[1] (آبکامہ) اور روغن زیتون کے ذریعہ سے تیار کئے گئے ہوں۔ اس پر سردار و چھڑک دیں۔ سردار[2] و حسب ذیل ادویہ سے تیار کیا
دیگوگل، بیدہ ارمنی، شحم حنظل سقمونیا، جب مرض میں افاقہ معلوم ہو اور چوتھا اور ساتواں یا چودھواں روز گذر جائے تو مریض کی طاقت کے موافق بدن اور دماغ کے
لیواسطے جلاب دیں۔ ایارج کی گولیاں کھلائیں کیونکہ ان دنوں سے پہلے مادہ ناقابل استفراغ ہوتا ہے اور مسہل ادویہ کے استعمال سے اس زمانہ میں گرمی زیادہ بڑھ
جاتی ہے اور مرض میں شدت اور تیزی ہو جاتی ہے جس سے اچانک موت کا خوف ہوتا ہے

سکتہ دمویہ :- کبھی دماغی سدہ دموی خلط سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ حکیم محمود[3] بن الیاس شیرازی نے کہا ہے کہ خون کے غلبہ کی وجہ سے جب
دل اور دماغ اور تمام شریانیں بھر جائیں۔ اور سکتہ عارض ہو تو اس سکتہ کو خناق قلبی بھی کہتے ہیں۔ یہ دماغ کی فضاؤں اور شریانوں کو اس طرح بند کر دیتا ہے کہ ان میں
کے نفوذ کا راستہ نہیں رہتا اور ہوا کے نہ پہونچنے کی وجہ سے حرارت غریزی گھٹ کر بجھ جاتی ہے (مثلاً آپ چراغ کو ایک مٹکہ میں بند کیجئے اور ہوا کے راستے بالکل
روک دیجئے کچھ عرصہ میں چراغ بجھ جائیگا۔) یا یوں سمجھنا چاہیئے کہ خون بدن میں غالب ہے اور اسکی وجہ سے دماغ کی رگیں۔ رگیں اور شریانیں خون سے ایسی بھر گئی ہیں
روح نفسانی دل سے دماغ کیطرف نہیں جاسکتی۔ اسی طرح دماغ سے تمام جسم کیطرف نہیں آسکتی اسوجہ سے تمام جسم سرد ہو کر سکتہ ہو جاتا ہے۔

علامات :- چہرہ سرخ مائل بہ سیاہی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گلا گھونٹ دیا گیا ہے۔ گردن کی دواج نامی وریدیں اور دوسری رگیں اُبھری ہوئی ہوتی ہیں
بدن کی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ اسوجہ سے داؤد[4] انطاکی نے کہا ہے کہ سکتہ حار میں پسینہ آتا ہے اور سکتہ بارد میں کودنے والی رگیں ساکت و صامت ہو جاتی ہیں تنفس
عضلات جس طرح سکتہ بلغمی میں ڈھیلے ہو جاتے ہیں اس طرح سکتہ دموی میں ڈھیلے نہیں پڑتے اس وجہ اسمیں خرخراہٹ بھی نہیں ہوتی اور نہ اسمیں صحت کے بعد
وہ فالج ہوتا ہے کیونکہ اس میں صحت اُسوقت ہوتی ہے کہ جب خون بدن سے خارج کر دیا جائے اور خون خارج کرنے میں اتنا وقت صرف نہیں ہوتا کہ خون سرد ہو جانے
راستہ خناق کی نوبت پہونچے۔

علاج :- دونوں طرف کی فصد قیفال کھولیں اور پنڈلیوں پر پچھنوں کیساتھ سینگیاں کھچوائیں تاکہ خون اور رطوبت اچھی طرح خارج ہو جائے پھر گرم پانی
اور سکنجبین سے غرغرہ کرائیں۔ پھر معمولی حقنے کریں۔ کہ مواد سر سے اُتر جائے۔ پھر روغن گل وغیرہ لگائیں۔

سکتہ ورمیہ :- کبھی سکتہ دماغ کے گرم یا سرد ورم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جس سے دماغ کے وہ راستے بند ہو جاتے ہیں جو دماغ کیطرف آتے
ہیں۔ ان کے بند ہونیکی وجہ امتلاء تناؤ اور دباؤ ہوتا ہے۔

علامات :- بخار ہوتا ہے۔ اسلئے کہ بخار ورم دماغ کیلئے لازمی اور ضروری ہے۔ سکتہ واقع ہونے سے پہلے ورم کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں سرگرانی
وجہ چھینی۔ اور درد سر کا موجود ہونا۔ اور جو سکتہ چوٹ کے سبب سے ہوتا ہے وہ بھی ورمی قسم کا ہوتا ہے۔ چوٹ سے جو درد شدید پیدا ہوتا ہے اسکی وجہ سے دماغ کی جھلی
یا ایک جھلی میں ورم ہو جاتا ہے اور درد حرارت کو بھڑکا دیتا ہے اور حرارت مواد کو کھینچ لیتی ہے۔ چوٹ سے ورم اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ طبیعت اصلاح کیلئے مواد کیساتھ
اس طرف جاتی ہے یہ عام بات ہے کہ چوٹ کا ورم گرم ہوتا ہے۔ کیونکہ گرم مواد اپنی لطافت اور خفت کی وجہ سے دوسرے مواد سے پہلے پہنچ جاتے ہیں اور پہلے پہنچ

---

[1] مرسی میم کا پیش اور زبر و تشدید راء مہملہ و سکون یائے تحتانی لغت عربی ہے کہتے ہیں کہ اصل میں مری دو میم کے ساتھ تھا کثرت استعمال سے مرسی ہوا اس کو [illegible] ... صاف کر دینا قرار پایا اور بعض ... تشدید رائے مہملہ ہندی میں نام گل سکرن کا ہے اور ساتھ فتح میم کے نام درخت کا ہے مرسی کو شیخ نے قانون میں گرم خشک ... درجہ دوم لکھا ہے ... وبال ... مقوی معدہ ... بلغم ... اور ... مجفف بدن ہے۔ آبکامہ فارسی میں کہتے ہیں۔ دیکھئے محیط اعظم جلد اول صفحہ ... سطر ۲ ، مطبوعہ مطبع نظامی واقع ...
[2] سردار وہ دوا کہتے ہیں جسکی جوشاندہ وغیرہ چھڑک دی جاتی ہے۔ [3] قد یکون سبب السکتۃ غلبۃ الدم علی البدن والامتلاء والدماغ وجمیع شرائینہ منہ ... السکتہ خناق ...
... من العلامات الاولی ... [4] ... فی ... سکتہ صفحہ ... سطر ...

...بے محل ہیں جو اسمیں بکثرت ہوتی ہیں اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ دماغ کیطرف بخارات بھی بکثرت چڑھا کرتے ہیں۔ دماغ کی نزاکت خرافت اور اہمیت
ہے۔ اسلئے طبیعت جسم کیطرف کثرت سے مواد روانہ کرتی ہے۔ چونکہ دماغ چوٹ کے سبب سے ضعیف ہوتا ہے اور طبیعت بھی بہت زیادہ مواد اس طرف
دماغ اس مواد کو آسانی قبول کرلیتا ہے جو اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا وجوہ سے ورم عظیم ہو جاتا ہے۔ سرسامی حالت سے گذر کر دماغی راستے
۔ ان ہی اسباب سے سکتہ پیدا ہو جاتا ہے۔
علاج:۔ دماغی ورموں کا مناسب تدارک کریں +

ہیضہ

ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعیدؔ، بریلوی

...وستان کے مختلف مقامات سے ہیضہ پھیلنے کی خبریں آرہی ہیں۔ اس لئے نامناسب نہ ہوگا۔ اگر ناواقف عوام کو اس مہلک مرض سے محفوظ رہنے اور مبتلا
...شفا پانیکی تدابیر بتادی جائیں۔

...ہ کے متعلق عوام ہی نہیں، بلکہ بہت سے خواص بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اس کا باعث بدہضمی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ غذا اگر صحیح طریقہ پر ہضم نہ ہو
...لگیں یا قے ہو جائے تو وہ ہیضہ ہے۔ ایسا نہیں ہے، ہیضہ کو بدہضمی سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ بالکل علیحدہ اک مرض ہے اور اس کا
...قسم کے جراثیم ہیں جبوقت تک یہ جراثیم جسم کے اندر نہ پہونچیں کوئی شخص ہرگز ہرگز ہیضے میں مبتلا نہیں ہوسکتا۔

...ہ کے جراثیم گرمی اور نمی میں بہت اچھی طرح نشو ونما پاتے ہیں اسی لئے اس وبا کے پھیلنے کا خاص زمانہ جون کا مہینہ ہوتا ہے۔ ہندوستان کے بعض مقامات
...ل طور پر زمین میں رہتے ہیں اور جب رطوبت اور گرمی ان میں جوش نمو پیدا کرتی ہے تو تازہ دم ہوکر اپنی تعداد میں اضافہ اور انسانی آبادی میں تخفیف شروع
بنگال کی زمین کو انہوں نے خاص طور پر پسند کرلیا ہے اور وہاں ہرسال اس وبا کا زور ضرور ہوا کرتا ہے۔

...ہ صحیح طور پر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ انسان کے دشمن جراثیم ایک جگہ سے دوسری جگہ اور مریض سے تندرستوں تک کس طرح پہونچتے ہیں تو انکے
...نا ایک بڑی حد تک ممکن ہوسکتا ہے، جب کوئی شخص ہیضے میں مبتلا ہوتا ہے تو اسکی قے، اسکے دست اسکے پیشاب، اسکے تھوک اور بلغم غرضکہ اسکے
...ہر رطوبت اور ہر فضلہ میں یہ جراثیم لاکھوں کی تعداد میں موجود ہوتے ہیں اب اگر اس فضلہ یا رطوبت کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا ذرہ یا قطرہ کسی
...کے منہ تک پہنچ جائے تو وہ بھی اسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بظاہر یہ ایک بہت عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے، کیونکہ دوسروں کا پاخانہ، پیشاب
...ل بھی کھانا شاید ہی گوارا کرے، لیکن ان چیزوں سے اس قدر نفرت دلمیں موجود ہونیکے باوجود یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ چیزیں ہمارے پیٹ میں پہونچتی
...اس مضمون میں خاص طور سے انہیں نامعلوم اور غیر محسوس ذریعوں کا بیان مقصود ہے جو ان فضلات اور رطوبات کو ہمارے پیٹ میں پہونچا

...ت میں یہ رسم بالکل عام ہے کہ لوگ جابجا کھیت کی مینڈوں کے برابر برابر، یا کھیتوں اور میدانوں میں پاخانہ پھرا کرتے ہیں اور اسکے بعد
...میں آبدست لیکر اپنا جسم صاف کرلیتے ہیں۔ ایسا کرتے وقت انہیں کبھی بھول کر بھی یہ خیال نہیں آتا کہ وہ کس طرح بلا ارادہ سینکڑوں
...نہ اور اپنا پیشاب کھلا نیکا بندوبست کر رہے ہیں کھیتوں اور میدانوں میں پڑا ہوا پاخانہ خشک ہوتا ہے اور خشک ہوکر اسکے ذرّے مٹی میں
...ی اور خاک اڑا اڑا کر ہوا کے ساتھ ہمارے منہ میں بھی جاتی ہے، قریب میں جو کھیرے ککڑی وغیرہ بوئے ہوئے ہیں۔ ان کے اوپر بھی جمتی ہے۔ اور بعدا
...ت سے چلکر گاؤں کے حلوائی کی دوکان تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ جہاں چنے، گڑ، مرمل، ستو اور ایسی قسم کی اور چیزیں شاید اس خیال سے کھلی پڑی
...شی انکے وزن میں کچھ تو اضافہ کردے۔ بہرحال ان تمام ذریعوں سے پاخانے کے باریک باریک ذرات ہماری غذا کیساتھ مل کر ہمارے پیٹ میں
...اب اگر جن صاحب کا یہ پاخانہ تھا وہ بدقسمتی سے ہیضہ میں مبتلا تھے تو ظاہر ہے کہ انکے پاخانے کے ذروں کیساتھ ساتھ مدہا جراثیم بھی جاتے
گئے۔

...جسمیں ان بزرگ نے آبدست لیا تھا جراثیم کی عام تقسیم کا اور بھی اچھا ذریعہ بن جاتا ہے بہت سے دیہات میں تو ان تالابوں کا پانی لوگ

مختلف پانی بھی پیتے ہیں، لیکن اگر پینے کے پانی کے کنوئیں الگ موجود بھی ہوں تب بھی عورتیں اپنے برتن تو یقیناً انہی تالابوں پر دھوتی ہیں اور دھونے کے بعد اپنے گلاس اپنے لوٹے اور اپنی رکابیوں اور دیگچیوں میں ہزارہا جراثیم ہیضے کے گھروں کو واپس لیجاتی ہیں اور ایک سے لوگ کے لئے بھی انہیں یہ شبہ نہیں ہوتا کہ ان کے مانجھے ہوئے چمکدار برتنوں میں ایسا سخت زہر موجود ہے۔

شہروں میں بھی اس بیماری کے پھیلنے کے یہی ذرائع ہیں اور انکے علاوہ وہاں ایک بہت ہی بڑا ذریعہ اور بھی ہے، شہروں میں چونکہ پاخانے گھروں کے اندر ہوتے ہیں اور اکثر و بیشتر گھروں میں پاخانہ کھلا بھی پڑا رہتا ہے۔ اسلئے مکھیاں اس پر بیٹھتی ہیں۔ اور وہاں سے جب اُڑتی ہیں تو اپنے ساتھ ہوئے پر اور ٹانگیں لئے ہوئے سیدھی باورچیخانے میں پہنچ جاتی ہیں جو بہت سے گھروں میں تو صرف دیوار بیچ ہوتا ہے اور بعض گھروں میں چند گز کے فاصلے پر یہاں نہیں دال، سالن، دودھ، چاول، روٹی اور اسیطرح اور بہت سی کھانے پینے کی چیزیں کھلی پڑی رہتی ہیں اور وہ نہایت اطمینان کیساتھ جو غلاظت پے پروں اور اپنی ٹانگوں میں لپیٹ کر لاتی ہیں۔ اسے ہمارے کھانے کی چیزوں سے پونچھ دیتی ہیں۔

اب اگر کوئی ہیضے کا مریض گھر میں موجود ہو تو اسکے پاخانے پر بیٹھ کر جو مکھیاں آئینگی وہ ہزاروں جراثیم ہیضے کے اپنے ساتھ لائینگی اور یہ اشیاء خوراک کے ساتھ گھر کے تندرست آدمیوں کے پیٹ میں جائینگے اور انہیں بیمار کر دینگے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہیضہ پھیلتا ہے تو ایک ایک گھر میں اوپر تلے چار چار اور چھ چھ موتیں ہو جاتی ہیں۔ دیہات میں بھی مکھیاں اس قسم کی خدمات سرانجام دیتی ہیں لیکن وہاں گھر کے اندر پاخانے نہیں ہوتے اس لئے انہیں شہر کی آسانیاں حاصل نہیں ہیں۔

پانی اور دودھ ہیضہ کے جراثیم کے لئے نہایت عمدہ غذائیں ہیں جس پانی یا جس دودھ میں دو چار جراثیم بھی ہوں تو وہاں فوراً ہی اپنی تعداد بڑھانی شروع کر دیتے ہیں۔ اور چند گھنٹوں میں انکی تعداد لاکھوں تک پہنچ جاتی ہے

ہیضہ پھیلنے کے اسباب کے متعلق یہ صرف چند موٹی موٹی باتیں ہیں۔ لیکن اگر انہی کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے تو اس موذی مرض سے بڑی حد تک حفاظت ہو سکتی ہے یہ تو ظاہر ہے کہ اسکے جراثیم جب ہمارے پیٹ میں پہونچتے ہیں تب اپنا اثر دکھاتے ہیں اور پیٹ میں پہونچنے کا ذریعہ ہمارا کھانا ہے یا پانی تو ایسی صورت میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر ہم کسیطرح اپنے کھانے اور اپنے پانی کو جراثیم کی آلودگی سے پاک رکھ سکیں تو جراثیم ہمارے جسم میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ پانی اور کھانے کو جراثیم سے پاک رکھنے کے چند ذریعے ہیں۔ اول یہ کہ خاک مٹی اور مکھیاں اس تک نہ پہونچیں اور یہ مقصد اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ کھانے پینے کی کوئی چیز ذرا سی دیر کو بھی کھلی نہ پڑی رہے۔ پانی اور غذا کو پاک بنانے کا دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ ہم اسے آگ پر پکالیں یا جوش دے لیں جس چیز کو اتنی تیز حرارت پہنچ جاتی ہے کہ جس سے پانی ابل جائے اس میں جراثیم زندہ نہیں رہتے۔ پانی کو جوش دیکر اور صاف برتنوں میں بھر کر رکھ دیا جائے اور یہ برتن ڈھکے ہوئے رہیں تو اس کا استعمال خطرات سے خالی ہے۔

بازار سے جو چیزیں آتی ہیں اُن میں سے بعض ترکاریاں، اور تمام پھل ایسی چیزیں ہیں کہ جنہیں بغیر پکائے ہوئے کھایا جاتا ہے جب ہیضہ پھیلا ہوا ہو تو ایسی سب چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ پھلوں کو کھانے سے پہلے اگر پٹاسیم پرمینگنیٹ (سرخ دوا جو پانی صاف کرنیکے لئے کنوؤں میں ڈالی جاتی ہے) یا کلورین کے پانی سے دھو لیا جائے تو ان سے نقصان کا اندیشہ نہیں رہتا۔ مٹھائیاں وغیرہ چونکہ بالعموم بازاروں میں کھلی پڑی رہتی ہیں اس لئے انکا استعمال کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا۔

گھر میں اگر کسی کو ہیضہ ہو جائے تو احتیاط اور حفاظت کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اگر ہم اتنا کر سکیں کہ مریض کے جسم سے نکلی ہوئی کوئی رطوبت یا کوئی فضلہ گھر کے اندر کھلا نہ پڑا رہے اور یا تو جلا دیا جائے یا کسی ایسی دوا کے محلول میں بھگو دیا جائے جو جراثیم کو ہلاک کرنے والی ہو تو یہ بالکل ممکن ہے کہ باقی سارا خاندان اس بلا سے بالکل محفوظ رہے۔ ہم میں بہت سے آدمی ایسے ہیں جنکی یہ عادت ہے کہ جہاں چاہا بلا تکلف تھوک دیا، اور جہاں جی چاہا وہیں قے کر دی، یہ بری عادتیں ہیں اور انہیں ترک کرنا چاہیئے لیکن اگر ہیضے کا کوئی مریض ایسا کرے تو اسے سمجھا دینا چاہیئے کہ تمہارے تھوک اور قے سے تمہارے بچے بھی اسی بیماری میں مبتلا ہو جائینگے اور اسکے پاس تھوکنے اور قے کرنیکے لئے کوئی ایسا برتن رکھ دینا چاہیئے جو بند رہ سکے اور اسمیں جراثیم کش دواؤں کا پانی ڈال دیا جائے۔

ہیضے کے مریض کے کمرے میں تندرستوں کو نہ جانا چاہیئے اور اگر ہو سکے تو تیمارداری کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ مریض کو الگ ایک جگہ دیدی جائے اور اسکے پاس اسکی خدمت کیلئے بس ایک ہی آدمی رہے جو شخص اس خدمت پر مامور ہو اُسے چاہیئے کہ ہر مرتبہ جب مریض کے کمرے سے باہر نکلے تو گرم پانی اور صابن سے ہاتھ منہ دھوئے مریض کے کمرے میں یا مریض کے بستر کے قریب ہرگز ہرگز کوئی چیز کھانی پینی نہ چاہیئے۔ بہتر ہو کہ اگر تیمار دار بجائے

پاس پہن کر جانیکے لیے ایک الگ لبادہ سا دروازے پر لٹکا دے جب کمرے کے اندر جائے تو اسے پہن لے اور جب باہر آئے تو اتار کر وہیں لٹکا دے

ہیضہ سے محفوظ رہنے کا ایک بہت معتبر ذریعہ ہیضے کا ٹیکہ بھی ہے ۔ اس کا اثر تقریباً چھ ماہ تک رہتا ہے اور اتنے عرصہ میں وبا کا زور کم ہو جاتا ہیضے کے مریض کے تیمار دار کو لازمی طور پر ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے ۔ اس کا ایک بہت اچھا اثر یہ بھی ہوگا کہ اسکی طبیعت پر خوف کا غلبہ نہ ہونے پائیگا۔

ہیضہ پھیلا ہوا ہو تو غذا بہت سادہ اور ہلکی استعمال کرنی چاہیئے تاکہ بدہضمی نہ ہونے پائے اور اس زمانے میں جلاب نہ لینے چاہئیں ۔ ہر کھانے کے ساتھ یا کھانے کے بعد سرکے اور لیموں کا استعمال مفید ہے ۔

گھریلو علاج ۔ جب کسی کو ہیضہ ہو تو اس بات کی انتہائی کوشش کیجائے کہ جلد سے جلد کسی حکیم یا ڈاکٹر کو دکھا دیا جائے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو یا بہت دیر ہو تو دست اور قے روکنے کی یا مریض کا پانی بند کرنے کی کوئی کوشش نہ کرنی چاہیئے ۔ پانی میں ذرا سا پٹاسیم پرمینگنیٹ ڈال کر، اتنا کہ ہلکا سا رنگ آجائے مریض کو برابر خوب پلاتے رہیں ۔ اگر یہ دوا مہیا ہو سکے تو گھنٹہ گھنٹہ بھر کے فصل سے یہ ایک ایک پڑیا مریض کو دیتے رہیں ۔

کیفور	....	ایک گرین
مینتھول	....	ایک "
سوڈا بائیکارب	....	چالیس "

سب چیزوں کو اچھی طرح ملا کر آٹھ پڑیوں میں تقسیم کر دیں اور ایک ایک پڑیا گھنٹہ گھنٹہ بھر کے بعد کھلائیں ۔

اگر ابتدا ہی سے یہ علاج کیا جائے اور مریض کو خوب پانی پلایا جائے تو بیشتر مریض صرف اتنے ہی علاج سے صحت یاب ہو سکتے ہیں ۔

بیمار ہونیکے بعد اڑتالیس گھنٹے تک مریض کو سوائے آش جو کے اور کوئی غذا نہ دینی چاہیئے ۔ آش جو میں ذرا سا نمک اور کسیقدر لیموں کا عرق ملا دیا جائے جب دست اور قے بند ہو جائیں تو آہستہ آہستہ پھاڑے ہوئے دودھ کا پانی، دودھ، دہی، اور بعد ازاں اراروٹ وغیرہ دیسکتے ہیں ۔ چند روز میں مریض کی معمولی غذا پر اُسے لے آئیں +

حضرت سلیمان علیہ السلام
اور
بانجھ پن (عقر) کے اسباب، علامتیں اور اسکا علاج

"مکرمی مدیر ہمدرد صحت

السلام علیکم ۔ یوں تو ہمدرد صحت کا ہر پرچہ اول سے آخر تک پڑھا جاتا ہے لیکن ہر سال کا خاص نمبر تو ایسا ہوتا ہے کہ اسکا ایک لفظ بھی چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا ۔ گذشتہ سال کا اطفال نمبر صرف اسی لئے قابل تعریف تھا کہ اس میں بچوں کے امراض کے متعلق سب کچھ موجود ہے ۔ صرف رسالہ ہی کافی ہے ، دوسری کتابوں کی ضرورت نہیں ۔

اس سال کا عورت نمبر سبقت لے گیا ۔ عورتوں کے امراض و علاج اور انکی خصوصیات کے متعلق بڑے بڑے ماہر اور اہل قلم اطباء اور ڈاکٹروں اور ویدوں سے ایسے اہم مضامین حاصل کر کے ایسی خوش اسلوبی کیساتھ پیش کرنا آپ ہی کا حصہ ہے جزاک اللہ مجھکو ایک پرانی بیاض سے بانجھ عورتوں کے حالات دریافت کرنے کی ایک روایت حضرت سلیمان علیہ السلام کی ملی تھی ۔ وہ میں نے بجنسہ نقل کر لی تھی ۔ ناظرین ہمدرد صحت کی دلچسپی اور فائدہ کیلئے اسکو درج ذیل کرتا ہوں اگر مناسب ہو تو شائع فرما دیجئے "

(حکیم) یار محمد طبیب میونسپل (کوردائی)

" روایت میکنند کہ روزی حضرت سلیمان علیہ السلام بر تخت نشستہ بودند کہ جماعتے از زنان عقیمہ بزیارت آمدند و عرض درباره عدم اولاد کردند، حضرت فرمودند ہفت علت مانع اولاد مے شود۔

علت اول آنکہ رحم برگشتہ بود تخم منی در آں نیفتند + دویم سر رحم را باد گرفتہ باشد کہ تخم راہ نیابد + سوئم در رحم گوشت زیادہ شود + چہارم ۔ دیگر کرم افتادہ باشد کہ آب منی را میخورد + پنجم ۔ رحم حرارت گرفتہ بود و آب منی مثل خون بسوزد + ششم در رحم برودت باشد کہ تخم بجوش

نمی آید و پختہ نمیشود ۔ ہفتم علت دیو و پری۔

اصل علت عقیمہ بہمیں نہج مے تواند دریافت کہ چون مرد از مجامعت فارغ شود زن را پرسد کہ کدام جا درد کند۔

۱۔ اگر گوید کہ سر درد کند باید دانست کہ رحم برگشتہ است ، علاج آن پنبہ دانہ و تلخہ مرغ یکجا کردہ بعد از حیض سہ روز شافہ نہند فراہم شود۔

۲۔ اگر گوید کہ اندام من لرزد باید دانست کہ رحم باد گرفتہ ہست۔ علاج آں انگوزہ خالص در روغن کنجد حل کردہ بعد از حیض سہ روز بطور شافہ استعمال کنند۔

۳۔ اگر گوید کہ کمر درد کند باید دانست کہ در رحم گوشت زیادہ است۔ علاج آں زیرہ سفید و تلخہ مادہ گاؤ و سرشف ہمہ را سائیدہ شافہ کنند۔

۴۔ اگر گوید ساق و پا درد کند دانذکہ در رحم کرم افتادہ است برائے آں انجبار و آب برگ شفتالو با پارچہ یکجا کردہ سہ روز بعد حیض شافہ کنند۔

۵۔ اگر گوید پہلو درد کند بداں کہ رحم گرمی گرفتہ است شیر مادہ خر با عسل یکجا کردہ بر سر مالد و سہ روز بعد حیض ہمین دوا در اندام نہانی رسانند۔

۶۔ اگر گوید کہ سینہ درد کند علامت سردی رحم است برائے آں پتہ مرغ دار فلفل و شکر و مشک و زعفران یکجا کردہ بعد از حیض سہ روز شافہ کنند۔

۷۔ اگر گوید کہ ہیچ جا درد نہ کند باید دانست کہ آسیب دیو و پری است باید کہ آیۃ الکرسی و عمل نقش وغیرہ کنند۔

ترجمہ

روایت ہے کہ ایک روز حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے ہوئے تھے کہ عورتوں کی ایک جماعت زیارت کیلئے آئی اور عرض کیا کہ ہم بے اولاد ہیں حضرت نے فرمایا کہ بے اولادی یا بانجھ پن کے سات اسباب ہیں۔

پہلا سبب :۔ یہ ہوتا ہے کہ رحم اپنی جگہ پر نہیں رہتا بلکہ کسی طرف کو پھر جاتا ہے۔ اسی لئے اسکے منہ میں منی کے بیج (کرم منی) نہیں پہونچتے ۔

دوسرا سبب :۔ یہ ہوتا ہے کہ رحم کے منہ میں ہوا بھر جاتی ہے اور منی کے بیج (کرم منی) کو اندر پہونچنے کا راستہ نہیں ملتا ۔

تیسرا سبب :۔ رحم میں گوشت زیادہ ہو جاتا ہے۔ یعنی رحم کی ساختیں حجم میں بڑھ جاتی ہیں ۔

چوتھا سبب :۔ رحم میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ جو آب منی کو کھا جاتے ہیں ۔

پانچواں سبب :۔ رحم میں حرارت بڑھ جاتی ہے جو منی کو خون کی طرح جلا دیتی ہے ۔

چھٹا سبب :۔ رحم سرد ہو جاتا ہے جس سے کہ منی نہ جوش میں آتا ہے اور نہ پختہ ہونے پاتا ہے ۔

ساتواں سبب :۔ دیو و پری سے تعلق رکھتا ہے ۔

عورت کے بانجھ پن کا اصل سبب اس طرح دریافت کیا جا سکتا ہے کہ مرد جب صحبت سے فارغ ہو تو عورت سے پوچھے کہ کس جگہ درد معلوم ہوتا

(۱) اگر وہ بتائے کہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ رحم پھر گیا ہے (انقلاب رحم) اس کا علاج یہ ہے کہ بنولے اور مرغ کا پتہ دونوں کو ملا کر شافہ بنائیں اور حیض سے فارغ ہونے کے تین روز بعد اندام نہانی میں رکھیں۔ یہ شکایت جاتی رہیگی

(۲) اگر عورت کہے کہ میرا تمام جسم کانپ رہا ہے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ رحم میں ہوا جمع ہو گئی ہے۔ اسکی تدبیر یہ ہے کہ ہینگ تلوں کے تیل میں ملا کر بطور شافہ حیض کے بعد تیسرے روز استعمال کریں۔

(۳) اگر وہ کمر میں درد بیان کرے تو اس کا سبب رحم کی ساختوں میں زیادتی کو سمجھنا چاہیئے ایسی حالت میں سفید زیرہ، سرسوں کے بیج گائے کے ؛ میں پیس کر شافہ بنا کر فم رحم کے پاس رکھیں۔

(۴) اگر پنڈلی اور پاؤں میں درد بتائے تو رحم میں کیڑے پڑ جانیکی علامت ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ آڑو کے پتوں کے پانی میں انجبار کی پیس کر بطور شافہ استعمال کرائیں۔

(۵) اگر مریضہ درد پہلو بتائے تو اس سے رحم میں گرمی کا پتہ چلتا ہے ایسی حالت میں گدہی کا دودھ شہد کیساتھ ملا کر سر پر ملیں اور فراغت حیض سے تین روز بعد یہی دوا اندام نہانی میں پہونچائیں۔

(۶) اگر مجامعت کے بعد عورت سینے کے درد کی شکایت کرے تو یہ رحم کی سردی کی علامت ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ مرغ کا پتہ، پیپل، شکر، مشک و زعفران (بقدر مناسب) ایک جگہ ملا کر حیض کے بعد بطور شافہ استعمال کریں۔

(۷) اگر عقیمہ (بانجھ عورت) یہ کہے کہ میرے کہیں بھی درد نہیں ہے تو جاننا چاہیئے کہ اس کا سبب دیو و پری کا آسیب ہے۔ اسکے لئے آیۃ الکرسی اعمال نقش کی طرف رجوع کریں ۔

کارٹون

دندان ساز صاحب کی پریشانی

<u>سر ولیم ولکوکس</u> :- تحقیق و تفتیش سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ جسم انسانی میں مرض و عفونت پھیلانیکے ذمہ دار مسوڑے ہیں نہ ہم نے زمانۂ ماضی میں سخت ظلم سے کام لیا ہے۔ ہیں اگر وجع مفاصل کا بھی کوئی مریض ملتا تھا۔ اور اسکو جلد آرام نہیں ہوتا تھا تو طب کی قربا۔ اس بدنصیب مریض کے دانت ہی قربان کئے جاتے تھے ۔ (اسٹیسمین مورخہ ۱۲ ر اکتوبر ۱۹۳۶ء)

<u>دندان ساز</u> :- مجھ کو آنیوالی بیکاری کا خیال کھائے جاتا ہے۔ اسکے علاوہ ان لوگوں کا تصور بھی پریشان کر رہا ہے۔ جو میری "دست کاری" آج پوپلے کہلا رہے ہیں۔ سر ولیم کو ذرا سوچ سمجھکر اظہار خیال کرنا چاہیئے تھا ۔

<u>ہمدرد صحت</u> :- یہ ایک نہایت "انقلاب انگیز" دریافت ہے۔ جس کو سنکر دانت نکلے ہوئے اشخاص اپنے رہے سہے دانتوں کو بیٹھے بیٹھے

ضبطِ تولید اور اصلاحِ النسل

BIRTH CONTROL AND EUGENICS

(گذشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، مبارک منزل، بیرون دہلی دروازہ، لاہور

گذشتہ مضمون میں میں نے بیان کیا تھا کہ مذہب توالد و تناسل پر کس طرح اثر انداز ہوا ہے اور اجمالاً میں نے ان قیود کا بھی ذکر کیا تھا جو مذہب اسلام نے توالد و تناسل پر عاید کیں۔ اسی مضمون میں میں نے قرآن کریم کی ایک آیت بھی پیش کی تھی کہ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ (جسے چاہتا ہے اللہ لڑکیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے) اور اس آیت شریفہ سے یہ استدلال کیا تھا کہ لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے۔ مگر میرے ایک دوست نے اسکے متعلق اپنے گرامی نامہ میں تحریر فرمایا ہے کہ الفاظ کے صرف تقدم و تاخر سے ایسے نتائج اخذ کرنا خواہ مخواہ کی کھینچ تان ہے چنانچہ میں سب سے پہلے اسی کا جواب عرض کرتا ہوں۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اسکے الفاظ کی ترتیب بے معنی نہیں بلکہ الفاظ کا تقدم و تاخر بھی نہایت پر حکمت ہے۔ چنانچہ میں یہاں پر الفاظ کے اس تقدم و تاخر کی ایک دو مثالیں عرض کرتا ہوں جس سے کلام الٰہی کے الفاظ کی ترتیب زیادہ واضح ہو جائیگی۔

شیخ محی الدین ابن عربی اپنی کتاب الفتوحات المکیہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۲ پر یہ واقعہ تحریر فرماتے ہیں:-

" اخبرنی موسیٰ بن محمد القرطبی القباب المؤذن بالمسجد الحرام المکی بالمنارۃ التی عند باب الحزورۃ وبہا اجیاد سنۃ تسع وتسعین وخمسمائۃ۔ قال کان رجل بالقیروان اراد الحج فتردد خاطرہ فی سفرہ بین البر والبحر فوقتاً یترجح لہ البر ووقتاً یترجح لہ البحر فقال اذا کان صبیحۃ غد اول رجل القاہ اشاورہ فحیث یرجح لی احکم بہ فاول من لقی یہودیا فتألم ثم عزم وقال واللہ لاسألنہ فقال یا یہودی! اشاورک فی سفری ھذا اھل امشی فی البر او فی البحر فقال لہ الیہودی یا سبحان اللہ ومثلی ھذا یسئل مثلک لم تر ان اللہ یقول لکم فی کتابکم ھو الذی یسیرکم فی البر والبحر فقدم البر علی البحر فلولا ان للہ سراً فیہ وھو اولی بکم ما قدمہ وما اخر البحر الا اذا لم یجد المسافر سبیلاً الی البر قال فتعجب من کلامہ "

ترجمہ:- مجھے ۵۹۹ھ ہجری میں موسےٰ بن محمد قرطبی مؤذن مسجد الحرام نے ایک عجیب واقعہ بتایا اس نے کہا کہ قیروان شہر کا ایک آدمی نے حج کا ارادہ کیا مگر اسے تردد لاحق ہوا کہ اسکے لئے خشکی کا سفر اچھا ہے یا سمندر کا کبھی اُسے خشکی پر سفر کرنا مناسب معلوم ہوتا اور کبھی سمندر میں آخر اس نے کہا کہ کل صبح جس شخص سے میں سب سے پہلے ملونگا اسکے متعلق اس سے مشورہ کرونگا اور جس امر کو وہ میرے لئے مناسب خیال کریگا میں اُسے ہی اختیار کرونگا پس صبح سب سے پہلا آدمی جو اُسے ملا وہ ایک یہودی تھا اسے یہ دیکھکر رنج بھی پہونچا۔ مگر اس نے کہا کہ میں اس سے ضرور پوچھونگا پس اس نے یہودی سے مخاطب ہوکر کہا کہ میں تجھ سے اپنے اس سفر کے متعلق مشورہ کرنا چاہتا ہوں مجھے بتا کہ میں خشکی سے سفر کروں یا سمندر سے۔ یہودی نے اُسے جواب دیا کہ سبحان اللہ، تیرے جیسا آدمی اس امر کے متعلق مجھ سے دریافت کرتا ہے کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہاری کتاب میں فرماتا ہے۔ ھو الذی یسیرکم فی البر والبحر، کہ وہی خدا ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں چلاتا ہے۔ پس آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ نے خشکی کو سمندر سے پہلے بیان فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کا اسمیں کوئی خاص بھید نہ ہوتا جو تمہارے لئے مفید ہے تو وہ ہرگز خشکی کا سمندر سے پہلے ذکر نہ کرتا۔ پس خشکی کا سفر بہتر ہے سوائے اسکے کہ مسافر کو سمندر کے علاوہ کوئی اور راستہ ہی نہ ملے۔ پس اس مسلمان نے اس سے تعجب کیا۔"

دوسری مثال:- سورۂ یوسف میں ایک آیت ہے۔ یا بشریٰ ھذا غلام، اس کے متعلق میرے نہایت ہی محترم

ومکرم بزرگ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن گوجرانوالہ نے ایک نہایت لطیف اشارہ فرمایا ہے جسے میں صاحب موصوف کے ہی الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

کلام الٰہی میں جس طرح ہدایت کے فوائد ہیں اسی طرح ادویہ کے ضمنی خواص بھی ہیں۔ سواس آیت کا ضمنی فائدہ یہ بھی ہے کہ جب بشریٰ کسی لڑکی کا نام رکھا جائے تو اسکے بعد جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ لڑکا ہوتا ہے گویا بشریٰ کے بعد بموجب تاثیر کلام الٰہی غلام (لڑکے) کا پیدا ہونا ضروری ہے۔

چنانچہ میں نے اسکے متعلق تفتیش شروع کی کہ اس نام کی لڑکیاں یہاں پر کون کونسی ہیں۔ اور جس قدر بشریٰ نام کی لڑکیاں معلوم ہوئیں ان میں سے اکثر کے بعد لڑکے تولد ہوئے پس ایسے دوست جنکے ہاں لڑکیاں زیادہ ہوتی ہیں اس نسخہ کو بھی آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں لیکن یہ جائز نہیں کہ کسی لڑکی کا پہلے کوئی اور نام ہو اور اُسے بدل کر بشریٰ کر دیا جائے۔ بلکہ شروع ہی سے یہ نام رکھنا چاہیئے۔

کسی نسخہ کی تاثیر کامیاب سمجھنے کیلئے دواؤں میں یہ تو کافی سمجھا جاتا ہے کہ قریباً ۵۰ فیصدی کامیاب ہو اور اگر دواء ۷۵، یا ۸۰ فیصدی کامیاب ہو تو اسے اکسیر خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن میرا مشاہدہ اس بارے میں یہی ہے کہ یہ نسخہ ۹۵ فیصدی یقیناً کامیاب ہے اور جہاں پہلی دفعہ ناکامی ہوتی ہے وہاں پھر بشریٰ کے بعد نہیں تو ایک اور لڑکی پیدا ہو کر پھر لڑکا پیدا ہوا ہے یا پھر لڑکے پے در پے پیدا ہوئے ہیں اور اس طرح سے تھوڑے سے وقفہ کا پڑ جانا کوئی قابل اعتراض بات نہیں اور بشریٰ کے بعد کبھی بھی لڑکا پیدا نہ ہونا بہت شاذ ہے چنانچہ میں نے اسکے متعلق اعداد و شمار بھی لئے ہیں جن کو میں مندرجہ ذیل نقشہ میں پیش کرتا ہوں تاکہ ان لوگوں کی تسلی ہو جائے جو زیادہ تنقیدی نظر سے ایسی باتوں کو دیکھتے ہیں۔

لڑکیوں کی کل تعداد جنکے نام بشریٰ رکھے گئے ۲۴

لڑکیوں کی تعداد جنکے معاً بعد لڑکا ہوا ۱۸

لڑکیوں کی تعداد جنکی پیدائش کے بعد تو لڑکی ہوئی مگر پھر لڑکا ہوا ۴

لڑکیوں کی تعداد جنکے بعد دو لڑکیاں ہو کر لڑکا ہوا ۱

جن کے بعد ابھی تک کوئی لڑکا نہیں ہوا ۱

اس اعداد و شمار سے معلوم ہوا کہ یہ نسخہ ۹۵،۸ فیصدی کامیاب ہے۔

پس جن صاحبان کو لڑکے کی تمنا ہو وہ پہلی بیٹی کا نام ہی بشریٰ رکھیں یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں وہ آئندہ اس نسخہ کی آزمائش کریں۔

تیسری مثال

:- اللہ تعالیٰ سورۂ بقرہ میں فرماتا ہے:-

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِىٓ أَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا

ترجمہ :- یقیناً اللہ اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی مثال بیان کرے مچھر یا اس کے علاوہ۔

اس آیت شریف میں پہلے مچھر کا ذکر فرمایا اور پھر اس سے اوپر مکھی کیڑے مکوڑے کیطرف متوجہ فرمایا ہے۔

اب غور سے دیکھو کہ مچھر جس قدر انسانی جان کے اتلاف کا باعث ہوتا ہے دوسرے کیڑے مکوڑے اسی قدر نقصان رساں نہیں۔ ملیریا بخار جو مچھر کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، ہر سال لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے۔ ملیریا بخار پر بڑی بڑی بسوط کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں اس موذی کا ذکر سب سے پہلے آتا ہے دنیا کے ہر حصے میں لاکھوں ادارے Malaria Department اور ہزاروں عمل صرف مچھر کی زندگی کا مطالعہ کر رہے ہیں اور کروڑوں روپیہ اس خطرناک دشمن کے انسداد پر خرچ ہو رہا ہے۔ غرض قرآن کریم کے ہر لفظ اور ہر استعارہ میں ایک اعجاز ہے ؎

بچشم مور نرد مایہ آشکار آید
ہزار نکتہ کہ از چشم ماہناں بود است

چوتھی مثال

:- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

خلق الانسان من علق — انسان کو کرمک سے پیدا کیا۔

پھر ایک جگہ آتا ہے وخلقنا الانسان من نطفۃ امشاج ۔ ہم نے انسان کو ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا۔

مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان علمی انکشاف فرمایا ہے اسے بیان فرمایا ہو کہ انسان کی تخلیق کس طرح ہوئی چنانچہ فرمایا :-
خلق الانسان من علق ۔ انسان کو کرمک آبی سے پیدا کیا ۔ اور اس آیت میں سپرماٹوزون Spermatozoon کی طرف
اشارہ فرمایا جس سے ظاہر ہے کہ اگر مادہ منویہ میں یہ حوینہ منی یا علق موجود نہ ہو تو ایسے مادے سے یقیناً کوئی بچہ پیدا نہیں ہو سکتا ۔ یا بالفاظ دیگر
حوینہ منی کی موجودگی ہی استقرار حمل کا باعث ہوتی ہے اور ضبط تولید کی تمام تدابیر کا ماحصل انہی حوینات کی ہلاکت ہو ۔
دوسری جگہ فرمایا وخلقنا الانسان من نطفۃٍ امشاج ۔ یعنی ہم نے انسان کو ملے جلے نطفہ سے پیدا کیا
اس میں مرد کے مادہ منویہ اور عورت کے اووم کی طرف اشارہ ہے اور یہ امر بھی ظاہر ہے کہ اگر عورت کے اووم کو مرد کے حوینہ منی سے ملاقی
نہ ہونے دیا جائے تو بھی حمل قرار نہیں پا سکتا ۔ پھر فرمایا وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَکِدًا ۔ یعنی جو زمین خراب ہے وہاں پیداوار نہیں ہوتی
مگر مشکل سے اس میں عاقرہ عورتوں کی طرف اشارہ ہے ۔
گویا استقرار حمل کا تمام فلسفہ بیان کر دیا اور ضبط تولید کی تمام موجودہ میکانی اشکال کو بھی بیان فرما دیا جنکی غرض و غایت صرف اس قدر ہے
کہ وہ مرد کے حوینہ منی کو عورت کے اووم کے ساتھ ملاقی ہونے سے روکتے ہیں ۔
اگرچہ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر فان کونیکر نے ۱۶۷۷ء میں حوینات منی کو اور ڈاکٹر فان گراف نے گرافین فالیکل یا اووم (بیضہ انثی)
۱۶۷۲ء میں معلوم کیا اور انہی مادوں کے اتصال کا نام حمل ہے لیکن کلام الٰہی نے ان تمام حقیقتوں کو آج سے تیرہ سو برس پہلے ہی واضح کر دیا
تھا اور ان طبی حقائق کا اس وقت میں انکشاف فرمایا جب تمام یورپ جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں ٹکریں مار رہا تھا ۔

اب میں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں ۔
میں نے گذشتہ مضمون میں بیان کیا تھا کہ تجرد ، رہبانیت ، پرہیزگاری ، پاکدامنی عصمت و عفت تمام مذہبی اصطلاحات ہیں جنکی
غرض و غایت یہ ہے کہ عورت و مرد مذہبی قیود کے باہر مجامعت جنسی سے مجتنب رہیں ۔
۱ تجرد :- تجرد و رہبانیت کے الفاظ مردوں کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں اور پاکدامنی اور عصمت عورتوں کیلئے ۔ تجرد و رہبانیت کی حالت
میں مرد جنسی مجامعت سے پرہیز کرتا ہے ۔ اس لئے یہ حالتیں مانع توالد و تناسل ہیں ۔ تجرد و رہبانیت اگرچہ بذات خود ذہبیات کیلئے مضر ہیں لیکن
یہ جوان انسان کیلئے ایک غیر فطری فعل ہے اور اس کا مضر اثر ان قوموں اور مذاہب کے مجموعی توالد و تناسل پر بھی ظاہر ہونے لگتا ہے جو ان قواعد کے
زیادہ پابند ہوں مثلاً بدھ مذہب کے زوال کا ایک باعث رہبانیت کی زندگی تھی جو اسکے افراد میں غایت درجہ کو پہنچ چکی تھی اور جس نے بدھ مذہب کے
بہترین افراد کی اولاد کو منقطع کر دیا ۔
اسی طرح عیسائی مذہب کے راہبوں نے بھی ملک و قوم کو ایک گونہ نقصان پہونچایا ۔
رہبانیت اور تجرد کی زندگی جوانی کے بالکل منافی ہے اور اس پر عمل پیرا ہونا چونکہ فطرت کے بالکل خلاف تھا اس لئے منو نے نہایت
عقلمندی کیساتھ برہمنوں کو ہدایت کی کہ وہ جوانی کے بعد سنیاسی روپ دھاریں اور رہبانیت کی زندگی بسر کریں ۔ گویا ہندو مت میں رہبانیت
تو موجود تھی ۔ مگر اسمیں انسانی فطرت کے مطابق کچھ تصرف کر لیا گیا تھا ۔
تجرد و رہبانیت کو مذہب خواہ کسی نظر سے دیکھے لیکن اسلام اور تمدن نے تجرد کی زندگی کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا اور لوگ جانتے
کہ زاہد پاکیزہ سرشت ، اور عابد شب بیدار کی داخلی زندگی کس قدر مکروہ اور معصیت پرور ہے ، چنانچہ اس ظاہری زہد و تقویٰ کے پس پردہ کہ
ایسی حیا سوز مثالیں خانقاہوں کے حجروں ، پیران گم کردہ راہ کی مسندوں اور مندروں کے تاریک اور خفیہ تہ خانوں میں مل سکتی ہیں ؎

نماز بے حضور از من نمی آید نمی آید   دلے آوردہ ام این دل ازیں کافر چہ می خواہی

ایسے زاہدوں کی نسبت عمر خیام کہتا ہے :-

گر مے نخوری طعنہ مزن مستاں را   گر دست دہد توبہ کنم یزداں را
تو فخر بدیں کنی کہ من مے نخورم   صد کار کنی کہ مے غلام است آں را

۲ **عصمت**۔ پاکدامنی اور عصمت عورت کا قیمتی زیور ہے اور یہی وہ صفت ہے جس پر مرد عورت کیلئے جان تک قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔

ع دل و دین باختم زین پیش و اکنون جان فدا کردم
محبت را ہمین یک دام بر من بود وا کردم

باعصمت اور باعفت عورت گھر کی ملکہ ہے جسکی عزت بڑھاپے تک قائم رہتی ہے۔ اور اس احترام میں آوارہ اور عصمت فروش عورت کا کوئی حصہ نہیں۔ بلکہ وہ بل محض محرومون کی منہ بولتی تصویر ہوتی ہے ع

محبت کے لئے دل ڈھونڈ کوئی ٹوٹنے والا
یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں

قرآن مجید نے باعصمت عورت کی تعریف نہایت ہی پاک الفاظ میں کی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

۱ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ۔ یعنی نظریں نیچی رکھنے والی عورتیں جن کو ان سے پہلے کسی انسان نے چھوا ہو اور نہ کسی جن نے
۲ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا ۔ ہم نے انکو کنواری بنایا مردوں کیلئے پیاری اور ہم عمر۔
۳ حُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۔ خوبصورت کنواریاں جو محفوظ موتیوں کی مانند ہیں۔
۴ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۔ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتی ہیں۔

کسی شاعر نے عورت کے اخلاق کے متعلق ایک عمدہ نظم لکھی ہے جو ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے درج کی جاتی ہے۔

نظم

یاد رکھ اے دخت حوا جس سے تیرا راج ہے — وہ ترا شوہر ترا والی ترا سرتاج ہے
وہ نگہباں ہے ترا محفوظ تیری جان ہے — اور تیری جان پر سو جان سے قربان ہے
جھیلتا ہے آفتیں وہ تیری روزی کے لئے — سربکف رہتا ہے تیری کفش دوزی کے لئے
بستر راحت پہ تو جسوقت مست خواب ہے — وہ مشقت کے سمندر میں تہ گرداب ہے
چیرتا ہے وہ جزیروں کو مگر تیرے لئے — کھود کر ہیروں کو لاتا ہے مگر تیرے لئے
محو محنت ہو سدا سرما میں تابستان میں — آندھیوں میں زلزلوں میں برف میں طوفان میں
بلبل شوریدہ سر ہے گل کھلانے کے لئے — کوہکن بنتا ہے جوئے شیر لانے کے لئے
کچھ نہیں ایثار کا اسکو بدل مطلوب ہے — اک فقط تیری محبت اور وفا مرغوب ہے
یاد رکھو بی بیو گر شہرۂ آفاق ہو — آپ کے سر ہے یہ قرض شوہری بیباق ہو
جیسے خدمت شاہ کی بہر رعیت فرض ہے — طاعت شوہر تمہارے واسطے اک فرض ہے
باغیوں کے واسطے جیسے سزائے دار ہے — بیوفا ناری سزاوار سزائے نار ہے
شرم کی جا ہے اگر عورت عداوت کیش ہو — اور عورت کی زباں مثل سناں دل ریش ہو
مہر کی امید میں ظاہر ہوں دل آزاریاں — اور پھولوں کے عوض منہ سے جھڑیں چنگاریاں
مرد سے افضل ہوں میں کہہ کر یہ شعلہ بار ہو — اس فضیلت کے لئے ہر دم سر پیکار ہو
چھوڑ دو جنگ فضیلت دلربائی کے لئے — موم دل ہو شمع رو صلح و صفائی کیلئے

غرض مذہب نے عورت کو پاکدامنی اور عصمت کی تعلیم دی اور اسکے لئے پردہ کے احکام وضع کئے تاکہ نہ مرد و عورت ایکدوسرے کو آزادی کیساتھ دیکھیں نہ انکے دلوں میں جنسی جذبات موجزن ہوں اور اس طرح سے جنسی تعلقات پر کڑی قیود عاید کر دیں۔

پردہ:- پردہ کی رسم تمدنی دنیا میں ہمیشہ سے رائج رہی ہے اور قدیم اقوام کے اندر بھی مرد و عورت کا آزادانہ خلا و ملا ممنوع تھا۔

مندرجہ بالا مذہبی اصطلاحات کے علاوہ بعض مذاہب نے ضبط تولید کے لئے ازدواج بیوگان کو ممنوع قرار دیا بعض نے ستی (عورت کا زندہ جلانا) ہرکشی اور انسانی قربانی جیسی بے رحم رسوم کو جائز بنایا پھر بعض مذاہب نے غلامی کو روا رکھا اور نسل انسانی کو مال مویشیوں کی طرح فروخت کرنے کی اجازت دی چنانچہ بچوں کو بغرض فروخت اختہ کر دیا جاتا تھا اور عورتوں کو کنیزیں بنا کر ان سے غلط ملط کو جائز سمجھا جاتا تھا یہ تمام افعال خواہ کسی مذہب و ملت سے متعلق ہوں نہایت بھیانک اور خوفناک تھے جنہیں موجودہ تمدن نے ناجائز قرار دیکر انسانی نسل کا معیار بلند کر دیا گویا تمدن کو اس جہت میں مذہب پر فتح حاصل ہوئی ۔

غلامی کی رسم ایک لعنت تھی جسے موجودہ تمدن نے یکسر مٹایا ۔ قرآن کریم کی تعلیم سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام نے غلامی کو پسند نہیں کیا ۔ میں نے کسی کتاب میں مدت ہوئی ایک واقعہ پڑھا تھا جس کا اثر آج تک میرے قلب پر ہے ۔ ؎

کجا برم خلشے راکہ در دل است ہنوز

لکھا تھا کہ مسلمان سوداگروں کا ایک قافلہ شام میں وارد ہوا ۔ ان سوداگروں کے پاس کئی خوبصورت نوعمر لڑکے برائے فروخت موجود تھے وہ ان لڑکوں کو لیکر ایک عیسائی جراح کے پاس گئے اور اُس سے کہا کہ انہیں اختہ کر دے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ قیمت پر انہیں بادشاہ کے پاس فروخت کر سکیں ۔ اس پر اس عیسائی جراح نے انکار کیا اور کہا کہ انجیل میں لڑکوں کو اختہ کرنے کا حکم کہیں نہیں اسپر اُنہوں نے شہر کے قاضی کے پاس شکایت کی ۔ قاضی خلاف توقع کوئی خدا ترس آدمی تھا اس نے کہا کہ ہاں قرآن بھی اسکی اجازت نہیں دیتا ۔

غرض مذہب کی آڑ لیکر حضرت انسان نے اپنے ہمجنسوں پر اس قدر ظلم ڈھائے ہیں کہ پناہ بخدا ۔

؎ گلہ ہا داشتم از دل بزبانم نرسید   مہر و بے مہری و عیاری و یاری از تست

پادری اور مسئلہ ضبط تولید

یورپ کے عیسائی پادریوں نے ضبط تولید کی سخت مخالفت کی ہے اور اس فعل کو بے دینی بدعت ، کفر اور حرامکاری کے مترادف قرار دیا ہے ۔ چنانچہ میں یہاں پر چند پادریوں کی آراء بطور نمائش پیش کرتا ہوں ۔ گویا یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے

لارڈ پادری میک ناب Mac-Nabb نے بمقام لنڈن ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو عورتوں کے ایک عظیم الشان جلسہ میں یوں اظہار خیال فرمایا ۔

"The birth controllers are taking us back to the Jungle. They want birth control death control and life control in fact they are ready to control anything but themselves."

ایک اور پادری ستھرلینڈ صاحب (Sutherland) سائنس آف یوجنکس (Science of Eugenies) کے متعلق فرماتے ہیں

"It is death rather than Knowledge."

ایک اور صاحب فرماتے ہیں ۔

"One day the wealth of a country will not be measured by Territories or Trade Protectorates or Gold but by the number of its youth."

غرض پادریوں نے اس تحریک کی نہایت شد و مد کیساتھ مخالفت کی ۔ مگر یہ تحریک باوجود اس مخالفت کے روبہ ترقی ہے وجہ یہ ہے کہ یورپ کی بہت سی تمدنی اور معاشرتی تجربہ کاریوں اور خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہاں عورت کو ایسی آزادی حاصل ہے اور وہ گھر کو چھوڑ کر اپنے لئے ایسا دائرہ عمل اختیار کر چکی ہے جو اسکی فطرت کے اعتبار سے نیز اسکی جسمانی اور ذہنی کیفیت کے لحاظ سے اسکے لئے بالکل نامناسب اور غیر موزوں ہے ۔ چنانچہ وہ گھروں کو ویران کر کے دفتروں ہوٹلوں ، سیر گاہوں سینماؤں تھیٹروں اور پبلک مقامات کو آباد کر رہی ہے اور اس کا یہ طرز عمل نہایت افسوسناک صورت حالات پر منتج ہو رہا ہے ۔ مغربی ممالک عورت کی اس بے جا آزادی کے باعث سخت مشکلات سے دوچار ہیں ۔ اور ان کے مرد نکی اہلی زندگیاں تباہ اور معاشرتی حالت برباد ہو رہی ہے ۔ ؎

بہ آدم زن بہ شیطاں طوق لعنت   سپردند از راہ تکریم و تذلیل

و لیکن در اسیری طوق آدم   گراں تر آمد از طوق عزازیل

خصوصیات لوگوں کی آزادی نہایت بے اثر ثابت ہوئی تھی۔ اسلئے جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے حکم دے دیا ہے کہ عورتیں دفاتر کی زندگی چھوڑ کر گھروں کی زندگی اختیار کریں۔ اور اس حکم کے ماتحت بیشمار عورتوں کو برخاست کر کے گھروں میں بھیج دیا گیا۔ حال میں ہر ہٹلر نے عورتوں کو پھر اسکے فرائض کیطرف توجہ دلائی ہے، چنانچہ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۶ء نازی عورتوں کی جماعت میں تقریر کرتے ہوئے اس نے کہا:۔

"ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم فوج میں عورتوں کا کوئی دستہ نہیں رکھیں گے۔ وہ عورت جو بچوں کی اعلیٰ تربیت کرتی ہے وہ گویا نسل کے قیام و بہبودی کی محافظ ہے اور ہم اسے یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم یافتہ عورت سے بدرجہا بہتر سمجھتے ہیں"

یہ ایک حقیقت ہے جسکا ہٹلر نے اپنی تقریر میں اظہار کیا۔ عورت کا سب سے بڑا فرض اولاد کی تربیت ہے اور اولاد کی تربیت وہ پوری طرح اسی صورت میں کر سکتی ہے کہ جب وہ گھر کو اپنے فکر و عمل کا مرکز بنائے اور عورت کیلئے حصول تعلیم کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہ اپنی آئندہ زندگی میں اپنی اولاد کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کرے۔

چند روز ہوئے ہمارے وائسرائے کی اہلیہ محترمہ نے ایک گرلز اسکول میں لیکچر دیتے ہوئے فرمایا کہ لڑکی کی زندگی گھر کے کام کاج کیلئے مخصوص ہے اسلئے لڑکیوں کو چاہیئے کہ وہ عمدہ کھانا پکانا۔ اچھے کپڑے سینا اور دیگر گھریلو کاموں کو عمدہ اور سلیقہ سے کرنا سیکھیں۔

غرض ان خیالات سے ظاہر ہے کہ عورت کی حد سے زیادہ آزادی اور خود سری کو انسانی فطرت دھکے دے رہی ہے، چنانچہ جو عورت صرف آزاد رہنے کیلئے ضبط تولید کی خواہش مند ہے۔ یا جو صرف بچہ جننے کی تکلیف سے بچنے کیلئے اس مکروہ حرکت پر عامل ہے وہ یقیناً عورت کہلانے کی مستحق نہیں۔ ایسی عورت ملک و قوم کی دشمن ہے۔ اور یقیناً حرام کار اور بے حیا ہے +

(باقی)

"افطاری"

همدرد دواخانہ دہلی

"افطاری"

SAMI. 36.

منشی جی :- بھئی ذرا ٹھہرنا۔ افطاری لے لوں +

خان صاحب :- روزہ کی وجہ سے شاید تمہارے دماغ میں خشکی ہو گئی ہے دواخانوں میں افطاری کا کیا کام +

منشی جی :- خان صاحب، افطاری سے میری مراد چنے کی دال، امرود کے کچالو، اور پھلکیاں نہیں ہیں۔ بلکہ ہمدرد دواخانہ نے اپنی خاص ایجاد کا نام "افطاری" رکھا ہے۔ اس افطاری سے کمزوری بالکل نہیں ہونے پاتی۔ طبیعت سارا دن خوش و خرم رہتی ہے +

خان صاحب :- بھئی یہ افطاری زیادہ قیمتی تو نہیں ہے + منشی جی :- بالکل نہیں۔ دس دن کی خوراک کی قیمت صرف سوا روپیہ ہے +

میری غذا کیا ہے؟

جارج برنارڈ شا، کی ایک دلچسپ ملاقاتی تقریر

برطانیہ کے مشہور مفکر اور صاحب قلم جارج برنارڈ شا نے اخبار کے ایک نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ جو چیزیں میں کھاتا ہوں ان کو کسی اہل قلم نے مہلک ترین زہر ضرور ثابت کر دیا ہو اور جو چیزیں میں نہیں کھاتا اسے حیات کیلئے ناگزیر ثابت کیا ہو۔

برنارڈ شا اپنے مکان واقع ہر فورڈ شائر میں
لیا تھا۔ اب حال ہی میں اس نے اپنی اسّیویں سالگرہ
ائی ہے۔ اس عمر میں جو حیرت انگیز پھرتی اس میں موجود
ہے۔ ممکن ہے کہ اسکی وجہ کچھ حد تک اسکی بلا گوشت
خوراک ہو۔ کئی سال سے اس بات کی برابر کوشش کی
جا رہی ہے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ دراصل اپنی غذا میں
کیا کیا چیزیں استعمال کرتا ہے۔

ابتک اخبار کے متعدد نمائندے شا سے ملے
ہیں اور انہوں نے پہل از کے حل کرنیکی پوری کوشش
کی ہے اور متعدد اخبارونکے ایڈیٹر برنارڈ شا سے درخواست
کر چکے ہیں کہ وہ خود بتائے کہ وہ اس عقدہ کے حل کرنے کا
کتنا مالی معاوضہ لیگا۔ لیکن شا نے ابتک اس قسم کی تمام
درخواستیں اور خواہشیں رد کر دی ہیں۔

روزانہ ایک ہی غذا نہ کھاؤ

اس سوال کے جواب میں کہ میں کیا کھاتا ہوں
اور کیا نہیں کھاتا، برنارڈ شا نے کہا دراصل میں لوگوں کو
ہمیشہ دھوکہ دیتا ہوں میں انہیں کبھی حقیقی واقعات سے
آگاہ نہیں کرتا۔ میری غذا اور میری عادتیں ممکن ہے کہ ان کو موافق نہ آئیں اور پھر یہ بات بھی ہے کہ میں روز ایک ہی قسم کا کھانا نہیں کھاتا۔ البتہ ناشتہ کے وقت عموماً میری غذا ایک ہی ہوتی ہے یعنی مکھن میں ملا ہوا اوٹ میل یا ریچ یا کوئی دال ایک آدھ انگور کا دانہ اور دودھ کا ایک پیالہ۔

میں دن میں تین بار کھاتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اگر میں صرف دو بار کھاؤں تو میری صحت اور زیادہ بہتر رہیگی۔ گو مجھ پر میرے ایک بیان کے مطابق اعتراض کیا جاتا ہے لیکن میں سیلڈس اور پھل کھاتا ہوں۔

میں دوپہر اور رات کے کھانے کے بعد ایک سنگترہ ضرور کھاتا ہوں اور دوسرے پھل صرف میں تفریح کے طور پر کھا لیتا ہوں۔ بالکل غیر ارادی طور پر اگر یہ پھل میرے سامنے نہ رکھے ہوں تو مجھے ان کا خیال بھی نہ آئے۔

میں پنیر مکھن اور انڈے کھاتا ہوں لیکن پرند کا گوشت اور مچھلی بالکل نہیں کھاتا جیسا کہ میں اوپر کہہ چکا ہوں جو چیزیں میں کھاتا ہوں انہیں اس سے قبل مہلک ترین زہر ثابت کر دیا گیا ہے۔

میں کیوں گوشت کو بُرا سمجھتا ہوں ۔ میں گوشت کھانے کا صرف اسی وجہ سے مخالف نہیں ہوں کہ میں شعوری طور پہلے

انتہائی بری سی بات سمجھتا ہوں۔ بلکہ اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ایسا کرنے سے انسان جانوروں کا انتہائی حد تک غلام ہو جاتا ہے۔ گایوں اور بھیڑوں اور بکریوں کے گلوں کی نگہبانی اور انکے لئے غذا کی فراہمی اور قصابی اور شیر فروشی کے پیشوں میں انسانوں کی کافی تعداد مصروف ہو جاتی ہے اور چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ لوگ انسانوں کی ترقی اور تربیت کے کاموں میں مصروف ہوتے۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ ایکدن سب لوگ ہوا میں زندگی بسر کیا کرینگے اور صاف ہوا حاصل کرنیکی تمام کوششوں سے جن میں گوشت کھانیکی وجہ سے اضافہ ہو جاتا ہے۔ بالکل بے نیاز ہو جائینگے +

بچوّں میں رکٹس یا کساح

ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

آپنے اگر آپ طبیب ہیں تو اکثر ایسے بچوں کا علاج کیا ہوگا اور اگر فن سے نابلد ہیں تو ایسے بچے دیکھے ہونگے جنہیں بڑی آسانی سے جلد جلد کھانسی اور زکام ہو جایا کرتا ہے جن کے دانت بڑی دشواری سے اور بہت ہی دیر میں نکلتے ہیں جنہیں گھٹنوں چلنے، اور پھر کھڑے ہو کر چلنے میں بہت دیر لگتی ہے اور بالآخر جنکی لانبی ہڈیوں کے سرے کسی قدر موٹے پڑجاتے ہیں اور ہڈیوں میں کافی سختی نہیں ہوتی اور انکی ٹانگیں جسم کے بوجھ سے خم کھا جاتی ہیں۔ اکثر ان بچوں کے پیر کے تلوے بالکل سپاٹ ہوتے ہیں اور ایڑی اور پنجوں کے درمیان وہ قدرتی محراب قائم نہیں رہتی، جو جسم کے وزن کو ایڑی اور پنجوں پر تقسیم کر کے چال میں سبکی اور چستی پیدا کر دیتی ہے۔ ان کے جگر اور تلیاں بھی بسا اوقات بڑھ جاتی ہیں اور پیٹ بالعموم باہر کو نکل آتا ہے۔

کساح زدہ بچوں کی یہ بالکل صحیح تصویر ہے اور یہی وہ بچے ہیں جنکے علاج میں اگر غفلت برتی جائے تو عمر زیادہ ہونے پر وہ گوناگوں امراض کا شکار بن جاتے ہیں اور میونسپلٹی کے رجسٹر میں ان کے مرض الموت کا نام خواہ کچھ بھی لکھا جائے لیکن درحقیقت وہ کساح ہی کا شکار ہوتے ہیں۔

کساح کا اصلی سبب بچوں کو کافی غذا کا میسر نہ آنا ہے۔ غذا اس صورت میں بھی ناکافی کہلاتی ہے کہ جب اسکی مقدار تھوڑی ہو اور اس سے جسم کی پرورش پورے طور پر نہ ہو سکے اور اس صورت میں بھی اسے ناکافی ہی کہا جاتا ہے کہ جب اسکی مقدار تو وزن کے لحاظ سے کافی ہو لیکن اسمیں ایسے اجزا کی کمی ہو جن سے جسم پرورش پاتا ہے۔ بچوں کے معاملہ میں بھی یہی دونوں صورتیں رونما ہوا کرتی ہیں۔ ایسے بھی لاکھوں بچے ہیں جنکی ماؤں کے پاس کافی دودھ اور باپ کی جیب میں کافی پیسے موجود نہیں ہیں اور وہ غریب اسی چار پانچ چھٹانک دودھ پر بسر کیا کرتے ہیں جو فاقہ کش یا مریض مائیں بمشکل ان کے لئے چوبیس گھنٹوں میں تیار کیا کرتی ہیں اور ایسے بچوں کی تعداد بھی لاکھوں ہی تک پہونچتی ہے جنہیں مقدار کے لحاظ سے تو کافی دودھ ملجاتا ہے اور ان کا پیٹ خوب بھرا رہتا ہے لیکن جو دودھ انہیں ملتا ہے اس میں ایسے اجزا بہت ہی کم مقدار میں ہوتے ہیں کہ جنسے بدن کی پرورش ہو سکے۔

ایک تیسری صورت بچے کے محروم غذا رہنے کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ماں کے پاس دودھ کافی بھی ہو اور اسمیں حیات بخش اجزا بھی بہ مقدار مناسب ہوں لیکن بچے کے آلاتِ انہضام میں ایسی خرابیاں موجود ہوں کہ غذا صحیح طور پر ہضم اور بالآخر جزو بدن نہو سکے۔ عام اصطلاح میں ایسے اس طرح کہا جاتا ہے کہ بچہ جو کچھ کھاتا ہے وہ اسکے بدن کو نہیں لگتا۔

یوں تو ہر مرض کے علاج میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ طبیب اور مریض کے تیمارداروں میں کامل اشتراک عمل پایا جائے۔ لیکن ایسے امراض کہ جنکا علاج غذا کی اصلاح اور پرہیز پر منحصر ہے اُنکے معالجے میں یہ اشتراک عمل حد سے زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ کساح اسی قسم کا ایک مرض ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ ماں باپ کے مناسب اشتراک عمل کے بغیر اس کا صحیح علاج ناممکن ہے تو کچھ بھی مبالغہ نہ ہوگا اسی خیال نے کہ عام والدین کو اس موذی مرض کے متعلق کافی اطلاع بہم پہنچ جائے مجھے ان چند سطروں کے لکھنے پر مجبور کیا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ارباب فن کو ان معمولی باتوں کے جاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ خود اس سے بہت زیادہ جانتے ہیں

چونکہ یہ ناکافی تغذیہ کا مرض ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ اس کا علاج یہی ہو سکتا ہے کہ مریض کو کافی غذا دیجائے۔ یہ بات اب پورے طور پر

ہو چکی ہے کہ کوئی دودھ خواہ وہ کسی جانوروں کے تھنوں سے حاصل کیا جائے یا کسی ولایتی کمپنی کے بند کردہ ڈبوں سے ہرگز ہرگز کسی ماں
ں کے دودھ کا مقابلہ نہیں کرسکتا بشرطیکہ ماں تندرست ہو اگر بچے کو ایسی ماں کا دودھ کافی میسر آسکتا ہو تو اسکے متعلق فکر کرنے کی کوئی ضرورت
ں رہتی لیکن اگر ماں تندرست نہیں ہے یا اسکے دودھ میں حیات بخش اجزا کی کمی ہے تب ہمیں مجبور ہو کر اس کمی کو پورا کرنا پڑتا ہے۔

گائے کا دودھ انسانی دودھ کے بعد بچے میں سب سے اچھا دودھ ہے لیکن دشواری یہ ہے کہ ہمارے ملک میں تندرست گایوں کا دودھ مل جا
نی بہت آسان کام نہیں ہے۔ بدقسمتی سے سل اور دق کا مرض گایوں میں بکثرت ہوتا ہے اور ناواقف حالات گوالے بلا تکلف ایسی گایوں کا دودھ
ر فروخت کرتے رہتے ہیں یہ آلودہ جراثیم دودھ تندرست بچوں کو بھی مرض میں مبتلا کرسکتا ہے لہٰذا ایسے بچے کہ جن کے جسم میں کساح نے
چھوڑی ہی نہیں ہے۔ جن بچوں کو ماں کا دودھ نہ مل سکے اور کوئی تندرست دودھ پلانیوالی بھی میسر نہ آسکے ان کے لئے سب سے اچھی چیز تو
یہ ہے کہ کسی تندرست گائے کے دودھ سے انکی پرورش کی جائے۔ لیکن اگر اعتبار کے قابل گائے کا دودھ ملنے میں دشواری ہو تو غیر معتبر گائے کا دودھ
نہ دیا جائے اور بکری یا گدھی کے دودھ کا استعمال کیا جائے۔ بکریوں کو سل کا مرض شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اسلئے ان کا دودھ بےخوف و خطر استعمال
اسکتا ہے۔

لیکن مریض بچوں کیلئے صرف دودھ کا انتظام کر دینا کافی نہیں ہے۔ اسے اس بات کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ اسکی غذا میں وٹامن کا جز
مقدار میں ہو، اس مقصد کو پورا کرنیکے لئے مچھلی کا تیل بہترین چیز ہے۔ شروع میں چند بوندوں سے ابتدا کریں اور پھر بتدریج اسکی مقدار بڑھانی
چاہئیں۔ یہی تیل اگر ایسے بچوں کے پیٹ پر ملا جائے تو بہت مفید ہوتا ہے سنگترے کا عرق بھی اس مقصد کیلئے بیحد مفید ہے اور بچوں کو آزادانہ استعمال
چاہیے۔ یہ خیال کہ سنگترے سے کھانسی یا زکام ہو جاتا ہے بالکل بے بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سنگترہ زکام اور کھانسی کا ایک بہت اچھا علاج ہے

سورج کی شعاعوں سے بھی اس مرض میں بہت فائدہ پہونچتا ہے اور اگر روزانہ علی الصباح بچے کا سینہ اور پیٹ کھول کر پانچ یا دس منٹ
اسے دھوپ میں کھڑا کر دیا جائے یا لٹا دیا جائے تو علاج میں بہت جلد کامیابی ہوتی ہے۔ تازہ اور کھلی ہوا جس طرح ہر مرض میں مفید ہوتی ہے اس
ن میں بھی بہت نفع پہونچاتی ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ بچے کو روزانہ صبح و شام کھلے میدانوں میں لیجایا جائے اور زیادہ سے زیادہ جتنی دیر ممکن ہو
میں ہوا کھانیکا موقع دیا جائے۔ کمرے میں بھی خواہ وہ انکے سونیکا کمرہ ہو یا کھیلنے کا ہوا کی آمد و رفت کے راستے ہونے چاہئیں۔ اس سلسلے میں یہ بات یاد
ی ضروری ہے کہ کسی ایسے کمرے کے اندر ہوا داخل نہیں ہوا کرتی جس میں ایک راستہ اسکے آنیکے لئے اور دوسرا اسکے بالمقابل اسکے نکلنے کیلئے موجود نہ ہو۔

بچہ اگر ماں کا دودھ پیتا ہو تو ماں کی غذا میں دودھ، پھل، سبز ترکاریاں کافی مقدار میں شامل ہونی چاہئیں اور اسکے دودھ کو زیادہ مفید اور اسکی تندرستی
بہتر بنانیکے لئے اسے بھی مچھلی کا تیل استعمال کرانا چاہیے۔

کساح لاعلاج مرض نہیں ہے، لیکن اس مرض کا ازالہ طبیب سے زیادہ والدین کے ہاتھ میں ہے +

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب ،سعید، بریلوی

"دہلوی جی میں عباسی صاحب سے ملنا چاہتا ہوں، ان کا مکان یہی ہے نا؟" ایک بہت ہی خوش رو اور خوش پوش نوجوان نے شکنتلا سے کہا۔

شکنتلا: جی ہاں وہ یہیں رہتے ہیں۔ آپ اندر چلے آیئے۔

نوجوان:۔ کیوں نہ انہی کو باہر بھیج دیجئے

شکنتلا:۔ وہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں آپ ہی کو تکلیف کرنی پڑیگی۔

نوجوان نے بڑی حیرت کیساتھ کہا "چلنے پھرنے سے معذور؟" اور مکان میں داخل ہوگیا۔

چھوٹا سا مکان تھا مگر بہت ہی خوبصورت اور صاف ستھرا۔ گھر کے سامان کی بالکل معمولی اور حقیر چیزیں جو دوسرے گھروں میں عام طور پر ادھر ادھر بکھری پڑی رہتی ہیں اور لگا ہوں کو بدنما کوڑا معلوم ہوا کرتی ہیں کچھ ایسے قرینے سے اپنی اپنی جگہ بجی رکھی تھیں کہ ان سے گھر کی زینت ہوگئی تھی۔ برآمدے سے گذر کر یہ نوجوان مداحانہ نظروں سے ہر چیز کو دیکھتا ہوا بڑے کمرے میں داخل ہوا جہاں مریض و علیل عباسی ایک نہایت نرم اور صاف بستر پر لیٹا ہوا تھا۔

نووارد کو دیکھکر عباسی نے مسکرا کر کہا:۔

"معاف فرمائیگا میں اٹھ نہیں سکتا ورنہ ضرور تعظیم کرتا۔"

نووارد:۔ میرا نام بشیر احمد ہے آپ مجھسے واقف نہیں ہیں لیکن میں مدتوں سے غائبانہ طور پر آپکے مضامین کے ذریعہ سے آپ سے متعارف ہوچکا ہوں آپکو اس حالت میں دیکھکر مجھے دلی صدمہ پہونچا ہے۔ آپکے بے نظیر اور بے مثل مضامین نے میرے دل میں آپکی عظمت اور آپکی محبت اس قدر بھر دی کہ میں اتنا دور دراز سفر کرکے صرف آپکی زیارت کیلئے حاضر ہوا ہوں یہ میری انتہائی بدنصیبی ہے کہ میں ایسے زمانے میں یہاں پہونچا کہ جب آپ بستر علالت پر دراز ہیں۔

باسی:۔ مسکرا کر آپ جس زمانے میں بھی آتے، مجھے اسی حالت میں پاتے۔

بشر:۔ (تعجب سے) یہ کیوں؟ کیا آپ بہت عرصے سے بیمار ہیں؟

اسی:۔ جی ہاں جب سے میرے مضامین اخبارات میں نکلے ہیں اس سے پیشتر سے میں اسی حالت میں مبتلا ہوں۔

بشر:۔ بڑا افسوس ہے۔ کیا بیماری کیا ہے؟

اسی:۔ میرا داہنی طرف کا نصف جسم فالج کے اثر سے رہ گیا ہے نہ ہاتھ ہلا سکتا ہوں اور نہ پاؤں۔ آج ہی طرح اسی حالت میں پڑے ہوئے مجھے سال ہوگئے۔

بشر:۔ افوہ! تین سال۔ آپکا دل کیا کہتا ہوگا؟

ی اب تو کچھ بھی نہیں کہتا۔ ایک قسم کی مساوات سی ہوگئی ہے۔ اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید میں ہمیشہ ہی سے ایسا تھا چونکہ کسی قسم کا درد وغیرہ ہے، اور میرے سارے کام بھی اس زمین کی حرکت کی بدولت نہایت اچھی طرح انجام پا جاتے ہیں۔ اس لئے مجھے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ یہ حالت غیر طبعی ہے اور یہ مرض میں مبتلا ہوں۔ شکنتلا بہن آپ کو پان دو۔

ایک ادائے ناز کیساتھ شکنتلا پان لائی اور بشیر کے سامنے رکھ دئے۔

ر:۔ معاف کیجئیگا، میرا منشا ہرگز تجسس نہیں ہے لیکن یہ بڑی عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ کا نام مسٹر عباسی ہے اور یقیناً آپ مسلمان ہیں

لیکن آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کا نام ہندو عورتوں کا سا ہے۔ کیا وہ بھی مسلمان ہیں اور یہ نام یونہی تفریح کے طور پر رکھ دیا گیا ہے؟

عباسی :- (ہنس کر) میری بہن مسلمان نہیں ہے ہندو ہے۔

بشیشر :- (تعجب سے) میں کچھ نہ سمجھ سکا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔

عباسی :- یہ ایک بہت ہی پُردرد کہانی ہے۔ آپ کا بہت سا وقت ضائع ہوگا۔

بشیشر :- آپکی صحبت سے استفادہ کرنیکے لئے تو میں یہاں آیا ہی ہوں میرا جتنا وقت بھی آپکی خدمت میں گذر سکے میں اسے اپنی عمر کا بہترین حصہ خیال کرونگا اگر آپکے دل کو کوئی تکلیف نہ پہونچے اور آپ کا وقت ضائع نہ ہو تو مجھے ایک ایسی داستان سننے کا بیحد شوق دامنگیر ہو گیا ہے۔

عباسی :- اس جسم میں اب نہ دل ہے اور نہ تکلیفوں کا احساس۔ آپ سننا چاہتے ہیں تو میں بڑی خوشی سے تمام واقعات سُنا دونگا آپ آرام سے بیٹھ جائیے

بشیشر :- میں بہت اچھی طرح بیٹھا ہوں۔

عباسی :- یہاں سے تقریباً سات میل کے فاصلے پر نور پور ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ میں اور شکنتلا دونوں اسی گاؤں کے باشندے ہیں۔ گاؤں میں ہم دونوں کے گھر بھی برابر برابر تھے اور ہمارے والدین کے تعلقات آپس میں بالکل حقیقی بھائی بہنوں کے سے تھے میں شکنتلا کے والد کو چچا اور شکنتلا میرے والد کو تایا کہتی تھی۔ میری والدہ شکنتلا کے والد سے پردہ نہیں کرتی تھیں، اور اسی طرح شکنتلا کی والدہ بھی میرے والد کے سامنے آتی تھیں۔ مختصر یہ ہے کہ میرا اور شکنتلا کا خاندان گویا درحقیقت ایک ہی خاندان تھا جو الگ الگ دو گھروں میں رہتا بستا تھا۔

میری اور شکنتلا کی عمر میں کوئی تین سال کا فرق ہے جب میں پیدا ہوا تھا تو انکے والد نے مجھے گود لے لیا تھا اور جب تین برس بعد شکنتلا پیدا ہوئی تو انہیں میری والدہ نے گود لے لیا۔ ہم دونوں سگے بہن بھائیوں کیطرح پرورش پاتے رہے اور آپ یقین کیجیے کہ کافی بڑا ہو جانے اور تعلیم حاصل کر لینے کے باوجود بھی کبھی میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی تھی کہ میں اور شکنتلا حقیقی بھائی بہن نہیں ہیں۔ ہم اور ہمارے والدین دُنیا کے حالات سے بیخبر نہ تھے۔ تبلیغ اور شدھی سنگٹھن اور تنظیم، غرضکہ ہر قسم کی مضر اور مفید تحریکوں کی خبریں ہمارے کانوں میں پڑتی تھیں، اخباروں اور خود ساختہ لیڈروں کی عنایتوں سے ہمارا گاؤں بھی محفوظ نہیں رہا تھا مذہب کے بہت سے ٹھیکیدار ہمارے گاؤں میں بھی اپنے پست اور انسانیت کے لئے قابل شرم اصول لیکر پہونچے تھے، اور کسی نہ کسی حد تک گاؤں کی فضا کو مکدر کر دینے میں کامیاب بھی ہو گئے تھے، لیکن ہمارے دو گھر ایسے تھے کہ جہاں سے ان شکم پرست لیڈروں کو ہمیشہ یہی جواب ملا کہ ؎

برو ایں دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

مجھے یہ بھی اچھی طرح یاد ہے کہ ہم دونوں کے گھر والے اپنے اپنے مذہب کے نہایت سچے اور مخلص پیرو بھی تھے لیکن کبھی بھولے سے بھی کسی کے دل میں یہ خیال نہ گذرا کہ ہم دونوں ایک نہیں ہیں۔ ہمارے باہمی تعلقات ان تمام تحریکوں کے باوجود اسی قدر دوستانہ اور برادرانہ تھے۔

یہ تمام تفصیل میں نے اسلئے کی ہو کہ آپ سمجھ سکیں کہ اس عداوت و نفاق اور بغض و عناد کے دور میں ایک ہندو اور ایک مسلمان خاندان کے تعلقات کس طرح ایسے مضبوط اور مستحکم رہ سکے۔

بشیشر :- اس میں شک نہیں کہ آجکل ہمارے گمراہ رہنماؤں اور بندۂ شکم اخباروں نے ہمارے آپس کے تعلقات بہت کچھ خراب کر دئے ہیں اور اب کسی مسلم خاندان کے کسی ہندو خاندان کیساتھ اچھے تعلقات ذرا تعجب ہی کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اس بیگانگی اور نفاق کی تہ میں لیڈروں اور اخباروں کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہے۔

میں نے تو جہانتک اس مسئلے پر غور کیا ہے اسی نتیجے پر پہونچا ہوں کہ اس نفاق کی اصلی بنیاد پیٹ اور روٹی کا مسئلہ ہے اور بنیاد قائم ہو جانے یا قائم کر دینے کے بعد دیوار کو اونچا کرتے رہنا ان سب لوگوں کا کام رہا ہے کہ جنہیں ہماری باہمی جنگ سے فائدہ پہنچ سکے۔ بہرحال اس ذکر کو چھوڑیئے میں تو آپ کو اپنے حالات سنا رہا تھا۔

بشیشر نے محبت آمیز نگاہوں سے شکنتلا کی طرف دیکھا جو عباسی کو پان دینے کیلئے اُٹھی تھی اور شکنتلا نے کسی قدر شرما کر سر جھکا لیا۔

عباسی :- ان حالات اور ایسی فضا میں پلکر ہم دونوں جوان ہوئے، میری عمر اکیس سال کی تھی اور شکنتلا کی (اب پھر بشیشر کی نگاہیں شکنتلا کیطرف اٹھ گئیں اور شکنتلا کو پھر ایک مرتبہ سر جھکا لینا پڑا) اٹھارہ سال۔ یہ ۱۹۲۸ء کا واقعہ ہے ہمارے گاؤں کا ایک لڑکا فوج میں نوکر تھا، اسکی پلٹن بمبئی میں تھی،

الہ آباد میں اس زمانے میں طاعون پھیلا ہوا تھا۔ لڑکا چھٹی پر گھر آیا اور جس روز آیا ہے اس روز بالکل اچھا تھا لیکن غالباً وہ بیماری کا اثر بھی لے کر آیا تھا کیونکہ دوسرے ہی دن اسے بخار چڑھا اور ران میں ایک بڑی سی گلٹی نکل آئی۔

نند پور میں اس سے پہلے کبھی طاعون نہیں پھیلا تھا۔ اس لئے شروع شروع میں تو کسی کو خیال بھی نہ ہوا لیکن جب روز تین چار آدمی مرنے لگے تو انتہا سے زیادہ پریشانی اور سراسیمگی پھیل گئی، بہت سے لوگ گاؤں چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے، اور اس طرح آس پاس کے دیہات میں بھی آگ لگا دی۔ ہم دونوں کے والدین کی یہی رائے ہوئی کہ بھاگنا بالکل فضول ہے اگر اسی بہانے آئی ہو تو جہاں بھی ہم جائینگے اس سے بچ نہیں سکتے۔ دونوں بھائیوں نے ـــــ میری مراد اپنے اور شکنتلا کے والد سے ہے ـــــ ایک دوسرے کو اپنے اہل وعیال کے متعلق وصیتیں کر دیں اور نہایت اطمینان کیساتھ جس طرح رہتے تھے اسی طرح رہتے رہے۔ ہمارے پڑوس میں ایک جُلاہا رہتا تھا بوڑھا سا آدمی تھا اور بالکل تنہا۔ اتفاق سے وہ بیمار ہو گیا۔ میرے والد نے تین روز اسکی تیمارداری کی، چوتھے روز وہ مر گیا لیکن اسی دن خود میرے والد مبتلا ہو گئے۔

بخار آتے ہی میرے والد نے سمجھ لیا کہ انہیں طاعون ہو گیا ہے۔ انہوں نے والدہ کو بلا کر سختی کیساتھ ممانعت کر دی کہ کوئی انکے پاس نہ جانے پائے۔ والدہ نے مجھے تو خیر روک دیا لیکن شکنتلا کے والد بھلا کہاں رُکنے والے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ "بھابی بھلا ایسا ہو سکتا ہے کہ میرا بھائی پڑا دم توڑتا ہو اور میں دور بیٹھا رہوں۔ تم دروازے کے سامنے سے ہٹ جاؤ نہیں تو میں زبردستی تمہیں ہٹا کے بھیا کے پاس جاؤنگا۔" انکے تیور دیکھ کر والدہ خاموشی سے ہٹ گئیں اور وہ اور انہی کیساتھ میں اندر پہونچے۔ یہ وہ وقت تھا کہ والد کی زبان سوج کر موٹی ہو گئی تھی اور گو وہ بولتے تھے لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ اسکا اثر دماغ پر بھی ہو گیا تھا اور وہ سرسام کی حالت میں ہذیان میں مبتلا تھے۔ میں چچا رام گوپال کی اسوقت کی حالت کو کبھی نہیں بھول سکتا ایک بے اختیار جذبہ کیساتھ دوڑ کر والد کو لپٹ گئے اور بھیا بھیا کہہ کر انہیں بار بار پکارنا شروع کیا۔ لیکن افسوس کہ بھیا کو کچھ خبر نہ ہوئی کہ کون انہیں پکار رہا ہے اور کون انکے لئے زار وقطار رو رہا ہے (عباسی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور آواز رُک گئی)

شکنتلا :۔ (بھرائی ہوئی آواز میں) بھیا اب اس ذکر کو رہنے دو، تمہارا جی دکھے گا۔

بشیر :۔ (افسردگی کیساتھ) اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اس ذکر سے آپ کا دل اس قدر دُکھیگا تو ہرگز اسکے سننے پر اصرار نہ کرتا۔

عباسی :۔ (آہستہ سے کھنکار کر) دل کو جتنا دُکھ پہونچنا تھا پہنچ چکا اب اور زیادہ کیا دُکھیگا۔ مدتوں کے مرض نے میرے دل کو کسی قدر کمزور کر دیا ہے میں اپنی کمزوری کی معافی چاہتا ہوں شکنتلا بہن ذرا سا پانی پلا دو۔

شکنتلا نے اٹھ کر پانی پلایا، اور بشیر کی محبت آمیز نگاہیں برابر اس پر پڑتی رہیں۔

عباسی :۔ مختصر یہ کہ والد صاحب کا انتقال ہو گیا اور اسکے دوسرے ہی دن میری والدہ اور چچا رام گوپال دونوں بیمار پڑ گئے۔ چچی بیچاری کیلئے بڑی مصیبت تھی کبھی خاوند کے سرہانے بیٹھی ہیں اور کبھی بہن کی پٹی سے لگی رو رہی ہیں۔ ہم دونوں کا بیشتر وقت بھی روتے اور ایکدوسرے کو تسلی دیتے ہی گذرتا تھا۔ زبان بند ہونے سے پہلے چچا نے مجھے بلا کر مجھ سے کہا کہ "بیٹا ابھی تمہاری عمر تو اس لائق نہ تھی کہ تمہارے کندھوں پر اتنا بوجھ ڈالا جائے مگر پرماتما کو یہی منظور ہے۔ اپنی چچی اور اپنی بہن کا خیال رکھنا، اب تمہارے سوا دنیا میں ان کا کوئی نہیں ہے۔"

میں رونے لگا اور چچا کو اطمینان دلایا کہ جب تک میں زندہ ہوں اس وقت تک چچی اور شکنتلا کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے دونگا۔ ایکدن کے آگے پیچھے میری والدہ اور چچا دونوں اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور اسی روز چچی بخار میں پڑ گئیں گویا انتظار ہی کر رہی تھیں کہ انکی خدمت سے فراغت ہو لے تو خود جائیں۔ (ماں کے انتقال کا ذکر سن کر شکنتلا سے ضبط نہ ہو سکا اور وہ اُٹھ کر باہر چلی گئی)

عباسی نے ذرا دم لیکر پھر کہنا شروع کیا "ان چاروں بزرگوں کی وفات کے بعد ہم دو ناتجربہ کار اور نوعمر بھائی بہن دُنیا میں رہ گئے۔ چاروں طرف نگاہ اٹھا کر دیکھتے تھے لیکن کہیں کوئی اتنا بھی نظر نہ آتا تھا کہ جھوٹ موٹ ہی ہماری کچھ ڈھارس بندھائے۔ گاؤں قریب قریب بالکل خالی ہو چکا تہا سب لوگ یا تو مر چکے تھے یا بھاگ گئے تھے، ہر طرف ایک ہو کا عالم نظر آتا تھا۔ دن کو بھی گھر سے باہر نکلتے ڈر لگتا تھا۔ سارے گاؤں میں ہم دو بہن بھائیوں کے علاوہ مشکل سے تین چار آدمی باقی رہ گئے تھے۔ ابھی ہم نے اپنی نئی زندگی کے متعلق غور کرنا شروع بھی نہیں کیا تھا کہ قسمت نے ایک اور گل کھلایا اور وہ یہ کہ میں خود بیمار ہو گیا۔ وہی جسم میں آگ لگا دینے والا بخار، وہی ران کے گوشے میں خوب بڑی سی گلٹی، وہی کرب و درد اور وہی بے چینی اور ہذیان۔ میرے اس طرح پڑ جانیکا شکنتلا پر جو کچھ اثر ہوا ہوگا اسے بس قیاس ہی کیا جا سکتا ہے اپنی زندگی سے انسان کو بہت محبت ہوتی ہے، لیکن شکنتلا کی حالت دیکھکر میں اپنے آپ کو بالکل

یاں زندگی کا مقصد صرف اس قدر رہ گیا ہے کہ میں شگفتہ کی حفاظت اور خدمت کر سکوں۔
والد صاحب کو اس معصوم فرشتے پر رحم آگیا جس کا میرے بعد اس دنیا میں کوئی سہارا نہ تھا، اور بجائے اسکے کہ میں قبر میں اتر دوں میرا بخار
بتہ اترنا شروع ہو گیا۔ غذا اور دوائیاں میسر تھیں، خدا جانے شگفتہ کہاں سے تھوڑا سا دودھ روزانہ لے آتی تھی وہی دودھ اکسیر ہو کر لگ گیا۔ اس تمام
شگفتہ نے شاید ہی کچھ کھایا ہو۔ دو دو تین تین وقت یونہی گذر جاتے تھے اور پانی کے ایک آدھ گلاس کے علاوہ اسکے پیٹ میں اگر کہیں کچھ پڑا ہے تو وہ
دودھ کے چار گھونٹ تھے۔

میرا بخار بالکل اتر گیا لیکن ضعف اس درجہ ہو گیا تھا کہ بخار اتر جانیکے بعد بھی کئی روز تک میں اس قابل نہ ہو سکا کہ اٹھ کر بیٹھ سکوں۔ شگفتہ کے چہرے پر
بحالی تھی۔ گاؤں کی آبادی میں بھی کسی قدر اضافہ ہو چلا تھا۔ اور میں بھی اتنا ہو گیا تھا کہ دس بیس قدم چل پھر لوں۔ لیکن ہماری مصیبتیں ابھی ختم ہوئی تھیں
شگفتہ حسب معمول دودھ لینے گئی تو راستے میں اسے ایک نوجوان لڑکے نے چھیڑا۔ شگفتہ نے اسے بہت سختی سے جواب دیا تو اس پر وہ یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ
دیکھا جائیگا۔

میں نے یہ واقعہ سنا تو غصہ بہت آیا لیکن اپنی معذوری کی وجہ سے پیچ و تاب کھا کر رہ گیا اور شگفتہ کو منع کر دیا کہ وہ دودھ لینے نہ جایا کرے۔ اس واقعہ
کے بعد رات کو ایک بجے کے قریب جبکہ میں غافل سو رہا تھا ایک دردناک چیخ کی آواز میرے کان میں گئی اور میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ لالٹین کی ہلکی ہلکی روشنی
میں نے دیکھا کہ ایک موٹا تازہ ہٹا کٹا جوان لڑکا ایک ہاتھ سے شگفتہ کو دبائے ہوئے ہے اور دوسرے ہاتھ میں اچھا بڑا سا چاقو لئے ہوئے اس بات کی کوشش کر رہا
ہے کہ شگفتہ کا کام تمام کر دے۔ شگفتہ اپنی جان بچانے کیلئے دونوں ہاتھوں سے اس کا وہ ہاتھ پکڑ رکھا تھا جس میں چاقو تھا اور ایک بے اختیاری کے
عالم میں "بھیا، بھیا" کہہ کر چیخ رہی تھی۔ وہ لڑکا جواب میں گالیاں دے رہا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ "ٹھہر جا تجھے اور تیرے بھیا کو ابھی ٹھکانے لگائے دیتا ہوں"
یہ حالات دیکھکر میرے تن بدن میں آگ لگ گئی میں بالکل از رفتہ ہو گیا اور میں نہیں سکتا کہ کہاں سے مجھ میں اتنی طاقت آگئی کہ جھپٹ کر اس لڑکے
پر حملہ کیا۔ میرے اچانک حملے سے وہ گر بھی پڑا اور اسکے ہاتھ سے چاقو بھی چھوٹ گیا۔ شگفتہ نے جلدی سے چاقو اٹھا لیا اور اب اس لڑکے نے یہ دیکھکر کہ دو کا سامنا
ہے میری گرفت سے اپنے آپ کو چھڑانیکی انتہائی کوشش کی۔ فوری جوش اور فوری اشتعال نے مجھے اتنی قوت دیدی تھی کہ میں نے اس پر حملہ کر دیا تھا۔
لیکن ہنگامی جوش اب ختم ہو چکا تھا اور کمزوری کیوجہ سے میرے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے میں نے اسے روکنے کی تا حد امکان کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی وہ چھڑا کر
باہر کی طرف بھاگا اور میں نے اپنی لاٹھی بھی اٹھالی جو قریب ہی پڑی تھی شگفتہ نے مجھے منع بھی کیا مگر میں اسکے پیچھے دوڑا۔ گھر سے باہر نکلتے ہی اس نے لاٹھی کا ایک ہاتھ مجھے
مارا جو میرے سر پر لگی اور میں تیورا کر گر گیا۔ گرتے گرتے اس نے ایک ہاتھ میری کمر پر بھی ماردیا اور اسکے بعد مجھے ہوش نہ رہا۔ اس عرصہ میں شاید شور و غل سن کر پڑوس کے
لوگ بھی اور بھی نکل آئے تھے۔ اسلئے وہ لڑکا بھاگ گیا مجھے اٹھایا گیا اور تھوڑی دیر بعد مجھے ہوش بھی آگیا لیکن میں نے محسوس کیا کہ میرا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں شل
ہو گئے ہیں۔ اب اس قصے کو کہاں تک طول دئے جاؤں شگفتہ مجھے گاؤں سے یہاں لے آئی اور یہاں ڈاکٹروں نے بتایا کہ چوٹ کی وجہ سے حرام مغز
کے عصبی مرکز خراب ہو گئے ہیں۔ بہت کچھ علاج معالجے کئے گئے تمام جائداد فروخت ہو چکی لیکن مرض کا ازالہ تو درکنار اس میں افاقے کی بھی کوئی صورت
نہ ہوئی۔ میں راضی برضا ہو کر تین برس سے اسی حال میں پڑا ہوں۔ شگفتہ میری زندگی کا سہارا ہے، اور میں نہیں کہہ سکتا کہ اگر یہ نہ ہوتی یا اگر یہ اتنی نیک اور رحمدل نہ ہوتی
تو میری کیا حالت ہوتی۔ میں نے بہتیرا اس سے کہا کہ بہن تو شادی کرلے لیکن وہ کسی طرح راضی نہیں ہوتی اور یہی کہتی ہے کہ اگر تمہاری شادی ہو سکتی اور تمہاری
دلہن بھابی آجاتی تو ضرور میں بھی شادی کرلیتی لیکن ایسی حالت میں تو میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتی۔ راتوں کی تنہائی میں اب بھی اکثر میں دیکھتا ہوں کہ وہ چھپ چھپ کر روتی
ہے اور حق یہ ہے کہ اگر میری سگی بہن بھی ہوتی تو شاید میرے لئے اتنی تکلیف نہ اٹھا سکتی۔ مجھے ہمیشہ سے مضامین لکھنے کا شوق رہا ہے اور اب
بھی لیٹا رہتا ہوں کہ پڑے پڑے جو کچھ خیالات دل میں آتے ہیں بولتا جاتا ہوں۔ شگفتہ لکھتی رہتی ہے اور مختلف اخبارات و رسائل کو بھیجتی ہے۔ اس سے تھوڑی
آمدنی ضرور ہو جاتی ہے کہ ہم دونوں کے خرچ کیلئے کافی ہو جائے۔ بشیشر:- واقعی آپ کے حالات بہت رنجدہ ہیں۔ آپکی مصیبتوں کی داستان سے
میرے دل پر آپ دونوں کی باہمی محبت کا بڑا گہرا اثر ہوا ہے۔ میری آمدنی بہت کافی ہے۔ اور اگر شگفتہ اسے منظور کرلیں کہ وہ میرے دل کی اور میرے گھر کی ملکہ
بن جائیں اور پھر ہم دونوں ملکر آپکی خدمت کیا کریں تو میں اسے اپنے لئے انتہائی فخر کا باعث خیال کرونگا۔ مجھے پہلی نگاہ میں شگفتہ سے محبت ہو گئی ہے اور انکی خوبیوں کا
حال سنکر تو اب یہ میری دلی تمنا ہے کہ کسی طرح وہ میری ہو جائیں۔ عباسی:- آپ ایک بہت ہی شریف نوجوان ہیں اور میں تو یہی کہونگا کہ آپ کی بیوی بننا ہر لڑکی
کی خوش نصیبی کا باعث خیال کیا جا سکتا ہے۔ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ خود انکی مرضی معلوم کرلیں۔

معلومات

کونین سستے نرخ پر

ملیریا بخار کے متعلق اب یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ اس زہر کیلئے فادزہر یا ان جراثیم کے لئے سم قاتل کونین ہے۔
ہندوستان ملیریا کا گھر ہے اور ہر سال سرکاری رپوٹوں کے مطابق یہاں پانچ سے لیکر دس کروڑ تک انسان اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔ ملیریا کی وجہ سے اموات بھی بڑی کثرت سے وقوع میں آتی ہیں اور مرنیوالوں کی تعداد سال بھر میں دس لاکھ تک پہنچ جاتی ہے
یہاں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ ہر گھر میں کونین کی ایک کافی مقدار موجود رہے لیکن بدقسمتی سے بازار میں اس کا نرخ بہت مہنگا ہے
ا فروش عام طور پر ایک اونس کونین کی قیمت دو روپے لے لیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ صرف اس صورت میں کونین خریدتے ہیں کہ جب بالکل مجبور ہو جائیں۔

ہندوستان میں کونین پیدا کرنے والے مقامات تین ہیں (۱) دارجلنگ جہاں سے بنگال، بہار، اڑیسہ اور آسام کو کونین فراہم کی جاتی ہے۔ (۲) نیلگری جہاں سے مدراس، بمبئی، اور صوبہ جات متوسط کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ (۳) برما کا ساحل ارکان جہاں سے خرید کر حکومت ہند صوبجات متحدہ ب اور شمال مغربی سرحد کے صوبوں کیلئے مہیا کرتی ہے۔

حکومت یہ کونین مقامی میونسپلٹیوں کو اٹھارہ روپے فی پونڈ کے حساب سے دیتی ہے۔ حالانکہ اندازہ ہے کہ حکومت کو یہ آٹھ روپے فی پونڈ کے نرخ پر اب ہوسکتی ہے یہ اندازہ پورے طور پر صحیح نہیں ہے لیکن اگر یہ غلط بھی ہو اور حکومت کو دس بارہ روپے بھی فی پونڈ دینے پڑتے ہوں تب بھی کروڑوں آدمیوں ری سے اور لاکھوں آدمیوں کو مرنے سے بچانے کیلئے حکومت کو کسی قدر نقصان اُٹھا کر بھی نہایت سستے نرخ پر کونین مہیا کرنی چاہیئے تاکہ بالکل غریب آدمی سانی خرید سکیں اور میونسپل کمیٹیاں بھی بہت زیادہ مقداریں خرید کر اسے مفت تقسیم کرا سکیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ملیریا کو ہندوستان سے دور کرنیکے لئے ہر سال ن کا بہت کافی روپیہ مخصوص افسروں کی تنخواہوں اور انکے دفتروں کے اخراجات پر صرف ہو جاتا ہے۔ اگر حکومت سستی کونین مہیا کرنی شروع کردے تو دوسرے کی بہ نسبت یہ ذریعہ زیادہ مفید اور موثر ثابت ہوگا۔

دق کا رام کشن ہسپتال

دق ایک لا علاج مرض ہے، لیکن مریض کو اگر اچھی ہوا کھلی ہوئی دھوپ، معقول غذا اور مناسب دوا میسر آئے تو ایک بہت بڑی حد تک مرض ہو جاتا ہے اور گو فی الحقیقت مرض دور نہ ہوا ہو لیکن مریض یہی محسوس کرتا ہے کہ وہ اچھا ہو گیا ہے۔ مریضوں کے لئے کھاتے پیتے گھروں میں گھر کے اندر سامان مہیا ہوسکتی ہیں۔ لیکن کم استطاعت لوگوں کو اس قسم کا علاج صرف مخصوص صحت گاہوں ہی میں میسر آسکتا ہے، زمانہ موجودہ میں اس مرض سے زیادہ کامیابی کے ساتھ یا تو ماؤف پھیپھڑے کو حرکت سے روک کر یا مخصوص مریضوں میں سونے کے مرکبات کے انجکشن لگا کر کیا جاتا ہے اور یہ ریقے معمولی حیثیت کے آدمیوں کی استطاعت سے باہر ہیں۔ اس قسم کے علاج ان مخصوص شفاخانوں ہی میں بہ آسانی ہوسکتے ہیں جو صرف دق کے لئے قائم کئے گئے ہوں۔ دہلی کے کم استطاعت مریضوں کو علاج کی یہ سہولتیں بہم پہونچانے کیلئے رام کشن مشن کیطرف سے دق کے اسپتال اخ یہاں بھی کھولدی گئی تھی۔ یہاں دق کے سات سو پندرہ مریضوں کا علاج کیا گیا جو سب کے سب پھیپھڑوں کی دق میں مبتلا تھے۔ ان میں سے چھپن مریضوں نے ایک مہینے تک علاج جاری رکھا اور ان میں سے چھپن فیصدی کے مرض میں افاقہ محسوس کیا گیا۔ انتیس فیصدی کی حالت

ہی۔ دس فیصدی کی حالت کسی قدر خراب ہوگئی اور چھ فیصدی کی جان نہ بچائی جا سکی۔

اسپتال میں علاج کے علاوہ تحفظ کی تدابیر بھی عمل میں لائی گئیں، مریضوں اور انکے رشتہ داروں کو حفاظت کی تمام تدابیر بتائی گئیں اور انہیں مرض غیر مضرت رساں بنا دینے اور مریض کو تندرستوں سے علیحدہ رکھنے کے طریقے تعلیم کئے گئے۔ اسی مقصد کیلئے انگریزی اور اردو کے مطبوعہ رسالے ہم کئے گئے۔ مریض کے ساتھ رہنے والوں کا طبی معائنہ بھی وقتاً فوقتاً ان کے گھروں پر یا اسپتال میں کیا جاتا تھا تاکہ نئے مریضوں کے متعلق جلد آگاہی حاصل ہو جائے۔

رام کرشن مشن کی یہ عملی سرگرمیاں اور دق کے استیصال کے متعلق یہ کوششیں ضرور اس قابل ہیں کہ شہروں کی میونسپل کمیٹیاں اور صوبے ں اسکی طرف توجہ کریں اور تا حد امکان انکی حوصلہ افزائی پر آمادہ ہوں ہر ایسے شہر میں کہ جسکی آبادی گنجان ہو اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ کئی ے اسپتال کھولے جائیں تاکہ اس موذی مرض کا مقابلہ ہو سکے +

کلیان میڈیکل ریسرچ اسکالرشپ

دنیائے طب میں کپتان کلیان کمار مکرجی آئی، ایم، ایس کی زوجہ محترمہ مسز بیوا مکرجی کی فیاضی کی یہ خبر کمال مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی کہ موصوفہ نے زار روپے کا گرانقدر عطیہ کلکتہ یونیورسٹی کو اس مقصد سے دیا ہے کہ اسکے سود سے طبی تحقیقات کا کام کرنے والوں کو وظائف دئے جائیں تحقیقات مدہ آپنے اپنے خاوند کی یادگار میں قائم کرنا چاہا ہے، یہ وظیفہ ان لوگوں کیلئے ہوگا جو غذاؤں کے متعلق تحقیقات کا کام کریں یا جو دیسی جڑی بوٹیوں سے کردہ دواؤں کا کیمیاوی اور طبی مطالعہ اور امتحان کریں۔ مسز مکرجی نے اس وظیفہ کے متعلق ذات، مذہب، جنسیت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ کلکتہ ی کا ہر گریجوایٹ اسے حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وظیفہ حاصل کرنے والے ڈاکٹری کی ڈگری پائے ہوئے ہوں۔

وظیفہ بالعموم ایکسال کیلئے دیا جائیگا لیکن یونیورسٹی اگر چاہے تو زیادہ مدت کیلئے بھی دے سکتی ہے۔

مسز مکرجی نے یونیورسٹی کو جو خط بھیجا ہے اس میں ظاہر کیا ہے کہ ان کے خاوند یعنی سابق کپتان مکرجی انڈین میڈیکل سروس کے ایک ممبر تھے ے عظیم کے دوران میں قسط العمارہ کے مقام پر ترکوں کے ہاتھ میں قید ہو گئے تھے۔ اسی اسیری کے دوران میں ۱۰ مارچ ۱۹۱۶ء کو ان کا انتقال ترکی کے ایک چھوٹے سے شہر میں ہو گیا تھا۔ اسیری سے پیشتر انہوں نے سخت آتشباری کے موقع پر زخمیوں کی امداد کرنے میں بڑی بہادری ی اور وہ پہلے بنگالی تھے جنہیں اس جانبازی کے صلے میں ۱۹۱۵ء میں ملٹری کراس کا تمغہ ملا تھا۔

اس وظیفے کا نام کلیان میڈیکل ریسرچ اسکالرشپ ہوگا +

قدرتی غذاؤں کی فوقیت

ویسٹ فیلیا کے ڈاکٹر میکس جرسن نے ایک اچھی ضخیم کتاب حال ہی میں شائع کی ہے جس میں انہوں نے بے نمک اور بے گوشت کی ے کے متعلق اپنے وہ تجربات بیان کئے ہیں جو انہوں نے سل اور اسی نوع کی دوسری مزمن بیماریوں کے علاج کے دوران میں کئے جو انسانی ے نشو و نما پر اثر انداز ہوتی ہیں اور اسے گھلا گھلا کر ختم کر دیتی ہیں۔ ڈاکٹر موصوف کوئی پچیس سال پیشتر سخت درد سر کے مرض میں مبتلا تھے اور انہی ے نمک کا جزو بالکل خارج کر کے وہ پورے طور پر صحت یاب ہو گئے بعض دوسرے ڈاکٹروں نے بھی اس کا تجربہ کیا اور کامیابی ہوئی۔ درد سر کے ض کے علاج کے دوران میں اتفاقیہ طور پر ایک مرتبہ یہ بات واضح ہوئی کہ اسکی ایک مہلک قسم کی رسولی بھی خود بخود واضح ہو گئی۔ اس اتفاقی ے نے انکی توجہ اس طرف منعطف کی کہ سل کے مریضوں پر اپنی اس بے نمک غذا کا تجربہ کریں۔ اس غذا کے خاص اجزا حسب ذیل تھے:۔ ے کا مکھن، کچے یا آگ پر پکے ہوئے پھل، سلاد (ایک قسم کا ساگ)، اُبلی ہوئی ترکاریاں، آٹا اور میدہ، انڈے، گلگلے اور کھیر، چاول جنکا چھلکا لیا ہو، شکر اور روغن زیتون۔ برلن میں اس غذا کا تجربہ اس وسیع پیمانے پر ہڈیوں اور جوڑوں کی سل کے مریضوں پر کیا گیا۔ ڈاکٹر جرسن

دقتوں ہوگیا کہ جوڑوں کے دردوں سے لیکر معدہ کے زخموں تک یہ غذا بہت مختلف امراض میں مفید ثابت ہوگی

معاصر لینسٹ نے اس کتاب پر تبصرہ کرنے کے ضمن میں پچیس مریضوں کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جو سل کے مرض میں مبتلا تھے اور جنکا مرض کافی ترقی کر چکا تھا۔ ان میں سے تین تو اس "سنگ بے نمک پیسیون" سے تنگ آگئے اور علاج چھوڑ بیٹھے۔ لیکن بقیہ بائیس نے علاج جاری رکھا۔ اور ان میں سے ایک ہی سال کے دوران میں انہیں مرا ایکس رے شعاعوں سے امتحان کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ سب کے سب کامل صحت یابی سے قریب تر ہوتے جارہے ہیں۔

برٹش میڈیکل جرنل نے ایک جرمن طبی رسالے کے حوالے سے لکھا ہے کہ ڈاکٹر کارٹی کا بیان ہے کہ حاملہ عورتیں اگر دوران حمل میں نمک سے کامل پرہیز رکھیں تو وضع حمل کے ابتدائی درد بہت کم ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر بیب نے بھی اسی قسم کی اطلاعات شائع کرائی ہیں اور انکے رفقائے کار کی جانب سے بھی یہی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

شاہ کش تمباکو

شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم آنجہانی کی موت کا باعث اصلی تمباکو تھا، اور اب ان کے جانشین شہنشاہ جارج پنجم کی زندگی کا خاتمہ بھی اسی نامراد کے ہاتھوں ہوا۔ یہ صحیح ہے کہ انکی موت کا ظاہری سبب تمباکو کا زہر نہ تھا، لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ جن امراض میں وہ مبتلا ہو کر فوت ہوئے وہ ہرگز اس درجہ مہلک نہ تھے کہ اُن سے جانبری دشوار ہوتی۔ اگر ان بادشاہوں کے قلب کو تمباکو کے زہر نے کمزور اور مرض کا مقابلہ کرنیکے ناقابل نہ بنا دیا ہوتا۔ ضرورت صرف اس بات کی تھی کہ ان کا قلب دو ایک روز اور کام کرتا رہتا۔ اور بیماری کی مدت بامیعاد پوری ہو جاتی لیکن بدقسمتی سے سالہائے دراز کی تمباکو نوشی نے ان گراں مایہ اور سفید ہستیوں کے جسم میں وہ قوت مدافعت اور انکے قلب میں وہ مخصوص طاقت باقی نہ رکھی تھی جو قدرت کی طرف سے ہر جسم کو اسی غرض سے عطا کی جاتی ہے کہ اڑے وقت پر کام آئے۔

نکوٹین یعنی تمباکو کا جوہر ایک ایسا زہر ہے جسکا خاص اثر دل پر ہوتا ہے اُسکے اثر سے خون کی رگیں سکڑ کر تنگ ہو جاتی ہیں اور دلکو انکے اندر خون پہنچانیکے لئے معمول سے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ اگر صرف اسی قدر خرابی ہوتی تب بھی صبر آسکتا تھا۔ لیکن نکوٹین کا اثر خود قلب کے عضلات پر بھی ہوتا ہے اور وہ انہیں کمزور کرتی ہے گویا ایک طرف تو دل سے کام کرنیکی طاقت سلب کرتی ہے اور دوسری طرف اسکے کام کو زیادہ دشوار اور محنت طلب بنا دیتی ہے۔

نکوٹین کا یہ اثر صرف شاہی دلوں تک محدود نہیں ہے۔ وہ ہر انسانی دل پر یہی اثر کیا کرتی ہے اور ہر سال لاکھوں انسانی قلب اس دیوی کی بھینٹ چڑھتے رہتے ہیں جس طرح مختلف ممالک میں سینکڑوں بڑی بڑی کمپنیاں رات دن گولے اور بارود بنا بنا کر انسانی ہلاکت کے سامان مہیا کیا کرتی ہیں، بالکل اسی طرح ہزاروں کارخانے شب و روز سگریٹ، سگار اور بیڑیاں بنانے میں مصروف ہیں اور اُنکے ذریعہ سے ان آلات حرب کی بہ نسبت زیادہ ہلاکت ظہور میں آتی ہے۔ ان سے وہ بچے بھی محفوظ نہیں ہیں جو ماؤں کے پیٹ میں ہیں۔ کیونکہ اب تمباکو نوشی آہستہ آہستہ عورتوں میں بھی عام ہوتی جارہی ہے اور ماؤں کے خون کے ذریعہ زہر جنین کے نازائیدہ جسم میں سرایت کرتا رہتا ہے۔

اسی تمباکو نے سپاہی منش جنرل گرانٹ کی جان لی جو حلق کے اندر آکلہ نکل آنیسے مرے تھے اور اسی نے ان کے لڑکے کو رات دن ایذا پہونچائی جو اس مرض میں مبتلا ہو گیا کہ جس سے باپ فوت ہوا۔

اب سمجھ میں نہیں آتا کہ دنیا کب تک آخر اس قتل عام کو گوارا کئے جائیگی جو تمباکو کے ہاتھوں عمل میں آرہا ہے اور کب تک یہ ہزاروں اور لاکھوں مرد اور عورتیں موت کی اس دیوی کی بھینٹ چڑھاتی رہینگی؟

حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب

مہذب دعوت باتبدام اپریل ۱۹۳۸ء میں حکیم ڈاکٹر علی کوثر صاحب چاندپوری نے قلمی بیاض "لوامع شیریہ" کے ایک باب کا ترجمہ بعنوان
شائع فرمایا تھا۔ اسکے دو نسخوں کا میں نے تجربہ کیا۔ دونوں مفید ثابت ہوئے۔ اسلئے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اس بیاض کے اور نسخے بھی مفید
بلکہ حکیم صاحب موصوف نے اسکو اردو میں منتقل کرنیکا وعدہ فرمایا تہا۔ اس لئے ان سے مودبانہ گذارش ہے کہ اس مفید بیاض کے دیگر ابواب
شائع فرما کر انسانی خدمت کیجئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری طرح اور ناظرین بھی اسکے منتظر ہونگے۔

کمترین سید نظیر الحسن (سندیلہ)

نتیجہ امتحان حاذق الحکما بھوپندر الطبیہ کالج پٹیالہ

نام مع پتہ	نمبر	نام مع پتہ	نمبر	نام مع پتہ	نمبر
س سرونی، ضلع بنوں	۴۲۰	سیتارام گلاٹی ضلع میانوالی	۳۸۱	خلیل الرحمان، ضلع پشاور	۳۷۸
م، ضلع میانوالی	۳۴۵	راجکمار، ضلع منٹگمری	۳۴۵	دریائی لال کپور، ضلع گوجرانوالہ	۳۲۹
لمہ، ضلع منٹگمری	۳۱۵	پیارے لال شرما، ضلع کرنال	۳۱۴	ملاپ چند، ضلع بنوں	۳۰۷
نگھ گریوال، ضلع لدھیانہ	۳۰۳	رام رتن سندر، ضلع سرگودھا	۲۹۷	سید محمد نسیم ضلع جالندھر	۲۹۷
ج، ضلع میانوالی	۲۹۰	رتن چند	۲۸۳	لیکھراج ڈنگ، ضلع میانوالی	۲۸۱
رائے ضلع انبالہ	۲۷۹	نرندر سنگھ ضلع راولپنڈی	۲۷۴	نانک چند جین ضلع سہارنپور	۲۷۲
پرشاد اگروال، ضلع سہارنپور	۲۷۱	ہرگوپال	۲۶۸	جگدیش چند رہباشیہ	۲۶۸
لج	۲۶۷	کرم چند گپتا، ضلع گورداسپور	۲۶۷	دھرم سنگھ بھنڈال ضلع لدھیانہ	۲۶۷
الکھ گھکڑ ضلع فیروزپور	۲۶۴	ایشر داس ضلع انبالہ	۲۶۳	سید محمد رشید ضلع جالندھر	۲۶۳
اتھالال چاولہ، ضلع شاہپور	۲۵۹	جگل کشور پٹیالہ	۲۵۱	سنت لال، ضلع میانوالی	۲۵۲
م، ضلع میرٹھ	۲۴۲	عبدالغفار خاں، لائل پور	۲۳۸	احمد دین، ضلع جہلم	۲۳۵
لطیف، ضلع انبالہ	۲۳۷	گوردھن داس، ضلع ڈیرہ غازیخاں	۲۳۲	محمد الدین، ضلع منٹگمری	۲۲۷
ن پٹیل، ضلع ہوشیارپور	۲۲۷	نرنجن سنگھ، ضلع لودھیانہ	۲۱۷		

دو نادر تحفے!

از جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی الموتی

مندرجہ ذیل دونوں نسخے میرے تجویز کئے ہوئے اور مریضوں پر آزمائے ہوئے ہیں۔ لہٰذا میں وثوق کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ضرورت مند حضرات انہیں استعمال کرکے فائدہ حاصل کریں اور بذریعہ موقر رسالہ "ہمدرد صحت" نتیجہ سے مطلع فرمائیں۔

(۱) **اکسیر جریان**:۔ اسگند ناگوری، کنجد سفید مقشر، ست سلاجیت اصلی، ست گلو اصلی، تخم جرجیر، خارخسک بہ شیر گاؤ پرورده، بہمن سفید، بہمن سرخ، تخم سروالی، کمرکس، موصلی سفید، موصلی سیاہ، تودری زرد، تودری سرخ، ثعلب مصری، پنجہ مار، شقاقل مصری، ستاور، بیجبند، تخم اوٹنگن، لسان العصافیر، تخم تالمکھانہ، دریائی دارچینی، دارفلفل، سمندر سوکھ، صمغ عربی، میدہ لکڑی سب دوائیں چھ چھ ماشہ، تخم تمر ہندی مقشر، مغز بادام شیریں مقشر، مغز اخروٹ ہر ایک یک تولہ، سبوس اسپغول تین تولے، نبات سفید، تولے سب دوائیں علاوہ سبوس اسپغول کے کوٹ چھان کر سفوف بنائیں پھر اس میں سبوس اچھی طرح سے ملا دیں۔ **خوراک**: ۹ ماشہ سے ایک تولہ ہمراہ شیر گاؤ خالص ایکپاؤ نیم گرم بوقت صبح تیل ترشی اور مرغ سرغے سے پرہیز کریں۔

فوائد:۔ نئے یا پرانے جریان جس سے درد کمر و پشت کی بھی شکایت ہو قبض اور ریاحوں کی کثرت رہتی ہو۔ مادہ منویہ بہت پتلا ہو گیا ہو ان سب کیلئے واقعی عجیب و غریب اور قابل بھروسہ تحفہ ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جملہ دوائیں صاف اور نئی ہوں اور مناسب اور مزدوری پرہیز کیساتھ کچھ عرصہ تک اسکا استعمال جاری رکھا جائے۔ **نوٹ**:۔ اگر اس نسخہ کے استعمال سے خدانخواستہ قبض کی شکایت رفع نہ ہو تو شیر گاؤ میں ترنجبین خالص دو تولہ حل کرکے چھان کر سفوف کے ہمراہ پی لیا کریں۔ مقصد حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) **اکسیر کبد**:۔ طباشیر سفید ۲ ماشہ، ریوند چینی ۳ ماشہ، لک مغسول ۳ ماشہ، تخم کشوث ۲ ماشہ، گل غافث ۲ ماشہ، صندل سفید بہ گلاب سوده ۲ ماشہ، تخم کرفس دو ماشہ، اسارون ۲ ماشہ کوٹ چھان کر ہری مکوہ کے پانی میں دو دو ماشہ کے قرص بنالیں

خوراک ایک قرص صبح و ایک بوقت شام ہمراہ عرق مکو مع شربت اصول دو تولہ۔

فوائد:۔ ضعف جگر، سدہ جگر اور قلت دم کیلئے بیحد مفید ہے، ناظرین آزما کر دیکھ لیں اور نتیجہ سے آگاہ فرمائیں۔

اکسیری تحفہ

از جناب حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں ٹالپور

اکسیر خنازیر:۔ اٹ سٹ بوٹی کی جڑ کسی صاف جگہ سے قمری کے مہینہ کے نصف اول میں اتوار کے روز صبح سویرے غسل کرکے اپنے سایہ سے بچا کر حاصل کریں اور سایہ میں خشک کرکے نہایت باریک پیس کر محفوظ رکھیں پس نہایت اعلیٰ دوا اور ایک مفید عام الناس اکسیری تحفہ ہے، ایک ماشہ کی مقدار میں دونوں وقت صبح و شام تازہ پانی کیساتھ مریض کو استعمال کرائیں۔ چند روز میں مرض نیست و نابود ہو جائیگا۔ اگر گلٹیاں نمودار ہوں تو پانی میں اسی سفوف کا گاڑھا لیپ بنا کر لگا دیا کریں۔ گلٹیاں اندر ہی اندر غائب ہو جائینگی۔ اگر گلٹیاں پک کر مواد جاری ہو گیا ہو تو بھی پھٹ کر ایسے زخم اچھے ہو جائیں گے، غرض کہ ایک اکسیری چیز ہے۔ جس پر ایک کوڑی بھی خرچ نہیں آتی۔ علاوہ ازیں ناظرین مفت میں گھر بیٹھے ایک لاعلاج مرض کا علاج کر سکتے ہیں۔ اسلئے ناظرین کو خاص طور پر اسکی قدر کرنی چاہیئے۔

مجربات سنیاسی!

ازجناب ایم بشارت صاحب سنیاسی بٹالہ

...ورت کے لئے ، تولہ ہاتھی دانت کا برادہ سرمہ کیطرح باریک کرلیں اور چودہ تولہ شہد کے قوام میں شامل کر کے معجون بنائیں اور حیض سے فراغت کے بعد بقدر تین تولہ استعمال کرائیں۔ انشاءاللہ عورت حاملہ ہوگی ۔ یہ دوا حیض کے بعد صرف ایک ہی دن استعمال کرائیں۔ ...رت ہو تو دوسرے مہینہ اسی مقدار میں دینی چاہیئے +

...شحم رحم کے لئے مرغ کی کلغی ایک عدد زعفران کشمیری چار رتی اور قند سیاہ ایک رتی ۔ تینوں چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے ایک گولی بنالیں اور عورت کو کھلائیں ورم رحم اور رحم میں جو چربی دار ساخت پیدا ہو جاتی ہے اسکو یہ دوا دفع کر دیتی ہے +

...کے لئے تخم تار میرا کوٹ چھان کر چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی کیساتھ پھانکیں۔ خون اگر جاری ہو تو بند ہو جاتا ہے اور پھر نہیں آتا ۔ یہ دوا قبض کشا، مشتہی اور مصفی خون بھی ہے +

...کو بند کرنیکے لئے ہڑتال سفید پانچ تولے، دودھی بوٹی کے پانی میں تر کر کے حسب معمول مٹی کے مناسب برتن میں گل حکمت کریں اور چار سیر اپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ ہو جائیگا۔ اگر ایک دفعہ میں کچا رہے ۔ تو دوبارہ بھی عمل کریں ۔ پھر کھرل کر کے شیشی میں رکھ لیں ...ت کے رحم سے خون آرہا ہو، اسکو ایک یا دو رتی پانی کیساتھ دیں ۔ انشاءاللہ دو تین دن کے استعمال سے خون بند ہو جائیگا۔ اسی طرح یہ دوا ...یا دوسرے اندرونی اعضا کے نزف میں بیحد کار آمد ہے، ظاہری زخموں کے خون بند کرنیکے لئے یہ دوا پانی میں حل کر کے طلا کرنی چاہیئے +

...سفید و کم قیمت عاقرقرحا، مرچ سفید، قسط تلخ، مالکنگنی، تخم دھتورہ سیاہ، پوست بیخ کنیر سفید، نکچھکنی، گھونگچی سفید، قرنفل جاوتری، کچلہ، بچھناگ سیاہ، بیر بہوٹی، ہینگ، تمام دوائیں ہموزن کر کے تلوں کے تیل میں چرب کریں پھر آتشی ...ں ڈال کر حسب معمول تیل نکالیں ۔ اور ایک تولہ تیل میں ایکماشہ جند بیدستر حل کر کے رکھیں ۔ مقدار خوراک اماشہ، پان بھی باندھیں +

...ت باہ کے لئے عاقرقرحا، خولنجان، مغز بلادر، مغز بادام شیریں، مغز چلغوزہ، اسگند ناگوری ہر ایک تین تولے ۔ جوز بوا، ثعلب مصری، شقاقل مصری، بہمن سرخ، بہمن سفید، تودری سفید، تودری سرخ، سونٹھ ہر ایک دو تولے، زعفران، جاوتری، تخم ...اڈنگن، تخم کونچ ہر ایک ایکتولہ، پیپل، مصطگی، تخم لیمون ہر ایک ڈیڑھ تولہ، تل دھلے ہوئے، سمندر سوکھ، مشک تبتی ہر ایک چھ ماشہ۔ سب دواؤں ...ا سے کوٹ چھان کر تگنے شہد میں حسب معمول معجون بنائیں + خوراک تین ماشہ سے چھ ماشہ تک +

خضاب کے نسخہ کی وضاحت اور تصحیح

ازجناب شادی رام شملہ

بیج کولی خشک ایک آیورویدک جڑی ہے جو کسی مشہور دوا شد ہالیہ سے ملسکتی ہے ۔ اسکے اردو، فارسی ، یا عربی نام کے متعلق عرض ہے ...ویدک اوشدھیوں کے ترجمے اردو یا انگریزی میں اور یونانی مفردات کے ترجمے ویدک یا ڈاکٹری میں اکثر غلط کر لئے جاتے ہیں اور اس سے نسخوں ...ب اور انکے فوائد میں زمین آسمان کا فرق پڑ جاتا ہے۔ خضاب کا جو نسخہ میری طرف سے شائع ہوا ہے اس میں بیج کولی ہی ڈالنا چاہیئے ۔ تاکہ صحیح نتیجہ ...جا سکے +

نسخہ میں پریس کی غلطی سے پوست ناشپاتی کی بجائے پوست ناشپاتی چھپ گیا ہے ۔ ناظرین تصحیح کرلیں +

مجرّباتِ طبِّ جدید

نسخہ جاتِ مفیدِ نسواں

از جناب ڈاکٹر عبد المجید صاحب چغتائی مبارک منزل بیرون دہلی دروازہ لاہور

مکسچرز

(۱) ایسڈ اوگزیلک ۶ گرین
سیرپ اورنشیائی ۱ اونس
ایکوا تا ۴ اونس
مقدار خوراک ۔ ایک ڈرام ہر چار گھنٹہ بعد دیں
احتباس طمث کی حالت میں بہت مفید ہے
مدر حیض ہے +

(۲) ٹنکچر ہائیڈرسٹس ۲۰ منم
ٹنکچر ہیمے میلس ۲۰ ״
ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۲۰ ״
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
مقدار خوراک ۔ ایک اونس ہر چار گھنٹہ بعد دیں
کثرت طمث اور نزف رحمی کیلئے مفید ہے +

(۳) ٹنکچر ارگٹ امونی ایٹا ۱۰ منم
پوٹاشیم برومائیڈ ۸ گرین
پوٹاسیم کاربونیٹ ۸ ״
گلیسرین ۱۵ منم
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
مقدار خوراک ۔ ایک اونس ہر چار گھنٹہ بعد دیں ۔
درد رحم و ضیقۃ الرحم کیلئے مفید ہے +

(۴) ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۲۰ منم
امونیا کارب ۳ گرین
اسپرٹ کلوروفارم ۱۵ منم
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک خوراک ہر چھ گھنٹہ بعد دیں ۔
کثرت طمث میں منیسبت بالخصوص عسر طمث میں
مفید ہے +

(۵) ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۳۰ منم
لائیکوار فیرائی پرکلورائڈ ۱۵ ״
ایسڈ سٹرک ۵ گرین ۔ ایکوا کلوروفارم ۱ اونس
ایسی ایک خوراک ہر تین گھنٹہ بعد دیں ۔
کثرت طمث ۔ استحاضہ اور نزیف رحمی کیلئے مفید ہے

(۶) امونیا کارب ۳ گرین
ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۳ منم
ٹنکچر لیونڈر کمپونڈ ۱۵ ״
سپرٹ کلوروفارم ۱۰ ״
ایکوا کمفر ایک اونس
ایسی ایک خوراک ہر چھٹے گھنٹے پلائیں ۔
استحاضہ میں مفید ہے نیز مقوی قلب و مفرح ہے +

(۷) ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۳۰ منم
ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ۲۰ ״
ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۵ ״
میگنیشیا سلفیٹ ۴۰ گرین
سپرٹ متھا پپ ۵ منم
ایکوا ایک اونس
ایسی ایک خوراک لیبر وضع حمل دیجاتی ہے اس سے رحم
اچھی طرح سکڑتا ہے کبھی کبھی کونین سلفیٹ ۳ گرین
فی خوراک بھی شامل کرلی جاتی ہے +

(۸) ایسڈ ہائیڈروسیانک ڈائیلیوٹ ۴ منم
سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۱۰ منم
ایکوا ایک اونس
ایسی ایک خوراک قبل غذا صبح و شام دیں ۔ حمل کے
قے غثیان اور حاملہ کی متلی کیلئے مفید ہے +

(۹) سوڈا برومائیڈ ۳ ڈرام
پوٹاسیم برومائیڈ ۳ ״
امونیا برومائیڈ ۳ ״
پوٹاسیم آئیوڈائیڈ ۱½ ״
امونیم آئیوڈائیڈ ״ ״
امونیم کاربونیٹ ۱ ڈرام
ٹنکچر کسلمبا ۱½ اونس
ایکوا تا ۸ اونس
مکسچر بنالیں ۔
مقدار خوراک ۲ ڈرام قبل غذا صبح و شام اور ۳
ڈرام بوقت خواب ۔ صرع (مرگی) کے لئے نہایت
مفید دوا ہے +

(۱۰) ٹنکچر اسیفوٹیڈا ۳۰ منم
ٹنکچر ویلیرین امونی ایٹا ۳۰ ״
ایکوا کمفر ایک اونس
ایسی ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں
ہسٹیریا و اختناق الرحم کیلئے مفید ہے ۔

(۱۱) اسپرٹ امونیا فیٹڈ ۲۰ منم
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۳۰ ״
ایکوا ایک اونس
ایسی ایک خوراک دن میں دو تین دفعہ پلائیں
ہسٹیریا کیلئے مفید ہے ۔

(۱۲) فیرائی امونیا سائٹریٹ ۵ گرین
لائیکوار آرسینی کیلس ۲ منم
ٹنکچر کیلمباء ۱۰ ״

ورو فارم ۱۱ اونس
یک ایک خوراک بعد غذا پلائیں ۔
خون ضعف جگر اور یرقان اسود کیلئے مفید ہے

ٹنکچر فیرائی پرکلورائڈ	۲ ڈرام
ریجی ٹیلس	۱ ״
رفاسفورک ڈائیلیوٹ	۳ ״
سرین	۲ ״
ڈرن کوآشیا	۲ اونس

ن نصف اونس کی مقدار میں بعد غذا پلائیں
یت عمدہ مولد خون، محرک قلب اور مقوی دوا ہے

۱) فیرائی ایٹ کوئین سائٹریٹ	۸ گرین
ٹنکس وامیکا	۵ منم
سرین	۳۰ منم
ا منتھا ئپ	۱۔ اونس

ی ایک ایک خوراک بعد غذا دیں ۔
ت الدم اور ضعف جگر مفید ہے ۔

۱۱) کوئین ہائیڈرو کلورائڈ	۱۰ گرین
چر فیرائی پرکلورائڈ	۵ منم
یکوار سٹرکنیا ہائیڈرو کلورائیڈ	״ ״
ئیکوار آرسینی کیلس ہائیڈرو کلورائیڈ	״ ״
سیڈ نائٹرو ہائیڈرو کلورک ڈائیلیوٹ	״ ״
لنیشیا سلفیٹ	۳۰ گرین
سیرپ ٹولو	۳۰ منم
لیسرین	۱۰ منم
ایکوا	۱۱ اونس

یسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار پلائیں
مزمن ملیریا میں مفید ہے ۔

۱۶) پوٹاسیم کلوریٹ	۴۸ گرین
ایسڈ ہائیڈرو کلورک فورٹ	۴۰ ״
کوئین سلفیٹ	۲۴ ״
سیرپ اورنشیائی	۱۱ اونس
ایکوا	تا ۱۲ ״

یہ کلورین مکسچر کا نسخہ ہے

ترکیب ساخت ۔ ایک بلوری ڈاٹ والی ۱۲ اونس کی خشک شیشی میں پوٹاسیم کلوریٹ ڈالیں ۔ اور اس پر ہائیڈرو کلورک ایسڈ ڈال کر ڈاٹ لگا کر نصف گھنٹہ تک رہنے دیں تاکہ کلورین گیس اچھی طرح پیدا ہو جائے پھر اس میں تھوڑا تھوڑا پانی شامل کر کے خوب ہلاتے رہیں جب نصف پانی ختم ہو جائے تو اس میں کوئین اور سیرپ بھی شامل کر دیں، اور خوب ہلا کر باقی پانی شامل کر کے محفوظ رکھیں۔ مکسچر تیار ہے ۔
مقدار خوراک ۔ ایک اونس ہر چوتھے گھنٹہ بعد دیں تپ محرقہ ۔ ٹائیفائڈ فیور، پرانے بخار، دق سل میں نہایت مفید شے ہے +

۱۷) کریازوٹ	۱۶ منم
روغن بادام شیریں	۴ ڈرام
سیرپ اورنشیائی	۱۱ اونس
پلواکیشیا	۱ ½ ڈرام
ایکوا	تا ۸ اونس

ایمشن بنالیں اور بقدر ایک ایک اونس دن میں تین دفعہ پلائیں ۔ سل و دق میں مفید ہے +

۱۸) کریازوٹ	۳۲ منم
کیلسیم کاربونیٹ پریسیپیٹیٹ	۲ ڈرام
پوٹاسیم آیوڈائیڈ	۱۶ گرین
میوسیلج ٹراگاکنتھ	حسب ضرورت
سیکیرین	۸ گرین
ایکوا	تا ۸ اونس

ایملشن بنالیں اور بقدر نصف نصف اونس ہر چوتھے گھنٹے بعد پلائیں ۔ سل کیلئے نہایت مفید دوا ہے +

۱۹) کریازوٹ	۳۰ منم
پوٹاسیم آیوڈائیڈ	۱ ڈرام
سپرٹ وائنی ریکٹی فائیڈ	۲ ״
ایکسٹریکٹ گلیسریزا لکوڈ	۳ ״
ایکوا	تا ۶ اونس

مکسچر بنالیں اور بقدر نصف نصف اونس ہر چوتھے گھنٹہ بعد پلائیں ۔ سل و دق، نمونیا، پلورسی اور سعال مزمن میں مفید ہے +

۲۰) گائیاکول	۴ منم
سپرٹ وائنی ریکٹی فائیڈ	۱۵ ״
گلیسرین	۳۰ ״
اولیم سینےمن	۱ ״
میوسیلج ٹراگاکنتھ	۱ ڈرام
ایکوا	۱۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین بار پلائیں ۔ سل و دق میں مفید ہے +

(۲۱) پوٹاسیم سائٹریٹ	۳۰ گرین
اسپرٹ ایتھر نائٹروسائی	۳۰ منم
لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ	۲ ڈرام
ایکوا اکمنز	۱۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد پلائیں ہر قسم کے بخار کیلئے مفید ہے +

(۲۲) سوڈا سائٹریٹ	۱۰ گرین
لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ	۲ ڈرام
سپرٹ ایتھر نائٹروسائی	۲۰ منم
وائنم ایپکاک	۵ ״
ایکوا کلوروفارم	۱۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ دیں ۔ ہر قسم کے بخار میں مفید ہے +

(۲۳) ایسڈ کاربالک	۱۲ منم
ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ	۱۶ ״
ٹنکچر اورنشیائی	۱ ½ ڈرام
سیرپ	۳ ״
ایکوا	تا ۸ اونس

ایک ایک اونس کی مقدار میں ہر چوتھے گھنٹہ بعد پلائیں ۔ تپ محرقہ امعائی (ٹائیفائیڈ فیور) کیلئے مفید ہے +

(۲۴) ایسڈ کاربالک لکوڈ	۴۸ منم
کوئین سلفیٹ	۳۲ گرین
ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ	۲ ڈرام

گلیسرینا ایک اونس
ایکوا تا ۸
مقدار خوراک۔ نصف اونس ہر چوتھے گھنٹہ بعد پلائیں
ہچکی، اپھارہ باد اور شب چراغ کیلئے مفید ہے ۔

(۲۵) ایسڈ نار جرانی پر کلورائیڈ ۱ گرین
پٹاسیم کلوریٹ ۱½ ڈرام
ایمونیا کلورائیڈ ۲½ ״
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۱ ״
سیرپ سمپل ۱، اونس
ایکوا تا ۸، اونس
مقدار خوراک، نصف اونس دن میں تین چار دفعہ پلائیں ۔ آتشک کے ابتدائی درجہ میں مفید ہے

(۲۶) لائیکوار ہائیڈرار جرانی پر کلورائیڈ ۳۰ منم
ایمونیا کارب ۵ گرین
ڈیکاکشن سنکونا ۱، اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں یا تین دفعہ پلائیں
آتشک کے دوسرے اور تیسرے درجہ میں مفید ہے

(۲۷) پوٹاسیم بائیکارب ۱۵ گرین
ٹنکچر ہائیوسائمس ۲۰ منم
سپرٹ کلوروفارم ۱۰ ״
انفیوژن بوکو ۱، اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹہ بعد پلائیں
سوزش بول ہے اور سوزاک کیلئے مفید ہے ۔

(۲۸) یوروٹروپین ۱۰ گرین
سوڈا فاسفیٹ ۱۰ ״
ٹنکچر ہائیوسائمس ۳۰ منم
انفیوژن بوکو ۱، اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹے پلائیں ۔
سوزش مثانہ اور سوزاک مرض میں مفید ہے ۔

(۲۹) ایکسٹریکٹ کسکارا سگراڈا لکوڈ ۳۰ منم
ایکسٹریکٹ گلیسریزا لکوڈ ۳۰ ״
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۲۰ ״
کلوروفارم ۱، اونس

ایسی ایک ایک خوراک ہر روز سوتے وقت پلائیں
ملین ہے۔ اور بواسیر کیلئے نافع ہے ۔

(۳۰) سیلول ۔ ۱۰ گرین
بسمت کاربونیٹ ۱۰ ״
سوڈا بائیکارب ۱۰ ״
پلوٹراگاکنتھ کمپونڈ ۵ ״
ایکوا نصف اونس
ایملشن بنالیں اور ایسی ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹہ بعد دیں
اسہال و ہچش کیلئے مفید ہے ۔

(۳۱) سپرٹ ایتھر ۳۰ منم
اولیم کیروفلائی ۵ ״
اولیم کیجوپٹ ۵ ״
اولیم جونی پر ۵ ״
ایسڈ سلفیورک ایرومیٹک ۱۵ ״
اجزا کو ملا کر ایسی ایک ایک خوراک ہمراہ جرعہ آب ہر دو گھنٹہ بعد دیں ۔ ہیضہ و اسہال مفرط میں مفید ہے

(۳۲) ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ۱۵ منم
ٹنکچر اوپیم ۶ ״
ٹنکچر کیپسیکم ۲ ״
ایکوا ۱، اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹہ بعد دیں۔ قابض ہے اور اسہال میں مفید ہے ۔

(۳۳) ایکسٹریکٹ نکس وامیکا لکوڈ ۱ منم
ایسڈ نائٹرو ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ ۱۰ ״
انفیوژن جنشن کمپونڈ ۱، اونس
ایسی ایک خوراک بعد غذا صبح و شام دیں ۔
ضعف معدہ و سوء ہضم کیلئے مفید ہے ۔

(۳۴) ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ ۱۰ منم
گلیسرین پپسین ۳۰ ״
ٹنکچر نکس وامیکا ۵ ״
ٹنکچر کارڈیم کمپونڈ ۳۰ ״
سپرٹ کلوروفارم ۱۵ ״
ایکوا منتھا پپ ۱، اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام دیں ۔
ضعف معدہ ۔ دق الامعاء، اور سوء ہضم میں مفید ہے ۔

(۳۵) سوڈا بائیکارب ۱۵ گرین
سپرٹ کلوروفارم ۱۵ منم
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۱۵ ״
انفیوژن کیلمبا ۱، اونس
ایسی ایک ایک خوراک قبل غذا صبح و شام دیں ۔
سوء ہضم، نفخ و حموضت معدہ کیلئے مفید ہے ۔

(۳۶) سوڈا بائیکارب ۳۰ گرین
ایمونیا کارب ۳ ״
اولیم منتھا پپ ½ منم
انفیوژن جنشن کمپونڈ ۱، اونس
ایسی ایک ایک خوراک قبل غذا صبح و شام پلائیں
سوء ہضم، نفخ اور سینہ کی جلن کیلئے مفید ہے ۔

(۳۷) مگنیشیا کارب ۱۰ گرین
مگنیشیا سلفیٹ ۱ ڈرام
ایکوا منتھا پپ ۱، اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد پلائیں
قولنج میں مفید ہے، مسہل ہے ۔

(۳۸) مگنیشیا سلفیٹ ایک اونس، ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ایک ڈرام، ایکسٹریکٹ گلیسریزا لکوڈ ایک ڈرام، ایکوا تا ۱۰ اونس
مقدار خوراک نصف تا ایک اونس تک مسہل ہے اور مرض شری (چھپاکی) میں مفید ہے ۔

(۳۹) ایسڈ ہائیڈروبرومک ڈائیلیوٹ ۲۰ منم، کونین سلفیٹ ۱ گرین، سپرٹ کلوروفارم ۱۰ منم، ایکوا ۱، اونس
ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام پلائیں، امراض گلو ورم حنجرہ اور خشک کھانسی کیلئے مفید ہے ۔

(۴۰) ایمونیا کارب ۴ گرین، وائنم اپیکاک ۱۰ منم
ٹنکچر سلا ۱۲ منم، سپرٹ کلوروفارم ۱۰ منم، انفیوژن سینیگا ایک اونس۔ ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔ سعال یابس و رطب میں مفید ہے

(۴۱) ایمونیا بکربیٹ ۱ گرین، ایمونیا کلورائیڈ ۴ گرین
ایکسٹریکٹ گلیسریزا لکوڈ ایکڈرام، ایکوا، تا ۲، اونس، ایک ایک یا نصف نصف اونس کی مقدار میں ہر چوتھے گھنٹہ بعد پلائیں۔ تشنجی اور کالی کھانسی کیلئے مفید ہے

تصدیقات

مکرمی مدیر ہمدرد صحت،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ، مزاج شریف! واقعی اس وقت آپ ہمدرد صحت کے ذریعہ ایک بڑا کام انجام دے رہے ہیں۔ دنیائے طب نہایت ...رکدر ہو رہی تھی لیکن اس درخشندہ آفتاب نے ظلمت کی ان گھٹاؤں کو صاف کر دیا۔ خدا اس روشنی کو زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قائم رکھے ہمدرد صحت ...ولائی ۱۹۳۵ء موصول ہوا شکریہ قبول فرمائیے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ اگر جناب نسخوں کی تصدیقات کا سلسلہ بھی ہمیشہ کے لئے قائم کر دیں تو بہت بہتر ...ربات کیطرح اس عنوان کا وجود بھی بہت سے بندگان خدا کو فائدہ پہونچائے گا۔ اللہ تعالیٰ صاحب مضمون کو اور جناب والا کو تا دیر خادمان ہمدرد صحت ...پر سلامت رکھے جن قلم جوہر رقم کی بدولت لاکھوں انسانوں کو فیض پہنچ رہا ہے اور یہ سب کچھ شہید فن غفران مآب آفتاب حکمت طبیب اعظم اور شفاء الملک اول حکیم مولوی رضی الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ کی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکے کاموں کو اس سے بھی زیادہ بلند مدارج پر پہونچا ...ن کی روح پر اپنی رحمتوں کی بارش کرے +

مندرجہ ذیل نسخے تجربہ پر نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ اس لئے ازراہ کرم ان کو درج ہمدرد صحت فرما کر شکرگذار فرمائیں۔ نسخے یہ ہیں۔

الاطفال، جولائی ۱۹۳۵ء، صفحہ ۵۸، حبوب برائے ذبۃ الطفال ذات الجنب کے بیان میں +

" " " " ۵۸ نمک اسہال بیچش کے بیان میں +

" " " " ۶۵ مجربات طب جدید کالم ۱ نسخہ نمبر ۲ و ۳ و ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ اور ۱۷ و ۱۸ و ۱۹، لیکن ان میں وزن بدل دیئے گئے ہیں۔ بورک ایسڈ ۱ گرین، رکٹی فائیڈ اسپرٹ چار ڈرام ...ڈرام، اور ۲۷ سے ۳۴ تک، ۳۶ سے ۴۱ تک، ۵۱ اور ۵۲ +

نومبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۵ حب مسکن نواز تجربہ پر بہت کامیاب بلکہ ۹۹ فیصدی ہیں +

" " ۳۳ کالم ۱ نسخہ نمبر ۲ سے ۵ تک مجرب جروح کے بیان میں +

دسمبر " ۳۹ مجربات صدیقی میں تریاق اوجاع کا جو نسخہ شائع ہوا ہے، اسکو میں بنا کر مفت تقسیم کرتا ہوں +

جنوری " " کالم ۲ نسخہ نمبر ۹۴ جو میعادی بخار کے لئے مجرب ہے اور دہلی سول ہسپتال میں اس کا نمبر ہے

اپریل ۱۹۳۶ء " ۳۸ کالم ۲ نسخہ نمبر ۲ و ۵ +

ہمدرد صحت بابت ماہ نومبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۳۰ نسخہ نمبر ۵ اصلی کافور سیمیم سینی کو بنایا لیکن وقت بے کار گیا کنز المجربات جلد دوم ...بھی دیکھکر کافور سیمیم سینی بنایا تب بھی نہیں بنا +

(محمد فکی دہلوی جراح قریشی چشتی صابری درگاہ غوث علی)

جوابات!

نواسیر

(۴۸) قندھاری انار کا چھلکا سایہ میں خشک شدہ ایک کرکے ایک حصہ، کباب چینی ایک حصہ، مکو کنار نصف حصہ سب کو وزن کرکے باریک کر لیں اور ایک ٹیسہ چھ ماشہ کی علی الصباح مسکہ گاؤ یا پختہ میں ملا لیں اور باسی پاؤ دہی (جغرات) عمدہ تازہ لیکر جو شیر گاؤ سے بنایا گیا ہو اسکی لسی بنا لیں اب ایک انگلی اس مکھن کی جس میں دوا ملائی گئی ہے مریض کو چٹا کر اس لسی کا جو جغرات سے بنائی گئی ہے ایک گھونٹ پلا دیں۔ اس طرح وہ تمام مکھن چٹا دیں اور لسی کا گلاس ایک ایک گھونٹ پئیں جس صبح کو یہ دوا پلائی جائے اُس سے پیشتر رات کو کھچڑی مونگ قدرے روغن زرد ڈال کر کھائیں۔ پھر کھچڑی کھانیکی ضرورت نہیں۔ مگر تا بعض، نفاخ اشیا کا استعمال مناسب نہیں ایک ایک دن کے وقفہ سے ۴ خوراک کھلا دینا ایک پرانے مریض کے واسطے کافی ہے۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) ۱۔ کشتہ رسکپور جو گندھک آملہ سار کی چنگی دیکر بنایا گیا ہو بقدر ایک چاول کیپ شول میں بند کرکے کھانا کھانیکے بعد دونوں وقت استعمال کریں اور بھنا ہوا سہاگہ مکھن میں ملا کر تین چار بار مسوں پر لگائیں + (حکیم ہمایوں لائل پور)

(ج) مچھلی یا کباب ہی پر کیا منحصر ہے، ہر گرم چیز بادہ بواسیر میں تحریک پیدا کرکے تپ لرزہ کی شکایت پیدا کر سکتی ہے۔ مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں کشنیز خشک، اجوان، زیرہ سفید، پودینہ، فلفل سیاہ، عود غرقی، طباشیر، دانہ الائچی خورد، گل سرخ، اصل السوس ہموزن کوٹ کر مجموعہ وزن کے برابر شکر ملا کر رکھ لیں، خوراک ۶ ماشہ ہمراہ عرق بادیان پانچ تولہ بوقت صبح۔

جوارش مصطگی ۶ ماشہ بعد طعام، جوارش پودینہ تین ماشہ، مربہ آملہ ایک عدد بوقت عصر۔ نواسیر پر پنجال بوزنہ کا طلا لگایا جائے (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) آپ ہومیوپیتھک دوا ۲۰۰ سیلوشیا کی ایک خوراک ایکماہ میں استعمال کریں۔ اور دوسری خوراک دوسرے مہینہ میں چند ماہ یہ دوا استعمال کرنیسے نواسیر کی شکایت جاتی رہیگی اور زخم اچھا ہو جائیگا + (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) ۱۔ تخم تارامیرا کی روزانہ مسوں پر دھونی دیں اور دو دو ماشہ صبح و شام پانی کیساتھ کھائیں۔ اور مسوں پر انسان کی ہڈی جلا کر روغن زیتون میں ملائیں اور رات کو سوتے وقت لگائیں + (حکیم شمس الحق امرتسر)

(و) بواسیر اور نواسیر کے واسطے ٹارٹرک ایسڈ ایکتولہ اور گندھک مصفیٰ ایکتولہ مرچ سیاہ ایکتولہ تینوں چیزوں کو کھرل کرکے سفوف بنالیں اور ایک ایک ماشہ صبح و شام دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ زخموں پر مرہم سائیدہ چوب نیم والا لگائیں + (حکیم بشیر الزماں خاں)

(۴۹) **چھاجن** ۱۔ برگ نیب نیم سوختہ پانچ تولہ کو دس تولہ روغن تلخ میں ملا کر نیم کے سونٹے سے تین چار گھنٹہ حل کر لیں اور احتیاط سے رکھیں اسکے بعد مقام ماؤف کو برگ نیب کے جوشاندہ سے دھو کر اوپر سے مرہم برگ نیم والا لگا دیں، اسی طرح روزانہ استعمال کریں۔ لیکن زخم کو روزانہ برگ نیم کے جوشاندہ سے دھونا چاہیئے + (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) کریل کی لکڑی کا روغن بذریعہ پتال جنتر نکال کر مقام ماؤف پر لگائیں ایک ہفتہ میں مرض جڑ سے جاتا رہیگا۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

(ج) پھلی المتاس خام کو سرکہ تند میں بھگو کر دھوپ میں رکھ چھوڑیں چالیس دن کے بعد حل کرکے مرہم سا بنا کر صبح و شام ضماداً استعمال کیا جائے (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) مقام ماؤف پر ہلکا سا کاربالک ایسڈ لگائیں، ہر روز لگانے کی ضرورت نہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) روغن ویزلین چار تولہ، سہاگہ بریاں ایکتولہ، سفیدہ کاشغری ایکتولہ تینوں چیزوں کو ملا کر احتیاط سے رکھیں اور چھاجن پر مالش کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۵۰) **ام الصبیان**۔ آفتاب پرست گرگٹ کو زندہ پکڑ کر اسکے منہ میں پارہ بھر دیں پھر منہ اور پاخانہ کا مقام سی کر ہانڈی میں گل حکمت کرکے آگ پر رکھ پھونک دیں۔ سرد ہونے پر اندر سے ہانڈی کے راکھ کو نکال کر محفوظ رکھیں، دورہ کے وقت ایک رتی راکھ کے منہ میں ڈالدیں یا قبل از وقت ایک ہی پڑیا کے عمل سے دورہ نہ ہوگا ورنہ دو تین مرتبہ کے عمل سے بچہ تمام عمر کو اچھا ہو جائیگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) سینکے کا نٹوں کو گل حکمت کر کے جلالیں اسکے بعد بطور پلاس استعمال کرائیں اور مندرجہ ذیل نسخہ کے مطابق گولیاں بناکر دو دو گولیاں صبح و شام پانی کیساتھ استعمال کرائیں ۔ نسخہ :- مروارید ناسفتہ ۴ سرخ ، زہر مہرہ خطائی ، حجر الیہود ، نارجیل دریائی ، پوست ہلیلہ زرد ، مغز کنول گٹہ ، طباشیر ، دانہ الائچی خورد ، زرد درد ہر ایک چھ ماشہ ، سب چیزوں کو باریک کر کے عرق گلاب سے مونگ کے برابر گولیاں بنالیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) عاقرقرحا ، صبر زرد ، حب بلساں ، غاریقون ہر ایک تین ماشہ ، عصارہ ریوند ۴ سرخ ، نرکچور تین ماشہ ، جندبیدستر دو سرخ ، عرق بادیان میں حل کر کے کالی مرچوں کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی ہمراہ آب گرم ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) ایماکے بعد عود صلیب مذار پانی میں گھسیں اور پلادیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) کرم سنگ سنگ متنا طیس ، اسطوخودوس عود صلیب ، ہموزن لیکر سفوف بنائیں اور ایک ایک ماشہ صبح و شام عرق برنجاسف کیساتھ استعمال کرائیں ۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(و) پوست ہلیلہ زرد ، پودینہ ، تربد سفید ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان سفوف بنائیں اور صبح کے وقت دو ماشہ نیمگرم پانی کیساتھ استعمال کرائیں ۔ اور سہ پہر کو خمیرہ گاؤزباں مرواریدی دو ماشہ شربت صندل عرق گاؤزباں کیساتھ دیں ۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

۵) **امراض خاص** :- بلادر (بھلانواں) دو دانہ ۔ آب کتائی خورد سبز دو تولہ ، آب پوست بیخ انار دو تولہ ، روغن کنجد دو تولہ ، سب کو جلالیں جب صرف روغن رہجائے تو چھان کر شیشی میں رکھیں اور فوطہ اور ذکر پر پالش کریں ۔ چند یوم کے استعمال سے فوطہ میں اور عضو میں سختی آجائے گی اُسکے بعد ماہ اکتوبر میں جو نسخہ مجربات خاص کے نام سے میری جانب سے لکھا گیا ہے بناکر استعمال کریں ۔ جملہ شکایات رفع ہوجائینگی + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) آپ طلاء اسرار استعمال کریں جس کا نسخہ ہمدرد صحت کی کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہوچکا ہے ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) کلتھی ۵ تولہ ، سورنجان تلخ ۵ تولہ ، ہلدی تین ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور تین چار پڑیاں بناکر بھیڑ کے دودھ سے ٹکور کریں ۔ اگر دودھ میسر نہ ہو تو برانڈی سے بھی ٹکور کرسکتے ہیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) آپ پہلے ٹکور کی دوا چند روز استعمال کر کے طلاء اعظم استعمال کریں ۔ اور معجون ثعلب چھ ماشہ صبح و شام گائے کے دودھ کیساتھ کھائیں ۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

۵۱) **حرارت جگر و تبخیر** :- خاکسی (خوبکلاں) کو نان گندم میں مدبر کرلیں اور علی الصباح و شام چار چار ماشہ شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کریں ۔ جملہ شکایات رفع ہوجائینگی ۔ غذا کے بعد فسنتین چار سرخ نوشادر ۲ سرخ ہر دو کو باریک کر کے عرق بادیان کے ہمراہ استعمال کریں جب جگر اور معدہ کی شکایات رفع ہوجائیں تو اسکے بعد حسب ذیل نسخہ بناکر استعمال کریں ۔ نسخہ : مغز تخم تر بندی بریاں ، تخم اوٹنگن ، تخم سرولی ، تال مکھانہ ، ثعلب مصری ہر ایک چھ تولہ کوٹ چھان لیں ۔ اور ترنجبین ایک سیر تین پاؤ ، عرق گلاب بیس تولہ ، عرق کیوڑہ ۲۰ تولہ اور عرق بیدمشک میں خوب جوش دیں اور کھوپہ شیر گاؤ تین پاؤ پختہ ملائیں ۔ مصری دیسی ، سوا پاؤ کا قوام کر کے تمام ادویہ دغیرہ ملاکر حلوا تیار کریں ۔ خوراک ایک تولہ صبح ایک تولہ شام ہمراہ شیر گاؤ ، جملہ شکایات ختم و شرطیہ جاتی رہینگی ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) یہ سب علامتیں کثرت مباشرت سے پیدا ہوئی ہیں ۔ اسلئے جب تک کمزوری اعصاب جریان ، ضعف جگر وغیرہ کو مدنظر رکھکر علاج نہ کیا جائے صحت ممکن نہیں ۔ آپ گولیوں کا مندرجہ ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں ۔ نسخہ : کشتہ فولاد دو تولہ ، کشتہ سہ دھاتہ تین تولہ ، کشتہ نقرہ ایک تولہ ، کشتہ طلا ایک ماشہ ، مومیائی ایک تولہ ، سب چیزوں کو کوکنار کے پانی میں کھرل کر کے تین تین رتی کی گولیاں بنالیں ۔ روزانہ ایک ایک گولی صبح و شام عرق گاؤزباں کیساتھ استعمال کریں ۔ دودھ ، گھی ، مکھن وغیرہ بکثرت استعمال کرنا چاہیئے ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) شیرہ تخم کاسنی ، شیرہ بادیان ، شیرہ تخم کشوث ہر ایک چھ ماشہ ، شیرہ زیرہ سفید ۳ ماشہ ، شیرہ مغز خیارین ۶ ماشہ در عرق شاہترہ پانچ تولہ میں نکال کر شربت بزوری ایک تولہ ، شربت دینار ایک تولہ ، آب کاسنی سبز مروق ایک تولہ ملاکر صبح کو دیا جائے ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) قرص سنگی ۶ ماشہ ، جوارش پودینہ چھ ماشہ بعد طعام دی جائیں ۔ اور خمیرہ مروارید دو ماشہ بوقت عصر ۔

(ہ) آپ جوارش جالینوس نو ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت بزوری عرق مکوہ عرق بادیان استعمال کریں ۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) آپ مریض کو صبح و شام ایک ایک قرص کافور ہمراہ شیرہ تخم کاسنی، بیجکاسنی، مغز تخم خربوزہ مغز تخم خیارین ہر ایک چار ماشہ، تخم خشخاش تین ماشہ شربت چیشا تین تولہ دیں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(و) آپ حسب ذیل سفوف تیار کرا کے استعمال کرائیں۔ نسخہ:۔ طباشیر کشنیز خشک، صندل سفید، الائچی خورد، زہر مہرہ خطائی، کہربائے شمعی ہر ایک سولہ تولہ، ناریل دریائی نو ماشہ، کشتہ عقیق ۲ ماشہ، کشتہ مرجان تین ماشہ، ورق نقرہ ایک ماشہ، سب چیزوں کو باریک کر کے سفوف بنائیں اور تین ماشہ دودھ یا شربت بزوری کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(ز) معجون فلنفوش تین ماشہ ہمراہ شربت بزوری صبح و شام استعمال کرائیں۔ (حکیم ناتھ جھروی)

(۵۳) **ضعف دماغ**:۔ مغز بادام، مغز ناریل ہر ایک پانچ تولہ، خشخاش سفید، چہار مغز دو دو تولہ، مغز خربوزہ، مغز چرونجی، مغز پستہ ہر ایک ایک تولہ سب کو اچھی طرح کوٹ کر تین پاؤ روغن زرد مادہ گاؤ میں پکائیں۔ جب دوائیں سرخ ہو جائیں تو گھی کو چھان کر بحفاظت رکھیں اب اس گھی میں برہمی بوٹی کا شیرہ نکال کر اور اسکو مروق کر کے ہموزن گھی ملا کر ملائم آگ پر شیرہ کو جلا لیں جب خالص گھی رہ جائے تو چھان کر بوتل میں رکھیں اور صبح و شام سر پر ملیں اور کانوں میں نیم گرم ڈالیں۔ سبزی میں ملا کر کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) پوست بیخ بل ایک تولہ، مغز بادام شیریں ۱۰ عدد، روزانہ پانی میں پیس کر علی الصباح پی لیا کریں اور دوپہر کے وقت اطریفل کشنیزی، ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت خمیرہ گاؤزبان عنبری پانچ ماشہ دودھ کیساتھ استعمال کریں (حکیم ہمایوں)

(ج) معجون زر نب چھ ماشہ، خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا چھ ماشہ چند یوم استعمال کریں۔ روغن لبوب سبعہ دماغ پر ملیں، اور ریاضت دماغی کو سرد ترک کر دیا جائے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) آپ اپنے دوست کو جوان بکری کا بھیجا روغن زرد سے داغ دیکر علی الصباح بطور ناشتہ ایک دو مہینہ استعمال کرائیں۔ دماغ میں غیر معمولی قوت پیدا ہو جائیگی۔ (حکیم آغا منصب علے)

(ہ) معجون برہمی ایک تولہ صبح و شام ہمراہ شربت عود صلیب استعمال کریں اور رات کو سوتے وقت سرمہ مروارید آنکھوں میں لگائیں۔ (حکیم شمس الحق)

(و) چند روز تک روزانہ صبح و شام خمیرہ گاؤزبان مروارید ۳ ماشہ، خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا تین ماشہ ملا کر استعمال کرائیں اور رات کو سوتے وقت کحل الجواہر آنکھوں میں لگائیں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(ز) آپ ہمدرد دواخانہ سے خمیرہ ازلی جواہر والا منگا کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (عبد الحق)

(۵۴) **اختناق الرحم**:۔ ہیرا ہینگ، کافور، افیون، جند بید ستر سب ہموزن باریک کر کے گولیاں سیاہ مرچ کے برابر بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو پانی کیساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

ب:۔ جند بید ستر، افیون، ہینگ، کافور، جیم سینی مساوی الوزن لیکر عرق گاؤزبان کیساتھ کالی مرچ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

ج:۔ اگر آپکی صاحبزادی غیر شادی شدہ ہے تو فوراً اسکی شادی کر دینی چاہیئے۔ اور معجون نجاح ۶ ماشہ ہمراہ عرق مکوہ پانچ تولہ شربت بزوری ایک تولہ علی الصباح استعمال کرائیں۔ بوقت خواب دونوں بازو کس کر باندھ دئے جائیں۔ انگوزہ ایک سرخ، جدوار ایک تولہ، نوسادر ۲ ماشہ کو محلول کو سنگھائیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) جند بید ستر، کرم سنگ ہموزن لیکر سفوف بنائیں اور صبح و شام ایک ایک ماشہ عرق برنجاسف کیساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم شمس الحق)

(ہ) مریضہ کے مفصل حالات کی ضرورت ہے اگر وہ غیر شادی شدہ ہے تو اسکی شادی جلد کر دینی چاہیئے۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(و) آپ ہمدرد دواخانہ سے ستورین کی تین شیشیاں منگا کر ایک ماہ تک استعمال کریں۔ انشاء اللہ کافی فائدہ ہوگا۔ میری اہلیہ بہت عرصے اختناق الرحم میں مبتلا تھیں میں نے نیچرو ماحیث کے مشورے سے اس کا استعمال کرایا جس سے کافی فائدہ ہوا۔ حکیم بشیر الزماں خاں)

(۵۵) **کثرت بول وغیرہ**:۔ علی الصباح روزانہ ایک ماشہ دارچینی سائیدہ پھانک کر اوپر سے دو گھونٹ پانی پی لیں۔ چند یوم کے عمل سے شکایت جاتی رہیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) حب اسرار کا استعمال کریں جسکا نسخہ ہمدرد صحت کی کسی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

(ج) تخم خرفہ ۲ ماشہ، تخم کاہو ۲ ماشہ، تودری سرخ اکیتولہ، بہمن اکیتولہ، طباشیر ۲ ماشہ، رال ۲ ماشہ، گوند ببول ۲ ماشہ، پھٹکری مدبر ۲ ماشہ، کافور ۴ رتی کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۲ ماشہ، ہمراہ شیر گاؤ پاؤ سیر۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) کشتہ بیضۂ مرغ چار رتی جوارش زرعونی نو ماشہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ مندرجہ ذیل سفوف بنا کر استعمال کریں۔ نسخہ:۔ خولنجان، بہمن سفید، مصطگی رومی ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور کشتہ بیضۂ مرغ نو ماشہ شامل کر کے حفاظت سے رکھیں۔ اور صبح و شام تین تین ماشہ شربت خشخاش دو تولہ کیساتھ استعمال کریں (حکیم احسان الحق)

(و) معجون آرد خرما نو ماشہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ فائدہ ہوگا۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

۵۶) **اعوجاج العظام** :۔ روغن تخم ستیاناسی کی مالش کریں فائدہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آباد)

(ب) بغیر دیکھے علاج ممکن نہیں ہے (حکیم آغا منصب علی)

(ج) استخوان خمیدہ پر چند یوم مندرجہ ذیل اجزا کی روٹی پکا کر گرم گرم باندھیں۔ پندرہ دن کے استعمال کے بعد حالات سے مطلع کیا جائے۔ آرد ماش ۲ ماشہ مبیدہ لکڑی ایکتولہ، آنبہ ہلدی ایکتولہ، اقاقیا ۲ ماشہ، صبر زرد ۲ ماشہ، خطمی ۲ ماشہ پیس کر ایک مرغ کی روٹی بنا کر باندھی جائے (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

۵۷) **قصر النظر** :۔ حب سبز جس کا نسخہ میری جانب سے ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے بنا کر استعمال کریں اور داخلی علاج کے واسطے جو نسخہ جواب ۵۲ میں روغن گاؤ والا تحریر ہے استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آباد)

(ب) آپ ہمدرد دواخانہ سے نرگسی سرمہ منگا کر استعمال کریں۔ (خریدار نمبر ۱۰۷۲)

(ج) مندرجہ ذیل سرمہ کا نسخہ تیار کریں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ رسوت مصفی دو ماشہ، زنجبیل ایکماشہ، مرچ سیاہ ایکماشہ، پھٹکری سفید، توتیہ قلمی ہر ایک تین ماشہ، مصری کوزہ ۳ ماشہ، سرمہ اصفہانی مصفی ۲ ماشہ، زعفران ایکماشہ، بسباسہ چار سرخ، مروارید ناسفتہ ۱ ماشہ، کافور بھیمسینی دو ماشہ، لونگ مسلم دو عدد سب ادویہ کو ایک ہفتہ تک کیلے کے عرق میں کھرل کر کے سرمہ بنالیں اور صبح و شام آنکھوں میں لگائیں۔ تمام امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

(د) پہلے دماغ کو حریروں سے قوی کریں۔ اسکے بعد سفوف کا سرمہ مفید ہوگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ جواب ۵۲ پر عمل کریں (حکیم احسان الحق امرتسر)

(و) آپ رات کو سوتے وقت اطریفل مقوی دماغ استعمال کریں اور کحل الجواہر آنکھوں میں لگائیں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(ز) برہمی بوٹی ایکتولہ، مغز بادام مقشر ایکتولہ، فلفل سیاہ ۸ عدد، نبات سفید تین تولہ پانی میں شیرہ نکال کر علی الصباح استعمال کریں۔ اطریفل اسطوخودوس نو ماشہ رات کو سوتے وقت کھائیں۔ (حکیم فاتحہ جھمرہ)

۵۸) **دہی** :۔ دہی اور چھاچھ کے متعلق آئندہ مہینہ میں ایک مفصل مضمون پیش کیا جائیگا۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

(ب) چھاچھ کے فائدے زیادہ ہیں اور نقصان کم۔ تفصیل کیلئے رسالہ کے صفحات متحمل نہیں ہو سکتے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) چھاچھ دافع حرارت جگر اور مغذی ہے مفصل خواص مفردات ناصری میں دیکھیں۔ (حکیم شمس الحق) (حکیم احسان الحق)

۵۹) **فیل پا** :۔ بدھارہ ککھی ہموزن لیکر باریک کرلیں اور علی الصباح سات ماشہ شیر گاؤ سے استعمال کرنا۔ عرصہ تک استعمال کرنے سے فیل پا کی شکایت جاتی رہیگی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آباد)

(ب) اجوائن کو سات مرتبہ شیر مدار میں بھگو کر سایہ میں خشک کر لیا جائے۔ پھر پانی میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ج) پیر میں مختلف جگہ پر جونکیں لگائیں اور ارہر کی دال کے پتوں میں جوش کئے ہوئے پانی سے پیروں کو دھاریں۔ اور دہی پتے گرم گرم باندھیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۶۰) **ضعف عامہ** :۔ غذا کے بعد نیم گرم پانی پیا کریں اس پر سختی سے عمل کریں عرصہ تک مداومت کریں صحت ہو جائیگی اور چند شکایات رفع

ہو جائیں گی ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) اطریفل شاہترہ ایک تولہ رات کو سوتے وقت استعمال کریں ۔ اور ہاضمہ کیلئے مندرجہ ذیل گولیاں بنالیں ۔ (نسخہ) پودینہ ۳ ماشہ، زنجبیل ۶ سہاگہ ایک ماشہ، نرکچور تین ماشہ، نوشادر ۱۰ ماشہ، فلفل سیاہ ایک ماشہ، بادیان ۳ ماشہ آب لیموں، آب ترب اور لعاب گھیکوار میں علی الترتیب خشک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں ۔ خوراک ۴ گولیاں ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ج) بعد طعام جوارش جالینوس نو ماشہ استعمال کرائیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) آپ اپنے والد کو جوارش مصطگی نو ماشہ صبح و شام ہمراہ چہار عرق استعمال کرائیں ۔ فائدہ ہوگا ۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) جناب کے والد صاحب کے لئے گولیوں کا مندرجہ ذیل نسخہ بہت مفید ہوگا ۔ نسخہ :- صبر زرد ایک تولہ شحم حنظل ۳ ماشہ، غاریقون، اجوائن خراسانی سقمونیا ہر ایک ۶ ماشہ کوٹ چھانکر شہد سے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی سے یا دودھ کیساتھ دو گولیاں استعمال کرائیں ۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(۶۱) **ضعف اعصاب** :- کچلہ مدبر، قرنفل، جاوتری، سیاہ مرچ، سب ہموزن لیکر حسب معمول بقدر نخود گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام عرق کیوڑہ کیساتھ استعمال کریں ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) آپ معجون ازاراقی ۲ ماشہ رات کو سوتے وقت استعمال کریں ۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

(ج) کشتہ سم الفار ایک حس، جوارش جالینوس تین ماشہ، معجون فلاسفہ ۳ ماشہ، کچلہ مدبر ایک چاول باہم ملاکر بوقت صبح و شام استعمال کریں ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) معجون بلادر ۲ ماشہ کھانا کھانے کے بعد استعمال کریں، اور سرسوں کے تیل میں گندھک ۵ تولہ، لوبان ۵ تولہ جلاکر مالش کریں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ چند روز معجون عشبہ خاص ۶ ماشہ ہمراہ ماء العسل ۵ تولہ استعمال کریں اور معجون سورنجان ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت کھائیں (حکیم احسان الحق)

(۶۲) **نفخ شکم** :- پوست درخت نیب کہنہ دو تولہ، زنجبیل چار ماشہ، قند سیاہ کہنہ دو تولہ، اول الذکر ہر دو ادویہ کو کوٹ کر آدھ سیر پانی میں پکائیں جب نصف پانی رہ جائے تو چھان کر قند سیاہ ملاکر پلائیں چند یوم کے عمل سے ایام جاری ہو جائینگے ۔ اور جملہ شکایات رفع ہو جائینگی (حکیم اکبر حسین)

(ب) اختناق الرحم کی شکایت ہو جواب نمبر ۵۴ پر عمل کریں اور گرم دودھ میں چھ ماشہ روغن بادام ملاکر روزانہ پلایا کریں (حکیم ہمایوں)

(ج) یہ سب عوارض بندش حیض کی وجہ سے ہیں ۔ مندرجہ ذیل نسخہ بناکر استعمال کیا جائے ۔ نسخہ :- عشبہ ۹ ماشہ شاہترہ ۶ ماشہ، چرائتہ ۶ ماشہ گلو ۶ ماشہ، سماق بریاں ۶ ماشہ، زرشک بریاں ۶ ماشہ، تخم کاسنی ۶ ماشہ، پودینہ ۳ ماشہ، فلفل سیاہ ایک ماشہ، دانہ الائچی ۵ دانہ، مغز خیارین ۶ ماشہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح چھان کر شربت بزوری چار تولہ ملاکر پلائیں، اور جوارش مصطگی ۶ ماشہ بعد طعام دونوں وقت دیں ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن)

(د) آپ مریضہ کو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں نسخہ :- پرسیاؤشاں ۶ ماشہ، تخم گندنا ۶ ماشہ، شکاعی ۶ ماشہ، بیخ بادیان ۶ ماشہ پوست خربزہ ۶ ماشہ، پوست لبلاب ایک تولہ، تخم قرطم ۶ ماشہ سب چیزوں کو پانی میں جوش دیکر چھانیں اور شربت بزوری دو تولہ ملاکر پلائیں ۔ اسی کے ساتھ ورم رحم کا علاج بھی ضروری ہے (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) جوارش مقوی معدہ چار ماشہ معجون برہمی ۶ ماشہ دونوں ملاکر ہمراہ عرق بادیان، شربت بزوری معتدل استعمال کرائیں ۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۶۳) **غیر ضروری بال** :- کامیابی کی زیادہ امید نہیں ہے (حکیم ہمایوں لائلپور)

(ب) بال کی پیدائش کو روکنے سے طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور جلد کو سخت نقصان پہونچتا ہے ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) بورہ ارمنی، سرکہ، نوشادر، شورہ قلمی مساوی الوزن لے کر یکجان کریں اور بال اُڑانے کی جگہ لگائیں ۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(۶۴) **احتباس الماء** :- علی الصباح دواء المسک ۶ ماشہ کھلاکر اوپر سے عرق کیوڑہ آدھ پاؤ، عرق بادیان آدھ پاؤ ملاکر پلائیں ۔ اور شام کو معجون دبید الورد ۶ ماشہ کھلاکر اوپر سے عرق کیوڑہ عرق بادیان ترکیب مندرجہ کے مطابق استعمال کرائیں ۔ عرصہ تک استعمال کرنے سے شکایات رفع ہو جائینگی ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) بھنگ سرخ تازہ ۶ ماشہ روزانہ صبح و شام آدھ پاؤ پانی میں پیس کر ایک ماشہ نوشادر ملاکر پلادیا کریں اور غذا میں مسور کی دال اور

گوشت سرخ مرچ ڈال کر کھلائیں۔ انشاء اللہ بیس پچیس یوم میں فائدہ ہو جائیگا۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

(ج) میں اپنا ایک مجرب نسخہ لکھتا ہوں، اگر نیز قید اجازت دے تو استعمال کرادیجئے۔ نسخہ:- کشتہ ۳ ماشہ، کلونجی ۳ ماشہ، رائی ایکماشہ، پول گڑ کیساتھ روزانہ صبح و شام کھلائیے، اگر گرمی محسوس ہو تو ایک ہی وقت دیجئے۔ انشاء اللہ شکایت کا ازالہ ہوجائیگا (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

٦) **ماءاللحم**:- کتاب کنزالمرکبات ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

(ب):- ایکدفعہ ماءاللحم کشید کرنیکے بعد دوبارہ جدید دوائیں ڈال کر کشید کرنے سے دوآتشہ ماءاللحم تیار ہوجاتا ہے۔ سات مرغیوں میں سے دو بوتلیں کشید کرنی چاہئیں، ضعف باہ کیلئے کچھوہ، کبوتر، تیتر، بٹیر اور کچلہ کا برادہ ملائیے، سرعت کیلئے آب انار اور پوست لیکر وغیرہ ڈال کر کشید کرسکتے ہیں۔
(حکیم آغا منصب علی)

٦) **قبض وغیرہ**:- جواب ۵۲ پر عمل کریں اور غذا کے بعد جوارش مصطگی چھ چھ ماشہ کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) جواب ۵۲ پر عمل کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ حکیم ہمایوں لائلپور)

(ج) صبح نہار منہ بادام مقشر ۱۰ دانہ پیس کر ہمراہ شربت نیلوفر ۲ تولہ استعمال کریں اور رات کو سوتے وقت جوارش جالینوس ۹ ماشہ کھائیں (حکیم آغا منصب علی)

(د) آپ جواب نمبر ۶۰ پر عمل کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

٦) **گنج**:- برگ مورد، آملہ، ہر ایک ساڑھے آٹھ تولہ، پوست ہڑ، پوست بہیڑہ، ہر ایک چودہ تولہ، مصطگی، ہنسراج، لادن ہر ایک دو تولہ دس ماشہ، طباشیر ایکتولہ پانچ ماشہ، چھالیہ سات تولہ کوٹ چھان کر ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب ایک تہائی پانی رہ جائے تو روغن گل ہموزن ملا کر آگ پر پکائیں جب پانی جل جائے اور روغن باقی رہے تو اسکو شیشی میں رکھیں اور جو گاد باقی رہے اسکو خوب باریک پیس کر روغن میں ملادیں اور دن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) بالچھڑ کےلئے روغن زردی بیضہ مرغ بیحد مفید ہے۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

(ج) روغن بیضہ مرغ خود بناکر یا ہمدرد دواخانہ سے لیکر روزانہ سر پر مالش کریں دس پندرہ روزہ عمل سے شکایت کا ازالہ ہوجائیگا۔
(حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) دماغی کام کی کثرت سے بال اڑ جاتے ہیں، اور خوشبودار تیل لگانے سے سفید ہوجاتے ہیں۔ روغن بادام اور روغن آملہ دونوں ملا کر پابندی سے استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ جواب ۵۲ پر عمل کریں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

٦٨) **ناک کے مسے**:- سہاگہ بریاں سوبار دھوئے مکھن میں ملا کر دن میں تین چار بار مسوں پر لگائیں۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

(ب) پوست بیخ انار ایکتولہ شورہ قلمی ۲ ماشہ توتیا ایکماشہ پانی میں گھول کر مسوں پر طلا کریں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ج) آپ تمباکو کی ہلاس لیا کریں (حکیم آغا منصب علی)

٦٩) **ضعف دماغ**:- پوست بیخ بکھیڑ چھ ماشہ لیکر پانچ دانہ سیاہ مرچ ملا کر شیرہ نکالیں اور علی الصباح پئیں۔ شام کو بھی استعمال کریں چند یوم کے استعمال سے شکایتیں رفع ہوجائیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) لعاب بہدانہ ۲ ماشہ، شیرہ مغز کدو ۲ ماشہ، شیرہ مغز تخم تربوز ۲ ماشہ، شیرہ مغز خیارین ۲ ماشہ، شربت عناب ایکتولہ صبح کو ملا کر استعمال کیا جائے۔
(حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(ج) آپ علی الصباح جوارش جالینوس ۶ ماشہ ہمراہ عرق عنبہ ۶ تولہ استعمال کریں (حکیم آغا منصب علی)

(د) فساد خون کی شکایت ہو مندرجہ ذیل نسخہ کام میں لانا چاہیئے۔ نسخہ:- اسطوخودوس ۴ ماشہ مغز بادام ایکتولہ، مغز پیٹھہ ایکتولہ، مغز کدو، مغز خیارین، خشخاش سفید ہر ایک چار ماشہ پانی میں پیس کر شیرہ نکالیں اور معجون برہمی ایکتولہ کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

٧٠) **امراض رحم وغیرہ**:- جہاں تک میرا خیال ہے مریضہ کے رحم کے اندر زخم ہے کسی قابل دایہ سے رحم کا معائنہ کرا کے اطلاع دیجئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہو لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا +

(۲) سوال تین سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +

(۳) تین سطروں سے زیادہ کیلئے خریداروں کو بھی دو آنے فی سطر کے حساب سے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں +

(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو ۸ کے ٹکٹ بھیجکر چار سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کیلئے مزید دو آنہ فی سطر کے حساب ارسال کرنے چاہئیں +

(۵) پانچ سطر سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جسکا فیصلہ جناب مدیر ہی کرسکتے ہیں شائع نہیں ہوسکیگا

(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہیں ہوسکیگی +

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو قطع و برید کا اختیار بہرحال ہوگا +

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک دفتر میں سوال پہنچ جانیکی صورت میں ہوسکتی ہے + "مینجر"

---

۷۱ چودہ سال کی عمر میں دو سال تک جلق کی عادت رہی - اب ۲۵ سال کی عمر میں شادی ہوئی ہے تو کام شروع کرتے ہی انزال ہوجاتا ہے، بہت سے طلے اور سفوف، قوی و ممسک وغیرہ استعمال کئے گئے مگر سرعت باقی ہو لہذا کوئی سہل نسخہ جس سے سرعت انزال کی شکایت قطعی طور پر چلی جائے تحریر فرمائیں + (خریدار نمبر ۳۲۶۳)

۷۲ میں خود پارہ قائم اکسار کرنا جانتا ہوں لیکن اول تو اس میں سخت محنت ہوتی ہے دوسرے بوٹیاں ایسی کمیاب ہیں کہ بہت مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں۔ اگر کسی صاحب کے پاس قائم کرنے کا آسان عمل ہو اور بوٹیاں بھی وقت پر ملنے والی ہوں کیا وہ صاحب اس بات پر آمادہ ہونگے کہ عملی طریقہ سے مجھکو یہ عمل بتاسکیں + (خادم طب والاطبا حکیم اکبر حسین الہ آباد)

۷۳ چار ماہ ہوگئے ہیں کہ اچانک شدید زکام ہوا۔ ساتھ ہی گلے میں خراش اور کھانسی نے ناک میں دم کردیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مرض کی شدت جاتی رہی مگر گلے کی خراش آج تک نہیں گئی کبھی کبھی بڑھ جاتی ہے کبھی کم کبھی بالکل معدوم ہوجاتی ہے۔ ڈاکٹری علاج سب آزما چکا ہوں کوئی مستقل فائدہ نہیں ہوا۔ مرچ کھٹائی برف سے حتی الوسع پرہیز رکھتا ہوں۔ بلغم ناک کی بجائے گلے سے خارج ہوتا ہے۔ گلے میں دیکھنے والے سے معلوم ہوتے ہیں سرخی رہتی ہے۔ ٹونسلز بڑھے ہوئے نہیں بلکہ دب گئے ہیں قبض نہیں مگر جسم میں ریح کا درد عموماً رہتا ہے۔ کوئی ڈاکٹری یا دیسی زود اثر علاج درکار ہے + (خریدار نمبر ۲۳۱۴)

۷۴ ایک غریب عورت جسکی عمر ۱۸ سال ہے۔ شادی کے بعد دو سال تک سیلان الرحم و ورم رحم میں مبتلا تھی۔ بفضلہ خدا علاج سے شفایابی ہوئی لیکن جسمانی کمزوری باقی ہے۔ بچپن سے ہی جسم بہت لاغر و نحیف ہے۔ مگر اب اور زیادہ ہوگیا ہے بچپن ہی سے گوشت دودھ وغیرہ مسمن بدن چیزوں کے استعمال کی عادت نہیں بھوک بھی کم ہے۔ جسمانی لاغری سے آٹھ دس سال کی لڑکی نظر آتی ہے، نیند، بول و براز وغیرہ کی حالت اچھی ہے۔ ماہواری ایام کی کمی دو ڈیڑھ ماہ سے ہے۔ شادی ہوئے تین سال گذر چکے ابھی تک اولاد نہیں ہوئی + (خریدار نمبر ۲۸۵۲)

۷۵ کیا ماء اللحم کے اجزا کیساتھ کوئی ڈاکٹری ٹانک جسمیں شراب بھی ہو۔ شامل کرکے عرق کشید کرلیا جائے تو شراب کی خاصیت تبدیل ہوجائیگی اور کیا پھر اس کا استعمال مذہبا جائز ہوگا + (خریدار نمبر ۳۵۸۲)

۷۶ عرق کے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کا مقوی اعضائے رئیسہ و شریفہ ہو اور جسکے استعمال سے سرعت کی بیماری بھی دور ہوجائے اور ہر موسم میں استعمال کیا جاسکے اور جو چہرہ کو سرخ کردے اور بدن کو فربہ کرے + (خریدار نمبر ۳۵۸۲)

۷ مریض عمر ۳۲ سال بعرصہ ۵، ۶ سال سے بواسیر ہے ۔ دو مسّے مقعد کے کناروں پر موجود ہیں ۔ خشک پاخانہ آنے کی حالت میں شقاق المقعد ہو جاتا اور خون بھی نکلتا ہے ۔ مگر اب ایکماہ سے ایک مسّہ جو پیچھے کیجانب واقع ہے اس میں ایک اور مسّہ ..... نکل آیا ہے جس میں خارش ہوتی ہے اور پانی بھی نکلنے لگتا ہے ۔ خیال ایسا ہوتا ہے کہ کہیں ناسور نہ ہو جائے ۔ اسلئے حذاق کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی دوا کھانے و لگانے کی ایسی ہو کہ جس سے مسے معدوم ہو جائیں اور تکلیف جاتی رہے + (خریدار نمبر ۴۴۲۶)

۷ ایسی بوٹی کا نام بتائیے جسکے ذریعہ سے پارہ قائم فی النار ہو سکے + (خریدار نمبر ۴۶۹۲)

۷ میرا ایک دوست جسکی عمر ۲۰ سال ہے اسکو ایکسال سے سرعت اور رقت کی شکایت ہے اور بعد فراغت بول و براز ایک منٹ کے بعد دو یا تین قطرہ پیشاب کے خارج ہو جاتے ہیں جس سے نماز میں از حد دقت ہوتی ہے ۔ دیگر کوئی شکایت نہیں اعضائے رئیسہ اور جسم کی حالت اچھی ہے ۔ اطبائے کرام مجرب نسخہ تجویز فرما کر ثواب دارین حاصل کریں + (خریدار نمبر ۴۶۰۴)

۸ ایک اٹھارہ سالہ لڑکی عرصہ دو سال سے احتباس طمث میں مبتلا ہے ۔ اور امراض جگر و طحال ، کمزوری دماغ ، خرابی خون خارش اور پھوڑا پھنسی وغیرہ نے اسکی زندگی کو تباہ کر رکھا ہے ۔ جوشاندے ، جلاب سب کچھ پلایا لیکن سب بے سود ۔ اب حکمائے سے عاجزانہ التماس ہے کہ وہ کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جو سہل الحصول بھی ہو اور بندش کو بھی یکلخت کھول دے اگر پینے کی یا کھانے کی تجویز فرمائی جائے تو بہتر ہوگا + (خریدار نمبر ۴۴۳۲)

۸ میری عمر ۱۲ سال ہے تقریباً ڈیڑھ سال سے قراقر شکم میں مبتلا ہوں ۔ غذا اور استنجے کے بعد یہ شکایت ضرور ہوتی ہے ، کبھی معدہ میں گرمی محسوس ہوتی ہے ۔ بدہضمی اور دائمی قبض کی کوئی شکایت نہیں ۔ بائیں کروٹ رہنے سے قراقر بہت ہونے لگتا ہے ۔ اسلئے ہمیشہ سیدھی جانب سویا کرتا ہوں ۔ اطبائے کرام کوئی مفید نسخہ عطا فرما کر شکریہ کا موقع دیں + (خریدار نمبر ۳۷۸۲)

۸ مریض کی عمر ۲۰ سال اور وہ غیر شادی شدہ گرم مزاج کا ہے ۔ بلوغ سے پہلے اور بعد میں کثرت جماع کی وجہ سے پیٹ میں درد کھٹی ڈکاریں جریان اور ضعف دماغ وغیرہ میں مبتلا ہو گیا تھا ۔ ہمدرد دواخانہ کے شربت فولاد اور قرص جریان کے استعمال سے یہ سب شکایتیں جاتی رہی تھیں لیکن اب تھوڑے دنوں سے سینہ میں جلن اور منہ میں بدبو رہتی ہے قبض کی شکایت نہیں + (خریدار نمبر ۴۷۸۶)

۸ ایک ایسا نسخہ درکار ہے جو کثرت احتلام ، سرعت ، جریان کہنہ ، کمزوری اعصاب و اعضائے رئیسہ و اخراج مذی و ودی کیلئے تیر بہدف ہو اور اعادہ شباب کا کام بھی دے ، نیز مذی و ودی کے اخراج کی کیا علامتیں ہیں + (ایک خریدار)

۸ "شادی کے بعد چار سال تک بعد طعام جماع کا عادی رہا پھر ایکسال متواتر جاڑا بخار آیا جس سے جگر میں حدت پیدا ہو گئی جو علاج کرانے کے باوجود دو سال سے بدستور باقی ہے اور اب انتہائی عروج پر ہے ، پیشاب بہت زرد اور گرم آتا ہے بعض اوقات پیشاب کی نالی میں سوزش بھی ہو جاتی ہے جو کم از کم پون گھنٹہ باقی رہتی ہے اب ایکسال سے پیشاب پر ایک تہ چکنائی کی بھی جم جاتی ہے ۔ جریان بھی اسی حدت کی وجہ سے ہے قبض بھی رہتا ہے کیا یونانی طب میں ایسا کوئی نسخہ ہے جو اس مرض کو جلد رفع کر دے + (خریدار نمبر ۴۲۹۹)

۸ کشتہ توتیا کے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو باوزن سفید رنگ کا ہو ، اور دہی لیموں اور پانی میں نیلاہٹ نہ لائے ۔ مجرب ترکیب درکار ہے سنی سنائی ترکیبوں سے معاف فرمایا جائے ۔ بوٹیاں ایسی ہوں جو بآسانی مل سکیں ۔ دھات کا جزو نسخہ میں نہ ہو + (خریدار نمبر ۲۹۲۳)

۸ میری ۸ سالہ لڑکی کے عرصہ چار سال ہوا کہ اگلے دو دانت ٹوٹ گئے ۔ اسکے بعد پھر نہیں نکلے اطبائے کرام سے استدعا ہے کہ کسی نسخہ یا آسان ترکیب سے مطلع فرمائیں + (ایک خریدار)

۸ مجھے فینائل بنانیکا بہترین اور کم قیمت نسخہ درکار ہے + (خریدار نمبر ۴۷۳۳)

۸ ایک لڑکی جسکی عمر اسوقت نو سال کی ہے وہ روزانہ رات کو بستر پر پیشاب کر دیتی ہے ، بہت سی یونانی اور ڈاکٹری دوائیں استعمال کی گئیں فائدہ نہ ہوا مفید دوا تجویز فرمائی جائے + (ایک خریدار)

۸ میرے ایک عزیز کو جو دماغی کام کرنیکے عادی ہیں کسی قدر نزلہ کی شکایت ہے جو حلق اور دانتوں پر گرتا معلوم ہوتا ہے پائیوریا کی شکایت ہے دن میں چنداں تکلیف محسوس نہیں ہوتی ۔ سو کر اٹھنے پر حالت غیر ہوتی ہے ۔ منہ لعاب سے پُر ہوتا ہے جس میں خون کی امیزش ہوتی

[illegible] ایک گھنٹہ تک بھی طبیعت سے ساتھ شکوک آ تا رہتا ہے اطبائے کرام توجہ فرما کر کوئی زود اثر، کم خرچ بالا نشین تیار دوا یا سہل الحصول نسخہ تجویز فرمائیں۔ عرض فدوی نہ یہ ہے + (خریدار نمبر ۲۶۶۰)

۹۰ ناظرین کسی ایسی انگریزی یا اردو کتاب کا نام بتائیں جس میں دیسی و ولایتی ورزشوں کے تمام قاعدے مفصل طور پر درج ہوں خواہ ان میں کسی سر و سامان مثلاً ڈمبل وغیرہ کی ضرورت ہو یا نہ ہو، نیز اس میں علیحدہ علیحدہ عضو کی طاقت بڑھانے کے طریقے بھی درج ہوں + (خریدار نمبر ۴۶۰۰)

۹۱ میرا ایک دوست بعمر ۲۰ سال غیر شادی شدہ ہے اسکے عرصہ تین چار سال سے گردوں میں خفیف درد محسوس ہوتا ہے۔ بیٹھے بیٹھے کمر میں درد ہونے لگتا ہے اور پھر بغیر سہارے بیٹھنا محال ہوجاتا ہے اٹھنے میں آنکھوں تلے اندھیرا آ کر چکر آنے لگتے ہیں ساکثر اختلاج کی شکایت ہوجاتی ہے۔ عام جسمانی کمزوری بھی ہے + (خریدار نمبر ۱۷۰۵)

۹۲ عمر ۲۲ سال ہے بچپن کی غلط کاریوں و بدپرہیزیوں سے پیدا ہونے والے امراض و نقائص کیواسطے کوئی مفید و مجرب نسخہ درکار ہے جس میں کوئی خارجی علاج بھی شامل ہو۔ نیز یہ کہ باماں فوطہ نسبتاً زیادہ لٹک گیا ہے، اور اکثر اوقات سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر بھی آجاتا ہے۔ اسمیں نیچے کچھ موٹی موٹی رگیں یکجا جمع معلوم ہوتی ہیں۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ حکما و ڈاکٹر صاحبان از راہ کرم توجہ فرما کر شکرگذار فرمائیں + (ایک ناظر)

۹۳ میرے ایک ۲۵ سالہ اور غیر شادی شدہ عزیز بچپن میں غلط کار رہے ہیں اور اب انکی چھاتی کے دائیں طرف کا حصہ بہ نسبت بائیں طرف کے کچھ ابھرا ہوا ہے یعنی دائیں پستان کے اردگرد کچھ سوجن سی ہے جسکو دبانے سے اور زیادہ دیر بیٹھکر پڑھنے سے چھاتی میں درد محسوس ہوتا ہے۔ یا کچھ دیر محنت کرنے یا زیادہ سیڑھیوں پر چڑھنے سے سانس پھول جاتا ہے اور ہلکا ہلکا سا چھاتی میں درد محسوس ہوتا ہے۔ خاصکر دائیں طرف۔ پیشاب کے بعد کبھی کبھی رطوبت بھی آتی ہے۔ دو دفعہ سوزاک بھی ہوچکا ہے تین چار سال سے اب بالکل آرام ہے، دن میں پیشاب بھی کچھ کثرت سے آتا ہے۔ غذا اچھی طرح ہضم ہوجاتی ہے کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمایا جائے جس سے جلد صحت ہوجائے + (خریدار نمبر ۵۰۱۲)

۹۴ میں نے گرمیوں کے موسم کے شروع میں ماء اللحم کی ایک بوتل پی لی تھی جس سے دماغ میں گرمی اور خشکی بڑھ گئی ناخون خشک رہنے لگے۔ خون کی پیدائش میں بھی کمی رہی۔ اب قوت باہ بھی کم ہے۔ ان شکایتوں کیلئے مناسب نسخہ کی ضرورت ہے + (خریدار نمبر ۴۰۱۰)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۵ سے

(ب) مریضہ کو ماء الجبن استعمال کرایئے۔ (حکیم ہمایوں لائلپور)

(ج) مریضہ کا علاج بغیر دیکھے ممکن نہیں ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) مریضہ غالباً مالیخولیائے مراقی میں مبتلا ہے۔ ماء الجبن کسی فاضل طبیب کے مشورہ سے استعمال کرانا مفید ہوگا۔ (حکیم شمس الحق امرتسر)

(ہ) مریضہ مالیخولیا میں مبتلا ہے اس طرح سوالات جوابات کے ذریعہ علاج مناسب نہیں ہے۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

NAUNEHAL

The Best … for Children

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

قیمت سالانہ ایک روپیہ

دسمبر ۱۹۳۶ء

माजून शबाब आवर
रजि.
معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک جو مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے!
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہماری تندرستی کا مسئلہ!

آپ آزادیٔ وطن کے طالب ہیں چشم ما روشن دل ما شاد! آپ ملک کی قانون بنانے والی مجلسوں میں اپنے اپنے فرقوں کا کامل تحفظ چاہتے ہیں بجا اگر آپ کم درجہ اور پست اقوام کو ابھار کر بلند سطح پر لا بٹھانے کے خواہش مند ہیں۔ ازیں چہ بہتر! لیکن خدا کیلئے اتنا بتا دیجئے کہ کل جب آپکی کوششیں بار آور ہوئیں اور ہندوستان کو سوراج مل گیا تو کیا زمام حکومت ان کمزور اور ناتوان ہاتھوں سے سنبھالی جائیگی جن میں ضعف اعصاب نے رعشہ پیدا کر دیا ہو؟ کیا وہ اندر کو دبے ہوئے اور تنگ سینے کی طرح بھی خطرے کیوقت ملک اور قوم کی سپر بن سکیں گے کہ جن میں سل و دق نے خدا جانے کتنے سوراخ کر رکھے ہیں کشمکش حیات میں جہاں بقائے اصلح کے ہمہ گیر قانون ما ماہی نہیں جا ماکیا و حکم دھکا اور تنازع للبقا کے موقع پر یہ پھولی اور سوجی تلیاں کچھ کام دیسکیں گی جو ادنیٰ صدمے سے پھٹ جانیکی عادی ہیں اور شور و غل کو یہ نرم و نازک دل کس طرح برداشت کر سکیں گے جنہیں بچوں کا ذرا چلا کر بولنا بسا اوقات مختلج کر دیتا ہو؟ کیا مستقبل کیلئے آزادانہ مضبوط نسل کی تیاری کا کام ہمارے انہیں فرو ریختہ اعصاب اور برباد شدہ شباب نوجوانوں کے سپرد کیا جائیگا کہ جن کے ہینڈ بیگ میں طلاءِ اعظم کی شیشیاں اور ٹکیں میں ”معجون شباب آور“ کے پیکٹ بھرے رہتے ہیں۔ کیا سر پر سلطنت پر ایسے فرسودہ اور بوسیدہ دماغ متمکن ہو سکیں گے کہ جنہیں ایک مختصر سے گھر میں بیوی اور دو بچوں کی پرورش کے انتظامات بھی وبال جان معلوم ہوتے ہیں؟ یہ شاعرانہ مبالغے نہیں ہیں۔ بلکہ بدقسمتی سے نہایت ہی افسوسناک حقیقتیں ہیں ملک کی صحت عامہ کا اوسط اعتدال کے درجہ سے کہیں نیچے پہنچ چکا ہے۔ صدہا نہیں بلکہ ہزارہا توانا و تندرست اور بالکل چاق و چست نظر آنے والے نوجوان بھی جب کسی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے خون یا اپنے بلغم کا خوردبین سے اور اپنے پھیپھڑوں کا عکس ریز شعاعوں سے امتحان کراتے ہیں تو یہ اندوہناک حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس دو پایوں کی الماری کو جس کا پالش بالکل تازہ اور جیسکے نقش و نگار بہت ہی جاذب نگاہ ہیں۔ اندر ہی اندر دیمک کھا چکی ہے۔ ملک کی کم و بیش آدھی آبادی اس مختلف قسموں کی سل میں مبتلا ہے۔ بیس فیصدی پر آکلہ نے دانت جما رکھے ہیں اور ہر سو میں سے کچھ بھی نہیں تو بیس نوجوان اُن شرمناک اور قابل نفرت بیماریوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو رہے ہیں جو انہیں بازار سے تحفہ میں ملی ہیں اور جنکا نام بھی زبان قلم پر نہیں آ سکتا۔ ایک طرف ناداری و بیروزگاری اور دوسری طرف عہد شباب کی غلط کاریوں نے ملکر نونہالان قوم کے اعصاب کو سچ مچ تار ہائے عنکبوت بنا دیا ہے اور علم طب اور حفظ صحت کے قواعد سے عدم واقفیت نے انکی توجہ ان تمام ذرائع کی طرف سے ہٹا دی ہے جو افلاس و بے زری میں بھی اگر اور کچھ نہیں تو اتنا ضرور کر سکتے تھے کہ انکے جسم کی قوت مدافعت کو علیٰ حالہا قائم رکھتے جو امراض کو غلبہ پانے سے روکتی ہے۔

غیر صحیح اور خراب زمینوں سے نفیس اور خوشذائقہ پھل حاصل نہیں ہو سکتے یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور بالکل اسی قدر صحت کیساتھ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ مخیف علیل یا مدقوق و مسلول مائیں تندرست اولاد نہیں پیدا کر سکتیں لیکن بدقسمتی سے ہماری صنف لطیف کی تندرستی کی یہ حالت ہے کہ بڑی بوڑھیوں میں تو خیر ایسی ہیں ایسی نکل بھی آئینگی کہ جنہیں تندرست کہا جا سکے ورنہ نوخاستہ اور اسکولی تعلیم سے آراستہ لڑکیوں میں تو کوئی مشکل ہی سے ایسی خوش نصیب ہوگی کہ جسکے نظام باطنی درست اور اعضائے جسمانی کے افعال باقاعدہ اور طبعی ہوں۔ سترہ اٹھارہ اور بیس برس کی جوان لڑکیاں جنہیں یقینی طور پر حد سے زیادہ تندرست اور توانا ہونا چاہیئے تھا۔ بالعموم نحیف، زرد رو اور لاغر اندام دیکھنے میں آتی ہیں۔ چہرہ ایک شاداب گلاب کے پھول کی طرح شگفتہ ہونیکی بجائے عام طور پر افسردہ اور مضمحل ہے اور اسکول کی بخشی ہوئی عینک اور چال کہولت اور پیرانہ سالی کے ان آثار کی اچھی طرح تکمیل کرتی ہے جو عین جوانی میں ہویدا ہو چکے تھے۔

اپنی موجودہ اور آئندہ نسل کی تندرستی اسکی زدہ اور اسکی زار حالت کو مد نظر رکھکر بھی کیا ہمارا اس سوال کو مہمل، فضول اور غیر متعلق کہا جا سکتا ہے؟ کیا اپنے بیش وقت کا جو پارلیمنٹری بورڈ کی اسکیمیں اور کمیونل ایوارڈ کی موافقت و مخالفت کی تجاویز سوچنے پر صرف ہوا کرتا ہے کوئی چھوٹا سا حصہ بھی ہمیں اس بات کے سوچنے پر صرف کرنیکی ضرورت نہیں ہے کہ اگر قوم کی تندرستی اسی طرح روبہ تنزل رہی تو پارلیمنٹری بورڈ اور کمیونل ایوارڈ کے کھلونوں سے کون اپنا دل بہلائیگا۔

ملک میں اس سرے سے اُس سرے تک شور برپا ہے کہ ہماری آمدنی کافی نہیں ہے فی کس تین روپے ماہوار کی آمدنی کو کافی تو کیا سمجھ ناکافی آمدنی بھی نہیں کہا جا سکتا لیکن اس قلت کے جہاں اور بہت سے اسباب تلاش کئے گئے ہیں وہاں اسکے ایک بہت ہی اہم اور خاص سبب کو کیوں نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ خرابی صحت نے قومی قویٰ کو اس حد تک مضمحل کر دیا ہے کہ ہم اس سے زیادہ کما ہی نہیں سکتے۔ غیر ملکی حکومت محکوم قوم کی آمدنی کی قلت کا ایک بہت بڑا سبب ہو سکتی اور ہوتی ہے۔ لیکن قوم قوم میں معتد بہ تعداد لوگوں کی اگر زیادہ نہ ہو اور انکے بازوؤں میں اللہ کے خزانے سے کھود کھود کر دولت نکالنے کی کافی طاقت موجود ہو تو حالات ہرگز ہرگز

اس درجہ المناک نہیں ہو سکتے۔ ایک تندرست محکومیت کے باوجود اگر دولت مند نہیں تو خوشحال ضرور رہ سکتی ہے بلکہ غالباً ایک تندرست قوم کا کسی طویل و دراز مدت تک محکوم رہنا بھی محالات سے ہو +

تقریباً ہر صاحب فکر لیڈر اور ہر بہی خواہ قوم رہنما اس بات پر انتہائی تعجب کا اظہار کیا کرتا ہے کہ ہندوستانی بالعموم نوکریوں کے دلدادہ ہوتے ہیں بطور خود کوئی تجارت یا بڑے پیمانہ پر کوئی کام یا تحقیق و ایجاد وغیرہ نہیں کیا کرتے لیکن وہ اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں کہ بطور خود تجارت یا اور کسی قسم کا کاروبار خطرات سے خالی نہیں ہوتا۔ اسمیں ملازمت کیطرح آمدنی کے متعلق اطمینان کامل نہیں ہوا کرتا اور بسا اوقات ایسے ناخوشگوار حالات بھی پیش آجاتے ہیں کہ نفع کی بجائے سخت نقصان سے سابقہ پڑجائے۔ اعلیٰ تجارت وغیرہ ایسے کام ہیں کہ انہیں شروع کرتے وقت اپنے آپ کو لازمی طور پر کسی حد تک خطرے میں ڈالنا ہو اور خطرات میں پڑنے کا شوق صرف اسی انسان کو ہوتا ہے جسکے اعصاب کافی مضبوط ہوں۔ خستہ و درماندہ اعصاب والوں کو شوق تو کجا ضرورتاً بھی خطرات میں گھسنے کی ہمت نہیں ہوتی اور وہ ہمیشہ "اگر خواہی سلامت بر کنار است" کہہ کر ایسی چیزوں سے دور ہی رہنا پسند کرتے ہیں +

کامیابی کا راز صرف تندرستی میں ہے

دُنیائے طب کے سب سے بڑے شہنشاہ جالینوس اعظم کا مقولہ ہے کہ "تندرست آدمی کبھی محتاج نہیں ہو سکتا، کیونکہ زندگی کی تمام مشکلات پر غلبہ پانیکی اس میں ایک طبعی قوت ہوتی ہے، ہمت، طاقت، شرافت اور استقلال ہر موقع پر اسکا ساتھ دیتے ہیں" +

ارسطو کی شہرت بھی ایک حکیم اور ایک فلاسفر کی حیثیت سے جالینوس سے کچھ کم نہیں ہے اس کا بھی یہ قول ہے کہ "دولت عزت اور کامیابی حاصل کرنیکا زینہ تندرستی ہے" +

حکیم فیثاغورث نے ایک قدم اور بھی آگے بڑھایا ہے اور کہتا ہے کہ "زندگی ایک بالکل بے معنی اور فضول چیز ہے اگر تندرستی نہ ہو" +

ان حکما کے زرین اقوال کی تصدیق ہمیں اپنے ذاتی تجربوں سے بھی بآسانی ہو سکتی ہے ہم رات دن دیکھتے ہیں اور صرف دوسروں کو نہیں دیکھتے بلکہ خود آپنے اوپر بھی یہی کیفیت گذرتی رہتی ہے کہ مال، دولت، عزت، طاقت، حکومت، سب کچھ موجود ہونے پر ایک ذرا سا درد سر یا خفیف سا درد شکم ہمیں اس حد تک بیچین اور بے آرام کر دیتا ہے کہ دُنیا کے جو عیش ہمیں میسر ہیں اُنکا کوئی لطف نہیں ملتا ہماری دلی آرزو ہوتی ہے کہ کاش کوئی ہماری نصف یا ساری دولت لے لیتا اور ہماری اس تکلیف کو دور کر دیتا۔

گرمی کے موسم میں عام طور پر دولتمند اور زردار لوگ پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں تاکہ موسم کی سختیاں انہیں آزار نہ دے سکیں۔ لیکن کیا شملہ اور نینی تال، منصوری اور المورہ اور بھیر پڑہی، اور دارجلنگ ان بدنصیب اور سوختہ اختر انسانوں کے لئے بھی باعث تفریح ہو سکتے ہیں جو وہاں موسم کی گرمی سے پناہ لینے کے لئے نہیں بلکہ اپنے مسلول اور مجروح پھیپھڑوں کو چیڑ کے درختوں کی ہوائیں پہنچانے اور اپنی متورم اور ملتہب آنتوں کو قدرتی چشموں کے پانی سے دھونے کیلئے گئے ہوں! آپ یقین کیجیے کہ ان مریضوں کا دل سوئٹزرلینڈ اور کشمیر کے مرغزاروں سے اسی قدر متنفر اور بیزار ہوتا ہے کہ جتنا کسی سیاسی رہنما کا جیل کی کوٹھریوں سے، مئی جون کی بے پناہ گرمی سے تنگ آکر تمنا ہوتی ہے کہ کسی ایسے مقام تک پہنچ جائیں جو زیادہ نہیں تو سطح سمندر سے چار پانچ ہزار فٹ ہی بلند ہو لیکن وہ مدقوق اور مسلول ہستیاں کہ جنہیں اُنکے اعزا اپنے اوپر سو طرح کی تکلیفیں برداشت کر کے صحت بخش مقامات پر لیجاتے ہیں ہر وقت یہ آرزو کرتی ہیں کہ کب وہ اس قابل ہوں کہ پھر اُسی دھوپ اور اُسی لُو میں عمر بسر کرنیکے لئے میدانوں میں جا سکیں +

حقیقت یہ ہے کہ صحت و تندرستی کے بغیر دُنیا کا کوئی لطف نہیں اُٹھایا جا سکتا اور خوشحالی دراصل صحت وری کا دوسرا نام ہے۔ ہم جب تک کہ تندرست نہ ہوں دنیا کا کوئی کام صحیح طریقے پر انجام نہیں دے سکتے اور جن کاموں کو صحیح طریقے پر انجام نہ دیا جائے ان میں کامیابی کی توقع رکھنی صرف انہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے کہ جنکے دماغ کو امراض نے صحیح طریقہ پر سوچنے سے معذور کر دیا ہو +

آپ ایک ایسی فوج کا تخیل قائم کیجیے کہ جسکے بہت سے سپاہی لنگڑے، کچھ بہرے، کچھ ضعیف النظر اور بہت سے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوں اور پھر اندازہ کیجیے کہ صحیح القویٰ فوج کے مقابلہ میں اسکی کامیابی کی کتنی اُمید ہے۔ تاجروں کی ایک ایسی جماعت کا قیاس کیجیے کہ جن میں سے ہر ایک کام کرتے کرتے ہر دس پانچ منٹ کے بعد کراہنے اور ہر صبح و شام دوا کی خوراک پینے پر مجبور ہو اور پھر سوچیے کہ ان میں اپنے کاروبار کو ترقی دینے کی کس حد تک صلاحیت ہے دفتروں میں پانچ پانچ اور چھ چھ گھنٹہ بیٹھکر کام کرنے والے ایسے کلرکوں کی ایک تعداد کا تصور ذہن میں قائم کیجیے جن میں ہر ایک چار چار گھنٹے کے باقاعدہ وقفہ

لیئے کبھی کسی دوا کی شیشی جیب میں ڈال کر لایا ہو اور پھر دیکھئے کہ کس حد تک ترقی کی توقعات ان سے وابستہ کیجا سکتی ہیں + دُنیا میں آجتک کوئی ایسی قوم ترقی
کر سکی ہو جو صحت و تندرستی سے محروم ہو اور ظاہر ہے کہ ہمارے لئے قدرت کے قوانین نہیں بدل سکتے ہیں اگر اس دُنیا میں زندہ رہنا ہے تو ہم قوم کیطرف سے
تغافل نہیں برت سکتے اور اگر یہ صحیح ہے تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ہماری قوم اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے یہ معلوم ہونیکے بعد بھی آج جغرافیہ و تاریخ اور انگریزی
سے زیادہ ہمارے بچوں کو جس تعلیم کی ضرورت ہے وہ علم الامراض اور قواعد حفظ صحت کی تعلیم ہے، ہم خاموش بیٹھے ہیں اور کوشش نہیں کرتے کہ ہمارے تعلیمی ادارے
طرف کافی توجہ کریں یہ جاننے کے باوجود کہ ہمارے شہروں کی آبادی اکثر و بیشتر حالات میں ایسے گندے غلیظ بند اور تاریک مکانوں میں زندگی بسر کر رہی ہے
جہاں کسی ذیحیات کا تندرست رہنا ناممکن ہے۔ ہم کامل اطمینان کیساتھ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں نکالتے کہ ان حالات کی اصلاح
ہوسکے ہمیں اچھی طرح واقفیت ہے کہ ہمارے شہر کے متوسط الحال اور غریب لوگوں کو ضرورت کیوقت طبی امداد بہم پہونچنے کی راہ میں بہت سی دشواریاں حائل ہیں لیکن
بے شان بے پروائی کیساتھ یہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے + یہ خیال کہ "ہم کر ہی کیا سکتے ہیں" ایک بالکل بے معنی اور لغو خیال ہے یہ صرف انہی دماغوں کی
اختراع ہے کہ جنہیں ضعف معدہ و قلب نے بالکل بے ہمت اور بے عمل بنا دیا ہے، کچھ نہ کر سکنے پر بھی ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں ہم اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے ایکطرف
اپنی نیم مردہ یا محوِ خواب قوم کو جگاکر صحیح حالات سے آگاہ کر سکتے ہیں اور دوسری طرف ان خدایان شہر کو اپنی حالتِ زار کیطرف متوجہ کر سکتے ہیں کہ جنکے ہاتھ میں ہم اپنی آمدنی
کا معقول حصہ اور شہر کے انتظامات کا اختیار دیا کرتے ہیں۔ انہی اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے یہ بھی ممکن ہے کہ اپنے ملک کے عوام کو حفظ صحت کے متعلق آہستہ آہستہ
تھوڑی تھوڑی کرکے وہ تعلیم بھی دیدیں کہ جس سے وہ اسکول اور مدرسوں میں محروم رہے + دورِ حاضرہ اخبارات و رسائل کا دور ہے، اگر وہ صحیح طریقوں پر نکل رہے ہوں
تو قوم کی تعمیر میں وہ سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں، اچھے اخبار اور اچھے رسالے جنکا مقصد تجارت نہیں بلکہ خدمت قوم ہو اسوقت ملک اور قوم کی سب سے بڑی
ضرورت ہے اور انکی اشاعت کو جس قدر بھی ترقی دیجائے کم ہے یہ بالکل ظاہر ہے کہ ملک کی ضرورت کے لحاظ سے ہمارے اخبارات و رسائل کی تعداد بہت کم ہے اور پھر ان
میں بھی ایسے اخبارات تو اور بھی کمیاب ہیں جو ملک کی ضرورت سے پورے طور پر واقف ہوں اور ناخوشگوار حالات کی اصلاح جنکا مقصد ہو، لیکن اس دشواری کا
حل اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ یہی ہے کہ ہم ایسے اخباروں اور ایسے رسالوں کی اشاعت میں کوئی مدد نہ دیں کہ جو ہمارے خیال میں فضول ہیں اور ان اخبارات و رسائل
کی اشاعت تا حدِ امکان بڑھائیں جو ملک و قوم کی خدمت میں مصروف ہیں اور جو ناواقف حالات عوام کی تعلیم کا ایک نہایت صحیح اور کارآمد ذریعہ ہیں +

ہمدردِ صحت اور اُسکے مقاصد!

خود پرستی اور خود ستائی کے دور میں ہمارا یہ کہنا کہ رسالہ ہمدرد صحت بالکل صحیح طریقوں پر نکالا جا رہا ہے اور اس کا مقصد اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ ناواقف عوام
کو ان طریقوں سے آگاہ کرے کہ جو تندرست رہنے کیلئے ضروری ہیں مشکل سے قابل یقین ہو سکتا ہے۔ ہم اس قسم کا دعوے کرنا بھی نہیں چاہتے لیکن یہ ضرور کہنا چاہتے
ہیں کہ اگر ہمارا مقصد حصول زر ہوتا تو کیا ہمارے لئے یہی مناسب تھا کہ اسکی قیمت ہم صرف ایک روپیہ سالانہ مقرر کرتے۔ ایک روپے میں بارہ پرچے اس قدر ضخیم اور بے شمار
معلومات اور پھر بارہواں پرچہ ایک خاص نمبر کہ جس میں تنہا ڈھائی تین سو صفحے ہوں اور جس میں یورپ تک کے مشہور اور ماہران فن ڈاکٹروں سے مضامین
حاصل کئے جائیں کیا کسی طرح بھی تیار ہو سکتے؟ کیا تجارت کا صحیح اصول یہی ہوتا ہے کہ ہم دو دو روپیہ کی چیز ایک روپیہ میں فروخت کر دیا کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمدرد صحت کی
قیمت اس قدر کم صرف اس غرض سے رکھی گئی ہے کہ ہر شخص اُسے بآسانی خرید سکے اور ہمارے دلکو یہ اطمینان حاصل ہو کہ ہم بھی اپنی بساط کے موافق قوم کی تعمیر میں لگے
رہے ہیں۔ اپنے اس خیال پر ہمیں خود بھی ہنسی سی آتی ہے اور ممکن ہے کہ آپ بھی ہنس دئے ہوں۔ کہاں ذرا سا پرچہ ہمدرد صحت اور کہاں قوم کی تعمیر!! بظاہر یہ دونوں
باتیں ایک زنجیر کی نہیں معلوم ہوتیں لیکن کبھی آپنے خیال فرمایا ہے کہ ریل کے انجن اور ریل کی گاڑی کی تعمیر میں اس ننھے سے پیچ کا بھی کچھ نہ کچھ حصہ ضرور
ہے جو ان کے دستے کو کسنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے کیا آپ اس پیچ پر بھی اس طرح ہنس سکتے ہیں کہ کہاں یہ ننھا سا پیچ اور کہاں ریلوے ٹرین! اصل یہ ہے کہ کسی چیز
کی قد و قامت یا اسکی ظاہری صورت و حیثیت اسکی بکار آمدگی کا معیار نہیں ہوا کرتیں۔ بکار آمدگی کا معیار ہمیشہ کام ہوتا ہے۔ آپ ہمدرد صحت کے مختصر حجم کو نہ دیکھئے
بلکہ ہم آپکو اسکے کام کو دکھائیں۔ بھلا خواہ اسے مانیں یا نہ مانیں اور ہمیں یہ خیال اچھا معلوم ہو یا بُرا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہماری غفلتوں نے طب یونانی کو ا
یہ پہونچا دیا کہ جیسے بعد صرف خاک کا درجہ باقی رہجاتا ہے ہمارے خرمن علم کے خوشہ چین آج صرف اپنی محنت و کوشش کی بدولت ہم سے ممتاز نظر آتے ہیں انہوں نے
تحقیقاتوں اور اپنے تجربوں سے اس باغ کو ایسا آراستہ کیا ہے کہ اب جدید علم طب قدیم طب سے بالکل جدا گانہ کوئی چیز معلوم ہوتا ہے۔ ہمدرد صحت کی یہ کوشش ہے
ہمیشہ طبی ہمدردوں اور تازہ ترین تحقیقاتوں سے دُنیائے طب کو باخبر رکھے ملک کی سب سے بڑی ضرورت اسوقت یہ ہے کہ عوام کو حفظ صحت کے طریقوں سے

آج یہ کیا جاسکتا ہے کہ ... خوشگوار ... ملک کی صحت حالات دور ہو سکے کہ سو میں سے دس آدمی بھی تندرست نظر نہیں آتے۔ ہمدرد صحت [illegible] صحت عامہ کے متعلق بہت سے کام ایسے ہیں جو انفرادی طور پر انجام نہیں پا سکتے۔ اس قسم کے تمام کام ہر شہر میں شہر کی میونسپل کمیٹی سے متعلق ہوتے ہیں ہمدرد صحت ایسے تمام معاملات پر ذمہ دار اصحاب کی توجہ مبذول کرانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ہمدرد صحت اسکے لئے بھی تیار ہے کہ اگر صحت عامہ کی بہبود کی خاطر ضرورت ہو تو حکومت کا دروازہ بھی کھٹکھٹائے اور مجالس قانون ساز کو ایسے قوانین نافذ کرنے کی رغبت دلائے جو عوام الناس کو تندرست رکھنے یا انہیں بہتر طبی امداد میسر آنے کیلئے ضروری ہیں ہمدرد صحت ملک کے بچوں کی تعلیم گاہوں تک بھی رسائی حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے تاکہ نونہالان قوم اگر اور کچھ نہیں تو صاف ہوا، صاف پانی، صاف غذا، ورزش اور دھوپ وغیرہ کے فوائد اور پھر گندگی، بند اور تاریک گھروں اور سست و بے عمل رہنے کے نقصانات سے تو آگاہ ہو جائیں۔ اس سلسلے میں مختلف صوبوں کی یونیورسٹیوں سے خط و کتابت ہو رہی ہے اور امید ہے کہ بہت جلد "ہمدرد صحت" تمام اسکولوں کے کتب خانوں کیلئے منظور ہو جائیگا، اور انگریزی اور اردو اسکولوں کے تمام طالب علم اسکے مضامین سے مستفید ہو سکیں گے۔ ہمدرد صحت ان حرموں میں بھی داخل ہوتا چلا جا رہا ہے کہ جہاں باقی تمام دنیا سے الگ تھلگ ہماری محترم خواتین اپنی پراسرار زندگی بسر کر رہی ہیں اور کسی طرح کسی کے کانوں کان خبر نہیں ہونے دیتیں کہ ان مکانوں کی غلیظ نالیوں، تنگ و تاریک کوٹھڑیوں کی غلیظ ہواؤں اور محروم آفتاب دالانوں اور صحنچیوں نے انکی صحت پر کیا اثر کیا ہے اور کتنے خوبصورت پھول ان چار دیواریوں کے اندر بن کھلے مرجھایا کرتے ہیں۔ ہمدرد صحت اس ہوا اور دھوپ سے محروم آبادی کو بھی ایسے طریقے بتانا چاہتا ہے کہ جن سے وہ انہیں حالات میں رہکر اپنے انہیں گھروں کو نسبتاً کم مضرت رساں بنا سکتی ہیں۔ ہمدرد صحت طب یونانی کے پست اور گرے ہوئے معیار کو ایک مرتبہ پھر بلند کرنیکا آرزومند ہے اور وہ دنیا کو دکھانا چاہتا ہے کہ طب جدید کی ان تمام ترقیوں کے باوجود طب قدیم اسکے دوش بدوش چل سکتی ہے۔ ملک کے بوڑھوں کو ہمدرد صحت یہ بتانا چاہتا ہے کہ اس پیرانہ سالی کے باوجود وہ کس طرح قوم کیلئے ایک کارآمد عضو بنے رہ سکتے ہیں اور کس طرح وہ ایسی زندگی بسر کر سکتے ہیں کہ دوسروں کیلئے وبال دوش نہ ہوں۔ جوانوں کو ہمدرد صحت یہ سکھانا چاہتا ہے کہ کس طرح وہ اپنے قوائے عمل کو محفوظ و مصئون رکھکر زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قوم کے لئے کارآمد و مفید رہ سکتے ہیں۔ وہ انہیں یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ دنیا میں صحیح القویٰ انسان کیا کیا کچھ کرتے رہتے ہیں۔ اور قویٰ کو صحیح رکھنے کے ذرائع کیا ہیں۔ عورتوں کو وہ صرف یہی نہیں بتانا چاہتا کہ وہ خود کس طرح صحیح و تندرست رہ سکتی ہیں۔ بلکہ وہ انہیں بچوں کی پرورش اور تربیت کے صحیح قاعدے بھی سکھانا چاہتا ہے تاکہ جو نسل انکی گودوں میں پرورش پائے وہ صحت و تندرستی کے لحاظ سے اس نسل سے ضرور بہتر ہو کہ جو آج موجود ہے۔ ہمدرد صحت کی خدمات کا میدان عوام الناس تک ہی محدود نہیں ہے وہ اس حد سے آگے بھی تجاوز کرتا ہے اور ماہرین فن کی دنیا میں بھی قدم رکھنے کی جرأت کرتا ہے۔ وہ خدمت خلق اللہ میں مصروف حکیموں اور رفاہ عام کے کاموں سے فرصت نہ پانیوالے ڈاکٹروں کو بھی فن طبابت کے متعلق جدید ترین اصولوں اور تحقیقاتوں سے بھی باخبر رکھتا ہے اس طرح کہ انہیں بڑی بڑی کتابیں اور طول و عریض مضامین پڑھے بغیر بھی مختصر طور پر وہ سب کچھ معلوم ہو جائے کہ جسکی انہیں ضرورت ہے، اور قیمتی وقت بھی ضائع نہ ہو۔ مختصر طور پر یہ عرض کرنا کافی ہوگا کہ ہمدرد صحت ایک بہت ہی اہم تجربہ ہے جسکی کامیابی پر ہندوستانی دنیائے طب کا وہ خوشگوار انقلاب منحصر ہے جو ایک مریض کو اسکی اپنی ضروریات سے آگاہ اور ایک طبیب کو اسکے فرض منصبی سے خبردار کردیگا۔ اور جسکی بدولت ملک میں ایک مرتبہ پھر حسین اور تندرست نوجوان ہر شعبہ زندگی کو اپنی محنت اور اپنے بازوؤں کی قوت سے لالہ زار بناتے نظر آیا کریں گے چارپائیوں پر پڑے پڑے ایڑیاں رگڑنے والے مریضوں کی بجائے زمین پر ہل چلانے والے پہاڑوں کو کھود کر راستہ نکالنے والے اور سمندروں کے سینے پر کشتیاں دوڑانے والے نوجوان قوم میں پیدا ہوا کرینگے اور ڈولیوں میں بیٹھ بیٹھ کر حکیموں اور ڈاکٹروں کے مطب میں جانیوالے بیماروں کی بجائے ہوائی جہازوں میں بیٹھکر اڑتے پھرنے والے تندرست اور توانا بچوں سے مادر وطن کی گود بھر جائیگی۔ ہمدرد صحت نے زمانۂ حاضرہ کی ایسی طبی ضروریات کو پورا کرنیکا ذمہ لیا ہے جو ایک بہتر سے بہتر رسالہ پوری کر سکتا ہے اور اگر قوم و ملک نے اس کا ساتھ دیا تو وہ تھوڑے عرصہ میں دکھا دیگا کہ ایک مختصر سا پرچہ کیا کر سکتا ہے۔

کیا کبھی کسی تالاب کے کنارے کھڑے ہوکر آپ نے اسمیں چھوٹی سی کنکری پھینکی ہے؟ اگر ایسا کیا ہے تو آپ کی نظر سے گذرا ہوگا کہ کنکری کے پانی میں گرتے ہی پہلے تو جس جگہ وہ کنکری گری تھی وہیں چھوٹے چھوٹے سے حلقے پیدا ہوتے ہیں، پھر ان میں برابر وسعت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور بڑی دور تک، اتنی دور تک کہ جہاں تک نگاہ جاتی ہے یہ حلقے سطح آب پر برابر بڑھتے اور پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ چھوٹی سی کنکری کی بساط کو دیکھئے کسی طرح آپکے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ اس کا اثر تالاب کی سطح پر اسی قدر وسیع ہوگا۔ ہم نے بھی علم طب کے ناپیداکنار سمندر میں یہ ایک چھوٹی سی کنکری یا کاغذ کی ناؤ ڈالی ہے اور ہمیں افضال ایزدی سے یقین کامل ہے کہ آہستہ آہستہ اسکے پیدا کئے ہوئے حلقے سمندر کی ساری سطح کو گھیر لیں گے۔

روپیہ، محنت، ضروری علم اور خلوص نیت سے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ سب کچھ اس پرچہ کو کامیاب بنانے کیلئے کیا جا رہا ہے اور ہم کامل وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہ تجربہ جب بھی خدانخواستہ ناکام رہا تو اسکے ہم نہیں بلکہ اہل ملک اور ارباب فن ذمہ دار ہونگے اور شاید اسی قدر وثوق کیساتھ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر یہ تجربہ [illegible] دنیا تک ایک کامیاب طبی رسالہ کا تخیل محروم تکمیل رہیگا۔

تشکیل یکی کیونکر توقع قائم کرسکتا تھا، لیکن "اطفال نمبر" کے مطالعے نے میرے عالم خیال کو یکسر منقلب کر دیا اور میرے قبل از وقت غلط یقین کی صاف تردید کردی، مجھے تعجب ہے کہ نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول کے مقولہ کو میں کیوں فراموش کئے تھا، اگر مبالغہ نہ سمجھا جائے تو میں کہونگا کہ طب کے میدان اور مقالہ میں آپ کا ہر قدم اُٹھا ہر وہ قابل صد رشک و تقلید اور اس کا ہر نقش نقش بر آب نہیں نقش بر حجر ہوتا ہے +

کاش ہمارے ہاں طب ایسی ہی دو چار ہستیاں اور اس دور کس مپرسی میں پیدا کرے جو ہماری کشتی کو بحر حوادث کی خوفناک موجوں اور ناموافق طوفانی ہواؤں سے نکال کر بقائے دوام کے ساحل سے ہمکنار کردیں یہ بالکل صحیح ہے کہ جب ہم کوئی کام نیت اور خلوص کیساتھ نہ کیا جائے کبھی مؤثر و مقبول عام نہیں ہوتا اور جو مساعی پرخلوص جذبات کے ماتحت اور خود غرضی سے بے نیاز ہو کر بروئے کار لائی جاتی ہیں۔ وہ ہمیشہ مشکور ہوا کرتی ہیں۔ چنانچہ اکی زندہ مثال "ہمدرد صحت" موجود ہے، دو سال کے قلیل عرصہ میں اسکی قابل رشک ترقی اور اسکے حلقۂ اثر کی وسعت طب یونانی کیلئے فال نیک ہے۔ باہر کا حال تو مجھے معلوم نہیں لیکن اندرون بھوپال جہانتک مجھے علم ہے وثوق کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ "ہمدرد" نے اہالیان بھوپال کی غیر معمولی ہمدردی اور عام مقبولیت حاصل کرلی ہے اور کرتا جارہا ہے +

ایک روپیہ سالانہ چندہ میں اتنا ضخیم دیدہ زیب اور بلند پایہ، عام دلچسپ گر معیاری طبی رسالہ کا جاری رہنا اور اس جدتیں ہوتے رہنا اگر معجزہ نہیں تو آپ کا حصہ ضرور ہے۔ "این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند" میں اس موقعہ پر بھی حسب معمول ہدیۂ تبریک پیش کرتا لیکن کس کس بات پر اور کہانتک؟ عمر میں اگر دو ایکبار ایسی اتفاقیہ صورت پیش آجاتی تو ممکن تھا لیکن روز روز اور ہر بات پر مبارکباد دینا ذرا مشکل معاملہ ہے تاہم نظر بد سے تحفظ کی ضرور دعا کرونگا۔

ہمدرد صحت اور مشاہیر ملک

عالیجناب نواب بہادر ڈاکٹر سر مزمل اللہ خاں صاحب بھیکم پور۔

ہمدرد صحت نہایت مفید اور معلومات صحیحہ کا ذخیرہ ہے اُسکو معدن صحت کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا، اسکی اشاعت خاص آپ نے بیحد قابلیت اور محنت سے تیار کی ہے۔ "آفریں باد بریں ہمت مردانۂ تو" - دعا ہے کہ پبلک اسکی قدر کرے اور اس سے مستفید ہو +

حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب

جس طرح اُردو کے طبی رسائل میں دہلی کا ماہوار رسالہ "ہمدرد صحت" سب سے ممتاز ہے اسی طرح اس رسالہ کا خاص نمبر جو اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر کے نہایت ضروری موضوع پر شائع ہوا ہے، اپنی بعض خصوصیات کے لحاظ سے ایک ایسا خاص نمبر ہے جسکی نظیر اُردو مجلات کی تاریخ میں نہیں ملسکتی +

یورپ میں پروفیسر اشتائناخ، ڈاکٹر واروناف، کارل ڈوپلر، جاور سکی، اسولڈ شوارز اسوقت مسئلہ اعادۂ شباب کے محقق مانے جاتے ہیں اور ان میں سے بعض خاص طریقہائے علاج کے موجد ہیں۔ ہمدرد صحت کے اولوالعزم مالک و ایڈیٹر حکیم عبد الحمید صاحب نے ان پانچوں محققین سے انکے تازہ افکار و خیالات اور اُنکے طریقہائے علاج کی تفصیلات حاصل کرنیکی کوشش کی ہے۔ ان لوگوں کی دلچسپی و نفع رسانی کا بھی پورا لحاظ رکھا گیا ہے جو طبیب تو نہیں ہیں مگر اس قسم کی معلومات کے ضرورتمند ہیں، اور ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر اطبا اور عوام دونوں کیلئے مفید اور دلچسپ ہے۔ اور اسکی اشاعت پر حکیم عبد الحمید صاحب ایڈیٹر و مالک ہمدرد دواخانہ بجا طور پر قومی مبارکباد کے مستحق ہیں +

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں، ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی۔

میں ہمدرد صحت کے "اطفال نمبر" پر آپکو دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ پرچے میں بچوں کے متعلق نہایت کارآمد معلومات کے علاوہ تعلیمی اور نفسانی مضامین کا اتنا اچھا مجموعہ آپ نے پیش کیا ہے کہ کوئی ایسا بلند پایہ خالص تعلیمی رسالہ بھی اس پر فخر کرسکتا ہے، آپ کا یہ خاص نمبر طبیبوں ہی کیلئے نہیں بلکہ بچوں کے سرپرستوں اور معلموں کیلئے بھی ایک مفید کتاب کا کام دیگا۔ اردو میں شاید آسانی سے بچوں کے متعلق اتنی مفید معلومات یکجا نہ مل سکینگی +

عالیجناب سر صاحبزادہ عبد القیوم خاں صاحب وزیر اعلیٰ شمال مغربی صوبہ سرحد:۔

رسالہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "تجدید و اعادہ شباب اور درازیٔ عمر" پر میں نے سرسری نظر ڈالی ہے افسوس کرتا ہوں کہ بوجہ ناسازیٔ طبیعت بالتفصیل پڑھنے کا موقع نہیں ملا تاہم یہ کہہ سکتا ہوں کہ رسالہ قوم کی کافی خدمت کرسکتا ہے اور لوگوں میں حفظان صحت کا شوق پیدا کرنے میں مدد دے سکتا ہے مجھے امید ہے کہ قوم اسکی سرپرستی کریگی اور اسکے اوراق سے مستفید ہوگی

عالیجناب نواب فاطمی سر عزیز الدین احمد صاحب وزیر اعظم ریاست دتیہ:۔

رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر موصول ہوا آپ نے اسکی اشاعت میں بہت حوصلہ اور قابلیت سے کام لیا ہے اور اسکے مضامین مفید اور دلچسپ ہیں۔ اُمید ہے کہ ملک میں رسالہ کی قدر بہت ہوگی اور ترقی کریگا میں ہر ایک ترقی کا خواہاں ہوں" +

جناب مولانا محمد شفیع صاحب داؤدی پٹنہ:۔

جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب نے ماہوار رسالہ ہمدرد صحت جاری فرما کر طب یونانی پر بہت احسان کیا ہے اور دنیائے علم الصحت کی ترقی کا صحیح اندازہ اس رسالہ سے کافی طور پر ہو سکتا ہے اہل فن بھی اس سے کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں حکیم صاحب سے ذاتی واقفیت کی بنا پر یقین رکھتا ہوں کہ انکی نیک نیتی متقاضی ہے کہ وہ اس رسالہ کو برابر اضافہ کیساتھ جاری رکھیں گے +

ہز ایکسیلنسی سردار صلاح الدین سلجوقی قونسل جنرل افغانستان:۔

ہمدرد صحت کا خاص نمبر موسومہ "تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" ملا اس سلسلہ میں نہایت قیمتی اور کارآمد مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ اس کامیابی پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں

ملک جناب مرزا محمود احمد صاحب رئیس اعظم قادیان :-

رسالہ ہمدرد صحت کا تازہ نمبر بڑا محنت اور لیاقت سے یہ نمبر تیار کیا گیا ہے واقعی قابل تعریف ہو۔ اعادۂ شباب پر یورپین زبانوں میں تو بہت کچھ لکھا گیا ہو لیکن
ردو زبان میں اس وقت تک میری نظر سے اس موضوع پر کوئی مضمون نہ گذرا تھا مضمون جکے سب تحقیقی اور دلچسپ ہیں اردو دان اصحاب کی توجہ اس موضوع کیطرف پھیرنے
لئے یقیناً مفید ثابت ہونگے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء گذشتہ نمبر بھی میں نے دلچسپی سے پڑھے ہیں اور ہمیشہ خوشی محسوس کی ہو اس رسالکی زبان برخلاف دوسرے
ں رسائل کی زبان کے حقیقتاً اردو کہلانیکی مستحق ہے۔ میرے نزدیک طبی رسائل کی ناقص زبان صرف اس امر پر دلالت کرتی ہو کہ ہمارے فنون کی ترویج بدقسمتی سے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں
گئی ہو، جو شاید ان فنون سے اخلاص تو رکھتے ہوں لیکن انکے ماہر ہرگز نہیں۔ بہرحال آپکی کوشش قابل قدر اور آپکی سعی مستحق شکریہ ہو اور میں باوجود عدیم الفرصت ہونیکے ہمیشہ آپکے رسالہ کو شوق

ان بہادر کیپٹن حبیب الرحمٰن خاں ۔ سی، آئی، ای، دہلی :-

یہ بھی بڑے شکر و مسرت کی بات ہو کہ آپ نے اس قدر محنت و قابلیت سے اپنے ماہواری طبی رسالہ ہمدرد صحت کا اجرا کر کے اور اسمیں ماہر فن طبیبوں اور ڈاکٹروں کے
بیش بہا مضامین و مشورے شائع کر کے اپنی فیض رسانی کا ایسا سہل الحصول اور قابلقدر سلسلہ قائم کر رکھا ہو کہ اس سے نہ صرف طبیب ہی مسرور و مستفید ہوتے رہتے ہیں، بلکہ
دیگر ناظرین و سامعین بھی بہت کچھ بہرہ یاب ہو سکتے ہیں، خاصکر اسکے سالانہ نمبروں میں جیسے کہ گذشتہ سال کا اعادۂ شباب اور امسال کا اطفال نمبر جو اس قابل ہیں کہ
ان کو مجلد کرا کے ہر قدردان اپنے کتب خانہ یا گھر میں محفوظ رکھے +

ہمدرد صحت اور مشاہیر صحافت

علامہ سید سلیمان ندوی ایڈیٹر "معارف" اعظم گڈھ :-

دہلی کے طبی رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر "تجدید و اعادہ شباب اور درازیٔ عمر" کے نام سے نکلا ہے، اس پرچہ کی سب سے اہم خصوصیت فن اعادۂ شباب کے مشہور
ہر خصوصی ڈاکٹر ہیلین جاو ورسکی پیرس کی اس رسالہ کی جانب نگاہ توجہ ہے موصوف نے کارکنان رسالہ کی استدعا پر اپنے مختصر حالات زندگی اور اپنا اس فن کے متعلق تجربہ
اعادۂ شباب کا آسان طریقہ" اردو کے اس رسالہ کو لکھکر بھیجا ہو، مضامین پانچ مختلف ابواب۔ نظریات، تشریح و تبصرہ، تجدید شباب و درازیٔ عمر کے قدرتی ذرائع، فن
عادہ شباب اور ویدک، فن اعادۂ شباب کے دوائی ذرائع کے ماتحت تقسیم ہیں، جن میں نظری و عملی ہر حیثیت سے اس فن کو پیش کیا گیا ہے۔ رسالہ میں فن کے ماہرین خصوصی مضمون
گاروں اور کتنے مریضوں کی تصویریں علاج سے پہلے اور بعد دونوں کی ہیں، جنہوں نے عمل تعلیم یا اپریشن وغیرہ کے ذریعہ سے علاج کرایا مجموعی حیثیت سے اپنے موضوع پر یہ
ب حاوی رسالہ ہو جو محنت اور توجہ سے مرتب کیا گیا ہے " +

مولانا عبدالحق صاحب ایڈیٹر "اردو" اورنگ آباد، دکن :- ہمدرد صحت ایک ماہانہ طبی رسالہ ہو طبی مضامین، ادویہ کے خواص و اثرات مختلف
بیماریوں کے علاج اور حکما کے حالات پر پڑھنے کے قابل مضامین درج کئے جاتے ہیں طبی افسانوں کا دلچسپ اور ہدایت آمیز سلسلہ بھی ہے رسالہ میں حفظان صحت اور
مزاجوں کے متعلق بہت کارآمد اور مفید معلومات پائی جاتی ہیں۔ ایڈیٹر صاحب اپنے فرائض کو نہایت خوبی اور لیاقت سے انجام دیتے ہیں " +

جناب مولانا عبدالماجد صاحب بی، اے، دریابادی ایڈیٹر "صدق" لکھنؤ :-

دہلی سے ہمدرد صحت مدت سے نکل رہا ہو یہ کوئی اشتہاری پرچہ نہیں ہے بلکہ طب و متعلقات طب پر بہتر سے بہتر مضامین سند الاطبا کے قلم سے پیش کرتا رہتا ہو اور
بعض خاص نمبروں کی تیاری میں تو یورپ و امریکہ کے ماہرین خصوصی سے بھی مضامین حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہو "الاطفال" پانچ خاص حصوں میں تقسیم ہو، تصاویر بھی
کثرت ہیں۔ اتنی معلومات کا مجموعہ اتنی کم قیمت میں نہایت ارزاں ہے بال بچے والے گھروں میں ایسی مفید تالیفات کا موجود رہنا ضروری ہے +

جناب مرزا عبدالحمد صاحب ایرانی، مدیر "چہرہ نما" قاہرہ (مصر) :-

چندیست این مجلہ نامی کہ بقلم پرازندہ عالم فرزانہ نامی دکتر حکیم حاجی عبدالحمید خاں انتشار می یابد باداره مایر سد مواضیع و مندرجات علمیہ طبیہ اش تمامی سودمند
مزایائے مفیدہ او این اسکہ اغلب دردہای مختصر را علاج فوری، تشریح مینماید بادویہ ارزانی و چہ اسیائی +

ما ہم عصر محترم خود را تبریک گفتہ دوام این مجلہ سودمند را خواستاریم +

جناب شمس الدین صاحب مدیر "اتحاد مشرقی" جلال آباد (افغانستان)

مجلہ شریفہ ہمدرد صحت کہ بیادگار نیر آسمان طب جناب حکیم حافظ عبدالمجید صاحب مرحوم از پایہ تخت ہند شہر دہلی زیر سرپرستی ہمدرد خلائق جامع رموز صحیحہ قدیم و جدید
حکیم حاجی حافظ عبدالحمید صاحب بغرض استفادہ عوام و خواص اور ہر تاریخ پنجم از ماہ انگریزی متضمن مضامین مفیدہ و حاوی ہدایات خیرخواہانہ کمال آب و تاب اشاعت پذیر میشود
ہی قابل فخر و امتیاز در جملہ رسائل اردو محض نصیب ہمدرد صحت است کہ در و علاوہ از اقتباسات، ارشادات و مقالہ محققین بلند پایہ یورپ و امریکہ مضامین پر فائدہ ڈاکٹران و اطبائے
جلیل القدر ہندوستانی را جا یافتہ شد۔ بجز خاص رسالہ ہمدرد صحت علاوہ بر درصد و بیست صفحہ مضامین دلنشین دارائے (۳۳) قطعہ تصاویر اعلیٰ ہم میباشد در یں نمبر
متعلق حسن و تربیت و پرورش اطفال دقیقہ فروگذاشت نشدہ برائے اشخاصیکہ با زبان اردو آشنا باشند خیلے مفید است " +

ہمدرد صحت کی خصوصیات

نامناسب نہ ہوگا اگر اس جگہ ہم بعض خصوصیتوں کا بھی کچھ ذکر کردیں جو اس پرچہ کو حاصل ہیں:-

طبیبوں اور غیر طبیبوں کے لئے یکساں مفید (۱) یہ جسقدر ایک طبیب کیلئے مفید ہے اسیقدر عوام الناس کیلئے بھی کارآمد ہے، اسکے مضامین بالعموم مشکل الفاظ خالی ہوتے ہیں اس لئے انہیں طبیب اور غیر طبیب یکساں آسانی سے سمجھ سکتے ہیں +

طبی افسانے (۲) اسکے مضامین خشک اور غیر دلچسپ نہیں ہوتے کہ جنہیں پڑھنے کو جی نہ چاہے، بہت سے طبی مسئلے تو افسانوں اور مکالموں کی صورت میں بیان کئے جاتے ہیں کہ پڑھنے والا انتہائی شوق کیساتھ انہیں پڑھتا چلا جاتا ہے، اور پڑھنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ غالباً ہمدرد صحت ہی ایک ایسا طبی رسالہ ہے کہ افسانے ماہ بماہ نہایت پابندی کیساتھ نکلا کرتے ہیں اور یہ افسانے نام کے افسانے نہیں ہوتے، بلکہ ایک افسانے کی حیثیت سے بھی بلند پایہ ہوتے ہیں +

قیمتی مجربات (۳) ہر مہینے ہندوستان کے مشہور اور کامیاب اطباء اسمیں اپنے مجربات شائع کراتے ہیں اور ان سے اطباء اور عوام دونوں مستفید ہوتے ہیں +

تصاویر کی پابندی (۴) ہمدرد صحت کی تصاویر بھی اسکی ایک ممتاز خصوصیت ہے، ہر مہینے انتہائی پابندی کے ساتھ متعدد دلچسپ اور سبق آموز علمی اور دستی اس میں شائع ہوا کرتی ہیں اور اس بنا پر اسے بالکل صحیح طور پر ایک مصور رسالہ کہا جا سکتا ہے۔ تصویروں کا انتخاب کیا کرتا ہے اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ ادارہ اس معاملہ میں بدمذاق ثابت نہ ہو +

مشاہیر اطباء سے بلا معاوضہ مشاورت (۵) ہمدرد صحت کے ہر خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ سال بھر میں اپنا ایک سوال امراض و علاج کے متعلق پرچہ میں شائع کرائے۔ یہ سوال ہندوستان بھر کے مایۂ ناز طبیبوں کی نظر سے گذرتا ہے اور وہ جواب دیتے ہیں یہ جوابات آئندہ مہینے کی اشاعت میں شائع کردئے جاتے ہیں۔ اس وسیلے کو بغیر شاید اتنے بڑے بڑے طبیبوں تک ہر کس و ناکس کی رسائی بھی نہ ہوسکتی بہت کچھ خرچ کرنے پر بھی شاید اتنے بہت سے طبیبوں کی رائیں بیک وقت حاصل ہونی دشوار ہیں۔

جدید تحقیقات (۶) اسمیں طب جدیدہ کے متعلق بھی نہایت اعلیٰ پایہ کے مضامین برابر شائع ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے کہ ممالک غیر کے پرچوں میں جو دلچسپ اور مفید مقالات شائع ہوں ان کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہمدرد صحت کے قارئین تک ماہ بماہ پہونچایا جائے +

بلند پایہ مضمون نگار (۷) اسے ہمدرد صحت کی خوش قسمتی کہئے یا ہماری تجاویز کیلئے ایک نیک شگون کہ شروع ہی سے ہمدرد صحت کو ملک کے مایۂ صد افتخار مضمون نگار مل گئے ہیں۔ انکی نگاہ لطف کا اس پرچے کے "چھکنے پات" کی طرف متوجہ ہونا اس بات کا بھی ثبوت ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اسکو ہونہار خیال فرمایا، بہرحال کچھ ہو یہ واقعہ ہے کہ ہمدرد صحت اپنے مضمون نگاروں پر جس قدر فخر کرے کم ہے۔ مضمون نگاروں کی فہرست کسی دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے +

ادبی حیثیت (۸) ہمدرد صحت ایک طبی رسالہ ہے اور اس لحاظ سے اگر اس کا ادبی معیار چنداں بلند نہ ہو تو قابل اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن ہماری یہ تمنا ہے کہ اسے ایک قابل قبول رسالہ بنائیں اسلئے بلا شائبۂ فخر و تعلی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمدرد صحت کا ادبی معیار بھی ایک طبی رسالہ ہونیکے باوجود ملک کے بہت نام نہاد ادبی رسالوں سے زیادہ بلند ہے اور ادبی ذوق رکھنے والے اصحاب بھی اس میں اپنی ضیافت طبع کا سامان پائیں گے +

پابندی وقت (۹) عدم پابندیٔ وقت ہمارے اردو رسائل کی ایک عام خصوصیت ہے لیکن ہمدرد صحت کبھی آجتک اپنی مقررہ تاریخ سے ایک روز بعد بھی نہیں نکلا ہر انگریزی مہینے کی پانچویں تاریخ اسکی اشاعت کی تاریخ ہے اور جس تاریخ کو ہمدرد صحت ڈاکخانہ بھیجا جاتا ہے وہ اس روز یقینی طور پر پانچویں تاریخ ہوگی۔ خواہ کوئی جنتری اٹھا کر دیکھ لیجئے۔

سالانہ اشاعت خاص (۱۰) ہر سال ہمدرد صحت کا ایک خاص نمبر شائع ہوتا ہے اور ہم لاکھ چاہیں کہ آپکو بتا سکیں کہ وہ کیا چیز ہوتی ہے پھر بھی نہیں بتا سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم قیاس سے اسکے متعلق آپ جو رائے بھی قائم کرینگے وہ اس سے بدرجہا ارفع اور بہتر ثابت ہوگا۔ اس خاص نمبر کی قیمت اگر آپ صرف یہی ایک نمبر خریدنا چاہیں تو صرف آٹھ آنے، اور اعلیٰ کاغذ پر چھپے ہوئے کی بارہ آنے ہے اور آپ اسے منگوا کر بآسانی اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسا نمبر کسیطرح بھی دو روپے سے کم قیمت کا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر آپ ہمدرد صحت کے خریدار ہیں تو یہ نمبر اور اسکے علاوہ گیارہ معمولی پرچے آپکو صرف اسی ایک روپے میں ملتے ہیں جو آپ نے چندہ کے طور پر دیا ہے۔ جولائی ۱۹۳۲ء میں خاص نمبر کا موضوع "اعادۂ شباب" یعنی از سر نو جوان ہونا تھا اور یہ فخر ہندوستان کے تمام رسالوں میں صرف ہمدرد صحت ہی کو حاصل ہے کہ اس نے آسٹریا، جرمنی اور فرانس کے ان ڈاکٹروں کے مضامین حاصل کرکے شائع کئے کہ جو اس مسئلے کے سب سے بڑے محقق اور جوان بنانیکے مختلف طریقوں کے موجد ہیں۔ انہیں کیساتھ ساتھ ہندوستان کے مشہور حکیموں اور ویدوں کے مضامین بھی اسی مسئلہ کے متعلق عوام کی آگاہی کیلئے مہیا کرتے + جولائی ۱۹۳۳ء میں خاص نمبر نکلا ہے اس کا نام "الاطفال" ہے اور اس کا موضوع بچوں کے متعلق ہر قسم کی معلومات ہے، بچوں کی بیماریاں بچوں کی پرورش، بچوں کی تربیت، بچوں کے کھیل اور بچوں کی عادتوں کے متعلق ہر چیز پر بہترین مضامین فراہم کئے گئے ہیں۔ سال گذشتہ کیطرح امسال بھی یورپ اور دیگر ممالک کے بڑے بڑے ماہرین نے اس نمبر کیلئے مضامین لکھے ہیں اور ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اردو میں بچوں کے متعلق معلومات کا اتنا بڑا ذخیرہ آپکو اور کہیں نہیں ملیگا۔ ان خاص نمبروں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مضامین کیساتھ مضمون نگاروں کی تصویریں بھی شائع کیجاتی ہیں +

ارزانی (۱۱) ہمدرد صحت کی قیمت شاید اسکی ایسی خصوصیت ہے کہ جس نے سب کو حیرت میں ڈال رکھا ہے، صرف ایک روپیہ سالانہ میں گیارہ ماہوار پرچے اور سال میں ایک ایسی خوبیوں کا خاص نمبر۔ کیا اب بھی اسے حد سے زیادہ سستا نہ کہا جائیگا، اور کیا اب بھی اسکے خریدنے میں تامل کی کوئی وجہ ہے؟

مقبولیت مندرجہ بالا خصوصیات کی بنا پر اسکی عام مقبولیت بھی ہمدرد صحت کی ایک ممتاز خصوصیت ہے +

جلد (٣) | فہرست تصاویر و مضامین اعادہ شباب نمبر | نمبر (١)

عکسی تصاویر

(١) ڈاکٹر اشتائناخ ایم ڈی، ویانہ ✦ (٢) چھپن سالہ بوڑھا آپریشن سے پہلے ✦ (٣) چھپن سالہ بوڑھا آپریشن کے بعد ✦
(۴) کالا چوہا آپریشن سے پہلے ✦ (٥) کالا چوہا آپریشن کے بعد ✦ (٦) ڈاکٹر وارونوف پیرس ✦
(٧) ڈاکٹر کارل ڈوڈلر ویانہ (آسٹریا) (٨) ڈاکٹر جادورسکی پیرس (فرانس) (٩) ڈاکٹر اسولڈ شوارز ویانہ (آسٹریا) (١٠) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق حیدرآباد دکن
(١١) حکیم سید علی کوثر چاندپوری ✦ (١٢) ڈاکٹر سعید احمد بریلوی ✦ (١٣) حکیم مولوی محمد یوسف نیر۔ بیڑ ✦ (١۴) علامہ شبلی نعمانی ✦
(١٥) ایوب سلیم مرحوم ✦ (١٦) حکیم ڈاکٹر لطافت حسین میڈیکل آفیسر رہتی (١٧) ڈاکٹر محمد عثمان خاں حیدرآباد دکن ✦ (١٨) حکیم مولوی محمد کبیر الدین، دہلی ✦
(١٩) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب علیگڈھ (٢٠) مسٹر سمیع آرٹسٹ (٢١) مرتب (٢٢) منیجر
(٢٣) حکیم مولوی محمد ظہیر علی نباض دہلی (٢۴) پنڈت اوپندر ناتھ صاحب ✦

قلمی تصاویر:- (١) بڑھاپے کے اسباب کے متعلق ١٠ تصاویر ✦ تجدید شباب کے قدرتی ذرائع کے متعلق ١٠ تصاویر ✦

کارٹون:- (١) دورعذرد ✦ (٢) کامیاب عمل تعلیم ✦

مضمون	نگارندہ	صفحہ
ٹائٹیل قلمی		١
فہرست مضامین		٢
اشتہارات	منیجر	۴
اطلاعات	"	٦
اشتہارات	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	٧
نظریات		١٣
ملاحظہ	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	١٥
بڑھاپے سے حیاتیاتی مقابلہ	پروفیسر اشتائناخ ویانہ	١٦
ڈاکٹر وارونوف کا عملیہ تعلیم	ادارہ	٣٢
اعادہ شباب بطریق ڈوڈلر	ڈاکٹر کارل ڈوڈلر ویانہ	٣٧
جادورسکی کے حالات زندگی	(ادارہ)	۴٢
اعادہ شباب کا آسان طریقہ	ڈاکٹر جادورسکی پیرس	۴٣
تشریح وتبصرہ		۴٧
اعادہ شباب کا موجودہ نظریہ	ڈاکٹر اسولڈ شوارز ویانہ	٥٠
اعادہ شباب (چند لائق غور مسائل)	کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق	٥٥
درون افرازیات	"	٥٨
اعادہ شباب اور عمل تعلیم	ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری	٦٢
شباب رفتہ کی واپسی	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	٧٣
تلاش شباب	حکیم محمد یوسف صاحب نیر	٩٣
نظریہ تجدید شباب واطالت عمر	ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	١٠٣
ڈاکٹر وارونوف کے عمل تعلیم پر ایک تنقیدی نظر	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	١٠٦
اصول تجدید شباب	ڈاکٹر محمد عثمان صاحب	١١٠
اعادہ شباب	حکیم عبداللطیف صاحب	١١٣
ترویح فکر		١١٨
تجدید اعادہ شباب (نظم فارسی)	کرنل بھولا ناتھ صاحب لاہور	١٢٠
مریض شباب (نظم اردو)	نواب سراج الدین سائل دہلوی	
ڈاکٹر اسٹراغوناف (افسانہ)	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی)	

مضمون	نگارندہ	صفحہ
دورعذرد (کارٹون)	مسٹر سمیع	١۴١
کامیاب عمل تعلیم (کارٹون)	"	١۴٢
تجدید شباب اور درازی عمر کے قدرتی ذرائع		
تجدید شباب اور درازی عمر کے قدرتی ذرائع	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	١۴٥
بڑھاپے کے اسباب (مرقع)	مسٹر سمیع	١۴٨
تجدید شباب کے قدرتی ذرائع (مرقع)	مسٹر سمیع	١٥٠
اعادہ شباب اور ویدک		١٥٣
ویدک رسائن کایاپلٹ	پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب	١٥٦
کایاکلپ	ڈاکٹر کیشو دیو صاحب	١٦۴
کایاکلپ اور درازی عمر اور چرک وشسرت		١٦٩
سوم لتا	رادھاکشن صاحب	١٧٢
تجدید واعادہ شباب کے دوائی ذرائع		١٧٥
مفردات		
آیورڈانڈس اور دیگر ادویہ	ڈاکٹر اشرف الحق صاحب	١٧٧
بلادر	"	١٧٩
سیماب	"	١٨٠
کایاکلپ کی پانچ اکسیریں	حکیم مولوی فضل اللہ صاحب	١٨٢
تخم حلبہ	"	١٨٨
مرکبات		
کشتہ طلا شباب آور		١٨٩
اعادہ شباب کے چند اکسیری نسخے	حکیم محمد شمس الحق صاحب	١٩٠
مجربات معید شباب اور درازی عمر	حکیم احسان الحق صاحب	١٩٢
کشتہ سیماب معید شباب	حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب	١٩٣
انتقاد	ابوالفکر	١٩۴
جوابات	مختلف اصحاب	١٩٥
سوالات	"	١٩٨
اشتہارات	ہمدرد دواخانہ دہلی	٢٠١

جلد (۴) | نمبر (۱)

فہرست تصاویر و مضامین "اطفال نمبر"

تصاویر صاحبان مضمون

(۱) ڈاکٹر اے، نوبل ریانہ۔ (۲) ڈاکٹر پی این شرما طبیہ کالج دہلی (۳) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب لکھنوی (۴) حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد (۵) لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق صاحب (۶) پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب (۷) راج وید سدھو اصاحب نئی دہلی (۸) ڈاکٹر اندر سین صاحب ایم بی ایچ ڈی (۹) حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری (۱۰) خالدہ ادیب خانم پیرس (۱۱) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے پی ایچ ڈی (۱۲) پروفیسر محمد مجیب بی اے +

امراض کے متعلق تصاویر

(۱۳) فتق سحائی (۱۴) فتق دماغی (۱۵) خود سری کے دو مریض (۱۶) اجتماع الماء فی الراس خارجی (۱۷) اجتماع الماء فی الراس داخلی (۱۸) مقدم دماغ کا نقص ہیئت +

متفرق تصاویر

(۱۹) برتنوں کی صفائی (۲۰) دانتوں کی صفائی (۲۱) ننھے بچہ کی غذا (۲۲) خوش خوری (۲۳) ہوائی جہاز (۲۴) خود مددی (۲۵) انہماک (۲۶) معرفت (۲۷) پس انداز کرنیوالا (۲۸) شوق موسیقی (۲۹) خواب راحت (۳۰) سرچ شیا ریناالڈکی ایک تصویر (۳۱) ہنسی (۳۲) جمائی (۳۳) تلاش +

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	(ب)
اشارات	حکیم عبدالحمید صاحب	(ج)
حادثۂ کوشہ	”	(ز)
آہ حکیم بجو میاں	”	(ہ)
ملک معظم کی سلور جوبلی	”	(ح)
باب الامراض والعلاج وتربیت جسمانی		
تلاشِ راہ	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب	۱
ہکلے پن کا علاج	لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق	۶
دماغ کے بعض اہم نقائص	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰
بچوں کی صحت عمومی	جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ	۱۶
ماء الراس	حکیم محمد یحییٰ صاحب	۲۷
شہید آسیب (مرقع)	مسٹر سمیع	۲۸
چیچک	حکیم محمد احسن صاحب	۲۹
مرضعہ	حکیم مولوی عبداللطیف صاحب	۳۲
خالص اور صاف دودھ (مرقع)	مسٹر سمیع	۳۶
بچوں کی خبرگیری	ڈاکٹر شرما صاحب طبیہ کالج دہلی	۳۸
ننھے بچوں کا رکھ رکھاؤ	ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۴۱
مصنوعی انسانی دودھ	ڈاکٹر قاضی عظیم اللہ صاحب	۵۲
بعض امراض صبیان اور ان کا علاج	حکیم شمس الحق خاں	۵۴
مجربات		
مجربات برائے اطفال	ادارہ	۵۷
معصوم بچوں کے چند مجربات	حکیم محمد حیات صاحب	۶۱
مجربات حاذق	حکیم قاضی غلام عمر صاحب	۶۴
دولتے مسان	حکیم جلال الدین صاحب	”
مجربات طب جدید	ادارہ	۶۵
ویدک طب اور امراض اطفال		
بالک روگ	حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب	۶۷
ششو [illegible]	پنڈت اوپندر ناتھ داس	۶۹
دودھ سے پیدا ہونے والی بیماریاں	کبیراج پنڈت اوپندر ناتھ	۷۲
[illegible] ویدک	ادارہ	۸۴

مضمون	نگارندہ	صفحہ
تربیت اطفال		
جہالت کی بیماری (کارٹون)	مسٹر سمیع	۹۳
ہندوستان کے کچھ بچے	محترمہ خالدہ ادیب خانم	۹۴
بچوں کی تربیت اور ان کے سرپرست	ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب	۹۸
بچوں میں قوت ارادی کا نشوونما	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰۱
بچوں کی زندگی پر کھیل کود کا اثر	مسز ڈبلیو ٹی، بی، جمیل	۱۰۹
عادتیں ڈالنا	”	۱۱۸
خود سر بچے	ایک باپ کے قلم سے	۱۲۳
ننھے بچوں کی پرورش گاہوں کی اہمیت	مس گریس اوون صاحبہ	۱۲۵
اعتماد النفس کا حل	ڈاکٹر بنیٹ لنڈن	۱۲۸
کھلونے	ڈاکٹر اندر سین صاحب دہلی	۱۳۲
بچہ کُشی اور بچہ کَشی	ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۱۳۶
دنیائے اطفال کے عام حالات		
بچہ مختلف عمروں میں	مسٹر سمیع	۱۴۳
ہمارے سوال اور بچوں کے جواب	ادارہ	۱۴۴
جمعیۃ الاقوام اور بچے	”	۱۴۶
نقشہ جات پیدائش و اموات برائے ہندوستان و دیگر ممالک		۱۵۲
نظم		
طفل شیر خوار	علامہ سر محمد اقبال، لاہور	۱۶۳
ماں اور بچہ کی جدائی	جناب کوثر چاندپوری	۱۶۴
حضور ملا رموزی کا مکتوب حکیمانہ	ملا رموزی	۱۶۵
شاعر کے بچے	(کارٹون) مسٹر سمیع	۱۶۹
ڈاڑھی	” ”	”
سالگرہ کی توپ (افسانہ)	جناب سعید بریلوی	۱۷۰
بالک ہٹ (”)	جناب کوثر چاندپوری	۱۷۵
گڑیا کی شادی، غریب کے بچے (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱۸۰
سونے کی گائے (افسانہ)	جناب سعید بریلوی	۱۸۱
انتقاد، مختلف کتب	ادارہ	۱۹۲
جوابات	مختلف اصحاب	۱۹۳
سوالات	” ”	۱۹۸

قیمت سالانہ ایک روپیہ، ممالک غیر سے تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ + قیمت اطفال نمبر اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے +

ہمدرد صحت کے مضمون نگاروں کی شاندار فہرست!

ممالک غیر:-

(۱) محترمہ خالدہ ادیب خانم، پیرس + (۲) ڈاکٹر ای، نوبل ویانہ، (آسٹریا) + (۳) ڈاکٹر سرج واروناف پیرس +
(۴) ڈاکٹر کارل ڈوپلر، ویانہ + (۵) ڈاکٹر ہیلن جاوورسکی پیرس (فرانس) (۶) ڈاکٹر اسولڈ شوارز ویانہ + (کنیڈا)
(۷) ڈاکٹر ای، اے بنیٹ، ایم، سی، ایم، اے، ایم ڈی، ڈی پی، ایم، لنڈن + (۸) مسز ڈمیوٹی، بی مجیل صاحبہ بی۔ اے، آر، این، ڈائرکٹر میڈیکل ہائجین نسٹی ٹیوٹ مانٹریل
(۹) مس گریس اودین ایم، اے (ایڈنبرا) او، بی، ای لنڈن + (۱۰) ڈاکٹر للی ڈر دیچر صاحبہ برلن (جرمنی) + (۱۱) ڈاکٹر ڈورس یخیز صاحبہ ویسنفیالیہ (جرمنی) +

ہندوستان:-

(بہ ترتیب حروف تہجی)

(۱) حکیم حاجی امجد علیخاں صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی (۲) ڈاکٹر اندر سین صاحب ایم اے، پی، ایچ، ڈی (۳) حکیم اکبر حسین صاحب الہ آباد +
(۴) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب، ایم، بی، سی، ایچ، بی (ایڈنبرا) +
(۵) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب، آئی، ایم، ایس، سی، آئی، ای، لاہور + (۶) ڈاکٹر بی، ایم شرما، ایم، ایس، ایم، ڈی، دہلی
(۷) حکیم حبیب اللہ صاحب سدہوری، حیدرآباد دکن + (۸) حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں +
(۹) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ دہلی +
(۱۰) خانصاحب حکیم سراج الدین احمد خاں صاحب + (۱۱) خانبہادر حکیم سید محمد صاحب داؤد نگری + (۱۲) حکیم ذاکر سید علی کوثر چاندپوری +
(۱۳) ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی + (۱۴) حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی، لاہور +
(۱۵) حکیم مولوی حاجی عبد اللطیف صاحب، طبیب خاص ریاست راجگڈھ + (۱۶) جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد دکن +
(۱۷) جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ ایم، ڈی، پرنسپل طبیہ کالج علیگڈھ + (۱۸) حکیم مولوی محمد عبد اللطیف صاحب فلسفی، لکھنوی +
(۱۹) ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی لاہور + (۲۰) حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب، لاہور
(۲۱) شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی لاہور (۲۲) حکیم ڈاکٹر مولوی فضل الرحمن صاحب رئیس الجامعہ طبیہ (۲۳) مولانا مولوی حکیم فرید احمد صاحب عباسی طبیہ کالج دہلی
(۲۴) حکیم مولوی محمد کبیر الدین قمر دل باغ دہلی +
(۲۵) حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب، راشد +
(۲۶) علامہ ادیب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر + (۲۷) حکیم محمود علیخاں صاحب ماہر اکبرآبادی
(۲۸) جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی +

ماہرین ویدک:-

(۱) پنڈت لہ اپندر ناتھ داس صاحب پرفیسر طبیہ کالج دہلی + کبیراج پنڈت اوپندر ناتھ، شرما، سہارنپور +
(۳) راج وید شدھنوا۔ ویدک ڈسپنسری نئی دہلی (۴) پنڈت کرشن دیال صاحب، امرتسر + (۵) کوبراج امرناتھ صاحب گرگ +

ادیب وافسانہ نویس:-

(۱) ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی + (۲) مولانا ابن الحسن صاحب فکر، ایم، اے + (۳) مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی +
(۴) ملا رموزی بھوپال + (۵) جناب ظفر قریشی بی، اے، دہلوی +

آرٹسٹ وکارٹونسٹ:-

(۱) مسٹر سمیع، جی، ڈی، آرٹ، دہلی + (۲) مسٹر اخلاق احمد صاحب دہلوی +

جلد | دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر (۶)

فہرست مضامین

آنکھ کی سہ رنگی تصویر صفحہ (۸)

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	۱
مباحث		
مسئلہ اصلاح تجدید	حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب	۲
الامراض والعلاج		
دتین (ٹیوبرکولین) کا مقامی اثر	از پروفیسر ڈاکٹر ایڈنٹونیل	۱۱
انتقاد		
مختلف کتب ورسائل	ادارہ	۱۵
افسانہ		۱۸
باب الصحت		
ہونیوالی ماں کی صحت کا سوال	از ڈاکٹر یولیبلا	۲۴
سائنس کی زبان سے لحم خنزیر کی بُرائی	سرچارلس ولیم بکنن	۲۶
معلومات		
ضبط تولید سے بیزاری		۲۹
پانی کی افراط وتفریط کے اثرات		”
امراض قلب اور گہرے سانس		
جنوں کی ترقی	۔	۳۰
انفلوئنزا پر فتح	۔	۳۰
چکھنے اور سونگھنے کی قوت		۳۱
مجربات		
میری بیاض کا ایک نسخہ	حکیم اکبر حسین الہ آباد	۳۲
تین قابلقدر مجرب نسخے	حکیم محفوظ عالم صاحب	۳۲
یرقان کا علاج	حکیم ہمایوں	۳۳
مجربات جوہر	حکیم سید رفیق احمد صاحب	۳۳
یونانی مجربات سفید نسواں	ڈاکٹر عبد الحمید چغتائی	۳۴
مراسلات		
آیورویدک و یونانی انجمن طبیہ یوپی	۔	۳۶
اطبا منظم ہو جائیں	۔	۳۷
انعامی کمیٹی کا ایک جلسہ	۔	۳۸
نقشہ پیدائش داموات دہلی	۔	۳۸
جوابات	مختلف اطباء	۳۹
سوالات	مختلف صحاب	۴۶

قیمت سالانہ ایکروپیہ | ممالک غیر سے تین شلنگ | فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ

خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں ۔ ”منیجر“

بعض اعتراضات کی تحقیق

قسط ہشتم

آنکھ کی تشریح میں متقدمین کی آنکھیں

کرنل بھولاناتھ مرحوم اگر زندہ ہوتے، تو آج میں اُن سے ادب کیساتھ سوال کرتا، کہ (بہ خیال موصوف) اس میں تو کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ متقدمین نے علم طب کی بنیاد محض قیاس و تخمین اور تکلمی دلائل پر رکھی ہے، اور آنکھ سے جہاں کہیں کام لینا چاہئے، ان کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہاں یہ اپنی آنکھیں میچ لیا کرتے ہیں؛ اسلئے ظاہر ہے کہ آنکھ کی تشریح بیان کرتے وقت جالینوس نے بھی حسب عادت آنکھیں میچ لی ہونگی، قدما کی تشریح میں نہ وہ طبقات ہونگے، نہ وہ رطوبات، جو آج مشاهدات سے ثابت ہیں: نہ اُنکی بتائی ہوئی تعداد فاضل کرنل صاحب کے بیانات سے مطابقت کھاسکیگی۔ نہ ان دونوں طبیوں کے رکھے ہوئے ناموں میں کوئی لغوی اور اصطلاحی مناسبت پائی جاسکیگی۔

آج اسی مقصد سے ہم اور آپ، دونوں ایک ساتھ، بمعیت روح بھولاناتھ، آنکھوں کی سیر آنکھوں سے کریں، دیکھئے چلئے — چمنستان قدرت کی بہار میں کیا کیا گل کھلتے ہیں۔ بخدا! آپ کوئی کمی نہ فرمائیے، اور "آنکھ کے دیکھنے میں" نکتہ چین آنکھوں سے کام لیجئے، اسکے بعد — اگر آپ کو متقدمین کے ان بیانات میں واقعات کی صحیح تصویریں نظر آئیں تو بھولاناتھ آنجہانی کی روح سے فرمادیجئے کہ آنکھیں محجوب ہیں — براہ کرم اپنے دعوے کو اب واپس لے لیں، اور اس نیک کام میں دیر نہ فرمائیں۔

قدماء کی تشریح میں آنکھ کے متعلق جو بیانات ملتے ہیں، انہیں بہ نظر اختصار مندرجہ ذیل اجزا میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: —

رطوبات چشم (Humours) هیومرز

— "آنکھ کے اندر تین رطوبتیں (هیومرز Humours) بہ ترتیب ذیل پائی جاتی ہیں؛

— کرۂ چشم کی پچھلی خلا میں رطوبت زجاجیہ (وٹریس باڈی[1] Vitreous Body) ہے، جو پگھلے ہوئے شیشے کی طرح نیم سیال اور گاڑھی ہوتی ہے (زجاج: کانچ)

— اسکے آگے رطوبت جلیدیہ (کرسٹےلائن لنز[2] Crystaline Lens) ہے، جو اولے کی طرح شفاف اور سخت ہے، اور جو بشکل مسور آگے پیچھے سے محدب ہے (جلید: اولہ)

---

[1] وٹریس باڈی کو وٹریس هیومر بھی کہا جاتا ہے (هیومر: رطوبت)

[2] لنز (Lens) کے لغوی معنی عدسہ (مسور) کے ہیں۔ اسکے بعد اب ہی مناسبت کی وجہ سے محدب شیشوں کو "لنز" کہا جانے لگا ہے۔ کرسٹےلائن Crystaline Lens کے لغوی معنے شفاف کے ہیں۔

؎ اسکے آگے رطوبت بیضیہ (ایکوأس ہیومر Aqueous Humour) ہے، جو انڈے کی سفیدی کی طرح شفاف ہو، اسی وجہ سے اس کا نام بیضیہ رکھا گیا ہو (بیض: انڈا)۔

طبقات چشم — ٹیونکز آف دی آئی Tunics of the eye

؎ کرۂ چشم پیاز کی طرح پرت در پرت، اور طبقہ بالائے طبقہ ہے، جن سے وسط میں ایک بڑی سی گول خلا پیدا ہو جاتی ہو جسکے اندر مذکورہ تینوں رطوبتیں بہ ترتیب بھری ہوئی ہیں۔

؎ ان طبقات میں سے سب سے بیرونی طبقہ طبقۂ صُلبیّہ (اسکلے راٹک کوٹ Scleratic Coat) ہے، جو بہت سخت اور مستحکم ہے (صُلبہ: سخت)۔

؎ اسی طبقہ کے اگلے حصّہ سے طبقۂ قرنیہ (کارنیا Cornea) بنتا ہو جو سینگھ کے باریک طبقات اور صیقل کئے ہوئے پرتوں کیطرح شفاف ہوتا ہے (قرن: سینگھ)۔

؎ اس سے اندر کی طرف طبقہ مشیمیہ (کورائڈ کوٹ Chorioid Coat) ہے جو جنین کی غشاء مشیمی اور آنول کی طرح بہت ہی عروقی ہے (مشیمہ: آنول، پلے سنٹا)۔

؎ اسی طبقہ کے اگلے حصہ سے طبقہ عِنَبِیّہ (آئرس Iris) بنتا ہے، جس کے وسط میں انگور کی طرح ایک سوراخ ہوتا ہے، جو انگور سے تنکہ الگ کرنے پر نظر آتا ہو (عِنَب: انگور)۔ اس سوراخ کو ثقبہ عنبیہ (پتلی، پیوپل Pupil) کہا جاتا ہے۔

؎ طبقہ عنبیہ سے متصل اسکی اندرونی سطح کے پاس کچھ اُبھار اور زوائد ہوتے ہیں [جنکو جسم زوائد ہُدبیہ (سیلی اری باڈی، Ciliary Body) کہا جاتا ہے]۔

؎ طبقہ مشیمیہ سے اندر کیطرف طبقہ شبکیہ (رٹنا Retina) ہے، جو رطوبت زجاجیہ کو اس طرح گھیرے ہوئے ہے جس طرح جال شکار کو گھیر لیتا ہے (شَبَکَہ: جال)۔

؎ طبقہ شبکیہ ہی میں عصبہ باصرہ (آپٹک نرو Optic nerve) کے ریشے آکر ختم ہوتے ہیں، گویا بینائی ہی کا عصب پھیل کر "شبکیہ" بنگیا ہے۔

؎ عصبہ باصرہ (آپٹک نرو) جب دماغ سے اُگتا ہے، تو دیگر اعصاب کی طرح اس پر وہ پردے بھی لپٹ جاتے ہیں، جو دماغ پر محیط ہوتے ہیں جس طرح درخت کی شاخوں پر وہ چھلکا محیط ہوتا ہو، جو تنہ پر لپٹا رہتا ہے، مثلاً اُم غلیظہ (ڈیورامیٹر Dura Mater) "اُم رقیقہ (پایامیٹر Pia Mater)

؎ آنکھ کا بیرونی دبیز طبقہ صلبیہ (اسکلیرا) دماغ کی بیرونی دبیز جھلی اُم غلیظہ (ڈیورامیٹر) سے اسی عصبہ باصرہ کے ذریعہ ارتباط رکھتا ہے۔ گویا وہ اسی دماغی پردہ کا بڑھاؤ ہے۔

؎ اسی طرح آنکھ کا درمیانی عروقی طبقہ مشیمیہ (کورائڈ)، دماغ کی عروقی جھلی اُم رقیقہ (پایامیٹر) سے ارتباط و تعلق رکھتا ہو گویا وہ اسی عروقی پردہ سے بنا ہے۔

؎ آنکھ کے ڈھیلے میں سامنے کی طرف (سب سے باہر) ایک جھلی ہوتی ہے، جو آنکھ کے ڈھیلے کو پپوٹوں سے، اور آنکھ کے دیگر عضلات سے ملاتی ہے؛ اسکو طبقہ مُلتَحِمَہ (کن جنکٹائیوا) کہا جاتا ہو۔ (ملتحمہ: ملنے والا، جڑجانیوالا)

؎ رطوبت جلیدیہ (لنز) پر مکڑی کے جالے کیطرح ایک باریک اور شفاف جھلی ہوتی ہے جس کو طبقہ عنکبوتیہ (کیپ شول آف دی لنز Capsule of the lens) کہا جاتا ہے جس میں کچھ ریشے طبقہ شبکیہ (رٹنا) سے، اور کچھ ریشے طبقہ مشیمیہ (کورائڈ) سے آتے ہیں۔

؎ دونوں طرف کے عصبۂ باصرہ (آپٹک نرو) جس کا دوسرا نام عصبۂ مُجَوَّفَہ ہے، دماغ سے نکلکر سامنے کی طرف اس طرح

بڑھتے ہیں کہ داہنے عصب کو ترچھے طور پر بائیں طرف چلتا ہوا اور بائیں عصب کو دائیں طرف، حتیٰ کہ دونوں باہم ملاقی ہو جاتے ہیں اس مقام اتصال کو جو صلیب کی شکل پیدا کر دیتا ہے، تقاطع صلیبی (آپٹک کیازما[1] Optic Chiasma) کہتے ہیں۔ اسکے بعد یہ دونوں اعصاب الگ الگ ہو کر دونوں آنکھوں میں چلے جاتے، اور پھیل کر طبقہ شبکیہ (ریٹنا) بناتے ہیں۔ طبقہ شبکیہ (ریٹنا) رطوبت زجاجیہ (وٹریس باڈی) پر محیط ہو جاتا ہے۔

ان حقائق کو پیش نظر رکھ کر پوری نکتہ بینی کے ساتھ شیخ الرئیس بو علی سینا مولف قانون، اور علامہ علی حسین گیلانی، شارح قانون کے الفاظ پڑھیے۔ دیکھیے، کرشمۂ قدرت کی کتنی حقیقتیں، آنکھوں کے متعلق، آنکھوں کے سامنے بے نقاب ہوتی ہیں۔ اسکے بعد دل سے سوچیے کہ کیا بلا دیکھے کسی شخص پر قانون قدرت کے اتنے طبقات روشن ہو سکتے ہیں؛ اور اسکے بعد کیا آپ یہ دعوے کرتے ہوئے نہ جھجھکیں گے، کہ

متقدمین نے علم طب کی بنیاد تکلمی دلائل پر رکھی ہے اور مشاہدات کو اپنے اصول سے دور پھینک دیا ہے؛ اس لیے طب قدیم سائنس نہیں ہو سکتی

شیخ اور گیلانی کے اقوال

عصب باصرہ (آپٹک نرو) کی تشریح میں شیخ نے لکھا ہے:-

فالزوج الاول مبدأه من غور البطنين المقدمين عند جوار الزائدتين الشبيهتين بحلمتي الثدي اللتين بهما الشم، وهو قصير مجوف يتيامن النابت منهما يساراً، ويتياسر النابت منهما يميناً، ثم يلتقيان على تقاطع صليبي، قانون، کتاب اول، بحث تشریح عصبا[ب]

دماغی اعصاب میں سے پہلا جوڑا[2] (عصبہ باصرہ، آپٹک نرو) دماغ کے بطن مقدم (سریبرم) کی گہرائی سے، اُن دو زوائد کے قریب نکلتا ہے، جو پستان سے مشابہت رکھتے ہیں (الفیکٹوری لب Alfactory ...) اور جنکے متعلق سونگھنے کی خدمت سپرد ہے۔ عصبہ باصرہ لمبائی کے لحاظ سے ایک چھوٹا سا عصب ہے جسکے اندر ایک سوراخ ہوتا ہے [جس میں ایک شریان مرکزی (سنٹرل آرٹری آف ریٹنا[3]) گذرتی ہے]۔ ان میں سے جو عصب بائیں طرف سے اُگتا ہے، وہ دائیں طرف میلان کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے، اور جو دماغ کے دائیں طرف سے اُگتا ہے، وہ (آگے بڑھتا ہوا) بائیں طرف میلان کرتا ہے پھر دونوں اعصاب تقاطع صلیبی (آپٹک کیازما) کی صورتیں ملتے ہیں

"ثم ينفذ النابت يميناً الى الحدقة اليمنى والنابت يساراً الى الحدقة اليسرى ويتسع نورهما حتى تشتمل على الرطوبة التي تسمى الزجاجية"۔

قانون، بحث تشریح اعصاب۔

پھر دائیں طرف کا عصب دائیں آنکھ میں، اور بائیں طرف کا عصب بائیں آنکھ میں داخل ہو جاتا ہے اسکے بعد اسکے دھاگے (عصبی ریشے، نرو فائبرز) پھیل جاتے ہیں (جس سے طبقہ شبکیہ (ریٹنا) کی صورت پیدا ہو جاتی ہے) حتیٰ کہ یہ اُس رطوبت کو گھیر لیتے ہیں جس کا نام رطوبت زجاجیہ (وٹریس باڈی) ہے۔

شیخ کے اس قول کے ذیل میں وضاحت و صراحت کے لئے علامہ علی حسین گیلانی نے آنکھ کے طبقات اور رطوبات کا مختصر سا خاکہ (کلام مجمل) ان الفاظ میں کھینچا ہے:-

---

[1] آپٹک کیازما کا لفظی ترجمہ تقاطع صلیبی بصری ہے۔ (آپٹک، بصری + کیازما، صلیب)۔

[2] متقدمین عصبہ باصرہ (آپٹک نرو) کو پہلا جوڑا کہتے ہیں۔ رہا عصبہ شامہ (الفیکٹوری نرو Alfactory nerve) جسکو آجکل پہلا جوڑا مانا گیا ہے اسے متقدمین دماغی زوائد میں داخل کرتے ہیں؛ کیونکہ عصبہ شامہ میں بعض خصوصیات ایسی مزید پائی جاتی ہیں، جو دوسرے دماغی نخاعی اعصاب میں کسی جگہ نہیں پائی جاتیں۔ [3] شریان شبکی مرکزی (Central Artery of the Retina)۔

لابد لتصويره من كلام مجمل يأتي تفصيله انشاء الله العزيز في موضع اليق به

عصبہ باصرہ (آپٹک نرو) رطوبت زجاجیہ (وٹریس باڈی) کو کیونکر گھیلیتا ہے، اسکی تصویر اتارنے کیلیے ایک مجمل کلام کی ضرورت ہے جسکی تفصیل انشاء اللہ العزیز کسی مناسب تر مقام میں بیان کیجائیگی۔ (گیلانی)

چنانچہ آنکھ کی مفصل تشریح امراض چشم (کتاب سوئم، قانون) کے ذیل بیان کی گئی ہے۔ یہ مقام تشریح اعصاب کا ہے۔ (دکبیرالدین)۔

وهو ان العصبة المجوفة المحاطة بالغشائين اذا دخل عظم الحجاج انبسطت هذه الثلثة على هيئة قريبة من هيئة انضاف كرة مجوفة يحيط بعضها بعضًا۔

تشریح چشم کا مجمل خاکہ — عصبہ مجوفہ (باصرہ: آپٹک نرو) جو دماغ کی دونوں جھلیوں (اُمِّ رقیق و اُمِّ غلیظ: پایا میٹر اور ڈیورا میٹر) سے گھرا رہتا ہے جب چشمخانہ کے اندر داخل ہوجاتا ہے۔ تو یہ تینوں چیزیں (پٹھہ اور دماغ کی دونوں جھلیاں) ایسے مجوف نیم کُروں کی طرح پھیل جاتی ہیں جو ایک دوسرے کے اندر رکھے ہوئے ہوں (جیسے پیالہ کے اندر پیالہ ہو)۔

طبقہ صلبیہ — فالطبقة المحيطة التي حدثت من انبساط جزء الغشاء الغليظ هي الطبقة الصلبية مجاورة للمحجر

چنانچہ وہ طبقہ جو باہر سے محیط ہے، اور جو اُمِّ غلیظہ (ڈیورامیٹر) کے ایک حصہ کے پھیلنے سے بنتا ہے۔ اس کا نام طبقہ صلبیہ (اسکلیرانگ کوٹ) ہے، جو چشم خانہ (محجر: آربٹ) کی ہڈیوں سے مجاور ہوتا ہے۔

طبقہ مشیمیہ — والطبقة التي حدثت في داخلها من انبساط جزء الغشاء الرقيق هي الطبقة المشيمية،

اور وہ طبقہ جو اسکے اندر [صلبیہ (اسکلیرا) کے اندر] دماغ کی باریک جھلی (اُمِّ رقیقہ، پایا میٹر) کے ایک حصے کے پھیلنے بنتا ہے، اسکا نام طبقہ مشیمیہ (کورائڈ کوٹ) ہے۔

طبقہ شبکیہ، رطوبت زجاجیہ — والطبقة التي حدثت داخل الكل من انبساط طرف العصبة المجوفة هي الطبقة الشبكية، وفيها الرطوبة التي تسمى الرطوبة الزجاجية؛ وهذه الطبقة تسمى شبكية لاحتوائها مع ما ينبت منها كما سيظهر على الزجاجية احتواء الشبكة بالصيد،

اور وہ طبقہ جو ان دونوں طبقات کے اندر عصبہ مجوفہ (باصرہ، آپٹک) کے سرے کے پھیلنے سے بنتا ہے، اس کا نام طبقۂ شبکیہ (رٹنا) ہے، اور اسی کے اندر وہ رطوبت ہے، جو رطوبت زجاجیہ (وٹریس باڈی) کے نام سے موسوم ہے۔ اس طبقہ کا نام "شبکیہ" اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ طبقہ، اور جو چیز اس سے اُگتی ہے (یعنی طبقہ عنکبوتیہ، کیپسول آف دی لنز)، جیساکہ آگے آنیوالا ہے، دونوں ملکر رطوبت زجاجیہ کو اس طرح گھیر لیتے ہیں جس طرح جال (شبکہ) شکار پر محیط ہوتا ہے۔

رطوبت جلیدیہ — وفوق هذه الرطوبة بلا فاصلة وضعت الرطوبة الجليدية التي هي اشرف اجزاء العين، ويغتذي هذه الجليدية بالزجاجية[1]

اس رطوبت (زجاجیہ) کے اوپر، بغیر کسی فصل کے، رطوبت جلیدیہ (کرسٹلائن لنز) رکھی ہوئی ہے، جو اجزائے چشم میں اشرف و اعلیٰ جزء ہے۔ رطوبت جلیدیہ کا تغذیہ رطوبت زجاجیہ سے قائم ہے۔

وحافات كلها تنتهي الى دائرة تسمى الاكليل

ان تمام طبقات کے کنارے اُس دائرہ پر ختم ہوتے ہیں جسکو اکلیل

[1] یہ نسخہ دیگر: رطوبت جلیدیہ (لنز) کو۔

(اس کلے رو کارنیل جنکشن) کہا جاتا ہو (یہ وہی مقام ہو جہاں آنکھ کی سیاہی اور سفیدی باہم ملتی ہیں)۔

بوتیہ| ثم ینعطف ذیل ھذہ الطبقة الشبکیة تسج منه طبقة رقیقه لطیفة فی غایة الرقة فلا یظھر منه بامعان النظر امثال نسج لبوت، تسمی طبقة عنکبوتیة، و یحیط علی الرطوبة لید یة،

پھر اس طبقہ شبکیہ (ریٹنا) کا دامن اندر کیطرف مڑ جاتا ہو جس سے ایک باریک نازک پردہ بنتا ہے، جسکی باریکی اور صفائی غایت درجہ کی ہے اور بہ غور دیکھنے سے مکڑی کا جالا سا نظر آتا ہو، اسی وجہ سے یہ پردہ طبقۂ عنکبوتیہ (کیپ شول آف دی لنز) کہلاتا ہو، جو رطوبت جلیدیہ (لنز) پر محیط ہے۔

نبیہ| و ینعطف ذیل المشیمیة و تحدث طبقة رقیقة الاطراف مستغلظة الوسط ویة تسمی طبقة عنبیة۔

اسی طرح طبقہ مشیمیہ (کورائڈ کوٹ) کا دامن اندر کی طرف مڑتا ہو جس سے ایک طبقہ بنتا ہے، جسکے کنارے (محیط، نسبتہً) رقیق ہوتے ہیں اور وسطانی حصہ (قدرے غلیظ)، اور جس میں پتلی (پیوپل) کا ایک سوراخ ہوتا ہو۔ اس طبقہ کا نام طبقۂ عنبیہ (آئرس) ہے۔

بیضیہ| و بینھا و بین العنکبوتیة الرطوبة بیضیة التی ھی فضلة غذاء الجلیدیة،

طبقہ عنبیہ (آئرس) اور عنکبوتیہ (کیپ شول) کے درمیان رطوبت بیضیہ (ایکوئس ہیومر) ہے، جو رطوبت جلیدیہ (لنز) کی غذا کا فضلہ[۱] ہے۔

رنیہ| و ینعطف ذیل الطبقة الصلبیة و یحدث الطبقة القرنیة الشفافة الحاکیة للون تحتھا

طبقہ صلبیہ (اسکلے راٹک کوٹ) کا دامن اندر کی طرف مڑتا ہو جس سے ایک شفاف پردہ طبقہ قرنیہ (کارنیا) پیدا ہوتا ہے، جو شفاف ہونے کی وجہ سے نیچے کے رنگ کو نہیں چھپاتا (چنانچہ اسی طبقہ کے نیچے طبقہ عنبیہ کا سیاہ رنگ نظر آتا ہو)۔

تمیہ| ثم تحدث من انعطاف ذیل جزء من سمحاق، بعد ما یتکون منه الاجفان الطبقة المسماة بالملتحمة، لالتحامھا بعضلات العین ۔ قول علامہ گیلانی جامع الشرحین، صفحہ ۳۰۱۔

پھر سمحاق (کھوپڑی کے اوپر کی جھلی، کرے نیل پری آسٹیم) کے ایک حصہ کا دامن مڑتا ہے، جن سے پہلے اجفان بنتے ہیں (پپوٹے کی جھلیاں بنتی ہیں)، اسکے بعد یہی جھلی پپوٹوں سے اُتر کر آنکھ کے ڈھیلے پر آجاتی ہو، جس سے ملتحمہ (کن جنکٹائیوا) پیدا ہوجاتا ہو۔ اس کا نام ملتحمہ اس وجہ سے رکھا گیا ہو کہ یہ عضلات چشم سے جڑ جاتا ہے (التحام: جڑ جانا)۔

خطاب

ہمارے ملک کے ڈاکٹروں میں سے جو لوگ تشریح کی سنگلاخ وادی سے عبور کر چکے، اور اسکی شہرۂ آفاق خشک گھاٹی کو طے کرنے اور

ے دیکھنا: (امعان نظر) کیا مشاہدہ کے حدود کے باہر کوئی چیز ہے؟ [۱] ممکن ہے کہ اس خیال سے بعض معترضین کو اتفاق نہ ہو، مگر کوئی حرج مجھے نہیں کوئی اصرار نہیں، میں خود کو انسان سمجھتا ہوں، ان تمام نظریات کا قیامت تک واجب التسلیم ہونا ضروری نہیں، جیسا کہ دنیا کے دیگر علوم سائنس کا

امتحان کی صعوبت کو برداشت کرنیکے بعد عملی زندگی میں اس سے کچھ تھوڑی بہت دلچسپی رکھتے ہیں، اُن سے میری گذارش ہے کہ وہ براہ کرم قدماء کے اس مجمل تشریحی بیان پر نظر عمیق ڈالیں ۔

میرا گمان ہے کہ شائد اس دعوے پر اُنہیں بڑی ہی دشواری لاحق ہوگی کہ " قدماء کا یہ بیان واقعات وحقائق ، اور مشاھدات پر مبنی نہیں ہے "۔۔۔

پھر میں کہتا ہوں کہ اگر بالفرض مشاہدہ سے انکے بیان کے بعض اجزا غلط بھی ہو جائیں، تو اس میں کیا حرج ہے ۔ میرا یہ دعویٰ کبھی نہیں ہو کہ قدماء سے مشاہدہ کے وقت غلطیاں سرزد نہیں ہوسکتیں؛ میں بار بار کہہ چکا ہوں جسکی تردید دنیا کی کوئی زبان نہیں کرسکتی، کہ مشاہدہ کرنے والوں سے خطا کاریاں ہر زمانہ میں ہوتی رہی ہیں ۔

تطبیق اصطلاحات (تشریح چشم)

اب میں اپنے اُسی دعوے کی طرف پھر عود کرتا ہوں کہ " طب جدید کوئی نئی تعمیر نہیں ہے ، اسکی بنیاد وہی قدیم تعمیر ہے ، جسے ہم طبِ قدیم ، یا طب یونانی کہتے ہیں چنانچہ یہ دعویٰ تشریح چشم کی اصطلاحات کی لغوی اور اصطلاحی مناسبات سے بھی عیاں ہورہا ہے
اب آپ آنکھ کی ان اصطلاحات کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھئے۔ دونوں کے درمیان ایک حیرت انگیز مطابقت نظر آئیگی ۔۔
اس مقصد کے لئے از سر نو قول شیخ سے شروع کیجئے ۔

تقاطع صلیبی

آپٹک کیازما
(Optic Chiasma)

جب ایک خط دوسرے خط پر عبور کرتا ہو، یا جب ایک سڑک دوسری سڑک سے ٹکرا کر آگے بڑھ جاتی ہے ، تو اُسکو کہا کرتے ہیں تقاطع
تقاطع کے معنی ہیں" ایکدوسرے کو کاٹنا "

صلیب کو ہر شخص جانتا ہے ، جسکے سمجھانے کی چنداں ضرورت نہیں ۔

عصبہ باصرہ (آپٹک نرو) کے مقام اتصال کو تقاطع صلیبی کہنا بہت ہی موزوں ہے جس میں وجہ تسمیہ کا پہلو نظر انداز نہیں کیا گیا
اسی اصطلاحی مناسبت کو تشریح جدید میں قائم رکھکر اسے آپٹک کیازما کہا گیا ہے ۔" آپ ٹک " کے معنے ہیں بصری، یا قوتِ بینائی سے متعلق ۔۔۔۔۔ اور کیازما کے معنے " صلیب " کے ہیں ۔ اس لئے صلیب بصری ۔

فاضل ڈاکٹر لینڈ (مولف امریکن میڈیکل ڈکشنری) لکھتے ہیں ،

Chiasma (Kiazm) [L. Chiasma; Gr, χιασμα] Adecussation or X shaped crossing

ترجمہ ؛ ۔۔" کیازم لاطینی لفظ کیازما سے نکلا ہے ، اور لاطینی لفظ در اصل گریک یعنی یونانی ہو (جسکے یونانی حروف اوپر لکھدیئے گئے ہیں)، کیازما کے معنے تقاطع کے ہیں ، یا تقاطع بشکل صلیب × "

طبقہ صلبیہ (صُلبہ)

اسکلے راٹک کوٹ (اسکلے را)
Sclerotic Coat (Sclera)

صلبہ کے معنے " سخت " کے ہیں ۔ اس پردہ کو سخت اس لئے کہا گیا ہو کہ یہ دیگر طبقات چشم سے دبیز اور مستحکم ہو کیونکہ یہ ایک ریشہ دار پردہ ہے ۔

اسی طرح اسکلے راٹک کا لفظ اسکلے سرا کی طرف منسوب ہو، جسکے معنے بھی سخت ہی کے ہیں ۔

طبقہ صلبیہ اور قرنیہ (اسکلے را اور کارنیا) کی تشریح میں فاضل گرے اپنی مشہور کتاب التشریح انگریز اناٹمی میں فرماتے ہیں ؛

The fibrous tunic of the bulb of the eye consists of an opaque, posterior part, ______ the sclera, and a

transparent anterior part, the cornea. *The Sclera*, so named from its density and hardness, is a firm membrane serving to maintain the form of the bulb. (Page 1011, 23rd, Edition) –

ترجمہ :- "کرۂ چشم کا ریشہ دار طبقہ (لیفی طبقہ) دو حصوں پر مشتمل ہے :- پچھلا تاریک حصہ اسکلے سرا (صلبیہ)، اور اگلا شفاف حصہ کارنیا (قرنیہ)۔"

- "اسکلے سرا کی وجہ تسمیہ اس طبقہ کی دبازت اور سختی ہے؛ یہ ایک مستحکم اور مضبوط جھلی ہے، جو کرۂ چشم کی شکل کو اپنے حال پر قائم رکھنے کی خدمت انجام دیتی ہے۔" (صفحہ ۱۰۱۱، تیئسویں تنقیح)۔

قرنیہ کارنیا Cornea

آنکھ کے بیرونی طبقہ کے اگلے شفاف جزء کو متقدمین نے قرنیہ اس وجہ سے کہا ہو کہ اگر سینگ کے باریک پرت تراشے جائیں اور ان کو صیقل کر دیا جائے، تو جس طرح یہ پرت شفاف ہونگے، اسی طرح طبقہ قرنیہ بھی شفاف ہو؛ یا یہ کہ اس طبقہ میں سینگ کی طرح پرت پرت ہوتے ہیں۔ (قرن = سینگ)۔

اسی طرح کارنیا کے معنے بھی قرنیہ (سینگ والا = سینگ جیسا) ہیں۔

فاضل ڈارلینڈ اپنے مشہور لغت میں لکھتے ہیں:

Cornea (Kor-ne-ah) [L. corneus: horny]. The transparent structure forming the anterior part of the external layer of the eyeball.

ترجمہ :- "کارنیا لاطینی لفظ کارنیس سے ماخوذ ہے، جسکے معنے قرنی (سینگ جیسے) کے ہیں۔ یہ ایک شفاف ساخت ہو، جو کرۂ چشم کے بیرونی طبقہ کا اگلا حصہ بناتا ہے۔"

علاوہ بریں عربی لفظ قرن اور انگریزی کا لفظ کارن Corn کے معنے بھی سینگ ہی کے ہیں۔

ان دونوں اصطلاحات کی ظاہری شکل میں اس قدر مجانست و مشابہت ہے کہ دونوں متحد الماخذ کہے جا سکتے ہیں جو دونوں طبوں میں اصالتاً بولے جاتے ہیں۔

مشیمیہ کورائڈ کوٹ (Chorioid Coat)

لفظ مشیمیہ جنین کے پردہ مشیمی (کوریَن) کی طرف، یا جنین کے مشیمہ (آنول: پلے سنٹا) کی طرف منسوب ہے۔ اس طبقہ کو مشیمیہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح جنین کے مشیمہ (پلے سنٹا) یا اسکے پردۂ مشیمی (کوریَن) میں رگیں بکثرت ہوتی ہیں، جن سے شکم مادر میں بچہ کی پرورش ہوتی ہے، اسی طرح آنکھ کا طبقہ مشیمیہ کثیر العروق ہے، جس سے اجزاء چشم کی پرورش ہوتی ہے۔

اسی طرح ڈاکٹری اصطلاح کورائڈ "کوریَن" کی طرف منسوب ہو، جو جنین کی بیرونی جھلی (غشاء مشیمی) کا نام ہے جس میں عروق کی کثرت ہوتی ہے، جنکی راہ جنین کی پرورش کا سامان پہونچتا ہو۔

ان دعاوی کی تصدیق کے لئے ڈارلینڈ کی عبارتیں ملاحظہ ہوں:

(1) *Choroid.* (Koroid) Resemling the Chorion, the dark brown, vascular coat of the eye between the sclera and the retina, whose *function it is to nourish* the retina and lens

ترجمہ :- "(۱) کورائڈ کے معنے ہیں "کوریَن (غشاء مشیمی) کے مشابہ"۔ کورائڈ آنکھ کے عروقی طبقہ کا نام

میزاب حلقی قرنی
عنبیہ
جیصیہ کا پچھلا خانہ
میعیہ کا اگلا خانہ
سیب وریدی صلبی
حلیدیہ
مجرائے عکدلی
ازجاجیہ
رطوبت
صلبیہ
شبکیہ
نقطہ مرکزیہ
شریان مرکزی شبکی
عصبی غلاف
عصبہ باصرہ

جس کا رنگ انگور جیسا ہوتا ہے اور جو طبقہ صلبیہ (اسکلیرا) اور شبکیہ (ریٹنا) کے مابین واقع ہے۔ اس طبقہ کی منفعت طبقہ شبکیہ اور رطوبت جلیدیہ کی پرورش کرنا ہے۔ (۲) کورائڈ (غشاء مشیمی) جنین کی دونوں جھلیوں میں سے بیرونی جھلی کا نام ہے۔

شبکیہ — ریٹینا — Retina

عصب باصرہ (آپٹک نرو) کے ریشوں کے پھیلنے سے آنکھ میں اندر کی طرف جو طبقہ حاصل ہوتا ہے اُسے قدماء نے شبکیہ کہا ہے، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ اسی طبقہ کو ڈاکٹری اصطلاح میں ریٹینا کہا جاتا ہے۔ شبکیہ دراصل لفظ شبکہ کی طرف منسوب ہے، جس کے معنے جال کے ہیں۔ اس طبقہ کو شبکیہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح جال کے اندر شکار گھر جاتا ہے، اسی طرح اس نے رطوبت زجاجیہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ارباب طب قدیم نے وجہ تسمیہ میں قدماء یونان کا تتبع کیا ہے، یا اور کوئی وجہ وجیہ پیدا کی ہے۔ تحقیق لغوی کی کاوش میں اگر آپ پڑیں گے تو آپ پر یہ حقیقت روشن ہو جائیگی کہ یہ بوسیدہ پیوند بھی اُسی خرقہ پارینہ سے مستعار لیا گیا ہے، جس کا نام طب قدیم ہے جس کے ارباب "کبھی حقیقت کو آنکھ سے دیکھنے کے عادی نہیں"۔

لفظ ریٹینا دراصل ریٹی Rete سے ماخوذ ہے، جس کے معنی جال کے ہیں۔ ملاحظہ ہو چیمبرز ڈکشنری۔ (N) A network of blood vessle, a plexus

ترجمہ:— ریٹی، عروق کا جال، ضفیرہ (جال، شبکہ)

ریٹی کا صیغہ تصغیر ریٹی کیول Reticule ہے، جس کے معنے "چھوٹے سے جال" کے ہیں۔

ریٹی فارم Retiform جال کی صورت۔ یہ دو کلمات سے مرکب ہے، ریٹی: جال، فارم: شکل، صورت۔

ریٹینا کی تشریحی ماہیت فاضل چیمبرز نے جو بیان کی ہے، اُس میں جال کا مفہوم بھی لے آئے ہیں؛ اگرچہ انہوں نے جال کے مفہوم کو عصبی ریشوں کی بناوٹ کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ مگر اس سے ہمیں کوئی تعرض نہیں، یہاں تو مقصود لفظی تحقیق ہے، جس سے وجہ تسمیہ پر روشنی پڑ سکتی ہے۔

لکھتے ہیں:

Retina, The inner-most coating of the eye of a fine network of optic nerves.

ترجمہ:— ریٹینا (شبکیہ): اعصاب باصرہ کے نازک جال کا ایک طبقہ ہے، جو آنکھ میں سب سے اندر پایا جاتا ہے۔

فاضل ڈارلینڈ اپنے لغت میں لکھتے ہیں:

Retina (retinah) The innermost tunic and perceptive structure of the eye, formed by the expansion of the optic nerve, and covering the back part of the eye.

ترجمہ:— ریٹینا (شبکیہ) آنکھ کا اندرونی طبقہ اور حساس ساخت ہے؛ یہ طبقہ عصب باصرہ (آپٹک نرو) کے پھیلنے سے بنتا، اور آنکھ کے پچھلے حصہ پر استر کرتا ہے۔

رطوبت زجاجیہ — وٹریس باڈی — Vitreaus body

رطوبت زجاجیہ کے ذیل میں بتایا جا چکا ہے کہ زجاج کانچ (شیشہ) کو کہتے ہیں، چونکہ یہ رطوبت پگھلی ہوئی کانچ کی طرح شفاف اور نیم سیال ہوتی ہے، اس لئے متقدمین نے اس کا نام زجاجیہ رکھا ہے۔ یہی وجہ تسمیہ ڈاکٹری اصطلاح میں متقدمین یونان سے لی گئی ہے، وٹریس کے معنے بھی زجاجیہ کے ہیں۔ فاضل ڈارلینڈ لکھتے ہیں:

Vitreous (Vitreus) [L. vitreus: glassy]. (1) Glass like or hyaline. (2) The vitreous body or humor; the semifluid, transparent substance which lies between the retina and the lens of the eye.

ترجمہ :۔ " وٹریس [لاطینی ۔ وٹریس ، گلاسی (شیشہ جیسا)] (۱) کانچ جیسی یا زجاجی ۔ (۲) وٹریس باڈی (جسم زجاجی) ، یا وٹریس ہیومر (رطوبت زجاجیہ) ، نیم سیال ، شفاف جوہر ہے ، جو آنکھ کے طبقہ شبکیہ (ریٹینا) اور رطوبت جلیدیہ (لنز : عدسہ) کے درمیان واقع ہے "

ملتحمہ

کن جنکٹا ئیوا
Conjunctiva

لفظ ملتحمہ — التحام سے ماخوذ ہے ، جس کے معنے جڑ جانے ، متحد ہو جانے ، اور زخم بھر جانے ہیں ۔ طبقہ ملتحمہ کو " ملتحمہ " اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس طبقہ سے عضلات چشم جڑ جاتے ہیں ، جیسا کہ علامہ علی حسین گیلانی کے قول میں آپ نے پڑھا ۔

اسی طرح ڈاکٹری مصطلاح کن جنکٹا ئیوا درصل ملتحمہ کا لفظی ترجمہ ہے ۔ کن جنکشن Conjunotion کن جنکٹو Conjunctive اور کن جنکٹا ئیوا Conjunctiva کا مادہ اشتقاق ایک ہی ہے ۔

کن جنکشن کے معنے بھی التحام (مل جانا ، جڑ جانا ، متحد ہو جانا) ہی کے ہیں ۔

اسی طرح کن جنکٹو کے معنے ملتحمہ کے ہیں (جڑ جانیوالا ، متحد ہو جانے والا) ، یا اسکے معنے " جوڑنے والے " کے ہیں ملاحظہ ہو چیمبر کے الفاظ :—

Conjunction, Connection, union.

Conjuctive, closely united: serving to unite, connective.

کن جنکشن : اتصال ، اتحاد ، التحام ۔

کن جنکٹو : اچھی طرح جڑا ہوا (ملتحم) : جوڑنے والا ، ربط پیدا کرنے والا ۔

فاضل ڈارلینڈ اپنے لغت میں لکھتے ہیں :—

Conjunctiva. [L] The delicate membrane that lines the eyelids and covers the eyeball in front.

" کن جنکٹا ئیوا (ملتحمہ) ایک باریک جھلی ہے جو پپوٹوں کے اندر استر کرتی ، اور کرۂ چشم کو سامنے کی طرف ڈھانکتی ہے "

نتیجہ ماسبق

آنکھ کی تشریح کے یہ قدیم و جدید بیانات اس بات کی عینی شہادت ہیں ، کہ

(۱) تشریحی حقائق کے مطالعہ میں متقدمین نے یقیناً آنکھوں سے کام لیا ہے ۔

(۲) طب جدید کا قصر رفیع درصل طب قدیم کی بنیاد پر قائم ہے ۔

ان دعاوی سے اگر کسی فریق کے جذبات کو ٹھیس لگے ، اور میرے یہ الفاظ سامعہ کیلئے بارگوش ہیں ، تو علمی لیاقت یہ ہے کہ وہ بھولا ناتھ آنجہانی کی طرح بہادری کے ساتھ تردید کے لئے کھڑے ہو جائیں ۔ جن کے لئے محض اتنی " شرط " ضروری ہے کہ وہ نفس دعوے اور موضوع کو سمجھتے ہوں ۔

درنین (ٹیوبرکولین) کا مقامی اثر

از پروفیسر ڈاکٹر ایڈ مونڈ نوبیل دیانہ (آسٹریا)

پروفیسر ایڈمونڈ نوبل (آسٹریا) نے مندرجہ ذیل مضمون عرصہ ہوا ہماری درخواست پر عنایت فرمایا تھا لیکن مضمون اول تو جرمنی زبان میں تھا۔ دوسرے خالص علمی اور اصطلاحی تھا۔ جرمنی زبان کے جاننے والوں سے ہمارا ملک بالکل ہی خالی نہیں ہے اسی طرح بہت سے اصحاب ایسے بھی نکلیں گے۔ جنہوں نے علم طب کی تعلیم جرمنی زبان میں حاصل کی ہے لیکن ایسے اصحاب ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتے جو جرمنی زبان سے بھی واقف ہوں اور طبیب بھی ہوں اور خالص طبی مضامین کا اپنی زبان میں کامیاب ترجمہ بھی کرسکیں۔ یہی اسباب ہیں جنکی وجہ سے ہیں غیر ملکی زبانوں کے فنی مضامین کے تراجم میں کافی دقت ہوتی ہے۔ اس دقت کو کچھ وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو ترجمہ اور تالیف کے میدان کی قدم آزمائی کرتے ہیں۔ پیش نظر مضمون بہت سے مراحل طے کرنیکے بعد آج شائع ہو رہا ہے۔ اسکے متعلق یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ بحالات موجودہ یہ کس حد تک ناظرین کے لئے مفید ہو سکتا ہے جب کہ ہمارے ہم پیشہ بھائی ابھی علم الجراثیم کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں، تاہم اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلیگا کہ ناظرین طب جدید اور اسکے حاملین کے متعلق یہ اندازہ ضرور لگالینگے کہ انکے بحث اور عمل کا دائرہ کہاں ہے اور انکی تیز گامی کیا کیا نتائج ہمارے سامنے لارہی ہے مضمون کو عام فہم بنانے کی خاص کوشش کی گئی ہے۔ تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ عوام فن کیلئے قابل فہم ہو گیا ہے۔

اس سلسلہ میں ہمیں فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ طبیہ کا بھی شکرگذار ہونا چاہیئے جنہوں نے اس مضمون کی بعض اصطلاحی پیچیدگیوں سلجھادیا ہے۔ "ہمدرد صحت"

جب درنین (ٹیوبرکولین) استعمال کیجاتی ہے تو اس کا اثر تین شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے جن سے ہمکو دلچسپی ہے۔ جب کسی دودھ دینے والے جانور ین ڈیوبرکولین دیجا تے تو اسکے جسم میں سوجن ورم نمودار ہوتی ہے اسکی حسب ذیل تین شکلیں ہیں۔

اس عضو کی مقامی سوجن جسمیں کہ براہ راست درنین (ٹیوبرکولین) داخل کی گئی ہو (جلد، تحت الجلد، غشاء مخاطی)

عمومی شکل، حرارت کی زیادتی میں تبلی۔

ورمی شکل اس حصے میں جہاں مرض دقی ڈیوبرکوسس) ہو (اجتماعی ردعمل Herdreaction)

اگر ان تینوں شکلوں کا تفصیل سے ذکر کیا جائے تو مضمون نہایت طویل ہو جاویگا۔ اسلئے میرا ارادہ ہے کہ یہاں میں صرف درنین (ٹیوبرکولین) کے اثر سے بحث کروں، اور یہ اسلئے بھی ٹھیک ہے کہ دوسری دو شکلیں بچوں کے امراض میں ایک دوسرے درجہ کی اہمیت رکھتی ہیں۔

ٹیوبرکولین کی وجودی تاثیر (اسکی اہمیت میں بعد کو بیان کرونگا) حسب ذیل طریقوں سے عمل میں لائی جاسکتی ہے:۔

ٹیوبرکولین کو تحت الجلد داخل کرنیسے (چبھونے کا اثر)

ٹیوبرکولین کو جلد میں داخل کرنے سے (اثر اندرون جلد)

جلد کی سطح کو کھرچنے سے (جلدی اثر)

ٹیوبرکولین کے ملنے سے یا جلد پر ٹیوبرکولین کا مرہم لگانے سے (جلد کے اوپر کا اثر)

ٹیوبرکولین کو غشاء مخاطی Mucous membrane پر ملنے سے (مخاطی اثر)

مرض دقی (ٹیوبرکولوسس) یا مرض سل کا مادہ جو جراثیم سلیہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اسکو سلین بھی کہا جاسکتا ہے۔

اثر، عمل، ردعمل، تاثیر، تفاعل۔

(۱) زیر جلد اثر و عمل

جن ڈاکٹروں نے اول اول مادہ سلیہ (ٹیوبرکولین) کو استعمال کیا انہوں نے ہی یہ بات دیکھی کہ مادہ سلیہ کی پچکاری (انجکشن) سے مقامی سوجن
بات کا واضح نمودار ہوا۔ شاید اسکے اچھی طرح سے مطالعہ نہ کرنے کی بھی یہی وجہ ہوئی ہوگی کہ یہ علامتیں باقاعدگی کے ساتھ ہمیشہ نمودار نہیں ہوتی تھیں۔ ۱۸۹۱ء میں
اپسٹین نے Epstein ایسے ظہور کو اس عمل کی خصوصیت سمجھا۔ ۱۸۹۲ء میں ایشرش Eschrich نے انکا نام "چبھونے کا اثر"
Stitch reacti رکھا ان نہایت مبہم اشکال کے متعلق اور کوئی نتیجے نہیں نکالے گئے۔

پیرکے Pirquet اور شک Schick نے ۱۹۰۳ء میں یہ نظریہ قائم کیا کہ بہت سی بیماریوں کیساتھ اجسام ترافیہ
زہر پیدا ہونے کی وجہ سے بیماریوں کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں اسی طرح مادہ سلیہ (ٹیوبرکولین) کا عمل بھی ایک ایسا ہی تریاقی اثر ہے، اور مقامی عمل نتیجہ ہے اک
زہریلے اجسام کے بننے کا، جو کہ مادہ سلیہ کیساتھ اجسام تریاقیہ کے ملنے سے بنتے ہیں۔ ۱۹۰۷ء میں شک نے گراٹز کے شفاخانے میں جو تحقیقات کی اسکی
اسکو چبھونے کے اثر کی خاص خصوصیت بتایا۔ مگر وہ یہانتک نہیں پہونچا کہ "چبھونے کے اثر" کو تشخیص مرض کا ایک ذریعہ مقرر کردے۔ اشپنگلر
Spengl اور کلنگمیلر Klingmuller نے بھی مادہ سلیہ کے استعمال سے یہ نتیجے نہیں نکالے۔

۱۹۰۶ء میں ہمبورگر نے Hambourger کو سب سے پہلے اسپنگلر کے مطالعات کی تائید کی اور معلوم کیا کہ "چبھونے کا اثر" مرض
سلی (ٹیوبرکلوسس) میں نمودار ہوتا ہے، اور یہ کہ صحیح طریقے کے استعمال کرنے سے وہ ہمیشہ نمودار ہوتا ہے اور یہ کہ وہ بخار کے اثر سے بہت زیادہ
ن ہے اور یہ کہ اسکو نمودار کرنے کے لئے مادہ سلیہ (ٹیوبرکولین) کی نہایت ہی کم مقدار استعمال کرنی چاہیئے۔

ہامبورگر نے یہ بات بھی ثابت کردی کہ اگر مادہ سلیہ (ٹیوبرکولین) کی مقدار نہایت احتیاط سے مناسب دی جاوے تو ہر ایک عمومی عمل برطرف کیا جا سکتا
ر ہامبورگر نے ٹیوبرکولین کی مناسب مقدار ٹھیک ٹھیک مقرر بھی کردی، جسکے ذریعہ "چبھونے کے اثر" کو مقامی ٹیوبرکولین کی جانچ کی فضیلت حاصل ہوگئی
اسی قسم کے نتیجوں پر ۱۹۱۰ء میں ریوشل Reuschel بھی پہونچا۔

(۲) اثرات اندرون جلد

مینڈیل Mendel نے ۱۹۰۸ء میں ان خیالات کا اظہار کیا کہ مادہ سلیہ (ٹیوبرکولین) کے اندرون جلد استعمال سے خاص طور پر صاف
ف نتیجے نکلنے چاہئیں۔ مانتو Mantoun نے اس طریقہ کو اثرات **اندرون جلد** نام دیا جس سے گویا اس بات پر زور دیا کہ ہامبورگر نے
ت ٹیوبرکولین کے زیر جلد استعمال کے بارے میں کہی ہے، وہ بات اثرات اندرون جلد کے متعلق بھی صحیح ہے۔ مگر جو مقدار مانتو نے ٹیوبرکولین کی مقرر کی
یوبرکولین کی جانچ کے تخمینے میں بہت کم ہے۔

(۳) جلدی اثرات (پیرکے رد العمل)

پیرکے جانچ کا تعلق ۱۹۰۷ء میں گائے کی چیچک (کاؤپوکس Cowpox) سے ہوگیا جب کوئی شخص کسی بچے کو گائے کی چیچک
(کاؤپوکس) کے مادہ سے ٹیکہ لگاتا تھا تو ٹیکہ لگنے کی جگہ پر اثرات کے نمودار ہونے میں کئی دن لگ جاتے تھے، اگرچہ بڑے بچوں یا بڑوں کو وہ ٹیکہ لگتا تھا تو اثر
پہلے نمودار ہوتا تھا حتیٰ کہ بعض اوقات ۲۴ گھنٹے ہی کے بعد۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا تھا کہ ٹیکہ نہایت کامیاب ہوا۔ اسی مفہوم میں پیرکے نے ٹیکہ
طریقہ کو مرض سلی (ٹیوبرکلوسس) میں بھی استعمال کیا اور اس رویہ کو جو کوخ koch کے طریقے سے جسم کے اندر پیدا ہوتا تھا باہر کی طرف منتقل
کیا، اور اس طرح سے اثرات کا حصول آسان کردیا۔

پیرکے جانچ کی اصل ابتدا ۱۹۰۲ء میں ہوئی تھی۔ اس کا **نظریہ عفونت** Infection یعنی زہریلے مادہ کے داخلے کے
سے اثر کے نمود ہونے تک امراض اور ٹیکہ کے اوپر مطالعات کے بعد جس نتیجے پر پہنچا وہ یہ تھا کہ، پیرکے کو یہ معلوم ہوگیا کہ کوخ کے ملاتین ردعمل
ہے زہریلے مادہ کے جسم میں داخل ہو جانے کا، یعنی بیمار عضو کا ردعمل ہے۔

(۴) اثرات بالائے جلد

پیرکے جانچ کے بعد ۱۹۰۸ء میں مورو Moro نے یہ انکشاف کیا کہ مادہ سلیہ (ٹیوبرکولین) کی مرہم (پرانی ٹیوبرکولین کوخ ۵۰٪ لانولین) مذکورہ مقام پر لگانے سے ایک خصوصی ردعمل نمودار ہوتا ہے

(۵) عینی ردالعمل (وولف آئزنر، کالمیٹ) رھینو ردالعمل (دوپوں، موتنیے)

یہ دونوں جو پیرکے جانچ کے بعد بیان کئے گئے مگر انسانی طب میں عملی کام نہ ہونے کی وجہ سے پھر چھوڑ دئے گئے ہیں۔ اس لئے میں بھی ان کے ذکر سے قطع نظر کرتا ہوں۔

ٹیوبرکولین کی مختلف جانچوں کے عملی طریقے اور بچوں میں ٹیوبرکولین کی حساسیت کے امتحان کے طریقے

اگر ہم یہ دریافت کرنا چاہیں کہ مادہ سلیہ (ٹیوبرکولین کے ردعمل کی قابلیت کسی بچے میں کتنی ہے، تو یا تو پیرکے کا امتحان، یا جلد کے اوپر کا ردعمل استعمال ہوگا۔

امتحان پیرکے Pirquet test کنسنٹریٹڈ آلٹ ٹیوبرکولین کوخ Concentrated Alt tuberculin koch سے کیا جاتا ہے۔ پہلے بچے کے بازو کو کہنی کے نیچے ایتھر سے صاف کرنا چاہیئے، پھر ٹیوبرکولین کے دو قطرے (جنکے درمیان چار انچ کا فاصلہ ہو) جلد پر ڈالنے چاہیں۔ پھر پیرکے برمے Drill سے ٹیوبرکولین کے دونوں قطروں کے درمیان برمے کو گھما کر جلد کھرچی جائے۔ اور اسکے اوپر سے پتلی روئی ٹیوبرکولین کی جگہ پر لگائی جائے، اور اسٹکنگ کا پھایا اس پر لگایا جائے۔

۴۸ گھنٹے کے بعد دیکھا جائے۔ مثبت حالت (مادہ سلیہ کی موجودگی) میں ٹیوبرکولین کے قطروں کی جگہ سرخی اور سوجن (اُبھار) نظر آئیگا۔

امتحان بالائے جلد Percutaneous test مٹر کے دانے کے برابر ٹیوبرکولین کا مرہم (مورو Moro) پرکوتان مرہم (ہامبورگر واشٹارڈنر Hambourger and Stardner یا ڈیرموٹوبین Dermotubin (لووین اشٹائین Lowen Stein خوب اچھی طرح سے سینے کی جلد پر ملی جائے۔ مثبت حالت میں ۲۴ سے ۴۸ گھنٹہ میں چھوٹی چھوٹی گرمیں (دانے) دکھائی دینگے۔

قریب قریب ۱۰ فیصدی ٹیوبرکلوسس (مرض درق) کے مریض بچوں پر ان دونوں امتحانات یعنی امتحان پیرکے یا امتحان بالائے جلد کا کچھ اثر نہیں ہوگا لیکن اگر یقین کے ساتھ ہم یہ جاننا چاہیں کہ مرض ٹیوبرکلوسس (مرض درنی، سلی) کا مواد ان بچوں میں داخل نہیں ہوا ہے تو اگر ان دونوں امتحانات کا نتیجہ منفی نکلا ہے، تو ہامبورگ کا زیرجلدی امتحان یا مانتو کا امتحان اندرون جلد ٹیوبرکولین کیساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ یہاں یہ کہدینا چاہیئے کہ ان دونوں امتحانات کے لئے ہمکو ہامبورگر کی تیار کی ہوئی آلٹ ٹیوبرکولین کی مقدار دینی چاہیئے۔ امتحان پیرکے یا امتحان بالائے جلد منفی ہونے پر ۱/۱۰ ملی گرام ($\frac{1}{10}$ mg) زیرجلد یا اندرون جلد، اور اگر یہ جانچ بھی منفی نکلے تو ایک ملی گرام (1 mg)۔ مثبت حالت میں اکثر ۲۴ گھنٹے ہی بعد ورنہ صاف صاف ۴۸ گھنٹے کے بعد خوب سرخی اور سوجن (اُبھار) نمودار ہوجاتی ہے

اسکے ساتھ ہی چبھونے کے محل سے ۸ یا ۱۰ گھنٹے ہی کے بعد آدھے یا پونے انچ کے فاصلے پر چبھونے کی جگہ سے خفیف سی سرخی اور درد کا سا اثر معلوم ہوتا ہے

اگر ایک ملی گرام آلٹ ٹیوبرکولین Alt tuberculin سے بھی ٹیوبرکولین کی جانچ منفی نکلے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹیوبرکلوسس (مرض سلی) کے زہر کا دخل نہیں ہوا ہے۔

ٹیوبرکولین کے امتحان مثبت سے کیا ظاہر ہوتا ہے

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ٹیوبرکلوسس کے جراثیم (سلی مواد) بدن کے اندر داخل ہوگئے ہیں، اور یہ کہ یہ جراثیم لگ گئے ہیں جنہوں نے اپنا عمل
کیا ہے۔ بالعموم اس مثبت ردعمل سے یہ نتیجہ نکالنا ضروری نہیں ہے کہ جراثیم نے اپنا فعل شروع کردیا ہے، اور مرض سل ستانے لگا ہو۔ اگر ہم بچہ
... سال سے لیکر تمام بچپنے کی عمر میں ٹیوبرکولین کی جانچ کرتے رہیں۔ تو ہمکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے، ایسے بچوں کی تعداد جن میں
ان کا ردعمل مثبت ہوتا ہے بڑھتی جاتی ہے۔ پولاک Pollak نے جو اعداد و شمار شہر ویانہ کے متعلق جمع کئے ہیں۔ ان سے یہ معلوم ہوتا
مدرسے بچوں میں جنکی عمر ۶ سال ہے ۶۰ فیصدی، اور جنکی عمر ۱۴ سال ہے ۸۵ فیصدی، ایسے بچے ہیں جنمیں ٹیوبرکولین کا ردعمل مثبت ہے
اس کے کیا معنی؟ اسکے یہ معنی ہیں کہ کبھی اُنکے جسم میں جراثیم داخل ہو گئے، مگر پھر یہ جراثیم چونہ جیسے مادہ سے گھر گئے، اور جسم میں انہوں نے
ابتدائی گروہ بنالیا اور انکے جسموں میں جب سے زندہ موجود ہیں۔ ان زندہ جراثیم کی فعالیت زندگی ہماری آجکل کی معلومات کے مطابق، مرض ٹیوبر
(مرض دق) کی اضافی مناعت Relative immunity کا اساس ہے۔ ٹیوبرکولین کا مثبت ردعمل جب ایکدفعہ معلوم
ہو تو پھر وہ زندگی بھر مثبت ہی رہتا ہے۔ گو ذرا بڑی عمر کے بچوں میں جلدی اور بالائے جلد ردعمل منفی نکل آئیں، مگر زیر جلد اور اندرون جلد بڑی مقدار میں
کے دسویں حصہ سے ایک ملی گرام) ٹیوبرکولین کے ردعمل قریب قریب بلا استثنائے مثبت ہی نکلیں گے

مجھ کو صرف ایک مثال ایسی ملی ہے کہ ایک آٹھ سال کے بچے میں ایکدفعہ امتحان پیرکے سے مثبت ردعمل ہوا۔ اور چار سال کے بعد باوجودیکہ ایکس رے
سے گون کا گروہ Ghon herd نظر آیا۔ پھر بھی ۱۰ ملی گرام تک آلٹ ٹیوبرکولین کوخ Alt tuberculin koch
جلد استعمال کرنے سے ردعمل منفی نکلا۔ اس حالت میں ہم صرف یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ زندہ جراثیم تو موجود نہیں، مگر ساتھ ہی مرض درنی سے تعدیہ
قوت مناعت immunity بھی موجود نہیں۔ اگر ٹیوبرکولین کا سارا امتحان منفی نکلے تو ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ کبھی تعدیہ نہیں ہوا
اگر ہم مذکورہ بالا استثنیٰ مثبت ردعمل سے چشم پوشی کریں تو ہمکو یہ معلوم ہوگا کہ ایسا ردعمل ایک اضافی صورت میں مرض درنی کے دوسرے درجے کے
میں مدرسے کے آخری سالوں میں درپیش ہوگا۔ ایسی حالتوں میں اگر ٹیوبرکولین زیادہ مقدار میں استعمال کیجائے تو ردعمل کی قابلیت پھر پیدا ہوجاوے گی
مگر ٹیوبرکولین کا ایک منفی ردعمل (اکثر اضافی) Relative بعض حالتوں میں جو عملاً اہم ہیں پاتے ہیں۔

کھسرہ میں۔ کھسرے والے (چوتھے دن تک پوسٹ اکسانتھیم) کی حالت میں پہلے کا مثبت جلد غائب ہوجاتا ہے (ٹیوبرکولین کا ردعمل)
چھونے کے ردعمل کے ذریعہ سے یہ بتایا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ ٹیوبرکولین سے بالکل بے حسی نہیں ہے۔ بلکہ حس بہت کم ہوگئی ہے۔

ملیار ٹیوبرکلوسس میں۔ ٹیوبرکلوسس کی مختلف کا خیثش حالتوں میں، امسلوائڈوز وغیرہ میں حسب رائے پیرکے ان حالتوں میں ایر
کردیجاتی ہے۔ ایرگین۔ ان اجسام کو کہتے ہیں جو ٹیوبرکولین اور خلیہ Cell میں طبی تعامل پیدا کرتے ہیں۔ اس روشنی میں ہمکو یہ نظر آتا ہے
بیماری میں ٹیوبرکلوسس کی دفاعی طاقت کم ہوجانے کی وجہ سے کھسرے کے بعد اکثر ٹیوبرکلوسس کی بیماری بڑھ جاتی ہے اگر ہم پیرکے کے مفہوم کے
لین کو اجسام تریاقیہ تصور کریں تو یہ بات ہماری سمجھ میں آسانی سے آجاتی ہے کہ انکے الگ ہوجانے سے جسم بے پناہ ہوجاتا ہے اور جراثیم اس پر قبضہ کر کے پھیلنا
تے ہیں۔ (۳) ٹیوبرکولین کی بڑی مقدار پچکاری کرنے کے بعد (ٹیوبرکولین کے ذریعہ علاج سے) جو کچھ کہ کہا گیا اس سے یہ بات صاف طور سے معلوم
ہے کہ ٹیوبرکولین کے مثبت تاثیر کی اہمیت اُسی قدر زیادہ ہوتی ہے جس قدر کہ بچہ کمسن ہو۔ پہلے سال میں مثبت اثر سے یقین کے ساتھ معلوم ہوجاتا
ہے Active process موجود ہے اور اگر اس سے پہلے بچہ کا ردعمل منفی تھا تو یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ جراثیم کا داخلہ نیا ہی ہے یعنی تعدیہ ابھی
ہے۔ ان حالتوں میں مزید کارروائیوں کی ضرورت ہے (یعنی علاج وغیرہ کی) منفی ردعمل بھی فردی حالت میں اسی قدر اہم ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلیگا کہ عفونت ٹیوبرکلوسس
سے پاک ہے ٹیوبرکولین کا ردعمل جو عملاً آسانی سے کیا جاسکتا ہے وہ پیرکے جانچ Pirquet test مع چھوٹی موٹی تبدیلیوں کے ہے اور تمام
سوسائٹی کے ہر طبقے کے لوگوں میں، بچوں میں بڑوں میں، غرض تمام بنی نوع انسان میں ٹیوبرکلوسس کے پھیلنے کا اندازہ کرنے کے لئے ایک بہت ہی قیمتی کار
کرنا مشکل ہے ٹیوبرکلوسس کے علاج اور دیکھ بھال کے لحاظ سے پیرکے جانچ Pirquet test اپنی کامیابی اور تاثیر میں ایک عظیم الشان
ہے۔ آج ہمکو شکر کے ساتھ اس شخص کو یاد کرنا چاہیئے، جس نے ۲۰ سال کے قریب ہوئے دنیا کو یہ برکتوں سے بھرا ہوا تحفہ دیا ہے، اس نے ایک ایسی چیز
ہے جس نے صرف بچوں کے ٹیوبرکلوسس کے تخیل ہی کا فقط انقلاب نہیں کیا ہے بلکہ طب و ڈاکٹری کی ہر شاخ کو گرانبار احسان کردیا ہے۔ یہ شخص

Clemens Pirquet

انتقاد

ترجمہ کبیر جلد سوم

تقطیع ۲۹×۲۲ ، ضخامت ۴۴۴ صفحات ، قیمت دو روپے آٹھ آنہ ، علاوہ محصول

ملنے کا پتہ دفتر المسیح قرول باغ ، دہلی ۔

علامہ نفیس بن عوض کرمانی کی عظیم الشان تالیف " شرح اسباب " کو طب یونانی کے معالجات میں جو درجہ حاصل ہے وہ کسی صاحب فن سے پوشیدہ نہیں ۔ ترجمہ کبیر اسی کتاب کا ترجمہ ہے اور ایسا ترجمہ ہے جسکو مشکل ہی سے ترجمہ کہا جا سکتا ہے ، فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب کا نام اس ترجمہ کی خوبی کیلئے کافی ضمانت ہے ۔ تمام شرح اسباب کا ترجمہ چار جلدوں میں منقسم ہے ! اسوقت ہمارے سامنے اس ترجمہ کی تیسری جلد ہے جو پانچویں مرتبہ چھپی ہے ۔ اسی سے اسکی مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ، ترجمہ کبیر ہندوستان کی تقریباً تمام طبی درسگاہوں میں جہاں ہندوستانی زبان میں طب کی تعلیم دیجاتی ہے ۔ داخل نصاب ہے ، ہمکو یہ دیکھکر مسرت حاصل ہوئی ہے کہ حکیم صاحب موصوف نے عدیم الفرصتی کے باوجود اس ایڈیشن میں کافی اضافات کئے ہیں جس سے اسکی افادی حیثیت بہت بڑھ گئی ہے ۔ یہ جلد امراض جگر سے شروع ہو کر عورتوں کے اعضائے تناسل کے امراض پر ختم ہوتی ہے ۔ اس سلسلہ میں جن امراض کا تذکرہ فاضل نفیس نے کیا ہے ۔ مترجم نے بعض بعض جگہ ان پر توضیحی اشارات لکھے ہیں ۔ ان کے علاوہ بعض جدید امراض کے بیان کا اضافہ کیا ہے ۔ اندازہ ہے کہ اس جلد میں تقریباً سو صفحات کے اضافات ہیں ۔ آخر میں اعضاء متعلقہ کی مختصر تشریح بھی سہولت کے لئے لکھدی گئی ہے بہرحال یہ ترجمہ اس قابل ہے کہ ہر طبیب اسکو اپنے مطالعہ میں رکھے ۔ شرح اسباب کے کمل ترجمہ کی قیمت جو چار جلدوں پر مشتمل ہے دس روپے ہے ۔ اور یہ پیش نظر تیسری جلد مندرجہ بالا پتہ سے ڈھائی روپیہ میں مل سکتی ہے ۔ کاغذ کتابت وطباعت وغیرہ موزوں و مناسب ہے ۔

تربیت جنسی

تقطیع ۲۲×۸ ضخامت ۱۰۶ صفحات ، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ، پتہ :- دفتر جنسی زندگی قرول باغ دہلی

جناب حکیم محمد علی صاحب قریشی کامل طب والجراحت نے شاید " جنسیات " کو اپنی توجہ کا مستقل مرکز بنا لیا ہے ۔ لیکن غنیمت ہے کہ اس جنس کے مصنفین اور مؤلفین کے گروہ میں آپنے اپنی پوزیشن کو ذرا بلند اور اپنے طریقہ عمل کو کچھ مختلف رکھا ہے ۔ حکیم صاحب اس موضوع لطیف پر کئی کتابیں تالیف فرما چکے ہیں اس وقت تربیت جنسی ہمارے سامنے بغرض اظہار خیال موجود ہے ۔ اس رسالہ میں بقول مؤلف شباب کی سرمستیوں اور نوجوانوں کی شہوانی گتھیوں کو نہایت تفصیل اور احتیاط سے تحریر کیا گیا ہے ۔ رسالہ دو حصوں میں منقسم ہے ، پہلے حصہ میں بارہ باب قائم کئے گئے ہیں اور دوسرا حصہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے ہر باب ایک دلچسپ عنوان رکھتا ہے ۔ ہمارے خیال میں یہ رسالہ اسوجہ سے قابل ترجیح ہے کہ اسکے مؤلف ایک صاحب فن اور اس موضوع پر طبی نقطہ نظر سے قلم اٹھانے کی اہلیت رکھتے ہیں ۔ بہرحال یہ رسالہ جوانوں کے مطالعہ کے لئے ان کتابوں سے بدرجہا مفید ہے جو اس مقصد یا کسی اور مقصد کے لئے آئے دن " تصنیف " ہوتی رہتی ہیں اور جن کے لئے طبیب ہونے سے زیادہ ایک لفظ نگار ادیب ہونے کی ضرورت ہے ۔

شائقین مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرمائیں ۔ رسالہ کی لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے ۔

فلسفہ ہومیوپیتھی

تقطیع ۲۲×۱۸ ، ضخامت ایک سو چار صفحات ، قیمت دو روپے ۔

پتہ :- ہیلتھی ہومیوپیتھک ہال ، لاہور ،

ہومیوپیتھک طریقہ علاج پر یہ کتاب جناب ڈاکٹر کرم چند صاحب ہیلتھی ایم ، ڈی ، ہومیو نے تحریر فرمائی ہے ۔ سرسری طور پر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب نے اسکی تالیف میں توجہ اور سلیقہ سے کام لیا ہے اور اپنے مطالب کو واضح کرنے کیلئے اچھا پیرایہ اختیار کیا ہے ۔ یہ کتاب تقریباً ۵۰ چھوٹے چھوٹے عنوانات پر تقسیم کی گئی ہے بعض عنوانات مطالعہ کے لائق ہیں ہمارے خیال میں ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب لکھکر ہومیوپیتھی کی اچھی خدمت [illegible] اس کا مطالعہ مفید ہوگا ۔

نئی جوانی

تقطیع ۲۰×۲۲ ضخامت ۱۵۲ صفحات، قیمت ایک روپیہ چار آنہ، پتہ :- گپتا اینڈ کمپنی [illegible] +

پنڈت کرشن کنوردت صاحب شرما صنفیات پر کئی رسالے شائع کر چکے ہیں، آپ نے حال ہی میں ایک رسالہ نئی جوانی کے نام سے لکھا ہے۔ اس رسالہ میں شادی شدہ لوگوں کے لئے اپنی رنگ میں مفید باتیں درج کی ہیں۔ اسکے بعد مقوی غذاؤں اور [illegible] پر خاص خیال کیا ہے۔ سب سے آخر میں ہر قسم کے مقوی نسخے جن کی ایسے لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے جمع کئے ہیں۔ پنڈت جی نے یہ کتاب ایک خاص انداز میں لکھی ہے اور یہ انداز عام پسند، عام فہم اور دلچسپ ہے، ضرورتمند اوپر لکھے ہوئے پتہ سے منگائیں +

مجموعہ صحیہ (کابل)

تقطیع ۱۹×۲۹ ضخامت ۵۲ صفحات، قیمت سالانہ پانچ روپے چار آنے۔

پتہ :- منتظم مجموعہ صحیہ" کابل" افغانستان ! افغانستان کی وزارت صحت کی طرف سے یہ ماہانہ رسالہ چند مہینے سے نکلنا شروع ہوا ہے جس میں صحت و طب کے متعلق مفید معلومات و اطلاعات شائع ہوتی ہیں۔ ہم اس کے تین نمبر دیکھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ افغانستان کی وزارت صحت اپنے فرائض کو نہایت حسن و خوبی سے انجام دے رہی ہے۔ اور اپنے ملک میں شفاخانوں اور صحت گاہوں کے قیام میں سرگرمی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مجموعہ صحیہ کا اجرا بھی ان ہی مظاہروں میں سے ایک ہے جس سے افغانستان کے باشندے بہت سو فائدے حاصل کرینگے۔ رسالہ کے مُدیر جناب رشید لطیفی صاحب ہیں جو اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھتے ہیں، مفید صحی اور طبی مضامین لائق اور قابل اصحاب قلم لکھتے ہیں اور بیرونی ملکی صحت کی اطلاعات بھی پابندی سے شائع کیجاتی ہیں۔ رسالہ کا کاغذ نہایت نفیس اور دبیز اور طباعت دیدہ زیب ہے، ہم اپنے جدید معاصر کا دلی خیر مقدم کرتے ہیں +

مشیر الاطبا کا تذکرۂ عقاقیر

تقطیع ۱۸×۲۲ ضخامت ۱۶۰ صفحات، قیمت غالباً ایک روپیہ،

ناظم مشیر الاطبا، بیڈن روڈ، لاہور

مشیر الاطبا نے اپنا سالنامہ تذکرۂ عقاقیر کی صورت میں نکالا ہے جس میں ۴۴ بوٹیوں کے مختلف نام اور انکی مختصر تاریخ، مقام پیدائش، اقسام اور انکے افعال و خواص وغیرہ لکھے گئے ہیں، ادارہ مشیر الاطبا کے علاوہ اس تذکرہ کی تحریر میں عقاقیر سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب نے بھی حصہ لیا ہے۔ مجموعہ بحیثیت مجموعی دلچسپ ہے۔ چار سہ رنگی اور کچھ یکرنگی اور دستی تصاویر بھی اس میں شامل ہیں۔ کتابت و طباعت اچھی ہے۔ شائقین مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرمائیں +

روزنامہ "چہرہ نما" قاہرہ

تقطیع ۲۲×۳۲ $\frac{1}{8}$ ضخامت ۳۶ صفحات، قیمت سالانہ بارہ روپیہ،

پتہ :- منتظم چہرہ نما، قاہرہ (مصر)

روزنامہ چہرہ نما ۱۹۰۴ء سے جاری ہے۔ اور مصر میں ایرانی زبان کا نہایت باوقار اخبار ہے۔ اسکے بانی مرحوم عبد المحمد تھے جنکا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ اب بھی یہ روزنامہ مؤدب زادہ صاحب کی ادارت میں اسی شان سے جاری ہے جس طرح اسکے سابق ایڈیٹر اور بانی اسکو چلا رہے تھے، چہرہ نما اپنے اندر بعض خصوصیتیں بھی رکھتا ہے، ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ایران اور مصر کی سیاسی، ادبی، علمی اقتصادی اور اجتماعی تحریکات کا سرسری اندازہ ہم صرف اس روزنامہ سے لگا سکتے ہیں۔ اس میں ان تمام مندرجہ بالا موضوعات پر بیش قیمت اور علمی مضامین شائع ہوتے ہیں، یورپ کی سیاسیات پر بھی عمدہ مقالات اپنے ناظرین تک پہونچاتا رہتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ روزنامہ اور ترقی کریگا۔

مشرقی جنتری سنہ ۱۹۳۷ء

تقطیع ۲۲×۲۹ ضخامت [illegible] صفحات، قیمت دو آنے [illegible]

پتہ :- دفتر مشرقی جنتری کوچہ چیلان، دہلی۔

دہلی سے مشرقی جنتری چار پانچ سال سے شائع ہو رہی ہے۔ اور ہر سال اسکے مرتب جناب حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب سہسوانی ایڈیٹر رسالہ تندرستی پہلے سے بہتر شکل میں پیش کرتے ہیں، سنہ ۱۹۳۷ء کی جنتری جو اس وقت ہمارے سامنے ہے کیا بلحاظ طباعت کیا بلحاظ ترتیب کیا بلحاظ مضامین، غرض ہر طرح پچھلی جنتریوں سے ممتاز اور ناظرین کیلئے مفید ہے۔ لیکن بازار کی اکثر جنتریوں کے مقابلہ میں مشرقی جنتری [illegible] کا ایک نظر دیکھنے سے اسکی خصوصیات معلوم ہو جاتی ہیں۔ جنتری کے لوازم کے ساتھ مضمون سب [illegible]

سے صرف تین آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگالیں، یا اپنے شہر کے کتب فروشوں سے فی آنہ میں خریدیئے!
تاجرانہ قیمت، سوا چھ روپے سینکڑہ، علاوہ محصول وغیرہ ہے!

بکھرے پھول

تقطیع $\frac{20 \times 30}{16}$، ضخامت ۳۲ صفحات قیمت تین آنے، مع محصول!
پتہ مہتمم کتب خانہ اسلامیہ، ملا ٹولہ، جون پور

یہ چھوٹی چھوٹی نظموں کا ایک مختصر سا مجموعہ ہے۔ جو جناب کامل بی، اے جونپوری کے فکر کا نتیجہ ہیں، موصوف ایک خوش فکر اور ہونہار شاعر ہیں۔ اور شعر و سخن میں ایک امتیاز حاصل کرنے کی کوشش میں معروف ہیں، ان کی نظمیں تصنع سے خالی ہیں ان میں سادگی پائی جاتی ہے، اصول زندگی، محنت، میری دنیا، جالا، خواب، ڈاکیہ، وغیرہ نظمیں دلچسپ ہیں۔
یہ مجموعہ بچوں کے لئے بہت مفید ہوگا: تین آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگا لیجیے +

تحفۂ اسلام

سائز $\frac{29 \times 22}{16}$ ضخامت ۱۴۴ صفحات۔ قیمت ۱/-
پتہ: انجمن رفیق الاسلام، گوڑگانوہ +

یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے، جسے انجمن رفیق الاسلام گوڑگانوہ نے خان صاحب مولوی محمد ظفر صاحب ایم، اے، ایل ایل بی وکیل سے لکھوا کر شائع کیا ہے۔ رسالہ میں سوال وجواب کے دلچسپ پیرایہ میں اسلام کے اصول، اور اسکی تعلیم، مساوات، اور دیگر تعلیمات کو بیان کیا گیا ہے۔
مسلمان بچوں اور غیر تعلیمیافتہ مسلمانوں میں اسلامی تعلیم پھیلانیکے لئے یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔ اس مقصد میں یہ کامیاب ہے خواہش مند پانچ پیسے کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمالیں۔ مخیر اصحاب پانچ روپے کی سو کاپیاں منگا کر مفت تقسیم کر سکتے ہیں

~~~~~~~ ... ❦ ... ~~~~~~~

~~~~~~~

دوسرا دماغ

از جناب ڈاکٹر کلیفورڈ ایم، ڈی،
ترجمہ :- ظفر قریشی دہلوی، بی، اے

آج جو عجیب و غریب واقعہ آپکے سامنے دہرا رہا ہوں گذشتہ صدی کے اواخر میں ہوا تھا۔ میں اس وقت راجپوتانہ میں ایک ریاستی گاؤں میں تعطیلات کے دن آرام و سکون کے ساتھ گذار رہا تھا کہ ایک دن شام کو یکایک مجھے اطلاع ملی کہ چند میل کے فاصلہ پر جو قصبہ تاراگڈھ ہے وہاں کے رئیس و جاگیردار سوائی مادھو سنگھ جی دفعتاً علیل ہوگئے ہیں قرب و جوار میں کوئی طبی امداد نہیں مل سکتی، اتفاق سے میرا یہاں ہونا وہاں کے لوگوں کو معلوم ہوگیا، انہوں نے ایک گاڑی بھیجکر مجھے طلوایا۔

تاراگڈھ ایک تاریخی مقام ہے، یہاں جس رئیس کے ہاں میں جا رہا تھا وہ ایک پرانے گڈھ یا قلعہ میں رہتے صدیوں سے ان کے آبا و اجداد کے قبضہ میں چلا آتا تھا۔ اور امتداد زمانہ کے باعث کہنگی اور بوسیدگی کا شکار ہو چکا تھا اور...... بہت ہی ڈراونا اور معلوم ہوتا تھا۔ میری گاڑی جب اس گڈھی کے پاس پہنچی تو ایک خاتون بہت گھبرائی ہوئی، پریشان خاطر ویران حال سامنے آئی اس کے ساتھ نرم بھی تھا۔ جب اس نے تپاک سے مجھ سے اندر چلنے کی درخواست کی تو معلوم ہوا یہ خاتون سوائی مادھو سنگھ جی رئیس تاراگڈھ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نام ریبا تھا۔ کماری ریبا نے کہا " صرف دو گھنٹہ ہوئے مہاراج گھوڑے پر بیٹھکر گئے تھے اور راستہ ہی میں گر پڑے۔ اس وقت سے تکلیف ہے۔ اگرچہ ہوش میں ہیں اور سب کو پہچانتے ہیں۔ مگر ان کے دماغ پر صدمہ پہنچا معلوم ہوتا ہے "

" کیا میں مریض کو چلکر دیکھ سکتا ہوں "

ضرور تشریف لائیے۔ کماری نے کہا

غرض کماری ریبا اور میں مریض کے کمرے میں پہنچے۔ خوابگاہ میں ایک مسہری پر وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک ادھیڑ عمر عورت جسے کماری ریبا نے لاکے نام سے یاد کیا اور ایک نوکر کے پاس کھڑے تھے۔ خوابگاہ کی کھڑکیاں تازہ ہوا آنے کے لئے کھلوا دی گئی تھیں۔

میں نے مریض کے قریب بیٹھکر آہستہ آہستہ باتیں کرنی شروع کیں۔ مریض اپنے ہوش و حواس میں تھا اگرچہ آہستہ بول رہا تھا کیونکہ حادثہ کی نقاہت بہت بڑھ گئی تھی۔ مہاراج نے اپنے گرنے کا سارا حال سنایا اور کہا کہ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ گھوڑے سے سر کے بل گرا اور اس کے بعد ہوش نہیں رہا۔ میں نے چوٹ کا معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ ریڑھ کی ہڈی پر صدمہ پہنچا ہے۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے جلدی آرام ہو جائیگا۔

مریض کو سانس لینے میں بڑی تکلیف ہو رہی تھی اور کچھ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کا دم گھٹ رہا ہے۔ یکایک اسکو نقاہت زیادہ معلوم ہونے لگی، یہ سوالات کے جواب نہ دے سکا۔ آنکھیں بند کرلیں۔ کماری ریبا نے کہا باپ کیسے ہیں ؟ میں نے کہا بہت اچھی حالت میں ہیں۔ دماغ پر کوئی صدمہ اور نہ ریڑھ کی ہڈی میں سے زیادہ خون بہا ہے۔ کوئی خطرہ کی بات نہیں ہے۔ رات بھر ہم انتظار کرتے ہیں اگر تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو کل بمبئی سے کسی سی کو بلالیں گے ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ کماری ریبا کہنے لگیں اب کیا علاج تجویز کیا ہے۔ میں نے کہا ایسے کیسوں میں جو معمولی ادویہ کی ضرورت وہ میں دیرہا ہوں۔ رات کو بیہوشی کی تکلیف جاتی رہیگی اور صبح تک وہ صحت مند ہونے لگیں گے۔

رات کو میں مریض کے پلنگ کے برابر بیٹھا رہا۔ کماری ریبا کمرہ کے دوسرے دروازے کے پاس ایک آرام کرسی پر دراز، ملازم اور ایک عورت سامنے کے برابر جو کمرہ تھا اس میں موجود رہے۔ صبح کو مریض نے آنکھ کھولی اور بہت کمزور آواز میں پکارا " میں کہاں ہوں "

بتایا آپ گھوڑے پر سے گر پڑے تھے اس لئے کمر میں چوٹ لگی ہے جلد آرام ہو جائے گا۔ مریض نے کچھ سوچکر جواب دیا۔ " ہاں مجھے یاد پڑتا ہے گر پڑا۔ ڈاکٹر صاحب ہیں نہ آپ ؟ "

○ افسانہ کو عام فہم اور دلچسپ بنانے کے لئے افراد اور مقامات کے ناموں کو تبدیل کر دیا گیا ہے (مترجم)

"میں نے جواب دیا" میں ڈاکٹر داما ہوں اور آپکے علاج کے لئے آیا ہوں، مریض کو پیاس کی شدت تھی اور نفس بھی غیر منظم تھا، میں نے پانی
اسکے منہ سے لگا دیا اور پوچھا "اب طبیعت کیسی ہے" مریض نے اپنی لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہا "کون؟ گنگا بی؟"
کماری ریبا کرسی پر سے اٹھ کر آئی۔ "پتاجی میں ہوں تمہاری ریبا۔ گنگا بی یہاں نہیں ہے، گنگا ——— ؟

"اچھا !" مریض پھر بیہوشی کی حالت میں پہنچ گیا۔ میں نے کماری ریبا سے کہا کہ چوٹ خطرناک نہیں ہے یہ معمولی علامات ہیں جو جلد دور ہو جائینگی۔ کسی ماہر کو بلانے کی ضرورت نہیں۔ ہاں خاندانی ڈاکٹر سردار کیپٹن مول چند کو بلا لیا جائے کیونکہ وہ مریض کی حالت سے، مزاج اور کیفیت سے زیادہ آگاہی رکھتے ہیں۔ چنانچہ تجویز ہوئی کہ کیپٹن مولچند کو تار دے دیا جائے۔

تار دیدیا گیا مگر تین گھنٹہ میں ڈاکٹر صاحب کا جواب آگیا کہ مجھے زکام ہو گیا ہے اور نارگڈھ پہنچنے میں ایک دن سے زیادہ دیر لگے گی اس سے پہنچنا مشکل ہے۔ کماری ریبا نے کہا آپ ان کے آنیکا خیال نہ کیجئے بلکہ مریض پر جیسے توجہ تھی جاری رکھئے۔ میں نے کہا آپ بے فکر رہیں کسی قسم کی تردد کی ضرورت نہیں ہے۔

دن گذرتا رہا شام تک رئیس نارگڈھ کی صحت بہت بہت اچھی معلوم ہونے لگی۔ مگر سورج ڈھلتے ہی اس کے چہرے پر ہوائیاں اُڑنے لگیں عضا تشنج اور حالت متغیر ہو گئی۔ میں نے طاقت کی دوائیں دیں اور سر پر مالش کی جس سے وہ کسی قدر مطمئن ہو گیا۔ مگر نقاہت کے باعث اُس کی آنکھیں بند
میں نے کماری ریبا سے کہا تمہارے باپ کو کوئی دماغی فکر۔ کوئی پریشانی اور دل پر بوجھ نہیں ہونا چاہیئے وہ اگرچہ آہستہ آہستہ صحت کی طرف جا رہے ہیں لیکن مریض کو اور خاصکر ایسے مریض کو جیسی پرسکون فضا کی ضرورت ہے وہ میسر نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے باپ کو کوئی غم ہے۔ اس کو دور کیجے؟۔

کماری ریبا کے چہرہ پر میرے ان لفظوں سے ایک عجیب کیفیت پیدا ہو گئی۔ وہ کسی اندرونی غم یا قلبی بار کو دبانا چاہتی تھی لیکن آنکھیں اسکی غمازی کر رہی تھیں وہ کرسی پر دھم سے گر پڑی اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "ڈاکٹروں کے لئے یہ کہدینا بہت آسان ہے کہ مریض کو غم و فکر سے دور رکھو لیکن کون ہے جو غم اور فکر اور دل کی پریشانیوں سے آزاد ہے ——— بیشک یہ دور نہیں ہو سکتا ———"
میں نے تسلی دیتے ہوئے کہا لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اس پرسکون فضا کا پیدا کرنا مریض کے صحت مند ہونیکے لئے کتنا ضروری ہے۔
"ہاں میں جانتی ہوں مگر ——— مگر ———" وہ کچھ نہ کہہ سکی اور پریشان و مضطرب ہو گئی اور برابر کے کمرے میں چلی گئی میں اس کی تہ تک نہ پہنچ سکا۔

رات کو بھی میں مریض کے ساتھ رہا۔ رات کو تین بجے مریض نے آنکھیں کھولدیں۔ اگرچہ اسکی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا تھا دماغ اس کا ابھی تک سو رہا ہے یا مفلوج ہے۔
مریض نے اسی حالت میں کہنا شروع کیا ——— پیاری گنگا بی ——— ہاں، آؤ! ——— آؤ! ۔ جلدی آؤ۔ مجھے پیار کرو۔ میرے پاس بیٹھو۔ میری پیاری گنگا ——— !"

وہ یہ کہکر پھر خاموش ہو گیا اور گہری نیند سو گیا۔
میں نے فیصلہ کر لیا کہ صبح ہوتے ہی گنگا بی کے اسرار سے آگاہی حاصل کرونگا۔ جب تک اس مریض کے دل و دماغ پر کوئی بار ہے اور دور نہیں ہو جاتا اس وقت تک مرض میں افاقہ نہیں ہوگا۔

دوسرے روز میں نے گنگا بی کے بارے میں پوچھا تو کماری ریبا نے اپنے کمرے میں لیجا کر مجھے ایک نوجوان اور خوبصورت عورت کا فوٹو دکھایا اور کہا کہ یہ میری سوتیلی بہن ہے۔ اس کی ماں زچگی کی حالت ہی میں مر گئی تھی میں نے اسے اس طرح پالا گویا وہ میری سگی بہن تھی۔ ہم میں اور اس میں بہت پیار تھا۔ باپ بھی اسے بہت ہی چاہتے تھے اور اس کو ہر وقت ... اپنے ساتھ رکھتے تھے اور اس کی پڑھائی لکھائی کے لئے بھی بہت کچھ کر رکھا تھا۔ ایک استاد مسٹر فتح سنگھ اسے انگریزی پڑھانے آیا کرتے تھے وہ ایک نوجوان اور بہت عمدہ چال چلن کے آدمی تھے۔ قابلیت میں بھی اچھے تھے۔ جب گنگا بی کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو باپ نے چاہا کہ اسکی شادی ایک رئیس سردار ساون سنگھ سے کر دی جائے جو اگرچہ دولتمند خاندانی آدمی تھے مگر عمر میں بہت بڑے تھے اور جاہل تو تھے ہی یہ۔ گنگا بی کو یہ رشتہ قدرتی طور پر بالکل ناپسند تھا اور دوسری طرف

کی طرف مائل تھی مگر باپ بھلا اس غریب استاد سے اور وہ بھی غیر راجپوت سے اسکی شادی کرنے پر کیونکر آمادہ ہو سکتے تھے اس لئے انہوں نے ایک پٹھان سے شادی کی بات طے کر دی۔ تمام اطراف کے رئیس امیر کبیر اور بڑے بڑے مہمان جمع ہوئے۔ سب انتظامات مکمل تھے۔ کھانے تیار ہو چکے۔ سجاوٹ ہو رہی تھی اور ہر طرف چہل پہل تھی۔ پتاجی بہت نازاں اور خوش و خرم تھے۔ تبھی گنگا میرے کمرے میں آئی اور مجھ سے چپک کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ میں سمجھی شوہر کے گھر جانے اور ساتھ کے چھوٹ جانے کا غم اسے نڈھال کر رہا ہے۔ اس لئے میں نے اسے بہت تسلی اور دلاسا دیا۔ وہ چپ چاپ میرے کمرے سے چلی گئی۔

جب پھیروں کا وقت آیا تو دلہن غائب تھی۔ ہر طرف دیکھا بھالا پتہ نہ چلا۔ براتی واپس چلے گئے۔ باپ کو جس قدر صدمہ ہوا ہو گا اسکو لفظوں میں بیان کرنا دشوار ہے۔ تیسرے روز ایک خط بمبئی سے آیا ہوا ملا جو پتاجی کے نام تھا۔ خود گنگا کے ہاتھ کا تھا جس میں لکھا تھا کہ میں ایک بوڑھے اور جاہل کے ساتھ شادی نہیں کر سکتی تھی اور نہ یہ چاہتی تھی کہ باپ کو تکلیف دوں۔ میں نے مسٹر فتح چند سے شادی کر لی ہے جو یہاں ایک کالج میں پروفیسر ہو گئے ہیں۔ مجھے پتاجی کی ناراضگی کا از حد صدمہ ہے۔ لیکن کیا کروں مجبور ہوں۔ معاف کیجئے۔

پتاجی نے یہ خط پڑھ کر میرے ہاتھ میں دیا میں نے پڑھ کر افسوس کا اظہار کرنا چاہا کہ پتاجی نے مجھے ڈانٹ دیا اور خط کو پرزے پرزے کر کے پھینک دیا۔ اور مجھ سے ڈانٹ کر کہا آئندہ اس گھر میں گنگا بی کا نام نہ لیا جائے اور نہ اس بدنیت لڑکی سے سروکار رکھا جائے۔ اگر پھر کبھی میرے سامنے اس کا نام لیا تو اچھا نہ ہوگا۔ اگر تم نے اس کے ساتھ ذرا بھی تعلق رکھا تو تم بھی میرے گھر سے چلی جانا۔

لیکن میں نے اس دھمکی کی کوئی پروا نہیں کی اور خفیہ خفیہ اس سے ایک نئے پتہ سے خط و کتابت کرتی رہی۔ ایک سال گذرنے کے بعد گنگا کے لڑکا پیدا ہوا اور میں نے پتاجی کو یہ خبر سنائی اس طرح کہ یہ نہ معلوم ہو کہ میری خط و کتابت ہوتی رہی ہے بلکہ یہ کہہ کر کہ بمبئی میں میری ایک سہیلی ہے جو گنگا کے مکان کے پاس ہی رہتی ہے اور اس کے خط سے ایسا معلوم ہوا ہے۔ پتاجی نے کہا "میں اپنی جاگیر کس کے سپرد کروں گا۔ یہ لڑکا بھی اس کا حقدار ہو سکتا ہے۔؟"

میں حیرت سے ان کا منہ تکنے لگی کہ آج یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ کہنے لگے —— گنگا میرے لئے مر گئی ہے میری طرف سے وہ بھاڑ میں جائے لیکن اس کا لڑکا ضرور اس قابل ہوگا کہ میں اسے جاگیر کا مالک بنا جاؤں۔ میرے ہاں کوئی لڑکا نہیں ہے۔ تم کو جو دینا تھا دے دیا۔ اب سوائے اس لڑکے کے کوئی حقدار نہیں دکھائی دیتا۔ اگر تم کسی طرح اسکو لکھ سکتی ہو تو لکھ دو کہ میں اسکے لڑکے کو دیکھنا چاہتا ہوں جب وہ ایک برس کا ہو جائے تو میرے پاس بھیج دینا۔

ایک سال تک میری اس کی خط و کتابت ہوتی رہی۔ گنگا نے چاہا کہ باپ خطا معاف کر دیں لیکن میں نے اسے لکھ دیا کہ اس کا تو کبھی خیال بھی مت کرنا۔ وہ تمہاری صورت دیکھنے سے بیزار ہیں ہاں تمہارا لڑکا خوش نصیب ہے کہ وہ اسے دیکھنا اور اسکو پالنا اور اسے جاگیر کا مالک بنانا چاہتے ہیں۔ جب اس کی پہلی سالگرہ ہو جائے تو اسے یہاں بھیج دینا۔

ایک سال ختم ہونے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ پروفیسر فتح چند کا انتقال ہو گیا۔ اب گنگا بے یار و مددگار تھی اور میری بھیجی ہوئی امداد پر گذارا کرتی تھی۔ اب لڑکے کو کسی طرح بھی نہیں بھیج سکتی تھی۔ کیونکہ خاوند کے مر جانے کے بعد وہ ایک منٹ کے لئے بھی اپنے کلیجہ کے ٹکڑے کو علیحدہ کرنا نہیں چاہتی تھی۔ جب وہ لڑکا دو سال کا ہو گیا تو ماں نے اس کا ایک فوٹو بھیجا جسکو باپ نے پسند کیا اور کہا کہ گنگا سے کہو کہ وہ لڑکے کو بھیج دے۔ صرف فوٹو دیکھ کر میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ ایک اچھا لڑکا ہے یا نہیں۔ میں نے چاہا کہ کسی طرح گنگا کی طرف سے ان کا دل صاف ہو جائے مگر پتاجی راضی نہ ہوئے ہاں لڑکے کو یہاں بلانے پر مصر رہے۔ مگر ابھی تک اسکو اسکی ماں نے یہاں نہیں بھیجا ہے —— اگرچہ پتاجی گنگا سے بظاہر بیزار ہیں مگر پھر بھی وہ انکی بیٹی ہے اور دل میں اس کی یاد بار بار ستاتی ہے لیکن غیرت کی وجہ سے وہ اپنے منہ سے کچھ نہیں کہہ سکتے یہی اصل وجہ انکے دماغی بوجھ کی جو انہیں ستا رہی ہے۔ میں اسکو کسی طرح دور نہیں کر سکتی۔ بتائیے میں کیا کروں؟"

میں نے کماری ثریا سے کہا آپ خود بمبئی جائیے اور اپنی بہن سے کہئے کہ آخر لڑکے کو یہاں بھیجنے میں کیا تکلف ہے اسے یہاں لے آئیے اور اگر اپنی بہن کو بھی ——"

"مگر اسے یہاں کیسے لا سکتی ہوں۔ پتاجی کس قدر خفا ہو ——"

ابھی اس کا فقرہ ختم نہ ہوا تھا کہ کمرہ کا دروازہ کھلا اور ثریا اندر آ کر کہنے لگی کیا کہوں" جی جی۔ دیکھو ٹھاکر جی کو معلوم ہوا تو کیسے خفا ہوں گے

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک خوبصورت اور عمدہ صحت کی لڑکی کالی ساڑھی میں ملبوس اور ایک بچہ آیا کی گود میں ساتھ لئے اندر داخل ہوئی
یہ سمجھنے میں کچھ بھی دشواری نہیں ہوئی کہ کون کون ہے۔ دونوں بہنیں بغلگیر ہوئیں۔ گنگا بولی "مجھے بڑھیا سُرلا نے کل تار دیا تھا کہ باپ بہت ہی بیمار
ہیں کسی طرح بھی ضبط نہ کر سکی۔ میں انکے پیروں میں پڑکر رو دی اور معافی مانگ لی۔ میں تمھیں اور اس مکان کو دیکھنے کیلئے کسقدر بلبلا رہی تھی۔ ہائے
بے تابی ـــــ یہ کہکر وہ رونے لگی۔ میں اُدھر اپنے مریض کے پاس چلا گیا۔ عورتیں بچہ کو کھلاتی اور ایک دوسرے سے غم حیات کی کہانی کہتی رہیں
میں مریض کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کماری زیبا لڑکے کو گود میں لئے ہوئے کمرے میں آگئیں۔ لڑکے کو دیکھتے ہی مریض نے اٹھنے کی کوشش کی مگر اسکا
کا حصہ ابھی تک مفلوج تھا اس لئے اٹھ نہ سکا۔ مگر اس کے چہرہ پر مسترت اور اضطراب کی سُرخی دوڑ گئی۔ میں نے کہا "آپ مہربانی کر کے اپنے بستر
لیٹے رہئے۔ اگر تکلیف بڑھ گئی تو میں ذمہ دار نہیں اور کماری صاحبہ آپ بغیر میری اجازت کے کیوں اس بچہ کو یہاں لیکر آئیں۔"

"خیر کوئی مضائقہ نہیں مجھے اس بچہ کو ذرا قریب سے دکھاؤ"

لڑکا ایک خوبصورت گول اور موٹا بچہ تھا جو کمرہ کی کسی چیز کی طرف نہیں باہر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ نانا نے اُسے چمکارا اُس کے سر کے ریشم جیسے
بالوں پر ہاتھ پھیرا مگر وہ کچھ نہ بولا حالانکہ اس کی عمر ڈھائی سال کے قریب تھی

ٹھاکر صاحب نے پوچھا "بچے کی عمر کیا ہے"

"کوئی دو ڈھائی سال ہوگی، ابھی تو بچہ ہی ہے" کماری زیبا نے جواب دیا۔

"اسے لے جاؤ"

جب کماری زیبا کمرے سے چلی گئی تو ٹھاکر نے میری طرف دیکھکر کہا "یہ لڑکا بالکل احمق اور سادہ لوح ہوگا۔ اس کے بشرہ سے میں نے پہچان
مجھے یقین ہے کہ ہمارے خاندان کے ہمشکل ہونیکے باوجود بہادری۔ غیرت۔ اور دماغی قوت میں ہم جیسا نہ ہوگا۔ بالکل بیوقوف لڑکا ہوگا میں اسے
وارث کیسے بنا سکتا ہوں۔ مگر اس بات کا کسی سامنے ذکر مت کرنا"

"آپ کسی بات کا فکر نہ کیجئے۔ وارث بنانے کے لئے اگر آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو خاموشی اور سکون کے ساتھ پڑے رہیئے۔ فکر، چنتا،
تشویش و اضطراب سے آپ اپنی صحت بالکل برباد کرلیں گے"

میں نے نرس کو جو تار کے ذریعہ طلب کی گئی تھی بلاکر کچھ ہدایات دیں اور اسے مریض کی تیمارداری کا کام سپرد کر کے میں گنگا بی بی سے ملنے کے لئے گیا۔
گنگا سے ملنے پر معلوم ہوا کہ لڑکا بالکل بیوقوف اور احمق ہے بلکہ مجذوب ہے اس کا دماغ مفلوج معلوم ہوتا ہے وہ سوائے ماں کے اور کسی کو نہیں پہچانتا
طرف دھیان کرتا ہے نہ کسی چیز سے خوش ہوتا یا ڈرتا ہے۔ صرف روشنی کی طرف دیکھے جاتا ہے اندھیرے میں گھبراتا ہے۔ جہاں روشنی دیکھی وہ اس طرف
باندھے دیکھتا رہیگا۔ جب میں اس کی ماں سے باتیں کر رہا تھا۔ لڑکا کمرہ کی کھلی ہوئی کھڑکی کے باہر آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا میں نے اس کے بچپن کے
سننے اور اس کی جسمانی حالت کا معائنہ کیا۔ اُس کا جسم بہت مضبوط تھا۔ شانے چوڑے چکلے تھے۔ ہاتھ پیر بھرے ہوئے تھے مگر سر بہت چھوٹا
ہڈیاں بھی بہت ٹھوس تھیں۔ میں نے سوچا کہ اگر آپریشن کے ذریعہ ہڈیاں کھولدی جائیں اور دماغ کو بڑھنے کا موقع دیا جائے تو اس کا دماغ
درست ہو سکتا ہے۔ اس کی ماں نے بتایا کہ پیدائش کے وقت سے کئی روز بعد تک اس لڑکے میں ہوشیاری اور چونچالی تھی۔ مگر اسکے بعد سے کم ہونے
جب اسکی عمر چھ ماہ کی تھی تو اسکو چلانے اور شور مچانے کا ایک دورہ پڑا۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا اُس نے کہا دانت نکلنے کی تکلیف سے بچہ روتا ہے مگر اسکے
سے یہ لڑکا بالکل خاموش ہو گیا اور اسکی عقل بھی گم ہو گئی۔ بس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سر میں بھیجا نہیں ہے۔ صرف روشنی کی طرف کچھ غور کرتا
ہے۔ ورنہ کسی چیز کی طرف دھیان نہیں کرتا۔ اسکے بعد بہت سے ڈاکٹروں کو دکھایا گیا سب نے کہا اس کا دماغ بدلا نہیں جا سکتا۔ میرے پاس
یہ صرف یہی ایک چیز باقی رہ گئی۔ خدا کے لئے کچھ کیجیے۔

میں نے کہا کچھ فکر کی بات نہیں ہے۔ خدا نے چاہا تو میں اس کیس کا ضرور کامیاب علاج کر دوں گا آپ فکر نہ کریں میں آپ کو دو تین گھنٹہ
اپنی تجویز سے آگاہ کروں گا۔

"ضرور کیجئے۔ ڈاکٹر صاحب میں آپ کی بہت ہی شکرگذار ہوں گی۔ میرا کوئی نہیں ہے" لڑکی یہ کہہ کر رونے لگی۔

میں اس سے مل کر اوپر گیا اور مریض سے باتیں کرنے لگا۔ سردار نے پوچھا آپ نے لڑکے کا معائنہ کیا۔ میں نے کہا کیا ہے۔ میرے خیال میں دماغ کو درست کرنے کے لئے صرف ایک ترکیب ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی کھوپڑی کھول کر دماغ کی ہڈیاں نئی ترتیب سے رکھی جائیں تاکہ دماغ بھیجے کو آسانی سے وسیع ہونے کا موقع مل سکے۔

اس پر ٹھاکر صاحب نے کسی قدر تعجب کا اظہار کیا اور کہا۔ کہ اگر لڑکا مر گیا۔ میں نے کہا اسے تکلیف نہ ہوگی اور آپریشن اس قدر خطرناک ہے جیسا آپ لوگ سمجھتے ہیں۔ مجھے ایک اچھے جراح کی ضرورت ہوگی جو دہلی میں مجھے مل سکے گا اس کے بعد میں کامیاب اپریشن کا دعویٰ کرتا مگر آپ یہ وعدہ کیجئے کہ اگر آپریشن کے بعد چھ مہینے کے اندر اندر یہ لڑکا اپنی عقل میں ترقی کرتا ہوا دکھا جائے اور میرا آپریشن کامیاب ثابت ہو اسے اپنا وارث بنالیں گے اور اسکی ماں کو بھی اپنے ہاں بلالیں گے

"میں پہلی بات کا وعدہ کرتا ہوں مگر دوسری کا وعدہ میرے امکان سے باہر ہے"

"مگر میری خدمات کی قیمت کے طور پر"

وہ کچھ سوچکر کہنے لگے ——— "اچھا، آپ پہلے کام کیجئے اسکے بعد یہ بھی طے ہو سکتا ہے"

شام کو مکان پر میں نے گنگا سے اور ریاست لڑکے کے دماغ کے اپریشن کی پوری سکیم بہت وضاحت کے ساتھ سمجھائی پہلا تو عورتیں ن کے نام سنکر بہت خوفزدہ ہوئیں مگر پھر ماں نے کہا مرے یا جیئے۔ مجھے منظور ہے۔ آپ کب آپریشن کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا ، خاندانی ڈاکٹر کیپٹین مولچند کا تار آگیا ہے وہ کل یہاں آجائیں گے اور مریض کا چارج لے لینگے۔ پھر میں اور آپ اس بچہ کو لے کر دہلی چلیں ںب عمدہ جراح وزیر علی جس کا خاندان شاہی وقت سے چلا آتا ہے اور جراحی میں بےنظیر ہے۔ اسکی مدد سے میں علاج شروع کرونگا۔

تیسرے روز میں، لڑکے کی ماں، لڑکا اور ایک ملازم دہلی روانہ ہوگئے۔ وہاں پہنچکر میں نے وزیر علی سے مشورہ کیا پہلے تو اس نے میرے ، کی تردید کی اور آپریشن کے عمل اور اسکے نتائج کو بےمعنی بتایا۔ مگر جب میں نے تمام امور واضح کئے اور آپریشن کا اصل مقصد اور صورتیں ائیں تو وہ آخرکار امداد کے لئے تیار ہوگیا۔

چوتھے روز میں نے لڑکے کا اپریشن کیا۔ وزیر علی نے امداد کی۔ سب سے پہلے لڑکے کو بیہوشی کی دوا سے بےحس و حرکت کردیا گیا اسکے بعد اس کی ، کھولی گئی۔ دماغ کی ہڈیاں جو بیحد پیوست تھیں اور آڑی آڑی تھیں انہیں دوبارہ اپنی جگہ اس طرح لگا دیا گیا کہ بھیجا جو بھینچنے کی وجہ سے نشو ونما چھوڑ چکا تھا۔ درستی کے ساتھ پھر اپنی جگہ فٹ کردیا گیا۔ اس تمام عمل میں بیحد ہوشیاری کی ضرورت پڑی۔ دماغ کی جھلیوں اور ہڈیوں کرنا معمولی کام نہیں ہے۔ لیکن وزیر علی جراح نے ایسی نفاست اور خوبصورتی کے ساتھ میری ہدایات کے مطابق عمل کیا کہ میں مشرقی ، قائل ہوگیا۔ آخرکار لڑکے کے سر میں ٹانکے لگا دئے گئے اور میں نے اسکی ماں کو اجازت دیدی کہ وہ مریض لڑکے کے پاس بیٹھی رہے۔

دس بارہ روز میں لڑکے کے زخم ٹھیک ہوگئے۔ اب اسمیں ایک تبدیلی محسوس ہونے لگی۔ اس نے دوسرے بچوں کی طرح کھیلنا ، چیزوں کی طرف اشتیاق سے دیکھنا اور دماغی ترقی کی دیگر علامات ظاہر کرنا شروع کر دیں۔ گنگا بی میرے آپریشن کی کامیابی سے بہت لی۔ مگر کہا کہ جب تک چھ مہینے کی رفتار ترقی نہ دیکھ لیجائے اس وقت تک آپریشن کو کامیاب نہیں کہہ سکتے۔ میرا بھی یہی خیال تھا ، ماں کو جو خوشی ہوئی ہوگی وہ تو ہوئی ہوگی۔ لیکن مجھے جس قدر حیرت۔ مسرت اور اضطراب انگیز سکون اپنی کامیابی پر حاصل ہوا تھا ، لفظوں میں بیان کرنا دشوار ہے۔

میں نے گنگا بی سے کہا کہ وہ ایک سال تک دہلی یا کلکتہ یا بمبئی کسی بڑے شہر میں رہیں اور روپیہ کی جسقدر ضرورت ہوگی میں اسکے باپ ہونگا۔ جب لڑکے کی تیسری سالگرہ ہونے آئی تو اتفاق سے میرے مطب میں یکایک ٹھاکر صاحب آدھمکے۔ اب ان کی صحت بہت اچھی پرانی بیماری کے آثار بالکل نہیں پائے جاتے تھے۔ میں نے مزاج پرسی کرکے پوچھا کہ آپنے اپنے نواسہ کی بھی خبر لی کہ اب اس کا کیا حال ہے احمقوں کی اولاد بھی احمق ہوتی ہے مجھے اس سے یا اسکی ماں سے اب کیا سروکار ہے۔ ہاں یہ امید تھی کہ اگر آپ اس کا کچھ علاج کردیتے تا مگر خیر میرے نصیب میں کوئی وارث نہیں ہے تو نہیں سہی ——— " یہ کہکر اسنے ایک آہ سرد بھری اور میں نے مناسب سمجھا کہ صاف صاف کہہ دینا چاہیئے۔ میں نے اس وقت تک ٹھاکر صاحب کو مبالغہ سے اسکا وجہ سے آگاہ نہیں کیا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو

نتائج درست نہ ہوں اور میں جھوٹا ثابت ہوں۔ اس لئے میں نے ایک سال تک انتظار کرنا مناسب سمجھا تھا۔ لیکن اس سے پہلے ہی معاملہ کی صفائی کا وقت آگیا اور مجھے اپنی کامیابی کا پورا یقین تھا۔

میں نے مختصراً اپنے آپریشن کا حال بیان کیا اور یہ وعدہ لیا کہ اگر گنگا بی کا قصور معاف کرے اسکو اور اسکے لڑکے کو دوبارہ وہ گھر ہی میں بلانا چاہیں تو میں ابھی اس لڑکے کو لیکر آتا ہوں۔

چنانچہ میں نے وعدہ لے لیا اور لڑکے کو لینے کے لئے اسکی ماں کے گھر گیا۔

اسکی ماں کشمیری دروازہ مسز دولت سنگھ ایک امیر بیوہ کے ہاں جوان ہی کے اطراف کی تھیں رہا کرتی تھی۔ میں نے جا کر دیکھا لڑکا ایک کاٹ کے گھوڑے سے کھیل رہا ہے۔ اور اسے چلانے کے لئے بار بار چابک مار رہا ہے ——— میں اس حالت کو دیکھکر مسرت سے مغرور سا ہوگیا۔ اور سوچنے لگا کہ یہ سب کرشمہ میرا ہے۔ میں نے لڑکے کا نیا دماغ پیدا کیا ہے۔ اب اس لڑکے کی حرکات اس کے عمر کے ایک معمولی درجہ اوسط درجہ کے بچے کی سی حرکات تھیں۔

میں نے جب ماں کو یہ مژدہ سنایا کہ نانا اپنے نواسہ کو دیکھنے کے لئے میرے گھر آئے ہوئے ہیں۔ تو اس نے کہا۔ یہ اکیلا نہیں جا سکتا میں بھی اسکے ساتھ جاؤنگی۔ خواہ پتا جی مجھے جان ہی سے کیوں نہ مار دیں۔ میں ان سے ملے بغیر آج نہیں مانوں گی۔

لڑکا اور اسکی ماں میرے گھر پہنچے۔ بوڑھا ٹھاکر ایک صوفہ پر بیٹھا تھا۔ لڑکے کو دیکھکر اس کے چہرہ پر ایک رنگ آیا اور گزر گیا میں نے دونوں کے درمیان صفائی کرانے والے کا فرض انجام دیا۔ لڑکی سسکیاں لے لیکر رونے لگی۔ آخر کار نواسہ کو گود میں لیکر ٹھاکر نے معاملہ کو رفع دفع کر دیا۔

لڑکا اپنے نانا کی گود میں بیٹھکر کسی قدر بھونچکا ہوگیا۔ اور رونا چاہتا تھا کہ یکایک اسکی نظر واسکٹ میں سے لٹکی ہوئی گھڑی کی ننھی زنجیر پر پڑی اور اس نے اسے پکڑ کر گھسیٹ لیا۔ جیب میں ہاتھ ڈال کر گھڑی نکالی اور چلاتے ہوئے کہا ——— "امی ٹک ٹک کرتی ہے، کیسی اچھی ہے۔ یہ ہمیں دیدو"

نانا نے اسے پیار سے چمٹا کر کہا ——— ہے، ایشور! تو نے میری لاج رکھ لی۔ میرے بڑھاپے کا سہارا"

کس قدر تبدیلی ہوئی ہے۔ بچہ کیسا چونچال ہوگیا ہے۔ ٹھاکر صاحب آپ نے غور کیا۔

بیشک ڈاکٹر دارا میں کن الفاظ میں آپ کا شکریہ ———"

مجھے شکریہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ کہ آپ نے میرے ہاتھ سے ایک آپریشن ایسا کرایا کہ تمام عمر اسکی کامیابی پر فخر کرتا رہونگا۔

"بیشک آپ نے اسے دوسری زندگی دی ہے۔ نیا دماغ، بالکل نئی زندگی ——— پرماتما

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اسکے بعد معاملات بالکل درست ہوگئے۔ یہ لڑکا لکھنے پڑھنے میں بہت ہوشیار، شرارت میں یکتا اور اپنے نانا اور اعزا کے لئے باعث مسرت و فخر بنا ہوا ہے۔ میں بھی اسے پیار کرتا ہوں کیونکہ اسے دوسرا دماغ میں نے ہی دیا ہے"

خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کیجئے

"خادم مینیجر"

ہونیوالی ماں کی صحت کا سوال

بچہ اور ماں کی تندرستی کیلئے چند ضروری باتیں

از ڈاکٹر یولیبلا ' ایس رچرڈز، ایل، آر سی پی، ایل آر سی، ایس (ایڈنبرا)

ایک عورت کی زندگی میں تشویش اور احتیاط کا زمانہ اگر سب سے زیادہ اہمیت لئے ہوئے کبھی آتا ہے۔ تو وہ ایام حمل ہیں۔ جب کہ اسکے ہاں ایک ننھے سے بچہ کی آمد کی خوشیاں منائی جا رہی ہوتی ہیں۔

ماں کا سب سے زیادہ خیال اپنے بچہ کی طرف ہونا چاہئے۔ اسکے لئے اسے عمدہ صحت رکھنے کی ضرورت ہے ورنہ جنین پر اس کا بہت خراب اثر پڑیگا۔ ہر ماں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسکے ہاں جو اولاد ہو وہ نہ صرف جسمانی اعتبار سے تندرست ہو۔ بلکہ ذہن کے اعتبار سے بھی ممتاز ہو اور اسکی رگوں میں طاقتور خون

اگر شادی کرنیکے والے جوڑے اس بات کی اہمیت کو سمجھ لیں کہ تندرست و توانا اولاد پیدا کرنا کیسی بڑی خدمت انسانی ہے تو پھر بہت کم لوگ ایسی بے پروائی برتیں جو عام طور پر پائی جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ آئندہ نسلوں کی ترقی اچھی صحت والے بچوں کی پیدائش کے بغیر ناممکن ہے۔

ہونے والی ماں کا اور بچہ میں جو بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے اسکے بتانے کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔

ہونے والا بچہ اپنی ماں کے خون کے ذریعہ تازہ ہوا، خوراک اور ہر قسم کی طاقت حاصل کرتا ہے۔ اس وجہ سے زمانہ حمل میں ماں کے تمام اعضائے رئیسہ دوگنا کام کرتے ہیں۔ ایک اپنے لئے اور دوسرے اپنے ہونیوالے بچہ کیلئے۔ پس یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ اگر ماں یہ چاہتی ہے کہ اسکی اولاد تندرست اور صحیح و سالم پیدا ہو تو اسے خود اپنی تندرستی کی حفاظت اور اسکی ترقی کا دھیان ہونا چاہئے

ماں کو چاہیئے وہ اپنے پھیپھڑوں کو ہمیشہ تازہ ہوا اور خوشگوار ہوا سے لبریز کرتی رہے۔ اس کا سانس گندی فضا میں نہ ہونا چاہیئے اسی آفتاب کے سامنے رہ کر اپنے جسم کے فاسد مادے تباہ کر دینے چاہئیں۔ اسے صاف روشنی کی ازحد ضرورت ہے۔ اسلئے بند کروں، گھٹے ہوئے مکانوں اور تنگ و تاریک جگہوں میں رہنے کی بجائے خدا کی بنائی ہوئی وسیع اور کشادہ جگہ میں رہنا بہتر ہے

ہونیوالی ماں کی غذا کا سوال :- اسے اپنے کھانیکا مسئلہ بھی بہت غور و احتیاط سے طے کر لینا چاہیئے +

فرض کیجئے کہ آپ کوئی مکان بنائیں تو کیا عمارتی سامان اور دیگر ضروریات تعمیر کی عمدہ بہم رسانی اور درستی کیساتھ استعمال کی طرف توجہ غیر ضروری ہے۔ ——— یہی حال ایک بچہ کا بھی ہے۔ بچہ کا پیدا کرنا بھی ایک املاک بنانا ہے۔ اسکے ہاتھ پیر اور دیگر اعضاء لکڑی، گارے، لوہے، اینٹ کے نہیں ہوتے۔ مگر جیتے جاگتے اعضاء کی صورت میں ہوتے ہیں۔ اس لئے ہونیوالی ماں کو مکان بنانے کی فکر سے زیادہ اپنے "زندہ مکان" کی خوبصورتی پائیداری اور کارکردگی کی طرف توجہ ہونی چاہیئے۔

پس عقلمند ماں وہ ہے جو اپنے بچہ کی "تعمیر" میں بہترین مسالہ لگائے۔

پھل، میوے، بالائی، دودھ، مغزیات، صاف اور تازہ غذا کا استعمال کرنا مفید ہوگا جو اسکی جسمانی طاقت کو بڑھائے اور اسکے بچہ کے لئے بھی ایک مدد ثابت ہو۔

گوشت بہت کم کھانا چاہیئے کیونکہ گوشت کھانے سے گردوں پر بڑا بوجھ پڑتا ہے۔ اور زمانہ حمل میں ماں کے گردے پہلے ہی سے زیادہ برسر عمل رہتے ہیں۔ اس لئے ان پر مزید بار ڈالنا مفید نہیں۔ اسی طرح الکحل، تمباکو حتیٰ کہ چائے اور قہوہ بھی ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ ان کا مسلسل استعمال اسکے خون میں کم طاقتی پیدا کر کے بالآخر بچہ کیلئے غیر مفید اثر پیدا کرنیکا باعث ہوگا۔

اگر وضع حمل سے پہلے ماں زیادہ بیمار رہنے لگے اور اسکی طبیعت گری گری رہے تو اسے فوراً طبی امداد حاصل کر لینی چاہیئے۔ اب ایسے علاج معلوم

ہوگئے ہیں کہ جن سے وضع حمل سے قبل کے تمام عوارض کا سدباب جلد ہوجاتا ہے اور گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں ہونے پاتی ۔

ورزش اور آرام: ہونیوالی ماں کا کام صرف غذا کے مسئلہ کو دیکھنا ہی نہیں ہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ آرام اور ورزش کرنیکے بھی کچھ وقت نکالے اور اس کا مناسب انتظام کرے ۔ گھر کے کاموں میں عورتوں کی کافی ورزش ہوجاتی ہے ۔ اسلئے گھر کے کاموں میں حاملہ کو ضرور حصہ لینا چاہیئے ۔ علاوہ اگر گھر سے باہر جاکر تازہ ہوا میں سانس لینے اور کچھ بھاگنے دوڑنے کا انتظام ہوسکے تو صحت پر بہت ہی مفید اثر پڑیگا ۔

پیدل چلنا بہترین ورزش ہے ۔ کیونکہ ایسا کرنیسے جسم کا ہر حصہ اور ہر پٹھا کام کرنے لگتا ہے ۔ چلنے سے سانس کی قوت بڑھ جاتی ہے ۔ تیز بھوک لگتی اور ہاضمہ کی قوت بڑھتی ہے ۔ اگر کسی کے ہاں ایک چھوٹا سا چمن ہو تو اسکے لئے اس چمن میں کام کرنا بہت مفید ورزش ہوگی ۔

ہر عورت کے لئے باہر کھلی ہوا میں کام کرنا بہت مفید ہے ۔ برآمدہ میں بیٹھکر سینے پرونے کا کام کرنا بھی تازہ ہوا کھانیکی اچھی ترکیب ہے ۔

دن میں کئی مرتبہ حاملہ کو پلنگ پر لیٹ کر چند منٹ کیلئے اپنے تھکے ہوئے اعضاء کو آرام پہونچانا مفید شغل ہے ۔ رات کو خوب نیند بھر کر سونا ماں اور بچہ کی صحت حاصل کرنیکا بہت ہی اچھا ذریعہ ہے ۔

لباس: کپڑے ایسے پہننے چاہیئیں کہ آپکے جسم کی تبدیل ہوتی شکلیں آپ کے جسم کی حالت اس میں ڈھانکی جاسکے اور ٹانگیں خاصکر کے موسم میں کھلی نہ رہیں ۔ اندرونی بیماریونکی بڑی وجہ یہ ہے کہ ٹانگیں فیشن کی وجہ سے ڈھکی نہیں جاتیں اور ان پر سردی کا اثر ہوجاتا ہے ۔

گردونکی تکلیف: گردونکی تکلیف سے حاملہ کو پیچیدہ امراض میں گھر جانیکا خطرہ ہوتا ہے ۔ اس لئے ایام وضع حمل سے قبل ایک ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کر کے اپنے گردہ کی اصلاح کرالینی چاہیئے ۔

دانتوں کا کام: دوسری چیز جس کی طرف ماں کو دھیان دینا چاہیئے وہ اسکے دانتوں کا معاملہ ہے

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ اگر ایام حمل میں ماں اپنے دانتوں کے فعل کیطرف سے غفلت کرے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ دانتوں کا کوئی تعلق جنین سے نہیں ہے ۔ یہ ایک بہت مہلک غلطی ہے ۔ اگر حمل کے دوران میں معلوم ہوجائے کہ ماں کو پایوریا یا اور کوئی مرض دنداں لاحق ہوگیا تو اسے چاہیئے کہ فوراً اس کا انسداد کرے ۔ زیادہ دیر لگانے سے جنین پر خراب اثر پڑیگا ۔ اگر پایوریا کی وجہ سے ہونیوالے اثر یعنی خون میں زہر پھیل جانے کا کام شروع ہوگیا تو ماں کی صحت کے علاوہ بچہ کی صحت پر بھی خراب اثر پڑیگا ۔ ایام حمل میں دانت نکلوانے یا اور کوئی علاج کرانیسے کوئی تکلیف نہیں ہوگی دندان سازی کے ایسے باکمال ماہر اور ایسے عمدہ آلات دستیاب ہورہے ہیں کہ کوئی تکلیف محسوس ہی نہیں ہوگی ۔ اسلئے دانتوں کی طرف سے غفلت سے بہت سے عوارض پیدا ہوجانیکا خطرہ ہے ۔

قبض نہ ہونے دو: ہونے والے بچہ اور اسکی ماں کے لئے جو چیز بہت بڑا خطرہ بن سکتی ہے وہ قبض بھی ہے ۔ اسلئے قبض ہرگز نہ ہونے دینا چاہیئے ۔ معدہ کو صاف شفاف رکھنے کی ازحد ضرورت ہے ۔ اسکے لئے حسب ذیل تجاویز پر عمل کرنا مفید ہوگا ۔

قبض نہ ہونے دینا زیادہ تر احتیاطی تدابیر پر منحصر ہے ۔ اسکے لئے حسب ذیل امور کو ہمیشہ زیر نظر رکھیں ۔

(۱) وقت پر کھانا اور اپنی کسی عادت کو گھڑی گھڑی نہ بدلنا چاہیئے

(۲) پھلوں اور میووں کا زیادہ استعمال رکھنا ۔ گوشت سے حتی الوسع پرہیز ۔ دودھ مکھن گھی ، زیتون کا تیل اور دیگر مقوی اشیاء کا استعمال

(۳) ناشتہ سے پہلے پانی یا لیمینیڈ کے پانی کا آزادانہ استعمال ۔ سونے سے پہلے اور کھانیکے دوران میں بھی یہی عمل جاری رکھا جائے

(۴) جہانتک ممکن ہو قبض دور کرنے والی ملین دوائیں اور تیز و گرم چیزیں استعمال نہ کی جائیں

(۵) اپنی طاقت اور حالات کے اعتبار سے روزانہ باہر کھلی ہوا میں مسلسل ورزش اور ہوا خوری کی عادت ۔

سائنس کی زبان سے لحم خنزیر کی برائی

یورپ کے ایک جلیل القدر عسکری طبیب کا علمی مضمون

از قلم مرحوم سر چارلس ولیم بکنن ہملٹن
مترجمہ :- جناب ظفر قریشی صاحب بی اے دہلوی

"یہ مضمون مرحوم سر چارلس ولیم بکنن ہملٹن کا ہے جو برطانیہ کے محکمہ بحری کے ڈپٹی سرجن جنرل تھے اور جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ ایک مشہور آئرش خاندان کے فرد تھے کیپٹن جان ہملٹن کے صاحبزادہ ڈیوک آف ایبرکون کے بڑے عم زاد بھائی اور جیمز بکنن کے بھتیجے تھے۔ موخرالذکر امریکہ میں برطانوی سفیر تھے اور ۱۸۵۶ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر بھی منتخب ہوئے تھے۔

سرجن جنرل صاحب مرحوم نے ۱۸۸۲ء کی جنگ مصر میں حصہ لیا تھا۔ بندر سعید کے قبضہ اور نہر سویز کے جھگڑوں اور دیگر جنگی مہموں میں بھی آپ شریک رہے۔ آپکی شاندار اور نمایاں خدمات کی وجہ سے آپکو مصری الگزنڈر کلیپ اور تمغہ اور خدیو مصر کا "ستارہ" ذاتی اعزاز کے طور پر عطا کیا گیا تھا۔

آپ نے اپنے مرنے سے پندرہ روز قبل یہ الفاظ کہے "میں نے ایک مضمون "اسلام میرا منتخب مذہب ہے" پڑھا اور یقین کے ساتھ دین اسلام میں شریک ہوتا ہوں"

آپ نے اسلامیات کی کافی تحقیق کی تھی ایک طبیب کی حیثیت سے قرآنی احکام حکمت اور جدید سائنس کی کسوٹی پر پرکھا تھا، چنانچہ لحم خنزیر کے بارے میں ان کا یہ مضمون انکے روشن دل کے آئینہ۔ اسلام کی حقانیت اور سائنس کی زبان سے قرآنی احکام کی دانش و حکمت کا کھلا ہوا اعلان ہے جسے ہم یہاں ناظرین ہمدرد صحت کی دلچسپی کے لئے پیش کرتے ہیں"

"مترجم"

غذا کے معاملہ میں بحث کرنے سے پہلے یہ بات جاننی ضرور ہے کہ جس چیز کو ہم کھاتے ہیں۔ اسکے کیمیادی اور خوردبینی اجزا انسانی صحت و جسم کے لئے کیا طبی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں ہم سور کے گوشت کے متعلق کچھ اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔

سؤر ایک ایسا جانور ہے جو غلاظت پر زندگی بسر کرتا ہے اور بہت سی چربی اسکے جسم میں پائی جاتی ہے۔ اسکے عضلات میں پروٹین ( ) کی بھی ایک کثیر مقدار پائی جاتی ہے سب سے پہلے جو خیالات ہمارے ذہن میں آتے ہیں وہ یہ ہیں کہ سور کے گوشت کے اجزاء لحمیہ (پروٹینز) کے ساتھ اگر اجزاء نشاستیہ (کاربو ہائیڈریٹس) کا استعمال کیا جائے تو یہ نہایت مقوی غذا ثابت ہوگی۔ مگر سائنٹفک تحقیقات سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ سور کے گوشت کی یہ تاثیر ہرگز نہیں ہے۔ قرآن نے سور کے گوشت کو انسانوں کے لئے ممنوع قرار دیکر ایک بڑی حکمت کا ثبوت دیا ہے۔ بیشک اسکے گوشت کے کھانے سے جسم میں ایسے زہریلے گیس اور خراب و فاسد مادے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ نہ صرف یہ کہ انسانی حیات کی مدت کم کر دیتے ہیں بلکہ انسان کا اس دنیا میں رہنا مصیبت بن جاتا ہے۔

سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے۔ کہ سور کے گوشت کی کیا خرابیاں ہیں، سور کے گوشت کا ایک ٹکڑا لیجئے اور اسے خوردبینی معائنہ اور امتحان کی منزل میں سے گذارئیے تمام جسم کا گوشت ایک خاص قسم کے باریک و حجاب آسا ریشوں سے مرکب ہوتا ہے۔ اگر کسی عضلہ کا کوئی ریشہ خوردبینی امتحان سے گذارا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہر باریک ریشہ بھی اپنی جگہ بہت سے چھوٹے چھوٹے ریشوں سے مرکب ہے اور ہر ریشہ گاؤ دم شکل کا ہوتا ہے جو ایک نہایت باریک و شفاف غلاف میں لپٹا ہوا ہوتا ہے جسے طبی اصطلاح غلاف العضلہ (سارکولیما) کہتے ہیں۔ معمولی گوشت کے عضلہ کے ریشے
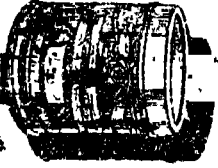
بہت سختی کیساتھ ایک دوسرے سے متصل اور پیوستہ ہوتے ہیں جنہیں خوب کھائے اور چبائے بغیر آسانی کیساتھ توڑا اور ہضم نہیں کیا جاسکتا اگر چبایا نہ جائے تو یہ عضلات آسانی سے ہضم نہ ہوسکیں گے۔ سائنٹفک امتحان سے معلوم ہوا ہے کہ سور کے گوشت کے یہ عضلاتی ریشے آپس میں اس قدر پیوستہ ہوتے ہیں کہ انہیں کافی چبانے کے باوجود بھی شاذ و نادر ہی علیحدہ کیا جاسکتا ہے یعنی کہ عضلات کی سختی بدستور قائم رہتی ہے اور وہ کرخت گی معدہ میں چلی جاتی ہے۔ معدہ کی تیزابی اور انہضامی قوت رکھنے والی رطوبتیں اس گوشت کے ریشوں تک پہنچکر اُسے تحلیل نہیں کرسکتیں اور ان کے ریشے بغیر تحلیل کئے ہی معدہ میں عرصہ دراز تک پڑے رہتے ہیں۔ اسوجہ سے بہت سے امراض معدہ پیدا ہوکر اس انسان کی صحت بگاڑنیکا سبب بنتے ہیں غلاف العضلہ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ گوشت کے ریشوں کو باہم متصل و پیوست رکھیں لیکن یہ امر خلاف عادت نہیں ہے کہ ان جھلیوں کی تہوں میں نہایت باریک جراثیم Parasites پائے جاتے ہیں۔ اور سور کے گوشت میں تو یہ جراثیم بہت ہی کثرت سے پھلتے پھولتے ہیں۔ گوشت کے اس اثر کو دور کرنیکے لئے اسے خوب پکانا بھی ضروری امر ہے۔ چنانچہ اکثر گوشت اچھی طرح پکانے سے یہ جراثیم مر جاتے ہیں۔ مگر سور کا گوشت چونکہ صدہا خشک ریشوں سے مرکب اور سخت کرخت ہوتا ہے اسلئے باوجود خوب پکانے کے اسکی عضلاتی جھلیوں اور ریشوں کے کیڑے نہیں مرتے۔ کیونکہ حرارت وہاں تک پہنچتی ہی نہیں۔ اور اگر بعد پکا بھی لیا جائے تو کیڑے تو ضرور مر جائینگے لیکن اسکے ساتھ گوشت بھی کشتہ ہو جائیگا۔ یعنی اس کا ذائقہ، قوت اور کارآمد اجزا جل کر خاک ہو جائینگے یعنی وہ انسانی کھانے کی اور بھی خراب چیز بن جائیگی۔

سور کے گوشت میں اور جانوروں کے گوشت کیطرح اتنے زیادہ کارآمد اور قوت بخش عناصر نہیں ہوتے۔ اگر کیمیاوی تجزیہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ لحم خنزیر میں سریش کی سی خاصیت کا مادہ Gelatin کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اور ریشے دار مادہ Fibrin کم پایا جاتا ہے جسکی وجہ سے وہ بہت دیر ہضم چیز بن جاتی ہے۔

اب ہمیں سور کے گوشت کے قرآنی امتناع کا مسئلہ دیکھنا چاہئیے۔ زیادہ پکانے کی خرابی کا کیا اثر ہوا، یہ پرتا ہے اس پر غور کرنے کیلئے یہ سمجھنا چاہئیے کہ کھانے کے ذائقوں اور معدہ کی قوت کے درمیان ایک قریبی تعلق و ربط ہے۔ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ جو لوگ سور کا گوشت کھاتے ہیں انکی قوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے اور اکثر پیٹ کے امراض کے شاکی رہتے ہیں۔ انکی صحت لحم خنزیر کے استعمال سے متاثر رہتی ہے اسکی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ گوشت کو زود ہضم بنانیکے لئے ہدایت کی جاتی ہے کہ اسے خوب پکایا جائے۔ کیونکہ خوب پکائے بغیر گوشت کے اندرونی ریشے کیسے گلیں جب وہ گل جائینگے گوشت کے بیرونی حصے جلنے کی حد تک پک جائینگے۔ علاوہ ازیں لحم خنزیر اس قدر چکنا اور روغنی ہوتا ہے کہ اسکی چربی سے روغنی تیزابی مادہ اور ریح پیدا کر والی بدہضمی پیدا ہو جاتی ہے اور یہ چیزیں مل کر انسان کے نظام جسمانی کیلئے سخت مضر ثابت ہوتی ہیں۔ جیساکہ میں نے ابھی کہا ہے کم چبائی ہوئی غذا خاصکر گوشت بہت ہی مضر ہوتا ہے۔ خواہ دانت کتنے ہی اچھے کام کرتے ہوں اور خوب چبا کر اور پکا کر ہی گوشت کھایا جائے یہ امر واقعہ ہے کہ اکثر اوقات بے چبائے ہوئے یا آدھے چبائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے حلق کے نیچے اترتے رہتے ہیں اور پھر آجکل تو دانت عام طور پر خراب ہوتے ہیں اور لوگ کھانے کے درمیان بہت باتیں کرتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں بے احتیاطی کے ساتھ گوشت کھانا عام بات ہوگئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خراب چبائی ہوئی غذا ہمارے جسموں میں جاتی رہتی ہے، پس اسیطرح اگر سور کا گوشت کھایا جائے اور وہ معدہ میں جاکر فساد پیدا کرے تو کیا تعجب ہے معدہ کے تیزابی اور انہضامی رطوبتوں کو اس گوشت کے خشک و کرخت ریشوں تک پہونچنا اور اسے ہضم اور جذب کرنا ناممکن ہی ہو جاتا ہے۔ یہ ضروری امر ہے کہ معدہ کی یہ طاقت آپکی غذا کے ایک ایک ریشہ تک پہنچکر اسے بالکل ہضم کردے اور وہ بھی ایک خاص مدت یعنی چند گھنٹوں کے اندر۔ اگر سور کا گوشت خراب چبایا ہوا جسم میں پہونچا ہے تو معدہ کی طاقت اسکے ریشوں تک پہنچکر ہضم کرنیکی پوری کوشش کریگی مگر نہ کرسکیگی اور تھک جائیگی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یا تو غیر ہضم شدہ گوشت کی ایک مقدار معدہ میں پڑی رہیگی حتی کہ دوسرے کھانیکا وقت آجائیگا یا غذا کے اجزا نازک آنتوں میں گھس جائینگے جہاں دوسرا ہضم شروع ہوگا اور آنتوں پر دوہرا بار پڑیگا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ آنتوں میں غیر ضروری فضلات پیدا ہوکر جم جائینگے۔

جیساکہ ابھی کہا گیا کہ لحم خنزیر میں کیڑوں کا پایا جانا لابدی اور لازمی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ سور ایسی غذائیں کھاتا ہے کہ انکی وجہ سے اسکے جسم میں کیڑوں کی موجودگی قدرتی بات ہے۔ سور کے گوشت کا سب سے زیادہ حصہ جس پر جراثیم کا اثر ہوتا ہے وہ بیرونی گوشت ہے اور یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ کھانے والے اندرونی گوشت پسند نہیں کرتے۔ بلکہ ذائقہ دار اگلا سطحی گوشت مرغوب طبع مانتے ہیں۔ جب کیڑا جگہ کر لے تو وہ اور کیڑوں کی پیدائش اور نئی نئی خرابی کا سبب بنتا ہے۔ بھورے رنگ کا بیرونی گوشت جسمیں زیادہ ذائقہ ہوتا ہے اور عام پسند چیز ہے اس ہی میں جراثیم کے چھتے کے چھتے پائے جاتے ہیں اور

ہوتا ہے کہ اس کا کھانا اگر یا فضلات کو اپنے جسم میں بھرنا ہے۔ مگر اس بات سے یہ نہیں ماننا چاہیئے کہ سب ہی سوروں میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً دودھ پینے والے سور کے بچوں میں یہ نہیں ہونگے مگر ایسے گوشت کا ذائقہ اور قوت بھی اسی کے اعتبار سے کم ہوگی اور سب سے بڑی خرابی تو تمام سوروں میں ہوتی ہے کہ ان میں سرشی مادہ زیادہ پایا جاتا ہے جسکی وجہ سے ہضم صدرہ جو مشکل ہوتا ہے، اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ وہ کامل ہضم ہو جائے۔

اس مضمون سے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ لحم خنزیر کھانیوالوں کے سامنے اسکی مضرتوں کا دفتر کھول دوں۔ بلکہ بڑا مقصد یہ دکھانا ہے کہ سور کا گوشت واقعی طور پر بہت خطرناک گوشت ہے اور اسلام نے اسکو حرام قرار دیکر عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ مگر یہاں اچھے پڑھے لکھے عیسائیوں اور عوام میں بڑی غلط باتیں اسکے بارے میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یہ روایت ہے کہ رسول عربی صلعم کے زمانہ میں عرب میں سوروں کی بڑی منڈی تھی اور آنحضرت چونکہ بہت اچھے تاجر تھے۔ اس لیے (نقل کفر کفر نباشد) انہوں نے سوروں کے بیچنے کی تلقین کی تاکہ لوگ مالا مال ہو جائیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے دیکھا کہ لوگ سور کا گوشت کھا کر گرم ملک میں مر جاتے ہیں۔ اسلئے آپ نے مخالفت فرما دی۔ غرض اسی قسم کی بے سروپا باتیں عیسائیوں نے اس حکم قرآن کے خلاف مشہور کر رکھی ہیں جنکی کوئی بھی اصلیت نہیں۔ قرآن کے جتنے بھی احکام ہیں وہ کسی خاص وقت اور زمانہ سے متعلق نہیں ہیں ملک خواہ گرم ہو یا سرد قرآن کا حکم ہے اور سب کے لئے واجب التعمیل۔ اسلام تو عالمگیر حکم ہے اور وہ دیگر کی تفریق سے بالاتر ہے، اسلئے اسکے احکام کسی ایسی حکمت پر منحصر نہ تھا جس کا تعلق عقلی وجوہ وعلل سے ہو۔ یہ خدا اور اسکے رسول نے ہمیں حرام سے بچنے کی جو تلقین قرآن کے ذریعہ کی ہے (۲ : ۱۷۳ قرآن مجید) اس میں بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔ کاش ہمکو ان چیزوں کی دیکھنے کی توفیق ہو!

معلومات

"ضبط تولید سے بیزاری"

جرمنی اور اٹالیہ کیطرح اب روس نے بھی مجبور ہو کر یہی فیصلہ کیا ہے کہ ملک میں بچوں کی پیدائش کی تعداد بڑھائی جائے۔ اب وہاں اس قسم کے قوانین بنائے جا رہے ہیں جنکی رو سے شادی محض ایک عارضی معاہدے کے درجے سے ترقی کر کے ایک مضبوط تر رشتے کی حیثیت حاصل کر لیگی۔ مرکزی ہیئت عاملہ نے ایک مسودہ قانون پیش کیا ہے جس میں ان دونوں کوششوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس مسودے کی ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ اسقاط حمل کو فوجداری کا جرم قرار دیا جائے۔ جن ماؤں کے سات بچے ہوں انہیں آئندہ ہر بچے کی ولادت پر سالانہ دو ہزار روبل (روسی سکہ) حکومت سے وظیفہ ملا کرے۔ تاآنکہ ان کے بچوں کی تعداد گیارہ ہو جائے اور اسکے بعد بھی ولادت کا اگر سلسلہ جاری رہے تو ہر بچے کی پیدائش پر پانچ ہزار روبل سالانہ دئے جائیں۔ طلاقوں کی رجسٹری کی فیس میں بھی اضافہ کر دیا جائے تاکہ طلاق حاصل کرنا اس قدر آسان نہ رہے۔ +

پانی کی افراط و تفریط کے اثرات

جانوروں پر تجربہ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اگر انہیں بہ کثرت پانی پلایا جائے تو ایک قسم کا ہلکا سا نشہ طاری ہو جاتا ہے لیکن یہ نشہ شراب کے نشے سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ لیکن اگر پانی کم مقدار میں استعمال کیا جائے تو بخار ہو سکتا ہے اور پیشاب میں شکر بھی آنے لگتی ہے اور جو بچے بیمار ہیں یا جو بالغ عمر کے آدمی دماغی بیہوشی کے مرض میں گرفتار ہیں ان پر پانی کی کمی کا اثر بہت خطرناک ہوتا ہے ایسی صورتوں میں موت واقع ہونے کا بہت کم امکان ہے اگر بروقت منہ کے راستے سے یا مبرز کے راستے سے یا وریدوں میں داخل کر کے کوئی سیال نہ پہونچا دیا جائے لوگ جب بیمار ہوں تو یہی نہیں کہ انھیں آزادانہ بڑی کثرت کیساتھ پانی پینے کی اجازت ہونی چاہیئے، بلکہ سوا سیر سے ڈھائی تین سیر تک پانی روزانہ ضرور پلا دینا چاہیئے۔

امراض قلب میں گہرے سانس کا فائدہ

نیویارک کے سربرآوردہ ڈاکٹر ایس۔ ایڈولفس نوف نے حال میں امراض قلب پر گہرے سانس کے اثرات کے متعلق بہت دلچسپ تجربے کئے ہیں جن میں قلب کے مریض کو گہرے سانس لینے سے نفع پہونچا ہے۔ ڈاکٹر نوف ایک عرصہ سے امراض صدر کے مطالعے میں مصروف تھے۔ مرض سل کے متعلق ان کا جو رسالہ شائع ہوا تھا اسے تمام مہذب ممالک میں بڑی قدر اور وقعت کی نگاہ سے دیکھا گیا اور بائیس مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا۔ ڈاکٹر نوف نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ گہرا سانس لینے میں پھیپھڑے کا زیرین حصہ کام میں آتا ہے اور بالائی حصے کو قریب قریب بالکل آرام ملتا ہے چونکہ سل کے مرض میں بالعموم پھیپھڑے کا بالائی حصہ ماؤف ہوتا ہے، اسلئے اسے کام سے بچانا اور آرام دینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے گہرے سانس لینے کا طریقہ بہت اہم ہے۔

ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے کہ اس قسم کا گہرا تنفس جس میں حجاب حاجز (صدر اور شکم کا درمیانی پردہ) سے کام لینا پڑے خون میں بکثرت آکسیجن

... باعث ہوتا ہے اور اس طرح اسکی وجہ سے قلب کو بہت سی آکسیجن مل جاتی ہے۔ دل کے امراض میں آکسیجن کے مفید اثرات سے ہر شخص واقف ہے یہ صحیح ہے
کہ آکسیجن بکثرت دلیں پہونچنے سے امراض قلب دُور نہیں ہوجاتے، لیکن یہ ضرور ہے کہ ایذا رساں علامات میں بہت کچھ کمی آجاتی ہے۔ بالخصوص قلب کی وہ دردیں
... جن میں کہ جن میں وہ تنگ ہوجاتی ہیں اور قلب کو کافی مقدار میں آکسیجن میسر نہیں آتی، جیسا کہ اکثر وجع قلب میں ہوا کرتا ہے۔

آکسیجن بہت مہنگی چیز ہے اور اسکے استعمال کیلئے مخصوص آلات کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر مذکور کا خیال ہے کہ جو فوائد آکسیجن دینے سے حاصل ہوتے ہیں وہی
لمبے سانس لینے سے بھی حاصل ہوسکتے ہیں، جب کہ ہر گہرے سانس کے بعد ایک معمولی سانس لے لیا جائے۔

ڈاکٹر موصوف کی رائے یہ ہے کہ اس قسم کے تنفس کی مشق لیٹ کر کرنی چاہیئے اور سر اور سینے کو چھ سے دس انچ تک اونچا رکھنا چاہیئے۔ مریض جسم کو
ڈھیلا چھوڑ کر اس بات کا تصور باندھے کہ اسکے تنفس کی حرکت داہنے پاؤں کی انگلیوں سے شروع ہو رہی ہے۔ یہ خیالی حرکت جب چڑھتے چڑھتے حجاب حاجز
کے مقام تک پہونچے اور داہنی جانب سے بائیں جانب کو منتقل ہو تو مریض اپنے شکم کے عضلات کو اوپر کی طرف تانے تاکہ جوف شکم میں جگہ پیدا ہو اور حجاب حاجز
نیچے کی طرف اترے۔ اس طرح جب خوب گہرا سانس آجائے تو آہستہ آہستہ سے باہر نکال دینا چاہیئے اور تصور یہ رہے کہ سانس بائیں پاؤں کی انگلیوں
کی راہ باہر نکل رہا ہے۔

جنون کی ترقی

گذشتہ دس سال کے عرصہ میں پاگل پن میں (۳۰) فیصدی کا اضافہ ہوا ہے اور یہ رفتار خوفناک صورت سے بڑھ رہی ہے۔ اس حساب سے
اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۱۳۹ء عیسوی میں دنیا کا ہر شخص دیوانہ ہوجائیگا!!

دیوانگی کی بعض حالتیں انسان پر اکثر طاری ہوتی رہتی ہیں، مثلاً بے تماشا ہنسنا۔ بے محل غصہ اور دیگر مواقع۔ پاگل خانے کے آدمی اور آپ میں فرق
یہ ہوتا ہے کہ آپ بے وقت نہیں ہنستے اور وہ ہر وقت ہنستا یا عجیب و غریب حرکتیں کرتا رہتا ہے۔

انگلستان اور ویلز میں جدید تحقیقات کے مطابق (۱۵۰۰۰۰) آدمی دماغی عوارض میں مبتلا ہیں اور (۹۰۰۰۰) قطعی طور پر دماغ کی خرابی کا
شکار ہیں۔ تقریباً (۱۰۰۰۰۰) کے دماغ میں معمولی خرابیاں ہیں اور انکے علاج کی ضرورت ہے، مگر انکی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ ہر (۱۱۹) انگریزوں میں ایک آدمی
ضرور دماغ کی خرابی میں مبتلا ہوگا۔

عورتیں زیادہ پاگل ہوتی ہیں اور مرد کم۔ جوانی کی عمر کی خرابیاں، بچہ پیدا ہونے کی خرابیاں، محبت میں ناکامی، سگریٹ اور شراب پینے کی کثرت، اور
جدید تمدن کی دیگر صحت برباد کرنیوالی "برکات" عورتوں میں جنون کی زیادتی کا باعث ہیں۔

انگلستان میں ہر سال (۲۰۰۱۰۰۰) روپے دماغی امراض کے علاج کے لئے خرچ کئے جاتے ہیں۔ گو یہ بہت کم ہے اور اس رقم میں مزید اضافہ
کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ جسکے لئے ایک قانون برائے انسداد امراض دماغی بھی بنایا گیا ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ شادی شدہ آدمی اور غریب آدمی کم پاگل ہوتے ہیں، دیہات میں رہنے والے پاگل پن میں بہت ہی کم مبتلا ہوتے
ہیں۔ شہری زندگی، مصنوعی زندگی، مضر صحت مشاغل اور دیگر عوارض، جنون کے بڑھنے کے اسباب ہیں۔

انفلوئنزا پر فتح

ہمپسٹڈ اور نیویارک کے سائنسدانوں نے باتفاق رائے یہ فیصلہ کیا ہے کہ انفلوئنزا کا مکمل علاج دریافت ہوگیا ہے اور سائنس نے اس مرض پر فتح حاصل
کرلی ہے۔

ہمپسٹڈ کی نیشنل انسٹی ٹیوٹ تحقیقات طبی نے جانوروں پر ویکسین کا تجربہ کرکے فیصلہ کیا ہے کہ یہ جو ہر ذی روح کے لئے انفلوئنزا کا بہترین تریاق ہے
یہ ویکسین بھی اسی طرح تیار کیجاتی ہے جس طرح چیچک کے مادہ سے ویکسین تیار کرکے بذریعہ پچکاری استعمال کیجاتی ہے۔ انفلوئنزا کی ویکسین تیار کرنے کیلئے
جانوروں میں انفلوئنزا کے جراثیم داخل کردیئے جاتے ہیں، اور پھر ان کے خون سے انفلوئنزا کی ویکسین تیار کرلی جاتی ہے۔

لندن کے سنڈے ایکسپریس کے نمائندہ سے ایک لندنی ماہر نے کہا ہے "انفلوئنزا کے خلاف انسان جو جنگ کر رہا تھا، اس میدان میں بہترین قسم کی کامیابی نصیب ہوئی ہو اور طب جدید کو سب سے زیادہ جس چیز سے پریشانی ہو رہی تھی اسکے سد باب کا خاطر خواہ طریقہ اسکے سامنے آگیا ہے... اس باب میں تعریف کے مستحق ہیں۔

امریکہ میں راک فیلر انسٹی ٹیوٹ کے ماہروں نے جو ویکسین تیار کی ہو وہ خود انفلوئنزا کے مریض کے مادہ سے تیار کیجاتی ہے اور پھر اسی مرض کے ازالہ کیلئے استعمال کی جاتی ہو۔

جن جانوروں میں انسانوں جیسا انفلوئنزا ہو جاتا ہو ان کے لئے بھی یہ ویکسین مفید ثابت ہوگی

چکھنے اور سونگھنے کی قوت

سونگھنا اور چکھنا انسان کے حواس خمسہ کے دو ضروری جز ایک عرصہ سے اہل سائنس کی تحقیق کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔

"صنعت کیمیاوی" کے وہ ماہر جو غذائیں تیار کرنیکی تجارت کرتے ہیں اس بات کی تحقیق میں معروف ہیں کہ آپ کیا کیا چیزیں پسند کرتے ہیں۔ اور وہ آپ کیوں مرغوب ہیں اور کھانے پینے کی مختلف چیزیں مختلف آدمیوں کو کیوں بھاتی ہیں۔

روشنی اور آواز کو ناپنے اور اسکی طاقت اور کم طاقتی کو جانچنے کے لئے برقی آلات سائنسدانوں نے عرصہ سے ایجاد کر رکھے ہیں مگر ابھی تک ایسی مشین ایجاد نہیں ہوئی ہو جو ذائقہ اور شامہ کو جانچکر بتا سکے اور اسکی درجہ بندی کرسکے۔ مگر سائنسدانوں نے یہ ضرور معلوم کرلیا ہو کہ چکھنے اور سونگھنے کے افعال انسانی میں کیونکر بر سر عمل آتے ہیں۔ زبان پر عضلات کے ریشوں کا جال ہوتا ہو جو دماغ سے بذریعہ اعصاب اشتراک رکھتے ہیں۔ ذائقہ کیساتھ دماغ کی لوح پر جس اس طرح پہنچ جاتی ہے جس طرح سادی سلیٹ پر پنسل سے خط بننا شروع ہوجاتا ہو۔ مگر دماغ سب سے زیادہ کارآمد مددگار ہو آپ نے خود غور کیا ہوگا کہ اچھی طرح بھی ہوئی غذا اعلیٰ پیکٹوں میں بندھی ہوئی کھانے کی چیزیں بھوک بڑھادیتی ہیں۔ اگر انسان اندھیرے میں بیٹھکر سگرٹ پئے تو زیادہ مزا کیوں نہیں آتا اور ...... بعض ذائقے اور خوشبوئیں آپ کے دماغ میں سرور و مسرت کا جذبہ کیوں ابھارتی ہیں۔ یہ چند سوال ہیں جنکے جاننے کیلئے غذا اور علم کیمیا کے صنعتی ماہرین کوشش کر رہے ہیں۔ کیمیکل انڈسٹری" کے "فوڈ گروپ" یعنی غذا کی تحقیق کرنیوالے (۵۰۰) افراد کا ایک جلسہ ہوا تھا جس میں بہت سے تجربات کئے گئے کھانے پینے کی چیزوں کے ذائقہ اور خوشبوؤں کا انسان کے دماغ اور صحت سے کیا تعلق ہو اسکی تحقیق کرکے مشہور سائنس دانوں سے رائے طلب کیگئی اس کانفرنس میں سائنسداں ماہرین نفسیات اور ہوٹلوں اور ریسٹورنٹ میں کام کرنیوالے لوگ، غذائیں پکانے اور تیار کرنے والے باورچی شیف، آبدار اور دیگر متعلقین تھے اور اس میں علمی و عملی تحقیقات پر کئی مضامین پڑھے گئے ہیں۔ (نیوز کرانیکل)

اشتہاروں کے ذریعہ دوا فروشی پر نگرانی

ادویہ کے تجزیہ و تحلیل کیلئے ایک نئے ادارہ کا قیام

ہندوستان میں اشتہاری دواؤں اور اشتہاری طبیبوں اور ڈاکٹروں کی گرم بازاری سے لوگوں کی صحت کو جو نقصان پہنچ رہا ہو وہ بار بار منظر عام پر آنیکے باوجود کی نظروں سے اوجھل رہتا ہو اور بھولے بھولے لوگ انکی لفاظیوں اور لسانیوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں، غیر مستند اور عطائی دواؤں کے نقصانات کی فراوانی دیکھ حکومت کے ارباب حل و عقد کی توجہ اس طرف مائل ہوئی، اور مارچ ۱۹۳۰ء میں کونسل آف اسٹیٹ نے اس قسم کی قرارداد پاس کی کہ صوبوں کی حکومتوں کو اس افزوں وبال کیطرف توجہ کرنی چاہیئے اور ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرکے ایسی تدابیر پر غور کرنا چاہیئے جس سے دواؤں کا معیار قائم کیا جاسکے تاکہ اسی معیار کے مطابق دوائیں تیار کرکے فروخت کی جائیں۔ چنانچہ کمیٹی مقرر کی گئی اور اس نے مختلف صوبوں میں دورہ کرکے اور ماہرین ادویہ کے صلاح مشورہ سے ایک مرتب کی جس پر غور و خوض کے بعد اب کارروائیاں شروع کی گئی ہیں بتعویق کی وجہ یہ ہے کہ یہ شعبہ صوبوں کی حکومتوں سے متعلق تھا اور کمیٹی کی تجاویز کو بروئے کار لانے کیلئے جس رقم کی ضرورت تھی وہ گذشتہ چند برسوں کی اقتصادی مشکلات اور مالی دشواریوں میں فراہم نہ ہوسکی۔

بہرحال اب حکومت ہند نے صوبوں کی انفرادی کارروائیوں سے قطع نظر خود مرکزی مالیہ سے اس خوفناک صورت حال کو رفع کرنیکی تدابیر کی طرف

میری بیاض کا ایک خاص نسخہ

از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آباد

تریاق جریان :- جو پرانے جریان کو چند دن میں زائل کر دیتا ہے اور قوی امساک پیدا کرتا ہے اور مبہی بھی ہے -

نسخہ و ترکیب تیاری :- پانچ تولے تخم تمر ہندی کو آدھ پاؤ گائے کے دودھ میں چوبیس گھنٹے تر رکھیں ، اسکے بعد دودھ نکال کر تازہ دودھ ڈال دیں یہ عمل سات دن تک سات مرتبہ کرنا چاہیئے پھر آٹھویں روز تخم تمر ہندی کا چھلکا اُتار کر مغز کو سایہ میں خشک کر لیں - اور نخود خام مقشر ، دال ماش مقشر ہر ایک چودہ ماشہ دونوں چیزوں کو پوست خشخاش کے پانی میں ایکدن رات تر رکھ کر سایہ میں خشک کریں -

تینوں مدبر کی ہوئی چیزیں اور تخم اہلی ، گوند ببول ، گوند ڈھاک ، صمغ عربی ، اندر جو شیریں ، بکھان بید ، مجیٹھ ، پوست بیخ کچنال ، پوست درخت کنار دشتی ، پوست بیخ مولسری ، پوست بیخ سنکھاہولی گل دھاوا ، اکرکس ، تخم اونٹکن ، تخم خشخاش سفید ہر ایک ۶ ماشہ تمام چیزوں کو کوٹ چھان کر ہموزن مصری ملائیں اور بقدر ۹ ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں دوران استعمال میں کھٹی چیزوں سے پرہیز کریں اس دوا کا استعمال کم سے کم چالیس یوم کرنا چاہیئے

تین قابل قدر مجرّب نسخے

از جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی کوملوزی

(۱) باؤ بڑنگ ۶ ماشہ کمیلہ ۶ ماشہ ، شحم حنظل تین ماشہ ، تربد سفید مجوف خراشیدہ ۶ ماشہ ، غاریقون مغز بل ۶ ماشہ ، برگ نیب ۳ ماشہ کتیرا ۱ ماشہ اندر جو شیریں ۶ ماشہ ، ترمس تین ماشہ ، سرخس تین ماشہ ، رب السوس ایکماشہ ، نانخواہ ۳ ماشہ ، پوست ہلیلہ زرد ۶ ماشہ ، شاہترہ ۳ ماشہ ، سنا مکی ایکتولہ گل سرخ ۳ ماشہ صبر سقوطری ایکتولہ ، کوٹ چھان کر شفتالو کے پانی میں کھرل کر کے مونگ کے برابر گولیاں بنا کر رکھ لیں ۔

خوراک چار یا حسب ضرورت کچھ زیادہ گولیاں رات کو سوتے وقت کھا کر اوپر سے نیم گرم پانی پی لیں ۔ لیکن گولیوں کے کھانے سے پہلے آدھ پاؤ شیر گاؤ میں تھوڑی سی شکر ملا کر پی لینا بھی ضروری ہے ۔

فوائد :- اکثر حالتوں میں جب کہ پیٹ یا آنتوں میں مختلف قسم کے کیڑے یا کیچوے پیدا ہو گئے ہوں اور بہت سی قسم کی دوائیں استعمال کرائی جا چکی ہوں ، اور کچھ کیڑے برابر ساتھ خارج بھی ہوئے ہوں لیکن پورے طور سے انکی جھلیاں اور جالے نہ نکلتے ہوں ۔ اور نفخ و قراقر متلی و بدہضمی کی شکایات سخت پریشان کئے ہوئے ہوں ۔ اُس وقت میں نے ان حبوب کو اکسیر صفت پایا ہے لیکن ادویہ کا تازہ اور عمدہ ہونا اور غلیظ بادی چیزوں سے مریض کا پرہیز کرنا بھی اشد ضروری ہے ناظرین ضرور آزمائیں ۔

(۲) شب یمانی (پھٹکری) بریاں ، مُردار سنگ ، سنگ سرمہ ، مازوئے سبز گلنار ، اقاقیا ، جملہ ادویہ چھ چھ ماشہ ، کافور خالص ۳ ماشہ ، سب کو پیس کر کپڑے میں چھان لیں ، اور دُھنی ہوئی روئی کو پہلے پوست انار کے جوشاندہ میں تر کریں پھر سفوف مذکورہ سے لت کریں اور عورت کے رحم تک رکھوائیں ۔

فوائد :- اکثر اوقات جب کہ عورتوں کو کثرت حیض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور پینے کی دوا مفید نہیں ہوتی تو اسکے ساتھ ساتھ یہ نسخہ استعمال کرا کر ہم نے بہت بہتر نتائج حاصل کئے ہیں ۔ ناظرین اسے بھی آزمالیں ۔

(۳) مغز تخم بید انجیر تین تولہ ، روغن گاؤ خالص ایکتولہ ، شہد خالص ایکتولہ ، تینوں ادویہ کو اچھی طرح حل کر لیں پھر بقدر ضرورت سرگین گاؤ خشک ان میں ملا کر

اتنا پیسیں کہ غلیظ ہو جائے۔ اسکے بعد بطور ضماد نیم گرم استعمال کریں۔

فوائد: حیرت انگیز دیکھے۔ درد اس قدر پریشان کئے ہوں کہ مواد کے تحجر تک کا خطرہ لاحق ہو گیا ہو۔ اس وقت میں نے اس ضماد سے تیر بہدف فوائد حاصل کئے ہیں۔ جو کاغذ پر لکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے۔ ناظرین موقع سے استعمال فرما کر نتیجہ سے بذریعہ رسالہ "ہمدرد صحت" مطلع فرمائیں +

یرقان کا صرف چھ گھنٹے میں شرطیہ علاج

از جناب حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں،

خود رو کڑوی توری کو (جسے بچہ بچہ جانتا ہے اور جنگلوں میں عام طور پر مل جاتی ہے) کوٹ کر پانی نکالیں اور اس پانی کے تین چار قطروں کی ناک میں نسوار لیں اسکے اندر جانیکی دیر ہے کہ زرد رنگ کا پانی جو یرقان کا گندہ زہر ہوتا ہے خارج ہونا شروع ہو گا اور سیروں کی مقدار میں خارج ہو کر شفا حاصل ہو جائیگی۔ زیادہ خرابی ہو تو بعد میں گائے کے گھی کی نسوار لے لیں۔

نوٹ:۔ یہ بڑی تیز دوا ہے۔ ناتجربہ کار اور اناڑی اس کا استعمال نازک طبع مریضوں پر ہرگز نہ کریں۔ البتہ تجربہ کار طبیب نازک طبع مریضوں پر تجربہ کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات اسکے استعمال سے درد شقیقہ ہونے لگتا ہے کبھی کبھی کسی مریض کو چکر آتے بھی دیکھے گئے ہیں اور کسی مریض کو بڑے زور کا بخار ہو جاتا ہے۔ جو پانچ سات گھنٹے بعد خود بخود اتر جاتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ یہ سب تکلیفیں سب مریضوں کو نہیں ہوتیں اور نہ ہی سب کو شدت سے ہوتی ہیں صرف نازک مزاجوں کو زیادہ تکلیف ہو تو ہو۔ دیہاتی اور دہقانی لوگوں کو تو اس سے کچھ بھی تکلیف نہیں ہوتی۔ غرض نہایت مفید اور اکسیری علاج ہے امید ہے کہ نکتہ دان حضرات اسکی قدر کریں گے۔ طرہ یہ کہ ایک کوڑی بھی خرچ نہیں ہوتی +

مجربات جوہر

(باقی ہائی)

از حکیم سید رفیق احمد صاحب جوہر ا۔۔۔

میں اپنے غلط المضمون صفحہ ۱۳۱ یہ ہے:۔

بار ہا کے آزمائے

(۱) یا ہے اور اسکی سب سے پہلی کاروائی یہ ہے کہ ایک مرکزی ادارہ دواؤں کے تجربہ و تحلیل کیلئے اور ان کا ایک معیار قائم کر کے مشتہر کرنیکے لئے کلکتہ میں قائم کے عمل کو دیکھنے کے بعد پھر امید ہے کہ اشتہاری دواؤں پر احتساب کا محکمہ بھی قائم ہو گا۔ کلکتہ میں اس ادارہ کے زیر اہتمام ایک معمل کیمیاوی ہو گا اور چند کیمیا و طب کا ایک مختصر ساعملہ ہوگا جسکے افسر اعلیٰ کرنیل آر این چوپڑہ سی، آئی، ای، آئی، ایم، ایس۔ ڈائرکٹر اسکول آف ٹراپیکل میڈیسنز کلکتہ ہونگے۔ یہ ادارہ میں اس وجہ سے قائم کیا گیا ہے کہ وہاں اسکے عملہ کے قیام کی گنجائش ادارہ صحت و علاج کی عمارت میں ملجائیگی اور اسی ادارہ کی لیبارٹری سے بھی بوقت ضرورت کام لیا جاسکیگا۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ کرنل چوپڑہ جیسے مستند قابلیت اور تجربے کے افسر کی خدمات اس ادارہ کو حاصل ہو سکیں گی

سر دست اس ادارہ کا کام یہ ہو گا کہ مختلف ادویہ کے لئے معیار قائم کردے اور تجزیہ و تحلیل کے بارے میں جو شکوک ہوں انہیں رفع کرے اور مختلف مقامات سے دواؤں کے جو نمونے آئیں انکی جانچ۔ نیز دواؤں کی تحقیق و تفتیش میں صوبوں کی کاروائیوں کو مدد دے اور ان میں منظم رابطہ پیدا کرے ادارہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً رسائل بھی شائع ہوا کرینگے تاکہ اسکے کام اور رفتار ترقی سے اور مختلف مسائل میں اسکی تحقیقات کے نتائج سے لوگوں کو مطلع کیا جاتا رہے اور صوبوں کی لیبارٹیریوں کو مدد اور ہدایت ملتی رہے۔ ان امور کے بر سر عمل آجانیکے بعد امید ہے کہ غیر مستند ادویہ کی ساخت اور فروخت پر نگرانی قائم کرنے کی ابتدا کی جاسکیگی۔ اور جو معیار اس ادارہ میں قائم ہو گا اسکے مطابق صوبوں میں دواؤں پر نگرانی کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جاسکینگی۔

یونانی مجربات مفید نسواں

از جناب ڈاکٹر عبد المجید صاحب چغتائی بیرون دہلی دروازہ، لاہور

(۱) **حافظ جنین**:- کہربا، انجبار، بارتنگ ہموزن سفوف بنالیں اور بقدر چار ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان دیں، مانع اسقاط حمل ہے +

دیگر:- خاکستر گوبر گاؤ مادہ ۲ رتی، مربہ آملہ ایکعدد ملا کر کھلائیں۔ مانع اسقاط ہے +

(۲) **سیلان الرحم**:- ستاور، گل گاؤزباں، آملہ سار، دارفلفل ہموزن سفوف بنائیں۔ خوراک ایکماشہ ہمراہ عرق گلاب +

(۳) **استحاضہ (کثرت طمث)** انجبار ایکماشہ، خون سیاؤشاں ۱ ماشہ، کہربا ایکماشہ، اجزا کو خوب باریک کرکے بارتنگ ۵ ماشہ میں رکھکر ہمراہ عرق گاؤزباں کھلائیں +

دیگر:- صمغ عربی ۱ ماشہ، کتیرا ایکماشہ، رب السوس ایکماشہ، طباشیر ایکماشہ، ست گلو ایکماشہ، کہربا شمعی ایکماشہ، دم الاخوین ایکماشہ، بسد ایک ماشہ دانہ ہیل خورد ایکماشہ، باریک کرکے شربت بنفشہ دو تولہ میں ملا کر نصف صبح نصف شام کو چٹائیں۔ استحاضہ کے علاوہ نفث الدم اور سل میں بھی مفید ہے

(۴) **عرق برائے ورم رحم**:- بیخ کاسنی ۵ تولہ، بیخ بادیان ۵ تولہ، تخم کشوث دو تولہ (درصرہ بستہ) گاؤزباں ۳ تولہ، گل گاؤزباں ۲ تولہ، تخم کرفس پانچتولہ، بادیان ۴ تولہ، کاسنی ۴ تولہ، گل سرخ ۲ تولہ، ادویہ کو ۸ سیر پانی میں رات کو بھگو رکھیں، صبح ۵ سیر عرق حسب معمول کھینچ لیں +

خوراک ۱۰ تولہ، ورم رحم کے علاوہ نفخۃ الرحم اور استسقاء الرحم، ورم خصیۃ الرحم واورام قاذف کیلئے بھی نافع ہے +

(۵) **آتشک**:- عشبہ ۲ ماشہ، چوب چینی ۲ ماشہ، اصل السوس ۳ ماشہ کا جوشاندہ دیں، اور اسکے ساتھ صبح و شام پوٹاسیم آیوڈائڈ ۲ سرخ کھلائیں +

(۲) رسکپور شوی ایکماشہ، طباشیر ۲ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۲ ماشہ، رسکپور کو روغن زرد میں خوب بھون لیں پھر نکال کر دوسرے اجزاء کے ہمراہ خوب پیس کر محفوظ رکھیں خوراک ایک سرخ +

۱۰ ماشہ، توتیا سبز ۲ ماشہ، آب لیموں ۲۵ عدد، حبوب نخودی بنالیں اور ایک گولی ہر روز کھلائیں +

تنفا، کلاہ دار ۲۱ عدد، حبوب بقدر دانہ مونگ ہمراہ آب ادرک بنالیں +

دارفلفل سیاہ

ماشہ

(۳) انیسون ایکماشہ، کرفس ایکماشہ، الائچی خورد ایکماشہ پوست اترج ۱ ماشہ ہمراہ شہد دیں ۔

(۴) سنگدانہ مرغ ایکماشہ، وج ۴ سرخ، عنبر ایک سرخ، سفوف بنائیں، خوراک ۲ سرخ ۔

(۵) بادیان ایکماشہ، زیرہ ایک ماشہ، صعتر ایکماشہ، انیسون ایکماشہ، پودینہ ایکماشہ، پوست ترنج ایکماشہ، زرنب ایکماشہ، سعد ایکماشہ، نانخواہ ایک الائچی ۴ ماشہ، کشنیز ۴ ماشہ، صندل ۴ ماشہ، سفوف بنائیں، خوراک ۲ سرخ ۔

(۶) پوست ہلیلہ ۵ ماشہ، پوست آملہ پانچ ماشہ، دارفلفل ۵ ماشہ، نمک سیاہ پانچ ماشہ، پوست بیخ چترا پانچ ماشہ، سفوف بنالیں، خوراک ۴ سرخ

(۱۰) **کھانسی** :- اپیکاک ۲ ماشہ، آرد ملیٹھی ۷ ماشہ، افیون ایکماشہ حبوب نخودی بنالیں۔ ایک گولی رات کو سوتے وقت دیں

(۱۱) **مراق ومالیخولیا** :- افسنتین ۵ ماشہ، گل گاؤزبان ۳ ماشہ، گل سرخ ۳ ماشہ، عود ۲ ماشہ، مصطگی ۲ ماشہ، بلماشیر ایکماشہ، دانہ الائچی کلاں سفوف بنائیں، خوراک ایکماشہ ہمراہ عرق کیوڑہ دیں

دیگر افسنتین پانچ ماشہ، گل سرخ ۲ ماشہ، گل گاؤزبان ۲ ماشہ، گل سیوتی تین ماشہ، کہربا تین ماشہ، دانہ الائچی ۲ ماشہ، زرشک شیریں مصطگی دو ماشہ، عود ایکماشہ، سفوف بنائیں خوراک ایکماشہ ہمراہ عرق بید مشک دیں ۔

(۱۲) **سفوف حبس البلغمی** :- الائچی خورد وکلاں ہر ایک ایکماشہ، طباشیر ایکماشہ، ناگ کیسر ایکماشہ، دارچینی ایکماشہ، قرنفل ایکماشہ، فلفل سیاہ ایکماشہ، سفید ایکتولہ، نبات سفید ۲ تولہ سفوف بنالیں۔ خوراک ایکماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان دیں ۔

(۱۳) **سفوف درد جگر و تہیج چہرہ** :- گل سرخ ۵ ماشہ، زرشک ۵ ماشہ، مصطگی ۲ ماشہ، عصارہ غافث ۲ ماشہ، افسنتین ۲ ماشہ، ریوند چینی سنبل الطیب ۲ ماشہ، شگوفہ اذخر دو ماشہ، اسارون ۲ ماشہ، رب السوس ۲ ماشہ سفوف بنالیں۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ عرق کوہ و شربت دینار دیں ۔

(۱۴) **حب پرسوت** :- فلفل سیاہ ۴ ماشہ، بیش مدبر بشیر گاؤ ۴ ماشہ، شنگرف رومی آٹھ ماشہ، دارفلفل ۴ ماشہ، سہاگہ خام ۴ ماشہ، سب ادو کرکے آب لیموں میں تین پہر برابر کھرل کرکے حبوب بقدر دانۂ مونگ بنالیں اور ایک گولی ہمراہ شہد کھلائیں ۔

(۱۵) **حب سعال** :- افیون ایکماشہ، زعفران ایکماشہ، مغز بادام شیریں ۲ ماشہ، تخم خشخاش سفید ۲ ماشہ، دارفلفل ۲ ماشہ، گل پستہ ۳ ماشہ، کشکہ تین ماشہ، رب السوس ۲ ماشہ، ادرک کے پانی میں حبوب بقدر دانۂ مونگ بنالیں ۔

(باقی باقی)

بقیہ مضمون صفحہ ۱۳۱ یہ ہے :-

بڑھایا ہوا اور اسکی سب سے پہلی کارروائی یہ ہے کہ ایک مرکزی ادارہ دواؤں کے تجربہ و تحلیل کیلئے اور ان کا ایک معیار قائم کرکے مشتہر کرنیکے لئے کلکتہ میں قائم کیا اسکے عمل کو دیکھنے کے بعد پھر اُمید ہے کہ اشتہاری دواؤں پر احتساب کا محکمہ بھی قائم ہوگا۔ کلکتہ میں اس ادارہ کے زیر اہتمام ایک معمل کیمیاوی ہوگا اور چند ما کیمیا وطب کا ایک مختصر سا عملہ ہوگا جسکے افسر اعلیٰ کرنیل آر این چوپڑہ سی، آئی، ای، آئی، ایم، ایس - ڈائرکٹر اسکول آف ٹراپیکل میڈیسنز کلکتہ ہونگے - یہ ادارہ یہیں اس وجہ سے قائم کیا گیا ہے کہ وہاں اسکے عملہ کے قیام کی گنجائش ادارہ صحت وعلاج کی عمارت میں ملجائیگی اور اسی ادارہ کی لیبارٹری سے بھی بوقت ضرورت کام لیا جاسکیگا، اور سب سے بڑھکر یہ کہ کرنل چوپڑہ جیسے مستند قابلیت اور تجربہ کے افسر کی خدمات اس ادارہ کو حاصل ہوسکیں گی

سردست اس ادارہ کا کام یہ ہوگا کہ مختلف ادویہ کے لئے معیار قائم کردے اور تجزیہ و تحلیل کے بارے میں جو شکوک ہوں انہیں رفع کرے اور مختلف مقامات سے دواؤں کے جو نمونے آئیں انکی جانچ۔ نیز دواؤں کی تحقیق وتفتیش میں صوبوں کی کارروائیوں کو مدد دے اور ان میں تنظیم و رابطہ پیدا کرے" ادارہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً رسائل بھی شائع ہوا کرینگے تاکہ اسکے کام اور رفتار ترقی سے اور مختلف مسائل میں اسکی تحقیقات کے نتائج سے لوگوں کو مطلع کیا جاتا رہے، اور صوبوں کی لیبارٹیریوں کو مدد اور ہدایت ملتی رہے، ان امور کے برسرعمل آجانیکے بعد امید ہے کہ غیر مستند ادویہ کی ساخت اور فروخت پر نگرانی قائم کرنے کی ابتدا کی جاسکیگی۔ اور جو معیار اس ادارہ میں قائم ہوگا اسکے مطابق صوبوں میں دواؤں پر نگرانی کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جاسکینگی۔

مراسلات

آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو، پی

تجاویز

منظور کردہ

اجلاس عام آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو پی بمقام ٹاؤن ہال شہر میرٹھ زیر صدارت جناب ویدراج پنڈت چرنجی لال صاحب شرما شاستری رئیس میرٹھ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۳۶ء +

(۱) (الف) آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو پی، میرٹھ کا یہ اجلاس گورنمنٹ کے جواب ۱۹۸ ۷-/۶۲۲ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء دوبارہ رجسٹریشن ایکٹ وغیرہ کو ناقابل قبول اور غیر تسلی بخش سمجھتا ہے اور تجویز کرتا ہے کہ اپنے دیسی طریقہ علاج اور حاملین فن کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں اپنے مطالبات کو میموریل کی شکل میں بھیجے تاکہ حکومت اس پر دوبارہ غور کرے +

(ب) انجمن مذکور کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مذکورہ بالا میموریل کی ایک ایک کاپی لیجسلیٹو کونسل کے ممبران کی خدمت میں بھیجا جائے اور ان سے درخواست کی جائے کہ مطالبات میموریل کو عملی جامہ پہنانے میں پوری کوشش فرمائیں +

(۲) آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو، پی میرٹھ کا یہ عام اجلاس گورنمنٹ یو، پی کی توجہ اس امر کی جانب منعطف کرتا ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن یو پی میں باوجود الہ آباد اور لکھنؤ کے اطباء کی اکثریت کے حال میں جو چند سیٹس (جگہ) بورڈ مذکور کے لئے اضافہ کی گئیں تھیں انکو الہ آباد اور لکھنؤ کے ہی اطباء سے پُر کیا گیا ہے اور یو، پی کے ان اضلاع کو جنکی نمایندگی بورڈ میں اب تک نہیں ہے قطعی محروم رکھا گیا اور لکھنؤ کے ایک مخصوص خاندان کو جس کے متعدد افراد بورڈ میں موجود ہیں خصوصیت کے ساتھ نوازا گیا ہے۔ لہذا یہ جلسہ ان نامزدگیوں کو خلاف انصاف قرار دیتا ہے اور انکے خلاف پُرزور احتجاج بلند کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ یو پی کے تمام حصوں سے بلا تخصیص مقام و خاندان ماہر فن اصحاب کو بورڈ میں شامل کرکے اسکی حیثیت کو نمائندہ بنایا جائے

(۳) انجمن مذکورہ کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ چند متقدر اصحاب کا ایک وفد انجمن مذکور کے منظور شدہ میموریل کو کامیاب بنانے کے لئے آنریبل منسٹر صاحب بہادر سررشتہ حفظان صحت و میڈیکل ڈیپارٹمنٹ یو، پی اور لوکل حکام کی خدمت میں حاضر ہوکر انکے روبرو اطباء اور وید صاحبان کی فریاد و فغاں پیش کرے تاکہ دیسی طبیں اپنی شایاں شان عزت و وقار کیساتھ قائم اور برقرار رہیں +

(۴) انجمن مذکورہ کا یہ اجلاس کرنل ایچ سی، بکلے، آئی، ایم، ایس انسپکٹر جنرل آف سول ہاسپٹل یو، پی کے اس مشہور ریمارک پر جو انہوں نے سال گذشتہ بسلسلۂ آفیشیل وزٹ مارواڑی آیورویدک ہندو ہسپتال بنارس کیا ہے پُرزور احتجاج کرتا ہے چونکہ اس ریمارک سے انڈین میڈیکل سائنس (دیسی طب) کی انتہائی تحقیر ہوتی ہے اور ان کا یہ رویہ حکومت کی اس ہمدردانہ پالیسی کے یقینی خلاف ہے جو حکومت نے بورڈ آف انڈین میڈیسن یو، پی کو قائم کرکے دیسی طبوں کے ساتھ اختیار کی ہے، نیز حاملین فن کے جذبات کو برانگیختہ کرنے والا ہے، اس لئے گورنمنٹ سے انجمن کا یہ اجلاس پُرزور استدعا کرتا ہے کہ حکومت جلد از جلد انسپکٹر جنرل مذکور سے انکے اس غلط رویے کے متعلق باز پرس کرے +

(۵) انجمن طبیہ مذکورہ کا یہ اجلاس ایک ہزار روپیہ سالانہ کی امداد کو جو میونسپل بورڈ میرٹھ نے ویدک یونانی دواخانوں اور شفاخانوں کے لئے مقرر کر رکھی ہے بالکل ناکافی خیال کرتا ہے اور اس سلسلہ میں یونانی دواخانوں کو نظرانداز کرنیکا جو طریقہ عمل دو سال سے جاری ہے اُسے غیر منصفانہ قرار دیتا ہے۔ لوکل بورڈ ڈیمشنل گورنمنٹ کا ابتدائی زینہ ہے۔ اگر یہیں دیسی طبوں کی سرپرستی نہ کی جائیگی، تو یہ نہایت قابل افسوس امر ہوگا لہذا یہ جلسہ میونسپل بورڈ میرٹھ سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی اس امداد کے مقابلہ میں جو ایلوپیتھک طریقہ علاج پر مستقل طور سے صرف کی جاتی ہے کم از کم مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ سالانہ امداد منظور کرے اور اسے معالج طبقہ میں نصف نصف تقسیم کر دیا کرے تاکہ دیسی طریقہ علاج کے دونوں شعبوں کو خاطر خواہ ترقی ہو اور غربا کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے +

نیز یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ دوسری میونسپلٹیوں کی طرح میرٹھ میونسپل بورڈ بھی اپنے حلقہ میں ایک دیسی خیراتی شفاخانہ مشترکہ جس میں ویدک اور یونانی علاج باقاعدہ ہو سکے جلد سے جلد قائم کرے +

(۶) انجمن ہذا کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ انجمن مذکور کے عہدہ دار حسب ذیل منظور فرمائے جائیں۔

(۱) جناب خان بہادر حاجی وجیہ الدین صاحب ایم بی، ای، آنریری مجسٹریٹ میرٹھ، صدر

(۲) جناب پنڈت رام سہائے شرما وید شاستری میرٹھ، نائب صدر،

(۳) جناب خانصاحب حکیم محمود الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ میونسپل کمشنر میرٹھ، نائب صدر

(۴) جناب مولوی حکیم محمد ظہیر الدین صاحب میرٹھ، سکرٹری

(۵) جناب پنڈت پریم نرائن صاحب جین وید وشارت، صدر بازار میرٹھ، جائنٹ سکرٹری،

(۶) جناب حکیم حافظ محمد محسن الدین احمد صاحب بقائی دہلوی، جائنٹ سکرٹری۔

اطبا منظم ہو جائیں

مولوی سید محمد حفیظ صاحب ایڈوکیٹ ایم ایل سی، نائب صدر سب کونسل کی زرین نصیحت

اطبائے فارغ التحصیل طبیہ سکول پٹنہ کا عام جلسہ

حسب اعلان گذشتہ انجمن طلبائے قدیم طبیہ اسکول پٹنہ کا ایک عام جلسہ بتاریخ ۱۲ نومبر ۱۹۳۶ء روز پنجشنبہ وقت ۶ بجے شام بصدارت مولوی سید محمد حفیظ صاحب ایڈوکیٹ ایم، ایل، سی منعقد ہوا۔

اطبائے فارغ التحصیل گورنمنٹ طبیہ اسکول پٹنہ کی کافی تعداد شریک جلسہ ہوئی، بیرونجات سے بھی اطبا جلسہ میں تشریف لائے +

حکیم یوسف حسن صاحب نے تلاوت کلام مجید سے جلسہ کا افتتاح کیا حکیم انیس الحق صاحب کہراردی نے ایک نظم افتتاحیہ پڑھکر سنا[ئی] اسکے بعد حکیم محمد عثمان احمد صاحب نے انعقاد جلسہ کا مقصود بیان کرتے ہوئے تنظیم کی ضرورت اور اسکی اہمیتوں واضح کیا اور گورنمنٹ طبیہ اسکو[ل] پٹنہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے اسکی بعض اہم ضرورتوں کی کمی طرف عوام اور گورنمنٹ کو متوجہ کیا، آپنے فرمایا کہ اسکی سخت ضرورت [ہے] کہ طبیہ اسکول پٹنہ میں انڈور ہسپتال بڈ کا انتظام کیا جائے۔ اس سے غریب مرضا کو فائدہ پہونچیگا اور طب یونانی کی بھی مقبولیت ہوگی۔ آپ نے یہ بھی [کہا] کہ اطبا کی تنظیم اور آپس کے تبادلہ خیال کیلئے ایک طبی رسالہ کا اجرا بھی ضروری ہے۔ آپ نے ارباب حکومت کو اطبائے فارغ التحصیل طبیہ اسکول پٹنہ کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اسکے بعد سکریٹری نے بھی رپورٹ میں ان کوتاہیوں کا تذکرہ کیا جو ارباب حکومت دیسی طریقہ علاج کے ساتھ برت رہے ہیں اور ان نقصانات کو واضح کیا جو اطبا کے رجسٹریشن کے نہ ہونیکی وجہ سے جماعت اطبا کو پہونچ رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں حکومت اور عوام کی توجہ کو اسطرف منعطف کرایا کہ کس طرح اطبائے فارغ التحصیل طبیہ اسکول پٹنہ کے حقوق پامال ہورہے ہیں اور عوام وحکومت سے اپیل کیا کہ اطبائے فارغ التحصیل طبیہ اسکول پٹنہ کو موقع دیا جائے کہ عوام اور غربا کی خدمت کرسکیں اور اپنے جوہر دکھلائیں۔

اسکے بعد مولوی سید محمد حفیظ صاحب صدر نے یونانی طریقہ علاج کی تاریخ بیان کرتے ہوئے اسکی ترقیوں اور اسکی جامعیت کا اعتراف کیا اور [اطبا] کو منظم ہوجانیکی تلقین کی اور آپ نے فرمایا کہ اگر اطبا ترقی کرنا چاہتے ہیں تو زندہ قوموں کیطرح اپنی تنظیم کریں اور اپنی شیرازہ بندی کریں۔ آپ نے ان [مفید] اور مفید نتائج کی طرف توجہ دلائی جو دیسی طریقہ علاج کی ترقی سے ملک کو پہونچیں گے آپنے دیسی طریقہ علاج سے اپنی گرویدگی کا بھی اظہار کیا۔

اسکے بعد دستور العمل کی منظوری ہوئی، اور انجمن کے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ مولوی سید محمد حفیظ صاحب ایڈوکیٹ، ایم، ایل، سی، [ڈپٹی] سپرنٹنڈنٹ بہار کونسل صدر، حکیم اکرام غنی صاحب وحکیم مظفر الدین صاحب، حکیم محمد احسن صاحب نائبین صدر، حکیم محمد زکی الرحمن خاں سکریٹری اور [حکیم] محمود عالم صاحب وحکیم عبد الحسیب صاحب جوائنٹ سکریٹری۔ پھر مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا، انجمن کے صدر و سکریٹری، مجلس عاملہ کے صدر و سکریٹری منتخب ہوئے۔ حکیم انیس الحق صاحب کہراردی، حکیم محمد احمد صاحب، حکیم عثمان احمد صاحب نائبین صدر اور حکیم محمد ضمیر الحق صاحب وحکیم بدر التوحید صاحب جوائنٹ سکریٹری منتخب ہوئے +

مندرجہ ذیل تجاویز بہ اتفاق آرا منظور ہوئیں +

۱۔ یہ انجمن لوکل سلف گورنمنٹ بہار سے پُر زور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ تمام ڈسٹرکٹ بورڈ میونسپلٹیوں کو ہدایت کرے کہ وہ کافی تعداد میں اپنے اپنے ضلع کے دیہاتوں قصبوں اور شہروں میں دیسی طریقہ علاج (طبی اور ویدک کے شفاخانہ قائم کرے +

۲۔ یہ انجمن ان ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپلٹیوں سے جنہوں نے تجربہ کے طور پر دیسی یونانی ویدک شفاخانے قائم کئے تھے اور وہ شفاخانے ہر طرح کامیاب ثابت ہو رہے ہیں درخواست کرتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں دیسی طبی و ویدک شفاخانے کھول کر قوم کی ضرورتوں کو پورا کرے خصوصاً ایسی صورتوں میں جب کہ یہ شفاخانے دیگر طریق علاج سے سو گونہ کفایت اور مفید ثابت ہو رہے ہیں +

۳۔ یہ انجمن پورنیہ ڈسٹرکٹ بورڈ، سارن ڈسٹرکٹ بورڈ اور آرہ سستی پور میونسپلٹی سے پُر زور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنی منظور کردہ تجاویز کے مطابق جلد از جلد طبی شفاخانوں کا اجرا عمل میں لا دیں +

۴۔ یہ انجمن لوکل سلف گورنمنٹ بہار سے پُر زور مطالبہ کرتی ہے کہ گورنمنٹ طبیہ اسکول پٹنہ کے باڈی میں دو نمائندے اس انجمن کے منتخب کیا کرے +

۵۔ یہ انجمن تجویز پیش کرتی ہے کہ اس جلسہ کی کارروائیوں کی ایک ایک نقل لوکل سلف گورنمنٹ بہار۔ باڈی طبیہ اسکول اور اخبارات میں بھیجدیں +. اسکے بعد حکیم محمد یحییٰ صاحب نے جناب صدر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا +

انعامی کمیٹی کا ایک جلسہ

حکیم محمد حبیب اللہ خاں صاحب اجمیری کی تجویز و اعلان کے مطابق انعامی نسخہ جات کے امتحان کیلئے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی اس کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما ویدیہ امرت دھارا بھون میں منعقد ہوا۔ جناب پنڈت جی کے علاوہ اصحاب ذیل بھی شریک جلسہ تھے۔

(۱) حکیم محمد حسن صاحب قرشی، پرنسپل طبیہ کالج لاہور، (۲) زبدۃ الحکما حکیم سید نوازش علی شاہ صاحب سکرٹیری جمعیت الصاطب لاہور۔ (۳) زبدۃ الحکما حکیم محمد فضل حسین صاحب سکرٹیری پنجاب طبی کانفرنس، لاہور (۴) حکیم محمد شریف ایڈیٹر رسالہ "الطبیب" لاہور

قرارداد ذیل جملہ حاضرین کے اتفاق سے منظور ہوئی ؛-

قرار پایا کہ تحقیقاتی کمیٹی کو یہ معلوم کر کے کہ حکیم محمد حبیب اللہ خاں صاحب اجمیری اس مجلس کے فیصلے کو بطور اشتہار بازی استعمال کر رہے ہیں افسوس ہوا۔ اس کمیٹی کے تقرر کا مقصد محض ریسرچ تھا اور حکیم صاحب کو اپنے اشتہاروں اور فہرستوں کیساتھ اس کمیٹی کے فیصلے کا ذکر کرنا یا اس کمیٹی کے فیصلے کیساتھ اشتہاری بازی کا سلسلہ قائم کرنا کسی صورت میں مناسب نہ تھا۔ یہ کمیٹی امید کرتی ہے کہ حکیم صاحب آئندہ اس فیصلے اور کمیٹی کا کوئی ذکر کسی اشتہار یا فہرست میں نہیں کرینگے +

دستخط

(حکیم) محمد شریف سکرٹیری کمیٹی و ایڈیٹر رسالہ "الطبیب" لاہور

نقشہ پیدائش و اموات بلدیہ دہلی من ابتدائے یکم نومبر سنہ ۱۹۳۶ء لغایت ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۳۶ء

مردم شماری سنہ ۱۹۳۱ء	پیدائش			اموات			اسباب اموات									بچے جو ایکسال سے کم عمر میں فوت ہوئے			شرح فی ہزار	
	مرد	عورتیں	کل	مرد	عورتیں	کل	ہیضہ	چیچک	طاعون	مختلف اقسام بخار	پیچش و اسہال	امراض آلات تنفس	صدمات	جملہ دیگر عوارض	خسرہ	لڑکے	لڑکیاں	کل	پیدائش	اموات
۳۴۷۵۳۹	۸۴۴	۷۶۳	۱۶۰۷	۴۴۴	۲۲۰	۶۶۴	۰	۱۲	۰	۲۰۵	۲۴	۱۰۹	۱۹	۱۱۵	۲	۱۱۴	۱۰۷	۲۲۱	۵۵ر۱۱	۲۳ر۸۴

جوابات

(۱۷) **سرعت**:- سپستان - بار ہیج بندتالمکھانہ، تخم کونچ، ثعلب مصری، مغز بادام شیریں، مغز چلغوزہ، نارجیل تازہ، چرونجی، موچرس ہر ایک ۲۰ ماشہ۔ گوند ببول ایک پاؤ، روغن گاؤ ایک سیر، شہد خالص سہ وزن ادویہ۔ پہلے گوند کو باریک کر کے گھی میں بریاں کریں، پھر تمام دواؤں کو پیس شہد میں ملائیں اور معجون بنائیں۔ خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک ہمراہ شیر گاؤ ۱۰ اور حسب ذیل دوا بنا کر خارجی طریقہ سے استعمال کریں نسخہ:- گندھک آملہ سار ایک تولہ - ہرتال طبقی ایک تولہ، پھٹکری کیٹا کے پانی میں حل کریں۔ جب پانی خشک ہو جائے تو دو تولہ گھی اضافہ کر کے کھرل کر پھر کپڑے پر لگا کر عضو پر باندھیں اور صبح کو کھول دیں۔ اس طرح ایک روز تک دتفعہ سے ہفتہ عشرہ کا استعمال کافی ہے۔ (حکیم اکبر حسین الا

(ب) حب خاص کا استعمال کریں تمام شکایات رفع ہو نگی۔ صفحہ ۱ کشتہ طلا دو ماشہ، الاحمر ایک ماشہ، مغز کدو شیریں ۲ ماشہ، عنبر اشہب دو ماشہ مشک تبتی ایک ماشہ، حسب ضرورت عرق بید مشک میں کھرل کر کے بقدر دانہ مونگ گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دودھ سے استعما کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ جولائی نمبر ۱۰ میں میری طرف سے جو نسخہ شائع ہوا ہے۔ اُسے تیار کر کے استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) مغز تخم تمر ہندی ۵ تولہ مصری ۵ تولہ کوٹ چھانکر سفوف بنائیں اور نو ماشہ گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں

(ہ) آپ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ۔ گوکھرو کلاں، گوکھرو خورد، تودری زرد، تودری سُرخ، بہمن سفید، بہمن سُرخ ہر ایک ڈیڑھ تولہ، کتیرا، گوند ببول، دارچینی ایک ایک تولہ سفوف بنا کر تین پاؤ شکر سفید میں بدستور معروف معجون بنائیں۔ اور ہر روز ایک تولہ آب استعمال کریں۔

بیرونی استعمال کے لئے۔ تخم دھتورہ سیاہ، گھونگچی سفید، پوست بیخ کنیر سفید، کچلہ، اجوائن خراسانی، عاقر قرحا، بیخ پیاز نرگس مساوی الو کچلکر دو گنا گھی ملا کر ایک ہفتہ دھوپ میں رکھ چھوڑیں، پھر آتشی شیشی میں بطریق معروف روغن نکال کر حسب دستور طلا کر کے بنگلہ پان باندھ کریں، شرطیہ کامیابی ہوگی۔ (حکیم ابو قمر محمد ایوب)

(۷۲) **پارہ قائم النار**:- پارہ قائم النار لرزاں بہت جلد اور بہت آسانی سے بذریعہ بوٹی کیا جا سکتا ہے۔ ہم سے خط و کتابت کریں (حکیم ہا

(ب) بیشک آپ بذریعہ چولائی خاردار سُرخ پارہ قائم النار کر سکتے ہیں۔ لیکن اب موسم نکلگیا ہے۔ اب آپ فوراً زرد پھول کے عطل کا پا کر جس قدر بھی جمع کر سکیں کر لیں۔ میں اسکے ذریعہ پارہ کی گولی اور پارہ کا کشتہ اور پارہ قائم النار اور پارہ کا اکسیری عمل بتا دونگا۔ شنگرف کا کر کے پارہ قائم نکالا جا سکتا ہے (حکیم آغا منصب علی)

(ج) ایک صاحب بتاتے ہیں گر اس شرط پر کہ آپ امرتسر تشریف لے آئیں (حکیم شمس الحق امرتسر)

(د) افسوس ہے کہ آپ نے اپنا نسخہ تو ظاہر نہیں فرمایا۔ خیر میرے ایک دوست کے پاس پارہ قائم النار وزن سیال موجود ہے ایک سو روپے ایک تولہ دے سکتا ہوں۔ اگر آپ نسخہ دریافت فرمانا چاہتے ہیں تو اسمیں آپکا کافی رقم خرچ ہوگی (حکیم احسان الحق)

(۷۳) **گلے کی خراش**:- ہر روزہ ماشہ خمیرہ گاؤزباں عنبری یا خمیرہ نزلی جواہر والا کھا کر شربت اعجاز ۲ تولہ عرق سونف دس تولہ پی لیا کریں۔ ا دوا روزانہ تین بار استعمال کریں۔ چند روز میں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) آپ مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں۔ نسخہ گل بنفشہ ۶ ماشہ، برگ گاؤزباں ۶ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستان ۹ دانہ، زوفا خشک ۶ ماشہ کو یہ ابریشم مقرض ۶ ماشہ، مصری دو تولہ۔ تمام دواؤں کو پانی میں جوش دیکر صبح اور رات کو سوتے وقت استعمال کریں (حکیم آ

(ج) جوارش جالینوس بقدر ۹ ماشہ چند روز رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(د) آپ کشتہ بارہ سنگا خمیرہ کو کنار ایک تولہ میں ملا کر ہمراہ عرق بادیان نیم گرم صبح اور رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق)

(و) رب السوس ۳ ماشہ، گوند ۳ ماشہ، کتیرا ۳ ماشہ، تخم خشخاش سفید ۳ ماشہ، شکر تیغال ۳ ماشہ، برگ اڑوسہ سوختہ ۳ عدد۔ ان سب

کو باریک کر کے شربت بنفشہ ۵ تولہ میں ملالیں ، اور دن میں تین چار مرتبہ یہ چٹنی تھوڑی تھوڑی چاٹ لیا کریں ۔ (حکیم جمیل احمد انصاری)

(۷۴) **ضعف عامہ وغیرہ** :۔ آپ مریضہ کو دوالمسک معتدل جواہر والی ۲ ماشہ دودھ کیساتھ استعمال کرائیں ۔ اور کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش مصطگی ۹ ، ۹ ماشہ دیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ب) مریضہ کو یہ شکایت کمی حیض کی وجہ سے لاحق ہے ۔ اسلئے کوئی مدر حیض دوا مثلاً حب مدر استعمال کرائیں ۔ اور عام کمزوری کو رفع کرنے کے لئے مقوی غذا اور پھل وغیرہ مناسب مقدار میں استعمال کرائیں (حکیم رحمت علی ہمایوں)

(ج) ایام ماہواری کی کمی کے باعث یہ سب شکایتیں پیدا ہوئی ہیں ۔ ہمدرد دواخانہ سے "ماہواری" منگا کر استعمال کرائیں (حکیم بشیر الزماں خاں)

(د) مریضہ کو علی الصباح خمیرہ گاؤزبان عنبری ۳ ماشہ اور معجون برہمی ۲ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان بارہ تولہ اور شربت فولاد ایک تولہ استعمال کرائیں ، اور رات کو سوتے وقت جوارش مصطگی ۹ ماشہ پانی کیساتھ کھلا دیا کریں ۔ (حکیم احسان الحق)

(۷۵) **ماء اللحم** :۔ ماء اللحم کے اجزا کیساتھ ڈاکٹری ادویہ تو شامل کی جاسکتی ہیں لیکن شراب کے ڈالنے سے خاصیت تبدیل نہیں ہوسکتی ۔ اور یہ ماء اللحم مذہباً حرام ہوگا ۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) ماء اللحم کی دواؤں میں ڈاکٹری مقوی دوائیں شامل کی جاسکتی ہیں ۔ اگر اس مقوی دوا میں شراب شامل ہے ۔ تو ماء اللحم میں بھی شراب کا اثر موجود ہوگا ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) ماء اللحم میں شراب کی آمیزش میرے خیال میں مناسب نہیں ہے ۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(د) بعض لوگ ماء اللحم میں شراب ملاتے ہیں مگر ہماری رائے میں اسکی ضرورت نہیں کیونکہ ماء اللحم خود ایک مفید اور زود اثر چیز ہے ۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۷۶) **عرق مقوی** :۔ شراب الصالحین بنا کر استعمال کریں جس کا نسخہ تمام قرابادینوں اور طبی کتابوں میں موجود ہے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) ۔ عرق ماء اللحم کے اجزا میں کبوتر ، کچھوہ ، تیتر ، بٹیر ، کچلہ کا برادہ آب انار ، پوست کیکر وغیرہ شامل کر کے عرق تیار کیجئے ۔ مطلوبہ خاصیتیں موجود ہونگی ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ماء اللحم سے بہتر کوئی عرق نہیں ہے ، ہر ایک مزاج کے لئے مناسب ماء اللحم کشید کیا جاسکتا ہے اور ہر ایک ماء اللحم کو مناسب بدرقہ کیساتھ مناسب مزاج بنایا جاسکتا ہے ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) مطلوبہ خاصیتیں آپ کو عرق روح افزا کے استعمال سے حاصل ہونگی ۔ یہ عرق ہمدرد دواخانہ سے ملسکتا ہے ۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(ہ) آپ عرق کا مندرجہ ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں ۔ نسخہ ۔ ثعلب مصری ، موصلی سفید ، موصلی سیاہ ، تودری سرخ ، تودری سفید ، شقاقل مصری ، اتر پھلا ، کشنیز خشک ، بادیان ، اسطوخودوس ، عود صلیب ہر ایک ایک تولہ ، گل سرخ ، صندل سفید ، گل سیوتی ، گل بنفشہ ، ابریشم مقرض ہر ایک دو تولہ ، سیب شیریں ، انگور ، ناشپاتی ، امرود ہر ایک آدھ سیر ، تمام چیزوں کا حسب معمول عرق کشید کریں اور ۵ تولہ سے آٹھ تولہ تک صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں ۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(و) آپ مندرجہ ذیل عرق کھینچکر استعمال کریں حسب خواہش فائدہ ہوگا ۔ نسخہ :۔ دارچینی ، الائچی سرخ ، سنبل الطیب ، بہمنین ، بیخ پان ، بادرنجبویہ ہر ایک ایک چھٹانک ، ثعلب مصری ، شقاقل مصری ، تخم گذر ، تخم شلجم تین تین تولہ ، فلفل دراز ، قرنفل ، گلدار ، جائفل ایک ایک تولہ ، رات کو تین سیر پانی میں نیمکوب کر کے بھگو دیں ۔ اور صبح سات سیر جوان بکرے کے گوشت کی یخنی ڈال کر عرق کشید کریں اور ہر روز ۵ تولہ کی مقدار میں استعمال کریں ۔ (حکیم ابو القاسم محمد ایوب)

(ز) اگر آپ عرق کے بجائے سفوف کا مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں تو آپ کا مقصد حاصل ہوگا ۔ نسخہ ، طباشیر کبود ، کشنیز خشک ، صندل سفید ، الائچی خورد ، زہر مہرہ خطائی ، کہربائے شمعی ہر ایک ۱ تولہ ، نارجیل دریائی ۹ ماشہ ، کشتہ عقیق ۲ ماشہ ، کشتہ مرجان ۳ ماشہ ، کشتہ نقرہ دو ماشہ ورق نقرہ ایک ماشہ سب چیزوں کو نہایت باریک کر کے رکھیں اور صبح و شام دونوں وقت ۲ ، ۳ ماشہ گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں ۔ (حکیم بشیر احمد)

(ح) آپ کا مقصد ماء اللحم پورا کر سکتا ہے ۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(۷۷) **بواسیر** :۔ کشتہ سکھیا جو گندھک کی جھکی سے تیار کیا گیا ہو ہر روز ایک چاول بھر کیپشول میں بند کر کے کھایئے اور مسوں پر سہاگہ سفید گندھک جو نیم کے ڈنڈہ سے مکھن میں کم از کم ۴۸ گھنٹے متواتر کھرل کیا گیا ہو لگایئے لیکن مکھن کو سو دفعہ سرد پانی سے دھو لیا جائے۔ شرطیہ صحت ہوگی (حکیم ہمایوں)

(ب) تیندو کے پھل کا ست بنا کر مسوں پر لگائیں اور یہی ست ایک ماشہ صبح نہار منہ استعمال کریں (حکیم آغا منصب علی)

(ج) بیرونی استعمال کے لئے مرہم سائیدہ چوب نیم والا اور کھانسی کیلئے معجون مقل بہت مناسب ہے۔ معجون رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔

(حکیم بشیر الزماں خاں)

(د) داخلی اور خارجی استعمال کے لئے معمولی سا نسخہ لکھتا ہوں، لیکن فائدہ کے اعتبار سے قیمتی ہے، مسوں پر تو تخم جو جیر اور گندھک کی دھونی دیں۔ اور تخم جو جیر ہی کو کوٹ سفوف بنا لیں اور تین تین ماشہ صبح و شام ملتانی مٹی کے آب لال کے ساتھ استعمال کریں (حکیم شمس الحق)

(ہ) جناب کے واسطے نسخہ تو بے نظیر لکھتا ہوں مگر سہل الحصول ہونے کی وجہ سے حقیر نہ سمجھئے حضض مکی دو ماشہ مویز منقےٰ ایک تولہ باریک کر لیجئے اور جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنا لیجئے اور چار چار گولیاں صبح و شام ہمراہ عرق بادیان مار کھلایئے۔ (حکیم رفیق احمد جوہر چشتی)

(۷۸) **پارہ قائم النار** :۔ مطلوبہ بوٹی لجونتی ہے۔ (حکیم احسان الحق)

(ب) اگر جنگلی میتھی کا پانی نکال کر پارہ پر ڈالا جائے تو پارہ قائم النار ہو جاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۳۹۰۰)

(ج) آپ پارہ احرمل سبز اور مکن بوٹی سے قائم کر سکتے ہیں۔ (حکیم شمس الحق)

(د) جواب نمبر ۲، پر عمل کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) بوٹی جو پارہ کو قائم النار بحالت لرزاں کر دے موجود ہے بتائی جا سکتی ہے جس سے بآسانی مطلب حل ہو جائے ہم سے خط و کتابت کریں

(حکیم ہمایوں)

(و) حی العالم، سدا سہاگن، سدا بہاران بوٹیوں سے پارہ قائم ہو جاتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(۷۹) **ضعف مثانہ** :۔ جواب نمبر ۱، کے نسخے بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) :۔ آپ حب حیرت کا استعمال کریں۔ شرطیہ کامیابی ہوگی۔ (صفت) عنبر اشہب، مایہ شتر اعرابی، خصیتہ الثعلب، خولنجان ہر ایک تین ماشہ، مشک تبتی ۱، ماشہ، مصطگی رومی ۱، ماشہ، ورق طلا ۱، ماشہ، زعفران ۱، ماشہ۔ سب کو کوٹ پیس کر عرق عنبر میں حل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں اور ایک ایک گولی صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھایا کریں.... اس قدر طاقت دیتی ہیں کہ دیکھ کر واقعی حیرت ہوتی ہے اور دافع سرعت و رقت ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) تخم حیات ایک ماشہ کھا کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پی لیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) تل کے پتے رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح کو لعاب نکال لیں اور قدرے شکر ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(ہ) اقاقیا، ستِ لحیتہ التیس، بارتنگ، تخم لجونتی، ثعلب مصری، موصلی سفید، موصلی سیاہ، تودری سفید، تودری سرخ، شقاقل مصری، بوزیدان، کشتہ قلعی، کشتہ مرجان، طباشیر، الائچی خورد، تخم بھنگ ہر ایک ایک تولہ، مصری کوزہ ہموزن ملا کر سفوف بنائیں اور صبح اور شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ چار چار ماشہ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(و) بوزیدان، گل دھاوا، اندر جو شیریں، گل سپاری، تالمکھانہ، گوکھرو کلاں، سپاری دکھنی ہر ایک ایک تولہ، مصطگی رومی، دانہ الائچی کلاں، کباب چینی، ہر ایک نو ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر آدھ سیر قند سفید کے قوام میں معجون تیار کریں اور روزانہ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم ابو قاسم محمد ایوب)

(۸۰) **احتباس طمث** :۔ بینی رائل اینڈ سٹیل پلز کی دو دو گولیاں ہر روز صبح، دوپہر، اور شام کے وقت دن میں تین مرتبہ بعد از غذا پانی سے کھلایا کریں اور یہ کام ہر ماہ قمری کے آخری ہفتہ میں کیا جائے تاکہ مقررہ تاریخ سے حیض شروع ہو جائے۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) ایام جاری ہونے سے پہلے شربت بزوری بارد ۴ تولہ پانی ملا کر پینا شروع کر دیں۔ اور دوسرے وقت کنوئیں کے کھاری پانی میں برگ حنا دو تولہ بھگو کر چھان لیں، اور شربت نیلوفر چار تولہ ملا کر پلائیں۔ اور بیرونی سفید کنیر کے پتوں کو پیس کر لیپ کریں (حکیم آغا منصب علی)

(د) ہمدرد دواخانہ سے ایک شیشی "اصواری" منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(ہ) گل منڈی دانہ دو تولہ، کرم ابریشم، پوست املتاس ہر ایک ایک تولہ، تخم کرفس، تخم شبت، خارخسک، گلِ گاؤزبان ہر ایک ۹ ماشہ سب چیزوں کو ایک سیر پانی میں جوش دیکر اور چار تولہ شکر ملا کر حیض کے دنوں میں تین دن تک پلائیں اور خارش کے لئے گندھک مصفّیٰ ایک ماشہ پانی کے ساتھ صبح اور شام استعمال کرایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۸۱) **قراقر شکم:۔** انتڑیوں کی خرابی ہے، ہر روز تین یا چار ماشہ روغن بادام، ایک پاؤ گرم دودھ میں ملا کر ایک ہفتہ متواتر استعمال کریں۔ (حکیم

(ب) رات کو سوتے وقت جوارش جالینوس ۹ ماشہ استعمال کرے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) سفوف زنجبیل، سوڈا بائیکارب، شکر سفید، ہموزن لے کر سفوف بنائیں اور دونوں وقت ۶ ماشہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(د) آپ معجون خلل ۶ ماشہ صبح اور شام ہمراہ عرق بادیان استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ہ) آپ صبح اور شام دونوں وقت جوارش مصطگی ۶ ماشہ، اور جوارش فواکہ ۳ ماشہ ہمراہ عرق بادیان استعمال کریں اور بادی چیزیں نہ کھائیں۔

(حکیم احسان الحق خاں)

(۸۲) **سوزش سینہ:۔** آپ جوارش انارین کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت نو ماشہ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) پھر ہمدرد دواخانہ کے طبی بورڈ سے مشورہ لیکر ہمدرد دواخانہ کی ادویہ ہی استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

(ج) آپ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس نو ماشہ استعمال کریں، یا صرف ایک مرتبہ رات کو کھا کر سو جایا کریں۔ حکیم آغا منصب علی

(د) سینہ میں جلن نزلہ کی وجہ سے ہے چند یوم جوارش جالینوس بقدر نو ماشہ استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(ہ) آپ جواب نمبر ۹، کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(و) آپ مندرجہ ذیل گولیاں تیار کرلیں۔ نسخہ: مصطگی رومی، سعد کوفی، کبابہ، جوزبوا، بسباسہ، عود ہندی تمام دوائیں ہموزن لیکر چنے کے گولیاں تیار کرلیں۔ اور صبح و شام دو دو گولیاں منہ میں رکھیں، اور سہ پہر کو عرق گاؤزبان ۲ تولہ میں چار تولہ شربت میٹھے ملا کر پئیں۔

(حکیم احسان الحق خاں)

(۸۳) **نسخہ اعادہ شباب:۔** جناب کی جملہ شکایات اس نسخہ کے استعمال سے جاتی رہنگی، نیز حسب خواہش اعادہ شباب کا کام دیگا۔ تیار کیجئے اور میری تحریر کی تصدیق کیجئے۔ نسخہ عاقرقرحا تین تولہ، خولنجان ۳ تولہ، ثعلب مصری دو تولہ، زعفران، شقاقل ایک ایک تولہ دو تولہ بسباسہ ایک تولہ، فلفل دراز، مصطگی، تخم طیبون، ہر ایک دس تولہ۔ تخم گزر ایک تولہ، مغز بادام، مغز بادام، مغز چلغوزہ ہر ایک دو تولہ، مقشر چار تولہ، زنجبیل دو تولہ، تخم انجرہ ایک تولہ، تخم کونچ ایک تولہ، سمندر سوکھ ۹ ماشہ، قند سفید پچاس تولہ، عسل کف گرفتہ ایک صد پچاس تولہ حسب معمول معجون بنائیں۔ خوراک ۳ ماشہ سے ساڑھے سات ماشہ تک علی الصباح ہمراہ شیر گاؤ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) حب شباب کا استعمال کریں انشاء اللہ تمام مقصد پورے ہونگے۔ کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سہ دھاتہ ۳ تولہ، کشتہ چاندی ایک تولہ ہڑتال اصلی ایک تولہ، کشتہ طلا ۲ ماشہ، الاحمر ۳ ماشہ، عنبر اشہب ۲ ماشہ، مشک خالص تین ماشہ، سب ادویہ کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کر کے دانہ مسور گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح دوپہر اور شام کے وقت بعد از غذا دودھ سے استعمال کرنی چاہیئے۔ مقوی باہ و مقوی اور دافع جریان و احتلام کہنہ ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ تخم حیات ایک ماشہ کھا کر اوپر سے آدھ سیر دودھ پئیں، حسب خواہش فائدہ ظاہر ہوگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) ایک نسخہ پیش کرتا ہوں امید ہے کہ آپکی خواہش کے مطابق مفید ثابت ہوگا۔ نسخہ:۔ ست سلاجیت، ثعلب مصری، موصلی سفید، موصلی ستاور، شقاقل، تالمکھانہ، بیج بند، اجوائن دیسی، خارخسک، اکرکرا، موچرس، گوند کیکر، گوند کتیرا ہر ایک ایک تولہ، گوکھرو، سرد الی، لودھ مازو سبز، لاکھ جیل، تھوری زرد، تودری سفید، چھال جھربیری، پوست بکرا، بیج ان بید، دانہ الائچی سفید، پوست بیخ مولسری، ہر ایک چھ ماشہ، تمام ادویہ کو باریک کر کے ورق طلا ۲ عدد، ورق نقرہ ۱۰ عدد، کشتہ فولاد ۹ ماشہ، کشتہ قلعی بھنگ شالہ ایک تولہ، کشتہ چاندی مردار ید سائیدہ دو ماشہ، زہر مہرہ سائیدہ، یاقوت رمانی سائیدہ ہر ایک ایک ماشہ، اور شکر سفید بقدر نیم وزن ادویہ ملادیں۔ خوراک ۳ ماشہ

شام دونوں وقت ہمراہ شیر گاؤ ایک ایک پاؤ ۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(۸۴) **حرارت جگر** ۔ مرض انتہائی درجہ تک پہونچا ہوا ہے ۔ علاج تو ہو سکتا ہے ۔ لیکن ایکدفعہ ملاحظہ و معائنہ ضروری ہے تاکہ صحیح نسخہ تجویز کیا جا سکے اور جلد از جلد صحت ہو جائے ۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) جگر کی حرارت کیلئے آپ شربت حیا استعمال کریں، یہ شربت ہمدرد دواخانہ سے ملسکتا ہے ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) معجون ثعلب ۹ ماشہ گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں ۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(د) آپ جواب ۹۰ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کریں ۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ہ) جگر کی حرارت کیلئے آپ علی الصباح قرص کافور ۱ عدد ہمراہ شیرہ تخم خربوزہ، شیرہ تخم کاہو، شیرہ تخم خرفہ، شیرہ تخم کاسنی، شیرہ مغز کدو شیریں کشنیز خشک ہر ایک چار ماشہ، الائچی سفید دو ماشہ، عرق مکوہ عرق گاؤزباں میں نکال کر شربت بزوری چار تولہ اضافہ کر کے استعمال کریں ۔ اور قرص طباشیر ملین ۳ عدد سہ پہر کو ہمراہ آب استعمال کریں ۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(و) شورہ قلمی ایکتولہ نوسادر ایکتولہ، ریوند چینی ۲ تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور چھ رتی یہ سفوف ہمراہ شیرہ تخم کاسنی ۶ ماشہ، شیرہ تخم خیارین ۶ ماشہ، شیرہ بادیان ۳ ماشہ، شربت بزوری ۳ تولہ استعمال کریں (حکیم جمیل احمد انصاری)

(۸۵) **کشتہ توتیا** ۔ رتن جوت جنگلی یا میدانی (جو پانی کے کنارے ایک بالشت کے برابر بوٹی ہوتی ہے اور اسمیں سرخ رنگ کے پھول لگتے ہیں) کے پانچ تولہ نغدہ میں ایکتولہ توتیا دیکر چار یا پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں ۔ سفید رنگ بادزن کشتہ ہوگا ۔ اسکے ۵ تولہ نغدہ میں کشتہ پیسہ بھی سفید بادزن تیار ہو جاتا ہے ۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) جناب کچھ کیمیا سے شوق رکھتے ہیں گو یہ ایسی چیزیں تو نہیں ہیں کہ مفت دیدی جائیں ۔ مگر ہمدرد صحت کو مقبول اور بلند پایہ سمجھتے ہوئے لکھتا ہوں، اور فقیر کی یہ دعا ضرور ہے کہ آپ اس نسخہ سے اُسوقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب میرے بتائے اور کئے ہوئے پر عمل کریں ۔ وہ یہ کہ آپ ہمدرد صحت کو دس خریدار دیدیجئے ۔ بالکل صاف صاف لکھتا ہوں دیکھئے معاوضہ کس قدر کم ہے اور نسخہ کو دیکھئے کہ کیسا سہل الحصول اور عجیب الترکیب ہے اب عمل کرنا آپ کا کام ہے میں تو اپنا فرض ادا کئے دیتا ہوں ۔ اجزاء ۔ توتیا سبز ایکتولہ آب ترب مروق ۱ ار میں بارہ مرتبہ بجھاؤ دیگر، پوست ریٹھا (جس سے اکثر دھوبی وغیرہ کپڑے صاف کرتے ہیں) ۔ ۸ار لیکر کوزہ گلی میں ۸ار نیچے بچھائیں اور ڈلی مذکور اس پر رکھیں اور ۸ار پوست مذکور اوپر بچھاؤ اور گل حکمت کر کے بیس سیر اُپلوں کی آنچ دیں ۔ سرد ہونے پر نکال لیں اور دیکھیں کہ قدرت حق سے اور فقیر کی دعا سے سفید رنگ، صحیح الوزن کشتہ ہوگا جب ایڈیٹر صاحب ہمدرد صحت مجھے لکھدینگے کہ دس خریداروں کا چندہ دفتر میں پہنچ گیا تب فقیر حقیر دعا کریگا ۔ ورنہ اللہ اللہ خیر سلا، زیادہ دعا

(فقیر جوہر چشتی عامل)

(ج) کشتہ توتیا جل دھنیا کے ذریعہ سے لاجواب تیار ہوتا ہے فی الحال سوڈا کاسٹک نمبر ۹۸، ۹۹ کا ایک پاؤ لیکر اسمیں ایکتولہ توتیا رکھکر گل حکمت کریں اور ۵ سیر اُپلوں کی آگ دیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۸۶) **دانت** ۔ دانت کس طرح ٹوٹے یا خود بخود نکل گئے، یا کسی مرض سے زائل ہو، مفصل تحریر فرمائیے تاکہ غور کیا جائے (حکیم ہمایوں)

(ب) آپ اپنی بچی کے مسوڑھوں پر شہد خالص دن میں دو تین مرتبہ مل دیا کریں ۔ انشاءاللہ دانت نکل آئینگے (حکیم احسان الحق خاں)

(ج) آپ بچی کے مسوڑھوں پر نیم کا مد لگائیں (حکیم شمس الحق خاں)

(د) سہاگہ چوکیہ بریاں مسوڑھوں پر لگانے سے کچھ عرصہ میں دانت نکل آئینگے (حکیم بشیر الزماں خاں)

(۸۷) **فنائل** ۔ ڈاکٹری فارماکوپیا ملاحظہ کریں ۔ (حکیم ہمایوں)

(۸۸) **بول بستری** ۔ آپ پریشان نہ ہوں یہ مرض استرخاء عضو مثانہ کے سبب اکثر بچوں کو عارض ہوتا ہے، اسکے لئے اپنا ۱۵ فیصدی مجرب نسخہ لکھتا ہوں، استعمال کرائیے، اگر آپ سے نہ بن سکے تو دفتر ہمدرد دواخانہ کو لکھدیجئے ۔ اجزاء ۔ گلنار ۵ ماشہ، کزمازج ۵ ماشہ کشنیز خشک بریاں ۱۰ ماشہ، صمغ عربی ۱۰ ماشہ، گل ارمنی ۱۰ ماشہ، کندر ۲ تولہ، جفت بلوط ۲ تولہ، سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیجئے ۔ ۱۵ ماشہ جوان آدمی کی خوراک ہے آپ بچے کو ۳ ماشہ پانی کیساتھ دیجئے، میٹھا کسی قسم کا نہ دیجئے ۔ غذا میں چنے کی چیزیں رکھیں تو اچھا ہے ۔ (حکیم سید رفیق احمد جوہر چشتی)

(ب) زیرہ سیاہ، کندر، حب الآس، سعد کوفی، خولنجان، جنت ملوط، گلنار ہر ایک اکتولہ سفوف بنالیں۔ رات کو کھانا کھانے کے دو گھنٹہ بعد ۲ ماشہ سفوف اکتولہ شربت خشخاش میں ملاکر چٹا دیا کریں۔ انشاء اللہ ایک دو ہفتہ میں آرام ہو جائیگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) خولنجان، مصطگی رومی، بہمن سفید ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور کشتہ بیضۂ مرغ نو ماشہ ملاکر رکھیں اور صبح و شام دونوں وقت ایک ایک ماشہ ہمراہ شربت حب الآس استعمال کرائیں۔ (حکیم احسان الحق)

(د) خشخاش سفید، شکر سفید ہموزن کوٹ چھان کر رکھیں اور ۲ ماشہ رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ہ) آپ جواب نمبر ۹، کا نسخہ اپنی بچی کو استعمال کرائیں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(و) ایک انڈے کی زردی میں چار رتی کشتہ بیضۂ مرغ چھڑک کر سوتے وقت بچی کو کھلا دیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۸۹) **نزلہ وغیرہ**، مغز بادام شیریں ۹ عدد، فلفل سیاہ، دانہ نبات سفید ۲ تولہ حسب معمول شیرہ نکالکر استعمال کریں۔ اور روغن بادام شیریں یا تھوڑا سا نمک لاہوری ملاکر رکھ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت دانتوں پر ملکر سو جائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ب) آپ کی اصل شکایت پائیوریا ہے، اسکے علاج کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمدرد دواخانہ سے اکسیر پائیوریا منگا کر استعمال کیجئے۔

(ج) قرص کوکنار ۲ عدد صبح اور ۲ عدد شام ہمراہ شربت فریادرس ۲ تولہ استعمال کریں اور دانتوں پر ملنے کے لئے کوئی اچھا سا منجن بنالیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(د) خمیرہ نزلی جواہر والا ۲-۲ ماشہ صبح، دوپہر اور شام کے وقت کھا کر اوپر سے شربت بنفشہ دو تولہ عرق سولف ۱۲ تولہ ملاکر پی لیا کریں۔ چند روز میں نزلہ دور ہوگا۔ پائیوریا کے لئے یہ نسخہ تیار کریں۔ برگ سداب ۵ تولہ، سجی۔ چونہ، ڈھائی ڈھائی تولہ۔ سرکہ تند حسب ضرورت۔ پہلے تینوں ادویہ کو سرکہ میں کھرل کر کے ٹکیہ بنائیں اور کوزہ گلی میں بند کر کے آٹھ سیر اُپلوں کی آگ میں پھونک لیں اور باریک پیس کر دانتوں پر ملا کریں اور لعاب گراتے رہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپ معجون خشخاش نو ماشہ، ہمراہ عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ اور شربت بزوری ۲ تولہ صبح اور شام دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۹۰) **ورزش کی کتاب**:- آپ پیسہ اخبار لاہور کے دفتر سے "ورزش" نامی کتاب منگا لیجئے، جسکی قیمت غالباً ۱۲؍ ہے یا ڈاکٹری کتب فروش کے ہاں سے ورزش کے متعلق کوئی کتاب لے لیجئے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۹۱) **درد گردہ وغیرہ**:- اعجاز مسیحا کا استعمال کریں، شرطیہ فائدہ ہوگا۔ اس کا نسخہ ہمدرد صحت کے سابقہ پرچوں میں چھپ چکا ہے (حکیم ہمایوں)

(ب) بادیان ۲ ماشہ، تخم کشوث ۴ ماشہ، انیسون ۴ ماشہ، تخم کرفس تین ماشہ، گلقند آفتابی ۳ تولہ پانی میں شیرہ نکال کر علی الصباح استعمال کریں (حکیم آغا منصب علی)

(ج) آپ مندرجہ ذیل نسخہ بنا کر استعمال کریں عجیب چیز ہے۔ نسخہ:- پتہ ماہی ڈمرہ ۲ تولہ فلفل سیاہ اکتولہ دونوں چیزوں کو خوب کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو دو گولیاں صبح اور شام پانی کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(د) آپ صبح کو معجون کلیہ اکتولہ اور شام کے وقت خمیرہ گاؤزباں عنبری ۷ ماشہ پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔

(۹۲) **امراض خاص**:- مندرجہ ذیل مجوزہ نسخے استعمال کریں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی اگر آرام نہ ہو تو تمام خرچہ و محنت کی لاگت ادا کرونگا۔ (۱) اکسیر مصلح منی:- سیماب مصفے ۲ ماشہ قلعی مصفے اکتولہ، بیش مدبر ۲ ماشہ، بیخ لفاح ۳ ماشہ، مرچ سفید دکنی ۲ تولہ۔ سیماب اور قلعی کی گرہ کریں۔ پھر پوست بیخ لفاح اور بیش ڈالیں اور حل کر لیں، پھر سب مرکب میں ایک ایک مرچ ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں حتیٰ تمام مرچ ختم ہو کر سفوف مثل غبار بن جائے۔ مقدار خوراک ۳ یا ۴ چاول ہمراہ مکھن استعمال کریں۔ احتلام، سرعت، رقت اور نکاوت حس کیلئے اکسیر ہے۔

(۲) حب دافع جریان و احتلام کہنہ و مقوی باہ و اعصاب:- کشتہ فولاد ۲ تولہ، کشتہ سہ دھاتہ، کشتہ چاندی ۱ تولہ، کشتہ طلا، عنبر اشہب، مشک خالص ہر ایک تین ماشہ، ست سلاجیت اصلی اکتولہ، سٹرکنین ۲ گرین۔ سب ادویہ کو خیسانده پوست خشخاش کے ہمراہ کھرل کر کے ۲-۲ رتی کی گولیاں بنائیں، اور ایک ایک گولی صبح و شام دودھ کیساتھ استعمال کیا کریں، دافع جریان و احتلام کہنہ ہیں۔ مقوی باہ و مقوی اعصاب ہیں

(۳) طلاء اسرار:- عنبر اشہب، موسیانی کانی۔ روغن بلسان، روغن زیتون، روغن بیر بہوٹی۔ روغن خراطین۔ روغن مور چھپکلی بستانی، سرخ رنگ، روغن دارچینی، روغن زلو، روغن سانڈہ، روغن زردی بیضہ مرغ۔ روغن قرنفل۔ روغن جائفل، روغن مالکنگنی، چربی شیر

ہر ایک ۱ ماشہ مصطگی رومی ایک تولہ۔ سب کو آتشی شیشی میں ڈال کر نرم آگ پر پکائیں۔ پھر کھرل میں ڈال کر ۲ گرین سٹرکنین شامل کر کے خوب کھرل کریں۔ بس تیار ہے۔ حسب دستور طلا کریں۔ نامرادانہ مخلوق کی تمام خرابیاں دور کرتا ہے۔ اور عضو کو فربہ اور دراز کرتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) آپ جواب نمبر ۸۳ کا سفوف تیار کر کے استعمال کریں اور خارجی استعمال کے لئے مندرجہ ذیل طلا تیار کر لیں۔ نسخہ طلاء:۔ سم الفار سرخ، سم الفار زرد، سم الفار سفید، مغز جمال گوٹہ، ہرتال طبقی ہر ایک تین ماشہ۔ جائفل، جاوتری، قرنفل، عاقرقرحا، فرفیون ہر ایک ایک ماشہ، ہنگرف رومی، خراطین مصفیٰ، بیر بہوٹی ہر ایک چار ماشہ۔ تمام دواؤں کو باریک کر کے چربی شیر ۲ تولہ چربی ریچھ دو تولہ اضافہ کریں۔ اور چار روز تک کھرل کرتے رہیں۔ اور پھر حسب معمول سر اور سیون چھوڑ کر بقدر ایک ماشہ مالش کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ج) جواب نمبر ۸۳ میں جو نسخہ میری جانب سے شائع ہوا ہے بنا کر استعمال کریں۔ اور طلا کا حسب ذیل نسخہ آپ کے لئے مفید ہوگا۔
نسخہ:۔ مردار سنگ، ہڑتال طبقی، سم الفار سفید، سیماب ہر ایک چھ ماشہ، آب برگ کٹائی چار تولہ، روغن گاؤ چار تولہ، پہلی تینوں چیزوں کو خشک کھرل کریں۔ اسکے بعد کٹائی کا پانی اور پارہ ملا کر مسلسل دو گھڑی تک کھرل کریں۔ پھر روغن گاؤ شامل کر کے چند گھنٹے اور کھرل کریں اور حسب معمول ۲ رتی طلا کر کے پان کا پتہ باندھ دیں اور صبح کو کھول ڈالیں یہ طلا ہر روز استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ایکدن کے وقفہ سے زیادہ سے زیادہ ۱۴ دن استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

۹۳) **درد پستان**:۔ سینہ میں جس جگہ درد ہے وہاں ماش کی دال کی روٹی ایک طرف سے پکا کر اور اس پر ہینگ ۱ ماشہ، اور سونٹھ دو ماشہ چھڑکیں۔ پھر درد کی جگہ سرسوں کا تیل ملکر روٹی باندھ دیں۔ اور رات کو سوتے وقت ۹ ماشہ جوارش جالینوس استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ب) سینہ پر قیروطی آرد کرسنہ ملیں اور معجون خبث الحدید دس تولہ میں ست سلاجیت، کشتہ مرجان، کشتہ قلعی، جوکھار، لوبان کوڑیا ہر ایک ایک تولہ ملا کر رکھیں، اور صبح اور شام دونوں وقت بقدر ۶ ماشہ ہمراہ شربت دینار دو تولہ استعمال کریں (حکیم شمس الحق خاں)

(ج) غالباً مریض کے پھیپھڑے بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ اسلئے مقوی دوائیں اور غذائیں استعمال کرائیں (حکیم ہمایوں)

۹۴) **ضعف عامہ**:۔ نسخہ ۲ جواب نمبر ۹۲ تیار کر کے استعمال کریں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں لائل پور)

(ب) آپ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ انشاء اللہ گرمی خشکی رفع ہو جائیگی۔ اور خون کافی مقدار میں پیدا ہوگا۔
نسخہ:۔ برہمی بوٹی ایک تولہ، مغز بادام ایک تولہ مغز خیارین اور مغز کدو ۶، ۶ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۲ ماشہ، سب چیزوں کا پانی میں شیرہ نکالکر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پئیں۔

(ج) آپ فی الحال شربت حنا صبح اور شام دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

سوالات؟

ضابطہ اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سال درج کرانیکا حق حاصل ہو لیکن دوسرے سال اس حق کا استعمال نہیں کیا جاسکتا +
(۲) سوال تین سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +

) تین سطروں سے زیادہ کیلئے خریداروں کو بھی دو آنے فی سطر کے حساب ٹکٹ بھیجنے چاہیئیں +

) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو آٹھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر چار سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید دو آنہ فی سطر کے حساب ارسال کرنے چاہیئیں +

) پانچ سطر سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر ہی کر سکتے ہیں شائع نہیں ہوسکیگا +

) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے، ورنہ تعمیل نہیں ہوسکیگی +

) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو قطع و برید کا اختیار بہرحال ہوگا +

) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے +" منیجر" *

---

۹) مریضہ جسکی عمر تیس برس ہے آٹھ نو سال ہوئے کہ مرض گنٹھیا میں مبتلا ہوئی۔ مقامی حکیم نے علاج کیا چندروز میں فائدہ ہوگیا۔ تین برس کے بعد پھر مرض کا دورہ ہوا۔ جوڑ جوڑ میں اس قدر درد ہوا کہ ملنا مشکل ہوگیا۔ ڈاکٹری دوا دیگئی فائدہ ہوا، اسکے تیسرے سال پھر درد ہوا ڈاکٹری علاج سے پھر فائدہ ہوگیا، اب بھی ذرا ذرا اٹھنے میں درد ہوتا ہے، صبح کے وقت مٹھی آسانی سے نہیں بند ہوتی قبض دائمی ہے۔ ماہواری بھی بیوقت کمی سے ہوتے ہیں اطبائے کرام اور ڈاکٹر صاحبان سے استدعا ہے کہ کوئی مجرب دوا یا نسخہ تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۱۶۳۲)

۹) لگڑ بگڑ یا چرخ کی چربی کو پگھلا کر اس کا گھی سرمہ کے طور پر بذریعہ سلائی اگر آنکھوں میں لگایا جائے تو اُس سے آنکھوں کو کوئی نقصان تو نہیں پہونچے گا + (خریدار نمبر ۴۵۴۰)

۵) عرصہ سے پیشاب کرنیکے بعد پیشاب کی نلی میں سوزش ہوتی ہے جس سے تکلیف کا سلسلہ برابر قائم رہتا ہے۔ بہت سے علاج کئے گئے لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ ناظرین کوئی مجرب نسخہ لکھیں، مریض کی عمر ۵۰ سال ہے + (ڈاکٹر گنگا بشن، خریدار نمبر ۱۲۴۳)

۵) میرے والد جنکی عمر تقریباً ۴۵ سال ہے مرض رعشہ میں مبتلا ہیں۔ بلغم بہت بڑھ گیا ہے۔ اور لکھنے کے وقت ہاتھ کانپ جاتے ہیں بعض وقت کھانستے کھانستے پسینہ آجاتا ہے۔ اسلئے از راہ نوازش ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جس سے یہ مرض جاتا رہے + (خریدار نمبر ۱۳۷۷)

) ایک ۲۶ سالہ مریض چار سال سے آتشک میں مبتلا ہے۔ اب بظاہر کوئی زخم تو نہیں ہے۔ لیکن عضو خاص پر خشخاش کیطرح کے سخت دانے موجود ہیں جسم کا رنگ سیاہ ہوگیا ہے۔ بہت سی مصفی خون دواؤں کے علاوہ جوہری تک استعمال کی لیکن مکمل فائدہ کی صورت نہیں ہوئی۔ اب کسی مجرب اور آسان نسخہ کی تلاش ہے + (خریدار نمبر ۴۵۸۸)

) مریض کی عمر ۲۴ سال ہے اور وہ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہو اُسکے مادہ منویہ سے سڑی ہوئی چیز کی سی بو آتی ہو۔ اور اس کا قوام بھی پتلا اور رنگ زرد رہتا ہے۔ احتلام و سرعت کی بھی شکایت ہو، دماغ کمزور نزلہ کی اکثر شکایت رہتی ہے۔ بول و براز سرخی مائل۔ پاخانہ میں غیر منہضم اجزا اور کسی قدر بلغم لپٹا ہوا، اور کبھی کبھی اُس میں چند کیڑے (دیدان) نظر آتے ہیں۔ اطبا مجرب نسخہ جس میں کشتے اور کوئی زہریلی چیز نہ ہو، تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۵۴۲)

) مریض کی عمر ۲۶ سال ہے۔ اور آٹھ سال سے جریان کثرت احتلام اور قبض وغیرہ کی شکایتوں میں مبتلا ہے جس سے دماغ کمزور ہوگیا ہو، گرمی اور سردی دونوں کا دماغ اور سینے پر زیادہ اثر پڑتا ہو۔ دوڑنے سے سانس پھول جاتا ہو، جسم زرد اور لاغر ہے۔ زبان میں لکنت آگئی ہے کسی ایسے مجرب علاج کی ضرورت ہے جس سے مریض کی صحت بحال ہوجائے + (خریدار نمبر ۴۳۰۰)

) لاجونتی بری اور بھری کی شناخت کیا ہو۔ اور دونوں کے افعال و خواص کیا ہیں۔ اور یہ کن کن مقامات میں پائی جاتی ہے۔ ایک تیسری قسم

بھی سنی گئی ہے کہ وہ آدمی کی آواز یا صرف پاؤں کی آہٹ سے مرجھا جاتی ہے۔ ذرا مفصل معلومات سے مطلع فرمایا جائے + خریدار نمبر (۱۸۴۱)

(۱۰۳) بلڈ پریشر (ضغطہ دموی) کے اسباب علل اور یونانی طریقہ علاج اور غذا و پرہیز و ضروری ہدایات سے مطلع فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۴۲۱۲)

(۱۰۴) ایک غیر شادی شدہ مریض جسکی عمر ۲۳ سال ہے، عرصہ تک عادات غیر فطری میں مبتلا رہا اب اسکی حالت بہت ردی ہو مزاج خشک سودائی ہو۔ مالیخولیا کے مریض کی سی حالت ہے دل بھی بہت کمزور ہے، معدہ اور جگر کے افعال بھی کمزور ہیں۔ تبخیر ہر وقت رہتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی ہے قبض بھی دامنگیر ہو اسکے علاوہ مذکورہ بالا وجوہ سے جو خاص شکایات پیدا ہوسکتی ہیں وہ سب موجود ہیں۔ اطباء کرام کی توجہ کا طالب ہوں۔ (خریدار نمبر ۴۳۱۱)

(۱۰۵) عرصہ ہوا، "تہذیب نسواں" میں کسی خاتون نے "کاجل روشن چراغ" کی اپنے تجربہ کی بنا پر بہت تعریف کی تھی کہ ضعف بصر اور عینک چھڑانے کیلئے بہترین دوا ہے۔ مگر اس کا پتہ نہیں لکھا تھا۔ ناظرین میں سے کوئی صاحب اس کا پتہ جانتے ہوں تو اس سے مطلع فرمائیں۔ یا کسی ایسے نسخہ یا سرمہ کا نام و پتہ لکھیں جو تجربہ سے مفید ثابت ہوا ہو، اگر نسخہ لکھیں تو ایسا ہو جسکے اجزا آسانی مل سکیں اور اس کا بنانا بھی آسان ہو۔ بہت سے سرمے آزما چکا ہوں + (خریدار نمبر ۴۲۳)

(۱۰۶) میرے والد بزرگوار جنکی عمر ۶۰ سال کی ہے، چار برس سے دانتوں کے درد سے سخت پریشان ہے درد سیدھی جانب کے نصف بالائی حصہ میں محدود ہے جسکی وجہ سے دایاں رخسار متورم اور آنکھ بھی ماؤف ہوچلی ہے۔ ٹیس آنکھ تک جاتی ہے، منہ سے بکثرت رال گرتی رہتی ہے تمام دانت ابھی مستحکم ہیں کسی علاج سے مطلق فائدہ نہیں + (محمد صفی اللہ انصاری)

(۱۰۷) مریضہ کی عمر ۲۵ سال ہے، ۱۰ سال کی عمر میں گرم تیل سے ایک انگلی جل گئی تھی اسوقت سے مریضہ خارش کی شکایت میں مبتلا ہو اب نوبت یہانتک پہنچ گئی ہے کہ دونوں ہاتھوں کی سب انگلیاں پک جاتی ہیں۔ سر میں درد رہتا ہو۔ علاج سے عارضی فائدہ ہوجاتا ہو
مریضہ کے چار بچے بھی ہوچکے ہیں جن میں سے دو مردہ پیدا ہوئے۔ انکی پیدائش کے وقت مریضہ کی زندگی کے لالے پڑ گئے تھے۔ مریضہ اب بھی حاملہ ہے۔ (خریدار نمبر ۴۶۸۴)

(۱۰۸) میری عمر ۲۶ سال ہے ایکسال سے عضو خاص کے اوپر کی جلد کبھی قبض کی حالت میں اور کبھی جماع کے بعد چھل جایا کرتی ہے خصیہ کی جلد میں عموماً خارش رہتی ہے اور کبھی پھننے سے پانی سا نکل آتا ہو۔ ڈاکٹر اگزیما بتاتے ہیں خصیے بڑھ گئے ہیں عضو خاص میں خم ہے جریان کی اکثر شکایت تھی ہو، نزلہ ہمیشہ رہتا ہو۔ رات کو گرم کپڑا سر پر لپیٹے بغیر سویا نہیں جاتا۔ سر میں بھی خارش ہوا کرتی ہے، رات کو کھایا نہیں جاتا بھوک کم لگتی ہے۔ کثرت جماع کا عادی رہا ہوں، اطباء کرام نہایت مجرب نسخہ تجویز فرماکر شکرگذار فرمائیں۔ یہاں کی آب و ہوا مرطوب ہے۔ (خریدار نمبر ۴۱۰۷)

(۱۰۹) مریضہ کی عمر ۲۲ سال۔ رنگ نہایت گورا۔ عرصہ دو سال سے اسکی دونوں آنکھوں کے نیچے رخساروں سے ذرا اوپر ایک پیسہ برابر بھورے سیاہی مائل داغ سے پیدا ہوگئے ہیں اور یہ سلسلہ ناک کی طرف بھی بڑھتا چلا جارہا ہو۔ معجون مصفی خون و مرہم برگ حنا سے بھی کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ اطبائے کرام کوئی سہل نسخہ تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۴۷۵۰)

(۱۱۰) چودہ سال کی عمر میں شادی ہوجانے اور عادات بد میں گرفتار رہنے کی وجہ سے قوت مردمی کمزور ہے ثقیل غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی اور رات کو تین چار بجے ٹانگیں اور بازو بیچین سے ہوجاتے ہیں۔ اور پنڈلیوں اور رانوں اور مونڈھوں میں درد معلوم ہوتا ہو کبھی ٹھنڈی جگہ بیٹھے رہنے یا سردی لگنے سے بھی یہی حالت ہوجاتی ہے۔ پیٹ میں گرانی اور قبض کی شکایت بھی ہے، عمر ۲۶ سال ہے، کسی نشہ کا عادی نہیں ہوں شراب اور سگریٹ کبھی کبھی ماہ دو ماہ میں ایک آدھ دفعہ استعمال کرلیتا ہوں + (خریدار نمبر ۳۵۰۰)

(۱۱۱) میری عمر ۲۰ سال ہے اور پیشہ دفتری ملازمت ہو۔ دو سال سے یہ شکایت ہو کہ سینکڑوں ہچکیاں اور ڈکاریں یکایک آنی شروع ہوجاتی ہیں جن کا سلسلہ کم و بیش آٹھ دس روز تک رہتا ہو، ہوائیں بہت بنتی ہیں اور دماغ کی طرف چڑھتی رہتی ہیں جس سے تمام جسمانی نظام درہم برہم ہوجاتا ہو اگر ریاح کا اخراج ہوتا رہتا ہو تو طبیعت بحال رہتی ہے، لیکن انکی اس قدر کثرت رہتی ہے کہ میں دو رکعت نماز بھی اطمینان سے نہیں پڑھ سکتا کبھی کبھی پیشاب کیساتھ کوئی سفید رطوبت بھی خارج ہوجاتی ہے + (محمد نظام الدین)

(۱۱۲) میری عمر ۳۲ سال ہے کام دماغی ہے اور عرصہ ۵ سال سے نزلہ کا شکار ہوں۔ نزلہ مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا رہتا ہو۔ گذشتہ سال نزلہ کا پانی سر میں رک گیا تھا جسکی وجہ سے تین دن تک ماہی بے آب کیطرح درد [illegible] تڑپتا رہا۔ میدہ کی گرم ٹکیہ باندھنے سے افاقہ ہوا، پھر اس کا

رجوع ناک کیطرف ہوگیا اور زکام کی وجہ سے ناک کا بھی ناک میں دم آگیا۔ گاؤزبان مصری پینے سے زکام سے نجات ملی۔ ماہ اکتوبر سے پھر زکام کی وہی کیفیت شروع ہوگئی ہے اور نئی بات اس مرتبہ یہ پیدا ہوگئی ہے کہ ناک میں پھنسیاں سی نکلنے لگی ہیں جو بلا علاج کئے ہوئے تیسرے دن مرجھا جاتی ہیں۔ ایک آنکھ میں بھی قدرے کھجلی محسوس ہورہی ہے، اطبائے کرام سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے لیئے کوئی سہل الحصول نسخہ یا چٹکلہ تجویز فرمادیں جس سے میں نزلہ کے موذی مرض سے سبکدوشی حاصل کرسکوں اور آنکھوں کیلئے بہتر سرمہ لکھیں + (خریدار نمبر ۱۹۰۵)

ا) مریض کی عمر ۲۲ سال ہے، ۸ سال سے مشت زنی کا عادی ہے۔ شادی نہیں ہوئی جسمانی حالت ویسے اچھی ہے لیکن چہرے کا رنگ دن بدن زرد ہوتا جاتا ہے، ہر وقت اُداسی و پریشانی رہتی ہے کبھی کبھی جوڑوں میں بھی درد ہو جاتا ہے، آدھے گھنٹے سے زیادہ پڑھ لکھ نہیں سکتا خواہش بہت رہتی ہے۔ اسلئے مشت زنی سے رک نہیں سکتا۔ ابتک کوئی علاج نہیں کیا بھوک اچھی لگتی ہے، رگیں وغیرہ اُبھری ہوئی ہیں آتشک وسوزاک اور کسی قسم کی بیماری نہیں ہوئی، اطبائے کرام سے التماس ہے کہ کسی ایسے نسخہ سے مطلع فرمائیں جس سے یہ خبیث مرض جاتا رہے

(خریدار نمبر ۴۱۷۳)

ا) میری عمر ۳۴ سال ہے عرصہ ۱۲ سال سے حسب تجویز اطبائے ریگ مثانہ کی شکایت ہے، دو سال سے ریگ کیساتھ ازقسم مواد بھی خارج ہوتا ہے خفیف جلن ہوتی ہے، قوت باہ میں کمی ہے عضو پر رگیں اُبھری ہوئی ہیں، جو عورت کرتا ہوں مر جاتی ہے، اطباء توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۹۷۴)

ا) میں قریب دو سال سے بیمار ہوں، جاڑے سے بخار آنا شروع ہوا اور ابتک ہر مہینے ایک ہفتے کیلئے ضرور آتا ہے، پہلے ڈاکٹروں نے ملیریا قرار دیکر علاج کیا جس سے چندماہ تک فائدہ رہا مگر دو ماہ بعد پھر بخار آنے لگا۔ بلا کی اعضا شکنی کیساتھ۔ گردن اور بغل میں کچھ سوجن بھی تھی ڈاکٹروں نے خون اور غدد کا امتحان کیا اور بخار کا نام "ہاج کن ڈیسیس" بتایا۔ آٹھ ماہ سے علاج ہو رہا ہے، اور کئی انجکشن بھی ہوئے فائدہ ندارد، حکیموں کا علاج بھی ہوا، مگر بے سود، کمزور ہوتا جارہا ہوں، حکما اور ڈاکٹر ازراہ کرم مشورہ دیں۔ (خریدار نمبر ۴۲۹۱)

ا) بچپن میں سر پر ضرب شدید پہونچی جسکے بعد سے زکام و نزلہ کی شکایت برابر چلی آتی ہے اور دماغی قوتیں کمزور ہوتی جاتی ہیں۔ تقریباً ۱۵ سال ہوئے کہ ثقل سماعت کی شکایت پہلی مرتبہ محسوس ہوئی جو بتدریج بڑھتے بڑھتے اب اتنی ہوگئی ہے کہ آہستہ بولنے والے حضرات کی گفتگو بھی سمجھ میں نہیں آتی، اسوقت میری عمر ۳۰ سال ہے علاوہ معمولی حکیم ڈاکٹروں کے کان کے ماہر ڈاکٹروں کا علاج عرصہ تک ناکامی کیساتھ ہوتا رہا۔ اگر مرض علاج پذیر ہے تو ازراہ کرم مشورہ سے متشکر فرمائیں۔ ورنہ کان کے بہترین قسم کے آلے فروخت کرنے والے کارخانہ کے پتہ سے آگاہ فرمائیں۔ عین عنایت ہوگی۔ (خریدار نمبر ۳۳۸۲)

ا) میں عرصہ پانچ سال سے ایک عجیب مرض میں مبتلا ہوں۔ ابتداءً پیٹ میں قراقر کی شکایت رہتی تھی۔ پھر ناشتہ و غذا کے اجابت ہونے لگی اور ریاح بکثرت پیدا ہونے لگے، یہ حالت برابر قائم ہے اور اجابت کیوقت غیر معمولی دباؤ کی وجہ سے مقعد اور آنتیں سوجھ جاتی ہیں، میٹھی، ترش، رقیق اور نمکین نشاستہ دار چیزیں کھانے سے ریاح کی تولید اور بڑھ جاتی ہے، اور سانس لینا دشوار ہوجاتا ہے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے۔ (خریدار نمبر ۴۱۸۱)

جنوری ۱۹۳۷ء

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

بیادگار شہید فن حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

قیمت سالانہ ایک روپیہ

جنوری ۱۹۳۷ء

ہماری تندرستی کا مسئلہ!

آپ آزادیٔ وطن کے طالب ہیں چشم ما روشن دل ما شاد! آپ ملک کی قانون بنانے والی مجلسوں میں اپنے اپنے فرقوں کا کامل تحفظ چاہتے ہیں۔ جزاکم اللہ! آپ کم درجہ اور پست اقوام کو اُبھار کر بلند سطح پر لانیکے خواہش مند ہیں از بس چہ بہتر! لیکن خدا کیلئے اتنا بتا دیجیے کہ کل جب آپکی کوششیں بار آور ہوئیں اور ہندوستان کو سوراج مل گیا تو کیا زمام حکومت ان کمزور اور ناتوان ہاتھوں سے سنبھالی جائیگی جن میں ضعف اعصاب نے رعشہ پیدا کر دیا ہے؟ کیا وہ اندر کھوکھلے ہوئے اور نسل کسی طرح بھی خطرے کیوقت ملک اور قوم کی سپر بن سکیں گے کہ جن میں سل و دق نے خدا جانے کتنے سوراخ کر رکھے ہیں کشمکش حیات میں جہاں بقائے اصلح کے سوا کوئی قانون مانا ہی نہیں جاتا کیا دھکم دھکا اور تنازع للبقا کے موقع پر یہ پھولی اور سوجی تلیاں کچھ کام دیسکیں گی جو ادنیٰ صدمے سے پھٹ جانیکی عادی ہیں؟ پکار پیاس کے شور و غل کو یہ نرم اور نازک دل کس طرح برداشت کر سکیں گے جنہیں بجلی کا ذرا سا کڑکا بسا اوقات مختلج کر دیتا ہے؟ کیا مستقبل کیلئے آزاد انسانوں کی ایک مضبوط نسل کی تیاری کا کام ہمارے انہیں فرو ریختہ اعصاب اور برباد و ارفتہ شباب نوجوانوں کے سپرد کیا جائیگا جن کے ہینڈ بیگ میں طلائے اعظم کی شیشیاں اور سوٹکیس میں "معجون شباب آور" کے پیکٹ بھرے رہتے ہیں۔ کیا سریر سلطنت پر ایسے فرسودہ اور بوسیدہ دماغ متمکن ہو سکیں گے کہ جنہیں ایک مختصر سے گھر میں ایک بیوی اور دو بچوں کی پرورش کے انتظامات بھی وبال جان معلوم ہوتے ہیں؟ یہ شاعرانہ مبالغے نہیں ہیں۔ بلکہ بدقسمتی سے نہایت ہی افسوسناک حقیقتیں ہیں ملک کی صحت عامہ کا اوسط اعتدال کے درجہ سے کہیں نیچے پہنچ چکا ہے۔ صدہا نہیں بلکہ ہزارہا توانا و تندرست اور بالکل چاق و چست نظر آنے والے نوجوان بھی جب کسی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے خون یا اپنے بلغم کا خوردبین سے اور اپنے پھیپھڑوں کا عکس ریز شعاعوں سے امتحان کراتے ہیں تو یہ اندوہ ناک حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس دو پایوں کی الماری کو جس کا پالش بالکل تازہ اور جسکے نقش و نگار بہت ہی جاذب نگاہ ہیں۔ اندر ہی اندر دیمک کھا چکی ہے ملک کی کم و بیش آدھی آبادی اسوقت مختلف قسموں کی سل میں مبتلا ہے۔ بیس فیصدی پر آتشک نے دانت جما رکھے ہیں اور ہر سو میں سے کچھ بھی نہیں تو بیس نوجوان اُن شرمناک اور قابل نفرت بیماریوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو رہے ہیں جو انہیں بازار سے تحفہ میں ملی ہیں اور جنکا نام بھی زبان قلم پر نہیں آسکتا۔ ایک طرف ناداری و بیروزگاری اور دوسری طرف عہد شباب کی غلطیاں دونوں نے ملکر نونہالان قوم کے اعصاب کو ریچ پیچ تار ہائے عنکبوت بنا دیا ہے اور علم طب اور حفظ صحت کے قواعد سے عدم واقفیت نے انکی توجہ ان تمام ذرائع کیطرف سے ہٹا دی ہے جو افلاس و بے زری میں بھی اگر اور کچھ نہیں تو اتنا ضرور کر سکتے تھے کہ انکے جسم کی قوت مدافعت کو علیٰ حالہا قائم رکھتے جو امراض کو غلبہ پانے سے روکتی ہے۔

عیر صحیح اور خواب زمینوں سے نفیس اور خوشذائقہ پھل حاصل نہیں ہو سکتے یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور بالکل اسی قدر صحت کیساتھ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بیمار و معلول یا مدقوق و مسلول مائیں تندرست اولاد نہیں پیدا کر سکتیں لیکن بدقسمتی سے ہماری صنف لطیف کی تندرستی کی یہ حالت ہے کہ بڑی بوڑھیوں میں تو نیر دس میں ایسی تکل بھی آئینگی کہ جنہیں تندرست کہا جاسکے ورنہ نوخاستہ اور اسکولی تعلیم سے آراستہ لڑکیوں میں تو کوئی مشکل ہی سے ایسی خوش نصیب ہوگی کہ جسکے احشاء باطنی درست اور اعضائے جسمانی کے افعال باقاعدہ اور طبعی ہوں۔ سترہ اٹھارہ اور بیس برس کی جوان لڑکیاں جنہیں یقینی طور پر حد سے زیادہ تندرست اور توانا ہونا چاہیئے تھا۔ بالعموم نحیف، زرد رو اور لاغر اندام دیکھنے میں آتی ہیں۔ چہرہ ایک شاداب گلاب کے پھول کی طرح شگفتہ ہونیکی بجائے عام طور پر افسردہ اور مضمحل آتا ہے اور اسکول کی بخشی ہوئی عینک اور چال کہولت اور پیرانہ سالی کے ان آثار کی اچھی طرح تکمیل کر دیتی ہے جو عین جوانی میں ہویدا ہو چکے تھے۔

اپنی موجودہ اور آئندہ نسل کی تندرستی اسکی زدہ اور اسکی زار حالت کو مدنظر رکھکر بھی کیا ہمارے اس سوال کو مہمل، فضول اور غیر متعلق کہا جا سکتا ہے؟ کیا اپنے اس بیش وقت کا جو پارلیمنٹری بورڈ کی اسکیمیں اور کمیونل ایوارڈ کی موافقت و مخالفت کی تجاویز سوچنے پر صرف ہوا کرتا ہے کوئی چھوٹا سا حصہ بھی ہمیں اس بات کے سوچنے پر صرف کرنیکی ضرورت نہیں ہے کہ اگر قوم کی تندرستی اسی طرح روبہ تنزل رہی تو پارلیمنٹری بورڈ اور کمیونل ایوارڈ کے کھلونوں سے کون اپنا دل بہلائیگا۔

ملک میں اس سرے سے اُس سرے تک شور برپا ہے کہ ہماری آمدنی کافی نہیں ہے فی کس تین روپے ماہوار کی آمدنی کو کافی تو کیا معنی ناکافی آمدنی بھی نہیں کہا جا سکتا لیکن اس قلت کے جہاں اور بہت سے اسباب تلاش کئے گئے ہیں وہاں اسکے ایک بہت ہی اہم اور خاص سبب کو کیوں نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ خرابی صحت نے ہمارے قوی کو اس حد تک مضمحل کر دیا ہے کہ ہم اس سے زیادہ کما ہی نہیں سکتے۔ غیر ملکی حکومت محکوم قوم کی آمدنی کی قلت کا ایک بہت بڑا سبب ہو سکتی اور ہوتی، محکوم قوم میں معذور الخدمت لوگوں کی اگر زیادہ نہ ہو اور ملکی بازوؤں میں اللہ کے خزانے سے کھود کھود کر دولت نکالنے کی کافی طاقت موجود ہو تو

[illegible] نہیں ہو سکتے۔ ایک تندرست حکومت کے باوجود اگر دولت مند نہیں تو خوشحال ضرور رہ سکتی ہے لیکن غالباً ایک تندرست قوم کو کوئی حریف [illegible] غلام بنا کر نہیں رکھ سکتا ہے +

تقریباً ہر صاحب فکر لیڈر اور ہر سچی خیر خواہ قوم رہنما اس بات پر انتہائی تعجب کا اظہار کیا کرتا ہے کہ ہندوستانی بالعموم نوکریوں کے دلدادہ ہوتے ہیں [illegible] تجارت یا بڑے پیمانہ پر کوئی کام یا تحقیق و ایجاد وغیرہ نہیں کیا کرتے لیکن وہ اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں کہ بطور خود تجارت یا اور کسی قسم کا کاروبار [illegible] ہوتا۔ اس میں ملازمت کی طرح آمدنی کے متعلق اطمینان کامل نہیں ہوا کرتا اور بسا اوقات ایسے ناخوشگوار حالات بھی پیش آجاتے ہیں کہ نفع کی بجائے سخت نقصان سے سابقہ پڑ جائے اعلیٰ تجارت وغیرہ ایسے کام ہیں کہ انہیں شروع کرتے وقت اپنے آپ کو لازمی طور پر کسی حد تک خطرے میں ڈالنا ہوتا اور خطرات میں پڑنے کا شوق صرف اسی انسان کو ہوتا ہے جس کے اعصاب کافی مضبوط ہوں خستہ و درماندہ اعصاب والوں کو شوق تو کجا ضرورتاً بھی خطرات میں گھسنے کی ہمت نہیں ہوتی اور وہ ہمیشہ "اگر خواہی سلامت برکنار است" کہہ کر ایسی چیزوں سے دور ہی رہنا پسند کرتے ہیں +

کامیابی کا راز صرف تندرستی میں ہے

دنیائے طب کے سب سے بڑے شہنشاہ جالینوس اعظم کا مقولہ ہے کہ "تندرست آدمی کبھی محتاج نہیں ہو سکتا کیونکہ زندگی کی تمام مشکلات پر غلبہ [illegible] ایک طبعی قوت ہوتی ہے، ہمت، طاقت، شرافت اور استقلال ہر موقع پر اسکا ساتھ دیتے ہیں" +

ارسطو کی شہرت بھی ایک حکیم اور ایک فلاسفر کی حیثیت سے جالینوس سے کچھ کم نہیں ہے اس کا بھی یہ قول ہے کہ "دولت عزت اور کامیابی حاصل کرنیکا [illegible] تندرستی ہے" +

حکیم فیثا غورث نے ایک قدم اور بھی آگے بڑھایا ہوا اور کہتا ہے کہ "زندگی ایک بالکل بے معنی اور فضول چیز ہے اگر تندرستی نہ ہو" +

ان حکما کے زرین اقوال کی تصدیق ہمیں اپنے ذاتی تجربوں سے بھی بآسانی ہو سکتی ہے ہم رات دن دیکھتے ہیں اور صرف دوسروں کو نہیں دیکھتے بلکہ خود [illegible] یہی کیفیت گذرتی رہتی ہے کہ مال، دولت، عزت، طاقت، حکومت، سب کچھ موجود ہونے پر ایک ذرا سا درد سر یا خفیف سا درد شکم ہمیں اس حد تک بے چین اور بدآرام کر دیتا ہے کہ دنیا کے عیش جس قدر میسر ہیں انکا کوئی لطف نہیں ملتا ہماری دلی آرزو ہوتی ہے کہ کاش کوئی ہماری نصف یا ساری دولت لے لیتا اور ہماری اس تکلیف کو دور کر دیتا

گرمی کے موسم میں عام طور پر دولتمند اور زردار لوگ پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں تاکہ موسم کی سختیاں انہیں آزار نہ دے سکیں۔ لیکن کیا شملا، نینی تال، منصوری اور ڈلہوزی اور پچمڑھی، اور دارجلنگ ان بدنصیب اور سوختہ اختر انسانوں کے لئے بھی باعث تفریح ہو سکتے ہیں جو وہاں موسم کی گرمی سے بچنے [illegible] نہیں بلکہ اپنے مسلول اور مجروح پھیپھڑوں کو چیڑ کے درختوں کی ہوائیں پہنچانے اور اپنی متورم اور ملتہب آنتوں کو قدرتی چشموں کے پانی سے دھونے کے لئے گئے ہوں؟ آپ یقین کیجئے کہ ان مریضوں کا دل سوئٹزرلینڈ اور کشمیر کے مرغزاروں سے اسی قدر متنفر اور بیزار ہوتا ہے کہ جتنا کسی سیاسی رہنما کا جیل [illegible] سے مئی جون کی بے پناہ گرمی سے تنگ آکر تمنا ہوتی ہے کہ کسی ایسے مقام تک پہنچ جائیں جو زیادہ نہیں تو سطح سمندر سے چار پانچ ہزار فٹ ہی [illegible] لیکن وہ مدقوق اور مسلول ہستیاں کہ جنہیں انکے اعزا اپنے اوپر سو طرح کی تکلیفیں برداشت کر کے صحت بخش مقامات پر لیجاتے ہیں ہر وقت یہ آرزو کرتی ہیں کہ یا وہ اس قابل ہوں کہ پھر اسی دھوپ اور اسی لو میں عمر بسر کرنیکے لئے میدانوں میں جاسکیں +

حقیقت یہ ہے کہ صحت و تندرستی کے بغیر دنیا کا کوئی لطف نہیں اٹھایا جا سکتا اور خوشحالی در اصل صحت دری کا دوسرا نام ہے۔ ہر جب تک کہ تندرست [illegible] دنیا کا کوئی کام صحیح طریقے پر انجام نہیں دے سکتے اور جن کاموں کو صحیح طریقے پر انجام نہ دیا جائے ان میں کامیابی کی توقع رکھنی صرف انہی لوگوں کا شیوہ [illegible] دماغ کو امراض نے صحیح طریقہ پر سوچنے سے معذور کر دیا ہو +

آپ ایک ایسی فوج کا تخیل قائم کیجئے کہ جسکے بہت سے سپاہی لنگڑے، کچھ بہرے، کچھ ضعیف النظر اور بہت سے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوں اور پھر اندازہ کیجئے کہ صحیح القویٰ فوج کے مقابلہ میں اسکی کامیابی کی کتنی امید ہے۔ تاجروں کی ایک ایسی جماعت کا قیاس کیجئے کہ جن میں سے ہر ایک کام کرتے وقت ہر [illegible] منٹ کے بعد کراہنے اور ہر صبح و شام دوا کی خوراک پینے پر مجبور ہو اور پھر سوچئے کہ ان میں اپنے کاروبار کو ترقی دینے کی کس حد تک صلاحیت [illegible] اور چھ چھ گھنٹے بیٹھکر کام کرنے والے ایسے کلرکوں کی ایک تعداد کا تصور ذہن میں قائم کیجئے جن میں ہر ایک چار چار گھنٹے کے [illegible]

لہ یہ ناخوشگوار اور تباہ کن صورت حالات دور ہو سکے کہ سو میں سے دس آدمی بھی تندرست نظر نہیں آتے۔ ہمدرد صحت انتہائی سرگرمی کیساتھ اس خدمت کو
حت عامہ کے متعلق بہت سے کام ایسے ہیں جو انفرادی طور پر انجام نہیں پا سکتے اس قسم کے تمام کام ہر شہر یا شہر کی میونسپل کمیٹی سے متعلق ہوتے ہیں
تمام معاملات پر ذمہ دار اصحاب کی توجہ مبذول کرانا اپنا فرض سمجھتا ہے + ہمدرد صحت اسلئے بھی تیار ہے کہ اگر صحت عامہ کی بہبودی کیلئے ضرورت ہو تو حکومت کا
کمیٹیاں اور مجالس قانون ساز کو ایسے قوانین نافذ کرنیکی رغبت دلائے جو عوام الناس کو تندرست رکھیں یا انہیں بہتر طبی امداد میسر آنیکے لئے ضروری ہیں
ے بچوں کی تعلیمگاہوں تک بھی رسائی حاصل کرنیکی کوششوں میں مصروف ہے تاکہ نونہالان قوم اگر اور کچھ نہیں تو صاف ہوا، صاف پانی، صاف غذا ورزش اور
فوائد اور میل کچیل گندگی، بند اور تاریک کمروں اور سست دبے عمل رہنے کے نقصانات سے تو آگاہ ہو جائیں اس سلسلے میں مختلف صوبوں کی یونیورسٹیوں سے خط
ہے اور امید ہے کہ بہت جلد "ہمدرد صحت" تمام اسکولوں کے کتبخانوں کیلئے منظور ہو جائیگا، اور انگریزی اور اردو اسکولوں کے تمام طالب علم اسکے مضامین سے
ہنگے۔ ہمدرد صحت ان حرموں میں بھی داخل ہوا چلا جا رہا ہے جہاں باقی تمام دنیا سے الگ تھلگ ہماری محترم خواتین اپنی پراسرار زندگی بسر کر رہی ہیں اور کسی طرح
ان خبر نہیں ہونے دیتیں کہ ان مکانوں کی غلیظ نالیوں تنگ و تاریک کمروں کی غلیظ ہواؤں اور محروم آفتاب دالانوں اور صحنوں نے انکی صحت پر کیا اثر کیا ہے اور کتنے
ن چار دیواریوں کے اندر ہی کھلے مرجھایا کرتے ہیں۔ ہمدرد صحت اس ہوا اور دھوپ سے محروم آبادی کو بھی ایسے طریقے بتانا چاہتا ہے کہ جن سے وہ انہیں حالات میں رہ کر
ں کو نسبتاً کم مضرت رساں بنا سکتی ہیں + ہمدرد صحت طب یونانی کے پست اور گرے ہوئے معیار کو ایک مرتبہ پھر بلند کرنیکا آرزومند ہے اور وہ دنیا کو دکھانا چاہتا ہے
ن تمام ترقیوں کے باوجود طب قدیم اسکے دوش بدوش چل سکتی ہے + ملک کے بڑھوں کو ہمدرد صحت یہ بتانا چاہتا ہے کہ اس پیرانہ سالی کے باوجود وہ کس طرح
امد عضو بن سکتے ہیں اور کس طرح وہ ایسی زندگی بسر کر سکتے ہیں کہ دوسروں کیلئے وبال دوش نہ ہوں جوانوں کو ہمدرد صحت یہ سکھانا چاہتا ہے کہ کس طرح وہ اپنے قوائے عمل
ن رکھکر زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قوم کے لئے کار آمد و مفید رہ سکتے ہیں، وہ انہیں یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ دنیا میں صحیح القوئے انسان کیا کیا کچھ کرتے رہتے ہیں اور
مے ذرائع کیا ہیں + عورتوں کو وہ صرف یہی نہیں بتانا چاہتا کہ وہ خود کس طرح صحیح و تندرست رہ سکتی ہیں بلکہ وہ انہیں بچوں کی پرورش اور تربیت کے
ھانا چاہتا ہے تاکہ جو نسل انکی اولاد میں زیر پرورش پائے وہ صحت و تندرستی کے لحاظ سے اس نسل سے ضرور بہتر ہو کہ جو آج موجود ہے + ہمدرد صحت کی خدمات کا
س تک ہی محدود نہیں ہے وہ اس حد سے آگے بھی تجاوز کرتا ہے اور ماہرین فن کی دنیا میں بھی قدم رکھنے کی جرات کرتا ہے۔ وہ خدمت خلق اللہ میں مصروف
، عامہ کے کاموں سے فرصت نہ پانیوالے ڈاکٹروں کو بھی فن طبابت کے متعلق جدید ترین اصولوں اور تحقیقاتوں سے بھی باخبر رکھتا ہے اس طرح کہ انہیں بڑی
رطول و عریض مضامین پڑھے بغیر ہی مختصر طور پر وہ سب کچھ معلوم ہو جائے کہ جسکی انہیں ضرورت ہے، اور قیمتی وقت بھی ضائع نہ ہو + مختصر طور پر یہ عرض کرنا
رد صحت ایک بہت ہی اہم تجربہ ہے جسکی کامیابی پر ہندوستانی دنیائے طب کا وہ خوشگوار انقلاب منحصر ہے جو ایک مریض کو اسکی اپنی ضروریات سے آگاہ اور ایک طبیب
ہ خبردار کر دیگا، اور جسکی بدولت ملک میں اکثریت پھر حسین اور تندرست نوجوان ہر شعبہ زندگی کو اپنی محنت اور اپنے بازوؤں کی قوت سے لالہ زار بناتے نظر آیا کریں گے
ے پڑے ایڑیاں رگڑنے والے مریضوں کی بجائے زمین پر ہل چلانے والے پہاڑوں کو کھود کر راستہ نکالنے والے اور سمندروں کے سینے پر کشتیاں دوڑانے والے
پیدا ہوا کرینگے اور ڈولیوں میں بیٹھ بیٹھ کر حکیموں اور ڈاکٹروں کے مطب میں جانیوالے بیماروں کی بجائے ہوائی جہازوں میں بیٹھکر اڑتے پھرنے والے تندرست
سے مادر وطن کی گود بھر جائیگی۔ ہمدرد صحت نے زمانہ حاضرہ کی ایسی طبی ضروریات کو پورا کرنیکا ذمہ لیا ہے جو ایک بہتر سے بہتر رسالہ پوری کر سکتا ہے اور اگر قوم نے
ا ساتھ دیا تو وہ تھوڑے عرصہ میں دکھا دیگا کہ ایک مختصر سا پرچہ کیا کر سکتا ہے +

کبھی کسی تالاب کے کنارے کھڑے ہو کر آپ نے اس میں چھوٹی سی کنکری پھینکی ہے؟ اگر ایسا کیا ہے تو آپ کی نظر سے گذرا ہوگا کہ کنکری کے پانی میں گرتے ہی پہلے تو
ں گری تھی وہیں چھوٹے چھوٹے سے حلقے پیدا ہوتے ہیں، پھر ان میں برابر وسعت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور بڑی دور تک، اتنی دور تک کہ جہانتک نگاہ جائے
برابر بڑھتے اور پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ چھوٹی سی کنکری کی بساط کو دیکھئے کسی طرح آپکے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ اس کا اثر تالاب کی سطح پر
ہوگا۔ ہم نے بھی علم طب کے ناپیداکنار سمندر میں یہ ایک چھوٹی سی کنکری یا کاغذ کی ناؤ ڈالی ہے اور ہمیں اعتماد یزدی سے یقین کامل ہے کہ آہستہ آہستہ
ہوتے ہوتے سمندر کی ساری سطح کو گھیر لیں گے +

یہ محنت، ضروری علم اور خلوص نیت سے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے وہ سب کچھ اس پرچہ کو کامیاب بنانے کیلئے کیا جا رہا ہے اور ہم کامل وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں
بھی خدانخواستہ ناکام رہا تو اسکے ہم ہی نہیں بلکہ اہل ملک اور ارباب فن ذمہ دار ہونگے اور شاید اسی قدر وثوق کیساتھ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر یہ تجربہ بھی ناکام رہا تو بہ
دراز تک ایک کامیاب طبی رسالہ کا تخیل محروم تشکیل رہیگا +

ہمدردِ صحت اور مشاہیرِ فن

عالیجناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری مرحوم، ایم، ڈی، دہلی:-
تمہارے ہمدرد صحت کا خاص نمبر "الاطفال" بڑے غور سے پڑھا اور یہ لکھنے میں مجھکو مسرت محسوس ہوتی ہے کہ اُردو میں بچوں کی رضاعت، پرورش، تربیت اور علاج معالجہ پر کھانا پر اس سے بہتر کوئی دوسری کتاب میری نظر سے نہیں گذری اس نمبر کے مضامین نہایت دلچسپ جامع اور بیحد مفید ہیں اور مجھ کو امید ہے کہ اس سے ہر شخص فائدہ حاصل کریگا۔ +

لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب ایم، بی، اینڈ سی، ایچ، بی اڈنبرا، حیدرآباد (دکن)
ہمدرد صحت کا خاص نمبر ملا بہت شوق سے پڑھا۔ ہندوستان کے طبی رسائل میں ہمدرد صحت پہلا پرچہ ہے جس نے اعادہ شباب کے مسئلے پر نہ بہتر اور مستند معلومات سے لبریز مضامین شائع کئے

جناب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب، نیر، بیر (دکن) :- مجھے بڑے چلتے چلاتے وقت "الاطفال" ملا۔ اگر معلوم ہوتا کہ اس شان نزول سے چھپے گا اور یہ مضمون آ گیا تو بھی کچھ غور سے لکھتا۔ خیر، مدال یہ بیکار ہے بخشند کریم، دعا کرتا ہوں کہ خدا بزرگ اس نمبر کو برکات ہیں سن کامیابی کا سر و سامان عطا فرمائے جو مرتب آئندگی روانہ ہے - ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد +

شفاء الملک حکیم مولوی محمد عبد المجید صاحب لکھنوی :- میں نے رسالہ ہمدرد صحت دہلی کا خاص نمبر بعنوان "تجدید و اعادہ شباب و درازی عمر" بابتہ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء دیکھا حقیقتاً نہایت محنت و جانفشانی سے مرتب کیا گیا ہے۔ اکثر مضامین نہایت بلند پایہ اور تحقیق سے لبریز ہیں، پبلک کو ایسے مفید طبی رسالہ کی قدر کرنا چاہیئے +

جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب قرول باغ، دہلی :- حکیم عبد الحمید صاحب نے "ہمدرد صحت" کی شکل میں طبی خدمت کیطرف ایک نیا قدم بڑھایا ہے، میں حکیم صاحب موصوف کو اس مبارک اقدام پر دلی مبارکباد دیتا ہوں + ہمیں ہمدرد صحت سے بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ اور طب یونانی کی دنیا میں سب سے بڑے طبی مرکز کا واحد رسالہ بجا طور پر اس بات کا مستحق ہے کہ اطبا اسکی طرف پوری توجہ منعطف کریں۔ ہمدرد صحت کی ارزانی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ اس لئے نہیں نکالا گیا کہ اس رسالہ کے ذریعے مالی منفعت حاصل کی جائے بلکہ اس کا واحد مقصد فن عزیز کی خدمت ہے۔ ہمارے افلاس زدہ ملک میں کسی قسم کی قومی یا فنی خدمت کیلئے سب سے اہم سوال سرمایہ کا ہوتا ہے لیکن بحمد اللہ ہمدرد صحت سرمایہ کی مشکلات سے آزاد ہے۔ بلکہ جہانتک میں اندازہ لگا سکتا ہوں، یہ رسالہ کبھی سرمایہ کی کمی کے سبب سے بند نہیں ہو سکیگا + مجھے حکیم عبد الحمید صاحب کے استقلال، قوت عمل اور نیک ارادوں سے قوی اُمید ہے کہ چند روز کے بعد یہ رسالہ ہندوستان کا سب سے کثیر الاشاعت پرچہ بن جائیگا جسکے آثار میں ابھی دیکھ رہا ہوں "۔ محمد کبیر الدین، ۲۷ اپریل ۱۹۳۳ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن :- ہمدرد صحت کے شباب نمبر کے دونوں پرچے وصول ہوئے دلی شکریہ قبول فرمائیے۔ فی الحقیقت آپکی مساعی قابل صد آفرین اور ایسی نمایاں کامیابی مستحق صد مبارکباد ہے کہ آپ نے قلیل عرصہ میں اتنا کار آمد اور اہم درجہ کا مواد فراہم کرکے اس دیدہ زیب صورت میں پیش کر دیا آپکا حصہ ہے

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی، ایڈیٹر مشیر الاطبا، لاہور :- ہمدرد صحت ایک ماہوار رسالہ ہے جو گذشتہ سال سے حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی کی ادارت میں نہایت آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ ترتیب کے اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے اسمیں برابر حفظان صحت اور طب کے متعلق بہترین جدت آمیز مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس رسالہ میں طب کے خالص علمی مضمون کو ادبی رنگ میں رنگنے کی نہایت کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ حال میں تجدید و اعادہ شباب اور درازی عمر پر اس کا ایک خاص نمبر قریباً دو سو صفحات پر شائع ہوا ہے، یہ بلاشبہ اس موضوع پر اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے ترتیب کی خوبی اور مضامین کی عمدگی و دلاویزی کے لحاظ سے اس نے بلا مبالغہ اسوقت کی تمام طبی صحافت میں ممتاز جگہ حاصل کر لی ہے +

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاند پوری بیگم گنج :- ہمدرد صحت کی اشاعت خاص نگاہ و دماغ کیلئے سامان لطف و مسرت لیکر پہونچی اول سے آخر تک دیکھا جناب نے طبی حلقوں میں اشاعت خاص کی مجتہدانہ خصوصیت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے اور مجھے یہ عرض کرنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ عہد ماضی کا کوئی طبی رسالہ اشاعت خاص کے سلسلے میں اس ایثار وسعت نظر اور اجتہاد سے کام نہیں لیتا جو آپ کا حصہ ہو کر رہ گیا ہے، آپ نہایت بے جگری کیساتھ رسالہ کی ترتیب و تدوین اور طباعت و تصاویر پر روپیہ صرف کرتے ہیں۔ ممالک غیر سے حصول مضامین کی دعوت حسنہ آپ ہی نے جاری کی ہے اور صرف اسی ایک خصوصیت کے اعتبار سے آپ کی اشاعت خاص کا مرتبہ بہت بلند ہو جاتا ہے۔ خدا کرے آپ کا جذبہ عمل اور ولولہ کار کبھی سرد نہ ہو اور طب یونانی کو آپکی سرپرستی میں زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل ہوں

آپ نے طب قدیم کیلئے بہت کچھ ایثار کیا ہے اور ہمدرد دواخانہ کی بنیاد ڈالکر ثابت کر دیا ہے کہ طب یونانی کا فن دواسازی کس قدر مکمل اور جامع ہے، اسی طرح ہمدرد صحت کی اشاعت سے طبی لٹریچر کی وہ ارزانی فرمائی ہے کہ آجتک نہ ہوئی تھی۔ ایک روپیہ کی قلیل رقم میں آپ ایسے ایسے قیمتی موتی لوگوں کو دیرہے ہیں جن کی قدر و قیمت کا کوئی اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد، میڈیکل افیسر رہٹی :-
ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "الاطفال" بالکل عین وقت پر موصول ہوئی میں نہیں کہہ سکتا کہ اسکی دیدہ زیب طباعت، بامعنی ٹائیٹل اور بالخصوص بلند پایہ دلچسپ اور رنگا رنگ مضامین دیکھکر کس قدر مسرت ہوئی ہیں سمجھتا تھا کہ سال گذشتہ کی اشاعت خاص "اعادہ شباب نمبر" کی اشاعت کے بعد اب کسی دیسی و مخصوص النوعیت اشاعت کی جدوجہد ممکن نہیں، درحقیقت آپ جیسی سراپا ایثار و خلوص شخصیت کے متعلق مجھے یہ غلط خیال پیدا ہو گیا تھا نو عام صحافت طب کے لحاظ سے

ہمدرد صحت کی خصوصیات

نامناسب نہ ہوگا اگر اس جگہ ہم بعض خصوصیتوں کا بھی کچھ ذکر کر دیں جو اس پرچہ کو حاصل ہیں ۔

طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لئے یکساں مفید (۱) یہ جسقدر ایک طبیب کیلئے مفید ہے اُسیقدر عوام الناس کیلئے بھی کارآمد ہے۔ اسکے مضامین بالعموم مشکل الفاظ سے خالی ہوتے ہیں اس لئے انہیں طبیب اور غیر طبیب یکساں آسانی سے سمجھ سکتے ہیں +

طبی افسانے (۲) اسکے مضامین خشک اور غیر دلچسپ نہیں ہوتے کہ جنہیں پڑھنے کو جی نہ چاہے، بہت سے طبی مسئلے تو افسانوں اور مکالموں کی صورت میں بیان کر دیئے جاتے ہیں کہ پڑھنے والا انتہائی شوق کیساتھ انہیں پڑھتا چلا جاتا ہے، اور پڑھنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ غالباً ہمدرد صحت ہی ایک ایسا طبی رسالہ ہے کہ جو افسانے ماہ بماہ نہایت پابندی کیساتھ نکالا کرتے ہیں اور یہ افسانے نام کے افسانے نہیں ہوتے بلکہ ایک افسانے کی حیثیت سے بھی بلند پایہ ہوتے ہیں +

بیش قیمت مجربات (۳) ہر مہینے ہندوستان کے مشہور اور کامیاب اطبا اس میں اپنے مجربات شائع کراتے ہیں اور ان سے اطبا اور عوام دونوں مستفید ہوتے ہیں +

تصاویر کی پابندی (۴) ہمدرد صحت کی تصاویر بھی اسکی ایک ممتاز خصوصیت ہیں، ہر مہینے انتہائی پابندی کے ساتھ متعدد دلچسپ اور سبق آموز بلاک اور دستی اس میں شائع ہوا کرتی ہیں اور اس بنا پر اسے بالکل صحیح طور پر ایک مصور رسالہ کہا جا سکتا ہے۔ تصویروں کا انتخاب ادارہ کیا کرتا ہے اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ ادارہ اس معاملہ میں بدمذاق ثابت نہ ہو +

مشاہیر اطبا سے بلا معاوضہ مشاورت (۵) ہمدرد صحت کے ہر خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ سال بھر میں اپنا ایک سوال امراض و علاج کے متعلق پرچہ میں شائع کرائے یہ سوال ہندوستان بھر کے مایہ ناز طبیبوں کی نظر سے گذرتا ہے اور وہ جواب دیتے ہیں یہ جوابات آئندہ مہینے کی اشاعت میں شائع کر دئے جاتے ہیں۔ اس وسیلے کے بغیر شاید اتنے بڑے بڑے طبیبوں تک ہر کس و ناکس کی رسائی بھی نہ ہو سکتی بہت کچھ خرچ کرنے پر بھی شاید اتنے بہت سے طبیبوں کی رائیں یکے وقت حاصل ہونی دشوار ہیں۔

جدید تحقیقات (۶) اس میں طب جدید کے متعلق بھی نہایت اعلیٰ پایہ کے مضامین برابر شائع ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے کہ ممالک غیر کے پرچوں میں جو دلچسپ اور مفید مقالات شائع ہوں ان کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہمدرد صحت کے قارئین تک ماہ بماہ پہونچایا جائے +

بلند پایہ مضمون نگار (۷) اسے ہمدرد صحت کی خوش قسمتی کہیئے یا ہماری تدابیر کیلئے ایک نیک شگون کہ شروع ہی سے ہمدرد صحت کو ملک کے مایہ صد افتخار مضمون نگار مل گئے ہیں۔ انکی نگاہ لطف کا اس پرچے کے "چھپتے چھپتے پات" کی طرف متوجہ ہونا اس بات کا بھی ثبوت ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اسے ہونہار بروا خیال فرمایا۔ بہرحال کچھ بھی ہو یہ واقعہ ہے کہ ہمدرد صحت اپنے مضمون نگاروں پر جس قدر فخر کرے کم ہے ۔ مضمون نگاروں کی فہرست کسی دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے +

ادبی حیثیت (۸) ہمدرد صحت ایک طبی رسالہ ہے اور اس لحاظ سے اگر اس کا ادبی معیار چنداں بلند نہ ہو تو قابل اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن ہماری یہ تمنا ہے کہ اسے ہم ایک قابل قبول رسالہ بنائیں اسلئے بلا شائبہ فخر و تعلی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمدرد صحت کا ادبی معیار بھی ایک طبی رسالہ ہونیکے باوجود ملک کے بہت سے نام نہاد ادبی رسالوں سے زیادہ بلند ہے اور ادب کے ذوق رکھنے والے اصحاب بھی اس میں اپنی ضیافت طبع کا سامان پائیں گے +

پابندی وقت (۹) عدم پابندی وقت ہمارے اردو رسائل کی ایک عام خصوصیت ہے لیکن ہمدرد صحت کبھی آجتک اپنی مقررہ تاریخ سے ایک روز بعد بھی نہیں نکلا ہر انگریزی مہینے کی پانچویں تاریخ اسکی اشاعت کی تاریخ ہے اور جس تاریخ کو ہمدرد صحت ڈاکخانہ بھیجا جاتا ہے وہ اس روز یقینی طور پر پانچویں تاریخ ہوگی۔ خواہ کوئی جنتری اسکو خلاف

سالانہ اشاعت خاص (۱۰) ہر سال ہمدرد صحت کا ایک خاص نمبر شائع ہوتا ہے اور ہم لاکھ چاہیں کہ آپکو بتا سکیں کہ وہ کیا چیز ہوتی ہے پھر بھی نہیں بتا سکتے حقیقت یہ ہے کہ ہم دنیا بھر سے اسکے متعلق آپ جو رائے بھی قائم کرینگے وہ اس سے بدرجہا ارفع اور بہتر ثابت ہوگا۔ اس خاص نمبر کی قیمت اگر آپ صرف یہی ایک نمبر خریدنا چاہیں تو صرف آٹھ آنے، اور اعلیٰ کاغذ پر چھپے ہوئے کی بارہ آنے ہے اور آپ اسے منگوا کر باسانی اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ تنہا کا بھی نمبر کسیطرح بھی دو روپے سے کم قیمت کا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر آپ ہمدرد صحت کے خریدار ہیں تو یہ نمبر اور اسکے علاوہ گیارہ معمولی پرچے آپکو صرف اسی ایک روپے میں ملتے ہیں جو آپ نے چندہ کے طور پر دیا ہے۔ جولائی ۱۹۳۵ء میں خاص نمبر کا موضوع "اعادۂ شباب" یعنی از سر نوجوان ہونا تھا اور یہ فخر ہندوستان کے تمام رسالوں میں صرف ہمدرد صحت ہی کو حاصل ہے کہ اس نے آسٹریا، جرمنی، اور فرانس کے ان ڈاکٹروں کے مضامین حاصل کر کے شائع کئے کہ جو اس نسخے کے سب سے بڑے محقق اور جوان بنانیکے مختلف آپریشنوں کے موجد ہیں۔ انہیں کیساتھ ساتھ ہندوستان کے مشہور حکیموں اور ویدوں کے مضامین بھی اسی مسئلہ کے متعلق عوام کی آگاہی کیلئے مہیا کر دیئے + جولائی ۱۹۳۶ء میں جو خاص نمبر نکلا ہے اس کا نام "الاطفال" ہے اور اس کا موضوع بچوں کے متعلق ہر قسم کی معلومات ہے، بچوں کی بیماریاں بچوں کی پرورش، بچوں کی تربیت، بچوں کے کھیل اور بچوں کی عادتیں غرض بچوں کے متعلق ہر چیز پر بہترین مضامین فراہم کئے گئے ہیں سال گذشتہ کیطرح اس سال بھی یورپ اور دیگر ممالک کے بڑے بڑے ماہرین نے اس نمبر کیلئے مضامین لکھے ہیں، اور ہم کامل وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اردو میں بچوں کے متعلق معلومات کا اتنا بڑا ذخیرہ آپکو اور کہیں نہیں ملسکتا۔ ان خاص نمبروں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مضامین کیساتھ مضمون کی تصویریں بھی شائع کیجاتی ہیں +

ارزانی (۱۱) ہمدرد صحت کی قیمت شاید اسکی ایسی خصوصیت ہے کہ جس نے سب کو حیرت میں ڈال رکھا ہے، صرف ایک روپیہ سالانہ میں ۶۴ صفحوں کا ایک ماہوار پرچہ اور سال میں ایک ایسی خوبصورت کا خاص نمبر کیا اب بھی اسے حد سے زیادہ سستا نہ کہا جائیگا، اور کیا اب بھی اسکے خریدنے میں تامل کی کوئی وجہ باقی رہ سکتی ہے

مقبولیت (۱۲) مندرجہ بالا خصوصیات کی بنا پر اسکی عام مقبولیت بھی ہمدرد صحت کی ایک ممتاز خصوصیت ہے +

جلد (۴) فہرست تصاویر و مضامین اعادہ شباب نمبر — نمبر (۱)

عکسی تصاویر

(۱) ڈاکٹر اشتائنخ ایم ڈی، ویانہ (۲) چوہتر سالہ بوڑھا آپریشن سے پہلے + (۳) چوہتر سالہ بوڑھا آپریشن کے بعد +
(۴) کالا چوہا آپریشن سے پہلے + (۵) کالا چوہا آپریشن کے بعد + (۶) ڈاکٹر وارونوف پیرس +
(۷) ڈاکٹر کارل ڈوپلر ویانہ (آسٹریا) (۸) ڈاکٹر جاورسکی پیرس (فرانس) (۹) ڈاکٹر اسولڈ شوارز ویانہ (آسٹریا) (۱۰) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق حیدرآباد دکن
(۱۱) حکیم سید علی کوثر چاندپوری + (۱۲) ڈاکٹر سعید احمد بریلوی + (۱۳) حکیم مولوی محمد یوسف نیر بجنور + (۱۴) علامہ شبلی نعمانی +
(۱۵) [illegible] سلیم مرحوم + (۱۶) حکیم ڈاکٹر لطافت حسین میڈیکل آفیسر [illegible] (۱۷) ڈاکٹر محمد عثمان خاں حیدرآباد دکن + (۱۸) حکیم مولوی محمد کبیر الدین دہلی +
(۱۹) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب علیگڈھ (۲۰) مسٹر سمیع آرٹسٹ (۲۱) مرتب (۲۲) منیجر
(۲۳) حکیم مولوی محمد ظہیر علی نباض دہلی (۲۴) پنڈت اوپندر ناتھ صاحب +

قلمی تصاویر: (۱) بڑھاپے کے اسباب کے متعلق ۱۰ تصاویر + تجدید شباب کے قدرتی ذرائع کے متعلق ۲۰ تصاویر +

کارٹون: (۱) دور فدو + (۲) کامیاب عمل تعلیم +

مضمون	نگارش	صفحہ	مضمون	نگارش	صفحہ
تمثیل قلمی		۱	دور فدو (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱۴۱
فہرست مضامین		۲	کامیاب عمل تعلیم (کارٹون)		۱۴۲
اشتہارات	منیجر	۴	**تجدید شباب اور درازی عمر کے قدرتی ذرائع**		
اطلاعات	″	۶	تجدید شباب اور درازی عمر کے قدرتی ذرائع	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۴۵
اشتہارات	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۷	بڑھاپے کے اسباب (مرقع)	مسٹر سمیع	۱۴۰
نظریات		۱۳	تجدید شباب کے قدرتی ذرائع (مرقع)	مسٹر سمیع	۱۵۰
ملاحظہ	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۵	**اعادہ شباب اور وید ک**		۱۵۴
بڑھاپے سے حیاتی مقابلہ	پروفیسر اشتائنخ ویانہ	۱۶	ویدک رسائن کایا پلٹ	پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب	۱۵۶
ڈاکٹر وارونات کا عملیہ تعلیم	ادارہ	۳۲	کایا کلپ	ڈاکٹر ملکیشور دیو صاحب	۱۶۳
اعادہ شباب بطریق ڈوپلر	ڈاکٹر کارل ڈوپلر ویانہ	۳۰	**کایا کلپ اور درازی عمر اور چرک و سشرت**		۱۶۹
جاورسکی کے حالات زندگی	(ادارہ)	۴۲	سوم لتا	داراشکن صاحب	۱۷۲
اعادہ شباب کا آسان طریقہ	ڈاکٹر جاورسکی پیرس	۴۳	**تجدید و اعادہ شباب کے دوائی ذرائع**		۱۷۵
تشریح و تبصرہ		۴۷	**مفردات**		
اعادہ شباب کا موجودہ نظریہ	ڈاکٹر اسولڈ شوارز ویانہ	۵۰	آیوڈائڈس اور دیگر ادویہ	ڈاکٹر اشرف الحق صاحب	۱۷۴
اعادہ شباب (چند لائق غور مسائل)	کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق	۵۵	بلادر	″	۱۷۹
درون افرازیات		۵۹	سیماب	″	۱۸۰
اعادہ شباب اور عمل تعلیم	ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری	۶۲	کایا کلپ کی پانچ اکسیریں	حکیم مولوی فضل اللہ صاحب	۱۸۲
شباب رفتہ کی واپسی	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	۷۳	تخم حلبہ	″	۱۸۸
تلاش شباب	حکیم محمد یوسف صاحب نیر	۹۳	**مرکبات**		
نظریہ تجدید شباب و اطالت عمر	ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۱۰۳	کشتہ طلا شباب آور		۱۸۹
ڈاکٹر وارونات کے عمل تعلیم پر ایک تنقیدی نظر	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰۶	اعادہ شباب کے چند اکسیری نسخے	حکیم محمد شمس الحق صاحب	۱۹۰
اصول تجدید شباب	ڈاکٹر محمد عثمان صاحب	۱۱۰	مجربات معید شباب اور درازی عمر	حکیم احسان الحق صاحب	۱۹۲
اعادہ شباب	حکیم عبداللطیف صاحب	۱۱۳	کشتہ سیماب معید شباب	حکیم مولوی مظہر علی صاحب	۱۹۳
ترشح فکر		۱۱۸	انتقاد	ابوالفکر	[illegible]
تجدید و اعادہ شباب (نظم فارسی)	کرنل بھولاناتھ صاحب لاہور	۱۲۰	جوابات	مختلف اصحاب	۱۹۸
دریغ شباب (نظم اردو)	نواب سراج الدین سائل دہلوی		سوالات	″	۱۹۹
[illegible] (منظوم)	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی		اشتہارات	ہمدرد دواخانہ دہلی	۲۰۱

[illegible] قیمت اعادہ شباب نمبر اعلیٰ ایڈیشن [illegible] معمولی ایڈیشن [illegible] +

جلد (۴) | فہرست تصاویر و مضامین "اطفال نمبر" | نمبر (۱)

تصاویر صاحبان مضمون (۱) ڈاکٹر ای، موہن دیا (۲) ڈاکٹر بی این شرما طبیہ کالج دہلی (۳) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب لکھنوی (۴) حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد (۵) لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق صاحب (۶) پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب (۷) راج وید سد ... صاحب دہلی (۸) ڈاکٹر اندر سین صاحب ایم بی بی ایچ، ڈی (۹) حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری (۱۰) خالدہ ادیب خانم پیرس (۱۱) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے، پی، ایچ ڈی (۱۲) پروفیسر محمد مجیب بی اے +

امراض کے متعلق تصاویر (۱۳) فتق ... (۱۴) فتق دماغی (۱۵) خود سری کے دو مریض (۱۶) اجتماع الماء فی الراس خارجی (۱۷) اجتماع الماء فی الراس داخلی (۱۸) مقدم دماغ کا نقص ہیئت +

متفرق تصاویر (۱۹) برتنوں کی صفائی (۲۰) دانتوں کی صفائی (۲۱) ننھے بچہ کی غذا (۲۲) خوش خوری (۲۳) ہوائی جہاز (۲۴) خود مددی (۲۵) انہماک (۲۶) معمہ (۲۷) پس انداز کرنیوالا (۲۸) شوق موسیقی (۲۹) خواب راحت (۳۰) سرحد شیا ... ایک تصویر (۳۱) ہنسی (۳۲) جمائی (۳۳) تلاش۔

مضمون	نگارندہ	صفحہ	مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	(ب)	**تربیت اطفال**		
اشارات	حکیم عبدالحمید صاحب	(ج)	جہالت کی بیماری (کارٹون)	مسٹر سمیع	۹۳
حادثہ کوئٹہ	"	(ز)	ہندوستان کے کچھ بچے	محترمہ خالدہ ادیب خانم	۹۴
آہ حکیم بجو میاں	"	(ر)	بچوں کی تربیت اور انکے سرپرست	ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب	۹۸
ملک معظم کی سلور جوبلی	"	(ح)	بچوں میں قوت ارادی کا نشو و ارتقا	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰۱
باب الامراض والعلاج و تربیت جسمانی			بچوں کی زندگی پر کھیل کود کا اثر	مسز ڈبلیو ٹی، بی، جمیل	۱۰۹
تلاش راہ	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب	۱	عادتیں ڈالنا	"	۱۱۸
ہکلے پن کا علاج	لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق	۶	خود سر بچے	ایک باپ کے قلم سے	۱۲۳
دماغ کے بعض اہم نقائص	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰	ننھے بچوں کی پرورش گاہوں کی اہمیت	مس گریس اوون صاحبہ	۲۵
بچوں کی صحت عمومی	جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ	۱۶	اعتماد و اطمینان کا بل	ڈاکٹر بنیٹ لنڈن	۳۰
ماءالراس	حکیم محمد یحییٰ صاحب	۲۷	کھلونے	ڈاکٹر اندر سین صاحب دہلی	۳۲
تہبید آسیب (مرقع)	مسٹر سمیع	۲۸	بچہ کشی اور بچہ کشی	ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۳۶
چیچک	حکیم محمد احسن صاحب	۲۹	**دنیائے اطفال کے عام حالات**		
مرضعہ	حکیم مولوی عبداللطیف صاحب	۳۲	بچہ مختلف عمروں میں	مسٹر سمیع	۴۳
خالص اور صاف دودھ (مرقع)	مسٹر سمیع	۳۶	ہمارے سوال اور بچوں کے جواب	ادارہ	۴۴
بچوں کی خبرگیری	ڈاکٹر مسز ... صاحبہ طبیہ کالج دہلی	۳۸	جمعیۃ الاقوام اور بچے	"	۴۶
ننھے بچوں کا رکھ رکھاؤ	ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۴۱	نقشہ جات پیدائش و اموات برائے ہندوستان و دیگر ممالک		۱۲
مصنوعی انسانی دودھ	ڈاکٹر قاضی عظیم اللہ صاحب	۵۲	**نظم**		
بعض امراض صبیان اور ان کا علاج	حکیم ... الحق خاں	۵۴	طفل شیرخوار	علامہ سر محمد اقبال، لاہور	۱۳
مجربات			ماں اور بچہ کی جدائی	جناب کوثر چاندپوری	۴
مجربات برائے اطفال	ادارہ	۵۷	حضور ملا رموزی کا مکتوب حکیمانہ	ملا رموزی	۱۵
معصوم بچوں کے چند مجربات	حکیم محمد حیات صاحب	۶۱	شاعر کے بچے	(کارٹون) مسٹر سمیع	۱۹
مجربات حاذق	حکیم قاضی غلام ... صاحب	۶۴	ڈاڑھی	" "	،
دودھ کے مسان	حکیم جلال الدین صاحب	"	سالگرہ کی توپ (افسانہ)	جناب سعید بریلوی	.
مجربات طب جدید	ادارہ	۶۵	ہاک ہٹ (")	جناب کوثر چاندپوری	۵
ویدک طب اور امراض اطفال			گڑیا کی شادی غریب بچے (کارٹون)	مسٹر سمیع	۰
بالک روگ	حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب	۷۲	سونے کی گائے (افسانہ)	جناب سعید بریلوی	۱
ششو روگ	پنڈت اوپندر ناتھ داس	۷۹	انتقاد، مختلف کتب	ادارہ	۲
دودھ سے پیدا ہونیوالی بیماریاں	کبیراج پنڈت اوپندر ناتھ	۸۲	جوابات	مختلف اصحاب	۴
مجربات ویدک	ادارہ	۸۷	سوالات	" "	۸

قیمت سالانہ ایک روپیہ، ممالک غیر سے تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ + قیمت اطفال نمبر اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے، معمولی ایڈیشن آٹھ آنے +

ہمدرد صحت کے مضمون نگاروں کی شاندار فہرست!

ممالک غیر:

(۱) محترمہ خالدہ ادیب خانم، پیرس + (۲) ڈاکٹر ای، فوبل ویانہ، (آسٹریا) + (۳) ڈاکٹر سرج فاروناف پیرس +

(۴) ڈاکٹر کارل ڈوپٹر، ویانہ + (۵) ڈاکٹر ہیلن جاودرسکی پیرس (فرانس) (۶) ڈاکٹر اسولڈ شوارز ویانہ +

(۷) ڈاکٹر ای۔ اے۔ بنیٹ، ایم، سی، ایم، اے، ایم ڈی، ڈی پی ایم، لندن + (۸) مسز ڈیلیوٹی، بی مجیل صاحبہ بی۔ اے، آر، این، ڈائرکٹر مثیل ہائجین انسٹی ٹیوٹ مانٹرا(ک)

(۹) مس گرس اووین ایم۔ اے (ایڈنبرا) او بی، ای لندن (۱۰) ڈاکٹر للی ڈرد سپچر صاحبہ، برلن (جرمنی) + (۱۱) ڈاکٹر ڈورسیس پنجیر صاحبہ ویسنفیالیہ (جرمنی)

ہندوستان: (بہ ترتیب حروف تہجی)

(۱) حکیم حاجی امجد علیخاں صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی (۲) ڈاکٹر اندرسین صاحب ایم اے، پی، ایچ، ڈی (۳) حکیم اکبر حسین صاحب الہ آباد +

(۴) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب، ایم، بی، سی، ایچ، بی (ایڈنبرا) +

(۵) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب، آئی، ایم، ایس، سی، آئی، ای، لاہور + (۶) ڈاکٹر بی، ایم شرما، ایم، ایس، ایم، ڈی، دہلی

(۷) حکیم حبیب اللہ صاحب سدہوری، حیدر آباد دکن + (۸) حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں +

(۹) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ دہلی +

(۱۰) خانصاحب حکیم سراج الدین احمد خاں صاحب + (۱۱) خانبہادر حکیم سید محمد صاحب داؤد نگری + (۱۲) حکیم ذاکر سید علی کوثر چاندپوری +

(۱۳) ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی + (۱۴) حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی لاہور +

(۱۵) حکیم مولوی حاجی عبد اللطیف صاحب، طبیب خاص ریاست راجگڈھ + (۱۶) جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد دکن۔

(۱۷) جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ ایم، ڈی، پرنسپل طبیہ کالج علیگڈھ + (۱۸) حکیم مولوی محمد عبد اللطیف صاحب فلسفی، لکھنوی +

(۱۹) ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی لاہور + (۲۰) حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب، لاہور

(۲۱) شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی نظامی لاہور (۲۲) حکیم ڈاکٹر مولوی فضل الرحمن صاحب رئیس الجامعۃ طبیہ (۲۳) مولانا مولوی حکیم فرید احمد صاحب عباسی طبیہ کالج ۱

(۲۴) حکیم مولوی محمد کبیر الدین مترول باغ دہلی +

(۲۵) حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب، راشد +

(۲۶) علامہ ادیب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر + (۲۷) حکیم محمود علیخاں صاحب ماہر اکبر آبادی

(۲۸) جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی +

ماہرین ویدک:

(۱) پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی + کبیراج پنڈت اوپندر ناتھ، شرما، سہارنپور +

(۳) راج وید شدھنوا، ویدک ڈسپنسری نئی دہلی (۴) پنڈت کرشن دیال صاحب، امرتسر + (۵) کوبراج امرناتھ صاحب گرگ +

ادیب و افسانہ نویس:

(۱) ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی + (۲) مولانا ابن الحسن صاحب فکر، ایم، اے + (۳) مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی +

(۴) ملا رموزی بھوپال + (۵) جناب ظفر قریشی بی، اے، دہلوی +

آرٹسٹ و کارٹونسٹ:

(۱) مسٹر سمیع جی، ڈی، آرٹ، دہلی + (۲) مسٹر اخلاق احمد صاحب دہلوی +

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زریں موقع!

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے۔ ہم سب نے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان ہی کے طبی اور علمی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی +

ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے +

پہلے سالوں میں ہمدرد صحت کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جا سکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے خرید لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو ہی جلدیں بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کیلئے دوبارہ طبع کرا لئے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں ملسکا +

پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کیجا سکیں اور شائقین اس سے محروم نہ رہیں، چنانچہ اب اس جلد کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں یہ جلدیں مکمل کرائی گئی ہیں جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی گذشتہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جسکے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے +

ان جلدوں میں کیا ہے؟ اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جا سکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۴-۱۹۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۶-۱۹۳۵ء کی جلد میں ہمدرد صحت کے گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی تربیت، ان کے کھیل انکے عادات و اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپکو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تربیت و تعلیم کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بھی بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں +

"ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ ان بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں آپ کو اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنے پڑیگی۔ ہدیہ فی جلد صرف دو روپیہ فی جلد ہے۔ محصول ڈاک اسکے علاوہ +

ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ایک ہزار باسٹھ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے اور کارٹون اور دستی تصویریں اس میں شامل ہیں +

منیجر رسالہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

جلد ۵ | جنوری سنہ ۱۹۳۷ء | نمبر ۷

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۲) ڈاکٹر ہنری گرے ۔
دستی تصاویر:- (۱) درد زہ مجمہ (۲) درد زہ سفودی کی شکل ۔

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	۱
مباحث		
بعض اعتراضات کی تحقیق	فاضل گرامی حکیم محمد کبیر الدین	۲
تاریخ الاطباء		
ہنری گرے	ادارہ	۱۳
باب الصحت		
نظام جسمانی پر آوازوں کا اثر	ڈاکٹر رابرٹ ٹی ہیل	۱۴
امراض کو فنا کرنے کی کوششیں	ڈاکٹر سعید احمد بریلوی	۱۵
ہر گھر میں رکھنے کے لائق ضروری چیزیں	ادارہ	۱۸
مزاحیہ		
بالآخر ہم حکیم ہو ہی گئے	حکیم ڈاکٹر لطافت حسین	۱۹
علم الادویہ		
کتان	حکیم محمد فضل الٰہی صاحب	۲۳
معلومات		
جنگ کی زہریلی گیسیں		۲۷
پرانے علاجوں کی طرف واپسی		۲۷
بالوں کی سپیدی		۲۷
اناناس اور پائیوریا		۲۷
چوب طباں		۲۷

مضمون	نگارندہ	صفحہ
دنیا کا سب سے بڑا کوڑا		۸
اسلاف کی آسائش کے سامان		۸
معمل میں خونسازی		۸
انڈے کی عمر		۸
دیسی طبوں کی ہر دلعزیزی		۸
مجربات		
بیاض خاص کے دو نسخے	حکیم اکبر حسین الہ آباد	۹
ذیابطیس کیلئے ایک مجرب نسخہ	حکیم محمد محفوظ عالم صاحب	۹
موسم سرما کیلئے چند خاص مجربات	حکیم محمد فضل الٰہی صاحب	۹
پانچ سستے اور مجرب نسخے	جوگراج صاحب بریلی	۱۰
مجربات مفید نسواں	ڈاکٹر عبد الحمید چغتائی	۱۱
مراسلات		
جامعہ طبیہ دہلی		[illegible]
پٹیالہ میں اطباء کا اجتماع		[illegible]
نقشہ پیدائش و اموات بلدیہ دہلی		[illegible]
جوابات		
جوابات	مختلف اطباء	۲۷
سوالات		
سوالات	مختلف اصحاب	[illegible]

قیمت سالانہ ایک روپیہ | ممالک غیر سے تین شلنگ | فی پرچہ ۱- [illegible]

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں ۔

"منیجر"

بعض اعتراضات کی تحقیق!

قسط ہفتم

از فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیرالدین صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ دہلی

ارسطو نے بھی لاشیں چیری ہیں

علامہ علی حسین گیلانی، شارح قانون، تشریح قحف (جمجمۂ کرے نیم) میں درروز وغیرہ کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں :—

وقد صادف ارسطاطالیس فی تشریحہ راس انسانٍ کان من عظمٍ واحدٍ لیس فیہ درزٌ اصلاً

"ارسطاطالیس (ارسطو۔ ارسٹوٹل) نے ذاتی طور پر لاش چیرتے ہوئے انسان کی ایک ایسی کھوپڑی پائی ہے، جس میں محض ایک ہڈی تھی۔ اس میں کوئی درز موجود نہیں تھی"

اسکے بعد علامہ گیلانی اضافہ فرماتے ہیں کہ :۔

وھذا من النوادر۔

"ایسا شاذونادر ہوا کرتا ہے کہ کھوپڑی ایک ہڈی سے مرکب ہو، اور اس میں کوئی درز نہ پائی جائے"

(شرح قانون علامہ علی حسین گیلانی، صفحہ ۲۰۱ مبحث تشریح عظام قحف)

اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ ارسطو نے انسانی لاشیں چیری ہیں، اور بہت سی لاشیں چیریں ہیں۔ ہر مرتبہ اسے انسان کی کھوپری میں چند درز (سیون چوڑز) نظر آئے۔ لیکن ایک مرتبہ ایک ایسی کھوپڑی کے مُشاھدہ کا اتفاق ہوا کہ وہ متحیر رہ گیا۔ اور اپنے اس اتفاقی مشاہدہ کو تعجب کے ساتھ ظاہر کرنے پر مجبور ہو گیا کہ

"لاش چیرتے ہوئے میرے مشاہدہ میں اتفاقاً انسان کی ایک ایسی کھوپڑی بھی آئی ہے جس میں کوئی درز نہ تھی۔ سر کی ساری ہڈیاں جڑی ہوئی تھیں۔ اور سب ملکر ایک ہو گئی تھیں"

گو ایسا شاذونادر ہی ہوا کرتا ہے، جیسا کہ علامہ علی حسین گیلانی نے صراحتہً پکار کر کہدیا ہے، لیکن اگر کسی سائنس زدہ کھوپری میں یہ وسوسہ اٹھے اور ارسطو کے مشاہدہ کا مضحکہ اڑایا جائے ــــــ تو میں ایسے فراموش گاروں کو ان کا ایک بھولا ہوا سبق یاد دلاؤں گا کہ آپ نے "گریز اناٹومی" میں پڑھا ہوگا کہ :۔

کھوپڑی کی ہڈیاں بڑھاپے میں جاکر گاہے باہم متحد ہو جاتی ہیں اور درمیان کے درزیں کم و بیش غائب ہو جاتے ہیں۔

اس لئے بہت ممکن ہے کہ ارسطو نے جس کھوپڑی کا حیرت و استعجاب کے ساتھ مشاہدہ کیا، یہ کسی بوڑھے آدمی کی کھوپڑی ہو، جس میں

اسی طرح درز متحد ہو کر غائب ہو گئے ہوں اور سر کی ساری ہڈیاں ملکر ایک ہو گئی ہوں۔

"گریز اناٹمی" صفحہ ۳۰۴ پر "مبحث تشریح قحف" میں درز کے ناپید ہو جانے کا تذکرہ اس طرح ہے :-

Oblitration of the sutures of the vault of the skull takes place as age advances. It
ay commence between the age of thirty and forty on the inner surface, and about ten
ears later on the outer surface of the skull, but the times at which the sutures are closed
re subject to great variations. Obliteration usually occurs first in the lower part of the
onal sutures, next in the posterior part of the sagittal suture, and then in the lamboid
ture.

ترجمہ :- جب عمر بڑھتی ہے، تو کھوپڑی کی چندیا کے درز ناپید ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ کھوپڑی کی ہڈیوں کی اندرونی سطح میں تیس چالیس سال کے درمیان اور انکی بیرونی سطوح میں اس سے دس سال بعد درز غائب ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ امر کہ کس وقت میں جا کر بالکل بند ہو جاتے ہیں (پورے طور پر غائب ہو جاتے ہیں) اس میں بہت اختلاف ہے۔ عموماً درز اکلیلی (کارونل سیوچر) کا زیریں حصہ پہلے ناپید لگتا ہے، اس کے بعد درز سہمی (سیجیٹل سیوچر) کے پچھلے حصے میں اور اس کے بعد درز لامی (لیمبی ڈائڈ سیوچر) میں۔"

"فاضل گریے" کی اس صراحت کے بعد اب کسی ڈاکٹر کی کیا مجال کہ ارسطو کے اس مشاہدہ میں کوئی شک کر سکے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اپنا دین وایمان کب قائم رہے گا۔ جس کا بپتسمہ اُسے اس کے کلیسا سے مل چکا ہے۔

افسانہ از افسانہ می خیزد

یادش بخیر ـــــ کھوپڑی سلامت ـــــ چونکہ اس موقعہ پر مشاہدۂ ارسطو طالیسی کے ساتھ کھوپڑی اور اسکی درز کا ذکر آگیا ہے، اس لئے دل کہتا ہے، کہ چلئے، آج اسی کو موضوع بحث بنا لیجئے۔ دیکھئے تو سہی، متقدمین نے اسے آنکھیں کھول کر دیکھا، اور طب قدیم کی کھوپڑی میں کیا کیا افشاں پڑی ہوئی ہے جس سے مانگ کر طب جدید کی "مانگ" بھری گئی ہے۔

دُروز (سیوچرز)

جُمجُمہ (کھوپڑی) کو اوپر اور پہلوی جانب سے اگر دیکھا جائے، تو اس میں پانچ درزیں نظر آتی ہیں ان میں سے تین درز کو اطبا نے حقیقی درز کہا ہے، اور دو درز کو غیر حقیقی درز۔

حقیقی درز میں دونوں ہڈیوں کے کنارے دندانہ دار ہوتے ہیں، اور غیر حقیقی درز میں، جنکو درز کاذبہ اور قشرہ بھی کہا جاتا ہے، ہڈی کا ایک کنارا دوسری ہڈی کے کنارے پر سوار ہو جاتا ہے اور درمیان میں سے دندانے نہیں پائے جاتے۔

شیخ الرئیس بوعلی سینا کھوپڑی کی طبعی شکل بتانے اور بعض مفید تشریحی امور بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں :-

ولمثل هذا الشكل دروز ثلثة حقيقية و درزان كاذبان

کھوپڑی کی اس قسم کی شکل (طبعی شکل) کے لئے تین سچی درزیں ہیں، اور دو جھوٹی۔

اسی قول کے ذیل میں علامہ محمود آملی شارح قانون درز حقیقی اور درز کاذب کی اس طرح تعریف کرتے ہیں :-

والمراد بالدرز الحقيقي مايكون بمداخلة زوائد كل من العظمين في حفر الآخر كالمنشارين ادخلت زوائد كل منهما في حفر الآخر والكاذب مالا يكون كذلك

درز حقیقی (سچی درز) سے مراد وہ درز ہے، جس میں ہڈیوں کے دندانے اور دندانے ایک دوسری کے نشیبوں میں اس طرح داخل ہوں جس طرح دو آروں کو باہم اس طرح ملا دیا جائے کہ ہر ایک کے دندانے دوسرے کے دندانوں میں داخل ہو جائیں۔

اور درز کاذب (جھوٹی درز) سے مراد یہ ہے کہ ایسی

ل یکون کالمزاق، ولذٰلک یسمیه بعضهم درزاً قشریا، و بعضهم لزاقیا۔

دونوں ہڈیاں گویا چپکی ہوئی ہوں۔ اسی وجہ سے بعض لوگ ایسی درز کا نام درزِ قِشری (چھلکے والی درز) رکھتے ہیں، اور بعض لوگ اس کا نام درزِ لزاقی (چپکی ہوئی درز) کہتے ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خردبین والے دقیقہ رسوں نے متقدمین کے ان اقوال کا چربہ اتارا ہے یا نہیں، اور انہوں نے بھی درزِ سیوچرز کو سچا اور جھوٹا بنایا ہے یا نہیں؟

ذرا تحقیق کی کاوش میں پڑیئے — زیادہ دیر نہیں — بہت جلد آپ کو یہ دونوں اصطلاحیں طبِ جدید کی کھوپڑی میں مل جائینگی۔ قدیم اصطلاحات اور بیانات گویا اَن مِٹ خطوطِ تقدیر ہیں، جو محسن کشوں کی گمراہی، اور اجداد کی فراموشی کے وقت تنبیہ الغافلین کی خدمت انجام دیا کرتی ہیں۔

درزِ حقیقی سیوچرا ویرا

درزِ حقیقی کو ڈاکٹری اصطلاح میں سیوچرا ویرا اور درزِ کاذب (غیر حقیقی) کو سیوچرا نوتھا کہا جاتا ہے۔
درز کا ترجمہ اگر "سیوچر" یا سیوچرا ہے تو حقیقی (صادق) کا ترجمہ "ویرا" اور کاذب (غیر حقیقی) کا ترجمہ "نوتھا"
اب ان دونوں اقسامِ درز کی تعریف بھی ڈاکٹروں کی زبان سے سُن لیجئے، تاکہ دل میں کسی قسم کا وسوسہ اور خلجان باقی نہ رہے۔
فاضل ڈارلینڈ اپنے مشہور لغت میں لکھتے ہیں:-

Sutura Vera **: a true bony suture ; one whose edges interlock.**

ترجمہ

"سیوچرا ویرا (درزِ حقیقی) ہڈیوں کی سچی درز کا نام ہے، جسکے کنارے ایک دوسرے میں (دندانوں کے ذریعہ) پھنسے ہوئے ہوں"

درزِ کاذب سیوچرا نوتھا

Sutura Notha **: an apparent, but not true, suture of bones.**

ترجمہ:- سیوچرا نوتھا" (درزِ کاذب) ہڈیوں کی وہ درز جو بظاہر درز معلوم ہوتی ہو، لیکن حقیقت میں درز نہ ہو (سچی درز نہ ہو)"

درزِ قِشری سیوچرا اسکوئموسا

اسی طرح درزِ قشری کو ڈاکٹری اصطلاح میں سیوچرا اسکوئموسا کہا جاتا ہے جو درزِ قشری کا لفظی ترجمہ اور حرف بحرف نقل ہے:-
قِشرہ کے معنے پوست اور چھلکے کے ہیں۔ اسی طرح اسکوئما کے معنے بھی قِشرہ (چھلکے) کے ہیں۔
درزِ قشری میں ایک ہڈی کا کنارہ دوسری ہڈی کے کنارے پر اس طرح چڑھ جاتا ہے، جس طرح مچھلی کے چھلکے اوپر تلے سوار ہوا کرتے ہیں۔
ڈاکٹر ابراہیم منصور اور ڈارلینڈ لکھتے ہیں:-

Squama : scale. قِشرہ

Squamous : scaly. قِشری

سیوچرا اسکوئموسا (درزِ قشری) کی نوعیت ڈارلینڈ اس طرح بیان کرتے ہیں:-

Sutura squamosa **: the overlapping of the edges of bones.**

ترجمہ: سیوچرا اسکوئموسا (درزِ قشری) اُس درز کا نام ہے، جس میں ہڈیوں کے کنارے ایک دوسرے پر سوار پائیں (درمیان میں دندانے نہ ہوں)۔

سر کے دروز اور کامل الصناعۃ

ابوالحسن علی ابن عباس مجوسی، جن کا زمانۂ حیات شیخ الرئیس سے بھی قدیم ہے، اپنی شہرۂ آفاق تصنیف کامل الصناعۃ الملکی

شیخ بھی مقالات دروز کا اس طرح ذکر کرتے ہیں :-

الدروز التی فی عظم الراس خمسة وتنقسم عظام القحف الی سبعة اعظم، منها درزان لیسا درزین فی الحقیقة یقال لهما الدرزان القشریان وثلثة هی دروز بالحقیقة

درز اکلیلی

احد هذه الثلثة الدرز فی مقدم الراس فی الموضع الذی علیه الاکلیل ویقال له الدرز الاکلیلی

درز سہمی

والثانی درز فی وسط الراس مارٌّ فی الطول ویقال له الدرز المستقیم والشبیه بالسهم

درز لامی

والثالث الدرز الذی فی موخر الراس وشکله شبیه بشکل اللام فی کتاب الیونانیین وهو هذا (٨)

درز قشری

فاما الدرزان الآخران فهما درزان من الجانبین فوق الاذنین یاخذان من الدرز الاکلیلی فی طول الراس الی قریب من الدرز الشبیه باللام فی کتاب الیونانیین ویُعَدُّ کلّ واحدٍ من هذین الدرزین عن الدرز الشبیه بالسهم بُعدٌ سَوَاءٌ

سر کی ہڈیوں کے دروز پانچ ہیں، اور کھوپڑی (قحف) کی ہڈیاں سات۔ ان پانچ درزوں میں سے دو درزیں حقیقی نہیں ہیں جنکو درز قشری (اسکوئمس سیوچر) کہا جاتا ہے۔ اور تین درزیں سچی ہیں (دروز حقیقیہ)

کارونل سیوچر

ان تین حقیقی درزوں میں سے ایک درز سر کے اگلے حصے میں اس مقام پر پائی جاتی ہے، جہاں اکلیل (تاج، کراؤن) رکھا جاتا ہے۔ اسکو درز اکلیلی (کارونل سیوچر) کہا جاتا ہے۔

سجی ٹل سیوچر

دوسری درز سر کے بیچ میں ہوتی ہے، جو طول میں (آگے پیچھے) گزرتی ہے۔ اس کو درز مستقیم (سیدھی درز: اسٹریٹ سیوچر) اور درز سہمی (تیر جیسی درز: سجی ٹل سیوچر) کہا جاتا ہے۔

لیمڈائڈ سیوچر

تیسری درز سر کے پچھلے حصے میں ہوتی ہے، جسکی شکل یونانی حرف لام (لیمڈا ٨) سے مشابہ ہوتی ہے، یونانی حرف لام (لیمڈا) کی شکل یہ ہوتی ہے: (٨) اسی وجہ سے اس درز کو درز لامی (لیمڈائڈ سیوچر) کہا جاتا ہے۔

سیوچرا اسکوئموسا

رہیں باقی دونوں (چھوٹی) درزیں، تو وہ کھوپڑی کی دونوں جانب کانوں کے اوپر پائی جاتی ہیں، جو درز اکلیلی (کارونل سیوچر) سے، یعنی اس کے قریب سے شروع ہوکر سر کے طول میں درز لامی (لیمڈائڈ سیوچر) کے قریب تک بڑھتی ہے۔ ان دونوں جانبی درز کا فاصلہ دونوں جانب درز سہمی (سجی ٹل سیوچر) سے یکساں ہے۔ (اس درز کا نام درز قشری ہے، جیساکہ خود صاحب کامل الصناعہ نے آگے چلکر "عظام الصدغ کی تشریح" میں اس کو اس نام سے پکارا ہے)

تطبیق صطلاحات

درز اکلیلی : کارونل سیوچر | یہ دونوں صطلاحات حرف حرف ایک دوسرے کی نقل ہیں اکلیل تاج شاہی کا نام ہے۔ اطبا کی عادت ہے کہ جو چیز تاج کے کنارے کی طرح گول اور قوسی ہو، اسکا نام اکلیل کی طرف منسوب کردیا کرتے ہیں، مثلاً ناخونہ نامی دوا کا نام اسی مناسبت سے اکلیل الملک (تاج شاہی) ہے۔

لفظ کارونل کا لفظی ترجمہ اکلیلی ہے۔ یہ لفظ کارونا کی طرف منسوب ہے، جسکے معنے تاج شاہی (کراؤن) کے ہیں۔

علامہ علی جیلانی دروز کا تذکرہ کرتے ہوئے اور قول شیخ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

ومن الدروز الثلثة الاول درز مشترك مع الجبهة قوسي، يسمى الاكليلي لكون الاكليل يوضع احيانًا، اولكونه على هيئة الاكليل في الاستدارة، وهو قوسي قريب من نصف دائرة، يتصل طرفاه بدرز ممتد تحت الحاجبين عند منشأهما، ووسط القوس عند اليافوخ، ومن قدام هذا الدرز عظم الجبهة. وذلك جهة اشتراكه معه،

صفحہ ۲۰، شرح گیلانی

کھوپڑی کی تینوں حقیقی درزوں میں سے پہلی درز وہ ہے، جو عظم الجبہ (فرانٹل بون) سے تعلق رکھتی ہے۔

یہ درز قوسی (قوس نما، کمان کی طرح) ہے، جس کا نام درز اکلیلی (کارونل سیوچر) رکھا گیا ہے (شیخ)، کیونکہ تاج شاہی (اکلیل) گاہے اسی مقام پر رکھا جاتا ہے؛ یا اس لئے کہ تاج شاہی کی طرح یہ گول سی ہوتی ہے۔ یہ درز کمان کی طرح، نیم دائرے کے قریب ہے، جسکے دونوں سرے اس درز سے متصل رہتے ہیں۔ جو بھوؤں کے نیچے سے بڑھکر آتی ہے، جہاں سے یہ دونوں شروع ہوتے ہیں۔ درز اکلیلی کے قوس کا وسطانی حصہ یافوخ (یافوخ مقدم: اگلا فانٹے نل) کے پاس ہوتا ہے، اس درز کے سامنے پیشانی کی ہڈی واقع ہے۔ اسی لحاظ سے کہا گیا ہے کہ یہ درز عظم الجبہہ (فرانٹل بون) سے تعلق رکھتی ہے۔

کارونل سیوچر (درز اکلیلی) کی لفظی اور معنوی تحقیق کے لئے ذیل کی تصریحات پیش نظر رکھی جائیں

Coronal sutere : that formed by the union of the frontal bone with two parietal bones.

ترجمہ "کارونل سیوچر (درز اکلیلی) وہ درز ہے جو پیشانی کی ہڈی (عظم الجبہہ) اور دونوں عظام الیافوخ (چندیا کی ہڈیوں) کے ملنے سے حاصل ہوتی ہے۔" (ڈارلینڈ میڈیکل ڈکشنری) +

Coronal (Kor-o-nal) [L. coronalis]. Pertaining to the crown of the head or to any corona.

ترجمہ: کارونل (جسکو لاطینی میں "کارونے لس" کہا جاتا ہے) تاج سر کی طرف منسوب، یا کسی "کارونا" کے متعلق (ڈارلینڈ میڈیکل ڈکشنری)

Coronal : Ko-ro-nal, pl. coronal [L. crown] a crown or crown-like eminence.

ترجمہ:- کارونا، جسکی جمع کارونی ہے، تاج شاہی، یا تاج کے مانند کوئی اُبھار۔ (ڈارلینڈ ڈکشنری)

درز سہمی: سجی ٹل سیوچر | ڈاکٹری اصطلاح سجی ٹل سیوچر قدیم تشریحی اصطلاح درز سہمی کا لفظی ترجمہ ہے۔

درز سہمی (سجی ٹل سیوچر)، وہ سیدھی درز ہے، جو کھوپڑی کے وسط میں چندیا کی دونوں ہڈیوں (عظام الیافوخ - پیرائٹل بونز) کے باہم ملنے سے حاصل ہوتی ہے۔

سہمی: سہم کی طرف منسوب ہے، جسکے معنے تیر کے ہیں۔ چونکہ یہ درز سر کی سیدھ میں واقع ہے اسلئے قدمائنے اسکا نام سہمی رکھدیا اسی طرح سجی ٹل لفظ سجی ٹا کی طرف منسوب ہے، جسکے معنے تیر کے ہیں۔

شرح قانون سے شیخ الرئیس اور علامہ گیلانی کا مشترکہ بیان درز سہمی کے بارہ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:-

ثم درز منصف لطول الراس اى واقع فى طول الراس، لا انه ينصف الطول بل ينصف العرض، مستقيم يقال له وحده سهمى لاستقامته

درز حقیقیہ میں سے دوسری درز سر کے طول میں واقع ہے، جو سر کی لمبائی کو دو حصوں میں تقسیم نہیں کرتی ہے، بلکہ عرض کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ یہ درز سیدھی ہے، تنہا اس درز کو درز سہمی (سجی ٹل سیوچر) کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ تیر کی طرح سیدھی ہوتی ہے۔

واذا اعتبر من جهة اتصاله بالاكليلي قيل له سفودی
والسفود كتنور حديدة مشققة يشوى بها اللحم
وشكله كشكل قوس يقوم فی وسطه خط مستقيم كالعمود، هكذا

اور جب اکلیلی کے اتصال کا لحاظ کیا جاتا ہے، تو اسے درز سفودی کہا جاتا ہے۔
سَفُّوْد، بروزن تَنُّوْر، ایک دوشاخہ لوہا (دو شاخہ سیخ) ہے جس پر گوشت بھونا جاتا ہے
درز سفودی کی شکل اُس کمان کے مانند ہے جسکے وسط میں عمود وستون کی طرح ایک سیدھا خط قائم کیا جائے، اس طرح:-

اگلا یافوخ (فانٹنل) جو بچپن میں بغیر کنارہ رہتا ہے۔
درز اکلیلی
درز سہمی
درز لامی
پچھلا یافوخ (تالو)
درز اکلیلی
درز سہمی
درز سفودی کی شکل

وهذا الدرز قد يمتد حتى ينصف الجدار المقدم وينتهى الى ما بين الحاجبين، و قد شوهد مرارًا، ويشبه سهما على القوس كما يكون فی العادة بلا تفاوت، ولا يبعد ان يكون تسميته درزا سهميا بهذا الاعتبار (گیلانی)
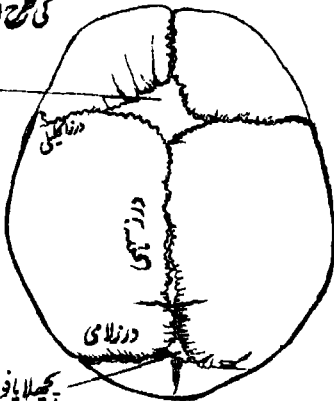
یہ درز گاہے آگے بڑھکر کھوپڑی کی اگلی دیوار (پیشانی کی ہڈی، فرنٹل بون) کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی، اور دونوں بھوؤں کے درمیان تک پہونچ کر ختم ہوجاتی ہے۔ اس قسم کی حالت کا بارہا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ ایسی حالت اگر پائی جائے تو یہ بلا اختلاف و تفاوت ایسے تیر سے مشابہ ہوگی جو کمان پر رکھا ہوا ہو جیساکہ عادۃً تیر کمان پر رکھا جاتا ہے۔ ممکن ہو کہ اس درز کا نام درز سہمی اسی اعتبار سے رکھا گیا۔

اسی طرح فاضل ڈارلینڈ اپنے لغت میں سجی ٹل کی لفظی تحقیق اس طرح فرماتے ہیں:-

Sagittal (sajital) [L; sagittalis, sagitta: arrow] shaped like or resembling an arrow.

ترجمہ:- سجی ٹل (جسکو لاطینی زبان میں سجی ٹیلس کہا جاتا ہے، یہ لفظ سجی ٹا کی طرف منسوب ہے، جسکے معنے تیر کے ہیں) بشکل تیر، تیر سے مشابہ۔

درز سہمی (سجی ٹل سیوچر) کے بارے میں علامہ علی حسین گیلانی اعلان فرماتے ہیں کہ گاہے وہ آگے بڑھ کر پیشانی کی ہڈی کو دو حصوں میں تقسیم کردیتی ہے، جس کا انہوں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے۔

علامہ گیلانی کے لفظ مشاہدہ سے ہمارے بہت سے دوستوں کا دماغی توازن بگڑ جائیگا، یہ لرزہ براندام ہوجائینگے۔ اس بوڑھے حکیم علی گیلانی گیلانی کو کیا ہوگیا ہے، بار بار لفظ مشاہدہ ہی بول جاتے ہیں، کبھی بھولے سے تکلمی دلائل کا لفظ نہیں فرماتے کہ ہمارے بعض دوستوں کے آنسو پچھ جاتے۔ مجھے ایسے دوستوں سے دلی ہمدردی ہے۔ کاش وہ اپنے اس مبارک مقصد میں کہ طب جدید ایک اَن سائنٹفک فلک بطن سے منصۂ شہود میں جلوہ افروز ہوئی ہے" تھوڑی دیر کے لئے اور عارضی طور پر کامیاب ہوجاتے۔

بوڑھے گیلانی کو ایسی ضد ہے کہ ایسے دوستوں کو جلانے کے لئے وہ ایک دو مرتبہ مشاہدہ نہیں کرتا بلکہ وہ اصرار و تشدد سے بارہا مشاہدہ کا اعلان کرتا ہے، اور ان قدما رفین کی ارواح سے قطعاً نہیں شرماتا جنہوں نے — بخیال کرنل بھولاناتھ، اینڈ کمپنی ——
"طب قدیم کی بنیاد مشاہدہ کی بجائے تکلمی دلائل پر رکھی ہے"

مقام شکر ہے "گریز اناٹمی کی جدید تنقیح (نیو ایڈیشن) علامہ علی گیلانی کے مشاہدات کی تردید نہیں کرتی" ورنہ ان محققین مساویہ کے مقابلہ میں غریب گیلانی کے مشاہدات کی کون پرواہ کرتا۔

"فاضل گرے" نے کئی مقام پر اقرار کیا ہے کہ درز سہمی (سجی ٹل سیوچر) گا ہے آگے بڑھجاتی ہے، جس سے عظم الجبہہ (فرانٹل بون) پیشانی کے مقام پر دو حصوں میں منقسم ہوجاتی ہے۔ درز کے اس اگلے حصے کو، جو پیشانی کی ہڈی کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان پائی جاتی ہے، درز جبھی (فرانٹل سیوچر، مٹاپک سیوچر) کہا جاتا ہے، یعنی "پیشانی والی درز"۔ فرانٹل اور مٹاپک کے ایک ہی معنے ہیں۔ ماتھے والی، پیشانی والی۔

گریز اناٹمی، تیئسویں تنقیح، صفحہ ۲۲۲ تشریح عظم الجبہہ کے ذیل میں درج ہے:۔

The frontal surface usually exhibits, in the lower part of the middle line, the remaines of the *frontal* or *metopic suture* ; in infancy this suture divides the bone into two, a condition which persists in 9 per cent of skull.

ترجمہ "عظم الجبہہ (فرانٹل بون) کی پیشانی والی سطح کے زیرین حصے میں، خط وسطانی پر عموماً درز جبھی (فرانٹل یا مٹاپک سیوچر) کا بقیہ نشان پایا جاتا ہے۔ بچپن کے زمانہ میں یہ درز پیشانی کی ہڈی کو دو حصوں میں منقسم کردیتی ہے، مگر یہ صورت نو فیصدی کھوپڑیوں میں دائمی ہوتی ہے (یعنی تازیست یہ درز قائم رہ جاتی ہے)۔"

درز لامی: لیمڈ ائڈ سیوچر | یونانی "الف با" (الفابٹ) میں لام کو "لیمڈا" کہا جاتا ہے، اور "لیمڈا" کی طرف نسبت دیکر لفظ لیمڈ ائڈ بنایا گیا ہے۔ یونانی حرف لام کی شکل (۸) آٹھ کے ہندسہ سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ آٹھ کے ہندسہ کو اگر ترچھا کردیا جائے تو عربی حرف دال (د) ہوجاتا ہے۔ اس درز کی شکل چونکہ یونانی حرف لام سے مشابہ ہوتی ہے اسلئے اسکا نام درز لامی (لیمڈ ائڈ سیوچر) رکھا گیا ہے۔

اس بیان کے بعد یہ ظاہر ہے کہ یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کے تراجم نہیں — بلکہ متحد المأخذ اور صلیت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔

شیخ الرئیس فرماتے ہیں:۔

والدرز الثالث مشترک بین الراس من خلفہ وبین قاعدتہ۔

وھو علی شکل زاویۃ یتصل بنقطتھا طرف السھمی، ویسمی الدرز اللامی، لانہ یشبہ اللام فی کتابۃ الیونانیین وھو ھکذا (۸)

حقیقی دروز میں سے تیسری درز (درز لامی۔ لیمڈائڈ سیوچر) سر کے پچھلے حصے اور قاعدۃ الراس (ونتدی) سے تعلق رکھتی ہے (اس تعلق و شرکت کی نوعیت کو علامہ گیلانی نے آگے چلکر بیان کیا ہے)۔

یہ درز ایک زاویہ (کونہ) کی صورت میں ہے، جو اپنے نقطہ کے ذریعہ درز سہمی (سجی ٹل سیوچر) کے پچھلے سرے سے اتصال رکھتی ہے، اس کا نام درز لامی (لیمڈ ائڈ سیوچر) رکھا جاتا ہے کیونکہ یہ یونانی حرف لام (لیمڈا) سے مشابہت رکھتی ہے۔ یونانی حرف لام اس طرح ہوتا ہے (۸)

اس کے آگے علامہ علی حسین گیلانی اضافہ فرماتے ہیں:

قریب من صورۃ الدال فی کتابۃ العرب، زاویتہ متصلۃ بالسھمی، وضلعاہ بعد انتہائھما فی الانفراج یتضایقان، وقد یصیران فی ھذا التضایق علی ھیئۃ اللزاق، حتی یحیطا بالجدار المؤخر، وھما یربطان الجدار المؤخر بعظمی

یونانی حرف لام کی شکل عربی حرف دال (د) کے قریب ہوتی ہے۔ اس درز کا زاویہ درز سہمی (سجی ٹل سیوچر) سے اتصال رکھتا ہے اور اس کے دونوں اضلاع قمحدوہ (آکسی پی ٹل) کے دونوں جانبی گوشوں تک پہلے خوب پھیلتے ہیں، پھر دونوں تنگ ہونے شروع ہوتے ہیں حتی کہ کھوپڑی کی پچھلی دیوار (قمحدوہ۔ آکسی پی ٹل بون) کو گھیر لیتے ہیں۔ یہ دونوں اضلاع نیچے کیطرف تنگ ہوتے ہوئے گا ہے لزاق کی ہیئت قبول کرلیتے ہیں (دیوار دندانے نہیں ہوتے)۔ درز لامی کے یہ دونوں اضلاع کھوپڑی کی پچھلی دیوار

اليافوخ، ثم بالعظمين الحجريين، حتى ينتهيا من جانب السفل الى العظم الوتدى،	گدی کی ہڈی کو پہلے دونوں عظم الیافوخ (پیرائٹل بونز) سے، پھر دونوں عظم حجری (ٹمپورل بونز) کے ساتھ مرتبط کردیتے ہیں۔ حتیٰ کہ نیچے کی طرف یہ عظم وتدی[1] (اسفینائڈل بون) پر ختم ہو جاتے ہیں۔
وهو معنى اشتراكه بين الراس باعتبار خمسة عظام منه، وبين قاعدته۔	اسی لحاظ سے کہا گیا ہو کہ یہ درز (لامی، سر سے (کھوپڑی کی) پانچ ہڈیوں کے اعتبار سے، اور قاعدۃ الراس (وتدی اسفینائڈل بون) سے تعلق رکھتی ہے۔

سر کی پانچ ہڈیاں آگے چلکر شیخ الرئیس نے بتایا ہے کہ دونوں عظام الیافوخ (پیرائٹل بونز) کے علاوہ کھوپڑی میں پانچ ہڈیاں پائی جاتی ہیں۔ چار ہڈیاں دیواروں کے طور پر ہیں، اور ایک قاعدہ (تلہ) کے مانند۔ عظم الجبہہ (فرانٹل بون) — قمحدوہ (آکسی پی ٹل بون، — دو عظام الصدغ (ٹمپورل بونز) ایک وتدی (اسفینائیڈل بون) —

لیمڈ ائڈ سیوچر (درز لامی) کے متعلق فاضل ڈارلینڈ لکھتے ہیں۔

Lambdoid Sutura: a cranid suture between the eccipital and parietal bones.

ترجمہ: لیمڈ ائڈ سیوچر (درز لامی) کھوپڑی کی وہ درز ہے، جو گدی کی ہڈی (قمحدوہ۔ آکسی پی ٹل بون) اور چندیا کی ہڈیوں (عظام الیافوخ۔ پیرائٹل بونز) کے درمیان واقع ہے۔

لیمڈ ائڈ کی لفظی تحقیق ڈارلینڈ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

Lambdoid (lam'doid) [Gr. λαμβδα"L"ειδος] Shaped somewhat like the greek letters Λ or λ..

ترجمہ:۔ لیمڈ ائڈ (یونانی لفظ دو اجزا سے مرکب ہے: لیمڈا لام یونانی آئی ڈاس (شکل) کم و بیش یونانی حرف لام (Λ یا λ) کی صورت کا۔

ان متقابل تحقیقات و بیانات سے ظاہر ہے کہ طب جدید کی تشریح میں کھوپڑی کے تمام درزوں کے نام اس وقت بھی وہی ہیں جو قدمائے یونان نے آج سے دو ڈھائی ہزار سال پہلے انسانی نعشوں کو دیکھکر کم و بیش مناسبت سے قائم کئے ہیں۔ اسکے بعد یہ دعوے کیونکر کیا جا سکتا ہو کہ متقدمین نے انسانی اعضاء کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ نہیں کیا، اور یہ کہ ان بزرگوں نے طب قدیم کی تمامتر بنیاد محض تکلمی دلائل پر قائم کی ہے۔

کھوپڑی کی ہڈیاں (کرے نیئل بونز)

کھوپڑی کی ہڈیوں کی تعداد میں اختلاف کھوپڑی کی ہڈیوں کی تعداد و شمار میں متقدمین کا اختلاف ہو، نہ ہو جہ سے کہ بعض مشرحین نے بعض ہڈیوں کو دیکھا، اور بعض کو نہیں دیکھا — بلکہ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ بعض ہڈیاں بعض کھوپڑیوں میں اکہری ملیں اور بعض کھوپڑیوں میں دوہری۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ تعداد میں یقیناً اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

اسی طرح بعض ہڈیاں اس قسم کی ہیں کہ وہ ایکطرف اگر سر کی ہڈیوں سے اتصال رکھتی ہیں تو دوسری طرف چہرہ کی ہڈیوں سے۔ ایسی مشترک ہڈیوں کو بعض مشرحین نے اگر کھوپڑی کی ہڈیوں میں شمار کیا تو بعض نے چہرہ کی ہڈیوں میں۔

مثلاً عظم وتدی (اسفینائڈل بون) کھوپڑی اور چہرہ کی ہڈیوں کے درمیان پچر کی طرح اس طرح گڑی ہوئی ہو کہ جس طرح اس کا شمار کھوپڑی کی ہڈیوں میں ہو سکتا ہے۔ اسی طرح یہ چہرہ کی ہڈیوں میں گنی جا سکتی ہو۔

اسی طرح عظم مُشاشی (اِتھمائڈل بون) جس کا دوسرا نام مِصفات (چھلنی) ہے۔ اس کا تھوڑا سا حصہ کھوپڑی (جمجمہ) کے نیم کرے کے بنانے میں شامل ہے اور اس کا بڑا زیادہ حصہ ناک کے خلا اور خانۂ چشم کی تکمیل کرتا ہے، — اور یہ ظاہر ہے کہ ناک اور

---

[1] یہ بھی [illegible] درز لامی (لیمڈائیڈ سیوچر) کو قمحدوہ کے جانبی کونوں پر ختم نہیں کرتے بلکہ اسکے تسلسل کو وتدی (اسفینائڈ بون) تک پہنچاتے ہیں جس پر کسی اعتراض و شک کی گنجائش نہیں۔

[illegible] اور چہرہ میں شامل ہیں۔ اس لئے اطبائے قدیم نے اس کو ناک اور چہرہ کی ہڈیوں میں شمار کیا ہے۔
الغرض اطبائے قدیم کی تشریح زیادہ مشہور یہ ہے کہ کھوپڑی کی ہڈیاں سات ہیں ۔

علی بن عباس مجوسی، کامل الصناعہ کے تشریحی مقالہ میں فرماتے ہیں :-
وعظام القحف تنقسم الی سبعة اعظم۔ قحف (کھوپڑی) ترجمہ۔ کرے نیم کی ہڈیاں تعداد میں سات ہیں۔

علامہ علی حسین گیلانی فرماتے ہیں :-

واختلف فی عظام الراس من جهة ماعد منها ومن جهة عددها ايضًا، فقد يعد العظم الوتدی منها وهو المشهور، وقيل: الاكثر يعده من عظام الفك الاعلى، وقيل: الذين يعدونه من عظام الراس هم الاكثرون، فيختلف عددها، لا سيما اذ اختلف فی كون كل واحد من الجدارين المقدم والمؤخر والعظم الوتدی عظما واحدًا او عظمين، فان قومًا ذهبوا الى انقسام البدن على موازاة الدرز السهمی بنصفين متساويين۔ وقد يعد عظما الزوج منها،

والمشهور انها سبعة :
عظما اليافوخ — والجداران الاربعة — والعظم الوتدی الذی هو قاعدة الدماغ

صفحہ ۲۰۲ (فصل ثالث، تشریح مادون القحف

سر کی ہڈیوں میں دو طور پر اختلاف ہے، (۱) کن ہڈیوں کو سر کی ہڈیوں میں شمار کیا جائے۔ (۲) اور ان ہڈیوں کی تعداد کیا ہے۔
چنانچہ گاہے عظم وتدی (اسفینائڈل بون) کو سر کی ہڈیوں میں شمار کیا جاتا ہے اور اسی کی شہرت زیادہ ہے۔
لیکن بعض لوگوں کی یہ روایت ہے کہ وتدی (اسفینائڈل بون) کو بیشتر مشرحین بالائی جبڑے کی ہڈیوں میں گنتے ہیں۔
ایک روایت ہے کہ جو لوگ وتدی (سفینائڈ) کو سر کی ہڈیوں میں شمار کرتے ہیں، انہی کی تعداد زیادہ ہے۔
الغرض ان وجوہ سے سر کی ہڈیوں کی تعداد میں خلاف ہے علی الخصوص اگر اسمیں اس جھگڑے کو بھی شامل کر لیا جائے کہ سر کی اگلی اور پچھلی دیواریں (پیشانی کی ہڈی اور گدی کی ہڈی) اور عظم وتدی (اسفینائڈ) ایک ایک ہیں یا دو دو، تو تعداد میں اختلاف اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ ایک گروہ کا خیال ہے کہ سارا بدن درز سہمی (سجی ٹل سیوچر) کے محاذات پر دو مساوی حصوں میں منقسم ہو (اس لحاظ سے یہ تینوں ہڈیاں بھی دو دو ہو جاتی ہیں۔)
علے ہذا گاہے دونوں عظام زوج (زائگومےٹک بونز) بھی کھوپڑی کی ہڈیوں میں شامل کی جاتی ہیں۔
لیکن زیادہ مشہور یہی قول ہے کہ سر کی ہڈیاں سات ہیں :-
دونوں عظام الیافوخ (پیرائٹل بونز) — چاروں دیواریں (اگلی دیوار عظم الجبہہ۔ فرانٹل بون — پچھلی دیوار قمحدوہ۔ آکسی پی ٹل بون — جانبی دیواریں عظام الصدغ (ٹیمپورل بونز) اور عظم وتدی (اسفینائڈل بون) جس کا دوسرا نام دماغ کا تلہ (قاعدۃ الدماغ) ہے۔

اس مشہور تعداد میں ظاہر ہے کہ مصفاۃ (اتھمائڈ بون) کا نام نہیں ملتا ہے اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ متقدمین کی نظروں سے یہ چیز اوجھل رہی اور ان کے مشاہدہ میں نہیں آئی، جیسا کہ بعض بدنیت حملہ آوروں کو بدگمانی ہوسکتی ہے بلکہ اسکی وجہ یہ ہے، کہ چونکہ مصفات (اتھمائڈ) کا بیشتر حصہ ناک اور چشم خانہ کے بنانے میں شامل ہے۔ اس لئے متقدمین نے اسکو چہرہ کی ہڈیوں کی ذیل میں شمار کر لیا ہے۔
رہا یہ امر کہ متقدمین مصفات (اتھمائڈ) کی تشریح سے واقف تھے، یا نہیں۔ اس کا ثبوت ذیل کے بیانات میں آنے والا ہے۔ اور حقیقت یہی منکشف ہونے والی ہے کہ متقدمین ہی نے اس کا نام مصفاۃ (چھلنی) رکھا، اور اسی کی نقل کرکے اسکا نام ڈاکٹری میں اتھمائڈ (چھلنی نما) [illegible]

ے کیا گیا ہے۔

اب صرف یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ کیا سائنٹفک دَور میں بھی، قدما کی طرح، ایسی حماقتیں جاری ہیں کہ ہڈیوں کی تعداد و شمار میں اختلاف اقوال ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ۔۔۔ ہاں! ایسی حماقتیں جاری ہیں، اور خوب اچھی طرح جاری ہیں۔ میرے ابتدائی مقالہ ہی میں تبعاً اس کا ذکر آگیا تھا کہ ایک زمانہ تک ہمارے ہندوستانی طلبا کو رٹایا گیا کہ

"۔۔۔ کریے نیل بونز (کھوپڑی کی ہڈیاں) آٹھ ہیں ۔۔۔ کریے نیل بونز آٹھ ہیں"

اس کے بعد یک لخت یورپ کا تبین وحی، اور ہاتفین غیبی نے آواز دی:-

"کھوپڑی کی ہڈیاں اب پندرہ ہوگئی ہیں"

بہت اچھا ۔ خوب ہوا، مگر جب دریافت کیا جاتا ہے کہ کیونکر ہوا، کیسے ہوا؟

جواب ملتا ہے ۔ "یورپ کے محققین کبھی غلط بول سکتے ہیں ۔ بلا تحقیق کے تو نہیں لکھا ہوگا ۔ کچھ تو بات ہوگی ۔ ہمارا کام ان پر ایمان لانا اور آنکھ بند کر کے اسباق کا رٹنا اور رٹانا ہے"

اس سے زیادہ کاوش دماغی فرمائی گئی، تو یہ جواب دیا گیا:-

۔۔۔ کھوپڑی کی ہڈیاں پہلے آٹھ تھیں، اور چہرہ کی چودہ ۔۔۔ چہرہ کی سات ہڈیوں کو اب کھوپڑی میں شمار کر لیا گیا۔ اس طرح چہرہ کی ہڈیاں سات رہ گئیں۔ اور کھوپڑی کی پندرہ ہوگئیں ۔۔۔ اس میں کیا حرج ہوا، ۔۔۔ مجموعی تعداد تو وہی رہی"

لیکن یہاں سوال تو یہ ہے کہ جب ہزاروں سال سے کھوپڑی کی ہڈیاں آٹھ تھیں ۔ اور چہرہ کی چودہ ۔۔۔ تو اب یکا وجہ کیا اس میں اتنا بڑا اختلاف کیوں پیدا کیا گیا ۔۔۔ کیا اس عرصہ میں کھوپڑی اور چہرہ کے مابین کوئی انقلاب انگیز جنگ واقع ہوئی اور کھوپڑی کے فاتحانہ حملوں سے مملکت چہرہ کے بہت سے مقبوضات کھوپڑی کے حدود اقتدار میں آگئے اور قبل از جنگ اور بعد از جنگ کے جغرافیائی سیاسی نقشے بادل ہوگئے ۔

یا اس عرصے میں کچھ آتش فشاں مواد پھوٹ پڑے، اور ایسے قیامت خیز زلزلے آئے، کہ سر اور چہرہ کے درمیان جو خلیج پہلے حائل تھی، وہ خشکی میں تبدیل ہوگئی اور اس کے بجائے آگے بڑھ کر چہرہ کے حدود میں ایک نئی خلیج بن گئی۔ جس نے سابقہ "جغرافیائی طبعی" اور سابقہ خطوط و حدود کو بدل دیا۔

اس مسئلہ پر مجھے زیادہ زور دینے کی وجہ یہ ہے کہ ہماری ملک زدہ اور غریب طب کے غریب افراد کے دلوں جتنی عقیدت اپنے بزرگوں کی تنقیص میں دیکھتا ہوں کہ اس سے زیادہ کورانہ تقلید کی موٹی موٹی کالے بالوں کی رسیاں دور سائنس میں ہمارے ملک کے ڈاکٹروں کی گردنوں میں پڑی ہوئی ہیں جب اس قسم کے سوالات میں اپنے ڈاکٹر دوستوں سے کرتا ہوں تو لاعلمی کے عالم میں حیرت و استعجاب کا مجسمہ بن کر اور خجالت و مایوسی کا ایک مخصوص نمونہ بنا کر، عجیب بے بسی کا اظہار کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو یہ خبر نہیں کہ گزرتا اتمی میں آج سے پہلے کھوپڑی کی ہڈیاں آٹھ تھیں اور چہرہ کی چودہ ۔۔۔ بڑھوں اور معمر ڈاکٹروں کو اس کا پتہ نہیں کہ سر کی ہڈیاں کب آٹھ سے پندرہ ہوئیں، اور چہرہ کی چودہ سے سات ۔ اور کیونکر

اس تحقیق و کاوش میں مجھے اس قدر الجھن رہی ہے اور تاحال وہ الجھن قائم ہے ۔ کہ میں نے بعض دوستوں کو کافی موقعہ دیا کہ وہ اپنے ماہر اساتذہ اور محققین تشریح سے پوچھ کر آئیں اور مجھے بتائیں ۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ میں خود اس اختلاف کی تہ اور اس انقلاب کی تہ تک پہنچنا چاہتا ہوں میرا اصلی مقصود اس اظہار سے کسی فن کی تنقیص دقوہن نہیں ہے ۔ اور نہ یہ میرے نزدیک کوئی مستحسن شیوہ ہے ۔

عظم مصفات   الفما ٹڈل بون

مصفات کے معنے چھلنی کے ہیں۔ اسی لفظ کی طرف نسبت دیکر مصری اطبا اسے عظم مصفوی (مصفات والی ۔ چھلنی والی) کہا کرتے ہیں۔

ـی میں چھلنی کے سے چھید ہوتے ہیں۔ جن پر سونگھنے والے عصب (زائدہ شمیہ۔ الفیکٹوری بلب دونوں طرف رکھے رہتے ہیں اسی وجہ سے اس ہڈی کا نام چھلنی نام پر رکھا گیا ہے۔

مصفات کا دوسرا نام متقدمین کی اصطلاح میں مُشَاشِی بھی ہے۔

مُشَاش اُس خانہ دار اسفنجی ہڈی کو کہتے ہیں جس میں بکثرت چھید ہوں۔

مصفات کے دونوں جانبی حصے، جوناک کے غار میں پہلوی جانب واقع ہیں۔ اسی قسم کے خانہ دار اجزا ہیں جن میں بکثرت اور بیڈول سے چھوٹے سوراخ، خانے اور خلائیں (اخلیہ ہوائیہ۔ ایرسیلز) ہیں۔

علامہ محمد بن یوسف الہروی اپنے مشہور قدیم طبی لغت میں لکھتے ہیں:—

المصفاة: بالکسر، عظم مشاشی فلخل موضوع علی وجہ الزائدتین فیہ ثقب فنجیہ منعطفۃ، وفائدتہ ان یصل الھواء الی موضع حساس ویستفرغ الفضول المخاطیہ منہ (بحر الجواہر)

مِصْفَات۔ زیر کے ساتھ، ایک "مشاشی" (خانہ دار نرم) پولی ہڈی ہے جو دو زائدوں (زوائد شمیہ۔ الفیکٹوری بلب) کے سامنے رکھی ہوئی ہے اس میں ٹیڑھے سیدھے، مڑے ہوئے اسفنجی خانے ہیں۔ اس ہڈی کا فائدہ یہ ہے کہ ہوا کو مقام احساس تک پہنچائے اور بلغمی فضلات اس سے خارج ہوں۔

ملا نفیس بہ صراحت اعلان فرماتے ہیں کہ مصفات کو عظم مشاشی بھی کہا جاتا ہے۔

العظم المشاشی الذی تحتھما مسمی بالمصفاۃ۔

عظم مشاشی، جو دونوں زوائد شمیہ (الفیکٹوری بلب) کے نیچے رہتی ہے، اور جو مصفات (چھلنی) کہلاتی ہے۔

شرح اسباب عربی، جلد اول مطبوعہ یوسفی صفحہ ٢١

علامہ ھروی دوسرے مقام میں فرماتے ہیں:—

عظام المشاشیہ: ھی العظام الموضوعہ حذاء تقبتی الانف، خلقت ذات تجاویف کثیرۃ مثل کورۃ النحل

عظام مشاشیہ وہ ہڈیاں ہیں جوناک کے دونوں سوراخوں (نتھنوں) کے مقابل واقع ہیں جنمیں بہت کثرت کیساتھ خانے اور خلائیں، شہد کی مکھی کے چھتہ کی طرح، پائی جاتی ہیں۔

ان بیانات سے عیاں ہوگیا کہ متقدمین نے مصفات (اتھمائڈ بون) کو اچھی طرح دیکھا ہے، اسکی تشریح سے خوب واقف ہیں اور یہ اسکا نام مصفات (چھلنی) اس لئے رکھا ہے کہ اس میں چھلنی کے سے بکثرت چھید ہوتے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اہل سائنس کی دقیقہ رسی اور خردہ گیری نے کیا جدت پیدا کی ہے؟ یا ان "انکھیاروں" نے قیاسی تکے چلانے والوں کی سری بے شمار مثالوں کی طرح، محض عامیانہ تقلید ہی کی ہے۔

لفظ "اتھمائڈ" کی لغوی تحقیق سارا پردہ کھول رہی ہے کہ یہ لفظ یونانی لفظ اتھماس سے مشتق ہے، جسکے معنے چھلنی (مصفات) کے ہیں۔ فاضل ڈارلینڈ لکھتے ہیں:—

Ethmoid (ethmoid) [Gr. ηθμος: sieve+ειδος, form] Cribriform; sieve-like.

ترجمہ:— "اتھمائڈ: (یہ دو کلمات سے مرکب ہے، پہلے یونانی کلمہ اتھماس کے معنے چھلنی (غربال) کے ہیں اور دوسرے کے معنے شکل کے ہیں)، غربالی چھلنی کے مانند"۔

اتھمائڈ بون (عظم المصفات) کی تشریحی ماہیئت فاضل ڈارلینڈ اس طرح بیان فرماتے ہیں:—

Ethmoid Bone: the sieve-like bone which forms a roof for the nasal fossae and part of the floor of the anterior fossae of the skull.

ترجمہ:— "اتھمائڈ بون (عظم المصفات) وہ چھلنی جیسی ہڈی جو ناک کے جوف (ناک کے غار) کی چھت، اور کھوپڑی کے اگلے نشیب کا کچھ تھوڑا سا حصہ بناتی ہے"۔ ✦

مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

ڈاکٹر ہنری گرے
(۱۸۲۷—۱۸۶۱)

تاریخ الاطباء

ہنری گریے

ہنری گریے کے نام سے علم التشریح کا ہر طالب علم بخوبی واقف ہے، انکی گریز اناٹمی اس علم میں استناد کا وہ درجہ رکھتی ہے جو دنیا میں بہت کم
تابوں کو حاصل ہے۔

گریے ۱۸۲۷ء میں پیدا ہوئے تھے، انکے حسب نسب اور ابتدائی زندگی اور تعلیم کے متعلق افسوس ہے کہ کچھ بھی معلوم نہیں ہے ہاں اتنا معلوم
ہے کہ انکے والد پہلے شاہ جارج چہارم کے اسکے بعد ولیم شاہ انگلستان کے ذاتی پیغام رساں تھے۔

۲ مئی ۱۸۴۵ء کو مسٹر گریے سینٹ جارج ہسپتال لندن میں مستقل متعلم کی حیثیت سے داخل ہوئے، انکے واقف کار اصحاب کا بیان ہے
وہ نہایت جفاکار اور باقاعدہ کام کرنیوالے تھے۔ اور ان لوگوں میں سے تھے جو لاشوں کو خود چیر پھاڑ کر علم تشریح کو بدیر لیکن مکمل طور پر
اصل کرتے ہیں۔

ابھی انکی حیثیت محض طالب علمانہ تھی کہ انہوں نے رائل کالج آف سرجن کا سہ سالہ انعام اپنے ایک مضمون پر حاصل کیا اس مضمون کا
نوان یہ تھا۔ "انسانی آنکھ اور اسکے متعلقات کے عصاب کا مبدء، باہمی تعلق اور ترتیب اور اس کا موازانہ ریڑھ دار حیوانات کی آنکھوں سے"

نیز ابھی وہ پچیس ہی برس کے تھے کہ ان کو ۱۸۵۲ء میں رائل سوسائٹی کا فیلو منتخب کیا گیا، اور اسکے دوسرے سال ان کو مضمون بعنوان
ال، اسکی ماہیت اور اس کا فعل" پر تین سو اشرفیوں کا "اسٹلے کوپر انعام" ملا۔

وہ سینٹ جارج ہسپتال لندن میں ڈیمانسٹریٹر تشریح۔ ناظم عجائب خانہ اور معلم تشریح کی آسامیوں پر مسلسل فائز رہے اور ۱۸۶۱ء
ں انکو اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ کا امیدوار قرار دیا گیا۔

بدقسمتی سے اپنے ایک بھتیجے کی بیماری کے دوران جو مختلط چیچک میں مبتلا تھا ان پر اس مرض کا مہلک حملہ ہوا اور چونتیس برس
عمر میں ان کا انتقال ہوا، اس طرح افسوس ہے کہ ایک نہایت ہونہار شخص کی قیمتی زندگی کا بے وقت خاتمہ ہو گیا۔

براڈی نے ۱۵ جون ۱۸۶۱ء کو ایک مضمون میں لکھا کہ "مسٹر گریے کی موت ٹھیک سوقت ہوئی جبکہ ان کو اپنی زندگی بھر کی
نت کا ثمر ملنے والا تھا اور جو مدرسہ اور ہسپتال دونوں کے لئے ایک نقصان عظیم ہے۔

۱۸۵۸ء میں ہنری گریے نے اپنی کتاب تشریح کا پہلا ایڈیشن شائع کیا، جس میں ۷۵۰ صفحے اور (۳۶۳) تصاویر تھیں، خوش قسمتی سے
ن کو اپنے ایک دوست ڈاکٹر ایچ وینڈائک کارٹر کی امداد حاصل ہو گئی۔ مسٹر کارٹر ایک لائق نقاش و نقشہ نویس تھے اور پہلے سینٹ جارج ہسپتال میں
ن تشریح کے ڈیمانسٹریٹر بھی رہ چکے تھے۔

مسٹر کارٹر ہی نے وہ تصاویر بنائی تھیں جن سے بعد میں بلاک تیار ہوئے۔ واقعہ یہ ہے کہ کتاب کی کامیابی کی سب سے پہلی وجہ بلاشک
یہ بہت کچھ اسکی اعلیٰ تصاویر تھیں، گریے نے دوسرا ایڈیشن بھی تیار کیا اور ۱۸۶۰ء میں شائع کیا۔

یہاں ہنری گریے کی جو تصویر شائع کی جا رہی ہے۔ وہ اس اصل کی نقل ہے جو سینٹ جارج کے ہسپتال کے گزٹ میں ۲۱ مئی ۱۹۰۵ء
نکلی تھی اور جس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مسٹر ہنری پولک کی تیار کی ہوئی نہایت مدہم تصویر کی نقل ہے۔ یہ مسٹر پولک لارڈ چیف
یرن سر فریڈرک پولک مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ اور لندن کی فوٹوگرافک سوسائٹی کے قدیمی ممبروں میں سے ہیں۔

باب الصحت

نظامِ جسمانی پر آوازوں کا اثر

بچنے کی تدبیریں

از ڈاکٹر رابرٹ بی، بیل، اے، ایچ، ڈبلیو، سی (ایڈنبرا) ڈپلوما ہولڈر آف ہائیجین (لندن) ایف، آر، ایس، ایس، آئی؛

• آواز کا انسان کے تمام نظامِ جسمانی پر اثر پڑتا ہے بالخصوص دماغ اور قلب اس سے برابر متاثر ہوتے رہتے ہیں، اس لئے اگر آواز کے اثرات کا فوراً ازالہ نہ ہو تو نظامِ جسمانی میں شدید عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

جب میں طالب علم تھا تو میرے سامنے آواز کے مضر اثرات کے دو تجربے ہوئے تھے جو مجھے ابھی تک بخوبی یاد ہیں۔ ان میں سے ایک جلد [کی قو]ت مدافعت کی کمی بیشی کو ظاہر کرتا تھا، اور دوسرا نبض کی حرکات کو۔

[پہ]لا تجربہ | ایک آلہ جسے شیشہ کا برقی شکنجہ کہیں تو بجا ہے بنایا گیا اور اس کی پلیٹوں پر پہلے چاندی کا کلورائڈ پھیر آگیا، اسکے بعد معمولی نمک پانی میں گھول کر پھیر دیا گیا، پھر ایک شیشہ ایک آدمی کی ہتھیلی پر رکھا گیا اور دوسرا شیشہ ہاتھ کے اوپر رکھا گیا اور دونوں شیشوں [کو] باندھ دیا گیا، ہر دو شیشوں میں سے بجلی کے تار نکالے گئے تھے، اسکے بعد بجلی کی رو دوڑائی گئی اور یہ دیکھا گیا کہ انسان کا ہاتھ بجلی [کی رو] کو کس قدر برداشت کرتا ہے اور ایک آلہ جلد کی قوت مدافعت کو دکھانے کے لئے لگا دیا گیا تھا۔

پستول کا فائر کرنے سے آلہ نے بتایا کہ جلد پر بہت برا اثر پڑا۔ اسکے بعد اور کئی معمولی آوازیں پیدا کر کے جلد پر اس کا اثر دیکھا گیا اس [سے معلو]م ہوا کہ آواز سے جلد کی قوت مدافعت بہت کم ہو گئی۔

[دو]سرا تجربہ | دوسرے تجربہ میں ایک نبض شناس آلہ ایک شخص کی کلائی میں لگایا گیا اور ایک دائرہ نما ڈھول پر جس میں دھواں چڑھایا دیا گیا تھا اور ایک سوئی لگائی گئی جو نبض کی حرکت کیساتھ ایک منٹ میں ایک خاص چال کیساتھ اپنا سفر ختم کرتی [ن]بض کی معمولی حرکت کی سطر سب سے پہلے اس ڈھول پر کھنچ گئی۔ اسکے بعد کچھ ایسی آوازیں پیدا کی گئیں جن سے تحریک جسمانی ہوتی ہو، مثلاً [موسی]قی کی تانیں، ان تانوں سے معلوم ہوا کہ انسان کی نبض اور موسیقی کے سروں میں ہم آہنگی پیدا ہونی شروع ہوئی اسکے بعد کچھ خراب [اور بھ]دی آوازیں پیدا ہونے لگیں جن سے معلوم ہوا کہ خراب اور تیز آوازوں نے نبض میں ہلچل پیدا کر دی جو آلہ کے ذریعہ ڈھول کی سطح پر [ظاہر] ہوئی

[ن]تائج | پہلے تجربہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ مسلسل اور تکلیف دہ آوازوں کی وجہ سے جلد کی قوت مدافعت میں بہت کمی واقع ہو گئی تھی اگر جلد کو قوت مدافعت کے کمتر درجہ پر رکھا جائے تو وہ بہت ہی زود حس ہو جاتی ہے اور معمولی سی تحریک وارتعاس اس پر اثر انداز [ہوت]ا ہے، سردی، گرمی وغیرہ بیرونی اثرات جلد پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور نظامِ جسمانی میں ہیجان پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں، جلد در اصل [جسم] کے خلیات کی ایک پوشش ہے، اگر جلد میں بیرونی اثر اور ارتعاش کو روکنے کی قوت کم ہو جائے تو اسکے معنی یہ ہوئے کہ متعلقہ اعصاب [کی قو]ت مدافعت بھی ضعیف ہو جاتی ہے۔

آواز مختلف لہروں اور فضائی ہلچل کا دوسرا نام ہے۔ یہ لہریں اپنی پیدائش کے اعتبار سے کم، درمیانی اور تیز ہوتی ہیں۔

اگر بھدی آوازیں مسلسل ہوتی رہیں اور جلد ان فضائی خراشوں کو برداشت کرتی رہے تو ایک عرصہ کے بعد اسکی قوت کم ہونے [لگے گی] اور کان کے پردوں پر بھی مضر اثر پڑنا شروع ہوگا۔

انسان کا دماغ بہت نازک اجزا پر مشتمل ہے، آواز کا اثر ایسی جھنجھناہٹ پیدا کرتا ہے کہ دماغ اسے یا تو بالکل جذب کر لیتا ہے [یا اختل]اط محسوس کرتا ہے یا پھر بوجھ محسوس کرنے لگتا ہے اور تکلیف کے باعث اسے صدمہ پہونچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ یہی حال قلب کا ہے

جو نبض کی حرکت سے معلوم ہو جاتا ہو۔

آجکل بڑے شہروں میں آوازوں کی مہیب اور خوفناک صورتیں انسانوں کے دل و دماغ پر بُرا اثر ڈال رہی ہیں خاص کر بچوں کی صحت پر آواز کا نہایت ہی خراب اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کا نظام جسمانی زیادہ قوت برداشت نہیں رکھتا، ذرا سی آواز سے دل دھڑکنے لگتا ہے دماغ دہل جاتا ہے۔ اس صورت حال کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تھوڑی سی دیر کے لئے بچے کے تمام نظام جسمانی میں اختلال واقع ہو جاتا ہے۔ شہروں میں اس قدر زیادتی کے ساتھ آوازوں کے مضر اثرات ہمارے نظام جسمانی پر پڑ رہے ہیں اور کم از کم (۵۰) فیصدی شہری عصبی ارتعاش اور خستہ دماغ جسمانی حالت میں پائے جاتے ہیں۔

نظام جسمانی پر آوازوں کے صدمہ کا بیان بہت کچھ ہمارے سامنے ہو چکا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ اس مصیبت سے بچنے کی کیا سبیل ہے کچھ عرصہ سے شہروں کے بڑے بڑے دفاتر اور عمارتوں پر اہتمام کیا جاتا ہے کہ دیواروں پر آواز روک پردے اور ڈھکن چسپاں کئے جاتے ہیں جو گودے دار سمندری نباتات سے بنائے جاتے ہیں۔ یہ نباتات آواز کو جذب کرنے میں کمال رکھتے ہیں، گونج اور آواز کو کم کرنے کیلئے بہت سے نباتات بطور پوشش چھتوں اور دیواروں پر چسپاں کئے جاتے ہیں، لیکن یہ طریقہ آواز کو کم کرنیکا زیادہ تر گونج کے خلاف استعمال کیا جاتا اور وہ بھی بہت کم حالتوں میں مستعمل ہے، اسلئے ہمیں کوئی ایسا ذریعہ تلاش کرنا چاہیئے جو قدرتی طور پر آواز کے صدمات سے ہمارے جسم کو محفوظ رکھ سکے

قدرتی طریقے حتی الوسع آوازوں سے بچا جائے اور جب یہ دیکھا جائے کہ جسمانی حالت کچھ نہ کچھ آواز ضرور برداشت کر سکتی ہے تو تھوڑا بہت صدمہ برداشت کر لینا چاہیئے لیکن اگر ہر وقت آواز سے دوچار ہونا پڑتا ہو، مثلاً کارخانوں میں ہو تو پھر تو ایسی حالت میں کچھ ایسی ورزشیں اور تفریحات کو زندگی کے مشاغل میں داخل کر لینا چاہیئے جو قدرتی جسم پر ایک تعمیری اثر چھوڑیں (۱) تیراکی، (۲) رقص (۳) گاف (۴) چہل قدمی (۵) سائیکل سواری (۶) برف پر چلنا (۷) گیند پھینکنا، ایسی تفریحات ہیں جن سے نظام جسمانی پر ایک مرتب و معین اثر پڑتا ہو اور اعصاب کی الجھن کم ہو جاتی ہے۔ اگر کبھی کبھی گانا سُنا جائے تو یہ بھی سماعت کے ذریعہ نظام جسمانی کو دماغ کے انبساط کیساتھ ہم آہنگ رکھتا ہے۔

صبح اور شام دس منٹ تازہ ہوا میں گہرے سانس لینا بھی ایک بڑی مفید ورزش ہے۔

غذا:۔ غذا کا مسئلہ بھی اس باب میں بہت توجہ کا محتاج ہے کیونکہ غذا کی کمی یا نشو و نما دینے والے اجزاء کا فقدان آپ کی غذا کو کمزور کر دیتا ہے، اور اسکی وجہ سے بھی آپ کا نظام جسمانی آواز کے اثرات کا زیادہ صدمہ برداشت کرتا ہے۔ ضرورت ہے کہ رات کے کھانے کو خاص طور پر ہلکا رکھا جائے، سونے سے دو گھنٹے پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے، بستر پر جانے سے پہلے سگرٹ پینے کی بجائے کچھ چہل قدمی زیادہ مفید ہوگی۔

آجکل کی کاروباری حالت ایسی ہے کہ انسان آوازوں کے صدمہ سے غیر محسوس طریقہ پر مجروح ہوتا رہتا ہے اگر ان سے بچنے کے لئے وہ تدابیر اختیار کی جائیں جنکا تذکرہ اوپر آیا تو بہت سے لوگوں میں شور و غل سے پیدا ہونے والے جسمانی امراض کا انسداد ہو جائیگا۔

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

بعض ملکوں یا بعض قوموں کے ساتھ بعض بیماریاں مخصوص ہوتی ہیں، ہندوستان کیساتھ ملیریا اور ہیضہ مخصوص ہو چکے ہیں سال کے سال برسات کے شروع میں ہیضہ اور برسات کے ختم پر ملیریا بخار وبائی طور پر پھیلتے ہیں، اور کبھی کبھی تو ایسا ہو جاتا ہو کہ بستیاں کی بستیاں ویران ہو جاتی ہیں اور بعض اچھے خاصے آباد گھروں میں یہانتک نوبت پہنچ جاتی ہو کہ کوئی چراغ جلانیوالا تک باقی نہیں رہتا۔ صحت عامہ کا محکمہ ہر سال ہمیں اپنی رپورٹ کے ذریعے یہ اطلاع بہم پہنچاتا ہے کہ اتنی سال اتنی لاکھ جانیں ملیریا کی نذر ہوئیں اور اتنے لاکھ انسان ہیضے کی بھینٹ چڑھے اور اسی کیساتھ

یہ" مفید اور اہم ترین" اطلاع ہوتی ہو کہ سال سابق کی بہ نسبت یہ تعداد بقدر چند افراد کے کم ہے یا تقریباً اسی قدر زیادہ۔ اگر حسن اتفاق سے یہ تعداد کم ہے، تو اس کمی پر "بجا" فخر کیا جاتا ہے، اور اگر زیادہ ہے تو اسکے لئے کچھ ایسے ارضی اور سماوی عذرات لنگ تلاش کر کے بیان کر دیئے جاتے ہیں کہ جن پر انسانی اختیار نہ ہو؛ رپورٹ کو پڑھنے والا اس سے یہ نتیجہ نکال کر مطمئن ہو جاتا ہے کہ اگر یہ اتفاقی اسباب پیدا نہ ہو گئے ہوتے تو حفظان صحت کے محکمے نے ان امراض پر گویا پوری پوری فتح حاصل کر لی تھی، اگرچہ اس فتح کامل کے معنے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوتے کہ گذشتہ سال کی بہ نسبت اس سال سو دو سو آدمی کم مریں۔ وہ تو خیریت یہ ہو کہ ہمیں کچھ کہے یا ہمیں خبر کئے بغیر ہی قدرت کا طاقتور اور منظم ہاتھ ہمارے ہاں بچوں کی پیدائش میں معتد بہ اضافہ کر کے آمد اور خرچ کے توازن کو قائم رکھتا ہے اور خوش قسمتی سے ابھی تک نازنینان مغرب کی طرح مہ جبینان ہند نے برتھ کنٹرول کے" مبارک" اور" دافع مشکلات" اصول پر عملدرآمد شروع نہیں کیا ہو ورنہ اب سے بہت پہلے ایسا ہو چکا ہوتا کہ ملک کو مردم شماری کا محکمہ توڑ کر مردہ شماری کا ایک نیا محکمہ کھولنا پڑتا۔ اور حفظان صحت کا محکمہ" سب کام ختم کر کے" اپنے فرائض سے سبکدوش ہو چکتا۔

ملیریا کی مصیبت کو ملک سے دور کرنے کی مہم سالہائے دراز سے جاری ہے اور اگر اسکی یہ" سعی پیہم" اسی انداز پر جاری رہی تو بجا طور پر یہ توقع کیجا سکتی ہے کہ اس مہم کا سلسلہ لامتناہی ثابت ہوگا اور اکیسویں یا بائیسویں صدی میں جو رپورٹیں شائع ہونگی ان میں بھی بیسویں صدی کی بہ نسبت تعداد اموات میں یا دو چار سو کی کمی ہوگی یا بعض آفات ارضی و سماوی کی بدولت دو چار سو کی زیادتی، اور اگر کمی ہوئی تو ہم اس وقت بھی فخر کیساتھ یہ کہہ سکیں گے کہ اس صدی میں ہم نے، گذشتہ صدی کی بہ نسبت دس لاکھ چالیس ہزار سات سو انیس مچھر زیادہ مارے اور ملیریا کے باعث سے جو اموات واقع ہوتی تھیں ان میں بقدر چار سو سینتالیس کے کمی کر دی۔ یقیناً یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔ اتنا بڑا کہ جس پر نمرود کی روح بھی پھڑک اُٹھے اور بے اختیار ہماری ہمت مردانہ کی داد دے۔

کہا جاتا ہو اور غالباً صحیح ہی ہوگا کہ ملیریا اور ہیضہ دونوں ایسی بیماریاں کہ جنہیں روکا جا سکے۔ ہیضے کے لئے ایسا ٹیکہ ایجاد ہو چکا ہے جو خون میں مناعت پیدا کر دیتا ہے اور اگر بروقت لگا لیا جائے تو نوے اور پچانوے فیصدی انسانوں کو اس مرض کے قبول کرنے سے محفوظ کر دیتا ہے، اسی طرح ملیریا کے متعلق بھی ہم ایسی اکسیر دریافت کر چکے ہیں جو کبھی خطا نہیں کرتی اور اگر حفظ ماتقدم کے طور پر موسم کے شروع میں بلا ضرورت بھی اس کا استعمال کیا جائے تو اکثر حالتوں میں ملیریا سے حفاظت ہو جاتی ہے اتنے اچھے وسائل کی موجودگی میں بھی اگر ہم ان بلاؤں کو اپنے ملک سے نہ نکال سکے تو اسے "بدنصیبی" کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

ہندوستان ایک عجیب و غریب ملک ہو، آسان طلبی، سستی اور کاہلی ہمارے خمیر میں داخل ہے، یوں کرنے کو ہم ہر کام کرتے ہیں، اور ضرورت بالکل مجبور ہی کر دے تو کافی محنت اور تکلیف بھی برداشت کر لیتے ہیں لیکن خواہش ہمیشہ یہی رہتی ہے کہ دو مرتبہ ہاتھ ہلانے کی بجائے اگر صرف ایک مرتبہ ہاتھ ہلا کر بھلی طرح بھی کام چل جائے تو ہرگز دوسری مرتبہ ہاتھ نہ ہلائیں، ہم تقریباً ہر ضروری کام شروع تو کر دیا کرتے ہیں لیکن اسے خیر و خوبی کیساتھ انجام کو پہونچا دینا ہماری عادت کے خلاف ہو، ہم ابتدائے آفرینش سے برابر غلہ بوتے چلے آئے ہیں اور اسکی پیداوار کی ترقی کے لئے نہروں کی موجودگی اور ضروری کھاد کے علم کے باوجود آجتک ایسا نہیں کر سکے ہیں کہ اگر اپنی صنعتوں سے دُنیا کے بازاروں کو نہیں پاٹ سکتے تھے تو کم سے کم اپنے خام اجناس کے تو انبار ہر ملک میں لگا دیتے، ہم ہر قسم کی متحرک گاڑیاں اور سواریاں دیکھ لینے اور لکڑی اور لوہے سے ہر چیز بنا لینے پر قادر ہونے کے باوجود آج بھی انہی چھکڑوں اور رہلوؤں میں لدے پھرنا پسند کرتے ہیں کہ جو زمین پر گھسٹ گھسٹ کر گھنٹہ بھر میں بمشکل ڈیڑھ دو میل کا فاصلہ طے کرنے پاتے ہیں اور جن پر دن بھر میں جسم کی تمام ہڈیوں کا چورا کرا کے بیس بائیس میل کی مسافت طے کر لینا کشش ثقل کے خلاف حرکت کا ایک معجزہ ہوتا ہے۔

امراض کے متعلق بھی ہماری کارکردگی کی یہی حالت ہے، یہ معلوم ہو جانیکے بعد کہ طاعون کا مرض چوہوں کے ذریعہ سے پھیلتا ہے، ہم بہتر سے بہتر آلات حرب سے مسلح ہو کر اس زمین دوز دشمن کے مقابلے کیلئے نکلتے ہیں اور ہماری میونسپل کمیٹیاں اور اُنکے بیش قرار تنخواہیں پانیوالے ہیلتھ آفیسر گھر گھر چوہے دان بانٹنے اور مردہ چوہوں کی" مردم شماری" کرنے میں رات دن مصروف رہتے ہیں لیکن کامیابی صرف اسی حد تک ہوتی ہے کہ شہر کے مکانوں میں چوہوں کی آبادی میں ۵، ۲ فیصدی کے بقدر کمی آجاتی ہے۔

ہم مچھروں کے خلاف بڑے شد و مد کیساتھ اعلان جنگ کرتے ہیں، اور ان کے ڈنک کی تباہی کے لئے اتنا مٹی کا تیل خریدتے یا شاید خریدنے کا صرف ذکر کرتے ہیں کہ بعض دور اندیش لوگوں کو یہ خوف پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں پٹرول کے چشمے نہ خشک ہو جائیں لیکن ہمارے عملی کارنا

ں سے آگے نہیں بڑھتے کہ شہر کے خاص خاص مقامات پر جہاں "خاص خاص" لوگ رہتے ہوں، چند ایسے گڑھوں کو پاٹ دیا جائے کہ جہاں پانی
ع ہو سکتا ہے اور چند ایسے چھوٹے چھوٹے تالابوں پر مٹی کا تیل ڈالدیا جائے کہ جنکے پانی میں مچھر کے بچے ہمیں کلیلیں کرتے ہوئے نظر آجائیں، چونکہ
ر مچھروں کا یہ "قتل عام" صرف شہروں تک محدود رہتا ہے، جہاں ہماری آبادی کا صرف پچیس فیصدی حصہ بستا ہے اور دیہات جہاں پچھتر
فیصدی آبادی مسکن گزین ہے بالعموم نہایت پُرامن زندگی بسر کرتے ہیں اور اس جنگ و خونریزی سے اسے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

ہم حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کیلئے ملیریا کی اکسیر یعنی کونین بھی تقسیم کیا کرتے ہیں۔ اور یہ واقعہ ہے کہ خواہ وہ مستحقین کو ملے یا نہ ملے لیکن ملک
کی آمدنی میں سے ایک بہت ہی قابل لحاظ رقم اس مد میں ہر سال خرچ ہو جاتی ہے۔ ایسا کبھی نہیں دیکھا گیا کہ جن دیہات میں کونین مفت تقسیم کیجاتی
بھی گئی ہو انکے اسکول ماسٹر، پوسٹ ماسٹر، اور چوکیدار وغیرہ کے یہاں وقت پر تھوڑی سی یا بہت سی کونین نہ نکل آئے اور اگر ہم روپے کی ایک کثیر رقم
خرچ کرکے پبلک کے ان چند خادموں کو تندرست اور بیماری سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ ہماری دولت یا ہماری
محنت رائیگاں گئی۔

دنیا میں ہم سے مختلف قسم کے ملک بھی آباد ہیں وہاں لوگ سچ مچ اسی نیت سے کام کو شروع کیا کرتے ہیں کہ اسے پورا بھی کردیں۔ حال میں برطانیہ
کی سوشل ہائجین کونسل کا ایک جلسہ ہوا تھا۔ اس میں صحت عامہ کے وزیر سر کنگسلے وڈ نے تقریر کی تھی اور جو باتیں انہوں نے کہیں انہیں سن سن کر ہمارے
ہوش اڑتے ہیں۔ یا اللہ! کیا دنیا میں یہ سب کچھ بھی ممکن ہے؟

سر کنگسلے نے پہلے تو برٹش سوشل ہائجین کونسل کی کارگذاریوں کی بہت کچھ تعریف کی اور اسکے بعد یہ بتایا کہ ملک میں امراض خبیثہ (آتشک
اور سوزاک) کے متعلق صرف آسانیاں مہیا کر دینا کافی نہیں ہوتا تاوقتیکہ مریضوں کو برابر اس بات پر بار بار ابھارا نہ جائے کہ وہ ان سہولتوں سے
پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ امراض کے متعلق لوگوں کو صحیح تعلیم مہیا کرنا اصل چیز ہے اور کونسل نے سب سے زیادہ اہم خدمات جو انجام دی ہیں وہ اسی
سلسلے میں ہیں۔ میں صحت عامہ کے وزیر کی حیثیت سے اس کام کو مالی لحاظ سے ترقی دینے پر آمادہ ہوں کیونکہ پروپیگنڈے پر روپیہ خرچ کرکے
ہم علاج کے مصارف میں کمی پیدا کر سکتے ہیں۔ اس ملک میں عام طور پر سب کی یہ رائے تھی کہ امراض خبیثہ کے علاج متعلق جبر اگر کیا گیا تو نتیجہ ہمارے
مقاصد کے خلاف نکلیگا، اس لئے مفت علاج کرنیکا انتظام کیا گیا اور مریضوں کے راز کی انتہائی حفاظت کی گئی تاکہ رسوائی کا خیال انہیں علاج
کرانے سے مانع نہ آئے، اس مقصد کیلئے شفاخانوں کے اس بلا امتیاز کے کہ وہ کہاں کا رہنے والا ہے، ہر وقت کھلے رہتے تھے، بہت ہی تھوڑے
لوگ ہیں جنہیں اس بات کا احساس ہو کہ ان امراض سے ملک کو مالی نقصان کس قدر پہونچتا ہے میں اس وقت بالکل صحیح اعداد و شمار تو نہیں بتا
سکتا، لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ملک سے آتشک کے اخراج کے یہ معنی ہیں کہ ہم نے دو اور بیماریوں کو بھی ملک سے نکال دیا یعنی ایک
مجنونوں کا پورے جسم کا فالج جو دوسرے لفظوں میں موت کا دوسرا نام ہے اور دوسرا ہزال انخاع جو ایک بہت ہی خطرناک دماغی مرض ہے
ان دونوں بیماریوں کی وجہ سے ۱۹۳۴ء میں سولہ سے اوپر موتیں واقع ہوئی تھیں، انکے علاوہ تیس اور ساٹھ سال کی عمروں کے درمیان جو
لوگ سقوط قلب کی وجہ سے مرتے ہیں ان میں بیشتر تعداد آتشک کے مریضوں کی ہوتی ہے۔

انجمن کی کوششوں کے نتائج بہت امید افزا ہیں۔ گذشتہ بیس سال میں عوام کے اندر جو تعلیم اور آگاہی پھیلائی گئی ہے اس نے لوگوں
کو اس مرض کے خطرات سے آگاہ کر دیا ہے اور ان میں یہ خواہش پیدا کر دی ہے کہ بیمار ہوتے ہی فوراً طبی امداد حاصل کرنیکے لئے دوڑیں۔ اب مریض
جلدی سے اُکتا کر علاج چھوڑتے بھی نہیں بلکہ اچھے ہونے تک لگاتار علاج کئے جاتے ہیں۔ ان باتوں کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب مرض آتشک
ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ ۱۹۳۵ء میں آتشک کے مریضوں کی تعداد نو ہزار سے گھٹ کر صرف چھ ہزار پر آگئی ہے، اور موروثی آتشک کی وجہ سے بچوں
کی اموات تو ۱۹۳۲ء کی بہ نسبت نصف سے بھی کم ہوتی ہیں۔

سر کنگسلے کی تقریر کافی طویل ہے۔ اس جگہ اس سب کا نقل کرنا فضول معلوم ہوتا ہے میں صرف دکھانا یہ چاہتا تھا کہ:-

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں جنہیں تصویر بنا آتی ہے

انگلستان میں آتشک اور سوزاک کو ملک سے دفع کرنیکی کوششیں صرف گذشتہ بیس سال سے کیجا رہی ہیں اور اتنی تھوڑی سی

سی مدت میں وہ ایک ایسی منزل پر پہونچ گئے کہ اب ان امراض کا اخراج کلی صرف چند روز کی بات رہ گئی ہے۔ ہم خدا جانے کتنی مدت سے ملیریا اور ہیضہ کے اخراج کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور بہت کچھ روپیہ اور بہت سی قوت عمل صرف کرتے رہنے کے باوجود آج تک اتنا بھی نہ کر سکے کہ ہمارے عوام کو یہی معلوم ہو جاتا کہ ملیریا اور ہیضہ وبا کس طرح پھیلتا ہے۔

ہر گھر میں رکھنے کے لائق ضروری چیزیں

گھروں میں فوری ضرورت کے لئے طبی امداد کا کچھ نہ کچھ سامان ضرور رہنا چاہیئے جس وقت تک معالج آئے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل چیزیں اگر گھر میں موجود ہوں تو وقت پر بہت کام دے سکتی ہیں:۔

تھرمامیٹر (بخار کا درجہ معلوم کرنے کا آلہ)۔

برف کا تھیلا (ربڑ کی تھیلی جس میں برف کے ٹکڑے بھر کر مریض کے سر پر رکھتے ہیں)۔

گرم پانی کی چھاگل (یہ بھی ربڑ کی چھاگل ہوتی ہے گرم پانی بھر کر سینکنے کے لئے)۔

زخموں پر استعمال کرنیکے لئے روئی۔

لنٹ یا بورک لنٹ (زخموں پر رکھنے کا کپڑا)۔

کاسٹر آئل (ارنڈی کا تیل۔ بچوں کے پیٹ کے درد کے لئے)۔

کونین یا کونین کی گولیاں۔

کیفی ایسپرین کی گولیاں (درد سر یا بخار آنے کیلئے)۔

ایک ننھی سی قلعی دار دیگچی (زخم پر لگانے کی روئی وغیرہ کو جوش دینے کیلئے)۔

ایرومیٹک چاک پوڈر (بچوں کے دست بند کرنیکے لئے)

کلوروڈائن ایک چھوٹی شیشی (قے دست اور پیچش میں استعمال کے لئے۔ بچوں کو یہ دوا نہ دینی چاہیئے)۔

برنال، یا ناریل کے تیل میں چونے کا پانی ملا ہوا جسے کیرین آئل کہتے ہیں (جلے ہوئے مقامات پر لگانے کے لئے)۔

گلیوکوز ڈی، ایک ڈبہ (تقویت قلب کے لئے مریضوں کو دینے کے لئے)

بورک ایسڈ (گرم پانی میں ملا کر زخم دہونے اور آنکھ دھونے کے لئے)

ٹنکچر آیوڈین (ہر قسم کی چوٹ، درد، ورم، اور زخم پر لگانیکے لئے)۔

اسمیلنگ سالٹ (بیہوشی میں سنگھانیکے لئے)

تارپین کا تیل (سینہ اور دیگر مقامات کے درد میں مالش کے لئے، اور زکام اور کھانسی میں سونگھنے کے لئے)

(مزاحیہ)

بالآخر ہم حکیم ہو ہی گئے

ہماری سوانح عمری خود ہمارے قلم سے

ہمارے والد صاحب قبلہ اللہ بخشے پرانے ٹاپ کے نیک انسان تھے۔ اور تھے بھی ماشاء اللہ کیا نام چشم بد دور کثیر الاولاد۔ تقریباً تو دو درجن اسقدر والقدر صاحبزادگان و صاحبزادیات انکے آگے پیچھے کھیلتے تھے۔ پندرہ روپلے ماہوار اسکول سے ماسٹری کی تنخواہ ملتی تھی۔ اوپر بھی کیا نام دس پندرہ روپلے ماہوار مریضوں سے گھسیٹ لیتے تھے، کس واسطے کہ پہلے زمانہ کے لوگ ہماری طرح سے جاہل تو ہوتے نہیں تھے بلکہ دو چار صدری نسخے، دس بیس چلتے ہوئے چٹکلے، چار چھ تعویذ گنڈے دادا پر دادا کے تجربے کے انکو ضرور یاد ہوتے تھے۔ جس سے وہ لوگ خلق خدا کو بھی فائدہ پہونچاتے تھے۔ اور خود بھی ان کا کام چلتا رہتا تھا۔ خلاصہ کلام یہ کہ وہ لوگ کسی کا محتاج بننا پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ تو آپکو بھی معلوم ہے کہ پرانے زمانہ میں کوئی اسکول اور کالج وغیرہ تو ہوتے ہی نہیں تھے۔ یہی بڑے بوڑھونکے فیض صحبت سے لوگ علم و ہنر سیکھا کرتے تھے، غرضکہ تنخواہ ونخواہ ملاکر پچیس تیس روپیہ ماہوار میں ہمارا سبکا دال دلیا اچھی طرح سے چلا کرتا تھا، اباکو یوں اپنی اولاد میں سب ہی سے محبت تھی لیکن ہمسے تو وہ اللہ بخشے اتنی محبت کرتے تھے جسکی حد ہے۔ کیوں نہ ہو میں ہی تو سب سے بڑا بیٹا تھا، اور تھا بھی خانہ شریر، محلہ بھر کے لڑکوں کا ہیرے مارے ناک میں دم رہا کرتا تھا۔ اسی واسطے سب لڑکے ڈر کے مارے مجھے دادا بھائی کہا کرتے تھے۔ اسی واسطے کبھی ابانے ہمکو کیا نام پڑھنے لکھنے کے بارے میں مارنا تو کجا کبھی ڈانٹا تک نہیں۔ جب کبھی اُنسے کوئی کہتا تھا کہ شیخ صاحب، آپکے لڑکے اب ماشاء اللہ ہشیار ہوئے انکو کسی اسکول مکتب وغیرہ میں پڑھنے تو بٹھا دو۔ کیوں انکی زندگی اکارت کرتے ہو تو اللہ ان کو جنت فردوس نصیب کرے فرمادیتے تھے کہ میاں روزی رزق تو قسمت سے ملتا ہے۔ ہمکو ہی کس نے پڑھایا تھا، دیکھو آج اللہ کے فضل سے کماتے ہیں۔ چنانچہ جبتک ہم ابا اللہ بخشے زندہ رہے ہم بھی دن عیدرات شب برات مناتے رہے اور وہ وہ ہم نے دُنیا کے مزے اُڑائے کہ آجکل کے لوگوں کو خواب بھی نصیب نہیں ہو سکتے۔ دُنیا کا کوئی شوق ایسا نہ تھا جو ہمنے پورا نہ کیا ہو، گلی ڈنڈا، کبڈی، گیند بلا، کبوتر بازی، پتنگ بازی غرضیکہ سب بازیاں ہم دل کھول کر کھیلیں۔ ابا ہمکو آٹھ آنہ مہینہ جیب خرچ کو دیا کرتے تھے سو کیا نام سب انہی نیک کاموں میں خرچ ہو جاتے تھے۔ مگر وائے ہماری قسمت کہ ابھی ہم اچھی طرح جوان بھی نہ ہونے پائے تھے کہ ابانے جنت کا ٹکٹ کٹوا لیا۔ ہمارے بھائی بہنوں کی تو ہم کیا کہیں۔ ہمیں تو سچ پوچھو اپنی ہی فکر پڑی ہوئی تھی، اسلئے کہ اب ہم سب کے بڑے بوڑھے بن چکے تھے وہ خیر سے اللہ بخشے ہمارے ابا لئے کچھ جوڑ جاڑ لیا تھا۔ سو آج ہمارے کام آرہا ہے نہیں تو کیا نام دانے دانے کو محتاج ہوتے۔ اسی لئے ابھی تو ہمارے چند روز ذرا اطمینان سے کٹ جائینگے۔ لیکن آگے کا فکر بھی ہمکو کھائے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ ہم ذرا آجکل پریشان ہیں۔ یہ بھی صاحب اللہ میاں کی مہربانی تھی کہ جب ہم چھوٹے چھوٹے تھے تو محلہ کی مسجد کے امام صاحب نے جو ہمارے اباکے پرانے ملنے والے تھے ہمکو پکڑ دھکڑ کے جبراً کچھ قرآن پاک اور دو چار اُردو کی کتابیں پڑھا دی تھیں۔ ماشاء اللہ ان کو لڑکے پڑھانیکا شوق بھی بہت تھا۔ خیر تو وہی ان کا تھوڑا بہت پڑھا دینا آج ہمارے کام آرہا ہے، اگر حافظ محمود صاحب خدا انہیں غریق رحمت کرے اتنی ہماری حکڑ بندی نہ کرتے تو بھلا ہم کہاں کسی کے قبضہ کے تھے۔ خیر یہ تو پرانے وقتوں کی باتیں ہیں، آپ کو ان باتوں سے کیا مطلب؟ آپ تو ہماری سوانح عمری سُنیئے۔

پس واضح رہے کہ ہم بقلم خود ۱۹۰۲ء میں ٹھیک دو بجے رات کو تولد ہوئے اور اب ماشاء اللہ چونتیسویں سال میں ہیں، گلی ڈنڈا، کبڈی، گیند بلا، "چھلک بلیا"، پتنگ بازی وغیرہ ایسے ایسے سینکڑوں کھیل ہم کو یاد ہیں، مگر افسوس ہے کہ آجکل ان کھیلوں کے قدردان ہی اُجڑ گئے، ورنہ لوگ ہمکو اپنے سر آنکھوں پر بٹھاتے، خیر بچپن جیسا بھی گذرنا تھا گذر گیا، اب ہمکو اپنی ترقی کے اسباب اور زمانۂ شباب کے حالات لکھنے ہیں تاکہ وقت ضرورت کام آئیں اور لوگوں کیلئے شمع ہدایت کا کام بھی دیں۔

چنانچہ جب ہم جوان ہوئے اور ابا کا سایہ سر سے اُٹھ گیا تو ہمکو کمانے کی فکر دامنگیر ہوئی ، اُردو اور قرآن پاک تو پڑھے ہی ہوئے تھے اسلئے اطمینان تھا کہ نوکری ضرور ملجائیگی ، چنانچہ ہم بڑے بڑے افسروں کے پاس نوکری کی تلاش میں آنے جانے لگے ۔ مگر "نالت" ہو آجکل کی نئی تعلیم پر کہ لوگوں کے دل سے پُرانے لوگوں کی قدر ہی جاتی رہی ۔ پُرانے علم انکی نظر میں خاک دھول ہو گئے ، جسکے پاس بھی ہم پہونچے اور اس سے نوکری کا سوال کیا اس نے فوراً ہی پوچھا کہ میاں صاحب آپنے کہانتک تعلیم پائی ہے کس کالج کا آپکے پاس ڈپلومہ ہو ، آپ انگریزی بھی کچھ جانتے ہیں ۔ لاحول ولا ۔ بھلا بتائیے کہ ایسے بداخلاق لوگوں کو کیا جواب دیا جائے ، انکو پہلے ہی سوچ لینا چاہیئے تھا کہ جو شخص نوکری کرنے آئیگا وہ پڑھا لکھا تو ضرور ہی ہوگا اجی صاحب ان کو اگر نوکری دینی تھی تو دیدیتے ، ورنہ اللہ اللہ خیر سلا ایسی "بے فضول" باتوں سے کیا حاصل ۔ اور ایسے "بے فضول" سوالوں کا میں جواب ہی کیا دیتا ۔ سوائے اسکے کہ چپ ہو رہتا یا منہ پھٹ ہو کے کہدیتا کہ اپنے ابا کی قبر تک تعلیم پائی ہے تو بتائیے کہ انکی کیا رہجاتی ۔ اگر کہتا ہوں کہ گلی ڈنڈا اور کبڈی وغیرہ بھی تو ہنر ہیں تو لوگ اُلٹا مجھے اُلو بناتے ہیں ، بالآخر جب میں تنگ آگیا تو نوکری کا خیال چھوڑ دیا اس واسطے کہ آجکل نوکری کرنا بڑی ذلت کی بات ہوگئی ہے ۔ بس ہمنے فیصلہ کر لیا کہ اب پان بیڑی کی دکان کرینگے ، ادہر تو ہمنے یہ فیصلہ کیا ، اُدہر ہمیں ایک صاحب کیساتھ دلی جانا پڑا ، وہاں ہمارے ایک بڑے کرمفرما حکیم صاحب مولوی عبدالحمید مل گئے ، اُن سے جب ہماری گفتگو ہوئی تو ان پر بہت اثر پڑا اور بیچاروں نے فوراً ازراہ ہمدردی ہمسے کہا کہ میاں تم حکمت سیکھ لو ، یہ ایک بڑا شریف پیشہ ہے ، اور بہت باعزت فن ہے ۔ اس فن والے کسی کے محتاج نہیں ہوتے مزے کی زندگی بسر کرتے ہیں چار گھنٹے مطب کیا جو کچھ قسمت کا لکھا ہو انکال گیا پھر آرام سے گھر جا کر سو رہے ۔

بھیا آپکی قسم ہمارے دلمیں یہ بات ایسی اُتری کہ ہمنے سچ مچ یہ سمجھ لیا کہ ہم حکیم ہو گئے اور اتنے خوش ہوئے کہ ان سے مزید جرح کرنا معلومات حاصل کرنا سب بھول گئے اور وہاں سے جو ڈبل ہوئے تو سیدھے بھوپال ۔ کیونکہ چشم بد دور یہاں بھی لوگ بڑے بڑے ہوشیار رہتے ہیں ۔ مگر جب یہاں آیا تو خیال دامنگیر ہوا کہ حکمت سیکھیں کس طرح ۔ اور کون سکھائے ۔ دوست احباب سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ آصفیہ طبیہ کالج میں داخل ہو کر طب پڑھو چار سال کا کورس ہے ، تعلیم بھی وہاں بہت اچھی ہوتی ہے ۔

سننے کو تو ہم نے سب باتیں سُن لیں " ہوے " یہ کتنی بڑی مصیبت تھی کہ چار سال پڑھو جب کہیں حکیم بنو ، ہم بھلا ایسی علت کو کب پسند کرنے والے تھے ، چنانچہ اپن تو گول ہو گئے ۔

کچھ دن بعد پھر ہوک اُٹھی تو ہمنے دلمیں سوچا کہ اپنا کیا بگڑیگا ، میاں ، سال چھ مہینہ پڑھ لیں گے ۔ نام تو ہی جائیگا کہ کالج میں پڑھا ہے پھر جب ضرورت ہوگی وہاں سے رفوچکر ہو جائینگے ۔ کون ہمکو " رسی میں " لیکر پکڑنے نکلیگا ، ہمارے حکیم بنجانے کیلئے اتنا ہی بہت ہے ۔ بس پھر کیا تھا ہم جو سیدھے ہوئے تو کالج کے دروازے پر پہنچے ، اندر گھسے ، پرنسپل صاحب کو سلام کیا ، بولے میاں صاحبزادے کیسے آئے ، ہم نے کہا کہ حکیم بننے ۔ وہ ہنس دیئے ، بولے جاؤ درخواست لکھکر لاؤ ، ہم باہر آئے ، آفس میں درخواست لکھی کہ میں حکیم بننا چاہتا ہوں ازراہ مہربانی مجھے جلد سے جلد حکیم بنادیا جائے باعث تشکر ہوگا بس ہم یہ درخواست لیکر پرنسپل صاحب کے پاس پہونچے اور درخواست سامنے رکھدی ، اُنہوں نے چشمہ لگایا ، درخواست پڑھی پھر خوب ہنسے ، اور فرمانے لگے ۔

تم طب پڑھنا چاہتے ہو ۔

جی ہاں مجھے بہت شوق ہے ، ابھی سے نہیں بلکہ عرصہ سے ہے ۔ کیوں نہ ہو ، میرے ابا بھی تو حکمت کیا کرتے تھے ۔

تم نے کچھ اور بھی پڑھا لکھا ہے ؟

جی ہاں جناب بہت کچھ ۔

عربی فارسی بھی کچھ پڑھی ہے ۔

جی ہاں (کیونکہ قرآن پاک تو عربی ہی میں ہے)

اچھا تمہارا امتحان داخلہ ہوگا پھر پاس ہونے پر تمکو داخل کیا جائیگا ۔

امتحان داخلہ کیسے ہوگا کیا قرآن پڑھوایا جائیگا ۔

نہیں ۔ تم سے کوئی عربی ، فارسی کی کتاب تھوڑی سی پڑھوائی جائیگی ۔

بہت بہتر۔ (دل میں) یا اللہ یہ وہی مصیبت (جناب اگر اجازت ہو تو میں پیشاب کر آؤں۔

جلدی واپس آؤ۔

بہت بہتر

بندہ تو بہت بہتر کہکر جو وہاں سے نو، دو، گیارہ ہُوا تو سیدھا دولت خانہ پر۔ بھلا آپ ہی انصاف کیجئے کہ ہم وہاں تعلیم حاصل کرنے گئے تھے یا نوکری کرنے۔ خیر صاحب ہم جو گھر آئے تو دس بارہ روز غصے میں بھرے بیٹھے رہے۔

ادہر تو یہ ہوا، اُدہر خدا کی شان کریمی دیکھئے کہ ہمارے محلہ کی مسجد کے مؤذن صاحب عالم بالا کو سدھار گئے، پھر موذنی کیلئے موزوں آدمی کی تلاش ہونے لگی۔ محلہ والوں کی نظر انتخاب اس کمترین پر پڑی، اور پڑنی بھی چاہیئے تھی، کیوں کہ اس عرصہ میں بے شمار پریشانیوں اور مفلسی کے سبب سے کیا نام ہمارا خط تک نہیں بنا تھا اور ڈاڑھی وغیرہ بے حساب وکتاب بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ لوگ سمجھے کہ میاں لطافت حسین بڑے متشرع ہو گئے ہیں۔ لہذا ان سے بہتر دوسرا آدمی ملنا دشوار ہے، نماز تو ہم پہلے ہی سے عادتاً پڑھا کرتے تھے، اب ذرا بیکاری اور پریشانی کے سبب سے ہم نے اور بھی پابندی شروع کر دی تھی، چنانچہ یہ پابندی نماز بھی آڑے آئی اور محلہ والوں نے کوشش کر کے اینجانب کو مسجد کا موذن مقرر کرا ہی دیا، بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ ہم روزگار سے تو لگ گئے، موذن کے فرائض تو آپکو معلوم ہی ہونگے، یعنی یہ کہ جھاڑو، بُہارو مسجد کی صفائی، اذان دینا، امام صاحب کی عدم موجودگی میں انکی قائم مقامی کرنا، اور اگر کہیں خدانخواستہ میت ہو جائے تو قرآن خوانی کرنے جانا، محلہ کے بیمار بچوں پر نماز کے بعد دم کرنا، بوقت ضرورت تعویذ عنایت کرنا وغیرہ وغیرہ چنانچہ ہمکو بھی یہ سب فرائض انجام دینے پڑے، لیکن یہ ضرور ہوا کہ اس سلسلہ میں ہم کو بازار سے کتاب "نقش سلیمانی" ہر سہ حصہ خریدنی پڑی، کیونکہ تعویذوں کی فرمائش کافی ہونے لگی تھی۔ اور اس سلسلہ میں نذرانہ بھی کافی آنے لگا تھا۔ لہذا ہم نے بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ اب ہم اس کام کو بام کمال تک ہی پہونچا کر دم لینگے۔ غرضکہ اسی حالت میں ہمکو کئی سال گذر گئے۔ محلہ میں اور محلہ سے باہر دور دور تک ہماری شہرت ہو گئی لوگ ہمکو "عامل صاحب" اور "مولوی صاحب" کے گرانقدر ناموں سے یاد کرنے لگے۔

مگر چونکہ ہمکو قدرتاً طب سے دلچسپی تھی۔ اس لیئے ہم نے اپنے ابا کا کتب خانہ ڈھونڈھا اتفاق سے انکی ایک پُرانی پھٹی ہوئی بیاض دستیاب ہو گئی جس میں علاوہ بہت سی غزلوں اور قوالیوں کے چند قیمتی نسخے "بھی لکھے ہوئے تھے۔ پس پھر کیا تھا، ہم نے لگے ہاتھوں پریکٹس بھی شروع کر دی، ایک روز کا قصہ سنیئے ہم مسجد کی "صف اوّل" پر جلوہ افروز تھے، اور محلہ کی کئی عورتیں اپنے ننھے ننھے بچوں کو ہم سے جھڑوانے کیلئے کھڑی تھیں اتنے میں کیا نام کہ ایک صاحب تشریف لائے اور اُن عورتوں سے کہنے لگے کہ بیماریوں کا خدا نے علاج پیدا کیا ہے، جھاڑ پھونک سے کیا ہوگا فلاں حکیم صاحب کے پاس جا کر علاج کراؤ، وہ بہت ہوشیار اور با اخلاق آدمی ہیں۔

وہ صاحب تو اتنا کہہ کر چلدیئے لیکن مجھے ان حکیم صاحب سے ملنے کا اشتیاق ہو گیا۔ اگرچہ اُسوقت انکی اس "بے فضول" بکواس سے مجھے بہت ناگواری ہوئی تھی، مگر کرتا کیا، صبر سے کام لیا اور خاموش ہو گیا، رات کو فرصت ملی تو حکیم صاحب کے مطب میں حاضر ہوا حکیم صاحب واقعی بہت اخلاق سے ملے، اور تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد میری اُنکی اچھی خاصی دوستی ہو گئی۔ پھر کیا تھا روز اُنکے مطب کی حاضری بھی میرے فرائض میں داخل ہو گئی۔ وہ یہ سمجھتے ہونگے کہ مجھے اُن سے خلوص ہو گیا ہے، لیکن واقعہ یہ تھا کہ میں چونکہ خود حکیم بننا چاہتا تھا اس لئے چپکے چپکے اُنکے طور طریقے سیکھ رہا تھا۔

ایکدن کیا ہوا کہ میں جو مطب میں پہونچا تو حکیم فجو خانصاحب ندارد تھے، انکی میز پر چند اخبار اور رسالے پڑے تھے، میں نے اُٹھا کر ان کا مطالعہ شروع کر دیا، اتفاق سے میری نظر اخبار کے ایک اشتہار پر جا پڑی جس میں لکھا تھا کہ "ہمارے کالج میں گھر بیٹھے بذریعہ خط وکتابت یونانی طب اور ہومیو پیتھک کی تعلیم دیجاتی ہے اور بہت کم فیس پر حسب منشی ڈپلومہ عطا کیا جاتا ہے، شائقین جلد فائدہ اُٹھائیں"

اول تو بھائی صاحب اس اشتہار کا مطلب ہی میری سمجھ میں نہیں آیا، پھر جب بہت دیر تک سر مارا تو کچھ سمجھا اور صرف اتنا سمجھا کہ انکے کالج میں بلا طب پڑھے حکیم بنایا جاتا ہے اور خط وکتابت سے کام چلتا ہے، نہ یہاں حاضری کی ضرورت ہے اور نہ امتحان داخلہ کے وقت مجھے پیشاب لگنے کا اندیشہ۔ بہرحال ابھی میں غور وفکر میں مبتلا ہی تھا کہ بھائی فجو خاں آ گئے، مجھے جو اتنا ڈوبا ہوا دیکھا تو پوچھنے لگے کہ مولانا! کیا ملاحظہ ہو رہا ہے [illegible] وہ اشتہار انکے سامنے رکھدیا، بولے لاحول ولا، آپ کس حماقت میں پھنس گئے، یہ لوگ جھوٹے، بدمعاش، طب کے دشمن ہیں

پیسہ کمانے اور مخلوق کو دھوکہ دینے کی ترکیب نکال لی ہے۔ نہ ان کا کوئی کالج ہے اور نہ کوئی اسکول۔ میں نے کہا کہ اسمیں دھوکہ کی کونسی بات ہے وہ لوگ خط و کتابت سے تعلیم دیکر سند دیتے ہیں۔ اگر دھوکہ ہوتا تو انکی کچھ روک ٹوک ہوتی۔ فرمانے لگے کہ بھائی میاں۔ پول ہے۔ یہ بھی تجارت کا ایک طریقہ ہے۔ بھلا کہیں خط و کتابت سے بھی تعلیم ہوئی ہے۔

غرضکہ انکی ہماری اسی قسم کی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ وہ برابر لعن طعن کرتے رہے اور میں دل ہی دل میں اُنکی اس بے ہودگی پر لعنت کرتا رہا کیونکہ وہ تو مجھکو حکیم بنا رہا تھا۔ اور حکیم بننے کی اس سے زیادہ آسان ترکیب اور ہو بھی کیا سکتی تھی۔ بہرحال میں نے اخبار میں سے کالج کا پتہ نوٹ کرلیا، اور وہاں سے اُٹھ کر سیدھا ڈاک خانہ کا راستہ لیا۔ ایک کارڈ خرید کر جھٹ پٹ کالج کے پرنسپل صاحب کو خط لکھ دیا کہ میں حکیم بننا چاہتا ہوں، لہٰذا مجھے حکمت کی کوئی سند جلد بذریعہ ڈاک بھیجدی جائے، اور جو کچھ آپ مجھے پڑھانا چاہیں وہ بذریعہ خط مجھے پڑھا دیں۔ میرا پتہ یہ ہے......

ادھر خط حوالہ لیٹر بکس ہوا اُدھر مجھے انتظار کا عارضہ لاحق۔ خدا خدا کرکے آٹھ روز گذرے۔ ایک روز اینجانب غسل کیلئے کپڑے اتار تہمد باندھکر غسلخانہ تشریف لے جا رہے تھے کہ دفعتہً ڈاکیہ نے آواز دی کہ حکیم لطافت حسین صاحب کون ہیں۔ وی۔ پی۔ لیجائیے۔

بس مت پوچھئے کہ میری خوشی کے مارے کیا حالت تھی۔ حکیم.... لطافت حسین..... کتنا پیارا لفظ تھا اور کتنی مدت کی تمنا اور آرزو کے بعد سننے میں آیا تھا۔ دوڑ کر حجرہ میں جانا چاہا مگر جلدی اور خوشی میں سیدھا غسلخانہ میں گھس گیا۔ ادھر تماشا دیکھئے کہ میں ڈاکیہ سے مصروف گفتگو تھا کہ ایک اور صاحب تشریف لاکر سیدھے غسلخانہ میں جاکر نہانے لگے۔ اب مجھے جلدی اور خوشی میں خیال تو رہا نہیں، بجائے حجرہ کے غسلخانہ میں گھس گیا نہانے والے صاحب ہوں ہوں ہی کرتے رہے اور میں ان پر سوار ہوگیا ٹکر اس زور سے ہوئی کہ میں اور وہ دونوں اوندھے منہ فرش پر دراز ہوگئے جب سنبھلے تو اُنہوں نے مغلظات سنانی شروع کیں، اور میں چپ چاپ گردن جھکائے باہر آکر پھر حجرہ میں گھس گیا اور روپیہ لاکر مع انعام ڈاکیہ کے حوالہ کر سند کا وی۔ پی وصول کرلیا۔ اب جو وی۔ پی کھولا تو اُسمیں سے نہایت خوبصورت سند برآمد ہوئی جسپر جلی حروف میں لکھا تھا کہ ——

"حکیم لطافت حسین حاذق الحکماء" یا اللہ تیرے قربان، تیری رحمت کے صدقے تیرے کرم پروری، تو نے مجھے بامراد کیا، اور بالکل سستے داموں حکیم بنا دیا۔ تہمد کا کونہ اُٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا، اور صرف اس خیال سے کہ اپنی اتنی شدید خوشی میں اپنے دوستوں کو بھی شریک کرلوں اور اُنسے مبارکبادیاں وصول کروں، مسجد سے نکل ڈپلومہ در بغل جو "نراٹ" ہوا تو سیدھا بھائی مجو خاں کے گھر آیا، مگر اس حالت میں کہ سر دپا برہنہ جسم پر کپڑے ندارد حتیٰ کہ تہمد تک نامعلوم راستہ میں کہاں کھلکر رہ گیا تھا، بہرحال مجھے مارے خوشی کے قطعاً احساس نہ تھا، بھائی مجو خاں نے مجھے جب اس حالت میں دیکھا تو پہلے گھبرائے پھر حال پوچھا۔ میں نے تمام داستان "الف" سے بڑی "یا" تک سنائی اور پھر سند بھی ملاحظہ میں پیش کی، وہ حضرت اسدرجہ بوکھلائے کہ بات کرنا بھول گئے۔ اب نامعلوم اُنکو میری ہی طرح خوشی میں شادیٔ مرگ ہو رہی تھی یا آتش حسد میں بھُن رہے تھے۔ بہرحال میں بلا انتظار جواب و مبارکباد اُنکے ہاتھ سے سند چھین کر سیدھا مسجد واپس آیا۔ میرے پیچھے پیچھے پچاسوں بڈھے، بچے، جوان لگے ہوئے تھے اور نہ معلوم کیوں مارے ہنسی کے بے حال ہوئے جا رہے تھے شاید اُنکو میرے حکیم بنجانے سے غیر معمولی خوشی ہو رہی تھی اور ہوتی کیوں نہیں، آخر تو تھے تو اہل محلہ ہی، خلاصہ کلام یہ کہ میں فوراً مسجد میں گھسا جھٹ پٹ بلا وضو کئے نماز شکرانہ کی نیت باندھ دی۔ رکوع میں پہونچا تو معلوم ہوا کہ میں برہنہ ہوں، لاحول ولا، نیت توڑ کے کپڑے پہنے اور پھر دوبارہ نماز پڑھی، سلام پھیرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک صاحب میرا تہمد لئے کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ مولانا آپ کا تہمد تو بازار میں پڑا تھا یہ لیجئے۔ پھر وہی مولانا۔ جی میں تو آیا کہ اٹھ کر ایک لپ رسید کروں، کیونکہ باوجود اسکے کہ میں حکیم بن گیا تھا پھر بھی اُس نے مجھے پُرانے القاب سے آواز دی تھی، جسکو میں ایک منٹ کیلئے بھی سننے کو تیار نہ تھا۔ خیر صاحب بادل ناخواستہ اُٹھا تہمد لیکر ان کا شکریہ ادا کیا، پھر مطب کھولنے کی اسکیم بنانے میں مصروف ہوگیا۔ لیکن اُس روز دن بھر مسجد سے صرف اسلئے باہر نہیں آیا کہ مجھے تمام نمازیوں کو سختی سے یہ ہدایت کرنی تھی کہ آج سے ہر شخص مجھے بجائے مولانا کے حکیم صاحب کہا کرے اور بس۔ بھائی صاحب خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ دیر آید درست آید کے مصداق بالآخر ہم حکیم ہو ہی گئے اگرچہ ہوئے بڑی دشواری اور مصیبت کیساتھ۔ مگر یہ بھی دیکھو نا کہ ہم کیسے حکیم ہوئے۔ حکیم" حاذق الحکماء" اور وہ بھی خاندانی حکیم۔ کس واسطے کہ ابا مرحوم بھی تو کبھی کبھی مطب کرلیا کرتے تھے۔ مطب کی کارگذاریاں پھر کبھی سنائی جائینگی۔ فقط آگے آیت۔

آپ سب صاحبوں کا بیماری خواہ

حکیم لطافت حسین از قصبہ ہٹی، ریاست بھوپال

ازجناب ابوالمظفر حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی
سیالکوٹ

گذشتہ موسم سرما میں "الامراض والعلاج" کے ماتحت ضیق النفس کے عنوان پر ایک تفصیلی مضمون قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر چکا
ں۔ اب علم الادویہ" کے عنوان پر یہ مضمون نذر ناظرین ہے۔ سرمائی تکالیف دمہ، نزلہ، زکام اور سرفہ بلغمی وغیرہ میں کتان یونانی اطبا کے ہاں بہت
مل ہے، یہ عطیہ قدرت حقیقتاً سرمائی امراض اور ضیق النفس میں بالخصوص مفید و موثر ہے، اطبا سے بہ ادب و نیاز التماس ہے کہ اس قسم کی
مادویہ پر ہر ماہ ضرور کچھ نہ کچھ خامہ فرسائی فرمایا کریں۔ تاکہ انکے مسیحائی و شفا بخش اثرات سے ضرورتمند دنیا متمتع ہو کر آپ کو دعائے خیر سے
یا کرے۔

م:۔ اس کو فارسی میں تخم کتاں، عربی میں بزر الکتان، انگریزی میں لن سیڈ، لاتی نم اور فلیکس وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں اور ہندی میں
، السیبی وغیرہ کہتے ہیں۔

ہیت وصفات:۔ اس کا پودا زمین سے قریباً ایک گز بلند ہوتا ہے۔ اسکی شاخیں اور پتیاں باریک ہوتی ہیں۔ اس کا پھول لاجوردی رنگ کا
ہے، پھل جوزی شکل کے تخموں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

ت وشکل:۔ اسکے تخم نہایت چمکدار سرخ اور سیاہی مائل ہوتے ہیں لیکن بعض زردی مائل بہ تیرگی اور گاہے سیاہ بھی ملتے ہیں اور چپٹے
دی، قدرے طویل، چکنے، صاف اور نوک دار ہوتے ہیں۔

ذائقہ:۔ ان کا ذائقہ پھیکا، لعابدار قدرے ہیک لئے ہوئے بدمزہ ہوتا ہے۔

ئے پیدائش:۔ سب سے زیادہ مصر، اور پھر ہندوستان میں بکثرت پیدائش ہوتی ہے، اسکے علاوہ روس، ہالینڈ، اور برطانیہ میں بھی
، کافی کاشت کیجاتی ہے۔

یخ:۔ یونانی اطبا کے ہاں بکثرت مستعمل تھی، پرانی طبی کتب میں یونانی حکیم دیسقوریدوس نے اس کا نام لائی نون لکھا ہے اور پلائنی رومی
لائی نم کے نام سے اس کا تذکرہ کیا ہے، قدیم اسلامی اطبا کے ہاں بھی اکثر استعمال کی جاتی تھی لیکن قدیم ہندی اطبا نے اسکو دوائً بہت کم
مال کیا ہے۔

لج وطبیعت:۔ اطبائے قدیم نے اسکی شاخیں اور پتے سرد وخشک بیان کئے ہیں، لیکن بعض نے معتدل مائل بہ برودت لکھے ہیں۔
تخم درجہ اول میں گرم وخشک ہیں، لیکن بعض نے انکے خشک ہونیکو تسلیم نہیں کیا۔

مضرت و اصلاح:۔ فاضل محترم حکیم عبدالحکیم صاحب مولف بستان المفردات اور حکیم محمد فضل اللہ صاحب لکھنوی مولف مخزن المفردات نے
ہے کہ اسکے استعمال سے بینائی کم ہو جاتی ہے، معدہ و ہضم میں فتور پیدا ہو جاتا ہے اور نشئین کو بھی ضرر پہونچتا ہے۔ اسکی اصلاح کشنیز و سکنجبین
ہو جاتی ہے، شہد خالص اس کا بہترین مصلح ہے حسب ضرورت شریک کر کے استعمال کرائیں۔

ں:۔ تخم کتاں کا بدل تخم حلبہ ہے، نسخے میں جس قدر تخم کتاں ڈالنے ہوں، اسکے نہ ملنے پر اسی قدر تخم حلبہ (میتھی کے بیج) شامل کر لینے چاہئیں۔

مقدار خوراک:۔ تخم کتاں کی کامل خوراک چھ ماشہ سے سوا تولہ تک مقرر ہے لیکن عام طور پر بعض تین ماشے سے چھ ماشے تک یا کم و بیش بھی استعمال
تے ہیں۔

افعال و خواص ۔ تخم کتاں ہر قسم کے اورام کو تحلیل کرتے ہیں، طبیعت کو نرم کرتے، بلغم کے نضج و اخراج میں مدد دیتے ہیں ۔ جالی اور نفاخ ہیں، احشاء کے دردوں کو تسکین دیتے ہیں، مدر حیض اور مدر بول ہیں، اور سنگ گردہ کے اخراج میں نہایت مفید و مجرب ہے، دمہ، سرفہ بلغمی اور نزلہ بارد میں بکثرت مستعمل ہیں، اس کا کپڑا پہننا حرارت کو تسکین دیتا ہے اور پسینہ خشک کرتا، خارش و ورم کو کم کرتا ہے، لیکن گرم مزاج والوں کو موسم گرما میں زیب تن کرنا چاہیئے کیونکہ وہ سرد و خشک ہوتا ہے ۔ اس میں جوئیں بہت کم پڑتی ہیں ۔ السی کی چھال اور پتے دماغ کے سدے کھولنے اور زکام بہانے میں مفید ہیں، صرف چھال جلا کر چھڑکنا جریان خون کو روک دیتا ہے اور زخموں کو بہت جلد مندمل کر دیتا ہے، اسکے پھول مفرح اور مقوی قلب ہیں ۔

مخصوص اثرات ۔ ہندوستان ایک گرم ملک ہے، لہذا یہاں گرمیوں میں السی کا بہت کم استعمال ہوتا ہے لیکن موسم سرما میں بکثرت برتی جاتی ہے ۔ عوام اس میں بادام، پستہ اور گھی، شکر سفید وغیرہ ملا کر طاقت و قوت کو بحال رکھنے کیلئے استعمال کرتے ہیں جس سے درد کمر اور کثرت بول وغیرہ امراض رفع ہو جاتے ہیں ۔ دواء امراض آلات تنفس کھانسی اور نزلہ وغیرہ میں کافی استعمال ہوتی ہے، اطبائے قدیم مدر بول و شیر اور سنگ گردہ و مثانہ کے دفعیہ میں بالخاصہ مفید و مجرب بیان کرتے ہیں ۔

طریق استعمال ۔ تخم کتاں چونکہ محلل اورام، ملین طبع اور مسکن اوجاع ہوتے ہیں ۔ اسلئے ہر اقسام کے اورام تحلیل کرنے اور پھوڑے پھنسیوں پر اسکا ضماد کرنے یا بشکل گرم پلٹس باندھنے سے بہت جلد ورم تحلیل ہو جاتا ہے، درد اور جلن میں افاقہ ہو جاتا ہے اگر ورم میں مادۂ غلیظ پیپ وغیرہ پیدا ہو گئی ہو تو اسکے اخراج میں السی کے بیج معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں ۔ اورام ظاہری کو دفع کرنیکے علاوہ اندرونی اعضاء کے اورام مثلاً ذات الریہ، ذات الجنب ورم عروق خشنہ، ورم باریطون، ورم مفاصل، ورم جگر اور کھانسی وغیرہ اور دیگر سوزشی امراض میں تخم کتاں کوفتہ کا ضماد کرنا بہترین اثرات دکھاتا ہے ۔ ان اورام باطنی کے لئے اسکی تاثیر کو قوی تر اور زود اثر بنانے کیلئے سولہ السی میں ایک حصہ رائی کا سفوف چھڑک کر ضماد کرنا زیادہ مفید و مجرب ہے، جوڑوں کے درد اور سوزش و جلن کی تخفیف کے لئے اس میں ہموزن اسپغول ملا کر باندھنا مفید و مجرب ہے ۔

ملین و مدر ہونیکی وجہ سے تین ماشہ ہر روز کھانا، طبیعت کو نرم کرتا ہے، پیشاب، دودھ، اور حیض کو جاری کرتا ہے، جلا کی خاصیت کی وجہ سے سرکہ وغیرہ کے ہمراہ پیس کر طلا کرنیسے چھائیں، داد اور شور لینیہ دور ہو جاتے ہیں ۔

تخم کتان کا لعاب پانی میں نکال کر آنکھ میں ٹپکانا اور ارد گرد لیپ کرنیسے رمد چشم کے لئے مفید ہے ۔ تخم کتاں بریاں کا سفوف ۳ ماشہ دن میں تین مرتبہ پانی کے ہمراہ استعمال کرنیسے قابض تاثیر ظاہر اور اسہال کے روکنے میں مفید و معمول ہے ۔ السی جلا کر اور بہت باریک پیس کر زخموں پر چھڑکنا انکو خشک کرتا ہے، انکی سوزش، درد، اور ورم کو زائل کرتا ہے، منضج و مخرج بلغم ہونیکے باعث نزلہ بارد، سرفہ بلغمی، اور ضیق النفس وغیرہ میں نہایت مفید ثابت ہوتا ہے ۔ تخم کتاں پیس کر شہد خالص دوچند میں ملا کر چٹانے سے یا مطبوخ کتاں پلانے سے بلغم خارج ہو کر سینہ کی تنگی، سرفہ بلغمی، نزلہ، دمہ، وغیرہ امراض آلات تنفس دور ہو جاتے ہیں ۔ السی چونکہ مادہ کی تلطیف بھی کرتی ہے، اس لئے شدت سعال میں جو سوزش اور خراش حلق میں پیدا ہو جاتی ہے ۔ اُسے بہت فائدہ پہنچاتی ہے ۔

تخم کتاں کوفتہ جوشاندہ پلانے سے قے بآسانی ہو جاتی ہے ۔ اور بلغم خارج ہو کر سینہ رطوبات سے پاک و صاف ہو جاتا ہے ۔

ورم گردہ اور مثانہ کیلئے بھی مفید ہے، قرحہ مجری القضیب (سوزاک) میں بھی اکثر استعمال کرایا جاتا ہے ۔ سنگ گردہ کے اخراج میں اسکا جوشاندہ بکثرت پلانا بہت مجرب بیان کیا جاتا ہے ۔ آبزن کرنے، اور حقنہ کرنیسے رحم، اور ورم و قروح امعاء کے لئے بھی نافع ہے ۔ شہد و فلفل سیاہ کے ہمراہ استعمال کرانیسے ورم طحال کے لئے مفید اور باہ کو طاقت دینے میں مؤثر ہے ۔

یادداشت ۔ تخم کتاں کو سرسوں کے مانند کولہو میں پلوا کر تیل نکالا جاتا ہے، روغن کتاں مزاجاً گرم و تر ہوتا ہے، اور یہ بھی محلل اورام و مسکن اوجاع اور جالی ہے ۔ محلل و مسکن ہونیکی وجہ سے اوجاع مفاصل میں اسکی مالش بکثرت کیجاتی ہے جالی ہونیکے باعث کلف و داد وغیرہ جلدی امراض میں طلا کیا جاتا ہے ۔ نافع اورام ہونیکی وجہ سے یہ بطور حقنہ استعمال کرایا جاتا ہے، جسکے استعمال سے قروح امعاء، معاء مستقیم اور قولون کے زیریں حصہ کے اندر کے سدے کو نکالتا ہے، بہت سی مرہموں میں بطور جزو اعظم شریک کیا جاتا ہے ۔ روغن کتاں" اور چونے کا پانی ہموزن ملا کر بطور مرہم لگانے سے جلے ہوئے مقام کے درد و جلن اور سوزش کو فوراً تسکین دیتا ہے، اس سے زخم بہت جلد خشک ہو جاتے ہیں ۔ اگر اس میں کاربالک ایسڈ دو فیصدی کا اضافہ کر لیا

...ائے تو زیادہ مفید و زود اثر ہو جاتا ہے۔ جلے ہوئے مقام کے زخم کو متعفن ہونے سے محفوظ رکھنے میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔

مجربات و مرکبات کتاں

ضماد کتاں

صفتہ:- تخم کتاں کوفتہ ۶ تولہ۔ خردل کوفتہ ایکتولہ، جوش دیا ہوا پانی ۳۰ تولہ، دونوں چیزیں گرم پانی میں تھوڑی تھوڑی ڈالکر ہلاتے رہیں کہ کیپ کی شکل ہو جائے

ترکیب استعمال:- اس میں سے حسب ضرورت لے کر مقام ماؤف پر چپکا دیں۔

فوائد:- ذات الریہ، اور ذات الجنب وغیرہ سوزشی امراض میں بہت مفید و مجرب اور معمول مطب ہے۔ پھوڑے پھنسیوں کے پکانے اور مواد کے اخراج میں بھی بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

چائے کتاں

صفتہ:- السی نیمکوفتہ پانچتولہ۔ گل بنفشہ تین تولہ، دارچینی ایکتولہ، ایک سیر پانی میں خوب جوش دیں۔ نصف رہ جانے پر مل چھان کر سرد بوتل میں رکھیں۔

ترکیب استعمال:- دن میں دو تین مرتبہ پانچ پانچتولہ کی مقدار میں گرم کر کے استعمال کریں۔

فوائد:- نزلہ، زکام، کھانسی، سوزش مثانہ میں مجرب و معمول مطب چیز ہے جیض و پیشاب کھلکر آتا ہے۔

لعوق کتاں

صفتہ:- تخم کتاں تین تولہ، تخم حلبہ تین تولہ، مغز چلغوزہ پانچتولہ، مغز حب القطن پانچتولہ، شہد خالص سہ چند ادویہ؛ دوائیں کوٹ پیس کر شہد کے قوام میں ملا کر لعوق تیار کریں۔

ترکیب استعمال:- تین ماشہ سے ایکتولہ تک صبح، دوپہر، شام کو عرق گاؤزباں دس تولہ کیساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- کھانسی، دمہ، گرفتگی آواز اور کوے کی سوزش میں بہت نافع ہے۔ حنجرہ کی یبوست میں بھی مفید و موثر ہے۔

لعوق کتاں دیگر

صفتہ:- تخم کتاں، مغز بادام شیریں، ہر ایک پانچتولہ باریک پیس کر شہد خالص سہ چند میں ملا کر لعوق تیار کریں۔

ترکیب استعمال:- تین ماشہ سے چھ ماشہ تک صبح دوپہر شام پانی یا چاء وغیرہ مناسب بدرقہ کے ساتھ دیں۔

فوائد:- خشک کھانسی اور دمہ میں مجرب و مفید اور معمول مطب ہے۔

معجون ضیق النفس

ضیق النفس اور سرفہ بلغمی کیلئے ایک مجرب اور معمول مطب دوا ہے، کثیر الفوائد اور کم خرچ ہے، علاوہ ازیں مقوی باہ ہے، گندہ دہنی کو رفع کرتی ہے اور آواز کو کھولتی ہے۔ صفتہ:- تخم کتاں پانچتولہ، آرد اصل السوس ۵ تولہ دارچینی ڈھائی تولہ، تخم اسپند ڈھائی تولہ، شہد خالص سہ چند ادویہ، دوائیں کوٹ پیس کر شہد کے قوام میں ملا کر معجون تیار کریں۔

ترکیب استعمال:- سات ماشہ سے ۱ تولہ تک صبح و شام استعمال کرائیں۔

فوائد و منافع خاص:- ضیق النفس اور سرفہ بلغمی کیلئے خاص الخاص معجون ہے، اور باہ کی قوت کو بحال کرنے میں بھی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

مطبوخ کتاں

صفتہ:- تخم کتاں کوفتہ ۱ تولہ، اصل السوس مقشر ایکتولہ، نبات سفید دو تولہ، ایکپاؤ پانی میں جوش دیں اور مل چھانکر نیم گرم پلائیں۔

فوائد:- ضیق النفس کے دورے کو روکنے میں مجرب و زود اثر ہے۔ لب المجربات کی منقول اور "صدیقی مطب" سیالکوٹ میں عرصہ ۱۰ سال سے معمول ہے۔

مطبوخ دیگر

صفتہ:- تخم کتاں چار ماشہ، گل زوفا ۴ ماشہ، بیخ بنفشہ ۵ ماشہ، بیخ بادیان ۵ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، اصل السوس ۹ ماشہ، پرسیاؤشاں ۶ ماشہ، انجیر زرد تین عدد، مویز منقیٰ، سات عدد، نبات سفید دو تولہ۔ ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور پلائیں۔ فوائد:- نزلہ زکام، کھانسی، دمہ، اور سرفہ بلغمی میں مفید و مؤثر اور معمول مطب ہے۔

حب سعال

صفتہ:- تخم کتاں دو تولہ، رب السوس ایکتولہ، مغز بادام شیریں ایکتولہ، مغز کدو شیریں ۱ تولہ، مغز اخروٹ بریاں ایکتولہ، نشاستہ ایکتولہ، کتیرا ایکتولہ، صمغ عربی ۱ تولہ، بہدانہ ایکتولہ، زعفران ۲ ماشہ، مصری کوزہ پانچتولہ، دوائیں کوٹ پیس کر شہد کے ہمراہ کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ ترکیب استعمال:- ایک ایک گولی منہ میں رکھکر چوسیں۔ بچوں کے لئے حسب عمر گولی یا آدھی گولی پانی میں گھول کر پلائیں۔

معلومات

جنگ کی زہریلی گیسیں
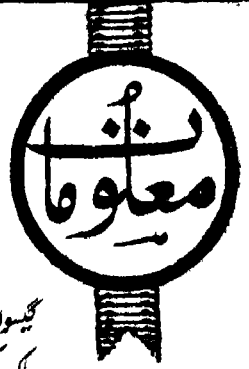
بین الاقوامی انجمن اور اُسکے وضع کئے ہوئے قوانین اپنی وقعت کھو چکے ہیں، اطالیہ نے حبش پر حملہ اور بالآخر قبضہ کرکے اس مفید اور کارآمد انجمن کو ایک عضو معطل بنادیا اور کسی طرح اُمید نہیں کیجاسکتی کہ آئندہ لڑائیوں میں گیسوں کے استعمال کے متعلق کوئی سلطنت اپنے آپ کو اس قانون کا پابند رکھے جو ۱۹۲۵ء میں جنیوا میں پاس ہوا تھا ہر ملک کی شہری آبادی کو اب اس قسم کے خطرات لاحق ہوگئے ہیں کہ اگر جنگ ہوئی تو دشمن کے طیارے زہریلی گیسوں کے بم برساکر جینا دشوار کردینگے۔ ان گیسوں کے اثر سے محفوظ رہنے کے ذرائع ابھی سے ہر ملک میں مہیا کئے جارہے ہیں، کیونکہ اس قسم کے انتظامات وقت کے وقت نہیں ہوسکتے۔

ایسی گیسیں جو جنگ میں استعمال کرنیکے لئے کافی مقدار میں تیار کیجاسکیں صرف چند ہیں ان میں سے بعض کو مستقل کہا جاتا ہے اور بعض کو غیر مستقل۔ مستقل گیسوں سے ایسی گیسیں مراد ہیں جو ٹھوس یا سیال صورت میں ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ ایک مدت دراز تک بخارات بن کر اُٹھتی رہتی ہیں۔ غیر مستقل گیسیں ہوائی صورت میں ہوتی ہیں اور ہوا کے ساتھ ساتھ اُٹھتی اور اس میں مل کر تھوڑی دیر میں غائب ہوجاتی ہیں۔

گیسیں بالعموم چار قسم کی ہیں۔

(۱) دم گھونٹ دینے والی، ان سے پھیپھڑوں میں سخت خراش پیدا ہوجاتی ہے، اور اس قسم کی گیسیں کلورین اور فاسجین ہیں، کلورین سے سخت خراش ہوتی ہے اور آنکھیں ناک، حلق سب متورم ہوجاتے ہیں، نمونیا اور شدید کھانسی ہوجاتی ہے۔ یہ غیر مستقل گیس ہے، گذشتہ جنگ عظیم میں خاص طور سے جو گیس استعمال کی گئی تھی اور جس نے ہزارہا انسانوں کی جان لی وہ فاسجین ہے، اس کا حملہ پھیپھڑوں میں ہوکے خانوں پر ہوتا ہے اور یہ صاف ہوا کو خون تک نہیں پہونچنے دیتی۔ یہ بھی غیر مستقل قسم کی گیس ہے۔

(۲) ناک پر اثر کرنیوالی گیس۔ اسمیں سنکھیا کے مرکبات سے پیدا ہونیوالی بعض گیسیں ہیں جن میں سے ڈائی فینل کلورو آرسین زیادہ مشہور ہے۔ ان کا ذراسا جزو بھی ناک میں پہونچ جائے تو آدمی چھینکوں کی وجہ سے بے تاب ہوجاتا ہے۔

(۳) اشک آور گیسیں۔ ان میں غیر مستقل قسم کی گیس کلورایسی ٹوفینون ہے، اور مستقل قسم کی ایتھل آیوڈوایسی ٹیٹ اور برومو بینزل سائنائڈ ہیں۔ انکے اثر سے آنکھوں سے بکثرت آنسو جاری ہوجاتے ہیں اور آدمی دیکھنے سے معذور ہوجاتا ہے، ناک اور کانوں پر اثر کرنے والی گیسوں کے اثرات عارضی ہوتے ہیں اور کوئی مستقل خرابی نہیں پیدا ہوتی۔

(۴) آبلہ انگیز گیسیں۔ اس گیس کو مسٹرڈ گیس بھی کہتے ہیں، کیونکہ بہت سے لوگوں کو اسکی خوشبو رائی کیطرح معلوم ہوتی ہے یہ مستقل قسم کی گیس ہے اور جہاں جہاں بدن پر لگتی ہے وہاں آبلے ڈالدیتی ہے، اس گیس کے مارے ہوؤں کا علاج بھی بہت مشکل ہے۔

پھر پُرانے علاجوں کی طرف واپسی

کسی زمانے میں جونکیں لگانا ایک بہت ہی عام علاج تھا، ہر قسم کے درد اور ورم میں سوزش و حدت رفع کرنیکے لئے جونکیں لگادی جاتی تھیں۔ آہستہ آہستہ اس طریق علاج سے بددلی پیدا ہوتی گئی اور موجودہ زمانے میں اسے ایک فضول اور دقیانوسی طریق علاج خیال کیا جانے لگا تھا۔

پھر وہ دیکھکر کہ خصوصیت کیساتھ وریدوں کی سوزش میں ان کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے ڈاکٹروں نے اسی پرانے علاج کی طرف توجہ کی ہے۔
دوا فروش سے جونکیں لے کر انہیں شراب پینے کے گلاس میں ڈالدیا جاتا ہے جس جگہ جونکوں کا چمٹانا مقصود ہے گلاس لگانے سے پہلے اس
م کی جلد کو گرم پانی اور صابون سے دھوکر ایک ذرا سا شربت لگا دیتے ہیں۔ عام طور پر جونکیں آدھ گھنٹے سے لیکر ڈیڑھ گھنٹے کے اندر چھوٹ جاتی
اور آٹھ سے دس سنٹی میٹر تک خون چوس لیتی ہیں، اگر انہیں جلد چھڑانا منظور ہو تو انکے اوپر ذرا سا نمک کا پانی ڈالنا یا انکے قریب ایتھر میں بھگو کر
ی روئی رکھدینا کافی ہے۔ ان سے گھنٹوں بعد تک خون رستا رہتا ہے اور جسم سے خارج شدہ خون کی کل مقدار بیس سے پچاس سنٹی میٹر تک
پہنچ جاتی ہے۔ اس درمیان میں خون روکنا منظور ہو تو ذرا سا کلورائڈ آف آئرن (فولاد کا ایک مرکب) یا سلور نائٹریٹ (چاندی کا ایک مرکب)
دیا جاتا ہے۔

بالوں کی سپیدی

گنج کی طرح بالوں کی سپیدی بھی بڑھاپے کی ایک علامت ہے لیکن جوانی میں بھی امراض کے نتیجہ سے یا دماغی افکار اور صدمات کی وجہ سے بال اوقات
سپید ہو جاتے ہیں۔ بالوں کا رنگ اس رنگین مادے پر منحصر ہے جو بالوں کی جڑمیں پیدا ہوتا ہے۔ اس رنگ میں جب بھی تبدیلی ہوگی تو اسکی ابتدا
نہ بال کی جڑ سے ہوگی، اس قبل از وقت سپیدی کو رنگینی میں بدلنے کے لئے کوئی مخصوص دوائیں نہیں ہیں، تاہم اگر سر کی جلد تک دوران خون میں
لیے پیدا کر دیجائے تو جس طرح گنج کو فائدہ پہونچتا ہے اس کیفیت کو بھی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

انناس اور پایوریا

امریکہ کے مشہور و معروف سائنسداں ڈاکٹر جے اے، کلیبان کی ایک تازہ رپورٹ نے انناس کی قدر و قیمت ڈاکٹروں اور دانت کے مخصوص
الجوں کی نظروں میں بہت بڑھادی ہے، یہ رپورٹ ان انناسوں کے متعلق ہے جو ٹین کے ڈبوں میں بند ہو کر آتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے
ئی کی یونیورسٹی میں مسلسل دو سال تک تجربات کرنیکے بعد یہ رپورٹ پیش کی ہے اور علاوہ دیگر باتوں کے انناس کے متعلق یہ اعلان کیا ہے
ض اسکروی کے دور کرنیکے لحاظ سے یہ ایک ایسا پھل ہے کہ جس پر سب سے زیادہ بھروسہ کیا جا سکتا ہے اور جو ہر موسم میں دستیاب ہو سکتا ہے، اسی
ٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ شکاگو یونیورسٹی کے ڈاکٹر ہینک نے دانتوں کے امراض اور مختلف خوراکوں کے ان پر اثرات کا مدتوں مطالعہ کر کے
یہ دریافت کیا ہے کہ کثرت کیساتھ مانع اسکروی غذائیں جن میں کہ وٹامن سی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے استعمال کرانے سے بہت سے مریض جو پایوریا
نتوں کے گلنے کی بیماریوں میں مبتلا تھے اس طرح شفایاب ہوئے کہ حیرت ہو گئی، یہ بات مسلم ہے کہ ٹین میں بند کئے ہوئے انناس میں وٹامن سی
مقدار اسی قدر موجود ہوتی ہے جتنی ان غذاؤں میں تھی کہ جو ڈاکٹر ہینک نے استعمال کی تھیں، اور اسکے علاوہ اس میں وٹامن اے، اور بی،
ی بھی کافی مقدار میں ہوتے ہیں۔

چوب بلساں

شاید بلساں کا حال آپنے نہ سنا ہوگا۔ اسکی لکڑی دنیا میں سب سے ہلکی ہوتی ہے، یہ مشہور و معروف درخت وسطی امریکہ اور جزائر غرب الہند
پایا جاتا ہے، چوب بلساں اپنے ہلکے پن میں کارک سے نصف اور سفید تار پین کی لکڑی سے ایک تہائی ہوتی ہے۔
سبک ترین ہونیکے باوجود لکڑی خاصی مضبوط اور لچکدار ہوتی ہے، چوب بلساں کشتیوں میں بالخصوص مستعمل ہے علاوہ بریں برقی
بار کی حفاظت کے کام بھی آتی ہے کیونکہ یہ برق سے متاثر نہیں ہوتی، اسکے غیر معمولی ہلکے پن کی وجہ سے اسکے خلیات کی درتی تہیں دیواروں
و ٹھریوں کی ساخت کی طرح ہوتی ہیں۔ یہ شل بندوق کی نالی کے گاؤدم ہوتی ہیں، جن میں ہوا بھری ہوتی ہے تاوقتیکہ اسکو پہلے ایک حفاظتی
الہ نہ لگایا جائے وہ استعمال کے قابل نہیں ہوتی۔ اس مسالے کا خاص جزو بیرا میں ہے اس کا درخت بہت جلد بڑھتا ہے، چار پانچ برس کا

فٹ پچاس فٹ بلند ہو جاتا ہے، اور تقریباً ایک فٹ دور میں ہوتا ہے، پتے بھی بے شمار ہوتے ہیں۔ بعضوں کی لمبائی تو ڈھائی فٹ ہو جاتی ہے

دنیا کا سب سے بڑا مکوڑا

جامعۂ نیویارک کے شعبۂ جنرل سائنس (ادارہ علمیہ عمومی) نے ایک ایسا کیڑا دریافت کیا ہے جو دنیا میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا کیڑا ہے۔ اس کی لمبائی پچھلی ٹانگوں سے اگلے مجاسوں تک پندرہ انچ پائی گئی ہے، یہ نیوگنی واقع جزائر شرق الہند میں پایا گیا ہے۔

اسلاف کی آسائش و آرائش کے سامان

ہمارے اسلاف تیرھویں صدی عیسوی تک بغیر شکر استعمال کئے ہوئے رہے، کوئلے کے بغیر انہوں نے چودہ صدی تک بسر کی اور پندرہویں صدی عیسوی تک ان کو مکھن نصیب ہوا، اور روٹی بغیر مکھن کھاتے رہے۔

تمباکو اور آلو ان کو سولہویں صدی تک نہ مہیا ہو سکے اور اشیائے آسائش مثل چائے، کافی، اور صابون، اور چھتری ہمارے اجداد کو سترہویں صدی تک نہ بہم پہونچ سکی۔

اور سنیئے، اٹھارھویں صدی عیسوی تک لیمپ اور پنڈنگ کبھی نہ میسر آسکے۔

ریل گاڑیاں، تار برقی، گیس کی روشنی، دیا سلائی اور کلوروفارم جو بیہوشی طاری کر دیتا ہے۔ انیسویں صدی تک عالم وجود میں آئے تھے۔

معمل میں خون سازی

تحقیقات طبی کے ادارہ راک فیلر واقع امریکہ میں تازہ ترین تجربات مصنوعی خونسازی کی ایجاد پر منتج ہوتے ہیں، پھر خوبی یہ ہے کہ یہ خون مختلف اعضا کی مدد سے غیر معینہ مدت تک تازہ رہ سکتا ہے۔

جانوروں کے بریدہ اعضا ایسے آمیزے میں رکھے جاتے ہیں جو انگوری شکر، انسولین، تھائرآکسین (خلاصہ غدۂ درقیہ) اور قدرے قدرتی خون پر مشتمل ہوتا ہے۔

یہ خون جب میکانی دل سے مختلف بافتوں میں دوڑایا جاتا ہے تو وہ نہایت سرعت سے بڑھنے لگتا ہے اور زوال پذیر نہیں ہوتا۔

انڈے کی عمر

بعض ڈچ سائنسدانوں نے ایک ایسا طریقہ دریافت کر لیا ہے جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ انڈا کتنے دنوں کا ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ انڈے کو الٹرا وایولٹ روشنی (بالائے بنفشجی شعاعیں) کے سامنے رکھیے، اگر انڈا تازہ ہے تو اس سے سرخ روشنی نکلیگی، اگر بالکل تازہ نہیں ہے تو اسکی روشنی کسی قدر نیلگوں ہوگی، انڈا جس قدر پرانا ہوگا اسی قدر نیلگوں رنگ زیادہ گہرا ہوگا۔

دیسی طبوں کی ہردل عزیزی

حکومت پنجاب نے لاہور کے آیورویدک اور طبیہ کالجوں کی کارگزاری کے متعلق جو روداد شائع کی ہے اسمیں اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ ان کالجوں کے فارغ التحصیل طلبہ پریکٹس کر کے یا کسی لوکل بورڈ میں ملازمت حاصل کر کے حصول معاش میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ دیانند آیورویدک کالج میں ۱۹۷ طلبہ داخل ہوئے۔ "ویدکویراج" کے امتحان میں ۴۶ طلبہ شریک ہوئے جن میں سے ۲۹ پاس ہو گئے، "ویدداھیتی" کے امتحان میں سے بارہ کامیاب ہوئے، طبیہ کالج کے رجسٹر میں سال گذشتہ ۱۶۴ طلبہ کے نام درج تھے یعنی اس سے گذشتہ سال کی نسبت ۲۴ طلبہ زیادہ داخل ہوئے، ان میں سے ۱۰۶ مسلمان ۵۱ ہندو اور سات سکھ تھے۔ "حکیم حاذق" کے امتحان میں ۷۷ میں سے ۵۶، اور "زبدۃ الحکما" کے امتحان میں سے چار طلبہ کامیاب ہوئے، بحیثیت مجموعی مسلمان طلبہ کی کمی کا راز یہ ہے کہ پنجاب میں متعدد مقامات پر طبی تعلیم کا انتظام موجود ہے اور طالبان مختلف طبی مدرسوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

بیاض خاص کے دو نسخے

ازجناب حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آباد

حب مقوی اعظم یہ گولیاں اعصاب کو قوت دینے میں اپنا نظیر نہیں رکھتیں، حرارت عزیزی کو بڑھاتی ہیں، اور مردانہ آلات تناسل کے ضعف کو دور کرتی ہیں۔

نسخہ:- زعفران، کبابہ خنداں، دارچینی، عاقرقرحا، ریگ ماہی، خولنجان، ہرایک ایک تولہ، مروارید سائیدہ تین ماشہ، مشک خالص تین ماشہ، عنبر اشہب پانچ ماشہ، کشتہ طلا، ایکماشہ، سب چیزوں کو کھرل کر کے، شہد ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں، اور ہر روز رات کو ایک گولی استعمال کریں، کھٹی چیزوں سے پرہیز۔

روغن مقوی اعظم یہ سست اور کمزور لوگوں کے لئے اکسیر ہے، مخلوق کے لئے بہت مفید ہے قطعی بے ضرر ہے۔

نسخہ:- مغز سر خر جوان ایک عدد، گرگٹ کلاں دو عدد، گندھک آملہ سار تین چھٹانک، لباب چار تولے، خراطین مصفیٰ ۲ تولہ، مینڈک صحرائی کلاں ایک عدد، گرگٹ اور مینڈک کے پیٹ کو آلائش سے صاف کر کے قیمہ کرلیں اسکے بعد سب چیزوں کو ایک دو روز اچھی طرح کھرل کر کے گولیاں بنالیں اور پتال جنتر کے ذریعہ روغن حاصل کریں۔

ذیابیطس کے لئے ایک مجرّب نسخہ

ازحکیم محمد محفوظ عالم صاحب قریشی کولور

گل نیلوفر دو تولہ، مغز تخم خیارین دو تولہ، مغز کنول گٹہ دو تولہ، موصلی سفید ایکتولہ، کنجد مقشر دو تولہ، مغز تخم کدوے شیریں ایکتولہ، مغز تخم تربوز ایکتولہ، چھال گولر دو تولہ، چھال جامن دو تولہ، گلنار ۶ ماشہ، گل ارمنی ۶ ماشہ، مغز تخم پیٹھہ ایکتولہ، کندر ۶ ماشہ، مصطگی رومی تین ماشہ، مغز بہدانہ شیریں ایک تولہ، تخم کاہوئے مقشر ایکتولہ، تخم خرفہ سیاہ ایکتولہ، کشنیز خشک بریاں ایکتولہ، ستاور ایکتولہ، کوٹ چھان کر سفوف کریں، خوراک ۹ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ۔

غذا:- جو مقشر، باجرہ، کودون، لال ساگ، خرفہ کا ساگ، پالک، دال مونگ وغیرہ وغیرہ، اور جوارش جالینوس ۶ ماشہ بوقت خواب ہمراہ آب نیم گرم۔

فوائد:- ذیابیطس اور کثرت بول کے لئے یہ نسخہ میرا معمول مطب ہے، ذیابیطس شکری میں بھی میں نے اس نسخہ کو مفید پایا ہے۔ ناظرین تجربہ فرما کر ہمدرد صحت کے ذریعہ مطلع فرمائیں۔

موسم سرما کیلئے چند خاص مجربات

(ازجناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل میڈیکل)

عرق زردک عنبری تمام اعضائے رئیسہ دل، دماغ، معدہ، جگر، اور باہ کی طاقت کیلئے نہایت اکسیری اثرات رکھتا ہے، خاص طور پر مقوی و مفرح قلب ہے، خون کی افزائش میں بھی لاجواب ہے؛ نسخہ:- تخم گذر، تخم پیاز، تخم ترب، ستاور

بہمن سفید، گاؤزبان، گل گاؤزبان، تودری، بادرنجبویہ، ابریشم مقرض، شقاقل مصری، ہر ایک پانچ تولہ، خولنجان، عود غرقی، قرنفل، الائچی کلاں، دارچینی، درونج عقربی، جوزبوا، بسباسہ، ہر ایک ڈھائی تولہ، زعفران عمدہ نو ماشہ، مشک خالص ۴ ماشہ، عنبر اشہب ۶ ماشہ، آب نخود سیاہ ایک سیر، عرق گاؤزبان دو سیر، عرق گلقند سادہ چار سیر، پانی حسب ضرورت۔ زعفران، مشک اور عنبر کے علاوہ تمام دوائیں نیم کوب کرکے عرقیات میں رات بھگو دیں، صبح حسب معمول، بتولیں عرق کشید کریں۔

قرع انبیق کے منہ پر زعفران و مشک و عنبر کی پوٹلی باندھیں یا خوشبو کے زائل ہونیکا احتمال ہو تو عرق کشید کرنیکے بعد اسی عرق میں کھرل کرکے ملا دیں۔ بس یہی عرق زردک عنبری تیار ہے۔

خوراک ۔ پانچ تولہ یہ عرق، شیر گاؤ گرم ۱۵ تولہ، نبات سفید ۳ تولہ شامل کرکے صبح کے وقت استعمال کریں، اور لبوب کبیر ۶ ماشہ کے ساتھ بھی صبح و شام استعمال کرسکتے ہیں۔

حب نقرئی ضعف باہ، سرعت، اور جریان کے لئے نایاب گولیاں ہیں، نہایت بیش قیمت فوائد کی حامل ہیں مادہ منویہ کی تولید و تغلیظ میں بھی مفید و مجرب ہیں۔ **نسخہ** :- عاقرقرحا، ریگ ماہی، ثعلب مصری، جاوتری، موصلی سفید، اوٹنگن، خولنجان، دار چینی، جدوار خطائی، جائفل، مغز تخم تمر ہندی بریاں ہر ایک ایک تولہ، مازو، موچرس، طباشیر، قرنفل، زعفران ہر ایک ۶ ماشہ، ورق نقرہ چار ماشہ، ورق طلا دو ماشہ۔ سب دواؤں کو بہت باریک پیس کر شہد خالص کیساتھ چنے کے برابر گولیاں تیار کرلیں۔

خوراک :- ایک گولی سے دو گولی تک رات کو سوتے وقت شیر گاؤ نیم گرم کے ساتھ استعمال کریں۔

حب مقوی و ممسک نہایت اعلیٰ درجہ کی ممسک گولیاں قطعی بے ضرر، جریان و احتلام کی حالت میں استعمال نہ کرائیں۔ ضعف باہ کی مایوس حالتوں اور سرعت کے پریشان خاطر مریضوں کو مژدہ صحت و شادمانی سناتی ہیں۔

نسخہ :- زعفران خالص ۶ ماشہ، دارچینی چھ ماشہ، شنگرف رومی ۳ ماشہ، افیون خالص ۳ ماشہ، مازو چھ ماشہ، قرنفل ۶ ماشہ، جائفل ۶ ماشہ، عاقرقرحا ۶ ماشہ، مشک خالص ۳ ماشہ، جندبیدستر تین ماشہ، بیر بہوٹی تین ماشہ، ورق نقرہ ۳ ماشہ، ورق طلا ۱۰ ماشہ، کشتہ مثلث ۱۰ ماشہ، سب دوائیں باریک پیس کر شہد خالص کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔

خوراک :- اگولی صبح شیر گاؤ کیساتھ یا عرق ماء اللحم پانچ تولہ کے ساتھ استعمال کریں، یہ طریق استعمال مستقل صحت کے لئے ہے، وقتی اور ہنگامی امساک کے لئے دو گھنٹے پہلے دو گولیاں استعمال کریں۔ اوپر سے میٹھا ملا کر دودھ نوش کریں۔ اور پان کا بیڑہ کھائیں۔ کیونکہ صفراوی مزاج حضرات میں جوش دماغ پیدا کرتی ہیں۔

پانچ سستے اور مجرب نسخے

از جناب جوگراج صاحب وساوید قصبہ شاہی بریلی

مندرجہ ذیل نسخے میرے مجرب اور معمول مطب ہیں اور موسم سرما کیلئے مفید و مناسب ہیں انکو ہمدرد صحت میں درج فرمادیجئے، اُمید ہے کہ جو صاحب ان کا تجربہ فرمائینگے، وہ ہمدرد صحت کے ذریعہ نتائج سے ضرور مطلع فرمائینگے۔

حب کھانسی نسخہ :- لونگ ایکتولہ، مرچ سیاہ ایکتولہ، پوست بہیڑہ ایکتولہ، کتھ سفید ۳ تولہ، چاروں دواؤں کو پوست درخت کیکر کے جوشاندہ میں ایک دن کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں، ان گولیوں کو منہ میں ڈال کر چوسیں، فوری اثر کرتی ہیں۔

چورن ہاضم ہڑ، بہیڑہ، آملہ، سونٹھ، کالی مرچ، پیپل، لونگ، جوزبوا، بسباسہ، بادرنگ، زیرہ سفید، دھنیا، اجوائن دیسی، انار دانہ، پانچوں نمک ہموزن لیکر حسب دستور سفوف تیار کریں، جملہ امراض معدہ کے لئے نہایت مفید ہے۔

سرمہ شب کوری فلفل سیاہ ایکتولہ، نمک لاہوری ایکتولہ، پھٹکری بریاں ایکتولہ، باریک کریں اور بکرے کی کلیجی کا ایک ٹکڑا آگ پر رکھیں جب اُس سے رطوبت تراوش پانے لگے تو اس پر پسی ہوئی دوا چھڑک دیں خشک ہونے پر کھرچ لیں اور دوبارہ خوب کھرل کرکے سرمہ کیطرح باریک کریں اور بوقت حاجت آنکھ میں لگائیں۔ ——— (باقی مضمون صفحہ ۳۱ پر ملاحظہ کیجیے)

نسخہ جاتِ مفید نسواں!

گذشتہ سے پیوستہ

انتخاب ڈاکٹر عبدالمجید صاحب چغتائی بیرون دہلی دروازہ، لاہور

آرائشات

حمام خوشبو:-

سوڈیم بائیکارب	۳۰ اونس
ایسڈ ٹارٹرک	۲½ "
سولوبل سٹارچ پاؤڈر	۴ "
آئل آف لیمن	۳۰ منم
آئیونون Ionone	۵ "

اجزا کو ملا کر ایک ایک اونس کے قرص بنالیں عند الضرورت ۳۰ گیلن پانی میں ایک قرص شامل کرلیں اور ٹب میں بیٹھ کر غسل کریں بدن کو خوشبودار و ملائم کرتا ہے۔

دیگر:- کیزین Casein ۱۰۰ ڈرام

سوڈیم کارب	۸۰ "
سوڈیم کاربونیٹ	۱۰۰ "
کومیرین Com marin	۱ "

اجزا کو خوب کھرل کرکے ایک ایک اونس کے اقراص بنالیں اور بشرح بالا استعمال کریں جلد کو ملائم اور چمکدار کرتا ہے۔

دیگر:- سوڈیم بائیکارب ۴ اونس

بورکس	۴ "
پوٹاسیم بائیکارب	۱ ڈرام
ایمونیا کلورائیڈ	۱ ڈرام
آئل آف لیونڈر	۱۵ منم
آئل آف نیرولی	۱۰ "
آئل آف روزمری	۱۵ "
آئل آف برگاموٹ	۱۵ "
آئل آف اورنج	۱۵ "

اجزا کو خوب کھرل کرکے ایک ایک اونس کے اقراص بنالیں۔ طریق استعمال بشرح صدر۔

آکسیجن فٹ باتھ:-

سوڈیم پربوریٹ	۲ اونس
سوڈیم بائیکارب	۱ "
منگنیز ڈایا اوکسائڈ	۵ گرین

اجزا کو خوب کھرل کرکے ایک ایک ڈرام کے اقراص بنالیں، عند الضرورت ایک قرص ۲ سیر پانی میں میں حل کرکے پاؤں کو دھو ڈالیں۔ پاؤں کی بدبو کو دور کرتا ہے۔

دیگر:- بورکس ایک ڈرام

سوڈیم کاربونیٹ	۱ "
لیوسوپ	۱ "
آئل آف یوکلپٹس	۱۵ منم

اجزا کو خوب کھرل کرکے ایک ایک ڈرام کے اقراص بنالیں اور بشرح بالا استعمال کریں۔

دیگر:- آئل آف برگاموٹ ۱

آئل آف لیمن	۲
آئل آف نیرولی	۱۰
آئل آف اورنگینیم	۰
آئل آف روزمری	۱۰
بورکس	۱۰
سوڈیم بائیکارب	۱۰

اجزا کو خوب کھرل کرکے ایک ایک ڈرام کے بنالیں اور بشرح بالا استعمال کریں۔

گلگونہ (فیس پاؤڈر)

بسمتھ سب کاربونیٹ	ایک
زنک اوکسائڈ	۳
فرنچ چاک	۴
پری سی پیٹیٹڈ چاک	۴
کارن فلور Cornflour	۵

اجزا کو خوب کھرل کرکے سفوف بنالیں چہرہ پر لگائیں:

دیگر:- رائس سٹارچ Rice Starch ۲۵ گر

کیلسیم کاربونیٹ	"

(بقیہ مضمون صفحہ ۳۰ سے)

اکسیر نمونیا بارہ سنگھا ایک تولہ، اجوائن دیسی ایک تولہ قلمی شورہ ایک تولہ، اجوائن قلمی شورہ کو عرق اجوائن میں پیس کر نغدہ بنائیں اور بارہ سنگھا پر لیپ گل حکمت کریں اور چھ سیر اُپلوں کی آنچ میں کشتہ تیار کریں۔ اور چار رتی یہ کشتہ کسی مناسب عرق مثلاً عرق اجوائن عرق گاؤزباں وغیرہ کیساتھ استعمال **سفوف درد مفاصل** کلونجی، اسگند ہر ایک ۶ ماشہ سفوف کرکے نیم گرم پانی سے کھلائیں۔ مجرب ہے۔

ٹیلک ۳۵ گرین

زنک اوکسائڈ ۵ "

بسمتھ کاربونیٹ ۴ "

زنک سٹیئریٹ

Zinc stearate ۳ گرین

مگنیشیم کاربونیٹ ۲ "

اجزا کو ملا کر خوب اچھی طرح کھرل کریں، پھر ریشمی کپڑے میں چھان کر محفوظ رکھیں، عمدہ فیس پاؤڈر ہے۔

دیگر:- رائس سٹارچ ۶۰ گرین

کیلسیم کاربونیٹ ۱۰ "

ٹیلک ۲۰ "

زنک سٹیئریٹ ۱۰ "

مگنیشیم سٹیئریٹ ۱۰ "

اجزا کو خوب باریک کھرل کر کے محفوظ رکھیں اور بطور فیس پاؤڈر استعمال کریں۔

دیگر:- زنک اوکسائڈ ۱،۱ اونس

سٹارچ ۱ "

ایسڈ بورک ۷۵ء۱ گرین

کمفر بورک ۲۰ "

آئل آف خیرینیئم ۴ منم

ٹیلک ۴ اونس

اجزا کو خوب اچھی طرح کھرل کر کے محفوظ رکھیں اور بطور فیس پاؤڈر استعمال کریں۔

دیگر:- زنک اولیو سٹیئریٹ

Zinc oleostearate ۱،۱ اونس

ایسڈ بورک ۱ "

آئل آف روز ۲ منم

کارن فلاور ۴ اونس

ملا کر خوب کھرل کر کے فیس پاؤڈر بنا لیں۔

دیگر:- بسمتھ سب نائٹریٹ ۱ ڈرام

فرنچ چاک ۲۵ "

کارن فلاور ۳۵ "

کے اولین ۴۰ ڈرام

اجزا کو خوب کھرل کر کے فیس پاؤڈر بنا لیں۔

چہرہ کی سُرخی:-

آلوزان Alloxan ۶ گرین

گلیسرین ایک اونس

منتھول ۲ گرین

یوڈی کلون ۱ اونس

ایکوا ڈسٹلڈ ۲۰ اونس

اجزا کو ملا کر محفوظ رکھیں، عند الضرورت نرم برش سے رخسار اور لبوں پر لگائیں۔ رخسار میں قدرتی سرخی معلوم ہوگی۔

چھائیوں کو دور کرنے کی دوا:-

ایسڈ لکٹک پیور ۴۰ اونس

گلیسرین ۸۰ "

ایکوا ڈسٹلڈ ۶۴۰ "

اجزا کو ملا کر خوب ہلائیں، پھر اس میں:-

ٹنکچر بنزوئین ۳ اونس

شامل کریں، اور

کاربین (نمبر ۴۰) ۴۰ گرین

گلیسرین ۱ اونس

لائیکوار امونیا فورٹ ½ "

ایکوا ڈسٹلڈ ۳ اونس

ملا کر شامل کریں اور تمام دوا کو نرم آگ پر اس قدر گرم کریں کہ امونیا خارج ہو جائے، پھر دو روز کے بعد فلٹر کر کے، سلیوشن آف آیوڈون ——— ایک ڈرام شامل کر دیں، تیار ہے، اگر زیادہ مصفٰی کرنا ہو تو اس میں تھوڑا سا کے اولین ملا کر دوبارہ فلٹر کر لیں۔ اب صبح و شام سے چہرہ پر ملیں چھائیاں دور کرتا ہے۔

دیگر:- پوٹاسیم کاربونیٹ ایک ڈرام

سپرٹ کیمفر ۱ اونس

ٹنکچر بنزوئین ۱ "

ایسنس مسک ۱۰ منم

ایکوا ڈسٹلڈ ۷

یوڈی کلون ۴۰

اجزا کو ملا کر چار پانچ روز تک رہنے دیں، فلٹر کر کے چہرہ پر ملیں۔

دیگر:- ایمونیا کلورائیڈ

زنک سلفو کاربولیٹ ۵

گلیسرین ۱

ایلڈر فلاور واٹر ۳

اورنج فلاور واٹر ۳

اجزا کو ملا کر لوشن بنا لیں اور چھائیوں پر لگائیں۔

دیگر:- ایمونیئم کلورائڈ

لائیکوار ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ

گلیسرین

ایکوا روز

اجزا کو ملا کر لوشن بنا لیں اور چھائیوں پر ملیں۔

دیگر:- بسمتھ سب نائٹریٹ ۲

زنک ایسی ٹیٹ ۵

گلیسرین ۲

سافٹ پیرافن (وائٹ) ۱

لے نولین ۱

آئل آف نیرولی

اجزا کو ملا کر مرہم بنا لیں۔ اور مقام پر اسکی مالش کریں۔

دیگر:- ٹیلک

کے اولین

زنک سٹیئریٹ

۵

زنک اوکسائڈ ۱۰

کیلسیم کاربونیٹ ۰۰

بسمتھ کارب ۲۵

مگنیشیم کاربونیٹ ۰۰

اجزا کو ملاکر ایک روز کا حل کھرل کر کے سفوف بنالیں اور چہرہ پر ملیں۔ چھائیوں کو دور کرتا ہے

دیگر:- زنک اوکسائڈ 1 ڈرام
بسمتھ سب نائٹریٹ 30 گرین
اینڈ آئل 3 ڈرام
لے نولین ایک اونس
گلیسرین 1 ڈرام
سپرٹ کمفر 1 "
روز واٹر 3 "
آئل روز 3 منم

اجزا کو بالترتیب ملاتے جائیں اور خوب کھرل کریں۔ یہ خوشبودار کریم تیار ہوگی۔ جو چھائیوں کو دور کرتی ہے۔

دیگر:- مرکیورک کلورائڈ 12 گرین
کمفر 15 "
زنک سلفیٹ 1 ڈرام
لیڈ ایسی ٹیٹ 1 "
سپرٹ رکٹی فائیڈ 4 "
زردی بیضہ مرغ ایک عدد
ایکوا روز 8 اونس

ترکیب ساخت:- کمفر اور مرکیورک کلورائیڈ کو سپرٹ میں حل کریں، پھر اسمیں زردی بیضہ مرغ اور 6 اونس ایکوا روز ملائیں۔ اب زنک سلفیٹ اور لیڈ ایسی ٹیٹ علیحدہ علیحدہ چار چار ڈرام ایکوا روز میں حل کریں پھر مندرجہ بالا مرکب میں پہلے اسپرٹ ملائیں پھر زنک کا لوشن اور آخر میں لیڈ لوشن، پھر باقی پانی شامل کر کے نرمی کے ساتھ ہلائیں تیار ہے۔ عندالضرورت یہ دوا چھائیوں پر ملیں۔

دیگر:- پوٹاسیم کلوریٹ 1 ڈرام
بوریکس 2 "
گلیسرین 10 ڈرام
ایکوا روز 25 ڈرام
آٹو آف روز 1 منم
سپرٹ رکٹی فائیڈ 4 ڈرام

اجزا کو ملاکر محفوظ رکھیں۔ عندالضرورت چھائیوں پر ملیں۔

چہرہ کی جھریاں دور کرنے کی دوا:-

ایلم 6 ڈرام
ایسڈ بورک 2 "
ٹنکچر بنزوئن 2 "
گلیسرین 1 اونس
ایکوا روز 10 اونس
ایکوا ڈسٹلڈ 20 "

اجزا کو بالترتیب ملاکر لوشن بنالیں۔ گویا پہلے ایلم پھر ایسڈ بورک کو ایکوا ڈسٹلڈ میں حل کریں، پھر گلیسرین اور ٹنکچر بنزوئن ملاکر باقی اجزا ملادیں اور محفوظ رکھیں، اگر ضرورت ہو تو اسے روئی میں سے فلٹر کرلیں۔ اور چہرہ پر ملیں

چہرہ کی کیلیں (بثور لبنیہ)

ایسٹک ایسڈ (30 فیصدی) 2 ڈرام
گلیسرین 3 "
کے اولین 4 "

اجزا کو ملاکر مرہم بنالیں اور رات کو یہ مرہم کیلوں پر لگائیں، صبح تولیہ سے دباکر کیل نکالدیں۔

لدغ حشرات:-

کاربالک ایسڈ 15 گرین
آئیوڈین 30 "
پوٹاسیم آیوڈائیڈ 80 "
ایکوا ڈسٹلڈ 3 اونس

اجزا کو ملاکر محفوظ رکھیں اور مقام لدغ پر بلوری سلائی سے لگائیں۔

دیگر:- کاربالک ایسڈ 10 گرین
منتھول 5 "
زنک اوکسائڈ 1 ڈرام
لارڈ ایک

مرہم بنالیں۔ عندالضرورت مقام پر ملیں۔

بغل اور پاؤں کی بدبو اور پسینہ ک

ایلم اکسی کیٹا 4
ایسڈ بورک 14
منتھول 20
تھائیمول 20
کاربالک ایسڈ 30
آئل آف ونٹر گرین 20

اجزا کو ملاکر محفوظ رکھیں اور مقام پر چھڑکیں۔

دیگر:- منتھول 1
ایسڈ بورک 4
گلیسرین 4
الکحل 16
واٹر 128

لوشن بنالیں اور اسمیں اسفنج تر کر کے کنج ران اور بغلوں میں ملیں۔

بال بڑھانیکا لوشن:-

ریسارسین 10
کلورل ہائیڈریٹ 5
کمفر 2
ٹنکچر کنتھیرڈین [illegible]
الکحل [illegible]
آئل آف جیرینیم 5
آئل آف برگاموٹ 10
آئل آف لیونڈر 25
آئل آف بٹر ایمنڈ 25
گلیسرین [illegible]
ایکوا ڈسٹلڈ [illegible]

لوشن بناکر فلٹر کریں اور صبح و شام جڑوں میں ملیں۔

دیگر:۔ آلیو آئل ۳۲ اونس
الکانئن Alkanin ۱ ڈرام
آئل آف سنے من ۱۵ منم
آئل آف کلوونر ۱۵ "
آئل آف جیرینیم ۲۰ "
آئل آف برگاموٹ ۵ "
آٹو آف روز ۵ "
اجزا کو ملا کر روغن بنالیں اور سر پہ ملیں۔

دیگر:۔ پاوڈر سنکونا ۴ اونس
ایکواڈسٹلڈ ۸ "
ہر دو اجزا کو ملا کر ایک گھنٹہ تک واٹر باتھ پر گرم رکھیں، پھر اس میں آلیو آئل ۴۰ اونس ملا کر اتنی دیر تک آگ پر رکھیں کہ تمام پانی خشک ہو جائے اب تیل کو عمدگی سے چھان لیں اور اس میں
الکانئن ۲ ڈرام
آئل آف برگاموٹ ۴ "
آئل آف لیمن ۲ "
آٹو آف روز ۸ منم
آئل آف نیرولی ۴ "
آئل آف سنے من ۱ "
شامل کر کے خوب ہلا کر محفوظ رکھیں۔

دیگر:۔ کسٹر آئل ۲ اونس
الکحل (۹۵ فیصدی) ۸ "
آئل آف نیرولی ۵ منم
آئل آف روز جیرینیم ۱۰ "
آئل آف بربینا ۵ "
آئل آف لیمن ۳۰ منم
اجزا کو بالترتیب ملا کر ہلائیں، تیار ہے، عمدہ بالوں کا تیل ہے۔

دیگر:۔ روغن بادام ۱۲ اونس
آٹو آف روز ½ ڈرام
الکحل (۹۵ فیصدی) ۶ اونس
بالوں کے لئے عمدہ تیل ہے۔

دیگر:۔ کنتھیریڈین ۱ گرین
کسٹر آئل ۴ ڈرام
آئل آف نٹ مگ ۱۰ منم
آئل آف روز ۲۰ "
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۴ اونس
ملا کر محفوظ رکھیں اور بالوں میں لگائیں۔

دیگر:۔ کونین سلفیٹ ۲۰ گرین
کسٹر آئل ۱ اونس
ٹنکچر آف کنتھیریڈیز ۴ ڈرام
ایکسٹریکٹ آف جیامن ۳ "
یوڈی کلون ۳ اونس
آئل آف بٹر ایمنڈ ۵ منم
آئل آف برگاموٹ ۳۰ "
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۸ اونس
ملا کر ہیر لوشن بنالیں اور بالوں میں لگائیں۔

بفا (بالچھڑ) کے لئے لوشن:۔
مرکیورک کلورائیڈ ۴ گرین
ایسڈ سیلی سیلک ۱۰۰ "
کلورل ہائیڈریٹ ۱۰۰ "
گلیسرین ۳ ڈرام
ایسی ٹون ۴ اونس
الکحل ۸ اونس
ملا کر محفوظ رکھیں اور مقام ماؤف پر جہاں سے سر کے بال اکھڑ رہے ہوں لگائیں۔

دیگر:۔ ایسڈ سیلی سیلک ۳۰ گرین
کلورل ہائیڈریٹ ۱ ڈرام
سوڈیم سلفیٹ ۲½ "
ایکواڈسٹلڈ ۴ اونس
ملا کر لوشن بنالیں اور سر کے بالوں کی جڑوں میں ملیں۔

دیگر:۔ مرکیورک کلورائیڈ ½ گرین
گلیشیل ایسی ٹک ایسڈ ۱۰ منم
ریسارسین ۱۰ گرین
ٹنکچر کنتھیریڈین ۳۰ منم
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۱ اونس
ملا کر لوشن بنالیں اور بالوں کی جڑوں میں لگائیں۔

دیگر:۔ ریسارسین ۵ حصہ
ٹنکچر کیپسیکم ۱۵ "
آٹو آف روز، برائے خوشبو (حسب ضرورت)
کسٹر آئل ۱۰ حصہ
الکحل (۹۰ فیصدی) ۱۰۰ "
ملا کر محفوظ رکھیں اور بالوں کی جڑوں میں لگائیں۔

دیگر:۔ ایسڈ سیلی سیلک ۵ ڈرام
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۲۰ اونس
آئل آف ونٹر گرین ۵ منم
آٹو آف روز ۱ "
آئل آف نیرولی ۱ "
ہیلی اوٹروپین ۲½ گرین
Heliatropine
ان سب اجزا کو ملا کر ہلائیں، پھر اس میں
گلیسرین ۱۰ ڈرام
ایکواڈسٹلڈ ۱۰ اونس
شامل کر کے خوب ہلا کر فلٹر کر لیں تیار ہے بالوں کی جڑوں میں لگائیں، اور ۲، ۴ منٹ تک سر کو ملیں۔

سر کی جوؤں کو مارنے کا لوشن:۔
کونین سلفیٹ ۱۰ گرین
ایسڈ ایسی ٹک ۱ اونس
گلیسرین ۲ "
انفیوژن کوآشیا (فورٹ) ۸ "
یوڈی کلون ۱ "
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۱ "
ایکواڈسٹلڈ [illegible]

اجزا کو ملا کر شیشے میں محفوظ رکھیں اور سر کے بالوں
میں اچھی طرح لگائیں دو گھنٹے کے بعد کنگھی کریں
اسی طرح ہر روز دوا کو استعمال کرتے ہیں۔

دیگر:- تھائیمول ۱۰ گرین
کلورل ہائیڈریٹ ۲ ڈرام
ایسٹک ۱ "
لوشن آف ہیملس ۷ اونس

Solution of Hamamelis

اجزا کو ملا کر بالوں میں اچھی طرح لگائیں۔ اور دو گھنٹہ بعد کنگھی کریں۔

بالوں کے لئے لوشن:-

پوٹاسیم کاربونیٹ ۱ ڈرام
سلیوشن آف ایمونیا ۳۰ منم
گلیسرین ۲ ڈرام
الکحل ۲ اونس، روز واٹر ۸ اونس
ملا کر سر کے بالوں میں صبح و شام لگائیں۔

منجن

سنون مجلی دنداں:-

(۱) کاربالک ایسڈ ۲ گرین
تھائی مول ۱ "
آئل آف ونٹر گرین ۵ منم
ہارڈ سوپ ۳۰ گرین
سوڈیم بائیکارب ۱ ڈرام
کیلسیم کاربونیٹ (پریسی پیٹیٹ) ۱ اونس
اجزا کو ملا کر خوب کھرل کر کے سنون بنالیں اور بطور منجن استعمال کریں۔

(۲) چاک پریسی پیٹیٹ ۸ اونس
کسٹائل سوپ ۲ "
سمندر جھاگ ۳ "
مگنیشیا کاربونیٹ ہیوی ۳ "
چارکول ۱۲ "
ایسڈ بنزوئک ۲ ڈرام
ایسڈ بورک ۱۰ "

آئل آف نیرولی ۱۴ منم
آئل آف کلووز ۴۰ "
آئل آف برامینڈ ۴ "
آئل آف برگاموٹ ۱ ڈرام
آئل آف روز ۱ منم
اجزا کو ملا کر خوب کھرل کریں اور ریشمی کپڑے سے چھان کر سنون بنالیں۔

دیگر:- چاک پریسی پیٹیٹ ۱۶ اونس
شوگر ۲ "
اورس روٹ ۴ "
سمندر جھاگ ۲ "
سوڈیم بائیکارب ۴ "
آئل آف لیمن ۲ "
اجزا کو ملا کر خوب کھرل کر کے باریک کپڑے سے چھان لیں اور بطور سنون استعمال کریں۔

دیگر:- چاک پریسی پیٹیٹ ۲ اونس
کیلسیم فاسفیٹ ۳ "
سوپ ۴ ڈرام
آئل آف نیرولی ۹ منم
آئل آف روز ۵ "
آئل آف پیپرمنٹ ۳ "
کارمین ۱ "
اجزا کو ملا کر خوب کھرل کر کے سنون بنالیں۔

دیگر:- تھائیمول ۲۰ گرین
کمفر ۲۰ گرین کارمین ۲۴ "
سیکرین ۱۰ گرین اورس روٹ ۱½ اونس
سوپ ۱ "
مگنیشیا کارب (ہیوی) ۴ ڈرام
چاک پریسی پیٹیٹ ۱۲ اونس
آئل آف خیر سیشم ۲۰ منم
آئل آف ونٹر گرین ۳ منم
پہلے کارمین، کمفر، اور مگنیشیا کارب کو ملا کر خوب کھرل کریں، پھر دوسرے کھرل میں تھائیمول اور کمفر کو کھرل کریں جب یہ مل جائیں تو اس میں آئل خیر سیشم اور آئل ونٹر گرین ملائیں، اب اس میں چاک ملا کر خوب کھرل کریں اور اول الذکر مگنیشیا کارب کا مرکب تھوڑا تھوڑا کر کے ملاتے جائیں پھر باقی اجزا کو ملا کر خوب کھرل کر کے باریک کپڑے سے چھان کر سنون بنالیں۔

عطریات

آئل آف برگاموٹ ۳½ ڈرام
آئل آف روز جیر سیشم ½ "
آٹو آف روز " "
آئل آف کیسیا ۱۵ منم
الکحل ۲۰ اونس
ملا کر محفوظ رکھیں، عند الضرورت رشا سے کے ذریعے کپڑوں پر چھڑکیں۔

دیگر:- آئل آف لیونڈر ۳۰ منم
آئل آف نیرولی ۵ "
آئل آف روز ۳۰ "
آئل آف برگاموٹ ۲۴ "
ایسنس آف مسک ۲½ ڈرام
ایسنس آف عنبر جیس ۵ "
الکحل ۸ اونس
اجزا کو ملا کر محفوظ رکھیں اور بشرح بالا استعمال کریں۔

دیگر:- آٹو آف روز ۱½ ڈرام
ایسنس آف عنبر جیس ۲½ اونس
ایسنس آف مسک ۱ "
روز واٹر (ٹرپل) ۵ "
الکحل ۲۰ "
اجزا کو ملا کر محفوظ رکھیں، اور بشرح بالا استعمال کریں۔

(باقی آئندہ)

مراسلات

جامعہ طبیہ دہلی میں مجلس اتحاد و مذاکرہ کی تشکیل

بتاریخ ۳۰ر دسمبر ۳۶ء مجلس اتحاد و مذاکرہ جامعہ طبیہ کی تشکیل کیلئے حسب ذیل مینجنگ کمیٹی کے ممبران :-

(۱) مولوی جان محمد صاحب ۔ (۲) حافظ عبدالرشید صاحب قریشی ۔ (۳) مسٹر طاہر سلیم (۴) مولوی شرف الحق صاحب (۵) مولوی عبدالحکیم صاحب (۶) مولوی عبدالقیوم صاحب (۷) مولوی عبدالرؤف صاحب (۸) ممتاز ملتانی صاحب (۹) گوکل چند صاحب (۱۰) پنالال صاحب ۔ کا ایک اجلاس زیر صدارت عالیجناب حکیم مولوی محمد کبیرالدین صاحب قبلہ شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ منعقد ہوا جسمیں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

(۱) مولوی جان محمد صاحب وائس پریذیڈنٹ ۔ (۲) حافظ عبدالرشید صاحب قریشی سکریٹری ۔ (۳) مسٹر طاہر سلیم اسسٹنٹ سکریٹری ۔ (۴) مولوی شرف الحق صاحب خازن ۔

طاہر سلیم
اسسٹنٹ سکریٹری

پٹیالہ میں اطبا کا عظیم الشان اجتماع

مارچ ۳۷ء میں آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس پٹیالہ کا اجلاس چہارم نہایت شان و شوکت اور عظمت و وقار کے ساتھ منعقد ہوگا۔ کانفرنس کا یہ اجلاس بعض اہم مباحث کے پیش نظر نہایت ضروری ہے اور اسمیں طب قدیم کے لئے آئندہ بہترین نظام مرتب کیا جائیگا۔ ابھی سے ایسی تدابیر اختیار کیجارہی ہیں جس سے اجلاس بارونق اور کامیاب ہو اور زیادہ سے زیادہ اطبا شریک اجلاس ہو سکیں۔

کانفرنس کی ممبری کا چندہ صرف ۴ر سالانہ ہے، اور یہ معمولی پیسے صرف اسلئے رکھے گئے ہیں کہ دفتری اخراجات میں سہولت ہو۔

ہر طبیب کا

فرض ہے کہ خود ممبر بنے اور دوسرے اطبا کو ممبر بنائے۔ ہر ایک گاؤں، ہر ایک قصبہ اور ہر ایک شہر میں کانفرنس کی سب کمیٹیاں بنائی جارہی ہیں، اور ہر روز اس کا حلقہ وسیع ہو رہا ہے، آپ بھی ممبر بنکر اور دوسروں کو ممبر بناکر کمیٹیاں قائم کرکے باضابطہ الحاق کی اطلاع دیجئے، اور ممبری کے فارم اور قواعد و ضوابط مرکزی دفتر (پٹیالہ) سے طلب کیجئے۔ اور دلمیں ٹھان لیجئے کہ مارچ میں پٹیالہ تشریف لاکر اجلاس میں شرکت فرمائینگے اور فن کے لئے ایثار و قربانی کے عام مظاہرہ میں سب سے آگے ہونگے۔

جنرل سکریٹری آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس پٹیالہ

نقشہ پیدائش و اموات بلدیہ دہلی من ابتدائے ۲۹ نومبر لغایتہ ۱۹ر دسمبر ۱۹۳۶ء

مردم شماری ۱۹۳۱ء		۳،۴۷۵۳۹
پیدائش	مرد	۵۵۳
	عورتیں	۵۴۷
	کل	۱۰۱۰
اموات	مرد	۲۱۷
	عورتیں	۲۲۶
	کل	۴۴۳
اسباب اموات	ہیضہ	۰
	چیچک	۳۶
	طاعون	۰۰
	مختلف اقسام بخار	۲۰۸
	پیچش و اسہال	۱۳
	امراض آلات تنفس	۱۰۱
	صدمات	۵
	جملہ دیگر عوارض	۷۰
	خسرہ	۱
بچے جو ایک سال سے کم عمر میں فوت ہوئے	لڑکے	۷۳
	لڑکیاں	۶۹
	کل	۱۴۲
شرح فی ہزار	پیدائش	۵۳،۲۴
	اموات	۲۵،۳۳

جوابات

(۹۵) **ٹخنہ کا درد** :- جملہ خرابیاں ایام کی خرابی سے ہیں حسب ذیل نسخہ بناکر استعمال کرائیں۔ نسخہ :- تخم کرفس، بادیان دیسی، بادیان رومی ہر ایک نو ماشہ، تخم خربزہ ایک تولہ، مغز خیار قلبیر سوا تولہ خیسانده یا جوشانده بنائیں اور ساڑھے چار ماشہ روغن بادام شیریں ملاکر پلائیں ہفتہ عشرہ کے استعمال سے شکایت جاتی رہیگی، اور یہ روغن بناکر مالش کریں۔ روغن تارپین، سرکہ کہنہ، زردی بیضہ مرغ سب ہموزن ملاکر خوب زور سے ہلائیں اور مقام درد پر مالش کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) :- معجون سورنجان شیریں پہلے کھلائیں، اوپر سے سورنجان شیریں ۵ ماشہ، بزیدان چار ماشہ، بادیان ۷ ماشہ، بیخ بادیان نیمکوفتہ ۳ ماشہ بیخ کرفس، بیخ اذخر ۳،۳ ماشہ، بسفائج فستقی پانچ ماشہ، انجیر زرد ۳ عدد، بیجکاسنی نیکوفتہ ۴ ماشہ، قسط شیریں نیم کوفتہ چار ماشہ، پانی میں جوش دیکر اور مل چھان کر گلقند دو تولہ ملاکر صبح اور شام دونوں وقت پلائیں اور اغذیہ غلیظ، نفاخ، دیرہضم، دودھ دہی، مٹھائی وغیرہ سے پرہیز۔ یہ نسخہ بارہا کا مجرب ہے، کچھ عرصہ تک استعمال کرکے فائدہ حاصل کریں، خارجی طور سے روغن سورنجان درد کی جگہ مالش کرکے ہلکی سینک کریں اور سردی سے بچائیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوق کوٹور)

(ج) ہمدرد دواخانہ سے ماہواری اور معجون اوجاع منگاکر فائدہ اٹھلیئے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ مریضہ کو معجون بلادر چار ماشہ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کرکے مریضہ کو استعمال کرائیں، انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ نسخہ :- برگ سنا رکی، تربد سفید، عشبہ مغربی ہر ایک چھ ماشہ، کپور کچری، بادیان، گل سرخ، بالچھڑ، بسفائج، افتیمون، لاجورد، ہر ایک نو ماشہ، سورنجان شیریں دو تولہ، پوست ہلیلہ زرد ۳ تولہ، ایلوہ نو ماشہ، تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر حسب معروف شہد میں معجون بنائیں، اور صبح و شام دونوں وقت چھ چھ ماشہ استعمال کرائیں۔ (حکیم احسان الحق)

(و) :- آپ ہمدرد دواخانہ سے معجون اوجاع اور ماہواری منگاکر فائدہ حاصل کریں۔ (جوہر چشتی)

(ز) معجون سورنجان نو ماشہ کچھ عرصہ تک رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(ح) بیش مدبر ایک تولہ، پھٹکری بریاں، سہاگہ، سورنجان شیریں، قسط شیریں، ہر ایک ایک تولہ، سب دواؤں کو گھنوار گندل کے پانی میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور چار چار گولیاں صبح و شام ناء العسل کیساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم شمس الحق)

(۹۶) **چرخ کی چربی** :- تندرست آنکھوں کو ضرور نقصان ہوگا۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ب) میرے خیال میں تو چربی سے نقصان ضرور پہنچے گا۔ زیادہ واقفیت کے لئے مخزن المفردات ملاحظہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) کبھی اسکے تجربہ کا موقع نہیں ہوا ہے، میرے خیال میں مناسب یہ ہے کہ آپ اس چربی کا کاجل بناکر پہلے کسی جانور کی آنکھ پر تجربہ کریں، اسکے بعد انسان کی آنکھ میں لگائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) میرے خیال میں چربی کا استعمال مضر ہوگا۔ (حکیم شمس الحق)

(۹۷) **سوزش بول** :- عرق بادیان دو آتشہ آدھ پاؤ، عرق کاسنی آدھ پاؤ، شربت بزوری معتدل تین تولہ میں ملاکر علی الصباح اور شام کو پلائیں چند یوم میں شکایت جاتی رہیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) آپکو پیشاب سوزاک معلوم ہوتا ہے، مجرب نسخہ حاضر ہے۔ نسخہ :- ست بہروزہ ایک تولہ، طباشیر ایک تولہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، کباب چینی ایک تولہ نبات سفید ۳ تولہ، روغن صندل ۳ تولہ، جملہ ادویہ باریک کریں۔ پھر روغن ملالیں، اور بقدر دو دو ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر مادہ گاؤ استعمال کریں، تیل، گڑ، مرچ سرخ، ترش بادی اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) آئیل صندل غلیو کمپوب ایٹ بکو کی ۱۰، ۱۵ بوندیں ایک اونس پانی میں حل کرکے صبح، دوپہر اور شام کے وقت دن میں تین بار

پلادیں۔ اسکے بعد دودھ کی لسی یا شربت بزوری بھی پلا دیا کریں۔ انشاءاللہ آرام تو پہلے ہی دن محسوس ہوگا اور ایک ہفتہ میں بالکل صحت ہوجائیگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ڈاکٹر صاحب آپ روغن صندل، روغن بہروزہ، روغن کبابہ چینی، روغن گلاب چاروں بموزن ملاکر شافہ کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) روغن بہروزہ ۵ قطرے بتاشہ میں ڈال کر پہلے کھلا دیجئے، اسکے بعد بیری کے ایک تولہ پتے آدھ پاؤ پانی میں پیس کر شیرہ نکالیں اور پلادیں۔ (محمد چشتی)

(و) کبابہ چینی، شورہ قلمی ایک ایک تولہ مصری دو تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور نو ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(ز) ڈاکٹر صاحب سوزش پیشاب کے لئے ایک مجرب نسخہ لکھتا ہوں یقین ہے کہ یہ شکایت جاتی رہیگی۔ نسخہ:۔ دو تولہ شورہ قلمی کو دو تولہ پانی میں ملاکر کسی برتن میں ڈالیں اور ہلکی آنچ پر رکھیں، جب پانی جوش کھا رہا ہو تو آٹھ رتی مصطگی باریک پیس کر ڈال دیں، جب پانی خشک ہو تو آگ پر سے اتار کر دوا کو باریک پیس لیں اور ایک ماشہ یہ دوا بتاشوں کے شربت کیساتھ صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم احسان)

(ح) جوا کھار ایک تولہ، ست سلاجیت ڈیڑھ تولہ، کشتہ مرجان ایک تولہ، ست لوبان نو ماشہ، سب چیزوں کو یکجان کر کے تین ماشہ ہمراہ شربت بزوری استعمال کریں، گرم چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔ (حکیم شمس الحق)

(۹۸) **رعشہ**:۔ سم الفار سفید ایک رتی، شکر سفید ایک ہزار رتی، دونوں کو مسلسل دو یوم کھرل کر کے رکھیں خوراک ایک رتی صبح، ایک رتی شام مکھن میں رکھکر کھلائیں، دونوں شکایات رفع ہوجائینگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) آپکے والد ماجد کو منضج و مسہل بلغم ادویہ استعمال کرانے کی ضرورت ہے، بجز اسکے فائدہ نظر نہیں آتا، بہ خیال طوالت نسخہ نہیں لکھ سکتا (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) سم الفار سفید ا ماشہ، ہیرا کسیس سبز ولایتی، قرنفل، فارلیقون، تربد، عاقرقرحا، بسباسہ ہر ایک چھ ماشہ، ہلیلہ کابلی، دارچینی، پودینہ، اسطوخودوس ہر ایک دس ماشہ، مشک خالص، مومیائی کانی، جند بیدستر، ہینگ، زعفران، ہر ایک چار ماشہ، عنبر اشہب دو ماشہ، کچلہ مدبر ایک تولہ سب کو باریک کر کے شہد میں ملاکر بقدر مرچ سیاہ گولیاں بنائیں اور صبح و شام ایک ایک گولی ماء العسل کیساتھ کھلایا کریں، صبح کے وقت یہ گولی بعد از غذا استعمال کرنی چاہیئے، اسکے ساتھ ساتھ روغن ہفت برگ یا روغن سرخ کی مالش بھی کرتے رہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ کھانا کھانیکے بعد دونوں وقت جوارش جالینوس نو نو ماشہ کھالیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ رات کو سوتے وقت جوارش جالینوس کچھ عرصہ استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(و) معجون اذاراقی دو ماشہ رات کو سوتے وقت سونف کے عرق کے ساتھ استعمال کریں۔ (ایک خریدار از دہرہ دون)

(ز) کچلہ مدبر، گل نیب، ہلدی، زعفران، سورنجان شیریں، قسط شیریں، بوزیدان، ہر ایک ایک تولہ، پھٹکری بریاں ایک تولہ، ایلوا ایک تولہ، کو یکجان کر کے شہد کے ساتھ چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں صبح و شام ماء اللحم انگوری کے ساتھ استعمال کرائیں (حکیم شمس الحق)

(۹۹) **آتشک**:۔ ایک تولہ رسکپور کو تین سیر شیر گاؤ میں پوٹلی باندھ کر لٹکا دیں اور پھر پکائیں جب دودھ کا کھویہ بن جائے تو پوٹلی نکال کر رسکپور کو باریک کر کے رکھیں، اور دو چاول صبح دو چاول شام کو مکھن میں رکھکر دیں، چالیس یوم کے استعمال سے شکایات کا استیصال ہوجائے، علاوہ اسکے قوت باہ میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) آپنے اصولی علاج نہیں کرایا ہے، اسلئے ہنوز عروس کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوا ہے۔ مہربانم! پہلے منضج سودا استعمال کرانا ضروری ہے، اسکے بعد عرق مطبوخ ہفت روزہ سے تنقیہ مواد خبیثہ کرانا چاہیئے، پھر مصفیات و جوہریات سے فوائد حاصل ہوسکتے ہیں ورنہ ڈھاک کے ......"۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) مندرجہ ذیل گولیاں بلا ضرر اور بلا تکلیف ہر قسم کی آتشک کو دفع کردیتی ہیں، اور لطف یہ ہے کہ کوئی پرہیز نہیں۔ ترش چیز آتشک کی دشمن ہے، مگر یہ ترشی کیساتھ کھلائی جاتی ہیں، مسور کی دال اور سرکہ کے سوا کسی چیز کا پرہیز کھانے پینے میں نہیں، تیل، مرچ، کھٹائی

جو کچھ چاہو کھاؤ۔ واقعی عجیب الخواص گولیاں ہیں۔ نسخہ:۔ اجوائن دیسی، اجوائن خراسانی، اجوائن کرمانی، پارہ ہر ایک چھ ماشہ، مغز تخم انب دو عدد، بلادر کلاں دو رشتہ چار دانہ، مغز نارجیل دو تولہ، گندھک بیاہ ایکتولہ، مالکنگنی ایکتولہ، مغز حب السلاطین مدبر ایکتولہ، تمر کہنہ بست سالہ ۲ تولہ، سب کو کوٹ کر بقدر کنار دشتی گولیاں بنالیں، خوراک ایک گولی آم کے اچار میں لپیٹ کر یا دہی کے ساتھ دیں (حکیم ہمایوں)
(د) پارہ گندھک، نیلا تھوتھا، کتھ سفید، رال ہموزن لے کر پہلے پارہ و گندھک کو کھرل کر کے کجلی بنائیں، اسکے بعد باقی دوائیں بھی کھرل میں ڈال کر تیار کریں، پھر دو تولہ مکھن کو کم از کم اکیس مرتبہ دھو کر تیار کی ہوئی دوا ایکتولہ ملادیں اور صبح و شام دونوں وقت لگائیں (حکیم آغا منصب علی)
(ہ) آپ سب سے پہلے منضج سودا استعمال کریں، اُسکے بعد مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل لے کر معجون عشبہ خاص و شربت عشبہ خاص استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)
(و) چمڑا کہنہ سوختہ ایکتولہ، نیلا تھوتھا تین ماشہ، دونوں چیزوں کو باریک پیس کر دو تولہ مرہم داخلیون میں ملا کر حفاظت سے رکھیں اور استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۰) امراض خاص:۔ ثعلب مصری تین تولہ، بہمن سُرخ بہمن سفید ایک ایکتولہ، تودری سُرخ، تودری زرد ہر ایک ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ، طباشیر، مغز تخم تمر ہندی بریاں، برگ گاؤزباں، گل گاؤزباں، آبریشم مقرض، کشنیز خشک، صندل سفید، بادرنجبویہ، اسطوخودوس، تخم بالنگو، تخم فرنجمشک، ہر ایک سوا تولہ، ورق نقرہ چھ ماشہ، عنبر ساڑھے چار ماشہ، قند سفید تین پاؤ، شہد خالص ڈیڑھ پاؤ، معجون تیار کریں، خوراک چھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک ہمراہ عرق گاؤزباں یا عرق بادیان۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)
(ب) آپ کا مرض بہت اُلجھا ہوا ہے، تاہم ماہ دسمبر کے رسالہ میں مجربات کے صفحہ پر نمبر ۱ کا جو نسخہ شائع ہوا ہے جناب پہلے اُسے کم از کم ۲۰ یوم استعمال کر کے مطلع فرما دیں، بقیہ شکایات کیطرف غور و خوض سے توجہ کیجائیگی مطمئن رہیں، گولیوں کی تعداد حسب ضرورت بڑھائی جاسکتی ہے۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)
(ج) حب حیرت کا استعمال کریں صحت ہوگی۔ نسخہ:۔ عنبر اشہب، مایہ شتر اعرابی، خصیۃ الثعلب، خولنجان ہر ایک تین ماشہ، مشک تبتی، مصطگی رومی، ورق طلا، ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، سب کو کوٹ پیس کر عرق عنبر میں حل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دودھ کے ہمراہ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)
(د) آپ صبح کو لعاب بہدانہ تین ماشہ، مغز بادام ۵ دانہ، مغز خیارین تین ماشہ، مغز کدو تین ماشہ سب چیزوں کا پانی میں شیرہ نکالکر شربت بزوری چار تولہ ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)
(ہ) آپ ہمدرد دواخانہ سے لبوب اعظم منگا کر استعمال کریں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ (جوہر چشتی)
(و) معجون فلاسفہ ایکتولہ گائے کے دودھ کیساتھ ۲۱ یوم تک رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)
(ز) آپ مندرجہ ذیل سفوف کا نسخہ تیار کریں، انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ نسخہ:۔ ست سلاجیت تین ماشہ، تخم خشخاش سفید ۶ ماشہ، تودرین، موصلین، بہمنین، ثعلب مصری، تالمکھانہ بیجبند، اصل السوس، بچھان بید، گوکھرو، بیخ مولسری ہر ایک ۹ ماشہ سب دواؤں کو کوٹ چھانکر سفوف بنائیں۔ پھر ورق نقرہ ایک ماشہ، مروارید سائیدہ ۲ ماشہ، کشتہ قلعی تین ماشہ، کشتہ فولاد تین ماشہ، کشتہ عقیق تین ماشہ ملائیں، اور تین تین ماشہ یہ دوا صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کرائیں اور رات کو سوتے وقت معجون مقوی معدہ، ہمدرد دواخانہ سے منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(۱۰۱) اجتماع امراض:۔ برگ گاؤزباں تین تولہ، گل گاؤزباں، ابریشم مقرض، کشنیز خشک، صندل سفید، بہمن سفید بہمن سُرخ، تودری زرد، تودری سُرخ، بادرنجبویہ، اسطوخودوس، ثعلب مصری، تخم بالنگو، تخم فرنجمشک ہر ایک ایک تولہ، عنبر ۶ ماشہ قند سفید ایک سیر اور شہد پاؤ بھر میں حسب معمول خمیرہ بنائیں اور چھ ماشہ سے تو ماشہ تک عرق گاؤزباں یا عرق بادیان یا شیر بز کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)
(ب) نومبر ۱۹۵۰ء کے ہمدرد صحت میں مجربات کے صفحہ میں میری طرف سے جریان کا جو نسخہ درج ہوا ہے وہ آپکے لئے بہت مفید ہوگا

لہذا اُسے مزید استعمال کریں۔ قبض کی شکایت بھی جاتی رہیگی۔ یہ بہیز ضروری ہے۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) مندرجہ ذیل اصولی علاج کریں، ورنہ بغیر اصولی علاج کے کسی اکسیر ہی سے اکسیری نسخہ سے کبھی صحت کی اُمید نہ رکھیں۔

(۱) سیال مسکن :- پوٹاسیم برومائیڈ، سوڈیم برومائیڈ ہر ایک سوا تولہ، لیوسیتھل سوڈا سوا ماشہ، شربت نارنج پانچ تولہ، عرق بادیان سب کو حل کر کے شیشی میں بھر لیں۔ اور دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد ایک چمچہ چائے بھر دن میں تین بار استعمال کریں، جب ذکاوت جریان واحتلام دور ہو جائیں تو منی کی اصلاح کے لئے اکسیر مصلح منی کا استعمال فرمائیں۔

(ب) اکسیر مصلح منی :- سیماب مصفے چھ ماشہ قلعی مصفیٰ ایک تولہ، بیٹش مدبر تین ماشہ، پوست بیخ لفاح تین ماشہ، مرچ سفید دو تولہ، سیماب اور قلعی کی گرہ کریں، پھر پوست بیخ لفاح اور بیٹش ڈالیں اور حل کریں، پھر سب مرکب میں ایک ایک مرچ ڈالتے جائیں کھرل کرتے جائیں حتیٰ کہ تمام مرچ ختم ہو کر سفوف مثل غبار بن جائے، مقدار خوراک تین یا چار چاول بھمراہ مکھن استعمال کریں، احتلام، سرعت، رقت اور ذکاوت حس کے لئے اکسیر ہے، جب ان تمام امراض کا ازالہ ہو جائے تو حب جریان واحتلام کہنہ مقوی کا کریں، تاکہ مرض دوبارہ پیدا نہ ہو۔

(ج) حب جریان واحتلام کہنہ مقوی :- کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سنہ دھاتہ تین تولہ، کشتہ طلاء، عنبر اشہب، مشک خالص تین ماشہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، ست سلاجیت اصلی ایک تولہ، سٹرکنین ڈائگرین، سب ادویہ کو خیساندہ پوست خشخاش کے ہمراہ کھرل کر کے تین رتی کی گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح وشام استعمال کریں۔ اس سے جریان واحتلام خواہ بیس سالہ پرانے کیوں نہ ہو رفع ہو جاتے ہیں، ضعف جگر، کمئ خون، ہیس، ضعف دل، اختلاج، ضعف دماغ، ضعف معدہ وغیرہ دور ہو کر خوب طاقت آتی۔ چہرہ سُرخ وسفید ہو جاتا ہے مقوی باہ ومقوی اعصاب ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ تخم حیات دو ماشہ گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں، قبض، جریان، احتلام وغیرہ کی شکایت رفع ہو جائیگی (حکیم آغا منصور)

(ہ) آپ ہمدرد دواخانہ سے قرص جریان منگا کر استعمال کریں، انشاءاللہ بہت فائدہ ہوگا۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(و) گل دھاوا، طباشیر، الائچی خورد، الائچی کلاں، لاجونتی، کشتہ قلعی، کشتہ مرجان، اقاقیا، عصارہ لحیۃ التیس مساوی الوزن لے سفوف بنائیں اور تین تین ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۲) **لجونتی** :- عنقریب مفصل مضمون ہدیہ ناظرین ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) لجونتی کی دو قسمیں ہیں، ایک تو پہاڑی علاقہ میں پیدا ہوتی ہے جسے چھوئی موئی کہتے ہیں، جو ہاتھ لگانے سے مُرجھا جاتی دوسری قسم جنگلی ہے جو صرف سایہ سے مرجھا جاتی ہے، پھولوں کے لحاظ سے بھی اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، عموماً زرد اور سُرخ پھول کی پائی جاتی ہے لیکن یہ کبھی نہیں سُنا گیا کہ چھوئی موئی آواز سے بھی کُملا جاتی ہے۔ حکیم آغا منصور علی)

(ج) آپ محیط اعظم کی دوسری جلد میں لجونتی کا بیان مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۳) **ضغطہ دموی** :- کثرت شراب نوشی، اور جملہ مولد خون اغذیہ اور ادویہ کی کثرت استعمال سے یہ مرض اکثر لاحق ہو جاتا ہے، یونانی علاج میں فصد سے بڑھکر میرے خیال میں اس کا کوئی علاج نہیں ہے، اسکے علاوہ مبردات ومطفیات ومسکنات خون واغذیہ ادویہ سے فائدہ ہوتا ہے، گرم وتیز اشیاء نہیں کھانی چاہئیں، بقولات ومیوہ جات بکثرت کھائے جائیں، گوشت انڈے مچھلی کم کردیں۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ب) انشاءاللہ آئندہ اشاعت میں مفصل مضمون درج رسالہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

۱۰۴ **عادات غیر فطری** :- آپ نے اپنی مفصل حالت نہیں لکھی، تاہم نسخہ لکھتا ہوں انشاءاللہ مفید ہوگا۔ نسخہ :- طباشیر نیلگوں زہر مہرہ خطائی، یشب سبز ہر ایک ۴ ماشہ، عرق بید مشک درجہ اول میں ایک روز کھرل کریں، پھر عنبر اشہب آٹھ ماشہ اور ورق اٹھائیس ماشہ اسمیں شامل کر کے باریک کریں۔ طریقہ استعمال یہ ہے کہ تین روز تک ایک ایک رتی دوا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اُسکے بعد پھر روزانہ ایک ایک رتی دوا بڑھاتے چلے جائیں، یہانتک کہ آدھی رتی ہو جائے اگر مزاج کے موافق آئے تو ایک ایک رتی بڑھاتے

ہونے تک ماشہ تک استعمال کر سکتے ہیں، اسکے بعد پھر ایک ایک رتی دوا کم کرکے اس کا استعمال ترک کر دینا چاہیئے، یا اگر ضرورت ہو تو ایک ماشہ دوا کچھ دن اور استعمال کرتے رہیں، یہ دوا تقویت قلب، جریان حار مالیخولیا کے لئے مفید ہے، اور اعضائے رئیسہ کو قوت پہونچاتی ہے۔
(حکیم اکبر حسین)

(ب) سوال جواب ملنا کو مطالعہ کرکے عمل کریں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) عادات غیر فطری کو ترک کرکے آپ کچھ عرصہ معجون آرد خرما کو استعمال کریں، اسکے بعد کوئی مقوی دوا مثلاً لبوب اعظم کا استعمال مناسب ہوگا عضو خاص کی شکایت کے لئے طلاء مشک والا تیار کر لیجئے۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(د) آپ صبح و شام خمیرہ گاؤزباں عنبری تین ماشہ اور خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا تین ماشہ ملا کر ماء اللحم خاص پانچ تولہ کیساتھ استعمال کریں اور عضو خاص کے نقائص کے لئے طلاء زر دعنبری مناسب ہے جسکا نسخہ ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم احسان الحق امرتسر)

(۱۰۵) **کاجل روشن چراغ** :- جب سبز رجسٹرڈ۔ کا نسخہ میری جانب سے ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے۔ بنا کر استعمال کیجئے، انشاء اللہ دو ماہ کے استعمال سے نظر ٹھیک ہو جائیگی اور چشمہ کی عادت قطعی چھوٹ جائیگی۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) کوئی نسخہ سرمہ کا آنکھوں کے جملہ امراض کیلئے مفید نہیں ہو سکتا جن شکایات کا سرمہ یا نسخہ مطلوب ہو لکھیں، ورنہ آزماتے آزماتے کہیں بینائی نہ رخصت ہو جائے۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) آپ طب یونانی کا بہترین سرمہ کحل الجواہرات کو سوتے وقت استعمال کریں اور اسی کے ساتھ معجون برہمی ایک تولہ رات کو سوتے وقت کھائیں۔ (حکیم احسان الحق)

(۱۰۶) **درد دنداں** :- علی الصباح ایک تولہ معجون اسطوخودوس عرق بادیان کیساتھ استعمال کرائیں، رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ایک تولہ عرق بادیان کے ساتھ دیں، دن میں دو مرتبہ حسب ذیل طریقہ سے دوا بنا کر غرارہ کیجئے، انشاء اللہ تعالیٰ درد جاتا رہیگا۔ پوست خشخاش مسلم دو تولہ کو ایک سیر پانی میں جوش دیں، جب ایک تہائی پانی جل جائے تو چھان کر اس میں تین تولہ سرکہ کہنہ ملا کر غرارہ کرائیں اسی طرح دن میں دو مرتبہ عمل کرنا چاہیئے، دوا کا استعمال کم سے کم دو ہفتہ جاری رہے۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) آپکے والد ماجد صاحب کو نزلاوی حرج سے دانتوں کی شکایت معلوم ہوتی ہے، ایڈیٹر صاحب "ہمدرد صحت" کے مشورے سے خمیرہ نزلی جواہر والا منگوا کر حسب ہدایت استعمال کریں، نیز صبح و شام جوارش جالینوس بقدر ۹، ۹ ماشہ عرق بادیان کیساتھ استعمال کریں۔ سرد ہوا و اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔ انشاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔ (حکیم محفوظ عالم)

(ج) منجن خوشبودار استعمال کرائیے، یہ خون کو بند کرتا ہے، مسوڑھوں کے درد کیلئے بیحد مفید ہے دانتوں کے درد کیواسطے اکسیر سے کم نہیں۔ نسخہ:- مرچ سیاہ تین ماشہ، مشک کافور تین ماشہ، یوکلپٹس آئل ۱ قطرہ۔ پھٹکری ۲ ماشہ۔ سوڈا ۱ ماشہ، خاکستر چھالیہ ایک تولہ، چاک خالص دو تولہ، سب دواؤں کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر یوکلپٹس آئل ملا کر رکھیں منجن تیار ہے حسب ترکیب معروف استعمال کریں۔
(حکیم ہمایوں)

(د) آپ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کرکے استعمال کرائیں۔ نسخہ: بلادر سوختہ، چھالیہ سوختہ، مازو بریاں، کسیس سبز، مصطگی رومی ہر ایک تین ماشہ، نیلا تھوتھہ بریاں ۱ ماشہ، پوست بادام سوختہ پانچ عدد، تخم اخروٹ سوختہ پانچ عدد، نمک سانبھر ایک تولہ، مرچ سیاہ تین ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر منجن تیار کریں اور حسب معمول استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۰۷) **خارش** :- پوست بیخ ستیاناسی ایک تولہ، سیاہ مرچ ۳ دانہ آدھ پاؤ پانی میں پیس کر علی الصباح پلا دیجئے اور آب برگ ستیاناسی سبز کی تمام بدن پر مالش کیجئے، انشاء اللہ چند روز کے استعمال سے جملہ شکایات رفع ہو جائینگی۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) حاملہ ہے لیکن کتنے دن کا حمل ہے یہ نہیں تحریر فرمایا، بہرکیف وضع حمل کے بعد اصلی علاج منضج و مسہل وغیرہ کے ذریعہ کرائیں تو ضرور فائدہ ہوگا اسوقت خارجی طور پہ تخم شاہترہ تین ماشہ، کافور ڈیڑھ ماشہ، رسوت ۲ ماشہ، سفیدہ کاشغری تین ماشہ، مردار سنگ تین ماشہ، برگ نیب خشک تین ماشہ، سب چیزوں کو پیس کر ناریل کے تیل میں ملا کر رکھ لیں اور انگلیوں پر لگایا کریں، اور جوارش کمونی یا وسیلا

اور گلقند پاؤ سیر ملا کر رکھ لیں اور صبح و شام دو، دو تولہ پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) پرانی سے پرانی خارش کا یہ اکسیری علاج ہے کہ بوٹی نگند بابری ایک تولہ، مرچ سیاہ ۱۰ دانہ کو پانی میں پیسیں اور کپڑے میں چھان کر پلا دیا کریں اسیطرح دو ہفتہ صبح و شام استعمال کریں گھی زیادہ کھائیں، انشاء اللہ بالکل صحت ہو جائیگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) فصد کرانے کے بعد صبح و شام دونوں وقت معجون مصفی خاص چھ چھ ماشہ استعمال کریں۔ (حکیم احسان الحق)

(ہ) آپ مریضہ کو گندھک مصفیٰ دو رتی ہمراہ عرق منڈی پانچ تولہ صبح و شام دونوں وقت کھلائیں اور خارش کی جگہ روغن دیودار کی مالش کریں۔ (حکیم شمس الحق)

(۱۰۸) **خارش وغیرہ** :- عضو پر آپ حسب ذیل مرہم بنا کر لگائیں۔ گندھک آملہ سار ایک تولہ، پارہ چھ ماشہ، توتیا تین ماشہ، تینوں چیزوں کو یہاں تک کھرل کریں کہ مثل غبار ہو جائے، پھر مکھن ایک چھٹانک میں ملا کر رکھیں اور دن میں دو تین مرتبہ عضو کی جلد میں جہاں خارش ہوتی ہے لگائیں، چند یوم میں خارش رفع ہو جائیگی، اسکے بعد حسب ذیل نسخہ بنا کر استعمال کریں۔ سنکھیا سیاہ ۶ ماشہ، موصلی سفید و سیاہ ہر ایک چار ماشہ، قرنفل تین ماشہ، مشک خالص دو ماشہ، زعفران تین ماشہ، مغز پستہ، مغز بادام، چرونجی، مغز چلغوزہ ہر ایک چار تولہ، بیضہ مرغ بیس عدد، ترکیب یہ ہے کہ پہلے بیضہ و سنکھیا سائیدہ کو دیگچی میں تھوڑا سا پانی ڈال کر جوش دیں، پھر زردی بیضہ مرغ نکال کر باقی ادویہ اس میں ملا کر شکر سفید تین پاؤ، روغن زرد ایک سیر کے قوام میں حسب دستور حلوا تیار کریں۔ خوراک روزمرہ دو تولہ سے چار تولہ تک ہمراہ شیر مادہ گاؤ۔ غذا مرغن کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) خمیرہ مرواریدی جواہر والا۔ ہمدرد دواخانہ سے منگا کر حسب ہدایت استعمال کریں۔ اور جوارش جالینوس ۷،۷ ماشے کھانا کھانے کے بعد چاٹ لیا کریں۔ بادی ثقیل دیر ہضم اشیاء سے پرہیز، بقیہ شکایات کی طرف پھر توجہ ہوگی۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) خارش وغیرہ کے لئے جواب ۱۰۸ کے مطابق عمل کریں اور جریان کے لئے اس نسخہ کو استعمال فرمائیں، کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سنہ دھات ۳ ماشہ، کشتہ طلا ۳ ماشہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، مومیائی اصلی ایک تولہ، سٹرکنین دو گرین، سب کو خیسانده پوست خشخاش میں کھرل کر کے تین تین رتی کی گولیاں بنالیں، اور ایک ایک گولی صبح و شام دودھ سے کھایا کریں اور طلاء اسرار تیار کر کے استعمال کریں جس کا نسخہ ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ کے لئے سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ آپ کم از کم چھ ماہ تک جماع سے پرہیز کریں، اور ایک تولہ گندھک آملہ سار پانچ تولہ جل نیم کے پانی میں پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی صبح نہار منہ پانی کے ساتھ استعمال کریں، سر پر روغن بادام لگائیں، جریان کیلئے معجون آرد خرما ایک تولہ رات کو سوتے وقت دودھ کیساتھ کھائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ جواب ۱۰۸ کا نسخہ تیار کر کے کام میں لائیں۔ اور خارش کے لئے مندرجہ ذیل اجزا کا مرہم بنالیں۔ نسخہ :- شنگرف مصفٰے ایک تولہ، سفیدہ کاشغری ایک تولہ، کافور ۶ ماشہ، مسکہ گاؤ تازہ پانچ تولہ یہ مرہم خارش کی جگہ لگائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰۹) **داغ** :- تخم ترب، تخم سرس، بابچی تینوں کو ہموزن لے کر خوب باریک کوٹ چھان کر سرکہ میں ملائیں اور مقام ماؤف پر صبح و شام لگائیں، رات کو منڈی نیم کوفتہ ایک تولہ، نگند بابری چھ ماشہ، چرائتہ تین ماشہ کو سوا پاؤ پانی میں بھگو دیں، علی الصباح زلال لے کر شہد ایک تولہ ملا کر پلائیں، چند یوم کے استعمال سے شکایات جاتی رہینگی۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) میرے خیال میں منضج و مسہل کے ذریعہ جب تک سوداوی مواد کا تنقیہ نہ ہوگا اسوقت تک کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوگا معجونات مصفیات و مراہم اسکے بعد مفید ہونگے۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) نگند بابری نو ماشہ، مرچ سیاہ ۷ دانہ کو آدھ پاؤ پانی میں پیس کر پی لیا کریں، اسی طرح صبح و شام کریں، دو تین ہفتہ میں کامل صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) نوشادر نو ماشہ کسیس سرخ نو ماشہ باریک پیس کر دہی میں ملائیں اور داغوں پر لگائیں۔ (جوہر اٹاوی)

(ہ) ترمس، سمندر جھاگ، پھٹکری بریاں ہر ایک ایک تولہ، نیلا تھوتھہ بریاں چھ ماشہ، کافور چھ ماشہ، سب چیزوں کو

پیس کر پانچ تولہ کھن میں ملائیں اور دن میں دو مرتبہ داغوں پر لگائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۱۰) **درد وغیرہ** :- انیسون، بہمن سرخ، کاکنج، سلیخہ، مروارید، مونگا، ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، بہمن سرخ، بہمن سفید چھ چھ ماشہ، دار چینی مصطگی ہر ایک ساڑھے چار ماشہ، اندرجو ۱۴ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر سہ گنا شہد میں معجون بنائیں۔ خوراک دو ماشے سے چار ماشے تک اس دوا سے خوب بھوک معلوم ہوگی، قبض رفع ہو جائیگا، جید قوت پیدا ہوگی، جوڑوں کا درد جاتا رہیگا۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) آپ کو ثقیل غذا کھانے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ شراب نوشی سے توبہ کیجئے اور سگریٹ بالکل کم کر دیجئے۔ اور میرا نسخہ ۲۰ یوم استعمال کرکے مطلع فرمائیے، معدہ کی اصلاح کے بعد دوسری طرف توجہ کیجائیگی۔ نسخہ :- جوارش جالینوس ۵ ماشہ گلقند ۱ تولہ ملالیں اور صبح و شام دو دو تولہ نیم گرم پانی کیساتھ کھائیں، دونوں ادویہ ہمدرد دواخانہ سے منگوالیں۔ قوت مردمی کی حرص میں مغلظ ادویہ واغذیہ ہرگز استعمال نہ کریں، ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) حب اسرار اور طلاء اسرار کا استعمال کریں، شرطیہ صحت ہوگی، اگر صحت نہ ہو تو خرچہ و محنت ادا کرونگا۔ دونوں نسخے ہمدرد صحت میں شائع ہو چکے ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) رات کو سوتے وقت جوارش جالینوس نو ماشہ استعمال کر لیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ صبح و شام لبوب کبیر چھ چھ ماشہ ہمراہ ماءالعسل استعمال کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔ (حکیم احسان الحق خان)

(و) آپ صبح کو لبوب کبیر چھ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں اور رات کو سوتے وقت معجون فنجنوش ہمراہ عرق بادیان کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۱۱) **ہچکیاں** :- صبح، دوپہر، رات کو ایکتولہ برگ پودینہ سبز اور ۷ دانہ سیاہ مرچ پیس کر کھائیں، اسی طرح دو تین دن عمل کرنے سے شکایت جاتی رہیگی۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) جوارش کمونی اور جوارش جالینوس آدھ آدھ سیر ہمدرد دواخانہ سے منگوالیں اور پہلی دوا ایکتولہ غذا کے پندرہ منٹ بعد کھالیں اور دوسری دوا نو نو ماشے صبح و شام نیم گرم پانی کیساتھ کھا لیا کریں، اور گلقند دو تولہ رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کیساتھ کھالیں، ریاحی اور ثقیل اور مرغن اشیاء سے پرہیز کریں اور روزانہ دو تین میل سیر کیا کریں۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) آپ ہر روز نو نو ماشہ جوارش جالینوس صبح و شام غذا کے آدھ گھنٹہ بعد استعمال کیا کریں۔ اس سے ریاح کی پیدائش بند ہو جائیگی ہاضمہ درست ہوگا، ہچکیاں اور ڈکاریں نہ آئینگی، اور دوپہر کے وقت ایکتولہ جوارش کمونی کھا یا کریں۔ جب ان عوارض سے صحت ہو جائے تو جریان کیلئے حب اسرار کا استعمال کریں۔ نسخہ ہمدرد صحت کی کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) جوارش کمونی نو ماشہ کھا کر اوپر سے بادیان ۶ ماشہ، انیسون ۳ ماشہ گلقند تین تولہ پانی میں شیرہ نکال کر پئیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ ہمدرد دواخانہ سے حبوب مقوی معدہ منگا کر استعمال کیجئے، پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ (جوہر چشتی)

(و) کھانا کھانیکے بعد جوارش جالینوس تین ماشہ اور جوارش عود ملین تین ماشہ ملا کر دونوں وقت کھا لیا کریں۔ (ایک خریدار از دہرہ دون)

(ز) آپ رات کو سوتے وقت جوارش جالینوس اور جوارش مصطگی چھ چھ ماشہ ملا کر عرق بادیان کے ساتھ استعمال کریں اور مندرجہ ذیل سفوف تیار کرکے تین تین ماشہ صبح و شام دونوں وقت ہمراہ شربت خشخاش استعمال کریں۔ نسخہ سفوف :- ثعلب مصری، موصلی سفید موصلی سیاہ، تودرین، سلاجیت مصفیٰ، بہیوس اسپغول ہر ایک ایک تولہ، کشتہ قلعی ایکتولہ، کشتہ فولاد ۲ ماشہ، قند سیاہ ہموزن ملا کر سفوف بنائیں۔ (حکیم احسان الحق)

(ح) آپ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کرکے استعمال کریں، انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ نسخہ :- اجوائن دیسی کو اندرائن پھل میں بھریں، جب پانی خشک ہو جائے تو اسمیں نمک سیاہ، نمک ترب، نوشادر، نمک سونچر ہر ایک ڈیڑھ تولہ، فلفل، دار فلفل، زیرہ سفید، نرکچور، زنجبیل ہر ایک چھ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور کھانا کھانیکے بعد تین ماشہ سفوف ایکتولہ گلقند میں ملا کر متواتر ایکماہ تک استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۱۲) نزلہ :- خمیرہ گاؤزباں سادہ ایک تولہ شام کو عرق گاؤزباں کیساتھ استعمال کریں (حکیم اکبر حسین)

(ب) آپ پہلے مقامی معالج کے ذریعہ منضج و مسہل کے ذریعہ نزلاوی مواد کا تنقیہ کرائیں اسکے بعد خمیرہ نزلی جواہر والا" ہمدرد دواخانہ سے منگوا کر استعمال کریں، اور نرگسی سُرمہ بھی وہیں سے منگوالیں، ضرور فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) آپ ہر روز صبح و دوپہر کے وقت خمیرہ گاؤزباں عنبری چھ چھ ماشہ ہمراہ شربت فریادرس استعمال کریں اور شام کے وقت خمیرہ نزلی جواہر والا چھ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزباں ۱ تولہ یا شربت بنفشہ تین تولہ عرق سونف دس تولہ استعمال کریں صحت ہوگی آنکھ کیلئے ہمدرد دواخانہ سے نرگسی سرمہ منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) نزلہ کیلئے خمیرہ بادام بہت مفید چیز ہے صبح اور رات کو سوتے وقت نو نو ماشہ کھالیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) نزلہ کیلئے خمیرہ نزلی جواہر والا اور آنکھوں کیلئے سرمہ نرگسی کا میں نے کئی دفعہ تجربہ کیا ہے، مجھکو ہمیشہ اس میں کامیابی ہوئی ہے دونوں چیزیں ہمدرد دواخانہ سے مل سکتی ہیں۔ (جوہر چشتی)

(و) آپ رات کو سوتے وقت اطریفل اسطوخودوس نو ماشہ استعمال کیا کریں۔ (ایک خریدار از دہرہ دون)

(۱۱۳) **عوارض جلق** :- آپ کو اپنی طبیعت پر اختیار نہیں ہے تو علاج بیکار ہے، تاہم فی الحال حسب ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں۔ نسخہ:- افیون ایک ماشہ، کافور تین ماشہ پانی میں حل کر کے مونگ برابر گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی صبح ایک دوپہر ایک شام کو پانی کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) آپ اصولی علاج کیجئے، اسکے بغیر صحت ناممکن ہے۔ اکسیر مصلح منی، حب اسرار، طلاء اسرار حسب ہدایت استعمال کیجئے ان ادویہ کے نسخے ہمدرد صحت کی کسی گذشتہ اشاعت میں چھپ چکے ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) جب تک مشت زنی سے توبہ نہیں کیجئے گا اُسوقت کسی فائدہ اُمید نہ رکھئے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) جب تک مشت زنی ترک نہ ہوگی۔ علاج بے سود ہے، اسکے بعد معجون آرد خرما یا معجون ثعلب ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(ح) عام ضعف کو رفع کرنے کیلئے صبح و شام دونوں وقت خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا چھ ماشہ ہمراہ عرق عنبر دو تولہ و عرق ماء اللحم خاص دو تولہ استعمال کریں اور عضو خاص کی شکایت کے لئے کوئی طلاء استعمال کریں۔ (حکیم احسان الحق)

(۱۱۴) **ریگ مثانہ** :- اول ریگ مثانہ کا علاج کیجئے اسکے بعد قوت باہ کا علاج مناسب ہوگا۔ ایک پیسہ کا نسخہ لکھتا ہوں اسکو دو ہفتہ استعمال کر کے اطلاع دیجئے۔ سرپھوکہ ساڑھے چار ماشہ، کلتھی (حب القلت) سات ماشہ، نمک لاہوری دو ماشہ، تینوں دواؤں کو علی الصباح تین پاؤ پانی میں جوش دیں، جب کہ ایک پاؤ پانی رہ جائے تو چھان لیں، پھر دو رتی نمک شورہ پھانک کر اوپر سے جوشاندہ پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) دوائے حجر الیہود ایک رتی، جواکھار اصلی دو رتی، مولی کھار ایک رتی، یہ ایک خوراک ہے، سب ملا کر ہمراہ شربت بزوری۔ کم از کم دس یوم ضرور استعمال کرائیں۔ تاکہ تمام پتھریاں ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائیں، اسکے ایک ہفتہ کے استعمال سے کئی پتھریاں خارج ہو جاتی ہیں۔ پہلے ریگ پھر کنکر اور پھر پتھریاں آجاتی ہیں، جب تک پیشاب میں پتھریاں ریزہ ریزہ ہو کر آتی رہیں دوا کا استعمال جاری رکھیں جب پیشاب صاف آنے لگے تو دوا بند کر دیں۔ دو تین ہفتہ تک تخم پھوٹ ایک تولہ پانی میں پیس کر چھان کر صبح و شام پی لیا کریں۔ اسکے دو تین ہفتہ کے استعمال سے آئندہ پتھری پیدا ہونیکا خدشہ نہیں رہتا، باہ کی کمی کے لئے طلاء اسرار اور حب اسرار بنا کر استعمال کریں۔ ترکیب دوائے حجر الیہود :- ایک کوزہ گلی میں پانچ تولہ شورہ ڈال کر سنگ یہود پانچ تولہ اس پر رکھیں پھر پانچ تولہ شورہ قلمی اکثر آدھ سیر آب مولی کوزہ میں ڈال کر گل حکمت کریں اور دس سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اسی سنگ یہود کو دوبارہ اسی وزن سے نئے سامان کیساتھ آگ دیں، اسی طرح کامل چھ آگ پوری کریں بس دوائے حجر الیہود تیار ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ کو قرحہ مثانہ کی شکایت معلوم ہوتی ہے لیکن مجھے بلا معائنہ اطمینان نہیں ہو سکتا، آپ مقامی ماہر معالجین کو دکھائیں (حکیم محفوظ عالم)

(د) آپ پتھر پھوڑی بوٹی تین ماشہ مرچ سیاہ پانچ دانہ پانی میں پیس کر صبح کے وقت پئیں پتھری خارج ہو جائیگی ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) ہم آپکی خدمت میں ایک نسخہ پیش کرتے ہیں تیار کرکے استعمال کریں ۔ نسخہ بھی کم قیمت اور آسان ہے ۔ نسخہ :- سرکھوکہ ۱۰ ماشہ نمک لاہوری تین ماشہ ، گلتھی نو ماشہ ، تینوں چیزوں کو تین پاؤ پانی میں ..... جوش دیں ۔ جب آدھا رہ جائے تو چھان لیں اور مصری ملاکر صبح ، دوپہر ، شام کو استعمال کریں ۔ حکیم احسان الحق خاں)

۱۱۵) **بخار** :- گل نیب ایکماشہ ، برگ سورج مکھی چار ماشہ ، گلو نیب چار ماشہ ، بادیان ۶ ماشہ ، سب کو سوا پاؤ پانی میں جوش دیکر شربت بزوری معتدل دو تولہ ملاکر پلا دیں ۔ اسی طرح دونوں وقت یہ دوا استعمال کرانی چاہیئے (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) حکیموں کا علاج ضرور مفید ہو سکتا ہے لیکن اصولی اور باقاعدہ ، ہنوز جو کچھ ہوا ہے وہ بے اصول ہوا ہے اور اصولی علاج بلا معائنہ کوئی نہیں کر سکتا ۔ جی چاہے تو آزما کر دیکھ لیں ۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) عقیق سرخ ، سنکھ ، سنگ جراحت ، سنگ یشب ، مرجان ، کوڑا ، ابرک سیاہ ، ابرک سفید ہر ایک دو تولہ لے کر پانچ تولہ آب اجوائن تازہ میں کھرل کرکے دس سیر اُپلوں کی آگ دیں ، سرد ہونے پر نکال لیں ، پھر آب بانسہ ، آب گلو ، آب نیم ، آب کریجوہ آب کنوار ، آب کاسنی ، آب زرشک ، شیر خرمادہ ، شیر بز ہر ایک پانچ تولہ میں علیحدہ علیحدہ کھرل کرکے علی الترتیب دس آنچ دیں ، بس دوا تیار ہے ، مقدار خوراک :- ایک رتی سے چار رتی تک ہمراہ بدرقہ مناسبہ ، شربت اعجاز ، شربت وفا ، ماء الحیات ، عرق ہرابھرا یا قرص سحر میں سے جو بدرقہ مناسب اور حسب حال ہو اسکے ساتھ استعمال کرائیں ، ایک دو ہفتہ میں صحت ہوگی ، اس سے تپ دق اور سل بھی رفع ہو جاتی ہے ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) خط و کتابت سے علاج مناسب نہیں ہے ، مقامی علاج کی ضرورت ہے ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کرکے استعمال کریں ، انشاء اللہ بہت جلد آرام ہو جائیگا ۔ نسخہ :- مغز تخم کریجوہ دو تولہ ، کونین ۳ ماشہ کشتہ ہڑتال سفید ۶ ماشہ ، کشتہ ابرک سفید ۶ ماشہ ، کشتہ ابرک سیاہ چار ماشہ ، ست گلو تین تولہ ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ ، تمام چیزوں کا سفوف بنائیں اور صبح و شام دونوں وقت چار چار رتی یہ سفوف عرق گلو پانچ تولہ کیساتھ استعمال کریں ۔ (حکیم احسان الحق)

(و) آپ مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کریں ۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا ۔ نسخہ :- کشتہ ابرک سیاہ ایک رتی صبح و شام دونوں وقت ہمراہ عرق شیر پانچ تولہ ، عرق ہرابھرا پانچ تولہ ، شربت بیتھا پانچ تولہ ۔ (حکیم شمس الحق)

۱۱۶) **نزلہ زکام** :- علی الصباح و شام کو خمیرہ گاؤزبان عنبری پانچ پانچ ماشہ عرق گاؤزبان کیساتھ استعمال کیا کریں ثقل سماعت جاتا رہیگا لیکن اپنی کیفیت ذرا تفصیل سے تحریر کیجئے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آباد)

(ب) مرض علاج پذیر ضرور ہے مگر بغیر معائنہ نہیں ۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا چھ چھ ماشہ صبح اور دوپہر کے وقت عرق سونف دس تولہ سے استعمال کیا کریں اور خمیرہ نزلی جواہر والا چھ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ عرق سونف یا گاؤزباں کھائیں ، ثقل سماعت کیلئے روغن بادام تلخ کان میں ڈالئے (حکیم ہمایوں)

(د) کچھ دن تک کوئی مقوی دماغ غریرہ استعمال کرکے مغز بادام شیریں اور کالی مرچیں رات کو سوتے وقت کھا لیا کریں ، اور جوان بکری کا بھیجا نکلوا کر اور گھی میں داغ دیکر کم از کم دو ہفتہ استعمال کریں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

۱۱۷) **تولید ریاح** :- ہڑ سیاہ بریاں بروغن بادام ایک چھٹانک ، بادیان بریاں ایک چھٹانک ، نمک سیاہ دو تولہ ، تینوں چیزوں کو باریک کرکے رکھیں ، اور علی الصباح دوپہر اور شام کو تین تین ماشہ پھانک کر اُوپر سے نیمگرم پانی پئیں ۔ (حکیم اکبر حسین)

(ب) آپ جواب نمبر ۱۱ پر عمل کریں ۔ پھر مطلع فرما دیں ۔ مجرب نسخہ ہے ۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) ستو ورسل کی ایک گولی صبح اور ایک شام کے وقت کھانا کھانے سے پندرہ بیس منٹ پہلے پانی سے نگل لیا کریں ۔ کچھ عرصہ کے استعمال سے کلی صحت ہوگی ۔ (حکیم ہمایوں) (د) آپ ہمدرد دواخانے سے معجون مقوی معدہ منگا کر استعمال کیجئے بہت مفید چیز ہے (حکیم جوہر چشتی) (ہ) آپ سفید پھول والا اجل کھنگرہ ۳ ماشہ پانچ دانہ کالی مرچ کے ساتھ پانی میں پیس کر علی الصباح استعمال کریں اور کھانا کھانے کے بعد تینوں کا نمک ایکماشہ دہی کے ساتھ کھائیں ۔ حکیم آغا منصب علی) (و) آپ صبح کے وقت جوارش فواکہ ایک تولہ ہمراہ عرق بادیان

سوالات؟

ضوابط اندراج (۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہو لیکن دوسرے سال اس حق کا استعمال نہیں کیا جا سکتا
(۲) سوال تین سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +

(۳) تین سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی دو آنہ فی سطر کے حساب سے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں +

(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں تو آٹھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر چار سطری سوال درج کرا سکتے ہیں ۔ زیادہ سطور کے لئے مزید دو آنہ فی سطر کے حساب سے ٹکٹ ارسال کرنے چاہئیں +

(۵) پانچ سطر سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر ہی کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا +

(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ۔ ورنہ تعمیل نہیں ہو سکیگی +

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے ۔ دفتر کو قطع و برید کا اختیار بہرحال ہوگا +

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے + "مینجر"

---

(۱۱۸) عمر ۱۸ سال، مرض موروثی ہے، والد نے مرض پائیوریا سے جوانی میں انتقال کیا ہے، دوا عمدہ ہو، خواہ قیمتی ہو، کامل صحت ہونے پر بیس روپے انعام دونگا، عام صحت اچھی ہے، معدے میں گرمی ہے، دماغ میں خشکی ہے اور کمزور ہے، منہ سے بد بو آتی ہے ۔
نیچے کے چار دانتوں کے مسوڑھوں کا گوشت گلتا جاتا ہے، دو کا زیادہ گل گیا ہے، باقی دانت صاف اور مضبوط ہیں ۔ گوشت جو گل گیا ہے وہ دوبارہ پیدا ہو جائے اور آئندہ سب دانت محفوظ رہیں + (ایک ناظر از احمد آباد)

(۱۱۹) پیشاب کرنیکے بعد استنجا کرتا ہوں، لیکن استنجا کرنے سے فائدہ نہیں ہوتا، پانچ دس منٹ بعد پیشاب کے چند قطرے نکلکر کپڑے خراب کر دیتے ہیں، سخت پریشان ہوں، حکما نسخہ تجویز کر کے شکر گذار فرمائیں + (خریدار نمبر ۱۸۵۰) ۔

(۱۲۰) طب مغربی کے علمبرداروں میں سے کوئی صاحب "صناعی استقرار حمل" پر ایک مکمل مضمون ہمدرد صحت میں شائع فرما کر ناظرین رسالہ کو بصیرت بخشیں + (خریدار نمبر ۴۹۶۴)

(۱۲۱) عرصہ تین سال سے مجھے اختلاج قلب کی شکایت ہے، عمر بیس سال ہے، دورہ روزانہ ہی پڑتا ہے، بدن بہت کمزور ہو گیا ہے، ڈاکٹری علاج بہت کرائے کوئی فائدہ نہیں ہوا، چائے اور تمباکو نوشی کی عادت رہی، شادی ہو چکی ہے، چکر آتے ہیں، بلغم بکثرت پیدا ہوتا ہے، قبض کی شکایت اور بدن میں کچھ کچھ حرارت رہتی ہے، ہاضمہ بھی ٹھیک نہیں ۔ اطباء کوئی ایسا آسان نسخہ تجویز کریں، جو ہمدرد دواخانہ سے بنا بنایا مل جائے + (ایک خریدار از بمبئی)

(۱۲۲) مریض کی عمر ۳۲ سال ہے، عام جسمانی صحت اچھی ہے لیکن عرصہ ۱۰ سال سے قرحہ سوزاک میں مبتلا ہے، اس سے پہلے جریان کی بھی شکایت تھی ۔ کافی علاج کیا گیا، مگر صحت نہیں ہوئی، کیا کوئی صاحب مجرب دوا بتا سکتے ہیں جس سے فائدہ ہو جائے ۔ فائدہ ہونے پر معقول خدمت کیجائیگی + (ایک خریدار از چکدرہ)

(۱۲۳) ایک ایسے سہل نسخہ کی ضرورت ہے جو دو گھنٹہ کھانا کھانیکے بعد اور ایک گھنٹہ قبل جماع پانی میں استعمال کرنے سے بعید امساک پیدا کرے +
(خریدار نمبر ۱۵۸۳)

(۱۲۴) میرے ایک شادی شدہ عزیز کے تلوے تین سال سے پھٹ رہے ہیں، بیسیوں مصفی خون دوائیں استعمال کیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا انجکشن سے ۵، فیصدی فائدہ ہو گیا تھا، تین چار مہینے کے بعد مرض پھر عود کر آیا۔ میرا خیال ہے کہ ان کے والد کو ۳۰ سال پہلے جو مرض آتشک ہوا تھا یہ غریب اسی کا خمیازہ بھگت رہا ہے۔ اب میں اطباء سے مؤدبانہ التماس کرتا ہوں کہ کامل غور و خوض کے بعد [illegible]

استعمال کے لئے کوئی مناسب نسخہ اور بیرونی استعمال کیلئے کوئی مناسب مرہم تجویز فرمائیں، مریض کی عمر ۱۹ سال ہے اور وہ ایکسال سے شادی شدہ ہے ✚ (خریدار نمبر ۵۰۰۳)

(۱۲۵) میرے دونوں پاؤں پر عرصہ ۸ یا ۹ سال سے مرض چنبل ہے، رات کے وقت بہت خارش ہوتی ہے، کئی دیسی و انگریزی علاج کئے مگر آرام نہیں ہوا کسی ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جسکی دوا ہر جگہ مل سکے، دوا خواہ دیسی ہو یا انگریزی، جسکے استعمال سے یہ مرض جڑ سے جاتا رہے۔ دوا اگر مرہم جیسی ہو تو بہتر ہے، مرہم زیادہ جلن پیدا کرنیوالا نہ ہو ✚ (خریدار نمبر ۱۱۳۹)

(۱۲۶) میری عمر اس وقت ۷۴ سال کی ہے۔ مجھ کو عرصہ سے کثرتِ پیشاب اور تکرار پیشاب کی شکایت ہے، بہتیرے علاج کئے لیکن فائدہ نہیں ہوا اطبائے کرام کوئی سہل الحصول کم خرچ اور آسان نسخہ تجویز کر کے شکر گذار فرمائیں ✚ (خریدار نمبر ۴۳۶۲)

(۱۲۷) مجھے ایک ایسے سرمہ کا نسخہ درکار ہے جو ہر روز شب کو استعمال کیا جائے اور جس سے کوئی نقصان نہ ہو، اور وہ روشنی چشم اور شکوری کیلئے مفید ہو، نسخے میں قیمتی اجزا نہ ہوں، مذاق خاص توجہ فرمائیں " (خریدار نمبر ۳۶۷۴)

(۱۲۸) سرسوں، تل، اور ناریل کے تیلوں میں سے کونسا تیل سر پر روزانہ استعمال کیلئے مفید ہے، تیل ایسا ہونا چاہیئے .... جو سستا ہو، اور جو (۱) بالوں کو نرم اور ملائم رکھے۔ (۲) بالوں کی جڑوں کو مضبوط رکھے (۳) بالوں کو سیاہ رکھنے میں مدد دے (۴) دماغ اور جلد کیلئے مفید ہو ✚ (خریدار نمبر ۵۰۷۲)

(۱۲۹) میری عمر ۵۵ سال ہے، اوائل عمر میں آتشک و سوزاک ہو چکا ہے، اسکے بعد بھی ابتک سوداویت کا زور ہوتا رہا، عرصہ سے جریان میں بھی مبتلا ہوں، کمزوری کی وجہ سے احتلام بھی آٹھویں دسویں روز ہو جاتا ہے، ریاح کی کثرت ہے بھوک بھی نہیں لگتی اور نہ خوراک اچھی طرح ہضم ہوتی ہے، گرم چیز کھانے سے بواسیر کا خون جاری ہو جاتا ہے، عموماً قبض بھی رہتا ہے، کمزوری بڑھ رہی ہے، اطبا آسان اور کم قیمت نسخہ تجویز فرمائیں ✚ (خریدار نمبر ۲۸۲۹)

(۱۳۰) مجھ کو آتشک اور سوزاک کے لئے نہایت مجرب نسخے درکار ہیں۔ یوں تو ان مرضوں کیلئے ہزار ہا نسخے کتابوں میں بھرے پڑے ہیں لیکن ان میں سے بہت سے نسخوں کی تیاری میں وقت بہت صرف ہوتا ہے، اور کافی فائدہ نہ ہونے سے روپیہ ضائع ہوتا ہے ✚
(خریدار نمبر ۳۵۸۴)

(۱۳۱) ایک پچاس سالہ عورت عرصہ سے بیمار ہے، عام کمزوری کے علاوہ ایک گھٹنے میں خفیف درد اور ورم ہے جس سے چلنا پھرنا مشکل ہے کبھی کبھی خود بخود دست آنے لگتے ہیں۔ پیٹ میں اپھارا رہتا ہے، بخار بھی دوپہر کے بعد چڑھ جاتا ہے، دمہ کا عارضہ بھی ہے ہر چند علاج کیا لیکن فائدہ نہیں ہوتا، مجرب علاج سے مطلع فرمایا جائے ✚ (خریدار نمبر ۵۰۲۴)

(۱۳۲) ضعف دماغ اور دائمی قبض کیلئے کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں، جس سے یہ شکایتیں رفع ہو جائیں اور عام صحت بھی اچھی ہو جائے ✚
(خریدار نمبر ۱۶۰۴)

(۱۳۳) آم کی کچی کیری جس میں گٹھلی نہ پڑی ہو اور کچلی ببول، تخم املی، اور پوست انار کا حسب معمول حلوا بنا کر اگر مردوں اور عورتوں کو استعمال کرایا جائے تو مضر تو نہ ہوگا۔ کیا اس حلوے کو ہر عمر کی عورت استعمال کر سکتی ہے، کیا ایام ماہواری اور دودھ پلانیکے زمانہ میں بھی یہ عورت کو دیا جا سکتا ہے ✚ (خریدار نمبر ۳۵۶۴)

(۱۳۴) میری عمر ۲۰ سال ہے، تین سال سے مجرد ہوں جسمانی صحت اچھی خاصی ہے، لیکن یہ عجیب بات ہو کہ جب میں قرآن شریف پڑھنے بیٹھتا ہوں تو مشکل سے آدھا پارہ پڑھ سکتا ہوں کہ نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے، میں بہت سے ضعیف آدمیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تین تین پارے پڑھ لیتے ہیں۔ میں روزانہ چھ گھنٹے سو بھی لیتا ہوں، حکما اس صورت حال پر توجہ فرمائیں ✚ (خریدار نمبر [illegible])

(۱۳۵) ہم گوشت کے ٹکڑوں کو سکھانا چاہتے ہیں۔ کوئی ایسی آسان ترکیب بتائی جائے جس سے بہت جلد گوشت کا پانی بھی خشک ہو جائے اور گوشت بھی نہ جلے۔ اگر بجلی سے کام لیا جائے تو اسکی کیا صورت ہو ✚ (حافظ عبد الغفار سوداگر چرم)

(۱۳۶) میری داہنی پنڈلی کے سامنے عرصہ ڈیڑھ سال سے خشک خارش کی شکایت ہو کھجاتے وقت ناخون لگ جانے سے جلن

وقت خون بھی نکل آتا ہے لیکن زخم دو تین دن میں بھر جاتے ہیں۔ پارہ، وسلین، کافور، کتھ، رگند ک وغیرہ کے مرہموں کے علاوہ کئی ڈاکٹری مرہم بھی استعمال کئے، لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا، آجکل ہندوق کا دارو اور گندھک مٹی کے تیل میں ملاکر لگا رہا ہوں خارش میں کچھ یونہی سا افاقہ ہے مصفی خاص بھی ہمدرد دواخانہ سے منگاکر شروع کی ہے عمر ۲۰ سال ہے، مجرب علاج سے اطلاع دیجائے ÷ (خریدار نمبر ۲۴۸۰)

(۱۳۷) مجھے گولیوں کے ایک نسخے کی ضرورت ہے جسکو اگر حمل کے دوسرے مہینے سے کھلایا جائے تو شرطیہ لڑکا پیدا ہو، اس سے پہلے خواہ عورت کے لڑکے پیدا ہوتے رہے ہوں یا لڑکیاں ۔ (خریدار نمبر ۴۴۵۵)

(۱۳۸) پارہ آگ پر رکھنے سے اُڑ جاتا ہے، کوئی ایسی بوٹی مطلوب ہے جسکے ذریعہ سے پارہ قائم النار ہوسکے ÷ (خریدار نمبر ۴۶۹۲)

(۱۳۹) کیا اطبائے کرام ازراہِ عنایت ایک سہل الحصول اور کامیاب نسخہ تحریر فرماکر ممنون کرینگے جس سے آواز صاف شیریں اور بلند ہوجائے ÷ (خریدار نمبر ۳۹۵۲)

بقیہ مضمون مراسلات صفحہ ۳۶ یہ ہے ۔

NAUNEHAL REGD.
The Best Tonic for Children
نونہال
نونہال
اگر آپ اپنے بچوں کو تندرست اور قوی دیکھنا چاہتے ہیں تو "نونہال" استعمال کیجیے
یہ دوا بچوں کے ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ بدہضمی، دستوں کا آنا، قبض، بچوں کا نزلہ زکام اور
دانت نکلنے کی تکلیفیں اس دوا سے جلد رفع ہو جاتی ہیں۔ بچوں کے متعلق موجودہ سائنٹفک معلومات کے
پیش نظر نونہال کی ترکیب حیرت انگیز جامعیت سے کی گئی ہے +
اپنے پیارے بچوں کو نونہال استعمال کرا کے نہال کر دیجیے!
قیمت فی شیشی جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے صرف آٹھ آنے (۸)
مفصل پرچہ کتاب ہمدرد
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہماری تندرستی کا مسئلہ!

آپ آزادیٔ وطن کے طالب ہیں، چشم ما روشن دل ما شاد! آپ ملک کی قانون بنانیوالی مجلسوں میں اپنے اپنے فرقوں کا کامل تحفظ چاہتے ہیں جو الحمد للہ آپ کم درجہ اور پست اقوام کو ابھار کر بلند سطح پر لانیکے خواہش مند ہیں، ازیں چہ بہتر! لیکن خدا کیلئے اتنا بتا دیجئے کہ کل جب آپکی کوششیں بار آور ہوئیں اور ہندوستان کو سوراج مل گیا تو کیا زمام حکومت ان کمزور اور ناتوان ہاتھوں سے سنبھالی جا سکیگی جن میں ضعف اعصاب نے رعشہ پیدا کر دیا ہو؟ کیا وہ اندر کو دبے ہوئے اور تنگ سینے کسی طرح بھی خطرے کیوقت ملک اور قوم کی سپر بن سکیں گے کہ جنہیں سل و دق نے خدا جانے کتنے سوراخ کر رکھے ہیں کشمکش حیات میں جہاں "بقائے اصلح" کے سوا کوئی قانون مانا ہی نہیں جاتا کیا دھکم دھکا اور تنازع للبقا کے موقع پر یہ پھولی اور سوکھی تلیاں کچھ کام دیسکیں گی جو ادنیٰ صدمے سے پھٹ جانیکی عادی ہیں؟ چپکا جیا کے شور وغل کو یہ نرم اور نازک دل کس طرح برداشت کر سکیں گے جنہیں بچوں کا ذرا چلا کر بولنا بسا اوقات مختلج کر دیتا ہو؟ کیا مستقبل کیلئے آزاد انسانوں کی ایک مضبوط نسل کی تیاری کا کام ہمارے انہیں فرد ریختہ اعصاب اور برباد وادۂ شباب نوجوانوں کے سپرد کیا جائیگا کہ جن کے ہینڈ بیگ میں "طلائے اعظم" کی شیشیاں، اور سوٹ کیس میں "معجون شباب آور" کے پیکٹ بھرے رہتے ہیں۔ کیا سریر سلطنت پر ایسے فرسودہ اور بوسیدہ دماغ متمکن رہ سکیں گے کہ جنہیں ایک مختصر سے گھر میں ایک بیوی اور دو بچوں کی پرورش کے انتظامات بھی وبال جان معلوم ہوتے ہیں؟ یہ شاعرانہ مبالغے نہیں ہیں۔ بلکہ بدقسمتی سے نہایت ہی افسوسناک حقیقتیں ہیں، ملک کی صحت عامّہ کا اوسط اعتدال کے درجہ سے کہیں نیچے پہنچ چکا ہے۔ صدہا نہیں بلکہ ہزارہا توانا و تندرست اور بالکل چاق و چست نظر آنیوالے نوجوان بھی جب کسی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے خون یا اپنے بلغم کا خوردبین سے اور اپنے پھیپھڑوں کا عکس ایکس رے شعاعوں سے امتحان کراتے ہیں تو یہ اندوہناک حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس دو پایونکی الماری کو جسکا پالش بالکل تازہ اور جسکے نقش و نگار بہت ہی جاذب نگاہ ہیں۔ اندر ہی اندر دیمک کھا چکی ہے۔ ملک کی کم و بیش آدھی آبادی اسوقت مختلف قسموں کی سل میں مبتلا ہو، بیس فیصدی پر آکلہ نے دانت جما رکھے ہیں اور ہر سو میں سے کچھ بھی نہیں تو بیس نوجوان ان شرمناک اور قابل نفرت بیماریوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو رہے ہیں جو انہیں بازار سے تحفہ میں ملی ہیں، اور جنکا نام بھی زبان قلم پر نہیں آ سکتا۔ ایک طرف ناداری و بیروزگاری اور دوسری طرف عہد شباب کی غلط کاری دونوں نے ملکر نونہالان قوم کے اعصاب کو سچ مچ تار ہائے عنکبوت بنا دیا ہو اور علم طب اور حفظ صحت کے قواعد سے عدم واقفیت نے انکی توجہ ان تمام ذرائع کیطرف سے ہٹا دی ہو جو افلاس و بے زری میں بھی اگر اور کچھ نہیں تو اتنا ضرور کر سکتے تھے کہ انکے جسم کی قوت مدافعت کو علی حالہا قائم رکھتے جو امراض کو غلبہ پانے سے روکتی ہے

غیر صحیح اور خراب زمینوں سے نفیس اور خوش ذائقہ پھل حاصل نہیں ہو سکتے، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہو اور بالکل اسی قدر صحت کیساتھ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ مریض و معلول یا مدقوق و مسلول مائیں تندرست اولاد نہیں پیدا کر سکتیں لیکن بدقسمتی سے ہماری صنف لطیف کی تندرستی کی یہ حالت ہے کہ بڑی بوڑھیوں میں تو تقریباً دس میں ایسی نکل بھی آئیگی کہ جنہیں تندرست کہا جا سکے ورنہ نو خاستہ اور اسکولی تعلیم سے آراستہ لڑکیوں میں تو کوئی مشکل ہی سے ایسی خوش نصیب ہو گی کہ جسکے احشا، باطنی درست اور اعضائے جسمانی کے افعال باقاعدہ اور طبعی ہوں۔ سترہ اٹھارہ اور بیس برس کی جوان لڑکیاں جنہیں یقینی طور پر حد سے زیادہ تندرست اور توانا ہونا چاہیئے تھا، بالعموم نقیہ، زرد رو، اور لاغر اندام دیکھنے میں آتی ہیں۔ چہرہ ایک شاداب پھول کیطرح شگفتہ ہونیکی بجائے عام طور پر افسردہ اور مضمحل نظر آتا ہے اور ڈاکٹروں کی بخشی ہوئی عینک اور چال کہولت اور پیرانہ سالی کے ان آثار کی اچھی طرح تکمیل کر دیتی ہے جو عین جوانی میں ہویدا ہو چکے تھے۔

اپنی موجودہ اور آئندہ نسل کی تندرستی اسکی زد اور اسکی زار حالت کو مدنظر رکھکر بھی کیا ہمارا اس سوال کو محض فضول اور غیر متعلق کہا جا سکتا ہے کیا آج اس جوش وقت کا جو پارلیمنٹری بورڈ کی اسکیمیں اور کمیونل ایوارڈ کی موافقت و مخالفت کی تجاویز سوچنے صرف ہو کر رہا ہے کوئی چھوٹا سا حصہ بھی ہمیں اس بات کے سوچنے پر صرف کرنیکی ضرورت نہیں ہے کہ اگر قوم کی تندرستی اسی طرح روبہ تنزل رہی تو پارلیمنٹری بورڈ اور کمیونل ایوارڈ کے کھلونوں سے کون اپنا دل بہلائیگا؟

ملک میں اس سرے سے اس سرے تک شور برپا ہے کہ ہماری آمدنی کافی نہیں ہے فی کس تین پیسے ماہوار کی آمدنی کو کافی تو کیا معنی ناکافی آمدنی بھی نہیں کہا جا سکتا لیکن اس قلت کے جہاں اور بہت سے اسباب تلاش کئے گئے ہیں، وہاں اسکے ایک بہت ہی اہم اور خاص سبب کو کیوں نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ خرابی صحت نے ہمارے قویٰ کو اس حد تک مضمحل کر دیا ہے کہ ہم اس سے زیادہ کما ہی نہیں سکتے۔ غیر ملکی حکومت محکوم قوم کی آمدنی کی قلت کا ایک بہت بڑا سبب ہو سکتی اور ہوتی ہے لیکن محکوم قوم

ردہ الخدمت لوگوں کی تعداد اگر زیادہ نہ ہو اور انکے بازو ذہنیں اللہ کے خزانے سے کھود کھود کر دولت نکالنے کی کافی طاقت موجود ہو تو حالات ہرگز ہرگز اس قدر المناک نہیں
ایک تندرست محکوم قوم کے باوجود اگر دولت مند نہیں تو خوشحال ضرور رہ سکتی ہے بلکہ غالباً ایک تندرست قوم کا کسی طویل و دراز مدت تک محکوم رہنا بھی محالات سے ہے

تقریباً ہر صاحب فکر لیڈر اور ہر بہی خواہ قوم رہنما اس بات پر انتہائی تعجب کا اظہار کیا کرتا ہے کہ ہندوستانی بالعموم نوکریوں کے دلدادہ ہوتے ہیں بطور خود
ت یا بڑے پیمانہ پر کوئی کام یا تحقیق و ایجاد وغیرہ نہیں کیا کرتے لیکن وہ اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں کہ بطور خود تجارت یا اور کسی قسم کا کاروبار خطرات سے
یں ہوتا انہیں ملازمت کی طرح آمدنی کے متعلق اطمینان کامل نہیں ہوا کرتا اور بسا اوقات ایسے ناخوشگوار حالات بھی پیش آجاتے ہیں کہ نفع کی بجائے سخت
ن سے سابقہ پڑ جائے، اسلئے تجارت وغیرہ ایسے کام ہیں کہ انہیں شروع کرتے وقت اپنے آپ کو لازمی طور پر کسی حد تک خطرے میں ڈالنا ہو اور خطرات میں پڑنے
صرف اسی انسان کو ہوتا ہے جسکے اعصاب کافی مضبوط ہوں، خستہ و درماندہ اعصاب والوں کو شوق تو کجا ضرورتاً بھی خطرات میں گھسنے کی ہمت نہیں ہوتی اور
یہ "اگر خواہی سلامت بر کنار است" کہہ کر ایسی چیزوں سے دور ہی رہنا پسند کرتے ہیں۔

کامیابی کا راز صرف تندرستی میں ہے

دنیائے طب کے سب سے بڑے شہنشاہ جالینوس اعظم کا مقولہ ہے کہ "تندرست آدمی کبھی محتاج نہیں ہو سکتا کیونکہ زندگی کی تمام مشکلات پر غلبہ پانیکی ہمیر
ی قوت ہوتی ہے، ہمت، طاقت، شرافت اور استقلال ہر موقع پر اسکا ساتھ دیتے ہیں"۔

ارسطو کی شہرت بھی ایک حکیم اور ایک فلاسفر کی حیثیت سے جالینوس سے کچھ کم نہیں ہے اسکا بھی یہ قول ہے کہ "دولت عزت اور کامیابی حاصل کرنیکا زینہ تندرستی ہے"۔

حکیم فیثاغورث نے ایک قدم اور بھی آگے بڑھایا ہے اور کہتا ہے کہ "زندگی ایک بالکل بے معنی اور فضول چیز ہے اگر تندرستی نہ ہو"۔

ان حکمائے زرین اقوال کی تصدیق ہمیں اپنے ذاتی تجربوں سے بھی باسانی ہو سکتی ہے، ہم رات دن دیکھتے ہیں اور صرف دوسروں کو نہیں دیکھتے بلکہ
ے اوپر بھی یہی کیفیت گذرتی رہتی ہے کہ مال، دولت، عزت، طاقت، حکومت، سب کچھ موجود ہونے پر ایک ذرا سا درد سر یا خفیف سا درد شکم ہمیں اس حد تک بے چین اور
م کر دیتا ہے کہ دنیا کے جو عیش ہمیں میسر ہیں انکا کوئی لطف نہیں ملتا، ہماری دلی آرزو ہوتی ہے کہ کاش کوئی ہماری نصف یا ساری دولت لے لیتا اور ہماری اس تکلیف
کر دیتا۔ گرمی کے موسم میں عام طور پر دولتمند اور زردار لوگ پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں تاکہ موسم کی سختیاں انہیں آزار نہ دے سکیں۔ لیکن کیا شملہ اور نینی تال
ری اور المورہ اور پچمڑہی اور دارجلنگ ان بدنصیب اور سوختہ اختر انسانوں کیلئے بھی باعث تفریح ہو سکتے ہیں جو وہاں موسم کی گرمی سے پناہ لینے کیلئے نہیں
ے مسلول اور مجروح پھیپھڑوں کو چیڑ کے درختوں کی ہوائیں پہنچانے اور اپنی متورم اور ملتہب آنتوں کو قدرتی چشموں کے پانی سے دھونے کیلئے گئے
؟ آپ یقین کیجئے کہ ان مریضوں کا دل سوئزرلینڈ اور کشمیر کے مرغزاروں سے اسی قدر متنفر اور بیزار ہوتا ہے کہ جتنا کسی سیاسی رہنما کا جیل کی
یوں سے، مئی جون کی بے پناہ گرمی سے تنگ آکر تمنا ہوتی ہے کہ کسی ایسے مقام تک پہنچ جائیں جو زیادہ نہیں تو سطح سمندر سے چار پانچ ہزار فٹ ہی بلند ہو لیکن
ق اور مسلول ہستیاں کہ جنہیں انکے اعزا اپنے اوپر سو طرح کی تکلیفیں برداشت کر کے صحت بخش مقامات پر لیجاتے ہیں ہر وقت یہ آرزو کرتی ہیں کہ کب
قابل ہوں کہ پھر اسی دھوپ اور اسی لو میں عمر بسر کرنیکے لئے میدانوں میں جا سکیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صحت و تندرستی کے بغیر دنیا کا کوئی لطف نہیں اٹھایا جا سکتا اور خوشحالی دراصل صحت وری کا دوسرا نام ہے، اہم جبتک کہ تندرست نہ
دنیا کا کوئی کام صحیح طریقے پر انجام نہیں دے سکتے، اور جن کاموں کو صحیح طریقے پر انجام نہ دیا جائے، انمیں کامیابی کی توقع رکھنی صرف انہی لوگوں کا شیوہ
سکتا ہے کہ جنکے دماغ کو امراض نے صحیح طریقہ پر سوچنے سے معذور کر دیا ہو۔

آپ ایک ایسی فوج کا تخیل قائم کیجئے کہ جسکے بہت سے سپاہی لنگڑے، کچھ بہرے، کچھ ضعیف النظر اور بہت سے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا
اور پھر اندازہ کیجئے کہ صحیح القویٰ فوج کے مقابلہ میں انکی کامیابی کی کتنی امید ہے۔ تاجروں کی ایک ایسی جماعت کا قیاس کیجئے کہ جنمیں سے ہر ایک کام کرتے
ہر دس پانچ منٹ کے بعد کراہنے اور ہر صبح و شام معدہ کی خوراک پینے پر مجبور ہو اور پھر سوچئے کہ انمیں اپنے کاروبار کو ترقی دینے کی کس حد تک صلاحیت ہے
ں میں پانچ پانچ اور چھ چھ گھنٹہ بیٹھ کر کام کرنیوالے ایسے کلرکوں کی ایک تعداد کا تصور ذہن میں قائم کیجئے جن میں ہر ایک چار چار گھنٹہ کے باقاعدہ
سے پینے کیلئے کسی نہ کسی دوا کی شیشی جیب میں ڈال کر لایا ہو اور پھر دیکھئے کہ کس حد تک ترقی کی توقعات انسے وابستہ کیجا سکتی ہیں۔ دنیا میں جنگ

کوئی ایسی قوم ترقی نہیں کرسکتی ہے جو صحت اور تندرستی سے محروم ہو اور ظاہر ہے کہ ہمارے لئے قدرت کے قوانین نہیں بدل سکتے ہمیں اگر زندہ رہنا ہو تو ہم قوم کی طرف مجرمانہ تغافل نہیں برت سکتے اور اگر یہ صحیح ہو تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ہماری قوم اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے یہ معلوم ہونے کے بعد بھی آج جغرافیہ تاریخ اور انگریزی وحساب سے زیادہ ہمارے بچوں کو جس تعلیم کی ضرورت ہو وہ علم الامراض اور قواعد حفظ صحت کی تعلیم ہے، ہم خاموش بیٹھے ہیں اور کوشش نہیں کرتے کہ ہمارے تعلیمی ادارے اس طرف کافی توجہ کریں یہ جاننے کے باوجود کہ ہمارے شہروں کی آبادی اکثر وبیشتر حالات میں ایسے گندے غلیظ بند اور تاریک مکانوں میں زندگی بسر کر رہی ہے کہ جہاں کسی ذیحیات کا تندرست رہنا ناممکن ہے، ہم کامل اطمینان کیساتھ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں نکالتے کہ ان حالات کی اصلاح ہو سکے۔ ہمیں اچھی طرح واقفیت ہے کہ ہمارے شہر کے متوسط الحال اور غریب لوگوں کو ضرورت کیوقت طبی امداد بہم پہونچنے کی راہ میں بہت سی دشواریاں حائل ہیں لیکن ہم ایک شان بے پروائی کے ساتھ یہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے + یہ خیال کہ "ہم کر ہی کیا سکتے ہیں" ایک بالکل بے معنی اور لغو خیال ہے یہ صرف انہی دماغوں کی اختراع ہو کہ جنہیں ضعف معدہ و قلب نے بالکل بے ہمت اور بے عمل بنا دیا ہو، کچھ نہ کرسکنے پر بھی ہم بہت کچھ کرسکتے ہیں ہم اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے ایکطرف تو اپنی نیم مردہ یا محو خواب قوم کو جگا کر صحیح حالات سے آگاہ کرسکتے ہیں اور دوسری طرف ان خدایان شہر کو اپنی حالت زار کیطرف متوجہ کرسکتے ہیں کہ جنکے ہاتھ میں ہم اپنی آمدنی کا معقول حصہ اور شہر کے انتظامات کا اختیار دیا کرتے ہیں، انہی اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے یہ بھی ممکن ہو کہ اپنے ملک کے عوام کو حفظ صحت کی آہستہ آہستہ اور تھوڑی تھوڑی کرکے وہ تعلیم بھی دیدیں کہ جس سے وہ اسکول اور مدرسوں میں محروم رہے + دور حاضرہ اخبارات و رسائل کا دور ہے اگر وہ صحیح طریقوں پر نکلتے ہوں تو قوم کی تعمیر میں وہ سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوسکتے ہیں، اچھے اخبار اور اچھے رسالے جنکا مقصد تجارت نہیں بلکہ خدمت قوم ہو اس وقت ملک اور قوم کی سب سے بڑی ضرورت ہے، اور انکی اشاعت کو جس قدر بھی ترقی دیجائے کم ہے یہ بالکل ظاہر ہو کہ ملک کی ضرورت کے لحاظ سے ہمارے اخبارات و رسائل کی تعداد بہت کم ہو اور پھر ان میں بھی ایسے اخبارات تو اور بھی کمیاب ہیں، جو ملک کی ضرورت سے پورے طور پر واقف ہوں اور ناخوشگوار حالات کی اصلاح جنکا مقصد ہو لیکن اس دشواری کا صحیح حل اگر کوئی ہوسکتا ہو تو وہ یہی ہے کہ ہم ایسے اخباروں اور ایسے رسالوں کی اشاعت میں کوئی مدد نہ دیں کہ جو ہمارے خیال میں فضول ہیں اور ان اخبارات و رسائل کی اشاعت تا حد امکان بڑھائیں جو ملک و قوم کی خدمت میں مصروف ہیں اور جو ناواقف حالات عوام کی تعلیم کا ایک نہایت صحیح اور کارآمد ذریعہ ہیں +

ہمدرد صحت اور اس کے مقاصد

خود پرستی اور خودستائی کے دور میں ہمارا کہنا کہ رسالہ ہمدرد صحت بالکل صحیح طریقوں پر نکالا جارہا ہو اور اس کا مقصد اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ ناواقف عوام کو ایسے طریقوں سے آگاہ کیے کہ جو تندرست رہنے کیلئے ضروری ہیں مشکل سے قابل یقین ہوسکتا ہو ہم اس قسم کا دعوے کرنا کبھی نہیں چاہتے لیکن یہ ضرور کہنا چاہتے ہیں کہ اگر ہمارا مقصد حصول زر ہوتا تو کیا ہمارے لئے یہی مناسب تھا کہ اسکی قیمت ہم صرف ایک روپیہ سالانہ مقرر کرتے، ایک روپے میں بارہ پرچے اس قدر ضخیم اور اس قدر پُر از معلومات اور پھر بارہواں پرچہ ایک خاص نمبر کہ جسمیں تنہا ڈھائی تین سو صفحے ہوں اور جسمیں یورپ تک کے مشہور ماہران فن ڈاکٹروں سے مضامین حاصل کئے جائیں کیا کسی طرح بھی تیار ہوسکتے؟ کیا تجارت کا صحیح اصول یہی ہوتا ہو کہ ہم دو روپیہ کی چیز ایک روپیہ میں فروخت کردیا کریں۔ حقیقت یہ ہو کہ ہمدرد صحت کی قیمت اس قدر کم صرف اس غرض سے رکھی گئی ہے کہ ہر شخص اُسے بآسانی خرید سکے اور ہمارے دلکو یہ اطمینان حاصل ہو کہ ہم بھی اپنی بساط کے موافق قوم کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں ہمیں اس خیال پر ہمیں خود بھی ہنسی سی آتی ہو اور ممکن ہے کہ آپ بھی ہنس دئے ہوں، کہاں ذرا سا پرچہ ہمدرد صحت اور کہاں قوم کی تعمیر! بظاہر یہ دونوں کڑیاں ایک جگہ کی نہیں معلوم ہوتیں، لیکن کبھی آپنے خیال فرمایا ہو کہ ریل کے انجن اور ریل کی گاڑی کی تعمیر میں اس ننھے سے پیچ کا بھی کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ہے جو انجن کے دستے کو کسنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہو۔ کیا آپ اس پیچ پر بھی اس طرح ہنس سکتے ہیں کہ کہاں یہ ننھا سا پیچ اور کہاں ریلوے ٹرین! اصل یہ ہے کہ کسی چیز کا قدوقامت یا اسکی ظاہری صورت وحیثیت اسکی بکارآمدگی کا معیار نہیں ہوا کرتیں، بکارآمدگی کا معیار ہمیشہ کام ہوتا ہو۔ آپ ہمدرد صحت کے مختصر حجم کو نہ دیکھئے آئیے ہم آپکو اسکے کام دکھائیں ہم خواہ آپ مانیں یا نہ مانیں اور ہمیں یہ خیال اچھا معلوم ہو یا برا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہماری غفلتوں نے طب یونانی کو اس منزل پر پہونچادیا کہ جسکے بعد صرف فنا کا درجہ رہ جاتا ہو، ہمارے خرمن علم کے خوشہ چین آج محض اپنی محنت وکوشش کی بدولت ہم سے ممتاز نظر آرہے ہیں انہوں نے اپنی تحقیقاتوں اور اپنے تجربوں سے اسکو ایسا آراستہ کیا ہو کہ اب جدید علم طب قدیم علم طب سے بالکل جداگانہ کوئی چیز معلوم ہوتا ہو۔ ہمدرد صحت کی یہ کوشش ہے کہ جدید ترین طبی اصولوں اور تازہ ترین تحقیقاتوں دنیائے طب کو باخبر رکھے + ملک کی سب سے بڑی ضرورت اس وقت یہ ہو کہ عوام کو حفظ صحت کے طریقوں سے آگاہ کیا جائے تاکہ یہ ناخوشگوار اور تباہ کن صورت

حالات دور ہوسکے کہ شہروں سے دور دیہات میں بھی تندرست نظر نہیں آتے، ہمدرد صحت انتہائی سرگرمی کیساتھ اس خدمت کو انجام دے رہا ہے۔ صحت عامہ کے متعلق بہت سے امر ایسے ہیں جو انفرادی طور پر انجام نہیں پا سکتے۔ اس قسم کے تمام کام ہر شہر میں شہر کی میونسپل کمیٹی سے متعلق ہوتے ہیں، ہمدرد صحت ایسے تمام معاملات پر ذمہ دار حکام کی توجہ مبذول کرانا اپنا فرض سمجھتا ہے + ہمدرد صحت اسکے لئے بھی تیار ہے کہ اگر صحت عامہ کی بہبود کی خاطر ضرورت ہو تو حکومت کا دروازہ بھی کھٹکھٹائے اور انہیں قانون سازی کو ایسے قوانین نافذ کرنیکی رغبت دلائے جو عوام الناس کو تندرست رکھنے یا انہیں بہتر طبی امداد میسر آنیکے لئے ضروری ہیں + ہمدرد صحت ملک کی بچوں کی تعلیم گاہوں تک بھی رسائی حاصل کرنیکی کوششوں میں مصروف ہے تاکہ نونہالان قوم اگر اور کچھ نہیں تو صاف ہوا، صاف پانی، صاف غذا، ورزش اور دھوپ کے فوائد اور مچھر، گندگی، بند اور تاریک کروں اور سست و بے عمل رہنے کے نقصانات سے تو آگاہ ہو جائیں۔ اس سلسلے میں مختلف صوبوں کی یونیورسٹیوں سے خط و کتابت ہو رہی ہے اور اُمید ہے کہ بہت جلد "ہمدرد صحت" تمام اسکولوں کے کتبخانوں کیلئے منظور ہو جائیگا اور انگریزی اور اردو اسکولوں کے تمام طالبعلم اسکے مضامین سے مستفید ہوسکیں گے۔ ہمدرد صحت ان حرموں میں بھی داخل ہوتا چلا جا رہا ہے کہ جہاں باقی تمام دُنیا سے الگ تھلگ ہماری محترم خواتین اپنی پر بہار زندگی بسر کر رہی ہیں اور کسی طرح کسی کے کانوں کان خبر نہیں ہونے دیتیں کہ ان مکانوں کی غلیظ نالیوں، تنگ و تاریک کمروں کی غلیظ ہواؤں اور محروم آفتاب بالاخانوں اور صحنچیوں نے انکی صحت پر کیا اثر کیا ہے اور کتنے نوخاستہ پھول ان چار دیواریوں کے اندر بن کھلے مرجھایا کرتے ہیں۔ ہمدرد صحت اس ہوا اور دھوپ سے محروم آبادی کو بھی ایسے طریقے بتانا چاہتا ہے کہ جن سے وہ انہیں حالات میں رہ کر اپنے اُنہیں گھروں کو کم مضرت رساں بنا سکتی ہیں + ہمدرد صحت طب یونانی کے پست اور گرے ہوئے معیار کو ایک مرتبہ پھر بلند کرنیکا آرزومند ہے اور وہ دنیا کو دکھانا چاہتا ہے کہ طب جدید کی ان تمام ترقیوں کے باوجود طب قدیم اسکے دوش بدوش چل سکتی ہے۔ ملک کے بوڑھوں کو ہمدرد صحت یہ بتانا چاہتا ہے کہ اس پیرانہ سالی کے باوجود وہ کس طرح قوم کے لئے ایک کارآمد عضو بنے رہ سکتے ہیں اور کس طرح وہ ایسی زندگی بسر کرسکتے ہیں کہ دوسروں کیلئے وبال دوش نہ ہوں۔ جوانوں کو ہمدرد صحت یہ سکھانا چاہتا ہے کہ کس طرح وہ اپنے قوائے عمل کو محفوظ و مصئون رکھکر زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قوم کیلئے کارآمد و مفید رہ سکتے ہیں، وہ انہیں یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ دنیا میں صحیح القوی انسان کیا کیا کچھ کرتے رہتے ہیں اور قوی کو صحیح رکھنے کے ذرائع کیا ہیں + عورتوں کو وہ صرف یہی نہیں بتانا چاہتا کہ وہ خود کس طرح صحیح و تندرست رہ سکتی ہیں، بلکہ وہ انہیں بچوں کی پرورش اور تربیت کے صحیح قاعدے بھی سکھانا چاہتا ہے تاکہ جو نسل انکی گودوں میں پرورش پائے وہ صحت و تندرستی کے لحاظ سے اس نسل سے ضرور بہتر ہو کہ جو آج موجود ہے + ہمدرد صحت کی خدمات کا میدان عوام الناس تک ہی محدود نہیں ہے وہ اس حد سے آگے بھی تجاوز کرتا ہے اور ماہرین فن کی دنیا میں بھی قدم رکھنے کی جرأت کرتا ہے، وہ خدمت خلق اللہ میں معروف حکیموں اور خادمِ عام کے کاموں سے فرصت نہ پانیوالے ڈاکٹروں کو بھی فن طبابت کے متعلق جدید ترین اصُولوں اور تحقیقاتوں سے باخبر رکھتا ہے اس طرح کہ انہیں بڑی بڑی کتابیں اور طول و عریض مضامین پڑھے بغیر بھی مختصر طور پر وہ سب کچھ معلوم ہو جائے کہ جسکی انہیں ضرورت ہے، اور قیمتی وقت بھی ضائع نہ ہو + مختصر طور پر یہ عرض کردینا کافی ہوگا کہ ہمدرد صحت ایک بہت ہی اہم تجربہ ہے جسکی کامیابی پر ہندوستانی دنیائے طب کا وہ خوشگوار انقلاب منحصر ہے جو ایک مریض کو اسکی ضروریات سے آگاہ اور ایک طبیب کو اسکے فرائض سے خبردار کر دیگا، اور جسکی بدولت ملک میں اکثر تبہ پھر حسین اور تندرست نوجوان ہر شعبہ زندگی کو اپنی محنت اور اپنے بازوؤں کی قوت سے لالہ زار بناتے نظر آیا کرینگے۔ چارپائیوں پر پڑے پڑے ایڑیاں رگڑنے والے مریضوں کی بجائے زمین پر ہل چلانیوالے، پہاڑوں کو کھود کر راستہ نکالنے والے اور سمندر کے سینے پر کشتیاں دوڑانیوالے نوجوان قوم میں پیدا ہوا کرینگے اور ڈولیوں میں بیٹھ بیٹھ کر حکیموں اور ڈاکٹروں کے مطب میں جانیوالے بیماروں کی بجائے ہوائی جہازوں میں بیٹھ کر اُڑتے پھرنے والے تندرست اور توانا بچوں سے مادر وطن کی گود بھر جائیگی، ہمدرد صحت نے زمانہ حاضرہ کی اہم طبی ضروریات کو پورا کرنیکا ذمہ لیا ہے جو ایک بہتر سے بہتر رسالہ پوری کرسکتا ہے اور اگر قوم و ملک نے اس کا ساتھ دیا تو وہ تھوڑے عرصہ میں دکھا دیگا کہ ایک مختصر پرچہ کیا کر سکتا ہے + کیا کبھی کسی تالاب کے کنارے کھڑے ہو کر آپ نے اسمیں چھوٹی سی کنکری پھینکی ہے؟ اگر ایسا کیا ہے تو آپکی نظر سے گذرا ہوگا کہ کنکری کے پانی میں گرتے ہی پہلے تو جس جگہ وہ کنکری گری تھی وہیں چھوٹے چھوٹے سے حلقے پیدا ہوتے ہیں پھر ان میں برابر وسعت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور بڑی دُور تک۔ اتنی دور تک کہ جہاں تک نگاہ جائے یہ حلقے سطح آب پر برابر بڑھتے اور پھیلتے چلے جاتے ہیں چھوٹی سی کنکری کی بساط کو دیکھئے کسی طرح سے کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ اس کا اثر تالاب کی سطح پر اس قدر وسیع ہوگا۔ ہم نے بھی علم طب کے ناپیدا کنار سمندر میں یہ ایک چھوٹی سی کنکری یا کاغذ کی ڈالی ہے اور ہمیں فضل ایزدی سے یقین کامل ہے کہ آہستہ آہستہ اسکے پیدا کئے ہوئے حلقے سمندر کی ساری سطح کو گھیر لیں گے +

روپیہ، محنت، ضروری علم اور خلوص نیت سے جو کچھ بھی ہوسکتا ہے وہ سب کچھ اس پرچہ کو کامیاب بنانیکے لئے کیا جا رہا ہے اور ہم کامل وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہ تجربہ اب بھی خدانخواستہ ناکام رہا تو اسکے ہم نہیں بلکہ اہل ملک اور ارباب فن ذمہ دار ہونگے اور شاید اسی قدر وثوق کیساتھ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر یہ تجربہ بھی ناکام رہا تو پھر آئندہ نامعلوم مدت تک ایک کامیاب طبی رسالہ کا تخیل محروم تکمیل رہیگا +

ہمدرد صحت اور مشاہیر فن

عالی جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری مرحوم، ایم، ڈی، دہلی:۔
میں نے ہمدرد صحت کا خاص نمبر "الاطفال" بڑے غور سے پڑھا اور یہ لکھنے میں مجھکو مسرت محسوس ہوتی ہے کہ اردو میں بچوں کی رضاعت، پرورش، تربیت اور علاج معالجہ پر کوئی
اس سے بہتر کوئی دوسری کتاب میری نظر سے نہیں گذری، اس نمبر کے مضامین نہایت دلچسپ جامع اور بیحد مفید ہیں اور مجھکو امید ہے کہ اس سے ہر قابل افادہ حاصل کریگا۔

لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب ایم، بی، اینڈ سی، ایچ، بی اڈنبرا حیدر آباد دکن:۔
ہمدرد صحت کا خاص نمبر ملا بہت شوق سے پڑھا ہندوستان کے طبی رسائل میں ہمدرد صحت پہلا پرچہ ہے جسنے اعادۂ شباب کے مسئلے پر اتنے بہتر اور مستند معلومات سے لبریز مضا

جناب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب، نیر، بیڑ (دکن)
مجھے بیڑ سے چلتے چلاتے وقت "الاطفال" ملا اگر معلوم ہوتا کہ اس شان نزول سے چھپے گا اور یہ مضمون آرا یہاں ہونگی تو کچھ غور سے لکھتا خیر، بداں را بنیکاں ببخشد کریم دعا کرتا
خدائے برتر اس امید کو بر لائے میں اس کامیابی کا سرو سامان عطا فرمائے جو سرچشمۂ آرزو کی روح رواں ہے۔ این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

شفاء الملک حکیم مولوی محمد عبد الحمید صاحب لکھنؤ:۔ میں نے رسالہ ہمدرد صحت دہلی کا خاص نمبر بعنوان "تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" بابتہ ماہ جولائی
دیکھا، حقیقتاً نہایت محنت و جانفشانی سے مرتب کیا گیا ہے اکثر مضامین نہایت بلند پایہ اور تحقیق سے لبریز ہیں، پبلک کو ایسے مفید طبی رسالہ کی قدر کرنا چاہیئے۔

جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب قرول باغ دہلی:۔ حکیم عبد الحمید صاحب نے "ہمدرد صحت" کی شکل میں طبی خدمت کی طرف ایک نیا قدم بڑھایا ہے
حکیم صاحب موصوف کو اس مبارک اقدام پر دلی مبارکباد دیتا ہوں ہمیں ہمدرد صحت سے بڑی توقعات وابستہ ہیں، اردو طب یونانی کی دنیا میں سب سے بڑے طبی مرکز کا واحد رسالہ یہ
بات کا مستحق ہے اطبا اسکی طرف پوری توجہ منعطف کریں ہمدرد صحت کی ارزانی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ اس لئے نہیں نکالا گیا کہ اس رسالہ کے ذریعہ سے مالی منفعت حاصل
بلکہ اس کا واحد مقصد فن عزیز کی خدمت ہے، ہمارے افلاس زدہ ملک میں کسی قسم کی قومی یا فنی خدمت کیلئے سب سے اہم سوال سرمایہ کا ہوتا ہے لیکن بحمد اللہ ہمدرد صحت سرمایہ کی مشکلات سے
آزاد ہے، بلکہ جہانتک میں اندازہ لگا سکتا ہوں یہ رسالہ کبھی سرمایہ کی کمی کے سبب سے بند نہ ہوسکیگا، مجھے حکیم عبد الحمید صاحب کے استقلال، قوت عمل اور نیک ارادوں سے قوی
امید ہے کہ چند روز کے بعد یہ رسالہ ہندوستان کا سب سے کثیر الاشاعت پرچہ بن جائیگا، جسکے آثار میں ابھی سے دیکھ رہا ہوں۔ محمد کبیر الدین ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء

جناب ڈاکٹر محمد عثمان صاحب جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن:۔ ہمدرد صحت کے شباب نمبر کے دونوں پرچے وصول ہوئے دلی شکریہ قبول فرمایئے
فی الحقیقت آپکی مساعی قابل صد آفرین اور ایسی نمایاں کامیابی مستحق صد مبارکباد ہے کہ اسقدر قلیل عرصہ میں اتنا کارآمد اور اہم درجہ کا مواد فراہم کرکے اس دیدہ زیب صورت میں

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی، ایڈیٹر مشیر الاطبا، لاہور:۔ ہمدرد صحت ایک ماہوار رسالہ ہے جو گذشتہ سال سے حکیم حاجی عبد الحمید صاحب دہلوی کی ادارت
میں نہایت آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے، کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ ترتیب کے اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے، اسمیں ہمراہ حفظان صحت اور طب کے متعلق بہترین مضامین
شائع ہوتے ہیں، اس رسالہ میں طب کے خالص علمی مضمون کو ادبی رنگ میں رنگنے کی نہایت کامیاب کوشش کی گئی ہے، حال میں تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر پر ایک
نمبر قریباً دو سو صفحات پر شائع ہوا ہے، یہ بلا شبہ اس موضوع پر اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے، ترتیب کی خوبی اور مضامین کی عمدگی و دلاویزی کے لحاظ سے اس نے
بلا مبالغہ اس وقت کی تمام طبی صحافت میں "ممتاز جگہ حاصل کرلی ہے"۔

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاندپوری بیگم گنج:۔ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص نگاہ و دماغ کیلئے سامان لطف و مسرت لیکر پہونچی
سے آخر تک دیکھا، جناب نے طبی حلقوں میں اشاعت خاص کی مجتہدانہ خصوصیت کو اپنے لئے مخصوص کرلیا ہے اور مجھے یہ عرض کرنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ عہد ماضی کے
طبی رسالہ اس اشاعت خاص کے سلسلے میں اس ایثار وسعت نظر اور اجتہاد سے کام نہیں لیتا جو آپ کا حصہ ہوکر رہ گیا ہے آپ نہایت بے جگری کیساتھ رسالہ کی
تدوین اور اسکی طباعت و تصاویر پر روپیہ صرف کرتے ہیں، ممالک غیر سے حصول مضامین کی بدعت حسنہ آپ ہی نے جاری کی ہے اور صرف یہی ایک خصوصیت ایسی ہے
کہ آپکی اشاعت کا مرتبہ بہت زیادہ بلند ہوتا جا رہا ہے۔ خدا کرے آپ کا جذبۂ عمل اور ولولہ کار کبھی سرد نہ ہو اور طب یونانی کو آپکی سرپرستی میں زیادہ سے زیادہ فوائد پہنچیں
آپ نے طب قدیم کیلئے بہت کچھ ایثار کیا ہے اور ہمدرد دواخانہ کی بنیاد ڈال کر ثابت کردیا ہے کہ طب یونانی کا فن دواسازی کس قدر مکمل اور جامع ہے اسی طرح ہمدرد صحت
کی اشاعت سے طبی لٹریچر کی وہ ارزانی فرمائی ہے کہ آجتک نہ ہوئی تھی۔ ایک روپیہ کی قلیل رقم میں آپ ایسے ایسے قیمتی موتی لوگوں کو دیرہے ہیں جنکی قدر و قیمت کا اندازہ
ہی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر رہتکی:۔
ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "الاطفال" بالکل عین وقت پر موصول ہوئی میں نہیں کہہ سکتا کہ اسکی دیدہ زیب طباعت، باصرہ نواز نائٹل اور بالخصوص
بلند پایہ دلچسپ اور رنگا رنگ مضامین دیکھکر کس قدر مسرت ہوئی میں سمجھتا تھا کہ سال گذشتہ اشاعت خاص "اعادۂ شباب نمبر" کی اشاعت کے بعد ایسی
دلچسپ اور مخصوص النوعیت اشاعت کی جدو جہد لاحاصل رہیگی اور جب کہ آپ جیسی سراپا ایثار و خلوص شخصیت کے متعلق مجھے یہ غلط خیال پیدا ہوگیا تھا
صحافت طب کے جواب و مثیل کی کیونکر توقع قائم کرسکتا تھا لیکن "الاطفال" کے مطالعہ نے میرے عالم خیال کو یکسر منقلب کردیا اور میرے قبل از وقت غلط

صاف تردید کردی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ وہ نقاش نقش ثانی بہتر کشد زاول" کے مقولہ کو میں کیوں فراموش کئے تھا اگر مبالغہ نہ سمجھا جائے تو میں کہونگا کہ طب کے میدان میں آپ کا جو قدم اُٹھتا ہے وہ قابل صد رشک و تقلید اور اس کا ہر نقش نقش بر آب نہیں نقش بر حجر ہوتا ہے۔

خوش قسمتی ہماری مادر طب الیسی ہے دو چار ہستیاں اور اس دور کس مپرسی میں پیدا کر دے جو ہماری کشتی کو بحر حوادث کی خوفناک موجوں اور ناموافق طوفانی ہواؤں سے نکال کر بقائے دوام کے ساحل سے ہمکنار کر دیں، یہ بالکل صحیح ہے کہ جب تک کوئی کام للٰہیت اور خلوص کیساتھ نہ کیا جائے کبھی مؤثر و مقبول عام نہیں ہوتا اور جو مساعی خلوص جذبات کے ماتحت اور خود غرضی سے بے نیاز ہو کر بروئے کار لائی جاتی ہیں وہ ہمیشہ مشکور ہوا کرتی ہیں، چنانچہ اسکی زندہ مثال "ہمدرد صحت" موجود ہے، جو سال کے قلیل عرصہ میں اسکی قابل رشک ترقی اور اُسکے حلقۂ اثر کی وسعت طب یونانی کیلئے فال نیک ہے، باہر کا حال تو مجھے معلوم نہیں، لیکن اندرون بھوپال جہاں تک مجھے علم ہے و ثوق کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ "ہمدرد" نے اہالیان بھوپال کی غیر معمولی ہمدردی اور عام مقبولیت حاصل کرلی ہے۔ اور کرتا چلا جا رہا ہے۔

ایک روپیہ سالانہ چندہ میں اتنا ضخیم دیدہ زیب اور بلند پایہ عام دلچسپ مگر معیاری طبی رسالہ کا جاری رہنا اور ہمیں جدتیں ہوتے رہنا اگر معجزہ نہیں تو آپ کا حصہ ضرور ہے۔ یہ کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ میں اس موقعہ پر حسب معمول ہدیۂ تبریک پیش کرتا لیکن کس کس بات پر اور کہاں تک؟ عمر میں اگر ایک دو بار ایسی اتفاقیہ صورت پیش آجاتی تو یہ بھی ممکن تھا، لیکن روز بروز اور ہر ہر بات پر مبارکباد دینا ذرا مشکل معاملہ ہے، تاہم نظر بد سے تحفظ کی ضرور دعا کرونگا۔

ہمدرد صحت اور مشاہیر ملک

عالیجناب نواب بہادر ڈاکٹر سر مزمل اللہ خاں صاحب بھیکم پور:-

ہمدرد صحت نہایت مفید اور معلومات صحیحہ کا ذخیرہ ہے اسکو معدن صحت کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اسکی اشاعت خاص آپ نے بیحد قابلیت اور محنت سے تیار کی ہے۔ ع

خوشا بادو بریں ہمت مردانہ تو۔ چاہیے کہ پبلک اسکی قدر کرے اور اس سے مستفید ہو۔

حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب:-

جس طرح اُردو کے طبی رسائل میں دہلی کا ماہوار رسالہ "ہمدرد صحت" سب سے ممتاز ہو اسی طرح اس رسالہ کا خاص نمبر" جو اعادۂ شباب اور درازی عمر کے نہایت ضروری موضوع پر شائع ہوا ہو اپنی بعض خصوصیات کے لحاظ سے ایک ایسا خاص نمبر ہے جسکی نظیر اُردو مجلات کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

یورپ میں پروفیسر اشتائناخ، ڈاکٹر واروناف، کارل ڈوپلر، جاوورسکی، اسولڈ شوارز اسوقت مسئلہ اعادہ شباب کے محقق مانے جاتے ہیں اور ان میں سے بعض خاص طریقہائے علاج کے موجد ہیں، ہمدرد صحت کے اولوالعزم مالک ایڈیٹر حکیم عبد الحمید صاحب نے ان پانچوں محققین سے انکے تازہ افکار و خیالات اور اُنکے طریقہائے علاج کی تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان لوگوں کی دلچسپی و نفع رسانی کا بھی پورا لحاظ رکھا گیا ہے جو طبیب تو نہیں مگر اس قسم کی معلومات کے ضرورتمند ہیں اور ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر اطبا اور عوام دونوں کیلئے مفید اور دلچسپ ہے اور اسکی اشاعت پر حکیم عبد الحمید صاحب ایڈیٹر و مالک ہمدرد دواخانہ بجا طور پر قومی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی:-

میں ہمدرد صحت کے "اطفال نمبر" پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ پرچہ جس میں بچوں کے متعلق نہایت کار آمد معلومات کے علاوہ تعلیمی اور نفسانی مضامین کا اتنا اچھا مجموعہ آپ نے پیش کیا ہو کہ کوئی ایسا بلند پایہ خالص تعلیمی رسالہ بھی اس پر فخر کر سکتا ہو کہ آپ کا یہ خاص نمبر طبیبوں ہی کیلئے نہیں بلکہ بچوں کے سرپرستوں اور معلموں کیلئے بھی ایک مفید کتاب کا کام دیگا اُردو میں شاید آسانی سے بچوں کے متعلق اتنی مفید معلومات یکجا نہ مل سکیگی۔

عالیجناب سر صاحبزادہ عبد القیوم خاں صاحب وزیر اعلیٰ شمال مغربی صوبہ سرحد:-

رسالہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" پر میں نے سرسری نظر ڈالی ہے افسوس کرتا ہوں کہ بوجہ ناسازی طبیعت بالتفصیل پڑھنے کا موقع نہیں ملا تاہم یہ کہہ سکتا ہوں کہ رسالہ قوم کی کافی خدمت کر سکتا ہے اور لوگوں میں حفظان صحت کا شوق پیدا کر نیمیں مدد دے سکتا ہے مجھے اُمید ہے کہ قوم اسکی سرپرستی کریگی اور اسکے اوراق سے مستفید ہوگی۔

عالیجناب نواب قاضی سر عزیز الدین احمد صاحب وزیر اعظم ریاست دیتہ:-

رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر موصول ہوا آپ نے اسکی اشاعت میں بہت حوصلہ اور قابلیت سے کام لیا ہے اور اسکے مضامین مفید اور دلچسپ ہیں، اُمید ہے کہ ملک میں آپکے رسالہ کی قدر بہت ہوگی اور ترقی کریگا، میں ہر ایک ترقی کا خواہاں ہوں"۔

جناب مولانا محمد شفیع صاحب داؤدی پٹنہ:- جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب نے ماہوار رسالہ ہمدرد صحت جاری فرما کر طب یونانی پر بہت احسان کیا ہے اردو دان پبلک کو علم الصحت کی ترقی کا صحیح اندازہ اس رسالہ سے کافی طور پر ہو سکتا ہے، اہل فن بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں میں حکیم صاحب سے ذاتی واقفیت کی بنا پر یقین رکھتا ہوں کہ انکی نیک نیتی اور خلوص متقاضی ہے کہ وہ اس رسالہ کو برابر اضافہ کیساتھ جاری رکھیں گے۔

ہز ایکسیلنسی سردار صلاح الدین سلجوقی قونسل جنرل افغانستان:-

ہمدرد صحت کا خاص نمبر موسومہ "تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" ملا، اس مسئلہ پر اسمیں نہایت قیمتی اور کار آمد مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ اس کامیابی پر آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

عالی جناب مرزا محمود احمد صاحب رئیس قادیان :-

رسالہ ہمدرد صحت کا تازہ نمبر جس محنت اور لیاقت سے یہ نمبر تیار کیا گیا ہے واقعی قابل تعریف ہے، اعادۂ شباب پر یورپین زبانوں میں تو بہت کچھ لکھا گیا ہے لیکن اردو زبان میں اس وقت تک میری نظر سے اس موضوع پر کوئی مضمون نہ گذرا تھا مضمون سب کے سب تحقیقی اور دلچسپ ہیں، اردو دان اصحاب کی توجہ اس موضوع کی طرف پھیرنے کیلئے یقینا مفید ثابت ہونگے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا، گذشتہ نمبر بھی میں نے دلچسپی سے پڑھے ہیں اور ہمیشہ خوشی محسوس کی ہے اس رسالہ کی زبان برخلاف دوسرے طبی رسائل کی زبان کے حقیقتاً اردو کہلانے کی مستحق ہے، میرے نزدیک طبی رسائل کی ناقص زبان صرف اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہمارے فنون کی ترویج بد قسمتی سے ایسے کے ہاتھ میں چلی گئی ہے جو شاید ان فنون سے اخلاص تو رکھتے ہوں لیکن ان کے ماہر ہرگز نہیں۔ بہرحال آپکی کوشش قابل کوشش اور آپکی سعی مستحق شکریہ ہے اور میں باوجود عدیم الفرصتی

خان بہادر کیپٹن حبیب الرحمن خاں سی آئی ای، دہلی :-

یہ بھی بڑے شکر و مسرت کی بات ہے کہ آپ نے اس قدر محنت و قابلیت سے اپنے ماہواری طبی رسالہ ہمدرد صحت کا اجرا کر کے اور ہمیں ماہر فن طبیبوں اور ڈاکٹروں کے بیش بہا مضامین و مشورے شائع کر کے اپنی فیض رسانی کا سہل الحصول اور قابلقدر سلسلہ قائم کر رکھا ہے کہ اس سے نہ صرف طبیب ہی مسرور و مستفید ہوتے رہتے ہیں بلکہ دیگر ناظرین و سامعین بھی بہت کچھ بہرہ یاب ہو سکتے ہیں، خاصکر اسکے سالانہ نمبروں میں جیسے کہ گذشتہ سال کا اعادۂ شباب اور امسال کا اطفال نمبر جو اس قابل ہیں کہ انکو مجلد کرا کے ہر قدر دان اپنے کتب خانہ یا گھر میں محفوظ رکھے +

ہمدرد صحت اور مشاہیر صحافت

علامہ سید سلیمان ندوی ایڈیٹر "معارف" اعظم گڈھ :-

دہلی کے طبی رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر "تجدید و اعادۂ شباب اور درازئی عمر" کے نام سے نکلا ہے۔ اس پرچہ کی سب سے اہم خصوصیت فن اعادۂ شباب کے مشہور ماہر ڈاکٹر سیلین جاوورسکی پیرس کی اس رسالہ کی جانب نگاہ توجہ ہے موصوف نے کارکنان رسالہ کی استدعا پر اپنے مختصر حالات زندگی اور اپنا اس فن کے متعلق تجربہ "اعادۂ شباب کا آسان طریقہ" اردو کے اس رسالہ کو لکھکر بھیجا ہے، مضامین پانچ مختلف ابواب، نظریات، تشریح و تبصرہ، تجدید شباب و درازئی عمر کے قدرتی ذرائع، فن اعادۂ شباب اور وید ک، فن اعادۂ شباب کے دوائی ذرائع کے ماتحت تقسیم ہیں جن میں نظری و عملی ہر حیثیت سے اس فن کو پیش کیا گیا ہے۔ رسالہ میں فن کے ماہرین خصوصی مضمون نگاروں اور کتنے مریضوں کی تصویریں علاج سے پہلے اور بعد دونوں کی ہیں جنہوں نے عمل تعلیم یا پرنٹن وغیرہ کے ذریعہ سے علاج کرایا مجموعی حیثیت سے اپنے موضوع پر یہ ایک حاوی رسالہ ہے جو محنت اور توجہ سے مرتب کیا گیا ہے"

مولانا عبد الحق صاحب ایڈیٹر "اردو" اورنگ آباد، دکن :-

ہمدرد صحت ایک ماہانہ طبی رسالہ ہے، طبی مضامین ادویہ کے خواص و اثرات مختلف بیماریوں کے علاج اور حکما کے حالات پڑھنے کے قابل مضامین درج کئے جاتے ہیں طبی افسانوں کا دلچسپ اور ہدایت آمیز سلسلہ بھی ہے، رسالہ میں حفظان صحت اور علاجوں کے متعلق بہت کار آمد اور مفید معلومات پائی جاتی ہیں۔ ایڈیٹر صاحب اپنے فرائض کو نہایت خوبی اور لیاقت سے انجام دیتے ہیں"

جناب مولانا عبد الماجد صاحب بی، اے، دریابادی ایڈیٹر "صدق" لکھنؤ :-

دہلی سے ہمدرد صحت عرصہ سے نکل رہا ہے یہ کوئی اشتہاری پرچہ نہیں ہے بلکہ طب و متعلقات طب پر بہتر سے بہتر مضامین مستند اطبا کے قلم سے پیش کرتا رہتا ہے اور بعض خاص نمبروں کی تیاری میں تو یورپ و امریکہ کے ماہرین خصوصی سے بھی مضامین حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے " الاطفال" پانچ خاص حصوں پر تقسیم ہے، تصاویر بھی بکثرت ہیں، اتنی معلومات کا مجموعہ اتنی کم قیمت میں نہایت ارزاں ہے بال بچے والے گھروں میں ایسی مفید تالیفات کا موجود رہنا ضروری ہے۔

جناب مرزا عبد المحمد صاحب ایرانی مدیر "چہرہ نما" قاہرہ (مصر)

چندیست این مجلہ نامی کہ بقلم پرازندہ عالم فرزانہ نامی دکتر حکیم حاجی عبد الحمید خاں انتشارمی یابد با مارہ ماہیہ سد مواضیع و مندرجات علمیہ طبیہ او تمامی سودمند و یک از مزایا مفیدہ او این استکہ اغلب دردہائی مختصرہ را با علاج فوری، تشریح مینماید باد ریہ ارزانی وجہ پیمائی +

ما ہم عصر محترم را تبریک گفتہ دوام این مجلہ سودمند را خواستاریم +

جناب شمس الدین صاحب مدیر اتحاد مشرقی جلال آباد (افغانستان)

مجلہ شریفہ ہمدرد صحت کہ بیادگار نیر آسمان طب بیادگار نیر آسمان طب جناب حکیم حافظ عبد المجید صاحب مرحوم از پایۂ تخت ہند شہر دہلی زیر سرپرستی ہمدرد دخلائق جامع دو صحیح قدیم و جدید جناب حکیم حاجی حافظ عبد الحمید صاحب بغرض استفادہ عوام و خواص اور ہر تاریخ پنجم از ماہ انگریزی متضمن مضامین مفید و حاوی ہدایات خیر خواہانہ کمال ادب و آب اشاعت پذیر میشود این قابل فخر و امتیاز در جملہ رسائل اردو محض نصیب ہمدرد صحت است کہ در وعلاوہ از اقتباسات ارشادات و تقاریر محققین بلند پایہ یورپ مضامین پر فائدہ ڈاکٹران و اطبائے جلیل القدر ہندوستانی را میباشد، بجز خاص رسالہ ہمدرد صحت علاوہ بر دو صد و ہشتاد صفحہ مضامین دلنشین دارائے دہ قطعہ اعلیٰ ہم میباشد، درین نمبر متعلق حسن و تربیت و پرورش اطفال دقیقہ فروگذاشت نشدہ برائے اشخاصیکہ با زبان اردو آشنا باشند خیلے مفید است +

ہمدرد صحت کی خصوصیات

مناسب نہ ہوگا اگر اس جگہ ہم بعض خصوصیتوں کا بھی کچھ ذکر کر دیں جو اس پرچہ کو حاصل ہیں۔

طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لیے یکساں مفید

(۱) یہ جسقدر ایک طبیب کیلئے مفید ہو اُسیقدر عوام الناس کیلئے بھی کار آمد ہو، اسکے مضامین بالعموم مشکل خالی ہوتے ہیں اس لئے انہیں طبیب اور غیر طبیب یکساں آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

طبی افسانے

(۲) اسکے مضامین خشک اور غیر دلچسپ نہیں ہوتے کہ جنہیں پڑھنے کو جی نہ چاہے بہت سے طبی مسئلے تو افسانوں اور مکالموں کی صورت میں بیان کئے ہیں کہ پڑھنے والا انتہائی شوق کیساتھ انہیں پڑھتا چلا جاتا ہے اور پڑھنے سے باز نہیں رہ سکتا، غالباً ہمدرد صحت ہی ایک ایسا طبی رسالہ ہے جس میں افسانے ماہ بماہ نہایت پابندی کیساتھ نکلا کرتے ہیں اور یہ افسانے نام کے افسانے نہیں ہوتے، بلکہ ایک افسانے حیثیت سے بھی بلند پایہ ہوتے ہیں۔

بیش قیمت مجربات

(۳) ہر مہینے ہندوستان کے مشہور اور کامیاب اطبا اسمیں اپنے مجربات شائع کراتے ہیں اور ان سے اطبا اور عوام دونوں مستفید ہوتے ہیں۔

تصاویر کی پابندی

(۴) ہمدرد صحت کی تصاویر بھی اسکی ایک ممتاز خصوصیت ہیں ہر مہینے انتہائی پابندی کیساتھ متعدد دلچسپ اور سبق آموز طبی اور رنگین تصاویر اسمیں شائع ہوا کرتی ہیں اور اس بنا پر اسے بالکل صحیح طور پر ایک مصور رسالہ کہا جاسکتا ہے۔ تصویروں کا انتخاب اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ ادارہ اس معاملہ میں بدمذاق ثابت ہو۔

مشاہیر اطبا سے بلا معاوضہ مشاورت

(۵) ہمدرد صحت کے ہر خریدار کو یہ حق حاصل ہو کہ سال بھر میں اپنا ایک سوال امراض و علاج کے متعلق پرچہ میں شائع کرائے یہ سوال ہندوستان بھر کے مایۂ ناز طبیبوں کی نظر سے گذرتا ہے اور وہ جواب دیتے ہیں۔ یہ جوابات آئندہ مہینے کی اشاعت میں شائع کر دئے جاتے ہیں اس وسیلے کے بغیر شاید اتنے بڑے بڑے طبیبوں تک ہر کس و ناکس کی رسائی بھی نہ ہو سکتی بہت کچھ خرچ کرنے پر بھی شاید اتنے بہت سے طبیبوں کی رائیں بہ...

جدید تحقیقات

(۶) اسمیں طب جدید کے متعلق بھی نہایت اعلیٰ پایہ کے مضامین برابر شائع ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہو کہ ممالک غیر کے میں جو دلچسپ اور مفید مقالات شائع ہوں ان کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہمدرد صحت کے قارئین تک ماہ بماہ پہونچایا جائے۔

بلند پایہ مضمون نگار

(۷) اسے ہمدرد صحت کی خوش قسمتی کہیئے یا ہماری تجاویز کیلئے ایک نیک شگون کہ شروع سے ہمدرد صحت کو ملک کے مایۂ ناز انشا پرداز نگار ملگئے ہیں انکی نگاہ لطف کا اس پرچہ کے "چھٹکے چھٹکے پات" کی طرف متوجہ ہونا اس بات کا بھی ثبوت ہو سکتا ہو کہ انھوں نے اسے ہونہار خیال فرمایا، بہر حال کچھ ہو یہ واقعہ ہو کہ ہمدرد صحت اپنے مضمون نگاروں پر جس قدر فخر کرے کم ہے۔ مضمون نگاروں کی فہرست کسی دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیے۔

ادبی حیثیت

(۸) ہمدرد صحت ایک طبی رسالہ ہو اور اس لحاظ سے اگر اس کا ادبی معیار چنداں بلند نہ ہو تو قابل اعتراض نہیں ہو سکتا، لیکن ہماری یہ تمنا ہو کہ اسے بہر صورت ایک قابل قبول رسالہ بنائیں اسلئے بلا شائبہ فخر و تعلی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمدرد صحت کا ادبی معیار بھی ایک طبی رسالہ ہونیکے باوجود ملک کے بہت سے نام نہاد ادبی رسالوں سے زیادہ بلند ہے اور ادب سے ذوق رکھنے والے اصحاب بھی اسمیں اپنی ضیافت طبع کا سامان پائیں گے۔

پابندیٔ وقت

(۹) عدم پابندیٔ وقت ہمارے اردو رسائل کی ایک عام خصوصیت ہے لیکن ہمدرد صحت کبھی آجتک اپنی مقررہ تاریخ سے ایک روز بعد بھی نہیں نکلا ہر انگریزی مہینے کی پانچویں تاریخ اسکی اشاعت ہو اور جس تاریخ کو ہمدرد صحت ڈاک خانہ بھیجا جا رہا ہو اس روز یقینی طور پر پانچ تاریخ ہوگی خواہ کوئی جنتری اسکے خلاف...

سالانہ اشاعت خاص

(۱۰) ہر سال ہمدرد صحت کا ایک خاص نمبر شائع ہوتا ہو اور ہم لاکھ چاہیں کہ آپ کو بتا سکیں کہ وہ کیا چیز ہوتی ہے پھر بھی نہیں بتا سکتے حقیقت یہ ہو کہ وہم و قیاس سے آپ اسکے متعلق جو رائے بھی قائم کرینگے وہ اس سے بدرجہا ارفع اور بہتر ثابت ہوگا۔ اس خاص نمبر کی قیمت اگر آپ صرف یہی ایک نمبر خریدنا چاہیں تو صرف آٹھ آنے اور اعلیٰ کاغذ پر چھپے ہوئے کی بارہ آنہ ہو اور آپ اسے منگوا کر آسانی اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ تنہا ایک نمبر کسی طرح بھی دو روپے سے کم قیمت کا نہیں ہو سکتا لیکن اگر آپ ہمدرد صحت کے خریدار ہیں تو یہ نمبر اور اسکے علاوہ گیارہ معمولی پرچے آپکو صرف ہی ایک روپے میں ملتے ہیں جو آپ چندہ کے طور پر دیتے ہیں، جولائی ۱۹۳۶ء میں خاص نمبر کا موضوع "اعادۂ شباب" یعنی از سر نو جوان ہونا تھا یہ فخر ہندوستان کے تمام رسالوں میں صرف ہمدرد صحت ہی کو حاصل ہو کہ اس نے آسٹریا جرمنی اور فرانس کے ان ڈاکٹروں کے مضامین حاصل کر کے شائع کئے کہ جو اس مسئلہ کے سب سے بڑے محقق اور جوان بنانے کے مخترع سمجھے جاتے ہیں، انہیں کیساتھ ساتھ ہندوستان کے مشہور حکیموں اور ویدوں کے مضامین بھی اسی مسئلہ کے متعلق عوام کی آگاہی کیلئے مہیا کر دیئے۔ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء میں جو خاص نمبر نکلا ہے اس کا نام "الاطفال" ہو اور اس کا موضوع بچوں کے متعلق ہر قسم کی معلومات ہو، بچوں کی بیماریاں، بچوں کی پرورش، بچوں کی تربیت، بچوں کے کھیل اور بچوں کی عادتیں غرضکہ بچوں کے متعلق ہر چیز پر بہترین مضامین فراہم کیے گئے ہیں، سال گذشتہ کی طرح امسال بھی یورپ اور دیگر ممالک کے بڑے بڑے ماہرین نے اس نمبر کے لئے مضامین لکھے ہیں اور ہم کامل وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اردو میں بچوں کے متعلق معلومات کا اتنا بڑا ذخیرہ آپ کو اور کہیں نہیں ملسکتا۔ ان خاص نمبروں کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ مضامین کیساتھ صاحب مضمون کی تصویر بھی شائع کیجاتی ہو۔

ارزانی ہمدرد صحت کی ارزانی شاید اسکی ایسی خصوصیت ہو کہ جس نے سب کو حیرت میں ڈال رکھا ہو، صرف ایک روپیہ سالانہ میں ۴۳ صفحوں کا ایک ماہوار پرچہ اور سال میں ایک ایسی خوبیوں کا خاص نمبر کیا اب بھی اسے حد سے زیادہ سستا نہ کہا جائیگا اور کیا اب بھی اسکے خریدنے میں تامل کی کوئی وجہ باقی رہ سکتی ہے۔

مقبولیت مندرجہ بالا خصوصیات کی بنا پر اسکی عام مقبولیت بھی ہمدرد صحت کی ایک خصوصیت ہے۔

جلد (۳) | نمبر (۱)

فہرست تصاویر و مضامین اعادۂ شباب نمبر

عکسی تصاویر

(۱) ڈاکٹر اشتانناخ ایم ڈی، ویانہ (۲) چھپن سالہ بوڑھا آپریشن سے پہلے (۳) چھپن سالہ بوڑھا آپریشن کے بعد
(۴) کالا چوہا آپریشن سے پہلے (۵) کالا چوہا آپریشن کے بعد (۶) ڈاکٹر واروناف پیرس
(۷) ڈاکٹر کارل ڈولپر ویانہ (آسٹریا) (۸) ڈاکٹر جاوورسکی پیرس (فرانس) (۹) ڈاکٹر اسولڈ شوارز ویانہ (آسٹریا) (۱۰) لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق حیدرآباد دکن
(۱۱) حکیم سید علی کوثر، چاندپوری (۱۲) ڈاکٹر سعید احمد بریلوی (۱۳) حکیم مولوی محمد یوسف نیر، بیڑ (۱۴) علامہ شبلی نعمانی
(۱۵) ایوب سلیم مرحوم (۱۶) حکیم ڈاکٹر لطافت حسین میڈیکل آفیسر بہشتی (۱۷) ڈاکٹر محمد عثمان خاں حیدرآباد، دکن (۱۸) حکیم مولوی محمد کبیر الدین دہلی
(۱۹) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب علیگڈھ (۲۰) مسٹر سمیع (۲۱) مرتب (۲۲) منیجر
(۲۳) حکیم مولوی محمد ظہیر علی نیاضی دہلی (۲۴) پنڈت اوپندرناتھ داس صاحب

قلمی تصاویر: (۱) بڑھاپے کے اسباب کے متعلق ۱۰ تصاویر + تجدید شباب کے قدرتی ذرائع کے متعلق ۲۰ تصاویر +

کارٹون: (۱) دور غدود (۲) کامیاب عمل تقلیم +

مضمون	نگارندہ	صفحہ
تمثیل قلمی		۱
فہرست مضامین		۲
اشتہارات	منیجر	۴
اطلاعات		۶
اشتہارات	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۷
نظریات		۱۳
ملاحظہ	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۵
بڑھاپے سے حیاتیاتی مقابلہ	پروفیسر اشتانناخ ویانہ	۱۶
ڈاکٹر وارونان کا عملیہ تقلیم	ادارہ	۳۲
اعادۂ شباب بطریق ڈولپر	ڈاکٹر کارل ڈولپر، ویانہ	۳۷
جاوورسکی کے حالات زندگی	ادارہ	۴۲
اعادۂ شباب کا آسان طریقہ	ڈاکٹر جاوورسکی پیرس	۴۳
تشریح و تبصرہ		۴۷
اعادۂ شباب کا موجودہ نظریہ	ڈاکٹر اسولڈ شوارز، ویانہ	۵۰
اعادۂ شباب (چند لائق غور مسائل)	کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق	۵۵
درون افرازیات	"	۵۸
اعادۂ شباب اور عمل تقلیم	ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری	۶۲
شباب رفتہ کی واپسی	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	۷۳
تلاش شباب	حکیم محمد یوسف صاحب نیر	۹۳
نظریہ تجدید شباب و اطالت عمر	ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۱۰۳
ڈاکٹر وارونان کے عملیہ تقلیم پر ایک تنقیدی نظر	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰۹
اصول تجدید شباب	ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب	۱۱۰
اعادۂ شباب	حکیم عبداللطیف صاحب	۱۱۳
ترویج فکر		۱۱۸
تجدید و اعادۂ شباب (نظم فارسی)	کرنل بھولاناتھ صاحب لاہور	۱۳۰
مرض شباب (نظم اردو)	نواب سراج الدین سائل دہلوی	
ڈاکٹر مسٹر اخوناف (افسانہ)	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	

مضمون	نگارندہ	صفحہ
دور غدود (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱۴۱
کامیاب عمل تقلیم (کارٹون)		۱۴۲
تجدید شباب اور درازیٔ عمر کے قدرتی ذرائع		
تجدید شباب اور درازیٔ عمر کے قدرتی ذرائع	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۴۵
بڑھاپے کے اسباب (مرقع)	مسٹر سمیع	۱۴۸
تجدید شباب کے قدرتی ذرائع (مرقع)	"	۱۵۰
اعادۂ شباب اور ویدک		۱۵۴
ویدک رسائن کایا پلٹ	پنڈت اوپندرناتھ داس صاحب	۱۵۶
کایاکلپ	ڈاکٹر کیشو دیو صاحب	۱۶۳
کایاکلپ اور درازیٔ عمر اور چرک و سشرت		۱۶۹
سوم لتا	راد ہاکشن صاحب	۱۷۳
تجدید و اعادۂ شباب کے دوائی ذرائع		
مفردات		
آیوڈائڈس اور دیگر ادویہ	ڈاکٹر اشرف الحق صاحب	۱۷۷
بلادر	"	۱۷۹
سیماب	"	۱۸۰
کایاکلپ کی پانچ اکسیریں	حکیم مولوی فضل اللہ صاحب	۱۸۲
تخم ملبنہ	"	۱۸۸
مرکبات		
کشتۂ طلا، شباب آور		۱۸۹
اعادۂ شباب کے چند اکسیری نسخے	حکیم محمد شمس الحق صاحب	۱۹۰
مجربات معید شباب اور درازیٔ عمر	حکیم احسان الحق صاحب	۱۹۲
کشتۂ سیماب معید شباب	حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب	۱۹۳
انتقاد	ابوالفکر	۱۹۳
جوابات	مختلف اصحاب	۱۹۵
سوالات	"	۱۹۸
اشتہارات	ہمدرد دواخانہ دہلی	۲۰۱

قیمت، سالانہ ایک روپیہ، ممالک غیر سے تین شلنگ، فی پرچہ ڈیڑھ آنہ۔ قیمت اعادۂ شباب نمبر اعلیٰ ایڈیشن ۱۰ر معمولی ایڈیشن ۶ر

تصاویر صاحبان مضمون (۱) ڈاکٹر امی جو بل ریانہ (۲) ڈاکٹر بی این شرما طبیہ کالج دہلی (۳) حکیم مولوی محمد عبد اللطیف صاحب لکھنوی (۴) حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب (۵) لفٹنٹ کرنل مع ڈاکٹر اشرف الحق صاحب (۶) پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب (۷) راجہ سید حسنوا صاحب نئی دہلی (۸) ڈاکٹر امداد حسین صاحب ایم اے پی ایچ ڈی (۹) حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری (۱۰) خالدہ ادیب خانم ہیرس (۱۱) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے پی ایچ ڈی (۱۲) پروفیسر محمد مجیب بی اے آکسن +

امراض کے متعلق تصاویر (۳) فتق سجائی (۴) فتق دماغی (۵) خوردسری کے دو مریض (۶) اجتماع للمارقی الراس خارجی (۷) اجتماع المارقی الراس اصلی (۱۰) مقدم دماغ کا نقص ہیئت +

متفرق تصاویر (۹) برتنوں کی صفائی (۲۰) دانتوں کی صفائی (۲۱) ننھے بچہ کی غذا (۲۲) خوش خوری (۲۳) ہوائی جہاز (۲۴) خودمدوی (۲۵) انہاک (۲۶) معروفیت (۲۷) پس انداز کرنے والا (۲۸) شوق موسیقی (۲۹) خواب راحت (۳۰) سرِ حوشیار ننھا لڑکی (ایک تصویر) (۳۱) ہنسی (۳۲) جمائی (۳۳) تلاش +

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	(ب)
اشارات	حکیم عبد الحمید صاحب	(ج)
حادثہ کوئٹہ	″	(ز)
آہ حکیم محمود میاں	″	(ہ)
ملک معظم کی سلور جوبلی	″	(ح)

باب الامراض والعلاج و تربیت جسمانی

مضمون	نگارندہ	صفحہ
تلاش راہ	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر	۱
بچپن کا علاج	لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق	۶
طب کے بعض اہم نقائص	حکیم حاجی عبد الحمید صاحب	۱۰
بچہ کی صحت عمومی	جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ	۱۶
ماء الراس	حکیم محمد یحییٰ صاحب	۲۷
شہید آسیب (مرقع)	مسٹر سمیع	۲۸
چیچک	حکیم محمد احسن صاحب	۲۹
مرضعہ	حکیم مولوی عبد اللطیف صاحب	۳۲
خالص اور صاف دودھ (مرقع)	مسٹر سمیع	۳۶
بچوں کی خبر گیری	ڈاکٹر شرما صاحب طبیہ کالج دہلی	۳۸
ننھے بچوں کا رکھ رکھاؤ	ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۴۱
مصنوعی انسانی دودھ	ڈاکٹر قاضی عظیم اللہ صاحب	۵۲
بعض امراض صبیان اور اُن کا علاج	حکیم شمس الحق خاں	۵۴

مجربات

مضمون	نگارندہ	صفحہ
مجربات برائے اطفال	ادارہ	۵۷
معصوم بچوں کے چند مجربات	حکیم محمد حیات صاحب	۶۱
مجربات حاذق	حکیم قاضی غلام عمر صاحب	۶۴
دودھ کے مسان	حکیم جلال الدین صاحب	″
مجربات طب جدید	ادارہ	۶۵

ویدک طب اور امراض اطفال

مضمون	نگارندہ	صفحہ
بالک روگ	حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب	۷۲
سشتو منگل	پنڈت اوپندر ناتھ داس	۷۹
دودھ سے پیدا ہونے والی بیماریاں	کبیراج پنڈت اوپندر ناتھ	۸۲
مجربات ویدک	ادارہ	۸۷

تربیت اطفال

مضمون	نگارندہ	صفحہ
جہالت کی بمبازی (کارٹون)	مسٹر سمیع	۹۳
ہندوستان کے کم بچے	محترمہ خالدہ ادیب خانم	۹۴
بچوں کی تربیت اور اُنکے سرپرست	ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب	۹۸
بچوں میں قوت ارادی کا نشو و ارتقار	حکیم حاجی عبد الحمید صاحب	۱۰۱
بچوں کی زندگی پر کھیل کود کا اثر	مسز ڈبلیو ٹی بی بیل	۱۰۹
عادتیں ڈالنا	″	۱۱۸
خودسر بچے	ایک باپ کے قلم سے	۱۲۳
ننھے بچوں کی پرورش گاہوں کی اہمیت	مس گریس اوون صاحبہ	۱۲۵
اعتماد اور یقین کامل	ڈاکٹر بینٹ لنڈن	۱۲۸
کھلونے	ڈاکٹر امداد حسین صاحب ہلی	۱۳۲
بچہ کشی اور بچہ کشی	ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۱۳۶

دنیائے اطفال کے عام حالات

مضمون	نگارندہ	صفحہ
بچہ مختلف عمروں میں	مسٹر سمیع	۱۴۳
ہمارے سوال اور بچوں کے جواب	ادارہ	۱۴۴
جمعیتہ الاقوام اور بچے	″	۱۴۶
نقشہ جات پیدائش و اموات برائے ہندوستان و دیگر ممالک		۱۵۲

نقل

مضمون	نگارندہ	صفحہ
طفل شیرخوار	علامہ سر محمد اقبال لاہور	۱۶۳
ماں اور بچہ کی جدائی	جناب کوثر چاندپوری	۱۶۴
حضور ملا رموزی کا مکتوب حکیمانہ	ملا رموزی	۱۶۵
شاعر کے بچے (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱۶۹
ڈاڑھی	″	″
سالگرہ کی توپ (افسانہ)	جناب سعید بریلوی	۱۷۰
بالک ہٹ (افسانہ)	جناب کوثر چاندپوری	۱۷۵
گڑیا کی شادی، غریب کے بچے (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱۸۰
سونے کی گاٹے (افسانہ)	جناب سعید بریلوی	۱۸۸
انتقاد، مختلف کتب	ادارہ	۱۹۲
جوابات	مختلف اصحاب	۱۹۴
سوالات	″	۱۹۸

قیمت :- سالانہ ایک روپیہ، ممالک غیر سے تین شلنگ، فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱؎)
قیمت :- اطفال نمبر اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲) معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸)

ہمدرد صحت کے مضمون نگاروں کی شاندار فہرست

ممالک غیر:

(۱) محترمہ خالدہ ادیب خانم پیرس (۲) ڈاکٹر اسی، نوبل دیانہ (آسٹریا) (۳) ڈاکٹر سرج واروناف پیرس

(۴) ڈاکٹر کارل ڈوبلر، ویانہ (۵) ڈاکٹر سین جادورسکی پیرس (فرانس) (۶) ڈاکٹر اسولڈ شوارز، ویانہ

(۷) ڈاکٹر ای، اے بنیٹ ایم اسی، ایم اے، ایم ڈسی، ڈی، پی، ایم، لنڈن (۸) مسٹر ڈبلیو ٹی، بی مجیل صاحب بی، اے، آر، این ڈاکٹر کرینڈل انجینیرا ہی ٹیوٹ

(۹) مس گریس اودین ایم اے (ایڈنبرا) دبی ای لندن (۱۰) ڈاکٹر للی ڈرد سچر صاحبہ، برلن (جرمنی) (۱۱) ڈاکٹر ڈورلیس بخیر صاحبہ دیسنفیالیہ (جرمنی)

ہندوستان:

به ترتیب حروف تہجی

(۱) حکیم حاجی امجد علیخاں صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی (۲) ڈاکٹر اندرسین صاحب ایم اے، پی، ایچ، ڈی (۳) حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آباد

(۴) لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب، ایم بی، سی ایچ بی (ایڈنبرا)

(۵) لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب، آئی، ایم ایس، سی، آئی، ای، لاہور (۶) ڈاکٹر پی، ایم شرما، ایم ایس، ایم ڈی، دہلی

(۷) حکیم حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدرآباد دکن (۸) حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں۔

(۹) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے، پی، ایچ، ڈی، شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔

(۱۰) خانصاحب حکیم سراج الدین احمد خاں صاحب (۱۱) خانبہادر حکیم سید محمد صاحب داؤد نگری (۱۲) حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری۔

(۱۳) ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی (۱۴) حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی لاہور

(۱۵) حکیم مولوی حاجی عبداللطیف صاحب، طبیب خاص ریاست راجگڈھ (۱۶) جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد دکن۔

(۱۷) جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ، ایم، ڈی، پرنسپل طبیہ کالج علیگڈھ (۱۸) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب فلسفی، لکھنوی۔

(۱۹) ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور (۲۰) حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب، لاہور

(۲۱) شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب نظامی، لاہور (۲۲) حکیم مولوی فضل الرحمٰن صاحب رئیس الجامعہ طبیہ (۲۳) مولانا مولوی حکیم فرید احمد صاحب عباسی طبیہ کالج

(۲۴) حکیم مولوی محمد کبیر الدین قرول باغ دہلی

(۲۵) حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد۔

(۲۶) علامہ ادیب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر (۲۷) حکیم محمود علیخاں صاحب ماہر اکبرآبادی

(۲۷) جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب سابق پرنسپل طبیہ کالج دہلی

ماہرین ویدک:

(۱) پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی کبیراج پنڈت اوپندر ناتھ، شرما، سہارنپور

(۳) راج وید سُدرشنوا، ویدک ڈسپنسری نئی دہلی (۴) پنڈت کرشن دیال صاحب امرتسر (۵) کویراج لعل ناتھ صاحب گرگ

ادیب و افسانہ نویس:

(۱) ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی (۲) مولانا ابن الحسن صاحب فکر، ایم اے (۳) مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی

(۴) ملا رموزی بھوپال (۵) جناب ظفر قریشی بی، اے، دہلوی

آرٹسٹ و کارٹونسٹ:

(۱) مسٹر [illegible]، آرٹ، دہلی (۲) مسٹر اخلاق احمد صاحب دہلوی۔

جلد ۵ | فروری سنہ ۳۷ء | نمبر ۸

فہرست مضامین

لمسی تصاویر:- (۱) نواب سر امیر الدین احمد خاں مرحوم (۲) علم وتدی (۳) علم صُدعی ۔

ستی تصاویر:- (۱) نقشہ اموات برطانوی ہند (صفحہ ۳۰) (۲، ۳، ۴، ۵) متعلق افسانہ سُرخ چوڑی ۔

مضمون	نگارندہ	صفحہ
رست مضامین	منیجر	۱
مباحث		
سئلہ اصلاح وتجدید (قسط دہم)	حکیم مولوی محمد کبیر الدین	۲
رحوم نواب صاحب بہادر لوہارو کی مختصر سوانح	نواب سراج الدین احمد خاں صاحب	۱۲
بیط تولید اور اصلاح النسل	ڈاکٹر عبد الحمید چغتائی لاہور	۱۵
بات اجمل"	شفاء الملک حکیم رشید احمد خاں	۲۱
باب الصحت		
ی	ڈاکٹر فریڈ بی مور	۲۳
ہد	ڈاکٹر جی، این، ڈبلیو، ٹامس	۲۴
اری غذائیں اور معدنی خزائن	ڈاکٹر شرمن لندن	۲۵
ندوستان کی رفتار صحت	ادارہ	۲۶
افسانہ		
رخ چوڑی	ڈاکٹر ایل ڈی میڈ کلیفورڈ	۲۹
معلومات		
راض خبیثہ کی روک تھام		۳۷
مصافحہ اور بیماری		۳۷
ریڈیو سے بیماریوں کا علاج		۳۸
غیر معمولی ذہانت کا تعلق موسم سے		۳۹
نیش دارو		۳۹
مینڈکوں کا حوض		۳۹
امواج صوت کی جراثیم کشی		۳۹
مجربات		
مجربات	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۴۰
"	حکیم محمد رحمت خاں ساجد	۴۰
"	حکیم قاضی عبد الرحمن صاحب	۴۰
"	جناب جوگراج صاحب ورما	۴۰
مراسلات		
مجلس مذاکرہ طبیہ کالج دہلی		۴۱
نقشہ پیدائش و اموات دہلی		۴۱
جوابات	مختلف اطباء	۴۲
سوالات	مختلف احباب	۴۷

قیمت:- سالانہ ایک روپیہ ۔ ممالک غیر سے تین شلنگ ۔ فی پرچہ، ڈیڑھ آنہ

نوٹ

خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری

کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں ۔ "منیجر"

بعض اعتراضات کی تحقیق!

قسط دہم

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

قدیم اطباء کے مشاہدات

اور طب جدید کا اس سے اقتباس

وتدی — اسفینائڈ بون

کھوپڑی کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی کھوپڑی کے تلے (قاعدۃ الراس، یعنی آدمی اسکل) میں واقع ہے، جسے قدیم تشریح میں وَتَدِی اور جدید تشریح میں اسفینائڈ بون کہا جاتا ہے۔

وَتَد کے معنی پچر (میخ) کے ہیں، چونکہ یہ ہڈی سر اور چہرہ کی ہڈیوں کے درمیان میخ کی طرح گڑی ہوتی ہے، اسلئے اسکو میخ سے تشبیہ دیکر وتدی کہا گیا ہے۔ علی ہذا انگریزی لفظ اسفینائڈ دو کلمات سے مرکب ہے، پہلے کلمہ کے معنی میخ کے ہیں اور دوسرے کلمہ کے معنی شکل و صورت کے۔

اس طرح وتدی اور اسفینائڈ، دونوں مترادف، اور ایک دوسرے کے لفظی ترجمے ہوئے۔

اس ہڈی کو گاہے یائی نسبت کے بغیر وَتَد ——— اور محل وقوع کے لحاظ سے قاعدۃ الدماغ بھی کہا جاتا ہے۔

علامہ محمد بن یوسف الہروی بحر الجواہر میں لکھتے ہیں:۔

العظم الوتدی، عبارت از استخوان قاعدۃ است، کہ ہمہ استخوانہا بر وے نہادہ شدہ۔

عظم وتدی:۔ دماغ کے تلے (قاعدۃ دماغ) کی ہڈی کا نام ہے جس پر سر کی ساری ہڈیاں رکھی ہوئی ہیں۔

پھر دوسرے مقام میں فرماتے ہیں:

وَتَدِیہ، قاعدۃ الدماغ، وھی الحاملۃ لسائر عظام الراس،

وتدی:۔ اس کا دوسرا نام قاعدۃ الدماغ (دماغ کا تلا) ہے، یہی ہڈی سر کی ساری ہڈیوں کو اٹھائے ہوئے ہے۔

علی بن عباس، صاحب کامل الصناعہ، سر کی چھ ہڈیوں کی تشریح بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

وفی قحف الراس خمسۃ اعظم اخر خارجۃ عنہ — کھوپڑی میں پانچ ہڈیاں اور ہیں جو کھوپڑی سے (بیرونی) خارج ہیں

انگریزی اناٹمی کی جدید ترین اشاعتوں میں ان ناموں کیساتھ لام بڑھا دیا گیا ہے:۔ اتھمائڈ ——— اسفینائڈ، پہلے نام اور پرانے لفظ تھے جن سے ——— اب اتھمائڈل ——— اسفینائڈل کہا جانے لگا ——— حالانکہ نحوی قواعد کے لحاظ سے پہلے الفاظ زیادہ صحیح ہیں۔

احدهما العظم المعروف بالوتدی وهو عام عن واللحی الاعلیٰ ، وهو عظم متصل بعظم ن الراس فی الموضع المعروف بقاعدة الراس نه فی اللحی الاعلیٰ ؛ وجُعِلَ کذلک لمنفعتین ۔ احدهما لیملأ الخلل الحادث فی مفاصل عظام ی الاعلیٰ وعظام القحف ۔
والثانیة لیکون اتصال القحف باللحی الاعلیٰ بالاً محکمًا
ویفصل بَیْنَهٗ وبین العظم الذی فی موخر اس درزٌ متصل بالدرز الشبیه باللام ، ثم مد هذا الی الجنبین فیتصل بالدرز الاکلیلی ۔
(کامل الصناعہ ،مقالہ ثانیہ)

انہیں سے ایک ہڈی وَتَدِی (میخ) کے نام سے مشہور ہے جو کھوپڑی اور بالائی جبڑے کے درمیان مشترک ہو (یعنی وہ دونوں سے تعلق رکھتی ہو) یہ ہڈی گدّی کی ہڈی (یعنی عظم مؤخر راس ، آکسی پی ٹل بون) سے اس مقام میں تعلق رکھتی ہے جو کھوپڑی کا تلا کہلاتا ہو ۔ نیز یہ ہڈی بالائی جبڑے (کی ہڈیوں) میں گڑی ہوئی ہے ، ایسا دو فوائد کیلئے کیا گیا ہے ۔ (۱) تاکہ وہ رخنہ پُر ہو جائے جو بالائی جبڑے اور کھوپڑیوں کی ہڈیوں کے اتصالات کے درمیان پیدا ہو گیا ہے۔ (۲) تاکہ کھوپڑی اور بالائی جبڑے کا اتصال استوار ہو جائے ۔

اسکے اور گدی کی ہڈی کے درمیان وہ درز حائل ہے جو دیہ تسلسل درزلامی (لیمڈائڈ سیوچر) سے اتصال رکھتی ہے ۔ پھر یہ ہڈی کھوپڑی کے پہلوؤں (کنپٹیوں) تک بلند ہو کر درز اکلیلی (کارونل سیوچر) سے ملجاتی ہے ۔

شیخ بوعلی اور علی گیلانی کا مشترکہ قول ہے :
واما قاعدة الدماغ فهو الذی یحمل سائر العظام یقال لها الوتدی (شیخ) } لکونه حافظاً لاوضاع عظام الراس ، کما یحفظ الوتد لاوضاع الخشب
(علی گیلانی)

{ قاعدة الدماغ (دماغ کا تلا) اُس ہڈی کا نام ہے جو سر کی تمام ہڈیوں کو اُٹھائے ہوئے ہو ؛ اسکو وَتَدِی کہا جاتا ہے (شیخ) } اسکو وَتَدِی (میخ کی سی) کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہڈی کھوپڑی کی ہڈیوں کو اپنی اپنی جگہ پر اس طرح قائم رکھتی ہے جس طرح میخ (پچر) لکڑیوں کو (تخت وغیرہ کی صورت میں) اپنی جگہ پر قائم رکھتی ہے (گیلانی)

علمی تحقیق اور معنوی تطبیق | وتدی کی لفظی تحقیق کے بعد اب مقابلہ کیساتھ اسفینائڈ کے لفظ ومعنے پر نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہے
فاضل امریکی (ڈارلینڈ) اپنے شہرۂ آفاق لغت میں لکھتے ہیں ؛

Sphenoid (Sfenoid) [Gr. σφην = wedge + εἶδος = form]. 1. Wedge shaped. 2. A very irregular wedge-shaped bone at the base of the skull.

ترجمہ ؛ —— اسفینائڈ [یہ لفظ دو یونانی کلمات سے مرکب ہے ؛ اسفین ۔ جسکے معنے پچر، یا، میخ کے ہیں ؛ آئی ڈوس ۔ جسکے معنے شکل وشباہت کے ہیں] ۔ (۱) پچر کی صورت ۔ (۲) ایک بہت ہی بیڈول پچر کی سی ، ہڈی ہے ، جو قاعدۃ الراس (کھوپڑی کے تلہ) میں پائی جاتی ہے ۔

عظم مُؤخر الراس　　آکسی پی ٹل بون

گدّی ، سر کے پچھلے حصے کو کہتے ہیں —— اس مقام پر جو ہڈی واقع ہے اُسے عربی میں عظم مُؤخر راس (سر کے پچھلے حصے کی ہڈی) اور انگریزی میں آکسی پی ٹل بون کہا جاتا ہے ۔ علی ہٰذا اس ہڈی کو اکثر قمحدوہ بھی کہا جاتا ہے ، جو مختصر ہونیکی وجہ سے زیادہ عام اور مانوس ہے ۔ مُؤخر راس کے معنے اگر "سر کے پچھلے حصے" کے ہیں ، تو آکسی پٹ کے معنی بھی جسکی طرف لفظ آکسی پی ٹل منسوب ہے ، سر کے پچھلے کے ہیں ۔
لفظی اور معنوی تحقیق کے لئے ذیل کے محض دو حوالے کافی ہیں ۔
علی بن عباس " عظام الراس " کی تشریح کے ذیل میں فرماتے ہیں ؛

ومنها عظم واحد فی موخر الراس یفصل بینه وبین عظمی الیافوخ الدرز الشبیه باللام فی کتاب الملیونی ثانیہ

سر کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی سر کے پچھلے حصے میں واقع ہے جسکو دونوں عظام الیافوخ (چندیا کی ہڈیوں ، پیرائٹل بونز) سے وہ

بالائی جبڑا (لحی اعلیٰ) قدیم طبی اصطلاح میں ایک وسیع مفہوم رکھتا ہو ، جس میں وہ تمام ہڈیاں جن میں اوپر کے دانت گڑے ہوتے ہیں ، اور وہ ساری ہڈیاں داخل [illegible]

ویقال له عظم موخر الراس و شکله مختلف وجوهر صلب وجعل هذا العظم اصلب من عظم الجبهة لیقی من قبول الآفات اذ کان لیس للانسان فی موخر راسه عینان تنذراه من وقوع الآفات

در ذ جُدا کرتی ہیں، جو یونانی حرف لام (لیمڈا) سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس ہڈی کو عظم مُؤخر راس (گدّی کی ہڈی، آکسی پی ٹل بون) کہا جاتا ہے۔ اسکی شکل بیڈول سی ہے، اور اس کا جوہر نسبتہً سخت ہے، اس ہڈی کو پیشانی کی ہڈی سے سخت بنایا گیا ہے، تاکہ یہ آفات و صدمات سے بچی رہے، اسلئے کہ انسان کے سر کے پچھلے حصّے میں (اگلے حصے کی طرح) دو آنکھیں نہیں ہیں جو آفات صدمات سے بچایا کرتی ہیں۔

اب فاضل امریکی (ڈارلینڈ) کی زبان سے آکسی پی ٹل کی لفظی و معنوی تحقیق سنیئے ؛

Occipital (ok-sip-it-al) [L. occipitalis]. Pertaining to the occiput.

Occiput (ok-sip-ut) [L]. The back part of the head.

ترجمہ :۔۔۔ آکسی پی ٹل ، جسکو لاطینی میں آکسی پی ٹیلس کہا جاتا ہے۔ آکسی پُٹ (گدّی) کی طرف منسوب (گدّی سے متعلق)۔
آکسی پُٹ (لاطینی لفظ ہے) سر کا پچھلا حصہ (گدّی)۔

عَظمُ الجَبْهَه فرانٹل بون

پیشانی کے مقام میں جو ہڈی واقع ہے، اسے محل وقوع کے لحاظ سے ، دوسری ہڈیوں کی طرح ، عربی میں عظم الجبھہ کہا جاتا ہے۔ جبھہ کے معنے پیشانی ، یا ماتھے ہیں ۔ اسی طرح ڈاکٹری اصطلاح میں فرانٹل بون کہا جاتا ہے ۔ فرانٹل ، فرانز کی طرف منسوب ہے ، جس کے معنے بھی "ماتھے" کے ہیں ۔

صاحب کامل الصناعہ فرماتے ہیں ؛

ومنها عظم فی مقدم الراس یفصل بینه وبین عظمی الیافوخ الدرز الشبیه بالاکلیل ویقال له عظم الجبهة وشکله شبیه بشکل نصف دائرة .

کھوپڑی کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی سر کے اگلے حصے میں واقع ہے جسکو دونوں عظام الیافوخ (چندیا کی ہڈیوں ، پیرائٹل بونز) سے درز اکلیلی (کارونل سیوچر) جدا کرتی ہے اس ہڈی کو عظم الجبھہ (ماتھے کی ہڈی ؛ فرانٹل بون) کہا جاتا ہے اسکی شکل نیم دائرہ کی سی ہے۔

فاضل امریکی فرانٹل کی لفظی تحقیق یوں بیان کرتے ہیں ؛

Frontal (froptal) [L. frontalis]. Pertaining to the forehead.

ترجمہ :۔۔۔ فرانٹل [لاطینی ، فرانٹے لس] ۔ پیشانی کے متعلق ۔
(لفظ فرانٹل ۔۔۔ فرانز کی طرف منسوب ہے)۔

Frons (fronz)[L.] the forehead.

فرانز (لاطینی لفظ ہے) جسکے معنے پیشانی (ماتھے) کے ہیں ۔

عَظمُ الصُّدغ ٹمپورل بون

صُدغ عربی میں کنپٹی کو کہتے ہیں ، جسے انگریزی میں ٹمپل کہا جاتا ہے ۔

کنپٹی کے مقام میں ، کھوپڑی کے دونوں پہلو پر ، جو ہڈیاں واقع ہیں ، اور جنکے اندر آلات سامعہ ، اور کان کا سوراخ واقع ہے ، اسے عربی میں عظم الصدغ ، اور انگریزی میں ٹمپورل بون کہا جاتا ہے ۔

علیٰ ہذا جنب کے معنی پہلو کے ہیں ، چونکہ یہ ہڈیاں سر کے پہلو میں واقع ہیں ، اسلئے ان کو محل وقوع کے لحاظ سے عظم الجنبین (سر کے پہلو کی ہڈیاں) بھی کہا جاتا ہے ، جس طرح گدّی کی ہڈی کو عظم مُؤخر راس (آکسی پی ٹل بون) ، اور ماتھے کی ہڈی کو عظم مقدم راس (فرانٹل بون) کہا جاتا ہے ۔

فاضل ڈارلینڈ لفظ ٹمپورل کی معنوی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں ؛

Temporal: Pertaining to a temple. *Temple*: The lateral region of the head above the zygoma.

ترجمہ ـــــ ٹمپورل بون، ٹمپل (کنپٹی) طرف منسوب ہے۔
ٹمپل ، سر کا پہلوی حصہ (جنب راس)، زائیگوما (عظام زوج) سے اوپر (جسکو اردو میں کنپٹی کا مقام کہا جاتا ہے)۔

زائیگوما (عظام زوج) وہ ہڈی جو کان کے سامنے رخسار تک کنپٹی کی زیرین حد میں ٹٹولنے سے محسوس ہوتی ہے، اس کا ذکر اسکے بعد عنقریب آنیوالا

Temporal Bone. The irregular bone at the side and base of the skull, containg the organs of hearing.

ترجمہ ـــــ ٹمپورل بون (عظم صدغی، کنپٹی کی ہڈی) وہ بیڈول سی ہڈی ہے جو کھوپڑی کے پہلوی حصے (جنب الراس) اور اسکے تلے (قاعدۃ الراس) میں واقع ہے، اور جس کے اندر آلات سمع (کان کا پردہ، جوبہ، اعصاب سامعہ وغیرہ) قیام پذیر ہیں (ذالک لینذا)

انتباہ : ـــــ یہ ایک اصول ہے کہ گاہے جزء کے نام پر کل اور مجموعہ کا نام رکھدیا جاتا ہے۔ اسی اصول کے ماتحت گاہے عظم صدغی کو حجری بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ حجری اس کا ایک حصہ ہے۔

کنپٹی کی ہڈی کے تین مشہور حصے

اپنی اصلیت اور تاریخی حقیقت کے بھول جانیوالوں کیلئے پھر نازک موقعہ آرہا ہے، جو محض فنی رقابت کی وجہ سے آبائی فن کے احسانات کو عمداً فراموش کرجانا، اور طب قدیم اور حکمائے قدیم کو ملامت کا نشانہ بنانا ایک فنی فریضہ تصور فرماتے ہیں۔

ایسی کوتہ بین نگاہ کے لئے ذیل کی چند سطروں کا پڑھنا کرب و اضطراب کا موجب ہوگا کہ قدیم بزرگوں نے (انکے عقیدہ کے مطابق) محض تخمین و قیاس سے کنپٹی کی ہڈی کے تین حصے کیونکر کئے اور انکے نام اپنے دور جہل و تاریکی میں جو وضع کئے، وہ آجتک تشریح جدید کے روشن اوراق میں کیسے قائم ہیں۔ ضرورت اس امر کی متقاضی ہے کہ سائنس کے اس روشن زمانہ میں قیاس و گمان کی پارینہ یادگار کو صفحہ روزگار سے جلد محو کردیا جائے، تاکہ آئندہ کوئی مفتش حقیقت اور آشنائے تاریخ اس قسم کے مواد پیش کرکے سائنس کے واحد ٹھیکیداروں کو شرمندہ نہ کرسکے۔

کنپٹی کی ہڈی (عظم صدغی، ٹمپورل بون) کے تین مشہور حصے یہ ہیں :

(۱) جزء قشری (صدغی) اسکوئمس پورشن

پہلا حصہ یہ حصہ کنپٹی کے مقام میں کان کے سوراخ کے سامنے، اور اوپر واقع ہے۔ یہی مچھلی کے چھلکے کی طرح اندر کی طرف سے چپٹا ہوا ہے، جو عظم الیافوخ (پیرائٹل بون) کے زیرین کنارے سے ملکر درز قشری (اسکوئمس سیوچر) بناتا ہے، اسی وجہ سے اس حصے کا نام قشری (اسکوئمس) رکھا گیا ہے۔ قشر اور اسکوئما، دونوں کے معنے "چھلکے اور پوست" کے ہیں، جیساکہ پہلے بتایا جاچکا ہے، اور آئندہ بھی ذیل کے حوالوں میں آنیوالا ہے۔

(۲) جزء حجری پیٹرس پورشن

دوسرا حصہ یہ حصہ وہی ہے جس میں کان کا سوراخ واقع ہے، اسی حصہ سے کان کی کری لگی ہوئی ہے؛ اسی حصے کے اندر سامعہ کے آلات رکھے ہوئے ہیں۔ اسی کے اندر شریان سباتی (کیراٹڈ آرٹری) کیلئے ایک نالی پائی جاتی ہے، اور اسی حصے میں ایک مشہور زائدہ (زائد) کا ابریہ؛ اسٹیلائڈ پراسس) پایا جاتا ہے جس کا تذکرہ پورے طور پر اسی بحث میں چند صفحات کے بعد آنیوالا ہے۔

یہ ہڈی بہت ہی سخت ہوتی ہے، اس لئے متقدمین یونان نے اس کا نام پتھر جیسی ہڈی رکھا جو ایک زبردست عینی صداقت پر مبنی ہے لفظ حجری "حجر" کی طرف منسوب ہے جسکے معنے پتھر کے ہیں۔

پیٹرس، ڈاکٹری اصطلاح، حجری کا لفظی ترجمہ ہے۔ پیٹر اور پتھر کا جس طرح لفظ ایکدوسرے کے قریب ہے اسی طرح دونوں کے معانی بھی ایک ہیں۔

(۳) جزء حلمی مسٹائڈ پورشن

تیسرا حصہ یہ حصہ وہی ہے، جو کان کے پیچھے ٹٹولنے سے ہر شخص معلوم کرسکتا ہے۔ اس حصے کی شکل جانوروں کے تھن کے سر پستان (حلمۃ) سے مشابہ ہوتی ہے، اس لئے متقدمین نے ظاہری شکل و شباہت کی رعایت سے اس کا نام حلمی رکھا ہے۔

پھر اگر آپ مسٹائڈ کی لفظی تحقیق فرمائینگے تو آپ پر یہ حقیقت عیاں ہوجائیگی کہ اس تسمیہ میں بھی وہی قدیم وجہ تسمیہ ملحوظ خاطر ہے، مسٹائڈ کے معنے بھی "تھن جیسے" یا "سر پستان جیسے" کے ہیں۔

اب اسکے بعد فریقین کے حوالے غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

علی بن عباس اپنی شہرۂ آفاق کتاب کامل الصناعۃ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

ومنها عظمان من جنبي الرأس نفصل واحد منهما وبين اليافوخ الدرزان الذان اللذان فوق الاذنين وهذان العظمان يقال لهما عظما الجنبين

کھوپڑی کی ہڈیوں میں سے دو ہڈیاں سر کے پہلو میں واقع ہیں؛ انکے اور عظم الیافوخ (پیراٹل بون) کے درمیان وہ دونوں درز (قشری اسکوئمس سیوچر) حائل ہیں، جو کان کے اوپر واقع ہیں۔ ان دونوں کو عظم الجنبین (سر کے پہلو کی ہڈیاں، کنپٹی کی ہڈیاں) کہا جاتا ہے۔"

اسکے بعد فرماتے ہیں

واما جوهرهما فان كل واحد منهما ينقسم ثلثة جواهر

ان دونوں ہڈیوں کا جوہر تین قسم کے جوہروں میں منقسم ہے (اسلئے اسکے تین حصے ہو جاتے ہیں)

احدها شبيه في الصلابة بالحجر ولذلك يقال له العظم الحجري وفيه ثقب السمع لتوقي السمع من وقوع الآفات فيه ✦

ایک جوہر سختی میں پتھر (حجر) سے مشابہ ہے اسی وجہ سے اسکو عظم حجری (پیٹرس بون) کہا جاتا ہے۔ اسی میں کان کا سوراخ واقع ہے۔ ایسا اس لیے بنایا گیا ہے کہ قوت سامعہ وقوع آفات و صدمات سے محفوظ رہے۔

والثاني زائدة تنبت منه يقال لها شبيهة بحلمة الثدي، وجعلت لان تمنع الفك الاسفل من ان يخرج من موضعه الى خارجه مفصله مفصل سلس، وهذا دون الجزء الحجري في الصلابة ✦

دوسرا حصہ دراصل زائدہ کا (ابھار) ہے جو اس ہڈی سے پیدا ہوتا ہے؛ اسکو میں پستان جیسا (زائدہ حلمیہ اسٹائڈ پراسس) کہا جاتا ہے یہ حصہ اس مقصد کیلئے پیدا کیا گیا ہے کہ زیریں جبڑا اپنے مقام سے نکل نہ سکے کیونکہ زیریں جبڑے کا مفصل مفصل سلس (مفصل متحرک: فری موو ایبل آرٹی کولے شنز: ڈایا رتھروسس) ہے۔ اس حصے میں جزء حجری (پیٹرس پورشن) سے سختی کم ہوتی ہے۔

والثالث الجزء المعروف بالصدغ وصلابته ايضا دون الجزئين الاولين ✦

تیسرا حصہ صُدغ (کنپٹی، جزء صدغی، جزء قشری، اسکوئمس پورشن) کہلاتا ہے۔ اسمیں پہلے دونوں اجزاء سے سختی کم پائی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا بیانات میں ممکن ہے، بعض باتیں قابل غور ہوں، لیکن ہمیں کچھ مضائقہ نہیں۔ مقصود تو محض اس قدر ہے کہ بلا عینی مشاہدہ کئے انسان پر مذکورہ بالا تشریحی حقائق کا منکشف ہونا ممکن نہیں۔

رہا سہو و نسیان اور بعض فروگذاشتیں تو اس سے کوئی سائنس کسی زمانہ میں مبرا و منزہ نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ اسکی تدوین، خداوندی نگرانی میں انبیاء علیہم السلام سے نگرانی جائے۔

اب تطبیق اصطلاحات کیلئے دوسرے فریق کے حوالے ملاحظہ فرمائیے:۔

اسکوئمس کی لفظی تحقیق

یہ پہلے بتایا گیا ہے کہ کنپٹی کی ہڈی کے ایک حصے کو عربی میں جزء قشری، اور انگریزی میں اسکوئمس پورشن اور اسکوئمو ... کہا جاتا ہے۔

اسکوئمس دراصل اسکوئما سے مشتق ہے، جسکے معنے "چھلکے" کے ہیں۔

فاضل امریکی (ڈارلینڈ) اپنے مشہور لغت میں لکھتے ہیں:۔

Squama (skwamah) pl. squamae [L.] A scale or scale—like substance; especially the vert... plate of the squamous portion of the temporal bone (Dorland).

... اگرچہ کان کے سامنے واقع ہیں، لیکن اگر لاش کو چت لٹا دیا جائے، تو یہ صدغ کان کے سامنے ہو جاتی ہے ... [illegible] ... اسی وضع کا لحاظ کیا کرتے ہیں جس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ترجمہ ـــــ اسکوئمسا (قشری) ۔ پوست (چھلکا) اسکی جمع اسکوئیمی ہے۔ یہ لاطینی لفظ ہے۔ چھلکا، یا چھلکے جیسا کوئی جزو علی الخصوص کنپٹی کی ہڈی (عظم الصدغ یا ٹمپورل بون) کے جزو قشری (اسکوئے مس پورشن) کا کھڑا طبقہ (ڈارلینڈ)۔

فاضل موصوف دوسرے مقام میں لکھتے ہیں :ـــــ

Squamosa (skwa-mosah.) [L.] "scaly", the squamous bone or squamous portion of the temporal bone; the upper and anterior part of the temporal bone, forming an upright plate (Dorland).

ترجمہ ـــــ اسکوئموسا (لاطینی) اسکے معنے قشری (چھلکے والے، چھلکے جیسے) کے ہیں۔ یہ عظم الصدغ (ٹمپورل بون) کے جزء قشری (اسکوئے مس پورشن) کا نام ہے جسے عظم قشری (اسکوئے مس بون) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عظم الصدغ (ٹمپورل بون) کا اوپر اگلا حصّہ ہے جو ایک عمودی طبقہ بناتا ہے (ڈارلینڈ)۔

Squamous (skwa mus) [L. squamosus = scaly] Scaly or plate-like.

Squamous Bone: See "Squamosa."

ترجمہ ـــــ "اسکوئمس [اسکو لاطینی میں اسکوئموسَس کہا جاتا ہے، جسکے معنے قشری یعنی چھلکے والے کے ہیں] قشری (چھلکے جیسا)، یا طبقہ کے مانند (پرت کی صورت)

اسکوئمس بون (عظم قشری)، (دیکھو اسکوئموسا)"

مسٹائڈ کی لفظی تحقیق

علی ہذا عظم الصدغ کے دوسرے حصے کا نام عربی میں جزء حلمی اور انگریزی میں مسٹائڈ پورشن ہے۔

Mastoid (mastoid) [Gr. μαστός = breast + εἶδος = form]. 1. Nipple—shaped. 2. The mastoid process of the temporal bone; sometimes called the mastoid bone. (Dorland)

ترجمہ ـــــ مسٹائڈ [یونانی لفظ مسٹاس (پستان، ثدی) اور آئی ڈاس (شکل، شباہت) سے مشتق ہے]۔ سرپستان کے مشابہ (بشکل حلمہ، حلمی)۔ (۲) عظم الصدغ (ٹمپورل بون) کا زائدہ طبیہ (مسٹائڈ پراسس)، جسکو گاہے مسٹائڈ بون (عظم حلمی) بھی کہا جاتا ہے"

پیٹرس کی لفظی تحقیق

عظم الصدغ (ٹمپورل بون) کے تیسرے حصے کا نام عربی میں جزء حجری (عظم حجری) اور انگریزی میں پیٹرس پورشن، پیٹروسا، اور پیٹرس بون ہے۔

فاضل امریکی اسکی لفظی اور معنوی تحقیق اس طرح فرماتے ہیں :-

Petrosa (petrosah) [L. "stony"]. The petrous portion of the temporal bone.

ترجمہ ـــــ پیٹروسا [لاطینی: حجری، پتھر جیسی] عظم الصدغ (ٹمپورل بون) کے جزء حجری (پیٹرس پورشن) کا نام ہے۔

اسکے بعد اسی ردیف میں لفظ پیٹرس کی توضیح کرتے ہیں :

Petrous (petrus) [L. Petrosus]. Resembling a rock or stone.

Petrous bone: the petrosa, or petrous portion of the temporal bone.

ترجمہ ـــــ پیٹرس (چٹان یا پتھر کے مانند (پتھر جیسا، حجری)۔ پیٹرس بون (عظم حجری)، عظم الصدغ (ٹمپورل بون) کا جزء حجری (پیٹرس پورشن) جسکو پیٹروسا کہا جاتا ہے۔

عظم الیافوخ ـــ پیرائٹل بون

کھوپڑی کے وسط میں دو ہڈیاں پائی جاتی ہیں، جنکو عربی میں عظام الیافوخ اور انگریزی میں پیرائٹل بونز کہا جاتا ہے۔ کھوپڑی کی کل آٹھ ہڈیوں میں سے صرف یہی دو بدنصیب ہڈیاں ایسی ہیں، جنکے عربی انگریزی ناموں میں وجہ تسمیہ کی شرکت نہیں پائی جاتی۔ یافوخ (دفانے تالو) کو کہتے ہیں جو کہ بچپن میں ہڈی سے خالی ہوتا ہے۔ یہ مقام کچھ مدت تک پھڑکتا رہتا ہے۔ پھر ہڈی سے بھر جاتا ہے۔ بڑے ہو کر کھوپڑی میں دو جگہ پائے جاتے ہیں، انکا نام (یافوخ مقدم و یافوخ موخر) ہے۔ ان ہڈیوں کے اگلے بالائی گوشہ پر جو ایک یافوخ ...

دیافوخ موخر (پوسٹیریر فانٹے نل) اس ہڈی کے پچھلے بالائی گوشہ پر! اسوجہ سے اس ہڈی کا نام عظم الیافوخ رکھا گیا ہے۔
اسکے مقابلہ میں پیرائٹل کی وجہ تسمیہ اس سے مغائر ہے:

پیرائٹل، لفظ پیرائٹ کی طرف منسوب ہے، جسکے معنے "دیوار (جداری)" کے ہیں۔ اسی وجہ سے مصری اطباء اس ہڈی کو عظم جداری کہا کرتے ہیں، جو در اصل پیرائٹل بون کا لفظی ترجمہ ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ تقریبًا سر کی ساری ہڈیاں (عظم الجبہہ، قمحدوہ، دونوں عظم الصدغ، اور وتدی) کھوپڑی کی دیواروں کی تکمیل میں داخل ہیں مگر یہ نام خوش قسمتی سے اسی ہڈی کے نصیب میں آیا، حالانکہ اگر تشریحی حیثیت عمیق نگاہ ڈالی جائے، تو اس ہڈی کا یہ نام زیادہ موزوں نہیں ——— اسکا بہترین نام عظم سقفی (چھت کی ہڈی) ہوتا، کیونکہ پہلوی دیوار سے زیادہ یہ کھوپڑی کی چھت بناتی ہے جسمیں اسکے برابر کوئی دوسری ہڈی شریک نہیں لیکن مجھے ابتک باوجود تلاش و کاوش کے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ قدیم یونانی اطبائے ابتداء میں (دور جالینوس میں اور اس سے پہلے) اس ہڈی کا نام عظم الیافوخ رکھا ہے یا عظم جداری (پیرائٹل بون) یعنی قدیم اصطلاح کا لفظی ترجمہ عظم الیافوخ صحیح ہے، یا عظم جداری (پیرائٹل بون)۔

زائدہ ابریہ   اسٹی لائڈ پراسس

میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ عظم حجری (پے ٹرس بون) کی زیرین سطح میں ایک نوکیلا سا اُبھار (تقریبًا ایک قیراط دراز (لمبا) پایا جاتا ہے جس میں متعدد عضلات و رباطات لگے رہتے ہیں، اس اُبھار کو جالینوس نے اِبْرَۃ (سوئی) سے تشبیہ دی ہے، اسلئے اس کا نام زائدہ اِبْرِیّہ رکھا گیا ہے علی ہذا اس کا دوسرا نام زائدہ سَہْمِیّہ (تیر جیسا تیز اُبھار) بھی ہے۔ سَہْم کے معنی تیر کے ہیں۔
اس اُبھار کو ڈاکٹری اصطلاح میں اسٹی لائڈ پراسس کہتے ہیں۔ پراسس کے معنی زائدہ (اُبھار) کے ہیں۔ اور اسٹی لائڈ کے معنی ہیں؛ اسٹائی لس کے مانند، اور اسٹائی لس کے معنی لمبی اور نوکیلی چیز کے ہیں، مثلًا تیر، سوئی، قلم اور پنسل۔ اسی وجہ سے اسٹائی لس کے مقابلہ میں لفظ ابرۃ اور سہم، دونوں صحیح ہیں۔

اس لحاظ سے زائدہ ابریہ (یا سہمیہ) اور اسٹیلائڈ پراسس ——— دونوں متحد المعنے، اور متحد الماخذ ہوئے۔
علامہ محمود آملی، قول شیخ (مبحث عضلات عظم لامی) کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں:

وزوج ثالث منہا ینشأ فرد امن الزوائد السھمیۃ التی علی العظمین الحجریین عند الاذنین ——— شیخ (ویقال لھا الزوائد الابریہ ایضا ——— آملی) ویتصلان بالطرف الاسفل من الخط المستقیم الذی علی العظم اللامی (جامع الشرحین صفحہ ۲۶۹)۔

عظم لامی (ہائی آئڈ بون) کے عضلات میں سے تیسرا جوڑا اُن زائدہ سہمیہ (اسٹیلائڈ پراسس) سے شروع ہوتا ہے، جو عظم حجری (پے ٹرس بون) میں کانوں کے پاس ہوتے ہیں (شیخ)۔ [اور جنکو زوائد ابریہ بھی کہا جاتا ہے (آملی)]۔ پھر یہ جوڑا عظم لامی (ہائی آئڈ بون) کے خط مستقیم کے زیرین سرے پر (عظم لامی کے جسم پر بڑے قرن کے قریب) ختم ہوتا ہے۔

قول جالینوس شیخ کے ہی قول کے ذیل میں علامہ علی گیلانی نے جالینوس کا ایک مفصل قول نقل کیا ہے جس میں عظم لامی (ہائی آئڈ بون) کے تمام عضلات کا تذکرہ ہے۔ جالینوس کے اسی قول میں مذکورہ بالا عضلہ ذابریہ لامیہ (اسٹائلو ہائی آئیڈیس) کا فعل اس طرح بتایا گیا ہے:

واما التی تنشاء من قاعدۃ الزوائد الشبیھۃ بالابرۃ فتجذبہ الی خلف۔ (شرح گیلانی)

وہ عضلہ (ابریہ لامیہ) جو اُن زوائد سے شروع ہوتا ہے جو ابرہ (سوئی) سے مشابہ ہوتے ہیں (زائدہ ابریہ، اسٹیلائڈ پراسس) عظم لامی کو پیچھے کی طرف کھینچتا ہے۔

مبحث عضلات میں جالینوس کے ایسے اقوال بکثرت ملتے ہیں، جن میں زائدہ ابریہ (شبیھہ بالابرۃ) کا نام آیا ہے

لفظ اسٹیلائڈ کی تحقیق (۱) تمام مصری اطباء نے اسٹیلائڈ کے مقابلہ میں لفظ مترادف ابری اور ابریہ بنایا ہے؛ اور اسٹائلس

لہ اس عضلہ کو ابریہ لامیہ (اسٹائلو ہائی آئی ڈیس) کہا جاتا ہے۔ لہ بڑا قرن (گریٹ کارنوا) عظم کے مختلف زوائد کو اطبائے قدیم نے اضلاع اور خطوط کی اصطلاح سے یاد کیا ہے۔ علی ہذا یہ کے بڑے حصے کو بھی (جس کو آج اس کا جسم کہا جاتا ہے) خط مستقیم قرار دیا ہے۔ یہ اپنا اپنا طرز بیان ہے۔ لِکُلٍّ اَنْ یَّصْطَلِحَ (اصطلاح بنانیکا ہر شخص کو اختیار ہے)۔

کا ترجمہ جس سے اسٹیلائڈ ماخوذ ہے ابرہ (سوئی) کیا ہے ۔

علیٰ ہذا بعض عضلات، رباطات وغیرہ میں لفظ اسٹائلو واقع ہے، اس کے مقابلہ میں بطور ترادف کے مصری اطبائے ابریہ ہی استعمال کیا ہے۔

فاضل امرکی لکھتے ہیں ——

Styloid: [L. Stylus — pen + Gr. εἶδος form]. Resembling a pen or stylus; long and pointed.

ترجمہ —— اسٹیلائڈ [یہ دو الفاظ سے مرکب ہے: اسٹائی لس (لاطینی) + آئی ڈوس (یونانی) —— اسٹائی لس کے معنے قلم کے ہیں] قلم، یا اسٹائی لس کے مشابہ، کوئی لمبی اور نوکیلی چیز۔[2]"

اب دیکھنا یہ ہے کہ اسٹائی لس کے معانی کیا ہیں؟

ڈاکٹر شرف (مؤلف معجم انجلیزی عربی) نے اسٹائلس کے مترادفات میں قلم کے علاوہ ابرۃ الکتابت (لکھنے کی سوئی) بھی درج کیا ہے۔

علیٰ ہذا فاضل امرکی نے اسٹائی لس کے معانی میں اسٹی لٹ[1] بھی لکھا ہے، جسکے معنی باریک سلائی یا نازک تار کے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹر شرف نے اس کا ترجمہ مسبار (سلائی) اور سَہْم (تیر) بتایا ہے۔

ڈاکٹر شرف کے لغت سے چند مصطلحات درج کئے جاتے ہیں، جن میں کلمۂ اسٹائلو آیا ہے:

"اسٹائلو" ایک کلمہ ہے، جو اس کو ظاہر کرتا ہے کہ اس کا کچھ تعلق عظم الصدغ کے نتو ابری (نتو آئے ابریہ = اسٹیلائڈ پروسس) سے ہے۔

ابریہ لسانیہ (ایک عضلہ جو زائدہ ابریہ اور زبان سے تعلق رکھتا ہے)۔ — Styloglossus

ابری لامی (وہ چیز جو زائدہ ابریہ اور عظم لامی (ہائی آئڈ بون) سے تعلق رکھتی ہے)۔ — Stylohyoid

ابریہ لامیہ (وہ عضلہ جو ایک طرف زائدہ ابریہ سے، اور دوسری طرف عظم لامی —— ہائی آئڈ بون —— سے تعلق رکھتا ہے)۔ — Stylohyoideus

ابریہ حنجریہ (عضلہ ابریہ حلقیہ کا ایک حصہ ہے)۔ — Stylolaryngeus

ابریہ حلقیہ (وہ عضلہ جو زائدہ ابریہ —— اسٹیلائڈ پراسس —— اور حلق کے مابین واقع ہے)۔ — Stylopharyngeus

ابری فکی (وہ رباط وغیرہ جس کا تعلق زائدۂ ابریہ اور زیریں جبڑے سے ہو)۔ — Stylomandibulor

ابری حلمی (وہ چیز جس کا تعلق زائدۂ ابریہ اور زائدۂ حلمیہ —— مسٹائڈ پراسس —— سے ہو)۔ — Stylomastoid

——— ... ———

مؤلفات بیروت ومصر (مثلاً الوضاح، فی اصول الجراح —— التوضیح فی اصول التشریح —— اصول الفیسولوجیا وغیرہ میں مذکورہ تشریحی امور کے لئے میں نے یہی اصطلاحات پائے ہیں۔

عظام زوج —— زائگومے ٹک بونز

اسی بحث کے پچھلے صفحات میں بتایا گیا ہے کہ کان کے سامنے کنپٹی کی زیریں حد میں، بیرونی گوشۂ چشم تک جو ہڈی ہوتی ہے، اور جو ٹٹولنے سے جلد کے نیچے خوب نمایاں ہوتی ہے، اسے اطبائے قدیم اپنی اصطلاح میں عظام زوج کہتے ہیں جس کا ترجمہ زائگومے ٹک بونز ہے۔

زوج —— کے معنے "جوڑے" کے ہیں۔

اسی طرح زائگومے ٹک —— زائگوما کی طرف منسوب ہے جس کے معنے بھی "جوڑے" ہی کے ہیں۔

عظام زوج کی تعداد بعض اطبائے قدیم کے نزدیک دو ہے اور بعض کے نزدیک چار (ہر طرف دو، دو) جیسا کہ علامہ محمود آملی نے شرح قانون میں صراحت کی ہے۔

جو عظام زوج کو چار گنتے ہیں، وہ ان چار میں عظم صدغ (ٹمپورل بونز) کے دو ابھاروں کو شامل کرتے ہیں جنکو آجکل قدیم اصطلاح کی رو

---

[1] اسٹی لٹ Stile t. —— Stilette, —— Stylet.

[2] قوسین کے الفاظ ڈاکٹر شرف کے نہیں ہیں، مزید وضاحت کے لئے بڑھائے گئے ہیں۔

ں انڈں کا سر وجیہ زائگوے تک پہ آسس کہا جاتا ہے ، باقی دو ہڈیاں وہ ہیں جن سے رخسارہ کی بلندی حاصل ہوتی ہے اور جو آنکھ کے بیرونی گوشہ پر دو ہر ایک ایک، واقع ہیں ۔

گریزاناٹمی کی قدیم اشاعتوں میں مدت دراز تک اس ہڈی کا نام جس سے رخسارہ کی بلندی حاصل ہوتی ہے "میلر بون" رہا ، جسکے معنے رخسارہ ہڈی (عظم الوجنہ) کے ہیں ۔ لیکن جب جدید اشاعت میں میں نے دیکھا کہ اب اس کا نام بدل دیا گیا ، اور بجائے "میلر بون" کے زائگومے ٹک بون ن قائم کیا گیا ہے ، تو مجھے دلی مسرت کیساتھ ایک غیر معمولی حیرت ہوئی ۔ اس سے مجھے یہ اندازہ ہوگیا کہ

—— "یورپ کس خوبصورتی کے ساتھ پرانی شراب کو نئی بوتلوں میں بیچا کرتا ہے ——"

پہلے مجھے بدگمانی تھی کہ —— "اس ہڈی کا بہترین نام میلر بون (رخسارہ کی ہڈی) ہے کیونکہ رخسارہ کی بلندی اس سے حاصل ہوتی ہے اور نام زوج (جوڑے کی ہڈی) ایک مہمل اور لایعنی نام ہے ؛ اسلئے بدن کی بیشتر ہڈیاں "جوڑے جوڑے" ہی ہیں ، پھر انہیں کونسا سرخاب کا پر لگ گیا کہ ندیمیں نے اس کا نام "جوڑے" کے نام پر رکھدیا"——

لیکن اب ، جب کہ یورپ نے اسی نام کو پسند کر کے دوسرے نام پر ترجیح دیدی ہے ، تو مجال دم زدن کہاں ؟ میں نادم ہوں ، اور اپنے ن خیالات پر سو بار لاحول پڑھتا ہوں ۔

حق تو یہ ہے کہ یورپ کے نائی" ہم ہندوستانیوں کے لئے بڑے ہی معتبر ہیں ؛ جس چیز کو یہ پسند کریں ، بھلا کسے یارا کہ اسمیں کوئی ادنےٰ انگشت چینی کرسکے یہ نام جب تک متقدمین کا تھا ہمارے دلمیں سو وسوسے تھے ، اور جب گریزاناٹمی کے جدید اڈیشن میں یہ نام درج ہوگیا ، تو سارے وسوسے کافور ہوگئے ، اور اب یہ بہت ہی پیارا ہوگیا ۔

یہ ہے غلامانہ ذہنیت جس کا خاکہ مختصراً میں نے اوپر کھینچا ہے جس میں ہمارے بیشتر برادران فن ، باوجود ادعائے علم و سائنس کے مبتلا ہیں ۔ بیشتر ڈاکٹروں کو کا پتہ نہیں کہ اصطلاحات کیسے بنا کرتی ہیں اور نام کیونکر رکھے جاتے ہیں ؛ گریزاناٹمی کے پہلے نام کس مناسبت سے رکھے گئے تھے ، اور نئے نام کہاں سے اور کیونکر آئے ۔ یہ غریب سمجھتے ہیں کہ یہ کام ہم جیسے انسانوں کا نہیں —— اس اہم مقصد کے لئے قدرت نے اپنی حکمت بالغہ سے دوسری بالاتر مخلوق پیدا کردی ہے ں سرزمین فرنگ سے علاقہ رکھتی ہے ۔

اس قصے کو چھوڑیئے ، محکوم قوموں کے عقائد و خیالات اسی قسم کے پست و ذلیل ہوا کرتے ہیں ۔ اب عظام زوج (زائگومے ٹک بونز) کے قدیم حوالے ملاحظہ ہے ، جہاں سے پرانی باتیں چن چنکر اور نیا روپ بھر کر ، "قدیم اڈیشنوں" میں جدت پیدا کیجاتی ہے جس میں سائنٹفک[1] اسپرٹ سے زیادہ یڈ اسپرٹ کام کررہی ہے ۔

صاحب کامل الصناعہ ، سر کی تشریح کے ذیل میں "عظام زوج" کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں ؛ ——

واما الاربعة الاعظم الباقية فهي عظام منوصه فوق عضل الصدغ ، في كل واحد من الجانبين عظمان منطبقان على العضل متصل احدهما بالآخر بدرز في الوسط الصدغ ۔

سر کی ہڈیوں میں سے باقی چاروں ہڈیاں وہ ہیں ، جو کنپٹی کے عضلہ (عضلہ صُدغیہ ، ٹمپورلیس) کے اوپر واقع ہیں ۔ دونوں جانب دو دو ہڈیاں ہیں جو عضلات پر منطبق ہیں ، ان دو میں سے ہر ایک ہڈی دوسری کے ساتھ ایک درز کے ذریعہ اتصال رکھتی ہے ، جو کنپٹی کے وسط میں پائی جاتی ہے [قوس زوجی (زائگومے ٹک آرچ) کے وسط میں پائی جاتی ہے] ۔

احدهما مما يلي موخر الراس ، ويلتحم فيه بعظم الجنبين من عظم الراس

یہ دو ہڈیاں سر کے پہلو میں آگے پیچھے اس طور پر واقع ہیں کہ ایک ہڈی کھوپڑی کے پچھلے حصے کی طرف مائل ہے اور دوسری اگلے حصے کی طرف ، پچھلی ہڈی کا سرا کھوپڑی کی ہڈیوں میں سے عظم الجنبین (ٹمپورل بون) کے ساتھ ملا ہوا اور جڑا ہوا ہے (اتصال التحامی کے طور پر لگا ہوا ہے) ۔

وثانيهما يتصل بطرف الحاجب الذي يلي الاصغر من العين ۔

دوسری ہڈی بھوؤں کے اس سرے سے اتصال رکھتی ہے ، جو آنکھ کے چھوٹے کوئے (بیرونی گوشہ چشم) کے پاس واقع ہے ۔

---

[1] سائنٹفک اسپرٹ : علمی روح علمی مقصد ؛ ٹریڈ اسپرٹ (تجارتی روح ، تجارتی مقاصد ۔

کنپٹی کی ہڈی (عظم صدغی - ٹمپورل بون)
(بیرونی منظر)

اس تصویر کے زیریں حصے میں زائدہ حلمیہ (ماسٹائڈ پراسس) اور سامنے کی طرف زائدہ وجنیہ (زائگومیٹک پراسس) دکھایا گیا ہے - جس کو صاحب کامل الصناعہ نے چار عظام زوج میں سے پچھلی ہڈی قرار دی ہے -

عظم وتدی (اسفینائڈل بون)
(بالائی منظر)

نواب حاجی سر امیرالدین احمد خان صاحب فرخ
کے۔سی۔آئی۔ای سابق فرمانروائے ریاست لوہارو

جن کا ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء کو انتقال ہوا۔ نواب صاحب مرحوم و مغفور کا جو تعلق عمدہ دوستانہ تھا۔ اس کا تذکرہ اشارتاً حضرت سائل مدظلہ نے اپنے مضمون میں کر دیا ہے۔ یہ مضمون اسی اشاعت میں آپ کی نظر سے گزرے گا

وهذه العظام "عظام الزوج"
وكلا هذين العظمين فوق عضل الصدغ
لتوقاه من الآفات العارضة من خارج،
لأن الآفة الحادثة عن وجع هذا العضل
عظيمة ۔

یہی ہڈیاں عظام زوج کہلاتی ہیں۔
ان دونوں ہڈیوں کو عضلۂ صدغ (ٹیمپورلیس مسل) کے اوپر اس لئے
رکھا گیا ہے کہ یہ عضلہ مذکور بیرونی صدمات و آفات سے بچائے رکھے کیونکہ
اس عضلہ کے صدمے سے بہت بڑی آفت لاحق ہوا کرتی ہے (لکڑی چلانے
والے بتایا کرتے ہیں کہ "کنپٹی کی چوٹ بہت بڑی چوٹ ہے"! جس سے قوس
زوجی ٹوٹ کر نوکیلے سروں کے ساتھ عضلہ صدغیہ میں گھس جاتی ہے)۔

جدید حوالے | قدیم حوالے سننے بعد اب اطمینان قلب کے لئے اب جدید تشریح کے حوالے بھی مقابلۃً سن لیجیے کہ قدیم وجہ تسمیہ ہی کی رعایت سے زائگومے ٹک بون -
(عظم زوج)، زائگومے ٹک آرچ (قوس زوجی)، زائگومے ٹک پراسس (زائدۂ زوجیہ)، اور زائگوما (زوج، قوس زوجی کا دوسرا نام) جیسی اصطلاحات وضع کی گئی ہیں
ایسی حالت میں ارباب طب جدید کا فرض ہے کہ وہ احسانمندی کے ساتھ طب قدیم کے سامنے اپنی گردنیں جھکالیں، نہ یہ کہ اکڑ کر قدماء فن اور آپ
علم کا مضحکہ اُڑائیں، اور شان تبختر سے وہ ناواجب اتہامات ان کے مقدس دامنوں میں لتھیڑ دیں، جنکی اباحت کا فتویٰ کبھی عدالت گستر دربار سے نہیں ملتا"

زائگوما | سب سے پہلے چیمبر کی زبان سے زائگوما اور زائگون کی لفظی تحقیق سنیئے:

Zygoma-Zygon: (Gr) a Yoke. (Chamber Dic.)

ترجمہ: زائگوما اور زائگون یونانی الفاظ ہیں، جن کے معنے زوج (جوڑے) کے ہیں۔" (چیمبر ڈکشنری)

زائگومے ٹک | فاضل امرکی (ڈارلینڈ) اپنے لغت میں لکھتے ہیں:

Zygomatic: Pertaining to the Zygoma.

ترجمہ: ــــــ زائگومے ٹک: "زائگوما" کی طرف منسوب ہے،ــــــ"
جس طرح زوجی لفظ زوج کی طرف منسوب ہے۔
پھر زائگوما کے بارہ میں لکھتے ہیں: ــــــ

Zygoma: (Gr) 1. The arch formed by the Zygomatic process of the Temporal bone, and by the [ma]lar bone. 2. The Malar bone. (Dorland)

ترجمہ: زائگوما (یونانی لفظ ہے)؛ اسکے دو معانی ہیں:
(۱) وہ محراب (قوس زوجی) جو کنپٹی کی ہڈی (عظم الصدغ، عظم الجنب) کا ابھار (زائگومے ٹک پراسس، زائدہ زوجیہ) سے، اور رخسارہ کی ہڈی (میلر) سے بنتی ہے۔ (۲) رخسارہ کی ہڈی کا دوسرا نام زائگوما (زوج) ہے۔"

قوس زوجی: زائگومے ٹک آرچ | ڈارلینڈ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

Zygomatic Arch: The arch formed by the malar and temporal bones.

ترجمہ: ــــــ زائگومے ٹک آرچ (قوس زوجی)؛ وہ محراب جو رخسارہ کی ہڈی اور کنپٹی کی ہڈی سے بنتی ہے۔"

زائدہ زوجیہ (زائگومے ٹک پراسس) | زائگومے ٹک پراسس کی توضیح و تشریح فاضل امرکی اس طرح بیان کرتے ہیں:

Zygomatic Process: A process of the Temporal bones, forming a thin, narrow projection, bounding [S]quamous portion of the Temporal bone below; also a long serrated portion of the malar bone which [conn]ects with the foregoing, forming the Zygomatic Arch, or Zygoma.

ترجمہ: زائگومے ٹک پراسس (زائدہ زوجیہ)، کنپٹی کی ہڈی کا ایک پتلا تنگ ابھار ہے جو عظم الصدغ (عظم
جزو قشری) کو نیچے کی طرف سے محدود کرتا ہے۔ علی ہذا زائگومے ٹک پراسس (زائدہ زوجیہ) رخسارہ کی ہڈی کے اس لمبے دندانہ دار ابھار کو بھی کہتے ہیں جو کہ
کو ابھی کہتے ہیں جو کنپٹی کے زائدہ مذکورہ سے ملکر زائگومے ٹک آرچ (یا یعنی زائگوما) کی تکمیل کرتا ہے "ــــــ یعنی قوس زوجی بناتا ہے۔
ان تصریحات سے ظاہر ہے کہ یہ تمام جدید تصریحات دراصل قدیم بزرگوں کے مساعی جمیلہ کے فیوض و برکات ہیں، جن کے متعلق آج دیدہ دلیرا
جاہلیت کا اُنہوں نے مشاہدہ و معائنہ سے کبھی کام نہیں لیا، اور ہمیشہ تکلفی حد لوٹ کے اُدھیڑ بن میں آنکھ بند کرکے لگے رہے فوا

نواب صاحب بہادر لوہارو کی

مختصر سوانح

از جناب ابو المعظم نواب مرزا سراج الدین احمد خاں صاحب سائل دہلوی

قلم کے دو کام ہیں اور اس کے دونوں کاموں کے بہت سے نام ہیں مثلاً گلکاری، شگوفہ کاری، گہر ریزی، گہرباری، جادو طرازی، معجز نگاری، نقاشی، مباری وغیرہ لیکن اسوقت آخرالذکر سے واسطہ پڑ رہا ہے۔ اصرار و تقاضائے اکثر احباب کو میں نے اس عذر سے ٹال دیا کہ میرے دل و دماغ میں کثرت اور غایت ملال سے اتنی قوت اور طاقت نہیں کہ میں اس باب میں ابھی خامہ جنبانی کروں۔ لیکن ایک فرمائش مجھے ایسی ملی کہ اس کو رد نہ کر سکا۔ یہ وہ ہستی ہے جنے مجھ پر اپنے احسانوں سے سحر کر رکھا ہے جسنے دوامی مریض کی سینت سنبھال مسیح الملک مرحوم کی وفات کے بعد اسنے اپنے ذمہ قرار دے رکھی ہے مفید سے مجرب تجویز نکے بعد قیمتی سے قیمتی دوا دواخانہ ہمدرد کی میرے اور میرے گھر کے لئے وقف ہے اور خدا کے فضل سے اسکی ہر تجویز مجھے نفع بخش ہوتی ہے اللہ اسکی عمر میں اسکے ایثار و صفات میں برکت و اضافہ عطا فرمائے۔ المختصر اس فرمائش نے مجھے ایسا مجبور کر دیا کہ میں اُسے نہ ٹال سکا۔ وہ فرمائش یہ ہے کہ رسالہ برصحت کے لئے نواب سر امیر الدین احمد خاں کے مختصر حالات اُنکے محاسن و صفات اُنکے خصوص اُنکے احوال عروج اقبال اُنکے کارنامے اُنکے شغل علمی اُنکے مذاق طبع کو ظاہر کروں چنانچہ دماغ و فکر پر زور ڈالکر جو میرے علم میں ہیں لکھتا ہوں اور ساتھ ہی یہ عرض کرتا ہوں کہ مندرجہ احوال کافی نہیں لکھے گئے بیشتر حالات لائق ذکر لکھنے سے ضرور رہ گئے ہونگے جو میرے مشاہدات میں نہیں آئے دوری ظاہری کی وجہ سے۔ کہ اکثر مجھے اُنسے دُور رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔

احوال ولادت و صغر سنی

سنہ ۱۲۷۶ھ انکا سال ولادت ہے یہ دوسری اولاد اپنے باپ نواب مرزا علاء الدین احمد خاں بہادر فرمانروائے ریاست لوہارو کے تھے انسے پہلے ایک نرینہ فرزند نواب صاحب بہادر موصوف کے گھر میں اور پیدا ہوا تھا جسکا نام طاہر مرزا تھا ایام شیرخواری میں فوت ہوگیا تھا۔ انکا نام انکے دادا نواب امین الدین احمد خاں بہادر مغفور نے امیر الدین احمد خاں فرخ مرزا رکھا۔ انکے دادا جب بقید حیات تھے یہ پیدا ہوئے تھے تو وہ انکو بہت عزیز رکھتے تھے انکے والد بھی بمقابلہ اپنی دیگر اولاد کے ان کو بہت چاہتے تھے۔ ابتدائی پرورش انکی انکے دادا نے کی یہ پہروں اپنے دادا کی عطوفت میں بیٹھے رہا کرتے تھے۔ بے تمیزی کے زمانے میں یہ ایسے باتمیز تھے کہ دوسرے ہمعمروں کی طرح چلبلاپن انہیں نہ تھا کھیل کود سے سروکار نہ رکھتے تھے والد کو انکی سنجیدگی ایسی بھاتی تھی کہ وہ جب اپنے حقیقی چچا یعنی انکے دادا کی خدمتمیں حاضر ہوتے تھے تو انکو اپنے پاس بٹھا لیا کرتے تھے اور انکی پیاری پیاری باتیں سُنا کرتے تھے گاہ گاہ اپنے ساتھ ہوا خوری کو بھی لیجاتے تھے۔ جب کسیکی کوئی بات انکی سمجھ میں نہ آتی تھی تو یہ کسی نہ کسی سے دریافت کیا کرتے تھے کہ فلاں بات کا مطلب کیا ہے اور فلاں لفظ کے معنی کیا ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ مفتی صدر الدین خانصاحب صدر الصدور مرحوم کے دولتکدہ پر چیدہ چیدہ صحاب کی بزم شعر منعقد ہوتی جسمیں چند عمائد شہر اور مشاہیر نقبیۃ السیف غدر شریک تھے مرزا غالب مرحوم بھی وہاں تشریف فرما تھے میرے والد وہاں گئے تو ان کو بھی ساتھ لیتے گئے انکی اسوقت سات برس کی تھی مشاعرہ کی طرح کا قافیہ دل اور قاتل وغیرہ تھا جسکا قافیہ بسمل بھی ہے اکثر شعرا نے وہاں اپنے اشعار میں قافیہ بسمل کا پڑھا۔ لفظ بسمل متعدد مرتبہ انکے کان میں پڑا تو انہوں نے میرے والد سے کہا چچا جان بسمل کسے کہتے ہیں میرے والد قریب تر مرزا غالب کے بیٹھے تھے اور یہ انکے پاس تھے انکی آواز مرزا صاحب نے سُنی اُنہوں نے انکی جانب دیکھ کر فرمایا بیٹا فرخ جو کوئی تجھے بسمل کے معنی بتائیگا وہ غلط بتائیگا تو بسمل مجھے سمجھ لے بسمل کا مقصد اصلی میں ہوں اس جملہ سے تمام اہل محفل ہنس پڑے اور دیر تک انکی خوش خیالی کی تعریف ہوتی رہی مرزا صاحب کو انکی ظرافت کی داد ملی انکی تربیت اور تعلیم میں انکے والد نے والد کی وفات کے بعد خاص توجہ مبذول رکھی۔ فارسی انکو آغا خلیل الرحمٰن طہرانی نے پڑھائی، عربی انکو مولوی سید علی نیری نے پڑھائی جنکو نواب علاء الدین خاں نے ساتھ ریاست رامپور سے نواب کلب علیخاں بہادر فرمانروائے رامپور سے مانگ کر لئے تھے مولانا موصوف رامپور کے مدرسہ دینی کے مدرس تھے اور ریاست کے نہایت عابد عالم باعمل حدیث و فقہ پر عبور کامل تھا اُنکے فیض تعلیم نے انکے عقائد دینی کو پختہ کر دیا تھا۔ انگریزی تعلیم انکی اُس عہد کے اچھے انگریزی دانوں کی محنت اور توجہ سے ہوئی علاوہ انکے والد کی ہر وقت کی صحبت تھی خود انکے والد فارسی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے عربی دستگاہ اچھی خاصی تھی انگریزی کی قابلیت میں ڈگری تو حاصل نہیں کی تھی لیکن تمام خط و کتابت دفاتر گورنمنٹ سے حکام عالی مراتب سے بلا استمداد احدے بخوبی کر لیتے تھے ادبیات جیبت میں جھجک اور تامل نہ تھا خوش تقریر اور خوش بیان ایسے تھے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ قابل ہستیاں انکی خوش بیانی کی معترف تھیں اور حیرت سے ان کا مُنہ تکا کرتی تھیں ہیں مجملہ محفوظ کو

یری تامہ فرسائی سے اتنا تعلق ہے کہ نواب فرخ مرزا بہادر مرحوم کی خوش تقریری اور خوش بیانی انکی آبائی وراثت تھی یہ وہ خاص صفت تھی جو انکے پدر بزرگوار ولیعہد تو یہ شوق سے
سے اور کہے جاتے تھے جب کہ انکے والد اپنے پدر بزرگوار کی وفات کے بعد سادہ آرائے ریاست ہوئے لیکن گورنمنٹ نے ٹائٹل ولیعہدی کا جب مرحمت فرمایا وہ سنہ مجھے یاد نہیں
ں ۱۸۶۲ء میں جبکہ یہ ٹائٹلڈ ولیعہد تھے انکے والد مغفور بوجہ اپنی ناسازی طبع اور نازک مزاجی ریاست کی حکمرانی کی باگ انکے حوالے کر کے دہلی میں اقامت گزین ہو گئے
نو سال تک اُنہوں نے نہایت ہوشمندی سے حکمرانی کی ناگاہ انکے والد علیل ہوئے اور چند ماہ کی علالت کے بعد راہی ملک بقا ہوئے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
کے جوار میں اُنکی تربت و آرامگاہ ابدی ہے۔

عہد مسند نشینی و فرمانفرمائی ریاست

۱۸۸۳ء میں یہ باضابطہ اپنے باپ کے جانشین ہوئے پنجاب جاطہ کی ریاستیں زیر نگرانی کمشنر دہلی اور انبالہ تھا
عہد میں تھیں اور بعد تک ہیں اُس زمانے میں کمشنر دہلی کرنل گرے نامی ایک نہایت دانشمند اور دور اندیش تھا
کی نظر انتخاب میں یہ اپنی وجاہت اور خوش تدبیری کی وجہ سے آگئے ان کے روابط اُس سے نہایت دوستانہ قائم ہو گئے اُس رابطہ کا اثر یہ ہوا کہ صاحب کمشنر نے
ریاست مالیرکوٹلہ کی سپرنٹنڈنٹی انکے لئے تجویز کر کے گورنمنٹ پنجاب سے اجازت کی جسے گورنمنٹ نے منظور کر لیا وہ ریاست انکی ریاست سے مالی حالت میں بہت
یادہ ہے اور ملحق حدود ضلع لدھیانہ پنجاب سے ہے۔

عہد ممبری لیجسلیٹو کونسل گورنمنٹ پنجاب

۱۸۸۹ء میں نواب صاحب اپنی مستعدی اور خوش تدبیری ممدوح سے منتخب ہو کر ممبر
لیجسلیٹو کونسل کے ہو گئے تھے جس سے گورنمنٹ کا اطمینان انکی وفاداری اور کارگزاری پر پورا
ہو گیا جو عہد انکی جوانی کا تھا اسمیں بھی اپنی دانشوری سے بڑے بڑے کہن سال اور عاقبت بینوں سے بازی لیجاتے رہے ۱۹۰۱ء تک یہ ممبر کونسل مذکور کے رہے
دوسری ذمہ داریوں کے باوجود اپنی ریاست کے کاروبار سے غافل نہ تھے۔

عہد سپرنٹنڈنٹی ریاست مالیرکوٹلہ

۱۸۹۳ء میں یہ بحیثیت سپرنٹنڈنٹ ریاست مالیرکوٹلہ ریاست موصوف میں تشریف لیگئے وہاں کے
فرمانروا کا نام ابراہیم علیخاں تھا جو دیوانگی کے عارضہ میں مبتلا تھے اور اسی وجہ سے ریاست کی حکمرانی
صاحب ضلع لدھیانہ کی تجویز پر اکثر اہلکاران سرکار انگریزی کے سپرد ہوتی رہی نواب صاحب مالیرکوٹلہ کے دو صغر سن صاحبزادے تھے بڑے صاحبزادے کا نام
میاں احمد علیخاں اور چھوٹے کا نام میاں جعفر علیخاں تھا چیف ایچیسن کالج لاہور میں یہ دونوں صاحبزادے بغرض حصول تعلیم بھیجدیے گئے انہوں نے اپنے عہد
نگرانی میں نواب کی تربیت و تعلیم میں خاص طور سے نگرانی کی جب وہ کالج کی چھٹیوں کے زمانے میں اپنے گھر آتے تھے تو اکثر اوقات اُنکو اپنے پاس رکھکر
شیب و فراز آئین ملکداری بتاتے اور سکھاتے تھے اُن کو بلند نظری حوصلہ مندی رعایا پروری کے سبق دے دیکر باوقار اور معاملہ فہم حاکم بنا دیا ریاست میں
ریاست کی نام آوری اور عزت افزائی کے لئے سعی و جہد تمام امپیریل سروس کی ایک معقول سائپرمائنرز کے پلٹن بنا دی اس سے پہلے پنجاب کی کسی ریاست کو
یہ اعزاز حاصل نہیں ہوئی تھی جسکی خدمات شائستگی چاینا میں اور گریٹ وار میں عمدہ ثابت ہوئیں اُس پلٹن کا کمینڈنگ آفیسر ہیں کے نواب جلال کا حقیقی بہنوئی ہے
وہاں کی رعایا کی خوشدلی انکے عہد نظامت کی دلخوش کن حکایت ہے نو سال وہاں سپرنٹنڈنٹ رہ کر اور نواب احمد علیخاں بہادر کو اُنکے والد کی وفات کے بعد ایک
لائق و فائق فرمانروا بنا کر اپنی ریاست میں بصد نیک نامی مراجعت کی اتنے دن ریاست لوہارو کا نظام انکے برادر سومی موسومی مرزا عزیز الدین احمد خاں بہادر کے
سپرد رہا جنہوں نے اپنی خوش عملی اور حسن کارگزاری میں خان بہادر کا خطاب گورنمنٹ سے حاصل کیا۔

عہد ممبری کونسل گورنر جنرل و ویسرائے ہند

۱۸۹۵ء میں جبکہ یہ ریاست مالیرکوٹلہ میں سپرنٹنڈنٹ تھے ان کی ہوشمندی نے اور
افزونی اقبال نے ان کو ممبری کونسل گورنر جنرل و ویسرائے ہند کے عہدے پر مامور کیا کونسل
کے زمانے میں ان کو نظام ریاست اپنے نائب کے سپرد کر کے کلکتہ اور شملہ جانا ہوتا تھا چودہری خوشی محمد صاحب ساکن پنجاب جو ایک بڑی قابل ہستی ہو جنہوں نے انکے
بچوں کو پڑھایا لکھایا بھی ہے عہد ممبری کونسل میں وہ انکے پرسنل اسسٹنٹ تھے جو انکے ساتھ کلکتہ اور شملہ آتے جاتے تھے چودہری صاحب موصوف آخر میں اپنے حسن
لیاقت سے گورنر ریاست کشمیر بھی ہو گئے تھے اسی عہد میں نواب صاحب موصوف کو سی آئی ای کا خطاب گورنمنٹ نے دیا۔

عہد حصول اونر خطاب نائٹ کے سی آئی ای

۱۸۹۷ء میں انکی حسن کارگزاری و دانشوری نے ان کو نائٹ کے سی آئی ای
کی اونر سے سرفراز کیا چھوٹی سی ریاست کے رئیس ہونے کی حالت میں ایسا باوقار
و مشہور عالم کر دیا کہ ان کی فراست کا اعتراف بڑی بڑی قابل ذاتوں کو کرنا پڑا۔

عہد رجعت بریاست لوہارو

[illegible] نواب صاحب بہادر نواب سعادت محمد خاں بہادر با اختیار رئیس اور نواب لیفٹیننٹ [illegible] ریاست ہوئے یہاں آنے پر بھی نواب صاحب نے اپنی ریاست کے نظام کی باگ پوری اپنے ہاتھ میں نہیں لی کچھ کام اپنے بھائی پیں رکھا اور کچھ اپنے ولیعہد مرزا اعزالدین احمد خاں اعظم مرزا کے سپرد کیا جو رفتہ رفتہ تمام و کمال ولیعہد بہادر کے ہاتھ میں آ گیا انکے بھائی عزیز مرزا بہادر ناظم ریاست عہد نظامت سے دست کش ہو گئے پس از حصول خطاب خان تھا لیکن نواب صاحب کے روابط حکام بالائے گورنمنٹ برطانیہ سے برابر جاری رہے ان روابط کے سبب سے ان کو اکثر دوسری ریاستوں کے رئیسوں کے معاملات میں مشیر بنائے رکھا اور انکے بہت سے کام انکی سعی و تدبیر سے نکلتے رہے۔

عہد اتواپ سلامی ذاتی نوضرب

سنہ ۱۹۰۳ء میں نواب صاحب کی اقبال مندی سے انکی ذات کو نو ضرب توپ سلامی کی اونر منجانب گورنمنٹ برطانیہ عطا ہوئی، نواب صاحب نے سنہ ۱۹۱۸ء میں ریاست پر اپنی سلامتی میں اپنی اس سلامی کو منتقل کرا دیا لیکن گورنمنٹ عالیہ نے نواب صاحب کے ذاتی اعزاز کو ازراہ قدردانی جب بھی ملحوظ رکھتے ہوئے انکی ذاتی سلامی کو برقرار رکھا۔

عہد خدمت بصرہ در زمانہ گریٹ وار یعنی عہد گورنری بصرہ

سنہ ۱۹۱۵ء میں منجانب گورنمنٹ نوابصاحب کو ایما ہوا کہ آپ بصرہ جائیں وہاں کی زبان فارسی اور عربی رکھتے ہیں آپ اُدھر کے انتظامات میں اپنی علمی اور عملی قابلیت وہاں کے حکام متعینہ کو مدد دیں چنانچہ نواب صاحب اپنے مختصر عملے کے ساتھ بصرہ تشریف لیگئے چھ ماہ تک وہاں مقیم رہے اور حسب منشاء گورنمنٹ باعزو وقار کام کرتے رہے وہاں کی آب و ہوا کا اثر نواب صاحب کی صحت پر ایسا برا ہوا کہ انہیں اس قلیل مدت میں بمشورہ ڈاکٹر واپس آنا پڑا۔ جب ہندوستان پہنچے ہیں تو نہایت کمزور ہو گئے تھے اور دمہ کا عارضہ اور درد معدہ کی شکایت تھی اگرچہ یہاں پہنچنے پر حکیم صاحب کے علاج سے تندرست ہو گئے تھے لیکن گاہ بگاہ ان دونوں عوارض کے دورے ہوتے رہتے تھے باوجود احتیاط و پرہیز کے۔

عہد ولیعہد سازی نواب مرزا اعزالدین احمد خاں بہادر مرحوم

سنہ ۱۹۲۰ء میں درخواست ولیعہد سازی کی گورنمنٹ عالیہ میں کر کے مرزا اعزازالدین اپنے فرزند مہین کو باضابطہ ولیعہد کرا دیا۔

عہد حوالہ کردن ریاست لوہارو بولیعہد منظوری گورنمنٹ عالیہ

سنہ ۱۹۲۰ء ہی میں یعنی ۲۰۔ اپریل کو نواب صاحب نے اپنے فرزند ولیعہد کے نظام ریاست کو بامعان نظر ملاحظہ فرماتے ہوئے باطمینان تمام گورنمنٹ عالیہ سے سفارش کر کے اپنا قائم مقام مع جزو کل اختیارات نواب مرزا اعزالدین احمد خاں بہادر کو مقرر کر دیا اور خود نظام حکمرانی ریاست سے سبکدوش ہوئے دوسرا سبب دست برداری انتظام ریاست یہ بھی ہو سکتا تھا کہ نواب صاحب کو اپنی ریاست کے قیام کی صورت میں وہ سوسائٹی میسر نہو سکتی تھی جسکے عادی اک خاصی مدت تک باہر رہنے سے ہو چکے تھے۔ گھر تو نواب صاحب نے لوہارو ہی میں رکھا لیکن بیشتر شملہ دہلی اور دوسرے مقامات پر آتے جاتے رہے۔

عہد روانگی بیت اللہ شریف برائے ادائے فرض حج

سنہ ۱۹۳۲ء میں بمشورہ برادر خورد صاحبزادہ مرزا ضمیرالدین احمد خاں بہادر و حاجی عبدالغفار صاحب مالک فرم حاجی علیجان مرحوم جانب بیت اللہ روانہ ہوئے ان کے ہمراہ انکی دو صاحبزادیاں بھی حج کو گئی تھیں وہاں مناسک حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ گئے اور زیارت روضہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے اور بخیر و عافیت مراجعت وطن ہیں کی مکہ معظمہ میں جلالت الملک سلطان ابن سعود سے ملاقاتیں کیں ایک قبضہ شمشیر ہندی جسے سفرہی کہتے ہیں جلالت الملک کو ہدیہ کی جسکا قبضہ درمیان نہایت پرتکلف تھا اُنکی ضیافت قبول کی اُنکے ساتھ کھانا نوش کیا۔ وہاں سے واپسی پر بوجہ کہولت سن و ملال اور بسبب الم مفارقت دائمی فرزند نواب مرزا اعزالدین احمد خاں بہادر مرحوم نواب صاحب کو ضعف بصر کا عارضہ ہو گیا اور دونوں آنکھیں خراب ہو گئیں نظر کی خرابی نے مجبور کر دیا اور اپریشن کے لئے ماہران معالجہ چشم نے رائے دی قرار یہ پایا کہ اوپریشن بمبئی کا ڈاکٹر کرے جو مشہور دیار و امصار ہے نوابصاحب نے عزم مصمم اپریشن کا فرما لیا۔

عہد ممبری کونسل اوف سٹیٹ

سنہ ۱۹۲۴ء میں ان کا انتخاب ممبری کونسل اوف سٹیٹ کے لئے ہوا اس دور میں سنہ ۱۹۲۵ء میں نواب صاحب نے سفر انگلستان کیا وہاں اُن بڑے بڑے لوگوں کے مدعو ہوتے رہے جو ہندوستان میں مختلف عہدوں پر حکام بالا رہے۔ ولایت لندن میں یہ مہمان جج محمد رفیق کے رہے اکثر شاہی فنکشنز میں شریک ہوتے رہے شاہنشاہ جارج پنجم کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا بکنگ ہام پیلس میں اس سفر میں انکے ہمراہ ایک ان کا مزاج شناس طبیب تھا اور ایک دو خدمتگار خاص۔

عہد معالجہ چشم در بمبئی

سنہ ۱۹۳۲ء میں نواب صاحب بہ نیت اوپریشن و معالجہ چشم عازم بمبئی ہوئے پہلے یہ اپنے پوتے داماد نصر جنگ

نواب صاحب بہادر سوہین کے پاس اپنی دار الحکومت میں گئے انکو ہمراہ لے کر دہلی پہونچے ان پاس ڈاکٹر ... سے

تن دہی سے اپریشن کیا فضل الٰہی سے انکی آنکھ اچھی ہوگئی چند ہفتہ بعد نواب صاحب اس لائق ہوگئے کہ عینک لگاکر لکھنے پڑھنے لگے ازاں بعد لوہارو تشریف لے آئے۔ اسی سن میں بضرورت خاص نواب صاحب پھر سوہین اپنے پوت داماد کے پاس گئے۔

سلسلہ مرض الموت چند ہی دن کے قیام کے بعد یعنی آخر ماہ نومبر میں مرض الموت معمولی تپ سے شروع ہوا اسی تپ نے شدت پیدا کی، ساتھ ہی پیشاب کی شکایت ہوئی پالیسی ظالم شکایت تھی کہ نواب صاحب کی حالت زبوں ہوگئی بمشورہ نامی ڈاکٹران آپریشن مستورں کا ہوا نواب صاحب بہادر سوہین نے نہایت عمدہ طور پر تیمار داری کی نواب صاحب کو دوری اعزا و اقارب کا الم نہ ہونے دیا جسکو نواب صاحب نے یاد کیا اُسے باصرار بلایا نہ صرف زر میں کوئی دریغ کی نہ خدمت میں نواب صاحب مرحوم کی صاحبزادیاں اور صاحبزادے بلکہ نواب صاحب بہادر لوہارو تک وہاں پہونچے لیکن نواب صاحب کی حالت مرض زبوں سے زبوں تر ہوتی گئی بمشورہ تمام اعزا اعیان باصرار خود نواب صاحب نواب صاحب کو ماہ دسمبر کے اولین ہفتہ میں باحتیاط تمام معہ معالج ڈاکٹر کے دہلی لایا گیا راج پور روڈ پر دہلی میں ایک خوش آب و ہوا مقام کی کوٹھی میں قیام کیا۔ یہاں کا سول سرجن اور وہ ڈاکٹر معالج بمبئی سے ساتھ آیا تھا مصروف علاج رہے افسوس ہے کہ موت کا وقت نہ ٹلا۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۶ء روز سہ شنبہ بارہ بجکر پینتیس منٹ آئے تھے کہ وہ ہستی جہاں واقارب سے دائمی مفارقت کرگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نواب صاحب تادم مرگ بدحواس نہیں ہوئے اشتداد مرض بات نہیں کرنے دیتا تھا لیکن اشارہ ثابت کردیتے تھے کہ وہ ہر ایک کی آواز کو پہچان لیتے تھے اور مدعا سمجھتے تھے ضابطہ ایسے تھے کہ منہ سے آہ کبھی نہیں نکلی، حالانکہ آپریشن متواتر بغیر کلوروفارم ہوئے اور دو وقت ڈریسنگ ہوتا تھا، اشتداد تکلیف اور زیادتی ضعف سے ان کا جسم دیر تک کانپتا تھا ڈریس ہونیکو وقت پر + شبکو نو بجے میت بذریعہ موٹر لوہارو روانہ ہوئی میت کے ہمراہ چار لاریاں اور دو تین موٹر تھے پچاس ساٹھ آدمی خاندانی زن و مرد وملازم نہیں ساتھ گئے تھے ایک بجے کے قریب بھوانی پہونچی اور چند لمحہ کے بعد لوہارو روانہ ہوئی صبح ہوتے ہی میت معہ ہمراہیان لوہارو پہونچگئی تمام رعایائے لوہارو نے استقبال میت کیا نماز میت اب انتظار اُن دیہات کے لوگوں کا ہوا جو دو دو چار چار میل کے فاصلہ پر آباد تھے یہ تعداد بھی لوگوں کی پانچ چھ سو سے کم نہ تھی جب وہ لوگ آگئے تو ظہر بروز چہارشنبہ خاندانی قبرستان میں میت فوجی جلوس و اعزاز کیساتھ پہنچی ا اتواپ ماتمی سلامی کے ساتھ سوا تین بجے سپرد زمین کی گئی، نواب بہادر اور دیگر خاندانی لوگ مصروف گریہ وزاری دیر تک رہے ہندو اور مسلمان رعایا نواب صاحب کی وفات حسرت آیات پر اشک ریز تھے وہ ذات ایسی پُر صفات تھی کہ اسکی مفارقت کا صدمہ جس قدر جس اہل تعلق کو ہو بے جا نہیں نواب صاحب کا مدفن قلعہ لوہارو کے دروازہ سے قریب ایک سے ہے روز وفات نواب صاحب کا سہ شنبہ تھا اور روز دفن چہارشنبہ روز فاتحہ سویم پنجشنبہ۔ خاندان لوہارو کا ایک روشن چراغ ۷۰ سال تک شمسی ضیا پاشی کرکے گل ہوگیا۔ نواب صاحب کے خصوص کی تفصیل تو مشکل ہے تاہم میں چند باتیں جو درج ذیل کرنا چاہتا ہوں اُسکے مطالعہ اگر انسان سبق لے تو انسان بن جانیکا مستحق ہوسکتا ہے۔

احوال مزاج ارباب اخلاص سے مودت قلبی اغیار سے التفات حاجت مند کی مدد درم سے قلم سے دام سے مخالف کو اپنی موافقت سے میں رکھنا مفلس سے سلوک کرنا رعیت کی پرورش۔ بڑوں کی عزت کرنا، چھوٹوں سے محبت کرنا۔ دوستوں کے شریک حال رہنا

روش منش خادم کی معمولی خطا پر چشم پوشی، خطائے فاش پر تنبیہ بالی جس میں کلمۂ فحش کا دخل نہیں نافرمانی پر چشم نمائی قانونی جرم پر تعزیر

ذوق ذاتی اہل علم سے رغبت وصحبت رکھنی اہل کمال کی عزت و منزلت کا پاس رکھنا اہل فن کی قدر اہل تصنیف سے التفات انکا دا

باخبری فرصت کے اوقات میں جو انکو بہت ہی کم نصیب ہوتی تھی اخبار کا مطالعہ کرلیا کرتے تھے لیکن کوئی بات ولایت ہائے غیر تک مخفی نہ رہتی تھی جہاں جس ملک ومقام کا تذکرہ آتا تھا یہ وہاں کی بیخ و بن کا حال بیان کردیتے تھے اپنا ملک تو اپنا گھر تھا اُنکے علم سے کیوں خارج ہوتی۔

مذہب مقلد ائمہ اربع کے تھے حنفی المذہب تھے کسی ہیرج و ناسازی طبیع سے ترک صوم ہوتا ہوگا، نماز میں اکثر و بیشتر خضوع سے واسطہ پڑتا تھا مزارات بزرگان دین کا احترام کرتے تھے۔

حسن عمل کھیل تماشے سو رغبت نہ تھی کہیں دوستوں کیساتھ پھنس گئے تو اظہار نفرت نہیں کیا کسی مذہب اور ملت پر ایراد نہیں کیا میں خلل نہ آنے دیا کسی خوبی پر فخر نہیں کیا کسی کے عیب پر طعن وتشنیع نہیں کی۔

صفت ایثار سائل کو محروم نہ رکھا اہل حاجت کے تقاضے سے بدل نہیں ہوئے قلیل المعاش سے سلوک کیا مصیبت زدہ کی حمایت کی۔

وضع اپنا خاندانی لباس ترک نہیں کیا جدید تراش خراش اپنے لئے موزوں نہ تصور کی، اسی لباس میں عمر گذاردی جو دادا اور باپ کا تھا۔

رغبت جانب معالجہ اپنے والد کی طرح طب یونانی کی جانب ان کا اعتقاد مادی امراض کے لئے بالخصوص تھا ہمیشہ ایک مستعد طبیب ریاست میں ملازم رہتا تھا اور ہے۔ علاوہ ڈاکٹر اور شفاخانہ انگریزی کے اپنی معمولی شکایت کا علاج اسکی رائے پر کرتے تھے اور اشتداد مرض کی صورت میں مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب سے رجوع کرتے تھے جو اُنکے رفیق خاص تھے اور فرط احتیاط سے برادرانہ تعلق باہم ہوگیا تھا ہمدیگر ایک کا ایک قدر شناس تھا دوا کی صورت اور ذائقہ دوا کی تمیز ان کو حکیمانہ تھی اعتماد ان کو دہلی میں اگر تھا تو صرف دو دواخانوں کا تھا ایک بوجہ نام و نگرانی حکیم صاحب موصوف ہندوستانی دواخانہ کا دوسرا بسبب نیک عملی اور حسن نظام دواخانہ ہمدرد کا حکیم صاحب کی وفات کے بعد انکی پسندیدہ دوا مفرد و مرکب دواخانہ ہمدرد ہی کی ہوتی تھی نیز اُنکے برادر خورد صاحبزادہ مرزا ضمیر الدین احمد خاں بہادر کی عنایت و اعتماد نے اُنکو زیادہ پاسدار دواخانہ ہمدرد ہی کا کردیا تھا، ان کو طب یونانی سے خاص تعلق اس وجہ سے تھا کہ اُنکے والد کے عہد میں خاندان حکیم بقاءاللہ کا ایک مستعد اور قابل رکن جوان عمر طبیب حکیم غیاث الدین خاں نام ریاست لوہارو میں ملازم تھا اس سے اکثر مسائل طب میں گفتگو ہوتی رہتی تھی فن طب یونانی کے لطائف اور کنہات و نزاکت پر نواب صاحب کو اچھا خاصہ عبور ہوگیا تھا، معمولی اور غیر معمولی قابلیت کسی طبیب یونانی کی ان پر چند منٹ کی گفتگو میں منکشف ہوجاتی تھی۔

نواب صاحب مرحوم کی اولاد نواب امین الدین احمد خاں ثانی شہریار میرزا بہادر اُنکے پوتے صاحب علم و فراست جوان عمر اُنکے جانشین ہیں جو نواب اعزالدین احمد خاں اعظم مرزا بہادر کے فرزند مہیں ہیں جنکو اُنہوں نے اپنی حیات میں ریاست سپرد کردی تھی یہ اپنے والد کی وفات کے بعد ریاست لوہارو کے مالک ہوئے اُنکے تین بھائی ان سے عمر میں کم ہیں اور سب حسین اور دیدار و جوان ہیں اور تین بہنیں ہیں۔ نواب صاحب مرحوم کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں بیاہتا بیوی سے ہیں۔ ایک زوجہ ثانیہ منکوحہ بیوی سے ہے۔ دو صاحبزادیاں ایک صاحبزادہ تیسری منکوحہ محل سے ہیں دو صاحبزادے چوتھے محل سے ہیں۔

ابو المعظم سراج الدین احمد خاں سائل

نوٹ منجانب اڈیٹر نواب صاحب مرحوم کی تصویر جو زینت افزائے صفحات رسالہ ہذا ہے اسکے ملاحظہ سے ہر قیافہ شناس قیاس کرسکتا ہے کہ یہ جسکی شبیہ ہے وہ کس درجہ باقبال مدبر سنجیدہ منش ہستی ہوگی، اسکے نیچے تین شعر کا قطع تاریخ وفات نواب صاحب کا جو درج ہے وہ نتیجہ فکر سلیم اُنکے برادر عمزاد نواب مرزا سراج احمد خاں سائل کا ہے جنکی ادبی قابلیت پر دہلی کو ناز ش ہے یہ میرے والد مرحوم کے دوست ہیں اور مجھپر التفات بزرگانہ مبذول رکھتے ہیں۔ مضمون مندرجہ بالا میرے اصرار پر حضرت سائل مدظلہ نے لکھکر عنایت کیا ہے، ہمپر اس رسالہ میں اس مضمون کا درج کرنا دو وجہ سے لازم و واجب تھا ایک تو وہ ہستی مایۂ ناز اہل اسلام تھی اپنے محاسن عامہ کے اعتبار سے دوسرے انکی عنایتیں ہمکو ممنون فرماتی رہتی تھیں اپنی قدر دانی کی صفت خاص کی وجہ سے اللہ انکو غریق بحر رحمت فرمائے اور اس الم کو ہمارے اہل وطن کے دلوں سے عموماً اور ہمارے دل سے خصوصاً دور فرمانیکے لئے اُنکے جانشین نواب حال طال اللہ تعالیٰ عمرہٗ واقبالہٗ کو اُنکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور اسکے ہم متوقع اس فارسی کی مثل کی بنا پر ہیں ؎ ز شیراں چہ زاید مگر نرہ شیر۔

قطعہ تاریخ وفات جو لوح مزار پر نواب صاحب مرحوم کے کندہ کیا جائیگا

امیرے کز امارت بہرہ ور بود — مزار پاک آں فرخ سرشت است
بحکم شہریار نامدار ایں — سنین ہجریہ سائل نوشت است
ز منقوطہ شمار مادہ کرد — مقام جاوداں قصر بہشت است

۵۵ ھ ۱۳

ضبطِ تولید اور اصلاحُ النسل

BIRTH, CONTROL, AND EUGENICS

گذشتہ سے پیوستہ

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی لاہور

ضبط تولید عورت کے نقطۂ نظر سے

عورت کے حقوق کو تمدن اور مذہب نے نہایت بری طرح سے پامال کیا ہے، اور مرد نے ہمیشہ عورت کیساتھ اس قسم کا سلوک روا رکھا ہے گویا وہ کسی احساس کی حامل ہی نہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا عورت کا عورت ہونا ہی اس کا سب سے بڑا گناہ ہے، چنانچہ کبھی تو اُسے چھوٹی عمر ہی میں بیاہ شادی کی زنجیروں میں جکڑ کر اس پر ناقابل برداشت بوجھ ڈالدیا جاتا ہے جس سے اس کا نشو و نما رک کر وہ بہت سے امراض کا نشانہ بنجاتی ہے اور کبھی اسے عین جوانی اور شباب میں کسی بوڑھے کھوسٹ کیساتھ ازدواجی زندگی کے لئے مجبور کر دیا جاتا ہے جس سے اُسکی اُمنگوں کا خون ہو جاتا ہے۔

حمل اور وضع حمل کی تمامتر صعوبت بھی عورت کی جان تک محدود ہے جسکی تکالیف اور ردِ عمل کا صحیح اندازہ بھی مرد نے کبھی نہیں کیا، ہمارے ملک کی عورت نہ صرف حمل وضع حمل اور رضاعت ہی کی تکالیف کو برداشت کرتی ہے بلکہ وہ اپنے گھر کے کام کاج میں بھی اس بری طرح سے مصروف رہتی ہے جسکا خیال بھی انسان کو لرزہ براندام کر دیتا ہے، مثلاً کبھی وہ خاکروبی کرتی ہے تو کبھی باورچن ہے، کبھی دھوبن کا کام کرتی ہے تو کبھی ہیزم کش ہے، وقس علیٰ ہذا۔

الغرض ہمارے ملک میں عورتوں کی زندگی ہر قسم کی مشقت کا مجموعہ ہے اُس پر کم علمی و جہالت نے یہ رنگ چڑھایا ہے کہ وہ اپنے بچے کو دو دو تین تین سال تک متواتر دودھ پلاتی رہتی ہے اور اپنے آپ کو کسی چیز کا حقدار نہیں سمجھتی۔ اس کا بدمذاق خاوند اس پر ہر قسم کا جا و بیجا دباؤ ڈالتا ہے اور اُسے اپنی ادنیٰ کنیز اور خدمتگار سمجھتا ہے، اور اگر بدقسمتی سے مرد بدمزاج ہو تو وہ بیدردی سے اپنی منکوحہ کو بہت سے جسمانی، ذہنی اور قلبی آلام میں بھی مبتلا رکھتا ہے۔

اس تمام ناانصافی کا نتیجہ یہ ہے کہ حیا پرور اور عفت مآب عورت کی صحت خراب ہو کر وہ جلد بوڑھی جاتی ہے اور معمولی امراض کے مقابلہ کی بھی تاب نہیں لاسکتی، اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور وہ معمولی معمولی اور بے حقیقت باتوں پر لڑتی جھگڑتی ہے کم فرصتی کیوجہ سے بچوں کی تربیت بھی خاطر خواہ نہیں کر سکتی، خود زرد رُو اور بیمار نظر آتی ہے، اور جو بچے وہ جنتی ہے وہ بھی کمزور نحیف اور روگی ہوتے ہیں غرض یہ وہ اسباب ہیں جس سے گھر کا آرام مفقود ہو جاتا ہے اور اولاد کی تربیت اور صحت ناقص رہ جاتی ہے۔

کمسنی کی شادی ایک عجوبہ پسندی سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی تھی جس کا انسداد شاردا ایکٹ نے کسی حد تک کر دیا لیکن بے جوڑ شادیاں آج بھی ملک میں عام ہیں۔ یہ رشتے عموماً مال و دولت جاہ و حشمت کے لالچ سے کئے جاتے ہیں اور جوان عورتیں خود پرست بوڑھے کھوسٹوں کے ساتھ بیاہ دی جاتی ہیں، چنانچہ اس مذموم اور قبیح رسم سے ملک میں بیوگان کی تعداد روز بروز ترقی کر رہی ہے اور عورتیں امراض صدر، دق، سل، دمہ اور امراض رحم کا شکار ہو رہی ہیں۔

پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ مرد کا حق ہے کہ وہ عورت سے جس طرح چاہے سلوک کرے اور زیادہ سے زیادہ اولاد کا متمنی ہو لیکن اب یہ خیال بدل گیا ہے اور عورت کا یہ حق تسلیم کیا گیا ہے کہ وہ اپنا دل پسند زوج انتخاب کرے اور وضع حمل کے بعد اس قدر آرام کیلئے مصر ہو جس سے کہ وہ اپنی پہلی کمزوری و نقاہت کا ازالہ کر سکے اور کسی ناعاقبت اندیش اور غیر ذمہ دار مرد کو حق حاصل نہیں کہ وہ عورت کی زندگی کو بار بار حمل کے خطرات میں ڈالتا رہے یا اسکی صحت اور زندگی کو ناقابل برداشت بنادے، چنانچہ جب تک عورت خود حاملہ ہونیکی

[illegible] صورت میں تدابیر مانع حمل کو اختیار کرنے میں حق بجانب سمجھی جاتی ہے۔

[illegible] علاوہ بعض امراض ایسے ہیں جنمیں اگر کوئی بدنصیب عورت مبتلا ہو جائے تو اس کا حاملہ ہونا موت کے مترادف ہوتا ہے چنانچہ ایسی بیمار [illegible] مسلہ حق ہے کہ وہ اپنی جان کو بچانے کیلئے ایسی مناسب تدابیر پر عمل پیرا ہو، جو مانع حمل ہیں۔ مثلاً :۔

امراض قلب :۔ اس حالت میں حمل یا وضع حمل کی تکلیف سے حرکت قلب بند ہونیکا خوف ہوتا ہے۔

امراض کلیہ وحوض الکلیہ :۔ حمل کی حالت میں بعض اوقات گردہ کا امراض شدید صورت اختیار کر لیتے ہیں اور تسمم بول سے مریضہ مر جاتی ہے۔

سل ودق :۔ اگرچہ مسلول ومدقوق مریضہ کے حاملہ ہو جانیسے مرض کی ترقی عارضی طور پر رک جاتی ہے لیکن وضع حمل کے بعد مرض کا حملہ ایسی شدید صورت اختیار کر لیتا ہے جس سے مریضہ جانبر نہیں ہو سکتی۔

صرع :۔ یہ مرض اول تو بچوں میں منتقل ہو جاتا ہے اور بچے پاگل اور دیوانے پیدا ہوتے ہیں، دوسرے کبھی اس مرض کا دورہ وضع حمل کے وقت ایسا شدید ہوتا ہے کہ مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں حمل کی وجہ سے بھی صرع کے دورے جلد جلد اور پے در پے پڑنے لگتے ہیں، اور مریضہ کی جان بچانے کے لئے حمل کو ساقط کرنا پڑتا ہے۔

دیوانگی :۔ حمل کی حالت میں یا وضع حمل کے بعد ایسی مریض عورتوں کو شدید جنون عارض ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کبھی تو وہ اپنے بچے کو مار ڈالتی ہے اور کبھی خودکشی کر لیتی ہے۔

جوف عانہ (پلوس) کی تنگی یا بد وضعی :۔ جن عورتوں کا جوف عانہ بے ڈول یا بد وضع ہو ان کا بھی حاملہ ہونا نہایت خطرناک ہوتا ہے، اور اکثر ایسی عورتیں وضع حمل کے وقت تلف ہو جاتی ہیں۔

چنانچہ مندرجہ بالا تمام حالات میں ضروری ہے کہ عورت ضبط تولید کی تدابیر پر عمل پیرا رہے۔

[illegible]ط تولید کے نقصانات

اگر ایک تندرست جوان اور مستعد عورت محض شہوت رانی کے خیال سے یا حمل اور وضع حمل کی تکالیف سے بچنے کے لئے تدابیر ضبط تولید پر کاربند ہو تو وہ یقیناً منشائے قدرت کے خلاف کام کرتی ہے اور اس کے لئے تیار رہنا چاہیئے چنانچہ ایسی عورتیں عموماً صنف نازک کے اکثر اوصاف کھو بیٹھتی ہیں، انکی آواز کرخت اور بھاری، جسم موٹا اور بھدا ہو جاتا ہے [illegible] میں عورتوں جیسی سلاحت ونزاکت باقی نہیں رہتی، بدن پر بالوں کی کثرت ہو جاتی ہے، پستان سکڑ کر غیر نمایاں ہو جاتے ہیں رحم بڑھ جاتا ہے، اور بعض [illegible] محل وقوع سے ہٹ جاتا ہے، اختناق الرحم کے دورے پڑنے لگتے ہیں، ضعف اعصاب اور نتو الرحم عارض ہو جاتا ہے اور ایسی عورتیں اکثر عقر وعقم سلعات رحم کا شکار ہو جاتی ہیں۔ پس یاد رہے کہ انسان نے جب کبھی کبھی قدرت کے قوانین پر اضافہ کرنیکی کوشش کی ہے وہ اس بارے میں ہمیشہ خسارہ میں رہا ہے [illegible] ڈرولوان ہے چند صاحب لکھتے ہیں۔

"جن عورتوں کو ضبط تولید کے مصنوعی طریقے استعمال کرنے اور حمل کو روکنے کی عادت پڑ جاتی ہے، انکو مختلف امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ انکے پستان سکڑ جاتے ہیں اور نہائی حالتوں میں تقریباً غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ انکی مخصوص نسوانی علامات کم ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور انکے چہرے اور دیگر مقامات پر بال بھی اگنے شروع ہو جاتے ہیں، اعضاء بجائے سڈول اور خوبصورت ہونیکے بیڈول اور دُبلے ہو جاتے ہیں عصاب پر بھی بہت برا اثر پڑتا ہے یعنی عصبی کمزوری اور اختناق الرحم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے، رحم بڑھ کر اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے اور بسا اوقات مختلف امراض کا مرکز بن جاتا ہے ایسے رحم رکھنے والی مستورات ہمیشہ غضبناک اور مضطرب الحال رہتی ہیں، نیز انکو سوء ہضم کا روگ بھی لگ جاتا ہے۔

تاریخ وتجربہ شاہد ہے کہ جب کبھی انسان نے ترقی وارتقائے خیال سے قوانین قدرت سے انحراف کیا ہے تو اسکا نتیجہ خود انسان کی بربادی کی صورت میں نکلا ہے"۔

[illegible] علاوہ عورت اور مرد کی محبت کو استوار اور انکے تعلقات کو خوشگوار رکھنے کا ایک ذریعہ اولاد بھی ہے، چنانچہ صاحب اولاد عورت کی جو عزت اپنے گھر میں [illegible] بے اولاد اور آوارہ عورت کا کوئی حصہ نہیں۔ اسلئے قرآن کریم نے بھی عورتوں کی نسبت فرمایا۔ محصنین غیر مسافحین۔ [illegible] کہ شہوت رانی کا سامان مرد زن شوی کا تعلق حصول اولاد کے لئے قائم کیا جاتا ہے اسی لئے تمام مذاہب کی مقدس [illegible]

میں حصولِ اولاد کے لئے قربِ الٰہی کے حضور دعا کرنے کی تعلیم موجود ہے لیکن کہیں مذکور نہیں کہ کسی اللہ کے بندے نے یہ بھی دعا کی ہو کہ مولائے کریم مجھے اولاد نہیں چاہیئے ، تو مجھے اولاد سے محفوظ رکھ ۔ گویا اولاد کی خواہش فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے ۔

قرآن کریم میں آیا ہے کہ :- اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ ۔ یعنی مال اور بیٹے دُنیا کی زندگی کی رونق اور باقی رہنے والی نیکیاں ہیں ۔ پھر دوسری آیت میں فرمایا ۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط

جاننا چاہیئے کہ دُنیا کی زندگی اور کچھ نہیں سوائے کھیل اور تماشا کے اور بناؤ سنگار اور ایک دوسرے پر بڑائی جتانا اور ایک دوسرے سے زیادہ مال و اولاد کی خواہش کرنا ۔

غرض مال اور اولاد کی کثرت ضرور ایک قابل فخر شے ہے جسکی خواہش ہر قلب میں موجزن نظر آتی ہے ، چنانچہ جو عورتیں ضرورت حقہ کے بغیر ضبط تولید کا ارتکاب کرتی ہیں وہ یقیناً گناہ کبیرہ کرتی ہیں اور حقیقت میں ایسی عورتیں شادی کی غرض و غایت کیساتھ ٹھٹھا کرتی ہیں ۔ ڈاکٹر دیوان ج چند صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں ۔

" ہندوؤں میں یہ رسم ہے کہ شادی کے موقع پر دولہا دُلہن اس امر کی دعا مانگتے ہیں کہ اُنکی شادی کا ثمرہ اولاد ہو لیکن اگر شادی کے بعد وہ ضبط تولید کے مصنوعی طریقے اختیار کرلیں گے تو ان کا وہ دعا مانگنے کا فعل ایک مضحکہ خیز حرکت کے مرادف سمجھا جائیگا ۔

ہندوستان اور ضبط تولید

خوش قسمتی سے ہندوستانی عورت کے دلمیں اولاد کی خواہش ضبط تولید کی نسبت بہت زیادہ ہے اور میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر بھی کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان کو ازالۂ عقر و عقم کی ضرورت بہ نسبت ضبط تولید کے بہت زیادہ ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ جس عورت کے ہاں اولاد نہیں ہوتی اس کا خاوند بقائے نسل کے لئے فوراً دوسری شادی کرنیکے لئے تیار ہو جاتا ہے اور بانجھ عورتیں عموماً خاوند کی بے التفاتی کا شکار ہو جاتی ہیں ۔ چنانچہ لیڈی ڈاکٹر ٹامسن صاحبہ فرماتی ہیں :-

" اس ملک (ہندوستان) میں ضبط تولید کے مصنوعی طریقے اولاد روکنے اور بانجھ پن پیدا کرنیکے لئے اس قدر استعمال نہیں کئے جاتے ، مجھے یہاں ایسی شادی شدہ عورتوں کا حال معلوم ہے جو ماں بننے کے لئے ہر ممکن کارروائی اور قربانی کرتیں بلکہ جان تک جوکھوں میں ڈال دیتی ہیں ۔ ہندوستان میں عورتیں اکثر اس خوف میں رہتی ہیں کہ کہیں اولاد کی خاطر خاوند کسی دوسری عورت سے شادی نہ کرلے "۔

لیکن اسکے یہ معنی ہرگز نہیں کہ جہاں خطرات موجود ہوں وہاں پر بھی ضبط تولید کی تدابیر سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے ۔

ضبطِ تولید کی علمی اور سائنٹفک تدابیر

ضبط تولید کی تمام تدابیر کا ماحصل یہ ہے کہ مرد کے حیوانات منویہ Spermatozoon, کو عورت کے بیضۃ النساء Ovum کیساتھ ملاقی نہ ہونے دیا جائے ، کیونکہ حیوانِ منی اور اوادم کے اتصال کا نام ہی حمل ہے اور اس غرض کو پورا کرنیکی کوشش چھ مختلف طریقوں سے کیجاتی ہے ۔

(۱) مادہ منویہ عورت کی اندام نہانی میں داخل نہ ہو ، مثلاً رفالہ کا استعمال یا عزل ۔

(۲) حیوانات منویہ کو رحم میں داخل ہونے سے پہلے ہلاک کر دیا جائے مثلاً مزیلہ اقراص کا استعمال یا مانع حمل جیلیز وغیرہ ۔

(۳) عورت اپنے بدنی حرکات سے مادہ منویہ کو اندام نہانی سے خارج کرے ۔ مثلاً چھینکنا ، اُچھلنا ، عضلات شکم کو زور سے ہلانا وغیرہ ۔

(۴) جماع محفوظ زمانہ میں کیا جائے جب کہ عورت قبولیت حمل کی استعداد بہت کم رکھتی ہے ۔

(۵) فم رحم کو جماع سے قبل بند کر دیا جائے مثلاً حلقی پیس ، یا پیسری کا استعمال وغیرہ ۔

(۶) اسقاط حمل

چنانچہ ضبط تولید کی علمی تدابیر بھی چھ اقسام میں منقسم ہیں جن کا مختصر ذکر مع انکی علمی [illegible] تفصیل کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

تدابیر ضبطِ تولید کا نقشہ

(۱) تیاتی تدابیر BIOLOG	(۲) عملیاتی تدابیر PHYSIOLOGICAL	(۳) دوائی تدابیر CHEMICAL	(۴) میکانی تدابیر MECHANICAL	(۵) جراحی تدابیر SURGICAL	(۶) مجرمانہ تدابیر ILLEGAL
ی تدابیر	۱. عزل	۱. غسول مہبلی	۱. رفالے	۱. تعقیم	۱. اسقاط حمل
ی افرازیات کا ضبط	۲. ہیئت جماع	۲. سپوزیٹریز	۲. عنق پوش	۲. اختہ کرنا	۲. بچہ کشی
ی تصرفات	۳. عورت کی بدنی حرکات	۳. جیلیز اور مراہم	۳. فرزجے اور اسفنج	۳. ٹانکا لگانا	
یتین اور	۴. زمانۂ محفوظ .	۴. مزید افتراص	۴. اندرون رحمی آلات	۴. حمل گرانا .	
ین الرحم کو	۵. رضاعت .	۵. خوردنی ادویہ			
۱ .	۶. ضبطِ نفس				

اب میں ان تدابیر کی فرداً فرداً کیفیت اجمالاً بیان کروں گا .

حیاتیاتی تدابیر

، مصلی طریق Serological

اس تدبیر میں مرد کی منی بذریعہ جلدی پچکاری عورت کے بدن میں داخل کردی جاتی ہے . اس سے عورت کے خون میں ایک قسم کا زہر پیدا
ا ہے جسے اصطلاح میں Spermotoxin کہتے ہیں ، یہ زہر اس مرد کے حوینہ منی پر حملہ کرکے اسے ہلاک کردیتا ہو . اور عورت حمل کو قبول
کرتی ، پھر کچھ مدت کے بعد اس تلقیح کا اثر زائل ہو جاتا ہے .

، غدی افرازات کا ضبط Harmonic Control

غدد بدن کے بعض افرازات حمل اور استقرار حمل کے ممد و معاون ہیں . اگر انکے توازن کو کم و بیش کردیا جائے تو استقرار حمل کی استعداد بھی کم و بیش
تی ہے . ان افرازات میں اوسٹرین Oesterin لیوٹین Lutein اور پرودی رون
طور پر قابل ذکر ہیں .
اسیہ انکے علاوہ کارپس لیوٹیئم ———— فولی کولین ———— انسولین ————
وٹرین ———— کے افرازات کا بھی استقرار حمل میں بڑا دخل ہے .

، غذائی تصرفات Dietetic Control

ہماری غذاؤں میں حیاتین ای ایک ایسی شے ہے جو مانع عقر و عقم ہے چنانچہ اگر غذا سے ایسی حیاتین کو نکال دیا جائے یا ضائع کردیا جائے
عورت عقیم ہو جاتے ہیں . یہ حیاتین بعض پھلوں اور چھلکے دالوں اور اناجوں میں بکثرت موجود ہیں .

، خصیتین اور خصیۃ الرحم کو سینکنا . Irradiation of Testes and overies

اس تدبیر میں قبل جماع مرد کے خصیوں کو گرم کرنا یا برقی رو سے سینکنا اور عورت کے خصیۃ الرحم پر ایکس رے شعاعوں کا ڈالنا شامل ہیں ان
سے وقتی طور پر مرد اور عورت عقیم ہو جاتے ہیں اور مرد کے حیوانات منویہ اور عورت کے بیضہ میں استقرار حمل کی استعداد باقی نہیں رہتی .

نوٹ :- مذکورہ بالا تمام تدابیر ہنوز زیر تجربہ ہیں اور انکے مفید یا غیر مفید ہونے کے متعلق
اظہار خیال پیش از وقت ہے .

عملیاتی تدابیر

(۱) عزل یا جماع غیر انزالی :- Coitus Interuruptus

اس تدبیر کی تین صورتیں ہیں ۔

اوّل یہ کہ مرد عورت سے جماع کرے لیکن جب منزل ہونے لگے تو وہ اپنے عضو کو مہبل سے نکال لے اور مہبل سے باہر منزل ہو ، اسے اصطلاح میں Karezza ———————— کہتے ہیں ۔

دوئم یہ کہ مرد حرکات جماع میں نرمی اور تاخیر سے کام لے تاکہ وہ فعل جماع کو دیر تک جاری رکھ سکے اور جب انزال محسوس ہونے لگے تو حالتِ دخول میں اس قدر توقف کرے کہ شہوت فرو ہو جائے اسے اصطلاح میں Zugassent یا Coitus Reservatus کہتے ہیں ۔

سوم یہ کہ جماع کرنے سے جب مرد انزال کے قریب ہو تو وہ اپنی احلیل کو ہاتھ کی انگلی یا پاؤں کی ایڑی سے اس طرح دبائے کہ منی بجائے باہر نکلنے کے واپس مثانہ کی طرف چلی جائے اسے اصطلاح میں Coitus Saxonus کہتے ہیں ۔

ضبط تولید کی یہ تمام تدابیر غیر یقینی اور غیر معتبر ہیں ۔ علاوہ ازیں ان پر عمل کرنے سے مرد اور عورت ہر دو کو سخت نقصان پہونچتا ہے ، مرد کو ضعف باہ ، نامردی ، اور ورم غدہ قدامیہ عارض ہو جاتا ہے اور عورت کو ہسٹیریا جنون اور صرع کے دورے پڑنے لگتے ہیں ۔ اور وہ فعل جماع سے بھی متنفر ہو جاتی ہے ۔

ماہرین کا خیال ہے کہ فعل جماع سے عورت کے رحم میں مادہ منویہ کی بھوک پیدا ہوتی ہے ، اور فم رحم مادہ منویہ کی تلاش کھل جاتا ہے اور منی کا کچھ حصہ اندام نہانی کی غشاء مخاطی سے جذب ہو کر عورت کی صحت پر بھی خوشگوار اثر پیدا کرتا ہے ۔ لیکن تدبیر عزل سے عورت ان تمام فوائد سے محروم رہتی ہے ۔ اور اسکا دماغ اور اعصاب اسکے بداثرات سے بُری طرح منفعل ہوتے ہیں ، ملاحظہ ہو ماہرین کی رائیں :۔

" عورت میں مرد کے مادہ منویہ سے جزو بالیدگی و زندگی یا بالفاظ دیگر تحریک پیدا کرنیوالے ایسے اجزا کو جذب کرنیکی صلاحیت رکھی گئی ہے ، جو عورت کے اعضا نہانی پر ایسے طریقے سے اثر انداز ہوتے ہیں کہ اس سے عورت کے کل نظام جسمانی کو فائدہ پہنچے اور نشو و نما میں امداد ملے ۔

اس کیفیت کو طبی اصطلاح میں " مرد کے مادۂ منویہ کے لئے عورت کی اشتہا کہتے ہیں " (سٹوپس)

(۲) " غلبۂ شہوت کے وقت رحم اور اعضائے تناسل میں کیفیت اُسکے پٹھوں کے سکڑنے اور سمٹنے سے پیدا ہوتی ہے یعنی ایک طرف تو مرد کا سر ذکر عورت کے فم رحم میں داخل یا اُسکے قریب متحرک ہوتا ہے اور دوسری طرف عورت کے اعضا تناسل سے خارج ہونیوالی رطوبت سر ذکر کو اندر پھسلاتی اور دھکیلتی ہے اور مرد کا مادہ منویہ اندر جذب ہوتا ہے ۔ " (مائی ریخ)

(۳) غلبۂ شہوت کے دوران میں رحم کا سکڑنا اور سمٹنا کسی شے کو کھینچنے والے آلے کا کام دیتا ہے اور رحم اس طرح اپنی جگہ بدلتا ہے کہ فم رحم کا بیرونی سرا مرد کے مادہ منویہ کی جھیل میں تو او رغرق ہو جاتا ہے " (بیک)

(۴) فم رحم کے سروں کے کھلنے اور بند ہونیکی حرکت ، نیز عورت کی رطوبت کے اخراج اور مرد کے مادہ منویہ کے جذب ہوتے رہنے کا عمل تسلسل کیساتھ ہوتا ہے اور جماع کی حالت میں (غلبۂ شہوت سے) عجیب و غریب طریقے پر مرد و عورت کے اعضاء نہانی ایک دوسرے کیساتھ منتظم حرکت کرتے اور مکمل اتصال پیدا کرتے ہیں " (مالمبے)

(۵) " رحم کی گردن جو فم رحم کے بند ہونیکی حالت میں عام طور پر سخت اور جمی ہوئی ہوتی ہے اور جس میں مہین سلائی بھی بغیر دقت داخل نہیں کیجا سکتی ۔ وہ غلبۂ شہوت میں بقدر ایک انچ چوڑی ہو جاتی ہے اور پانچ اور چھ دفعہ جھٹکوں کے ساتھ مرد کا مادہ منویہ جذب کرنیکے لئے دوران جماع میں سکڑتی اور پھیلتی ہے " (دین ، ڈی ، ویلڈ)

…و قم رحم جو بعض اوقات میں بند رہتا ہے اسمیں تیزی شہوت کے باعث سے کھلنے اور سر ذکر کو داخل کرنے …
اسکے ساتھ جذب کر پیوست ہو جانیکی قابلیت ہے " (ڈیوس")

ان آراء سے ظاہر ہے کہ مرد کے مادہ منویہ سے عورت کو بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں، اور عزل ان تمام فوائد سے عورت کو یکسر محروم کر دیتا ہے۔
اسکے علاوہ بسا اوقات یہ مشاہدہ بھی کیا گیا ہے کہ عزل کی تدابیر پر کاربند ہونیکے باوجود عورت حاملہ ہو گئی ہے کیونکہ مرد کے مادہ مذی اور ودی میں بھی منویہ موجود ہوتے ہیں، اس لئے یہ تدبیر زیادہ قابل اعتماد بھی نہیں۔

ہیئت جماع یا Coitus position

اس تدبیر کی غرض یہ ہے کہ جماع ایسی شکل میں کیا جائے کہ مرد کا عضو مخصوص عورت کے رحم تک نہ پہونچے اور مادہ منویہ فم رحم کے قریب نہ گرے …سے جلد خارج ہو جائے اور اس طرح عورت استقرار حمل سے محفوظ رہے۔ چنانچہ اس تدبیر میں مرد اور عورت بیٹھ کر (سینہ سے سینہ) ملا کر جماع …، یا عورت چار زانو ہوتی ہے اور مرد اسکی پشت پر سے ہو کر مجامعت کرتا ہے۔ یا عورت مرد کے اوپر بیٹھ کر حرکات جماع کو انجام دیتی ہے۔ لیکن …ابیر بھی نہایت بودی اور غیر معتبر ہیں، علاوہ ازیں ان تدابیر پر زیادہ دیر تک عامل رہنے سے گردے کمزور ہو جاتے ہیں یا حرقت البول کی تکلیف عارض ہے۔

صحیح ہیئت جماع یہ ہے کہ عورت مرد کے نیچے ہو اور کمر کے بل بالکل چت ہو۔ اور بدن کو ڈھیلا چھوڑ کر لیٹے اور ٹانگیں بھی پھیلی ہوئی اور کچھ خمیدہ ہوں۔

عورت کی بدنی حرکات یا Physical Exertion

ضبط تولید کی اس تدبیر میں انزال کے مابعد عورت مرد سے جدا ہو جاتی ہے اور اپنے پاؤں کے بل بیٹھ کر زور سے کھانستی یا چھینک لیتی ہو یا اپنے …شکم کو اس طرح سے حرکت دیتی ہے کہ مادہ منویہ اسکے مہبل سے کلیۃً خارج ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس تدبیر میں زور سے کھانسنا، چھینکنا، پیشاب …نا، تیزی سے چلنا، عضلات شکم کو حرکت دینا وغیرہ تدابیر شامل ہیں۔
لیکن یہ تدابیر بھی نہایت غیر معتبر ہیں اور باوجود ان حرکات کے عورت حاملہ ہو سکتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ مادہ منویہ عورت کے اندام نہانی کی پھنسو… …ڑا بہت رہ جاتا ہے جسمیں سینکڑوں حوینہ منی زندہ موجود ہوتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

"حیاتِ اجمل"

از جناب شفاء الملک حکیم رشید احمد خاں صاحب بمبئی

مندرجہ ذیل مضمون کتاب "حیات اجمل" کے حصۂ مطب کا اقتباس ہے جسمیں مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب کے حالات زندگی اور انکے اخلاق و عادات اور مطب کے واقعات اور تجربات وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی ہے اور شفاء الملک حکیم رشید احمد خاں کی تالیف ہے، حیات اجمل زیر طبع ہے، امید ہے کہ پندرہ فروری تک تیار ہو جائیگی، شائقین اسکے ناشر عطاء الرحمٰن خاں جید پریس بلیماران دہلی سے دو روپے میں منگا سکتے ہیں + "ہمدرد صحت"

(۱)

میرے ایک محترم بزرگ سردار سعادت خاں صاحب، ساکن منڈی سعید خاں آگرہ مسیح الملک کی خدمت میں میرے ساتھ حاضر ہوئے، ان کا جگر سخت اور بڑھا ہوا تھا، میں خود بھی افسنتین نوشادر الخ اور اسکے بعد آٹھ پہری اجوائن وغیرہ عرصہ سے پلا رہا تھا مگر کوئی خاص فائدہ نہ تھا، حکیم صاحب قبلہ نے ملاحظہ فرماتے ہی انکے لئے کشتہ خبث الحدید، جوارش فلافلی تجویز فرمائی، ان دواؤں کے صرف آٹھ روز کے استعمال سے اتنا نمایاں فائدہ ہو گیا جو ڈیڑھ مہینوں تک مندرجہ بالا نسخہ پلانے سے حاصل نہ ہوا تھا، وہ بالکل تندرست ہو کر خوش و خرم حکیم صاحب کو دعائیں دیتے ہوئے اپنی ڈیوٹی پر شملہ روانہ ہو گئے۔

(۲)

ایک نواب صاحب کا علاج جاری تھا، مجھے انکے ہاں جانے اور علاج کی نگرانی کی ہدایت فرمائی گئی، انکو تپ کہنہ اور اورام احشا کی شکایت تھی ایک روز شب کو انہوں نے مجھ سے قبض کی شکایت کی، میں نے اطریفل ملین تجویز کر دیا، جو استعمال کر لیا گیا، صبح کو اس سے ایک دو اجابتیں ہو گئیں، حکیم صاحب ان کو دیکھنے کیلئے دوسرے دن صبح کو تشریف لیگئے میں بھی ہمراہ تھا، شب میں بخار کی تکلیف کسی قدر زیادہ اور بیخوابی رہی تھی، اسلئے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب بخار ایک سو ڈگری سے زائد ہو تو تمام مسہلات قطعی ناجائز ہیں، اشد ضرورت کے وقت حقنہ کرا دینا چاہیئے، یا ایسے خفیف ملینات دینے چاہئیں جو ملید حرارت سے خالی ہوں۔

نواب صاحب کا علاج ڈیڑھ دو ماہ تک جاری رہا، خدا کے فضل سے انکو صحت ہوئی، اور وہ خوش و خرم اپنے وطن تشریف لیگئے۔

(۳)

ایک مرتبہ ایک مریض آیا جو استسقائے زقی میں مبتلا تھا اسکے پیٹ میں بتدریج پانی بھرتا جا رہا تھا، اسکو کھانے کے لئے خبث الحدید جوارش بسباسہ اور آٹھ پہری اجوائن کا نسخہ دیا جاتا تھا، مگر اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا اور پیٹ اس کا اتنا بڑھ گیا کہ اب سانس لینا مشکل تھا اور درد کی وجہ سے بیتاب تھا مجھے حکیم صاحب نے حکم دیا کہ تم ڈاکٹر عبد الرحمٰن کو بلا کر اسکے شکم کا پانی نکلوا دو، میں ڈاکٹر صاحب کو بلا کر لایا، انہوں نے ٹروکار سے چھید کر پانی نکالا، زرد رنگ کا بدبودار پانی تقریباً ۸ پونڈ نکلا، پانی ابھی شکم میں باقی تھا کہ ڈاکٹر صاحب نے اسکو بند کر دیا، میں نے ان سے دریافت کیا کہ ڈاکٹر صاحب ابھی تو نکل رہا ہے، پھر کیوں آپ نے بند کر دیا، انہوں نے فرمایا کہ اگر اس سے زیادہ نکالا جائیگا تو اسکو غشی کا دورہ پڑ جائیگا، درحقیقت اسکو پانی نکلنے کی وجہ سے راحت ملی اور فوراً نیند آنے لگی اسکے بعد مذکورہ بالا نسخہ ایک مدت تک دہلی میں رہکر اس مریض نے جاری رکھا جس سے اسکو آرام ہو گیا۔

(۴)

میر ابن علی صاحب رئیس امروہہ سے مسیح الملک کے دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات تھے، میر صاحب بھاری جسم کے بوڑھے آدمی تھے ضعف اعضائے رئیسہ اور ضعف باہ کی شکایت تھی، بارہا انہوں نے حکیم صاحب قبلہ کی خدمت میں علاج کیلئے رجوع کیا اکثر معمول مطب مقویات ان کو استعمال کرائے گئے، بعض مخصوص نسخے بھی انکے لئے تیار کئے گئے، مگر سوائے معمولی فوائد کے قوت باہ میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا، میر صاحب کی اہلیہ کو اختلاج قلب ضعف اعصاب خیالات فاسد توحش اور خفقانی شکایات ہمیشہ رہتی تھیں، وہ دہلی آئیں اور حکیم صاحب کا علاج شروع ہوا جو مہینوں نہیں برسوں تک جاری رہا دوران علاج میں جناب بیگم صاحبہ مسیح الملک بہادر سے انکے تعلقات بہت زیادہ بڑھ گئے اور دو حقیقی بہنوں کی طرح آپس میں محبت پیدا ہو گئی یہانتک کہ [illegible] میں جو حکیم صاحب قبلہ کی ایک حویلی انکے موجودہ زنانہ مکان سے بالکل متصل تھی، وہ انکے رہنے کیلئے دی گئی، اور [illegible]

ن مکان کیطرف ایک دروازہ بنالیا گیا اب گویا یہ دونوں بہنیں ایک جگہ اور ایک مکان میں رہنے لگیں، میر صاحب اکثر امروہہ میں رہتے تھے کبھی
تشریف لاتے تو میں اسی مکان میں حاضر خدمت ہوا کرتا تھا، میر صاحب کی عدم موجودگی میں بھورے میاں صاحب جو میر صاحب کے ایک عزیز
اور ایک ملازم سلیم یہ دونوں میر صاحب کے مکان کے نگراں اور ذمہ دار تھے، بھورے صاحب شطرنج اچھی کھیلتے تھے، وہ اکثر میرے پاس اور میں انکے
ں جاکر شطرنج کھیلتے تھے، عرصۂ دراز تک یہی صورت حال رہی، یہانتک کہ ایک روز دفعتاً شب کو دو بجے اہلیہ میر صاحب کا اسی مکان میں انتقال
لیا، بیگم صاحبہ مسیح الملک بہادر انکے لئے بیحد رنجیدہ اور مضطرب تھیں۔ اسی وقت مجھے حکم بھیجا کہ تم فوراً میر صاحب کے مکان میں جاکر انکی بیوی کو دیکھو کہ
تا کیا ہوگیا، اس روز اتفاق سے میر صاحب وہاں نہ تھے امروہہ تشریف لے گئے تھے، اور حکیم صاحب قبلہ بھی غالباً رامپور تشریف لے گئے تھے، اور حکیم
محمود احمد صاحب انکے ہمراہ تھے، میں فوراً دوڑا ہوا میر صاحب کے ہاں پہونچا، میں نے اہلیہ صاحبہ میر صاحب کی نبض دیکھی تو ان کا انتقال ہوچکا تھا،
بیگم صاحبہ مسیح الملک بھی وہاں پردہ کے پیچھے موجود تھیں جو میری زبان سے انکی موت کی خبر سن کر اشکبار ہوگئیں، انکو اب تک یہی خیال تھا کہ میری بہن
بیہوش ہیں، کچھ ہوگیا ہے، غرضکہ وہ وقت میرے اور بھورے صاحب وغیرہ کے لئے بہت پریشانی کا تھا، اسی وقت میر صاحب کو تار دیا، میں نے اسٹیشن پر
کر لاش امروہہ لیجانیکے لئے ایک ڈبہ کا انتظام اور ... بندوبست کیا، اور میت کو گیارہ بجے کی گاڑی سے امروہہ روانہ کردیا، حکیم صاحب قبلہ دو دیگر
حضرات رامپور سے جب واپس تشریف لائے تو ان کو بہت افسوس ہوا، میر صاحب نے کچھ عرصہ بعد دوسرا نکاح کرلیا اور جبتک زندہ رہے حکیم صاحب
کی محبتوں اور عنایتوں کو یاد کرتے رہے۔

(۵)

حکیم صاحب قبلہ ایک روز مطب سے اٹھے تو نواب فیض احمد خاں صاحب باہر کمرہ میں آئے ہوئے بیٹھے تھے حکیم صاحب قبلہ ان سے ملاقات کیلئے
کمرہ میں تشریف لائے، میں بھی حاضر خدمت تھا، مختلف باتیں ہوتی رہیں، دوران گفتگو میں حکیم صاحب کی زبان سے نکلا کہ "نواب صاحب! اس فن
میں جتنی مہارت ہوتی جاتی ہے اور طویل کتب بینی کے بعد جس قدر میری معلومات بڑھتی جاتی ہے، اسیقدر اپنی بے بضاعتی فن کا احساس ہوتا جاتا ہے، اور
تعجب بڑھتا جاتا ہے کہ ہم سے پہلے لوگ کیا تھے، اور ہم کیا ہیں" میری حیرت کی کوئی حد نہ تھی جبکہ میں یہ دیکھ رہا تھا کہ جو شخص آسمان طب کا آفتاب
اور مجدد فن ہے وہ اپنی وسیع اور بے پایاں معلومات کو کس قدر محدود سمجھتا ہے اور ایک ہم ہیں کہ چند کتابیں پڑھکر اکڑنے لگتے ہیں۔

(۶)

ایک مرتبہ مطب میں ایک مریض آیا جسکو آتشک اور فساد خون کی شکایت تھی۔ اور دو مہینہ سے اسکو جوہر منقی استعمال کرایا جا رہا تھا حسب امید
فساد خون کی شکایت میں نمایاں فائدہ ہوگیا۔ مگر ہم لوگوں کو بیحد تعجب تھا جب اس نے یہ بیان کہ میں نے جب سے یہ دوا شروع کی ہے، قوت باہ میں اضافہ
ہوگیا ہے جو عرصۂ دراز سے تقریباً جاتی رہی تھی، کیونکہ ہم سب کے سب اسوقت تک یہی جانتے تھے کہ جوہر منقی صرف مصفی خون اور دافع مادۂ آتشک ہے
ہم سب کا استعجاب دیکھکر حکیم صاحب مرحوم نے دوران مطب میں ہی ارشاد فرمایا کہ "دیرینہ آتشک کی حالت میں خون کا قوام غلیظ اور دوران خون سست
ہو جاتا ہے جسکی وجہ سے عضو مخصوص کی طرف خون اور ریاح بقدر نعوذ .... نہیں پہنچ سکتے۔ اور قوت باہ خراب ہوجاتی ہے، جوہر منقی چونکہ
مرقق دم ہے اور ازالہ سبب کرتا ہے اسلئے بالواسطہ مقوی باہ ہے، میں نے جوہر منقی کے اس سے زیادہ حیرت انگیز متعدد کارنامے دیکھے ہیں۔ چنانچہ
فالج، لقوہ اور اختلاج قلب جیسے امراض کا کامیاب علاج میں نے گاہے گاہے جوہر منقی سے کیا ہے، اس جوہر سے بواسیر ریحی کے متعدد معالجات
میں فائدہ ہوا ہے بعض کہنہ اورام کا علاج میں بھی جوہر منقی سے کامیابی ہوئی ہے خنازیر کی گلٹیاں جوہر منقی سے اکثر جاتی رہتی ہیں"

باب الصحت

پانی!

قدرتی تندرستی کا راز

از قلم ڈاکٹر فریڈ، بی، مور، ایم، ڈی۔

علم افعال الاعضاء (فزیالوجی) کے نزدیک پانی حیات انسانی کے لئے ناگزیر چیز ہے، جسم کے ہر رگ و ریشہ کی بناوٹ میں اور خون کے ہر ذرہ میں کارفرمائی موجود ہے۔ خون میں اسکے اجزاء (۸۰) فیصدی کی نسبت سے پائے جاتے ہیں۔ پانی کے ذریعہ ہی جسم انسانی کے کیمیاوی انقلاب اور عمل میں آتی ہیں، یہ پانی ہی ہے جو آلات انہضام میں سے غذا کو لیکر تمام جسم کے خلایا میں پہونچاتا ہے اور ان خلایا کے فضلات کو گردوں کے حوالہ کر دیتا ہے، جسم کے درجۂ حرارت کو صحیح حالت میں رکھنے کے لئے پانی بہت ضروری چیزوں میں ہے، بخار کی حالت میں پانی کی کثیر مقدار جسم میں لیجانے سے دور کیا جاسکتا ہے، یہ بالکل جدید تحقیق ہے، ورنہ قدیم زمانہ سے خیال چلا آتا ہے کہ بخار کی حالت میں مریض کو پانی نہیں دینا چاہیئے، مگر اب یہ طے پاچکا ہے کہ میں جس قدر پانی دیا جائے اُسی قدر اچھا ہے۔

نظام جسمانی میں اندرونی کارفرمائیوں کے علاوہ پانی کے بیرونی اثر و کارکردگی کا حال بھی سن لیجئے۔ پانی کے بیرونی استعمالات میں غسل سے بڑھکر او چیز نہیں ہے، ۱۱۰ درجہ فارن ہائٹ حرارت والے پانی میں اگر انسان نہائے تو اسکے جسم کا درجہ حرارت مُنہ کے معمولی اوسط درجہ حرارت (۹۸۰۶ درجہ فارن ہائٹ تک بڑھ جاتا ہو، حرارت کے اس طرح بڑھ جانیکے ساتھ جسمانی کیفیت میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔ انسان آکسیجن کی مقدار کھینچتا ہے، نبض کی حرکت بڑھ جاتی ہے، خون کے دباؤ میں عارضی زیادتی جو بعد میں کم ہو جاتی ہے، سانس کا بڑھ جانا، اور خون کے سفید ذروں کا بڑھ میں عوارض کا مقابلہ کرنیکا بہترین ذریعہ ہیں۔ ایسے گرم غسل کرنے کی وجہ سے عضلات کی طاقت پر اثر پڑتا ہے، اور انسان اپنے آپکو تھکا ہوا پاتا ہے۔

رانتجنی شعاعوں کے تازہ تجربات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پیٹ کے امراض میں گرم غسل یا گرم رولروں کے ذریعہ سینک پہونچانے کے امراض اور آلات انہضام کی خرابیاں بڑی آسانی کیساتھ دور کی جاسکتی ہیں۔

آلۂ قلب نگار کے ذریعہ حرکات قلب کی جانچ کرنے سے معلوم ہوا ہے اگر دل کے پاس برف کا ایک تھیلا رکھا جائے تو دل کا عضلہ کھنچا اور اسکی اس طاقت میں ایک معین اضافہ نظر آئیگا۔

صبح کو اگر سرد غسل کیا جائے، یا گرم کمرہ میں پانی سے صرف جسم کو رگڑ ہی لیا جائے تو اس سے جسم میں آکسیجن کی کافی مقدار پہنچ جائیگی، بڑھ جائیگا، اعصاب کو بھی قوت پہونچیگی۔ ان تمام چیزوں کا اثر پٹھوں کے کام کرنے کی طاقت پر پڑیگا اور آپ بہتر طریقہ سے دل لگا کر کام کرسکیں اور آپ کا دماغ نسبتاً زیادہ حساس اور کارگذار ہو جائیگا، ٹھنڈے غسل سے آپ سردی سے محفوظ رہنے کا بھی بیمہ کر لیتے ہیں، ورنہ معمولی ٹھنڈک کا اثر آپ قبول کر لیتے ہیں، اگر ٹھنڈے پانی کا غسل آپ معمولات حیات بنالیں تو ان عوارض کی طرف سے مامون و محفوظ ہو جائینگے۔

بہت کم ایسے امراض ہیں جن میں پانی کا اندرونی یا بیرونی استعمال کارآمد و مفید نہ پایا گیا ہو، متعدی بخاروں میں پانی کا اندرونی استعمال و کو کثرت کیساتھ جاری رکھنا محدود رہتا ہو۔ بیرونی طور پر سرد غسل کرنا، اسفنج کے ذریعہ جسم کی رگڑائی، یا سرد پانی میں ڈوبے ہوئے کپڑے سے جسم کو ٹھنڈا کرنا بھی مفید ایسی تدابیر اختیار کرنے سے خون کا دوران گھٹنے نہیں پاتا، دوران خون اگر تیز ہو جائے اور ختم نہ ہو تو بڑا فائدہ ہوتا ہے بالخصوص مہلک بخاروں میں قائم رکھنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے، مثلاً نمونیہ کے بخار میں۔

۱۸۶۱ء میں جرمنی کے مشہور طبیب ڈاکٹر برانڈ نے ٹائیفائڈ کا علاج سرد غسل سے کرنیکی ابتدا کی تھی، تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اسوقت سے ... والی اموات میں ... فیصدی کی ہوگئی ہے، جہاں سرد پانی کے غسل کا استعمال ہوا، انفلوئنزا کی چھوت کی وبا اور اموات کو کم کر ...

[illegible]

[illegible] پانی کی مالش کریں تو حسب منشا فائدہ ہوتا ہے۔ یہ مرض بڑھ جائے تو نمونیہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔
دماغی امراض کے ہسپتالوں میں "آبی علاج" ایک عام مداوا ہو گیا ہے۔ مسلسل سرد غسل کرلینے سے پاگلوں کی مضطرب و بے قرار جسمانی کیفیتوں
اور نظام عصبی کو پُر سکون کرنے میں پانی کا مسلسل استعمال بہت کارآمد ثابت ہو چکا ہے۔
بہت سے کہنہ اور مہلک امراض میں پانی کے استعمالات سے بہت مفید نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر لوین وغیر طبیبوں نے تو پانی کے علاج کے
خاص سسٹم جاری کردئے ہیں، مثلاً زیر آب ورزشیں اور عضلاتی تربیت کے کام جو بہت سے امراض مثلاً شیر خواری کی حالت میں پیدا ہونے والے فالج اور مرگی
وغیرہ میں مفید ثابت ہوئے ہیں، مریضوں کو جنہیں مرگی، یا فالج کا مرض ہوتا ہے، ایک آرام دہ درجۂ حرارت کے پانی میں بٹھا دیا جاتا ہے، پانی میں بیٹھنے کی وجہ سے
پٹھوں کو آرام پہونچتا ہے، انکی بے قراری کم ہوتی ہے، ان میں ہلکا پن پیدا ہوتا ہے اور تھکاوٹ دور ہونی شروع ہوتی ہے، جو پٹھے بے حس ہوتے ہیں انکو پانی کے
مسلسل عملوں سے بیدار کیا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ان سے ورزش کرائی جاتی ہے، تاکہ انکی سوئی ہوئی طاقت جاگ اٹھے اور وہ پانی کے دباؤ سے اپنا فعل شروع
کرنے کیلئے مجبور ہو جائیں۔
محدود صفحات مجھے اس مضمون پر وضاحت کیساتھ گفتگو کرنے کی اجازت نہیں دیتے ورنہ میں بتاتا کہ پانی امراض کے علاج اور نظام جسمانی کی مدد کے
لئے ایسی عجیب وغریب چیز ہے، مثلاً ریاحی فساد کے لئے، گردوں کے لئے، دوران خون کے نظام کے لئے، پٹھوں کے لئے، ہڈیوں کے لئے، اور جوڑوں کیلئے
میں یہ نہیں کہتا کہ پانی ہمارا علاج خود ہی کردیتا ہے، بلکہ میرا کہنا صرف یہ ہے کہ پانی کا استعمال دیگر معلومہ مذاہب و طرق علاج کیطرح انسان کو
مرض کی مدافعت و مداوا کرنے میں بدرجۂ اولیٰ مدد دیتا ہے اور تندرستی و کامل صحت کے حصول و تقرر کے لئے قدرت کا یہ بہترین عطیہ ہے +

شہد
قلب کی قوت کیلئے بہترین مدد

از قلم ڈاکٹر جی، این، ڈبلیو طامس، ایم، بی، بی، کیمسٹری، لندن

غذا کے شکریلے اجزا کا بڑا مقصد جسم میں حرارت پہونچانا، اور جسمانی انجن کو چلانیکے لئے ایندھن مہیا کرنا ہے جسمانی صحت کو برقرار رکھنے اور بیماریوں
کی حالت میں شہد کے فوائد کا میں یہاں کچھ تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔
جب عضلاتی قوت کی ضرورت محسوس ہو بالخصوص اس وقت جب نظام عصبی محنت یا جوش وخروش کے باعث مضمحل ہو گیا ہو، اور اسکی زائل شدہ
طاقت کی بحالی کی فوراً ضرورت ہو تو یہ پایا گیا ہے کہ خون میں شکر کی مقدار بڑھ جاتی ہے، جسم میں پائی جانیوالی شکر کی کئی قسمیں ہیں، مشہور شکر کا نام ——
گلائی کوجن ہے جو عضلات اور جگر میں پائی جاتی ہے۔ شومبرگ نے جو تجربات اس سلسلہ میں کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ کام کرنے کی حالت
میں عضلات سستی کی حالت سے ۳، ۴ گنا زیادہ شکر خرچ کرتے ہیں۔ ڈاکٹر سٹارلنگ نے معلوم کیا ہے کہ دل فی گھنٹہ فی گرام چار ملی گرام کی برابر شکر خرچ
کرتا ہے، غرض جسم انسانی کے لئے شکر کی ازحد ضرورت ہے، یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ شہد کی مکھیاں جو شکر جمع کرتی ہیں اور جسکو شہد کہتے ہیں اس شکر کی
کثیر مقدار اپنے میں رکھتا ہے جسکی آپ کے جسم کو ضرورت ہے۔
سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ آیا شہد میں کوئی خاص حیاتین پائی جاتی ہیں یا نہیں، اگر پائی جاتی ہوں تو پھر اسکو معمولی بازاری شکر کے مقابلہ پر قابل
ترجیح سمجھا جائیگا، اگر جسم میں قوت وحرارت وحیات کے برقرار رکھنے کے لئے شکر کی ضرورت اس قدر اہم تسلیم کی جاچکی ہے اور شہد اسکے لئے بہترین چیز ہے
تو پھر جسم کے سب سے زیادہ کارآمد عضو یعنی قلب کے لئے ہم شہد کا زیادہ استعمال کرنے کی منطق کو کیوں نہ معلوم کرلیں، دل وہ عضو ہے جو موت سے پہلے کبھی
نہیں رکتا۔ ایسا مسلسل مددگار آپکو کہاں سے ملیگا، اسکی طاقت بڑھانیکے لئے شہد کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ہے۔
کمی غذا کی وجہ سے امراض پیدا ہونے اور کم طاقتی کی حالت میں شہد کا استعمال میرے تجربہ میں بہت کارآمد ثابت ہوا ہے۔ دل کی قوت برقرار
رکھنے [illegible] میں اس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے، نمونیہ کے ایک حال کے کیس میں تو اس کا اثر مجھے بہت ہی حیرت انگیز [illegible]

برقرار و بحال ہوگئی، بخار کی حالت میں شکر کی مقدار جلد جلد صرف ہوجاتی ہی، اسلئے جسم کو شکر کی معین مقدار کی فوری ضرورت ہوتی ہے تاکہ جسم کو چلانے کا ایندھن مہیا ہوتا رہے، اسکے لئے یخنی اور دودھ وغیرہ عام طور پر زیادہ استعمال کرائے جاتے ہیں۔ مگر میں نے یہ دیکھا کہ شہد کا استعمال زیادہ فوری اثر کرنے والا اور زیادہ دیر پا قوت پیدا کرنے والا ثابت ہوتا ہے، شہد کے بعد دوسری مفید چیز عمدہ انگور ہیں، جڑی بوٹی اور پھول کھانیوالے جانورں کی طاقت اور عمر کی درازی کا راز نباتات کے بادشاہ انگور کے کھانے میں ہے، یا ایسے پھل جنمیں انگور کیطرح کی شکر پائی جاتی ہو۔

بائیبل میں آیا ہے "بیٹا! شہد کھا، کیونکہ یہ تیرے لئے بہت مفید ہے" (کتاب الامثال باب ۱۴۔ آیت ۱۳)

(رسول اللہ نے کیا یہ حکمت ہمارے لئے بیان نہیں فرمائی ہے ——— "فیہ شفاء للناس" ——— میں لوگوں کے لئے شفا ہے، مترجم)

شہد میں چربی اور شکر بنانیوالے دونوں اجزائے ترکیبی پائے جاتے ہیں، مکھیوں کے دماغ میں جو غدد ہوتے ہیں، ان کا رس ان میں ملکر جو پھولوں سے آتا ہے ایک عجیب وغریب مرکب بن جاتا ہی، مگر جب تک وہ چھتوں میں رکر سورج کی کرنیں اپنے میں جذب نہ کرے اسکی قوت ... ان معلومات کی روشنی ہمیں یہ معلوم ہوگیا ہے کہ شہد میں اجزائے نشاشیہ کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اور ایسی حالت میں پا کہ وہ فوراً جذب ہوجاتی ہے، بچوں اور کمزور مریضوں کیلئے تو یہ نعمت ہے، چربی کا ترشہ اسمیں ایسی مقدار میں پایا جاتا ہی کہ ہضم کی قوت بڑھانے میں بہت مدد دیتا ہے اور اس کا جسقدر استعمال مناسب طریقہ سے کیا جائے مفید ثابت ہوگا۔ دوسری قسم کی شکروں پر اسے ترجیح دینے کیلئے وجوہ ہمارے سامنے موجود ہیں ✦

~~~~~~~~~~~~~~~~~~✦···✦···✦~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ہماری غذائیں اور معدنی خزائن

ذیل کے نقشہ سے معلوم ہوگا کہ کن کن چیزوں میں معدنی خزانے قدرت نے کس مقدار و تناسب سے پیدا کئے ہیں۔

(ڈاکٹر شرمن (لندن کا بنایا ہوا نقشہ)

کیلسم

شے	تناسب فیصدی	شے	تناسب فیصدی	شے
		چکوترا، نارنج وغیرہ	۰٫۱۲۱	سیم کے بیج
شے	تناسب فیصدی	گندم (بریاں)	۰٫۱۲۰	دوسرے بیج
چقندر	۰٫۳۴۷	دودھ	(۰٫۱۲۰)	مٹر
جما ہوا دودھ	۰٫۳۰۰	دالیں	(۰٫۱۰۷)	گڑ
اخروٹ	۰٫۲۸۷	گاجریں	(۰٫۱۰۹)	جو
بادام	۰٫۲۳۹	مکھن دار دودھ	(۰٫۱۰۵)	مغزیات
گڑ	۰٫۲۱۱	کیلا	۰٫۰۹	بادام
انجیر	۰٫۱۶۲	لہسن	۰٫۲۹	دلیہ
انڈے کی زردی	۰٫۱۳۷	چاول	۰٫۰۶	انجیر
سیم کے بیج	۰٫۱۳۲	لوہا		چاول
گوبھی	۰٫۱۲۸	دالیں	۰٫۰۰۹۹	غلے
زیتون	۰٫۱۲۲	انڈے کی زردی	۰٫۰۰۸۶	زیتون
ملائی دار دودھ	۰٫۱۲۲	گندم	۰٫۰۰۵۸	کیلا
~~~~~~~~~~~~~~~~~~

		بادام	۰٫۲۶۵	[illegible]	
فاسفورس		دالیں	۰٫۴۲۸	مغزیات	۰٫۳۵۴
[illegible]	۱٫۴۱۵	جو (سالم)	۰٫۴۰۰	غلے	۰٫۲۵۳
[illegible]	۱٫۵۰	خشک مٹر	۰٫۴۰۰	چھاچھ ہوا دودھ	۰٫۲۳۵
[illegible]ندی	۰٫۵۲۴	پستے	۰٫۳۹۹	کیلا	۰٫۳۱
[illegible]	۰٫۴۷۵	لہسن	۰٫۳۹۲	چاول (سالم)	۰٫۴۱
[illegible]	۰٫۴۷۱	جئی (سالم)	۰٫۸۸۵		

ہندوستان کی رفتارِ صحت

حکومت ہند کے محکمہ صحت عامہ کی رپورٹ پر طائرانہ نگاہ

یوں تو مقامی میونسپلٹیاں بھی اپنے اپنے حلقوں کے مرنے جینے والوں کے اعداد فراہم کرتی رہتی ہیں اور ان سے اتنا بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ ہیضہ، چیچک، طاعون، پیچش، بخار اور دوسرے عوارض و صدمات سے مرنے والوں کی تعداد کتنی ہے، لیکن جب ہمیں یہ معلوم کرنا ہو کہ تمام ہندوستان میں ان امراض نے کیا نقشہ جما رکھا ہے تو اسکی کیفیت ہمکو حکومت ہند کے محکمہ صحت عامہ کی رپورٹ سے معلوم ہوتی ہے، یہ رپورٹ سال میں ایک مرتبہ شائع ہوتی ہے یہ اور بات ہے کہ ہمکو کسی سال کی رپورٹ دو ڈھائی سال کے بعد میسر آئے، چنانچہ حال ہی میں اس محکمہ کے مستعد کمشنر نے سنہ ۱۹۳۴ء کی رپورٹ، آخر شائع کر ہی دی ہے، یہ تعویق و تساہل شاید حکومت کے اس طرز عمل کے مطابق معلوم ہوتا ہے جو اس نے صحت عامہ جیسے اہم مسئلہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے

بہرحال رپورٹ حسب معمول طول طویل ہے، اور تقریباً پانچسو صفحات کی دو جلدوں پر مشتمل ہے اسکے تمام و کمال بیانات سے ناظرین ہمدرد صحت کو آگاہ کرنا تو کبھی بھی ممکن نہیں ہے، لیکن اسکے بعض خاص خاص عنوانوں کو سامنے لانا ممکن بھی ہے اور ضروری بھی۔ سب سے پہلے یہ معلوم کر لیجئے کہ ریاستی ہند کو چھوڑکر صرف برطانوی ہند کے باشندوں کی تعداد ۲۷،۵۷،۵۳،۵۷۰ ہے اور اس کا رقبہ ۸،۹۰،۱۱۶ مربع میل ہے۔

سنہ ۱۹۳۴ء میں برطانوی ہند میں جتنے افراد مرے انکی تعداد ۶۸،۵۹،۲۴۴ بتائی گئی ہے، ایکسال پہلے یعنی سنہ ۱۹۳۳ء میں یہ تعداد ۶۰،۹۹،۷۶۷ تھی یعنی سال زیر بحث میں اس سے پہلے سال کی نسبت صرف ۷،۵۹،۴۷۵ زیادہ ہوا اموات کی صوبہ وار اور جنس وار تقسیم یہ ہے۔

برطانوی ہند کا صوبہ وار اور جنس وار نقشہ اموات، بابتہ سنہ ۳۴ء

صوبہ	مرد	عورتیں	میزان	شرح فی ہزار: مرد	شرح فی ہزار: عورتیں	شرح فی ہزار: میزان
شمال مغربی سرحدی صوبہ	۲۷،۳۸۹	۲۲،۲۷۶	۴۹،۶۶۵	۲۱	۲۰	۲۰
پنجاب	۳،۴۶،۱۵۶	۳،۰۳،۶۱۹	۶،۴۹،۷۷۵	۲۶	۲۶	۲۶
دہلی	۱۰،۰۳۹	۹،۰۲۰	۱۹،۰۵۹	۲۶	۳۲	۲۹
صوبہ متحدہ	۶،۸۴،۵۴۳	۶،۱۰،۵۵۱	۱۲،۹۵،۰۹۴	۲۶	۲۵	۲۶
بہار و اڑیسہ	[illegible]	۴،۷۱،۸۴۰	۹،۸۱،۵۹۹	۲۶	۲۴	۲۵
بنگال	۶،۱۰،۷۳۱	۵،۶۶،۱۵۶	۱۱،۷۶،۸۸۷	[illegible]	۲۳	۲۳

صوبہ متوسط	۳،۱۰۳۰۳۱	۲،۷۵۱۰۳	۵،۰۷۷۱۳۵	۳۷	۳۳	۳۴
بمبئی	۲،۰۸۵۶۱۳	۲،۰۶۸۵۹۸	۵،۱۵۴۳۳۱	۲۴	۲۵	۳۴
مدراس	۵،۷۰۹۱۵	۵،۵۶۲۵۴	۱۱،۲۷۱۹۶	۳۴	۲۳	۲۴
کرگ	۱،۹۰۶	۱،۸۹۰	۳،۷۹۶	۲۱	۲۶	۲۳
آسام	۸۱،۹۳۷	۷۳،۷۵۴	۱،۵۵۷۰۱	۱۹	۱۹	۲۰
برما	۱،۳۰،۷۲۵	۱،۱۸۸۲۲	۲،۴۹۵۴۷	۲۰	۱۹	۲۰
اجمیر میرواڑہ	۸،۶۸۹	۷،۸۱۷	۱۶،۵۰۶	۲۹	۲۹	۲۹
کل برطانوی ہند	۳۵،۷۰۵۴۳	۳۲،۸۵۷۰۱	۶۸،۵۶۲۴۴	۲۵،۱	۲۴،۶	۲۴،۹

اب ذرا یہ دیکھ لیجئے کہ ہر صوبہ میں مختلف امراض کی کارگذاریاں کیا ہیں ۔

برطانوی ہند کا صوبہ وار اور مرض وار نقشہ اموات بابتہ سنہ ۱۹۳۲ء

امراض	ہیضہ		چیچک		طاعون		مختلف اقسام بخار		اسہال و پیچش		امراض اعضائے تنفس		دیگر اسباب		میزان	
نام صوبہ	اموات	شرح فی ہزار	اموات	شرح فی ہزار	اموات	شرح فی ہزار	اموات	شرح فی ہزار	اموات	شرح فی ہزار	اموات	شرح فی ہزار	اموات	شرح فی ہزار	اموات	شرح فی ہزار
شمال مغربی سرحدی صوبہ	۰	۰	۶۱۵	۰٫۳	۰	۰	۳۰۸۷۳	۱۲٫۰۸	۲۸۵	۰٫۱	۳۱۵۱	۱٫۳	۳۷۴۱	۱٫۹	۴۹،۹۶۵	۲۰٫۳
پنجاب	۱۷۸	۰	۱۶۹۳	۰٫۱	۸۰۶۹	۰٫۳	۴،۹۱۳۱۷	۱۸٫۷	۱۲،۳۱۱	۰٫۵	۵۵،۵۷۰	۲٫۳	۱،۱۰۵۳۸	۴٫۴	۶،۴۹۷۷۵	۲۶٫۳
دہلی	۱۹	۰	۲۲	۰	۲	۰	۱۰۴۵۷	۱۵٫۷	۸۰۰	۱٫۲	۴۴۸۰	۶٫۷	۳۲۷۹	۴٫۹	۱۹۰۵۹	۲۸٫۵
صوبہ متحدہ	۳۱۹۰۳	۰٫۳	۱۳۸۱۷	۰٫۳	۴۷۹۸۸	۰٫۹	۹،۷۰۲۸۹	۱۹٫۲	۱۸،۱۴۰	۰٫۴	۴۶۵۶۷	۰٫۹	۱،۶۵۹۹۰	۳٫۳	۱۲،۹۵۰۹۴	۲۵٫۶
بہار و اڑیسہ	۵۷۲۸۹	۱٫۵	۳۰۳۱۰	۰٫۸	۵،۳۱۱	۰٫۱	۶،۷۰۳۴۹	۱۷٫۱	۲۳،۳۸۱	۰٫۶	۷،۳۴۸	۰٫۲	۱،۸۷۳۷۱	۴٫۸	۹،۰۸۵۹۹	۲۵٫۱
بنگال	۵۰،۷۴۴	۱٫۰	۸۰،۲۹۶	۰٫۲	—	۰	۷،۹۴۳۹۲	۱۵٫۰	۵۳،۹۴۷	۱٫۱	۸۵،۱۱۳	۱٫۷	۲۱۴۲۹۶	۴٫۲	۱۱،۷۸۸۶۶	۲۳٫۲
صوبہ متوسط	۲۶۴۲۹	۱٫۷	۲۲۸۲	۰٫۱	۹،۶۷	۰٫۱	۳،۰۲۱۱۹	۱۸٫۶	۳۸۰۶۵	۲٫۳	۴۵،۱۸۱	۲٫۸	۱،۶۱۱۸۲	۹٫۹	۵۷۷۱۳۵	۳۵٫۵
بمبئی	۱۱،۳۶۲	۰٫۵	۵،۵۱۶	۰٫۲	۱۳،۳۰۷	۰٫۶	۲،۰۱۳۰۵	۸٫۹	۲۰،۳۰۱	۱٫۲	۱،۰۶۵۶۸	۴٫۷	۱،۸۹۸۵۲	۸٫۴	۵،۵۴۳۳۱	۲۴٫۵
مدراس	۱۸،۱۵۸	۰٫۴	۱۸،۰۸۸	۰٫۴	۲۳۵۸	۰	۳،۱۲۵۰۵۰	۶٫۹	۹۷۸۴۴	۲٫۱	۱،۰۷۷۴۲	۲٫۳	۵،۵۷۹۲۹	۱۱٫۸	۱۱،۲۷۱۹۹	۲۳٫۹
کرگ	۱	۰	۳۵	۰٫۳	۱۰	۰٫۱	۲۸۰۱	۱۷٫۰	۱۷۷	۱٫۱	۱۵۲	۰٫۹	۶۱۰	۳٫۷	۳۷۹۶	۲۳٫۱
آسام	۱۹۰۳	۰٫۲	۲۰۶	۰	۰	۰	۱،۰۱۷۷۹	۱۲٫۳	۸۱۹۵	۱٫۰	۶،۳۳۰	۰٫۹	۳۷۱۷۷	۴٫۵	۱،۵۵۷۰۱	۱۹٫۰
برما	۸۴۲	۰٫۱	۱۶۰۱	۰٫۱	۲۳۱۸	۰٫۲	۹۳،۱۹۷	۷٫۵	۵۰۳۱	۰٫۴	۱۲۹۹۱	۱٫۰	۱۳۲۹۱۷	۱۰٫۶	۲۴۹۵۴۷	۱۹٫۹
اجمیر میرواڑہ	۱	۰	۴۳۸	۰٫۸	۰	۰	۱۱،۹۴۹	۲۰٫۸	۴۲۳	۰٫۷	۱۷۵	۳٫۰	۱۹۹۰	۳٫۵	۱۶۵۰۶	۲۸٫۸
کل برطانوی ہند سنہ ۱۹۳۲ء	۱۹۹۷۰۸	۰٫۷	۸۳۹۲۸	۰٫۳	۸۰۱۳۱	۰٫۳	۳۹،۵۰۷۷۷	۱۴٫۴	۳،۸۵۱۱۰	۱٫۰	۳،۸۳۰۱۸	۱٫۸	۱۷۹۶۷۶۴	۶٫۴	۶۸،۵۶۲۴۴	۲۴٫۹
[illegible]	[illegible]	۰٫۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱٫۹	[illegible]	۹٫۱	[illegible]	[illegible]

مختلف اقسام بخار سے جو اموات واقع ہوتی ہیں ان میں دق کا بخار بھی شامل ہے، جس سے تقریباً پانچ لاکھ انسان لقمۂ اجل ہوئے لیکن سب سے زیادہ ملیریا کی تباہ کاریاں ہیں جس سے صرف ایکسال میں تقریباً بیس لاکھ افراد کی زندگی کا چراغ گل ہوا، اور مختلف اسباب اموات میں تیئیس ہزار سانپ ہوئے اور سترہ ہزار خودکشی کرنیوالے بھی شامل ہیں جن میں چھ ہزار مرد اور سات ہزار عورتیں ہیں۔

مختلف اقسام بخار سے مرنیوالوں کا تناسب کل اموات کا ۵۸ فیصدی ہے۔ ملیریا کے متعلق رپورٹ میں خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے اسمیں محکمہ کی کارگذاریوں کی تفصیلات بھی شامل ہیں، ملیریا کے انسداد کے لئے حکومت کی طرف سے بعض کوششیں بھی کی گئی ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں جو رقم خرچ کی گئی ہے اس کی صوبہ وار تقسیم یہ ہے۔

دہلی	اکتیس ہزار روپے۔
بنگال	تین لاکھ روپے
سی۔پی	بیالیس ہزار روپے
بمبئی	پچپن ہزار روپے
مدراس	ستاون ہزار روپے
کرگ	سات ہزار روپے
آسام	ستر سٹھ ہزار روپے
برما	سینتالیس ہزار روپے
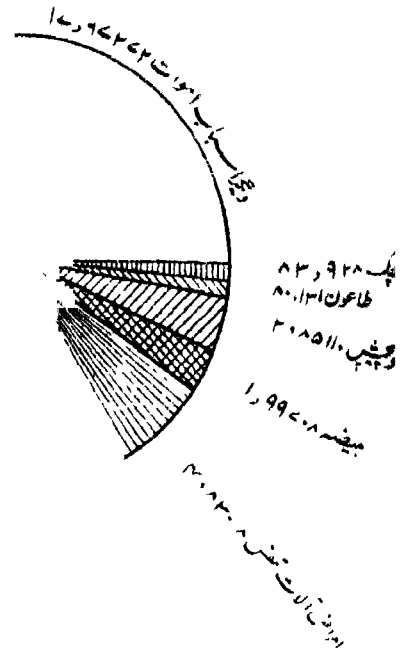
ان رقوم کا زیادہ حصہ کونین اور سنکونا کی خرید پر صرف کیا گیا، چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ ۴۴ ۲۶۲ پونڈ کونین و ۱۸۸۹ پونڈ سنکونا مفت تقسیم کی گئی، ملیریا کے متعلق رپورٹ میں یہ بھی درج ہے کہ ہر سال تقریباً دس کروڑ افراد اسمیں مبتلا ہوتے ہیں۔ مگر ہندوستانی یا جہالت کی وجہ سے اس کا مناسب تدارک نہیں کرتے۔

یہ خوفناک مرض بھی ہندوستان میں برابر بڑھ رہا ہے، اسکی ترقی کے اسباب کے بارے میں کمشنر صاحب لکھتے ہیں کہ دیہاتی رقبوں سے آبادی منتقل ہونے کی وجہ سے شہروں میں آبادی بڑھ رہی ہے اور افلاس کے ساتھ ساتھ صحت و صفائی کے اصولوں کا پورا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ سے دق بھی ترقی کر رہی ہے، رپورٹ میں جن ہسپتالوں اور صحت گاہوں کے اعداد و شمار درج کئے گئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ کم ازکم دس لاکھ افراد اسمیں مبتلا ہوئے، ہندوستان کے جن صوبوں میں یہ مرض نسبتاً بڑھ رہا ہے وہ علی الترتیب بمبئی، بنگال، اور دہلی، ہیں جہاں ۳ر۷ فیصدی اموات دق سے واقع ہو رہی ہیں، رپورٹ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کنگ جارج فنڈ کے علاوہ جو ۱۹۲۸ء میں جارج پنجم آنجہانی کی صحت یابی کے بعد قائم کیا گیا ہے کوئی انڈیا فنڈ دق کے انسداد کیلئے قائم نہیں ہے۔

ہندوستان میں اس مرض کے علاج کے لئے کل ۲۴ مقامی رضاکار ادارے ہیں اور ۲۹ ادارے ایسے ہیں جہاں باضابطہ اس مرض کا علاج ہوتا ہے، حکومت اس باب میں کیا کر رہی ہے، رپورٹ سے اس کا کچھ پتہ نہیں چلتا، اسوقت ہم نے رپورٹ پر سرسری نگاہ ڈالی ہے، ابھی بہت سی اہم ... کے علاوہ بچوں کی کثرت اموات پر اشارہ تک نہیں کیا گیا ہے، مزید تفصیلات آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائینگی۔

ہپناٹزم۔ جرّاحی اور عشق و عقل کی کارفرمائیوں کا ایک دلچسپ نقشہ

ازقلم ڈاکٹر ایل، ڈی، میڈ اور کلیفورڈ ہا بیفکس ڈاکٹر آف میڈیسن

مترجمہ:۔ جناب ظفر قریشی صاحب بی اے، دہلوی

(سہولت کی نیت سے نام اور مقام وغیر ہندوستانی ماحول میں منتقل کر دیئے گئے ہیں، مترجم)

میں مطلب ختم کرنے ہی والا تھا کہ نوکر نے آکر کہا۔ کوئی صاحب آپ سے ملاقات کرنی چاہتے ہیں
میں نے اندر آنیکی اجازت دے دی جو صاحب تشریف لائے، وہ ایک کشیدہ قامت اد ھیڑ اور کھلے رنگ
مکیل و وجیہہ آدمی تھے۔ لباس سے راجپوتانی علاقہ کے کوئی رئیس معلوم ہوتے تھے۔ چہرہ پر بڑھاپے کی آمد کے آثار کے علاوہ حال میں پیدا
جانے والی کچھ تکلیفات اور پریشانیوں کا اظہار بھی ہوتا تھا۔

" میرا نام ——— ڈاکٹر دارا ——— رانا دلجیت سنگھ ہے" نووارد نے میرے اشارہ کیساتھ ایک کرسی پر قریب ہی بیٹھتے ہوئے کہا

"مجھے آپ سے ملکر بہت خوشی ہوئی رانا صاحب"۔

رانا دلجیت نے کسی قدر مسکرا کر مصافحہ کیا اور جیب سے رومال نکال کر پیشانی کے پسینے کو پوچھتے ہوئے بغیر کسی رسمی تکلف کے معاملہ کی وضاحت
تے ہوئے میری حیرانی دُور کی :۔

" میں علاقہ جودھپور کا رہنے والا ایک ٹھاکر ہوں یعنی مقامی جاگیردار ہوں، خدا نے بہت کچھ دے رکھا ہے مگر میری ایک لڑکی ———"

SAVI-47

"کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور آپ میری امداد چاہتے ہیں"۔

"نہیں۔ ڈاکٹر صاحب۔ آپ معاملہ کو سمجھنے میں بہت جلدی
رہے ہیں، بیشک میری لڑکی ہی ہے، جس کے بارے میں آپ سے
مشورہ کرنے آیا ہوں، لیکن اسکی تکلیف اور بیماری کوئی معمولی چیز
نہیں ہے"

"اچھا آپ فرمائیے کیا معاملہ ہے"۔

"میری لڑکی پیدائشی نابینا ہے، میں ہندوستان اور ملک
بھر کے کئی معالجوں کو اسے دکھا چکا ہوں لیکن سب اسکے علاج سے
قاصر ہیں، کیونکہ اسکی آنکھیں پیدائشی طور پر نور بصارت سے محروم ہیں"

"تو جناب پھر میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں اور اسکے علاوہ
یہ کہ میں آنکھوں کے امراض کا خاص معالج بھی" "

"آپ میری رام کہانی پہلے سُن لیجئے۔ یہ تو مجھے معلوم ہے
کہ میری لڑکی، ——— اس کا نام سُربالا ہے ——— آنکھوں سے

۔۔۔ کی عمر اس کا علاج کرنا بیسود ہے لیکن مجھے اس سے کوئی پریشانی نہیں ہے کیونکہ اسے ایسی تربیت دی گئی ہے کہ وہ اپنا کام دیہاتی کے ۔۔۔ کے ساتھ کر سکتی ہے جس قدر سہانے لوگ کر سکتے ہیں۔ گھر کا کام کاج گھوڑے کی سواری، پیانو بجانا، سینا پرونا سب وہ کر سکتی ہے "پھر کیا شکایت ہے آپکو"

"میں ابھی بتاتا ہوں اس سے پہلے کچھ اور سن لیجئے" ——— "میں جس جگہ رہتا ہوں وہ ایک دیہاتی علاقہ ہے، سربالا ۔۔۔ کی چہل پہل سے بہت گھبراتی ہے بلکہ اسکی عصبی حالت دگرگوں ہو جاتی ہے۔ خیر مختصر یہ ہے کہ میں جس جگہ رہتا ہوں ایک صاحب کچھ عرصہ ہوا ۔۔۔ ہے تھے ان کا نام دھیرج سنگھ ہے، بالکل نادار اور مفلس آدمی ہے، عمر پچاس کے لگ بھگ ہے اور آپکو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ وہ اس کمن سالی کے ۔۔۔ اس وجہ سے کہ میری لڑکی میرے فوت ہونے پر جاگیر کی مالک ہوگی، کیونکہ میں نے بھی اسکے بارے میں وصیت کر دی ہے وہ شخص میری لڑکی سے ۔۔۔ کرنیکے درپے ہے۔ میری لڑکی ایک روز گھوڑے پر سوار جا رہی تھی کہ ندی کے قریب گھوڑا بدک گیا، اور وہ گر کر ندی میں جانے ہی والی تھی کہ یہ شخص ۔۔۔ کے کنارے بیٹھا مچھلی کا شکار کر رہا تھا، دوڑ کر آگے بڑھا اور اسے گرنے سے بچا لیا۔ میں اسکی اس مہربانی کا بہت شکرگزار ہوں لیکن اس سے زیادہ ۔۔۔ سکتا ہوں۔ لیکن مجھے یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص مسمریزم جانتا ہے اور اس نے میری لڑکی پر مسمریزم کا سحر کر دیا ہے اور وہ اس کا خیال دل سے نہیں ہٹا سکتی ۔۔۔ معلوم ہے کہ اگر اسکی شادی اس روپے کے لالچی سے کر دیگئی تو دولت، عزت کے علاوہ لڑکی کی صحت اور راحت و آرام بھی قربان ہو جائیگا۔"

"یہ معاملہ اس قدر حیرت انگیز معلوم ہوتا ہے کہ میں اسمیں کچھ نہیں کر سکتا، کیونکہ میں جس لڑکی سے واقف نہیں اس پر کس طرح اثر ڈال سکتا ۔۔۔ لیکن آپ کی لڑکی آپ کی فرمانبردار ضرور ہوگی۔ اس سے کہیئے اور اونچ نیچ سمجھائیے کہ بوڑھے مفلس انسان سے شادی کرکے وہ کیا لیگی۔ وہ ضرور ۔۔۔ مانیگی۔"

"اگر آپ کو معلوم ہوتا ———" رانا دلجیت نے ایک سرد آہ بھر کر میری کرسی کے قریب آتے ہوئے کہا ——— "کہ اس شخص نے لڑکی کی حالت ۔۔۔ بدل دی ہے۔ ہم نے آجتک سربالا کو اپنا غیر مطیع نہیں پایا تھا جس طرح کہتے تھے وہ کرتی تھی مگر اب یہ حالت ہے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس کا اُلٹا ۔۔۔ ہے۔ وہ اس بات پر تُلی ہوئی ہے کہ اگر شادی کرونگی تو اُسی سے کرونگی۔"

"تو آپ کچھ عرصہ کے لئے لڑکی کو کسی دوسرے مقام پر بھیجدیجئے، فاصلہ کی وجہ سے اور جدائی کی وجہ سے اس کا اثر رفتہ رفتہ کم ہو جائیگا۔"

"میں نے یہ سب کچھ کرکے دیکھ لیا ہے۔ لیکن اگر میں سربالا کو دُنیا کے دوسرے سرے پر لیجاؤں تو وہ اس منحوس بوڑھے مفلس کی مسمریزم ۔۔۔ کی طاقت سے باہر نہیں رہ سکتی"

"تو پھر آپ یہ فیصلہ کر دیجئے کہ اگر اس نے آپکی لڑکی سے شادی کی تو وصیت توڑ کر آپ تمام املاک سے اسے اور اسکے خاوند کو محروم کر دینگے۔"

"مگر میں ایسا کیونکر کر سکونگا، وہ میری چاہیتی بیٹی ہے جب تک اسکی ماں زندہ ہے ایسا کرنیکا خیال بھی نہیں کر سکتا۔ وہ ہماری اکلوتی ۔۔۔، ہمارے آگے پیچھے اور کوئی ہے نہیں، جائداد اور روپیہ تو اسی کو جائیگا، لیکن میں اسے مرا ہوا دیکھنا پسند کرونگا بہ نسبت اسکے وہ اس منحوس ۔۔۔ کی بیوی بنے۔"

"تو جناب، میں ان حالات میں کیا کر سکتا ہوں"

"آپ ایک دو روز کے لئے میرے ہاں آکر رہیئے اور لڑکی سے ملاقات کیجئے اور معاملات کو خود دیکھئے پھر کوئی فیصلہ کیجئے گا۔ میں آپ کا نام سنکر ۔۔۔ اور مجھی مایوسی ہوگی اگر آپ نے مجھے امداد دینے سے انکار کر دیا۔"

میں نے کچھ تامل کے بعد پتہ درج نوٹ کر لیا اور یہ فیصلہ کیا کہ سنیچر کی رات کو دہلی سے روانہ ہونگا، اور جودھپور پہونچکر تار دیدونگا وہ سواری ۔۔۔ کر دینگے

میں نے ان سے یہ بھی وعدہ لے لیا کہ وہ میرا تعارف صرف ایک معمولی دوست کی طرح کرائیں اور ڈاکٹر کے نام سے مخاطب کریں، جب یہ بات ۔۔۔ طے ہوگئے تو میں نے رخصت چاہی اور رانا صاحب بھی بظاہر بہت مطمئن ہو کر میرے مطب سے رخصت ہوئے۔

(۲)

رانا صاحب اسٹیشن پر موجود تھے، انکے چہرے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ حال ہی میں کسی پریشانی کا شکار ہو گئے ہیں اور کوئی خاص معاملہ پیدا ہوا ہے۔ میں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا آپ پہلے روانہ ہو جائیے راستہ میں باتیں کرونگا۔

چنانچہ انکی موٹر میں بیٹھکر میں روانہ ہوا۔ راستہ میں راناؔ نے بتایا کہ معاملے نے ایک نازک صورت اختیار کر لی ہے اور وہ یہ ہے کہ سُربالا نے کھانا، سونا، راحت آرام، بولنا چالنا سب چھوڑ دیا ہے، چند روز ہوئے کہ اسکے عاشق نے اور اس نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن عین وقت پر معلوم ہو جانے سے کامیابی نہ ہوئی، جس رات کو فرار ہونیکی تجویز تھی سُربالا گھر سے نکلی سخت بارش ہو رہی تھی، مگر وہ نہایت اطمینان سے بھیگتی ہوئی جنگل میں پہنچ گئی جہاں ملنے کا وعدہ کیا تھا، میں نے جاکر اسے دیکھا کہ وہ ایک درخت سے کمر لگائے کھڑی ہے، اسکی بے نور آنکھوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ نشہ میں ہے یا نیند میں ہے اور اس پر سونے کی کیفیت طاری ہے، میں نے اسے گھر چلنے کو کہا تو اس بُری طرح پیش آئی کہ مجھے حیرت ہوتی ہے لیکن میں نے بھی سمجھ لیا کہ اسمیں کیا قصور ہے، وہ اپنے آپے میں نہیں ہے، بہرکیف میں نے نوکروں کی مدد سے اسے گھر میں لاکر رکھا۔

دوسرے روز دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ دھیرج سنگھ اپنا بوریا بستر باندھ کر روانہ ہو گیا ہے، کرایہ دار کا کرایہ اور آس پاس کا قرضہ چھوڑ گیا ہے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں گیا ہے، جب سے وہ گیا ہے میری پیاری لڑکی کی حالت بہت خراب ہے وہ سوتی بھی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیہوش ہے تین روز سے ذرا سا کھانا بھی نہیں کھایا ہے، اور سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ چلنے سے کچھ عرصہ پہلے دھیرج سنگھ نے اسکے ہاتھ میں ایک چوڑی سونگے کی بنی ہوئی پہنا دی تھی اور یہ کہدیا تھا کہ اس پر اس نے مسمریزم کر دیا ہے، اسے جبتک اپنے ہاتھ میں رکھیگی وہ اسے ہمیشہ اپنے پاس پائیگی اور فاصلہ ان کے درمیان خلیج فراق حائل نہیں کر سکیگا۔

سُربالا ہر وقت اپنی آنکھیں اس چوڑی کی طرف رکھتی ہے اسے چومتی ہے، ہنستی ہے اور دیوانگی کی دوسری حرکات کرتی ہے، ہم نے ایک دفعہ اسے چوڑی سے محروم بھی کر دیا جسکی کہانی یہ ہے کہ وہ غشی کی حالت میں صوفہ پر پڑی ہوئی تھی کہ اسکی ماں نے چوڑی نکال کر اپنے کپڑونکی الماری میں چھپا دی، جب اُسے ہوش آیا تو سب سے پہلے اپنے ہاتھ کو ٹٹولا اور جب چوڑی نہ پائی تو ادھر اُدھر دیکھا اور پھر سیدھی اس کمرے میں گئی جہاں اسکی ماں کی کپڑونکی الماری رکھی تھی، جاکر الماری کھولنے کی کوشش کی مگر اسمیں تالا لگا ہوا تھا، آکر ماں سے کہا کہ کنجی دیدو، ماں نے کہا تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ تمہاری چوڑی میں نے اس جگہ چھپائی ہے، کہنے لگی ہمیں سب معلوم ہو جاتا ہے، ایک روشنی سی مجھے دکھائی دی، اگرچہ میں اور کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتی مگر وہ روشنی مجھے راستہ دکھاتی ہوئی اس جگہ لائی ہے اسکی ماں نے کہا کہ میں چوڑی ہرگز نہیں دونگی، لیکن لڑکی نے اصرار کیا اور کہا کہ اگر نہ دوگی تو میں دیوانی ہو جاؤنگی اور دیوانگی کی سی کیفیت واقعی طاری ہونے لگی تو اس نے نکال کر آخرکار دیدی، چوڑی ہاتھ میں لیکر اس نے اس بے تابی سے چوما اور خوشی سے ناچی کہ گویا اس کا عاشق اسے مل گیا تھا ——— مگر جب سے وہ گیا ہے اسکی حالت خراب ہوتی جارہی ہے، سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہے، کھانا پینا تو کجا سونے سے بھی جاتی رہی۔ رفتہ رفتہ وہ مر رہی ہے، خدا کیلئے اسے بچائیے ——— آہ ———!"

میں نے رانا صاحب کو تسلی دی اور مختلف طریقوں سے انکے دل کو ڈھارس دیتا رہا، آخرکار ہم انکے مکان پر پہونچ گئے، ایک چوبدار دوڑتا ہوا آیا اور کار کا دروازہ کھول کر سلام کیا، میرا سامان اندر لیجایا گیا، اور ہم ڈرائنگ روم میں جاکر بیٹھے، رانا صاحب نے نوکر سے کہا کہ رانی صاحبہ کو ہمارے آنے کی خبر دو

(۳)

تھوڑی دیر بعد رانی صاحبہ تشریف لائیں، ایک دراز قد خوبصورت عورت تھیں آنکھوں سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ روتے روتے ابھی خشک ہوئی ہیں میں نے پوچھا "سرو کی طبیعت اب کیسی ہے؟"

ماں نے اپنی بچی کی خراب حالت پر سرد آہ بھر کر کہا "ہوتی کیسی، جیسی چھوڑ گئے تھے ویسی ہی ہے، کچھ کھایا پیا نہیں، بس روتی ہے یا بیہوش ہو جاتی ہے"

میں نے کہا "آپ مجھے اُسکے کمرہ میں لے چلئے میں اسکی حالت دیکھنا چاہتا ہوں"

رانی صاحبہ نے کہا ضرور چلئے، مگر آواز نہ ہونے پائے، آپ جانتے ہیں کہ وہ جنہیں اندھی ہے دیکھ تو سکتی نہیں، لیکن اگر آپ آہستہ چلیں تو [illegible] دیکھ سکتے ہیں اسے معلوم بھی نہیں ہوگا۔

میں نے سُربالا کے کمرے میں پہلے [illegible] اسکی ماں مجھے اسکے کمرہ میں لے گئی۔

[illegible]

سامنے اسکی نبض دیکھی جو بہت ہی آہستہ آہستہ چل رہی تھی ، اسکے سانس کو قریب سے دیکھا تو وہ بھی بہت آہستہ آہستہ آرہا تھا ۔ دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے اور اسکی ہتیلی میں مونگے کی بنی ہوئی ایک چوڑی تھی جو گلے کے نیچے رہنے کی وجہ سے اپنا نشان خوبصورت رخسار پر چھوڑ چکی تھی ، میں ابھی اسے دیکھنے بھی نہ پایا تھا کہ یکایک وہ چونک پڑی اور میری طرف اس طرح دیکھا گویا اسکی بھیانک آنکھوں میں روشنی پیدا ہوگئی تھی۔

"یہاں کون ہے !"

"میں ہوں ، پیاری بیٹی سر بالا" اسکی ماں نے قریب آتے ہوئے کہا ۔

"نہیں ، اس کمرہ میں کوئی اور بھی ہے"

میری طرف وہ اس طرح بڑھی کہ گویا آنکھوں سے دیکھ سکتی ہے ۔ میری طرف اپنی بھدی اور بھیانک آنکھیں کرکے کہا "آپ کون ہیں ——— ماں یہ کون ہیں یہ یہاں کیا کر رہے ہیں ۔ کس نے میرے جسم کو ہاتھ لگایا تھا"

ماں نے جواب دیا "بیٹی ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے یہ تمہارے پتا کے دوست ہیں"

"اور تمہارا بھی خیر خواہ ہوں" میں نے بات کاٹ کر کہا ۔

"مگر تم کون ہو"

"میں ایک ڈاکٹر ہوں" میں نے سوچا چھپانے سے کوئی نتیجہ نہیں ہوگا ۔

"میں ڈاکٹروں سے سخت نفرت کرتی ہوں"

"کوئی حرج نہیں ، لیکن میں تمہیں دوا دینے نہیں آیا ہوں ، تمہارے پتا جی سے ملنے آیا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تمہیں بھی کچھ تکلیف ہے"

"ہاں ضرور ہے مگر تم اسے اچھا نہیں کر سکتے"

"نہیں میں ہر مرض کو دور کر سکتا ہوں"

"مگر تم کون ہو؟"

"تم اسے اچھا نہیں کر سکتے ، میرا دل خون ہو رہا ہے گویا اسمیں چھید ہوگیا ہو اور خون رس رہا ہے"

"یہ تمہارا خیال ہے"

"مجھے بالکل یقین ہے ——— ماں یہ ڈاکٹر میرا علاج کرنے نہیں میری چوڑی لینے کیلئے یہاں آئے ہیں"

"نہیں بیٹی میں تمہاری چوڑی لیکر کیا کروں گا ، میں تمہاری چوڑی نہیں لونگا ۔"

میرے اس کہنے کا اثر بہت اچھا ہوا اور اس نے چوڑی کو بہت جوش سے رخساروں سے لگا کر کہا "اگر یہ بات ہے تو آپ بہت اچھے آدمی ہیں ، اگر میری چوڑی نہ لیں تو اس صوفہ پر بیٹھئے"

میں بیٹھ گیا اور کہا "تمہیں کیا تکلیف ہے بیٹی"

"کچھ نہیں ۔ بس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل خون ہو ہو کر بہہ رہا ہے مجھے ایک شخص سے جسکا نام دھیرج سنگھ ہے کوئی مہینہ سوا مہینہ سے عشق ہوگیا ۔ اس نے میرا دل بالکل نکال لیا ہے ۔"

"مگر وہ تو نہایت بدمعاش آدمی ہے"

"مجھے اس سے غرض نہیں کہ وہ بدمعاش ہے یا نیک معاش ، میں تو صرف اتنا جانتی ہوں کہ مجھے اسکی ضرورت ہے ، میں اسکے بغیر بے حقیقت ہوں ، وہ اگر مجھے مل گیا تو سب کچھ ہے ، وہ کیسا ہی ہو کیسے میرے لئے وہ دھیرج سنگھ ہے"

"وہ بڈھا ، بدصورت ، بدطینت اور مفلس آدمی ہے ، تم اسے دیکھ نہیں سکتیں ورنہ اس قدر نفرت کرتیں کہ کبھی اس کا نام نہ لے سکتیں"

"مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ اس سے بھی زیادہ خراب ہو گر کیا کروں دل اسکے خیال سے محروم نہیں رہنا چاہتا"

"مگر تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا"

"میں کھانا کھا ہی نہیں سکتی۔ بس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اندر سے کوئی حلق پکڑ لیتا ہے۔"

"نہیں تمہارا یہ خیال غلط ہے۔ تم میرے کہنے سے کچھ نہ کچھ ضرور کھاؤ گی۔"

"آپ مجھے مجبور نہیں کر سکتے"

"نہیں میں اصرار کروں گا اور تم ضرور کھاؤ گی"

"آپ زور دینے والے کون، میں اپنے ماں باپ کی بات ماننے کے لئے اب تک مجبور رہی نہیں، آپ تو چیز کیا ہیں۔"

میں ضرور کھلاؤں گا اور تمہارے دماغ سے اس خبیث کا اثر دور کر دوں گا جس نے تمہیں اس حالت میں پہونچا دیا ہے"

"اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی مسمریزم کرنا جانتے ہیں اور میرے دھیرج کا اثر میرے دل سے اُتارنے کی کوشش میں ہیں۔"

"میری مرضی کے بغیر تم باہر نہیں جا سکتیں" میں نے تحکمانہ لہجہ میں کہا اور رانی صاحبہ کی طرف دیکھ کر کہا "سُربالا کے لئے کچھ کھانے کا انتظام کیجئے میں اُسے لیکر نیچے آتا ہوں۔"

"لیکن آپ میری چوڑی چھین لیں گے"

"نہیں، اگر تم نے کچھ نہ کھایا تو ضرور چھین لوں گا لیکن اگر میرے کہنے سے ذرا سا کچھ کھانا کھا لیا تو وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں پہونچنے دوں گا۔"

میں نے ماں کو اشارہ کیا اور وہ نیچے چلی گئیں، میں لڑکی کو سہارا دیکر نیچے لایا اور ایک میں لیجا کر کچھ بسکٹ اور ایک گلاس دودھ کا پلایا۔ لڑکی نے یہ سب چیزیں اس قدر بددلی اور سخت کرب کیساتھ نگلیں گویا وہ کڑوی چیزیں تھیں، مگر میں نے سخت اصرار کرنے اور بعض وقت سختی کیساتھ جھڑکنے یہ ضرور سمجھ لیا کہ اس پر حکم چلائے بغیر کوئی اثر اندازی نہیں ہو سکتی، اسلئے نرم بات کرنیسے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

کھانیکے کچھ دیر بعد لڑکی کہنے لگی کہ مجھے کھانا کھا کر ذرا آرام معلوم ہوا ہے۔

میں نے کہا تم تو بڑی بیوقوف ہو جو کھانے سے گریز کرتی ہو۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ تھوڑی دیر میں اور کھانا تمہارے لئے تیار کراؤں گا

اسکے بعد میں نے پوچھا کہ یہ چوڑی کس نے دی، اور کیوں دی، سربالا نے اس طرح صفائی سے کہا کہ گویا اسے اپنے لفظوں کا کچھ احساس ہی نہیں ہے۔

"یہ میرے عاشق زار دھیرج سنگھ نے دی ہے اور کہا ہے کہ جب تک میرے پاس یہ رہیگی، میں اسکے پریم کی دیوانی رہونگی، میں اگر اسے علیحدہ کرنا بھی چاہوں تو نہیں کر سکتی۔ اس شخص میں لاکھ برائیاں ہیں مگر میں اپنے دل کی حالت کیسے تمہیں سمجھاؤں بس ایسا سمجھ لو کہ دل خون ہو رہا ہے"

"تو کیا اسے بلا دیا جائے پھر تو شانتی معلوم ہوگی۔"

میں نہیں جانتی کہ اسکے آجانے سے بھی مجھے آرام دل محسوس ہوگا یا نہیں، لوگ کہتے ہیں کہ اگر عاشق و معشوق ملجائیں تو دل کو تسلی ہوتی ہے میں نہیں کہہ سکتی کہ میری حالت بھی درست ہو جائیگی یا نہیں۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ اس نے مجھ پر کوئی جادو کر دیا ہے یا کیا بات ہے، لیکن یہ ضرور جانتی ہوں کہ میرا دل اسکے بغیر ہوا میں اچھلتا معلوم دیتا ہے، جب سے وہ گیا ہے دل بےچین اور دنیا اندھیر ہے۔" ڈاکٹر صاحب کیا آپ میرے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔"

"بیشک کچھ نہ کچھ ضرور کر سکتا ہوں، اس سے پہلے کہ میں کچھ کروں سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ تم آرام کی نیند سو جاؤ، اس کا میں انتظام کئے دیتا ہوں تمہاری ماں سے اسکے بارے میں ابھی کہتا ہوں۔"

لڑکی بار بار سُرخ مونگے کی چوڑی لبوں سے لگا کر چومتی اور انگلیوں سے اسکو چھو کر مزہ لیتی تھی اور ایسا کرنے میں اسے کوئی حجاب بھی محسوس نہ ہو رہا تھا وہ اپنے آپے میں تھی ہی نہیں۔ میں نے اسکے سونیکا انتظام کرایا اور سونے سے پہلے ایک گلاس میں آرام لانے اور گہری نیند سلانے والی دوا کے چند قطرے ملا دئے، جب وہ بالکل آرام کی نیند سو گئی اور مجھے قدرے اطمینان ہوا تو اُسکے والدین سے آکر ملاقات کی۔

میں نے کہا "معاملہ بالکل آسان نہیں ہے۔ مسمریزم کا اثر بہت بُری طرح ہوا ہے اور اس کا دور ہونا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی

ہیں نا اُمید نہیں ہوں، اس منحوس نے تو اپنا کام پورا کر ہی دیا ہے، مگر میں بھی اس کا علاج مکمل کر دونگا، پہلے ذرا بچی اچھی ہو جائے"

(۴)

رات بالکل آرام و اطمینان کیساتھ گذری۔ کوئی نو بجے ہونگے۔ میں اور رانا صاحب بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ یکایک رانی صاحبہ گھبرائی ہوئی آئیں اور کہنے لگیں کہ میں نے سوتی ہوئی لڑکی کے ہاتھ میں چوڑی نکال کر ایک فقیرنی کو دیدی ہے، جو ابھی ابھی ہمارے بنگلے کے پاس سے گذر رہی ہے۔ رانا صاحب کسی قدر خفا ہو کر کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا، میں کماری سر بالا سے وعدہ کر چکا ہوں کہ انکی چوڑی بالکل محفوظ رہیگی۔ یہ تم نے کیا غضب کیا کہ ایسے ... کے حوالہ کر دیا، ابھی ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یکایک ہم نے دیکھا کہ سُر بالا اپنے خواب کے کپڑے پہنے بنگلہ کے احاطہ میں سے دوڑتی ہوئی پھاٹک کی طرف جا رہی ہے۔ ہم حیران رہ گئے کہ اندھیرے میں اسے راستہ کیسے مل رہا ہے۔ لیکن میں سمجھ گیا کہ نیند کی حالت میں ہے۔ میں نے سب کو خاموش رہنے اور اس لڑکی کی نقل و حرکت دیکھنے کی صلاح دی۔ چنانچہ ہم اسکے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے۔ لڑکی پھاٹک عبور کر کے آخر کار ایک پگڈنڈی پر سے ہوتی ہوئی ... کے کوارٹر تک پہونچی اور ایکدم اندر داخل ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ سائیس ... رسا تیسنی رات کا کھانا کھا رہے تھے اور ایک بڑھیا جو لباس اور وضع قطع سے ... کارن معلوم دے رہی تھی، پاس بیٹھی تھی، اسکے پاس ایک چھوٹا سا بچہ تھا جسکو ... میں سونے کی وہ چوڑی تھی جسے لینے کیلئے سُر بالا دیوانہ وار آ رہی تھی۔ بغیر کسی ... گفتگو کے یا پوچھے گچھے سر بالا نے لڑکی کے ہاتھ میں سے چوڑی نکال لی اور ... میں پہنکر جس طرح آئی تھی اسی طرح واپس لوٹ گئی۔ مجھے یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ راستہ ... جھری اور کنکر وغیرہ اسکی نیند کا طلسم نہیں توڑ سکے اور وہ جس طرح آئی تھی اسی راستہ سے واپس آکر اپنے پلنگ پر لیٹ گئی، چادر اوڑھ لی اور پھر خراٹے لینے لگی ... تین بجے یکایک اسکی آنکھ کھلی، اتفاقاً میں ہی قریب تھا۔ کہنے لگی آپ میری طرف ... دیکھ رہے تھے، میں نے کہا کیونکہ تم کو تکلیف ہے، لاؤ ذرا اپنا ہاتھ میرے ... میں دو، میں تمہاری نبض دیکھوں"۔

"ہم سب اسکے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے"

سُر بالا بولی "میں اپنا ہاتھ اب کسی کے ہاتھ میں نہیں دونگی، تم جادو ... کرو گے، دھیرج سنگھ نے بھی اپنی مرضی اور طاقت سے مجھے مغلوب کرنیکے لئے ... چال کئی دفعہ چلی تھی، اب میں مسمریزم ہرگز نہیں کرنے دونگی"۔

میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ تم کو ڈرنا نہیں چاہئے، میں مسمریزم ہرگز نہیں کرونگا، بادل ناخواستہ اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیدیا۔ میں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور آہستہ آہستہ اُسے تھپکا تو کہنے لگی مجھے کچھ آرام معلوم ہوتا ہے، دل کی دھڑکن ذرا کم معلوم ہوتی ہے۔ میں نے کھانسنے کے لئے پوچھا تو کہنے لگی ... سمجھتا ہے، میں نے کہا یہ بیوقوفی ہے، اس خیال کو دل سے نکال دو۔ کئی دفعہ کے اصرار اور تحکمانہ انداز خطاب سے میں نے اسے ایک گلاس دودھ پلایا اور اسکی ... قدرے سکون ہوا، میں نے اسے بستر پر لیٹ جانیکی تاکید کی، اور وہ ایکبار پھر سو گئی۔

میں اسکے پلنگ کے پاس اسکی ماں کو چھوڑ کر باہر آیا، اور رانا صاحب سے ملاقات کی تو وہ بیچارے ساری ساری رات جاگنے کے عادی ہو گئے تھے اور آج ... عجیب و غریب واقعہ نے تو انکی نیند کوسوں بھگا دی تھی۔ مجھ سے پوچھنے لگے کہ اب میری کیا رائے ہے۔

میں نے جواب دیا کہ معاملہ اس قدر پیچیدہ صورت اختیار کر چکا ہے کہ میں ابھی تک کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا ہوں، ہاں یہ ضرور ہے کہ میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ اندھے پن نے اس لڑکی کے دماغی مرض کو اور بھی بڑھا دیا ہے اگر ایسا ممکن ہو کہ اسکی توجہ کسی اور طرف منعطف کرا سکوں تو کسی قدر امید ہے کہ ہم معاملہ کو سلجھا سکیں گے لڑکی نے مجھے بتایا تھا کہ اگر میں آگ یا سورج یا اور کسی روشنی کی طرف دیکھوں تو میری آنکھوں میں ایک ایسی قوت عود کرنے لگتی ہے اگر بصارت کا بعید ترین عنصر کہیں تو شاید بجا ہوگا، اگرچہ آپ اسکی آنکھوں کا علاج کرانے کی فکر میں یورپ تک ہو آئے ہیں اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ ... کا سہا لگا ہونا ناممکن ہے لیکن پھر بھی میں اسکی آنکھیں سورج کی روشنی میں دیکھنا چاہتا ہوں، اسکے بعد فیصلہ کر سکونگا کہ آیا میں ... خیال ...

کام کر رہا ہوں وہ کس حد تک عقل کے مطابق ہے۔

میں اسی قسم کی باتیں کرتے کرتے سو گیا۔

(۵)

ایک دن میں صبح کو گیارہ بجے کمرے میں بیٹھا ہوا سردیوں کے سورج کی دل لبھانے والی دھوپ میں سک رہا تھا کہ سربالا نئے کپڑے پہنے اور بہت خوبصورت بال بنائے ہوئے کمرہ میں داخل ہوئی، میں نے اسکا ہاتھ، ہاتھ میں لیکر کہا کہ اب طبیعت کیسی ہے۔

بولی اب قدرے بہتر ہے۔ آپ نے مجھے بہت اچھا کر دیا ہے، مجھ پر جو اثر ہوا تھا، اسے آپکی طاقتور قوت ارادی نے شکست دینی شروع کر دی ہے

"مگر میں ایک بہت بڑی مدد تمہاری کرنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک خاص خیال کے ماتحت میں تمہاری آنکھوں کا معائنہ کرنا چاہتا ہوں اگر تم اسکی اجازت دیدو۔"

"ضرور دیکھیئے۔ مگر وہ بہت بھیانک اور بھدی چیزیں ہیں، آپ انہیں دیکھکر کیا کرینگے"

میں نے کہا آپ فکر نہ کریں، مجھے جو دیکھنا ہے وہ دیکھ لینے دیجیئے۔"

میں نے اسے سورج کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونے کے لئے کہا۔ سورج کی طرف اس نے سفید ڈھیلے کر دیئے، سورج کی چمک سے وہ ذرا آنکھیں میچنے لگی۔ میں نے پپوٹے الٹ کر آنکھوں کا معائنہ کیا اور جس خیال کے ماتحت کام کر رہا تھا اسے قریب قریب درست پایا، میں نے دیکھا کہ آنکھ کے کوئے کے پاس ایک ذرا سی جگہ اٹھی ہوئی سی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سے اس آنکھ پر ایک جھلی بنتی چلی گئی ہے جس نے پتلی اور نیچے کی ساری آنکھ کو ڈھک لیا ہے، اگر اس جگہ سے آپریشن کر دیا جائے، اور سامنے کی جو جھلی آکر پردہ بنگئی ہے اسے دور کر دیا جائے تو نیچے دبی ہوئی آنکھ نکل سکتی ہے۔

میں نے اسکے بارے میں سربالا سے کافی دیر تک باتیں کی، جس سے وہ خوشی سے ناچنے لگی اور بصارت واپس آنیکی خوشی میں دھیرج اور صفا کی شوخ چوڑی وغیرہ سب کا خیال بھول گئی۔

اسکے بعد میں نے اسکے ماں باپ سے اپریشن کرنے کی وجوہ بیان کیں اور کہا کہ مجھے تین باتیں اپنے خیال کی تائید میں دکھائی دیتی ہیں، پہلی چیز تو یہ کہ سورج یا تیز آگ کی طرف دیکھنے سے اسکی آنکھوں میں روشنی آتی معلوم ہوتی ہے، دوسرے یہ کہ وہ روشنی کی چمک سے آنکھیں جھپکانے لگتی ہے، تیسرے یہ کہ میں نے معائنہ کرکے یہ معلوم کر لیا ہے کہ اسکی آنکھ کے سامنے جھلی کا حجاب پڑ گیا ہے اور اگر اسے دور کر دیا جائے تو کافی حد تک یقین ہوتا ہے کہ نیچے سے ایک کامل خوبصورت آنکھ نکل آئیگی۔

رانی صاحبہ نے پہلے تو بہت حیل حجت کی، لیکن میرے سمجھانے پر اور یہ کہنے پر کہ سربالا کو آپریشن سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی، کیونکہ کوکین کے ذریعہ آنکھ سُن کر دیجائیگی۔ وہ راضی ہو گئیں۔

میں اپنے اوزار اور آلات وغیرہ لینے کے لئے دوسرے روز دہلی روانہ ہو گیا اور آخرکار پھر واپس آیا۔

اپریشن نہایت معمولی تھا۔ میں نے اسے روشنی کی طرف منہ کرکے ایک آرام کرسی پر لٹا دیا اور پہلی بار سید ہی آنکھ کا اپریشن کیا۔

میں نے جس جگہ گانٹھ سی پڑی ہوئی دیکھی تھی، اسکو نشتر سے چھیڑا۔ وہ دراصل کئی ریشوں کا ایک مجموعہ تھا، یہ ریشے جھلی اور جالی کی سی صورت میں تمام آنکھ پر چھا گئے تھے، میں نے آہستہ آہستہ سارے جال کو کاٹ ڈالا، لڑکی نے پہلی ایک چیخ کے بعد اور کوئی تکلیف ظاہر نہیں کی، جب آپریشن ختم ہو گیا تو میں دیکھکر خوشی سے بلیوں اچھل پڑا کہ میرا خیال بالکل صحیح نکلا، غلاف کے ہٹتے ہی نیچے سے ایک خوبصورت آنکھ نکل آئی، جونہی لڑکی نے سورج کی طرف دیکھا وہ خوشی سے چلا اٹھی۔

"اوہو اب میں دیکھ سکتی ہوں۔ —————— ہاں، ہاں میں اب اندھی نہیں رہی، مگر مجھے یہ اندھیرا کیسا دکھائی دے رہا ہے یہ بہاڑ سے میری طرف بڑھے چلے آ رہے ہیں —————— اوہو یہ سب چیزیں میری کیا ہیں۔ رنگ کسے کہتے ہیں، یہ گھنٹیوں کی آواز کا سُر کہاں کہاں سے میرے کانوں میں گھسا چلا آ رہا ہے"

وہ خوشی سے اس قدر دیوانی ہو گئی اور کمزوری نے اسے ایسا نڈھال کر دیا کہ آخرکار بیہوش ہو کر کرسی پر لیٹ گئی، میں نے طاقت بحال کی دوا دی اور آنکھ پر پٹی باندھکر اسے اسکے کمرے میں پہونچا دیا۔

ایک ہفتہ کے بعد اسکی آنکھ کی پٹی کھولی گئی مگر ابھی تک اسکی قوت بینائی واپس نہیں آئی تھی، اسکی وجہ یہ تھی کہ اسکی آنکھ کو دیکھنے کی طاقت
لینا نہیں آتا تھا۔ فوکس کرنا، یعنی کسی چیز نگاہ پر نظر جمانا اور فاصلہ سے بینائی کو نسبت دینا بہت عرصہ کی مشق کے بعد آنیکا کام تھا جس طرح
آہستہ آہستہ اپنی آنکھ کا پورا فعل درست کرتا ہے، اسی طرح اسنے بھی اپنی آنکھ کی طاقت بینائی بھی رفتہ رفتہ پیدا کرلی۔
کوئی مہینہ سوا مہینہ بعد اسکی دوسری آنکھ کا بھی اپریشن ہوگیا اور اب وہ بالکل صحیح وسالم خوبصورت دیدہ و بینا لڑکی ہوگئی۔

(۶)

ماں باپ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا، خود لڑکی کو اپنی بصارت کے حاصل ہوجانے پر جس قدر مسرت ہوئی اس نے اسکی صحت پر بہت اچھا
اثر کیا جیسا کہ میرا خیال تھا اس نے اس عرصہ میں کبھی دہیرج کا نام بھی نہ لیا اور رفتہ رفتہ اسکے دل سے اس شخص کا تصور اور اس خوفناک
...ارہا۔

ایک دن میں اپنے مطب میں بیٹھا ہوا تھا کہ رانا صاحب ایک چھوٹا سا ڈبہ لئے ہوئے آئے اور اسے میز پر رکھتے ہوئے کہا یہ آپ کو سُربالا
...یا ہے، میں نے مزاج پرسی کرنیکے بعد اپنے مریض کے حالات پوچھے۔ کہنے لگے کہ حال ہی میں جو واقعہ ہوا ہے اسے ضرور سن لیجئے، ایکدن سُربالا
...ں ایک سہیلی جنگل میں سیر کرنیکے لئے نکل گئے، واپسی میں سڑک پر دہی
...ش دھیرج ملا اور اس نے سربالا کا ہاتھ پکڑ لیا، اور مزاج پوچھنے لگا
...ہیلی نے بتایا کہ جونہی اس نے سُربالا کا ہاتھ پکڑا وہ غصہ میں بھر کر پیچھے
...ٹی اور کہنے لگی کہ تم کون ہو، اور مجھ سے کیا چاہتے ہو۔ وہ بولا میں
...پرانا عاشق ہوں، نام پتہ وغیرہ بتایا۔ سُربالا نے نفرت کا اظہار
...ہوئے کہا "میں ہرگز تم جیسے آدمی سے محبت نہیں کرسکتی، تمہاری
...ں سے بدمعاشی اور شرارت ٹپکتی ہے، دُور ہو جاؤ میری آنکھوں
...سامنے سے"

"میں ہرگز تم جیسے آدمی سے محبت نہیں کرسکتی"

وہ اسے جھٹک کر گھر واپس آگئی، بعد میں معلوم ہوا کہ پولس نے
...شخص کو جعلسازی کے کسی معاملہ میں گرفتار کرلیا، پولس عرصہ سے
...تلاش میں تھی، اور شروع میں جو وہ غائب ہوا تھا اسکی وجہ بھی یہ تھی
...پولس کی نظروں سے بچنا چاہتا تھا۔ مگر آخرکار اسے جیل کی ہوا کھانی
...ی۔

رانا دیجیت سنگھ کے جانیکے بعد میں نے انکے لائے ہوئے
...ل کو کھول کر دیکھا۔
پارسل میں وہی سُرخ مونگے کی چوڑی تھی۔

امراضِ خبیثہ کی روک تھام
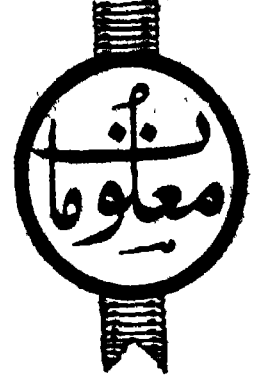
سویڈن میں ۱۹۱۹ء میں امراضِ خبیثہ (سوزاک و آتشک) کی روک تھام کیلئے جو قوانین بنائے گئے تھے، وہ مندرجہ ذیل ہیں :۔

(۱) جو لوگ مبتلائے مرض ہو جائیں ان کا جبریہ علاج۔

(۲) مریضوں کو طبی مشورہ، طبی امداد، دوا، اور ہسپتال کا قیام سب بلا خرچ مہیا کیا جائے۔

(۳) مریضوں کا نام ظاہر کئے بغیر انکے حالات کا باقاعدہ اندراج۔

(۴) ہر ضلع یا قسمت میں ایک ہیلتھ آفیسر کا تقرر تاکہ اسکے پاس ہر مریض اس بات کی اطلاع پہونچا دے کہ اسے مرض کہاں سے لگا۔

(۵) جو لوگ دوسروں میں مرض پھیلانے کا ذریعہ ہوں، یا جنہوں نے شفایاب ہونے سے پہلے ہی علاج چھوڑ دیا ہو انکے خلاف لازمی طور پر قانونی چارہ جوئی

(۶) امراضِ خبیثہ کے جو مریض ایسی حالت میں ہوں کہ اُن سے دوسروں تک تعدیہ پہنچ سکے انکو شادی کرنے یا شادی کے بغیر دوسروں تک اپنا مرض منتقل کرنے سے باز رکھنا۔

(۷) امراضِ خبیثہ سے تحفظ کی تمام تدابیر کا خرچ مرکزی حکومت کے ذمہ ہوگا۔

مفت علاج کرانے کا استحقاق اس وقت تک مریضوں کو حاصل ہے کہ جسوقت تک ان سے دوسروں میں مرض پھیلنے کا خطرہ ہے، علاج کے مصارف حکومت برداشت کریگی اور ضلع کے طبی افسر، یا جن شہروں کی آمدنی بیس ہزار سے زائد ہے، وہاں شہر کے اسپتالوں میں مریضوں کا علاج کیا جائیگا

ڈاکٹر ریز کا بیان ہے کہ تعدیہ کے ذرائع کے اندراج کی بدولت کم سے کم دو تہائی مریضوں کو علاج میسر آجاتا ہے، اسی طرح جو لوگ بلا اجازت قبل از وقت علاج چھوڑ بیٹھتے ہیں، ان میں سے بھی دو تہائی کا پتہ لگ جاتا ہے۔

۱۹۱۹ء کے بعد سے ان تدابیر کی بدولت آتشک کے مریضوں میں اتنی کمی آگئی ہے کہ سالانہ نئے چھ ہزار مریضوں کی بجائے اب سالانہ تعداد صرف چار سو اکتیس رہ گئی ہے اور سوزاک کے مریضوں کی تعداد بھی پوری نصف رہ گئی ہے، ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ سویڈن میں آتشک کا مرض اب مفقود ہو گیا ہے، اسی طرح ڈنمارک اور ناروے کے ممالک میں بھی امراضِ خبیثہ کے خلاف تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں اور نہایت اچھے نتیجے نکل رہے ہیں۔

ان تدابیر سے سویڈن میں اس قدر کامیابی ہوئی ہے کہ ان ذرائع میں اب جتنے مصارف ہوتے ہیں وہ اس سے نصف ہیں جو اسی مد میں دس سال پہلے ہوا کرتے تھے۔

ڈاکٹر ریز کا بیان ہے کہ ان قوانین کے نفاذ میں کسی قسم کی دشواریاں پیش نہ آئیں اور جو نتائج ظاہر ہوئے ہیں ان سے ثابت ہو گیا ہے کہ اگر معالجہ کے انتظامات باقاعدہ ہوں تو آتشک کے مرض کو صفحۂ ہستی سے نابود کیا جا سکتا ہے ۔ (ہیلتھ نیوز)

مصافحہ کرنے سے بیماری پھیلتی ہے

مصافحہ کرنے کی رسم [illegible] ہے اور امراض کے پھیلنے کا ایک بہت [illegible] ہے۔ عام آدمیوں کے ہاتھوں پر [illegible] میں رہنے والے کروڑہا [illegible] ہر وقت موجود رہتے ہیں [illegible] بعض اوقات [illegible] ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں لوگوں کے آپس میں ہاتھ ملانے [illegible]

[illegible] سب سے بڑا ذریعہ خیال کیا جاتا ہے۔

بوسہ ایک دوسری مضر صحت رسم ہے جو سماج میں پھیلی ہوئی ہے اور جسے جلد سے جلد چھوڑ دینا چاہیئے بچوں کو پیار کرنا مسلسل طور پر ایک خطرناک کام ہے [illegible] ذرا سا بھی شبہ نہیں کہ ہزارہا ننھے بچوں کی جانیں ہر سال صرف اسی وجہ سے ضائع ہوتی ہیں کہ بوسوں کے ذریعہ انکے جسم تک امراض کا تعدیہ ہو جاتا ہے، ہاتھ ملانا، اور بوسہ دینا یقینی طور پر بہت ہی عام ذرائع ہیں جن سے زکام، خناق، انفلوئنزا اور نمونیا کی بیماریاں وبائی پھیلتی ہیں۔

ماڈل ٹاؤن کے ڈاکٹر تولینڈ نے بہت زور کیساتھ سفارش کی ہے کہ ہاتھ ملانے کی بجائے ملاقات کے وقت جاپانی آداب ملاقات اختیار کئے جائیں، ڈاکٹر صاحب موصوف کی اس رائے پر اظہار رائے کرتے ہوئے "سائنٹفک امریکن" نے لکھا ہے کہ:-

جاپانی لوگ آپس میں ہاتھ ملانے کی بجائے ایک دوسرے کے سامنے خوب جھک جاتے ہیں اور اکثر کئی کئی دفعہ جھکتے ہیں۔ کسی کمرے میں بہت سے جاپانی بھرے ہوں تو ایک دوسرے کے سامنے جھکنا بہت شاندار معلوم ہوتا ہے اور کسی طرح بھی ہمارے مصافحے سے کم اظہار خلوص نہیں کرتا۔

ہم اگر جاپانیوں کی تواضع کے طریقہ کی نقل کریں تو اچھا ہی ہے کیونکہ جاپانیوں کے متعلق یہ مسلمہ ہے کہ وہ دنیا کی سب سے زیادہ متواضع قوموں میں سے ہیں۔

"ہمارے ملک میں ایسے لوگ کہ جنہیں زکام ہوا اپنے رومال کے توسط سے اپنے آپ کو جراثیم آلودہ کر لیتے ہیں اور پھر جب وہ دوسروں سے ہاتھ ملاتے ہیں تو انکے ہاتھوں میں جراثیم بھر دیتے ہیں۔ اگر کوئی انسانوں کا دشمن کسی شہر میں زکام کی وبا پھیلانا چاہے تو وہ نہایت آسانی سے اپنے مقصد میں اس طرح کامیاب ہو سکتا ہے کہ چند زکام کے مریضوں کو اجرت دیکر اس کام پر مقرر کرلے کہ وہ زیادہ سے زیادہ آدمیوں سے ہاتھ ملائیں۔

"اگر ہم لوگ اس گندی اور بیماریوں کو پھیلانے والی عادت کو ترک کردیں تو غالباً زکام کی وجہ سے جو پریشانیاں اور تضیع اوقات ہوتی ہے اس سے بڑی حد تک محفوظ رہ سکیں گے، اور یہ بھی ہے کہ وباؤں کو روک کر ہم بہت سے بچوں اور بڈھوں کی جانیں بھی بچا سکتے ہیں، کون نہیں جانتا کہ نمونیا اکثر زکام ہی سے شروع ہوتا ہے۔

"شروع شروع میں مصافحے کے لئے ہاتھ نہ بڑھانے کی وجہ سے جو ایک شرم سی آئیگی، اسکے لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم آواز میں نرمی، گفتگو کے لہجے میں لطافت، ہونٹوں پر تبسم اور گردن میں خمیدگی پیدا کر کے اپنے خلوص کا یقین دلا سکتے ہیں۔

اگر ہم میں سے وہ لوگ جو دوسروں کیلئے نمونہ بن سکتے ہیں، مثلاً کالجوں کے پروفیسر، منصف اور بالخصوص ڈاکٹر اس نئی رسم تواضع کو شروع کردیں تو وہ یقیناً عوام کے نجات دہندہ شمار کئے جائینگے۔"

عوام کے اجتماع کے مقامات پر بڑے بڑے پوسٹروں سے کام لیا جا سکتا ہے جن میں یہ درخواست کی جائے کہ لوگ ہاتھوں کے ذریعہ بیماری نہ پھیلائیں، یہ کتنی بڑی غلطی ہے کہ ہم اظہار خلوص و محبت کے نام سے بیماریوں کے جراثیم تقسیم کرتے پھریں، ہم میں سے بہتیرے اس خرابی کو محسوس کرتے ہیں۔ لیکن محض اسلئے کہ یہ ایک پرانی رسم ہے اسکی پابندی کئے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ یہ ایک ایسی رسم ہے کہ جسکی ابتداء سائنس سے پیشتر کے زمانے میں ہوئی تھی، یہ رسم یقیناً سائنس کے اصول کے خلاف ہے۔

ریڈیو سے بیماریوں کا علاج

ڈاکٹر راخ جو ایک عرصہ سے ریڈیو کی لہروں سے بیماریوں کے علاج کا تجربہ کر رہے ہیں اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں کہ۔ ریڈیو کی نیچی لہریں بہت سے مہلک اور ناقابل علاج امراض کے لئے باعث شفا ثابت ہو رہی ہیں، یہ لہریں یا حرارت جسم کے اندر پہونچکر امراض کے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے درد قولنج، امراض امعاء، متعدی امراض، پایوریا، امراض چشم، امراض گردہ، غدودوں کے اورام، پرانے ناسور، کنٹھ مالا، سل، رسولیاں، پیچیدہ زخم، اختلاج قلب، امراض جگر، غرضکہ تقریباً تمام پیچیدہ اور مہلک امراض میں ان لہروں کا استعمال مفید ثابت ہو چکا ہے، کاربنکل اور دوسرے پھوڑے اعمال جراحی کے بغیر ان لہروں کے اثر سے صحت یاب ہو جاتے ہیں، چھاجن کے پرانے سے پرانے مریضوں پر بھی اسے آزمایا گیا اور شفا ہوئی برقی مقناطیسی لہروں کا تجربہ سب سے پہلے ۱۸۸۸ء میں ہینرک ہرٹز نے شروع کیا تھا۔ اسی وجہ سے ان لہروں کا نام "ہرٹزین لہریں" ہوگیا ۱۹۱۰ء میں ایک روسی ڈاکٹر شیرخ دسکی نے ایک چھوٹے سے ریڈیو کے آلہ کے ذریعے ہرٹزین لہروں کو علاج امراض کے لئے استعمال کیا اور قابل قدر کامیابی حاصل کی۔ اب اس تحقیق کو برابر وسعت دیجا رہی ہے، اور کوشش کیجا رہی ہے کہ ہر مرض کیلئے ایک مخصوص شعاع دریافت کر لیجائے

غیر معمولی ذہانت کا تعلق موسم سے

امریکہ کی نیشنل اکاڈیمی آف سائنسز National Academy of sciences کے ششماہی اجلاس میں جو نومبر ۱۹۳۰ء میں شکاگو یونیورسٹی میں منعقد ہوا تھا، ڈاکٹر ولیم پیٹرسن نے ایک عجیب و غریب نظریہ پیش کیا، وہ یہ کہ غیر معمولی ذہانت اور موسمی کیفیت کے درمیان کوئی قوی تعلق ہے، موصوف نے امریکہ کے چھبیس ہزار ممتاز آدمیوں کی سوانح عمریوں کا مطالعہ کرنیکے بعد یہ رائے قائم کی ہے، نیز پاگلوں اور مجرموں کے حالات پر بھی نظر رکھی ہے، انکے جمع کردہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن بچوں کا حمل سال کے نصف اول میں قرار پایا تھا، انکی دماغی قوت بہ نسبت دوسرے بچوں کے عموماً زیادہ تھی اور اسی شمار میں وہ لوگ جو غیر معمولی طور پر ذہین تھے، یا جن کا دماغی توازن درست تھا زیادہ تر ہوئے تھے، اس قاعدہ کو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے اکیس صدروں پر منطبق کرکے ڈاکٹر موصوف نے دیکھا کہ انمیں چھبیس کے حمل سال کے ابتدائی سات مہینوں میں قرار پائے تھے اور صرف پانچ کے بقیہ پانچ مہینوں میں، ڈاکٹر صاحب کی رائے ہو کہ ذہانت اور ذکاوت کا تعلق نہ سیاروں سے ہو اور نہ دوسرے مخفی اثرات سے، بلکہ تمامتر موسم سے ہے شمالی نصف کرہ میں سال کا نصف اول طوفانی زمانہ ہوتا ہے اور موسمی کیفیت کا اثر ان بچوں پر بہت زیادہ پڑتا ہے جن کے حمل اس زمانہ میں قرار پاتے ہیں، برخلاف اسکے جن بچوں کے حمل سال کے نصف آخر میں قرار پاتے ہیں جو نسبتاً پُرسکون اور غیر طوفانی زمانہ ہوتا ہے وہ عموماً خاموش اور دماغی اور جسمانی دونوں قوتوں کے لحاظ سے اوسط درجہ کے ہوتے ہیں ◆

نیش دارو

حال ہی میں جرمنی میں ایک کارخانہ ایسا کھولا گیا ہے جسمیں ساٹھ ہزار شہد کی مکھیوں کے ڈنک روزانہ نکالے جایا کرینگے۔ بعدازاں سیال جو حاصل ہوگا، اسکو جراثیم سے پاک کر لیا جائیگا، اس نیش کا مرہم نیش دارو تیار ہوگا جو دافع نقرس ہوگا، لیکن واضح ہونا چاہیئے کہ یہ کوئی اچھوتا خیال نہیں ہے، سترھویں صدی کے آخر میں تو اطباء اصل ڈنک چھ پنس فی نیش زنی لیا کرتے تھے، جو اگرچہ تکلیف دہ چیز تھی، مگر اس مرض کا موثر طریقے پر ازالہ ہو جاتا تھا، اس ضمن میں بعض دیگر اختراعات بھی ہوئی ہیں، مثلاً ٹینک ترشہ، جلے ہوئے حصہ جسم کے لئے، یا عرق لہسن امراض تنفس میں اکسیر ہے، نیز مسٹرڈ گیس کے ازالہ کیلئے بھی یہ منفعت بخش ہے۔

مینڈکوں کا حوض

برطانیہ کا سب سے پہلا مینڈکوں کا حوض ایک مقام پر تمہ واقع اسکاٹ لینڈ میں قائم ہونے والا ہے اسکی مالکہ ایک عورت ہے، اس نے سات جوڑی بڑے بڑے مینڈک خریدے ہیں، تاکہ انکی نسل بڑھائے، اسکو توقع ہے کہ ان سات جوڑوں سے سالانہ اسکو ستر ہزار مینڈک مل سکیں گے، نرسنگ ہوم اور ہوٹلوں میں اسکی مانگ ترقی پذیر ہے، مینڈک کے گوشت کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ معذوروں کے لئے بہت مفید ہے بالخصوص مریضان ذیابیطس کیلئے ◆

امواج صوت کی جراثیم کشی

امریکہ کی طبی سوسائٹی کے سامنے ڈاکٹر ایل، اے چمبرس نے بیان کیا کہ اب سے صوتی موجیں جراثیم کشی کیلئے استعمال ہوا کرینگی اس نے یہ بھی بتلایا کہ بعض سائنسداں تو اب بھی اسکو دودھ کے جراثیم مار ڈالنے کے لئے استعمال کرتے ہیں ◆

بیاض خاص کا ایک نسخہ

ازحکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

لک مغسول ایک حصّہ، آرد تخم سرس ایک حصّہ، ثعلب مصری ایک حصّہ، تینوں چیزوں کو خوب باریک کر کے شیر بڑ میں گوندھیں اور جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں اور ہر گولی میں تین رتی کشتہ مرگانگ اندر رکھکر سایہ میں خشک کریں، محرک، مقوی، مغلظ منی، ممسک دافع جریان، سرعت، رقت، کثرت احتلام دافع جریان مذی وغیرہ وغیرہ بہترین فوائد حاصل ہو، مندرجہ بالا جملہ خوبیاں موجود ہیں جو احباب بنا کر استعمال کرینگے انکو قدر معلوم ہوگی، خوراک ایک گولی روزانہ ہمراہ شیر گاؤ۔

~~~~~~ ازحکیم محمد رحمت خاں صاحب، ساجد ~~~~~~

حب بخار:۔ پارہ مصفی ۱ ماشہ، گندھک آملہ سار ایکتولہ، میٹھا تیلیہ مدبر ۱ تولہ، چوک ترش دو ماشہ حب السلاطین مدبر ۲ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھانکر آب لیموں ۲ میں خوب کھرل کریں، جب گولیاں بننے کے قابل ہوجائے تو سرسوں کے برابر گولیاں بنالیں، مقدار خوراک ایک گولی سے تین گولیوں تک حسب عمر یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کے لئے اکسیر ہیں میرے تجربہ میں آچکی ہیں، یہ نسخہ طبی فارماکوپیا گجرات کا ہے۔

~~~~~~ ازحکیم مولوی قاضی محمد عبدالرحمن صاحب فاضل طب والجراحت ~~~~~~

حب مقوی باہ:۔ پیسی ہینگ دو ماشہ، مشک خالص چار سرخ، یوہمبین چار سرخ، ہائیڈرو کلورائڈ ایک سرخ، کچلہ مدبر دو سرخ، بیر بہوٹی دو سرخ، سب چیزوں کو کھرل کر کے گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی روزانہ صبح کو ناشتہ کے بعد دودھ کیساتھ استعمال کریں، ایک ہی ہفتہ کے استعمال سے حیرت انگیز فوائد ظاہر ہونگے۔

~~~~~~ ازجناب جوگراج صاحب ورما سکینہ وید ~~~~~~

بالا حب گھٹی:۔ یہ گولیاں بچوں کے اکثر امراض کا مجرب علاج ہیں، ہر گھر میں بنا کر رکھیں، بچوں کو ہونے والے امراض بدہضمی، اسہال، پیچش، دودھ الٹنا، کھانسی، بخار، دانت نکلنے کے امراض کے لئے مفید ہیں، جن کے بچے تین سال کے اندر اندر مر جاتے ہوں وہ انکو متواتر استعمال کرائیں۔

نسخہ: دودھ بچ، سنارکی، اتیس، پیپل خورد، جائفل، سمندر جھاگ، کاکڑا سنگی، ناگر موتھ، سہاگہ بریاں، دارچینی، کالا نمک، سیندھا نمک، نمک سانبھر چھوارا، افیون، انار دانہ شیریں، جاوتری، ناگ کیسر، عقرقرحا، مروڑ پھلی، اندرجو، اجوائن، ہیراہینگ بریاں، پان، ہلیلہ سیاہ، خاکسی کل ادویہ ہموزن لے کر سفوف کریں دھنگرے کے پانی یا آب مغنی سے گولیاں سی بنالیں اور انار شیریں میں خلا کر کے گولیاں اسمیں رکھدیں، اور انار پر گیہوں کے آٹے کی تہ چڑھا کر آگ میں ڈالیں، تھوڑی دیر میں نکال دو دو رتی کی گولیاں بنالیں، خوراک ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ شیر مادر یا شہد۔

بالا جوشاندہ ڈبہ اطفال:۔ اس جوشاندہ کو دن میں چند بار پلانے سے ایکدو دست آکر مرض کا ازالہ ہوجاتا ہے، ڈبہ پر جادو کا سا اثر کرتا ہے، اسکے ہمراہ پینہ پر قیروطی کا لیپ کر کے قدرے سینک دیں معمول مطب ہے۔

نسخہ:۔ گل بنفشہ چار سرخ، ملیٹھی مقشر چار سرخ، مویز منقے ایکعدد، عناب ولایتی ایکعدد، انجیر زرد نصف عدد، اکوخشک چار سرخ، بلاس پاپڑہ سرخ، ابرینگ چار سرخ، باد آورد چار سرخ، مغز املتاس ۱ ماشہ، ڈیڑھ چھٹانک تازہ پانی میں کوزہ گلی کے اندر جوش دیں اور دمیں ایک ایک چمچہ صبح، دوپہر، سہ پہر، شام پلائیں۔ **قیروطی**:۔ آرد کرسنہ (مٹر) ۳ ماشہ، ایلوا تین ماشہ، زعفران تین ماشہ، موم ایکتولہ، روغنگل دو تولہ، روغن گل میں جملہ ادویہ معہ موم ڈالدیں اور آگ پر گرم کر کے پگھلائیں، اور کھلے منہ والی شیشی میں محفوظ رکھیں۔
~~~~~~

مراسلات

مجلس مذاکرہ طبیہ کالج دہلی

امسال مجلس مذاکرہ کی تحریک اور جناب افسر الاطبا حکیم حاجی ظفر احمد خاں صاحب اعزازی پرنسپل کی تائید سے تعلیمی سب کمیٹی نے ہفتہ کا فیصلہ کیا ہے جو اغلباً فروری کا تیسرا ہفتہ ہوگا۔ اس ہفتہ میں حسب ذیل امور انجام پائینگے۔

(۱) مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کی یاد میں ایک مشاعرہ ہوگا جسمیں شعرائے کرام اپنے کلام معجز بیان سے سامعین کو محظوظ فرمائیں گے صاحب حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کی شان میں بہترین نظم مشاعرہ میں پیش کرینگے انکی خدمتمیں اس مجلس کی جانب سے ایک تمغہ طلائی (مسیح الملک میڈل) پیش

(۲) آل انڈیا طبی اور غیر طبی مباحثہ ہوگا جس میں حسب ذیل عنوانات پر تقریریں ہونگی۔ اور ہر ایک عنوان پر بہترین تقریر کرنے والے کو اس کی جانب سے تمغہ طلائی پیش کیا جائیگا۔

عنوانات

(الف) اس ایوان کی رائے میں طب جدید کی ترقی سے ہندوستان کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا۔

(ب) دیسی طبوں کے ساتھ مغربی طب کا پڑھانا مفید نہیں۔ (طبی)

(ج) ہندوستانی عورتوں کیلئے مغربی طریقہ تعلیم مفید نہیں۔ (غیر طبی)

ان میں سے ہر ایک موضوع پر ایک صاحب موافقت میں تقریر کرینگے اور دوسرے مخالفت میں۔

نوٹ:- مباحثہ ا، ب، میں صرف طبی، ویدک اور میڈیکل کالج اور اسکولوں کے طلبا ہی شریک ہوسکتے ہیں۔

(۳) اس امر کا بھی انتظام کیا جارہا ہے کہ ملک کے بہترین اطبا، وید اور ڈاکٹر صاحبان اس مجلس میں شریک ہوکر مختلف موضوع پر اپنے خیالا فرمائیں یا کوئی علمی مقالہ پیش کریں۔

(۴) گیمس کمیٹی کی جانب سے سالانہ اسپورٹس کا ایک شاندار پروگرام ہوگا

(۵) موسیقی کانفرنس منعقد ہوگی۔

(۶) آخری روز یوم اجمل منایا جائیگا جس میں مسیح الملک مرحوم کے سوانح حیات اور انکے کارناموں پر ملک کے مقتدر اصحاب تقریریں فرمائیں گے۔

اس پروگرام میں باہر سے شریک ہونیوالے طلبا کی رہائش کا انتظام مجلس کے ذمہ ہوگا۔ لہذا بہتر ہے کہ وہ اپنی آمد سے بیشتر سکریٹری مجلس طبیہ کالج دہلی کو مطلع فرمائیں۔ مفصل پروگرام بعد میں اخبارات کے ذریعہ شائع کیا جائیگا۔

(سکریٹری مذاکرہ طبیہ کالج، دہلی)

نقشہ پیدائش و اموات بلدیہ دہلی من ابتدائے ۲۰ دسمبر ۳۶ء لغایتہ ۲۳ جنوری ۳۷ء

مردم شماری ۱۹۳۱ء	پیدائش: مرد	پیدائش: عورتیں	پیدائش: جملہ	اموات: مرد	اموات: عورتیں	اموات: جملہ	اسباب اموات: طاعون	چیچک	ہیضہ	بخار	پیچش و اسہال	امراض آلات تنفس	صدمات	خودکشی و حادثات	دیگر	بچے جو ایکسال سے کم عمر میں فوت ہوئے: لڑکے	لڑکیاں	جملہ	شرح فی ہزار
۳،۴۷۵۳۹	۷۵۸	۷۴۴	۱۵۰۳	۳۹۱	۳۴۴	۷۳۵	۰	۸	۰	۳۴۴	۳۳	۲۰۰	۱	۱۵۳	۳	۱۳۵	۱۳۳	۲۶۸	۳۲/۱۶

جوابات

(۱۱۸) **پائیوریا**:- سب سے پہلے آپ گوشت کھانا بالکل چھوڑ دیجئے۔ سبز ترکاریاں اور پھل بکثرت کھائیے، بہتر ہو کہ روزانہ دو لیموں نمک اور سیاہ مرچ چھڑک کر چوس لیا کیجئے لیموں کے متعلق دل میں یہ اندیشہ لانیکی ضرورت نہیں کہ آجکل موسم سرد ہے نقصان نہ کرے منجن کے طور پر کوپن ٹوتھ پیسٹ Opsran Tooth Paste کا روزانہ صبح و شام استعمال کیجئے، پینے کے لئے سیرپ ہیموجن وِد لیور ایکسٹریکٹ Syrup Hæmogen with Liver extract استعمال کیا کیجئے اور کچھ عرصہ تک استعمال کرتے رہیئے، یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے، انگریزی دوافروشوں سے مل سکیگی اور ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ہوگی، علاج ایک عرصہ تک جاری رکھنے کی ضرورت ہے، جلدی سے بددل نہ ہوجائیگا، خدا شفا دے تو موعودہ انعام کے روپے جامعہ ملیہ دہلی کو بھیج دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) روپیہ منیجر رسالہ ہمدرد صحت کے پاس امانتاً جمع کرا دیجئے، دوا آپ کو بلاقیمت ارسال کردیجائیگی صحت ہونے پر اس روپے سے نادار طلباء کے نام طبی رسائل جاری کرا دیئے جائینگے، اگر خدانخواستہ آپ کو کامل صحت نہ ہو تو آپ اپنا روپیہ واپس منگا سکتے ہیں، آپ کو یقین دلایا جاتا ہے کہ دانت کے متعلق جملہ شکایات رفع ہوجائینگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اکسیر پائیوریا اور منجن خوشبودار کا استعمال کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

(۱) اکسیر پائیوریا:- برگ سداب خشک پانچ تولہ، سجی ۲۰ تولہ، چونہ ۲۰ تولہ، سرکہ تند حسب ضرورت، کھرل کرکے ٹکیہ بنالیں اور دو سکوروں میں بند کرکے پھونک لیں، اور صبح و شام دانتوں پر ملا کریں۔ پائیوریا کے لئے اکسیر ہے۔

(۲) منجن خوشبودار:- خون کو بند کرتا ہے، مسوڑوں کے لئے مفید ہے، دانتوں کے درد کے واسطے اکسیر سے کم نہیں، مسوڑوں کے گوشت کو پیدا کرتا ہے اور مضبوط بناتا ہے، نسخہ، مرچ سیاہ ۲ ماشہ، مشک کافور تین ماشہ، یوکلپٹس آئل ۱۰ قطرہ، پھٹکری چھ ماشہ، سوڈا ۶ ماشہ خاکستر چھالیہ ۱ تولہ، کشتہ طوطیا سفید ایک تولہ، چاک خالص دو تولہ، سب کو بہت باریک پیس کر رکھیں اور دانتوں پر صبح و شام ملا کریں، صحت کے بعد موعودہ رقم ارسال فرماویں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) بادام مسلم سوختہ، اخروٹ مسلم سوختہ، سپاری سوختہ، مازو سوختہ ہر ایک تین ماشہ کسیس سبز بریاں، نیلا تھوتھہ بریاں ہر ایک ایک ماشہ پھٹکری بریاں، کتھہ سفید، نمک لاہوری، بلادر سوختہ ہر ایک تین ماشہ، مرچ سیاہ دو ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھانکر منجن بنالیں، اور رات کو سوتے وقت مسوڑوں پر ملیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) ہمدرد دواخانہ سے اکسیر پائیوریا منگا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم بشیر الزماں خاں)

(و) پوست انار ترش ۶ تولہ، پوست انار شیریں ۶ تولہ، نمک ہندی ۱ تولہ، نوشادر ایکتولہ، مازو دو تولہ، گلنار دو تولہ، پھٹکری دو تولہ کاغذ سفید سوختہ دو تولہ، عقرقرحا دو تولہ، سماق تین تولہ، سرکہ میں ملا کر کھرل کریں اور خشک کرکے رکھیں اور ضرورت کے وقت مسوڑوں پر ملیں (حکیم عبد الرحمٰن)

(ز) خدا شافی مطلق ہے، امور ذیل پر پابندی سے تقریباً ایک ماہ عمل کیجئے فائدہ ہونے پر رقم موعودہ ہمدرد صحت کو مرحمت فرمائیے، نیت کا برقرار رکھنا ضروری ہے، سوتے وقت سوہن گیرو، فلفل سیاہ، نمک طعام مساوی الوزن کا منجن ملئے اور روغن گل دانتوں پر لگا کر سو جائیے اور صبح کو حسب ذیل منجن لگائیے نسخہ:- سنگ جراحت ایکتولہ، کہربا شمعی ایکتولہ، پوست بادام سوختہ ایکتولہ، سفیدہ کاشغری ۶ ماشہ، زرورد ۶ ماشہ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، کتھہ سفید ۶ ماشہ، طباشیر کبود ۶ ماشہ، صندل سفید ۶ ماشہ، پوست ہلیلہ کابلی ۶ ماشہ، اشنہ تین ماشہ، قرنفل تین ماشہ، ست پودینہ تین ماشہ، کافور تین ماشہ، کوٹ چھان کر منجن بنائیں۔

اصلاح معدہ کے لئے جوارش عود ترش ۶ ماشہ، جوارش مصطگی ۶ ماشہ بعد طعام کھائیں۔ (حکیم سید محمد غوث بھوپال)

(۱۱۹) **تقطیر البول**:- آپ نے اپنی عمر کا کچھ تذکرہ نہیں کیا ہے، میرا خیال ہے کہ شاید چالیس اور پچاس کے درمیان ہوگی، اگر ایسا ہے تو آپ کے سلسلۃ البول کا سبب غالباً یہ ہے کہ مثانہ کے منہ پر جو غدہ ہوتا ہے وہ بڑھ گیا ہے، آپ مقامی طور پر کسی ڈاکٹر سے امتحان کرالیجئے اگر یہی بات ہے تو یہ طبعی چیز ہے اور بالعموم اس عمر میں ہوجایا کرتی ہے، بہت زیادہ بڑھ جانے پہ آپریشن کیا جاسکتا ہے اس اثنا

ہیں۔ "ارموفون" کا استعمال کیجئے، یہ گولیاں ہوتی ہیں، انگریزی دوا فروشوں سے مل سکیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) علی الصباح ایکماشہ دارچینی سائیدہ پھانک کر اوپر سے دو گھونٹ پانی پی لیں، اسی طرح دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہٰ آبادی)

(ج) حب بلادر عنبری ایکعدد صبح اور ایکعدد شام کے وقت بعد از غذا دودھ کیساتھ استعمال کریں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) خمیرہ گاؤزباں ایکتولہ میں کشتہ قشر بیضہ مرغ ایک رتی ملا کر ہمراہ شربت انجبار دو تولہ پانی میں ملا کر صبح اور شام دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم

(۱۲۰) **صناعی استقرار حمل** ۔ صناعی استقرار حمل پر عنقریب جامع مضمون ہمدرد صحت میں شائع ہوگا، انشاء اللہ اولین فرصت میں ارسال کردونگا منتظر رہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۲۱) **اختلاج قلب** ۔ اگر ڈاکٹری علاج سے بالکل توبہ کرلی ہو تو چند روز کیلئے نوگرمیگنیسیا بی ہمار استعمال کر آپ کا اصل مرض غالباً اختلاج قلب نہیں، بلکہ ضعف اعصاب، جسکے باعث سے قلب کی حرکت بہت تیز ہوگئی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپکو عرق روح افزا تیار کردہ ہمدرد دواخانہ استعمال کرنا چاہیئے، یا اور جو دوا مدیر رسالہ تجویز فرمائیں (حکیم اکبر حسین الہٰ آبادی)

(ج) حب جواہر مہرہ استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ صبح کو جوارش کمونی نو ماشہ اور رات کو سوتے وقت جوارش جالینوس اسی مقدار میں استعمال کریں، اختلاج قلب کی شکایت رفع ہوجائیگی، کی دال، گوبھی وغیرہ سے پرہیز کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

ہ آپ صبح کو مفرح مشکیں ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں اور کھانا کھانیکے بعد دونوں وقت شربت اکسیر خاص ایک ایکتولہ چاٹ لیا کریں، (حکیم

(۱۲۲) **سوزاک** ۔ آپ کسی مقامی ڈاکٹر سے سوزاک کے انجکشن لگوالیجئے، پرانے سوزاک میں انجکشن بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد

(ب) لائیکوار سنٹل فلیوا کیوبیب ۵ ا بوند ایک اونس پانی میں حل کرکے پی لیں، یہ ایک خوراک ہے، روزانہ تین خوراک پیا کریں، دوا استعمال کر شربت بزوری یا دودھ کی لسی پیئیں۔ دو ہفتہ میں بالکل صحت ہوگی، آرام ہونے پر حب جریان خاص کا استعمال کریں۔ نسخہ۔ کشتہ فولاد دو سہ دہاتہ تین تولہ، کشتہ قلعی ایکتولہ، کشتہ نقرہ ایکتولہ، ست سلاجیت اعلیٰ قسم ایکتولہ، سب کو خیسانده کوکنار میں کھرل کرکے چار چار رتی کی گولیاں اور ایک ایک گولی صبح وشام دودھ کیساتھ کھائیں، بعد از صحت حسب توفیق انعام بذریعہ منیجر صاحب ہمدرد صحت بھیجدیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) میں جو نسخے لکھ رہا ہوں وہ حکیم علم الدین صاحب مدیر رسالہ المعالج کا عطیہ ہیں اور میرے تجربہ میں بارہا مفید ثابت ہوئے ہیں لہذا نسخے تیار کرکے استعمال کریں انشاء اللہ تعالیٰ صحت کامل ہوگی۔ نسخہ۔ سم الفار سفید ایکتولہ کی سالم ڈلی ایک ہانڈی میں سیر بھر رال کے اندر رکھکر کا منہ بند کریں اور چار پہر تک نرم آنچ پر پکائیں، بعد ازاں سرد کرکے سم الفار کو نکال لیں، سم الفار کسی قدر وزن میں کم ہوگا، سم الفار تیار شدہ ایک پھنکی برابر، ایکماشہ ست بیروزہ ایکماشہ تینوں کو ملا کر صبح پانی کیساتھ نگل لیں، اسی مقدار میں ہفتہ عشرہ استعمال کریں۔ نسخہ۔ سرمہ سفید دو کی سالم ڈلی لیکر دودھ خورد پاؤ بھر کے نغدہ میں دیکر چار سیر پختہ کنڈوں میں پھونکدیں سرد ہونے بعد نکال لیں اور باریک کرکے رکھیں۔ کشتہ سرمہ ست بیروزہ ایکماشہ شام کو پھانک کر اوپر سے دودھ کی لسی پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہٰ آبادی)

(د) کافور تین ماشہ، ست اجوائن تین ماشہ، پیپر منٹ ۳ ماشہ، روغن صندل تین ماشہ، روغن کبابہ چینی تین ماشہ سب چیزوں کو ایک جگہ تیار کریں اور ۵ قطرے بتاشہ میں ڈال کر گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۲۳) **دوائے ممسک** ۔ روغن مالکنگنی دو قطرے، روغن بیر بہوٹی ایک قطرہ بتاشہ میں رکھکر نگل جائیں اور اوپر سے آدھ پاؤ پانی پی لیں (حکیم

(ب) دوا تو نہیں، لیکن ایک "عمل" ایسا ضرور ہے جو غالباً آپ کا مقصد پورا کردیا کریگا۔ آپ کھانا کھانیکے بعد فوراً گرم پانی میں کھڑے ہوجایا کیجئے گھڑی دیکھکر پورے دو گھنٹے تک اسی طرح کھڑے رہا کیجئے، اسکے بعد ٹانگوں کو اچھی طرح خشک کرکے پورے ایک گھنٹے تک ٹھنڈے پانی میں بیٹھے، اسکے بعد آپکی کامیابی قریب قریب یقینی ہے جس گھڑی سے وقت دیکھا جائے وہ بالکل صحیح ہو، دو ایک منٹ کا فرق بھی ناکامی کا باعث ہوسکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) حب ممسک خاص۔ شنگرف ایکتولہ، برانڈی ایک بوتل، افیون، بذر البنج، عاقر قرحا، زعفران، جوز بوا، دارچینی، جاوتری ہر ایک ایک تولہ مشک خالص ہر ایک چھ ماشہ، روغن دھتورہ ۱ چھٹانک، سب ادویہ کو خوب باریک پیس کر برانڈی و روغن دھتورہ میں کھرل کریں اور بقدر

گولیاں بنائیں بوقت ضرورت ایک گولی دودھ سے استعمال کریں، اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ریش برگد، سوپھلی، اسگند ہر ایک تولہ تینوں چیزوں کو کوٹ چھانکر چھ پڑیاں بنائیں اور ایک پڑیہ ایک گھنٹہ پہلے شربت فولاد ایک تولہ کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم احسان الحق)

(۱۲۴) **سمیت آتشک** :- اول مطبوخ ہفت روزہ کا استعمال کرکے حالات سے اطلاع دیں پھر مکمل نسخہ حسب حالات ارسال ہوگا (حکیم ہمایوں)

(ب) دو ماشہ سم الفار سفید خوب باریک پیس کر ایکپاؤ دہی میں ملاکر دونوں ہاتھ دہی میں خوب ملیں، یہانتک کہ دھڑکن پیدا ہوجائے اسکے بعد بند کریں، ہر دوسرے روز یہی طرح ایکماہ تک عمل کرنا چاہیئے، اور تلوے پر حسب ذیل نسخہ بنا کر لگائیں۔ وسیلین آدہ پاؤ، پارہ مصفیٰ ڈیڑہ ماشہ ہر دو کو مسلسل ایکدن کھرل کرکے کہنی اور تلوے پر لگائیں۔ نوٹ :- مقررہ مقدار میں تیار شدہ دوا دس پندرہ مرتبہ استعمال کیلئے کافی ہے (حکیم اکبر حسین)

(ج) پھر انجکشن لگوایئے، اور فائدہ ہوجائے پر خون کا باقاعدہ امتحان کرایئے کہ بالکل صاف ہوگیا ہے یا نہیں۔ مرہم کے طور پر ہیزلین، لینولین، اور وسیلین کسی انگریزی دوا فروش سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں لوالیجئے۔ جی چاہے تو اسی میں کوئی خوشبو بھی ملا دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(د) مطبوخ ہفت روزہ کا استعمال کرکے معجون مصفی خاص شربت عشبہ خاص استعمال کریں۔ (حکیم احسان الحق)

(ہ) گندہک مصفیٰ پانچتولہ، آب جل نیم۔ اس میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح کو نہار منہ پانی کے ساتھ دیں ہاتھ اور پاؤں پر گلیسرین میں نصف وزن سے روغن موم ملاکر لگائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) آپ مریض کو صبح وشام دونوں وقت اصلی اور تازہ روغن بادام شیریں دو دو تولہ گائے کے دودھ میں ملاکر پلائیں (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۵) **چنبل** :- گندم ایکپاؤ، ثمر لکا ئن ایکپاؤ، تخم نیب ایکپاؤ، پوست نارجیل ایکپاؤ، انتر چھال درخت شیشم ایکپاؤ، برادہ دیودار ایکپاؤ، برازشتر ایکپاؤ، سب کا بذریعہ پتال جنتر روغن نکالیں اور چنبل پر لگادیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) روغن چوب کریر کا استعمال کریں جو بطریق پتال جنتر نکالا گیا ہو، شرطیہ صحت ہوگی (حکیم ہمایوں)

(ج) چنبل کا ایک بہت مجرب نسخہ یہ ہے :-

زنک اوکسائڈ، ۲ ڈرام — ایسڈ سیلی سلک، ۴۰ گرین
ریسارسن ۱۰ گرین — اکتھیال ایک ڈرام
وسیلین ایک اونس

سب کو باہم ملاکر مرہم بنالیا جائے۔ روزانہ ایک دو مرتبہ اسکی مالش چنبل پر کیجائے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(د) ناریل کا سخت چھلکا لے کر پتال جنتر کے ذریعہ روغن نکالیں اور چنبل پر لگائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) ایک نہایت مجرب نسخہ پیش کرتا ہوں تیار کرکے استعمال کریں انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ نسخہ :- ہڑتال طبقی ۵ دام، روغن کنجد اثار ہڑتال کو تیل میں حل کرکے دو تین اوپلوں پر لگا دیں اور یہ اُپلے کسی مٹی کے برتن میں رکھکر بطریق پتال جنتر تیل نکالیں اور مقام ماؤف پر لگائیں اور معجون مصفی خاص ۶ ماشہ ہمراہ عرق شاہترہ ۱۰ تولہ تصفیہ خون کیلئے کھلانا چاہیئے۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۶) **کثرت پیشاب** :- اسکے تین سبب ہوسکتے ہیں (۱) پیشاب میں شکر آنا (۲) مثانے کے منہ پر جو غدد ہوتا ہے اس کا بڑھ جانا (۳) ضعف اعصاب، پیشاب کا امتحان کرانے سے شکر کی موجودگی معلوم ہوسکتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو "انسیولین" کی پچکاریاں لگوایئے، غدود بڑھا ہوا ہے تو اسکے متعلق جواب نمبر ۱۱۹ دیکھیئے، ضعف اعصاب کے لئے کوئی مقوی اعصاب دوا استعمال کرسکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب بلادر عنبری کا استعمال کریں، انشاءاللہ بالکل صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) جواب نمبر ۱۱۹ کا نسخہ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) کشتہ بیضۂ مرغ ایک رتی تو ماشہ جوارش زرعونی میں ملاکر رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ مندرجہ ذیل سفوف کا نسخہ تیار کرکے استعمال کریں۔ نسخہ :- خولنجان، بہمن سفید، مصطگی رومی، ہر ایک ایکتولہ، کشتہ بیضۂ مرغ ۶ ماشہ کوٹ چھانکر سفوف بنائیں، اور دونوں وقت ۶، ۶ ماشہ شربت انجبار یا شربت خشخاش کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۷) **سُرمہ** :- زنک سلفیٹ ایک حصہ، بورک ایسڈ ۲ حصہ دونوں کو حل کرکے رکھیں اور سرمہ کیطرح آنکھ میں لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) ایک چوتھائی معمولی سرمہ میں چاندی کے ورق کے حساب زنک سلفیٹ ملا لیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) سرمہ اکسیر چشم کا استعمال کریں، رس سوتھری دو ماشہ، زنجبیل ۴ ماشہ، مرچ سیاہ پھٹکری سفید، کوزہ مصری، شورہ قلمی، کافور بھیم سینی ہر ایک تین ماشہ، زعفران ایکماشہ، بسباسہ ایکماشہ، لونگ مسلم دو عدد، سب کو عرق کیلہ میں کھرل کر کے سرمہ بنالیں، اور ہر روز رات کے وقت لگایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سرمہ کو گرم کر کے عرق گلاب میں کم سے کم سو مرتبہ بجھا دیں، اسکے بعد ہری سونف کے پانی میں اچھی طرح کھرل کر کے تیار کریں (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ سرمہ کا مندرجہ ذیل نسخہ تیار کرلیں، انشاءاللہ مفید ہوگا۔ نسخہ:۔ مرچ سیاہ ۶ ماشہ (بکری کے پتہ میں خشک کر کے) سرمہ اصفہانی نو ماشہ، مروارید ناسفتہ ایکماشہ، کف دریا تین ماشہ، نیلا تھوتھا ایکماشہ، مامیران چینی دو ماشہ، کافور بھیم سینی ایکماشہ، سب دواؤں کو عرق گلاب میں اچھی طرح کھرل کر کے سرمہ بنالیں (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۸) **روغن**:۔ ناریل کا تیل ان میں بہترین ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

ب سفید آملہ کو کچل کر پانی نکالیں اور اسمیں دو گنے وزن سے روغن کنجد ملا کر ہلکی آگ پر رکھیں جب پانی جل جائے تو چھان کر بوتل میں رکھیں آپ روغن کی سر پر مالش کریں جسے جملہ فوائد جنکی آپکو خواہش ہے حاصل ہونگے۔ ڈاکٹر حسین الہ آبادی)

(ج) سرسوں کا کچا تیل مفید ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سرسوں کے تیل سے بہتر اور کوئی عمدہ تیل نہیں ہے (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) روغن آملہ معلومہ شکایت کیلئے مفید ہوگا۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۲۹) **جریان وغیرہ**:۔ پوست ریٹھا سوختہ ایک حصہ، تخم سرس دو حصہ، مغز تخم تمر ہندی بریاں ۳ حصہ، تینوں کو خوب باریک کر کے تین ۳ ماشہ کی پڑیاں بنالیں اور ایک ایک پڑیہ صبح کو پانی کیساتھ پھانکیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) اول مطبوخ ہفت روزہ کا استعمال کریں۔ پھر جوہری کا استعمال کر کے حالات سے مطلع کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مرض میں کافی پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں، اسلئے اتنی دور بیٹھے بیٹھے نسخہ تجویز کرنا قرین مصلحت نہیں ہے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(د) کنگھی بوٹی اور کھرینٹی بوٹی دونوں کو خشک کر کے سفوف بنائیں اور گائے کے دودھ کے ساتھ بقدر تین ماشہ استعمال کریں (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ ہمدرد دواخانہ سے قرص جریان منگا کر چار عدد صبح کو ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں اور کھانا کھانیکے بعد شربت اکسیر خاص ایک تولہ چاٹ لیا کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۳۰) **آتشک سوزاک**:۔ ان بیماریوں کیلئے انجکشن بہت مفید ہوتے ہیں (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آئندہ پرچہ میں یہ دونوں نسخے... مجربات کے باب میں میری طرف سے درج ہونگے، انتظار کریں (حکیم ہمایوں)

(ج) سفوف زیبق ترتیب دادہ انجمن خادم الحکمت لاہور آپکی ضرورت کو پورا کریگا (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(د) آتشک اور سوزاک کے مجرب نسخے درج کرتا ہوں۔ نسخہ آتشک:...... رسکپور، دارچکنہ، قرنفل ہر ایک ایک تولہ، تینوں کو خوب باریک کریں، اور بکری کے ایک سیر دودھ میں کھرل کریں، جب دودھ خشک ہوجائے تو حبوب بقدر نخود بنا کر خشک کریں، روزانہ صبح و شام ایک ایک گولی ہمراہ مسکہ گاؤ استعمال کریں۔ اگر پہلے مطبوخ ہفت روزہ استعمال کرلیا جائے تو بہتر ہے، ایک ہفتہ میں کلی آرام ہوجاتا ہے۔

نسخہ سوزاک:۔ الائچی کلاں و خورد، طباشیر، ست گلو اصلی، صندل سفید، کاہو، خرفہ، کاسنی، مغز کشنیز خشک، ہر ایک ایکتولہ، بہروزہ خشک تولہ کشتہ سیسہ ۶ ماشہ تمام کا سفوف کریں، روغن بہروزہ و روغن صندل ہر ایک ۹ ماشہ ملادیں، ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام ہمراہ شیر گاؤ دیں گوشت، مرچ، بینگن وغیرہ سے پرہیز کریں۔ خاص نسخے ہیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۱۳۱) **گھٹنے کا درد**:۔ اسگند ناگوری سائیدہ دو ماشہ علی الصباح پھانک کر اوپر سے پاؤ بھر دودھ پلادیں، اسی طرح دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

[illegible] ہیں یا یہ یا مسوڑھوں سے خون آتا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انہیں دق ہو، مقامی طور پر کسی ہوشیار طبیب کو دکھایئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) ہمدرد دواخانہ سے معجون اور جامع منگا کر استعمال کریں۔ اور دمہ کیلئے پلوسوما کلپا کا استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ مریض کو معجون عشبہ، اطریفل شاہترہ ہر ایک تین ماشہ ہمراہ ماء العسل چند روز استعمال کرائیں۔ (حکیم احسان الحق خان)

(۱۳۲) **ضعف دماغ** :- خمیرہ گاؤزبان عنبری تین ماشہ صبح شام استعمال کریں اور رات کو دو تولہ خمیرہ بنفشہ کھا لیا کریں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) غذا کے ہمراہ باقاعدہ طور پر روزانہ خوب کثرت سے پھلوں کا استعمال کیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) یہ عوارض خشکی سے پیدا ہوتے ہیں، لہذا ذیل کا نسخہ چند روز استعمال کریں، تمام شکایات دور ہو جائینگی۔ نسخہ :- گل بنفشہ ۷ ماشہ مغز بادام مقشرہ ۱۵ عدد، دونوں کو کوٹ کر پوٹلی میں باندھ کر ڈیڑھ پاؤ دودھ میں جوش دیں جب نصف پاؤ خشک ہو جائے تو اُتار لیں اور نیم گرم روزانہ شب کو استعمال کر لیا کریں۔ ایک ہفتہ میں صحت ہو جائیگی۔ بہترین اور مفید و آسان نسخہ ہے۔ (حکیم احسان الحق خان)

(ہ) ضعف دماغ کیلئے آپ حسب ذیل حریرہ بنا کر استعمال کریں۔

نسخہ :- مغز بادام ۵ دانہ، مغز پستہ تین ماشہ، مغز چلغوزہ ۳ ماشہ، تخم خشخاش ایک ماشہ، مغز کدو تین ماشہ، مغز پیٹھہ ۳ ماشہ، سب چیزوں کو گائے کے دودھ میں پیس کر ۲ تولہ مصری ملائیں اور تھوڑے سے گھی میں بگھار کر رات کو سوتے وقت پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۳۳) **حلوائے پھلی ببول** :- ہر عمر اور ہر آدمی کیلئے مفید نہیں، حالات کے ماتحت ضرور مفید ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ب) حلوے کے جو اجزا آپ نے لکھے ہیں وہ سب چیزیں کسی قدر قابض ہیں، اسکے علاوہ انمیں اور کوئی مضرت نہیں معلوم ہوتی، ہر جنس اور ہر عمر کے آدمی استعمال کر سکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ج) چاروں چیزیں بہت زیادہ قابض ہیں۔ ڈر ہے کہ آنتوں میں سدے ہو جانیکی وجہ سے کوئی اور تکلیف پیدا نہ ہو جائے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۳۴) **خواب قرآنی** :- ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکو قرآن شریف پڑھنے میں کوئی خاص حظ حاصل نہیں ہوتا، اگر ساتھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھا کریں اور اسکے مطالب پر غور کیا کریں تو یہ کیفیت جاتی رہیگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی مقامی طبیب کے مشورے سے دماغ اور معدہ کا تنقیہ کرایئے، شکایت جاتی رہیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) خمیرہ گاؤزبان عنبری کا استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۳۵) **گوشت** :- مجھے اسکے متعلق کوئی واقفیت نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۱۳۶) **خارش** آپ اس مرہم کا استعمال کیجئے جو میں نے اسی پرچے میں جواب نمبر ۱۲۵ کے ضمن میں لکھا ہے (ڈاکٹر سعید احمد) (ب) توتیا ایک ماشہ، گندھک ہر دو قسم [illegible] ماشہ، روغن زرد سو بار پانی میں دھویا ہوا چار تولہ، دواؤں کو خوب پیس کر روغن زرد میں ملائیں اور مقام خارش پر ملیں (اکبر حسین الہ آبادی) (ج) نگند بابری ۶ ماشہ [illegible] ۱۰ دانہ، روزانہ آدھ پاؤ پانی میں پیس کر چھان کر پھیکا ہی دونوں وقت پی لیا کریں۔ دو ہفتہ میں صحت ہوگی (حکیم ہمایوں)

(۱۳۷) **پیدائش ذکور** :- آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد کیجئے اور اسی کا ورد کیا کیجئے، ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) قلب الحجر اصلی بہترین، استقرار حمل کے ایک مہینے بعد سے دو رتی یومیہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کرایئے، حمل ساقط نہ ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا، تخم شیولنگی ایک زمانہ کھلانا بھی خاصیت رکھتا ہے، بہترین نسخہ حاضر ہے، مور کا پر قینچی سے ایک روپیہ کے برابر کاٹ کر قند سیاہ میں لپیٹ کر پندرہ یوم میں ایک بار نگلوا دیجئے۔ گیارہ سے زیادہ نہ ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) (ج) ایک مرتبہ نفث ملا کا کپڑا لیکر کانسی کی تھالی میں رگڑتے رہیں حتیٰ کہ ململ کا کپڑا سیاہ ہو جائے پھر قینچی سے تار تار کر کے پاؤ گڑ میں ملا کر خوب کوٹیں کہ یکجان ہو جائے پھر بقدر نخود گولیاں بنائیں ہر ہفتہ کے بعد صبح ایک گولی تازہ پانی سے عورت کو کھلائیں شرطیہ لڑکا ہوگا سینکڑوں بار کا مجرب ہے [illegible]

(۱۳۸) **پارہ قائم النار** :- پارہ قائم النار سہولت سے تیار ہو جاتا ہو خود ضرورت ہو لیکن جو صاحب ترکیب تحریر کریں وہ اسبات کا بھی اقرار کریں کہ [illegible] (حکیم [illegible] صاحب) (ب) پارہ قائم النار شرفی تولہ کے حساب سے طلب کریں نسخہ [illegible] پر [illegible] فیس لیکر بتایا جائیگا (حکیم ہمایوں) (۱۳۹) **شیرینی آواز** [illegible]

[illegible] مغز بادام [illegible] ماشہ، مغز چلغوزہ [illegible] ماشہ، انیسون ۳ ماشہ، بادیان ۳ ماشہ، رب السوس ۳ ماشہ، صمغ عربی ۳ ماشہ، مصری [illegible] تولہ [illegible]

[illegible] (حکیم ہمایوں) (ج) آواز کی صفائی اور شیرینی [illegible]

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کا استعمال نہیں کیا جا سکتا
(۲) سوال تین سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) تین سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی دو آنہ فی سطر کے حساب سے ٹکٹ بھیجنے چاہیئں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو آٹھ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر چار سطری سوال درج کرا سکتے ہیں، زیادہ سطور کیلئے مزید دو آنہ فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہیئں۔
(۵) پانچ سطر سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہیں ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے، دفتر کو قطع و برید کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہنچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے۔

---

(۱۴۰) ایک اکیس سالہ غیر شادی شدہ نوجوان اوائل عمری میں چار سال تک خراب عادتوں میں مبتلا رہا۔ اب عرصہ تین سال سے توبہ کر چکا ہے اگر جسمانی حالت کمزور ہو گئی ہے، دماغ پر ہر وقت بوجھ سا رہتا ہے، قبض کی شکایت ہے، احتلام بکثرت ہوتا ہے، عضو خاص پر نیلی نیلی رگیں ہوئی نظر آتی ہیں، .... فوطے چھوٹے چھوٹے اور سکڑے ہوئے رہتے ہیں۔ پیدائش خون کم ہے اطبائے کرام سے التماس ہے کہ مکمل علاج سے مطلع فرمائیں۔ (ایک خریدار)

(۱۴۱) ایک ۲۹ سالہ شخص اور اسکی بیوی عرصہ تین سال سے سوزاک و آتشک میں مبتلا ہیں، باوجود مختلف قسم کے علاج کے امراض ہیں، از راہ کرم اطبائے کرام ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جس میں پارہ یا رسکپور کا جزو نہ ہو اور خون سے جراثیم دور ہو کر مستقل فائدہ ہو جائے آئندہ نسل پر اس کا اثر نہ ہو۔ (خریدار نمبر ۵۳۳۷)

(۱۴۲) میرے والد کی عمر ۶۵ سال ہے انکو ۲۰ سال سے داد اور خونی اور ریحی بواسیر میں مبتلا ہیں، معدہ بیحد کمزور ہے، اور سر سے پاؤں تک پھیل گئے ہیں کبھی امراض خبیثہ کا لگاؤ نہیں رہا۔ بواسیر کے مسّے موجود ہیں، ایسا نسخہ درکار ہے جو زود اثر ہو اور اس سے مستقل طور (خریدار نمبر ۵۳۳۸)

(۱۴۳) ۵۴ سال کی ایک مریضہ کے پاؤں پر دو سال سے ورم ہو گیا ہے، دبانے سے گڑھا پڑ جاتا ہے، دو مہینے سے سانس کی حالت بھی پہلے تو مہینہ بھر میں کبھی دورہ پڑ جاتا تھا، اب ہر روز دورے کی سی کیفیت رہتی ہے، سینے کے بائیں طرف درد ہوتا ہے اور کھنکھار خون بھی آتا ہے، سیدھا ہاتھ بھی متورم ہے۔ (خریدار نمبر ۳۴۱۳)

(۱۴۴) بارہ سال کی ایک لڑکی کو عرصہ دو سال ہوا کہ چیچک نکلی تھی جس میں اسکی ایک آنکھ بھی ضائع ہو گئی، اب اسکے سر میں درد رہتا ہے اور ایک گولا سا بنکر شدید درد کا باعث ہو جاتا ہے، اب دو ہفتہ سے روزانہ تین چار دست ہو جاتے ہیں، مگر کمزوری بہت زیادہ ہے اطباء سے التجا تجویز ادویہ کی درخواست کیجاتی ہے، حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی خصوصیت کیساتھ توجہ فرمائیں۔ (ایک خریدار)

(۱۴۵) میرے شادی شدہ بھائی کی ٹھوڑی پر جنکی عمر ۲۹ سال ہے الٹی کے بڑے بال جھڑ گئے ہیں، بہت سے علاج کرائے لیکن بال نہیں آئے اس جگہ بال خوب تھے، امید ہے کہ اطبائے کرام اسکے لئے کوئی مفید نسخہ لکھیں گے۔ (خریدار نمبر ۳۱۲۶)

(۱۴۶) ایک سات سالہ بچہ اور پنجے دونوں ڈاڑھوں کے درد میں مبتلا ہے، ڈاڑھوں میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ (خریدار نمبر ۱۸۳۰)

(۱۴۷) ایک مریضہ جس کی شادی ہوئے ۱۵ سال ہوئے [illegible] ۲۰ کر مر گیا پھر چار اولادیں ہوئیں جن میں سے صرف [illegible]

عمر گیارہ سال کا مادہ ہے، الدستہ چار سال سے کوئی اولاد نہیں ہوئی، سیلان کی شکایت شروع سے ہے۔ کمزوری بےحد ہے۔ آخری اولاد کا صدمہ بہت۔ ثقیل چیز کھانے یا صدمہ کی خبر سے شکم میں درد ہونے لگتا ہے، ہرچند علاج کیا، خاطرخواہ فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۵۱۵۶)

(۱۴۸) ایک پندرہ سالہ مریض تین مہینے سے خونی بواسیر میں مبتلا ہے، اسکے مقعد میں جنگلی بیر کے برابر ایک مسّہ ہے جو اجابت کے وقت باہر نکل آتا ہے اس سے خون جاری ہوکر .... ایک بالشت مربع کپڑا خون میں تر بتر ہو جاتا ہے، مریض طالب علم ہے اور اس مرض کی وجہ سے کمزور ہوگیا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۰۶۳)

(۱۴۹) ایک غریب و کثیر الاولاد جسکی عمر ۳۶ سال ہے بارہ سال کی عمر تک مرض صرع کا مبتلا رہا۔ اب پھر اس مرض کا دورہ شروع ہوگیا ہے زیادہ یا زیادہ گرمی کے موسم میں یا دماغی محنت کرنے سے مرگی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ دورہ کے وقت منہ سے کف نکلتا ہے، دورہ کی حالت میں گر جانے وغیرہ کبھی چوٹ جاتا ہے، جسکا علم ہوش میں آنے کے بعد ہوتا ہے، پھر جسم میں از حد درد ہوتا ہے اور بخار بھی رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۰۰۵)

(۱۵۰) اطبائے کرام بواسیر ریحی اور دمہ کے مجرب علاج سے مطلع فرمائیں، نسخے خواہ ڈاکٹری ہوں یا یونانی، مگر مجرب ہونے چاہئیں۔ (خریدار نمبر ۳۱۱۹)

(۱۵۱) میری عمر ۵۰ سال ہے تین سال تک عینک لگائی، اب بلا کسی تدبیر کے یہ بات ہوگئی ہے کہ بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں، دور کی نظر پہلے بہت اچھی تھی، اب بہت کم ہے، اسکے علاوہ دھندلا پن بڑھ رہا ہے۔ ایک ڈاکٹر نے بتایا کہ موتیا بند ہے، دوسرے نے کہا نہیں۔ کوئی صاحب باقاعدہ علاج کریں معاوضہ دینے کیلئے تیار ہوں۔ (خریدار نمبر ۳۷۷۷)

(۱۵۲) ایک تیرہ سالہ مریض کی دائیں پنڈلی پر گومڑی سی پیدا ہوگئی ہے، بہت سے علاج کئے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۳۸۰۰)

(۱۵۳) میرے ایک دوست کی لڑکی جسکی عمر ۲ سال ہے ابھی تک بولنا نہیں سیکھی ہے، قوت سماعت بالکل درست ہے بعض اوقات لفظ "بابا" زبان سے نکالتی ہے، لیکن اور کچھ نہیں بول سکتی، اندیشہ ہے کہ کہیں گونگی نہ رہ جائے۔ (خریدار نمبر ۳۳۴۴)

(۱۵۴) مریض کی عمر ۵۴ سال ہے، مزاج گرم و خشک ہے، دو سال کا عرصہ ہوا کہ اسکے تمام جسم میں خارش ہوئی تھی، اسکے بعد اسکی رنگت سیاہ ہونے لگی، سیاہی کا اثر چہرے پر زیادہ ہے، کبھی کبھی قبض کی بھی شکایت رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۲۸۹۵)

(۱۵۵) عمر مریض ۲۶ سال ہے، چار سال سے تین یا چار بجے صبح کو پشت میں گردوں کے اوپر درد ہوتا ہے، اٹھنے پر فوراً سکون ہو جاتا ہے، دوماہ سے دن میں بھی آرام کرسی پر لیٹنے سے درد ہونے لگا ہے جو ٹہلنے سے غائب ہو جاتا ہے، قبض وغیرہ کی کوئی خاص شکایت نہیں، بہت سے علاج کرائے لیکن وقتی سکون ہوتا ہے، مستقل آرام کے لئے علاج درکار ہے۔ (ڈاکٹر علی حسین صدیقی نمبر ۷۷۴۶)

(۱۵۶) مجھکو مانع حمل نسخہ کی ضرورت ہے، ایک نسخہ تو ایسا ہو کہ جس سے شادی شدہ عورتوں کے مستقل طور سے حمل کا قرار پانا رک جائے اور کوئی نسخہ ایسا بھی جس سے عارضی طور پر یہ مقصد حاصل ہو، نیز کوئی نسخہ ایسا بھی ہو کہ جس سے مستقل مانع حمل دوا کے استعمال کے بعد اگر کبھی اسکے اثر کو زائل کرنا ہو تو کیا جا سکے، کوئی صاحب مجرب نسخہ سے مطلع کرکے شکر گذار کریں۔ (ایک خریدار)

(۱۵۷) میں سنگ مرارہ اور اپنڈیسائٹس میں مبتلا ہوں، پہلا دورہ جون ۱۹۳۵ء میں ہوا، ایکس ریز سے کوڑی برابر پتھر ثابت ہوا، دورے بھی متواتر چھ مہینے تک پڑتے رہے، پھر ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر صاحب کے علاج سے درد کا دورہ نہیں ہوا لیکن کبھی کبھی آنتوں میں خفیف درد ہو جاتا ہے، عمر ۳۸ سال ہے، بواسیر خونی کی کچھ شکایت کے علاوہ باہ و اعضائے رئیسہ کی کمزوری بھی لاحق ہے، بینائی بھی ضعیف ہے۔ (ایک خریدار)

(۱۵۸) عرق النسا، اور وجع المفاصل اور ریاحی درد کے لئے ایک ایسے اکسیر صفت تیل کا نسخہ درکار ہے جس کے لگاتے ہی یہ امراض رفع ہو جائیں۔ ان ہی مرضوں کے لئے ایک خوردنی نسخہ بھی درکار ہے۔ (حکیم ڈاکٹر جودھا رام)

(۱۵۹) میں چودہ سال کی عمر سے لیکر بائیس سال کی عمر تک خراب عادتوں میں مبتلا رہا، اسکے بعد ایک عورت سے ناجائز تعلق ہوگیا جسکی عمر ۳۰ سال تھی۔ چھپ کر ملنے سے پہلے اور بہت دیر بعد تک تمام بدن میں خوف کی وجہ سے سخت لرزہ اور اختلاج طاری رہتا تھا۔ ۲۲ سال کی عمر میں شادی ہوئی پانچ سال کے عرصہ میں تین بچے ہوئے، موجودہ حالت یہ ہے کہ خفیف لرزہ ہاتھ پیر میں ہر وقت رہتا ہے جو معمولی سی تحریک نفسانی یا کسی نئی بات کے دیکھنے سے یا سننے سے یا زیادہ غصہ، ہنسی اور رنج کی حالت میں بہت بڑھ جاتا ہے، کبھی پشت، کبھی پیر کے عضلات دم میں پھڑکتے رہتے ہیں خاص طور پر نیند آنے سے آدھ گھنٹہ تک بہت زیادتی ہو جاتی ہے، دل گھبراتا ہے اور بڑی مشکل سے نیند آتی ہے، ابھی دو سال کے اندر چار مرتبہ بیہوشی کے دورے بھی پڑ چکے ہیں۔ گردن پیچھے کو ہو جاتی ہے اور دانتی بیٹھ جاتی ہے، تمام عضلات تنکر سخت ہو جاتے ہیں ہوش بالکل نہیں رہتا، زبان دانتوں کے نیچے آکر زخمی ہو جاتی ہے۔

مارچ ۱۹۳۷

حفظ صحت اور طب

کا مشہور مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

بیادگار حضرت حکیم حافظ محمد عبدالمجید صاحب مرحوم دہلوی بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

قیمت سالانہ ایک روپیہ

مارچ ۱۹۳۷ء

Printed by Thakur Das & Sons at the Delhi Printing Works Delhi
and Published by Khwaja Niaz Ahmad

ہماری تندرستی کا مسئلہ!

آپ آزادئ وطن کے طالب ہیں، چشم ما روشن دل ما شاد! آپ ملک کی قانون بنانیوالی مجلسوں میں اپنے اپنے فرقوں کا کامل تحفظ چاہتے ہ
آپ کم درجہ اور پست اقوام کو اُبھار کر بلند سطح پر لانیکے خواہش مند ہیں از یں چہ بہتر! لیکن خدا کیلئے اتنا بتا دیجئے کہ کل جب آپکی کوششیں بار آور ہو چکیں اور
سوراج مل گیا تو کیا زمام حکومت ان کمزور اور ناتوان ہاتھوں سے سنبھالی جا سکیگی جن میں ضعف اعصاب نے رعشہ پیدا کر دیا ہو؟ کیا وہ اندر کو دبے ہوئے
کسی طرح بھی خطرے کیوقت ملک اور قوم کی سپر بن سکیں گے کہ جنہیں سل و دق نے خدا جانے کتنے سوراخ کر رکھے ہیں کشمکش حیات میں جہاں "بقائے ا
کوئی قانون مانا ہی نہیں جاتا کیا دھکم دھکا اور تنازع للبقا کے موقع پر یہ چھوٹی اور سوکھی تیلیاں کچھ کام دے سکیں گی جو ادنیٰ صدمے سے پھٹ جانیکی عادی
حیات کے شور و غل کو یہ نرم اور نازک دل کس طرح برداشت کر سکیں گے جنہیں بچوں کا ذرا چلا کر بولنا بسا اوقات مختلج کر دیتا ہو؟ کیا مستقبل کیلئے آزاد انسانو
مضبوط نسل کی تیاری کا کام ہمارے انہیں فرد ریختہ اعصاب اور برباد دادہ شباب نوجوانوں کے سپرد کیا جائیگا کہ جن کے ہینڈ بیگ میں "طلائے اعظم" کی شیش
سوٹ کیس میں "معجون شباب آور" کے پیکٹ بھرے رہتے ہیں۔ کیا سریر سلطنت پر ایسے فرسودہ اور بوسیدہ دماغ متمکن رہ سکیں گے کہ جنہیں ایک مختصر
ایک بیوی اور دو بچوں کی پرورش کے انتظامات بھی وبال جان معلوم ہوتے ہیں؟ یہ شاعرانہ مبالغے نہیں ہیں۔ بلکہ بدقسمتی سے نہایت ہی افسوسناک حقیقت
کی صحت عامہ کا اوسط اعتدال کے درجے سے کہیں نیچے پہنچ چکا ہے۔ صدہا نہیں بلکہ ہزارہا توانا و تندرست اور بالکل چاق و چست نظر آنیوالے نوجوا
مرض میں مبتلا ہو کر اپنے خون یا اپنے بلغم کا خوردبین سے اور اپنے پھیپھڑوں کا عکس ریز شعاعوں سے امتحان کراتے ہیں تو یہ اندوہناک حقیقت وا
کہ اس دو پایوں کی الماری کو جسکا پالش بالکل تازہ اور جسکے نقش و نگار بہت ہی جاذب نگاہ ہیں اندر ہی اندر دیمک کھا چکی ہے۔ ملک کی کم و بیش آدھی آباد
مختلف قسموں کی سل میں مبتلا ہو۔ بیس فیصدی پر آگلے دانت جما رکھے ہیں اور ہر سو میں سے کچھ بھی نہیں تو بیس نوجوان ان شرمناک اور قابل ا
کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو رہے ہیں جو انہیں بازار سے تحفہ میں ملی ہیں، اور جنکا نام بھی زبان قلم پر نہیں آسکتا۔ ایک طرف ناداری و بیروزگاری اور دوسر
کی غلط کاری دونوں نے ملکر نونہالان قوم کے اعصاب کو سچ مچ تار ہائے عنکبوت بنا دیا ہو اور علم طب اور حفظ صحت کے قواعد سے عدم واقفیت نے انکی توجہ ان
کیطرف سے ہٹا دی ہو جو افلاس و بے زری میں بھی اگر اور کچھ نہیں تو اتنا ضرور کر سکتے تھے کہ انکے جسم کی قوت مدافعت کو علیٰ حالہا قائم رکھتے جو امراض کو غلبہ پانے

غیر صحیح اور خراب زمینوں سے نفیس اور خوش ذائقہ پھل حاصل نہیں ہو سکتے، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہو اور بالکل اسی قدر صحت کیساتھ یہ بھی کہ
و معلول یا مدقوق و مسلول مائیں تندرست اولاد نہیں پیدا کر سکتیں لیکن بدقسمتی سے ہماری صنف لطیف کی تندرستی کی یہ حالت ہو کہ بمشکل
دس بیس ایسی نکل بھی آئینگی کہ جنہیں تندرست کہا جا سکے ورنہ نوخاستہ اور اسکولی تعلیم سے آراستہ لڑکیوں میں تو کوئی مشکل ہی سے ایسی خوش نصیب ہ
احشاء باطنی درست اور اعضائے جسمانی کے افعال باقاعدہ اور طبعی ہوں۔ سترہ اٹھارہ اور بیس برس کی جوان لڑکیاں جنہیں یقینی طور پر حد سے زیادہ تند
ہونا چاہئے تھا، بالعموم نقیہہ، زرد رو اور لاغر اندام دیکھنے میں آتی ہیں۔ چہرہ ایک شاداب پھول کیطرح شگفتہ ہونیکی بجائے عام طور پر افسردہ اور مضمحل نظ
کی بخشی ہوئی عینک اور چال کہولت اور پیرانہ سالی کے ان آثار کی اچھی طرح تکمیل کر دیتی ہے جو عین جوانی میں ہویدا ہو چکے تھے۔

اپنی موجودہ اور آئندہ نسل کی تندرستی ایکی زد اور ایکی زار حالت کو مدنظر رکھکر بھی کیا ہمارے اس سوال کو محض فضول اور غیر متعلق کہا جا
اس بیش وقت کا جو پارلیمنٹری بورڈ کی اسکیمیں اور کیمونل ایوارڈ کی موافقت و مخالفت کی تجاویز سوچنے صرف ہوا کرتا ہو کوئی چھوٹا سا حصہ بھی ایسی
سوچنے پر صرف کرنیکی ضرورت نہیں ہے کہ اگر قوم کی تندرستی اسی طرح رو بہ تنزل رہی تو پارلیمنٹری بورڈ اور کیمونل ایوارڈ کے کھلونوں سے کون دل بہ

ملک میں ان سرے سے اس سرے تک شور برپا ہو کہ ہماری آمدنی کافی نہیں ہے فی کس تین پیسے ماہوار کی آمدنی کو کافی تو کیا معنی ناکافی آمدنی
جا سکتا لیکن اس قلت کے جہاں اور بہت سے اسباب تلاش کئے گئے ہیں، وہاں اسکے ایک بہت ہی اہم اور خاص سبب کو کیوں نظر انداز کر دیا جاتا ہو کہ خرا
قوئی کو اس حد تک مضمحل کر دیا ہو کہ ہم اس سے زیادہ کما ہی نہیں سکتے۔ غیر ملکی حکومت محکوم قوم کی آمدنی کی قلت کا ایک بہت بڑا سبب ہو سکتی اور ہوتی ہو

ہیں معذور الخدمت لوگوں کی تعداد اگر زیادہ نہ ہو اور انکے بازؤں میں اللہ کے خزانے سے کھود کھود کر دولت نکالنے کی کافی طاقت موجود ہو تو حالات ہرگز ہرگز اس درجہ المناک نہ ہو سکتے۔ ایک تندرست محکوم قوم باوجود افلاس کے باوجود اگر دولت مند نہیں تو خوشحال ضرور رہ سکتی ہے بلکہ غالباً ایک تندرست قوم کا کسی طویل و دراز مدت تک محکوم رہنا بھی محالات سے ہے

تقریباً ہر صاحب فکر لیڈر اور ہر بہی خواہ قوم رہنما اس بات پر انتہائی تعجب کا اظہار کیا کرتا ہے کہ ہندوستانی بالعموم نوکریوں کے دلدادہ ہوتے ہیں بطور خود کوئی تجارت یا بڑے پیمانہ پر کوئی کام یا تحقیق و ایجاد وغیرہ نہیں کیا کرتے لیکن وہ اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں کہ بطور خود تجارت یا اور کسی قسم کا کاروبار خطرات سے خالی نہیں ہوتا جیسا ملازمت کیطرح آمدنی کے متعلق اطمینان کامل نہیں ہوا کرتا اور بسا اوقات ایسے ناخوشگوار حالات بھی پیش آجاتے ہیں کہ نفع کی بجائے سخت نقصان سے سابقہ پڑ جائے۔ اسلئے تجارت وغیرہ ایسے کام ہیں کہ انہیں شروع کرتے وقت اپنے آپ کو لازمی طور پر کسی حد تک خطرے میں ڈالنا ہوا اور خطرات میں کا شوق صرف اسی انسان کو ہوتا ہے جسکے اعصاب کافی مضبوط ہوں۔ خستہ و درماندہ اعصاب والوں کو شوق تو کجا ضرورتاً بھی خطرات میں گھسنے کی ہمت نہیں ہوتی وہ ہمیشہ "اگر خواہی سلامت برکنار است" کہہ کر ایسی چیزوں سے دور ہی رہنا پسند کرتے ہیں ✦

کامیابی کا راز صرف تندرستی میں ہے

دنیائے طب کے سب سے بڑے شہنشاہ جالینوس اعظم کا مقولہ ہے کہ "تندرست آدمی کبھی محتاج نہیں ہو سکتا کیونکہ زندگی کی تمام مشکلات پر غلبہ پانیکی ایک طبعی قوت ہوتی ہے، ہمت، طاقت، شرافت اور استقلال ہر موقع پر اسکا ساتھ دیتے ہیں" ✦

ارسطو کی شہرت بھی ایک حکیم اور ایک فلاسفر کی حیثیت سے جالینوس سے کچھ کم نہیں ہے اسکا بھی یہ قول ہے کہ "دولت عزت اور کامیابی حاصل کرنیکا زینہ تندرستی ہے" حکیم فیثاغورث نے ایک قدم اور بھی آگے بڑھایا ہے اور کہتا ہے کہ "زندگی ایک بالکل بے معنی اور فضول چیز ہے اگر تندرستی نہ ہو" ✦

ان حکمائے مغرب کے اقوال کی تصدیق ہمیں اپنے ذاتی تجربوں سے بھی بآسانی ہو سکتی ہے، ہم رات دن دیکھتے ہیں اور صرف دوسروں کو نہیں دیکھتے خود اپنے اوپر بھی یہی کیفیت گذرتی رہتی ہے کہ مال، دولت، عزت، طاقت، حکومت، سب کچھ موجود ہونے پر ایک ذرا سا درد سر یا خفیف سا درد شکم ہمیں اس حد تک بے آرام کر دیتا ہے کہ دنیا کے جو عیش ہمیں میسر ہیں انکا کوئی لطف نہیں ملتا، ہماری دلی آرزو ہوتی ہے کہ کاش کوئی ہماری نصف یا ساری دولت لے لیتا اور ہماری اس تکلیف کو دور کر دیتا ✦ گرمی کے موسم میں عام طور پر دولتمند اور زردار لوگ پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں تاکہ موسم کی سختیاں نہیں آزار نہ دے سکیں۔ لیکن کیا شملہ اور نینی تال منصوری اور المورہ اور پچمڑھی، اور دارجلنگ ان بدنصیب اور سوختہ اختر انسانوں کیلئے بھی باعث تفریح ہو سکتے ہیں جو وہاں موسم کی گرمی سے پناہ لینے کیلئے نہیں بلکہ اپنے مسلول اور مجروح پھیپھڑوں کو چیڑ کے درختوں کی ہوا میں پہنچانے اور اپنی متورم اور ملتہب آنتوں کو قدرتی چشموں کے پانی سے دھونے کیلئے گئے ہوں ؟ آپ یقین کیجئے کہ ان مریضوں کا دل سوئٹزرلینڈ اور کشمیر کے مرغزاروں سے اسی قدر متنفر اور بیزار ہوتا ہے کہ جتنا کسی سیاسی رہنما کا جیل کی کوٹھریوں سے مئی جون کی بے پناہ گرمی سے تنگ آکر تمنا ہوتی ہے کہ کسی ایسے مقام تک پہنچ جائیں جو زیادہ نہیں تو سطح سمندر سے چار پانچ ہزار فٹ ہی بلند ہو مدقوق اور مسلول ہستیاں کہ جنہیں انکے اعزا اپنے اوپر سو طرح کی تکلیفیں برداشت کرکے صحت بخش مقامات پر لیجاتے ہیں ہر وقت یہ آرزو کرتی ہیں کہ وہ اس قابل ہوں کہ پھر اسی دھوپ اور اسی لو میں عمر بسر کرنیکے لئے میدانوں میں جا سکیں ✦

حقیقت یہ ہے کہ صحت و تندرستی کے بغیر دنیا کا کوئی لطف نہیں اٹھایا جا سکتا اور خوشحالی دراصل صحت وری کا دوسرا نام ہے، ہم جبتک کہ تندرست نہ ہوں دنیا کا کوئی کام صحیح طریقے پر انجام نہیں دے سکتے، اور جن کاموں کو صحیح طریقے پر انجام نہ دیا جائے انمیں کامیابی کی توقع رکھنی صرف انہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے کہ جنکے دماغ کو امراض نے صحیح طریقہ پر سوچنے سے معذور کر دیا ہو ✦

آپ ایک ایسی فوج کا تخیل قائم کیجئے کہ جسکے بہت سے سپاہی لنگڑے، کچھ بہرے، کچھ ضعیف النظر اور بہت سے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوں اور پھر اندازہ کیجئے کہ صحیح القویٰ فوج کے مقابلہ میں اسکی کامیابی کی کتنی امید ہے۔ تاجروں کی ایک ایسی جماعت کا قیاس کیجئے کہ جنمیں سے ہر ایک کام کرنے پر دس پانچ منٹ کے بعد کراہنے اور ہر صبح و شام دوا کی خوراک پینے پر مجبور ہو اور پھر سوچئے کہ انمیں اپنے کاروبار کو ترقی دینے کی کس حد تک صلاحیت ہے، دفتروں میں پانچ پانچ اور چھ چھ گھنٹہ بیٹھ کر کام کرنیوالے ایسے کلرکوں کی ایک تعداد کا تصور ذہن میں قائم کیجئے جن میں ہر ایک چار چار گھنٹہ کے باقاعدہ وقفہ سے پینے کیلئے کسی نہ کسی دوا کی شیشی جیب میں ڈال کر لایا ہو اور پھر دیکھئے کہ کس حد تک ترقی کی توقعات ان سے وابستہ کی جا سکتی ہیں ✦ دنیا میں

کوئی ایسی قوم ترقی نہیں کر سکی ہے جو صحت اور تندرستی سے محروم ہو اور ظاہر ہے کہ ہمارے لئے قدرت کے قوانین نہیں بدل سکتے ہمیں اگر زندہ رہنا ہو تو
مجرمانہ تغافل نہیں برت سکتے اور اگر یہ صحیح ہو تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ہماری قوم اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے یہ معلوم ہونیکے بعد بھی آج جغرافیہ
و حساب سے زیادہ ہمارے بچوں کو جس تعلیم کی ضرورت ہو وہ علم الامراض اور قواعد حفظ صحت کی تعلیم ہے ، ہم خاموش بیٹھے ہیں اور کوشش نہیں کرتے کہ ہمارے
اس طرف کافی توجہ کریں یہ جاننے کے باوجود کہ ہمارے شہر ونکی آبادی اکثر و بیشتر حالات میں ایسے گندے غلیظ بند اور تاریک مکانوں میں زندگی بسر
کہ یہاں کسی ذیحیات کا تندرست رہنا ناممکن ہے ، ہم کامل اطمینان کیساتھ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں نکالتے کہ ان
ہو سکے ہمیں اچھی طرح واقفیت ہے کہ ہمارے شہر کے متوسط الحال اور غریب لوگوں کو ضرورت کیوقت طبی امداد بہم پہونچنے کی راہ میں بہت سی دشوار
لیکن ہم ایک شان بے پروائی کے ساتھ یہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور کچھہ نہیں کرتے ✦ یہ خیال کہ "ہم کر ہی کیا سکتے ہیں" ایک بالکل بے معنی اور لغو خیال
اُنہی دماغوں کی اختراع ہو کہ جنہیں ضعف معدہ و قلب نے بالکل بے ہمت اور بے عمل بنا دیا ہو، کچھ نہ کر سکنے پر بھی ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں ہم اخبارات و
سے اسکیطرف تو اپنی نیم مردہ یا محو خواب قوم کو جگا کر صحیح حالات سے آگاہ کر سکتے ہیں اور دوسری طرف ان خدایان شہر کو اپنی حالتِ زار کیطرف متوجہ کر سکتے
میں ہم اپنی آمدنی کا معقول حصہ اور شہر کے انتظامات کا اختیار دیا کرتے ہیں، انہی اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے یہ بھی ممکن ہو کہ اپنے ملک کے عوام کو
آہستہ آہستہ اور تھوڑی تھوڑی کر کے وہ تعلیم بھی دیدیں کہ جس سے وہ اسکول اور مدرسوں میں محروم رہے ✦ دور حاضرہ اخبارات و رسائل کا دور ہے اگر وہ صحیح
سیے ہوں تو قوم کی تعمیر میں وہ سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں، اچھے اخبار اور اچھے رسالے جنکا مقصد تجارت نہیں بلکہ خدمت قوم ہو اس وقت ملک
بڑی ضرورت ہے اور انکی اشاعت کو جس قدر بھی ترقی دیجائے کم ہے یہ بالکل ظاہر ہو کہ ملک کی ضرورت کے لحاظ سے ہمارے اخبارات و رسائل کی تعداد بہت کم ہو او
ایسے اخبارات تو اور بھی کمیاب ہیں جو ملک کی ضرورت سے پوری طور پر واقف ہوں اور ناخوشگوار حالات کی اصلاح جنکا مقصد ہو لیکن اس دشواری کا صحیح حل
ہو تو وہ یہی ہے کہ ہم ایسے اخباروں اور ایسے رسالوں کی اشاعت میں کوئی مدد نہ دیں کہ جو ہمارے خیال میں فضول ہیں اور ان اخبارات و رسائل کی اشاعت
جو ملک و قوم کی خدمت میں مصروف ہیں اور جو ناواقف حالات عوام کی تعلیم کا ایک نہایت صحیح اور کارآمد ذریعہ ہیں ✦

ہمدرد صحت اور اس کے مقاصد

خود پرستی اور خود ستائی کے دور میں ہمارا کہنا کہ رسالہ ہمدرد صحت بالکل صحیح طریقوں پر نکالا جا رہا ہو اور اس کا مقصد اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے
کو ایسے طریقوں سے آگاہ کیا جائے کہ جو تندرست رہنے کیلئے ضروری ہیں مشکل سے قابل یقین ہو سکتا ہو ہم اس قسم کا دعوے کرنا بھی نہیں چاہتے لیکن
ہیں کہ اگر ہمارا مقصد حصول زر ہوتا تو کیا ہمارے لئے یہی مناسب تھا کہ اسکی قیمت ہم صرف ایک روپیہ سالانہ مقرر کرتے، ایک روپے میں بارہ پرچے اس قدر ضخیم
از معلومات اور پھر بارہواں پرچہ ایک خاص نمبر کہ جسمیں تنہا ڈھائی تین سو صفحے ہوں اور جسمیں یورپ تک کے مشہور اور ماہران فن ڈاکٹروں سے مضا
جائیں کیا کسی طرح بھی تیار ہو سکتے؟ کیا تجارت کا صحیح اصول یہی ہوتا ہو کہ ہم دو روپیہ کی چیز ایک روپیہ میں فروخت کر دیا کریں ۔ حقیقت یہ ہو کہ ہمدرد صحت کی
صرف اس غرض سے رکھی گئی ہے کہ ہر شخص اُسے بآسانی خرید سکے اور ہمارے دلکو یہ اطمینان حاصل ہو کہ ہم بھی اپنی بساط کے موافق قوم کی تعمیر میں حصہ لے
اس خیال پر ہمیں خود بھی ہنسی سی آتی ہو اور ممکن ہے کہ آپ بھی ہنس دئے ہوں . کہاں ذرا سا پرچہ ہمدرد صحت اور کہاں قوم کی تعمیر!! بظاہر یہ دو چیز
کی نہیں معلوم ہوتیں، لیکن کبھی آپنے خیال فرمایا ہو کہ ریل کے انجن اور ریل کی گاڑی کی تعمیر میں اس ننھے سے پیچ کا بھی کچھہ نہ کچھہ حصہ ضرور ہے جو انجن
کیلئے استعمال کیا جاتا ہو۔ کیا آپ اس پیچ پر بھی اس طرح ہنس سکتے ہیں کہ کہاں یہ ننھا سا پیچ اور کہاں ریلوے ٹرین! اصل یہ ہے کہ کسی چیز کا قد و قامت یا اسکی
حیثیت اسکی بکار آمدگی کا معیار نہیں ہوا کرتیں۔ بکار آمدگی کا معیار ہمیشہ کام ہوتا ہو۔ آپ ہمدرد صحت کے مختصر حجم کو نہ دیکھیے آئیے ہم آپکو اسکے کام دکھا
مانیں یا نہ مانیں اور ہمیں یہ خیال اچھا معلوم ہو یا برا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہماری غفلتوں نے طب یونانی کو اس منزل پر پہونچا دیا کہ جسکے بعد صرف
رہ جاتا ہو، ہمارے خرمن علم کے خوشہ چین آج محض اپنی محنت و کوشش کی بدولت ہم سے ممتاز نظر آ رہے ہیں اُنہوں نے اپنی تحقیقاتوں اور اپنے تجر
کو ایسا آراستہ کیا ہو کہ اب جدید علم طب قدیم علم طب سے بالکل جداگانہ کوئی چیز معلوم ہوتا ہو۔ ہمدرد صحت کی یہ کوشش ہے کہ جدید ترین طبی اصولوں اور تازہ تر
دنیائے طب کو باخبر رکھے ✦ ملک کی سب سے بڑی ضرورت اس وقت یہ ہو کہ عوام کو حفظ صحت کے طریقوں سے آگاہ کیا جائے تاکہ یہ ناخوشگوار ورنہ

حالات دور ہوسکے کہ سینکڑوں سے دس آدمی بھی تندرست نظر نہیں آتے، ہمدرد صحت انتہائی سرگرمی کیساتھ اس خدمت کو انجام دے رہا ہو صحت عامہ کے متعلق کام ایسے ہیں جو انفرادی طور پر انجام نہیں پاسکتے، اس قسم کے تمام کام ہر شہر میں شہر کی میونسپل کمیٹی سے متعلق ہوتے ہیں، ہمدرد صحت ایسے تمام معاملات پر ذمہ اصحاب کی توجہ مبذول کرانا اپنا فرض سمجھتا ہے ہمدرد صحت اسکے لئے بھی تیار ہے کہ اگر صحت عامہ کی بہبود کی خاطر ضرورت ہو تو حکومت کا دروازہ بھی کھٹکھٹائے اور اس قانون ساز کونسلوں کو ایسے قوانین نافذ کرنیکی رغبت دلائے جو عوام الناس کو تندرست رکھنے یا انہیں بہتر طبی امداد میسر آنیکے لئے ضروری ہیں ہمدرد صحت کا بچوں کی تعلیم گاہوں تک بھی رسائی حاصل کرنیکی کوششوں میں مصروف ہے تاکہ نونہالان قوم اگر اور کچھ نہیں تو صاف ہوا، صاف پانی، صاف غذا، ورزش اور وغیرہ کے فوائد اور مچھر، گندگی، بند اور تاریک کمروں اور سست و بے عمل رہنے کے نقصانات سے تو آگاہ ہو جائیں۔ اس سلسلے میں مختلف صوبوں کی یونیورسٹیوں سے خط و کتابت ہو رہی ہے اور اُمید ہے کہ بہت جلد ہمدرد صحت تمام اسکولوں کے کتبخانوں کیلئے منظور ہو جائیگا اور انگریزی اور اردو اسکولوں کے تمام طلبا اسکے مضامین سے مستفید ہوسکیں گے، ہمدرد صحت ان حرموں میں بھی داخل ہوتا چلا جارہا ہے کہ جہاں باقی تمام دُنیا سے الگ تھلگ ہماری محترم خواتین اپنی زندگی بسر کررہی ہیں اور کسی طرح کسی کے کانوں کان خبر نہیں ہونے دیتیں کہ ان مکانوں کی غلیظ نالیوں، تنگ و تاریک کمروں کی غلیظ ہواؤں اور محروم آفتاب دالانوں اور صحنچیوں نے انکی صحت پر کیا اثر کیا ہے اور کتنے نوخاستہ پھول ان چاردیواریوں کے اندر بن کھلے مرجھا یا کرتے ہیں، ہمدرد صحت اس ہوا اور دھوپ کی آبادی کو بھی ایسے طریقے بتانا چاہتا ہے کہ جن سے وہ انہیں حالات میں رہ کر اپنے اُنہیں گھروں کو کم مضرت رساں بنا سکتی ہیں ہمدرد صحت طب یونانی کے پست ہوئے معیار کو ایک مرتبہ پھر بلند کرنیکا آرزو مند ہے اور وہ دنیا کو دکھانا چاہتا ہے کہ طب جدید کی ان تمام ترقیوں کے باوجود طب قدیم اسکے دوش بدوش چل سکتی ملک کے بوڑھوں کو ہمدرد صحت یہ بتانا چاہتا ہے کہ اس پیرانہ سالی کے باوجود وہ کس طرح قوم کے لئے ایک کارآمد عضو بنے رہ سکتے ہیں اور کس طرح وہ ایسی زندگی بسر کریں کہ دوسروں کیلئے وبال دوش نہ ہوں۔ جوانوں کو ہمدرد صحت یہ سکھانا چاہتا ہے کہ کس طرح وہ اپنے قوائے عمل کو محفوظ و مصئون رکھکر زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قوم کے لئے کارآمد و مفید رہ سکتے ہیں وہ انہیں یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ دنیا میں صحیح القوی انسان کیا کیا کچھ کرتے رہتے ہیں اور قویٰ کو صحیح رکھنے کے ذرائع کیا ہیں مستورات کو وہ صرف یہی نہیں بتانا چاہتا کہ وہ خود کس طرح صحیح و تندرست رہ سکتی ہیں، بلکہ وہ انہیں بچوں کی پرورش اور تربیت کے صحیح قاعدے بھی سکھانا چاہتا ہے تاکہ انکی گودوں میں پرورش پائے ہوئے صحت و تندرستی کے لحاظ سے اس نسل سے ضرور بہتر ہو کہ جو آج موجود ہے ہمدرد صحت کی خدمات کا میدان عوام الناس ہی محدود نہیں ہے وہ اس حد سے آگے بھی تجاوز کرتا ہے اور ماہرین فن کی دنیا میں بھی قدم رکھنے کی جرأت کرتا ہے، وہ خدمت خلق اللہ میں مصروف حکیم رفاہ عام کے کاموں سے فرصت نہ پانیوالے ڈاکٹروں کو بھی فن طبابت کے متعلق جدید ترین حصولوں اور تحقیقاتوں سے باخبر رکھتا ہے اس طرح کہ انہیں بڑی کتابیں اور طول و عریض مضامین پڑھے بغیر بھی مختصر طور پر وہ سب کچھ معلوم ہو جائے کہ جسکی انہیں ضرورت ہے اور قیمتی وقت بھی ضائع نہ ہو مختصر طور پر کرنا کافی ہوگا کہ ہمدرد صحت ایک بہت ہی اہم تجربہ ہے جسکی کامیابی پر ہندوستانی دنیا کے طب کا وہ خوشگوار انقلاب منحصر ہے جو ایک مریض کو اسکی ضروریات اور ایک طبیب کو اسکے فرائض سے خبردار کردیگا، اور جسکی بدولت ملک میں ایک مرتبہ پھر حسین اور تندرست نوجوان ہر شعبہ زندگی کو اپنی محنت اور اپنے بازوؤں کی قوت لالہ زار بناتے نظر آیا کرینگے چارپائیوں پر پڑے پڑے ایڑیاں رگڑنے والے مریضوں کی بجائے زمین پر ہل چلانیوالے، پہاڑوں کو کھود کر راستہ نکالنے والے اور سمندر کے سینے پر کشتیاں دوڑانیوالے نوجوان قوم میں پیدا ہوا کرینگے اور ڈولیوں میں بیٹھ بیٹھ کر حکیموں اور ڈاکٹروں کے مطب میں جانیوالے بیماروں کی بجائے ہوائی جہازوں میں بیٹھ کر اُڑ پھرنے والے تندرست اور توانا بچوں سے مادر وطن کی گود بھر جائیگی، ہمدرد صحت نے زمانہ حاضرہ کی ایسی طبی ضروریات کو پورا کرنیکا ذمہ لیا ہے جو ایک بہتر سے بہتر رسالہ پورا کرسکتا ہے اور اگر قوم و ملک نے اس کا ساتھ دیا تو وہ تھوڑے عرصہ میں دکھا دیگا کہ ایک مختصر پرچہ کیا کر سکتا ہے کیا کبھی کسی تالاب کے کنارے کھڑے ہوکر آپ نے اسمیں چھوٹی سی کنکری پھینکی ہے؟ اگر ایسا کیا ہے تو آپکی نظر سے گذرا ہوگا کہ کنکری کے پانی میں گرتے ہی پہلے تو جس جگہ وہ کنکری گری تھی وہیں چھوٹے چھوٹے سے حلقے پیدا ہوتے ہیں پھر ان میں سے حلقے پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں اور بڑی دُور تک، اتنی دور تک کہ جہاں تک نگاہ جائے یہ حلقے سطح آب پر برابر بڑھتے اور پھیلتے چلے جاتے ہیں چھوٹی سی کنکری کی بساط کو دیکھئے کہ آپ کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ اس کا اثر تالاب کی سطح پر اس قدر وسیع ہوگا۔ ہم نے بھی علم طب کے ناپیدا کنار سمندر میں یہ ایک چھوٹی سی کنکری ڈالی ہے اور ہمیں افضال ایزدی سے یقین کامل ہے کہ آہستہ آہستہ اسکے پیدا کئے ہوئے حلقے سمندر کی ساری سطح کو گھیر لیں گے

روپیہ محنت، ضروری علم اور خلوص نیت سے جو کچھ بھی ہوسکتا ہے، وہ سب کچھ اس پرچہ کو کامیاب بنانیکے لئے کیا جارہا ہے اور ہم کامل وثوق کیساتھ کہتے ہیں کہ اگر یہ تجربہ اب بھی خدانخواستہ ناکام رہا تو اسکے ہم نہیں بلکہ اہل ملک اور ارباب فن ذمہ دار ہونگے اور شاید اسی قدر وثوق کیساتھ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر یہ تجربہ بھی ناکام رہا تو سالہائے دراز تک ایک کامیاب طبی رسالہ کا تخیل محروم تکمیل رہیگا

ہمدرد صحت اور مشاہیر فن

عالی جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری مرحوم، ایم، ڈی، دہلی:-
میں نے "ہمدرد صحت کا خاص نمبر "الاطفال" بڑے غور سے پڑھا اور یہ لکھنے میں مجھکو مسرت محسوس ہوتی ہے کہ اُردو میں بچوں کی رضاعت، پرورش، تربیت اور علا
اس سے بہتر کوئی دوسری کتاب میری نظر سے نہیں گذری، اس نمبر کے مضامین نہایت دلچسپ جامع اور بیحد مفید ہیں اور مجھکو اُمید ہے کہ اس سے ہر منازل افادہ

لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب ایم، بی، اینڈ سی، ایچ، بی اڈنبرا، حیدر آباد دکن:-
ہمدرد صحت کا خاص نمبر ملا بہت شوق سے پڑھا، ہندوستان کے طبی رسائل میں ہمدرد صحت پہلا پرچہ ہے جسنے اعادہ شباب کے مسئلے پر اتنے بہتر اور مستند معلوما

جناب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب، نیر، بیڑ (دکن)
مجھے بیڑ سے چلتے چلاتے وقت "الاطفال" ملا اگر معلوم ہوتا کہ اس شان نزول سے چھپے گا اور یہ مضمون آرائیاں ہونگی تو کچھ غور سے لکھتا خیر بداں را بہ نیکاں ببخ
خدائے برتر اس امید کو برلانے میں اس کامیابی کا مرد سامان عطا فرمائے جو سرچشمۂ آرزو کی رُوح رواں ہے ۔ این دعا از من وازجملہ جہاں آمین باد ۔

شفاء الملک حکیم مولوی محمد عبد الحمید صاحب لکھنؤ:- میں نے رسالہ ہمدرد صحت دہلی کا خاص نمبر بعنوان "تجدید و اعادہ شباب اور درازیٔ
دیکھا، حقیقتاً نہایت محنت و جانفشانی سے مرتب کیا گیا ہے، اکثر مضامین نہایت بلند پایہ اور تحقیق سے لبریز ہیں، پبلک کو ایسے مفید طبی رسالہ کی قدر کرنا چاہئے

جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب قرول باغ دہلی:- حکیم عبد الحمید صاحب نے "ہمدرد صحت" کی شکل میں طبی خدمت کی طرف ایک
حکیم صاحب موصوف کو اس مبارک اقدام پر دلی مبارکباد دیتا ہوں ہمیں ہمدرد صحت سے بڑی توقعات وابستہ ہیں، اور طب یونانی کی دُنیا میں سب سے بڑے طبی مرکز
ات کا مستحق ہے اطبا اسکی طرف پوری توجہ منعطف کریں ہمدرد صحت کی ارزانی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ اس لئے نہیں نکالا گیا کہ اس رسالہ کے ذریعہ سے ما
بلکہ اس کا واحد مقصد فن عزیز کی خدمت ہے، ہمارے افلاس زدہ ملک میں کسی قسم کی قومی یا فنی خدمت کیلئے سب سے اہم سوال سرمایہ کا ہوتا ہے لیکن بحمد اللہ ہمدرد صحت
آزاد ہے، بلکہ جہانتک میں اندازہ لگا سکتا ہوں یہ رسالہ کبھی سرمایہ کی کمی کے سبب سے بند نہ ہوسکیگا، مجھے حکیم عبد الحمید صاحب کے استقلال، قوت عمل اور نیک
کہ چند روز کے بعد یہ رسالہ ہندوستان کا سب سے کثیر الاشاعت پرچہ بن جائیگا جسکے آثار میں ابھی سے دیکھ رہا ہوں " محمد کبیر الدین

جناب ڈاکٹر محمد عثمان صاحب جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن:- ہمدرد صحت کے شباب نمبر کے دونوں پرچے وصول ہوئے دل
فی الحقیقت آپکی مساعی قابل صد آفرین اور ایسی نمایاں کامیابی مستحق صد مبارکباد ہے کہ اسقدر قلیل عرصہ میں اتنا کارآمد اور اہم درجہ کا مواد فراہم کرکے اس دیا

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی، ایڈیٹر مشیر الاطبا، لاہور:- ہمدرد صحت ایک ماہوار رسالہ ہے جو گذشتہ سال سے حکیم حاجی عبد الحمید
میں نہایت آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ ترتیب کے یہ اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے، اسمیں ہر ماہ حفظان صحت اور طب کے متعلق
شائع ہوتے ہیں، اس رسالہ میں طب کے خالص علمی مضمون کو ادبی رنگ میں رکھنے کی نہایت کامیاب کوشش کی گئی ہے، حال میں تجدید و اعادہ شباب او
نمبر قریباً دو سو صفحات پر شائع ہوا ہے، یہ بلاشبہ اس موضوع پر اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے، ترتیب کی خوبی اور مضامین کی عمدگی و دلاویزی
بلا مبالغہ اس وقت کی تمام طبی صحافت میں ممتاز جگہ حاصل کرلی ہے"

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاندپوری بیگم گنج:- ہمدرد صحت کی اشاعت خاص نگاہ و دماغ کیلئے سامان لطف و
سے آخر تک دیکھا، جناب نے طبی حلقوں میں اشاعت خاص کی مجتہدانہ خصوصیت کو اپنے لئے مخصوص کرلیا ہے اور مجھے یہ عرض کرنے میں کوئی تامل نہیں
طبی رسالہ اس اشاعت خاص کے سلسلے میں اس ایثار، وسعت نظر اور اجتہاد سے کام نہیں لیتا جو آپ کا حصہ ہوکر رہ گیا ہے آپ نہایت بے جگری کے
و تدوین اور اسکی طباعت و تصاویر پر روپیہ صرف کرتے ہیں، ممالک غیر سے حصول مضامین کی بدعت حسنہ آپ ہی نے جاری کی ہے اور صرف اسی ا
سے آپکی اشاعت کا مرتبہ بہت زیادہ بلند ہوتا جا رہا ہے ۔ خدا کرے آپ کا جذبۂ عمل اور ولولہ کار کبھی سرد نہ ہو اور طب یونانی کو آپکی سرپرستی میں زیادہ
آپ نے طب قدیم کے لئے بہت کچھ ایثار کیا ہے اور ہمدرد دواخانہ کی بنیاد ڈال کر ثابت کر دیا ہے کہ طب یونانی کا فن دواسازی کس قدر مکمل اور جامع ہے
کی اشاعت سے طبی لٹریچر کی وہ ارزانی فرمائی ہے کہ آجتک نہ ہوئی تھی ۔ ایک روپیہ کی قلیل رقم میں آپ ایسے ایسے قیمتی موتی لوگوں کو دے رہے ہیں جنکی
ہی نہیں کیا جاسکتا تھا ۔

جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر رہٹی:-
ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "الاطفال" بالکل عین وقت پر موصول ہوئی میں نہیں کہہ سکتا کہ اسکی دیدہ زیب طباعت، باصرہ نواز نائٹیل
بلند پایہ دلچسپ اور رنگا رنگ مضامین دیکھکر کس قدر مسرت ہوئی میں سمجھتا تھا کہ سال گذشتہ اشاعت خاص "اعادہ شباب نمبر" کی اشاعت
دلچسپ اور مختص النوعیت اشاعت کی جدوجہد لاحاصل رہیگی اور جب کہ آپ جیسی سراپا ایثار و خلوص شخصیت کے متعلق مجھے یہ غلط خیال
صحافت طب اسکے جواب و مثیل کی کیونکر توقع قائم کرسکتا تھا لیکن "الاطفال" کے مطالعہ نے میرے عالم خیال کو یکسر منقلب کر دیا اور میرے

صاف تردید کردی ہے مجھے تعجب ہے کہ "نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول" کے مقولہ کو میں کیوں فراموش کئے تھا اگر مبالغہ نہ سمجھا جائے تو میں کہونگا کہ طب کے میدان ارتقا میں آپ کا جو قدم اٹھتا ہے وہ قابل صد رشک و تقلید اور اس کا ہر نقش نقش جو آپ نہیں نقش بر حجر ہوتا ہے ✤

کاش ہماری مادر طب ایسی ہی دو چار ہستیاں اور اس دور کس مپرسی میں پیدا کردے جو ہماری کشتی کو بحر حوادث کی خوفناک موجوں اور ناموافق طوفانی ہواؤں سے نکال کر بقائے دوام کے ساحل سے ہمکنار کردیں، یہ بالکل صحیح ہے کہ جب تک کوئی کام للہیت اور خلوص کیساتھ نہ کیا جائے کبھی مؤثر و مقبول عام نہیں ہوتا اور جو مساعی پر خلوص جذبات کے ماتحت اور خود غرضی سے بے نیاز ہوکر بروئے کار لائی جاتی ہیں وہ ہمیشہ مشکور ہوا کرتی ہیں، چنانچہ اسکی زندہ مثال "ہمدرد صحت" موجود ہے، دو سال کے قلیل عرصہ میں اسکی قابل رشک ترقی اور اُسکے حلقۂ اثر کی وسعت طب یونانی کیلئے فال نیک ہے، باہر کا حال تو مجھے معلوم نہیں، لیکن اندرون بھوپال جہانتک مجھے علم ہے و ثوق کیسا تھ کہہ سکتا ہوں کہ "ہمدرد" نے اہالیان بھوپال کی غیر معمولی ہمدردی اور عام مقبولیت حاصل کرلی ہے۔ اور کرتا چلا جارہا ہے۔

ایک روپیہ سالانہ چندہ میں اتنا ضخیم دیدہ زیب اور بلند پایہ عام دلچسپ مگر معیاری طبی رسالہ کا جاری رہنا اور ہمیں جدتیں ہوتے رہنا اگر معجزہ نہیں تو آپ کا حصہ ضرور ہے۔ این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ میں اس موقعہ پر حسب معمول ہدیۂ تبریک پیش کرتا لیکن کس کس بات پر اور کہانتک؟ عمر میں اگر ایک دو بار ایسی اتفاقیہ صورت پیش آجاتی تو یہ بھی ممکن تھا لیکن روز بروز اور ہر ہر بات پر مبارکباد دینا ذرا مشکل معاملہ ہے، تاہم نظر بد سے تحفظ کی ضرور دعا کرونگا۔

ہمدرد صحت اور مشاہیر ملک

عالیجناب نواب بہادر ڈاکٹر سر مزمل اللہ خاں صاحب بھیکم پور:۔

ہمدرد صحت نہایت مفید اور معلومات صحیحہ کا ذخیرہ ہے اسکو معدن صحت کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اسکی اشاعت خاص آپ نے جید قابلیت اور محنت سے تیار کی ہے۔ ع آفریں باد بریں ہمت مردانۂ تو۔ چاہیے کہ پبلک اسکی قدر کرے اور اس سے مستفید ہو ✤

حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب:۔

جس طرح اردو کے طبی رسائل میں دہلی کا ماہوار رسالہ ہمدرد صحت سب سے ممتاز ہو اسی طرح اس رسالہ کا خاص نمبر جو اعادۂ شباب اور درازی عمر کے نہایت ضروری موضوع پر شائع ہوا ہو اپنی بعض خصوصیات کے لحاظ سے ایک رسالہ خاص نمبر ہے جسکی نظیر اردو مجلات کی تاریخ میں نہیں ملسکتی۔

یورپ میں پروفیسر اشٹائناخ، ڈاکٹر وارونا‌ف، کارل ڈوبلر، جاوورسکی، اسولڈ شوارز، سوقت، مسئلہ اعادہ شباب کے محقق مانے جاتے ہیں اور ان میں سے بعض خاص طریقہ علاج کے موجد ہیں، ہمدرد صحت کے اولو العزم مالک اڈیٹر حکیم عبد الحمید صاحب نے ان پانچوں محققین سے انکے تازہ اذکار و خیالات اور انکے طریقہائے علاج کی تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ان لوگوں کی دلچسپی و نفع رسانی کا بھی پورا لحاظ رکھا گیا ہے جو طبیب تو نہیں مگر اس قسم کی معلومات کے ضرورتمند ہیں اور ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر اطبا اور عوام دونوں کیلئے مفید اور دلچسپ ہے اور اسکی اشاعت پر حکیم عبد الحمید صاحب اڈیٹر و مالک ہمدرد دواخانہ بجا طور پر قومی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی:۔

میں ہمدرد صحت کے "اطفال نمبر" پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ پرچے میں بچوں کے متعلق نہایت کارآمد معلومات کے علاوہ تعلیمی اور نفسانی مضامین کا اتنا اچھا مجموعہ آپنے پیش کیا ہو کہ کوئی ایسا بلند پایہ خالص تعلیمی رسالہ بھی اس پر فخر کرسکتا ہو کہ آپ کا یہ خاص نمبر طبیبوں ہی کیلئے نہیں بلکہ بچوں کے سرپرستوں اور معلموں کیلئے بھی ایک مفید کتاب کا کام دیگا۔ اردو میں شاید آسانی سے بچوں کے متعلق اتنی مفید معلومات یکجا نہ مل سکیگی۔

عالی جناب سر صاحبزادہ عبد القیوم خاں صاحب وزیر اعلیٰ شمال مغربی صوبہ سرحد:۔

رسالہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" پر میں نے سرسری نظر ڈالی ہیں افسوس کرتا ہوں کہ بوجہ ناسازی طبیعت بالتفصیل پڑھنے کا موقع نہیں ملا تاہم یہ کہہ سکتا ہوں کہ رسالہ قوم کی کافی خدمت کرسکتا ہے اور لوگوں میں حفظان صحت کا شوق پیدا کرنیمیں مدد دے سکتا ہو مجھے امید ہے کہ قوم اسکی سرپرستی کریگی اور اسکے اوراق سے مستفید ہوگی۔

عالی جناب نواب قاضی سر عزیز الدین احمد صاحب وزیر اعظم ریاست دتیہ:۔

رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر موصول ہوا آپ نے اسکی اشاعت میں بہت حوصلہ اور قابلیت سے کام لیا ہو اور اسکے مضامین مفید اور دلچسپ ہیں، امید ہے کہ ملک میں آپکے رسالہ قدر بہت ہوگی اور ترقی کریگا، میں ہر ایک ترقی کا خواہاں ہوں " ✤

جناب مولانا محمد شفیع صاحب داؤدی پٹنہ:۔

جناب حکیم مولوی عبد الحمید صاحب نے ماہوار رسالہ ہمدرد صحت جاری فرما کر طب یونانی پر بہت احسان کیا ہے اور اردو دان پبلک کو علم صحت کی ترقی کا صحیح اندازہ اس رسالہ سے کافی طور پر ہوسکتا ہے اہل فن بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں میں حکیم صاحب سے ذاتی واقفیت کی بنا پر یقین رکھتا ہوں کہ انکی نیک نیتی اور خلوص متقاضی ہے کہ وہ اس رسالہ کو برابر اضافہ کیساتھ جاری رکھیں گے۔

ہز اکسیلنسی سردار صلاح الدین سلجوقی قونسل جنرل افغانستان:۔

ہمدرد صحت کا خاص نمبر موسومہ تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر ملا، اس مسئلہ پر اسمیں نہایت قیمتی اور کارآمد مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ اس کامیابی پر آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں ✤

عالی جناب مرزا محمود احمد صاحب رئیس قادیان :۔

رسالہ ہمدرد صحت کا تازہ نمبر جو جس محنت اور لیاقت سے یہ نمبر تیار کیا گیا ہے واقعی قابل تعریف ہے۔ اعادۂ شباب پر یورپین زبانوں میں تو بہت کچھ لکھا گیا ہے زبان میں اس وقت تک میری نظر سے اس موضوع پر کوئی مضمون نہ گذرا تھا مضمون سب کے سب تحقیقی اور دلچسپ ہیں اُردو داں اصحاب کی توجہ اس موضوع پھیرنے کیلئے یقینا مفید ثابت ہونگے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ گذشتہ نمبر بھی میں نے دلچسپی سے پڑھے ہیں اور ہمیشہ خوشی محسوس کی ہے اس رسالہ کی زبان برخلاف طبی رسائل کی زبان کے حقیقتاً اردو کہلانے کی مستحق ہے۔ میرے نزدیک طبی رسائل کی ناقص زبان صرف اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہمارے فنون کی ترویج بدقسمتی کے ہاتھ میں چلی گئی ہے جو شاید ان فنون سے اخلاص تو رکھتے ہوں لیکن ان کے ماہر ہرگز نہیں۔ بہرحال آپکی کوشش قابل کوشش اور آپکی سعی مستحق شکریہ ہے اور میں باوجود

خان بہادر کیپٹن حبیب الرحمن خاں سی آئی ای، دہلی :۔

یہ بھی بڑے شکر و مسرت کی بات ہے کہ آپ نے اس قدر محنت و قابلیت سے اپنے ماہواری طبی رسالہ ہمدرد صحت کا اجرا کر کے اور ہمیں ماہر فن طبیبوں اور ڈاکٹروں کے مضامین و مشورے شائع کر کے اپنی فیض رسانی کا سہل الحصول اور قابلقدر سلسلہ قائم کر رکھا ہے کہ اس سے نہ صرف طبیب ہی مسرور و مستفید ہوتے ہیں دیگر ناظرین و سامعین بھی بہت کچھ بہرہ یاب ہو سکتے ہیں، خاصکر اسکے سالانہ نمبروں میں جیسے کہ گذشتہ سال کا اعادۂ شباب اور امسال کا اطفال نمبر ہیں کہ انکو مجلد کرا کے ہر قدرداں اپنے کتب خانہ یا گھر میں محفوظ رکھے +

ہمدرد صحت اور مشاہیر صحافت

علامہ سید سلیمان ندوی ایڈیٹر "معارف" اعظم گڈھ :۔

دہلی کے طبی رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر "تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" کے نام سے نکلا ہے۔ اس پرچہ کی سب سے اہم خصوصیت فن اعادۂ شباب کے مشہور ڈاکٹر سیلین جاوورسکی پیرس کی اس رسالہ کیجانب نگاہ توجہ ہے موصوف نے کارکنان رسالہ کی استدعا پر اپنے مختصر حالات زندگی اور اپنا اس فن کے متعلق "اعادۂ شباب کا آسان طریقہ" اردو کے اس رسالہ کو لکھکر بھیجا ہے، مضامین پانچ مختلف ابواب، نظریات، تشریح و تبصرہ، تجدید شباب و درازیٔ عمر، ذرائع، فن اعادۂ شباب اور ویدک، فن اعادۂ شباب کے دوائی ذرائع کے ماتحت تقسیم ہیں جن میں نظری و عملی ہر حیثیت سے اس فن کو پیش کیا گیا ہے۔ کے ماہرین خصوصی مضمون نگاروں اور کتنے مریضوں کی تصویریں علاج سے پہلے اور بعد دونوں کی ہیں جنہوں نے عمل تقلیم یا پیوند وغیرہ کے ذریعہ سے علا مجموعی حیثیت سے اپنے موضوع پر یہ ایک حاوی رسالہ ہے جو محنت اور توجہ سے مرتب کیا گیا ہے"

مولانا عبدالحق صاحب ایڈیٹر "اردو" اورنگ آباد، دکن :۔

ہمدرد صحت ایک ماہانہ طبی رسالہ ہے طبی مضامین ادویہ کے خواص و اثرات مختلف بیماریوں کے علاج اور حکما کے حالات پڑھنے کے قابل مضامین درج کئے جا افسانوں کا دلچسپ اور ہدایت آمیز سلسلہ بھی ہے، رسالہ میں حفظان صحت اور علاجوں کے متعلق بہت کارآمد اور مفید معلومات پائی جاتی ہیں۔ ایڈیٹر فرائض کو نہایت خوبی اور لیاقت سے انجام دیتے ہیں "

جناب مولانا عبدالماجد صاحب بی، اے، دریابادی ایڈیٹر "صدق" لکھنؤ :۔

دہلی سے ہمدرد صحت عرصہ سے نکل رہا ہے یہ کوئی اشتہاری پرچہ نہیں ہے بلکہ طب و متعلقات طب پر بہتر سے بہتر مضامین مستند اطبا کے قلم سے پیش کرتا اور بعض خاص نمبروں کی تیاری میں تو یورپ و امریکہ کے ماہرین خصوصی سے بھی مضامین حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، "الاطفال" پانچ خاص تقسیم ہے، تصاویر بھی بکثرت ہیں۔ اتنی معلومات کا مجموعہ اتنی کم قیمت میں نہایت ارزاں ہے بال بچے والے گھروں میں ایسی مفید تالیفات کا موجود رہنا ضروری

جناب مرزا عبدالمحمد صاحب ایرانی مدیر "چہرہ نما" قاہرہ (مصر)

چند یست این مجلہ نامی کہ بقلم پا زندہ عالم فرزانہ نامی دکتر حکیم حاجی عبدالحمید خاں انتشار می یابد با وارہ ما میرسد مواضیع و مندرجات علیہ طبیہ او تمامی سودمند و بکہ مفیدہ او این اسکہ اغلب دردمانی مختصر و با علاج فوری، تشریح مینماید باد و یہ ارزانی توجہ اسیائی +

ما ہم عصر محترم را تبریک گفتہ دوام این مجلہ سودمند را خواستاریم +

جناب شمس الدین صاحب مدیر اتحاد مشرقی جلال آباد (افغانستان)

مجلہ شریفہ ہمدرد صحت کہ بیادگار نیر آسمان طب بیادگار نیر آسمان طب جناب حکیم حافظ عبدالمجید صاحب مرحوم از پایہ تخت ہند شہر دہلی زیر سرپرستی ہمدرد خلائق مسیحہ قدیم و جدید جناب حکیم حاجی حافظ عبدالحمید صاحب بغرض استفادہ عوام و خواص و ہر تاریخ پنجم از ماہ انگریزی متضمن مضامین مفید و حاوی ہدایات خیرخواہانہ و آب اشاعت پذیر میشود این قابل فخر امتیاز در جملہ رسائل اردو محض نصیب ہمدرد صحت است کہ در علاوہ از اقتباسات ارشادات و تقاریر محققین بلند پایہ مضامین پر فائدہ ڈاکٹران و اطبا سے جلیل القدر ہندوستانی را مہیا شدہ بخاص رسالہ ہمدرد صحت علاوہ بر دو صد و بیست صفحہ مضامین دلنشین دارا قطعہ اعلیٰ ہم مہیا شدہ و درین نمبر متعلق حسن و تربیت و پرورش اطفال دقیقہ فرو گذاشت نشدہ بلکہ اشخاصیکہ با زبان اردو آشنا باشند مفید است +

ہمدرد صحت کی خصوصیات

نامناسب نہ ہوگا اگر اس جگہ ہم بعض خصوصیتوں کا بھی کچھ ذکر کر دیں جو اس پرچہ کو حاصل ہیں :-

طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لیے یکساں مفید (۱) یہ جسقدر ایک طبیب کیلئے مفید ہے اسیقدر عوام الناس کیلئے بھی کارآمد ہے اسکے مضامین بالعموم مشکل الفاظ سے خالی ہوتے ہیں اس لئے انہیں طبیب اور غیر طبیب یکساں آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

طبی افسانے (۲) اسکے مضامین خشک اور غیر دلچسپ نہیں ہوتے کہ جنہیں پڑھنے کو جی نہ چاہے بہت سے طبی مسئلے تو افسانوں اور مکالموں کی صورت میں بیان کئے جاتے ہیں کہ پڑھنے والا انتہائی شوق کیساتھ انہیں پڑھتا چلا جاتا ہے اور پڑھنے سے باز نہیں رہ سکتا، غالباً ہمدرد صحت ہی ایک ایسا طبی رسالہ ہے کہ جسمیں افسانے ماہ بماہ نہایت پابندی کیساتھ نکلا کرتے ہیں اور یہ افسانے نام کے افسانے نہیں ہوتے، بلکہ ایک افسانے کی حیثیت سے بھی بلند پایہ ہوتے ہیں۔

بیش قیمت مجربات (۳) ہر مہینے ہندوستان کے مشہور اور کامیاب اطبا اسمیں اپنے مجربات شائع کراتے ہیں اور ان سے اطبا اور عوام دونوں مستفید ہوتے ہیں۔

تصاویر کی پابندی (۴) ہمدرد صحت کی تصاویر بھی اسکی ایک ممتاز خصوصیت ہیں ہر مہینے انتہائی پابندی کیساتھ متعدد دلچسپ اور سبق آموز طبی کی اور دستی تصاویر اسمیں شائع ہوا کرتی ہیں اور اس بنا پر اسے بالکل صحیح طور پر ایک مصور رسالہ کہا جا سکتا ہے۔ تصویروں کا انتخاب اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ ادارہ اس معاملہ میں بدمذاق ثابت نہ ہو۔

مشاہیر اطبا سے بلا معاوضہ مشاورت (۵) ہمدرد صحت کے ہر خریدار کو یہ حق حاصل ہے کہ سال بھر میں اپنا ایک سوال امراض و علاج کے متعلق پرچہ میں شائع کرا سکے یہ سوال ہندوستان بھر کے مایۂ ناز طبیبوں کی نظر سے گذرتا ہے اور وہ جواب دیتے ہیں یہ جوابات آئندہ مہینے کی اشاعت میں شائع کر دئے جاتے ہیں اس وسیلے کے بغیر شاید اتنے بڑے بڑے طبیبوں تک ہر کس و ناکس کی رسائی بھی نہ ہو سکتی بہت کچھ خرچ کرنے پر بھی شاید اتنے بہت سے طبیبوں کی رائیں بیک وقت

جدید تحقیقات (۶) اسمیں طب جدید کے متعلق بھی نہایت اعلیٰ پایہ کے مضامین برابر شائع ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے کہ ممالک غیر کے پرچوں میں جو دلچسپ اور مفید مقالات شائع ہوں ان کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہمدرد صحت کے قارئین تک ماہ بماہ پہونچایا جائے۔

بلند پایہ مضمون نگار (۷) اسے ہمدرد صحت کی خوش قسمتی کہیئے یا ہماری تجاویز کیلئے ایک نیک شگون کہ شروع سے ہمدرد صحت کو ملک کے مایۂ صد افتخار مضمون نگار ملگئے ہیں انکی نگاہ لطف کا اس پرچہ کے "چکنے چکنے پات" کی طرف متوجہ ہونا اس بات کا بھی ثبوت ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اسے ہونہار بروا خیال فرمایا، بہرحال کچھ ہو یہ واقعہ ہے کہ ہمدرد صحت اپنے مضمون نگاروں پر جس قدر فخر کرے کم ہے، مضمون نگاروں کی فہرست کسی دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے۔

ادبی حیثیت (۸) ہمدرد صحت ایک طبی رسالہ ہے اور اس لحاظ سے اگر اس کا ادبی معیار چنداں بلند نہ ہو تو قابل اعتراض نہیں ہو سکتا لیکن ہماری یہ تمنا ہے کہ اسے بہر صورت ایک قابل قبول رسالہ بنائیں اسلئے بلا شائبہ فخر و تعلی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمدرد صحت کا ادبی معیار بھی ایک طبی رسالہ ہونیکے باوجود ملک کے بہت سے نام نہاد ادبی رسالوں سے زیادہ بلند ہے اور ادب سے ذوق رکھنے والے اصحاب بھی اسمیں اپنی ضیافت طبع کا سامان پائیں گے۔

پابندی وقت عدم پابندی وقت ہمارے اردو رسائل کی ایک عام خصوصیت ہے لیکن ہمدرد صحت کبھی آجتک اپنی مقررہ تاریخ سے ایک روز بعد بھی نہیں نکلا ہر انگریزی مہینے کی پانچویں تاریخ اسکی اشاعت ہے اور جس تاریخ کو ہمدرد صحت ڈاکخانہ بھیجا جا رہا ہو اس روز یقینی طور پر پانچ تاریخ ہوگی خواہ کوئی جنتری اسکے خلاف بتائے

سالانہ اشاعت خاص (۱۰) ہر سال ہمدرد صحت کا ایک خاص نمبر شائع ہوتا ہے اور ہم لاکھ چاہیں کہ آپ کو بتا سکیں کہ وہ کیا چیز ہوتی ہے پھر بھی نہیں بتا سکتے حقیقت یہ ہے کہ وہم و قیاس سے آپ اسکے متعلق جو رائے بھی قائم کرینگے وہ اس سے بدرجہا ارفع اور بہتر ثابت ہوگا۔ اس خاص نمبر کی قیمت اگر آپ صرف یہی ایک نمبر خریدنا چاہیں تو صرف آٹھ آنے اور اعلیٰ کاغذ پر چھپے ہوئے کی بارہ آنہ ہے اور آپ اسے منگوا کر بآسانی اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ تنہا ایک یہی نمبر کسی طرح بھی دو روپے سے کم قیمت کا نہیں ہو سکتا لیکن اگر آپ ہمدرد صحت کے خریدار ہیں تو یہ نمبر اور اسکے علاوہ گیارہ معمولی پرچے آپکو صرف اسی ایک روپے میں ملتے ہیں جو آپ نے چندہ کے طور پر دیا ہے، جولائی ۱۹۳۴ء میں خاص نمبر کا موضوع "اعادۂ شباب" یعنی از سر نو جوان ہونا تھا یہ فخر ہندوستان کے تمام رسالوں میں صرف ہمدرد صحت ہی کو حاصل ہے کہ اس نے آسٹریا جرمنی اور فرانس کے ان ڈاکٹروں کے مضامین حاصل کر کے شائع کئے کہ جو اس مسئلہ کے سب سے بڑے محقق اور جوان بنانیکے مختلف آپریشنوں کے موجد ہیں، انہیں کیساتھ ساتھ ہندوستان کے مشہور حکیموں اور ویدوں کے مضامین بھی اسی مسئلہ کے متعلق عوام کی آگاہی کیلئے مہیا کر دیتے۔ ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء میں جو خاص نمبر نکلا ہے اس کا نام "الاطفال" ہے اور اس کا موضوع بچوں کے متعلق ہر قسم کی معلومات ہے، بچوں کی بیماریاں، بچوں کی پرورش، بچوں کی تربیت، بچوں کے کھیل اور بچوں کی عادتیں غرضکہ بچوں کے متعلق ہر چیز پر بہترین مضامین فراہم کئے گئے ہیں، سال گذشتہ کی طرح امسال بھی یورپ اور دیگر ممالک کے بڑے بڑے ماہرین نے اس نمبر کے لئے مضامین لکھے ہیں اور ہم کامل وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اردو میں بچوں کے متعلق معلومات کا اتنا بڑا ذخیرہ آپ کو اور کہیں نہیں ملسکتا۔ ان خاص نمبروں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مضامین کیساتھ صاحب مضمون کی تصویر بھی شائع کیجاتی ہے۔ **ارزانی** :- ہمدرد صحت کی ارزانی شاید اسکی ایسی خصوصیت ہے کہ جس نے سب کو حیرت میں ڈال رکھا ہے، صرف ایک روپیہ سالانہ میں ۴۸ صفحوں کا ایک ماہوار پرچہ اور سال میں ایک ایسی خوبیوں کا خاص نمبر کیا اب بھی لسے مدت سے زیادہ سستا نہ کہا جا سکیگا اور کیا اب بھی اسکے خریدنے میں تامل کی کوئی وجہ باقی رہ سکتی ہے **مقبولیت** :- مندرجہ بالا خصوصیات کی بنا پر اسکی عام مقبولیت بھی ہمدرد صحت کی ایک ممتاز خصوصیت ہے۔

نمبر (۱)	فہرست تصاویر و مضامین اعادۂ شباب نمبر	جلد (۳)

عکسی تصاویر

(۱) ڈاکٹر اشتائناخ ایم ڈی، ویانا (۲) چھپن سالہ بوڑھا آپریشن سے پہلے (۳) چھپن سالہ بوڑھا آپریشن کے
(۴) کالاچو آپریشن سے پہلے (۵) کالاچو آپریشن کے بعد (۶) ڈاکٹر وارونان پیرس
(۷) ڈاکٹر کارل ڈوپلر ویانا (آسٹریا) (۸) ڈاکٹر جاوورسکی پیرس (فرانس) (۹) ڈاکٹر اسولڈ شوارز ویانا (آسٹریا) (۱۰) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق
(۱۱) حکیم سید علی کوثر چاندپوری (۱۲) ڈاکٹر سعید احمد بریلوی (۱۳) حکیم مولوی محمد یوسف بیتر، بیڑ (۱۴) علامہ شبلی نعمانی
(۱۵) ایوب سلیم مرحوم (۱۶) حکیم ڈاکٹر لطافت حسین میڈیکل انسپکٹر (۱۷) ڈاکٹر محمد عثمان خاں حیدرآباد دکن (۱۸) حکیم مولوی محمد کبیر الدین دہلی
(۱۹) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب علیگڑھ (۲۰) مسٹر سمیع (۲۱) مرتب (۲۲) منیجر
(۲۳) حکیم مولوی محمد ظہیر علی نباض دہلی (۲۴) پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب

قلمی تصاویر:- (۱) بڑھاپے کے اسباب کے متعلق ۱۰ تصاویر + تجدید شباب کے قدرتی ذرائع کے متعلق ۲۰ تصاویر +

کارٹون:- (۱) دور غدر (۲) کاسب عمل تقلیم

مضمون	نگارندہ	صفحہ	مضمون	نگارندہ
ٹائیٹل قلمی		۱	دور غدر (کارٹون)	مسٹر سمیع
فہرست مضامین		۲	کاسب عمل تقلیم (کارٹون)	
اشتہارات	منیجر	۴	**تجدید شباب اور درازیٔ عمر کے قدرتی ذرائع**	
اطلاعات		۶	تجدید شباب اور درازیٔ عمر کے قدرتی ذرائع	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب
اشتہارات	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۷	بڑھاپے کے اسباب (مرقع)	مسٹر سمیع
نظریات		۱۳	تجدید شباب کے قدرتی ذرائع (مرقع)	"
ملاحظہ	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۵	**اعادۂ شباب اور ویدک**	
بڑھاپے سے حیاتیاتی مقابلہ	پروفیسر اشتائناخ ویانا	۱۹	ویدک رسائن کایاپلٹ	پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب
ڈاکٹر وارونان کا عملیہ تقلیم	ادارہ	۳۲	کایاکلپ	ڈاکٹر کیشو دیو صاحب
اعادۂ شباب بطریق ڈوپلر	ڈاکٹر کارل ڈوپلر ویانا	۳۷	**کایاکلپ اور درازیٔ عمر اور حرکت و نشست**	
جاوورسکی کے حالات زندگی	ادارہ	۴۲	سوم لتا	رادہاکشن صاحب
اعادۂ شباب کا آسان طریقہ	ڈاکٹر جاوورسکی پیرس	۴۳	**تجدید و اعادہ شباب کے دوائی ذرائع**	
تشریح و تبصرہ		۴۰	**مفردات**	
اعادۂ شباب کا موجودہ نظریہ	ڈاکٹر اسولڈ شوارز ویانا	۵۰	آیوڈائڈس اور دیگر ادویہ	ڈاکٹر اشرف الحق صاحب
اعادۂ شباب (چند لائق غور مسائل)	کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق	۵۵	بلادر	"
درون افرازیات	"	۵۸	سیماب	"
اعادۂ شباب اور عمل تقلیم	ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری	۶۲	کایاکلپ کی پانچ اکسیریں	حکیم مولوی فضل اللہ صاحب
شباب رفتہ کی واپسی	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	۷۳	تخم حلبہ	"
تلاش شباب	حکیم محمد یوسف صاحب بیتر	۹۳	**مرکبات**	
نظریہ تجدید شباب و اطالت عمر	ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۱۰۳	کشتہ طلا شباب آور	
ڈاکٹر وارونان کے عملیہ تعلیم پر ایک تنقیدی نظر	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰۶	اعادۂ شباب کے چند اکسیری نسخے	حکیم محمد شمس الحق صاحب
اصول تجدید شباب	ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب	۱۱۰	مجربات معید شباب اور درازیٔ عمر	حکیم احسان الحق صاحب
اعادۂ شباب	حکیم عبداللطیف صاحب	۱۱۳	کشتہ سیماب معید شباب	حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب
ترویح فکر		۱۱۸	**انتقاد**	ابوالفکر
تجدید و اعادۂ شباب (نظم فارسی)	کرنل بھولاناتھ صاحب لاہور	۱۲۰	**جوابات**	مختلف اصحاب
مرض شباب (نظم اردو)	نواب سراج الدین سائل دہلوی		**سوالات**	"
ڈاکٹر استراخوناف (افسانہ)	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی		**اشتہارات**	ہمدرد دواخانہ دہلی

قیمت سالانہ ایک روپیہ، ممالک غیر سے تین شلنگ، فی پرچہ ڈیڑھ آنہ، مد قیمت اعادۂ شباب نمبر اعلیٰ ایڈیشن ...

جلد (۴)

فہرست تصاویر و مضامین "اطفال نمبر"

نمبر (۱)

تصاویر صاحبان مضمون: (۱) ڈاکٹر ای نوبل ویانہ (۲) ڈاکٹر بی این شرما طبیہ کالج دہلی (۳) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب لکھنوی (۴) حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب (۵) لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق صاحب (۶) پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب (۷) راجوید سد صنوا صاحب تی دہلی (۸) ڈاکٹر اندر سین صاحب ایم اے پی ایچ ڈی (۹) حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری (۱۰) خالدہ ادیب خانم پیرس (۱۱) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے پی ایچ ڈی (۱۲) پروفیسر محمد مجیب بی اے آکسن +

امراض کے متعلق تصاویر: (۱۳) فتق سحائی (۱۴) فتق دماغی (۱۵) خود سری کے دو مریض (۱۶) اجتماع الماء فی الراس خارجی (۱۷) اجتماع الماء فی الراس داخلی (۱۸) مقدم دماغ کا نقص ہیئت +

متفرق تصاویر: (۱۹) برتنوں کی صفائی (۲۰) دانتوں کی صفائی (۲۱) ننھے بچہ کی غذا (۲۲) خوش خوری (۲۳) ہوائی جہاز (۲۴) خود مددی (۲۵) انہماک (۲۶) معروفیت (۲۷) پس انداز کرنے والا (۲۸) شوق موسیقی (۲۹) خواب راحت (۳۰) سر جوشیا رینالڈ کی ایک تصویر (۳۱) ہنسی (۳۲) جماہی (۳۳) تلاش +

مضمون	نگارندہ	صفحہ	مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	(ب)	**تربیت اطفال**		
اشارات	حکیم عبدالحمید صاحب	(ج)	جہالت کی بمبازی (کارٹون)	مسٹر سمیع	۹۳
حادثۂ کوئٹہ	"	(ز)	ہندوستان کے کچھ بچے	محترمہ خالدہ ادیب خانم	۹۴
آہ حکیم بھورے میاں	"	(ر)	بچوں کی تربیت اور اُنکے سرپرست	ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب	۹۸
ملک معظم کی سلور جوبلی	"	(ح)	بچوں میں قوت ارادی کا نشو و ارتقاء	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰۶
باب الامراض والعلاج و تربیت جسمانی			بچوں کی زندگی پر کھیل کود کا اثر	مسز ڈبلیو جی، پی ہجیل	۱۰۹
تلاش راہ	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر	۱	عادتیں ڈالنا	"	۱۱۸
بھینگے پن کا علاج	لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق	۶	خود سر بچے	ایک باپ کے قلم سے	۱۲۳
دماغ کے بعض اہم نقائص	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰	ننھے بچوں کی پرورش گاہوں کی اہمیت	مس گریس اووین صاحبہ	۱۲۵
بچوں کی صحت عمومی	جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ	۱۶	اعتماد اور یقین کامل	ڈاکٹر بنیٹ لنڈن	۱۲۸
مار الراس	حکیم محمد یحییٰ صاحب	۲۷	کھلونے	ڈاکٹر اندر سین صاحب دہلی	۱۳۲
شہید آسیب (مرقع)	مسٹر سمیع	۲۸	بچہ کشی اور بچہ کشی	ڈاکٹر سعید احمد صاحب	۱۳۶
چیچک	حکیم محمد احسن صاحب	۲۹	**دنیائے اطفال کے عام حالات**		
مرضعہ	حکیم مولوی عبداللطیف صاحب	۳۲	بچہ مختلف عمروں میں	مسٹر سمیع	۱۴۳
خالص اور صاف دودھ (مرقع)	مسٹر سمیع	۳۶	ہمارے سوال اور بچوں کے جواب	ادارہ	۱۴۴
بچوں کی خبرگیری	ڈاکٹر شرما صاحب طبیہ کالج دہلی	۳۸	جمعیتہ الاقوام اور بچے	"	۱۴۶
ننھے بچوں کا رکھ رکھاؤ	ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۴۱	نقشہ جات پیدائش و اموات برائے ہندوستان و دیگر ممالک		۱۵۲
مصنوعی انسانی دودھ	ڈاکٹر قاضی عظیم اللہ صاحب	۵۲	**نقل**		
بعض امراض صبیان اور اُن کا علاج	حکیم شمس الحق خاں	۵۴	طفل شیرخوار	علامہ سر محمد اقبال لاہور	۱۶۳
مجربات			ماں اور بچہ کی جُدائی	جناب کوثر چاندپوری	۱۶۴
مجربات برائے اطفال	ادارہ	۵۷	حضور ملا رموزی کا مکتوب حکیمانہ	ملا رموزی	۱۶۵
معلوم بچوں کے چند مجربات	حکیم محمد حیات صاحب	۶۱	شاعر کے بچے (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱۶۹
مجربات حاذق	حکیم قاضی غلام عمر صاحب	۶۴	ڈاڑھی	"	"
دولئے مسان	حکیم جلال الدین صاحب	"	سالگرہ کی توپ (افسانہ)	جناب سعید بریلوی	۱۷۰
مجربات طب جدید	ادارہ	۶۵	بالک ہٹ (افسانہ)	جناب کوثر چاندپوری	۱۷۵
ویدک طب اور امراض اطفال			گڑیا کی شادی، غریب کے بچے (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱۸۰
بالک روگ	حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب	۷۲	سونے کی گاٹے (افسانہ)	جناب سعید بریلوی	۱۸۱
سشتو منگل	پنڈت اوپندر ناتھ داس	۷۹	انتقاد، مختلف کتب	ادارہ	۱۸۲
دودھ سے پیدا ہونے والی بیماریاں	کبیراج پنڈت اوپندر ناتھ	۸۲	جوابات	مختلف اصحاب	۱۹۴
مجربات ویدک	ادارہ	۸۷	سوالات	" "	۱۹۵

قیمت :- سالانہ ایک روپیہ۔ ممالک غیر سے تین شلنگ، فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱۱)

قیمت :- اطفال نمبر اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲) معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸)

ہمدردِ صحت کے مضمون نگاروں کی شاندار فہرست

ممالکِ غیر:

(۱) محترمہ خالدہ ادیب خانم پیرس (۲) ڈاکٹر ای، نوبل ویانا (آسٹریا) (۳) ڈاکٹر سرج واروناف پیرس

(۴) ڈاکٹر کارل ڈوڈلر، ویانا (۵) ڈاکٹر ہیلن جاوورسکی پیرس (فرانس) (۶) ڈاکٹر اسولڈ شوارز، ویانا

(۷) ڈاکٹر ای، اے بنیٹ ایم، سی، ایم اے، ایم ڈی، ڈی، پی، ایم، لنڈن (۸) مسز ڈبلیو ٹی، بی مجیل صاحبہ بی، اے، آرا ین ڈاکٹر کریٹل ہاسپٹل

(۹) مس گرسی ادوین ایم اے (ایڈنبرا) ادبی ای لنڈن (۱۰) ڈاکٹر للی ڈرودسچر صاحبہ، برلن (جرمنی) (۱۱) ڈاکٹر ڈورلیس رخیز صاحبہ ویسفیالیہ (

ہندوستان: بہ ترتیب حروف

(۱) حکیم حاجی امجد علیخاں صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی (۲) ڈاکٹر اندرسین صاحب ایم اے، پی، ایچ، ڈی (۳) حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آباد،

(۴) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب، ایم، بی، سی، ایچ، بی (ایڈنبرا)

(۵) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب، آئی، ایم، ایس، سی، آئی، ای، لاہور (۶) ڈاکٹر پی، ایم شرما، ایم، ایس، ایم، ڈی

(۷) حکیم حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدرآباد دکن (۸) حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں۔

(۹) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔

(۱۰) خانصاحب حکیم سراج الدین احمد خاں صاحب (۱۱) خانبہادر حکیم سید محمد صاحب داوَدنگری (۱۲) حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری۔

(۱۳) ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی (۱۴) حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی لاہور

(۱۵) حکیم مولوی حاجی عبداللطیف صاحب، طبیب خاص ریاست راجگڈھ (۱۶) جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

(۱۷) جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ، ایم، ڈی، پرنسپل طبیہ کالج علیگڈھ (۱۸) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب فلسفی لکھنوی۔

(۱۹) ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور (۲۰) حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب، لاہور

(۲۱) شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب نظامی، لاہور (۲۲) حکیم مولوی فضل الرحمٰن صاحب رئیس الجامعہ طبیہ (۲۳) مولانا مولوی حکیم فرید احمد صاحب عباسی

(۲۴) حکیم مولوی محمد کبیر الدین قرول باغ دہلی

(۲۵) حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد۔

(۲۶) علامہ ادیب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر (۲۷) حکیم محمود علیخاں صاحب ماہر اکبرآبادی

(۲۷) جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب سابق پرنسل طبیہ کالج دہلی

ماہرین ویدک:

(۱) پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی کبیراج پنڈت اوپندر ناتھ، شرما، سہارنپور

(۳) راج وید سُدھوا، ویدک ڈسپنسری نئی دہلی (۴) پنڈت کرشن دیال صاحب امرتسر (۵) کویراج امرناتھ صاحب گرگ

ادیب وافسانہ نویس:

(۱) ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی (۲) مولانا ابن الحسن صاحب فکر، ایم، اے (۳) مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی

(۴) ملا رموزی بھوپال (۵) جناب ظفر قریشی بی، اے، دہلوی

آرٹسٹ وکارٹونسٹ:

(۱) مسٹر [illegible] آرٹسٹ، دہلی (۲) مسٹر اخلاق احمد صاحب دہلوی۔

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرین موقع

اردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفریں دعوت ہوا جس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان ہی کے طبی حلقوں کیطرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہو گئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کیساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگیگی۔

ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہ پورا کر دیا ہو اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

پہلے سالوں میں ہمدرد صحت کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا، صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو ہی جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرائے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں مل سکا۔

پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلد کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کیجا سکیں اور شائقین اس سے محروم نہ رہیں چنانچہ اب اس جلد کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں ۵ جلدیں مکمل کرائی گئی ہیں جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ انہیں ہمدرد صحت کی گذشتہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید و اعادۂ شباب اور درازئ عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں، جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جسکے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۱۹۳۴-۳۵ کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادۂ شباب اور درازئ عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جنمیں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے ۱۹۳۵-۳۶ کی جلد میں ہمدرد صحت کے گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جسمیں بچوں کی پرورش اور انکی تربیت، ان کے کھیل ان کے عادات و اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپکو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔

"ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ ان بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں آپ کو اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی یہ رقم صرف دو روپے فی جلد ہے، محصولڈاک اسکے علاوہ۔

ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ایکہزار ساٹھ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہو. بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے اور کارٹون اور دستی تصویریں اسمیں شامل ہیں۔

مینجر رسالہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

جلد (۵) | مارچ ۱۹۳۷ء | نمبر (۹)

فہرست مضامین

طبعی تصاویر (۱) آنریبل سر عبدالرحیم کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ (۲) آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں (۳) پیٹ گھٹانیکا طبین (۴) چراغ اور آرنلڈ کی کش

دستی تصاویر (۱) گذر (۲، ۳، ۴، ۵، ۶) تصاویر متعلق افسانہ شکستہ جہاز

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	مینجر	۱
مباحث		
کلیات علم الادویہ میں ایک علمی مقالہ	حکیم مولوی کبیر الدین صاحب	۲
نفس کا مستقر	حکیم مولوی سید محمد غوث	۷
آہ، مسیح الملک	ڈاکٹر سعید احمد بریلوی	۸
بزم اجمل	خانصاحب حکیم محمود علیخاں ماہر	۹
طب العرب	حکیم مولوی سید علی احمد نیر واسطی	۱۰
علم الادویہ		
دوائیں مختلف اعضا پر کس طرح عمل کرتی ہیں	حکیم محمد ابوالحامد مظہر الدین	۱۱
علم العقاقیر		
گذر	حکیم عبدالرحیم رحمانی	۱۲
معلومات		
زیتون کا تیل	.	۱۵
زہر بھرا گوشت	.	۱۵
مچھروں کی دشمن مچھلی	.	۱۵
نسوار کا استعمال مضر صحت ہے	.	۱۶
رنگین لباس کے مضرات	.	۱۶
آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کا خطبۂ صدارت	ڈاکٹر بی، این، ویاس	۱۷

مضمون	نگارندہ
باب الصحت	
غذا اور اسکی ضرورت پر ہلکا سا تبصرہ	مولانا حکیم محمد یوسف نیر
ہندوستان میں امراض کا انسداد	خان بہادر مولوی سید نجم الدین احمد جعفری
ضبط تولید و اصلاح النسل	ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی
افسانہ	
شکستہ جہاز	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی
مجربات	
حب سبز	حکیم اکبر حسین الہ آبادی
سوزاک کے تین مجرب نسخے	حکیم محمد محفوظ عالم قریشی
حبوب حیض	ڈاکٹر جگت نرائن صاحب
سفوف جریان	حکیم محمد محسن زیدی
اکسیر گکرہ / اکسیر گوشت خورہ	حکیم ڈاکٹر مہاراج کرشن
مراسلات	
ہفتۂ اجمل	حکیم خواجہ رضوان احمد صاحب
بٹالہ میں اطبائے پنجاب کا اجتماع	زبدۃ الحکما حکیم محمد فضل
طبی سند فروشی	حکیم محمد مسعود صاحب زیرک
جامعہ طبیہ	سید آل مجتبیٰ صاحب
جوابات	مختلف اطباء
سوالات	مختلف اصحاب

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں +

"مینجر"

کلیاتِ علم الادویہ میں ایک علمی مقالہ!

دَواء، غذا، اور ذوالخاصہ

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

"خیال تھا کہ اِس مہینے کی اشاعت کے لئے فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب سے ہم کوئی مضمون نہیں لکھوا سکیں گے۔ اور اس طرح اصلاح وتجدید طب کے مضامین کا یہ مشہور سلسلہ فاضل موصوف کی ناسازیٔ طبع کی وجہ سے قائم نہیں رہ سکے گا جو ہمارے ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہے لیکن اِس مختصر سے التوا سے آخر نہیں رہا گیا۔ اور اُنہوں نے اپنے فن کی حقیقی ہمدردی کو جو اُن کے ہر رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہے، ایک نئے انداز سے ظاہر کرنے کا موقعہ نکال ہی لیا۔

اِس وقت ہمارے سامنے کلیات علم الادویہ جیسے اہم اور اساسی مبحث پر ایک علمی مقالہ ہے۔ جو دواء، غذا اور ذوالخاصہ کے مسائل پر مجتہدانہ شان سے لکھا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے پہلے بھی بہت سے صاحبان نے ان قدیم بیانات پر شک و شبہ کی نظر ڈالی ہو۔ اور وہ ان کو تسلیم کرنے کے لئے خواہ بالکل ہی تیار نہ ہوئے ہوں لیکن یہ بھی بہرحال ایک حقیقت ہے۔ کہ ایسے قدیم مسلمات کے خلاف لب کشائی ہر شخص کے بس کی بات بھی نہیں ہے۔

ہم نے اس مقالہ کو غور سے پڑھ کر یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ مقالہ نگار نے اُن بیانات پر کافی غور و خوض کیا ہے جو مذکورہ بالا مسائل پر ہماری کتب متداولہ قانون اور نفیسی وغیرہ میں درج ہیں۔ اور اُس پر یہ حقیقت بالکل واضح ہو گئی ہے۔ کہ ان ہر سہ اشیاء کی تعریفات پر اگر بحث و تمحیص کا دروازہ کھول دیا جائے۔ اور تحقیق و تدقیق کے ساتھ ان پر بلا تامل نکتہ چینیاں کی جائیں۔ تو یہ تعریفات بہت سے شکوک اور اعتراضات کی متحمل نہیں ہو سکتیں۔ اور دَواء، غذاء اور ذوالخاصہ کے بیشتر احکام اور اطبائے سلف کے اکثر مسلمات مجروح ہو جاتے ہیں۔ ہمارے فرائض میں جہاں یہ بات داخل ہے۔ کہ فن عزیز پر اگر ناجائز حملے ہوتے ہوں۔ تو ہمدردی اور دور اندیشی کے ساتھ ان کی مدافعت کی کوشش کی جائے۔ وہاں ہمارا دوسرا اہم فریضہ یہ بھی ہے۔ کہ ہم اپنے گھر کا خلوص نیت کے ساتھ برابر جائزہ لیتے رہیں اور اِس عظیم الشان قصر کی دیواروں اور چھتوں کو نظر اصلاح و تجدید سے دیکھتے بھالتے رہیں۔ تاکہ ہم پر کرم کرنے والے بھائیوں کو ہمارے لئے تکلیف اُٹھانے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

فاضل مقالہ نگار نے قدیم مسلمات سے علمی گریز کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

—— "اگر اس قول کا مفہوم وہی لیا جائے جو میں نے اوپر لکھا ہے۔ اور دوا کے مفہوم کو عام رکھا جائے تو بہت سے مناقشات سے دامن پاک ہو جاتا ہے"۔

اِس سے مقالہ نگار کا اشارہ ان بیشمار شکوک و شبہات کی طرف ہے جو قدیم بیانات اور مسلمات کو تسلیم کرنے میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند شکوک و مناقشات کا ذکر مضمون میں بھی آ گیا ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں یہاں ان کو ذرا تفصیل سے بتا دیا جائے۔

اطباءِ قدیم کے مسلمات کے مطابق دواء، غذا وغیرہ کی تعریف

دوا۔ وہ چیز ہے۔ جو جسم میں پہنچ کر اپنی کیفیت سے اثر کرے اور اپنی صورت نوعیہ پر باقی رہے اور جزو بدن نہ بن جائے۔

غذا۔ وہ چیز ہے۔ جو جسم میں پہنچ کر محض اپنے مادہ سے اثر کرے۔ اور اپنی صورت نوعیہ کو چھوڑ دے اور جزو بدن بن جائے۔

ذوالخاصہ۔ وہ چیز ہے۔ جو جسم میں پہنچ کر محض اپنی صورت نوعیہ سے اثر کرے۔

شکوک و شبہات۔ (۱) یہ ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ کہ تمام دوائیں دوران عمل میں جسم کے اندر اپنی صورت نوعیہ پر باقی رہتی ہیں۔ بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ بہت سی دوائیں دورانِ عمل میں اپنی صورت نوعیہ پر قائم نہیں رہا کرتی ہیں مثلاً ترش میٹھی اور روغنی دوائیں جو امراض کو دفع کرنے کیلئے کھائی جاتی ہیں۔ وہ جسم میں اپنی صورت نوعیہ پر باقی نہیں رہتی ہیں۔ بلکہ صورت نوعیہ کو چھوڑ کر اثر کرتی ہیں۔ اور پھر خارج ہو جاتی ہیں۔ اگر ترش دوائیں اپنی صورت قائم رہیں تو جذب ہونے کے بعد خون میں یقیناً ترشی پائی جانی چاہیئے۔ حالانکہ خون کا ذائقہ ہمیشہ کھاری ہوتا ہے۔

(۲) اسی طرح فولاد، کشتہ فولاد اور خبث الحدید کو کسی اختلاف کے بغیر دوا تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور کمی خون کے اُن حالات میں جن میں خون کے اندر کے اجزا کم ہو جاتے ہیں۔ مرکبات فولاد مقوی خون ثابت ہوتے ہیں اور خون کے ذرات میں فولاد کی جو کمی ہوتی ہے۔ وہ پوری ہو جاتی ہے اور ایک غیر معین مدت تک یہ فولاد اسی طرح قائم رہتا ہے جس طرح غذا جزو بدن ہو کر قائم رہتی ہے۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے۔ کہ فولاد کے یہ اجزا آخر میں کبھی نہ کبھی خارج ہو جاتے ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ غذا بھی ایک مدت کے بعد جسم سے خارج ہو جایا کرتی ہے۔ اِس لحاظ سے دوا اور غذا میں کوئی فرق ہی باقی نہیں رہتا۔

(۳) اطباء کا پسندیدہ قول ہے کہ تمام مسہلات اپنی صورت نوعیہ سے اثر کر کے مخصوص مواد اور اخلاط کو خارج کرتے ہیں۔ یعنی جب ہم سقمونیا استعمال کریں تو صفرا اس لئے خارج ہوتا ہے۔ کہ سقمونیا کو صفرا کے ساتھ خصوصیت ہے۔ اور اس لئے وہ صفرا کو نکالتی ہے۔

اسی طرح اگر ہم مسہلات، مدرات اور معرقات وغیرہ کو بھی قیاس کر لیں۔ اور کہیں۔ کہ تمام مدرات اور معرقات اپنی صورت نوعیہ ہی سے عمل کرتے ہیں تو یہ قیاس بہت زیادہ قرین صواب ہے۔ اور فریق مخالف کے لئے اس کی تردید آسان نہیں یعنی مسہلات کا عمل اگر بالخصوص آنتوں پر ہوتا ہے۔ تو مدرات حیض اور متعلقہ اعضاء پر اور مدرات لبن کا چھاتیوں پر اور معرقات کا جلد پر علیٰ ہذا القیاس بلغم خارج کرنیوالی دواؤں کے استعمال سے صرف بلغم ہی خارج ہوتا ہے۔ اور غشا ان کے عمل کا مرکز ہوتی ہے۔

الغرض اس طرح اگر اس مناقشہ کو صاف کر لیا جائے۔ تو ہمدرد دواخانہ کی تمام دوائیں "حدِّ دوائیت" سے خارج ہو کر ذوالخاصہ بن جائیں گی۔

(۴) غذا کی تعریف میں بتایا جاتا ہے۔ کہ وہ محض اپنے مادہ سے اثر کرتی ہے لیکن جب گیہوں کے روغن کو داد پر لگاتے ہیں یا چنے کے تیل کو ضعف باہ میں استعمال کرتے ہیں۔ تو ہم کو خواہ مخواہ اِس نتیجہ پر پہنچنا پڑتا ہے کہ گیہوں اور چنے وغیرہ میں بھی کوئی دوائی کیفیت ضرور موجود ہے۔ اِس کے علاوہ جب غذا کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ محض اپنے مادہ سے اثر کرتی ہے۔ تو پھر اس کے کیا معنی ہیں۔ کہ چاول کو سرد کہا جائے۔ اور گیہوں اور چنے کو گرم بتایا جائے۔ اور چاول کے استعمال سے کیوں پیدا ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ یا تو دنیا میں غذا رخالص ہی ناپید ہے۔ یا غذا خالص میں بھی کوئی نہ کوئی کیفیت ضرور ہوا کرتی ہے۔ جس سے وہ جسم کو متاثر کیا کرتی ہے۔

اطباء کے اس مسئلہ میں کہ دوا کیفیت سے اثر کرتی ہے اور بہت سے شبہات اور پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں جن کو رفع کرنا آسان نہیں ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے اس قسم کے اعتراضات سے بچنے کے لئے دوسرا سیدھا راستہ اختیار کیا ہے۔ اور دواء، غذا اور ذوالخاصہ کی نئی تعریف کی ہے۔ جسے ہم سمجھتے ہیں کہ اطباء دل سے پسند کریں گے۔ اور محقق کی کاوش دماغی کی داد دیں گے۔

اب آپ مندرجہ ذیل سطور میں اصل مقالہ ملاحظہ فرمائیے۔ "ھمدرد صحت"

دَواء کی تعریف: **دَواء** اُس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی مرض کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

لُغۃً — اِصْطِلَاحًا — جو چیز بدن کی کسی مَرَضِی کیفیت کے ازالہ کی غرض سے اندرونی یا بیرونی طور پر استعمال کی جائے وہ اصطلاحاً "اَدْوِیہ" کہلاتی ہیں خواہ وہ جسم مرکب ہوں، یا بسیط۔

مذکورہ بالا مفہوم کو دوسرے الفاظ میں اِس طرح ادا کیا جا سکتا ہے:

"اَدْوِیَہ — بدن کے اندر ایک نئی کیفیت پیدا کرتی ہیں"۔

یعنی بدن کی کیفیت مرضیہ کو زائل کر کے کیفیت صحیحہ پیدا کر دیتی ہیں۔ اسی کا نام "حصولِ شفا" ہے۔

ادویہ کے بارہ میں یہ ایک بہت ہی مشہور قول ہے کہ "دوا کی تاثیر بالکیفیۃ ہوا کرتی ہے"۔ اگر اس قول کا مفہوم وہی لیا جائے جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ مفہوم کے تمام پہلو نکل جائیں تو بہت سے مناقشات سے دامن پاک ہو جاتا ہے۔

غذاء کی تعریف :- جو چیزیں تغذیہ بدن کی غرض سے ربدل ماتحلل کے طور پر استعمال کیجاتی ہیں وہ اغذیہ کہلاتی ہیں۔ اطباء کہتے ہیں :-

"غذائیں بالمادہ اثر کرتی ہیں"۔ التاثیر بالمادہ" کی توجیہ یہ بیان کرتے ہیں، جو بالکل صحیح ہے، کہ غذا کا مادہ تغیرات و استحالات کے بعد منقلب ہو جاتا ہے +

دوا اور غذا میں کوئی ایسا جوہری اور اساسی فرق نہیں ہے کہ ان دونوں کے درمیان ایک خط انفصال قائم کر دیا جائے۔ ان دونوں میں اگر کوئی فرق ہے تو محض انکے استعمال کی غرض وغایت کے لحاظ سے ہے۔ اسلئے ممکن ہے کہ ایک چیز ایک وقت میں تغذیہ بدن کی غرض سے استعمال کیجائے اور وہ اس جہت سے غذاء کہلائے اور وہی چیز دوسرے وقت میں کیفیت مرضیہ کے ازالہ کے لئے استعمال کیجائے اور وہ اب اس جہت سے دواء کہلائے چنانچہ اسی قسم کی چیزوں کو جو دونوں اغراض کے لئے کام میں لائی جاتی ہیں، دواء غذائی، یا غذاء دوائی کہا جاتا ہے۔ ان دونوں الفاظ کے موقعہ استعمال میں اتنا باریک فرق ضرور کیا جاتا ہے کہ جس غرض کی صلاحیت اس چیز میں زیادہ ہوتی ہے اسی مناسبت سے لفظ غذاء یا دواء کو مقدم کیا جاتا ہے جسکا ہر جگہ متعین کرنا آسان نہیں ہے۔ چنانچہ اگر اس میں غذائیت غالب ہوتی ہے اور دوائیت کم یعنی زیادہ تر اس سے تغذیہ بدن کا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، تو ایسی چیزوں کو غذاء دوائی کہا جاتا ہے۔

اس کے برعکس اگر اس میں دوائیت غالب ہوتی ہے اور غذائیت کم یعنی زیادہ تر اس سے شفاء مرض کا فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، تو ایسی چیزوں کو دواء غذائی کہا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا تقریر سے ظاہر ہے کہ دواء اور غذاء کے درمیان کوئی حد فاصل قائم کرنا دشوار ہے لیکن تجربہ اور مشاہدہ کی مدد سے اسقدر ضرور کہا جا سکتا ہے کہ بعض چیزیں محض دواءً استعمال کیجاتی ہیں، اور غذا بننے کی ان میں قطعاً صلاحیت نہیں۔ ایسی چیزوں کو دواء خالص کہا جاتا ہے۔ مگر شائد کوئی ایسی چیز مشکل سے بھی دستیاب نہ ہو سکے، جو ہمیشہ محض تغذیہ کے لئے استعمال کیجاتی ہو، اور اس کا کوئی جز کسی حالت میں دواءً استعمال نہ کیا جا سکے +

گیہوں، چاول، انڈہ، اور گوشت کو غذاء خالص خیال کیا جاتا ہے لیکن اگر بہ نظر تحقیق دیکھا جائے، تو ان کو غذاء خالص کہنا ایک مغالطہ ہے۔

گیہوں سے ایک روغن حاصل کیا جاتا ہے، جو داد کیلئے دوا شافی ہے۔

چاول اور گیہوں میں نشاستہ کی بہت بڑی مقدار پائی جاتی ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ نشاستہ کو ہمارے اطباء نے ادویہ میں شمار کیا ہے اور بیسیوں امراض میں اس سے شفاء کے فوائد حاصل کئے جاتے ہیں۔

انڈہ سے ایک روغن حاصل کیا جاتا ہے، جو بالوں کو اگانے اور بڑھانے کے لئے طلاءً مستعمل ہے۔ علاوہ ازیں ضعف باہ اگر مرض ہے اور یقیناً مرض ہے — تو انڈہ مقوی باہ، اور اس حالت کے لئے ایک کامیاب علاج اور شفاء ہے۔

کبوتر کا گوشت اور بڈھے مرغ کا گوشت خاص خاص حالات میں دوائی اور شفائی اغراض کی بنا پر منتخب کیا جاتا ہے۔ یہ انتخاب ایک معنوی اقرار ہے کہ ان جانوروں کے گوشت میں کچھ ایسے مخصوص اجزاء پائے جاتے ہیں، جو بدن کے اندر پہونچکر کسی خاص مادہ مرض کے ساتھ شفاء کی مخصوص خدمت انجام دیتے ہیں۔

اس دعوے کی ایک زبردست دلیل یہ بھی ہے کہ اطبائے قدیم نے اُن ساری چیزوں کو جنہیں غذاء خالص خیال کیا جاتا ہے کیفیات حرارت و برودت وغیرہ سے خالی تسلیم نہیں کیا ہے۔ گیہوں، انڈہ، اور گوشت کو اگر وہ حار رطب کہتے ہیں، تو چاول کو بارد رطب۔ اہل بصیرت بہت آسانی کے ساتھ فیصلہ کر سکتے ہیں، کہ یہی مسلہ ان کے اندر دوائیت کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

ذوالخاصہ: فادزہر و سموم

بہ حیثیت عمل کے لحاظ سے ادویہ کی دو قسمیں ہیں:- (۱) گروہ الف، (۲) گروہ ب +

(الف) بعض دوائیں اس قسم کی ہیں کہ مختلف حالات میں جسم کے اندر وارد ہو کر جو کچھ عمل کرتی ہیں، طبیا صول کے مطابق ان کی توجیہ کی

توجیہ و تعلیل معلوم ہے۔ اور ہم ایک طالب علم کو ان دواؤں کا طریقۂ عمل سمجھا کر خاموش اور مطمئن کر سکتے ہیں: مثلاً

(۱) اصل السوس کھانسی کیلئے مفید ہے کیونکہ یہ ایک مُنَفِّث بلغم ہے یعنی یہ پھیپھڑوں سے اخراج بلغم کو بڑھا دیتا اور ہوا کی نالیوں کو کشادہ کر دیتا ہے۔

(۲) لعاب ریشہ خطمی، اسپغول وغیرہ پیچش کے لئے مفید ہیں۔ کیونکہ یہ اپنی مخصوص مسکن لعابیت ولزوجت کی وجہ سے آنتوں کی خراش و اذیت کو کم کر دیتی ہیں +

(۳) بورق، نطرون، اور دوسری کھاری چیزیں معدہ کی اُس حرقت میں مفید ہیں، جو حموضت معدہ کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے، کیونکہ کھاری چیزیں ترشی کی دشمن ہیں، اور ترش چیزیں کھار کی +

(ب) لیکن اسکے برعکس بعض دوائیں اس قسم کی ہیں کہ گو ان کا نفع یقینی طور پر بلا ریب معلوم ہے، اور تجربہ نے بارہا اس پر مہر تصدیق ثبت کی ہے، مگر ان کی نوعیت عمل (قدرت کی دوسری بیشمار حقیقتوں کی طرح) پردۂ خفا میں روپوش ہے + کوئی طالب علم اگر سوال کرے کہ یہ دوا فلاں مرض میں کیوں مفید ہے؟ تو ہمارے پاس اس سوال کا کوئی جواب شافی نہیں ہے جسے سُنکر وہ طالب حقیقت خاموش اور مطمئن ہو جائے + ہم لامحالہ اسے نہ جہل کی اس مجبوری کے عالم میں جو کچھ کہہ سکیں گے، وہ صرف اِسقدر، کہ بس ایسا ہی ہے، اور اس کی حقیقی تعلیل ہمیں معلوم نہیں"۔

اسی قسم کی دواؤں کو اطبا ذوالخاصہ کی اصطلاح سے یاد کرتے ہیں، مثلاً زہروں کے تریاقات، جنکو گاہے فادزہر بھی کہا جاتا ہے، محض تجربہ نے ثابت کیا ہے کہ فلاں مخصوص سمیت کا اثر فلاں چیز سے زائل ہو جاتا ہے، جسپر کوئی عقلی دلیل کھڑی نہیں کیجا سکتی کہ چیز اس خاص زہر کے لئے تریاق کیوں ہے"؟

یہاں اسقدر اور بھی ظاہر کر دینا مناسب ہے، کہ جس طرح ہماری قوت استدلال فادزہر اور تریاق کی نوعیت عمل بتانے سے درماندہ ہے، اسی طرح حقیقی سموم[1] کی نوعیت عمل سمجھانے سے بھی ہم قاصر ہیں، کہ حیات اِنسانی کے لئے یہ کیوں قاتل و مہلک اثر رکھتے ہیں +

اِسی جہل کی تاریکی کو علمی زبان آوری سے اس طرح چھپایا جاتا ہے کہ "ذوالخاصہ اور سموم وہ عجیب الافعال چیزیں ہیں جو صورت نوعیہ سے نامعلوم طور پر عمل کرتی ہیں"۔

حالانکہ تحقیق و تدقیق سے اگر نظر غائر ڈالی جائے، تو پہلے گروہ (الف) کی دواؤں کے متعلق بھی یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ اِن میں سے اکثر دوائیں صورت نوعیہ ہی سے عمل کرتی ہیں +

ان دونوں گروہوں میں شائد کچھ فرق نکل سکے، تو صرف اِسقدر کہ گروہ ب میں ہم اوّل ہی سے تاریکی اور جہل میں رہتے ہیں، اور گروہ (الف) میں ایک دو قدم روشنی میں چلنے کے بعد جہل کی تاریکی میں گھر جاتے ہیں +

میں اپنے اس قول کو زیادہ واضح کرنا چاہتا ہوں:—

پہلے گروہ کی دواؤں کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہمیں ان کی نوعیت عمل کا علم ہوتا ہے ——

میں کہتا ہوں کہ یہ دعویٰ ہی سرے سے غلط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی مُفتِّش حقیقت ایک قدم آگے بڑھائے، اور یہ سوال کر بیٹھے کہ اتنا تو معلوم ہو گیا "اصل السوس کھانسی میں اِسلیئے مفید ہے کہ یہ منفث بلغم ہے، اور اس سے ہوا کی نالیاں کشادہ ہو جاتی ہیں"——

لیکن ازراہِ کرم اسکے بعد اتنا اور بتایا جائے کہ یہ منفث بلغم کیوں ہے، اور اس سے عروق خشنہ کشادہ کیوں ہو جاتی ہیں"—— تو یہاں آ کر انسانی عقل اس سوال کے جواب میں اسی طرح کھو جاتی ہے جس طرح گروہ ب (فادزہر اور سموم) کے نوعیت عمل بیان کرنے سے عاجز و درماندہ ہے علیٰ ہذا اس سوال کا بھی کوئی تشفی بخش جواب نہیں ہے کہ کھار (بورقیت) حموضت کا دشمن کیوں ہے، اور حموضت بورقیت (شوریت) کو کیوں توڑ دیتی ہے +

زیادہ سے زیادہ ایسے سوالات کے جوابات یہی دیئے جا سکتے ہیں کہ —— "یہ ان اشیاء کے فطری افعال و تاثیرات ہیں، جو انکی صورت نوعیہ اور حقیقت ذات کے ساتھ وابستہ ہیں"—— لیکن میں کہونگا کہ سموم و تریاقات کا بھی یہی حال ہے، سموم کی صورت نوعیہ قدرتاً اِنسان کے

---

[1] یہاں حقیقی سموم اسلئے کہا گیا ہے کہ عوام بعض اوقات سنکھیا، شیشہ اور ہیرے کی کنی کو بھی زہر کہا کرتے ہیں۔ جو معدہ میں پہنچکر اپنے دھاردار کناروں اور نوکوں سے چھری کی طرح معدہ کو زخمی کر کے ہلاک کر دیتا ہے۔ ایسے سموم حقیقی سموم نہیں بلکہ یہ تو چھری اور چاقو کی طرح آلۂ ہلاکت[illegible]

...تاثیر رکھتی ہے، اور تریاقات کی صورت نوعیہ مخصوص سمیات کے اثر کو باطل کرنے کی خاصیت رکھتی ہے +

ادویہ مسہلہ کیونکر عمل کرتی ہیں؟ یہ **علم طب** کا ایک مشہور سوال ہے۔ جالینوس اور دیگر حکما سلف نے اس سوال کو مختلف طرق سے حل کرنے کی کوشش کی ہے،

بعض لوگوں نے جواب دیا ہے کہ ادویہ مسہلہ بلا تخصیص پہلے بدن کے رقیق ترین مواد و رطوبات کو امعا کی راہ خارج کرتی ہیں، اور اس کے بعد بتدریج ... سے **غلیظ** مواد برآمد ہوتے ہیں +

بعض لوگوں نے جواب دیا ہے کہ دوا مسہل اپنے مشابہ اور ہم جنس مواد کو ہم جنسی اور مشاکلت کی وجہ سے خارج کرتی ہے، مثلاً **سقمونیا** ... صفرا کا مسہل اسلئے ہے کہ صفرا اور سقمونیا، بلحاظ جوہر دونوں متشاکل اور متشابہ ہیں۔

لیکن ارباب **تحقیق** نے ان تمام جوابات کو ناپسند کیا ہے، اور صحیح ترین جواب یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ادویہ مسہلہ بالخاصہ بدن کے مخصوص مواد کو ... اور خارج کرتی ہیں +

اِس جواب کو جمہور اطبا نے پسند کیا ہے، اور میں بھی اِس بارے میں ان کا ہمنوا ہوں، لیکن اس پر اسقدر مزید اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ ادویہ مسہلہ ... تقریباً ساری دوائیں، مثلاً تمام معرقات، مدرات، قابضات، حابسات، مقویات، مضعفات وغیرہ بالخاصہ اور صورت نوعیہ ہی سے عمل کرتی ہیں +

اِس موقعہ پر میں نے "ساری دواؤں" کے ساتھ **تقریباً** کا لفظ اِسلئے بڑھایا ہے کہ میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ حرارت فعلیہ اور برودت ... بھی بدن کے موثرات میں سے ہیں، اِسلئے اس سے مجھے اِنکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ جس طرح حابس ادویہ اپنی صورت نوعیہ کی وجہ سے عروق ... بند کر دیتی ہیں اسیطرح برف بھی اپنی برودت فعلیہ سے یہی عمل کرتی ہے، اور جس طرح معرق ادویہ اپنی صورت نوعیہ سے پسینہ کی گلٹیوں میں ... پیدا کر کے پسینہ بہاتی ہیں، اسی طرح گرم پانی، گرم حمام، اور گرم ہوا بھی حرارت فعلیہ سے باعثِ تعریق ہوتی ہیں +

...تی ہے، یہ طول میں دو نصف دائرہ کی شکل میں منقسم رہتا ہے جو اسکے دایں بایں ٹکڑے کہلاتے ہیں اور انکو ایک موٹی جھلی (غشاء صلب) چاروں طرف ... ڈھکے رہتی ہے، مخ کی سطح میں بہت سے نشیب و فراز جنکو "تلافیف دماغ" کہا جاتا ہے پائے جاتے ہیں، اُسکے بیرونی حصہ میں خاکستری رنگ کا مادہ اور اندرونی ... سفید رنگ کا مادہ ہوتا ہے، اعمال شعوری تمام تر مخ سے متعلق ہوتے ہیں، چنانچہ حیوانات پر عمل جراحی کر کے جب اُن کا دماغ باہر نکال لیا جاتا ہے تو اگرچہ ... زندہ رہتے اور کھاتے پیتے رہتے ہیں لیکن انکی زندگی مثل بے جان مشین کے رہ جاتی ہے، اور وقوف ارادہ، احساس، غرضکہ جملہ علامات حیات شاعرہ ... معطل ہو جاتی ہیں، مخ سے متصل اور اس سے کسی قدر نیچے ہٹا ہوا کھوپڑی کے پچھلے حصہ میں مغز کا جو جزو ہوتا ہے اسکو مخیخ کہتے ہیں، یہ گدی کی ہڈی کے جوف ... رہتا ہے جسکو اصطلاح طب میں عظم القمحدوہ کہتے ہیں، اسکی ترکیب بھی مثل سابق باہر خاکستری اور اندر سفید مادہ پر مشتمل ہے، اسکی سطح پر بلندیاں نہیں ... پائی جاتی ہیں، بلکہ آڑی آڑی شکنیں پڑی ہوتی ہیں اس کا وزن کل دماغ کا ⅛ ہوتا ہے۔

مخیخ کا خاص وظیفہ حرکات ارادی میں نظم اور ربط پیدا کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی حرکت ارادی براہ راست مخیخ کے تابع نہیں ... بلکہ اسکی ابتدا ہمیشہ مخ سے ہوتی ہے، مثلاً اگر ہم کسی کے طمانچہ لگانا چاہیں تو اس فعل کی خواہش کی ابتدا مخ سے ہوگی لیکن اسکے بعد ایک خاص ترتیب سے ... ہاتھ میں جنبش ہونا، کف دست اور انگلیوں کا تن جانا، ان کا بلند ہونا، پھر قوت کیساتھ مضروب کے چہرہ پر جا لگنا، وغیرہ، ان سب حرکات کا انتظام دراصل ... مخیخ کا کام ہے۔

دماغ کے تیسرے حصہ کا اصطلاحی نام نخاع مستطیل ہے۔ اس کا طول ۱½ انچہ ہوتا ہے، یہ مخیخ سے نیچے واقع ہے اور نخاع کو حرام مغز سے ... ملاتا ہے، یہ اعصاب کا بہت بڑا مرکز ہے اسی لئے اس کا وجود بقائے حیات کے لئے لازمی ہے، اسکی ترکیب میں برخلاف مخ اور مخیخ کے اندر کیجانب خاکستری اور ... باہر سفید مادہ ہوتا ہے۔ اس کے وظائف طبعی کا بیان حرام مغز کے ذیل میں آتا ہے۔

چوتھے حصۂ دماغ کو اسکی شکل کے لحاظ سے پل دماغ کہتے ہیں، یہ دماغ کو باہم اور پھر انہیں حرام مغز سے ملاتا ہے [illegible] ... [illegible] تشریحی حیثیت سے دماغ کے ہیں لیکن [illegible] حیثیت سے کوئی [illegible] ... [illegible] کسی اشاعت میں شائع ہوں گے +

نفس کا مستقر

ازجناب مولوی حکیم سید محمد غوث فاضل طب الہ آباد یونیورسٹی، جامعہ احمدیہ بھوپال

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حضرت انسان پر زمانہ زندگی میں جتنی کیفیات طاری ہوتی رہتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے اُسکے جسم کا عضو یا چند اعضا مخصوص ہوتے ہیں، مثلاً بصارت کے لئے آنکھ، سماعت کے لئے، کان، ہضم کے لئے معدہ وغیرہ۔ اسلئے یہ سوال پیدا ہونا بالکل قدرتی اور لازمی ہے کہ نفس کیلئے کونسا عضو یا حصہ جسم مخصوص ہے؟ لیکن اس سوال کا جواب ایکدوسرے سوال پر موقوف ہے اور وہ یہ کہ ہم کس بنا پر کسی کیفیت کا انتساب کسی خاص عضو کیساتھ کرتے ہیں؟ اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ ہر غیر مادی کیفیت کے طاری ہوتے وقت ہم کسی خاص عضو کی ساخت یا اُسکی عام حالت میں خوشگوار یا ناگوار تغیر محسوس کرتے ہیں۔ اور یہی تغیر احساس کی بنا پر ہم اس عضو کو اس کیفیت کا آلہ یا مستقر قرار دیتے ہیں، جب ہم سانس روکنا چاہتے ہیں تو سینہ میں ایک قسم کی گرفتگی اور درد محسوس کرتے ہیں اسلئے ہم اسکو آلہ تنفس سے موسوم کرتے ہیں، سو ہضم کی حالت میں معدہ اور آنتوں میں درد یا نفخ ہوتا ہے، اسی لئے اُن کو آلات ہضم سے تعبیر کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ، پس انہی تمثیلات و مشاہدات کے مطابق جب ہم کسی ریاضت ذہنی کے بعد دماغ میں درد، یا تھکن محسوس کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ دماغ کو آلہ ذہن نہ تسلیم کیا جائے۔ پھر یہ بھی آئے دن کا مشاہدہ ہے کہ جب دماغ میں کسی مرض یا ضرب کے باعث نقص یا فتور آجاتا ہے تو اعمال ذہنی میں بھی ضرور اختلال واقع ہو جاتا ہے، یہی وجوہ ہیں جنکی بنا پر ایک عامی شخص بھی دماغ کو نفس کا آلہ یا مستقر سمجھتا ہے، جدید سائنس نے طب قدیم کے اس بدیہی نظریہ کو صرف تسلیم ہی نہیں کیا، بلکہ اس پر حسب ذیل دلائل بھی قائم کئے، یہ ہے طب قدیم کی معجز نمائی، مگر افسوس آج ہم ہیں کہ اپنے اصول کو چھوڑ کر طب جدید کے زرق برق آلات کے پیچھے چلے جا رہے ہیں، اور اگر کچھ ذرا سی عقل بھی حاصل ہو گئی تو قیود مذہبی کو بالائے طاق رکھکر اپنی شہرت کے لئے طبی اور ڈاکٹری ادویہ کا امتزاج شروع کر دیا، حالانکہ بڑے بڑے معالج بھی کسی شے کی ہیئت سے واقف نہیں ہوتے۔ جیسا کہ ایک طبیب بنفشہ کے افعال و خواص، مضر مصلح سے تمامہ واقف ہوتا ہے۔ کیا میرے اس قول کی تردید کیجا سکتی ہے، ہرگز نہیں، میں کیا لکھ رہا تھا اور کیا لکھ گیا، طب جدید نے جو دلائل قائم کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ:-

(۱) ریاضت ذہنی اور دماغ کی حرارت عزیزی میں تناسب، یعنی جب ہم کوئی سخت ریاضت ذہنی کرتے ہیں تو دماغ کی حرارت عزیزی بڑھ جاتی ہے، اور جب ہمارا نفس تقریباً معطل ہو جاتا ہے تو گھٹ جاتی ہے۔

(۲) ریاضت ذہنی اور دماغ کے اجزاء فاسدہ کے اخراج میں تناسب، ریاضت ذہنی کے بعد پیشاب کے ذریعہ مادہ خارج ہوتا ہے، اُسمیں بڑی مقدار ان چیزوں کی ہوتی ہے جن سے مغز کی ترکیب ہوئی ہے، مثلاً فاسفورس۔

(۳) قوت ذہنی اور دماغ کے دوران خون میں تناسب، دماغ میں دوران خون اگر اعتدال کے ساتھ جاری ہے تو قوائے ذہنی بھی صحیح حالت میں ہیں۔ لیکن اگر اسمیں افراط یا تفریط واقع ہو جاتی ہے تو انسان کے حواس بھی مختل ہو جاتے ہیں، کبھی وہ بیہوش ہو جاتا ہے اور کبھی ہذیان میں مبتلا ہو جاتا ہے، جیساکہ صرع، اور اختناق الرحم میں روزانہ مشاہدہ ہوتا ہے۔

(۴) قوت ذہنی اور وزن تلافیف دماغ میں تناسب۔ مغز کا وزن اور اسکی بلندیاں جس شخص میں جس قدر زیادہ ہوتی ہیں اُسی قدر اسکی قوت ذہنی بڑی ہوئی ہوتی ہے اور جتنی ان میں کمی ہوتی ہے اُسی قدر ہمیں عقل و شعور کی پستی اور چہرہ پر بلوزنویت پائی جاتی ہے جس کا مشاہدہ مشاہیر اور احمق، بیوقوف اشخاص کے دماغ پر مرنے کے بعد اعمال جراحی سے کیا جا چکا ہے۔

(۵) اختبارات جراحی۔ سب سے زیادہ قطعی الدلالتہ وہ اپریشن ہیں کہ جب دماغ کے بعض اجزا نکال لئے جاتے ہیں تو گو انسان زندہ رہتا ہے اُسکے قوائے ذہنی بالکل فنا ہو جاتے ہیں:

دماغ کے آلہ ذہن ہونے پر اگرچہ اور بھی متعدد شواہد موجود ہیں مگر فی الحال اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ دماغ بجائے خود ایک مرکب [illegible] جیسے عضو ہے اور ہر حصہ علیحدہ علیحدہ اپنے مختلف فرائض انجام دیتا ہے۔ وزن اور جسامت، اور نفسیاتی اہمیت کے لحاظ سے دماغ کا جزو [illegible] ہے [illegible] دماغ کے اگلے اور درمیانی حصوں میں رہتا ہے [illegible] اس کا [illegible] سامنے کی بہ نسبت پیچھے کی طرف [illegible]

[illegible]

آہ ! مسیح الملک رح

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی !

"یہ گداز نظم طبیہ کالج دہلی کے مشاعرہ میں ڈاکٹر صاحب نے پڑھی تھی۔ یہ مشاعرہ ۱۹۔ فروری ۳۶ء کو ہفتہ اجمل کی تقریب میں منعقد ہوا تھا۔" "ہمدرد صحت"

ایک ایسی روح بھی آئی تھی ہندوستان میں / جس میں سب کچھ تھا جو ہونا چاہیئے انسان میں
لوگ جیتے ہیں زمانے میں فقط اپنے لئے / لیکن اس کی زندگی تھی وقف ہم سب کے لئے
زندگی کا ہر عمل اسلام کی تفسیر تھا / دردِ ملت کی وہ جیتی جاگتی تصویر تھا
خود امیر اور مضطرب دل ہم غریبوں کے لئے / خوش نصیب اور چشم پُرنم بدنصیبوں کے لئے
مردِ میدان تھا جو قومی جنگ کے میدان میں / ناخدائے کشتیٔ ملت تھا جو طوفان میں
وہ کہ دل میں خوفِ ناکامی کبھی آتا نہ تھا / وہ کہ دنیا میں کسی مشکل سے گھبراتا نہ تھا
وہ کہ جو دل سے محافظ تھا ہماری لاج کا / وہ کہ جو ہندوستان کا شاہ تھا بے تاج کا
ایک سی کل نوعِ انساں سے محبت تھی جسے / اپنے مولا کے ہر اک بندے سے الفت تھی جسے
رنج و غم سے آہ ! بالآخر کلیجہ کٹ گیا / دردِ قوم اتنا بھرا دل میں کہ دل ہی پھٹ گیا
رکنِ تنظیمِ خلافت غم سے ہیں مدہوش آج / شمع بزمِ کانگریس بھی ہوگئی خاموش آج
کم ہے جتنا رنج و غم بھی اب کریں اصحاب علم / آج سونی ہوگئی "جمعیتہ ارباب علم"
ایک انساں کے چلے جانے سے یہ کیا ہوگیا / سارے بھارت ورش میں اندھیرا برپا ہوگیا
کون ہے جو آج وقفِ نوحہ و ماتم نہیں / کونسا کم بخت دل ہے آج جس میں غم نہیں
اک اُداسی ہندوؤں کے سارے ایوانوں میں ہے / ایک ماتم سا بپا گھر گھر مسلمانوں میں ہے
خاک میں اُف ساری امیدیں ملادیں موت نے / "طبیہ کالج" کی بنیادیں ہلادیں موت نے
"جامعہ" وہ جنگ آزادی کی یعنی یادگار / ہو چکی تھی جو مسلمانوں کی غفلت کا شکار
از سرِ نو اس کو زندہ کرنے والا مرمٹا / جامعہ پر جان و دل سے مرنے والا مرمٹا
اتحادِ ہندو و مسلم کا حامی اُٹھ گیا / قوم سے وہ ماحیِ داغِ غلامی اُٹھ گیا
قوم رو ! ہاں خوب رو اب راہبر ایسے کہاں / لوگ یوں ہونے کو پیدا ہوں مگر ایسے کہاں
صدمۂ جانکاہ آسکتا نہیں تحریر میں / لکھ گیا رونا ہی رونا قوم کی تقدیر میں
کسقدر ناوقت اُف منہ ہم سے موڑا آپ نے / یہ تو کہئے قوم کو اب کس پہ چھوڑا آپ نے

ناخدا ایک ایک کرکے سب کنارے ہوگئے
نیک بندے تھے جو یوں مولا کو پیارے ہوگئے

آنریبل سر عبدالرحیم - کے - سی - ایس - آئی
پریزیڈنٹ لیجسلیٹو اسمبلی
جنہوں نے طبیہ کالج دہلی میں ۲۰ فروری
کو یوم افتتاح کے جلسہ کی صدارت فرمائی

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں
کامرس ممبر انڈیا کونسل
جو طبیہ کالج میں "یوم افتتاح" کے ایک جلسہ
میں بحیثیت صدر شریک ہوئے -

دست اٹھانے کا بیان
پیٹ کی چربی کم کرنے کے لئے ایک عمدہ ورزشی عمل۔
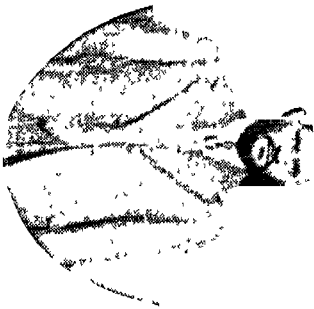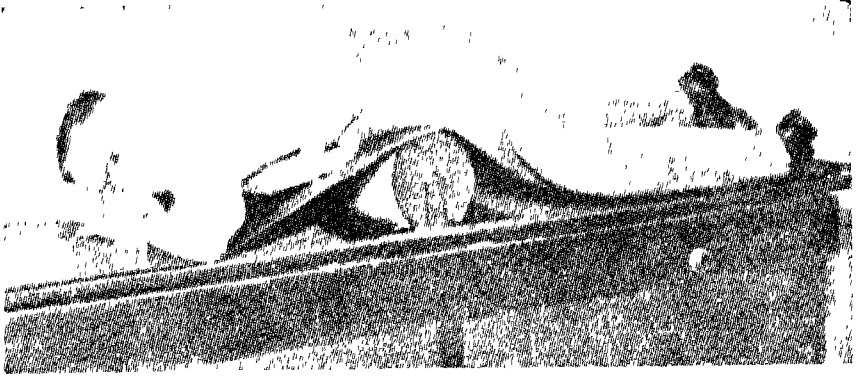
لاہور کی نمائش کا دنگل
جس میں امرتسر کے پہلوان "چراغ" نے رومانیہ کے مشہور پہلوان مسٹر آرنلڈ کو پچھاڑ دیا۔

بزمِ اجملؒ

"خان صاحب" جناب حکیم محمود علیخاں صاحب ماہرؔ اکبرآبادی نے یہ نظم طبیہ کالج دہلی کے اس مشاعرہ میں پڑھی تھی اجمل کی تقریب میں ۱۹ فروری کی سہ پہر کو منعقد ہوا تھا۔ یہ مشاعرہ براڈکاسٹ بھی کیا گیا تھا۔ "ہمدردِ صحت"

چل لے نوعروسِ حریمِ طبابت — ترا منتظر ہے گلستانِ حکمت
یہ شاہانہ اجلاس ہے عقلِ کل کا — زمینِ ادب پر ہے سر شاخِ گل کا
تہِ چرخِ نیلوفری شامیانہ — عجب آج تاروں بھرا ہے زمانہ
بنا ہے ہر اک پھول جانِ طبابت — صبا بن گئی باغ کی نبضِ صحت
ہوا صاف سودا سے یوں رنگِ گلشن — کہ ہے داغ سے پاک لالے کا دامن
چمن بھر کی آب و ہوا معتدل ہے — ہے لقمان لالہ، ارسطو کنول ہے
ہر اک قطرۂ شبنم کا ہے آبِ رحمت — یہ بیمار نرگس کا ہے غسلِ صحت
بتاتا ہے یہ ذرہ ذرہ یہاں کا — کہ جلسہ ہے یہ اجملِ نکتہ داں کا
وہی ہم پہ ہستی مٹا دینے والا — وہی سوتی قسمت جگا دینے والا
وہ جس نے پرایوں کو اپنا بنایا — مریضوں کو صحت کا رستہ بتایا
وہ دُنیائے حکمت کی اک پاک ہستی — وہ میدانِ دانش کی بے باک ہستی
وہ بانی جو تھا کالجِ طبیہ کا — وہ مخلوق کی جان، بندہ خدا کا
وہ چرخِ مروت کا مہتاب تاباں — عقیدت کے افلاک کا مہرِ رخشاں
غریبوں کا بازو، یتیموں کا ہمدم — معزز، مفخر، مکرم، معظم

نہ شہرہ ہو کیوں ماہرِ نظم خواں کا
وہ مداح ہے ایک خُلد آشیاں کا

رباعیات

(یہ دونوں رباعیاں بھی اسی موقع پر پڑھی گئیں)

یہ حسن، یہ صحت، اور یہ کیف جلیل
ہے فیضِ مسیح ملک ان سب کا کفیل
اجملؔ ہی سے ہے فضیلت حسنِ شفا
اجملؔ ہی ہے تفصیل جمال اور جمیل

ہے روحِ مسیحِ ملک روحِ گلشن
بوڑھے نہیں ہو سکتے جوانانِ چمن
تاباں نہ ہو کیوں جہاں میں نظمِ ماہرؔ
ہے محفلِ اجملؔ کی یہ شمعِ روشن

طب العرب

عہد حکومت اسلامی میں طبی حقوق کا تحفظ

از جناب حکیم سید علی احمد صاحب نیّر واسطی لاہور

دورِ حاضر میں مغربی ممالک میں کوئیکس ایکٹ یعنی عطائیوں کا قانون نافذ ہے جس کی رُو سے صرف وہی اطباء مطب اور دوافروشی کر سکتے ہیں جو سند یافتہ اور ہر طرح ان امور کے اہل ہیں اور ان اطبا کے نام ایک خاص رجسٹر میں درج کئے جاتے ہیں جنہیں قانونی طور پر طبابت کی اجازت ہوتی ہے۔

عہد حکومت اسلامی میں بھی عطائیوں کو اس امر کی اجازت نہ تھی کہ وہ مرضاء کو اپنی ہوس جلب زر کا تختہ مشق بنائیں اس لئے ملک کے مفاد اور طب عربی کے وقار کے پیش نظر اطبا کے رجسٹریشن کا قانون رائج تھا جس کی رو سے کامل تحقیق کے بعد صرف کامل اور لائق اطباء کے نام سرکاری رجسٹر میں درج ہوتے تھے۔ اور ان ہی کو طبابت کی اجازت تھی۔

اس سلسلے میں جرجی زیدان نے تصریح کی ہے کہ دورِ حکومت اسلامی میں اطباء کا ایک مکمل نظام موجود تھا اور ان میں حکومت کی جانب سے ایک رئیس الاطبا مقرر ہوتا تھا جو ان کا باقاعدہ امتحان لے کر اُن کو مطب کرنے کی اجازت دیتا تھا۔ اور اُن ممتحنین میں سے بغداد میں سنان بن ثابت اور مصر میں مہذب الدین الاخوار نہایت مشہور تھے[1]

جمال الدین بن القفطی لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ۳۱۹ھ ۹۳۱ء میں خلیفہ مقتدر باللہ کے سمع اقدس تک یہ شکایت پہونچی کہ ایک مریض کسی طبیب کی غلطی سے ہلاک ہو گیا وہ اس سے بیحد متاثر ہوا اور فی الفور سنان بن ثابت کے نام حکم جاری کیا کہ وہ شاہی اطباء کے علاوہ اور دیگر تمام غیر مشہور اطباء کا امتحان لے اور صرف ان ہی اطباء کو مطب کی اجازت دیجائے جو امتحان میں کامیاب ہو کر سند حاصل کریں۔ چنانچہ سنان بن ثابت نے بغداد کے تمام غیر مشہور اور عام اطباء کا باقاعدہ امتحان لیا۔ اور جو طبیب جس مرض کے علاج میں ماہر ثابت ہوا اس کو صرف اسی مرض کے علاج کی اجازت دیگئی اور سند عطا کی گئی[2] اس وقت بغداد میں تقریباً ایک ہزار غیر معروف اطباء تھے جن میں تقریباً سات سو اس امتحان میں کامیاب ہوئے اور باقی ناکام رہے جو مطب کرنے سے روک دیئے گئے[3] + اسی طرح ابن ابی اصیبعہ لکھتے ہیں کہ مہذب الدین الاخوار اطبائے مصر اور اطبائے شام کا رئیس الاطباء اور ممتحن تھا اور ایک مرتبہ جب میں اپنے باپ کے ساتھ ملک العادل فرمانروائے مصر کی خدمت میں موجود تھا تو سلطان موصوف نے حکیم مہذب الدین الاخوار کو مصر کے کحالوں کا امتحان لینے کا حکم دیا اور صرف اُنہی کو کام کرنے کیلئے اجازت نامہ دیا گیا جو امتحان میں کامیاب نکلے[4] + اسی سلسلے میں امین الدولہ التلمیذ نے نوکی ابن ابی اصیبعہ خلیفہ مستضی بامر اللہ اور بحیاتی[5] ابن القفطی خلیفہ مقتفی کے حکم سے اطبا کے امتحانات لئے اور صرف اُنہی اطباء کو معالجہ کی اجازت دی جنکو اس کا اہل سمجھا۔

ابو سعید یامی نے اطبا کے امتحان کے لئے ایک کتاب لکھی تھی جس میں اطبا کے علم، تجربہ، اور لیاقت کے مطابق انکے درجات مقرر کئے اور ان کے امتحان کے متعلق اور قواعد وضع کئے[6] + عام اطباء کی طرح عام شہری دواخانوں کی نگرانی کا بھی باقاعدہ انتظام تھا اور جاہل دوافروشوں کے انسپیکشن کیلئے باقاعدہ انسپکٹر مقرر تھے چنانچہ دولت عباسیہ کے نامور سپہ سالار افشین نے دوافروشوں کے حالات کی تحقیقات کا اہم کام ذکریا بن الطیفوری کے سپرد کیا تھا جس کی تحقیقات کے نتیجہ میں کثیر التعداد جاہل دوافروشوں کو دوافروشی کی ممانعت کر دیگئی تھی[7] + شاپور بن سہل نے قرابادین اعظم کے نام سے دوا سازی پر ایک مبسوط اور مفصل کتاب لکھی تھی جو ایک طرح کا فارماکوپیا تھا۔ تمام شفاخانوں اور دوافروشوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس کے مطابق نسخے طیار کیا کریں[8] +

---

[1] ملاحظہ ہو۔ تاریخ التمدن الاسلامی جلد سوئم صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ مطبع الہلال مصر۔ منہ۔ [2] ملاحظہ ہو تاریخ الحکما از ابن القفطی صفحات ۱۹۱ و ۱۹۲۔ منہ +

[3] ملاحظہ ہو۔ تاریخ التمدن الاسلامی جلد سوئم صفحہ ۱۸۱ منہ + [4] ملاحظہ ہو عیون الانباء فی طبقات الاطبا، جلد دوئم صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ قاہرہ منہ +

[5] ملاحظہ ہو۔ عیون الانباء فی طبقات الاطبا، جلد اول صفحہ ۲۶۱، مطبوعہ قاہرہ۔ منہ +

[6] ملاحظہ ہو۔ تحشیہ طبقات الاطبا، جلد اول صفحہ ۲۶۱۔ از مصحح۔ منہ +

[7] ملاحظہ ہو۔ طبقات الاطباء، جلد اول صفحہ ۲۲۹ مطبوعہ قاہرہ منہ +

ملاحظہ ہو۔ طبقات الاطبا، جلد اول صفحہ ۱۵۷۔ منہ + [8] ملاحظہ ہو طبقات الاطبا، جلد اول صفحہ ۱۹۳۔ منہ +

دوائیں مختلف اعضا پر کس طرح عمل کرتی ہیں

دواؤں کی تاثیر اعصاب، نخاع اور دماغ پر

از جناب حکیم محمد ابوالحامد مظہر الدین صاحب فاضل الطب والجراحت دہلی

اعصاب:۔ جو دوائیں اعصاب پر اثر کرتی ہیں، عام اصول کے مطابق اسکی دو صورتیں ہیں۔ یا اعصاب میں تحریک و ہیجان پیدا کرتی ہیں اور انہیں سست اور ضعیف کرتی ہیں، پھر اس تحریک و اضعاف کا عمل گاہے اعصاب حس میں ہوتا ہے، اور گاہے اعصاب حرکت میں، اسی طرح گاہے یہ افعال نفس اعصاب اور انکے تنوں میں ہوتے ہیں، اور گاہے انکی آخری شاخوں میں۔

مسکن درد:۔ چنانچہ جو دوائیں مقامی طور استعمال کرنے سے **مسکن درد** ثابت ہوتی ہیں، مثلاً بیش، لفاح، افیون، کافور، وہ در اصل اعصاب حسیہ کے آخری شاخوں کے عمل کو سست کر دیا کرتی ہیں، یا یہ کہ انکے کیساتھ کچھ اثر عصبی مرکز میں بھی پہونچتا ہے، ایسی دوائیں درد کی موجودگی میں...

مخدر:۔ اسی طرح جو دوائیں بیرونی طور پر استعمال کرتے اور کسی مقام پر لگانے سے اس جگہ کو سن اور بے حس کر دیا کرتی ہیں۔ یعنی وہ مقامی طور پر **مخدر** ہیں، مثلاً برف وغیرہ، ان کا عمل بھی اعصاب کی انہیں شاخوں پر ہوتا ہے۔

ادویہ لذاعہ:۔ جن دواؤں سے اعصاب حسیہ کی آخری شاخوں میں تحریک پہونچتی ہو ان کو **ادویہ لذاعہ** کہتے ہیں۔ ان دواؤں سے مقامی طور پر رگیں پھیل جاتی ہیں، جلد اور غشا مخاطی سرخ ہو جاتی ہے، اس مقام پر سوزش اور درد کا ظہور ہوتا ہے، مثلاً ضماد خردل۔

غشی، بیہوشی، اور افیون وغیرہ کی سمیت میں طبیعت کو بیدار کرنیکے لئے گاہے اس قسم کی ادویہ لذاعہ استعمال کی جاتی ہیں، اور اس تحریک سے بیہوشی دور ہو جایا کرتی ہے، کیونکہ اس سے مراکز اعصاب متاثر ہوتے ہیں، قلب و عروق کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اور عضلات واحشا میں تحریک پہونچتی ہے۔

جو دوائیں اعصاب حرکت کے آخری سروں پر اثر کرکے ان کے عمل کو سست کرتی ہیں، انکی مثال، شوکران، لفاح، دھتورہ، اجوائن خراسانی اور کافور ہے ایسی، دواؤں کے استعمال سے عضلات متعلقہ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور ان کا ذاتی انقباض دور ہو جاتا ہے۔

اور جو دوائیں اعصاب حرکت کے آخری سروں میں تحریک پیدا کرتی ہیں، ان کی مثال بیش اور کچلہ وغیرہ ہے ایسی دواؤنکے استعمال سے عضلات کا استرخا دور ہو جاتا ہو اور انمیں انقباضی قوت بڑھ جاتی ہے

اعصاب کے اصلی تنے ادویہ سے نسبتاً کم متاثر ہوا کرتے ہیں، اس قسم موثر دوائیں زیادہ تر زہریلی اور مضر ہیں۔ اس لئے انکا استعمال اس مقصد کیلئے کم ہی کیا جاتا ہو۔

سنکھیا اور پارہ کو اعصاب میں تحریک پیدا کرتے ہیں، مگر کچھ عرصہ کے بعد ان سے عصبی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

افیون حسی اعصاب کے تنوں پر خوب اثر کرتی ہیں، یعنی یہ تاثرات حسیہ کو محیط سے مرکز یعنی جلد وغیرہ سے دماغ تک پہونچنے نہیں دیتی۔

نخاع:۔ جن دواؤں سے نخاع کے عمل میں تحریک پہونچتی ہے، مثلاً کچلہ، اسٹرکنیا اور افیون وغیرہ جب ان کا عمل زیادہ ہو جاتا ہے تو عضلات بدن میں تشنج نمودار ہو جاتا ہے۔

نخاع کے استرخائی امراض میں اس قسم کی دوائیں کچھ زیادہ موثر ثابت نہیں ہوتی ہیں، گر کچلہ کھلانا فالج میں اکثر مفید ثابت ہوتا ہے

جن دواؤں سے نخاع کے عمل میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے، مثلاً افیون، پارہ، سم الفار، کافور، بھنگ وغیرہ۔ ان کا استعمال اس مقصد کیلئے بہت کم کیا جاتا ہے، ہاں افیون اور بھنگ بعض اوقات کزاز جیسے تشنجی امراض میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔

(نوٹ) افیون کا ابتدائی اثر تحریک، اور ثانوی اثر اضعاف ہو، اس لئے اس کا ذکر دونوں مقامات پر کیا گیا ہے۔

دماغ:۔ دماغ پر اثر کرنے والی ادویہ سے کبھی گاہے دماغی افعال میں تحریک پہونچتی ہے اور وہ افعال تیز ہو جاتے ہیں۔ اور گاہے ان کے دماغی افعال سست و ضعیف ہو جاتے ہیں

منومی: چنانچہ جو ادویہ داخلی طور پر استعمال کرانے سے **منومی** ثابت ہوتی ہیں مثلاً بھنگ وغیرہ وہ در اصل دماغی افعال میں ایسی

ازجناب حکیم عبدالرحیم صاحب حمانی

اس زمانہ میں سائنس کی حکومت و فرمانروائی ہے، اس لئے کسی ایسی چیز کی طرف دیکھنا تک بھی پسند نہیں کیا جاتا جسکی تحقیق و تصدیق سائنسدان اور ماہرین کیمیا نہ کردیں۔ ہندوستانیوں کی غذا میں بہت سی چیزیں ایسی شامل ہیں۔ جو دیکھنے میں بہت کم قیمت اور حقیر۔ مگر فوائد میں اکسیر ہیں۔ افسوس ہے کہ ہم نے اس غلامانہ ذہنیت و عادت کو کیا کریں کہ جب تک کسی چیز کے فوائد کی تصدیق سمندر پار سے ہمارے پاس نہ آجائے، اس وقت تک اسکے استعمال میں شک و شبہ ہی رہتا ہے، اس شک و شبہ نے ہمارے قلوب و اذہان پر اپنا ایسا سکہ جما رکھا ہے کہ ہمیں خود اپنے آپ میں شک ہے لیکن احتیاط و اعتدال کا فاضلہ ہے کہ ہمکو اپنے آباؤ اجداد کے عادات و اطوار، طریقۂ بود و باش اور ذریعۂ معاشرت و معاشیات صرف اس وجہ سے نہ چھوڑ دینے چاہئیں کہ ان کی تصدیق و تحقیق سمندر پار والوں نے نہیں کی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ اب کچھ دنوں سے اہل فرنگ ہماری دواؤں اور غذاؤں کو امتحان کی کسوٹی پر کس رہے ہیں۔ اور جن اشیاء کو ہمارے بزرگوں نے بھی غذاؤں یا دواؤں میں شامل کیا ہے وہ تصدیق و تحقیق سے صرف مفید ہی نہیں بلکہ مفید تر ثابت ہو رہی ہے

ان محققہ و مصدقہ اشیاء میں گاجر بھی ہے، یہ ایک ایسی عام اور مشہور چیز ہے کہ ہندوستان میں شاید ہی کوئی ایسا مقام ہو جہاں اسکی کاشت نہ جاتی ہو۔ اور کوئی جگہ شاذ و نادر ہی ایسی ہو کہ جہاں کے باشندے اس سے ناواقف ہوں، دیہات کے لوگ تو گاجر کا استعمال موسم سرما میں نہایت کثرت اور مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ انکے لئے ارزان ترین اور پُر منفعت چیز ہے گو وہ اسکے کثیر التعداد تحقیقی فوائد سے آگاہ نہ ہوں مگر اتنا تو ان میں کا ہر شخص جانتا ہے کہ گاجر مفرح ہے، خون پیدا کرتی ہے اور ہاضم ہے، مگر مہذب اور تعلیم یافتہ طبقہ اسکو عموماً گنواروں اور گھوڑوں ہی کی غذا خیال کرتا ہے اور بخیال خویش وہ اسکو انسانی غذا میں شامل کرنا پسند نہیں کرتا۔

گاجر کے فوائد از روئے طب قدیم:- مزاج۔ اطبائے متقدمین نے اسکو گرم تر لکھا ہے۔

فوائد:- ملطف ہے۔ جگر کے سدوں کو کھولتی ہے، مقوی معدہ اور ملین ہے۔ باہ اور مادۂ تولید کو زیادہ کرتی ہے۔ بلغم کو چھانٹتی ہے اور کھانسی کے لئے فائدہ مند ہے، سینہ اور جگر کے درد کو زائل کرتی ہے۔ ادرار بول کرنیکی وجہ سے سنگ گردہ و مثانہ و خارج کرتی ہے، استسقا کیلئے مفید ہے، مرد کو دور کرتی ہے۔ اسکی جڑ میں رطوبت فضلیہ ہوتی ہے۔

گاجر کے جدید تحقیقی فوائد:- خون صاف کرتی ہے اور اعصاب کے لئے مفید ہے، دمہ، استسقا اور سل وغیرہ کو فائدہ دیتی ہے، جسم کی رنگت کو خوشنما بناتی ہے، گردوں پر نہایت مفید اثر کرتی ہے، پیشاب میں ارضی مواد کے رسوب کو روکتی ہے۔ **تطبیق:-** طب قدیم کے بیان کردہ گاجر کے فوائد اور جدید تحقیق کے تجربہ کئے ہوئے منافع قریب قریب یکساں ہیں اب گاجر کے مفید ترین ہونے کی تحقیق ملاحظہ فرمایئے۔

حیاتین گاجر میں

ہماری غذا کے مختلف اجزا یعنی پروٹیڈز، کاربوہائیڈریٹس، نمک، نشاستہ اور پانی وغیرہ جسم کے نشو و نما اور صحت کی بحالی و افزائش کے لئے ابتک ضروری خیال کئے جاتے تھے مگر اب جدید تحقیق سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے

گندم جات وغیرہ کے علاوہ ایک صنف زندگی بخش لعجات افزا جز ہوتا ہے ، اور اس جزو کی عدم موجودگی سے تمام غذا جسم کے لئے بیکار ہو جاتی ہے ۔ اور اس کی سے مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں ، مثلاً جسم کی نشو و نما بند ہو جاتی ہے ، ہاضمہ خراب اور اعضاء رئیسہ کمزور ہو جاتے ہیں ۔ قوت بصارت و سماعت میں خلل پڑ جاتا ہے ۔ قوت مدافعت کے کمزور ہونے کی وجہ سے مہلک و متعدی امراض حملہ آور ہو سکتے ہیں ۔ یہ قوت بخش اور حیات پرور جز حیاتین (وٹامن) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ اس زندگی بخش جزو کی ابتک کئی اقسام تحقیق ہو چکی ہیں اور ان کو امتیاز خصوصیت کیلئے ۔ الف ، ب ، ج وغیرہ مختلف اشاروں سے تحریر و تقریر میں ظاہر کرتے ہیں ۔ جدید تحقیق نے یہ انکشاف کیا ہے کہ گاجر میں حیاتین کی مندرجہ ذیل اقسام پائی جاتی ہیں ۔

حیاتین الف ؛ بینائی کو قوت دیتی ہے جسمانی نشو و نما میں اضافہ کرتی ہے ۔ قوت مدافعت کو بڑھاتی ہے کانوں اور جسم کے سوراخوں میں سوزش اور پیپ کی پیدائش کو روکتی ہے ، گاجر میں حیاتین الف موجود ہے ، اور کمزوری بصارت کیلئے گاجر کا کثیر استعمال نہایت مفید ہے ۔

حیاتین ب ؛ یہ جز پٹھوں کی کمزوری ، بدہضمی ، بھوک نہ لگنا اور بیری بیری وغیرہ مرضوں کو دور کرتا ہے ، گاجر میں حیاتین ب بھی کافی مقدار میں پائی جاتی ہے ۔ **حیاتین ج** ؛ یہ گوشت خورہ اور لثہ دامیہ (سکروی) کو دور کرتی ہے ، یہ بھی گاجر میں موجود ہے ۔

فولاد ؛ جسم انسان فولاد بھی ایک جز ہے ، اسکی کمی سے خون کی پیدائش کم ہو جاتی ہے ۔ گاجر میں فولاد کافی مقدار میں ہے ، اسلئے کمی خون کے مریضوں کو نہایت مفید ہے ۔

چونہ اور فاسفورس ؛ یہ بھی گاجر میں کافی مقدار میں موجود ہے ، اسلئے گاجر ہڈیوں اور دانتوں کو طاقت دیتی ہے ۔ چنانچہ مشاہدہ و تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے ۔ کہ روزانہ چونے کے جس قدر اجزا جسم سے خارج ہوتے ہیں ۔ ان کا بدل ایسی غذا سے حاصل ہو سکتا ہے جس میں گاجر زیادہ شامل کی گئی ہو ۔

نشاستہ ؛ یہ بھی گاجر میں قدرے قلیل پایا جاتا ہے ۔ **شکر** ؛ یہ بھی گاجر میں ہوتی ہے

گاجر کے استعمال کے طریقے ؛ کھانیکے لئے تر و تازہ نرم و نازک ، چھوٹی اور گہرے رنگ کی گاجریں پسند کرنی چاہئیں ۔ پکانے کے لئے ؛ بڑی گاجریں لیں ، اور انکو نرم آنچ پر اتنے پانی میں پکائیں کہ پکتے پکتے پانی ان میں جذب ہو جائے ۔ کیونکہ تیز آنچ پر پکانے سے حیاتین ج ، ضائع ہو جاتی ہیں ۔ اس لئے اس حیاتین کا فائدہ حاصل کرنیکے لئے گاجریں کچی کھانی چاہئیں خصوصاً مسوڑھوں اور دانتوں کیلئے انکا چبانا مفید ہے ۔

گاجر کے مرکب نسخے

دوا ۔ دل کی کمزوری اور خفقان میں سریع الاثر ہے

ایک گاجر لیکر تنور میں رکھیں ۔ جب بخوبی پک جائے تو اسکے پوست کو دور کر کے دو ٹکڑے کریں ۔ اور اسکے اندرونی سخت حصہ کو نکال دیں اور تمام رات چینی کے برتن میں آسمان کے نیچے محفوظ رکھ دیں ، صبح کو قدرے عرق گلاب عرق بید مشک چھڑک کر اور مصری ملا کر کھائیں ، پہلے روز ایک دوسرے روز دو اور تیسرے روز تین کھائیں ۔ اگر موافق آجائے تو اور مقدار بڑھالیں ، ورنہ دو تین گاجریں روزانہ کچھ دنوں تک کھائیں ۔

عرق گذر ؛ فرحت پیدا کرتا ہے ، قلب کو طاقت دیتا ہے ، حرارت کو تسکین اور خفقان کو رفع کرتا ہے ، مقوی باہ ہے ۔ گاجر کلاں ایک سیر (باریک کی ہوئی) برگ گاؤزبان دو تولہ ، گل گاؤزبان سوا تولہ ، برادہ صندل سفید ۱ تولہ ، بہمن سفید ایک تولہ ، تودری سرخ ایک تولہ بطریق معروف عرق کشید کریں ، خوراک ۸ تولہ سے ۱۲ تولہ تک ، مصری ملا کر نوش کریں ۔

عرق گذر عنبری خاص ۔ مقوی دل و دماغ اور مقوی باہ ہے ، خون صالح پیدا کرتا ہے ، مفرح ہے ، چہرہ پر سرخی لاتا ہے

گذر مصفا ۵ سیر کشمش سبز ۲۰ مار مویز منقا ۲۰ مار ، بہی ۱۰ مار سیب ۱۰ مار ، انار شیریں ۱ مار گل سرخ ۴ تولہ ، الائچی خورد ۴ تولہ ، الائچی کلاں ابریشم مقرض ۴ تولہ ، برادہ صندل سفید ۴ تولہ ، برادہ صندل سرخ ۴ تولہ ، برگ ریحاں ۴ تولہ ، کشنیز خشک ۴ تولہ ، برگ گاؤزبان ۴ تولہ ، تخم کاسنی تخم خیارین دو تولہ ، تخم فرنجمشک ۴ تولہ ، تخم بالنگو ۴ تولہ ، طباشیر ۶ ماشہ ، گل گاؤزبان دو تولہ ، عرق گلاب ۲ مار عرق کیوڑہ دو سیر ، عرق گاؤزبان حسب معمول عرق کشید کریں ۔ زعفران ۱ تولہ ، مشک ۳ ماشہ ، عنبر ۳ ماشہ پوٹلی بنا کر نیچہ کے منہ پر رکھیں ۔ خوراک ؛ ۵ تولہ مصری یا شربت انار نوش کریں ۔

حلوائے گذر ۔ تقویت باہ ، تولید مادہ منویہ اور بدن کو فربہ کرنیکے لئے نہایت مفید ہے ، درد گردہ اور ضعف گردہ و مثانہ کے

ہے۔ گذر صفے ایک سیر، خرما آدھ سیر (گاجروں کا اندرونی سخت حصہ اور خرمے کی گٹھلیاں دور کرکے) ان دونوں کو شہد گاؤ دو سیر میں پکائیں، جب
جذب ہو جائے تو گھوٹ کر خوب باریک کر لیں۔ سیر آرد نخود، میدہ گندم ہر ایک پانچ تولہ کو روغن زرد گاؤ میں بریاں کر لیں، اور قند سفید ایک سیر شہد
کف گرفتہ آدھ سیر کا قوام کریں، جب قوام تیار ہو جائے تو گاجروں اور چھواروں کو اس میں شامل کر دیں۔ اسکے بعد مندرجہ ذیل دوائیں باریک کرکے
اور محفوظ رکھیں۔ مغز فندق تین تولہ، مغز بادام شیریں تین تولہ، مغز پستہ تین تولہ، مغز چلغوزہ ۳ تولہ، مغز نارجیل ۳ تولہ، ثعلب مصری اتولہ دار چینی
۔، زنجبیل ۹ ماشہ، خولنجان ۹ ماشہ، زعفران تین ماشہ، مشک ۲ ماشہ، حسب معمول باریک کرکے ملائیں۔ خوراک ۳ تولہ صبح کو ہمراہ شیر گاؤ کھائیں۔

مربائے گذر:۔ دلکو طاقت دیتا ہے، آواز کو صاف کرتا ہے۔ ریح کو خارج کرتا ہے۔ نزلہ کو روکتا ہے، کھانسی کیلئے مفید ہے اور مقوی
ہے۔ **ترکیب:۔** بڑی بڑی گاجریں لیکر پانی میں ڈالیں اور انکو چھیل کر ریزہ ریزہ کریں اسکے بعد پانی میں جوش دیں تاکہ گل جائیں، اسکے بعد پانی سے
کر صرف شہد ڈالکر ایک دو جوش دیں، اور آگ سے اُتار لیں۔ ۴۰ روز کے بعد استعمال کریں۔ خوراک ۲ تولہ ہمراہ عرق گاؤ زبان مصری ملاکر کھائیں

نوٹ:۔ گذر کے تمام مرکبات بہترین حالت میں ہمدرد دواخانہ سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔

عبدالرحیم

بقیہ مضمون صفحہ ۱۱ یہ ہے

بتیب تحریک پہونچاتی ہیں، جن سے خیالات میں فتور پیدا ہو جاتا ہے اور انسان بیہودہ، فضول اور لایعنی باتیں کرنے لگتا ہے۔ (ہذیان)

مفرح: اسی طرح جو دوائیں دماغی افعال کو تیز کرنے کے ساتھ اندرونی طور پر استعمال کرنے سے تفریح یعنی مسرت وانبساط پیدا کرتی ہیں ان کو **مفرح** کہتے ہیں۔ مثلاً شراب، کافور، وغیرہ۔

(نوٹ) اس قسم کی اکثر ادویہ جو مہذی ہوتی ہیں وہ مفرح بھی ہوتی ہیں، جیسا کہ بھنگ اور شراب سے ہذیان وتفریح دونوں تاثیرات ظاہر ہوتی ہیں۔

قوائے نفسانیہ کو سست کرنے والی دوائیں: قوائے نفسانیہ یعنی دماغی افعال کو جو دوائیں سست کرتی ہیں ان کی چند قسمیں ہیں۔

بعض دوائیں براہِ راست مقدم دماغ پر اثر کرکے، یا دماغی امتلا کو کم کرکے نیند لاتی ہیں۔ (**منومات**)!

بعض دوائیں دماغ کے قوائے حساسہ کو ضعیف کرکے احساس درد کو کم کر دیتی ہیں۔ ایسی دواؤں کے استعمال سے فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ خواہ جسم کے کسی حصے میں درد ہو، اس میں تسکین ہو جاتی ہے، مثلاً افیون کا اندرونی استعمال۔ **مسکنات عمومی**)

بعض دوائیں دماغی احساس کو اس طرح باطل کر دیتی ہیں کہ پوری بیہوشی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں چونکہ بے حسی سارے بدن میں عام ہوتی ہے اس لئے انہیں **مخدرات عمومی** کہتے ہیں۔

قوائے حرکت پر اثر کرنے والی ادویہ۔ بعض دوائیں دماغی قوائے حرکت کو ضعیف کر دیتی ہیں، چنانچہ ایسی ادویہ کو تشنجی امراض مرگی، اختناق الرحم وغیرہ میں استعمال کراتے ہیں۔

اور بعض ادویہ دماغی قوائے حرکت کو تحریک دیتی ہیں مثلاً کچلہ۔

معلومات

زیتون کا تیل

روغن زیتون تندرستی کے لئے بہت مفید ہے اور اس کا استعمال اس سے بہت زیادہ ہونا چاہیئے کہ جتنا اس زمانے میں ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ تیل انگریزی کھانوں میں سے سلاد کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور بہت ہی تھوڑی مقدار میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ہے کہ سلاد میں تیل کی مقدار اس سے بہت زیادہ ڈالی جائے کم سے کم اتنی کہ جتنی اور سب چیزیں اس میں ہوتی ہیں۔ روزانہ صبح و شام اگر روغن زیتون کا ایک ایک چمچہ (چار کا چمچہ) پی لیا جائے تو انسان کی صحت بہت درست رہ سکتی ہے خاص کر ایسے آدمیوں کی کہ جن کی جلد خشک رہتی ہے۔ بچوں کے لئے بھی یہ تیل ایک بہت اچھی دوا ہے، اور بالوں کی پرورش بھی اس سے خوب ہوتی ہے۔ نیم گرم تیل کی مالش اگر سر پر کیجائے اور انگلیوں کے سروں سے تیل کو خوب بالوں میں جذب کر دیا جائے تو دوسرے دن سر دھوتے وقت معلوم ہوگا کہ ان بالوں میں بھی رنگ اور چمک آگئی ہے کہ جو قریب قریب مردہ ہو چکے تھے۔

رات کو سوتے وقت اگر چہرہ، ہاتھ، اور بازوؤں پر روزانہ اس کی مالش کی جائے تو جلد جھرّیاں پڑنے سے محفوظ رہیگی۔ اس کے لئے بہت ذرا سا تیل استعمال کرنیکی ضرورت ہے۔ ذرا سی روئی یا کپڑے کا ٹکڑا تیل میں ڈبو کر آہستہ سے نچوڑ دیا جائے اور پھر اس کپڑے سے سب جگہ لگا لیا جائے۔

دھوپ اور خشک ہواؤں کے اثر سے بھی روغن زیتون جلد کو محفوظ رکھتا ہے۔ عورتیں پہلے یہ تیل لگا کر پونچھ دیں اور پھر پوڈر لگانا ہو تو لگالیں۔

زہریلا گوشت

جانوروں کا گوشت جب سڑتا ہے تو اس میں بعض ایسے زہر پیدا ہو جاتے ہیں جو مہلک ترین ہیں۔ جنوبی امریکہ کے بعض دیسی باشندے جب اپنے تیروں کو زہر میں بجھاتے ہیں تو اسکے لئے یہی طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ تیروں کو مردہ جانوروں کی سڑتی ہوئی لاش میں چبھو دیں ان تیروں پر اتنا زہر چڑھ جاتا ہے کہ جس کسی کے بدن میں جا کر لگتے ہیں اسکی موت چند گھنٹوں کے اندر، بلکہ بعض اوقات صرف چند منٹ کے اندر واقع ہو جاتی ہے۔ سڑنے والے اجسام کے اندر یہ اس درجہ مہلک زہر ایک خاص وقت پر پیدا ہوتا ہے، اور وہ وقت گذر جانے کے بعد زہر اتنا شدید نہیں رہتا۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قصاب کی چھری خود اپنے بدن میں لگ جاتی ہے اور اگر گوشت تعفن کے اس خاص درجے میں تھا تو یہ زخم اسکی جان کا لیوا ہو جاتا ہے۔ مردہ جسم کو چیرتے وقت بعض اوقات یہ بھی ممکن ہے کہ ڈاکٹر کے خفیف سی خراش آجائے اور وہی اس کی جان لے لے۔ لیکن اس کے باوجود یہ دیکھا جاتا ہے کہ پرندوں کا گوشت اکثر اس غرض سے ہوا میں لٹکا دیا کرتے ہیں کہ وہ باسی اور خشک ہو کر بامزہ ہو جائے۔ ڈاکٹر ہاردے وائیلے نے جو کہ غذا کے ایک بہت ہی مشہور ماہر ہیں ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک بطخ کو مار کر اسوقت تک لٹکائے رکھا کہ جب تک اس کا تمام گوشت ٹپک ٹپک کر نیچے نہ گر پڑا۔ اس طرح گل سڑ جانے کے بعد اس گوشت کو کھانے کے قابل خیال کیا گیا۔ بالعموم جانور کے مرنے کے ذرا ہی سی دیر بعد اس کا گوشت سڑنا شروع ہو جاتا ہے، اور اسی وقت اس میں مہلک قسم کے زہر پیدا ہونے لگتے ہیں۔ یہ زہر اگر انسانی معدے میں جائیں تو وہ تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں اور جگر اور گردوں پر ان کے اخراج کا جو بوجھ پڑتا ہے وہ ناقابل برداشت ہوتا ہے۔

مچھروں کی دشمن مچھلی

آسٹریلیا کے علاقہ پاپوا میں ایک قسم کی چھوٹی سی مچھلی پائی جاتی ہے جس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ ملیریا کے مچھروں کی دشمن ہے اور اس علاقہ کو ملیریا کی لعنت سے بالکل پاک کئے دیتی ہے۔ سرکاری طبی افسر کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ سب سے پہلے ۱۹۳۲ء میں یہ مچھلی نیوگنی سے پاپوا کے علاقہ میں لائی گئی تھی، اور جہاں جہاں بھی اسے رکھا گیا اس نے مچھروں کے انڈے بچے ضائع کر دئے۔ چند مچھلیوں کو ایک جھیل میں ڈالا گیا اور سیلاب کے دوران میں وہ وہاں

… گرد و پاس کی تمام جھیلوں میں پہنچ گئیں۔ صرف پانچ مہینے کی مدت میں تمام جھیلیں اس مچھلی سے بھری پڑی تھیں جو مچھروں کی نسل کا نام و نشان تک نہ تھا۔ ایک بڑی جھیل جس کا رقبہ چھ ایکڑ تھا، اور جس میں کمر کمر تک گھاس اور پتے پھیلے ہوئے تھے، مچھروں کے بھرے ہوئے تھے جن ا… مدت میں ایسی صاف ہوگئی کہ گویا کبھی اس میں کسی مچھر کا گذر ہی نہ ہوا تھا۔ اور اب اس میں اسی مچھلی کی نسل کروروں کی تعداد میں بھری پڑی ہے۔

نسوار کا استعمال مضر صحت ہے

تمباکو کا استعمال مختلف طریقوں پر کیا جاتا ہے، لیکن غالباً نسوار کے طور پر اسکے استعمال کا طریقہ سب سے زیادہ مضر صحت ہے، ناک کی غشاء مخاطی میں تمباکو کا زہر جذب ہو کر خون میں پہونچ جاتا ہے اور اس طریقہ پر وہ جسم کے نظام عصبی کو شراب سے بھی زیادہ تباہ کر دیتا ہے۔ اس کے اثر کی تیزی تو ان چھینکوں ہی سے ظاہر ہو جاتی ہے جو تمباکو کی ناس لیتے ہی آنے لگتی ہیں، لیکن اس خاموش اثر سے بھی اس کی قوت کا بہت کچھ اظہار ہو سکتا ہے جس کی بدولت نسوار سونگھنے والا اس عادت کا غلام بن جاتا ہے، اور ناس لئے بغیر اسے کسی طرح چین ہی نہیں پڑتا۔

گذشتہ چند سال کے اندر نسوار کے استعمال کی عادت بہت بڑھ گئی ہے، اور اگرچہ متول طبقہ میں یہ مصیبت خصوصیت کیساتھ زیادہ ہے، مگر غریب طبقہ بھی اس سے محفوظ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اس ترقی کا باعث یہ ہو کہ لندن کے ایک ڈاکٹر نے ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں اس نے یہ لکھا تھا کہ نسوار لینے سے روز روز کا نزلہ زکام جاتا رہتا ہے۔ لوگوں کو یہ ایک عذر مل گیا، اور بڑے شوق سے اس عادت کو اختیار کرنے لگے۔

لیکن لوگوں کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ ناک کی جھلی کو سُن کر دینے کے متعلق اس میں خواہ کتنی ہی خوبیاں ہوں لیکن یہ ایک ایسی عادت ہے جس سے دوسرے دیکھنے والوں کو سخت کراہت ہوتی ہے۔ اگر کسی طبی عذر کی بناء پر نسوار کا استعمال لازمی ہی قرار پائے تب بھی اسکی کیا ضرورت ہے کہ سرعام ایسا کیا جائے جس طرح دانت مانجھنے یا ڈاڑھی مونڈنے کا کام تنہائی میں کیا جاتا ہے اسی طرح اس کام کو بھی تنہائی میں انجام دینا چاہیئے۔

لیکن پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا نسوار ایسی مفید چیز بھی ہے کہ ہمیں اس کے نقائص کی کچھ پرواہ ہی نہ ہو۔ یہ دلیل کہ بعض بڑے بڑے آدمی اس عادت کی حمایت میں ہیں کوئی معقول حجت نہیں ہے۔ کیونکہ افیون نوشی جیسی عادت کے بھی بہت سے حامی ہو گذرے ہیں۔ ایک یونانی فلاسفر کا مقولہ ہے کہ "بڑے آدمی لازمی طور پر عقلمند ہی نہیں ہوتے ہیں"

تمباکو خواہ کسی صورت میں بھی استعمال کیا جائے ایک مہلک اور خاموشی سے اثر کرنیوالا زہر ہے۔ اور اسکے مسلسل استعمال سے دائمی خرابیاں جسم میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان اثرات میں سب سے زیادہ مخصوص اسکا نظام عصبی اور دماغ پر اثر ہے۔ دماغ اور اعصاب کو یہ بے حس اور نیم مفلوج کر کے تباہ کر دیتا ہے۔ دل پر بھی اسکا اثر بہت ہی برا ہوتا ہے۔ قلب کی حرکت بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ اور بسا اوقات سقوط قلب سے موت لاحق ہو جاتی ہے آلات ہضم کے افعال میں بھی اس سے سخت فتور پیدا ہو جاتا ہے اور بعض حکماء کی یہ رائے ہے کہ چھوٹی آنتوں میں زخم پڑ جانے کا باعث بھی ہوتا ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ اسکی وجہ سے نظام ہضم میں ایسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو اس عادت کے چھوڑ دینے پر بھی علاج سے درست نہیں ہوتیں۔

رنگین لباس کے مضرات

ڈاکٹر جے۔ او۔ سنتر شیر کے زیر علاج کئی ایسی عورتیں آچکی ہیں جن کی گردن میں چھاجن کا مرض تھا اور جسکے متعلق ڈاکٹر او۔ سنتر شیر نے یہ تحقیق کر لیا کہ اس کا باعث یہ تھا کہ وہ عورتیں اپنی ٹوپیاں اسقدر نیچے کو کھینچ کر پہنتی تھیں کہ وہ گردن پر آجاتی تھیں۔ اس طرح گردن پر ہر وقت رنگین کپڑے کی رگڑ لگتی رہتی تھی۔ باقی حصہ ہائے جسم پر اور ٹانگوں پر بھی انہوں نے بعض جلدی امراض دیکھے اور ان کے متعلق ان کی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ اس ریشمی ملبوس کی رگڑ سے پیدا ہوئے تھے جسے پہننے والیاں رنگ خراب ہو جانے کے ڈر سے اچھی طرح پانی میں ابالتی نہ تھیں اور وہ پورے طور پر صاف نہ ہوتا تھا۔ ڈاکٹر او۔ سنتر شیر کی رائے میں نہانے دھونے کے لئے ربڑ کے بنے ہوئے اسفنجوں کا استعمال بھی برا ہے کیونکہ ان میں جراثیم بھر جاتے ہیں۔ ڈاکٹر ایچ۔ اُملین کا بیان ہے کہ بعض بچے سیاہ رنگ کے ان جوتوں کے استعمال سے مر گئے ہیں جن میں اینی لائن کا رنگ استعمال کیا گیا تھا اور جو کارخانہ سے بن کر تازہ تازہ نکلے تھے۔

آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کا خطبۂ صدارت

گذشتہ دسمبر میں آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کا اجلاس کراچی میں ہوا تھا۔ اس اجلاس کی صدارت ڈاکٹر بی، این، دیاس نے فرمائی تھی، اور اس حیثیت سے جو خطبہ انہوں نے پڑھا تھا اس میں طب یونانی اور آیورویدک طب کا بھی کچھ ذکر آگیا تھا ذیل میں ہم اس خطبہ کا اقتباس ہدیۂ قارئین کرتے ہیں (تہذیب صحت)

علاج کے دیسی طریقے

اس سلسلے میں میں ان قدیمی اور دیسی طریقہائے علاج کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو صدہا سال سے اس ملک میں رائج ہیں۔ ایک ڈاکٹر کو ان طریقوں کا ذکر کرتے وقت بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بالعموم ہم لوگوں پر یہ الزام عائد کیا جاتا ہے کہ ہم بیجا طرفداری سے کام لیتے ہیں مجھے یہ کہنے میں ذرا سا بھی تامل نہیں ہے کہ میرے دل میں ان طریقہائے علاج کی بڑی عزت ہے اور ان کے اچھے ماہرین کی میں بڑی ہی قدر کرتا ہوں۔ میرے دل میں ان قدیمی طبوں کی اسی قسم کی عظمت ہے جیسی کہ ہندوستان کی عظیم الشان عمارت کی۔ آیورویدک اور یونانی طریقہائے طب اور ان کے روحانی ضابطے اس ملک کے باشندوں کی سادہ زندگی، ان کی روحانی تعلیم، اور انکے مزاج کے بالکل موافق ہیں۔ لیکن مغرب کی مادہ پرست تہذیب سے قریبی تعلق کی وجہ سے ہماری روایات اور ہماری رسمیں بہت تیزی کے ساتھ بدلتی جارہی ہیں۔ پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ قدیمی طریقہائے طب جنہوں نے یقیناً ایک زمانے میں بنی نوع انسان کی بہترین خدمات انجام دی ہیں۔ اپنے اسی حال پر قائم رہ سکیں؟ دقیق مشاہدہ، صحیح نتیجے نکالنا، پسندیدگی اطوار، انسانی ہمدردی، روحانیت کی خفیف سی آمیزش، اور حرص وطمع سے کامل بیگانگی جو کسی زمانے میں ویدوں اور حکیموں کا طرۂ امتیاز تھیں اب افسانۂ ماضی بن چکی ہیں۔ لیکن اس عظیم تغیر کے باوجود یہ ضروری ہے کہ اسی طبوں کو باقی رہنا چاہیئے کہ جو اس قدر شہرت اور ہردلعزیزی حاصل کرچکی ہیں۔ ان کی بقا کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ انہیں طب جدید کے انداز پر ڈھالا جائے۔ قدیم طریقہائے طب کو جدید بنیادوں پر قائم کرنے کے متعلق میری تجاویز حسب ذیل ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ قاعدہ مقرر کیا جائے ہر ایک طالب علم خواہ وہ کسی بھی طریقۂ طب کو اختیار کرنا چاہے۔ اسکے لئے یہ لازمی ہو کہ وہ انگریزی میں کم سے کم ایف، اے پاس کرے اور سائنس، نباتاتی کیمیا، اور علم الحیات اس کے مضامین ہوں۔ ہر طالب علم کے لئے یہ بھی ضروری ہو کہ وہ ان بنیادی علوم کی بھی تعلیم حاصل کرے جیسے کہ تشریح اجسام۔ منافع الاعضاء، حفظان صحت، دواسازی، اور علم الامراض، زمانہ طالب علمی کے آخری دو سال اس لئے ہوں کہ طالب علم اپنے حسب پسند کوئی سے ایک طریقۂ طب کے مطابق علاج کرنا سیکھے۔ طالب علمی کا کل زمانہ پانچ سال سے کم نہ ہونا چاہیئے۔ یہ قاعدہ صرف آیورویدک اور یونانی طریقوں ہی تک محدود نہ رہنا چاہیئے بلکہ ہومیوپیتھک طب سیکھنے والے بھی اسکی پابندی کریں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں کچھ اسی سے ملتے جلتے قواعد نافذ ہیں۔ ہندو یونیورسٹی بنارس، اور دہلی اور لکھنؤ کے طبیہ کالجوں میں کسی نہ کسی حد تک اسی پر تعلیم دی بھی جارہی ہے۔ لیکن ابتدائی اور بنیادی تعلیموں کا انتظام قابل اطمینان نہیں ہے۔ تاوقتیکہ ایسی ہی کوئی تدبیر اختیار کی جائے اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ تمام مستند طریقہائے طب جدید طب کے دوش بدوش پھل پھول سکیں اور امیر و غریب کو ان سے استفادہ کا یکساں موقع ملے۔ ہم نے من حیث الجماعت آیورویدک طریقۂ طب کا مطالعہ کرنے سے بے نیازی برتی ہے لیکن گو وہ آج ہمیں معقولیت پر مبنی نظر نہ آئے لیکن یہ یقینی ہے کہ وہ مفید اشارات اور مفید تجاویز سے بھرا پڑا ہے۔ اس میں بہت سی ایسی باتیں موجود ہیں کہ جنہیں سیکھ کر ہم اپنی واقفیت میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ ہزارہا سال سے سونے اور تانبے کا دوا کے طور پر استعمال قدیم طبوں میں رائج تھا اور اب ہماری سائنس نے بھی ان چیزوں کی قدروقیمت معلوم کی ہے۔ میں اس امر پر تو پہلے ہی کافی زور دے چکا ہوں کہ جو دیسی دوائیں ہمارے ملک میں صدہا سال سے استعمال ہورہی ہیں انکی اچھی طرح تحقیقات کی جاتیں۔ اس قسم کی تحقیقات سے یہی نہیں کہ صرف ہمارے ہم پیشہ بھائیوں کو اور ہمارے ملک ہی کو فائدہ پہنچے، بلکہ اس سے درحقیقت علم طب کی ترقی ہوگی ۔

غذا اور اُسکی ضرورت پر ہلکا سا تبصرہ

ازجناب مولانا حکیم سید محمد یوسف صاحب تیترؔ اورنگ آبادی

تمہید زمانہ ماضی کا تذکرہ ہے کہ ایک فلسفی نے اپنی حیات مستعار کے کئی مہینے ایسی کرسی پر بیٹھے بیٹھے گذار دئے جسکو ری ترازو میں معلق کر رکھا تھا۔ یہ انوکھی تدبیر دراصل اس کے اہم تجربوں کی میزان تھی اور اسی ترکیب نے اس کے سامنے معلومات کا کافی ذخیرہ فراہم کر دیا۔ کہ جسم انسانی کبھی وزنی اور کبھی ہلکا خاص خاص حالات میں ہو جایا کرتا ہے۔

ہم میں سے ہر ایک شخص اس پر عمل پیرا ہو کر ایک خاص نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے۔ نیند سے اٹھتے ہی ایک ترازو میں اپنا وزن اور یاد رکھیں کتنے سیر ہوا۔ پھر دن بھر روزہ رکھکر شام کو وزن کریں تو بلا شبہ کئی چھٹانک کی کمی محسوس ہوگی اور اگر اگلا دن پھر بغیر پئے گذار دیا جائے تو اس کمی میں لازماً اضافہ ہو جائے گا۔ اور جسم کا وزن پہلے دن کی نسبت ضرور گھٹ جائے گا۔ یہ کیوں؟ اسی لئے کہ تحلیل حاصل نہیں ہو سکا۔

کیا آپ نہیں جانتے کہ جسم آگ یا لیمپ کی طرح ہر وقت مشتعل رہتا ہے آپ روزانہ تجربہ کرتے ہیں کہ جو لیمپ رات کو جلایا گیا تھا صبح کے اس کا تیل شعلوں میں اشتعال پاکر کم ہو گیا اور مسلسل جلانے سے بالکل ختم ہو گیا۔ لیکن ہمارے جسم کو تمام و کمال مادہ ختم ہو جانے سے معاوضہ درکار ہوتا ہے۔ اگر معاوضہ نہ پہونچایا گیا تو بیماری۔ ضعف و نقاہت گھات میں لگے رہتے ہیں اور غذا کی ضرورت بے چین ہے کیونکہ معدہ کی انگیٹھی کے لئے ایندھن ہمیشہ ناگزیر ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر غذا موجود بھی ہے لیکن مقدار میں کم ہے یا اس میں پوری غذائیت نہیں ہے تب بھی جسم کے بتدریج دبلا ہوتے ایک دن نحیف و ناتواں اور نیم جان ہو جانے تک نوبت پہونچ جاتی ہے کیونکہ بدل ما تحلل کی اس کو سخت ضرورت ہے۔ لیکن غذا کم کھائیگی بزخور بچوں کی طرح آپ ٹھونسا ٹھونس کے عادی ہو جائیں تب بھی مزاج اعتدال پر نہ رہے گا اور آپ بیمار پڑکر دبلے ہو جائیں گے۔ فرض کیجئے ایک کے اندر ایک ہی مرتبہ خوب ٹھونس کر کوئلے بھر لئے گئے تو بجائے اس کے کہ آگ زیادہ بھڑک جائے بہت سا دھواں پیدا ہو کر شعلہ مدہم پڑ جائیگا حد سے زیادہ پُرخوری کا یہ نتیجہ ہوگا کہ معدہ کی اصلی حرارت دب جائے گی اور تمام جسم کے اعضاء توبہ کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اب معدہ تو اس بلا کو نکال پھینکے گا یا جسم کے تمام اعضاء غیر محسوس اور ناقابل مشاہدہ دھواں (بخارات) بنا بنا کر اس کے خارج کرنے کی جدوجہد میں ہُیں گے جس سے تمام جسم میں تھکن اور کوفت پیدا ہو کر ان بقیہ فرائض میں مزاحمت کا پیدا ہونا یقینی ہوگا اور بدن میں ایک خاص اضمحلال سا ہونے لگے گا۔

آپ اب آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ اعضاء جسمانی بھی ایک صحیح مقدار کی غذا چاہتے ہیں کیفیت اور مقدار کے اعتبار سے اعتدال کی طرف کرتے ہیں۔ ہر اس شخص کا جو تندرستی کے زاویہ خیال سے غافل نہیں ہے فرض اولین ہوگا کہ صحیح المقدار۔ مناسب اور اقسام اقسام کی کا انتخاب کرے۔ مگر اقالیم اور ممالک کی آب و ہوا کے حالات کو نظر انداز کرنے کی تکلیف گوارا نہ کرنی چاہئے۔ غذاؤں کے متعلق عین وقت یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ مثلاً جن ملکوں میں برف کے تودے او زمین جمی رہتی ہیں وہاں کے لوگوں کی خوراک کیا ہے۔ آپ حیران ہُیں گے جب یہ دیکھیں گے کہ آپ کے اور ان کے کھانے کی چیزیں کس قدر مختلف اور جداگانہ ہیں۔ ایسے اختلاف کو ایک فطری اختلاف چاہئے۔ کیونکہ مختلف غذاؤں کے جسم پر اثرات اور نتائج کو آب و ہوا کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کی جائے گی تو عجیب و غریب گتھیاں ئیں گی جن سے واقف ہو جانا نہایت ضروری ہے۔

روشن مثالیں ہم بتا چکے ہیں کہ جس طرح ایک انگیٹھی کوئلوں کے بغیر روشن نہیں رہ سکتی ہمارا جسم بھی اسی [illegible]

عمل سے نہیں بچ سکتا جسم کے تار و پود لامحالہ ہر وقت اور ہر آن ضائع ہوتے رہتے ہیں اور بخارات کی صورت میں ہر ایک سانس کے ذریعے فضلات خارج ہوجاتے ہیں تو پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ غذائیات کی تلافی نہ کی جائے۔

آپ جسم کو ایک عمارت تصور کر لیجئے۔ اس کے پیش نظر ان تمام خانوں کو سمجھئے جو اس ساخت میں موجود ہیں اور ہر نسیج کو ایک نظام فرض کر لیجئے۔ کیا ان میں شکست و ریخت کا امکان نہیں؟ اگر ہے تو پھر غذا کی احتیاج سے بچنا محال ہے کیونکہ غذا ہی حرارت حرکت کے کرشمے دکھاتی ہے اور غذا ہی قوت کو برقرار رکھتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ افعال جو خاصۂ حیات ہیں مثلاً چلنا۔ پھرنا۔ بولنا وغیرہ یا سانس لینا۔ دل کا حرکت کرنا۔ سوچنا۔ پڑھنا وغیرہ۔ ان افعال ظاہری اور باطنی کے لئے۔ حرارت۔ حرکت اور قوت ضرورت ہے۔ ایسی صورت میں جسمانی تار و پود اور انسجۂ بدن فنا ہوتے رہتے ہیں اور فنا ہی بدل ما یتحلل کا متقاضی ہے تو کیا اس تقاضا فطرت کا معاوضہ غذا کے سوا کچھ اور بھی ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں اس لئے ضرورتِ غذا کے ساتھ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اس عمارت شکست و ریخت کا مصالحہ کن غذاؤں اور کس قسم کی غذاؤں سے تیار کرنا چاہیئے۔

فرض کیجئے ایک ٹھنڈے اور برف بار ملک میں چربی والی غذائیں درکار ہیں کیونکہ فطرت نے وہاں کے باشندوں کو حرارت زیادہ مقدار حاصل کرنے پر مجبور کیا ہے۔ یہ کتنی حماقت ہوگی اگر گرم ملکوں کے باشندے اندھا دھند ایسی شحمی غذاؤں کو استعمال کرنے لگیں جو حرارت کو صحت کے لئے شعلۂ جانسوز بنا دیں۔ اس میں شک نہیں کہ گھی وغیرہ گرم ملکوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن چربیوں کے اس میں حرارت نہیں ہوتی اور حیوانی چربیاں گرم ملک والے آسانی سے ہضم بھی نہیں کر سکتے۔ پھر یہ بھی ہے کہ پسینہ جہاں کثرت سے آتا اس کے ساتھ مائیت اور گھی کی رطوبت وغیرہ خارج بھی ہوتی رہتی ہے۔ تاہم گرم ملک والوں کے لئے ہمارا فیصلہ یہی ہوگا کہ غذا میں پھل پھلاریاں۔ ترکاریاں اور مائیت رکھنے والی سبزیاں زیادہ استعمال کرنی چاہئیں۔ اس لئے کہ ممالک باردہ اور ممالک حارہ باشندوں کے مزاجوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

ہم غذا کا مفہوم سمجھنے کے لئے مختصراً یہ کہہ سکتے ہیں کہ جن چیزوں میں جسم کی پرورش۔ اس کے تار و پود کی تعمیر۔ اور تولید حرارت و قوت کی خصوصیات موجود ہوں وہ غذا سے صحیح کہلانے کا حق رکھتی ہیں۔

نباتی اور حیوانی غذائیں

غذائیں نباتی یا حیوانی ہوتی ہیں مگر حیوانات بھی نباتات ہی سے پرورش پاتے ہیں نباتی غذا میں تمام ترکاریاں۔ پھل پھلاریاں۔ اور لیموں نارنگیوں وغیرہ کی ترشیاں شامل ہیں جن کو ہلکی غذاؤں سے تعبیر کرنا چاہیئے گیہوں چاول غلے جن میں نشاستہ زیادہ ہوتا ہے وہ نباتی غذا ہیں لیکن وہ ترکاریوں سے حرارت اور قوت میں زیادہ ہوتے ہیں اور دودھ ایسی غذا ہے جس کو نبات اور حیوان کے مابین تصور کرنا چاہیئے۔ لحمی غذاؤں میں مختلف قسم کے گوشت داخل ہیں جو بلحاظ ہضم کم و بیش اختلاف رکھتے شحمی غذاؤں میں چربیاں۔ گھی۔ مکھن۔ تیل شامل ہیں لیکن اونار اور عضاریف میں جو مرکبات غذائیہ پائے جاتے ہیں وہ انہی غذاؤں کے ہضم و انہضام کا کیمیاوی نتیجہ ہوتے ہیں جن کی ضرورت تغذیہ کے لئے ناگزیر ہے۔ غذا کی ان اقسام مختلفہ کیساتھ پانی اور نمک کی بھی ضرورت کیونکہ نمک ہمارے ہاضمہ کا معاون ہے اور پانی تہائی کے قریب جسم یا خون میں موجود ہے۔

غذاؤں کی ان اقسام میں سے اختلاف ممالک۔ حالات صحت۔ عادت مستمرہ۔ اور احتیاج و ضرورت کو پیش نظر رکھنے کے بعد ایک موزوں انتخاب ہونا چاہیئے جس کا صحیح نظریہ جسم کی پرورش اور صحت و سلامتی کے سوا کچھ نہ ہو اور اس خبط سے بچنا چاہیئے کہ ہم صرف گوشت کھائیں گے یا نباتات پر بسر کریں گے۔

جسم میں غذا کی پیچیدہ منزلیں

ہم تھوڑی دیر کے لئے ناظرین کی توجہ اس مسئلہ کی جانب مبذول کرتے ہیں کہ غذا معدہ میں پہونچنے تک کن پیچیدہ مراحل کو طے کرتی ہے اور کیونکر وہ اس قابل ہوجاتی ہے کہ انسجۂ بدن کا بدل ما یتحلل بن جائے۔ کیا کبھی آپ نے غور کیا ہے کہ چند لقمے غذا کے کھانے اور چند گھونٹ پانی پینے کے بعد تبدیل ہیئت کے لئے کتنے گورکھ دھندوں سے اس کو سابقہ پڑتا ہے۔ لقمہ داخل ہوتے ہی منہ کے تمام غدود ایک ایسی رطوبت کا افراز کرنے لگتے ہیں جس سے چکنا لقمہ بھی مزید ارہن جاتا ہے۔ لقمہ کو دانت چکی میں پیس کر حلوا سے تر بنا دیتے ہیں۔ فطرت نے لعاب دہن میں ایسی خاصیت رکھی ہے جو لقمہ کے لئے چونکہ بھی

سی لئے اس لقمہ کو حلق کے عضلات آسانی سے معدے میں دھکیل دیتے ہیں۔ معدے کی رطوبت چاروں طرف سے اس [illegible]
اکے سخت ریشوں کو ملائم کر دیتی ہے اور یہاں عجیب و غریب کیمیاوی مرکبات رطوبت ہاضمہ کے ملنے ملانے سے بنتے بناتے رہتے
گھنٹے تک معدے کے اندر غذائیں خوب گھلتی اور ترکیب خاص حاصل کرتی رہتی ہیں۔ حتیٰ کہ ایک رقیق شے بن جاتی ہیں۔
زبان میں کیموس اسی کا نام ہے۔ اب معدے کا نچلا حصہ (بواب) کھل جاتا ہے۔ اس کے عضلات متحرک ہو کر کیموس کو رفتہ رفتہ
ہوئی آنت میں پہونچاتے رہتے ہیں۔ یہاں لبلبہ جس کو عنق طحال کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اپنی نہایت لطیف اور [illegible]
ب کر دیتا ہے جو فعل ہضم کی صحیح معاون اور ایک خاص ترکیب و تخمیر کیمیاوی کے عنصر کی حامل ہوتی ہے۔ شحوم اور چربی وغیرہ
معاونوں اور اعانتوں سے ہوتا ہوا تا ہے اور چھوٹی آنت بھی ایک خاص خمیر اس میں ملا کر فعل ہضم کی تائید کرتی ہے جس کے
ں ملا کر تکمیل ہضم کا سہارا بن جاتا ہے۔ پرانی بولی میں کیلوس اسی رطوبت سیال کا نام ہے۔
رکھنا چاہیئے کہ چھوٹی آنت میں بے شمار سرخ اور سفید۔ نازک ترین بال سے بھی باریک رگیں ہیں جو ماساریقا کے نام سے
و رجاتے جانے یونانیوں کو بغیر خوردبین کے ان کا پتہ کیونکر ملا ہوگا۔ یہی رگیں تیار شدہ مرکب کو جذب کرتی کراتی اور تبدیلیوں کے
پہونچاتی رہتی ہیں۔ لیکن جو چیزیں ہضم سے بچ جاتی ہیں وہ بڑی آنت میں پہونچکر فضلے (پاخانے) کے طور پر جاتی رہتی ہیں۔

خاب غذا کا اہم مسئلہ ہاضمہ کے فعل پر سرسری نظر ڈالنے کے بعد انتخاب غذا کے مسئلہ کو ہم نے آپ کے سامنے رکھ
لہ خوراک اسی قسم کی ہونی چاہیئے جس کو جسمانی ضرورتیں پسند کرتی ہوں اور معدہ و امعاء کے لئے بھی بار گراں نہ ہو۔ آپ
ت اور آرام کے گہوارے میں زیادہ بسر کرتے ہیں اور محنت و ورزش سے کام نہیں پڑتا تو کس قدر نادانی ہوگی جو گوشت۔
غ و ماہی مٹر اور دالیں غذا کے لئے عموماً انتخاب کی جائیں۔
یتوں میں محنت کرنی پڑتی ہے۔ حمالی کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ یا انجینیروں کے شغل میں پیمائشوں کا کام ہے تو بلاشبہ
مضبوطی کے لئے گوشت۔ دودھ۔ دالیں اور مقوی غذائیں زیادہ درکار ہوں گی۔ لیکن آرام طلب لوگ اگر ثقیل اور قوی
معدے کی قوتوں کو بیکار ضائع کرتے ہیں اور جگر کے افعال افرازی پر فضول کام کا بار ڈالتے رہیں تو خون میں فضلات کا
ید از قیاس نہ ہوگا۔ جو بالآخر قبل از وقت انحطاط اور موت کا سبب بن سکتا ہے۔
دیکھیئے کہ دور حاضرہ نے عقل و دانش اور سائنس کی روشنی میں کثیر تجربات اور مشاہدات پیش کر دیئے ہیں کہ بادی النظر
پر بسر کرنے والے قوی بھی نظر آئیں تب بھی ان میں وہ قوت کم ہے جو خالص غذائے حیوانی کھانے والوں یا ملواں غذا
نے والوں میں پائی جاتی ہے اور قوت ہی وہ شے ہے جو امراض کے حملوں سے مامون اور مصئون رکھتی ہے اور جسم کو
ری کے لئے تیار کر دیتی ہے۔
ں میں شک نہیں کہ ہندوستان کے بہت سے حصوں میں زیادہ مقدار چاول کی استعمال کی جاتی ہے جن میں خالص
نشاستہ ہوتا ہے۔ مگر اس چاول کے نشاستہ سے جو تغذیہ حاصل ہوگا وہ بغیر دوسری چیزوں کے ملائے جسم کی عمارت کے لئے
اور سنگین پتھر نہیں ہو سکتا جس سے کسی اعلیٰ ساخت کے پورے استحکام پر استدلال کیا جا سکے۔
س میں شک نہیں کہ جو لوگ نسلاً بعد نسل اور بطناً بعد بطن جن خاص غذاؤں کے عادی ہیں اور عادت ان کی گھٹی میں پڑ چکی
نئے طریقوں سے نفرت کا ہونا یقینی ہے لیکن انتخاب غذا میں پوری احتیاط کرنا بھی عقل و دانش کی بات سمجھنی چاہیئے۔ عمدہ
ریاں سوئے اور مٹر کے بیج۔ مغزیات اور پنیر یا انہیں چیزوں کے مماثل غذائیں حیوانی غذاؤں کا تھوڑا بہت مقابلہ
ور گوشت وغیرہ سے بے نیاز کر دیتی ہیں۔ تاہم سمجھ بوجھ سے اتنا کام لینا کہ جن غذاؤں کے ہم عادی ہو چکے ہیں ان میں زیادہ
سودمند اور صحیح طور پر مفید کیا گیا ہیں۔ حفظان صحت کے قوانین کا معمولی سا گر ہے جس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔

سرد اور گرم ممالک کی غذائیں ممالک باردہ یورپ اور امریکہ میں گوشت بکثرت کھایا جاتا ہے کثرت مقدار بھی
اگر اس کا تہائی استعمال کریں تب بھی حرارت اور قوت اسی قدر حاصل ہو سکتی ہے جتنی کثرت مقدار سے لیکن [illegible]

نہ کرنے سے جو نقصانات ان میں اکثر لوگوں کو برداشت کرنے پڑتے ہیں وہ کم نہیں ہیں۔ ان کے آلات ہضم تھک جاتے ہیں۔ ا کام بخوبی انجام دینے سے قاصر رہ جاتے ہیں اور بہت سے فضلات خون میں شریک ہو کر صحت کی شگفتگی کو پامال کر دیتے ہیں یہاں تک کہ سنگین غذاؤں سے وہ خود عاجز آجاتے ہیں۔

ہمارا ہندوستان ایک گرم ملک ہے ہم کو کثیر حیوانی غذا کی ہرگز ضرورت نہیں ہے اور ہم اگر غذا کے باب میں یورپ والوں کی نقالی کریں تو عبث، فضول اور ایک کورانہ تقلید ہوگی جس کا نقصان بھی ہم کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اس لئے غذاؤں میں سے قیمتی کارآمد اجزاء کی ضرورت کے مطابق مناسب مقدار چن لینے کے بعد "دع ما کدر اور خذ ما صفے" پر عمل کرنا مناسب ہے۔

ہندوستانیوں کی غذائیں ہندوستان میں گڑ اور شکر وغیرہ بھی بکثرت استعمال کئے جاتے ہیں۔ جو ا محنت اور ورزش کے عادی نہیں ہیں ان کے لئے زیادہ مٹھاس بھی جگر کے افعال کی دشمن ہوگی۔ ہندوستانیوں کو اس کی ا و تفریط سے بچنا چاہئے۔ ہمارے عضلات و دماغ کو بلاشبہ مقوی غذاؤں کی ضرورت ہے لیکن مقدار کثیر کی کبھی ضرورت نہیں ہے۔ پھل پھلاری اور دودھ ہمارے ابنائے ملک کے لئے مخصوص غذائیں ہیں۔

پھر ہم کو یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ ہندوستان کی وہ خاص حالت اور کیفیت جہاں بھانت بھانت کی قومیں اور نسلیں آباد ہیں خاص اثر رکھتی ہے اور ان کی باہمی خصوصیات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہندو صدیوں سے ساگ پات پر بسر کرتے ہیں مسلمانوں لئے گوشت کے بغیر جینا دوبھر ہے۔ پنجاب والے گیہوں زیادہ کھاتے ہیں۔ بنگال اور بہار والے چاول اور مچھلی اڑاتے ہیں پھر بچوں کا کھیل کود میں حرارت اور قوت خرچ کرتے ہیں باختلاف قومیت زیادہ طاقتور اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر بڈھوں میں ایسے ط اجزائے غذائی غیر ضروری ہیں۔ جوانوں کو بہ نسبت بچوں ضعیفوں اور عورتوں کے قوی اور کثیر الغذاء چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ پست قد والوں اور طویل القامت لوگوں میں بھی غذا کی کمی بیشی کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ پھر پیشے اور اشغال حرفت لوگوں کی طرز معا عادات، خصوصیات اور موسمی حالات وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن سے غذا کی مقدار اور نوعیت میں خاص فرق پیدا ہو جانا لازمی ہو اس لئے کوئی مخصوص اندازہ۔ مقدار۔ اور تناسب مقرر کر کے کسی دستور العمل کا منضبط کر دینا ہمارے لئے مشکل ہے۔ لہذا اس بار میں یہی فیصلہ دیا جا سکتا ہے کہ حالات اور عادات کے لحاظ سے غذاؤں کا انتخاب کیا جائے۔ پھر جب تک اچھی بھوک نہ ہو نہ کھا اور کچھ بھوک رہنے پر دسترخوان سے اٹھ جائیں کیونکہ پانی کے لئے بھی معدے میں جگہ رہنی چاہئے۔

ہر شخص خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ، فاضل ہو یا جاہل ایک حد تک اس بات سے ضرور واقف ہوگا کہ قصر بدن غذا اساس عمرانی کی حیثیت رکھتی ہے پھر کیوں نہ اس کے استحکام کا خیال رکھا جائے اور کس لئے ایسے نصب العین کو فراموش کر دیا جائے جو لازمۂ حیات ہے۔ اس کے بعد یہ بھی سوچنا چاہئے کہ غذا کو رگ و پے میں ساری کرانے کا ذریعہ کیا ہے؟ کیا وہ چیز پانی نہ جس کے بغیر زندہ رہنا محال ہے۔ لیکن ہم پانی پر علیحدہ ایک مقالہ پیش کریں گے۔ اس وقت صرف اتنا بتا دینا کافی ہے کہ غذا سے پہ چند لقموں کے ساتھ ڈگڈگا کر پانی پینے کا طریقہ اچھا اور مستحسن نہیں ہے۔ اس سے رطوبت معدہ رقیق ہو جاتی ہے اور اجزائے غذ ادھ کچرے۔ کچھ پکے، کچھ کچے، تنظیم ہضم سے گریز اختیار کر کے آنتوں کی طرف بڑھ بڑھ جاتے ہیں اور وہاں بھی آنتوں کے ہضم کا عم ادھورا اور ناتمام رہ جاتا ہے۔ اس وجہ سے مفید جوہر غذائی خون میں شریک ہونے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔ تاہم کھانے کے کچھ د اگر پانی خوب سیر ہو کر پیا جائے تو نامناسب نہ ہوگا۔

بعض مشروبات پانی کی طرح اور بھی سیال چیزیں ہیں جو عموماً غذا سے پہلے یا بعد میں استعمال کی جاتی ہیں کوکو۔ کافی یا قہوہ وغیرہ۔ ان چیزوں سے قوت جسمانی میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوتا لیکن ذخیرۂ قوت کا دروازہ کھولنے میں کم سہارا ضرور ہیں۔ خصوصاً ممالک بارہ میں ایک تازیانۂ تحریک تصور کی جاتی ہیں۔ تاہم بچوں کو ایسے محرکات سے بچانا بچانا ہی مناسب فیصلہ ہے۔

سیال چیزوں میں ایک جنون انگیز چیز شراب بھی ہے۔ اس لیلیٰ پرخمار کے مجنوں یہ تصور کرتے ہیں کہ اس کا فرما

یت سے دماغ بیچ ہوجاتا ہے لیکن یہ ایک بندار غلط ہے کیونکہ ان متوالوں میں ایک عجیب قسم کا غلط احساس پیدا ہوجاتا ہے
مزاج کا تجربہ ہوا کہ اعداد کو وہ غلط اور نہایت کا بلانہ طریقہ پر جوڑ رہا تھا لیکن ادعا یہ تھا کہ صحیح اور نہایت تیز جوڑ رہا ہوں۔ مطلب یہ
ہے۔ اس لئے کہ رفتہ رفتہ دماغ کے فیصلہ کن احساسات اور جذبات مردہ اور ہلاک ہوجاتے ہیں اور ان عمانیات کا فیصلہ بگڑ
جاتا ہے۔

آپ غالباً اس راز سے واقف ہوں گے کہ دماغ کا ایک خاص حصہ قدرت نے اس لئے بنایا ہے کہ اشیاء کی جانچ پڑتال میں
مدد رکھے۔ اس کو ایک عدل گستر جج سمجھئے جو وکلاء اور شہادتوں کے بیان سے واقعات کا استنباط کرتا ہے۔ صحیح نتائج کا استخراج کرتا ہے
مکان بے لاگ اور حقیقی انصاف عطا کرتا ہے۔ لیکن اگر کسی جج کی نیت ڈانواں ڈول ہوجائے اس کی نیک نیتی پر پانی پھر جائے اور
وجہ کر غلط صحبت کر کے جلب منفعت کا عادی بن جائے یا بدقسمتی سے کوئی حواس باختہ اور نیم مجنوں جج قسمتوں کے فیصلہ پر مامور ہوجائے
ہے کہ انصاف دوش ہوا پر نظر آئے گا۔

کیا بادۂ ناب کا عمل معدے۔ آلات ہضم۔ اور اجزائے غذائیہ پر غیر منصفانہ نہیں ہوتا؟ کیا دماغی احساس توازن کے تباہ کرنے میں
کارستانیاں کم ہیں اور کیا صحت نما غلطیوں کا پیدا کر دینا اس خانماں برباد کے بائیں ہاتھ کا کرتب نہیں ہوتا۔ مگر افسوس۔

"چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی"

اس لئے غذا کو جزو بدن اور بدل ما یتحلل بنانے والوں کا فرض خاص ہوگا کہ معدے۔ جگر۔ دماغ اور تمام اعضائے رئیسہ کو اس
بات کی غلامی سے آزاد رکھنے کے خیال کو ایک قیمتی نصب العین قرار دیں۔

غذاؤں کو پکانے کے اصول :۔ اب ہم ان چند باتوں کا بتا دینا بھی مناسب سمجھتے ہیں جن کا غذاؤں کے متعلق جان
نہایت ضروری ہے۔

اولاً غذاؤں کے پکانے کا فن لطیف کم از کم اتنا معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر غذا کو قابل ہضم اور کارآمد بنانے کی کوشش رائیگاں نہ جائے
اصول ذہن نشین رہیں جن سے غذاؤں کے اجزائے غاذیہ تباہ نہ ہوسکیں۔ اس میں شک نہیں کہ خون میں جلد پہونچنے اور بدل ما یتحلل بننے
حیثیت خود غذاؤں کی ذاتی خاصیت پر بھی منحصر ہے اور ہم بتائیں گے کہ بعض غذائیں جلد اور بعض دیر میں ہضم ہوا کرتی ہیں بعض میں
بننے والے اجزاء کم اور بعض میں زیادہ ہوتے ہیں۔ اور بعض غذائیں بغیر پکائے زیادہ مفید ہوتی ہیں لیکن جن غذاؤں کا پکانا ضروری ہے
ان ہضم بنانے کے لئے اس طرح پکایا جائے کہ سخت ریشے نرم۔ ملائم اور اتنے خستہ ہوجائیں جن کے پیسنے میں دانتوں کی چکی مجبور نہ ہوجائے
ریزے معدے میں نہ پہونچ سکیں۔ غذا کے اس طرح تیار کرنے میں اس کو کچھ دیر تک دم دینے اور بھاپ میں رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے
میں جب یہ غذا پہونچتی ہے تو رطوبت معدیہ اس کے تمام اجزاء پر تسلط جما کر جلد رقیق کر دیتی ہے اور عمل ہاضمہ بار گراں کی تکلیف سے محفوظ ہوجاتا ہے
ثانیاً غذاؤں کے پکانے میں اس امر کا خیال رہے کہ ان کے قوت پہونچانے والے اجزاء تباہ نہ ہوجائیں کیونکہ قیمتی اجزاء کے ضائع ہوجانے
ممکن ہے غذا پر ذائقہ ہو لیکن خون بنانے کا مقصد حاصل نہ ہوسکے۔

ثالثاً فن طباخی کے اصول میں اس امر کا لحاظ بھی ضروری ہے آنکھ اور ناک غذاؤں کی شکل اور صورت اور ان کے مرغوب
بو سے متنفر نہ ہوں۔ غذا کی صورت دیکھتے اور بو سونگھتے ہی کام و دہن مشتاق ہوجائیں۔ منہ اور زبان کی گلٹیاں رطوبتوں کا اخراج
کریں اور بقول شخصے رال ٹپک پڑے۔

رابعاً غذاؤں کے پکانے میں اس بات کا بھی خیال رہے کہ وہ دقائق اور جراثیم جو داخلی یا خارجی اسباب کی بدولت بعض غذاؤں سے
ہم پیوستگی رکھتے ہیں وہ پکانے میں پورے طور پر ہلاک ہوجائیں ورنہ بے احتیاطی سے پکائی ہوئی غذاؤں کے مسموم ہونے کا احتمال
بعید از قیاس نہیں ہوسکتا۔

ان چاروں باتوں کا خیال رکھا جائے گا تو کہا جاسکتا ہے کہ خون آور اور صحت افزا غذاؤں کا بندوبست کرنے کی اہلیت کچھ
ہندوستانی گھرانوں میں پیدا ہوگئی ہے۔

مثلاً گوشت ہی کو لیا جائے جو شامی زیادہ بنانے کے لئے دیر تک بھونا جاتا ہے۔ اس طریقہ پر اس کی مفید رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں اس کا وزن بھی گھٹ جاتا ہے اور وہ بجائے سریع الہضم ہونے کے دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ اسی طرح خوب مصالحوں کے شریک کر دینے سے اس کی قوت پامال ہو جاتی ہے۔ اس لئے گوشت کے پکانے کا صحیح طریقہ یہ ہوگا کہ اول پانی کو خوب جوش دیا جائے اور پھر پانچ منٹ تک گوشت کو اس پانی میں دم دیدیا جائے تاکہ اس کے اجزائے غذائی منجمد اور ایک جان ہو جائیں اور وہ مقوی رطوبات خارج نہ ہو جائیں جو خون بناتی ہیں۔ پھر پانچ منٹ کے بعد کچھ دیر کے لئے آنچ کم کر دی جائے تاکہ گوشت ملائم اور خستہ ہو سکے۔ بعدہ تھوڑا سا نمک ملا کر ایک منٹ تھوڑے سے گھی میں تل لیا جائے اس طریقہ پر اس کے اجزائے مفید ضائع نہ ہو سکیں گے اور اگر یخنی یا شوربا پکاتا ہے تو گوشت کے ٹکڑے ٹھنڈے پانی میں ڈال کر ان کو آہستہ آہستہ گرم کریں تاکہ اس کی اصلی رطوبتیں پانی میں مل جائیں اور اگر ہلکا سا مصالحہ شریک کرنا ہو تو اس کو اول ہی گھی میں بھون کر گوشت ڈال کر ہلانے اور پانی میں ملا کر ہلکی آنچ پر پکاتے رہیں۔ اس طرح عمدہ شوربا تیار ہو سکتا ہے۔ ہاں گوشت کی ران اس طرح بھونی جاتی ہے کہ پہلے تیز آنچ پہونچاتے ہیں جس سے باہر کا گوشت سخت ہو جاتا ہے پھر حرارت کم کر دیتے ہیں۔ اس طریقہ پر آدھ سیر گوشت کا ٹکڑا بھوننے میں صرف ۲۰ منٹ کا عرصہ کافی ہے۔

مچھلیاں جو زیادہ چربی دار ہوں ان کے پکانے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ گوشت کی طرح پہلے اُبالا جائے لیکن تل کر کھانے کا شوق ہو تو پہلے آنچ تیز کر دی جائے اور پھر کم کر کے کچھ دیر دم پر چھوڑ دیا جائے۔ ان چیزوں میں نمک وغیرہ شریک کرنا اپنے اپنے ذائقہ پر منحصر ہے۔ اور عام طور پر جو مچھلیاں تیز مصالحے ڈال کر پکائی جاتی ہیں ان میں قوت غاذیہ کم رہ جاتی ہے۔

چاولوں کے پکانے سے پہلے ان کو چن کر پہلے خوب دھو لینا چاہئے۔ عام طور پر انکو اُبال کر اور اس کی پیچ پھینک دیتے ہیں۔ اس طریقہ سے اُن کے مقوی اجزاء اور قدرتی نمک کا ضائع ہو جانا یقینی ہے۔ اس لئے بند پکانا یا بھاپ کے ذریعہ سے پکانا اس نقص کو پیدا نہ ہونے دے گا۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ پرانا چاول ذرا دیر میں پکتا ہے۔

آلو کو بھی مع چھلکے کے اُبالنا یا دم دے کر پکانا مفید ہے ورنہ اس کی اصلی رطوبت اور قدرتی نمک پانی میں مل کر ضائع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے آجکل بھاپ میں پکانا زیادہ مفید سمجھا گیا ہے۔

ترکاریوں کے پکانے رندھنے میں اسی بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے قیمتی اجزاء پانی میں اُبال کر ضائع نہ کر دئے جائیں بلکہ دھو کر دم میں پکانا مناسب ہوگا تاکہ ان کا نمک وغیرہ ضائع نہ ہونے پائے اور ان میں آسانی سے استحالۂ ہضم کی صلاحیت موجود رہے۔

بعض چیزیں سینک اور بھاپ کی قوت سے پکائی جاتی ہیں ان کو زیادہ سینک لگنے اور جل جانے سے بچانا چاہئے ورنہ تغذیہ کی قوت بہت کم رہ جاتی ہے۔ سینکنے میں آنچ سے سینکنا۔ تنور میں سینکنا۔ لوہے کی سیخ یا مٹی پر سینکنا ہمارے پخت و پز کے اصول میں یہ سب داخل ہیں۔ ایسے طریقوں میں بھی غذائی ریشوں کے گداز اور خستہ ہونے کا پورا لحاظ رکھنا چاہئے۔ تلنا بھی پکانے کا ایک خاص طریقہ ہے۔ تلنے کی چیزیں گھی۔ چربی۔ یا تیل میں تیار کی جاتی ہیں۔ بھوننا اور بگھارنا بھی اسی کا ایک پہلو تصور کرنا چاہئے لیکن ان تمام طریقوں میں غذا کے قیمتی اور خون و بدن بننے والے اجزاء کو جلنے اور ان کی اصلی رطوبتوں کے فنا ہونے سے بچانا ضروری ہوگا۔ ورنہ سمجھ لینا چاہئے کہ پیٹ میں ایندھن بھرا جاتا ہے اور کھانا خون بننے یا بدل ما تحلل حاصل کرنے کے لئے نہیں کھایا جاتا۔

غذا کی مقدار کا مسئلہ ۔ مقدارِ غذا کا سوال بھی ایک پیچیدہ سوال ہے۔ صحیح اندازہ ایسے حالات میں ناممکن ہے جبکہ عمر کا اختلاف، ملکی اور قومی خصوصیات، نسلوں کے امتیازات، معاشرت اور عادتوں کے اختلافات، قد و قامت، وزن اور ہضم کے حالات اور جسمانی خصوصیات یہ اتنی باتیں موجود ہیں کہ ایک صحیح مقدار یا خاص خاص غذاؤں کی معجون مرکب انسانی بقا کے لئے تجویز کر کے تحدید غذا کا امکان پیدا کر دینا غالباً بعید از قیاس ہے۔ اسی لئے ہم پرانے مقولے پر عمل کرنے کی رائے دیتے ہیں کہ خوب بھوک لگے پر کھاؤ اور کچھ بھوک کے اٹھ جاؤ۔

غذاؤں میں گوشت۔ روٹی۔ مسکہ۔ گھی۔ دال۔ چاول مچھلی۔ ترکاریاں۔ انڈا۔ دودھ ایسی چیزیں ہیں جو اپنی صحیح مقدار میں ... کے لئے جزو غذا کہی جا سکتی ہیں لیکن بعض فرقے گوشت کو چھونے سے بھی انکار کریں گے۔ نباتاتی پھل کو روح و دماغ

مگر گوشت سے پرہیز فرمائیں گے۔ کشمیری اور قنوجی برہمن تک گوشت پر دست درازی سے نہ رکیں گے۔ بنئے بقال
ام برہمن آٹے، دال۔ چاول۔ گھی۔ ترکاریوں اور دودھ دہی پر بسر کرنا اپنی پابندیوں کا حصن حصین تصور کریں گے۔
ے اقصائے ہند کے باشندوں کا دسترخوان صرف حیوانی یا صرف نباتی غذا کا پابند نہیں کیا جا سکتا اور ہم بھی اس خبط میں
، نہیں سمجھتے کہ صرف گوشت خوری کو ترجیح دیں۔ یا نباتات پر بسر کرنا مایۂ زندگی سمجھیں۔ اور صحت کو ایسے وہم آمیز ڈھکوسلوں
یں جو خیالی دنیا میں گرد لٹو بنے رہنے کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کی بیشتر اور قوی تر
ن کا استعمال زیادہ کرتی ہیں۔ کچھ روٹی اور مکھن یا انڈے بھی بطور ضمیمہ کھائے جاتے ہیں۔ اور جہاں مچھلی ملتی ہے وہاں
ال بھی بہتات سے ہوتا ہے۔ ان چیزوں کے بہترین غذا ہونے میں شبہ نہیں لیکن گوشت کا بکثرت استعمال بھی مفید نہیں ہے
۔ موسم۔ ملک۔ عمر و سن وغیرہ اشارہ کرتے ہیں کہ "احتیاط" "احتیاط" "احتیاط"۔ تاہم گوشت کے ساتھ ترکاریاں کھانا
اور ہر غذا میں کچھ نمک اور ترشی کا شریک کرنا بھی لازمی سمجھنا چاہیئے ورنہ رطوبت معدی بے سہارا رہ جائے گی اور حموضات
ہونے سے مرض اسقربوط کے حملے کا احتمال ہے۔
، بات آفتاب کی روشنی سے کم بے نقاب نہیں ہے کہ غذا کی ضرورت انسان کو اسی لئے ہے کہ ہر ساعت اس کے اعضا و اور
ت کے چکر میں ہیں۔ یہ خاک کا پتلا دائم التحلیل ہے اور ساعت بساعت اس کو فانیات کی تلافی اور بدل ماتحلل کی ضرورت
اس لئے غور کرنا چاہیئے کہ جب سلسلۂ تحلیل جاری ہے تو بدل ماتحلل کیا ہونا چاہیئے؟
درکھئے کہ فضلات بدن صرف پاخانے کے ذریعے ہی سے خارج نہیں ہوتے بلکہ سانس کے ذریعہ سے کچھ بخارات خارج
پیشاب میں بھی بہت سے تیز مادے نکلتے رہتے ہیں اور کچھ پسینہ میں بھی اسی قسم کے فضلات کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔
یت ضروری ہوگا کہ جو بدل ماتحلل حاصل کیا جائے وہ فانیات کے مماثل ہو اور غذاؤں میں ان کی خاصیتوں کے لحاظ سے
ن کا توازن کسی تنظیم کا پابند بھی رہے۔
ثلاً ہم فرض کرتے ہیں کہ ۲۴ گھنٹے میں ایک متوسط الحالت انسان کے جسم سے دو تولہ فضلات بذریعہ بخارات تنفس خارج
پیشاب اور پسینے میں ، ۲ تولہ نکل گئے تو ضرورت ہوگی کہ غذاؤں کے انتخاب میں اس امر کا پورا لحاظ رکھا جائے جو ایک مقدار
خارج شدہ اجزا کی پوری تلافی کرسکیں تاکہ انسانی مشین کے کل پرزے جو گھس پس رہے ہیں ان میں فی الجملہ کام کاج کی
موجود رہے کیونکہ ۲۹ تولہ ضائعات اور فانیات کی تلافی اسی کے مماثل بدل ماتحلل سے ممکن ہو سکے گی اور ۲۹ تولہ
اؤں کے ذریعہ سے ہی حاصل کرنا ہمارے لئے ناگزیر ہوگا۔
ختلف غذاؤں میں جواہر غذائیہ کم و بیش موجود ہوتے ہیں مثلاً گوشت میں تخمیرینہ زیادہ ہوتا ہے جس میں عضلات کو
اقت کو برقرار رکھنے اور اچھا بدل ماتحلل ہونے کی صلاحیت ہے۔ یہ چیز دال میں موجود ہے۔ لیکن چھٹانک بھر گوشت اور
ل دونوں کو برابر سمجھئے۔ گوشت میں چربی دشحم بھی کافی ہے اور کچھ نمک اور مائیت اور فضلات بھی پائے جاتے ہیں لیکن
ی اجزا مفقود ہیں جن کو نشاستہ آفرین کہنا چاہیئے۔ ان اجزا کے نہ پائے جانے سے گوشت کے ساتھ دوسری چیزوں کا
زمی ہے۔ مگر دودھ میں ہر قسم کے اعلیٰ اجزائے غذائی موجود ہیں جو تغذیہ کے لئے درکار ہیں مثلاً تخمیرینہ۔ شحمی اجزاء
تہ آفرین۔ نمک اور پانی وغیرہ وغیرہ.......... اس لئے ہماری رائے میں جو اقوام احترام مذہب و ملت یا نسلی خصلت و
سے گوشت کے استعمال کرنے میں پس و پیش رکھتی ہیں ان کیلئے بجائے گوشت کے بہتر ہوگا کہ دودھ کا استعمال زیادہ کیا کریں مگر دودھ کا
ستعمال مفید نہیں ہوتا۔ پنیر میں بھی اکثر جوہر غذائی ہوتے ہیں مگر ہندوستان کے لوگ اسکا استعمال کم کرتے ہیں۔ دہی بھی تقویت اور تغذیہ
ہے اور غلے عموماً نشاستہ بننے والے اجزاء کا مخزن سمجھے جاتے ہیں۔ شکر قند میں بھی نشاستہ زیادہ پایا جاتا ہے۔ اب ہم مختلف غذاؤں کے مرتبے
ات کا ایک نقشہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا سے ماخوذ ہے سہولت کے لئے پیش کرتے ہیں اس کے ملاحظہ سے واضح ہو جائیگا کہ ہر ایک غذا میں
س قدر ہے نشاستہ کس مقدار میں ہے پانی نمک اور فضلہ یا اجزائے دہنی کتنے پائے جاتے ہیں کیونکہ انہی چیزوں کی معدے میں پہنچنے کے بعد

ہندوستان میں بیماریوں کا انسداد

(از خان بہادر مولوی سید نجم الدین احمد صاحب جعفری بیرسٹرایٹ لا)

پبلک ہیلتھ کمشنر کی رپورٹ بابت ۱۹۳۲ء میں وہ تدبیریں بیان کیگئی ہیں جو ہندوستان کی بیماریوں کے انسداد اور موت کی شرح کم کرنے کے لئے اختیار کی گئیں۔ ان میں سے حسب ذیل چند باتیں عام دلچسپی و اطلاع کے لئے شائع کیجاتی ہیں۔

شفاخانے | ۱۹۳۲ء کے آخر میں برطانوی ہندوستان میں ۶۷۹۵ شفاخانے تھے جن میں نئے طریقوں پر علاج کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ۱۳۵۶ مدراس میں تھے اور ۱۰۳۱ بنگال میں اسکے بعد پنجاب کا نمبر آتا ہے۔ جہاں شفاخانوں کی تعداد ۹۶۹ تھی۔ بہار اڑیسہ کا چوتھا نمبر ہے جہاں کی تعداد ۶۹۰ تھی اُسکے بعد ممالک متحدہ میں ۶۰۹۔ اور بمبئی میں ۳۳۵ شفاخانے تھے۔ ان میں سے ہر ایک میں اوسطاً ۱۲۸۰۰ مریض زیر علاج رہے۔ دیہاتی و شہری شفاخانوں میں زیر علاج مریضوں کا اوسط علی الترتیب ۵۸۵۰ اور ۲۰۰۰۰ تھا۔ ان شفاخانوں میں سے ۲۰۲۵ یا ۷۶ فیصدی شفاخانوں کو حکومت یا میونسپل ڈسٹرکٹ بورڈ یا دوسرے صرفہ سے چلایا گیا۔ اور ایک معمولی تعداد یعنی ۵۴۵ یا ۸ فیصدی ایسے شفاخانوں کی تھی جنکا صرفہ غیر سرکاری اداروں نے برداشت کیا۔ جملہ شفاخانوں میں سے تقریباً سوا چار ہزار دیہات میں اور باقی شہر میں تھے۔ دیہاتوں میں طبی امداد کی آسانیاں ابتک ناکافی ہیں۔ کورگ کے چھوٹے سے صوبہ کے دیہاتوں میں طبی امداد سب سے زیادہ بہتر مہیا کیجا سکتی ہے۔

تمام قسم کے شفاخانوں میں بستروں کی تعداد تقریباً ۷۰۰۰۰ تھی جنمیں سے ۴۶۰۰۰ مردوں کیلئے تھے۔ باقی عورتوں کے لئے۔ کل زیر علاج مریضوں کی تعداد ۵۵۷۰۰۰۰ تھی جنمیں سے ۴۸۵۰۰۰۰ مرد تھے باقی عورتیں۔ عورتوں کی تعداد کی کمی سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ انکی صحت بہتر تھی بلکہ اسکی وجہ ایک حد تک تو رائج الوقت پردہ کی رسم ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ عورتوں کے قیام اور آسائش کا انتظام ابھی تک شفاخانوں میں معقول طریقہ پر نہیں کیا جا سکا ہے۔ ہر قسم کے شفاخانوں میں عورتوں کے علاج کے لئے عام طور پر آسانیاں موجود ہیں۔ مگر ایسے شفاخانے جو صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہوں تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہیں چنانچہ عورتوں کے شفاخانے جو حکومت یا لوکل فنڈ سے چلائے جاتے ہیں ممالک متحدہ میں ۸۷ مدراس میں ۴۱ پنجاب میں ۴۰ بنگال میں ۱۳ ممالک متوسط میں ۶ بمبئی میں ۰ بہار واڑیسہ اور آسام میں سے ہر ایک میں ۵ اور صوبہ سرحد میں ۴ تھے۔ ان ۲۰۰ شفاخانوں میں ۴۰ سرکاری اور پبلک روپیہ سے ۹۹ مقامی اور میونسپل فنڈ سے اور ۴۷ پرائیویٹ امداد سے چلائے جاتے ہیں۔ یہ شفاخانے زیادہ تر صدر مقامات یا دوسرے شہری مرکزوں میں قائم ہیں۔ اور بعض میں مریضوں کے داخل کرنیکا انتظام نہیں ہے۔

آمدنی و اخراجات | جملہ قسم کے شفاخانوں میں جنکی تفصیل اوپر دیگئی ہے سال بھر کی آمدنی تقریباً ۴۲۰۰۰۰۰ روپیہ تھی جس میں ۱/۲ ۲ کروڑ روپے سے زائد حکومت کی امداد تھی۔ اور تقریباً ۱/۴ کروڑ [illegible] میونسپل و مقامی فنڈ سے وصول ہوا۔ جملہ اخراجات تقریباً ۳/۴ ۳ تین کروڑ روپیہ ہیں جس میں سے ۱/۲ ۹۰ لاکھ میڈیکل افسروں ۱/۲ ۲۶ لاکھ نرسوں اور ۱/۲ ۳ لاکھ [illegible] ۹۴ لاکھ [illegible]

نرسوں کا انتظام | نرسوں کے انتظام میں ترقی کی رفتار سست ہے۔ اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ نرسوں کی اسامی کیلئے معقول عورتیں نہیں ملتیں۔ چونکہ یہ پیشہ ہندوستان کے درمیانی طبقہ میں غیر معزز سمجھا جاتا ہے اسکا نتیجہ یہ ہے کہ تجربہ کار اور ہوشیار نرسوں کی کمی ہے۔ اور جو نرسیں ہیں انکی تنخواہیں زیادہ ہیں۔ یہ امر موجب اطمینان ہے کہ مدراس میں نرسنگ کی خدمت زیادہ معقول سمجھا جانے لگا ہے کہ بہت سی معقول عورتیں ٹریننگ حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ اور ٹریننگ کے ہر مرکز پر امیدواروں کی ایک فہرست موجود ہے۔ ہندوستان کے صوبوں میں اچھی نرسوں اور دائیوں کے اعتبار سے پنجاب بھی قابل ذکر ہے ۱۹۳۲ء میں شفاخانوں میں ۷۹۹۶ نرسیں ملازم تھیں جنمیں سے ۴۸۶۳ شہروں میں اور ۱۱۳ دیہی علاقوں میں کام کرتی تھیں۔ دیہی علاقوں میں نرسنگ کا کام بہت آہستہ آہستہ ترقی کر رہا ہے جملہ شفاخانوں میں زیر تبصرہ سال میں ۱۱ لاکھ داخل شدہ مریضوں کی نرسنگ پر ۱/۲ ۳۵ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ گویا ہر مریض کی تیمارداری پر تین روپیہ ۳ روپیہ پائی خرچ آیا۔

پرائیویٹ ڈاکٹروں کو امداد | پچھلے دس سال میں دیہات بالخصوص پنجاب و مدراس کے دیہاتی علاقوں میں ڈاکٹری آسانیاں بہم پہنچانے کی غرض سے پرائیویٹ ڈاکٹروں کو [illegible] امداد دیگئی ہے۔ یہاں ہم اس مسئلہ میں پنجاب نے جو اسکیم بنائی ہے اُسکا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ کسی پرائیویٹ پریکٹس کرنیوالے کو ایک شفاخانہ کا چارج دیدیا جاتا ہے۔ اور اُسے ۲۵ روپیہ ماہوار کی امداد دیجاتی ہے۔ یہ [illegible] جو اپنی مرضی کے کسی دوسرے مقام پر تبادلہ نہیں ہوتا۔ مگر اسے باقی میں وہ ان ہی قواعد کا پابند ہوتا ہے جو دیہاتی شفاخانہ کے کسی سرکاری ڈاکٹر کی ملازمت کیلئے مقرر ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے ایسے شفاخانہ میں ایک کمپونڈر [illegible] ماہوار پر رکھا جاتا ہے اور علاوہ [illegible] آلات کے لئے شفاخانہ کو [illegible] سالانہ کی امداد دیجاتی ہے اس اسکیم کی رو سے ایسے شفاخانے [illegible] ہوتا ہے اسکے مقابلہ میں دیہات کے سرکاری شفاخانوں کا صرف [illegible] ہے۔ یہ ڈاکٹر اپنے شفاخانہ [illegible] اور شفاخانہ کے دوسرے متفرق اخراجات کا خود ذمہ دار ہوتا ہے [illegible] اپنے ایک معقول شرح کے مطابق [illegible] حاصل کر سکتا ہے۔ بعض دوسرے صوبوں میں بھی مقامی حالات کے مطابق ایسی اسکیمیں جاری کی گئی ہیں۔

پاگلوں کے علاج کا انتظام | ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق برطانوی ہندوستان میں پاگلوں کی تعداد تقریباً [illegible] تھی جنمیں سے [illegible] مرد اور [illegible] عورتیں [illegible] [illegible]

[illegible] اصولوں کے ماتحت ہوتا ہے۔

ضبطِ تولید اور اصلاح النسل

BIRTH CONTROL AND EUGENICS

(گذشتہ سے پیوستہ)

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

ضبط تولید کی عملیاتی تدابیر:-

میں نے اپنے گذشتہ مضمون میں ضبط تولید کی عملیاتی تدابیر میں سے عزل، ہیئت جماع اور عورت کی بدنی حرکات کا مجملاً ذکر کیا تھا۔ آج کا مضمون بھی ...ر کی ایک کڑی ہے۔

زمانہ محفوظ:- زمانہ محفوظ سے مراد عورت کے وہ ایام ہیں جن میں وہ حمل قبول کرنے کی کم سے کم استعداد رکھتی ہے۔ اسے انگریزی میں —— Safe Peri... اور طبی اصطلاح میں Tempus Ageneseon یا Tempus Intermenstrum کہتے ہیں۔

یہ زمانہ ایک عشرہ بعد طہر سے لیکر ایک ہفتہ قبل از حیض کا درمیانی وقفہ ہے۔ گویا یہ دن ماہواری ایام کے دس بارہ یوم بعد سے شروع ہو کر ... یوم قبل ...ک رہتے ہیں۔ چنانچہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان ایام میں عورت حمل قبول کرنیکی بہت کم استعداد رکھتی ہے۔

ضبط تولید کی یہ تدبیر بظاہر ہر قسم کی مضرت سے مبرا اور عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ عورت میں بیضۂ انثیٰ خاص ایام ہی میں پختہ ہو کر خارج ہوتا ہے اور جب مرد کا ...ں سے ملاقی ہوتا ہے تو حمل قرار پاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان ایام کا صحیح تعین بہت مشکل ہے اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب عورت کا رحم اور کب بیضۂ انثیٰ ...ا اور پاک ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان ایام میں بھی اکثر عورتیں حاملہ ہو جاتی ہیں۔ اسکے علاوہ عورت کو بھی جماع کی خواہش سب سے زیادہ اُسی وقت ہوتی ہے جب وہ ...ئے مستعد ہو، یا جب وہ ایام حیض سے فارغ ہوئی ہو اور یہ بالکل غیر طبعی بات ہے کہ خواہش کے وقت عورت جماع سے باز رہے۔ اور جب خواہش نہ ہو تو ...کیسے، پھر نئے شادی شدہ لوگ تو ایسی قیود کی ہرگز پابندی نہیں کر سکتے۔

رضاعت:- اسے انگریزی میں Lactation period کہتے ہیں۔ گویا جب عورت اپنے شیر خوار بچے کو خود دودھ پلاتی ہو تو وہ ان ...ت میں حمل قبول نہیں کرتی۔ اور اس طرح سے ایک سے دوسرے حمل کی مدت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ ایام رضاعت کو بھی مانع حمل قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ہمیں ...یں بھی بکثرت ملتی ہیں کہ ایام رضاعت میں عورت حاملہ ہو گئی ہے۔ غرض یہ تدبیر قطعی اور یقینی نہیں۔

ضبط نفس:- اسے انگریزی میں Abstinence کہتے ہیں۔ اور اسکی غرض جماع سے باز رہنا ہے۔ مگر یہ تدبیر ضبط تولید کی تعریف ...ی اور میں اسے اصل مضمون سے خارج خیال کرتا ہوں۔

کیونکہ ضبط تولید کا مفہوم تو یہ ہے کہ عورت اور مرد مجامعت جنسی بھی کریں اور اس بات پر بھی قادر رہیں کہ اولاد اپنی منشا اور خواہش کے مطابق ہو۔ ملاحظہ ہو ماہرین

The term contraception is here used to cover any modification of natural coitus which has ... object the prevention of pregnancy either by preventing the fertilisation of the Ovum or by pre... the nidation of a fertilised ovum or by temporarily in hibiting ovulation.

ترجمہ:- یہاں پر "منع حمل" کی اصطلاح سے وہ تمام تصرفات مراد ہیں جو فطری جماع میں بغرض منع حمل کارآمد ہو سکتے ہیں۔ خواہ یہ غرض بیضۂ انثیٰ ...ہونے سے روکنے سے حاصل ہو یا بارآور بیضۂ انثیٰ کو رحم میں غیر مستقر بنانے یا عارضی طور پر بیضۂ انثیٰ کی پیدائش کو روکدینے سے حاصل ہو۔

Contraception (Birth Control) is the use by either sex of any means what soever whereby Coi... act of union between man & woman) may be experienced while at the same time the fusion of th... with the Spermatozoon may be overted so that Conception does not take place.

ترجمہ: منع حمل یا ضبط تولید کا مدعا عورت یا مرد میں سے کسی ایک کا ایسے ذرائع کو اختیار کرنا ہے جس سے فعل جماع سے تو لطف اندوز ہوا جائے لیکن بیضۂ انثیٰ کو حوینۂ منی سے ملاقی ہونے سے باز رکھا جائے تاکہ حمل قرار نہ پا سکے۔

اسکے علاوہ ایک متاہل جوان کے لئے ضبط نفس تو ایک خیالی بات ہے۔ نیز یہ طریق شادی کے مقصد کے بھی منافی ہے اور اس پر عمل کرنے سے میاں بیوی کے تعلقات زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتے۔ اسی لئے بعض مصنفین نے اس تدبیر کو Foot proff form of birth control لکھا ہے۔ غرض مجامعت سے پرہیز رکھنے کو کوئی عقلمند ضبط تولید کی تدبیر قرار نہیں دیگا۔ کیونکہ جہاں مجامعت ہی موجود نہیں وہاں ضبط تولید کے کچھ معنی نہیں ہو سکتے۔

ضبط تولید کی دوائی تدابیر

ضبط تولید کی دوائی تدابیر میں غسول مہبلی۔ سپوزیٹریز۔ جیلیز۔ مراہم۔ مزید اقراص، اور خوردنی ادویہ شامل ہیں اور اس تدبیر کی غرض وغایت صرف اس قدر ہے کہ وہ مرد کے حوینات منی کو عورت کے مہبل ہی میں ہلاک وفنا کرے۔ پہلے چند سالوں سے کئی ایسی دوائیں معلوم ہوئی ہیں جو حوینۂ منی پر مہلک اثر رکھتی ہیں اور یہ کوئی کلیہ قاعدہ نہیں کہ جو دوائیں جراثم کش ہوں وہ حوینہ کش بھی ہوں۔ چنانچہ حوینۂ منی کو مارنے والی دواؤں کو Spermacide اور جراثیم کو مارنے والی ادویہ کو Germicide کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حوینہ کش دواؤں میں ایسی ٹک ایسڈ، بورک ایسڈ، ٹینک ایسڈ، ایلم، آئیوڈین، کوئنین، سیلی سیلک، زنک اور مرکری سالٹ زیادہ مروج و مستعمل ہیں۔

منع حمل کیلئے ایسی حوینہ کش دواؤں کا انتخاب کیا جاتا ہے جن میں مندرجہ ذیل اوصاف موجود ہوں۔

۱۔ دوا کم قیمت ہو اور بآسانی میسر آسکے۔

۲۔ دوا قلیل المقدار ہو اور موسمی تغیرات کا اثر قبول نہ کرے۔

۳۔ دوا ایسی ہو جس کے استعمال سے بدن پر کوئی داغ یا نشان نہ پڑے اور نہ اس سے خوشبو یا بدبو آئے۔

۴۔ دوا ہر قسم کی خراش اور تکلیف سے مبرا ہو اور مہبل اور رحم کی دیواروں نیز مردانہ عضو مخصوص پر مضر اثر نہ کرے۔

۵۔ ایسی دوا چونکہ رحم میں بھی پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے دوا ایسی ہونی چاہیئے جو رحم کی غشاء مخاطی پر مضر اثر پیدا نہ کرے، اور اگر یہ دوا غشاء مخاطی سے جذب ہو کر دوران خون میں بھی شامل ہو جائے تو خون میں کوئی مضر کیفیت پیدا نہ کرے۔

۶۔ دوا ایسی ہو جو مہبل کے رطوبات سے متاثر نہ ہو اور مہبلی رطوبات میں بھی اپنا فعل انجام دے سکے۔

۷۔ اگر دوا کے استعمال کے باوجود بھی عورت حاملہ ہو جائے تو اس کا کوئی مضر اثر جنین یا مولود پر ظاہر نہ ہو۔

غسول مہبلی یا ڈوش:۔ جماع کے بعد مہبل کو بذریعہ ڈوش دھونا ایک پرانا مانع حمل طریقہ ہے۔ اس سے مہبل کی دیواروں سے مادہ منویہ دھل کر بہ جاتا ہے۔

ڈوش کرنیکے پانی میں بعض ادویہ کو بھی ملایا جاتا ہے جسکی غرض صرف یہ مقدر ہے کہ ڈوش کا فائدہ زیادہ یقینی ہو جائے مثلاً نمک، سرکہ، آب لیموں، صابن، لائی لوشن، ٹنکچر آئیوڈین وغیرہ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خود سادہ پانی بھی نہایت کارآمد حوینہ کش ہے اور انہیں کسی دوا کے شامل کرنیکی حاجت نہیں۔ اسکے علاوہ ڈوش میں دواؤں کی شمولیت اور ان کا متواتر استعمال مہبل کی دیواروں کو سخت دبیز اور خشک کر دیتا ہے اور زہریلی دواؤں سے بار بار کا ڈوش ورم و سوزش مہبل پیدا کرتا ہے۔

ڈوش کرنیکے لئے خاص قسم کی پچکاریاں بنی ہوئی ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1. Dila-Spray 2. Elarco 3. Lambutt

اگر ڈوش کی تدبیر کے ساتھ عنق پوش کا استعمال بھی کیا جائے تو یہ تدبیر زیادہ یقینی ہو جاتی ہے۔ لیکن ڈوش کرنیکا ایک بڑا نقص یہ ہے کہ بعض عورتوں کو ڈوش کرنیکے بعد غشی عارض ہو جاتی ہے بعض سخت تکان اور کوفت محسوس کرتی ہیں۔ بعض کے کمر اور اعضا میں درد ہونے لگتا ہے، علاوہ ازیں اگر ڈوش کا پانی مہبل میں زور کیساتھ داخل کیا جائے تو یہ رحم کے راستے قاذف نالیوں میں داخل ہو جاتا ہے جس سے ورم صفاق پیدا ہو کر عورت ہلاک ہو جاتی ہے چنانچہ منع حمل کی غرض سے ڈوش احتیاط کیساتھ کرنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ ڈوش سرنج استعمال کرنی چاہیئے، جسکے بلب Bulb کو صرف انگوٹھے اور دو انگلیوں سے دبایا جائے۔ اور اسکے نوزل کو قبل استعمال ہر دفعہ صابن اور گرم پانی کیساتھ دھو لینا چاہیئے۔

ان یا درہے کہ ڈوش کا طریق صرف اپنے گھر پر ہی قابل عمل ہے۔ اور سفر یا مہمان ہونے کی صورت میں قابل عمل نہیں

پسوزیٹریز (SUPPOSITORIES) **شافے یا حمول** :- مانع حمل پسوزیٹریز، مراہم اور جیلیز ایسی دواؤں سے مرکب ہوں جو پٹکش ہوں مثلاً کونین - چائینوسول - ایسڈ لیکٹک - زنک سلفو کاربِ - آئیوڈین وغیرہ وغیرہ - چنانچہ بعض ان میں سے بصورت مرہم، بعض بصورت بصورت حمول ہوتی ہیں -

کو قبل جماع مہبل میں رکھدیا جاتا ہو اور جماع کی حرکات سے یہ دوائیں مہبل کے تمام خلوں اور چنٹوں میں ۔ نیز فم رحم میں لگ جاتی ہیں ۔ اور وہ منی کو ۔

دوائیں بھی ایسی ہونی چاہئیں جو قلیل المقدار اور ہر قسم کی خراش سے مبرا ہوں اور جکے اجزاء تمام مہبل میں یکساں طور پر پھیل سکیں اور کوئی غیر محلول حصہ نکوا کے مہبل میں نہ رہتے ۔

دوا اس قدر قوی ہو کہ اس کا ½ حصہ ۵ سی سی منی کے تمام حوینات کو مار سکے ۔

دوا ایسی ہونی چاہیے جو مادہ منویہ سے فی الفور مل جائے اور حوینات منویہ پر اثر انداز ہو سکے

ی دوا کا اثر ایک منٹ میں شروع ہو جانا چاہیئے ۔ تاکہ جماع کے کم سے کم وقت اور عورت کی زیادہ سے زیادہ خواہش جماع میں بھی پورا کام دے سکے ۔

دوا ایسی ہونی چاہیئے جو مہبل کی دیواروں میں کم سے کم تمدد پیدا کرے اور غیر سمی ہو ۔

دوا ایسی ہونی چاہیئے جو مہبل کے قدرتی افرازات اور انکے توازن کو نقصان نہ دے ۔

نع حمل جیلیز اور مراہم ایسے نلکیوں Collapsible tubes میں بند آتی ہیں بعند الضرورت نلکی کا زیور یا نوزل مہبل میں داخل کرتے ہیں جس سے دوا مہبل میں پہونچ جاتی ہے

ل کو دباتے وقت یہ احتیاط رکھنی چاہیئے کہ دوا ضرورت سے زیادہ مہبل میں داخل نہ ہو

ہم ذیل میں چند پیٹنٹ حمول، مراہم و جیلیز کا نام لکھتے ہیں جو اس جہت میں مفید و کار آمد ہیں ۔

1. Aces Suppository 2. Antibion Jelly 3. Biolaktui Jelly 4. Confidol Je

5. Contiapnn Suppository 6. Coutrage 7. Feminosal 8. Gynosupp

مزبد اقراص (FOAMING TABLETS) یہ حمول ایسی دواؤں سے تیار کئے جاتے ہیں جو مہبلی رطوبات میں حل ہو کر جھاگ دینہ منی کو ہلاک کر دیں ۔ ان حمول کو مہبل میں داخل کر کے دس پندرہ منٹ بعد جماع کیا جاتا ہے تاکہ یہ مہبلی رطوبات میں حل ہو کر تمام مہبل میں پھیل جائیں بعد اندام نہانی کو بذریعہ ڈوش دھو ڈالتے ہیں ۔

یہ حمول ان عورتوں میں بیکار محض ثابت ہوتے ہیں جنکی اندام نہانی میں خشکی زیادہ ہو، یا مہبلی افرازات کی کمی ہو ۔

یہ حمول ایسے ہونے چاہئیں جو ٹھوس حالت میں ہوں ۔ تاکہ مہبل میں آسانی رکھے جاسکیں ، نیز موسمی تغیرات سے متاثر نہ ہوں اور انکے اجزا مہبل میں یکساں ، اور ان میں ایسی دوا بھی شامل ہونی چاہیئے جو جھاگ کو کچھ دیر تک قائم رکھے ۔

(۱) یہ حمول ایسے ہونے چاہئیں جو مہبل میں حرارت غریزی سے ہی حل ہو جائیں ۔

(۲) یہ حمول ایسے ہونے چاہئیں جو انسجہ بدن ۔ رحم اور مہبل کے لئے بہت کم ضرر رساں ہوں ۔

یہ حمول ایسے ہونے چاہئیں جو اپنی جگہ پر قائم رہ سکیں اور خود نہ پھسل جائیں ۔

غرض یہ مزبد اقراص حرارت بدن اور مہبلی رطوبات سے حل ہو کر مہبل میں بکثرت جھاگ پیدا کرتے ہیں ۔ ان اقراص میں سوڈا بائیکارب اور کوئی ایسڈ ۔ اور ان کے حل کے لئے مہبل میں کافی رطوبات کی موجودگی ضروری ہے ۔ مزبد اقراص کا ایک بڑا نقص یہ ہے کہ وہ موسمی تغیرات سے بہت جلد اثر پذیر ہوتے ہیں ، اور موسم میں بالکل خراب اور ناکارہ ہو جاتے ہیں کبھی نمناک جگہ پر رکھنے سے انکی شکل مسخ ہو جاتی ہے ۔

اگر مہبل یا فم رحم میں کوئی زخم یا جراحت موجود ہو تو ان اقراص سے مہبل میں شدید درد ہونے لگتا ہے ۔ اور اگر مہبل کو جماع کے بعد ڈوش نہ کیا جائے تو

خراش یا زخم پیدا کرتے ہیں۔

اب ہم ذیل میں چند مزید اقراص کے نام مع اجزاء ترکیب لکھتے ہیں

(۱) فائینل	Finil	چینوسول، ایسڈ بورک، ایلم وغیرہ۔
(۲) سیموری	Semori	چینوسول، ایسڈ بورک، ٹارٹریٹ، گلوکو سائیڈ وغیرہ۔
(۳) سپی ٹن	Speton	کلورامین وغیرہ۔
(۴) پرم فوم	Permfoam	کونین - ایسڈ لکٹک وغیرہ۔
(۵) انٹی بی ان فوم	Antibion foam	کونین، ایسڈ بورک، ایسڈ لکٹک، فارمیٹ وغیرہ۔
(۶) رینڈل کونین	Rendell Quinine	کونین وغیرہ۔

مانع حمل حمولات کے چند نسخہ جات

(۱) کونین سلفیٹ ۱ ½ ڈرام
ویزلین ¾ اونس
ٹے نولین ¼ "
اجزاء کو خوب کھرل کرکے محفوظ رکھیں عندالضرورت ۱۵ گرین لے کر مہبل میں رکھیں۔

(۲) بورکس ۵ ڈرام
ایسڈ سیلی سیلک ۱ "
کونین بائی سلفیٹ ۱ ½ "
کوکو بٹر (آئل تھیوبروما) ½ پونڈ
۱۵،۵ گرین کے حمول بنالیں اور عندالضرورت ایک حمول مہبل میں رکھیں۔

(۳) ایسڈ بورک ۲ گرین
کونین سلفیٹ ۲ "
اولیم تھیوبروما ۱ ڈرام

اس کا ایک حمول بنالیں اور عندالضرورت مہبل میں رکھیں۔

(۴) چائینوسول ¼
ایسڈ بورک ۲
اولیم تھیوبروما ۱
ایک حمول بنالیں اور کام میں لائیں۔

(۵) کونین ہائیڈروکلور ۱۰
گلیسرین ۱۰۰
جیلے ٹین ۱۰۰
واٹر ۱۰۰
اجزاء کو خوب ملاکر جیلی بنالیں

(۶) ایسڈ بورک ۱
ایسڈ لکٹک ۵
گلیسرین آف سٹارچ ۰۰
چائینوسول - ۲ر حصہ - اجزاء کو ملاکر جیلی بنالیں۔

مزید اقراص اور حمولات کا استعمال ضبط تولید کے لئے ۹۰ فیصدی کامیاب ثابت ہوا ہے لیکن اقتصادی نقطہ نظر سے یہ دوائیں کثیر المصارف
اسکے علاوہ ان تدابیر پر عمل پیرا ہونے سے بسا اوقات ذہنی اور بدنی قویٰ پر بے حد بُرا اثر ہوتا ہے اور ایک مُدت تک اس پر عامل رہنے سے عورت عقیم ہو
اور نعمت اولاد سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو جاتی ہے

خوردنی ادویہ :- انگریزی دواؤں میں کوئی مانع حمل خوردنی دوا موجود نہیں۔ پھر بھی عام طور پر کونین سلفیٹ ۵ گرین کی گولی بعد جماع کھاتے ہیں۔ لیکن یونانی کتابوں میں مانع حمل کی کئی تراکیب مرقوم ہیں۔ مثلاً انطاکی کہتا ہے کہ جماع کے بعد ایک رطل ماء الورد (عرق گلاب) ایک ہی سانس میں پی لے تو وہ حمل کو قبول نہیں کرتی۔

دیگر :- افیون ۲ ماشہ، تخم کرفس ۲ ماشہ، بادیان ۲ ماشہ، پودینہ کوہی ۲ ماشہ، اشکنظرامشیع ۲ ماشہ، سنبل الطیب ۳ ماشہ، دارچینی ۳ ماشہ، حب بلساں ۳ ماشہ، اہلیل ۳ ماشہ، قسط شیریں ۳ ماشہ، کوٹ چھان کر محفوظ رکھیں اور قبل جماع ۲ ماشہ کھلائیں۔ مانع حمل ہے +

باقی آئندہ

افسانہ

شکستہ جہاز

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

"ابھی کسی اور کو قتل نہ کرو" اس نے بڑی لجاجت کیساتھ مجھ سے کہا "سب سے پہلے مجھے ٹھکانے لگادو تاکہ اُن سب کو کہ جنہوں نے مجھ سے بہت زیادہ فاقے کئے ہیں کچھ غذا میسر آسکے"

میں نے جواب میں کہا کہ "گرگس تم سے بھی پہلے مجھ سے یہی درخواست کرچکا ہے اور اس سے بھی زیادہ منت و سماجت کے ساتھ"

میری زبان سے یہ سُن کر وہ نیم مردہ مسافر مُڑا اور گرگس پر ایک نگاہ ڈالی۔ اتھاہ اور ناپیدا کنار سمندر میں ایک ٹوٹے سے تختے پر بہتے بہتے ہمیں بارہ روز گذر چکے تھے اور اتنے دنوں کے فاقے نے ہم سب کے منہ پر مہر سکوت لگادی تھی اس مصیبت کو سب سے اچھی طرح اس نوجوان لڑکی نے برداشت کیا تھا جو ہمارے ساتھ تھی، اور سب سے زیادہ تباہ حالت گرگس کی تھی۔

وہ ایک پانی کے پیپے کے سہارے جو خدا جانے کس طرح اس تختے پر آگیا تھا بے حس وحرکت پڑا ہوا تھا، اور اگر گذشتہ رات میں بارش نے اس پیپے میں کچھ پانی نہ بھر دیا ہوتا تو گرگس یقیناً اس وقت تک مرچکا ہوتا۔ نوجوان لڑکی ایک چیتھڑا بھگو بھگو کر اسکے منہ میں پانی کے قطرے ٹپکا رہی تھی۔

" نوجوان لڑکی ایک چیتھڑا بھگو بھگو کر اس کے منہ میں پانی کے قطرے ٹپکا رہی تھی "

"میرا خیال ہے" میں نے آہستہ سے اور بڑی تکلیف کیساتھ کہا کیونکہ بھوک اور پیاس کی تکلیفوں نے سب سے زیادہ میرا حلق خشک کردیا تھا اور تالو میں بھی چبھے ہوئے معلوم ہوتے تھے "میرا خیال ہے کہ اب خشکی پر پہونچنے یا کسی جہاز کے مل جانیکی امید بالکل فضول ہے"

قبل اسکے کہ وہ بھوک سے دم توڑنے والا مرد جواب دے، وہ لڑکی اس جگہ آئی جہاں ہم سب پڑے ایڑیاں رگڑ رہے تھے۔ حالانکہ سمندر میں کافی تلاطم تھا پھر وہ سیدھی چل رہی تھی وہ رینگ رینگ کر گھسٹتی ہوئی۔ چلتی تھی جس طرح کہ ہم سب کو چلنا پڑتا تھا۔

تم مردوں میں دو روز سے جس بات کا چرچا ہو رہا ہے اسے میں سمجھ گئی ہوں"۔ اس نے کہا۔

اتنا کہہ کر وہ رک گئی۔ یہ نوجوان ہستی بھوک اور پیاس کی تکلیفوں سے اس قدر نڈھال ہوگئی تھی کہ اسکی آواز تک نہ نکلتی تھی۔ میں نے ارادہ کیا کہ اٹھکر اسے اپنے سہارا دوں۔ لیکن آخری بسکٹ ختم ہونیکے بعد سے ضعف نے مجھے ایسا دبا لیا تھا کہ میں اس سے زیادہ اور کچھ نہ کرسکا کہ گھٹنے اور ہاتھ زمین پر ٹیک کر رہ جاؤں۔ میرا سر چکرانے لگا تھا۔

اس لڑکی نے کہا کہ "کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ اپنے میں سے کسی کو ذبح کرنے اور کھانے سے پہلے ہم صرف ایکدن اور انتظار کرلیں"

بڑی کوشش کے بعد "میرے منہ سے جواب میں اتنا نکل سکا کہ "دو روز سے تم اسی طرح ہمکو روک رہی ہو اب اگر چوبیس گھنٹے اور انتظار کیا گیا تو ہم میں سے مشکل ہی سے کوئی اس کام کے لئے زندہ باقی رہیگا کہ کچھ بھی کھا سکے۔ اسی لئے میں نے یہ عزم کرلیا ہے کہ خود کو ذبح ہونے اور کھالئے جانیکے لئے پیش کردوں اور یہ کام ابھی اسی وقت ہوجانا چاہیئے۔

اتنا کہا اور بیدم ہوکر اس تختے پر گر پڑا جس نے اس فاقہ کشی کی طویل مدت میں میرے بستر کا کام دیا تھا۔ ایک ہفتہ ہوگیا تھا کہ میں نے اتنی بات نہیں کی تھی اس کوشش نے مجھے ایسا ہلکان کردیا کہ جیسے میں نے گھنٹوں کلہاڑی چلائی ہو۔

اس لڑکی نے جلدی سے اپنی کلائی جس پر جھریاں نمودار ہوگئی تھیں میرے سر کے نیچے رکھدی اور اپنے سوکھے اور مرجھائے ہوئے ہونٹ میرے کان کے قریب لاکر بہت ہی آہستگی سے اس نے میرے کان میں کہا "دیکھو میں نے تمہارے لئے روٹی کا ایک ذرا سا نوالہ بچا رکھا ہے"

فوراً ہی مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے منہ کے اندر ایک چشمہ اُبل پڑا ہے اور یہ اسلئے ہوا کہ اس لڑکی نے میری زبان کی نوک پر چپکے سے ایک ذرا سا نوالہ رکھدیا تھا۔ میں نے اپنی پوری طاقت سے خوب منہ پھیلایا اور پھر اس طرح کہ جیسے لوہار کا ہتوڑا لوہے کے ٹکڑے پر گرتا ہے میرا اُوپر کا جبڑا اس ننھے سے نوالے پر پڑا۔ میں نے اسے دو تین مرتبہ جلدی جلدی چبالیا۔ کیونکہ میں نہ چاہتا تھا کہ دوسرے ساتھی مجھے کچھ کھاتے دیکھیں۔ مجھے یہ اندیشہ نہیں تھا کہ اگر اُنہوں نے دیکھ لیا تو وہ سب مجھے لپٹ جائینگے، اتنی توانائی غریبوں میں جان ہی کہاں تھی۔ میں نے یہ احتیاط اس لئے کی تھی کہ میرا منہ چلتے دیکھکر میرے ہمراہیوں کے تن بدن میں آگ لگ جائیگی اور انکی بھوک کی تکلیف اور بھی بڑھ جائیگی۔

اس عرصے میں وہ لڑکی میرے پاس سے جاچکی تھی اور میں نے دیکھا کہ اب وہ ڈچ باورچی کے پاس بیٹھی تھی۔ اس باورچی کا منہ میری طرف نہ تھا لیکن اس کے کان کے قریب اس لڑکی کے ہونٹ دیکھکر میرے دلمیں ایک شبہ پیدا ہوا۔

" اب وہ ڈچ باورچی کے پاس بیٹھی تھی "

میں نے اپنی پوری طاقت سے جنکس کو آواز دی۔

اُس نیم مردہ ضعیف اور لاغر آدمی نے جس نے تھوڑی دیر پہلے یہ درخواست کی تھی کہ سب سے پہلے اسی کو قتل کیا جائے اپنا نام میری زبان سے سنکر میری طرف کو دیکھا اسکی آنکھیں ڈگ ڈگ کر رہی تھیں۔

میں نے آہستہ سے پوچھا کہ "کل جب اس لڑکی نے تمہارے کان میں کچھ بات کہی تھی تو روٹی کا ایک نوالہ بھی تمہیں دیا تھا نا ؟"

اُس نے جواب میں اقرار کے طور پر سر ہلایا۔

میں نے کہا "اس نے ابھی ابھی مجھے بھی ایک نوالہ دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس باورچی کو بھی دے رہی ہے"

ہم دونوں غور سے اُدھر دیکھنے لگے جہاں سمندر کی صاف سطح کے اوپر دونوں کے سر نظر آرہے تھے۔ لڑکی اس جگہ سے ہٹ کر دوسری سمت چلی گئی جہاں ہم سب نے دوسرے جہازوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایک بانس کھڑا کر رکھا تھا ہمیں باورچی کا منہ زور زور سے چلتا نظر آیا۔

میں کھڑا تو نہ ہوسکتا تھا۔ چاروں ہاتھ پیروں سے گھسٹ کر میں اس لڑکی کے پاس پہونچا۔ میں نے اس سے نہایت سنجیدگی کے ساتھ کہا "دیکھو اب تم نے اپنے حصہ کی روٹی کسی کو دی تو جس کسی کو بھی دوگی میں اسے مار ڈالونگا۔ اپنا حصہ تم خود کھاؤ"

"وہ آخری نوالہ تھا جو میں نے تمہیں دیا تھا اور بس" اس نے جواب دیا۔

مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ شک نہ گذرا کہ کہیں اس نے جھوٹ نہ بولا ہو۔ میں نے اس کا خیال بالکل چھوڑدیا کیونکہ اب میرے دلمیں ایک دوسرا ہی خیال پیدا ہوگیا تھا۔ مجھے ایسا معلوم ہورہا تھا کہ شاید جنکس کے پاس اپنی جگہ پر پہونچتے پہونچتے مجھے غش آجائیگا۔

"اچھا تم اب بتاؤ" میں نے جنکس سے زور سے کہا "تم نے کہا تھا کہ تم اسکے لئے تیار ہو کہ تمہیں ذبح کرکے دوسروں کو کھلا دیا جائے، کیا تم اب بھی تیار ہو

اس نے خوش ہو کر کہا۔ میں جان و دل سے اسکے لئے تیار ہوں "

"لیکن سوال یہ ہے کہ ہم تمہیں ذبح کس طرح کریں" میں نے کچھ سوچ کر کہا۔

ہماری کشتی پر اگر اسے کشتی کہا جا سکے' دو چھریاں تھیں، مگر دونوں کند، اور ایک بسولہ بھی تھا بسولہ کا تو خیال کرنا بھی فضول تھا۔ کیونکہ کسی ایک شخص میں بھی
ں باقی نہ تھی کہ اسے چلا نا تو درکنار، اٹھا بھی سکے چھریاں بھی بالکل زنگ خوردہ اور کند تھیں، اور اُن سے بھی یہ کام نہیں لیا جا سکتا تھا کہ کسی کی شہ رگ کاٹ دی
ذکہ بھوک نے کسی کے ہاتھوں میں اتنی طاقت نہ چھوڑی تھی کہ اپنا پُورا زور لگا کر بھی اسے کھال کے اندر بھونک سکے۔

جکس نے خود ایک تدبیر بتائی "اپنے گلے میں رومال باندھ کر اپنا گلا گھونٹ لوں" اتنا کہہ کر اس نے جلدی سے گردن میں رومال ڈال کر گرہ بھی لگالی مگر ہاتھوں
دریں نہ تھا کہ کافی طاقت سے اسے کھینچ سکے اور گلا گھونٹ لے کوئی پانچ منٹ تک زور لگا کے وہ تھک گیا اور بے حس و حرکت پڑ گیا لیکن جکس کی اس کوشش
ے ترکیب سُجھا دی۔ میں پھر گھسٹتا گھسٹتا اس رسی کے ٹکڑے تک پہونچا جس سے ہم نے لوٹے ہوئے دو تختے باندھ رکھے تھے لیکن یہاں بھی وہی مصیبت درپیش
اسنے ہرچند زور لگایا لیکن ہاتھوں میں اتنی جان ہی نہ تھی جو رسی کی گانٹھ کھلتی۔

ہم لوگوں کے لئے یہ سب سے زیادہ مصیبت کا وقت تھا۔ چند روز تک بعض آدمیوں کے جی بچنے کی صرف یہی ایک صورت نظر آتی تھی کہ کسی ایک کو اپنے میں سے ذبح
یکے کام میں لائیں۔ ایک شخص نے اپنے آپ کو اس کے لئے پیش بھی کر دیا تھا لیکن ہم میں سے کسی میں اب اتنی طاقت بھی باقی نہ تھی کہ اسے مار سکیں۔ بھوک اور
ذ سب کو مردوں سے بدتر بنا دیا تھا۔

"مسٹر بلیک!"

بھوک کے مارے میرا دم اگرچہ آنکھوں میں آچکا تھا لیکن اپنا نام سن کر میں چونک سا پڑا۔ اسی لڑکی کے ہونٹ میرے کان سے لگے ہوئے تھے۔

اُس نے رُک رُک کر کہا "اچھا میں تمہیں آج ایک بات بتا ہی دوں"

اسکے لمبے لمبے بال میرے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے اُس نے مڑ کر پیچھے کی طرف دوسرے آدمیوں کو دیکھا اس طرح کہ گویا وہ کوئی خاص راز بیان کرنے کو
یشہ ہے کہ کوئی اور نہ سن لے۔ بس ایک لمحے کے بعد مجھے وہ راز معلوم ہو گیا۔ اس نے اپنا سر جھکا کر آہستہ سے اپنا منہ میرے منہ پر رکھ دیا۔

اُفوہ! اس کے ہونٹ کس قدر ٹھنڈے تھے! ایسے ٹھنڈے کہ جیسے برف کا ٹکڑا!

"مجھے تم سے محبت ہے تم میری خاطر سے ایک دن اور صبر کر لو"

آہستہ سے اس نے میرے کان میں کہا "اب تو تم خود سمجھ گئے ہوگے
ہے کہ مجھے تم سے محبت ہے، تم میری خاطر سے ایکدن اور صبر کر لو
ں کو قتل نہ کرو"

اتنا کہہ کر یہ جادو جا، وہ چلی گئی اور اسی باورچی کے پاس پہونچ گئی
کہا کہ اس نے اپنے بدن کے چیتھڑوں میں سے ایک دھجی پھاڑی
سمندر کے پانی میں بھگو کر باورچی کے موٹے موٹے اور بھدے ہونٹ
وہ پیپے کے قریب پڑا ہوا دم توڑ رہا تھا۔ لیکن موت کا نظارہ اب
ہ ہولناک نہ تھا

آہستہ آہستہ چلتا ہوا سورج دور اُفق کے پاس آسمان سے
یں گھستا ہوا نظر آیا۔ تارے ایک ایک کر کے نکل آئے، میرے
ف بھوک کے مارے ہوئے انسان لکڑی کے لٹھوں کی طرح
ت پڑے تھے۔ جب آدھی رات ہونے کو آئی اور چاند نکلا تب بھی مشکل ہی سے ہمارے سامنے نظر آ رہے تھے۔

بلیک"

اپنا نام سن کر میں نے منہ اُس طرف کو کیا اور دیکھا کہ گرگس مجھے پکار رہا تھا۔

اس نے بہت آہستہ سے کہا "اس میں کیا حرج ہے کہ ہم ایکدن اور انتظار کر لیں" صرف اتنی سی گفتگو کر کے اُسے غش آ گیا۔

کوئی گھنٹہ بھر میں جب اسے ہوش آیا تو میں نے کہا "اچھی بات ہے جیسی تمہاری مرضی، اور تھوڑا انتظار کر لو"

اب مجھے ذرا بھی اس بات کا خیال نہ تھا کہ وہ جو ٹکڑا ٹکڑا ہمیں کھانے کا ملا کرتا تھا اسے بھی ختم ہوئے آج تیسرا دن تھا اور تین دن سے کسی کے منہ پر کھیل بھی اُڑ کر نہیں گئی تھی۔ میں اب اس تلخ حقیقت سے بھی بے پروا ہو چکا تھا کہ ہمارے پاس پانی بھی بس تھوڑا ہی سا، شاید دو چار گلاس۔ میں اب عشق و محبت کی خاطر مزید انتظار کرنے کے لئے تیار تھا۔ گر گس اتنا سن کر پھر گھسٹتا ہوا باورچی کے قریب پہونچ گیا

"میرے پیارے"

یہ الفاظ اس قدر آہستہ سے کہے گئے تھے کہ میں شاید سن بھی نہ پاتا لیکن میں نے اسے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور اسکی آمد نے میرے دل کو مسرت پہونچائی تھی۔ میں نے چاہا کہ اپنا ہاتھ اسکی کمر میں ڈال سکوں لیکن صرف اتنا ہی ہو سکا کہ ہاتھ اُسکے ہاتھ میں پہونچ گیا۔

"میرے پیارے" اس نے آہستہ سے کہا "دیکھو ہمیں کوئی دیکھ نہ لے"

قبل اسکے کہ میں جواب میں کچھ کہتا وہ مجھے پیار کر کے جا بھی چکی تھی اور یہ اچھا ہی ہوا کیونکہ جنکس کی آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔

ہم ایکدن اور انتظار کرینگے" جنکس نے کہا "ایک دن اور قبل اسکے کہ میں تمہاری غذا بننے کے لئے اپنی جان دوں"

اسکے بعد اس نے منہ پھیر لیا، مجھ میں بھی اتنی طاقت نہ تھی کہ اسکی طرف دیکھتا رہتا، اب مجھے موت کا بھی کوئی خوف باقی نہ تھا۔ اب تو میرا دل تھا اور مجھ سے محبت کرنے والی لڑکی کا تصور۔ ہم سارے فاقہ کش تعداد میں تین تھے، اور ان تین میں وہ کس قدر حسین معلوم ہوتی تھی۔ کاش وہ پھر ایک مرتبہ آجاتی اور اسی طرح مجھ سے محبت جتاتی۔ میں نے آہستہ سے سر اُٹھایا کہ شاید اسکی کوئی جھلک نظر آجائے۔ بحر الکاہل کی سیاہ رات اپنی پوری سیاہی پر تھی، پھر بھی مجھے وہ پیپا نظر آرہا تھا جس کے پاس وہ سونیکے ارادے سے جا کر لیٹ گئی تھی۔ باورچی کا بدن میری نظر کے اور اسکے بیچ میں حائل تھا، غالباً رات اب بہت ہی تھوڑی سی باقی رہ گئی تھی ستاروں سے وقت کا اندازہ میں نے کر لیا تھا۔ سمندر کا سینہ بالکل ایک دھونکنی کی طرح اُبھرتا اور دب جاتا تھا۔ اس لڑکی کے متعلق ایک نامعلوم خوف سا میرے دل پر طاری ہوا اور میرے دل نے بھی کہا کہ جیسے بھی بنے مجھے اسکے پاس پہونچ جانا چاہیئے

مجھ میں کھڑے ہونیکی طاقت نہ تھی ناچار میں گھٹنوں کے بل بالکل ایک سائے کی طرح آہستہ آہستہ رینگنے لگا میرے پاس اگر قارون کے خزانے بھی ہوتے تو اس وقت میں اس بات کے لئے سب دے ڈالتا کہ اس کا نام لے کر اسے پکار سکوں۔ لیکن اس کا نام تھا کیا؟ اظہار محبت کے بعد اس وقت پہلی مرتبہ مجھے یہ دھیان آیا کہ نہ تو مجھے اس کا نام معلوم ہے اور نہ اسکے حالات سے کسی قسم کی آگاہی ہے، ہمارے منحوس جہاز کی ایک مسافرہ بھی تھی۔ اسے بھی اور اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم نہ تھا۔ اور بالکل یہی حیثیت میری بھی تھی۔ اسے بھی غالباً میرا پورا نام معلوم نہ ہوگا۔ اگر جہاز کے خانساماں وغیرہ نے نہ بتا دیا ہو خیر میں اُس تک پہونچ جاؤں تو اُس وقت یہ سب باتیں معلوم کر لوں گا۔

لیکن آہ! کیا میں کبھی اُس تک پہونچ بھی سکونگا، مجھے جوں کی چال سے رینگتے ہوئے لمحوں پر لمحے گذرتے جا رہے ہیں۔ فاقہ زدہ انسان چاروں طرف عالم خواب میں یا غش کی حالت میں بے سُدھ پڑے ہوئے تھے کسی کے سانس لینے کی آواز بھی مشکل ہی سے آتی تھی میں نے سوچا کیا وہ باورچی بھی سوتا ہوگا۔

اتنے دنوں کی فاقہ کشی کے بعد مجھ میں جو کچھ برائے نام توانائی باقی تھی جب وہ اس طرح رینگنے کی نذر ہو گئی تو میرا سر چکرانے لگا۔ میں بیہوش ہو کر گر گیا اور خدا جانے کب تک اس حالت میں پڑا رہا۔ تھوڑی دیر کے آرام کی بدولت میرے اعضا میں پھر حرکت کرنے کی کچھ استعداد پیدا ہوئی اور تازہ ہوا نے مجھے ہوشیار کر دیا مجھے سرگوشیوں کی سی کچھ آواز سنائی دی اسی کی آواز تھی! یقیناً اسی کی! بہت آہستگی سے میں نے اپنا سر اونچا کیا کہ اسے دیکھ سکوں۔

"میرے پیارے"

"اس عورت کی خاطر جو تم پر جان دیتی ہے کیا تم ایکدن اور انتظار نہیں کر سکتے"

اسکے بعد میرے کانوں میں پیار کرنے کی آواز آئی۔

انتہائی خاموشی کے ساتھ میں نے رینگنا شروع کیا تاکہ تھوڑا اور قریب پہونچ سکوں، ایک آگ سی میرے تن بدن میں لگی ہوئی تھی جس نے مجھ میں نئی قوت پیدا کر دی اب میں نے پیپے کی آڑ سے جھانکنا شروع کیا۔

اس لڑکی کا ہاتھ باورچی کی گردن میں پڑا ہوا تھا، اُسکے لمبے لمبے بال باورچی کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے۔ چاند کی ہلکی ہلکی روشنی میں میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس باورچی کا کروہ اور مہیب ہاتھ اس نازنین کے کندھے پر رکھا ہوا تھا۔ میں صرف اتنی طاقت حاصل کرنے کے لئے اس وقت دنیا کی تمام

"میری خاطر سے بس ایک دن اور صبر کرلو، دیکھو میں تمہیں کتنا چاہتی ہوں"

دولت قربان کر سکتا تھا کہ اس لڑکی کا گلا گھونٹ سکوں۔

"میری خاطر سے بس ایک دن اور صبر کرلو دیکھو میں تمہیں کتنا چاہتی ہوں" میں نے اسے باورچی سے کہتے سنا بس اتنا کہکر وہ وہاں سے دوسری طرف کو چلی گئی۔

میں اسکا انتظار کرنے لگا۔ انتہائی کوشش سے میں نے اپنی اِس خواہش کو روکا کہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا لیجاکر سمندر میں کود پڑوں، غصے نے ایسا کرگذرنے کی طاقت بھی مجھ میں پیدا کردی تھی۔ بالآخر میں نے بھرائی ہوئی سی آواز میں کہا۔

"چنڈال! میں نے اپنی آنکھوں سے تجھے دیکھ لیا کہ تو اس کتے باورچی کو پیار کررہی تھی۔ میں نے تیرے اظہار عشق کا ایک ایک لفظ ان کانوں سے سن لیا ہے"

جو تھوڑا بہت خون میرے بدن میں باقی تھا وہ سب جوش میں میرے دماغ کو چڑھ گیا اور میں چکرا کر اسی جگہ گر گیا۔ وہ آہستہ آہستہ میرے پاس آئی اور مجھے اپنی آغوش میں لینے لگی۔ میں نے اسکے بازو میں کاٹ کھایا۔

"مجھے چھوڑدے! مجھے اپنے ناپاک ہاتھ نہ لگا!" میں نے بڑی مشکل سے کہا۔

میں نے دیکھا کہ اب پو پھٹ رہی تھی، اور دور اُفق میں صبح کے آثار ہویدا تھے۔ میں نے ارادہ کرلیا کہ یہ میری زندگی کا آخری دن ہوگا۔

"تم کس قدر ناسمجھ ہو" اس نے آہستہ سے میرے کان میں کہا۔ "میں ایسا کرنے پر مجبور تھی۔ اگر میں اس طرح اس سے اظہار محبت کرتی تو آج سے ایک ہفتہ پہلے ہی وہ باورچی ہم میں سے کسی ایک کو مار کر کھا چکا ہوتا، اس سے بھوک کی تکلیف کسی طرح برداشت نہ ہوتی تھی۔ میں نے اپنی محبت جتا جتا کر اسے ابتک باز رکھا اور سب کی جان بچائی۔ میں نے اسی طرح اظہار عشق کرکے اس سے اسکی چھری لے لی تھی اور اسے سمندر میں پھینک دیا تھا۔ اس وقت تک اس میں اتنی طاقت تھی کہ اسے استعمال کرسکے۔"

"تم جھوٹ بول رہی ہو" میں نے پھر انتہائی نفرت کے ساتھ کہا۔ گرگس تو خود اس بات کے لئے تیار تھا کہ ہم سب اسے مار کر کھالیں۔"

"ٹھیک ہے۔ لیکن میں نے اپنے بوسوں سے اسکے دل میں بھی زندگی کی محبت پیدا کردی ہے۔"

"ناپاک عورت!"

میں نے اپنے نزدیک خوب ہی گرج کر کہا لیکن یہ آواز صرف اتنی اونچی تھی کہ برابر والا سن سکے

اس نے میرا سر اُٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا تھا۔ اور میں ایک بے بسی کے عالم میں پڑا اسکے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ غصے نے مجھے بیتاب کردیا اور میں مدد کے لئے چلانے لگا۔

"جکس! او جکس!" میں نے بمشکل روتی ہوئی آواز سے پکارا۔

"جکس تمہارے لئے کچھ نہیں کریگا" اس نے چپکے سے میرے کان میں کہا۔ میں اسے بھی اسی طرح اپنی محبت کا غلام بنا چکی ہوں اس کشتی پر جتنے مرد ہیں۔ ان سب کو میں نے اسی طرح ایک ایک دن صبر کرنے کی درخواست کرکے روک رکھا ہے اور وہ سب میری محبت کے بندے ہیں۔"

اتنا کہتے کہتے اس کا ہاتھ جو میری گردن میں پڑا تھا ڈھیلا پڑ گیا اور وہ پیپے کے سہارے اس طرح گر سی گئی کہ جیسے کوئی غش میں ہو۔ میں انتہائی بے بسی کے غصہ سے اسکی بند آنکھوں کو دیکھتا رہا۔

آخر بڑی کوشش سے میں نے کہا کہ "اگر اسوقت مجھ میں ذرا سی بھی جان ہوتی تو تمہیں سمندر کی تہ میں پھینک دیتا۔ تم نے ہم سب کو تباہ کردیا!"

"نہیں میں نے تم سب کی جان بچائی ہے۔ دیکھو اُس طرف دیکھو" اس نے دھیمی آواز سے کہا۔

جس طرف اس نے انگلی سے اشارہ کیا تھا ہم نے اُدھر دیکھا۔ سمندر کی صاف سطح پر صبح کی ہلکی ہلکی روشنی میں ایک جہاز کا بادبان نظر آرہا تھا

"نہیں، میں نے تم سب کی جان بچائی ہے، دیکھو۔ اس طرف دیکھو"

"اے عورت تیری طاقت بے پناہ ہے! تو نہ معلوم کیا کیا کچھ کرسکتی ہے!"

وہ نوجوان لڑکی جس نے اس طرح ہم سب کو مردم خوری سے باز رکھا تھا، پڑی دم توڑ رہی تھی کیونکہ اس نے اتنے دنوں میں روٹی کا ایک نوالہ بھی نہ کھایا تھا۔!!

جہاز ہماری مدد کو آیا۔ لیکن تیس کی بجائے ہم صرف انتیس آدمی اس میں سوار ہوسکے۔ وہ "حفاظت کا فرشتہ" اپنا مقدس کام کرکے جنت کی طرف واپس لوٹ گیا تھا۔
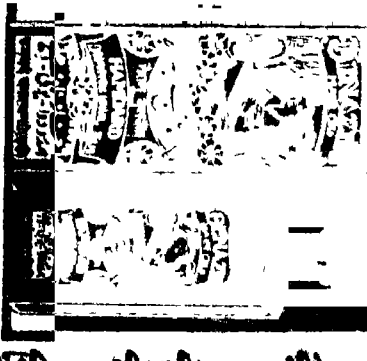
(ترجمہ)

حب سبز (رجسٹرڈ)

از حکیم اکبر حسین صاحب آلہ آبادی

محترم مدیر ہمدرد صحت

السلام علیکم، مزاج مبارک، حب سبز یا ہری گولی کا نسخہ ہمدرد صحت میں اشاعت کی غرض سے بھیج رہا ہوں، میرے پاس متعدد خطوط آچکے ہیں جن میں اس نسخہ کی اشاعت کی خواہش کی گئی ہے۔ یہ گولیاں واقعی تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ہیں۔ اور ابتک لاکھوں مریض اسکو استعمال کر چکے ہیں۔ ناظرین ہمدرد صحت بھی اسکو تیار کر کے فائدہ اٹھائیں، مگر کوئی صاحب ان گولیوں کو حب سبز یا ہری گولی کے نام سے فروخت نہ کریں۔ ورنہ قانونی چارہ جوئی کیجائیگی کیونکہ یہ گولیاں اس نام سے رجسٹرڈ ہیں۔ "اکبر حسین"

نسخہ یہ ہے:- سمندر جھاگ، پھٹکری سفید، شورہ قلمی، نمک سنگ، نوشادر، توتیا سبز، ناخن نیل ایک ایک چھٹانک، گوند ببول ۱۰ تولہ زعفران ڈھائی تولہ، دواؤں کو باریک کرکے آب بوٹی ستیاناسی آدہ سیر، آب برگ نیب سبز ایکپاؤ، آب سرس ایکپاؤ میں کھرل کرکے گولیاں بنالیں اور سایہ میں خشک کرکے رکھ لیں۔ اور دو قطرے پانی لوہے کے برتن میں ڈال کر گولی کو ذرا سا گھسیں اور سلائی سے آنکھ میں لگائیں، صبح اور رات کو سوتے وقت دو مرتبہ استعمال کریں۔ آشوب چشم، رتوندہی، دلوندہی، آنکھ سے پانی جانا، آنکھ کا سرخ رہنا، پلکوں کی خارش، جالہ، پھولا، رو ہے، آنکھ سے کم دکھائی دینا نظر کا کمزور ہو جانا، دور کی چیز نظر نہ آنا وغیرہ وغیرہ کیلئے اکسیر اعظم ہے، میرا دعوےٰ ہو کہ ہری گولی ایکماہ برابر استعمال کرنیسے عینک کی عادت چھوٹ جاتی ہو

سوزاک کے تین مجرب نسخے

از حکیم محمد محفوظ عالم صاحب قریشی، طوق

(۱) ست بہروزہ خشک، طباشیر، دانہ الائچی خورد، کباب چینی جملہ ۱۔ ۱ تولہ، نبات سفید ۲ تولہ، روغن صندل تین تولہ۔ سب ادویہ کو خوب باریک کرلیں، پھر روغن ملالیں۔ خوراک دو یا تین ماشہ صبح و شام ہمراہ لسی خام شیر بز آدھ پاؤ۔

فوائد:- سوزاک کی اکثر حالتوں میں مفید ہوتا ہے، پیپ وغیرہ صاف کرکے مجریٰ بول کو پاک کر دیتا ہے۔

(۲) گل ارمنی، جواکھار، ریوند چینی، کباب چینی، گیر، سنگ جراحت، جملہ ادویہ ایک ایکماشہ، روغن صندل ایک ایک ماشہ میں ملالیں۔ لیکن پہلے ان سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس لیں۔ اسکے بعد شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم خربزہ، شیرہ خار خسک پانی میں نکال کر صاف کرکے شربت بزوری ۲ تولہ ملاکر پی جائیں۔ بوقت صبح۔ **فوائد**:- پرانے سوزاک میں جب خون اور پیپ کا اخراج ہو رہا ہو اور درد و سوزش زیادہ ہو، پیشاب درد و تکلیف سے آئے ان حالات میں اس نسخہ کے استعمال سے میں نے بہترین فوائد دیکھے ہیں۔

(۳) سنگ جراحت، کباب چینی دونوں ہموزن لے کر پیس لیں، خوراک ۲ ماشہ پانی کے ساتھ صبح و شام۔

فوائد سوزاک کے زخم کو صاف اور خشک کرنیکے لئے اکثر مفید ہوا ہے۔

جناب ڈاکٹر جگت نرائن صاحب مراد آباد

حبوب برائے ایام حیض نرکچور، بیخ جمالگوٹہ، پوست چیتا، سونٹھ، بچھ، تربد ہر ایک ۲ تولہ، ہینگ بریاں ۲ تولہ، اچک ۲ تولہ، اجوائن دیسی، اجمود، زیرہ سفید، زیرہ سیاہ، مرچ سیاہ، کشنیز خشک، ہر ایک ۲ ماشہ، جواکھار ۲ تولہ سب دواؤں باریک پیس کر

مراسلات

"ہفتۂ اجمل"

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب، تسلیم۔

مزاج شریف! اجمل ویک کی مفصل رپورٹ عنقریب شائع ہوگی لیکن مختصر رپورٹ ارسال خدمت ہے اسکو اپنے موقر جریدہ میں شائع کرکے شکرگزار فرمائیں!

مجلس مذاکرہ کی تحریک پر مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب کی یاد میں "اجمل ڈے" کی بجائے "اجمل ہفتہ" طبیہ کالج دہلی میں منایا گیا جو نہایت کامیاب اور شاندار رہا۔

۱۶ فروری کی صبح ۱۰ بجے سے کالج کے سالانہ کھیل پانچ بجے تک ہوتے رہے، اور شام کو پنڈال میں امراض متعدیہ پر جناب ڈاکٹر ایس کے سین صاحب نے، ڈاکٹر اگروال صاحب نے امراض چشم پر اور جناب ڈاکٹر برجموہن صاحب شرما نے معالجات پر بہترین تقریریں کیں۔ اس جلسے کی صدارت پنڈت منوہر لال صاحب نے فرمائی۔

۱۷ فروری کو حسب معمول صبح ۱۰ بجے سے شام کے چار بجے تک کھیل ہوتے رہے اور ٹھیک چار بجے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کامرس ممبر اگزیکیٹو کونسل ...... جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ انکے سامنے مکہ بازی ہوئی، اور جناب ڈاکٹر عبدالغنی صاحب قریشی سکریٹری گیمس نے مختصر سالانہ رپورٹ پڑھی جسکے بعد کامیاب طلبار کو اپنے دست مبارک سے انعام تقسیم فرمایا۔ محمد یوسف فاروقی نے چیمپین کا کپ حاصل کیا، آخر میں سکریٹری صاحب نے صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ ختم ہوا۔

شام کو ۸ بجے ہندی وسنسکرت کا مناظمہ ہوا جس کی صدارت پر بہودت شاستری اور اچاریہ چترسین شاستری نے فرمائی رگھونندن شاستری نے اجمل کے متعلق ہندی میں بہترین نظم پڑھی اور انکو ایک تمغہ طلائی مجلس کی جانب سے دیا گیا۔

۱۸ فروری کو صبح ۹ بجے مجلس مذاکرہ طبیہ کالج دہلی کا سالانہ جلسہ آنریبل سید غلام بھیک صاحب نیرنگ ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کی صدارت میں منعقد ہوا، ابتدا میں سکریٹری میر لیاقت علی نے اپنی سالانہ رپورٹ پڑھی۔ بعدازاں طلبا کے درمیان مباحثہ شروع ہوا۔ موضوع حسب ذیل تھا۔ "اس ایوان کی رائے میں بیماریوں کی اور قوی کی کمزوری جدید طرز معاشرت کا نتیجہ ہے" ۔ (موافق ومخالف)

اس مباحثہ میں عبدالمنتقم خان اول آئے۔ اور عبدالاحد و لشیشر ناتھ دوم آئے۔ چنانچہ صاحب صدر نے کامیاب طلبار کو مجلس کی جانب سے تمغہ جات عطا فرمائے اور آخر میں ایک پر مغز تقریر فرمائی جس میں حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کی فیاضی، ایثار، خلوص اور حب وطن کی تعریف کی۔ اور فرمایا کہ جب تک طبیہ کالج موجود ہے اس وقت تک اس خاندان کا احسان تمام دنیا پر باقی رہیگا۔ اس مباحثہ کے جج صاحبان حسب ذیل تھے:۔

جناب ڈاکٹر ایس اے، ہاشمی صاحب ایم بی، بی، ایس ۔ جناب حکیم امیر سنگھ صاحب ممبر بورڈ آف ٹرسٹیز طبیہ کالج دہلی ۔ جناب حکیم فرید احمد صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی ۔ آخر میں صدر مذاکرہ نے صاحب صدر، ججان و حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوگیا۔

۱۸ فروری کو دوپہر کے ۲½ بجے مجلس کی جانب سے دوسرا عام مباحثہ شروع ہوا۔ اس مباحثہ کے صدر آنریبل سر محمد یامین خاں صاحب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی تھے ججوں میں جناب ڈاکٹر سید محمد مجیب صاحب بی اے، آکسن، پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی، و پنڈت ہر نرائن شاستری تھے۔ موضوع حسب ذیل تھا۔ "اس ایوان کی رائے میں مغربی تعلیم ہندوستانی عورتوں کیلئے مفید نہیں" ۔ (موافق ومخالف ۔)

مباحثہ میں حصہ لینے والے طلبار میں مولوی عبدالاحد متعلم طبیہ کالج دہلی اول رہے اور بلبیر سنگھ متعلم طبیہ کالج دہلی دوم رہے آخر میں جناب صدر نے طبیہ کالج کے طلبہ کی اس حیثیت سے تعریف کی کہ وہ طبی مضامین کے علاوہ دوسرے عام مضامین میں بھی کافی معلومات رکھتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ باوجود ہونیکے انعام یہیں کے طلبا نے حاصل کیا۔ صاحب صدر نے کامیاب طلبار کو انعام تقسیم فرمایا۔ اور آخر میں صاحب صدر، ججان و حاضرین کا مجلس مذاکرہ نے شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

۱۹ فروری کو صبح ۱۰ بجے طبیہ کالج کے اولڈ بوائز کا ایک جلسہ زیر صدارت حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور منعقد ہوا۔ متعدد اطبا نے مجلس کے جمود و سکوت پر تقریریں کیں۔ اور متفقہ طور پر عہد کیا کہ اسکے جمود کو جہانتک ہوسکے جلد زائل کیا جائے، چنانچہ اسکے متعلق مختلف تجاویز مرتب کی گئیں حکیم اقبال حسین کے ذمہ اولڈ بوائز کا رسالہ دیا گیا۔

بعد نماز جمعہ جناب بیخود صاحب دہلوی کی صدارت میں مجلس مشاعرہ منعقد کی گئی یہ مشاعرہ ۳ سے ۶ تک براڈکاسٹ کیا گیا۔ اس مجلس میں دہلی و بیرون کے قابل ذکر شعرا حسب ذیل تھے:۔

جناب جوش ملیح آبادی ۔ جناب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر ۔ جناب وحیدالدین صاحب بیخود دہلوی ، جناب آغا شاعر صاحب قزلباش ، جناب صاحب شفیق فتحپوری ۔ جناب بہزاد صاحب لکھنوی ۔ جناب شبیر خاں صاحب توقیر ہاپوڑی ۔ جناب شکیل صاحب رامپوری ۔ جناب ذوالفقار علی خاں ڈائرکٹر ریڈیو اسٹیشن دہلی ، خانصاحب حکیم محمود علیخان صاحب ماہر اکبرآبادی ، جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی ، حکیم آزاد صاحب انصاری حیدرآباد ۔ [illegible] صاحب لاہور ۔

بعد نماز مغرب جناب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر دہلوی کی صدارت میں مجلس مناظمہ و عام مشاعرہ منعقد کیا گیا ۔ ابتدا میں مناظمہ شروع ہوا جس میں [illegible] صاحب مارہروی ، جناب وحیدالدین صاحب بیخود دہلوی نے ججی کے فرائض انجام دئیے ، مناظمہ میں حصہ لینے والوں میں سے مجید احمد تاثیر اول نمبر رہے ۔ مجلس کی جانب سے ایک تمغہ طلائی دیا گیا ۔ بعد ازاں عام مشاعرہ شروع ہوا جو تقریباً ایک بجے شب تک ہوتا رہا ۔ آخر میں صدر مذاکرہ نے صاحب صدر و شعراء حاضرین کا شکریہ ادا کیا ۔ اور جلسہ برخاست ہو گیا ۔

۲۰ فروری سنہ ۱۹۳۷ء کو دس بجے صبح اولڈ بوائز کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب محمد حسن صاحب قرشی منعقد ہوا جس میں یہ طے کیا گیا کہ مجلس کا سکرٹری دہلی میں رہتا ہو ۔ چنانچہ حکیم سید فرید احمد صاحب عباسی کو جنرل سکرٹری ۔ اور حکیم حسین احمد عباسی و پنڈت دیوسنگھ صاحب ٹہل کو جائنٹ سکرٹری مقرر کیا گیا ۔

۲ بجے دوپہر کو اس ویک کا اصل مقصد یعنی جلسہ اجمل ڈے منعقد کیا گیا جس کی صدارت عالیجناب سر عبدالرحیم صاحب صدر اسمبلی نے فرمائی ابتدا میں قرآن کے بعد حکیم محمد حسن صاحب قرشی نے ایک مضمون پڑھا جس کا موضوع "حکیم اجمل خاں صاحب عالم ارواح میں" تھا ۔ یہ مضمون نہایت ہی محنت و جانفشانی سے مرتب تھا جس کو حاضرین نے بہت پسند فرمایا ۔ آپ کے بعد حکیم عبداللہ خاں صاحب نصر پروفیسر طبیہ کالج علیگڈھ نے ایک مختصر تقریر کی کچھ شعراء نے حکیم صاحب مرحوم کے متعلق نظمیں ۔ اور آخر میں جناب صدر نے مناسب الفاظ میں کالج کے ارکان ، پروفیسروں کے کام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ طبیہ کالج دہلی کا کوئی پروپیگنڈہ نہیں ہے اگر اسکو باقاعدہ طور پر ملک میں روشناس کرایا جائے تو اسکی ترقی میں اور چار چاند لگ سکتے ہیں ، نیز مجھ سے جو کچھ بھی اسکی ترقی کے متعلق ہو سکیگا میں کرونگا ۔ آخر میں لالہ سریرام صاحب بیرسٹرایٹ لا جو نیز صدر بورڈ آف ٹرسٹیز طبیہ کالج نے صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا ۔ اور جلسہ برخاست ہو گیا ۔ جلسے میں جس قدر شریک تھے ، انکو پارٹی دی گئی جنکی تعداد سات سو کے قریب تھی ۔

۸ بجے شب کو پنڈال میں مجلس مذاکرہ کی جانب سے ایک عام طبی مجلس مباحثہ منعقد کی گئی جسکی صدارت ڈاکٹر غلام امام صاحب (ایڈنبرا) نے فرمائی اور جناب [illegible]ت اللہ صاحب انصاری ۔ حکیم محمد حسن صاحب قرشی ، اور وید گجانند نے ججی کے فرائض انجام دئیے ، اس مباحثہ کا موضوع حسب ذیل تھا ۔

"اس ایوان کی رائے میں طب قدیم کے ساتھ ایلوپیتھک پڑھانا مفید نہیں" (موافق و مخالف ۔)

جن طلباء نے مباحثہ میں حصہ لیا ان میں سے ملک عنایت اللہ نسیم متعلم طبیہ کالج علیگڈھ اول رہے اور سردار خاں متعلم طبیہ کالج دہلی دوم رہے صاحب صدر نے طلباء کو انعام تقسیم فرمایا ۔ اور مجلس مذاکرہ کے صدر نے ، صاحب صدر ، جج صاحبان و شرکاء کا مجلس کی جانب سے شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہو گیا

۲۱ فروری کو صبح سے شام تک آل انڈیا میوزیکل کنسیٹ منعقد ہوا جس میں صبح کے وقت لالہ سریرام صاحب مالک دہلی کلاتھ مل نے صدارت فرمائی شام کے وقت لالہ شنکر لال صاحب نے صدارت کی یہ جلسہ بھی بہت کامیاب رہا ۔

شب کیوقت مجلس مذاکرہ میڈیکل کی طرف سے سالانہ جلسہ ہوا جس میں حسب ذیل موضوع پر طلباء نے تقریریں کیں ۔

موضوع ۔ برتھ کنٹرول ہندوستان کیلئے مفید ہے یا نہیں ۔

رضوان احمد
صدر مجلس مذاکرہ طبیہ کالج دہلی

بٹالہ میں اطبائے پنجاب کا اجتماع عظیم

یعنی

پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس

پنجاب طبی کانفرنس کے صدر عالیجناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی ، بنذ جنرل سکرٹری اور سکرٹری حکیم فضل محمد صاحب اسسٹنٹ سکرٹری حکیم صاحب زیرک ، ور دیگر اطباء ، کا ممبران طبیہ کمیٹی بٹالہ نے زیر سرکردگی حکیم عصمت اللہ صاحب صدر اور حکیم کرم چند صاحب پوری ، سکرٹری طبیہ کمیٹی بٹالہ

۱۳ فروری ۱۹۳۲ء کو پُرجوش استقبال کیا طعام اور قیام کیلئے ایک عالیشان مکان مجلس حرہ نے وقف کر دیا تھا جس میں آرام کیلئے نہایت پُرتکلف انتظا
دیگر اطبا جالندھر و شاہ پور، سرگودہا، کوئٹہ، لاہور، امرتسر، گوجرانوالہ وغیرہ سے علی الصباح ہی تشریف لے آئے، اور اسی وقت طبی بورڈوں نے جلسہ گا
کو دیکھنا شروع کر دیا۔ یہ کام نہایت اطمینان کیساتھ ۲ ابجے تک جاری رہا، بالآخر طعام و نماز سے فارغ ہو کر جلسہ کا افتتاح کیا گیا۔ جلسہ برائے منڈوہ میں منڈ
منڈوہ حاضرین سے پُر تھا، بلکہ بہت سے اصحاب دروازے کے باہر بیٹھے ہوئے تھے، سب سے پہلے مفصلۂ ذیل امور پر ریزولوشن پاس ہوئے۔

(۱) گورنمنٹ پنجاب اطبا کو ڈاکٹروں جیسے حقوق عطا کرے اور میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں ان کا تقرر عمل میں لائے، یونانی شفا
اور اطبا اور طلبا کو طب یونانی کی ترقی کے لئے وظائف عنایت کرے تاکہ پبلک کو اپنے مطلوب اور محبوب طریق علاج سے فائدہ اُٹھانیکا بہتر موقع مل سکے۔

(۲) ہندوستانی ریاستیں بھی حسب سابق اطبا کے وظائف مقرر کریں۔ یونانی شفاخانے کھولیں۔ اور طلبا کو وظائف دیکر طب یونانی کی رغبت د
یہ طریق علاج ہندوستانیوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔

(۳) پنجاب طبی کانفرنس اپنے حلقے میں سندھ، بلوچستان اور صوبۂ سرحد کو شامل کرکے وہاں کے حکام کو یونانی شفاخانے کھولنے اور اطبا اور طب
بہتر بنانے کے لئے دعوت دیے۔

(۴) علاوہ ازیں یہ تجویز ہوا کہ مملکت ایران، افغانستان، حجاز، عراق عرب، ترکی اور برطانیہ کے افسران بالا کو لکھا جائے کہ وہ ہندوستا
خاص خاص مستند اطبا کو ان ممالک میں پریکٹس کرنے کی اجازت دے اور یہ بھی اعلان کیا گیا کہ فاضل اطبا اپنے مضامین کانفرنس کو بھیجیں تاکہ ترجمہ
کے اخبارات میں شائع کئے جائیں جعلی اسناد فروشی کی مذمت کی گئی، اور گورنمنٹ کو متوجہ کیا گیا۔

حکیم محمد علی صاحب مستند طبیہ کالج دہلی پریکٹشنر امرتسر نے گجرات کے ایک طبی رسالہ کے اشتہارات پڑھکر سنائے اور ثابت کیا کہ کس طرح م
مضامین کے لکھنے اور خریدار بننے بنانے وغیرہ کے صلے میں بڑے بڑے طبی القاب استعمال کئے جا رہے ہیں

۳ بجے سے ۵ بجے تک پبلک اجلاس ہوا جس میں جناب حکیم قاضی عظیم اللہ صاحب پروفیسر طبیہ کالج لاہور نے ضبط تولید یعنی برتھ کنٹرا
مضمون پڑھا جس میں حکیم صاحب موصوف نے معلومات کا دریا بہا دیا۔ اُنہوں نے زمانۂ قبل از تاریخ سے لیکر آجتک تمام اقوام و ممالک کے متعلق د
جو برتھ کنٹرول سے کسی نہ کسی طرح متعلق تھیں وحشی نسلوں سے لیکر مہذب ترین اقوام کے کارنامے مسلمہ مصنفین کے ناموں کیساتھ
پُرمذاق طریق سے پیش کئے اور زمانۂ حاضرہ کے تمام طریقوں پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد مرض ذیابیطس کے مجربات کے تحت میں جنرل سکرٹری نے
کہ میرا مجوزہ کشتہ طلا صبح اور گڑمار بوٹی شام کو استعمال کرنیسے مرض ذیابیطس قطعی جاتا رہتا ہے۔ چنانچہ استعمال میں قدرے اختلاف کیساتھ حکیم عصمت ا
صدر بٹالہ طبیہ کمیٹی نے پرزور تائید کی۔ حکیم غلام قادری نے ذیابیطس اور خنازیر کے دو نسخہ جات جو انکے طبی بورڈ کے آزمودہ اور مجرب تھے نہایت ف
حکیم عبدالرحیم صاحب زبدۃ الحکما صدر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی جالندھر کی اجازت سے پیش کئے۔ حکیم محمد ہاشم صاحب نے علمی معلومات سے پبلک کو مالا مال
قاضی عظیم اللہ صاحب نے حکیم محمد جان صاحب امرتسری کی طرف سے ضبط تولید کا عجیب و غریب اور مجرب نسخہ پیش کیا۔ یہ تمام نسخہ جات پنجاب
کی ہفت سالہ رپورٹ اور مجربات میں دیئے جائینگے جو عنقریب شائع ہو جائیگی۔

اسکے بعد حکیم محبوب عالم صاحب نے حاضرین کی طرف سے حکیم عصمت اللہ صاحب صدر، حکیم کرم چند صاحب پوری سکرٹری اور دیگر ممبران ا
بٹالہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور مالک مکان کا بھی جنہوں نے منڈوہ کا عالیشان مکان کانفرنس کو استعمال کیلئے دیا

زبدۃ الحکما، حکیم محمد فضل، جنرل سکرٹری، پنجاب طبی کانفرنس، لاہور

طبی سند فروشی

مکرمی ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ از راہ کرم ذیل کا مضمون پبلک اور فن طب کی بہتری کے لئے اپنے موقر جریدہ کی اشاعت اولین میں شائع فرما کر مشکور
سند فروشی کا مرض عام طور پر پھیل رہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ پبلک اطبا اور جمہور کی واقفیت کیلئے چند حقائق بیان کر دوں تاکہ لوگ غ

سند فروشی کے طریقے :- آجکل سند فروشی کے کئی طریقے رائج ہیں :-

(۱) بعض تو کھلم کھلا دس پانچ روپے لیکر کوئی سی سند بھیج دیتے ہیں۔

(۲) بعض حضرات روپے آنے پر کوئی پرچہ سوالات بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا جواب اپنے مکان پر لکھکر بھیجدیں اور جواب آنے پر پاس کر کے سند بھیجدیتے ہیں۔

(۳) بعض حضرات نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ اگر آپ کوئی کتاب یا رسالہ خریدلیں تو اسکے ہمراہ سند بھیجدی جائیگی۔

(۴) بعض حضرات نے برائے نام مدارس جاری کر رکھے ہیں، اگر طلبہ وہاں جاتے ہیں۔ چند روز میں قیمت لیکر سند دیجاتی ہے۔

اسناد کی وقعت :۔ ان اسناد کی حکومت کی نظروں میں کوئی وقعت نہیں ہے چنانچہ حکومت پنجاب نے ایک دفعہ اعلان بھی کیا تھا پبلک میں بھی ان سندوں کی کوئی عزت نہیں ہے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ پبلک کے بعض افراد غلط فہمی میں آجائیں تو یہ گویا فریب دہی ہے۔

اسناد کی وقعت :۔ البتہ اس قسم کی سندات سراسر خطرناک ہیں۔ جعلی اسناد لینے والے طبیب یا دید یا ڈاکٹر پر ہر مریض فریب دہی کا مقدمہ چلا سکتا ہے، کیونکہ اس قسم کی سند استعمال کرنے والے معالج کی نسبت مریض کو خیال ہوتا ہے کہ وہ کسی باقاعدہ مدرسہ کا سند یافتہ ہے اور اس دھوکہ سے اگر وہ اس سے علاج کراتا ہے اب اگر اسے فائدہ نہ ہو تو وہ فوراً پولس میں رپورٹ کرسکتا ہے کہ میں نے دھوکہ میں فلاں طبیب سے علاج کرایا اس قسم کا ... لاہور میں ایک صاحب راقم پر ہوا تھا جس نے جعلی سند استعمال کی تھی۔

بغیر سند کے :۔ جو لوگ اسناد کے بغیر ہیں وہ ان لوگوں سے بدرجہا اچھے ہیں کیونکہ ان پر فریب دہی کے مقدمات نہیں چل سکتے اسلئے ... اسناد حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ اس طرح ہر وقت خطرہ کی تلوار آپ کے سر پر آویزاں ہوگی۔

رجسٹریشن :۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری سندیں گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ ہیں۔ اس سے بھی طبیب دھوکہ کھاتے ہیں۔ رجسٹری سے یہ منشا ... ہوتا کہ حکومت ان کو اجازت دے رہی ہے یا انکو تسلیم کرتی ہے۔ بلکہ رجسٹری سے یہ مراد ہے کہ عدالت اس امر کی شاہد ہو جاتی ہے کہ فلاں شخص نے آج ... نام رکھا ہے جس چیز کو آپ چاہیں رجسٹری کرالیں۔ اسمیں حکومت کی اجازت یا سرپرستی کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

سند فروشی کے نقصان :۔ سند فروشی سے فن جس قدر نقصان عظیم پہنچ رہا ہے وہ ظاہر ہے، اس طرح وہ نا اہل ... دے کر مریضوں کا علاج شروع کر دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ علاج معالجہ میں زندگی اور موت کا سوال ہوتا ہے، اس طرح سند فروش حضرات دنیا میں ... ت پیدا کر کے دنیا میں اور آخرت میں اپنے لئے ہلاکت کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔

سند فروشوں پر مقدمات :۔ سند فروشوں پر آسانی سے مقدمات قائم کئے جاسکتے ہیں۔ اس کیلئے جہاں کہیں سند فروش ... رہ ہو وہاں کے صاحب ڈپٹی کمشنر اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اطلاع دینی چاہیئے کہ فلاں صاحب سند فروشی کر رہے ہیں۔ اور اس طرح فریب دہی ... علاوہ جمہور کی صحت و زندگی کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ اس طرح حکومت کی طرف سے مقدمہ قائم ہو سکتا ہے۔

جو اصحاب ان لوگوں سے اسناد لیں۔ وہ بھی ان پر فریب دہی کا مقدمہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سندیں اس خیال سے لی اور دی جاتی ہیں کہ ان کی ... وقعت ہو، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

سند لینے والے حضرات :۔ جعلی سند لینے والے اصحاب پر بھی مقدمات قائم ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ بھی لوگوں کو دھوکہ دینے ... شریک ہیں۔ اسلئے جن اطباء نے کسی جعلی سند فروش ادارہ سے سند لی ہو وہ اسے واپس کر دیں۔ اور اگر وہ قیمت واپس نہ کرے تو اس ادارہ پر فریب دہی کا ... مہ کرسکتے ہیں یا حکومت کو رپورٹ کریں، اگر طبیب صاحب، وید اور دیگر خواہان طب مجھے اس قسم کے سند فروش اصحاب کے پتے دیں تو میں ان کے نام حکومت ... پاس کارروائی کیلئے بھیج دونگا۔

احقر العباد، صاحبزادہ حکیم ڈاکٹر محمد مسعود، زیرک لاہور

جامعہ طبیہ دہلی میں مجلس مذاکرہ نائٹ کلاسیز کی تشکیل

جامعہ طبیہ دہلی میں جس طرح دن کو تعلیم ہوتی ہے، اسی طرح باقاعدہ رات کو تعلیم دیجاتی ہے، بانیان جامعہ طبیہ نے ان لوگوں کیلئے جو ملازم پیشہ ہیں یا کاروبار کرتے ہیں اور دن میں علم طب حاصل نہیں کرسکتے اور علم طب کا شوق رکھتے وباقاعدہ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انکے لئے نائٹ کلاسیز قائم کی ہیں نائٹ

کالج سنگ طلبا کا جلسہ برائے تشکیل مجلس مذاکرہ نائٹ کلاسیز بتاریخ یکم فروری ۱۹۵۳ء بروز دوشنبہ بوقت ۸ بجے شب زیر صدارت عالیجناب حضرت علامہ حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب منعقد ہوا۔ جناب صدر نے طب قدیم اور طب جدید پر مختصر اور نہایت جامع تقریر فرمائی ۔ اسکے بعد حسب ایجنڈا عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ منتخب شدہ اشخاص کے نام حسب ذیل ہیں۔

حضرت علامہ حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب قبلہ، صدر ۔ حافظ سید جمیل میاں صاحب قادری دہلوی، جنرل سکریٹری، منشی ماشاء اللہ صاحب جوائنٹ سکریٹری، بابو بخشاور لال صاحب گپتا۔ خزانچی۔

جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ نیز قرار پایا کہ جلسہ کی کاروائی طبی جرائد کو بھیجدی جائے۔

مرسلہ:۔ سید آل مجتبیٰ رضوی، ناظم جامعہ طبیہ، قرول باغ، دہلی

بقیہ مضمون مجربات صفحہ ۲۶ پر

جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام دونو وقت ایک ایک گولی پانی کیساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد حیض کے دنوں میں ضروری احتیاطوں پر عمل نہ کرنے سے بعض اوقات عورتوں کو معلوم ہوتا ہے کہ انکے جسم میں ایک گولا سا پیدا ہو رہا ہے۔ یہ گولیاں اسی شکایت کے لئے ہیں۔ اور اس تکلیف دینے والے مرض کو رفع کردیتی ہیں۔

جناب حکیم ایس محمد محسن علیخاں صاحب زیدی حاذق الحکما

سفوف جریان ثعلب مصری ایکتولہ، آرد سنگھاڑا ایکتولہ، موصلی سفید ایکتولہ، تخم فرنجمشک ایکتولہ، دانہ ہیل خورد ۶ ماشہ، ریج بند ۶ ماشہ، ستاور ۹ ماشہ، مغز تخم اوٹنگن نو ماشہ، شقاقل مصری ۹ ماشہ، دارچینی ۶ ماشہ، خارخسک ۱۱ ماشہ، کہربائے شمعی ۶ ماشہ، تودری سفید ایکتولہ، بہمن سفید ۶ ماشہ، سیوس اسپغول ۶ ماشہ، مغز بادام شیریں ایکتولہ، مغز تخم خربوزہ ایکتولہ، مغز پستہ ایکتولہ، نبات سفید پانچتولہ حسب دستور سفوف بنائیں۔ خوراک ۹ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ۔

فوائد:۔ جریان اور سرعت کے لئے بہت مفید ہے احتلام کی شکایت دور کرتا ہے۔

جناب حکیم و ڈاکٹر مہاراج کرشن صاحب بھاٹیہ

اکسیر ککرہ سرمہ سیاہ، کانچ سبز، لونگ، سونا مکھی، روپا مکھی، زنگار، سمندر جھاگ، پھٹکری سفید، ہیل سونا، ہیل چاندی ہر ایک تین تین ماشہ، زعفران، افیون، ہر ایک دو ماشہ، پھول جست یا ولایتی زنک اوکسائڈ ۵ تولہ۔ بورک ایسڈ دو تولہ۔ ایکری فلاورین ایکماشہ سب کو ملالیں اور خوب کھرل کرکے سرمہ بنالیں۔ ترکیب استعمال صبح و شام دونوں وقت دو دو سلائیاں آنکھوں میں لگائیں یا احتیاط سے تھوڑا سا سرمہ آنکھ میں ڈالیں

فوائد:۔ مندرجہ بالا دوا ککروں کے لئے سو فیصدی مجرب ہے، ہزاروں مریضوں پر اسے آزمایا اور فوائد میں تیر بہدف پایا۔ پڑبال سے ٹپکنے لگے۔ اس لاجواب اکسیر صفت دوائی سے جاتے رہتے ہیں۔ کوئی ڈاکٹری دوا اس دوا کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

اکسیر گوشت خورہ منتھل (ست پودینہ) ۶ گرین، تھائیمول (ست اجوائن) ۶ گرین، کیمفر (کافور) ۴ اگرین۔ ٹنکچر آیوڈین ریکٹی فائڈ ایک ڈرام ٹنکچر مرّ ۲ ڈرام، آئل یوکلپٹس ۵ منم، آئل منتھا پیپ (روغن پودینہ) ۳۵ منم۔ ایسڈ کاربالک ۵ منم، کریازوٹ ۵ منم۔ سب کو ملالیں۔

ترکیب استعمال:۔ مسوڑھوں پر دن میں تین مرتبہ روئی کے پھویہ سے لگائیں۔

فوائد:۔ یہ دوا مسوڑھوں سے خون آنیکو بند کرتی ہے۔ منہ سے بدبو جاتی رہتی ہے ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہوجاتے ہیں۔ غرضیکہ یہ دوائی پائیوریا وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔

جوابات

عوارضات بد :- آپ ڈاکٹر بوس لیبوریٹری کی تیارکردہ ایگزر دائیٹو گلیسر وفاس استعمال کیجئے، تقریباً تمام انگریزی دوا فروشوں سے مل سکیگی۔ ترکیب استعمال ان کے ہمراہ ملیگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) مار سیاہ قیمہ کردہ ایک عدد۔ سانڈہ دو عدد، ریگماہی دو عدد، فراطین سرخ تازہ ۱۰ تولہ۔ جونک (علق) ۲۰ عدد، عنکبوت کلاں ۲ عدد، بیر بہوٹی ۳ تولہ، گنگنی دو تولہ، کنجشک نر خانگی ۳ عدد، ہڑتال طبقی ۲ ماشہ، سم الفار نیلگوں ۳ ماشہ، اسٹرکنیا دجوہر کچلہ) ایکماشہ شنگرف دو ماشہ، سیماب ایک تولہ، تمام اجزا کو باریک کر کے ہانڈی میں بھریں اور ہانڈی کے پیندے میں سوراخ کر کے روغن حاصل کریں اور بہار تی طلاء کر کے بنگلہ پان نیم گرم باندھیں۔ تین روز یا زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ میں قوت عود کر آئیگی۔ **نوٹ** :- اگر آپ خود نہ تیار کر سکیں تو کسی مقامی دوا ساز سے بنوالیں۔ اور حسب ذیل نسخہ داخلی طور سے استعمال کریں۔

آرد مغز تخم سرس، مغز تخم تمر ہندی بریاں مقشر، موصلی سفید، موصلی سیاہ، ست گلو اصلی، طباشیر، اسگند ناگوری، گوند سہجنہ، گوند ڈھاک، خولنجان، ستاور، بہمن سفید، شقاقل مصری، موصلی سینبھل، موچرس، سمندر سوکھ، مصطگی رومی، بر ہنڈی ہر ایک چھ ماشہ، مصری ہموزن ادویہ، خوراک نو ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حضرت! مکمل علاج سے بیک وقت اطلاع تو ناممکن ہے تاہم آپ کے لئے مناسب و مفید مشورہ یہ ہو کہ توبہ پر استقلال سے قائم رہیں اور فحش خیالات و بیہودہ حرکات نیز نالائق احباب سے کنارہ کشی اختیار فرمائیں مسلمان ہوں تو نماز و تلاوت قرآن کے پابند ہو جائیں۔ اسکے بعد یہ نسخہ استعمال فرمائیں۔

نسخہ :- اسگند ناگوری، کنجد سفید مقشر، ست سلاجیت اصلی، ست گلو اصلی، تخم جرجیر، خارخسک بہ شیر گاؤ پروردہ، بہمن سفید، بہمن سرخ، تخم سروالی، کرکس، موصلی سفید، موصلی سیاہ، تودری زرد، تودری سرخ، ثعلب مصری، شقاقل مصری، ستاور، بیج بند، تخم اوٹنگن۔ لسان العصافیر، تخم تالمکھانہ دریائی، دارچینی، دار فلفل، سمندر سوکھ، میدہ لکڑی سب ادویہ چھ چھ ماشہ، تخم تمر ہندی مقشر، مغز بادام شیریں مقشر، مغز اخروٹ، مغز کدوئے شیریں، مغز تخم خربزہ، مغز تخم خیارین، مغز تخم تربز، مغز تخم پیٹھا، خشخاش سفید ہر ایک ایک تولہ، سبوس اسپغول ۵ تولہ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور نو ماشہ تا ایک تولہ ہمراہ شیر گاؤ خالص نیم گرم ایکبار وقت صبح کھایا کریں۔ قابض ثقیل نفاخ غذاؤں سے پرہیز، شیریں تازہ میوہ جات، سبزی ترکاریاں، تازہ شیریں دہی، چکی کے پسے ہوئے موٹے آٹے کی پتلی پتلی چپاتیاں وغیرہ کھایا کریں، کم از کم ۲۰ یوم استعمال کر کے مطلع کیجئے گا تو دیگر خارجی تدابیر کی طرف توجہ کیجائیگی ورنہ اگر اس طرف جلدی کی گئی تو بجائے فائدہ کے نقصان عظیم ہوگا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی کوٹلور)

(د) تھر تھکوں یا ایک آدہ نسخہ سے کام نہیں چلیگا، بلکہ مکمل اور اصولی علاج سے پوری صحت ہوگی۔ آپ "سیال مسکن" "حب اسرار" اور "طلاء اسرار" کے نسخے تیار کر کے حسب قاعدہ استعمال کریں۔ ان ادویہ کے نسخے ہمدرد صحت کی کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکے ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) رات کو سوتے وقت سبوس اسپغول ۶ ماشہ دودہ کیساتھ کھائیں، قبض اور احتلام کی شکایت رفع ہو جائیگی اور ہمدرد دواخانہ سے طلاء الماس منگا کر استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) اگر آپ مکمل صحت چاہتے ہیں تو معجون جالینوس غذدی اور طلاء جالینوس استعمال کریں۔ ان دونوں کے نسخے ہمدرد صحت کے شباب نمبر میں شائع ہو چکے ہیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

سوزاک و آتشک شوہر اور بیوی دونوں کو سلف آرسینول کے انجکشن لگوانے چاہئیں۔ آتشک کا مادہ خون سے دور کرنیکے لئے اور بھی بہت سے انجکشن ہیں اور سب بہت مفید ہیں۔ سلف آرسینول کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بالکل بیضرر چیز ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) طباشیر، گندھک آملہ سار، مغز خیارین ہر ایک ۲ ماشہ، خرفہ سیاہ سوا دو ماشہ، گلنار فارسی ۶ رتی، کتیرا، صمغ عربی، مامیران چینی ہر ایک چھ رتی، زرشک، بہدانہ ایک ایک ماشہ، افیون ایکماشہ، کشتہ سنگ جراحت ۳ ماشہ، کشتہ اثمد ۳ ماشہ، شکر سفید ہموزن ادویہ باریک کر کے شکر ملالیں۔ خوراک ۶ ماشہ صبح چھ ماشہ شام کو پاؤ بھر دودہ کی لسی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ حسب خلط منضج پلا کر دونوں کا بذریعہ مطبوخ ہفت روزہ تنقیہ کرائیں اور تا استعمال ادویہ کمال صحت دونوں کو علیحدہ علیحدہ رکھیں اور تنقیہ کے بعد استعمال کرنیکے نسخہ جات مجھ سے براہ راست طلب فرمالیں۔ بخیال طوالت درج نہیں کئے گئے (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) اول منضج کے بعد مطبوخ ہفت روز استعمال کریں۔ اسکے بعد کوئی مصفی دوا کچھ عرصہ تک استعمال کرتے رہیئے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) ہڑ، بہیڑہ، آملہ، ? سفید، رسوت، برگ حنا ہر ایک پانچ تولہ، سب چیزوں کو نیکوفتہ کر کے ۳ سیر پانی میں بھگودیں اور دو دن کے بعد جوش دیکر جب ۲ بوتل پانی رہ جائے تو چھان لیں اور پچکاری کریں، اور گندھک مصفے دو تولہ جل نیم بوٹی کے پانی میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں صبح کو نہار منہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ انشاء اللہ سوزاک و آتشک دونوں شکایتوں کے لئے یہ نسخے مفید ہونگے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) آپ صبح و شام دونوں وقت معجون مصفی خاص ۶ ماشہ ہمراہ عرق خارخسک ۱۰ تولہ استعمال کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ز) آپ صبح و شام دونوں وقت معجون چوبچینی ایک تولہ ہمراہ عرق گذر ۱۰ تولہ استعمال کریں، اور ست سلاجیت ایک ماشہ رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھا لیا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(ح) برگ چنبیلی تازہ ایک تولہ پیالہ بھر پانی میں بھگوویں۔ اور حلی الصباح مصری ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم محمد آل عباس)

(ط) پہلے منضج کے بعد مطبوخ ہفت روزہ استعمال کریں، اسکے بعد معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کچھ عرصہ تک استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم

۱۴۲ **داد** :- بواسیر کے لئے مندرجہ ذیل پڑیاں کھلائیے۔

سلفر سبلی میٹ ۲۰ گرین ۔ کریم آف ٹارٹار، ۲۰ گرین ۔ ملاکر ایک پڑیہ بنالیں ۔ روزانہ ایسی تین پڑیاں کھلائیں ۔ مسوں پر لگانے کے لئے بہت ہی مفید دوا ہے ۔ داد کے لئے کسی انگریزی دوا فروش سے ریڈ آئنٹ منٹ لے لیجئے، اور روزانہ اس مرہم کی مالش داد پر کیا کیجئے، مرہم اور مالش دیر تک کیجئے ۔ اگر چند روز کے استعمال سے کچھ باریک باریک دانے نکل آئیں تو دو چار روز کے لئے مرہم کا استعمال بند کردیا جائے ۔ (ڈاکٹر

(ب) پوست ریٹھہ کو باریک کرکے پانی کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح ایک شام کو دو تولہ مکھن میں رکھکر نگل لیا کریں اور برحسب ذیل مرہم بناکر لگائیں ۔ **نسخہ** گندھک آملہ سار ایکتولہ، گندھک ڈنڈا ایکتولہ، توتیا چار ماشہ، پارہ تین ماشہ، چاروں چیزوں کو کھرل کر کے تین چھٹانک گائے کے گھی میں دواؤں کو ملاکر خوب کھرل کریں اور کھلے منہ کی شیشی میں رکھیں ۔ یہی مرہم بواسیری مسوں پر لگائیں اور یہی مرہم انشاءاللہ تعالیٰ امراض بالا سے نجات حاصل ہوگی ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) گوگل مصفیٰ ۹ ماشہ، رسوت مصفیٰ ۹ ماشہ، پوست ہلیلہ زرد نو ماشہ، مغز تخم نیم ۹ ماشہ، مغز تخم بکائن ۹ ماشہ باریک کوٹ چھان لیں اور عرق ... سے تین مرتبہ کھرل کریں۔ بعد ازاں مویز منقیٰ ۱۰ تولہ ملاکر ایک پہر کامل کوٹیں اور کنار دشتی کے برابر گولیاں بنائیں ۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام پانچ تولہ دیں ۔ مستے کی تکلیف زیادہ ہو تو نسخہ براہِ راست طلب فرمالیں ۔ اور داد کے لئے خشخاش، پنواڑ کے بیج نوشادر کتھ ہموزن لے کر لیموں نہایت باریک حل کرلیں، جب شل رنگ کے ہو جائے اور کسی دوا کا ذرہ محسوس ہو تو حل کرتے کرتے اتنا خشک کرلیں کہ نرم گولی بن سکے۔ صبح اور نیم کے پتوں کے جوش دئے ہوئے پانی سے داد کو خوب دھوئیں اور چند قطرے آب لیموں کے صاف سل پر ڈال کر دو منٹ یا گولی گھسیں اور دو ایک منٹ میں لیپ خشک ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ میں انشاءاللہ کامیابی ہوگی ۔ اور ہمدرد دواخانہ دہلی سے جوارش بسباسہ منگوا کر دونوں وقت سات ماشے عرق بادیان ۲ تولہ کیساتھ کھائیں ۔ ثقیل، قابض، سوداوی اغذیہ سے پرہیز ضروری ہے ۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) داد کیلئے روغن چوب شیشم بذریعہ پتال جنتر نکال کر مقام داد پر لگائیں ۔ ایک دو دفعہ کے عمل سے داد تو ہمیشہ کے لئے کافور ہو جائیگے، بواسیر قائم النار مسوں پر لگایا کریں ۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے تمام مسے جڑ سے دور ہو جائینگے، اور نمک بواسیری بوٹی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد شرطیہ صحت ہوگی ۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) ہمدرد دواخانہ سے پاک صابون طلب کرکے دادوں پر مل کر چھوڑ دیجئے ۔ تین چار گھنٹے کے بعد دھو ڈالئے یا فائل لگا کر چھوڑ دیں ۔ اور د غسل کریں ۔ (حکیم آغا مصفت علی)

۱۴۳ **ورم وغیرہ** :- مریضہ کو غالباً قلب کا کوئی مرض ہے ۔ بغیر دیکھے یقین کیساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا کسی مقامی ڈاکٹر کے مشورے سے ... استعمال کیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عصارہ زرشک، مغز تخم خیارین، مغز تخم خربزہ ہر ایک ساڑھے سات ماشہ، گل سرخ، ترنجبین ہر ایک پونے دو تولہ، تخم کشوث طباشیر، تخم کاسنی، مصطگی، غافث، مجیٹھ، لک مغسول، ریوند چینی، کہربا، دم الاخوین، ہر ایک سات ماشہ، زعفران پونے دو ماشہ کوٹ چھان کے پانی میں گوندھ کر دو دو ماشہ کے قرص تیار کریں، اور صبح و شام دونوں وقت ایک ایک قرص پاؤ بھر عرق کوہ کیساتھ استعمال کرائیں ۔ ... کی مالش کریں ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جدوار ۶ ماشہ، میدہ لکڑی ۶ ماشہ، صبر زرد ایک تولہ، کالی زیری نو ماشہ، گل منڈولیا ایکتولہ، زنجبیل ایکتولہ فلفل سیاہ پانچ دانہ، گل مکو کے پانی میں پیس کر ورم کی جگہوں پر نیم گرم لیپ کیا کریں روزانہ ایک بار ۔ اور معجون راح المومنین کھلا کر گل زوفا ۳ ماشہ، گل گاؤزبان ۳ ۵ ماشہ، ریشہ برگد ۳ ماشہ، خشخاش سفید ۴ ماشہ، حب الآس ۳ ماشہ پانی میں جوش دیکر مل کر چھان لیں، اور شربت انجبار دو تولہ ملاکر پلا دیں بوقت شام، سینہ پر روغن بادام اور روغن بنفشہ ہموزن ملاکر مالش کریں ۔ پرہیز مناسبہ و اغذیہ لائقہ ضروری ہیں ۔ معجون کا نسخہ کتابوں تلاش کر لیجئے ۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) برگ مرچ سرخ ۲۰ عدد، نوشادر تین ماشہ، نمک خوردنی ایکماشہ، سب کو خوب باریک پیس کر ایک پاؤ پانی ملاکر کپڑے میں چھان لیں پلایا کریں ۔ زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ میں آرام ہوگا ۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپ پاؤں کے ورم پر روغن دیودار کی مالش کریں اور لعوق کتاں ایکتولہ، ہمراہ شربت نرباد رس دو تولہ عرق شیر تین تولہ عرق استعمال کریں ۔ (حکیم شمس الحق خاں)

۱۴۴ **اسہال وغیرہ** :- مرض میں کافی پیچیدگیاں پیدا ہو چکی ہیں ۔ دیکھے بغیر کوئی ایک نسخہ نہیں لکھا جاسکتا کسی لائق اور ہوشیار طبیب سے علاج کرائیے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک عدد مویز منقیٰ میں نصف رتی ہیرا ہینگ رکھکر علی الصباح نگلوا دیں ۔ اوپر سے دو گھونٹ نیم گرم پانی پلائیں ۔ اسیطرح ... کرائیں ۔ اور یہ نسخہ بنوا کر دونوں وقت غذا کے بعد دیں ۔ **نسخہ** گل مدار دو حصہ، ساتوں نمک ایک ایک حصہ باریک کرکے آب لیموں چنے کے برابر گولیاں بنائیں، اور دو دو گولیاں دونوں وقت غذا کے بعد دیں ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

روغن جمائی میں لگائیے تیل نفاخ اغذیہ سے پرہیز ضروری ہے ۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

پیس کر ورم پر لگائیں اور نوشادر ۳ رتی ہمراہ عرق بر نجاسف ۲ تولہ صبح اور شام دونوں وقت پلائیں (حکیم شمس الحق خان)

سکتے ہیں جن کے استعمال سے کسی جگہ کے گرے ہوئے بال پھر اُگ آئیں کوئی اچھا تیل لیکر استعمال کرلیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد برلوی)

بال نکل آئینگے ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

اور روغن کنجد ہموزن ملا کر ملا کریں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا ۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) روغن بندی بیضہ مرغ میں رکھ کر براده ہاتھی دانت اور رسوت مصفیٰ ہموزن ملا کر لگایا کریں ۔ بال پیدا ہو جائینگے ۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) براده ہاتھی دانت سوختہ اور جوان آدمی کے کالے بال ہر ایک تین تین ماشہ بچھکنی بوٹی سوختہ تینوں چیزوں کو روغن بندی بیضہ مرغ میں اچھی طرح کھرل کرکے لیپ کریں ۔

(و) آپ زندہ جونک دو تولہ لیکر چھٹانک بھر روغن کنجد میں جلائیں ۔ اسکے بعد صاف کرکے رات کو سوتے وقت بال خورہ پر لگائیں ۔ (حکیم احسان الحق خان)

۱۰ ڈاڑھ کا درد ۔ اگر ڈاڑھیں گل گئی ہیں تو نکلوا دیجئے ۔ غالباً یہ ڈاڑھیں کچی ہونگی اور یوں بھی چند روز میں گر کر انکی جگہ پکی ڈاڑھیں نکل آئیں گی ۔ اگر پکی ڈاڑھیں نکل چکی ہیں تو بہتر یہی ہے کہ ہوشیار دندان ساز کو دکھا لیجئے ممکن ہے کہ ان میں مصالحہ بھر دیا جائے ، اور وہ محفوظ ہو جائیں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد برلوی)

(ب) ناگر موتھہ ، گلنار ، اکرخام سوختہ ، شب یمانی ہموزن باریک کرکے ملالیں ۔ اور مثل منجن کے استعمال کرائیں ۔ اور ایک گھنٹہ بعد تک نہ کلی کریں اور نہ کچھ کھائیں (حکیم اکبر حسین)

(ج) معائنہ کی ضرورت ہے ۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) دونوں ڈاڑھیں نکلوا دیں ۔ یہی بہترین علاج ہے ۔ بعد میں دوسری ڈاڑھیں پیدا ہو جائینگی ۔ آئندہ صفائی دندان کا خیال رکھیں ۔ حکیم ہمایوں)

(ہ) مقام درد پر عاقر قرحا پیس کر لگائیے ، اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو کسی مقامی ماہر امراض دندان کو دکھائیے (حکیم احسان الحق خان)

۱۱ سیلان الرحم ۔ یہ کم سنی کی شادی کا نتیجہ ہے ہمارے ملک میں ہزاروں بچیوں کی صحت اس قبیح رسم کی نذر ہوتی رہتی ہے ، آپ مریضہ کو کچھ عرصہ تک سیرپ ہیمو ہپ یا ڈبلیو ایکسٹریکٹ استعمال کرائیے ۔ غذا بھی ایسی دیجئے جو کافی طاقت بخش ہو ۔ (ڈاکٹر سعید احمد برلوی)

(ب) صبح و شام دونوں وقت چار چار ماشہ خمیرہ مروارید استعمال کرائیے ۔ غذا کے بعد چھ چھ ماشہ دونوں وقت جوارش کمونی دیجئے ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کشتہ مرجان جواہر والا ایک رتی خمیرہ گاؤ زبان عنبری ۶ ماشہ میں ملا کر صبح و شام کھلایا کریں (حکیم ہمایوں)

(د) اصولی علاج ہوا نہیں تو کیا خاک فائدہ ہو ۔ مریضہ کے رحم کا ہوشیار دایہ یا قابلہ سے معائنہ کرا کر ورم رحم وغیرہ کی صحیح تشخیص نیز مکمل حالات سے مجھکو براہ راست مطلع کریں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ مریضہ شفایاب اور دولت اولاد سے بہرہ ور ہو جائیگی ۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ہ) صدف صادق ، دارچینی ، ثعلب مصری ہر ایک ایک تولہ مصری ہموزن ملا کر سفوف بنالیں اور ۶ ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ نہار منہ استعمال کریں (حکیم آغا منصب علی)

(و) آپ مریضہ کو صبح اور شام دونوں وقت معجون سپاری پاک ۹ ماشہ ہمراہ شربت دندان فیل ۳ تولہ استعمال کریں دوران استعمال میں غذائے لطیف دیں (حکیم احسان الحق خان)

(ز) مندرجہ ذیل نسخہ مریضہ کیلئے نہایت مفید ہوگا ۔ نسخہ : کشتہ مرجان سادہ ، اقاقیا ، ست گلو ، ثعلب مصری ، موصلی سفید ، تخم لجونتی ، حب الآس ، بیخ انجبار ، براده دندان فیل ، مصری ہموزن ادویہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور صبح و شام تین ماشہ گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کرائیں (حکیم شمس الحق خان)

۱۲ خونی بواسیر ۔ جواب نمبر ۱۴۲ دیکھئے ، مریض کو وہی پڑیاں اور مرہم استعمال کرائیے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد برلوی)

(ب) مغز تخم سرس سائیدہ علی الصباح چار ماشہ باسی پانی کیساتھ پھانک لیں ۔ اسیطرح دونوں وقت استعمال کریں اور مسوں پر مرہم جواب نمبر ۱۴۲ بناکر استعمال کرلیجئے ، خداوند عالم اپنا فضل و کرم کریگا ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) گل ہار سنگھار ۱۰ ماشہ فلفل گرد ۱۰ ماشہ ، برگ زائد الفکر (کھنگ) ۱۰ ماشہ باریک پیس کر دو خوراک کرکے صبح و شام پانی کے ہمراہ دیں مجرب ہے پرہیز مناسب (حکیم محفوظ عالم)

(د) نمک بواسیری بوٹی دو ماشہ جوارش جالینوس ۶ ماشہ میں ملا کر صبح و شام کھایا کریں ۔ اور مسوں پر روغن نوشادر قائم النار لگایا کریں ۔ انشاء اللہ دو ہفتہ میں بالکل صحت ہوگی ۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) تخم ریٹھہ سیاہ کا چھلکا دور کرکے مغز نکال لیں اور کھرل میں پیس کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں ۔ ان گولیوں میں سے ایک گولی صبح کو نہار منہ پانی کے ساتھ استعمال کریں ۔ اور چند گولیاں کلتھی کے پانی میں گھسکر مسوں پر لگائیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) گیرو سائیدہ ایک ماشہ ، سنگ جراحت ۱ ماشہ ، کشتہ مرجان ۳ رتی ، کشتہ صدف چار رتی ، دو خوراکیں بنا کر صبح شام پانی کیساتھ پھانکیں ۔ اور رال دو تولہ ، افیون تولہ مسکہ گاؤ پانچ تولہ میں ملا کر مسوں پر لگائیں ۔ اور تین چار امرود روز کھا لیا کریں (حکیم جگت نرائن مراد آبادی)

۱۳ (صرع) مرگی ایسا مرض نہیں ہے جو بہت آسانی سے دور ہو جائے ایک عرصہ تک بہت باقاعدہ علاج کی ضرورت ہے ۔ ایک انگریزی دوا "ٹرپل برومائیڈ" آتی ہے اسکی کچھ عرصہ تک مداومت رکھیں ۔ رنج ، غم اور غصہ سے طبیعت کو آزاد رکھیں ۔ ہلکی اور زود ہضم غذائیں استعمال کریں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد برلوی)

(ب) آبنوس کے پھل کا مغز باریک کرکے رکھیں اور صبح و شام دو رتی پانی کیساتھ دیا کریں ۔ حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اس مرض کی صحت میرے خیال میں ، بجز منضج و مسہل نہایت دشوار بلکہ ناممکن ہے ، اگر میرا مشورہ مطلوب ہو تو براہ راست مفصل حالات نیز مزاج مریض وغیرہ لکھ کر نسخہ جات طلب کرلیں ورنہ تنقیہ کے بغیر دیگر ادویہ عارضی افاقہ کے علاوہ زیادہ مفید نہ ہونگی اور پھر جب دورہ پڑیگا تو جان لیکر رہیگا ۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) افتیمون ، اسطوخودوس ، عاقر قرحا ، بسفائج ہر ایک تین تولہ کا باریک سفوف بنالیں ۔ ہر روز سکنجبین عنصلی کیساتھ یا شربت افتیمون و عرق گلاب کیساتھ ۳ ماشہ دیں ۔ دو ماہ میں کامل صحت ہوگی ۔ (حکیم ہمایوں)

(ط) اس مریض کو پہلے دو تین روز اطریفل زمانی کھلائیں تاکہ معدہ درست ہو جائے۔ اسکے بعد معجون سیسالیوس صبح کے وقت تو ماشہ اور شام کے وقت

استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ی) اس مریض کے لئے آپ مندرجہ ذیل نسخہ تیار کیجئے۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔ نسخہ:۔ ہلیلہ کابلی، ترید سفید، زنجبیل، مصطگی رومی، عود صلیب، اسطوخودوس ۴ ماشہ، ہلیلہ سیاہ، آملہ ہر ایک ۲ ماشہ، دارچینی ۱ ماشہ، روغن بادام شیریں ۲۴ ماشہ، تمام چیزوں کو باریک کرکے روغن میں چرب کریں، سہ چند شہد میں بطرف معجون بنالیں، اور صبح شام دونوں وقت تین تین ماشہ گرم پانی کیساتھ کھلائیں۔ بیہوشی کے وقت تخم دھتورا پانی میں پیس کر

نوٹ:۔ اگر معجون ۴۰ روز استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوگی۔ (حکیم احسان الحق خاں)

۱۵۰ **بواسیر و دمہ**:۔ دمہ کے لئے فیلسول کا استعمال کیجئے یہ ایک سفوف ہے جسکی پڑیاں ہر انگریزی دوافروش سے ملسکتی ہیں۔ دمہ بالعموم ہاضمہ کی خرابی، آلات یا عصبی کمزوری کے باعث ہوا کرتا ہے۔ کامل شفا کے لئے یہ ضروری ہے کہ اصل سبب کو دور کیا جائے۔ ریاحی بواسیر کے لئے کوئی ایسی دوا جو ملین ہو اور جس سے اجابت ہوتی رہے استعمال کرسکتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ریٹھہ کو جلاکر اس کا نمک نکال لیجئے، اور دو رتی صبح دو رتی شام کو پانی کیساتھ دیجئے۔ مکی و شرطیہ دوا ہے، اگر غثیان یا گھبراہٹ معلوم ہو تو دوا کی مقدار کم کردیں۔ دمہ کا مجرب علاج سوم کلپالتا ہے ( ) چار رتی باریک کرکے علی الصباح اور رات کو نیم گرم پانی کیساتھ پھانک لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بواسیر ریحی اور دمہ کا نسخہ۔ ع این خیال است و محال است و جنوں ؛ ہاں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ مریض کی مفصل حالت مع مزاج و نوعیت مرض تحریر کیجئے۔ تو جواب دیا جاسکتا ہے۔ ورنہ ع ہر مرض کی دوا درود شریف، کا مصداق اس کوچہ میں ناممکن ہے۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(د) بواسیر ریحی کے لئے نمک بواسیری بوٹی دو ماشہ روزانہ سرد پانی سے بعد از غذا صبح و شام کھلایا کریں۔ اور مسوں پر سہاگہ سفید شگفتہ روغن نوشادر میں حل کرکے لگائیں، دو تین ہفتہ میں کلی صحت ہوگی۔

دمہ کا مجرب نسخہ:۔ مجیٹھ پانچ تولہ، الائچی خورد ۵ تولہ، نوشادر ۴ تولہ، کوزہ مصری ایک پاؤ۔ ترکیب: مجیٹھ کو کوٹ کر تھوڑے پانی میں بھگو دیں اور ایک بالشت چوڑا بارہ گرہ لمبا کھدر کا ٹکڑا بھگو دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد کھدر کا ٹکڑا نکال لیں اور جلاکر راکھ بنالیں، پھر سب چیزیں باریک پیس کر سفوف بنالیں، روزانہ تین ماشہ سے ۶ ماشہ تک سفوف شام کے وقت بکری کے دودھ کیساتھ کھایا کریں۔ تین ہفتہ میں کلی صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

۱۵۱ **ضعف بصارت**:۔ آنکھ کی بیماری کا آپ باقاعدہ علاج چاہتے ہیں اور معاوضہ دینے کے لئے بھی تیار ہیں لیکن آپ یہ بھی تو غور فرمائیے کہ آپکی آنکھ دیکھے بغیر کوئی کیسے یہ سمجھ لیگا کہ کیا خرابی ہے، آپ کسی اچھے آنکھ کے ڈاکٹر سے مشورہ کیجئے، اگر موتیا بند ہے تو وہ صحیح طور پر بتا سکیگا اور ضرورت ہوئی تو آنکھ بھی بنا دیگا۔

(ب) رات کو سوتے وقت ڈیڑھ تولہ اطریفل چہار مغز کھاکر اوپر سے عرق بادیان ایک پاؤ پئیں۔ اسی طرح روزانہ کم سے کم ڈیڑھ ماہ برابر استعمال جاری رکھیں۔ شہد ایک چھٹانک، ممیری ۶ ماشہ، سیاہ مرچ ایک ماشہ، لونگ ۵ عدد مسلسل ایک دن کھرل کرکے کشادہ دہن شیشی میں رکھیں رات کو سوتے وقت سلائیاں آنکھ میں لگایا کریں۔ یہی باقاعدہ علاج ہے۔ اگر دو تین ماہ مسلسل دوائیں استعمال کی گئیں تو جملہ شکایات کا ازالہ ہو جائیگا (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر واقعی موتیا بند ہے تو باقاعدہ علاج یہی ہے کہ پختہ ہو جانے پر آپریشن کرا لیجئے۔ ورنہ بیقاعدگی کا شکار بننا منظور ہو یعنی بینائی مطلوب نہ ہو تو جو چاہے کیجئے ع۔ ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(د) جست ایک تولہ، پارہ دو تولہ، کافور بھیم سینی، نوشادر، پھٹکری ہر ایک چار ماشہ، کلی چنبیلی ایک تولہ، تخم سرس سیاہ سالم ۶ ماشہ۔ پہلے جست کو آگ پر رکھ کر پگھلائیں پھر اتار کر جلدی سے پارہ مصفیٰ اسمیں ڈالیں، پھر دونوں کو دو دن تک خوب کھرل کریں۔ جب دونوں سیاہ ہو جائیں تو باقی تمام ادویہ ملاکر ۴۰ یوم تک کھرل کرکے سرمہ بنالیں اور صبح و شام دو دو سلائیاں لگائیں۔ موتیا بند وغیرہ کو رفع کرنیکے لئے اکسیر ہے اسکے ہمراہ اطریفل اسطوخودوس ۶ تا ۱۰ ماشہ صبح و شام دودھ کیساتھ کھایا کریں۔ شرطیہ صحت ہوگی۔ تجربہ شرط ہے۔ اگر صحت نہ ہوئی تو لاگت نسخہ و محنت کا ہرجانہ ادا کرونگا۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بیشک آپکی آنکھ میں پانی اُتر آیا ہے۔ اسکے لئے تانبے کا سفید کشتہ سادہ مرہم میں ملاکر لگائیں اور اسی کیساتھ کوئی مقوی دماغ حریرہ بھی استعمال کریں۔ (حکیم آ...

(و) آپ باسلیقون آنکھ میں لگائیں، اور معجون اسطوخودوس ایک تولہ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

۱۵۲ **گومڑی**:۔ لگنے سے گومڑی پیدا ہوئی ہے یا از خود بلا کسی ظاہری سبب کے، یہ تو بہت معمولی سی بات ہے، مقامی طور پر دکھا دیجئے۔ اگر کوئی رسولی ہے تو غالباً آپریشن کرانا پڑیگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) پارہ چھ ماشہ، چربی گردہ بز مصفّے اسوا پاؤ دونوں کو ملاکر ایک دن مسلسل کھرل کرکے رکھیں۔ اور روزانہ دن میں دو مرتبہ بقدر تین چار ماشہ ملاکریں چند یوم کی مالش سے گومڑی ناپید ہو جائیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) گومڑی کیا بلا ہے۔ اس مرض کا طبی نام مع مفصل حالات و مزاج مریض تحریر فرمائیے تشفی بخش جواب دیا جائیگا۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(د) چھاچھ حسب ضرورت لے کر بہا تک کھرل کریں کہ نیس چھوڑ دے۔ پھر اس میں تھوڑی سی رسوت ڈال کر خوب کھرل کریں اور مقام ورم پر لیپ کریں ہفتہ، ڈیڑھ ہفتہ میں صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپ گومڑی پر مرہم رسل لگائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(و) آپ مریض کی پنڈلی پر گرم ٹکور کرنیکے بعد مرہم زنگار لگادیں اس سے گومڑی کا تمام مواد جذب ہو جائیگا۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ز) ایکتولہ رجعال گونڈ ایک چھٹانک آکھ کے دودھ میں اتنا کھرل کریں کہ مرہم بنجائے، پھر ایک موٹا کپڑا گومڑی کے برابر کاٹ کر اور اس پر مرہم لگا کر گومڑی پر ہر دو سہ روز پھایہ بدل دینا چاہیئے۔ (حکیم محمد آل عباس)

۱۵۳ **ضعف گویائی** :- اندیشہ فضول ہے بہت سے بچے کافی دیر میں بولا کرتے ہیں اگر وہ بالکل بہتی ہو تو اور الفاظ بھی بولنے لگیگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عقرقرحا کو خوب باریک پیس کر رکھ لیں۔ بقدر دو رتی شہد میں ملا کر زبان پر ملا کریں۔ دن میں دو تین مرتبہ یہ عمل کرنا چاہئیے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) حضرت! ایک ٹوٹکہ بظاہر معمولی اور بباطن غیر معمولی درج کرتا ہوں اسے تجربہ فرما کر فائدہ حاصل کیجئے۔ صفحہ :- کسی دن چاول کو دودھ میں شامل کر کے چھپر پر رکھ دیجئے۔ کہ اسکو کوا کھا کر چھوڑ کر جائے اور بچے ہوئے چاول دودھ لڑکی کو کھلائیے، بفضل ربی بہت جلد بولنے لگے گی۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(د) بچی کو مغز بادام مقشر کہن میں کھرل کر کے کوزہ مصری ملا کر چٹایا کریں۔ آہستہ آہستہ دو چار ماہ میں بولنے لگیگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) نوشادر، رائی، فلفل، دار فلفل ہر ایک ۳ ماشہ چاروں چیزوں کو میدہ کی طرح پیس کر رکھیں اور دن میں دو تین مرتبہ زبان پر ملا کریں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(و) ہلدی خشک ۲ عدد، زعفران ایکماشہ، مشک ۲ رتی، تینوں چیزوں کو باریک پیس کر دو تولہ شہد میں ملائیں اور صبح کیوقت ۱ ماشہ چٹا دیا کریں (حکیم محمد آل عباس)

(۱۵۴) **خرابی خون** :- مریض کو ایک دو بکس "سلفر بٹرس" کی استعمال کرا دیجئے۔ یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے، انگریزی دوا فروشوں سے ملیگی۔ ترکیب استعمال بوتل کے ساتھ ہوگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی ایکتولہ عرق بادیان کیساتھ دیا کریں اور صبح اور شام دونوں وقت شربت بزوری معتدل ۲ تولہ عرق مائی۔ ارمیں ملا کر پیا کریں (حکیم اکبر حسین)

(ج) منضج سودا ادویہ کے ذریعہ نضج مادہ کے بعد مطبوخ ہفت روزہ سے تنقیہ مواد کرائیں۔ اسکے بعد معجون عشبہ صبح اور شام عرق مرکب مصفی خون کے ہمراہ کھلاتے رہیں۔ تا آنکہ مرض کا قلع قمع نہ ہو جائے، مولد مواد اغذیہ سے پرہیز ضروری ہے (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(د) شربت ماء الجبن کا استعمال کریں (حکیم ہمایوں)

(ہ) منضج سودا کے بعد مطبوخ ہفت روزہ کا مسہل لیں، اسکے بعد کچھ عرصہ تک معجون مصفی خاص استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم بشیر الزماں خاں و حکیم احسان الحق خاں)

۱۵۵ **درد گردہ** :- یہ سوال ایک ڈاکٹر صاحب کی طرف سے ہے اسلئے سخت پریشان ہوں کہ کیا جواب لکھوں۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ بہت سی تدابیر عمل میں لا چکے ہونگے۔ اگر بجلی سے علاج نہیں کرایا ہے تو اسے آزما دیکھئے، درد غالباً عصبی ہے اور اس قسم کے دردوں میں بجلی سے کافی فائدہ پہونچتا ہے۔ کسی اچھے لنی منٹ کی باقاعدہ مالش بھی غالباً ضرور مفید ہوگی، بشرطیکہ پابندی کیساتھ کیجائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فیری اول ٹیبلٹ، ۳ قرص کھا کر اوپر سے تھوڑا سا پانی پی لیں۔ یہ دوا صبح اور شام دونوں وقت استعمال کرنی چاہئیے، فیری اول ٹیبلٹ ہومیوپیتھک دوا ہے (حکیم اکبر حسین)

(ج) جناب عالی! جوارش جالینوس کہنہ مزاج یافتہ آدھ سیر ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوالیں، اور صبح و شام ۷ ماشہ عرق بادیان و ارنجگرم کے ہمراہ کھلا دیا کریں ریاحی اغذیہ سے پرہیز ضروری ہے، اور دو چار میل صبح و شام تفریح کرنا بھی ازبس ضروری، نیز استقلال سے کچھ عرصہ تک دوا کھانا بھی لابدی، اسکے بعد انشاءاللہ تعالیٰ مرض کی روانگی مستقل اور صحت کا اعادہ بھی مستقل۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(د) تھیالین (Thialian) کا ایک ایک چمچہ ایک دو گھونٹ گرم پانی میں حل کر کے دمنیں دو دفعہ صبح و شام پلایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) بادیان، تخم کشوث، انیسون، تخم کرفس، تخم قرطم ہر ایک تین ماشہ، گلقند تین تولہ سب چیزوں کو عرق بادیان میں پیس کر کم از کم دو ہفتہ استعمال کریں۔ حکیم آغا منصب علی

(و) کھانا کھانیکے بعد دونوں وقت مربہ زنجبیل نو نو ماشہ استعمال کریں اور صبح اور شام بیضۂ مرغ ۲ عدد، شیر گاؤ پاؤ سیر قند سفید چار تولہ ایک برتن میں ملا کر صرف دو جوش دیں۔ اسکے بعد کچھ کالی مرچیں چھڑک کر پی لیں۔ حکیم احسان الحق خاں)

(ز) ہمدرد دواخانہ سے معجون مقوی معدہ منگا کر استعمال کیجئے۔ (حکیم آل عباس)

۱۵۶ **مانع حمل** آخر آپ نسل انسانی کے اس درجہ دشمن کیوں ہیں کہ اسے منقطع کرنا چاہتے ہیں اور بالفرض اگر کسی وجہ سے یہ ضروری ہی ہوگیا ہے کہ گھر میں اولاد نہ ہو تو اس سے زیادہ اور اثر کے لحاظ سے بالکل یقینی تدبیر اور کونسی ہوسکتی ہے کہ آپ ان افعال سے محترز رہیں جو پیدائش اطفال کا سبب ہوتے ہیں۔ دوائیں پوچھ کر آپ کسی غریب ڈاکٹر کو بھی کیوں گناہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسے نسخے تو ضرور موجود ہیں لیکن مذہبی حیثیت سے ان کا استعمال ممنوع اور طبی حیثیت سے ان کا استعمال مضرت سے ہرگز خالی نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میں تو طبقۂ نسواں پر ظلم ناحق روا نہیں رکھ سکتا، دیگر حضرات کافی روشنی ڈالیں گے۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(ج) نسخہ کے استعمال سے پہلے اسکے متعلق پوری واقفیت ہونی ضروری ہے۔ اسلئے آپکو اس موضوع پر کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئیے۔ (حکیم ہمایوں)

۱۵۷ **سنگ مرارہ** :- سنگ مرارہ اور اپنڈی سائٹس دو بالکل الگ الگ بیماریاں ہیں، سنگ مرارہ سے وہ پتھری مراد ہوتی ہے جو پتہ کے اندر پیدا ہو جائے اور اپنڈی سائٹس آنتوں کے اس چھوٹے سے حصے کی سوزش ہے جو ایک ننھے سے کان کیطرح ایک طرف کو پڑا رہتا ہے۔ اگر علاج سے پتھری گھل کر نکل گئی ہے تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آپ ایک مرض سے صحتیاب ہو چکے ایکس ریز پھر کرا لیجئے صحیح طور پر معلوم ہو جائیگا۔ اگر پتھری اب بھی موجود ہے تو بہتر یہی ہے کہ آپریشن کرا کے نکلوا دیجئے، اپنڈی سائٹس اگر ہے تو غالباً شدید نہیں ہے اسکے لئے سینکنا اور "آیوڈیکس" کی مالش کافی ہو۔ یہ ضروری ہے کہ غذا بہت ہلکی استعمال کیجائے، پھلوں کا عرق بہت مفید ہوگا (ڈاکٹر سعید)

(ب) آپکو بلا معائنہ غائبانہ طریقہ سے ہرگز کوئی دوا استعمال نہیں کرنی چاہئیے کیونکہ میرے خیال میں اسطور سے خطرہ شدید ہے۔ یوں آپ ہر مصیبت اور مرض جھیلنے کو تیار ہوں تو یہ دوسری بات ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ (ج) نمک ترب دو رتی، جوا کھار ۲ رتی، کشتہ حجر الیہود ۲ رتی سب کو ملا کر علی الصباح پھانک لیں۔ اوپر سے شیرہ پتھر پھوڑی ۲ ماشہ پئیں (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی) (د) سنگ مرارہ و مثانہ کیلئے میری طرف سے مجربات کے تحت ایک نسخہ ہمدرد صحت کے سابقہ پرچوں میں چھپ چکا ہے اسے تیار کر کے فائدہ اٹھائیں (ہمایوں)

(ہ) آپ پتھر پھوڑی بوٹی ۶ ماشہ اور مرچ سیاہ ۶ دانہ کو پانی میں پیس کر شیرہ نکالیں اور ۲ تولہ سکنجبین بزوری ملا کر استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

نسخہ وجع المفاصل :- نو ولمین ہر قسم کے دردوں کیلئے اکسیر صفت دوا ہے، کھاتے ہی درد رفع ہو جاتا ہے، مالش کیلئے لنی منٹ کیمفر اور لنی منٹ بیلاڈونا برابر کی مقدار میں ملا کر استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد) (ب) فیری اول ٹیبلٹ استعمال کیجئے (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی) (ج) حکیم اور ڈاکٹر صاحب (حضرت) افسوس کی بات ہے کہ آپ نے کہ

[illegible]

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کا استعمال نہیں کیا جا سکتا +
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +
(۳) دو سطروں سے زیادہ کیلئے خریداروں کو بھی دو آنہ فی سطر کے حساب سے ٹکٹ بھیجنے چاہیئیں +
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیجکر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کیلئے مزید تین آنہ فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں +
(۵) چار سطر سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں۔ شائع نہیں ہو سکیگا +
(۶) رسالہ کے خریداروں کو سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی +
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو قطع و برید کا اختیار بہرحال ہوگا +
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے + «منیجر»

---

۱۶۰ مریضہ کے نیچے کی بائیں ڈاڑھ میں ایکسال سے تکلیف ہے۔ اسی ڈاڑھ کا مسوڑہ سوج گیا تھا شگاف دینے سے کچھ افاقہ ہوا، اب شگاف کی جگہ اُبھار ہو جاتا ہے پیپ نکلتی ہے۔ پیپ نکلنے کے بعد اُبھار کم ہو جاتا ہے مختلف منجن استعمال کئے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاڑھ مضبوط ہے۔ ایسی دوا مطلوب ہے کہ ڈاڑھ نکالے اور اُبھار پیدا ہونا بند ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۳۲۵۴)

۱۶۱ میں چھ ماہ سے (سائجر) کی شکایت میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ ایسی دوا کی ضرورت ہے جس سے ہمیشہ کے لئے مرض اچھا ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۱۴۸۵)

۱۶۲ مجھ کو سرعت کی سخت شکایت ہے اور احتلام بھی زیادہ ہوتا ہے، حال یہ ہے کہ بوقت جماع مشکل سے ضبط ہوتا ہے صحت اچھی ہے اور کوئی مرض نامردی کی قسم کا نہیں کئی علاج کئے مگر بے سود، ازراہ کرم اطبا کوئی تیر بہدف نسخہ تجویز کردیں، جو گرم نہ ہو۔ خریدار نمبر (۵۴۲۶)

۱۶۳ ایک چوبیس سالہ مریضہ جو پہلی مرتبہ زچگی سے فارغ ہوتے ہی اپنے خاوند کے ذریعہ سوزاک میں مبتلا ہو گئی ہو اسکے اب پیپ تو نہیں رہی ہے لیکن سفید پانی جیسا چار سال سے خارج ہو رہی ہے اور بہت سے علاجوں کے باوجود صحت نہیں ہوتی۔ مریضہ کے کبھی کبھی بائیں پیڑو میں درد ہوتا ہے ماہواری ایام کمی کے ساتھ ہوا نہیں ہوتا، (خریدار نمبر ۳۳۱۱)

۱۶۴ مریضہ کی عمر ۲۵ سال ہے، سات سال ہوئے کہ ایک بچہ ہوا جو اب تک زندہ ہے اس بچہ کی پیدائش کے ڈیڑھ ماہ بعد مریضہ دستوں کی شکایت میں مبتلا ہو گئی، داکٹر سے فائدہ ہوا۔ لیکن اس کے بعد سے مریضہ کی صحت کچھ ایسی خراب ہوئی کہ آجتک ٹھیک نہیں ہو سکی جسم موٹا اور بھدا ہو گیا ہے۔ ماہواری دن بھی ہر مہینے ۵ دن کمی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ رحم میں چھونے سے سختی معلوم ہوتی ہے استقرار حمل بھی نہیں ہوتا۔ اطبا غور فرما کر نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۱۴۲)

۱۶۵ مدراس کے ڈاکٹر جی ابی کی کالی سنوار کا نسخہ درکار ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۲۴۷۹)

۱۶۶ مجھے عرصہ چند ماہ سے دمہ کی شکایت ہو گئی اکثر شب کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ بلغم کسی وقت خارج نہیں ہوتا خشکی بیحد ہے، شب کو خشکی کی وجہ سے زبان میں کانٹے لیٹنے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے نیند نہیں آتی۔ (خریدار نمبر ۴۴۹۶)

۱۶۷ قارئین رسالہ ہمدرد صحت میں سے کسی صاحب کے پاس سالنامہ ۱۹۳۶ء موسومہ (عورت) موجود ہو اور قیمتاً دینا منظور فرمائیں۔ وہ مندرجہ ذیل پتہ پر دس آنے ارسال فرمائیں۔ پتہ:۔ محمد اسمٰعیل، تاربنگلہ، پوسٹ رانی گنج ضلع بردوان۔

۱۶۸ میرے دوست جو دو سال سے میٹرک کے امتحان میں فیل ہو رہے ہیں تین سال پہلے تک عادت بد میں مبتلا تھے ، بعد میں یہ حرکت بالکل چھوڑ دی لیکن فی الحال عود کر آئی ہے۔ عمر ۲۲ سال کی ہے۔ شادی ہو گئی ہے لیکن ناکامی کی حالت ہے غصہ بہت اور قبض زیادہ رہا کرتا ہے اور ناک میں سے میں بجے ہوئے سبز رنگ نکلتے ہیں۔ اور کبھی کبھی خون بھی نکل آتا ہے۔ دماغی کمزوری بہت ہے سبق یاد نہیں رہتا۔ احتلام کثرت سے ہوا کرتا ہے، سال میں کئی مرتبہ آدھے سر کا درد ہوتا ہے خروج بالائنتین بنسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۰۸۳)

۱۶۹ میری عمر ۶۰ سال ہے اور میں رعشہ کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ سر اور تمام بدن کانپتا ہے۔ مقامی معالج مرض لاعلاج بتلاتے ہیں، اگر اس مرض میں کمی نہ ہو تو کوئی نسخہ تو لکھدیا جائے جس سے بیماری کی ترقی رُک جائے۔ (خریدار نمبر ۵۳۲۱)

۱۷۰ میرے ایک دوست نے پندرہ دن تک شہد کا شربت استعمال کیا جس سے انکو پاخانہ کے راستے خون آنے لگا علاج سے دست وغیرہ تو بند ہو گئے لیکن خون ماہ میں تین مرتبہ آجاتا ہے۔ کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۵۰۱۱)

۱۷۱ اطبائے کرام مندرجہ ذیل نسخہ کے متعلق مطلع فرمائیں کہ یہ امساک وغیرہ کے لئے کس حد تک کامیاب ہے، اور اسکے نقصانات کیا ہیں اور کیا کوئی ایسی دوا بھی ہے جس سے کہ نقصانات رفع ہو جائیں **نسخہ**:۔ مشک، عنبر، مروارید، ہر ایک ایک ماشہ، تخم دھتورہ چار ماشہ، دارچینی دو ماشہ، افیون چار ماشہ، زعفران ۵ دو تولہ، گوند ڈھاک ۳ ماشہ، ایکسٹریکٹ کوکا ۲۰ گرین، بھنگ دو ماشہ، آب ادرک حسب ضرورت۔ (خریدار نمبر ۱۷۱۸)

۱۷۲ میری عمر ۲۱ سال ہے، میرے چہرہ اور سر کے بال میں بال خورہ ہو گیا ہے، سر اور منہ پر جہاں سے بال اُڑ گئے ہیں داغ جیسے نظر آتے ہیں اب ابرووں تک پہونچا

اسکے لئے کوئی اعلیٰ نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۴۶۵۴)

۱۷۳ مجھے شربت کا ایسا نسخہ درکار ہے جو سینہ کے جملہ امراض کو دفع کرنے کیلئے کافی ہو نیز اسمیں یہ صفت بھی ہو کہ سینہ پر جمے ہوئے بلغم کو ڈھیلا کرکے دستوں کی راہ خارج کردے۔ نسخہ کم قیمت اور ترکیب تیاری بالکل آسان ہونیکے علاوہ مجرب المجرب ہو۔ (خریدار نمبر ۱۹۹۱)

۱۷۴ میں غیر جنس کی محبت میں بری طرح گرفتار ہوں۔ حالانکہ شادی شدہ ہوں اور چار بچوں کا باپ بھی ہوں، اسکے علاوہ ضعف مردانہ اور بواسیر و گٹھیا وغیرہ امراض بھی لاحق ہیں۔ خدارا مجکو ان مصائب سے نجات دلانے کی تدبیر بتائی جائے۔ (خریدار نمبر ۳۷۶۸)

۱۷۵ میرے سر میں سے کئی سال سے سفید بھوسی گرتی ہے اور بال بھی کمزور ہیں۔ کوئی ایسا علاج یا تیل مطلوب ہے جس سے کسی قسم کے نقصان کے بغیر شکایت دور ہو اور بالوں کی سیاہی میں کسی طرح کا فرق نہ آنے پائے عمر تیس سال ہے۔ (خریدار نمبر ۱۸۵۴)

۱۷۶ مریض ۲۴ برس کا مضبوط اور محنتی آدمی ہے ۱۹۱۸ء میں سوزاک ہوا اور ۱۹۲۰ء میں آتشک پھر ۱۹۲۳ء میں سوزاک کا حملہ ہوا وہ پہلے شراب کا عادی تھا ہے اسکا علاج انجکشن اور معمولی دواؤں سے ہوا تھا۔ پیشاب میں اس وقت بھی ریم اور فاسفیٹ پایا جاتا ہے نیز بدن میں چمڑے اور گوشت کے بیچ بکثرت چھوٹی بڑی تقریباً ۱۲-۱۳ گلٹیاں پائی جاتی ہیں۔ بائیں طرف کے اعضا میں معہ آنکھ کے اکثر پھڑک اور جنبش رہتی ہے۔ اسکے بائیں ران میں آگے کی طرف جھنجھنی رہتی ہے۔ سرعت انزال بھی ہے، علاج مع پرہیز درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۴۸۶۴)

۱۷۷ ایک ۲۲ سال کی عورت کو ۱۶ برس کی عمر میں سوزاک ہوگیا۔ زرد گاڑھی رطوبت اسوقت روز صبح کو خارج ہوتی تھی اسکے بعد سفید رطوبت ابتک خارج ہوتی رہتی ہے ماہواری مہینے میں ایک روز کے لئے ہوجاتا ہے۔ اسکے بعد ۱۲-۱۳ روز تک تھوڑا تھوڑا خون ریم اور سفید رطوبت کیساتھ ساتھ جاری رہتا ہے، پیڑو کمر اور رانوں میں سخت درد رہتا ہے۔ بخار کی سی کیفیت رہتی ہے، تلووں اور ہتھیلیوں میں سوزش رہتی ہے، پیاس بہت لگتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ قبض دائمی ہے، مزاج نحیف و کمزور ہے، بھوتوں کا خواب دیکھتی ہے، غصہ کی حالت میں غشی ہوجاتی ہے۔ (خریدار نمبر ۴۸۶۴)

۱۷۸ مجھے ایک ایسے مجرب المجرب زود اثر، ملین، خوش ذائقہ دار چورن کا نسخہ درکار ہے جو دائمی قبض رفع کردے اور تمام امراض معدہ کے لئے مفید ہو۔ نسخہ کے اجزا آسانی کیساتھ دستیاب ہونیکے علاوہ کم خرچ ہوں، مقدار کم اور وہ ہر موسم و ہر مزاج کے لئے مفید ہو۔ (خریدار نمبر ۱۷۰۹)

۱۷۹ مریضہ عمر ۲۴ سال ہے، عرصہ بیس سال سے کنج ران سے درد شروع ہوکر بالائی حصہ میں ہوتا ہوا گھٹنہ اور بعض اوقات ٹخنہ تک دورہ کے ساتھ ہوتا ہے سمیات مثلاً افیون، کچلہ، بیش، سنکھیا وغیرہ کا استعمال کیا۔ مگر بے سود۔ ان چیزوں کے استعمال سے حلق میں حدت پیدا ہوگئی ہے۔ (خریدار نمبر ۳۷۸۲)

۱۸۰ مریضہ عمر ۲۳ سال۔ تین چار بچے ہوئے۔ لیکن سب ایک ایک ہفتہ کے ہوکر مرگئے۔ مرنیکے بعد بچوں کا جسم پتھر کی طرح سخت ہوجاتا ہے۔ اور مریضہ کو دوران حمل میں بھوک مفقود ہوجاتی ہے۔ بدن پر سخت خارش اور طبیعت مضمحل رہتی ہے جسم نہایت کمزور ہے۔ ۸ ماہ کے بعد پسلیوں میں درد شروع ہوجاتا ہے گویا جان کے لالے پڑجاتے ہیں۔ کچھ دنوں درد کے بعد بچہ پیدا ہوتا ہے۔ حکمائے کرام توجہ فرمائیں مریضہ نہایت غریب ہے۔ (خریدار نمبر ۱۷۰۱)

۱۸۱ حکماء کرام و حذاق محترم کی خدمت اقدس میں ملتمس ہوں کہ کسی ایسے آسان، سہل الحصول اور مجرب نسخے سے مشرف فرمائیں جس کے استعمال سے سال میں ایک زیادہ سے زیادہ دوبار احتلام ہو اور بحالت تجرد باہ یا عضو میں کسی قسم کا نقصان نہ ہو۔ (ایک خریدار)

۱۸۲ میری عمر ۴۰ سال ہے، بچپن سے ۲۲ سال کی عمر تک پیلے رنگ کی ریگ کثرت سے جاتی رہی، علاج کرانیسے پتھری نکلی، پھر بعد میں بجائے پیلے رنگ کے سرخ رنگ کی ریگ کبھی کبھی خارج ہونے لگی اور دائیں گردے میں ٹیسیں شروع ہی سے ہر وقت رہتی ہیں، اسمیں تخفیف نہیں ہوئی کبھی کبھی دات بھی جاتی ہے پیشاب زیادہ مقدار میں آتا ہے، ستمبر ۱۹۳۲ء میں ملیریا بخار ہوا، اس سے کھانسی زکام نزلہ ہوا اور نومبر تک متواتر رہا کبھی کبھی بخار بھی ہوجاتا تھا، آخر نومبر اور اسکے بعد بھی دو دفعہ کھانسی کیساتھ خون آیا، کھانسی نومبر ۱۹۳۲ء سے ابتک بدستور ہے، بلغم زیادہ آتا ہے، پہلے بخار نہیں ہوتا تھا مگر اب ستمبر ۱۹۳۳ء سے شام کے وقت بخار ہوجاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۴۵۹۹)

۱۸۳ میرے بھائی کی عمر ۳۶ سال ہے ایک روز میں ۷، ۸ دست ہوتے ہیں اور پیٹ میں درد ہوا کرتا ہے، اور کبھی کبھی خون بھی نکلتا ہے، ہاضمہ بھی اچھا نہیں جملہ شکایتیں دو سال سے ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۲۰۰)

۱۸۴ میری عمر ۳۲ سال ہے اور سات مہینے سے آتشک میں مبتلا ہوں اب بظاہر تو زخم نہیں ہیں۔ لیکن فوطوں پر اور اسکے آس پاس سخت خارش ہوتی ہے کبھی کبھی زخم تک پڑجاتے ہیں۔ اس جگہ پسینہ بھی بہت آتا ہے بہت سی مصفی خون دواؤں کے علاوہ جوہری تک استعمال کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا (خریدار

محترم ایسی ادویہ تو شاید جناب کو نہ ملیں لیکن چھو منتر والا جادو یا کسی دوسرے قسم کی اکسیر ممکن ہے ہاتھ آجائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی) (د) معجون اوجاع اور روغن اوجاع ہمدرد دواخانہ سے منگوا کر استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں) (ہ) گندھک آملہ سار ایک تولہ، لوبان کوڑیالہ ایک تولہ، کافور ۶ ماشہ لونگ ۲ تولہ، کچلہ ایک تولہ۔ ان سب کو کھلکر پاؤ بھر تیل میں جلالیں۔ اسکے بعد فاسفورس ۲ رتی ملالیں یہ تیل تمام دردوں کے لئے مفید ہے۔ مغز بادام ایک تولہ، مغز بکائن ایک تولہ، گوگل ایک تولہ، سونٹھ ایک تولہ تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر جنگلی بیر کے پانی میں گھول کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ یہ گولیاں ریاحی دردوں کیلئے بہت مفید ہیں (حکیم آغا منصب علی) (۱۵۹) صرع وغیرہ :- آپکے بیٹے صرع کے دورے ہیں اور انکا باعث شدید عصبی کمزوری ہے۔ لیکن اعصاب کی تقویت کیلئے کوئی دوا استعمال کرنے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ اس عصبی ہیجان کو دور کیا جائے اور اس کام کیلئے برومائڈ ایک بہت اچھی دوا ہے پہلے کچھ عرصہ تک اسے استعمال کیجئے اور جب یہ دورے رک جائیں تو مقویات استعمال کیجئے ڈاکٹر ... (ب) اگر کسی اکسائی کیفیا ہومیوپیتھک دوا استعمال کیجئے جملہ شکایات کا ازالہ ہوجائیگا۔ (حکیم اکبر حسین بلارج) آپ کا مرض تحت چند برس سے ہے اسلئے معائنہ کی شدید ضرورت تھی، تاہم سب سے مقدم علاج ضروری ہے یعنی مرگی کی طرف میں آپکو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور نسخہ تحریر کرتا ہوں اسے کم از کم ۹ یوم پی کر پھر مطلع فرمائیں ... عاقرقرحا الکحل ماشہ، عود ... ایک ماشہ دونوں کو پیس کر گاؤزبان سادہ ۷ تولہ میں ملا کر کھالیں اور ... برگ گاؤزبان، گل گاؤزبان، عود صلیب، بادرنجبویہ، پوست بلیلہ زرد، اسطوخودوس، بنفشہ، بادیان پانی میں جوش دیکر صاف کرکے گلقند ۲ تولہ ملا کر

SUALIN
سعالین رجسٹرڈ
ایک سائینٹفک دوا
حلق اور سینے کی تمام بیماریوں کیلئے یہ عجیب و غریب دوا گھر
میں رکھنے کے قابل ہے کھانسی کو خواہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے بلغم اور
دوسرے مرض پیدا کرنیوالے مواد سے پھیپھڑوں کو اور سینے کی تمام ساختوں کو
پاک صاف کرتی ہے اور انکو قوت پہنچاتی ہے پھیپھڑوں سے خون آنیکی ابتدائی حالت
میں یہ بہت مفید ثابت ہوتی ہے دمہ نمونیا ذات الجنب وغیرہ میں حیرت انگیز فوائد
دکھاتی ہے ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہو جاتی ہے بیٹھی ہوئی آواز جلد
کشادہ ہو جاتی ہے نزلہ زکام کی شکایات فوراً نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہیں
سعالین کے فوائد بوڑھے بچے جوان مرد اور عورت سب ہی
یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

AUJAI
اوجاعی رجسٹرڈ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI.

"CHILD NUMBER."

CONTAINING thoughts of some of the greatest modern [illegible] and [illegible] of [illegible] contributions from learned European and Oriental physicians on diseases of children and their treatments also short interesting stories and poems on allied subjects from famous men of letters and poets. The important subject of child welfare has never so thoroughly dealt with in the Urdu language and Hamdard-i-Sehat can be rightly proud of its achievement in this respect. This special number of a monthly magazine, is the most useful comprehensive and interesting of [illegible] books on this subject. Its simple language makes it a very easy and interesting reading to the laymen also and it is essential that no family should remain without a copy of this all important publication.

It is also beautifully illustrated, and besides the photo-blocks of contributors, it contains other artistic and attractive pictures.

PRICE.

Special Edition As. 12 ***Ordinary Edition As. 8***

EDITOR
HAKIM HAJI ABDUL HAMEED

SUBSCRIPTION
YEARLY
ONE RUPEE.
HALF YEARLY
TEN ANNAS.

HAMDARD MANZIL, LAL KAUN DELHI.

SINGLE COPY
2
ANNAS

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

بیادگار شہید فن حکیم حافظ عبد المجید مرحوم دہلوی بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی

قیمت سالانہ ایک روپیہ

اپریل ۱۹۳۷ء

Printed by Thakur Das & Sons at the Delhi Printing Works, Delhi,
and Published by Khwaja Niaz Ahmad

ہماری تندرستی کا مسئلہ!

آپ آزادیٔ وطن کے طالب ہیں چشم ما روشن دل ما شاد! آپ ملک کی قانون بنانیوالی مجلسوں میں اپنے اپنے فرقوں کا کامل تحفظ چاہتے ہیں جو
آپ کم درجہ اور پست اقوام کو اُبھار کر بلند سطح پر لانیکے خواہش مند ہیں از یں چہ بہتر! لیکن خدا کیلئے اتنا بتا دیجئے کہ کل جب آپکی کوششیں بار آور ہوئیں اور ہندو
کو سوراج مل گیا تو کیا زمام حکومت ان کمزور اور ناتوان ہاتھوں سے سنبھالی جاسکیگی جن میں ضعف اعصاب نے رعشہ پیدا کر دیا ہے؟ کیا وہ اندر کو دبے ہوئے اور تنگ
کسی طرح بھی خطرے کیوقت ملک اور قوم کی سپر بن سکیں گے کہ جنہیں سل دق نے خدا جانے کتنے سوراخ کر رکھے ہیں کشمکش حیات میں جہاں "بقائے اصلح" کے
کوئی قانون مانا ہی نہیں جاتا کیا دھکم دھکا اور تنازع للبقا کے موقع پر یہ پھولی اور سوکھی تلیاں کچھ کام دیسکیں گی جو ادنیٰ صدمے سے چٹ جانیکی عادی ہیں!
حیات کے شور و غل کو یہ نرم اور نازک دل کس طرح برداشت کر سکیں گے جنہیں بچوں کا ذرا چلا کر بولنا بسا اوقات مختلج کر دیتا ہے؟ کیا مستقبل کیلئے آزاد انسانوں کی
مضبوط نسل کی تیاری کا کام ہمارے انہیں فرو ریختہ اعصاب اور برباد دادہ شباب نوجوانوں کے سپرد کیا جائیگا کہ جن کے ہینڈ بیگ میں "طلائے اعظم" کی شیشیاں،
سوٹ کیس میں "معجون شباب آور" کے پیکٹ بھرے رہتے ہیں۔ کیا سریر سلطنت پر ایسے فرسودہ اور بوسیدہ دماغ متمکن رہ سکیں گے کہ جنہیں ایک مختصر سے گھر
ایک بیوی اور دو بچوں کی پرورش کے انتظامات بھی وبال جان معلوم ہوتے ہیں؟ یہ شاعرانہ مبالغے نہیں ہیں بلکہ بدقسمتی سے نہایت ہی افسوسناک حقیقتیں ہیں
کی صحت عامہ کا اوسط اعتدال کے درجہ سے کہیں نیچے پہنچ چکا ہے۔ صدہا نہیں بلکہ ہزارہا توانا و تندرست اور بالکل چاق و چست نظر آنیوالے نوجوان بھی ج
مرض میں مبتلا ہو کر اپنے خون یا اپنے بلغم کا خوردبین سے اور اپنے پھیپھڑوں کا عکس ریز شعاعوں سے امتحان کراتے ہیں تو یہ اندوہ ناک حقیقت واضح ہو
کہ اس دو پاؤں کی الماری کو جسکا پالش بالکل تازہ اور جسکے نقش و نگار بہت ہی جاذب نگاہ ہیں اندر ہی اندر دیمک کھا چکی ہے، ملک کی کم و بیش آدھی آبادی اسو
مختلف قسموں کی سل میں مبتلا ہے بیس فیصدی پر آکلہ نے دانت جما رکھے ہیں اور ہر سو میں سے کچھ بھی نہیں تو بیس نوجوان ان شرمناک اور قابل نفرت بیما
کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو رہے ہیں جو انہیں بازار سے تحفہ میں ملی ہیں، اور جنکا نام بھی زبان قلم پر نہیں آسکتا ایک طرف ناداری و بیروزگاری اور دوسری طرف عہ
کی غلط کاری دونوں۔ نے ملکر نونہالان قوم کے اعصاب کو بیچ پیچ تار ہائے عنکبوت بنا دیا ہے اور علم طب اور حفظ صحت کے قواعد سے عدم واقفیت نے انکی تو [illegible]
کیطرح سے شادی ہے جو افلاس زدہ زمین میں بھی اگر اور کچھ نہیں تو اتنا ضرور کر سکتے تھے کہ انکے جسم کی قوت مدافعت کو علی حالہا قائم رکھتے جو امراض کو غلبہ پانے [illegible]

غیر صحیح اور خراب زمینوں سے نفیس اور خوش ذائقہ پھل حاصل نہیں ہو سکتے، یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور بالکل اسی قدر صحت کیساتھ یہ بھی کہا جا سکتا [illegible]
و معلول یا دق و مسلول مائیں تندرست اولاد نہیں پیدا کر سکتیں لیکن بدقسمتی سے ہماری صنف لطیف کی تندرستی کی یہ حالت ہے کہ مشکل سے [illegible] میں
دس بیس ایسی نکل بھی آئینگی کہ جنہیں تندرست کہا جا سکے ورنہ نوخاستہ اور اسکولی تعلیم سے آراستہ لڑکیوں میں تو کوئی مشکل ہی سے ایسی خوش نصیب ہوگی کہ
احشاء باطنی درست اور عضلات جسمانی کے افعال باقاعدہ اور طبعی ہوں۔ سترہ اٹھارہ اور بیس برس کی جوان لڑکیاں جنہیں یقینی طور پر حد سے زیادہ تندرست او
ہونا چاہیئے تھا، بالعموم نقیہ، زرد رو اور لاغر اندام دیکھنے میں آتی ہیں۔ چہرہ ایک شاداب پھول کیطرح شگفتہ ہونیکی بجائے عام طور پر افسردہ اور مضمحل نظر آتا ہے
کی بخشی ہوئی عینک اور چال کی ڈھلت اور پیرانہ سالی کے ان آثار کی اچھی طرح تکمیل کر دیتی ہے جو عین جوانی میں ہویدا ہو چکے تھے۔

اپنی موجودہ اور آئندہ نسل کی تندرستی کی [illegible] اور اسکی [illegible] کو مدنظر رکھکر بھی کیا ہمارے اس سوال کو مہمل، فضول اور غیر متعلق کہا جا سکتا ہے؟ ہم
اس بیش قیمت وقت کا جو پارلیمنٹری بورڈ کی اسکیمیں اور کمیونل ایوارڈ کی موافقت و مخالفت کی تجاویز سوچنے میں صرف ہوا کرتا ہے کوئی چھوٹا سا حصہ بھی ہمیں اس بات
سوچنے پر صرف کرنیکی ضرورت نہیں ہے کہ اگر قوم کی تندرستی اسی طرح روبہ تنزل رہی تو پارلیمنٹری بورڈ اور کمیونل ایوارڈ کے کھلونوں سے کون اپنا دل بہلائیگا۔
ملک میں اس سرے سے اس سرے تک شور بپا ہے کہ ہماری آمدنی کافی نہیں ہے فی کس تین پیسے ماہوار کی آمدنی کو کافی تو کیا معنی ناکافی آمدنی بھی نہیں
جا سکتا لیکن اس قلت کے جہاں اور بہت سے اسباب تلاش کئے گئے ہیں وہاں اسکے ایک بہت ہی اہم اور خاص سبب کو کیوں نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ خرابی صحت نے
قوم کو اس حد تک مضمحل کر دیا ہے کہ ہم اس سے زیادہ کما ہی نہیں سکتے۔ غیر ملکی حکومت محکوم قوم کی آمدنی کی قلت کا ایک بہت بڑا سبب ہو سکتی اور ہوتی ہے لیکن محکو

ہیں معذور الخدمت لوگوں کی تعداد اگر زیادہ نہ ہو اور کچھ بازو ونیں اللہ کے خزانے سے کھود کھود کر دولت نکالنے کی کافی طاقت موجود ہو تو حالات ہرگز ہرگز اس قدر المناک نہیں ہو سکتے۔ ایک تندرست محکوم قوم کے باوجود اگر دولت مند نہیں تو خوشحال ضرور رہ سکتی ہے بلکہ غالباً ایک تندرست قوم کا کسی طویل دورازمدت تک محکوم رہنا بھی محالات سے ہے۔

تقریباً ہر صاحب فکر لیڈر اور ہر بہی خواہ قوم رہنما اس بات پر انتہائی تعجب کا اظہار کیا کرتا ہے کہ ہندوستانی بالعموم نوکریوں کے دلدادہ ہوتے ہیں بطور خود کوئی تجارت یا بڑے پیمانہ پر کوئی کام یا تحقیق وایجاد وغیرہ نہیں کیا کرتے۔ لیکن وہ اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں کہ بطور خود تجارت یا اور کسی قسم کا کاروبار خطرات سے خالی نہیں ہوتا اسمیں ملازمت کیطرح آمدنی کے متعلق اطمینان کامل نہیں ہوا کرتا اور بسا اوقات ایسے ناخوشگوار حالات بھی پیش آجاتے ہیں کہ نفع کی بجائے سخت نقصان سے سابقہ پڑ جائے۔ اسلئے تجارت وغیرہ ایسے کام ہیں کہ انہیں شروع کرتے وقت اپنے آپ کو لازمی طور پر کسی حد تک خطرے میں ڈالنا ہوا اور خطرات میں پڑنے کا شوق صرف ہی انسان کو ہوتا ہے جسکے اعصاب کافی مضبوط ہوں۔ خستہ و درماندہ اعصاب والوں کو شوق تو کجا نہ وہ تو کبھی خطرات میں گھسنے کی ہمت نہیں ہوتی اور وہ ہمیشہ "اگر خواہی سلامت برکنار است" کہہ کر ایسی چیزوں سے دور ہی رہنا پسند کرتے ہیں +

کامیابی کا راز صرف تندرستی میں ہے

دنیائے طب کے سب سے بڑے شہنشاہ جالینوس اعظم کا مقولہ ہے کہ "تندرست آدمی کبھی محتاج نہیں ہو سکتا کیونکہ زندگی کی تمام مشکلات پر غلبہ پانیکی ایک طبعی قوت ہوتی ہے۔ ہمت، طاقت، شرافت اور استقلال ہر موقع پر اسکا ساتھ دیتے ہیں" +

ارسطو کی شہرت بھی ایک حکیم اور ایک فلاسفر کی حیثیت سے جالینوس سے کچھ کم نہیں۔ اسکا بھی یہ قول ہے کہ "دولت عزت اور کامیابی حاصل کرنیکا زینہ تندرستی ہے"

حکیم فیثاغورث نے ایک قدم اور بھی آگے بڑھایا ہے وہ کہتا ہے کہ "زندگی ایک بالکل بے معنی اور فضول چیز ہے اگر تندرستی نہ ہو" +

ان حکماء کے زریں اقوال کی تصدیق ہمیں اپنے ذاتی تجربوں سے بھی بآسانی ہو سکتی ہے۔ ہم رات دن دیکھتے ہیں اور صرف دوسروں کو نہیں دیکھتے بلکہ خود اپنے اوپر بھی یہی کیفیت گذرتی رہتی ہے کہ مال، دولت، عزت، طاقت، حکومت، سب کچھ موجود ہونے پر ایک ذرا سا درد سر یا خفیف سا درد شکم ہمیں اس حد تک بے چین اور بے آرام کر دیتا ہے کہ دنیا کے جو عیش ہمیں میسر ہیں انکا کوئی لطف نہیں ملتا۔ ہماری دلی آرزو ہوتی ہے کہ کاش کوئی ہماری نصف یا ساری دولت لے لیتا اور ہماری اس تکلیف کو دور کر دیتا + گرمی کے موسم میں عام طور پر دولتمند اور زردار لوگ پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں تاکہ موسم کی سختیاں انہیں آزار نہ دے سکیں۔ لیکن کیا شملہ اور نینی تال، منصوری اور الموڑہ، ڈلہوزی اور دارجلنگ ان بدنصیب اور سوختہ اختر انسانوں کیلئے بھی باعث تفریح ہو سکتے ہیں جو وہاں موسم کی گرمی سے پناہ لینے کیلئے نہیں بلکہ اپنے مسلول اور مجروح پھیپھڑوں کو چیڑ کے درختوں کی ہوائیں پہنچانے اور اپنی متورم اور ملتہب آنتوں کو قدرتی چشموں کے پانی سے دھونے کیلئے گئے ہوں؟ آپ یقین کیجئے کہ ان مریضوں کا دل سوئٹزرلینڈ اور کشمیر کے مرغزاروں سے اسی قدر متنفر اور بیزار ہوتا ہے کہ جتنا کسی سیاسی رہنما کا جیل کی کوٹھریوں سے۔ مئی جون کی بے پناہ گرمی سے تنگ آکر تمنا ہوتی ہے کہ کسی ایسے مقام تک پہنچ جائیں جو زیادہ نہیں تو سطح سمندر سے چار پانچ ہزار فٹ ہی بلند ہو لیکن وہ مدقوق اور مسلول ہستیاں کہ جنہیں انکے اعزا اپنے اوپر سو طرح کی تکلیفیں برداشت کر کے صحت بخش مقامات پر لیجاتے ہیں ہر وقت یہ آرزو کرتی ہیں کہ کب وہ اس قابل ہوں کہ پھر اسی دھوپ اور اسی لو میں عمر بسر کرنیکے لئے میدانوں میں جا سکیں +

حقیقت یہ ہے کہ صحت و تندرستی کے بغیر دنیا کا کوئی لطف نہیں اٹھایا جا سکتا اور خوشحالی دراصل صحت وری کا دوسرا نام ہے۔ ہم جبتک کہ تندرست نہ ہوں دنیا کا کوئی کام صحیح طریقے پر انجام نہیں دے سکتے۔ اور جن کاموں کو صحیح طریقے پر انجام نہ دیا جائے ان میں کامیابی کی توقع رکھنی صرف انہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے کہ جنکے دماغ کو امراض نے صحیح طریقہ پر سوچنے سے معذور کر دیا ہو +

آپ ایک ایسی فوج کا تخیل قائم کیجئے کہ جسکے بہت سے سپاہی لنگڑے، کچھ بہرے، کچھ ضعیف النظر اور بہت سے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوں اور پھر اندازہ کیجئے کہ صحیح القویٰ فوج کے مقابلہ میں اسکی کامیابی کی کتنی امید ہے۔ تاجروں کی ایک ایسی جماعت کا قیاس کیجئے کہ جنمیں سے ہر ایک کام کرتے کرتے ہر دس پانچ منٹ کے بعد کراہنے اور ہر صبح و شام دوا کی خوراک پینے پر مجبور ہو اور پھر سوچئے کہ انمیں اپنے کاروبار کو ترقی دینے کی کس حد تک صلاحیت ہے۔ دفتروں میں پانچ پانچ اور چھ چھ گھنٹے بیٹھ کر کام کرنیوالے ایسے کلرکوں کی ایک تعداد کا تصور ذہن میں قائم کیجئے جن میں ہر ایک چار چار گھنٹے کے باقاعدہ وقفہ سے پینے کیلئے کسی نہ کسی دوا کی شیشی جیب میں ڈال کر لایا ہو اور پھر دیکھئے کہ کس حد تک ترقی کی توقعات انسے وابستہ کیجا سکتی ہیں + دنیا میں آج جنگ

کوئی ایسی قوم ترقی نہیں کرسکتی ہے جو صحت اور تندرستی سے محروم ہو اور ظاہر ہے کہ ہمارے لئے قدرت کے قوانین نہیں بدل سکتے ہمیں اگر زندہ رہنا ہے تو ہم قوم کو جاہلانہ تغافل نہیں برت سکتے اور اگر یہ صحیح ہے تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ ہماری قوم اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے یہ معلوم ہونے کے بعد بھی آج جغرافیہ تاریخ اور حساب سے زیادہ ہمارے بچوں کو جس تعلیم کی ضرورت ہے وہ علم الامراض اور قواعد حفظ صحت کی تعلیم ہے ہم خاموش بیٹھے ہیں اور کوشش نہیں کرتے کہ ہمارے تعلیمی ادارے اس طرف کافی توجہ کریں یہ جاننے کے باوجود کہ ہمارے شہروں کی آبادی اکثر و بیشتر حالات میں ایسے گندے غلیظ بند اور تاریک مکانوں میں زندگی بسر کر رہی ہے کہ جہاں کسی ذی حیات کا تندرست رہنا ناممکن ہے۔ ہم کامل اطمینان کیساتھ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں نکالتے کہ ان حالات کی اصلاح ہو سکے ہمیں اچھی طرح واقفیت ہے کہ ہمارے شہر کے متوسط الحال اور غریب لوگوں کو ضرورت کیوقت طبی امداد بہم پہونچنے کی راہ میں بہت سی دشواریاں حائل ہیں لیکن ہم ایک شان بے پروائی کے ساتھ یہ سب کچھ دیکھتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے ✦ یہ خیال کہ "ہم کر ہی کیا سکتے ہیں" ایک بالکل بے معنی اور لغو خیال ہے یہ انہی دماغوں کی اختراع ہے کہ جنہیں ضعف معدہ و قلب نے بالکل بے ہمت اور بے عمل بنا دیا ہے کچھ نہ کر سکنے پر بھی ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں ہم اخبارات و رسائل سے ایکطرف تو اپنی نیم مردہ یا محو خواب قوم کو جگا کر صحیح حالات سے آگاہ کر سکتے ہیں اور دوسری طرف ان خدایان شہر کو اپنی حالت زار کیطرف متوجہ کر سکتے ہیں کہ جنکا ہم اپنی آمدنی کا معقول حصہ اور شہر کے انتظامات کا اختیار دیا کرتے ہیں، انہی اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے یہ بھی ممکن ہے کہ اپنے ملک کے عوام کو حفظ صحت کی آہستہ آہستہ اور تھوڑی تھوڑی کرکے وہ تعلیم بھی دیدیں کہ جس سے وہ اسکول اور مدرسوں میں محروم رہتے ✦ دور حاضرہ اخبارات و رسائل کا دور ہے، اگر وہ صحیح طریقہ پر چلتے ہوں تو قوم کی تعمیر میں وہ سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں، اچھے اخبار اور اچھے رسالے جنکا مقصد تجارت نہیں بلکہ خدمت قوم ہو اس وقت ملک اور قوم کی بڑی ضرورت ہے، اور انکی اشاعت کو جس قدر بھی ترقی دیجائے کم ہے یہ بالکل ظاہر ہے کہ ملک کی ضرورت کے لحاظ سے ہمارے اخبارات و رسائل کی تعداد بہت کم ہے اور پھر ان میں ایسے اخبارات تو اور بھی کمیاب ہیں، جو ملک کی ضرورت سے پورے طور پر واقف ہوں اور ناخوشگوار حالات کی اصلاح جنکا مقصد ہو لیکن اس دشواری کا صحیح حل اگر کوئی ہے تو وہ یہی ہے کہ ہم ایسے اخباروں اور ایسے رسالوں کی اشاعت میں کوئی مدد نہ دیں کہ جو ہمارے خیال میں فضول ہیں اور ان اخبارات و رسائل کی اشاعت تا حد امکان بڑھائیں جو ملک و قوم کی خدمت میں مصروف ہیں اور جنکا واقف حالات عوام کی تعلیم کا ایک نہایت صحیح اور کارآمد ذریعہ ہیں ✦

ہمدرد صحت اور اس کے مقاصد

خود پرستی اور خودستائی کے دور میں ہمارا کہنا کہ رسالہ ہمدرد صحت بالکل صحیح طریقوں پر نکالا جا رہا ہے اور اس کا مقصد اسکے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ ناواقفوں کو ایسے طریقوں سے آگاہ کرے کہ جو تندرست رہنے کیلئے ضروری ہیں مشکل سے قابل یقین ہو سکتا ہے ہم اس قسم کا دعوے کرنا بھی نہیں چاہتے لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ اگر ہمارا مقصد حصول زر ہوتا تو کیا ہمارے لئے یہی مناسب تھا کہ اسکی قیمت ہم صرف ایک روپیہ سالانہ مقرر کرتے ایک روپے میں بارہ پرچے اس قدر ضخیم اور اس قدر معلومات اور پھر بارہواں پرچہ ایک خاص نمبر کہ جسمیں تنہا ڈھائی تین سو صفحے ہوں اور جسمیں یورپ تک کے مشہور اور ماہران فن ڈاکٹروں سے مضامین حاصل کئے جائیں کیا کسی طرح بھی تیار ہو سکتے! کیا تجارت کا صحیح اصول یہی ہوتا ہے کہ ہم دو روپیہ کی چیز ایک روپیہ میں فروخت کر دیا کریں حقیقت یہ ہے کہ ہمدرد صحت کی قیمت اس صرف اس غرض سے رکھی گئی ہے کہ ہر شخص اُسے بآسانی خرید سکے اور ہمارے دلکو یہ اطمینان حاصل ہو کہ ہم بھی اپنی بساط کے موافق قوم کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں اس خیال پر ہمیں خود بھی ہنسی سی آتی ہے اور ممکن ہے کہ آپ بھی ہنس دئے ہوں، کہاں ذرا سا پرچہ ہمدرد صحت اور کہاں قوم کی تعمیر!! بظاہر یہ دونوں کڑیاں ملتی ہوئی نہیں معلوم ہوتیں لیکن کبھی آپنے خیال فرمایا ہے کہ ریل کے انجن اور ریل کی گاڑی کی تعمیر میں اس ننھے سے پیچ کا بھی کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ہے جو انجن کے دستے کو کسنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کیا آپ اس پیچ پر بھی اس طرح ہنس سکتے ہیں کہ کہاں یہ ننھا سا پیچ اور کہاں ریلوے ٹرین! اصل یہ ہے کہ کسی چیز کا قد و قامت یا اسکی ظاہری حیثیت اسکی بکارآمدگی کا معیار نہیں ہوا کرتیں، بکارآمدگی کا معیار ہمیشہ کام ہوتا ہے۔ آپ ہمدرد صحت کے مختصر حجم کو نہ دیکھئے آئیے ہم آپکو اسکے کام دکھائیں ہم خواہ مانیں یا نہ مانیں اور ہمیں یہ خیال اچھا معلوم ہو یا برا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہماری غلطیوں نے طب یونانی کو اس منزل پر پہونچا دیا کہ جسکے بعد صرف فنا کا درجہ رہ جاتا ہے، ہمارے خرمن علم کے خوشہ چین آج محض اپنی محنت و کوشش کی بدولت ہم سے ممتاز نظر آ رہے ہیں انہوں نے اپنی تحقیقاتوں اور اپنے تجربوں سے اسکو ایسا آراستہ کیا ہے کہ اب جدید علم طب قدیم علم طب سے بالکل جداگانہ کوئی چیز معلوم ہوتا ہے ہمدرد صحت کی یہ کوشش ہے کہ جدید ترین طبی اصولوں اور تازہ ترین تحقیقات دنیائے طب کو باخبر رکھے ✦ ملک کی سب سے بڑی ضرورت اس وقت یہ ہے کہ عوام کو حفظ صحت کے طریقوں سے آگاہ کیا جائے تاکہ یہ ناخوشگوار اور تباہ کن موت

حالات دور ہو سکے کوششوں سے دب آدمی بھی تندرست نظر نہیں آتے، ہمدرد صحت انتہائی سرگرمی کیساتھ ان خدمات کو انجام دیتا ہو صحت عامہ کے متعلق بہت سے کام ایسے ہیں جو انفرادی طور پر انجام نہیں پا سکتے۔ اس قسم کے تمام کام ہر شہر میں شہر کی میونسپل کمیٹی سے متعلق ہوتے ہیں، ہمدرد صحت ایسے تمام معاملات پر ذمہ دار اصحاب کی توجہ مبذول کرانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ہمدرد صحت اسکے لئے بھی تیار ہے کہ اگر صحت عامہ کی بہبودی کی خاطر ضرورت ہو تو حکومت کا دروازہ بھی کھٹکھٹائے اور مجالس قانون ساز کو ایسے قوانین نافذ کرنیکی رغبت دلائے جو عوام الناس کو تندرست رکھنے یا انہیں بہتر طبی امداد میسر آنیکے لئے ضروری ہیں۔ ہمدرد صحت ملک کی بچوں کی تعلیمگاہوں تک بھی رسائی حاصل کرنیکی کوششوں میں مصروف ہے تاکہ نونہالان قوم اگر اور کچھ نہیں تو صاف ہوا، صاف پانی، صاف غذا، ورزش اور دھوپ وغیرہ کے فوائد اور میل کچیل، گندگی، بند اور تاریک کمروں اور سست و بے عمل بننے کے نقصانات سے تو آگاہ ہو جائیں۔ اس سلسلے میں مختلف صوبوں کی یونیورسٹیوں سے خط و کتابت ہو رہی ہے اور امید ہے کہ بہت جلد "ہمدرد صحت" تمام اسکولوں کے کتبخانوں کیلئے منظور ہو جائیگا اور انگریزی اور اردو اسکولوں کے تمام طالبعلم اسکے مضامین سے مستفید ہو سکیں گے۔ ہمدرد صحت ان حرموں میں بھی داخل ہوتا چلا جا رہا ہے کہ جہاں باقی تمام دنیا سے الگ تھلگ ہماری محترم خواتین اپنی پر بہار زندگی بسر کر رہی ہیں اور کسی طرح کسی کے کانوں کان خبر نہیں ہونے دیتیں کہ ان مکانوں کی غلیظ نالیوں، تنگ و تاریک کمروں کی غلیظ ہواؤں اور محروم آفتاب دالانوں اور صحنچیوں نے انکی صحت پر کیا اثر کیا ہے اور کتنے نوخاستہ پھول ان چار دیواریوں کے اندر بن کھلے مرجھایا کرتے ہیں۔ ہمدرد صحت اس ہوا اور دھوپ سے محروم آبادی کو بھی ایسے طریقے بتانا چاہتا ہے کہ جن سے وہ انہیں حالات میں رہ کر اپنے انہیں گھروں کو کم مضرت رساں بنا سکتی ہیں۔ ہمدرد صحت طب یونانی کے پست اور گرے ہوئے معیار کو ایک مرتبہ پھر بلند کرنیکا آرزومند ہے اور وہ دنیا کو دکھانا چاہتا ہے کہ طب جدید کی ان تمام ترقیوں کے باوجود طب قدیم اسکے دوش بدوش چل سکتی ہے۔ ملک کے بوڑھوں کو ہمدرد صحت یہ بتانا چاہتا ہے کہ اس پیرانہ سالی کے باوجود وہ کس طرح قوم کے لئے ایک کارآمد عضو بنے رہ سکتے ہیں اور کس طرح وہ ایسی زندگی بسر کر سکتے ہیں کہ دوسروں کیلئے وبال دوش نہ ہوں۔ جوانوں کو ہمدرد صحت یہ سکھانا چاہتا ہے کہ کس طرح وہ اپنے قوائے عمل کو محفوظ و مصئون رکھکر زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قوم کے لئے کارآمد و مفید رہ سکتے ہیں۔ وہ انہیں یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ دنیا میں صحیح القویٰ انسان کیا کیا کچھ کرتے رہتے ہیں، اور قویٰ کو صحیح رکھنے کے ذرائع کیا ہیں۔ عورتوں کو وہ صرف یہی نہیں بتانا چاہتا کہ وہ خود کس طرح صحیح و تندرست رہ سکتی ہیں، بلکہ وہ انہیں بچوں کی پرورش اور تربیت کے صحیح قاعدے بھی سکھانا چاہتا ہے تاکہ جو نسل انکی گودوں میں پرورش پائے وہ صحت و تندرستی کے لحاظ سے اس نسل سے ضرور بہتر ہو کہ جو آج موجود ہے۔ ہمدرد صحت کی خدمات کا میدان عوام الناس تک ہی محدود نہیں ہے وہ اس حد سے آگے بھی تجاوز کرتا ہے اور ماہرین فن کی دنیا میں بھی قدم رکھنے کی جرأت کرتا ہے، وہ خدمت خلق اللہ میں مصروف حکیموں اور رفاہ عام کے کاموں سے فرصت نہ پانیوالے ڈاکٹروں کو بھی فن طبابت کے متعلق جدید ترین اصولوں اور تحقیقاتوں سے باخبر رکھتا ہے اس طرح کہ انہیں بڑی بڑی کتابیں اور طول و عریض مضامین پڑھے بغیر بھی مختصر طور پر وہ سب کچھ معلوم ہو جائے کہ جسکی انہیں ضرورت ہے اور قیمتی وقت بھی ضائع نہ ہو۔ مختصر طور پر یہ عرض کرنا کافی ہوگا کہ ہمدرد صحت ایک بہت ہی اہم تجربہ ہے جسکی کامیابی پر ہندوستانی دنیائے طب کا وہ خوشگوار انقلاب منحصر ہے جو ایک مریض کو اسکی ضروریات سے آگاہ اور ایک طبیب کو اسکے فرائض سے خبردار کردیگا، اور جسکی بدولت ملک میں ایکمرتبہ پھر حسین اور تندرست نوجوان ہر شعبہ زندگی کو اپنی محنت اور اپنے بازوؤں کی قوت سے لالہ زار بناتے نظر آیا کرینگے چارپائیوں پر پڑے پڑے ایڑیاں رگڑنے والے مریضوں کی بجائے زمین پر ہل چلانیوالے پہاڑوں کو کھود کر راستہ نکالنے والے اور سمندر کے سینے پر کشتیاں دوڑانیوالے نوجوان قوم میں پیدا ہوا کرینگے اور ڈولیوں میں بیٹھ بیٹھ کر حکیموں اور ڈاکٹروں کے مطب میں جانیوالے بیماروں کی بجائے ہوائی جہازوں میں بیٹھ کر اڑتے پھرنے والے تندرست اور توانا بچوں سے مادر وطن کی گود بھر جائیگی۔ ہمدرد صحت نے زمانہ حاضرہ کی ایسی طبی ضروریات کو پورا کرنیکا ذمہ لیا ہے جو ایک بہتر سے بہتر رسالہ پوری کر سکتا ہے اور اگر قوم و ملک نے اس کا ساتھ دیا تو وہ تھوڑے عرصہ میں دکھا دیگا کہ ایک مختصر پرچہ کیا کر سکتا ہے۔ کیا کبھی کسی تالاب کے کنارے کھڑے ہو کر آپ نے اسمیں چھوٹی سی کنکر پھینکی ہے؟ اگر ایسا کیا ہو تو آپکی نظر سے گذرا ہوگا کہ کنکری کے پانی میں گرتے ہی پہلے تو جس جگہ وہ کنکری گری تھی وہیں چھوٹے چھوٹے سے حلقے پیدا ہوتے ہیں پھر ان میں برابر وسعت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور بڑی دور تک، اتنی دور تک کہ جہاں تک نگاہ جائے یہ حلقے سطح آب پر برابر بڑھتے اور پھیلتے چلے جاتے ہیں، چھوٹی سی کنکری کی بساط کو دیکھئے کسی طرح بھی کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ اس کا اثر تالاب کی سطح پر اس قدر وسیع ہوگا۔ ہم نے بھی علم طب کے ناپیدا کنار سمندر میں یہ ایک چھوٹی سی کنکری پھینک ڈالی ہے اور ہمیں افضال ایزدی سے یقین کامل ہے کہ آہستہ آہستہ اسکے پیدا کئے ہوئے حلقے سمندر کی ساری سطح کو گھیر لیں گے۔

روپیہ، محنت، مزدوری، علم اور خلوص نیت سے جو کچھ بھی ہو سکتا ہے، وہ سب کچھ اس پرچہ کو کامیاب بنانیکے لئے کیا جا رہا ہے اور ہم کامل وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہ تجربہ اب بھی خدانخواستہ ناکام رہا تو اسکے ہم نہیں بلکہ اہل ملک اور ارباب فن ذمہ دار ہونگے اور شاید اسی قدر وثوق کیساتھ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر یہ تجربہ بھی ناکام رہا تو پھر آئندہ بہت زمانے دراز تک ایک کامیاب طبی رسالہ کا تخیل محروم تکمیل رہیگا۔

ہمدرد صحت اور مشاہیر فن

عالی جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری مرحوم، ایم، ڈی، دہلی:-
میں نے ہمدرد صحت کا خاص نمبر "الاطفال" بڑے غور سے پڑھا اور یہ لکھنے میں مجھکو مسرت محسوس ہوتی ہے کہ اردو میں بچوں کی رضاعت، پرورش، تربیت اور علاج معالجہ پر اس سے بہتر کوئی دوسری کتاب میری نظر سے نہیں گذری، اس نمبر کے مضامین نہایت دلچسپ جامع اور بیحد مفید ہیں اور مجھکو امید ہے کہ اس سے ہر شاہل افادہ حاصل کریگا

لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب ایم، بی، اینڈ سی، ایچ، بی اڈنبرا حیدر آباد دکن:-
ہمدرد صحت کا خاص نمبر ملا بہت شوق سے پڑھا، ہندوستان کے طبی رسائل میں ہمدرد صحت پہلا پرچہ ہے جسنے اعادۂ شباب کے مسئلے پر اتنے بہتر اور مستند معلومات سے لبریز

جناب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب، نیتر، بیڑ (دکن)
مجھے بیڑ سے چلتے چلاتے وقت "الاطفال" ملا اگر معلوم ہوتا کہ اس شان نزول سے چھپے گا اور یہ مضمون آرائیاں ہونگی تو کچھ غور سے لکھتا خیر، بداں را بہ نیکاں ببخشند کریم دعا ہے
خدائے برتر اس امید کو برلائے میں اس کامیابی کا مرد سامان عطا فرمائے جو سرچشمۂ آرزو کی روح رواں ہے "ا ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد:-

شفاء الملک حکیم مولوی محمد عبد الحمید صاحب لکھنؤ:- میں نے رسالہ ہمدرد صحت دہلی کا خاص نمبر بعنوان "تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" بالیتہ ما دیکھا، حقیقتاً نہایت محنت و جانفشانی سے مرتب کیا گیا ہے اکثر مضامین نہایت بلند پایہ اور تحقیق سے لبریز ہیں، پبلک کو ایسے مفید طبی رسالہ کی قدر کرنا چاہئے

جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب قرول باغ دہلی:- حکیم عبد الحمید صاحب نے "ہمدرد صحت" کی شکل میں طبی خدمت کی طرف ایک بڑا قدم بڑھایا ہے
حکیم صاحب موصوف کو اس مبارک اقدام پر دلی مبارکباد دیتا ہوں ہمیں ہمدرد صحت سے بڑی توقعات وابستہ ہیں، اور طب یونانی کی دنیا میں سب سے بڑے طبی مرکز کا واحد رسالہ ہے اس لئے یہ اس کا مستحق ہے اطبا اسکی طرف پوری توجہ منعطف کریں ہمدرد صحت کی ارزانی سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ رسالہ اس لئے نہیں نکالا گیا کہ اس رسالہ کے ذریعہ سے مالی منفعت ہو بلکہ اس کا واحد مقصد فن عزیز کی خدمت ہو، ہمارے افلاس زدہ ملک میں کسی قسم کی قومی یا فنی خدمت کیلئے سب سے اہم سوال سرمایہ کا ہوتا ہے لیکن بحمد اللہ ہمدرد صحت سرمایہ کی فکر سے آزاد ہے، بلکہ جہاں تک میں اندازہ لگا سکتا ہوں یہ رسالہ کبھی سرمایہ کی کمی کے سبب سے بند نہ ہو سکیگا، مجھے حکیم عبد الحمید صاحب کے استقلال قوت عمل اور نیک ارادوں سے امید ہے کہ چند روز کے بعد یہ رسالہ ہندوستان کا سب سے کثیر الاشاعت پرچہ بن جائیگا، جسکے آثار میں ابھی سے دیکھ رہا ہوں" محمد کبیر الدین ۲۷ اپریل

جناب ڈاکٹر محمد عثمان صاحب جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن:- ہمدرد صحت کے شباب نمبر کے دونوں پرچے وصول ہوئے، دلی شکریہ قبول ہو۔ فی الحقیقت آپکی مساعی قابل صد آفرین اور ایسی نمایاں کامیابی مستحق صد مبارکباد ہے کہ اسقدر قلیل عرصہ میں اتنا کارآمد اور اہم درجہ کا مواد فراہم کرکے اس دیدہ زیب صورت میں

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی، ایڈیٹر مشیر الاطباء لاہور: ہمدرد صحت ایک ماہوار رسالہ ہے جو گذشتہ سال سے حکیم حافظ عبد الحمید صاحب دہلوی کی زیر نگرانی میں نہایت آب و تاب سے شائع ہو رہا ہے، کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ ترتیب کے یہ اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے، اسمیں ہر ماہ حفظان صحت اور طب کے متعلق بہترین مضامین شائع ہوتے ہیں، اس رسالہ میں طب کے خالص علمی مضمون کو ادبی رنگ میں رنگنے کی نہایت کامیاب کوشش کی گئی ہے، حال میں تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر نمبر قریباً دو سو صفحات پر شائع ہوا ہے، یہ بلا شبہ اس موضوع پر اپنی نوعیت کا واحد رسالہ ہے، ترتیب کی خوبی اور مضامین کی عمدگی و دلاویزی کے لحاظ سے بلا مبالغہ اس وقت کی تمام طبی صحافت میں ممتاز جگہ حاصل کرلی ہے"

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاندپوری بیگم گنج:- ہمدرد صحت کی اشاعت خاص نگاہ و دماغ کیلئے سامان لطف و مسرت لیکر آئی شروع سے آخر تک دیکھا، جناب نے طبی حلقوں میں اشاعت خاص کی مجتہدانہ خصوصیت کو اپنے لئے مخصوص کرلیا ہے اور مجھے یہ عرض کرنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ عہد حاضر کا کوئی طبی رسالہ اس اشاعت خاص کے سلسلے میں اس ایثار و وسعت نظر اور اجتہاد سے کام نہیں لیتا جو آپ کا حصہ ہو کر رہ گیا ہے آپ نہایت بے جگری کیساتھ رسالہ کی ترتیب و تدوین اور اسکی طباعت و تصاویر پر روپیہ صرف کرتے ہیں، ممالک غیر سے حصول مضامین کی بدعت حسنہ آپ ہی نے جاری کی ہے اور صرف اسی ایک خصوصیت سے آپکی اشاعت کا مرتبہ بہت زیادہ بلند ہوتا جا رہا ہے۔ خدا کرے آپ کا جذبۂ عمل اور ولولہ کارکبھی سرد نہ ہو اور طب یونانی کو آپکی سرپرستی میں زیادہ سے زیادہ فروغ ہو آپ نے طب قدیم کیلئے بہت کچھ ایثار کیا ہے اور ہمدرد دواخانہ کی بنیاد ڈال کر ثابت کردیا ہے کہ طب یونانی کا فن دواسازی کس قدر مکمل اور جامع ہے اسی طرح آپ نے ہمدرد صحت کی اشاعت سے طبی لٹریچر کی وہ ارزانی فرمائی ہے کہ آجتک نہ ہوئی تھی۔ ایک روپیہ کی قلیل رقم میں آپ ایسے ایسے قیمتی موتی لوگوں کو دیرہے ہیں جنکی قدر و قیمت کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر رہتک:-
ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "الاطفال" بالکل عین وقت پر موصول ہوئی میں نہیں کہہ سکتا کہ اسکی دیدہ زیب طباعت، باصرہ نواز تماثیل اور بالمعنی بلند پایہ دلچسپ اور دلگداز مضامین دیکھکر کس قدر مسرت ہوئی میں سمجھتا تھا کہ سال گذشتہ اشاعت خاص "اعادہ شباب نمبر" کی اشاعت کے بعد دلچسپ اور مختص النوعیت اشاعت کی جد و جہد لاحاصل رہیگی اور جب کہ آپ جیسی سراپا ایثار و خلوص شخصیت کے متعلق مجھے یہ غلط خیال پیدا ہوا کہ صحافت طب کے جواب و تمثیل کی کیونکر توقع قائم کرسکتا تھا لیکن "الاطفال" کے مطالعہ نے میرے عالم خیال کو یکسر منقلب کردیا اور میرے قبل از وقت

ستمدید کردی ہے، مجھے تعجب ہے کہ "نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول" کے مقولہ کو میں کیوں فراموش کئے تھا اگر مبالغہ نہ سمجھا جائے تو میں کہونگا کہ طب کے میدان میں آپ کا جو قدم اُٹھتا ہے وہ قابل صد رشک و تقلید اور اس کا ہر نقش نقش بر آب نہیں نقش بر حجر ہوتا ہے ۔

ہماری مادر طب ایسی ہی دو چار ہستیاں اور اس دور کس مپرسی میں پیدا کردے جو ہماری کشتی کو بحر حوادث کی خوفناک موجوں، اور ناموافق طوفانی ہواؤں سے بقائے دوام کے ساحل سے ہمکنار کردیں، یہ بالکل صحیح ہے کہ جب تک کوئی کام للہیت اور خلوص کیساتھ نہ کیا جائے کبھی مؤثر و مقبول عام نہیں ہوتا اور جو مسائل ان جذبات کے ماتحت اور خود غرضی سے بے نیاز ہوکر بروئے کار لائی جاتی ہیں وہ ہمیشہ مشکور ہوا کرتی ہیں، چنانچہ اسکی زندہ مثال "ہمدرد صحت" موجود ہے، قلیل عرصہ میں جسکی قابل رشک ترقی اور اسکے حلقۂ اثر کی وسعت طب یونانی کیلئے فال نیک ہے، باہر کا حال تو مجھے معلوم نہیں، لیکن اندرون بھوپال کا مجھے علم ہے وثوق کیساتھ کہہ سکتا ہوں کہ "ہمدرد" نے اہالیان بھوپال کی غیر معمولی ہمدردی اور عام مقبولیت حاصل کرلی ہے ۔ اور کرتا چلا جارہا ہے ۔

روپیہ سالانہ چندہ میں اتنا ضخیم دیدہ زیب اور بلند پایہ عام دلچسپ گر معیاری طبی رسالہ کا جاری رہنا اور ہمیں جدتیں ہوتے رہنا اگر معجزہ نہیں تو آپ کا حصہ ضرور ہے ۔ از تو آید و مرداں چنیں کنند ۔ میں اس موقعہ پر حسب معمول ہدیۂ تبریک پیش کرتا لیکن کس کس بات پر اور کہاں تک؟ عمر میں اگر ایک دوبار ایسی افتتاحیہ صورت پیش آجاتی ممکن تھا لیکن روز بروز اور ہر ہر بات پر مبارکباد دینا ذرا مشکل معاملہ ہے، تاہم نظر بد سے تحفظ کی ضرور دعا کرونگا ۔

ہمدرد صحت اور مشاہیر ملک

جناب نواب بہادر ڈاکٹر سر مزمل اللہ خاں صاحب بھیکم پور:-

صحت نہایت مفید اور معلومات صحیحہ کا ذخیرہ ہے اسکو معدن صحت کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اسکی اشاعت خاص آپ نے بیحد قابلیت اور محنت سے تیار کی ہے۔ ع
بادبریں ہمت مردانہ تو ۔ چاہیے کہ پبلک اسکی قدر کرے اور اس سے مستفید ہو۔

حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب:-

اُردو کے طبی رسائل میں دہلی کا ماہوار رسالہ "ہمدرد صحت" سب سے ممتاز ہے اسی طرح اس رسالہ کا "خاص نمبر" جو اعادۂ شباب اور درازی عمر کے نہایت ضروری موضوع پر شائع ہوا ہے اپنی بعض خصوصیات کے لحاظ سے ایک ایسا خاص نمبر ہے جسکی نظیر اُردو مجلات کی تاریخ میں نہیں ملسکتی ۔

یہ پروفیسر اشتائناخ، ڈاکٹر واروناف، کارل ڈوپلر، جادورسکی، اسولڈ شوارز اسوقت مسئلۂ اعادہ شباب کے محقق مانے جاتے ہیں اور ان میں سے بعض خاص طریقہائے علاج کے موجد ہیں، ہمدرد صحت کے اولوالعزم مالک ایڈیٹر حکیم عبدالحمید صاحب نے ان پانچوں محققین سے انکے تازہ افکار و خیالات اور انکے طریقہائے علاج کی تفصیلات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ان لوگوں کی دلچسپی و نفع رسانی کا بھی پورا لحاظ رکھا گیا ہے جو طبیب تو نہیں مگر اس قسم کی معلومات کے ضرورتمند ہیں اور ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر اطبا و عوام دونوں کیلئے مفید اور دلچسپ ہے اور اسکی اشاعت پر حکیم عبدالحمید صاحب ایڈیٹر و مالک ہمدرد دواخانہ بجا طور پر قومی مبارکباد کے مستحق ہیں ۔

ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی:-

ہمدرد صحت کے "اطفال نمبر" پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ پرچے میں بچوں کے متعلق نہایت کارآمد معلومات کے علاوہ تعلیمی اور نفسیاتی مضامین کا اتنا اچھا مجموعہ آپنے جمع کیا ہے کہ کوئی ایسا بلند پایہ خالص تعلیمی رسالہ بھی اس پر فخر کرسکتا ہے کہ آپ کا یہ خاص نمبر طبیبوں ہی کیلئے نہیں بلکہ بچوں کے سرپرستوں اور معلموں کیلئے بھی ایک کتاب کا کام دیگا اردو میں شاید آسانی سے بچوں کے متعلق اتنی مفید معلومات یکجا نہ مل سکینگی ۔

جناب سر صاحبزادہ عبدالقیوم خاں صاحب وزیر اعلیٰ شمال مغربی صوبہ سرحد:-

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" پر میں نے سرسری نظر ڈالی ہے افسوس کرتا ہوں کہ بوجہ ناسازیٔ طبیعت بالتفصیل پڑھنے کا موقع نہیں ملا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ رسالہ قوم کی کافی خدمت کرسکتا ہے اور لوگوں میں حفظان صحت کا شوق پیدا کرنے میں مدد دے سکتا ہے مجھے امید ہے کہ قوم اسکی سرپرستی کریگی اور اسکے اوراق سے مستفید ہوگی

جناب نواب قاضی سر عزیز الدین احمد صاحب وزیر اعظم ریاست دتیہ:-

ہمدرد صحت کا خاص نمبر موصول ہوا آپ نے اسکی اشاعت میں بہت حوصلہ و قابلیت سے کام لیا ہے اور اسکے مضامین مفید اور دلچسپ ہیں، امید ہے کہ ملک میں آپکے رسالہ کی قدر بہت ہوگی وہ ترقی کریگا میں ہر ایک ترقی کا خواہاں ہوں ۔

مولانا محمد شفیع صاحب داؤدی پٹنہ:- جناب حکیم مولوی عبدالحمید صاحب نے ماہوار رسالہ ہمدرد صحت جاری فرماکر طب یونانی پر بہت احسان کیا ہے پبلک کو علم الصحت کی ترقی کا صحیح اندازہ اس رسالہ سے کافی طور پر ہوسکتا ہے اہل فن بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں میں حکیم صاحب سے ذاتی واقفیت کی بنا پر یقین رکھتا ہوں کہ انکی نیک نیتی اور خلوص متقاضی ہے کہ وہ اس رسالہ کو برابر اضافہ کیساتھ جاری رکھیں گے ۔

ہز ایکسیلنسی سردار صلاح الدین سلجوقی قونسل جنرل افغانستان:-

صحت کا خاص نمبر موسومہ تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر ملا، اس مسئلہ پر اسمیں نہایت قیمتی اور کارآمد مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ اس کامیابی پر آپکو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

عالی جناب مرزا محمود احمد صاحب رئیس قادیان :-

رسالہ ہمدرد صحت کا تازہ نمبر جو جس محنت اور لیاقت سے یہ نمبر تیار کیا گیا ہے واقعی قابل تعریف ہے ، اعادہ شباب پر یوروپین زبانوں میں تو بہت کچھ لکھا گیا ہے لیکن اردو زبان میں اس وقت تک میری نظر سے اس موضوع پر کوئی مضمون نہ گذرا تھا مضمون سبکے سب تحقیقی اور دلچسپ ہیں ۔ اردو دان اصحاب کی توجہ اس موضوع کیطرف پھیرنے کیلئے یقینا مفید ثابت ہونگے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزا ۔ گذشتہ نمبر بھی میں نے دلچسپی سے پڑھے ہیں اور ہمیشہ خوشی محسوس کی ہے اس رسالہ کی زبان برخلاف دوسرے طبی رسائل کی زبان کے حقیقتاً اردو کہلانے کی مستحق ہے ، میرے نزدیک طبی رسائل کی ناقص زبان صرف اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہمارے فنون کی ترویج بد قسمتی سے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں چلی گئی ہے جو شاید ان فنون سے اخلاص تو رکھتے ہوں لیکن انکے ماہر ہرگز نہیں ۔ بہرحال آپکی کوشش قابل کوشش اور آپکی سعی مستحق شکریہ ہے اور میں باوجود عدیم الفرصتی ...

خان بہادر کیپٹن حبیب الرحمن خاں ، سی آئی ای ، دہلی :-

یہ بھی بڑے شکر و مسرت کی بات ہے کہ آپ نے اس قدر محنت و قابلیت سے اپنے ماہواری طبی رسالہ ہمدرد صحت کا اجرا کر کے اور اس میں ماہر فن طبیبوں اور ڈاکٹروں کے بیش بہا مضامین و مشورے شائع کر کے اپنی فیض رسانی کا سہل الحصول اور قابل قدر سلسلہ قائم کر رکھا ہے کہ اس سے نہ صرف طبیب ہی مسرور و مستفید ہوتے رہتے ہیں بلکہ دیگر ناظرین و سامعین بھی بہت کچھ بہرہ یاب ہو سکتے ہیں ، خاصکر اسکے سالانہ نمبروں میں جیسے کہ گذشتہ سال کا اعادہ شباب اور امسال کا اطفال نمبر ہوا ہے ضروری ہیں کہ انکو مجلد کرا کے ہر قدردان اپنے کتب خانہ یا گھر میں محفوظ رکھے ۔

ہمدرد صحت اور مشاہیر صحافت

علامہ سید سلیمان ندوی ایڈیٹر " معارف " اعظم گڈھ :-

دہلی کے طبی رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر " تجدید و اعادہ شباب اور درازی عمر " کے نام سے نکلا ہے ، اس پرچہ کی سب سے اہم خصوصیت فن اعادہ شباب کے مشہور ماہر ڈاکٹر سیلن جاو ورسکی پیرس کی اس رسالہ کیجانب نگاہ توجہ ہے موصوف نے کارکنان رسالہ کی استدعا پر اپنے مختصر حالات زندگی اور اپنا اس فن کے متعلق تجربہ " اعادہ شباب کا آسان طریقہ " اردو کے اس رسالہ کو لکھکر بھیجا ہے ، مضامین پانچ مختلف ابواب ، نظریات ، تشریح و تبصرہ ، تجدید شباب و درازی عمر کے قدرتی ذرائع ، فن اعادہ شباب اور وید ک ، فن اعادہ شباب کے دوائی ذرائع کے ماتحت تقسیم ہیں جن میں نظری و عملی ہر حیثیت سے اس فن کو پیش کیا گیا ہے ۔ رسالہ میں فن کے ماہرین خصوصی مضمون نگاروں اور کتنے مریضوں کی تصویریں علاج سے پہلے اور بعد دونوں کی ہیں ، جنہوں نے عمل تعلیم یا اپریشن وغیرہ کے ذریعہ سے علاج کرایا ، مجموعی حیثیت سے اپنے موضوع پر یہ ایک حاوی رسالہ ہے جو محنت اور توجہ سے مرتب کیا گیا ہے "

مولانا عبدالحق صاحب ایڈیٹر " اردو " اورنگ آباد ، دکن :-

ہمدرد صحت ایک ماہانہ طبی رسالہ ہے ، طبی مضامین ادویہ کے خواص و اثرات مختلف بیماریوں کے علاج اور حکما کے حالات پڑھنے کے قابل مضامین درج کئے جاتے ہیں افسانوں کا دلچسپ اور ہدایت آمیز سلسلہ بھی ہے ، رسالہ میں حفظان صحت اور علاجوں کے متعلق بہت کار آمد اور مفید معلومات پائی جاتی ہیں ۔ ایڈیٹر صاحب فرائض کو نہایت خوبی اور لیاقت سے انجام دیتے ہیں "

جناب مولانا عبدالماجد صاحب بی ، اے ، دریابادی ایڈیٹر " صدق " لکھنؤ :-

دہلی سے ہمدرد صحت عرصہ سے نکل رہا ہے یہ کوئی اشتہاری پرچہ نہیں ہے بلکہ طب و متعلقات طب پر بہتر سے بہتر مضامین مستند اطبا کے قلم سے پیش کرتا رہتا ہے اور بعض خاص نمبروں کی تیاری میں تو یورپ و امریکہ کے ماہرین خصوصی سے بھی مضامین حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے " الاطفال " پانچ خاص حصوں پر تقسیم ہے ، تصاویر بھی بکثرت ہیں ۔ اتنی معلومات کا مجموعہ اتنی کم قیمت میں نہایت ارزاں ہے بال بچے والے گھروں میں ایسی مفید تالیفات کا موجود رہنا ضروری ہے ۔

جناب مرزا عبدالمحمد صاحب ایرانی مدیر " چہرہ نما " قاہرہ (مصر)

چند سیت این مجلہ نامی کہ بقلم برازندہ عالم فرزانہ نامی دکتر حکیم حاجی عبدالحمید خان انتشار می یابد بادارہ ما میرسد مواضیع و مندرجات علیہ طبیہ او تمامی سودمند و یک از دیگر مفیدہ او این اشک اغلب دردمائی مختصرہ را با علاج فوری ، تشریح مینماید باد و یہ اروپائی و چہ اسیائی ۔

ما ہم عصر محترم را تبریک گفتہ و دوام این مجلہ سودمند را خواستاریم ۔

جناب شمس الدین صاحب مدیر اتحاد مشرقی جلال آباد (افغانستان)

مجلہ شریفہ ہمدرد صحت کہ بیادگار نیر آسمان طب بیادگار نیر آسمان طب جناب حکیم حافظ عبدالمجید صاحب مرحوم از پایہ تخت ہند شہر دہلی زیر سرپرستی ہمدرد خلائق جامع مجد قدیم و جدید جناب حکیم حاجی حافظ عبدالحمید صاحب بغرض استفادہ عوام و خواص او ہر تاریخ پنجم از ماہ انگریزی متضمن مضامین مفید و حاوی ہدایات خیرخواہانہ بکمال و تاب اشاعت پذیر میشود این قابل فخر امتیاز در جملہ رسائل ارد و مخصوص نصیب ہمدرد صحت است کہ در و علاوہ از اقتباسات ارشادات و تقاریر محققین طب دنیا ، مضامین پر فائدہ ڈاکٹران و اطبائے جلیل القدر ہندوستانی را میباشد ، بجز خاص رسالہ ہمدرد صحت علاوہ بر دو صد و ہشتاد صفحہ مضامین دلنشین داوائے قطعہ اہم میباشد ہمچنان نمبر متعلق حسن و تربیت و پرورش اطفال دقیقہ فروگذاشت نشدہ کہ برائے آنہائیکہ با زبان اردو آشنا باشند خیلے مفید است ۔

ہمدرد صحت کی خصوصیات

نامناسب نہ ہوگا اگر اس جگہ ہم بعض خصوصیتوں کا بھی کچھ ذکر کر دیں جو اس پرچہ کو حاصل ہیں :-

طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لئے یکساں مفید (۱) یہ جسقدر ایک طبیب کیلئے مفید ہو اُسیقدر عوام الناس کیلئے بھی کارآمد ہو، اسکے مضامین بالعموم مشکل الفاظ سے خالی ہوتے ہیں اس لئے انہیں طبیب اور غیر طبیب یکساں آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

طبی افسانے (۲) اسکے مضامین خشک اور غیر دلچسپ نہیں ہوتے کہ جنہیں پڑھنے کو جی نہ چاہے بہت سے طبی مسئلے تو افسانوں اور مکالموں کی صورت میں بیان کر دیئے جاتے ہیں کہ پڑھنے والا انتہائی شوق کیساتھ انہیں پڑھتا چلا جاتا ہو اور پڑھنے سے باز نہیں رہ سکتا، غالباً ہمدرد صحت ہی ایک ایسا طبی رسالہ ہے کہ جسمیں افسانے ماہ بماہ نہایت پابندی کیساتھ نکلا کرتے ہیں اور یہ افسانے نام کے افسانے نہیں ہوتے، بلکہ ایک افسانے حیثیت سے بھی بلند پایہ ہوتے ہیں۔

بیش قیمت مجربات (۳) ہر مہینے ہندوستان کے مشہور اور کامیاب اطبا اسمیں اپنے مجربات شائع کراتے ہیں اور ان سے اطبا اور عوام دونوں مستفید ہوتے ہیں

تصاویر کی پابندی (۴) ہمدرد صحت کی تصاویر بھی اسکی ایک ممتاز خصوصیت ہیں ہر مہینے انتہائی پابندی کیساتھ متعدد دلچسپ اور سبق آموز بلاکوں اور دستی تصاویر اسمیں شائع ہوا کرتی ہیں اور اس بنا پر اسے بالکل صحیح طور پر ایک مصور رسالہ کہا جا سکتا ہو۔ تصویروں کا انتخاب اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ ادارہ اس معاملہ میں بدمذاق ثابت ہو۔

مشاہیر اطبا سے بلا معاوضہ مشاورت (۵) ہمدرد صحت کے ہر خریدار کو یہ حق حاصل ہو کہ سال بھر میں اپنا ایک سوال امراض و علاج کے متعلق پرچہ میں شائع کرائے یہ سوال ہندوستان بھر کے مایہ ناز طبیبوں کی نظر سے گذرتا ہو اور وہ جواب دیتے ہیں۔ یہ جوابات آئندہ مہینے کی اشاعت میں شائع کرا دیئے جاتے ہیں اس ذریعے کے بغیر شاید اتنے بڑے بڑے طبیبوں تک ہر کس و ناکس کی رسائی بھی نہ ہو سکتی بہت کچھ خرچ کرنے پر بھی شاید اتنے بہت سے طبیبوں کی رائیں یک جا

جدید تحقیقات (۶) اسمیں طب جدید کے متعلق بھی نہایت اعلیٰ پایہ کے مضامین برابر شائع ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہو کہ ممالک غیر کے پرچوں میں جو دلچسپ اور مفید مقالات شائع ہوں ان کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہمدرد صحت کے قارئین تک ماہ بماہ پہونچایا جائے۔

بلند پایہ مضمون نگار (۷) اسے ہمدرد صحت کی خوش قسمتی کہیئے یا ہماری تجاویز کیلئے ایک نیک شگون کہ شروع سے ہمدرد صحت کو ملک کے مایہ صد افتخار مضمون نگار ملگئے ہیں انکی نگاہ لطف کا اس پرچہ کے "چھکنے پکنے پات" کی طرف متوجہ ہونا اس بات کا بھی ثبوت ہو سکتا ہو کہ اُنھوں نے اسے "ہونہار بروا" خیال فرمایا، بہر حال کچھ ہو یہ واقعہ ہو کہ ہمدرد صحت اپنے مضمون نگاروں پر جس قدر فخر کرے کم ہے مضمون نگاروں کی فہرست کسی دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے۔

ادبی حیثیت (۸) ہمدرد صحت ایک طبی رسالہ ہو اور اس لحاظ سے اگر اس کا ادبی معیار چنداں بلند نہ ہو تو قابل اعتراض نہیں ہو سکتا، لیکن ہماری یہ تمنا ہو کہ اسے بہر صورت ایک قابل قبول رسالہ بنائیں اسلئے بلا شائبہ فخر و تعلی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمدرد صحت کا ادبی معیار بھی ایک طبی رسالہ ہونیکے باوجود ملک کے بہت تمام نہاد ادبی رسالوں سے زیادہ بلند ہے اور ادب سے ذوق رکھنے والے اصحاب بھی اسمیں اپنی ضیافت طبع کا سامان پائیں گے۔

پابندی وقت عدم پابندی وقت ہمارے اردو رسائل کی ایک عام خصوصیت ہے لیکن ہمدرد صحت کبھی آجتک اپنی مقررہ تاریخ سے ایک روز بعد بھی نہیں نکلا ہر انگریزی مہینے کی پانچویں تاریخ اسکی اشاعت ہو اور جس تاریخ کو ہمدرد صحت ڈاکخانہ بھیجا جا رہا ہو اس روز یقینی طور پر پانچ تاریخ ہوگی خواہ کوئی جنتری اسکے خلاف کہے

سالانہ اشاعت خاص (۱۰) ہر سال ہمدرد صحت کا ایک خاص نمبر شائع ہوتا ہو اور ہم لاکھ چاہیں کہ آپ کو بتا سکیں کہ وہ کیا چیز ہوتی ہے پھر بھی نہیں بتا سکتے حقیقت یہ ہو کہ وہم و قیاس سے آپ اسکے متعلق جو رائے بھی قائم کرینگے وہ اس سے بدرجہا ارفع اور بہتر ثابت ہوگا۔ اس خاص نمبر کی قیمت اگر آپ صرف یہی ایک نمبر خریدنا چاہیں تو صرف آٹھ آنے اور اعلیٰ کاغذ پر چھپے ہوئے کی بارہ آنہ ہو اور آپ اسے منگوا کر بآسانی اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ تنہا ایک یہی نمبر کسی طرح بھی دو روپے سے کم قیمت کا نہیں ہو سکتا لیکن اگر آپ ہمدرد صحت کے خریدار ہیں تو یہ نمبر اور اسکے علاوہ گیارہ معمولی پرچے آپکو صرف ہی ایک روپے میں ملتے ہیں جو آپکے چندہ کے طور پر رہا ہے، جولائی ۳۳ء میں خاص نمبر کا موضوع "اعادۂ شباب" یعنی از سر نو جوان ہونا تھا یہ فخر ہندوستان کے تمام رسالوں میں صرف ہمدرد صحت ہی کو حاصل ہو کہ اس نے آسٹریا جرمنی اور فرانس کے ان ڈاکٹروں کے مضامین حاصل کر کے شائع کئے کہ جو اس مسئلہ کے سب سے بڑے محقق اور جوان بنانیکے مختلف آپریشنوں کے موجد ہیں، انہیں کیساتھ ساتھ ہندوستان کے مشہور حکیموں اور ویدوں کے مضامین بھی اسی مسئلہ کے متعلق عوام کی آگاہی کیلئے مہیا کر دیئے، ۵ جولائی ۳۴ء کو جو خاص نمبر نکلا ہے اس کا نام "الاطفال" ہو اور اس کا موضوع بچوں کے متعلق ہر قسم کی معلومات ہو، بچوں کی بیماریاں، بچوں کی پرورش، بچوں کی تربیت، بچوں کے کھیل اور بچوں کی عادتیں غرضکہ بچوں کے متعلق ہر چیز پر بہترین مضامین فراہم کئے گئے ہیں، سال گذشتہ کی طرح امسال بھی یورپ اور دیگر ممالک کے بڑے بڑے ماہرین نے اس نمبر کے لئے مضامین لکھے ہیں اور ہم کامل وثوق کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اردو میں بچوں کے متعلق معلومات کا اتنا بڑا ذخیرہ آپ کو اور کہیں نہیں ملسکتا۔ ان خاص نمبروں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مضامین کیساتھ صاحب مضمون کی تصویر بھی شائع کیجاتی ہو۔ **ارزانی** :- ہمدرد صحت کی ارزانی شاید اسکی ایسی خصوصیت ہو کہ جس نے سب کو حیرت میں ڈال رکھا ہو، صرف ایک روپیہ سالانہ میں ۴۸ صفحوں کا ایک ماہوار پرچہ اور سال میں ایک ایسی خوبیوں کا خاص نمبر کیا اب بھی لمبی مدت زیادہ سستا دیکھا جائیگا اور کیا اب بھی اسکے خریدنے میں تامل کی کوئی وجہ باقی رہ سکتی ہے **مقبولیت** :- مندرجہ بالا خصوصیات کی بنا پر اسکی عام مقبولیت بھی ہمدرد صحت کی ایک ممتاز خصوصیت ہے۔

جلد (۳) | فہرست تصاویر و مضامین اعادۂ شباب نمبر | نمبر (۱)

عکسی تصاویر

(۱) ڈاکٹر اشتائناخ ایم، ڈی، ویانہ (۲) چھپن سالہ بوڑھا آپریشن سے پہلے (۳) چھپن سالہ بوڑھا آپریشن کے بعد
(۴) کالا چوہا آپریشن سے پہلے (۵) کالا چوہا آپریشن کے بعد (۶) ڈاکٹر واروناف پیرس
(۷) ڈاکٹر کارل ڈوڈلپر ویانہ (آسٹریا) (۸) ڈاکٹر جاوورسکی پیرس (فرانس) (۹) ڈاکٹر اسولڈ شوارز ویانہ (آسٹریا) (۱۰) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق، حید
(۱۱) حکیم سید علی کوثر چاندپوری (۱۲) ڈاکٹر سعید احمد بریلوی (۱۳) حکیم مولوی محمد یوسف نیر، ہیڈ (۱۴) علامہ شبلی نعمانی
(۱۵) ایوب سلیم مرحوم (۱۶) حکیم ڈاکٹر لطافت حسین میڈیکل آفیسر ہٹی (۱۷) ڈاکٹر محمد عثمان خاں حیدرآباد دکن (۱۸) حکیم مولوی محمد کبیرالدین دہلی
(۱۹) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب علیگڈھ (۲۰) مسٹر سمیع (۲۱) مرتب (۲۲) منیجر
(۲۳) حکیم مولوی محمد ظہیر علی بیاض دہلی (۲۴) پنڈت اوپیندرناتھ داس صاحب

قلمی تصاویر (۱) بڑھاپے کے اسباب کے متعلق ۱۰ تصاویر + تجدید شباب کے قدرتی ذرائع کے متعلق ۲۰ تصاویر +

کارٹون ۱-۱۱ دور غدود (۲) کامیاب عمل تعلیم +

مضمون	نگارندہ	صفحہ	مضمون	نگارندہ	صفحہ
ٹائٹیل قلمی		۱	دور غدود (کارٹون)	مسٹر سمیع	۱
فہرست مضامین		۲	کامیاب عمل تعلیم (کارٹون)		۲
اشتہارات	منیجر	۴	**تجدید شباب اور درازی عمر کے قدرتی ذرائع**		
اطلاعات		۰	تجدید شباب اور درازی عمر کے قدرتی ذرائع	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۵
اشتہارات	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۷	بڑھاپے کے اسباب (مرقع)	مسٹر سمیع	۸
نظریات		۱۳	تجدید شباب کے قدرتی ذرائع (مرقع)	"	۰
ملاحظہ	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۵	**اعادۂ شباب اور ویدک**		۷
بڑھاپے سے حیاتیاتی مقابلہ	پروفیسر اشتائناخ ویانہ	۱۶	ویدک رسائن کایاپلٹ	پنڈت اوپیندرناتھ داس صاحب	۹
ڈاکٹر واروناف کا عملیہ تقلیم	ادارہ	۳۲	کایاکلپ	ڈاکٹر ملکیشو دیو صاحب	۴
اعادۂ شباب بطریق ڈوڈلپر	ڈاکٹر کارل ڈوڈلپر ویانہ	۳۷	**کایاکلپ اور درازی عمر اور تحرک و شہرت**		۹
جاوورسکی کے حالات زندگی	ادارہ	۴۲	سوم لتا	راؤ ہاکن صاحب	۳
اعادۂ شباب کا آسان طریقہ	ڈاکٹر جاوورسکی پیرس	۴۳	**تجدید و اعادۂ شباب کے دوائی ذرائع**		
تشریح و تبصرہ		۴۷	**مفردات**		
اعادۂ شباب کا موجودہ نظریہ	ڈاکٹر اسولڈ شوارز، ویانہ	۵۰	آیوڈائڈس اور دیگر ادویہ	ڈاکٹر اشرف الحق صاحب	۶
اعادۂ شباب (چند لائق غور مسائل)	کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق	۵۵	بلادر	"	۹
درون افرازیات	"	۵۸	سیماب	"	۰
اعادۂ شباب اور عمل تعلیم	ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری	۶۲	کایاکلپ کی پانچ اکسیریں	حکیم مولوی فضل اللہ صاحب	۲
شباب رفتہ کی واپسی	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی	۷۳	تخم حلبہ	"	۸
تلاش شباب	حکیم محمد یوسف صاحب نیر	۹۳	**مرکبات**		
نظریہ تجدید شباب و اطالت عمر	ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۱۰۳	کشتہ طلاء شباب آور		۸
ڈاکٹر واروناف کے عملیہ تعلیم پر ایک تنقیدی نظر	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰۹	اعادۂ شباب کے چند اکسیری نسخے	حکیم محمد شمس الحق صاحب	۰
اصول تجدید شباب	ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب	۱۱۰	مجربات سعید شباب اور درازی عمر	حکیم احسان الحق صاحب	۲
اعادۂ شباب	حکیم عبداللطیف صاحب	۱۱۳	کشتہ سیماب سعید شباب	حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب	۳
ترویح فکر		۱۱۸	**انتقاد**	ابوالعسکر	۴
تجدید و اعادۂ شباب (نظم فارسی)	کرنل بھولا ناتھ صاحب لاہور	۱۲۰	**جوابات**	مختلف اصحاب	۵
مرض شباب (نظم اردو)	نواب سراج الدین سائل دہلوی		**سوالات**		۸
ڈاکٹر استر اخیناف (افسانہ)	ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی		**اشتہارات**	ہمدرد دواخانہ دہلی	۱

قیمت، سالانہ ایک روپیہ، ممالک غیر سے تین شلنگ، فی پرچہ ڈیڑھ آنہ، قیمت اعادۂ شباب نمبر اعلیٰ ایڈیشن ۱۰ معمولی ایڈیشن ۶ر

جلد (۴) فہرست تصاویر و مضامین "اطفال نمبر" نمبر (۱)

تصاویر صاحبان مضمون (۱) ڈاکٹر ای ہوبل ... (۲) ڈاکٹر ای این شرما طبیہ کالج دہلی (۳) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب لکھنوی (۴) حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت ... (۵) لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق صاحب (۶) پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب (۷) راجہ بدید سید عنوا صاحب نئی دہلی (۸) ڈاکٹر اندر سین صاحب ... پی ایچ ڈی (۹) حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری (۱۰) خالدہ ادیب خانم پیرس (۱۱) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے پی ایچ ڈی (۱۲) پروفیسر محمد مجیب بی اے آکسن +

امراض کے متعلق تصاویر (۱۳) فتق سحائی (۱۴) فتق دماغی (۱۵) خود سری کے دو مریض (۱۶) اجتماع الماء فی الراس خارجی (۱۷) اجتماع الماء فی الـ... (۱۸) معدہ و دماغ کا نقص ہیئت +

متفرق تصاویر (۱۹) ہونٹوں کی صفائی (۲۰) دانتوں کی صفائی (۲۱) چھوٹے بچے کی غذا (۲۲) حوش خوری (۲۳) ہوائی جہاز (۲۴) خود مدری (۲۵) انہماک (۲۶) (۲۷) پیش اندر کرنے والا (۲۸) شوق موسیقی (۲۹) خواب راحت (۳۰) سر خوشیار ینا لڑکی ایک تصویر (۳۱) ہنسی (۳۲) جمائی (۳۳) تلاش +

مضمون	نگارندہ	صفحہ	مضمون	نگارندہ
فہرست مضامین	منیجر	(ب)	**تربیت اطفال**	
اشارات	حکیم عبدالحمید صاحب	ج	جہالت کی بیماری (کارٹون)	مسٹر سمیع
حادثہ کوئٹہ	"	ز	ہندوستان کے کچھ بچے	محترمہ خالدہ ادیب خانم
آہ حکیم بچو میاں	"	(د)	بچوں کی تربیت اور انکے سرپرست	ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب
ملک معظم کی سلور جوبلی	"	(ح)	بچوں میں قوت ارادی کا نشو و ارتقا	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب
باب الامراض والعلاج و تربیت جسمانی			بچوں کی زندگی پر کھیل کود کا اثر	مسز ڈبلیو ٹی اپی جیل
تلاش راہ	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر	۱	عادتیں ڈالنا	"
بچپن کا علاج	لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر اشرف الحق	۶	خود سر بچے	ایک باپ کے قلم سے
دماغ کے بعض اہم نقائص	حکیم حاجی عبدالحمید صاحب	۱۰	ننھے بچوں کی پرورش گاہوں کی اہمیت	مس گریس اووین صاحبہ
بچوں کی صحت عمومی	جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ	۱۳	اعتماد اور یقین کامل	ڈاکٹر بینٹ لنڈن
ماء الراس	حکیم محمد یحییٰ صاحب	۲۷	کھلونے	ڈاکٹر اندر سین صاحب دہلی
شہید آسیب (مرقع)	مسٹر سمیع	۲۸	بچہ کشی اور بچہ کشتی	ڈاکٹر سعید احمد صاحب
چیچک	حکیم محمد احسن صاحب	۲۹	**دنیائے اطفال کے عام حالات**	
مرضعہ	حکیم مولوی عبداللطیف صاحب	۳۲	بچہ مختلف عمروں میں	مسٹر سمیع
خالص اور صاف دودھ (مرقع)	مسٹر سمیع	۳۶	ہمارے سوال اور بچوں کے جواب	ادارہ
بچوں کی خبرگیری	ڈاکٹر شرما صاحب طبیہ کالج دہلی	۳۸	جمعیۃ الاقوام اور بچے	"
ننھے بچوں کا رکھ رکھاؤ	ڈاکٹر لطافت حسین صاحب	۴۱	نقشہ جات پیدائش و اموات برائے ہندوستان و دیگر ممالک	
مصنوعی انسانی دودھ	ڈاکٹر قاضی عظیم اللہ صاحب	۵۲	**نقل**	
بعض امراض صبیان اور ان کا علاج	حکیم شمس الحق خاں	۵۴	طعم شیرخوار	علامہ سر محمد اقبال لاہور
مجربات			ماں اور بچہ کی جدائی	جناب کوثر چاندپوری
مجربات برائے اطفال	ادارہ	۵۷	حضور ملا رموزی کا مکتوب حکیمانہ	ملا رموزی
معصوم بچوں کے چند مجربات	حکیم محمد حیات صاحب	۶۱	شاعر کے بچے (کارٹون)	مسٹر سمیع
مجربات حاذق	حکیم قاضی غلام عمر صاحب	۶۴	ڈاڑھی "	"
دودلے مسان	حکیم جلال الدین صاحب	"	سالگرہ کی توپ (افسانہ)	جناب سعید بریلوی
مجربات طب جدید	ادارہ	۶۵	بالک ہٹ (افسانہ)	جناب کوثر چاندپوری
ویدک طب اور امراض اطفال			گڑیا کی شادی، غریب کے بچے (کارٹون)	مسٹر سمیع
بالک روگ	حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب	۶۷	سونے کی گاڑی (افسانہ)	جناب سعید بریلوی
ششو منگل	پنڈت اوپندر ناتھ داس	۷۹	انتقاد، مختلف کتب	ادارہ
دودھ سے پیدا ہونے والی بیماریاں	کبیراج پنڈت اوپندر ناتھ	۸۲	جوابات	مختلف اصحاب
مجربات ویدک	ادارہ	۸۴	سوالات	" "

قیمت:۔ سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر سے تین شلنگ، فی پرچہ ڈیڑھ آنہ (۱؍۱)
قیمت:۔ اطفال نمبر اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲؍) معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸؍)

ہمدرد صحت کے مضمون نگاروں کی شاندار فہرست

ممالک غیر:—

(۱) محترمہ خالدہ ادیب خانم پیرس (۲) ڈاکٹر ای، نوبل ویانہ (آسٹریا) (۳) ڈاکٹر سرج واروناف پیرس
(۴) ڈاکٹر کارل ڈوبلر، ویانہ (۵) ڈاکٹر ہیلین جاوورسکی پیرس (فرانس) (۶) ڈاکٹر اسولڈ شوارز، ویانہ
(۷) ڈاکٹر ای، اے جنیٹ ایم، سی، ایم اے، ایم ڈی، ڈی، پی، ایم لنڈن (۸) مسز ڈبلیو ٹی، بی جمیل صاحبہ بی، اے، آر این ڈائرکٹر سینٹل انجمن نسٹی ٹیوٹ
(۹) مس گریس اودین ایم اے (ایڈنبرا) ڈی، بی، ای لنڈن (۱۰) ڈاکٹر الی ڈرو سچ صاحبہ برلن (جرمنی) (۱۱) ڈاکٹر ڈورس یخیر صاحبہ وسینفیالیہ (جرمنی)

ہندوستان:— بہ ترتیب حروف تہجی

(۱) حکیم حاجی امجد علیخاں صاحب آنریری مجسٹریٹ دہلی (۲) ڈاکٹر اندر سین صاحب ایم اے پی، ایچ، ڈی (۳) حکیم اکبر حسین صاحب (الہ آباد)
(۴) لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب، ایم بی، سی، ایچ، بی (ایڈنبرا)
(۵) لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب، آئی، ایم، ایس، سی، آئی، ای، لاہور (۶) ڈاکٹر پی، ایم شرما ایم، ایس، ایم، ڈی (دہلی)
(۷) حکیم حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدرآباد دکن (۸) حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں۔
(۹) ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم، اے، پی، ایچ، ڈی، شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔
(۱۰) خانصاحب حکیم سراج الدین احمد خاں صاحب (۱۱) خانبہادر حکیم سید محمد صاحب داؤدنگری (۱۲) حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری۔
(۱۳) ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی (۱۴) حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی لاہور
(۱۵) حکیم مولوی حاجی عبداللطیف صاحب، طبیب خاص ریاست راجگڈھ (۱۶) جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد دکن
(۱۷) جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ، ایم، ڈی، پرنسپل طبیہ کالج علیگڈھ (۱۸) حکیم مولوی محمد عبداللطیف صاحب فلسفی لکھنوی۔
(۱۹) ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور (۲۰) حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب، لاہور
(۲۱) شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب نظامی، لاہور (۲۲) حکیم مولوی فضل الرحمن صاحب رئیس الجامعۃ الطبیہ (۲۳) مولانا مولوی حکیم فرید احمد صاحب عباسی طبیہ کالج
(۲۴) حکیم مولوی محمد کبیر الدین قرول باغ دہلی
(۲۵) حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد۔
(۲۶) علامہ ادیب حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر (۲۷) حکیم محمود علیخاں صاحب ماہر اکبرآبادی
(۲۷) جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب سابق پرنسل طبیہ کالج دہلی

ماہرین ویدک:—

(۱) پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب پروفیسر طبیہ کالج دہلی کبیراج پنڈت اوپندر ناتھ، شرما، سہارنپور
(۳) راج وید سدھوا، ویدک ڈسپنسری نئی دہلی (۴) پنڈت کرشن دیال صاحب امرتسر (۵) کویراج امرناتھ صاحب گرگ

ادیب و افسانہ نویس

(۱) ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی (۲) مولانا ابن الحسن صاحب فکر، ایم اے (۳) مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی
(۴) ملا رموزی بھوپال (۵) جناب ظفر قریشی، بی، اے، دہلوی

آرٹسٹ و کارٹونسٹ

(۱) مسٹر شیخ، جی، ڈی، آرٹ، دہلی (۲) مسٹر اخلاق احمد صاحب دہلوی۔

علم اور حکمت کے خزانے

شایقین علم کے لئے ایک زرین موقع

اردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہوا اسکے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان ہی کے طبی حلقوں کیطرف سے کیا گیا، بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہوگئے آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیالمیں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کیساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگیگی۔

ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہ پورا کردیا ہو اسکی اشاعت خاص ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

پہلے سالوں میں ہمدرد صحت کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا، صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کرلی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو ہی جلدیں بطور فائل موجود ہیں قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کرکے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں مل سکا۔

پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلد کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کیجاسکیں اور شایقین اس سے محروم نہ رہیں، چنانچہ اب اس جلد کے تمام پرچے مکمل ہوجانیکے بعد دفتر میں یہ جلدیں مکمل کرائی گئی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ انہیں ہمدرد صحت کی گذشتہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "نتیجا داعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں، جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جسکے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے ہیں جنمیں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے ۳۵-۳۶ء کی جلد میں ہمدرد صحت کے گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جسمیں بچوں کی پرورش اور انکی تربیت۔ ان کے کھیل ان کے عادات اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپکو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں ملسکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کرسکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہوسکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔

"ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ ان بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں آپ کو اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی ہوگی یہ رقم صرف دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اسکے علاوہ۔

ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ایکہزار یا سو صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے اور کارٹون اور دستی تصویریں اسمیں شامل ہیں۔

منیجر رسالہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

جلد (۵) | اپریل ۱۹۲۷ء | نمبر (۴)

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) سرگرجا شنکر باجپائی (۲) ترکی بچوں کی ورزشی تعلیم (۳) رضاعت

لیتھوکی تصاویر:- (۱) جولیس سیزر صفحہ ۱ (۲) کلیوپٹرا صفحہ ۱۵ (۳) نپولین صفحہ ۱۵ (۴) کاسانوا صفحہ ۱ (۵) فلورنس نائٹ انگیل صفحہ ۲ (۶) تردان وارک

مضمون	نگارندہ	صفحہ
فہرست مضامین	منیجر	۱
ہمدردِ صحت کی اشاعت خاص	حکیم عبدالحمید صاحب	۲
مباحث		
کلیات علم الادویہ	حکیم مولوی محمد کبیرالدین صاحب	
عربی طب اور پروفیسر براؤن	حکیم سید علی احمد نیر واسطی	۱۱
درون افراز غدودوں کے کارنامے	ترجمہ	۱۵
باب الصحت		
غذا اور اسکی ضرورت پر ہلکا سا تبصرہ	حکیم مولوی محمد یوسف صاحب نیر	۱۷
ضبط تولید اور اصلاح النسل	ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی	۲۰
الامراض و العلاج		
بواسیر	حکیم عبدالرحیم صاحب حمانی	۲۴
مختلف کیڑوں کے کاٹے کا علاج	ترجمہ	۲۷
اورام باطنیہ	حکیم گنگا رام صاحب گاذبی	۲۸
افسانہ		
ایک گھنٹہ پہلے نہیں	مولانا سید ظہور احمد صاحب	۳۰
معلومات		
ذہانت اور عقل کا باہمی تعلق	•	۳۴
دماغی چوٹ	•	۳۴
ایجاد اور سکندری اورسل	•	۳۵
زچہ بچہ کی تقویم	•	۳۵

مضمون	نگارندہ	صفحہ
انسانی صحت کو قائم رکھنے کا خرچ	•	
آئینہ بینی اور صحت و جمال	•	
آپا بچوں کیلئے آنکھ کے اشارے	•	
مجربات		
تبرات	حکیم محسن زیدی	
"	حکیم شاہ محمد صدرالدین	
"	حکیم مہاراج کرشن صاحب	
مجربات مفید نسواں	ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی لاہور	
مراسلات		
جامعہ طبیہ میں جلسہ	محمد طاہر سلیم	
آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس	سکریٹری طبی کانفرنس پٹیالہ	
پارہ قائم النار	ابوالحکمت غلام محمد صاحب	
کشتہ الماس	خریدار نمبر ۱۷۸۷	
ملازمت کی ضرورت	حکیم محمد محفوظ عالم صاحب	
نقشہ پیدائش اموات		
جوابات		
جوابات	مختلف اطباء	
سوالات		
سوالات	مختلف اصحاب	
اشتہارات	ہمدرد دواخانہ، دہلی	

قیمت سالانہ ایک روپیہ | ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ | فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں۔

"منیجر"

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

سنہ ۱۹۳۷ء کے "عورت نمبر" کے مضامین اور ترتیب کا خاکہ

ہمیں اسی وقت آئندہ اشاعت خاص کے متعلق تھوڑا بہت کچھ لکھنا تھا اور عادت کے خلاف کچھ اس طرح عرض کرنا ہے کہ ناظرین کو یہ نہ معلوم ہو کہ ہم نے ا
اس مسئلہ کی تفصیلات پر کافی غور نہیں کیا ہو بلکہ بظاہر یہ محسوس ہو کہ گذشتہ اشاعت خاص سے فارغ ہوتے ہی ۶ جولائی سنہ ۳۶ء سے آج ۳ اپریل سنہ ۳۷ء کی رات تک بہ
فرصت کے لمحات آئندہ اشاعت خاص کے لئے صرف کئے جا چکے ہیں -

ہمدرد صحت، اپنے پونے چار سالہ دور زندگی میں اب تک تین خاص نمبر پیش کر چکا ہے، پہلا خاص نمبر تجدید و اعادۂ شباب پر تھا اور دوسرے خاص نمبر کا مو
بچے تھے، اور پچھلے سال کے خاص نمبر کا موضوع عورت تھا۔ اسکی ترتیب کا خاکہ بناتے وقت یہ خیال کر لیا گیا تھا کہ شباب نمبر اور اطفال نمبر کی طرح اس میں بھی عورت کے متعلق
کچھ جمع کر دیا جائے گا۔ لیکن وہ عورت ہی کیا ہوئی جسکی تھاہ مل جائے اور وہ عورت نمبر ہی کیا ہوا جس میں عورت کے متعلق بہت کچھ آ جائے، آخر وہی ہوا کہ اتھاہ سمندر کو ا
کوزے میں بند کرنے کی کوشش جس طرح اکثر ناکام رہتی ہے اسی طرح ہمارا گذشتہ عورت نمبر بھی نامکمل رہا اور اس میں اختصار کیساتھ بحث کرنے کے باوجود امراض نسواں ․․․
سب نام اور کچھ تفصیلات بھی نہیں آ سکیں۔ ادھر تو یہ بے بضاعتی تھی۔ ادھر قدردانوں نے اس کو اپنا ہاتھوں ہاتھ لیا کہ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ آئندہ اشاعت خا
کے موضوع کے انتخاب میں بھلا کچھ کیا دقت ہو سکتی تھی جب کہ گذشتہ عورت نمبر کی واقعی حیثیت بھی ہمارے سامنے تھی اور عورت کے متعلق بہت سا مواد پہلے ہی سے جمع ک
موجود تھا۔ ان حالات میں اگر موجودہ موضوع پر ہی کچھ اور لکھنے کا فیصلہ کیا جائے تو غالباً غیر موزوں نہیں ہو سکتا۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف ناظرین ہی اس فیص
مطمئن ہونگے۔ بلکہ ہمارے قلمی معاونین بھی اس کا خیر مقدم کرینگے +

اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمہید میں اپنا اور ناظرین کا وقت ضائع کرنے کی بجائے آئندہ عورت نمبر کے مضامین اور انکی ترتیب کا خاکہ جو اس وق
ذہن میں ہے پیش کر دیا جائے، تاکہ وہ ہمارے لئے اور ہمارے معزز قلمی معاونین کے لئے لائحہ عمل کا کام دے +

تبویب و تفصیل!

پہلا باب بعض جنسی امتیازات،

اس میں نفاس اور حمل کا لحاظ، یہ دو عنوان اس وقت پیش نظر ہیں، نفاس پر علم افعال الاعضا، اور علم الامراض کے نقطۂ نظر سے ذرا تفصیل سے
کیجائیگی۔ اسی طرح حمل مختلط پر جدید معلومات کی روشنی میں قلم اٹھایا جائیگا +

دوسرا باب الامراض والعلاج

اس باب میں سہولت کے خیال سے کئی فصلیں کر دیجائینگی۔ ان میں وہ امراض درج ہونگے جنکا تذکرہ گذشتہ عورت نمبر میں نہیں ہو سکا تھا کوش
کیجائیگی کہ یہ باب عام افادہ کا خیال رکھتے ہوئے ذرا جامعیت کیساتھ مرتب ہو جائے امید ہے کہ ہمدرد صحت کے قلمی معاونین اس کا خیال رکھیں گے +

پہلی فصل میں امراض خصیتین الرحم کا بیان ہوگا +

دوسری فصل میں قاذفین کے امراض اور

تیسری فصل میں امراض پستان پر بحث ہوگی +

چوتھی فصل عورتوں کے اعضائے مخصوص کے فعلی امراض کے لئے وقف ہوگی مثلاً اختناق الرحم وغیرہ +

پانچویں فصل زنانہ اعضائے تناسل کے تعدیہ کے بیان پر مشتمل ہوگی، زنانہ سوزاک، اور زنانہ اعضائے تناسل کا تدرن، ․․․
پیش نظر ہیں +

تیسرا باب امراض نسواں اور وید ک ——— اس کے لئے ہم وید ک کے قلمی معاونین سے توجہ کی درخواست کرینگے۔ جو کچھ

تراجم کے ذریعے سے جمع کیا جائیگا +

چوتھا باب جدید مباحث

اس باب میں گذشتہ سال عورتوں میں اعادۂ شباب اور امتناع استقرار حمل پر دلچسپ بحثیں تھیں۔ آئندہ اشاعت خاص میں منافی استقرار حمل پر خصوصاً بحث کی جائیگی۔ اسکے علاوہ بعض اور مباحث بھی اس میں درج ہو سکتے ہیں +

پانچواں باب حفظ صحت نسواں

اس باب میں ضرورت ہے کہ طب قدیم و جدید کے تمام نظاموں کو سامنے رکھکر علیحدہ علیحدہ بحث کی جائے۔ اولاً یہ دکھایا جائے کہ مصری، بابلی، یونانی، عربی، اور موجودہ نظام طب میں حفظ صحت نسواں کے کیا کیا طریقے بتائے گئے ہیں۔ اور اس مسئلہ کو کتنی اہمیت دیگئی ہے۔ یہ کام آسان نہیں ہے خصوصاً مصری بابلی، یا دوسری قدیم طبوں میں سے اس قسم کی چیزیں نکالنا بہت مشکل ہے لیکن یونانی عربی اور ویدک طبوں کو تو سامنے رکھکر ضرور تھوڑا بہت لکھا جا سکتا ہے اور موجودہ نظام طب کو تو سامنے رکھکر بہت کچھ جمع کیا جاسکتا ہے۔ اگر یہ باب اسی طرح مرتب ہوگیا جس طرح اس کا خاکہ بنایا گیا ہے تو یقیناً مفید اور دلچسپ ہوگا امید ہے کہ ہمدرد صحت کے معاونوں میں سے کوئی صاحب ضرور اس کام کو اپنے ذمہ لے لیں گے۔ اسی باب میں عورت کے حفظ صحت کے متعلق اور دوسرے مضامین بھی شامل کئے جائیں گے +

چھٹا باب مختلف ممالک اور قدیم تہذیبوں میں علم القابلہ کی تدریجی ترقی

یہ باب ظاہر ہے کہ بہت دلچسپ اور تاریخی معلومات سے پُر ہوگا اسکی ترتیب ادارہ کیطرف سے کیجائیگی +

ساتواں باب مجربات امراض نسواں

اس باب میں مجربات درج ہونگے اور کوشش کیجائیگی کہ یہ باب پہلے سے زیادہ مفید اور جامع ثابت ہو ناظرین کو چاہیئے کہ اس طرف بھی توجہ کریں۔

یہاں تک تو طبی حصے کو ختم سمجھیئے اسکے بعد علمی ادبی حصہ شروع ہوگا، اسکی تفصیل فی الحال ہمارے سامنے یہ ہے +

آٹھواں باب مختلف تمدنوں میں عورت کی حیثیت

اس عنوان کو کامیاب بنانے کے لئے ہم کوشش کرینگے کہ ہندوستان یا بیرون ہندوستان کے چند ماہرین تمدنیات کی خدمات حاصل کرلیں اگر اس کامیابی ہوگئی تو ظاہر ہے کہ یہ باب کس قدر اہم اور مفید ہوگا۔

نواں باب مختلف ممالک میں عورت کی موجودہ حیثیت

اس باب کی تسوید و تکمیل کے لئے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ مختلف ممالک کی مشہور عورتوں کو دعوت دیجائے کہ وہ اپنے ملک کی عورتوں کی موجودہ حالت، اقتصادی، صحت، تعلیم اور معاشرتی حیثیت کی وضاحت کریں امید ہے اس معاملہ میں ہماری کوشش رائیگاں نہیں جائیگی۔ ورنہ بدرجۂ مجبوری ہمکو ان حالات کی کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کرنے پڑینگے۔ ہندوستان کی عورتوں کے سلسلہ میں حکومت ہند کے مختلف محکموں کی رپورٹوں سے معلومات جمع کرنیکی کوشش کیجائیگی۔

دسواں باب عورت کی جمالیاتی حیثیت

اس باب میں عورت پر جمالیات کے نقطۂ نظر سے بحث ہوگی۔ اس سلسلہ میں جغرافیائی اور نسلی امتیازات کی وضاحت کیجائیگی +

گیارہواں باب نظم اور افسانے وغیرہ

یہ ہے ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص کی ترتیب جو اسوقت آپکے سامنے ہے اس میں جن جن نقطہ ہائے خیال کی ترجمانی کیگئی ہے وہ بھی نظر سے نہیں ہیں اگر اسی نہج پر یہ اشاعت ترتیب پاگئی جیسا کہ انشاء اللہ پائیگی) تو گذشتہ اشاعتوں سے کس قدر بلند ہوگی۔ اس کا اندازہ اب بھی کچھ نہ کچھ کیا جاسکتا ہے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمدرد صحت کے محترم قلمی معاونین حسب سابق اپنی توجہ اس طرف منعطف کردیں۔ اور دفتر کو جلد سے جلد اپنے عنوانوں سے اطلاع دیدیں تاکہ کام کی تقسیم میں سہولت ہوجائے +

قیاس و تجربہ

اثرات ادویہ کے علم کے دو اصلی ذرائع

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

گذشتہ اشاعت میں ناظرین کلیات علم الادویہ میں ایک علمی مقالہ مطالعہ فرما چکے ہیں آج اسی سلسلہ کی ایک کڑی یعنی اثرات ادویہ میں قیاس و تجربہ کی بحث ملاحظہ فرمائیے اور قابل مضمون نگار کی
تحقیق علمی اور ندرت طرز کی داد دیجئے لیکن داد دینے میں اتنی محو نہ ہو جائیے کہ مضمون اور مضمون نگار کا اصل مقصد ہی فوت ہو جائے بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ فاضل مضمون نگار نے جو کچھ لکھا ہے
اس پر عصبیت سے بالاتر ہو کر سنجیدگی کے ساتھ غور کیا جائے اور قابل اصلاح باتوں کی اصلاح کیجئے افسوس ہے کہ گنجائش کی کمی کی وجہ سے مکمل مضمون اس اشاعت میں درج نہیں ہو سکا اس کی دوسری قسط انشاء اللہ آئندہ اشاعت
میں پیش کی جائیگی ۔ یہ مضامین درحقیقت کتاب کلیات علم الادویہ کے بعض اجزا ہیں جس کی تسوید میں جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب آجکل مصروف ہیں ، یہ کتاب کافی ضخیم ہوگی اور اس میں ادویہ
کے مزاج ، انکے بدل اور مصلحات وغیرہ پر بھی اصولی بحثیں ہونگی ، یہ کتاب غالباً ایک مہینہ کے اندر اندر شائقین کے ہاتھوں میں پہنچ جائیگی ۔ "ہمدرد صحت"

ادویہ کے اثرات ، مزاج ، اور دیگر خواص انسانی علم میں کیونکر آئے ؟

شیخ الرئیس بو علی سینا ، اور دیگر متقدمین کی تصریحات کے مطابق اس سوال کا صحیح جواب یہ ہے کہ اس قسم کی ساری باتیں قیاس اور تجربہ کی رہبری سے انسان کے ذخیرہ معلومات میں جمع ہوئی ہیں ۔

تجربہ کی تعریف علامہ نفیس نے اس طرح کی ہے :

"تجربہ کے معنے یہ ہیں کہ کسی دوا کو بدن میں پہنچا کر (اندرونی یا بیرونی طور پر استعمال کر کے) اسکے اثرات کا امتحان کیا جائے"

اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ بہت سی دواؤں کے تجارب امتحاناً (کسی قیاس کی رہبری میں یا اسکے بغیر) پہلے جب (بندروں ، گھوڑوں ، وغیرہ) پر کئے جاتے ہیں ، اور جب کوئی بات ان جانوروں میں پورے طور پر محقق ہو جاتی ہے ، تو بڑی احتیاط کے ساتھ تجربہ انسان میں کیا جاتا ہے اور بغور مطالعہ کیا جاتا ہے کہ اس دوا کا جو اثر جانور میں ہوا ہے وہی اثر انسان میں ظاہر ہوتا ہے ، یا نہیں ۔ کیونکہ یہ ہو سکتا ہے کہ کسی دوا کا کوئی اثر کسی جانور میں پیدا ہوا اور انسان میں اسکی مزاجی خصوصیت کی وجہ سے وہ اثر قطعاً ظاہر نہ ہو ، یا اس کے متضاد اثر نمایاں ہو ۔ اسی وجہ سے انسانی تجربہ میں سخت احتیاط برتی جاتی ہے ، اور دوا بہت ہی تھوڑی مقدار میں پہنچائی جاتی ہے ۔ الغرض اس حیوانی تجربہ کی تکمیل انسان ہی میں جا کر ختم ہوتی ہے ، اور علامہ نفیس کی تعریف جامع ہے ۔

اس کے ساتھ یہاں اتنا اور بھی سمجھنا چاہیئے کہ ہمارا یہ خیال کرنا کہ " یہ دوا چونکہ فلاں جانور میں یہ عمل کرتی ہے اسلئے بہت ممکن ہے کہ انسان میں بھی یہی عمل ہوتا ہو " ایک قسم کا قیاس ہی ہے جس کی تصدیق دوسرے قیاسات کی طرح انسان پر تجربہ کر لینے کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے ۔

علامہ نفیس نے قیاس کے معنے اس طرح بتائے ہیں :

"قیاس کے معنے یہ ہیں کہ دوا کے ظاہری حالات سے اُسکے مخفی حالات پر استدلال پیش کیا جائے"

یعنی دوا کے ظاہری حالات اور سابقہ معلومات اس امر کی طرف ہماری عقل کی رہنمائی کریں کہ اس دوا میں اس قسم کے اثرات ہ[illegible]
خواہ تجربہ کے وقت یہ استدلال عقلی واقعات کے مطابق ثابت ہو یا غلط، قیاسی تکّے کا ہر مرتبہ نشانہ پر لگنا ضروری نہیں۔

محرکات تجربہ کون سی چیز انسان کو کسی دوا کے تجربہ کے لئے مائل کیا کرتی ہے؟ اس کا جواب علامہ نفیس نے اس طرح دیا ہے کہ
متعلق کوئی قیاس رہبری کرتا ہے اور انسان اس قیاس کی تصدیق کے لئے تجربہ کے ذریعہ اس کی آزمائش کر لیتا ہے۔ مثلاً کسی دوا کے
یہ خیال و قیاس قائم کیا گیا کہ یہ دوا گرم ہے۔ اس خیال کی تصدیق کے لئے جب تجربہ کیا گیا تو وہ واقعی قیاس کے مطابق گرم نکلی۔

اتفاقات اور تجربہ لیکن گاہے بلا کسی قرینہ اور قیاس کے بھی بعض دواؤں کا تجربہ ہو جاتا ہے، خواہ یہ تجربہ ارادۃً ہو یا اتفاقاً، ج[illegible]
اثرات ادویہ کے ذخیرہ میں اتفاقات نے بہت بڑی مدد کی ہے۔ ہزاروں باتیں محض اتفاقی سانحات سے انسان کے علم میں آئی ہیں
برابر اس کا نامتناہی سلسلہ جاری ہے۔

خواص ادویہ کے ذخیرۂ علم میں اتفاقات وغیرہ نے کس طرح مدد کی اور انسان کے تجربات روز بروز کیونکر وسیع ہوتے چلے گئے، ا[illegible]
ان کی صورتیں اور مثالیں اس طرح بتائی ہیں:

(۱) **محض اتفاق** ایک مریض نئی جگہ پہونچا، جہاں اُسے ایک ایسی دوا یا غذا کھانے کا اتفاق ہوا جس کی حقیقت و ماہیت کلیۃً
کھاتے ہی اُسے خوب قے، یا دست آئے، یا پیشاب، یا پسینہ آیا، اور اُس کا مرض جاتا رہا ——— یا قے دست وغیرہ کے بغیر نامعلو[illegible]
شفا حاصل ہو گئی۔

یا اُس چیز کی ماہیت اگرچہ کسی حد تک معلوم تھی، مگر اسکے استعمال کے بعد مریض کے بدن میں جو اثرات نمودار ہوئے، ان اثرات کا
تھا اور نہ توقع۔

اِس اتفاقی تجربہ کے بعد دوسرے لوگوں کے قلوب میں تحقیق و تجسس کا میلان پیدا ہوا، اور مختلف طور پر اطباء وغیرہ نے اسکے مزید
اُس کے خواص، مقدار خوراک وغیرہ متعین ہو کر ذخیرہ معلومات میں جمع ہو گئے

(۲) **میلان طبیعت** بلا کسی تحریک و ترغیب کے یا کسی قسم کی ترغیب کے بعد مریض کے دل میں ایسی غذا یا دوا کے کھانے پینے
جسکے افعال و خواص نامعلوم تھے۔ لیکن اسکے استعمال کے بعد اُسے شفا حاصل ہو گئی۔ یا اُس کے بدن میں ایسے اثرات ظاہر ہو
معلوم نہ تھے۔

چنانچہ ایک حکایت ہے کہ ایک شخص مرض استسقاء میں مبتلا تھا، اور قطعاً مایوس ہو چکا تھا۔ یکایک ٹڈی بیچنے والے کی آواز کا
نمکین بھنی ہوئی ٹڈیوں کا نام سنکر (جسکے مزہ سے وہ لذت چشیدہ تھا) اُسکے مُنہ میں پانی بھر آیا۔ اپنے مرض سے وہ مایوس تو تھا ہی
بہادر اور اپنے مرض کی طرف سے بے پرواہ بنا دیا تھا۔ بہت سی ٹڈیاں خریدیں، اور جی بھر کر خوب کھائیں۔ مریض اپنے تخیل
سے قریب تر کر رہا تھا، مگر قدرت اس نامعلوم طریقے سے اُس کے مرض کا ازالہ کر رہی تھی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اس عجیب و غریب طریقے
اور لوگوں کو ٹڈی کے شفائی خواص کی طرف جو استسقاء سے متعلق ہیں مائل کر دیا۔

(۳) **عداوت اور قصد مضرت** کسی دشمن نے ازراہ بدنیتی قتل و ہلاکت وغیرہ کی غرض سے کوئی سمی چیز مثلاً سنکھیا، ا[illegible]
کھلادی۔ کھانے والا شخص پہلے سے آتشک، دمہ، سعال مزمن، گٹھیا، نقرس، جیسے کسی مزمن مرض میں مبتلا تھا۔ اس زہر نے
بجائے قتل و مضرت کے تریاق کا کام کیا، اور اس کا مرض جاتا رہا۔

(۴) **قحط، جنگ، مسافرت** قحط، جنگ، یا مسافرت وغیرہ کی مجبوری میں ذخیرۂ خوراک کم ہو جانے کی وجہ سے انسان
اروی، اور شکر کند جیسی نامعلوم جڑیں زمین اور جنگل سے کھود کھود کر کھانے لگا، یا پتے، پھل، پھول وغیرہ کھانے کا اتفاق
پہلے سے معلوم نہ تھے۔ ایسی مجہول الحقیقت اشیاء کے کھانے سے کھانے والوں کے بدن میں فربہی آگئی، یا ایسے اثرات نم[illegible]
علم سے انسان کو دوسرے بہت سے فوائد حاصل ہو گئے۔ چوب چینی اور چائے کی ابتدائی دریافت اسی طرح بتائی جاتی ہے۔

(۵) **الہام** مقدس اور برگزیدہ ہستیوں کو روحانی طور پر ادویہ وغیرہ کے خواص معلوم ہوئے، جو مُریدوں اور مقلدوں کو ت[illegible]

حسب ارشاد مہر تصدیق لگائی۔

(۶) القاء غایت بے چارگی و بے بسی کے عالم میں مریض کے دل میں قدرتاً یہ خیال پیدا ہوجائے کہ اگر یہ تدبیر کی جائے' یا یہ دوا کھائی جائے' تو صحت حاصل ہوجائیگی۔ اسکے بعد اپنے اسی تخیل کے مطابق کرے اور نتیجہ حسب مراد برآمد ہوجائے۔

(۷) خواب یا خواب میں مریض کو کوئی علاج بتایا جائے' اور بیداری کے بعد خواب کے مطابق عمل کرنے پر وہی نتیجہ برآمد ہو' جیساکہ کبھی زمانۂ بقراط سے پہلے یونانیوں کے مندروں میں کیا جاتا تھا۔

(۸) درس حیوانی یعنی حیوانات سے سبق حاصل کرنا۔

بہت سے حیوانات امراض میں مبتلا ہونیکے بعد اپنا علاج خود کرلیا کرتے ہیں' جس سے اِنسان نے بھی بہت کچھ سیکھا ہے۔

صاحب مخزن الادویہ نے لکھا ہو کہ "حقنہ کے عمل کو جالینوسؒ نے ایک پرندہ سے سیکھا" ــــ اسی وجہ سے حقنہ کو عمل طائر (پرندہ کا عمل) بھی کہا جاتا ہو۔ روایت اِس طرح بیان کی جاتی ہے' کہ

گدھ' یا گدھ جیسا کوئی دوسرا پرندہ' ساحل سمندر پر بیٹھا ہوا سمندر کا شور پانی اپنی چونچ میں لیتا ہو' اور مبرز میں پہونچا دیتا ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد اُسے کھل کر دست آتے ہیں' اور وہ اُڑ جاتا ہے۔

حضرت اِنسان کہیں سے اس عمل کو دیکھ رہے تھے۔ عمل طائر کو دیکھ کر عقل کی پرواز بلند ہوئی' ذہن منتقل ہوگیا کہ تنقیۂ امعاء کی غرض سے کیا یہی طرح شور پانی انسان کی معائے مستقیم میں پہونچا جائے۔ چنانچہ امتحاناً ایسا کیا گیا' اور حسب توقع نتیجہ برآمد ہوا۔ اس طرح حقنہ کی ابتدائی ایجاد ہوئی۔ جسمیں پھر زمانہ اور بتدریج بہت سی تبدیلیاں اور ترقیاں ہوتی چلی گئیں۔

یہ بھی مشہور ہے کہ سردیاں گزارنے کے بعد سانپ جب ایک عرصہ کے بعد بل سے باہر نکلتا ہے' تو اُسے کم سُجھائی دیتا ہو۔ اس ظلمت بصر کا علاج کرنے کے لئے وہ اپنی آنکھوں کو سونف کی ہری بوٹیوں سے گھستا ہو۔ یہ دیکھ کر انسان نے سمجھا کہ شائد سونف کو آنکھوں سے کوئی خاص تعلق ہے۔

اسیطرح جانوروں کی اور بھی بہت سی روایتیں بتائی جاتی ہیں' جو انسان کیلئے "درس عبرت" ثابت ہوئیں' اور انسان نے حیوان سے بہت کچھ سیکھا۔

قیاس کے مقابلہ میں تجربہ کی اہمیت یہ ظاہر ہے کہ تاثیرات ادویہ کی تصدیق کا مکمل ذریعہ محض تجربہ ہے' اور قیاس درحقیقت تجربہ کا ایک وسیلہ اور انتقال ذہنی کا ایک ذریعہ ہے۔ اکثر اوقات اِنسان کے دماغ میں تجربہ کرنے کا خیال اُسی وقت پیدا کرتا ہے' جبکہ وہ کسی چیز کے کچھ حالات دیکھ کر ایک اندازہ قائم کرتا ہو کہ اس قسم کی دوار میں مثلاً یہ تاثیرات ہوا کرتی ہیں۔ شائد یہ دوا بھی اسی قسم کی تاثیر حامل ہو۔ اِس تخیل کی بنا پر جب وہ تجربہ کرتا ہے' تو گاہے اُس کا قیاس صحیح ثابت ہوتا ہے' اور گاہے غلط۔

اسی وجہ سے علامہ نفیس تجربہ کو اہمیت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"تجربہ سے دوا کی تاثیر کا یقین واذعان حاصل ہوجاتا ہو' اور قیاس سے یہ یقین حاصل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے قیاس میں اکثر غلطیاں بھی ہوجایا کرتی ہیں"

تجربہ سے قیاس اور قیاس سے تجربہ یہاں یہ بھی واضح ہونا چاہئیے کہ قیاس کی بنیاد بھی دراصل کوئی سابق تجربہ ہوا کرتا ہو' جو دوسرے نئے تجربہ کیلئے رہنما بن جاتا ہے۔ چنانچہ قیاسی مقدمات کی ترتیب کسی نئی دوا کے متعلق' یا کسی دوا کے نئے فعل کے متعلق ہمارے ذہن میں عموماً اِس طرح قائم ہوا کرتی ہے:

(۱) یہ زیر غور دوا چونکہ اس خصوصیت کی حامل ہے ــــ

(۲) اور سابقہ تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ اس خصوصیت کی حامل فلاں فلاں ادویہ اس قسم تاثیر کی رکھتی ہیں'

(۳) اس سے ہمارا ذہن اِس طرف منتقل ہوتا ہے کہ اس زیر بحث دوا میں یہ تاثیر (بہ گمان قوی یا ضعیف) موجود ہوگی۔

الغرض قیاس سے تجربہ' اور تجربہ سے قیاس وابستہ ہو' جس سے ایک قسم کی گردش حاصل ہوجاتی ہے۔

اِس بیان سے اس امر کا اندازہ اچھی طرح کیا جاسکتا ہے کہ انسان کے سابقہ معلومات اور گذشتہ تجربات جسقدر وسیع ہونگے' اور دماغ نتائج اخذ کرنے کی قوت جسقدر زیادہ ہوگی' اُسیقدر یہ قیاسات غالب اور تجربہ کی کسوٹی پر زیادہ صادق ہوا کریں گے' اور یہ فضیلت محض وسیع النظر حکمائے نکتہ رس کو حاصل ہوسکتی ہو۔

اسی مدعا کو علامہ نفیس نے اِس طرح ادا کیا ہے:

[illegible]

تجربہ کا طریقہ اور حسن طبیب اور غیر طبیب دونوں کے لئے عام ہے، برخلاف اس قیاس کا طریقہ صرف فاضل اطبار کے لئے مخصوص

یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ادویہ کے اثرات دو قسم کے ہیں: بعض اثرات کسی قاعدہ اور قانون کے تحت میں آسکتے ہیں، مثلاً مازو کا اثر جس کا ماتحت ہے کہ مازو کی قوت قابضہ سے رگیں سکڑ کر بند ہو جاتی ہیں ـــــ رائی کا ضماد اندرونی اورام کے ورم و درد میں اسلئے مفید ہے کہ وہ باہر کی رگوں کو امالہ کر دیتا ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس دوسرے اصولی اثرات۔

لیکن بعض اثرات ایسے خصوصی اور ناقابل بیان ہوتے ہیں، جو کسی قیاس کے تحت میں نہیں آسکتے، اور ان کی کوئی توجیہ و تعلیل بیان مثلاً ادویہ ذوالخاصہ کے اثرات۔

اب ظاہر ہے کہ ہماری عقل کی قیاسی پرواز محض انہیں اثرات تک پہونچ سکتی ہے، جو کسی قانون کے تحت میں آسکتے ہیں۔ ذوالخا غریب ناقابل فہم اثرات تک ذہن کی رسائی کی کوئی صورت نہیں۔

انہیں دونوں اثرات کی طرف اشارہ کر کے علامہ نفیس نے بتایا ہے کہ

"تجربہ سے دوار کے دونوں قسم کے اثرات (اصولی، غیر اصولی) معلوم ہو سکتے ہیں،

(۱) خواہ وہ اثر کسی خاص کیفیت کی وجہ سے ہو (یعنی جس کی کیفیت عمل کو ہم کسی اصول کے تحت میں بیان کر سکتے ہیں)،

(۲) خواہ وہ عجیب و غریب اثر صورت نوعیہ کی وجہ سے ہو (جس کی کیفیت عمل کو ہم کسی قانون کے تحت میں بیان نہیں کر سکتے)۔ اسکے سے فقط وہی پہلی قسم کے اثرات معلوم ہو سکتے ہیں، جن کی کیفیت عمل بتائی جا سکتی ہے۔

شرائط تجربہ کسی دوار کا کوئی مخصوص تجربہ صادق ہے، اور اس پر پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے، یہ اس وقت کہا جا سکتا ہے، جبکہ تجربہ کرتے ذیل شرائط کی پورے طور پر پابندی اور نگرانی کی جائے۔

شرط اول: ـــ "تجربہ بدن انسان پر کیا جائے"

اس شرط کی پابندی کی ضرورت دو وجوہ سے ہے:

(۱) انسانی مزاج دوسرے حیوانات کے مزاج سے یقیناً اختلاف رکھتا ہے، اسلئے ممکن ہے کہ کوئی دوا انسانی مزاج کے لئے گرم ہو، اور دوسر یا انسانی مزاج میں کوئی مخصوص اثر پیدا کرتی ہو اور حیوانی مزاج میں اسکے مضاد۔ (۲) ممکن ہے کہ کسی حیوان کے بدن میں اس دوا سے متا کی خاصیت ہو اور یہ خاصیت انسانی مزاج میں نہ ہو۔ مثلاً ایک پرندہ اپنی خاصیت سے شوکران کھاتا ہے اور نہیں مرتا، برعکس اس کے کے ملئے ایک قسم کا مخدر سم ہے۔ (نفیس)

بیان کیا جاتا ہے کہ بادام کا ایک دانہ، یا خرمے کا ایک دانہ گھوڑے کے لئے سخت مضر ہے، اس قلیل مقدار سے اتنے بڑے جسیم جانور کے پسینہ آجاتا ہے، اسی طرح انسان کے فضلات (بول و براز وغیرہ) جو انسان کے لئے تقریباً زہر کا درجہ رکھتے ہیں، دوسرے جانوروں کی

اسی طرح بکریاں سمی نباتات (مثلاً آک) کو خوب کھاتی ہیں، اور چند بدن بنا لیتی ہیں۔ مور سانپ کو کھایا کرتا ہے۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ ممکن ہے کہ ان دونوں باتوں میں انسانی افراد بھی ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہوں (کیونکہ انسان ہو سکتا)، تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ انسانی افراد چونکہ ایک نوع ہونے کی وجہ سے باہم اتحاد رکھتے ہیں، اسلئے ان کے حالات زیادہ تر متشابہ ہوا کرتے ہیں، اور اگر یہاں کچھ مخالفت ہوتی بھی ہے، تو وہ زیادہ نہیں ہوتی، برعکس اس کے انسانی افراد اور دیگر حیوانات کے افرا درجہ اختلاف ہوا کرتا ہے۔ (نفیس)

لیکن بہر حال صحیح اور درست ہے کہ بعض افراد میں بعض سمیات تک مہلک اثر نہیں ظاہر کرتیں، اور بعض افراد میں معمولی دوا بھی نہایت ظاہر کرتی ہے، غرض انسانی افراد میں بھی بعض مرتبہ اختلاف عظیم ظاہر ہوتا ہے، لیکن چونکہ ایسا اختلاف شاذ و نادر ہوتا ہے، اسلئے اس کو خصوصی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

شرط دوم: دوا طبعی اور اصلی حالت میں ہو، تمام بیرونی عوارض اور عارضی کیفیات سے خالی ہو۔

عارضی کیفیات سے مراد وہ کیفیات ہیں جو دوا کی جنس سے مربوط ہوئی ہیں، بلکہ وہ کسی خارجی اثر سے پیدا ہوئی

آگ سے گرم یا برف سے سرد ہوگئی ہو یا وہ عارضی کیفیت اندرونی طور پر کسی اور وجہ سے پیدا ہوگئی ہو مثلاً کوئی دوا متعفن ہوگئی ہو تا کہ متغیرات رنگ کے بگڑ گئے ہوں۔ چنانچہ وہ افیون گرمی پیدا کرسکتی اور عروق کو پھیلا سکتی ہے، جو آگ سے گرم کرلی گئی ہو اسی طرح وہ فرفیون اپنے ذاتی فعل کے خلاف عروق کو سکیڑ سکتا اور ٹھنڈک پہونچا سکتا ہے، جو برف سے ٹھنڈا کرلیا گیا ہو۔ اسی طرح عفونت جیسی دیگر کیفیات دوا کی اصلی طبیعت کو بدل کر دوسری طبیعت اور دوسرے خواص پیدا کردیتی ہیں،

شرط سوم:۔ دوا کو متضاد اور مختلف امراض میں استعمال کیا جائے۔

جس سے کسی مرض میں نفع ظاہر ہو، اور کسی میں نقصان۔ اس سے معلوم ہو جائیگا کہ دوا کی کیفیت اس مرض کی کیفیت کے مانند ہے جس میں نقصان ظاہر ہوا ہے، اور اس مرض کے مخالف ہے جس میں نفع محسوس ہوا ہے۔ یہ شرط اسوقت کیلئے ہے جبکہ تجربہ مرض میں کیا جائے۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض پیش کرے کہ دوا کا نفع اور نقصان متضاد امراض میں جس طرح بالذات ہونا ممکن ہے اسی طرح بالعرض ہونا بھی ممکن ہے۔ پھر دوا کی کیفیت کا یقین کیونکر ہوسکتا ہے؟ اس سوال کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ یہ اگرچہ ممکن الوقوع ہے لیکن یہ ذرا بعید ہے کیونکہ نفع اور نقصان علی العموم دوا کے ذاتی اثر ہی سے ہوا کرتا ہے لیکن جب کہ تجربہ صحت کی حالت میں کیا جائے تو اسوقت دوا کی کیفیت اس طرح معلوم ہوسکتی ہے کہ کسی ایک مزاج میں وہ مفید ثابت ہو اور اس سے مخالف مزاج میں مضر۔ اگرچہ اسے متضاد امراض میں تجربہ نہ کیا جائے۔

اسی طرح دوا کے تمام خصوصیات کو معلوم کرنے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ دوا کو مختلف مقدار، مختلف عمروں، اور مختلف موسموں میں، اور مختلف طریقوں سے استعمال کیا جائے، اور جو آثار ظاہر ہوں، اُن کو قلمبند کیا جائے کیونکہ یہ ممکن ہے کہ مثلاً ایک دوا چھوٹی مقدار میں کچھ اثر ظاہر کرے، اور بڑی مقدار میں کچھ اور۔ اسی طرح مختلف ادویہ کیساتھ ملنے سے دوا کی تاثیرات گاہے تیز ہوجاتی ہیں، گاہے سست، اور گاہے اصلی اثر قطعاً باطل ہوجاتا ہے، اس قسم کی باتیں اسی وقت معلوم ہوسکتی ہیں جب کہ دوا کو مختلف طور پر استعمال کر کے آزمایا جائے۔

شرط چہارم: دوائیں بسیط اور مفرد امراض میں استعمال کیجائیں۔ یہ شرط بھی اُس وقت کے لئے ہے جبکہ تجربہ مرض کی حالت میں کیا جائے۔ یہ شرط اسلئے ضروری ہے کہ جب مرض مرکب ہوتا ہے تو اسمیں متضاد کیفیات سے نفع حاصل ہوتا ہے جب ایسی کوئی دوا استعمال کیجائیگی اور اس سے نفع یا نقصان حاصل ہوگا تو اس سے اس دوا کی کسی کیفیت کا علم نہ ہوسکیگا۔

شرط پنجم: جس قوت کا مرض ہو اور جس قدر وہ درجہ اعتدال سے دُور ہو، اسی قوت کی دوا، بلحاظ درجہ کیفیت اور وزن کے استعمال کرنی چاہیئے کیونکہ گاہے دوا کی کیفیت مرض کی کیفیت سے اگرچہ مخالف ہوتی ہے (اور اس لحاظ سے مرض میں یقیناً فائدہ ہونا چاہیئے)، مگر وہ محض اس وجہ سے مضرت رساں ہوجاتی ہے کہ اسکی قوت مرض کی شدت سے زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ کسی کیفیت کی غیر معمولی زیادتی بھی حیات و صحت کیلئے منافی ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر دوا کی قوت مرض کی قوت سے کم ہوتی ہے تو گاہے اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا اور اسلئے اسکی کیفیت کا علم نہیں ہوسکتا۔

اسی لئے ہدایت کیجاتی ہے کہ مجہول الماہیت ادویہ کے تجربہ میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ پہلے بہت ہی تھوڑی مقدار میں دوا استعمال کر کے آثار کا مطالعہ کیا جائے۔ اسکے بعد بتدریج ترقی کیجائے۔

شرط ششم: اس کا اثر ابتداءً (پہلے پہل) ظاہر ہو۔

کیونکہ دواؤں کی اصلی قوتوں کے آثار علی العموم اُسی وقت ظاہر ہوجاتے ہیں۔ جب کہ وہ حرارت غریزیہ سے متاثر ہوتی ہیں۔ اگر ان سے ابتداء میں کوئی اثر ظاہر نہ ہو، یا پہلے ایک اثر ظاہر ہو، اسکے بعد دوسرا اثر اسکے برعکس نمودار ہو تو اس وقت علی العموم یہی ہوتا ہے کہ بعد کا اثر عارضی ہوتا ہے (اور پہلا اثر ذاتی) خصوصاً اسوقت جبکہ بعد کا اثر اسوقت ظاہر ہو، جب کہ دوا بدن سے خارج ہوچکی ہو۔ اسلئے کہ یہ تو نہایت بعید از عقل بات ہے کہ دوا کا اثر اسوقت تو ظاہر نہ ہو، جبکہ دوا بدن کے اندر موجود ہو اور اسکے اجزاء اعضاء سے ملاقی ہوں، اور جب وہ بدن سے خارج ہوجائے تو اس کا اثر ظاہر ہو اور یہ اثر ذاتی ہو۔

رہا یہ امر کہ ہم نے اسمیں "علی العموم" کی قید لگائی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ بعض اجسام کا ذاتی اثر انکے عرضی اثر کے بعد ظاہر ہوا کرتا ہے اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کہ کوئی عارضی قوت انکی اصلی قوتوں پر غالب آجاتی ہے۔ مثلاً گرم پانی سے پہلے گرمی پیدا ہوتی ہے (جو اس کا عارضی اثر ہے) اسکے بعد جب کہ عارضی اثر دور ہو جاتا ہے، تو اس سے ٹھنڈک پہونچتی ہے (جو کہ پانی کا ذاتی اثر ہے[1])۔ (نفیس)

علاوہ ازیں "علی العموم" کی قید اسلئے بھی ضروری ہے کہ بعض دوائیں دو، یا زیادہ جوہروں سے مرکب ہوتی ہیں، اور یہ جوہر مختلف اوقات میں کام کرتے ہیں۔[2]

---

[1] یہ امر غور طلب ہے کہ پانی اصل میں بارد ہے یا نہیں۔ یہ ثابت کرنا آسان نہیں کہ پانی بالطبع بارد ہے۔

"Hamdard-i-Sehat, Delhi "
April 1937.
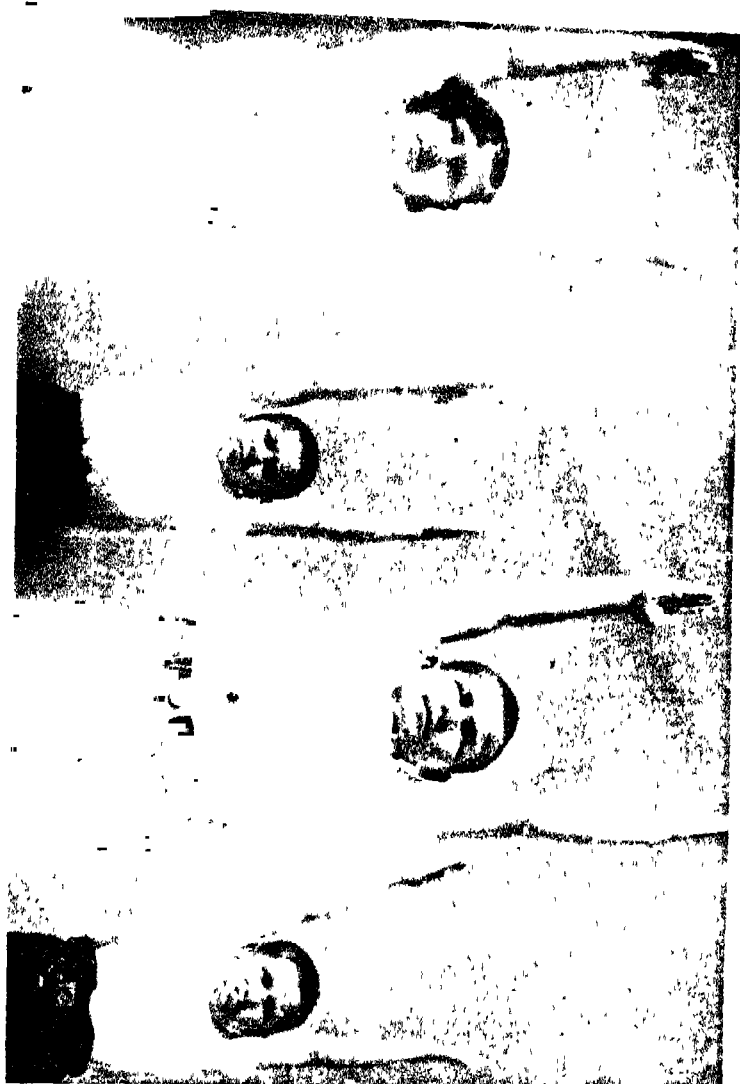
دونوں اثرات، خواہ متضاد ہوں اور آگے پیچھے ظاہر ہوں "اصلی اور ذاتی" ہی ہونگے۔ ریوند چینی میں ایک جوہر مسہل ہے، جو پہلے عمل کرتا ہے، اور ایک جوہر قابض، جو بعد کو آنتوں قبض پیدا کر دیتا ہے۔

شرط ہفتم: دوا کی تاثیر دائمی یا اکثری ہو۔

کیونکہ جو تاثیر دائمی یا اکثری نہ ہو، وہ علی العموم اتفاقی ہوا کرتی ہے اصلی اور طبعی نہیں ہوتی، کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جو اثرات کسی دوا کی طبیعت سے پیدا ہوتے ہیں وہ اس سے الگ نہیں ہو سکتے۔

شرائط تجربہ | چونکہ ——— ادویہ مجہول التاثیر کے تجربہ و امتحان میں خطرات بہت زیادہ ہیں، جیسا کہ ابو الطیب بقراط نے اشارہ کیا ہے، نیز بسا اوقات ذرا سی غفلت و کوتاہی سے محض تجربہ و آزمائش میں انسان کی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں، ممکن ہے وہ مجہول دوا شدید زہر ہو، جس کی اسی مقدار موجب ہلاکت بنجائے۔

اسلئے ——— اطبائے قدیم نے تجربہ کیلئے چند شرائط مقرر کئے ہیں:

جس دوا کے اثرات کی آزمائش کرنے کا ارادہ ہو، اس کھلانے سے پہلے بغور اور بہ احتیاط یہ دیکھ لیں کہ اسکی بو اور مزہ کیا ہے۔ اگر اسکی بو اور مزہ ناگوار کریہ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ مضرت سے خالی نہیں ہے۔ ایسی دوا کو سخت احتیاط سے استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح اگر کسی چیز کے استعمال کے بعد طبیعت میں کراہت و نفرت پیدا ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ خطرناک اور مضر اجزا سے خالی نہیں ہے۔ بے پروائی کے ساتھ استعمال کرنے سے پہلے تجربہ کے ابتدائی مراحل طے کرنے کی ضرورت ہے۔

بعض دوائیں ایسی قوی العمل بھی ہیں کہ وہ ذرا سی مقدار میں چکھنے اور سونگھنے سے باعث موت ہوتی ہیں، اسلئے حقیقی احتیاط یہ ہے کہ مجہول ادویہ کو چکھنے اور سونگھنے کی بھی جرات نہ کیجائے، بلکہ پہلے حیوانات پر تجارب کئے جائیں۔ جیسا کہ ذیل میں بتایا گیا ہے۔

(۲) مجہول ادویہ کے تجارب پہلے حیوانات پر کئے جائیں، علی الخصوص ایسے حیوانات پر جنکے مزاج انسانی مزاج سے قریب تر ہیں۔ مثلاً بندر وغیرہ، اور جو اثر ظاہر ہوں ان کا بغور مطالعہ کیا جائے، اثنائے تجربہ میں ان جانوروں کو اپنی نگرانی میں رکھا جائے، اور کھلانے پینے کی پوری پابندی کا بندوبست کیا جائے، جب بار بار کی آزمائش کے بعد کوئی اثر متعین ہو جائے، تو انسان میں اس مقصد کیلئے بمقدار قلیل استعمال کرنے کی جرأت کیجائے، پھر بتدریج اس مقدار کو بڑھا کر دیکھا جائے۔ لیکن ہر حالت میں حزم و احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔

(۳) حیوانات پر تجربہ کرنیکے بعد جب انسان پر تجربہ کرنیکا وقت آئے تو ابتدائی تجربہ کیلئے ایسے آدمی کا انتخاب کریں جو قوی، توانا، فربہ اور سن رسیدہ ہو، بچوں، بوڑھوں اور کمزوروں پر پہلے پہل ہرگز نئی چیز کا تجربہ کیجائے، ان میں تحمل کی قوت کم ہوتی ہے۔ مبادا وہ دوا سمی ہو جسکی مضرت ایسے لوگوں کیلئے ناقابل برداشت ہو۔ اسکے بعد دوسرے متعدد لوگوں میں اسکے اثرات دیکھے جائیں۔ اسی طرح دوا کا مزاج، درجۂ تاثیر خواص اور مقدار خوراک کا تعین ہوا کرتا ہے۔

قیاس

عقل کی رہبری اور ذہن کی رسائی میں، کہ یہ دوا غالباً اس تاثیر کی حامل ہوگی، مندرجہ ذیل چیزیں امداد کیا کرتی ہیں۔

دوا کا استحالہ ——— مزہ ——— بُو ——— رنگ ——— قوام و وزن ——— دیگر خصوصیات۔

ان میں سے ایک، یا چند صفات جب کسی مجہول دوا میں پائے جاتے ہیں، تو ذہن منتقل ہو جاتا ہے کہ فلاں معلوم دوا میں یہی صفت پائی جاتی ہے اور تجربہ سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ اس تاثیر کی حامل ہے، اسلئے ممکن ہے کہ اس دوا مجہول میں بھی یہی تاثیر موجود ہو۔ مثلاً ہمیں پہلے سے معلوم ہے افیون مسکن درد ہے۔ اسکے بعد ہمیں ایک مجہول دوا ملتی ہے جس سے افیون کی سی بو آ رہی ہو، بو سونگھنے کے بعد یک لخت ذہن منتقل ہو جاتا ہے کہ شاید یہ بھی افیون کی طرح مسکن درد ہو۔ اسی کا نام قیاس ہے جسکی تائید و تردید تجربہ کی کسوٹی سے ہوا کرتی ہے۔

دوا کا استحالہ | دوا کے استحالہ سے مراد یہ ہے کہ گرمی سے، روشنی سے، ہوا سے، پانی سے، رگڑنے اور گھسنے سے، یا کسی دوسری چیز کے ساتھ ملنے سے دوا کی حالت میں ظاہری اور حقیقی کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ حقیقی تبدیلی سے مراد یہ ہے کہ اس دوا کی ماہیت میں جزوی یا کلی تبدیلی واقع ہو جائے، اور ظاہری تبدیلی سے مراد یہ ہے کہ اسکی حقیقی ماہیت میں کوئی تغیر نہ آئے۔ لیکن اسکے بعض ظاہری صفات رنگ، مزہ، بو، وغیرہ

بدل جائیں ۔

یہ بھی یاد رہے کہ گو یہ ممکن ہے کہ ماہیت کی تبدیلی کے بغیر کسی چیز کے بعض ظاہری صفات بدل جائیں مگر اسکی مثالیں کمتر ملا کرتی ہیں، زیادہ تر یہی ہوا کرتا ہے کہ جب دوا کے سارے یا بعض اجزا کی ترکیب بدلجاتی ہے، اسی وقت اسکے ظاہری صفات بھی بدلا کرتے ہیں ۔

قیاس بالاستحالہ کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک دوا گرمی سے ''دھوپ، یا آگ کی گرمی سے جل اٹھتی ہے اور دوسری دوا قطعاً اثر پذیر نہیں ہوتی، اس سے ہمارا ذہن منتقل ہوسکتا ہے کہ یہ جل اٹھنے والی چیز ممکن ہے کہ گرم ہو یعنی جس طرح وہ باہر جل کر حرارت پیدا کر رہی ہے اسی طرح گمان غالب ہو کہ وہ بدن میں وارد ہوکر بدنی حرارت کو، مقامی طور پر، یا عام بدن میں، بڑھادے، اور جو چیز باہر آگ میں نہیں جل رہی ہے وہ بدنی حرارت کی تولید میں بیکار ہو۔

تجربہ اس قسم کی اکثر چیزوں کی تصدیق کرتا ہے، یعنی یہ واقعی صحیح ہے کہ جو چیزیں بیرونی حرارت سے متاثر ہوکر جل جایا کرتی ہیں۔ وہ بیشتر بدن انسان کیلئے گرم (مسخن) ہیں مثلاً گندھک، روغن اور شکر کی بے شمار قسمیں۔

اسکے بعد درجہ حرارت کے تعین کے لئے اسی اصول میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کونسی دوا جلد اور شدت کیساتھ مشتعل ہوتی ہے اور کونسی دیر میں، اور سستی کے ساتھ ۔ جو دوائیں جلد بھڑک اٹھتی ہیں قیاس کہتا ہے کہ وہ شاید بدن کیلئے بھی زیادہ مسخن ثابت ہوں اور جو دوائیں سستی کیساتھ جلتی ہیں وہ بدن میں اسی تناسب سے کم حرارت پیدا کرتی ہوں

اس قسم کی دو دواؤں کے درجہ تاثیر کے اندازہ معلوم کرنے میں اس امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ دونوں دوائیں مقدار و حجم لطافت و کثافت اور تخلخل و تکاثف (پولے اور ٹھوس ہونے) میں برابر ہوں، اور جو حرارت استعمال کی جائے اس کا درجہ بھی دونوں جگہ مساوی ہو، اور ماحول بھی یکساں ہو۔ ورنہ اخذ نتائج میں غلطی کا امکان غالب ہے۔

حرارت عزیزیہ کی تولید بدن کے اندر بعض امور میں بیرونی حرارت نار سے اگرچہ مختلف ہے لیکن بہت سی باتوں میں ایک کا دوسرے پر قیاس کرنا ممکن ہے

قیاس بالاستحالہ کی دوسری مثال یہ ہے کہ ایک نامعلوم دوا ہمارے سامنے آئی جس کے اجزا لوہے کیساتھ مل کر سیاہ ہوگئے۔ یہ دیکھ کر ہمارا ذہن منتقل ہوسکتا ہے کہ یہ نامعلوم دوا بھی ممکن ہے، کہ انار اور ہلیلہ کیطرح قابض عروق ہو۔

قیاس کا ضعف قیاس کی ساری قسمیں (جب تک وہ قیاس کے درجہ میں ہیں اور جب تک تجربہ سے تصدیق حاصل نہیں کیگئی) محض گمان قوی یا ضعیف کا فائدہ بخشا کرتی ہیں حصول یقین کا ذریعہ محض تجربہ ہے۔

ادویہ کی مذکورہ بالا صفات، جو قیاس کیلئے رہنما بنا کرتی ہیں، وہ جس قدر کسی دوا میں زیادہ جمع ہونگی، اسی قدر یہ گمان غلبہ حاصل کرتا چلا جائے گا، محض ایک رنگ، یا بُو، یا مزہ وغیرہ سے اندازہ کرنا بہت کمزور قیاس ہے جس سے قدم قدم پر ٹھوکریں ملا کرتی ہیں۔ جیسا کہ متقدمین بہت سے مقامات میں اس کا اظہار کیا ہے۔

مثلاً علامہ قریشی اور طانفیس فرماتے ہیں:۔

سب سے ضعیف او کمزور قیاس وہ ہے جو **دوا** کی محض **رنگت** سے کیا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک رنگ میں مختلف اور متضاد افعال و آثار کی دوائیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً چونہ فلفل سفید، خربق سفید (سفید کٹکی)، یہ سب چیزیں باوجود سفید ہونیکے گرم ہیں اسی طرح کافور، صندل سفید، سفیدہ ۔۔ یہ سب چیزیں بھی سفید ہونے کیساتھ سرد ہیں۔ صندل کی دونوں قسمیں سرد ہیں، مگر ایک کا رنگ سرخ ہے، اور دوسرے کا سفید۔ فلفل کی دونوں قسمیں گرم ہیں مگر ایک سیاہ ہے، اور دوسری سفید۔

رنگت کے قیاس کے ضعف کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ آنکھوں سے صرف اجسام کی بیرونی اور غالب رنگتیں معلوم ہوسکتی ہیں، اندرونی چھپی ہوئی رنگتوں تک اسکی رسائی ہی نہیں ہوتی۔ (نفیس)

رنگ پر مزہ، بو، اور قوام وغیرہ کو بھی قیاس کرنا چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

طبِ عربی

عربی طب کی مصطلحات پر علامہ براؤن کا تبصرہ

مترجمہ: جناب حکیم سید علی احمد صاحب نیر واسطی، لاہور

فاضل مستشرق علامہ ایڈورڈ جی براؤن پروفیسر کیمبرج یونیورسٹی نے اپنی کتاب اریبین میڈیسن کے دوسرے باب میں عربی طب کی مصطلحات پر ایک شاندار علمی اور تاریخی مضمون سپرد قلم فرمایا ہے اور اسکے آخر میں آپ نے عربی عہد حکومت میں لاشوں کے ڈیسکشن کے مسئلہ پر بھی روشنی ڈالی ہے یہ مضمون مشرق اور مغرب کے جدید و قدیم علم الالسنہ۔ عربی زبان کے اسلوب تعریب اور وسعت اشتقاق اور تاریخ فن کی روشنی میں ایک نہایت فاضلانہ طبیعی مقالہ ہے اور اپنے طرز کی ایک خاص چیز ہے۔ لہذا ذیل اسکو انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرکے عرض خدمت کرتا ہوں۔ (نیر واسطی)

عربی علمی مصطلحات کا ارتقاء

طبی مصنفین کے متعلق سلسلۂ بحث کا آغاز کرنے سے پہلے بعض دیگر ابتدائی امور پر چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں اور ان میں سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ عربی علمی اصطلاحات کا ارتقاء کیونکر عمل میں آیا۔

سریانی اور لاطینی مصطلحات کے معائب

اس سلسلے میں جیسا کہ میں پہلے لیکچر میں عرض کرچکا ہوں سریانی مترجمین یونانی زبان سے ترجمہ کرتے وقت بالعموم یونانی الفاظ کو بجنسہٖ نقل کردیا کرتے تھے اور خود ان کے معانی واضح کرنے کی جگہ تفہیم و تفہم کا معاملہ تمام تر اپنے قارئین پر چھوڑ دیتے تھے۔

قرون وسطیٰ میں عربی سے لاطینی زبان میں ترجمہ کرنے والوں نے بھی یکسر یہی طرز عمل اختیار کیا ہے، چنانچہ شیخ الرئیس ابو علی سینا کے قانون کا لاطینی ترجمہ بہت سے ایسے بربری الفاظ پر مشتمل ہے جو ترجمہ نہیں بلکہ اکثر مقامات پر الفاظ کی تقریباً ناقابل امتیاز اور بگڑی ہوئی شکل ہے۔ مثلاً قانون کے اس لاطینی ترجمہ میں دمچی کی ہڈی کو جس عربی میں عصص یا العصعص کہتے ہیں الہوس اور Alhoses کر کو جسکو عربی میں القطن کہتے ہیں۔ الکاتم Alchatim ڈھنڈی کی ہڈی کے مقام کو جس کو عربی میں العجز کہتے ہیں العائز Alhauis یا الحاجزی Alhagiazi الرئقل ثار ... جسکو عربی میں النواجذ کہتے ہیں ناجڈ Nauagd یا نیجی Negue Gide کی صورت میں تحریر کیا گیا ہے۔

اس قسم کی بیسیوں عجیب و غریب غلطیاں ہیں جو ڈاکٹر ہرتل کی کتاب علم التشریح میں عربی اور عبرانی زبان Das Arabischt und Hebraische in der Anatomie سے جمع کی جا سکتی ہیں جو ۱۸۷۹ء میں ویانا سے طبع ہوئی ہے۔

عربی ترجمہ کی بعض اغلاط

[illegible]

عربی اور یونانی زبان کا مقابلہ

[illegible]

واضح کرنے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے مثلاً ڈایاگنوسس Diagnosis کے لئے اُنہوں نے تشخیص کی اصطلاح وضع کی حالانکہ اسکے معنی ہیں کسی شخص کی شخصیت کو متعین کرنا اور پراگنوسس Prognosis کا ترجمہ اُنہوں نے تقدمۃ المعرفہ کیا جس کے معنی ہیں علم کو آگے بڑھانا

طب کی ایرانی اور سریانی مصطلحات

ابتدائی عربی طبی کتب مثلاً فردوس الحکمۃ میں جس کے متعلق میں ابھی گفتگو کرنے والا ہوں بعض ایسے عجیب و غریب الفاظ موجود ہیں جو یونانی و سریانی دونوں زبانوں سے مرکب ہیں اور غالباً جندی شاپور کی طبی درسگاہ سے لئے گئے ہیں اور عربی طب میں عربی مصطلحات کی جگہ بخوبی مستعمل ہیں۔

سنورتا کی حقیقت

مثال کے طور پر غور کیجئے کہ فردوس الحکمۃ کے ایک نادر قلمی نسخہ میں اُسکے درد سر کیلئے جو بخلاف شقیقہ (آدھا سیسی کے درد) تمام سر پر حاوی ہوتا ہو دو مرتبہ ایک لفظ ایک جگہ سنوریا اور دوسری جگہ سورتا لکھا گیا ہے لیکن سریانی زبان کے علماء سے بہت سی تحقیقات کرنیکے بعد معلوم ہوا ہے کہ درحقیقت یہ لفظ نہ سنوریا اور نہ سورتا۔ بلکہ یہ سریانی لفظ سنورتا (ܣܢܘܪܬܐ) ہے جو سریانی زبان میں ایک فارسی لفظ سربند یا سروند سے ماخوذ ہے جس کے معنی خود کے ہیں۔ بعد میں سروند کی راء اور نون کو آگے پیچھے کرکے سن ورد بنالیا گیا۔ اور پھر سریانی زبان میں الف کا اضافہ کرکے سن وردا کرلیا گیا (اور دال تا سے تبدیل کردی کیونکہ دال اور تا متقارب المخرج ہیں۔ لہٰذا سنورتا بن گیا۔ مترجم)

نوٹ:۔ فردوس الحکمۃ کے بعد کی کتب میں اس درد سر کو بیضہ اور خود کی مناسبت سے صداع بیضہ خودہ لکھا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو شرح اسباب وغیرہ۔ مترجم۔

طب قدیم کے قارئین کی مشکلات!

لفظ سنورتا کی تحقیق کے سلسلے میں اس چیز سے جو بطور نمونہ پیش کی گئی ہے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ قدیم عربی طبی کتب کے قارئین، مترجمین یا ماہرین کو کس قسم کی دشواریاں پیش آتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جن عربی طبی کتب کے اصل متن شائع ہوگئے ہیں۔ اُنکے ایسے ایڈیشن بہت کم موجود ہیں جن میں نقد و تبصرہ کا حق پوری طرح ادا کیا گیا ہو۔

نوٹ:۔ یہ رائے غیر صحیح ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ نظام فن میں قدیم کتب کے حواشی، شروح اور تفاسیر کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے جس میں نقد و تبصرہ اور شرح و تنقیح کا پورا پورا حق ادا کیا گیا ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو حق سے زیادہ نقد و جرح اور شرح و تفسیر کے مدارج طے کئے گئے ہیں۔ چنانچہ قرشی، آملی، گیلانی، جغمینی اور سمرقندی نے قانون شیخ کی نہایت مدلل اور مبسوط شرحیں لکھی ہیں اور ملا نفیس، ابن قسرائی، کرمانی اور تبریزی نے موجز القانون کی نہایت بسیط اور عالمانہ شروح تحریر کیں۔ اور ملا نفیس، کرمانی اور سرہندی نے کتاب الاسباب والعلامات کی نہایت بے نظیر اور ضخیم شرحیں سپرد قلم فرمائیں اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اسکے بعد ان شروح کی شرحیں لکھی گئی ہیں۔ اور ان پر حواشی تحریر کئے گئے ہیں۔

اسلامی ممالک میں بارہویں صدی عیسوی کے بعد اصل کتب فن کی شرح و تفسیر کا کام خاص طور پر بہت زیادہ ہوا ہے اور اس سلسلے میں وہاں بے شمار کتابوں کی شروح لکھی گئیں۔ لیکن ان میں سے اکثر شروح یورپ میں نہیں پہونچیں۔ کیونکہ تاریخی حقائق سے یہ امر واضح ہے کہ بارہویں صدی عیسوی میں اندلس میں اسلامی سلطنت کے زوال کے بعد جب سالرنو کے مدرسہ کو زوال آیا تو اسکے بعد جو تالیفات اسلامی ممالک میں مرتب ہوئیں۔ یورپ اُنکے مطالعے سے تقریباً محروم رہا۔

یہی وجہ ہے کہ بیشتر طبی کتب کی شروح غالباً علامہ براؤن کی نظر سے نہیں گذریں اور اسی لئے انکو عربی طبی کتب کے متون کے سمجھنے میں جا بجا مشکلات محسوس ہورہی ہیں جس کا اظہار وہ کئی جگہ کرچکے ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ قدیم متون طب کی بے شمار شروح، تفاسیر اور حواشی موجود ہیں جن میں قدیم معلومات فنیہ پر پوری طرح نقد و جرح اور شرح و تفسیر کا حق ادا کیا گیا ہے۔ (مترجم)

عربی صنعت اشتقاق اور اصطلاحات طبیہ

بخلاف ازیں عربی زبان میں۔ علم تشریح۔ علم امراض اور دیگر فروع فن کی اصطلاحات کے اس بہترین اور کثیر ذخیرہ کے علاوہ جو اس میں پہلے سے موجود تھا۔ موجودہ مادوں سے مشتقات بنانے جانیکی ایک بہت بڑی صلاحیت اور قدرت پائی جاتی ہے جو بنتے ہی فی الفور اپنا مفہوم واضح کر دیتے اور سمجھ میں آجاتے ہیں۔ چنانچہ اصل کلمہ فعل میں ضمہ فا اور اضافہ الف کے ساتھ فعال کے وزن پر بہت سی بیماریوں کے نام رکھے گئے ہیں۔ مثلاً صداع فعال کے وزن پر ہے جس کے معنی درد سر کے ہیں اور جس کو لاطینی تراجم میں غلطی سے سوڈا (soda) لکھا گیا ہے جس کا تذکرہ ہم پہلے لیکچر میں کر چکے ہیں۔ اور اسی طرح زکام جسکو انگریزی میں کٹار کہتے ہیں اور جذام جسکو انگریزی میں ایلی فین ٹائی سس کہتے ہیں فعال کے وزن پر ہیں۔

نوٹ:۔ جذام کو ہندی میں کوڑھ کہتے ہیں اور یہ لفظ جذم سے مشتق ہے جسکے معنی کاٹنے اور قطع کرنیکے ہیں۔ چونکہ اس بیماری میں مریض کے اعضا، جسم سے جدا گویا قطع ہوجاتے ہیں۔ اس لئے عربوں نے اس کا نام جذام رکھا ہے۔

یہاں علامہ براؤن نے جذام سے داء الفیل یعنی ایلی فین ٹائی سس Elephantiasis مراد لیا ہے اور عربوں کی مشتقات کا ذکر کرتے ہوئے گویا یہ رائے ظاہر کی ہے کہ عربوں نے جذام کو فعال کے وزن پر ایلی فین ٹائی سس (داء الفیل) کے مفہوم کیلئے استعمال کیا ہے اور یہ رائے یکسر غیر صحیح ہے کیونکہ لفظ جذام عربی طب میں ہمیشہ کوڑھ (لیپرسی Leprosy) کے لئے مستعمل ہوا ہے نہ کہ داء الفیل کے لئے (ثبوت کے لئے ملاحظہ ہو۔ قانون شیخ، شرح اسباب۔ طب اکبر وغیرہ)

یہ صحیح ہے کہ متقدمین اطبائے یونان غالباً داء الفیل کے مفہوم کے لفظ کو جذام کیلئے استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ جذام میں بھی مریض کی جلد ہاتھی کی طرح ہوجاتی ہے مگر اطبائے عرب نے اس لفظ کو ہمیشہ مرض فیل پا، کے لئے استعمال کیا ہے۔ کیونکہ اس میں مریض کا پاؤں ہاتھی کی طرح موٹا ہوجاتا ہے۔ پس اس اشتباہ کو رفع کرنیکے لئے جدید اطبائے مصر نے دو جداگانہ لفظ وضع کئے ہیں ایک داء الفیل عربی جو فیلپا پر بولا جاتا ہے اور دوسرا داء الفیل یونانی جو جذام پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو مخزن الجواہر صفحہ ۲۵۰)

نظر بتصریحات بالا اس جگہ جذام کے معنی ایلی فین ٹائی سس یعنی داء الفیل کرنا یقیناً غیر صحیح ہے۔ (مترجم)

اسی طرز پر دوسے دُوار بنایا گیا ہے جس کے معنی دوران سر (سر چکرانے) کے ہیں اور بحر سے بحار بنایا گیا ہے جس کے معنی سمندر کی بیماری کے ہیں اور خمر سے خمار بنایا گیا ہے جو کثرت شراب نوشی سے پیدا ہونے والے درد سر و گرانی سر کے معنی میں مستعمل ہے اور یہ سب فعال کے وزن پر ہیں۔ میری نظر سے لفظ جبال کسی کتاب میں نہیں گذرا لیکن اگر مجھے یہ لفظ نظر آجاتا تو میں ضرور سمجھ لیتا کہ اسکے معنی پہاڑ کی بیماری کے ہیں اور یہ لفظ جبل سے مشتق ہے۔

عربی مصطلحات اور علم ماہیت امراض

پھر عربی طبی مصطلحات علم ماہیت امراض کے نظریہ کو بھی خوب واضح کرتی ہیں، چنانچہ سقی الستقی سے استسقاء اور مستسقی بنائے گئے ہیں۔ السقی کے معنی ہیں پانی پلانا اور استسقاء کے معنی ہوئے پانی طلب کرنا۔ چونکہ اس بیماری میں جسکو انگریزی میں ڈراپسی (جلندھر) کہتے ہیں مریض بالعموم پانی مانگتا ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا۔ اور اسی تعلق کی بنا پر لاطینی میں اس مرض کا نام ہائی ڈراپس رکھا گیا ہے۔

عربی زبان اور مصطلحات کی عظمت اور اہمیت

درحقیقت عربی زبان نے بحیثیت مجموعی نہایت موزوں طبی اصطلاحات مہیا کی ہیں اور وہ درحقیقت عربوں ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام کے لئے ہیں۔ جہاں عربی، فارسی، ترکی یا اردو بولی جاتی ہے اور دور حاضر کے مصری جرائد و کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آج بھی یہ اصطلاحات وہاں رائج ہیں اور وضع اصطلاحات کا یہ سلسلہ آج بھی وہاں جاری ہے۔

اسلامی عہد حکومت میں لاشوں کا ڈیسیکشن!

ایک اور امر لائق توجہ ہے اور وہ یہ سوال ہے کہ آیا مسلمانوں میں کبھی لاشوں کے چیرنے (ڈیسیکشن) کی مشق کی گئی یا نہیں؟ اس کا جواب بالعموم

نفی میں دیا جاتا ہے اور مجھے اعتراف ہے کہ میں بھی اسی طرف مائل ہوں۔ لیکن ایک فارسی کتاب نامۂ دانشوراں سے (جو ایران جدید کی دورِ حاضر کی ایک لا متناہی اور غیر مختتم سلسلۂ معلومات پر مشتمل تاریخی قاموس ہے)، معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان لاشوں کو چیرا کرتے تھے۔

یہ کتاب نامۂ دانشوراں سابق شاہِ ایران ناصر الدین قاچار کے حکم سے چار مشہور فضلا، مرزا ابو الفضل ساوی طبیب شمس العلما شیخ محمد مہدی عبد الرب عبادی، مرزا حسن تفاقی ادیب، اور مرزا عبد الوہاب بن عبد العلی قزوینی نے مرتب کی ہے اور پچیس سال گذرنے کہ طہران میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی۔[1]

اس کتاب نامۂ دانشوراں میں لکھا ہے کہ یوحنا بن ماسویہ انسانی لاشیں میسر نہ آنکی وجہ سے اپنے ایک خاص ڈیسیکشن روم میں جو اس نے اس مقصد کیلئے دریائے دجلہ کے کنارے تعمیر کرایا تھا۔ بندروں کا ڈیسیکشن کیا کرتا تھا۔ اور اس غرض کے لئے ۸۳۶ء میں خلیفہ معتصم باللہ کے حکم سے فرمانروائے نوبہ نے اسکو بندر کی ایک خاص قسم مہیا کی جو قد و قامت میں انسان سے بہت مشابہ تھی۔

یہ قصہ نامۂ دانشوراں میں ابن ابی اصیبعہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے اور درحقیقت ابن ابی صیبعہ کی کتاب طبقات الاطبار میں اس کا غیر واضح اور غیر مفصل ذکر موجود ہے۔[2]

نوٹ:۔ یہ غلط ہے کہ ابن ابی اصیبعہ کا بیان غیر واضح اور غیر مفصل ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ابن ابی اصیبعہ نے اس داستان کو اپنی کتاب میں نہایت وضاحت و تفصیل سے لکھا ہے جس سے واضح لفظوں میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ یوحنا بن ماسویہ نے بندروں کو ڈیسیکٹ کیا اور پھر ڈیسیکشن پر ایک کتاب لکھی جسکو اسکے مخالفوں نے بھی پسند کیا۔

ہاں علامہ براؤن کا یہ کہنا بھی غیر صحیح ہے کہ یہ بندر خلیفہ معتصم نے منگوائے تھے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ بندر شہریار نوبہ جرجہ بن ذکریا نے رمضان المبارک ۲۲۱ھ میں خلیفہ معتصم باللہ کو بطور ہدیہ پیش کئے تھے۔ (ملاحظہ ہو طبقات الاطبا، جلد اول صفحہ ۱۷۸، سطر ۲۰ مترجم)

ایک عجیب طرزِ استدلال

مگر قفطی کی کتاب تاریخ الحکماء میں اس ڈیسیکشن کا کوئی ذکر نہیں اسلئے میں خیال کرتا ہوں کہ ابن ابی اصیبعہ کی یہ روایت اس امر کی کوئی مدلل اور وسیع شہادت نہیں کہ عربوں کی طبی درسگاہوں میں لاشوں کی چیر پھاڑ ہوتی تھی۔

نوٹ:۔ یہ ایک عجیب طرزِ استدلال ہے کہ چونکہ قفطی کی تاریخ الحکماء میں یہ قصہ مذکور نہیں لہذا اسکو کوئی وقعت نہیں دی جا سکتی۔ اگر یہی اصل اصول ہے تو پھر وہ تمام روایات نا قابلِ اعتبار قرار دے لینی چاہئیں جو ابن ابی اصیبعہ نے ذکر کی ہیں اور قفطی نے انکو بیان نہیں کیا۔ ہاں قفطی اگر ابن ابی اصیبعہ کی روایت کی تردید کرتا تو ایک علیحدہ بات تھی لیکن محض قفطی کے ذکر نہ کرنے سے ابن ابی اصیبعہ کی روایت کو کس طرح نا قابلِ اعتبار قرار دے لیا جا سکتا ہے۔ آخر عدم ذکر عدم وجود کو تو مستلزم نہیں ہے اس سلسلے میں ممکن ہے کہ قفطی کو یہ روایت نہ پہونچی ہو یا اس نے اسکو قابل ذکر نہ سمجھا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلامی عہدِ حکومت میں طبی مدارس میں علم تشریح کی باقاعدہ تعلیم ہوتی تھی اور بیمارستانوں میں باقاعدہ ہر قسم کے چھوٹے اور بڑے آپریشن ہوتے تھے اور بندروں کا ڈیسیکشن تو اس روایت سے ثابت ہے، انسانی لاشوں کا ڈیسیکشن بھی ہوتا تھا اور اس سلسلے میں شیخ الاسلام نے جواز کا فتویٰ دیدیا تھا۔

اس موضوع پر میں کبھی آئندہ فرصت میں تفصیل سے لکھونگا، سردست اس امر کیطرف اشارہ کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ عربی نظام طب میں علم تشریح و جراحت پر نہایت مستند اور بلند پایہ کتابیں موجود ہیں اور مبسوطات فن مثلاً قانون شیخ، کامل الصناعۃ الزہراوی وغیرہ میں علم تشریح پر نہایت بسیط اور وسیع لٹریچر موجود ہے جو جدید علم تشریح کیساتھ بہت حد تک مطابقت رکھتا ہے اور اس قدر صحیح ہے کہ اگر آج لاشوں کو ڈیسیکٹ کرتے ہوئے اس تشریحی لٹریچر کو پرکھا جائے تو بہت حد تک حرف بحرف درست ثابت ہوگا۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلامی عہد کے ان عربی سرجنوں نے قدیم یونانی معلومات کی چھان بین کرتے ہوئے علم تشریح کا یہ صحیح لٹریچر ڈیسیکشن کئے بغیر ہمارے سامنے پیش نہیں کیا۔ لامحالہ انہوں نے لاشیں ڈیسیکٹ کی ہیں جس کے متعلق انکی کتابوں میں جا بجا اشارات

[1] ملاحظہ ہو نامۂ دانشوران جلد دوم صفحہ ۳۰۲، ۳۰۳ سنہ ... [2] ملاحظہ ہو۔ طبقات الاطبار جلد اول صفحہ ۱۷۸، مطبوعہ قاہرہ سنہ ...

درون افراز غدودوں کے کارنامے

سینٹ جارجیز ہاسپٹل گزٹ میں ایک بہت ہی دلچسپ مضمون دنیا کی مشہور ہستیوں کے متعلق شائع ہوا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کن افراد میں کون کون سے درون افراز غدد زیادہ نشوونما یافتہ تھے جن کی بدولت ان لوگوں سے ایسے کارہائے نمایاں ظہور میں آئے۔ اس مضمون کا اقتباس حسب ذیل ہے:-

سیزر

جن لوگوں میں غدہ نخامیہ کا اثر زیادہ تھا انہوں نے تاریخ کو اپنے عجیب کارناموں سے بھر دیا ہے۔ سیزر اسی قسم کا ایک انسان تھا۔ اس کی تصویر اور اس کی زندگی کے واقعات اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ اس قسم کے انسانوں کی ایک بہترین مثال تھا۔ اس کا قد مختصر تھا، رنگ [illegible] جسم لاغر، اور اسے دردِ سر اور صرع کے دورے بھی پڑا کرتے تھے جو بالکل ممکن ہے کہ غدہ [illegible] کے سبب سے ہوں۔ خواہشات نفسانی کے متعلق ہمیں معلوم ہے کہ وہ حد سے زیادہ [illegible] اور مغلوب الشہوات تھا۔ اس کی عمر صرف سترہ سال کی تھی کہ جب اس کی شادی ہوئی [illegible] اس نے بیویوں کو چھوڑا، اور آخر میں اس نے شادی کے بغیر ہی دادِ عیش دینی شروع کر دی۔

کلیوپٹرا اسی زمانہ میں اس کی محبوبہ بنی تھی اس کی عیاشیاں اس قدر ترقی کر گئی تھیں کہ اس کے سپاہی اس کی ہوس رانیوں کے گیت گایا کرتے تھے۔ اس کی یہ ہوس ناکیاں غدہ نخامیہ کے بڑھے ہوئے کام کی خصوصیت تھیں، کیونکہ یہی چیز ہمیں دو اور بڑی شخصیتوں یعنی نپولین اور کاسانووا میں بھی نظر آتی ہیں۔ سیزر ایک سپاہی تھا، ایک زبردست مدبر تھا، ایک اچھا سیاست داں تھا، فیصلہ کرنے والا جج تھا، اور ایک اعلیٰ درجہ کا مورخ تھا، اس کی زندگی اگرچہ مختصر تھی پھر بھی اس میں تین سو سے زیادہ اس کی ذاتی فتحمندیاں موجود ہیں۔ اس کا دماغ اسقدر حاضر تھا کہ بیک وقت اپنے تین تین سیکرٹریوں کو احکام لکھوا سکتا تھا +

کلیوپٹرا

نپولین کے حالات کا اس کی زندگی میں اور مرنے کے بعد اس قدر غور کے ساتھ مطالعہ کیا گیا ہے کہ اس کے متعلق بالکل صحیح اطلاعات مل سکتی ہیں۔ اس کا قد پانچ فٹ چھ انچ تھا۔ یہ قد اور اس کے ساتھ اس کا سبک نقشہ مضبوط نیچے کا جبڑا، چھوٹے چھوٹے گداز ہاتھ لمبے لمبے اور سیدھے سیاہ بال اور سانولا سا رنگ۔ سب چیزیں اسی بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس کا غدہ نخامیہ بہت کام کرتا تھا، اور اسی کے ساتھ غدہ فوق الکلیہ کی کارگذاری بھی بڑھی ہوئی تھی۔ اس کی نفسانی خواہش ایک قیامت تھی۔ ایک دم سے اس خواہش میں ہیجان پیدا ہوتا تھا اور ایسا ہیجان سخت زحمت کا باعث ہوتا تھا، اور پھر اگر فوراً اس خواہش کی تسکین نہ ہو جاتی تو ایک دم سے وہ ہیجان ٹھنڈا بھی پڑ جاتا تھا۔ خواہشات نفسانی کا یہ فوری اُبال اور اس کے ساتھ ہول دہلانے کے متعلق بعض جسمانی خرابیاں جو کہ نپولین میں موجود تھیں اس کے پیٹوٹری غدہ کی بیشی کا پتہ دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی تیز ذہانت، کام کرنے کی استعداد، نہایت تیز حافظہ اور مسلسل کسی کام کو کرتے رہنے کی صلاحیت اسی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ اس کے جسم میں غدہ نخامیہ کا کام بہت بڑھا ہوا تھا۔ نپولین میں ضد، بیرحمی اور عمل سے دلچسپی بھی بہت زیادہ تھی اور اس سے اس کے فوق الکلیہ غدود کی کارگذاری کا پتہ چلتا ہے +

نپولین

کاسانووا

لندن کے ایک مورخ نے کاسانووا کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دیو پیکر تھا، بہت لمبا غیر معمولی طور پر مضبوط اور [illegible] کھیلنے میں اپنا ثانی نہ رکھتا تھا، اس کی پیشانی [illegible] تھی، ناک لمبی تھی [illegible] [illegible] کے متعلق لکھا ہے کہ اس کی علامات صرف اس کے چہرے [illegible]

دیتی بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کے روئیں روئیں سے طاقت کا اخراج ہو رہا ہے اور اس میں مقناطیس کی سی کشش ہے۔ یہ سب غدہ نخامیہ کی پیش کاری کی خصوصیات ہیں۔ اس کے عشقیہ کارنامے اس قدر تھے کہ ان سے مغلل کا کام لیا جاتا تھا۔ اس کی زندگی کی کامیابی صرف اس کی قوت اختراع کی رہین منت تھی۔

فلورینس نائیٹنگیل

لٹن اسٹریچی نے اپنی کتاب میں فلورینس نائیٹنگیل کی جو سوانح عمری لکھی ہے وہ بھی نخامی قسم کی ہے اس سوانح حیات میں ہم اسے ایک مشعل بردار زاہدہ کی بجائے ایک نہایت ہی ظالم عورت پاتے ہیں جس نے سڈنی ہربرٹ سے کام لے لے کر اس کی جان لی، لارڈ پین میور کی جان عذاب میں کر دی، اور وزیر جنگ کے دفتر میں قریب قریب انقلاب برپا کر دیا۔ سقوطری پر اس نے جس غیر معمولی قوت عمل کا اظہار کیا اور جس طرح کام کے بار کو مسلسل برداشت کرتی رہی اس سے اسکے نخامی غدود کی بیش کاری ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ وطن میں واپس آنے پر اس کے باوجود کہ وہ اپنے مرض قلب کی وجہ سے بستر علالت پر دراز تھی اس نے اس قدر زبردست قوت عمل کا اظہار کیا کہ اسپتال اور تیمارداری کے سارے نظام میں انقلاب پیدا کر دیا۔ لیکن جب وہ بوڑھی ہوئی اور غدۂ نخامیہ کا کام کم ہونے لگا تو تسیزر، نپولین، اور کاسانوا کی طرح وہ بھی ایک معتدل مزاج، خندہ رو اور بہت موٹی سی عورت بنکر رہ گئی حالانکہ اسی عورت سے اس کی جوانی کے زمانے میں اچھے اچھے جنرل اور سیاسی مدبر کانپا کرتے تھے۔

فوق الکلیہ غدود کی کارگذاری کی مثال کے طور پر اس مشہور امریکی قزاق کا نام لیا جا سکتا ہے جو ال کپون کے نام سے مشہور تھا۔ اس کا گول منہ، بکھرے ہوئے سیاہ بال، تنگ پیشانی، سیاہی مائل رنگ، حیوان نما خد و خال، پست اور خوب گٹھا ہوا قد اس غدود کے بڑھے ہوئے اثر کی حقیقی علامات تھیں۔ اسکی انتہائی بے رحمی اور اس کی جماعتوں کو منظم کرنے کی قابلیت بھی اسی غدہ کی کارفرمائیاں تھیں۔

یہ بھی ایک امر مسلّمہ ہے کہ فوق الکلیہ غدد کی بیماری کی وجہ سے انسان کی صنفی خصوصیات کا بدل جانا ممکن ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کی مشہور زمانہ لڑکی ژوان وارک صنفی خصوصیات کے بدل جانے کی ایک بہت اچھی مثال تھی کیونکہ اس میں تمام مردانہ صفات پائی جاتی تھیں اور اسے کبھی حیض بھی نہیں آیا تھا۔ وہ ایک بہترین سپاہی اور ایک بے نظیر فوجی جنرل تھی اور ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ پیدائش کے بعد اس کے ان غدد کی کارگذاریوں میں ترقی ہوئی۔

(جنرل پریکٹیشنر)

ژوان وارک

باب الصحت

غذا اور اسکی ضرورت پر ہلکا سا تبصرہ

(۲)

از جناب مولانا حکیم مولوی محمد یوسف صاحب تیر اورنگ آبادی

کھانیکے مفہوم کی وسعت

کھانے کا تذکرہ کیجئے تو افیون بھی کھانیکے زمرے میں آتی ہے اور بعض حصۂ ملک کے لوگ تو اسکو تواضع اور میزبانیوں کے چمنستان کا گلِ سر سبد سمجھتے رہے ہیں۔ جونا گڈھ وغیرہ کی طرف ضیافت میں شاید اب بھی تہذیب پارینہ یادگار باقی ہو اور بعض من چلوں کا فیصلہ یوں ہے کہ "خود مرض و جملہ مرض را دوا" لیکن ہم اس اخلاق سوز چنیا بیگم کو دل و دماغ، جگر اور جسم کے تمام اعضائے رئیسہ کا دشمن خیال کرتے ہیں۔ اسکے استعمال سے خون میں کمی، قبض، بدہضمی، کمزوری اور نامردی غرضیکہ بیسیوں قسم کے نامراد روگ لگ جاتے ہیں عادت کے بعد احساس اگرچہ زائل ہو جاتا ہے۔ مگر بالوں میں سفیدی اور ہاتھوں میں رعشہ یہ آخری نتائج بھی دیکھے جاتے ہیں۔ اس پر بھی ہندوستان میں لاکھوں روپیہ اس مہلک زہر سے کمایا جاتا ہے اور افسوس! نادان کسان اپنی تھوڑی سی تکلیف بچانے کیلئے بچوں کو یہ حیا سوز نشہ دردِ لشو ونما میں کھلاتا ہے۔ اور مرغول، بزدل، اور گھناؤنا، اور روتا بسورتا بنانے میں اپنی نسلوں کی خودکشی کے راز سے غافل ہے۔

افیون سے بھی زیادہ سفاک کوکین ہے عیاشی کے پتلوں نے اس سم قاتل کو بھی کھانیکی فہرست میں شریک کرا دیا یہ تہذیب حاضرہ کی لگا رہی ہے ہزاروں دولت مندوں اور غریبوں کی جان لے چکی ہے ایک ہی نگاہ میں اسکے کھانے والے پہچانے جاسکتے ہیں جسم لاغر، چہرہ زرد، دھڑکن اور مجنونانہ خیالات کا ایک مجسمہ نظر آتے ہیں "آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر" اب تک اس قاتلہ پر بھی ہزاروں انمول جانیں بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔ اسلئے اس سے بچنے بچانے کی کوششوں میں حصہ لینا بنی نوع کی سچی ہمدردی میں داخل سمجھئے۔

پھر وہی ہضم غذا کا مسئلہ

ہم غذاؤں کے ہضم ہونیکے مسئلے پر ایک سرسری گردش قلم کی رفتار سے گذر چکے ہیں اور ہم نے طب قدیم اور جدید کے اختلافات کی دلدل میں پھنسنا بھی تضیع وقت سمجھا ہے۔ لیکن اتنا کہدینا رہ گیا کہ ہضم میں صرف معدہ و امعا یا جگر ہی کے افعال مؤثر نہیں ہیں۔ بلکہ قدرت کاملہ نے باب ہضم میں بعض اعضاء مثلاً فوطہ، رحم، غدہ درقیہ اور بلبہ وغیرہ کو کچھ ایسے کیمیائی مرکبات اور خزائن پنہاں کا مالک بنا دیا ہے کہ جسم کی پرورش پر ان سب کے حیرت انگیز اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ اور ان میں ایک نہایت انمول جوہر ہارمون موجود ہے جسکو علمائے دور حاضرہ نے قیمتی جوہر مانا ہے اور پرورش انسانی میں اسکو بے بہا موثر اور ایک خاص عنصر تصور کرتے ہیں، اسلئے بدہضمیوں کے بیماروں میں ان اعضا کی حالت، صحت اور قوت کا امتحان بھی ضروری ہوگا۔ کیونکہ اصلاح معدہ و جگر اور امعا کیساتھ ان اعضا کے مقیاس کو نظر انداز کر دینا مناسب نہیں ہے

پکانے کے برتن

یہ بھی یاد رکھئے کہ غذاؤں کے پکانے میں جہاں اُنکے اعلیٰ اجزا، غذائیہ کو تباہ ہونے سے بچانیکا نصب العین موجود ہو اُس کے ساتھ اس زاویۂ نگاہ کو بھی نہ چھوڑنا چاہیئے کہ پکانے کے برتن صاف ستھرے ہوں اور خراب نہ ہوں۔ بعض مرتبہ بغیر قلعی کے برتن یا الیومینیم کے برتنوں میں پکانے سے حادثات پیش آجاتے ہیں۔ دوسرا سال ہے کہ ضلع بیڑ کے ایک موضع میں ایک بڑھیا نے الیومینیم برتن میں [illegible] کا خاگینہ اپنے بیٹے اور بہو کیلئے جو کہیں سے آرہی تھی رات کو پکا کر رکھدیا۔ اتفاقاً وہ دونوں نہ آئے اور صبح کو بڑھیا اپنے نواسے نواسیوں اور دو محلے کے بچوں کو ساتھ لیکر ناشتے میں چٹ کر گئی، چند گھنٹے کے بعد ہی بڑھیا اپنے چاروں عزیزوں کے ساتھ ہی اس دار فانی کی تمام منزلیں طے کر جانے میں کامیاب تھی [illegible] بچے کم کھانیکے باعث قے کرتے کرتے بمشکل جانبر ہو سکے اور لطیفہ یہ کہ پولس نے ایسے وقت زہریلے برتن کے استعمال سے قتل کی طرف کو چالان [illegible] ہو چکا تھا۔

تندرستی اور بیماری کی غذا

غذاؤں کے متعلق ابھی یہ بتانا ہے کہ تندرستوں اور بیماروں کی غذا میں کیا فرق ہونا چاہیئے [illegible] کی خصوصیات و اثرات غذا [illegible]

[illegible]

تفصیل اوّل (ماخوذ از انسائیکلوپیڈیا برٹانکا وغیرہ)

مختلف غذاؤں کے سو حصے میں مقدار مرکبات

نام غذا	نخرینہ	شحم	کاربوہائیڈریٹ	پانی	نمک	فضلات	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
ڈنبے کا گوشت	۱۳٫۸	۳۶٫۹	۰	۰	۱	۷٫۲	۸۹۰ ماشہ
گائے کا گوشت	۱۹	۱۲٫۸	۰	۶٫۷	٫۶	۹٫۹	۱۷۷۰ 〃
چوزے	۱۳٫۷	۱۲٫۳	۰	۳۹	٫۷	۲۵٫۹	۷۹۵ 〃
انڈے	۱۳٫۱	۹٫۳	۰	۴۷٫۱	٫۹	۱۱٫۲	۶۳۵ 〃
مچھلی	۱۱٫۱	٫۲	۰	۶۵٫۵	٫۸	۲۹٫۹	۲۲۰ 〃
مکھن	۱	۸۵	۰	۱۱	۳	۰	۳۴۱۰ 〃
پنیر	۲۵٫۹	۳۳٫۷	۲٫۴	۳۴٫۲	۳٫۸	۰	۱۸۸۵ 〃
دودھ	۳٫۳	۴	۵	۸۷	٫۷	۰	۳۱۰ 〃
جوار	۹٫۲	۱٫۹	۷۵٫۴	۱۲٫۵	۱	۰	۱۶۲۰ 〃
رائی کا آٹا	۶٫۱	٫۹	۷۸	۱۲٫۹	۱	۰	۱۶۲۰ 〃
چاول	۸	٫۳	۷۸	۱۲٫۳	٫۴	۰	۱۶۳۰ 〃
گیہوں کا آٹا میدہ	۱۱٫۴	۱	۷۵٫۱	۱۲	٫۵	۰	۱۶۳۵ 〃
بسکٹ	۹٫۷	۱۲٫۱	۶۹٫۷	۶٫۸	۱٫۷	۰	۱۹۲۵ 〃
شکر	۰	۰	۱۰۰	۰	۰	۰	۱۷۵۰ 〃
خشک پھلیاں	۲۲٫۵	۱٫۸	۵۹٫۶	۱۲٫۶	۳٫۵	۰	۱۵۲۰ 〃
خشک مٹر	۲۳٫۶	۱	۶۴	۹٫۵	۲٫۹	۰	۱۵۶۵ 〃
گوبھی	۱٫۴	٫۳	۳٫۸	۷۷٫۷	٫۹	۱۵	۱۶۰ 〃
آلو	۱٫۸	٫۱	۱۴٫۷	۶۲٫۶	٫۸	۲۰	۲۹۵ 〃
شکرقند	۱٫۴	٫۶	۲۱٫۹	۲۵٫۲	٫۹	۲۰	۴۴۰ 〃
بینگن	٫۹	٫۲	۳٫۹	۹۳٫۲	٫۵	۰	۱۰۰ 〃
سیب	٫۳	٫۳	۱۰٫۸	۶۳٫۳	٫۳	۲۵	۱۹۰ 〃
کیلا	٫۸	٫۴	۱۳٫۳	۴۸٫۹	٫۶	۳۵	۲۶۰ 〃
انگور	۱	۱٫۲	۱۴٫۴	۵۸	٫۴	۲۵	۲۹۵ 〃
نارنگی	٫۶	٫۱	۸٫۵	۶۳٫۴	٫۳	۲۷	۱۵۰ 〃
بادام	۱۱٫۵	۳۰٫۲	۹٫۵	۲٫۷	۱٫۱	۴۵	۱۵۱۵ 〃
اخروٹ	۶٫۹	۲۶٫۶	۶٫۸	۱	٫۶	۵۸٫۱	۲۵۰ 〃
مونگ کی دال	۲۳٫۶۲	۳٫۶۹	۵۳٫۴۵	۱٫۸۷	۳٫۵۷		
چنا	۱۹٫۹۴	۴٫۳۱	۵۱٫۱۳	۱۰٫۰۷	۱۰٫۰۷		
ارہر کی دال	۲۱٫۶۷	۳٫۳۳	۵۴٫۲۷	۱۰٫۰۸	۱۰٫۰۸		
مسور کی دال	۲۵٫۴۷	۳	۵۵٫۰۳	۱۰٫۲۳	۱۰٫۲۳		
گاجر	٫۵	٫۳	۱۰٫۱	۸۵٫۷	۵۸٫۷	٫۹	
شلجم	٫۹	٫۱۵	۶٫۸	۹۰٫۳	۵٫۰۲	٫۸	
پیاز	۱٫۶	٫۳	۸٫۳	۸۹٫۱	۸۹٫۱	٫۶	
مولی	۱٫۳	٫۱	۴٫۶	۹٫۸	۹۰٫۸	٫۷	

کیفیت

نوٹ

اسمیں شک نہیں کہ بعض ممالک کے لوگ حیوانی غذاؤں پر زیادہ تر بسر کرنیکے عادی ہیں۔ مگر نباتی غذاؤں کا ان کے ساتھ استعمال کرنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ غذا کے نہایت قیمتی اجزا ان میں موجود ہوتے ہیں اور نباتی غذاؤں کو استعمال کرنے والے حیوانی غذاؤں کے بغیر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

گیہوں۔ چاول۔ جوار۔ باجرا۔ جو جیسی وغیرہ ان تمام غلوں میں کافی اجزاء غذائیہ موجود ہیں۔ لیکن گھن لگے ہوئے یا سیلی ہوئی زمین اور کھتوں میں رکھنے کا رواج ان غذاؤں کے اصلی اور قیمتی اجزا کو خراب کر دیتا ہے

ترکاریوں میں گوبھی بینگن کرم کلہ شلجم ککڑی کھیرا ساگ پات وغیرہ میں غذائیت اگرچہ کم ہے، لیکن ایک مفید نمک کی کافی مقدار ان چیزوں میں موجود ہے جس سے خون کے صاف ہونے میں مدد ملتی ہے اور بعض بیماریوں کی غذا صرف ترکاریوں کا استعمال ہوتا ہے۔

پھلوں میں بھی چند نمک اور شکر کا حصہ موجود ہے اور ان کا استعمال بھی بعض امراض کی مخصوص دوا ہے بہر حال پھل بے انتہا مفید ہوتے ہیں۔ مسالے ایک حد تک مفید ہوتے ہیں۔ اور نفخ وغیرہ کم کر دیتے ہیں لیکن زیادہ مقدار اور تیز مسالوں کا استعمال ٹھیک نہیں

مٹھائیاں

ثقیل، دیر ہضم اور معدے پر گراں ہونے کی وجہ سے نقصان کرتی ہیں، مگر بعض انگریزی مٹھائیاں ہلکی ہوتی ہیں تاہم زیادہ مٹھاس جگر کیلئے مضر ہے۔

جڑوں میں ارا روٹ اور ساگو دانے کے سوا عموماً دیر ہضم ہوتی ہیں لیکن بطور افسانہ صحرائی لوگ گوند بیل وغیرہ کی نسبت سنا گیا ہے کہ بعض جڑیں (گدیے) اعادہ شباب کی دوا ہیں

تفصیل نمبر ۲

پانی یا مختلف پکی ہوئی غذاؤں کو معدے میں ہضم ہو جانے یا اس سے نکل جانے میں کتنی دیر لگتی ہے (ماخوذ از پروفیسر گائیٹر)

نام غذا	مقدار	وقت، گھنٹے	کیفیت
پانی	دو سو ماشے	ایک گھنٹے سے ۲ کے اندر	پانی غذا نہیں ہوتا لیکن غذا کو ہضم کرنے کرانے کی ہر ایک منزل تک معاون اور رہبر
...ا، ہلکی	ایضاً	ایضاً	
قہوہ دودھ ملا ہوا	ایضاً	۲ گھنٹے سے ۳ تک	کا کام دیتا ہے۔
کوکو دودھ کے ساتھ	ایضاً	۱ " " ۲ "	پانی کے قریب قریب بشرطیکہ ہلکے بنائے جائیں
قہوہ بغیر دودھ کے	ایضاً	۱ " " ۲ "	ایضاً
شوربا بغیر مصالحوں کے	ایضاً	۱ " " ۲ "	عمدہ گوشت کی پہچان یہ ہے کہ انگلی سے دبائیں تو نہ دبے، انگلی کو کچھ رطوبت
پکایا ہوا گائے کا گوشت تازہ عمدہ	ایک سو ماشہ	۳ " " ۴ "	بھی نہ لگے، دبانے سے گڑھا بھی نہ پڑے اور چرچراہٹ کی آواز بھی پیدا نہ ہو
بھنا ہوا " "	اڑھائی سو ماشہ	۴ " " ۵ "	
ابالا ہوا " "	ایضاً	۳ " " ۴ "	رنگ سرخ بھبوکا سا ہو، چربی کی سفید سفید چتیاں نمودار ہوں
خرگوش کا گوشت	ایضاً	۴ " " ۵ "	چھرے کے بھونکنے سے یکساں سختی اور ملائمت کا پتہ چلے اور چھری
مرغابی بھنی ہوئی	ایضاً	۴ " " ۵ "	نکالنے پر بو نہ محسوس ہو۔ بچھڑے کا گوشت بہ نسبت گائے کے سریع الہضم
بٹیر یا تیتر بریاں	دوتیس ماشہ	۳ " " ۴ "	کیونکہ چربی اسمیں کم ہوتی ہے۔
کبوتر بھنا ہوا	ایکسو پچانوے ماشہ	۳ " " ۴ "	مرغی جو گو کو بر کھاتی اور نجاستوں پر بسر کرتی ہے اس سے احتراز کرنا
مرغی بھنی یا ابلی ہوئی	دوسو پچاس ماشہ	۳ " " ۴ "	
بچھڑے کا بھیجا	ایضاً	۳ " " ۴ "	چاہیے
دودھ جوش دیا ہوا	دوسو ماشہ	۱ " " ۲ "	تیتر بٹیر اور بلبل کا گوشت مفید اور زود ہضم ہوتا ہے۔
انڈا نیم برشت	ایک سو ماشہ	۱ " " ۲ "	مچھلی باسی نہ کھائی جائے، تازہ مچھلی سخت اور اسکی آنکھیں چمکدار اور ابھری
انڈا برشتہ	ایضاً	۲ " " ۳ "	
مچھلی	دوسو ماشہ	۲ " " ۳ "	ہوئی ہوتی ہیں۔ پلپلی، آنکھیں دھنسی ہوئی، گلپھڑے بھورے، باسی یا
آلو بھاپ سے پکے ہوئے	ایکسو پچاس ماشہ	۲ " " ۳ "	خراب مچھلی ہونیکا ثبوت ہے۔ سمندر اور بہتے ہوئے پانی کی مچھلیاں زیادہ
آلو ابالے ہوئے	ایضاً	" " " " "	بہتر ہوتی ہیں۔
ابلے ہوئے گوبھی کے پھول	ایک پچاس ماشہ	۲ " " ۳ "	
ابلے ہوئے چاول	ایضاً	۲ " " ۳ "	
گاجر، ساگ وغیرہ	ایضاً	۲ " " ۳ "	
خشک مچھلیاں	دوسو ماشہ	۴ " " ۵ "	
ہری پھلیاں	ایکسو پچاس ماشہ	۴ " " ۵ "	
مولی، گوبھی	ایضاً	۴ " " ۵ "	
پاؤ روٹی جسکو ڈبل روٹی کہتے ہیں	ایک سو پچاس ماشہ	۳ " " ۴ "	
مولی (البرٹ)		۳ " " ۴ "	
سیب		۳ " " ۴ "	

ضبطِ تولید اور اصلاح النسل

BIRTH CONTROL AND EUGENICS.

(گذشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

میں نے گذشتہ اشاعت میں ضبط تولید کی کیمیائی اور دوائی تدابیر کے متعلق نہایت اجمال کیساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا اور آج میں ضبط تولید کی میکانی، جراحی، اور مجرمانہ تدابیر کے متعلق اختصار کیساتھ کچھ عرض کرونگا۔

ضبطِ تولید کی میکانی تدابیر

منشاء قدرت کے خلاف استقرار حمل کو روکنے کے لئے جب فعلیاتی اور دوائی تدابیر سے خاطر خواہ کام نہ چلا تو اس تحریک کے مویدین نے ایک اور قلابازی لگائی اور چند میکانی تدابیر کو سوچ نکالا۔ چنانچہ اُنہوں نے اس غرض کے لئے رفالے، عنق پوش، صمام رحمی، مہبلی فرزجے، اسفنج اور اندرونی رحمی آلات ایجاد کئے،

رفالہ: رفالہ کو انگریزی میں condom, یا French Leather یا Male Sheath کہتے ہیں یہ باریک ور لچکدار ربڑ کا ایک غلاف ہے جو مرد مجامعت سے پہلے اپنے عضو مخصوص پر چڑھا لیتا ہے تاکہ انزال کے وقت سیال مولدہ بجائے مہبل میں گرنے کے رفالے کے جوف میں رہے چنانچہ بعض رفالوں کے سرے پر ایک حلمہ نما اُبھار بھی ہوتا ہے تاکہ وہ انزال کے وقت کیسہ کا کام دے۔

بعض رفالے ایسے بھی ہیں جنہیں عورت قبل جماع اپنے اندام نہانی میں رکھ لیتی ہے اور وہ جماع کے وقت مہبل کا کام دیتے ہیں مثلاً ——— Capote anglais امتناع استقرار حمل کیلئے غالباً یہ سب سے زیادہ کثیر الاستعمال اور بےضرر تدابیر خیال کی جاتی ہیں۔

رفالہ کی شرائط: یہ رفالہ عمدہ مضبوط اور لچکدار ربڑ کا ہونا چاہیئے اور ایسا سخت و دبیز بھی نہ ہو جو عضو مخصوص پر تن کر غیر معمولی دباؤ ڈالے یا جماع بے لطف یا نعوذ کو فرو کردے۔

ان رفالوں کو استعمال سے پہلے اور بعد میں گرم پانی اور کاربالک سوپ سے اچھی طرح دھو کر خشک کر لینا چاہیئے ورنہ انکی غلاظت اور میل کچیل سے کئی قسم کے مراض رحم لاحق ہونیکا امکان ہے، اگر یہ غلاف کہنہ بوسیدہ یا سوراخ دار ہوں تو اکثر بے سود ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایسے رفالے حرکات جماع سے پھٹ جاتے ہیں۔

جن عورتوں کو انکے استعمال سے حظ نفس معلوم نہ ہو یا جنہیں انکے استعمال سے ہسٹیریا یا جنون یا دیوانگی عارض ہونیکا خوف ہو انہیں انکے استعمال سے باز رہنا چاہیئے، اسی طرح وہ مرد جنکا نعوذ رفالہ پہننے سے فرو ہو جاتا ہو ان کو بھی ان سے پرہیز کرنا لازم ہے

ان رفالوں کے مشہور نام یہ ہیں:-

1. Grafix 2. Durex, 3. Burmex, 4. Parazon, 5. ona, 6. Puretex

عنق پوش وغیرہ: یہ کئی قسم کے کلاہ نما نرم ربڑ کے ملتے ہیں جن کو مہبل میں اس طرح سے لگایا جاتا ہے کہ اُنکا محدب حصہ سامنے اور مقعر حصہ فم رحم پر اس طرح سے آجائے جیسے انگلی پر انگشتانہ، گویا فم رحم پر انکی ایک چھت سی تن جاتی ہے اور انکی غرض وغایت یہ ہے کہ عنق رحم بالکل مستور و محجوب رہے اور مرد کے مادہ منویہ سے ملاقی نہ ہو۔

یہ عنق پوش مختلف حجم و شکل کے ہوتے ہیں اور انفرادی ضرورت کے مطابق ان کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ عنق پوش مہبل کی اگلی دیوار پر ہی پیوست ہو جائیں تو محض بیکار ثابت ہوتے ہیں۔

انکی ساخت بھی نرم مضبوط اور لچکدار ربڑ کی ہونی چاہیئے اور انفرادی ضرورت کے لحاظ سے ایسے موزوں ہونے چاہئیں کہ پھسل کر مہبل سے نہ گریں

چنانچہ فم رحم پر چڑھانے کے بعد انگلی سے ٹٹول کر دیکھ لینا چاہیے کہ فم رحم انگلی سے محسوس ہوتا ہے یا نہیں۔

عنق پوش کے شرائط ۔ عنق پوش ایسا ہونا چاہیے جو فم رحم پر کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالے اور نہ ہی رحم کے افرازات کو روکے۔

(۲) عنق ایسا چست بھی نہ ہو کہ اتارتے وقت فم رحم ہی کھچ جائے۔

موانع استعمال ۔ اگر عورت کو سیلان الرحم یا میلان الرحم عارض ہو یا اُسکے مہبل میں کوئی زخم و خراش موجود ہو یا عورت کو مزمن قبض یا مزمن التہاب، زلق الرحم، نتو الرحم، یا استرخا مہبل میں سے کوئی تکلیف موجود ہو یا عنق پوش لگانے سے اسے بے چینی اور گھبراہٹ محسوس ہوتی ہو تو ان کا استعمال یقیناً مضر اور نقصان رساں ہوتا ہے

اسکے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ عنق پوش نکالنے سے مہبل کو بذریعہ ڈوش دھولیا جائے ورنہ یہ تدبیر اکثر بے سود ثابت ہوتی ہے۔

عنق پوشوں کی کئی اقسام ہیں جنہیں ؛۔ ربر پیسریز **Rubber Pessaries**

عنق پوش **Cevical Caps** مہبلی ڈیا فرغا **Veginal Diaphrams**

حمول قافل **Vault Pessaries** اور صمام رحم **Occhisive pessary** وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں

زیادہ معتبر اور عمدہ قسم کے عنق پوشوں کے نام درج ذیل ہیں ؛۔

1. Portio Cap 2. Dutch Cap 3. Dumas 4. Mensinga. 5. Vinule 6. Secura 7. Uniqua.

ان کو فم رحم پر لگانے سے پہلے یہ بھی ضروری ہے کہ عورت پیشاب کر کے اپنے مثانہ کو خالی کرے۔ اور انکو رکھنے والے ہاتھ انگلیاں اور ناخن بھی پاک صاف ہوں۔

سپنج اور ٹمپون ؛۔ یہ خاص انداز کے کاٹے ہوئے سپنج یا روئی کے فرزجے ہیں جن کو قبل جماع کسی ہلکے جوہر کش لوشن سے تر کر کے فم رحم کے قریب رکھدیا جاتا ہے اور بعد فراغت نکالدیا جاتا ہے۔ بعض سپنجوں کے درمیان ایک نشیب بھی پایا جاتا ہے جس میں کوئی مزید قرص بھی رکھا جاسکتا ہے جس سے دوہری امنیت حاصل ہوجاتی ہے۔ اسی طرح کبھی رفالوں اور عنق پوشوں پر بھی جوہر کش مدہن ادویہ (کریم) لگالی جاتی ہیں تاکہ استقرار حمل سے دوہری امنیت حاصل ہو۔

ان فرزجوں کے نام حسب ذیل ہیں ؛۔

1. Occlusator Sponge 2. Racial Sponge 3. Lambutt Tampoons

ڈاکٹر سکا فرماتی ہیں کہ اگر صاف روئی کا پھویہ روغن زیتون سے تر کر کے بجائے اسفنج قبل جماع فم رحم میں رکھدیا جائے تو یہ بھی مانع حمل ثابت ہوتا ہے۔

اندرون رحمی آلات ؛۔ یہ چاندی کے بنے ہوئے چھلے، ستار، بٹن اور دیگر آلات ہیں جنکو فم رحم میں داخل کر کے جوف رحم میں پہونچادیا جاتا ہے۔ یہ نہایت ہی خطرناک و مضر آلات ہیں۔ جنکو ایک ماہر فن کے سوا دوسرا شخص صحیح طور پر اور بلا خطر استعمال ہی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ انکے غلط استعمال سے رحم کی دیوار کے چھد جانے کا ڈر ہوتا ہے اور جب یہ آلات رحم کے اندر موجود ہوں تو عورت کسی حالت میں بھی انہیں بھول نہیں سکتی اور انکی موجودگی سے سخت تکلیف اور درد محسوس کرتی ہے۔

اسکے علاوہ انکے متواتر استعمال سے ورم رحم، سرطان رحم، نزیف رحمی اور استحاضہ وغیرہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور اگر عورت کے مہبل میں کوئی جراثیمی مواد (آتشک یا سوزاک) موجود ہو تو ان آلات کی وساطت سے وہ رحم میں بآسانی پہونچ جاتا اور مہلک قسم کا التہاب پیدا کردیتا ہے جس سے عورت جانبر نہیں ہوسکتی کبھی یہ آلات جوف رحم میں داخل ہوجاتے ہیں اور جراحی اعمال سے نکالنے پڑتے ہیں۔

غرض ان آلات کے استعمال سے چونکہ کثیر اموات واقع ہوئیں۔ اس لئے ان کا استعمال اب تقریباً متروک ہوچکا ہے۔ علاوہ بریں منع حمل کی آلاتی تدابیر ضبط تولید کی تعریف سے بھی خارج نظر آتی ہیں۔ ملاحظہ ہو ڈاکٹر ویلس کی تعریف جو اس نے مانع حمل تدابیر کے متعلق کی ہے۔

It should be simple to use, easy to preserve, harmless to both, aesthetically unobjectionable, requiring no genital manipulations and should not interfere with spontaniety of Coitus

مطلب یہ کہ ان کا استعمال وقت طلب نہ ہو آسانی سے محفوظ رکھ سکیں۔ زوجین کیلئے بلا ضرر ہوں۔ عورت کو ان کا احساس قابل اعتراض نہ ہو۔ انکے استعمال کیلئے اعضاء مخصوصہ میں دست اندازی کی ضرورت نہ پڑے اور مباشرت میں خارج نہ ہوں۔

ان آلات کی تصاویر کرم و معظم جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب کے مضمون "ضبط تولید" کے ضمن میں جو رسالہ ہمدرد صحت بابتہ ماہ جولائی ۱۹۳۶ء شائع ہے، درج ہے۔ ان آلات کے مشہور نام یہ ہیں:-

(1) Wish-bone, (2) Fruchtelet (3) Pust (4) Sterilett (5) Nit fort (6) grafenberg's Ring (7) Uterine Stem (8) Uterine Stars (9) Uterine Buttons.

ملاحظہ: مندرجہ بالا تدابیر اور حمولات کا استعمال بعض حساس عورتوں کے لئے نہایت نامرغوب ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ اکثر باعصمت اور باحیا عورتیں اپنے ضائستر کو ڈاکٹر کے سامنے برہنہ کرنے سے ہچکچاتی ہیں۔

پھر بعض عورتیں اس قدر نازک مزاج ہوا کرتی ہیں کہ وہ اپنے اندام نہانی کو ہاتھ سے چھونا بھی گوارا نہیں کرتیں اور ڈوش کہنے پیسری یا عنق پوش پر رکھنے سے انہیں غثیان تہوع اور قے عارض ہوجاتی ہے

بعض عورتیں جو اپنے بدن کی ساخت کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتیں۔ وہ بھی ان تدابیر سے بہرہ ور نہیں ہوسکتیں وجہ یہ ہے کہ عنق پوش اور قافل رحمی حمولات کا صحیح استعمال بھی وہی عورت کرسکتی ہے جو اپنے اعضا مخصوصہ کی تشریح و افعال سے خوب واقف ہو ورنہ یہ کام کبھی درست طور انجام نہیں پا سکتا

آلاتی تدابیر مانع حمل سے عورتوں کو سخت تکلیف اور شدید درد ہونے لگتا ہے کبھی غش آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور ان آلات کے استعمال کرنے کے لئے بھی ماہر ڈاکٹر کی خدمات کی ضرورت ہوتی ہے۔

اب اگر ہم مذکورہ بالا تمام تدابیر کو ماہرین ضبط تولید کی اس تعریف پر عرض کریں جو وہ منع حمل تدابیر کے متعلق پیش کرتے ہیں تو معلوم ہوگا کہ یہ تمام اختراعات بھی نہ صرف بے سود بلکہ مضر ہیں۔ ملاحظہ ہو ڈاکٹر کوکس کی تعریف:-

Any contraceptive method is unsatisfactory if it tends to lessen the sexual response of the wife and therefore Postpones her orgasm or which otherwise interferes with the normal course of Coitus
—Cox

گویا ہر وہ مانع حمل طریق غیر تسلی بخش ہے جو عورت کی شہوانی خواہش کو کم کردے یا اس کی شہوت کو معرض التوا میں ڈال دے یا طبعی فعل جماع میں مخل انداز ہو۔

ضبطِ تولید کی جراحی تدابیر

چونکہ ضبط تولید کا کوئی ایسا طریق کار اب تک دریافت نہ ہوسکا جو تمام ضروریات کا حامل اور ہر قسم کے نقائص سے مبرا ہو اور جو ذرائع ایجاد کئے گئے وہ بھی نہ کسی اعتبار سے قابل اعتراض ٹہیرے تو ماہرین فن نے صاف الفاظ میں یہ اظہار کیا کہ اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق انسان تناسل پر ہرگز قادر نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اصلاح النسل کی غرض سے صرف ایک یقینی تدبیر باقی رہ گئی جس سے انتقال پذیر اور متعدد امراض کے انسداد و استیصال کا امکان پیدا کیا جاسکتا ہے۔ یہ تدبیر عمل تعقیم ہے اور اس سے مستقل عقر و عقم پیدا ہوجاتا ہے

لیکن یہ بات یاد رہے کہ مستقل عقر و عقم کی تدبیر بھی ضبط تولید کی تعریف سے یکسر خارج ہے کیونکہ ضبط تولید کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ مرد و عورت کی تولیدی استعداد کو ہمیشہ کے لئے سلب کردیا جائے یا انہیں جماع کے ناقابل بنا دیا جائے، بلکہ اس کا مدعا صرف خلاف منشا، تولید پر قابو پانا ہے۔

تعقیم و تعقیر:- جب زوجین میں سے دونوں یا ایک کسی ایسی موروثی یا اکتسابی مرض میں مبتلا ہوں جو لاعلاج خیال کیجاتی ہو تو عمل تعقیم کے ذریعہ ایسے مرد یا عورت کو یا زوجین کو ناقابل تولید بنا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس عمل کے جواز کے متعلق زبردست مناظرے ہوئے اور بالآخر یہ جائز قرار پایا کہ اصلاح النسل کے لحاظ سے فاتر العقل، جذامی، آتشکی، مجنون و مصروع، مدقوق و مسلول مریضوں کی نسل کو عمل تعقیم سے منقطع کردیا جائے اور امریکہ میں ایسے سقیم لوگوں کو عقیم بنانے کا قانون بھی پاس ہوگیا ہے۔

عمل تعقیم STERILISATION

اس عمل میں مرد کی حبل المنی (بربخ) یا عورت کی قاذف نالیوں کو عمل جراحی کے ذریعہ ٹانکہ یا گرہ لگا دی جاتی ہے۔ اس عمل سے اگرچہ خواہش [illegible] [illegible] کوئی نقص واقع نہیں ہوتا لیکن ایسے مرد [illegible] ہمیشہ کے لئے عقیم ہوجاتے ہیں۔

خصی کرنا CASTARISATION

بعض مردوں کے خصیوں یا عورتوں کے ہر دو خصیتہ الرحم کو بذریعہ عمل جراحی نکال دیا جاتا ہے۔ اس سے مرد کی قوت رجولیت اور بالکل زائل ہو جاتی ہے اور عورت اگرچہ جماع کی قابلیت رکھتی ہے۔ مگر مستقل طور پر عاقر ہو جاتی ہے۔

اسقاط حمل ABORTION

بعض مرضوں میں مریض عورت کی جان بچانے کیلئے حمل کو پیش از وقت گرا دیا جاتا ہے۔ یہ کام بھی اعمال جراحی سے تعلق رکھتا ہے اور صرف خاص حالات میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً جب حاملہ کی عظم عانہ بیڈول یا تنگ ہو یا جب رحم میں سرطان یا سلعات موجود ہوں یا حاملہ قلب یا کلیہ کے امراض میں مبتلا ہو وغیرہ وغیرہ غرض بموجب دفعہ ۳۱۲ تعزیرات ہند، اگر اسقاط نیک نیتی سے عورت کی جان بچانے کیلئے کرایا جائے تو جرم تصور نہیں کیا جاتا۔

ضبط تولید کی مجرمانہ تدابیر

ILLEGAL METHOD

ان تدابیر میں اسقاط حمل اور بچہ کشی کی مذموم اور مجرمانہ حرکات شامل ہیں

اسقاط حمل اور بچہ کشی ABORTION AND INFANTICIDE

منع حمل کی مجرمانہ تدابیر میں حمل کو قبل از وقت گرانا یا نوزائیدہ بچہ کو پیدائش کے معاً بعد مار ڈالنا زیادہ مروج طریق ہیں اور ان کا مقصد بالعموم یہ ہوتا ہے کہ خلاف مذہب تعلقات کے نتائج کو ضائع کر دیا جائے لیکن ان افعال کی نہ قانون اجازت دیتا ہے اور نہ اخلاق و تمدن، اسلئے یہ طریق حرام کار اور جرائم پیشہ عورتوں میں زیادہ مقبول ہیں۔ علاوہ ازیں اسقاط حمل کے تمام مشہور اور گھریلو طریق نہایت غیر معقول اور مضر صحت ہیں اور اکثر عورتیں لاعلمی کی وجہ سے اپنی جان شیریں اس جرم کے ارتکاب میں کھو بیٹھتی ہیں اور اسکی وجہ سے تسمم دم یا حمی نفاسیہ میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتی ہیں لیکن جب سے دنیا میں نسل انسانی نے زنا کا بیج بویا ہے اسوقت سے آجتک یہ حرکات بدستور جاری و ساری ہیں اور باوجود سخت تعزیرات کے بھی ان کا قلع قمع نہیں ہو سکا

ملکی قانون کے ماتحت ایسے مجرمین کو زیر دفعہ ۳۱۳ و ۳۱۴ تعزیرات ہند، سال سے لیکر ۱۰ سال کی قید کی سزائیں ملتی ہیں۔ مگر پھر بھی یہ کام ملک کے طول و عرض میں ہر جگہ ہوتے رہتے ہیں۔

کاش ہمارے ملک کی ناداں دائیاں اور حرام کار عورتیں اس فعل بد سے اپنی عزت اور جان کو معرض خطر میں نہ ڈالیں۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

خـتم شد

ملتے ہیں ورنہ تمام اندرونی اعضائے انسانی کے متعلق اس قدر دقیق مگر صحیح تشریحی معلومات و مصطلحات کس طرح مہیا کی جا سکتی تھیں۔

علاوہ ازیں یہ ایک حقیقت ہے کہ عربی دور حکومت میں نہایت بلند پایہ اور چابکدست سرجن گذرے ہیں اور سرجری اور ڈیسیکشن کا تعلق ظاہر ہے اس سلسلے میں تمام مورخین و مستشرقین کو اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ موجودہ سرجری کی ترقی کی بنیاد تمامتر عربی علم جراحت پر ہے چنانچہ ڈاکٹر [illegible] کتاب اریبین میڈیسن میں ابو القاسم الزہراوی کے ذکر کے سلسلے اس امر کی تصریح کی ہے اور اس ضمن میں اس نے یہ واضح کیا ہے کہ [illegible] وغیرہ کی علم تشریح و جراحت کی معلومات بہت حد تک ابو القاسم الزہراوی ہی سے ماخوذ ہیں۔

ظاہر ہے کہ ان حقائق کی روشنی میں علامہ براؤن کی معترضہ فوق بالکل غیر صحیح ہے۔ — مترجم

یوحنا ابن ماسویہ کی [illegible]

[illegible]
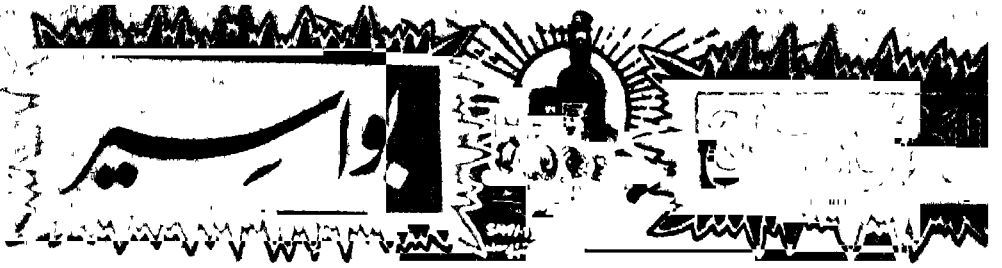
(از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی

آج کل مرض بواسیر اس کثرت سے پھیل رہا ہے۔ کہ تقریباً ۵، فی صدی اشخاص اس میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ ہر شخص میں اس بیماری کی تکلیف دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔

باب

یہ مرض گرم ممالک میں زیادہ ہوتا ہے، کثرت شراب نوشی، ریاضت کی کمی، دائمی قبض، بار بار مسہل لینا، گوشت زیادہ کھانا، گرم مصالحہ، سرخ مرچ، بینگن، مسور وغیرہ اشیاء کا بکثرت استعمال کرنا اس کی پیدائش کے اسباب ہیں۔ معدہ و جگر، طحال س کمزور ہو جاتی ہیں۔ اِس لئے یہ اعضاء اپنے افعال بخوبی انجام نہیں دیتے۔ جس کی وجہ سے بھوک نہیں لگتی ہے۔ اور جو غذا کھائی جاتی ہے۔ ع طور پر ہضم نہیں ہوتی۔ غلیظ اور ناقص خون پیدا ہوتا ہے۔ اور ریاح کی کثرت ہو جاتی ہے۔ یہ غلیظ خون جانب اسفل رجوع ہو کر مقعد کے ں پر ایک طرح کی زیادتیاں پیدا کر دیتا ہے جنکو مسّے کہتے ہیں۔ مواد کی تیزی اور لذع کے سبب خارش، درد اور ورم کی تکلیفیں ہونے لگتی ہیں۔ ، دنوں کے بعد خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ مرض اکثر موروثی ہوتا ہے۔ عورتیں بہ نسبت مردوں کے اس بیماری میں کم مبتلا ہوتی ہیں۔ عورتوں میں بھی ایام حمل بھی اس مرض کا سبب بن جاتے ہیں۔ یہ مرض زیادہ تر جوانی اور بڑھاپے میں ہوتا ہے۔ سوداوی مزاج والوں کو یہ مرض عموماً ہوتا ہے۔

تام

اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) خونی بواسیر (۲) بادی یا ریاحی بواسیر۔

بواسیر خونی۔ اس میں مسّوں سے پہلے زرد رنگ کا پانی نکلتا ہے۔ یا کسی اور رنگ کی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ پھر کچھ دنوں ن آنے لگتا ہے۔ یہ مرض جسقدر پرانا ہوتا جاتا ہے۔ خون کے خارج ہونے کی مقدار اتنی ہی بڑھتی جاتی ہے۔ اور دوسری تکلیفوں میں زیادتی ہاتی ہے۔ بعض مریضوں کو پاؤ پاؤ بھر اور آدھ آدھ سیر تک خون خارج ہونے لگتا ہے۔

بواسیر بادی۔ اس میں خون یا رطوبت وغیرہ تو نہیں بہتی ہے۔ مگر مسّوں میں درد، ورم، خارش اور سوزش وغیرہ کی تکلیف واذیت اس بلا کی ہے۔ کہ الامان والحفیظ۔ اور بعض لوگوں میں مسّے بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان سے خون یا کوئی رطوبت خارج نہیں ہوتی ہے۔

مات

بواسیر کی مذکورۂ بالا دونوں اقسام میں کم و بیش تکلیفیں ضرور ہوتی ہیں۔ پائخانہ کی جگہ خارش، درد، اور ورم اور ورم کی وجہ سے قبض رہتا ہے۔ ہاضمہ، معدہ، جگر اور طحال کی خرابی کی وجہ سے بھوک نہیں لگتی ہے۔ غذا کھانے کے بعد پیٹ میں گرانی بوجہ احتباس ریاح نفخ ہوتا ہے۔ شکم میں ریاح پھرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ معدہ و جگر کی کمزوری کے سبب عمدہ خون کم پیدا ہوتا ہے یا اعضاً ہوتی ہے۔ نیند سے اٹھنے کے بعد تمام اعضا میں بھاری پن اور درد ہوتا ہے۔

علامات بواسیر خونی۔ اس میں پائخانہ سے پہلے یا بعد میں خون خارج ہوتا ہے۔ بعض کو قطرہ قطرہ آتا ہے۔ اور بعض کو دھار سے آتا ہے۔ مقدار میں تولہ دو تولہ آتا ہے اور کسی کو بہت زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ خون کی کمی کی وجہ سے جسم کی رنگت زرد مائل بہ سیاہی ہو ہے۔ کمزوری و نقاہت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔

علامات بواسیر بادی۔ اس میں مسّے ہوں یا نہ ہوں احتباس ریح کی وجہ سے پیٹ کی بہت سی تکلیفیں رہتی ہیں۔ پائخانہ کے مقام پر خارش اور ورم کی تکلیف ہوتی ہے۔ قبض رہتا ہے۔ ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے وغیرہ۔

مردوں میں قبض اور معدہ و جگر کی خرابی سے جریان و احتلام اور رقت و سرعت اور کمزوری باہ وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ل علاج

بواسیر چونکہ معدہ، جگر، طحال اور امعاء کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ان اعضاء کی اصلاح و تقویت کیطرف توجہ کرنی چاہیئے۔ دافع قبض چیزیں اور سوداوی، غلیظ خون کی اصلاح کے واسطے مصفی خون دوائیں استعمال کرانی چاہئیں۔